

PakDigestNovels.Com

وئش وئش

وئش وئش

دشت وحشت

تحریر از مہوش علی

!! !! !

ہاں ارمان صاحب بس نکل رہے ہیں۔۔۔۔۔ فائل بند کرتے اسنے مسکرا کر کہا جس پر سامنے والے میں ذرا سا حوصلہ " پیدا ہوا۔۔۔۔۔

سرایک بیدنیوز ہے"۔۔۔۔۔ انسپکٹر ارمان خان نے موبائل جیب میں ڈال کر اندر داخل ہوئے اور ایس پی برہان "علوی سے بولا۔۔۔۔۔

کوئی۔۔۔ الجھن سے دیکھتے برہان نے آئی برواچکائے۔۔۔"

سر ہمیں جلد وقار ہائوس پہنچنا ہو گا وقار نے ہم سے جھوٹ بولا کہ اسکے گھر میں مین ڈور اور بیک ڈور کے علاوہ کوئی "دوسرا استباہر جانے کا نہیں، پر اصل میں "۔۔۔۔۔

کیا اصل میں "----برہان پریشان سا اٹھ کر چیخ پڑا انسپکٹر ارمان نے لبوں پر زبان پھیر لی۔۔۔۔۔"

سروہ اصل میں وقار بلوچ کے اپنے بیڈ روم میں ہی ڈریسنگ مرر کے پیچھے باہر جانے کا تیسرا راستہ تھا جس کا انہیں " نہیں بتایا اور "----- وہ ایس پی کے بگڑتے تیور دیکھ کر پھر سے چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

کیا قسطوں پر بات کر رہے ہو پوری بات بتاؤ کیا ہوا ہے تم لوگوں کو پہلے کیوں معلوم نہیں ہوا اور اب کیسے معلوم ہو گیا۔"

اور سراب وہ اپنے روم میں نہیں ہے، اور جو تیسرا راستہ تھا وہ اسکے روم سے جا سنا تھا والے خالی گھر سے نکلا ہے جسکا " اسنے ایسے ہی کہہ کر بات گول کر دی تھی "----- انسپکٹر ارمان کہہ کر برہان کا چہرہ دیکھنے لگا جو سرخ پڑنے لگا تھا

مرید اسکی بیوی کا بیان ہے کہ اچانک روم میں لاسٹ آف ہو گئی اور وہ کچھ سمجھتی اس سے پہلے کمر روشن ہو گیا پر وقار " روم میں نہیں تھا البتہ ڈریسنگ مر دروازے کے پٹ کی طرح دیوار سے الگ تھا، مطلب وہاں سے جانے کا۔۔۔۔۔ راستا"

س۔ سر اس میں ہماری تو غلطی نہیں اس وقار بلوچ کو ہی ہم پر یقین نہیں تھا، اگر وہ بتا دیتا تو ایسا ہوا۔۔۔؟"۔۔۔۔۔

ارمان خان کی صفائی پر برہان نے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیوں اسے ہم پر یقین ماہوانو سیسیس۔۔۔!! ہماری ہی غلطی ہے جو اسکے گھر کے اندر ہو کر بھی ماجان سکے اور وہ باسر " ہو کر بھی کامیاب ہو گیا"۔۔۔۔۔ ٹیبیل پر ہاتھ مار کر وہ دھاڑا۔۔۔۔۔

اب یہاں میرا منہ کیوں مک رہے ہو گیٹ لاسٹ "-----"

سر آپ چلیں گے نہیں وہاں "کچھ ڈرتے ارمان نے چند لفظ ادا کئے۔۔۔۔۔"

برہان کا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تھس تھس کر دے۔۔۔

کیا اب وہاں مجھ پر مارنے چلیں ایک اسان کی زندگی تو بچا نہیں پائے کیا اسکی بیوی کو حوصلہ دینے چلیں سٹوڈنٹ "۔
----- سرخ آنکھوں سے وہ غرایا۔-----

لگتا ہے پاگل ہو گیا ہے " انسپکٹر اسکی جنونی حالت کو دیکھ کر منہ میں بڑبڑا سلیوٹ کر مابا سر نکل گیا۔۔۔۔۔ "

افف افف سعیر"۔۔۔۔۔!!" ابھی وف تیرا ہے کر لے کمال"۔۔۔۔۔ چیئر پر گر کر چھت کو دیکھتا خود کلامی " کرنے لگا کہ اسکا موبائل بج اٹھا ایک گہر اسانس بھر کر سیدھا ہوا اور داد کا مام دیکھ کر موبائل کان سے لگا۔۔۔۔۔

بول داد"-----داد برہان علوی کا چھوٹا بھائی تھا۔۔۔۔۔"

بھائی آپ کو کچھ یاد بھی ہے گیارہ بج گئے ہیں بارہ میں صرف ایک گھنٹہ باقی ہے "-----"

اوہ یاد دماغ حراب ہو گیا ہے میرا"۔۔۔۔۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔"

اوہ تو پھر سر بار کی طرح"۔۔۔۔۔ داد کو ہنسی آگئی۔۔۔۔۔"

جی ہاں سربار کی طرح۔۔۔! اور ویسے یہ تو یو چھ رہا ہے یا مرق اڑا رہا ہے "۔۔۔۔۔"

ہاہاہا۔۔۔ بھائی میں کیوں مراق بناؤں گا۔۔۔ یہ تو بس ایسے ہی پوچھا ہے "۔۔۔۔۔۔۔"

اچھا بتاؤ موسم کیسا ہے وہاں کا"۔۔۔۔۔؟ مسکراتے لہجے میں کسی کی من موہنی صورت کو یاد کرتے کھویسا بولا "

جی موسم تو ویسا ہے ہر سال کی طرح "----- صوفے کی بیک پر سر لٹکائے وہ بولا تو لب بھیج کر برہان چیئر سے اٹھ"
کھڑا ہوا۔-----

اچھا تم نور العین کو جگانے کی کوشش کرو میں سب مک کچھ اسپیل خریداری کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔"

ارے یار بھائی پھر اتنا ٹائم ویسٹ ہوگا اس بونی پر"۔۔۔۔۔"اسکا کل کر لیں گے کچھ" سر کو کھجاتے اسنے ٹالنا چاہا پر "آگے بھی اسکا بڑا بھائی تھا۔۔۔۔۔"

داد"۔۔۔۔۔ آفس سے نکلے روب دار آواز میں تنبیہ کی۔۔۔۔۔"

جارباهوں بلکہ روم کے دروازے پر ہوں پکارنے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔۔ منہ بنا کر کہتا وہ آہستہ ساروم سے "ماسر نکلا۔۔۔۔۔"

جی سر آئیے "-----"

سیس سالہ دادا اپنے ماں باپ کے روم پر نظر رکھتے آہستہ سے آگے بڑھا۔۔۔۔۔
اللہ کیا بلا ہم معصوموں کے گھر مازل کی ہے "----- ٹھٹک ٹھٹک کر پاؤں نور العین کے روم کی طرف اٹھاتے"
ساتھ میں ورد بھی جاری تھا۔۔۔۔۔

اب سب سے بڑی مصیبت روم لاک ماہو۔ اگر ماک کر ماتو تیس جوتے کھا ما اپنے باپ کے اگر ماکر ماتو بڑے بھائی کے
۔۔۔ چھوٹا تھا تو سب کیلئے تحفہ تھا جو جیسے آئے استعمال کرے۔۔۔۔۔

بب۔۔۔۔۔ بونی "----- دیوار میں منہ چھپا کر آہستہ سے پکارہ کہ کوئی سن مالے کے چکر میں خود ہی سن ماسکا۔۔۔۔۔"
بوہی "۔۔۔ ایک بار پھر یہاں وہاں دیکھتے بڑ بڑایا۔۔۔۔۔"

اف ایسے کیسے چلے گا دادا علوی۔ "۔۔۔ تھوک نکل کر گردن اکڑائی۔۔۔"

اللہ پہنا ان لڑکیوں سے سلپنگ کوئین ہونے کے چکر میں ہم معصوم لڑکوں کو زو مبیر بنادیں گی "۔۔۔۔۔ بند"
دروازے کو تکتے دیوار پر آہستہ سے سر مارنے لگا۔۔۔۔۔

تمہیں مے نور العین کو جگانے کا کہا تھا بے وقوف کی طرح دیوار سے باتیں کرنے کو نہیں "۔۔۔۔۔"

آہ۔۔۔۔۔ "اچانک پیچھے سے آتی بھاری آواز اور کندھے پر رکھے ہاتھ کو محسوس کرتے دادا کی چیخ لکے لکے رکی"
کیونکہ برہان نے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

کیا لڑکیوں کی طرح چیخیں مار رہے ہو "۔۔۔۔۔ منہ سے ہاتھ ہٹا کر ڈپٹا۔۔۔۔۔"

ب۔۔۔ بھائی وہ نہیں اٹھ رہی کب سے چیخ رہا ہوں اب تو گلا خشک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ سانس بحال کرتے اسنے " بمشکل کہا۔۔۔۔۔

اتنی انرجی اگر دروازہ کھولنے پر لگائی ہوتی تو گلا خشک نہیں ہوا۔ "----- آہستہ سے دروازہ وا کرتے اسنے ملا مہ " کرتی نظروں سے دیکھا داد صرف سر کھجا کر رہ گیا۔-----
 ٹرائے کر تو رہا تھا "-----"

میں جا رہا ہوں چیخ کرنے سے بک تیسری جنگ جیب نے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ کندھے سے پکڑ کر اسے " دروازے کے سامنے کرتے خود اپنے روم کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

تھو تھو ایسی زندگی پر داد علوی ایک لڑکی کے روم کا دروازہ نہیں کھول سکے "-----"

پنک کلر کے سنگل بیڈ پر پنک چادر میں لپٹے وجود کو دیکھ کر داس پیسے-----

ویسے اس میں میری ہمت کا قصور نہیں مسر زمام کی بھی کوئی چیز ہے ایسے ہی کسی کے روم میں نہیں گھس جاتے"

بے وقوف لوگ "-----"

اے بونی اٹھ منحوس جینا حرام کر دیا ہے میرا"۔۔۔۔۔ خود کو حوصلہ دلاتے تکیے پر کالی چوٹی کو دیکھ کر آنکھیں پھیلائیں "

کہیں چڑیل تو نہیں"۔۔۔"یا اللہ اپنی پہن میں رکھ"۔۔۔"

نورا اُٹھو"۔۔۔۔۔ چادر کا کونہ پکڑ کے جھنجھوڑنے لگا پر جواب نہ دار۔۔۔۔۔"

بوسلی آحری بار پکار رہا ہوں پھر صبح مجھے الزام مہ دینا"۔۔۔۔۔ یہاں وہاں کونے دروازے کو دیکھتے چوٹی کو کھینچا "

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہے سونے دو ناداد"۔۔۔۔۔ بالوں پر کھینچا نوپروہ کسمائی۔۔۔۔۔"

بونہ برہان بھائی بھی آگیا اگر پاپایا ماماٹھ گئی تو سوتی رہنا"۔۔۔ اور اگر اٹھ رہی ہو تو صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے " پاس آجاؤ"۔۔۔۔۔ اور ہمارے پاس ٹوٹل پندرہ منٹس ہیں بارہ بجنے میں "۔۔۔۔۔ کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھتے آہستہ سے کہا اور مسکراتا کمرے سے نکلا گیا۔۔۔ مگر جاتے ہوئے سوائے وجود کو دیکھنا نہیں بھولا جس پر اسکے چہرے پر چلبلی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو بے وقوف ہوں میں مسٹر داد"۔۔۔۔۔ منہ سے چادر ہٹا کر اپنی گلابی گال پر لہراتی کالی لٹ کو انگلی سے " پیچھے کیا۔۔۔۔۔

نہند بھی پوری ہوئی اور سب کچھ ریڈی شاماش نور علوی"۔۔۔۔۔ سلپرز میں پاؤں پھنسا کر اپنا پریس کیا ہوا ریڈ " فراک اٹھانے کیلئے ٹیبل کی جانب بڑھی پروہاں موجود فراک کے جگہ خالی ٹیبل اسکا منہ چڑھا رہی تھی۔۔۔۔۔ نور آرہی ہو یا سوتی ہی رہنا ہے "۔۔۔۔۔ "ہمیشہ کی طرح ہر چیز میں لیٹ تم سے تو داد ٹھیک ہے کم از کم وقت پر تیار تو " ہوتا ہے "۔۔۔۔۔ اسے بت بنا دیکھ کر برہان نے دبی ہوئی آواز میں غصے سے کہا جس پر اسکی نظریں تو جھک گئی پر ان میں سمندر لہریں مارنے لگا۔۔۔۔۔

کھڑی رہو یہاں۔۔۔ مجھے سخت نفرت ہے ایسے سست انسانوں سے "۔۔۔۔۔ دروازے کے پٹ بند کرتے وہ تو چلا " گیا پر اندر کھڑے وجود کے دل پر اداسی سی چھا گئی۔۔۔۔۔

آپ کو پسند ہی کیا مجھے میں برہان"۔۔۔۔۔ ہر چیز تو آپ کے لیے حورالعین سے شروع اور اس پر ختم نظر آتی ہے " "۔۔۔۔۔ اپنے بھرے بھرے گلابی گالوں سے چمکتے موتی ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے بڑبڑائی۔۔۔۔۔

ارے ہماری بونی رو رہی ہے کیا"۔۔۔ دروازے سے منہ نکال کر داد نے اسے روتے دیکھ کر معصومیت سے پوچھا۔

نور نے آواز پر جھٹ سے نظریں اٹھائی تو سامنے ہی دو کالی شرارتی آنکھیں اس پر ٹکی تھیں۔۔۔۔۔

شکل دفع کرو کمینے سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ پائوں سے سیلپر اتار کر دروازے پر نشانہ لگایا۔۔۔"

کتنا کچھ سوچا تھا کہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی موجودگی میں وہاں جائے گی اور کم وقت میں ریڈی ہو کر کچھ تو بھتر بنے اسکی

نظروں میں پر۔۔۔۔۔

ہی ہی یار مینے کیا کیا"۔۔۔؟" بھلائی کا تو کوئی زمانہ نہیں"۔۔۔۔۔ ایک ہاتھ سے سیلپھر پکڑا اور دوسرے سے منہ " میں ببل ڈال کر اسکے بھیگی گالوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

پگلی اتنی بات پر کوئی روتا ہے یہ لو پکڑو اپنا سلیپر اور بیڈ کے نیچے پڑا ہے تمہارا فراک جلد آ جاؤ"۔۔۔۔۔ سلیپر ز کو واپس " پھینکتے پچکارا۔۔۔۔۔

اور یہ لوفریش اپ کھاؤ فریش ہو کر آؤ شہناش میری بونی"----- جاتے ہوئے منہ میں پڑا بیل گم اسکی طرف " پھینکتے مزید کسی کاروائی کو کو موقعہ دے بغیر دروازہ بند کر دیا۔-----

اللہ تجھے دیکھے داد پتا نہیں کہاں سے ہم لوگوں کے بیچ بزدل ٹپک پڑا ہے"۔۔۔۔۔ وہ اسے کوس تو رہی تھی پردھ " اسے داد کی مزاق پر نہیں ہو رہا تھا، دکھ تو اسے اپنے آپ پر تھا کہ کہاں دل نے دغا دیا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا بونی تم تیار نہیں ہوئی، تمنے تو بہت کچھ یونی میں کہا تھا اپنی برتھ دے پر یہ کروں گی وہ کروں گی "۔۔۔۔۔"

سمپل سے وائٹ سوٹ اور گرین دوپٹے میں اداس نور العین کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے داد نے مدہم آواز اور ہمدردی سے پوچھا۔۔۔۔۔

جن کے گھر میں تم جیسا بزدل کمینہ کزن ہو وہاں ایسا ہی سوگ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ داد کی توقع کے مطابق وہ چیخ پڑی۔۔۔۔۔ جس پر اسکے منہ سے مسکراہٹ کو چھپانا مشکل ترین کام بن گیا۔۔۔۔۔ اور اس نے داد کے مزے لیتے تاثرات کو دیکھتے جھجک کر سر کو گھمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا نور تم خود سے بڑے اپنے کزن سے کس لینگوئج میں بات کر رہی ہو اور ذرا سی تمیز نہیں بات کرتے " وقت تم میں "۔۔۔۔۔؟

کچھ اچھا نہیں تو برا بولنے سے بھی گریز کروانڈر سنڈ"۔۔۔۔۔ اسکی جھکی پلکوں کو دیکھتے برہان ناگواری سے بولا "۔

سوری"۔۔۔ اور نور العین اسکی تویہ حالت تھی کہ نارو سکتی تھی اور نہ چیخ۔۔۔"

رہنے دیں بھائی بچی ہے ابھی "داد نے مصالحو ڈالنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔"

تم دونوں چلو میں اسے لیکر آتا ہوں۔۔۔۔۔ برہان کے کہنے پر داد اور نور العین دونوں لائونج میں آگئیں۔۔۔۔۔ پر " جاتے ہوئے پلٹ کر برہان کے ہاتھ میں شاہد دیکھنا نہیں بھولی۔۔۔

لائونج میں کمال علوی اور آسیہ بیگم کی موجودگی کو دیکھ کر دونوں وہیں رک گئے۔۔۔۔۔

ابو امی آپ "---- داد کی پکار پر دونوں مسکرا پڑے ----"

ہمنے سوچا کہ اس حسین محفل کا حصہ بن جائیں اور تم لوگوں کو سر پر اُتر دیں کیوں جی۔۔۔۔؟ آئیہ بیگم نے " مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پر یہاں تو ہم خود سر پر اُتر ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔ اور مزید نور العین کو دیکھ کر خوشی سے بولی۔۔۔۔۔"

تائی ماں "----نور العین آگے بڑھ کر آسیہ بیگم کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تائی ماں آپکو کو کیوں لگتا ہے یہ خوشی کا موقع ہے "-----؟"
کیوں ان لوگوں کی خوشی منائی جاتی ہے جو خوشی کو سمجھ نہیں سکتے "-----؟ نور کی لفظوں پر داد کے چہرے پر"
ناگواری پھیل گئی اور کمال صاحب آسیہ بیگم بھی خاموش رہ گئے-----

جو ہماری خوشیوں کو ہڑپ جاتے ہیں ہم لوگ پھر انہیں ہی کیوں خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تایا ابو"
"----- وہ سینے سے لگی سسک رہی تھی-----

بس کر دو نور، اگر خوشی میں شریک ہوئی ہو تو خوش نہیں کر سکتی بد مزگی بھی مت پھیلاؤ "----- داد کی بات پر"
نور العین نے غصے سے اسے دیکھا-----

میں یہاں خوش میں شریک ہونے نہیں یہ دیکھنے آئی ہوں کہ دوسروں کی خوشیوں کو نگل کر خود کتنا خوش رہ سکتے ہیں"
"----- کہنے کے ساتھ ہی وہ دوپٹے سے آنکھیں پونچھ کر آگے بڑھ کر ایک چیئر پر بیٹھ گئی اور داد افسوس سے اسے
دیکھنے لگا-----

ڈیکوریشن تو بہت اچھی کی ہے اتنے کم وقت میں "آسیہ بیگم نے بات کو بدلنے کیلئے لائونج کی کی گئی سجاوٹ کو دیکھتے"
سراہیا-----

ہاں بھئی اس کام کو تو میں بھی سراہے بغیر نہیں رہ سکتا "----- کمال صاحب نے بھی تائید کی-----"
بس فادر صاحب ہمارا ہنرا چھے اچھوں کو منہ کھولنے پر مجبور کر دیتا ہے "----- سینے پر ہاتھ رکھتے گردن اکڑائی-----"
ویسے کیا فائدہ اس سجاوٹ کا کیوں "-----؟----- طنزیہ ہنستے نور نے داد کو دیکھ کر برواچکا یا-----"

نور العین اب بس کرو "----- آسیہ بیگم نے جھڑکتے کہا یہ بات سب پر شدید ناگوار گزری کہ جھڑکے بنا نہیں رہ سکے"

آسیہ بیگم "-----" کہنے لگی "-----"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ام بھی آگیا داد بیٹا"۔۔۔۔۔ شیر خان علوی ہائوس میں خانساں تھا۔۔۔۔۔"

ویکم ویکم شیر صاحب ام کو آپکائی انتظار تا"۔۔۔۔۔ داد نے بائیں پھیلا کر چیڑ کی جانب اشارہ کیا پر وہ کمال صاحب کو

دیکھ کر وہیں رک گیا۔۔۔۔۔

ارے آجائو شیر صاحب امارے ہی مہمان ہیں"۔۔۔۔۔ داد کی بات پر سب مسکرا دئے سوا نور العین کے جسے برہان

کی غیر موجودگی کھل رہی تھی۔۔۔۔۔

پتا نہیں اس اندھی میں ایسا کیا ہے" لب کچل کر منہ سے زہرا گلنے لگی۔۔۔۔۔"

میرا بس چلے تو اس ڈائن کو کسی گہری کھائی میں پھینک آئوں ہم سب کی زندگی سے دور خاص کر کے برہان اور میرے

بچے سے"۔۔۔۔۔

میری خوشیوں کی ناگن"۔۔۔۔۔

حورا العین"۔۔۔۔۔؟؟ دروازہ ناک کرتے برہان نے نام میں اپنی محبت سمائے پکارا پر جواب نہ ادا۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر اسنے کوشش کی۔۔۔

تیکے میں منہ دے کر سسکتی حورا العین نے اپنے ہونٹوں پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ لیا اور درد سے آنکھیں سختی سے

میچلیں وہ جانتی تھی برہان کیوں آیا ہے۔۔۔۔۔

حورا العین مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے نور کے بابت"۔۔۔۔۔ مسکراہٹ سی تھی برہان کے لبوں پر صرف

اسکا نام لیتے۔۔۔۔۔

نور کا نام سن کر حورا العین کا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نور۔۔۔ آجائو برہان"۔۔۔۔۔ اک آس سی پیدا ہوئی دل میں۔۔۔۔۔"

اٹھ کر بیٹھتی وہ خود پر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی اور اپنا بھیگا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔۔

اسکی اجازت ملتے برہان نے دروازہ کھولا اور پہلا قدم اندر رکھا۔۔۔۔۔

نظریں سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی اس حور پر پڑیں۔۔۔۔۔ جو اسکے قدموں کی آہٹ پر سماعتیں بچھائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

حورالعین اور نورالعین دونوں جڑوا بہنیں تھیں اور ہر عام جڑوا بچوں کی طرح ان دونوں کی شکلیں بھی ایک جیسی تھیں

— — —

یہاں تک کہ وہی لمبے بال وہی کالی آنکھیں ایک سی گلابی رنگت اور گالوں میں پڑنے والے ڈمپل۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کا آئینہ تھیں پر الگ الگ دل کی مالک۔۔۔

فرق اتنا تھا کہ حور العین قدمیں لمبی تھی اور نور العین چھوٹی۔۔۔۔۔ اور اسی وجہ کو بنیاد بنا کر داد نور العین کا مزاق بناتا تھا

جس پر وہ کافی غصہ بھی ہوتی تھی۔۔۔۔۔

برہان تمہیں نور کے بابت کچھ کہنا تھا"۔۔۔۔۔ پلکیں جھپکا کر اسکی موجودگی کو پاس محسوس کرتی وہ مسکرائی۔۔۔۔۔"

اسکی بھیگی مسکراہٹ کو دیکھتے برہان بھی مسکرا نے لگا۔۔۔۔۔

ہاں ایک زبردست نیوز ہے پر اس سے پہلے تمہیں ایک کام کرنا پڑیگا"۔۔۔۔۔ کہنے کے ساتھ برہان نے شاپنگ بیگ "

سے ایک ریڈ کلر کا ڈریس نکالا۔۔۔۔۔

میں کیا کام کر سکتی ہوں برہان"۔۔۔۔۔ طنزیہ ہنس کر کرب سے بولتی اپنے حقیقت سامنے رکھنے لگی۔۔۔۔۔"

اسکے لفظوں پر برہان نے اسکے طرف دیکھا جہاں خوبصورت آنکھوں سے اشتک رواں تھا۔۔۔

رونا نہیں حور"۔۔۔۔" مینے بہت کوشش کی ہے پر انے زخموں کو بھرنے کی تم واپس ان پر چھریاں مت چلاؤ"۔

-----ٹشو سے اسکے آنسوؤں صاف کرتے منت کی-----

حو. العن. ح. اموط. کہ پھمک، ہنس، ہنس، دی

اب چلو جلد سے یہ ڈریس چینج کر کے آؤ۔۔۔ اسکے ہاتھوں میں اپنا لایا گیاریڈ کلر کا ڈریس تھا کراسے کھڑا کیا۔

نور العین کے کام پر برہان نے اپنے لب بھینچ لیے۔۔۔۔۔ اور اسکے معصوم چہرے کو دیکھا جس کا نا کوئی قصور تھا پھر بھی یہوں تڑپتی رہی تھی۔۔۔۔۔

بھولنے کا نہیں پتا پر انشا اللہ وہ بھی بھول جائے گی۔۔۔۔۔۔"

تو پھر اس سے بڑا سر پر اُڑ کیا ہے برہان"۔۔۔۔۔ امید کے ٹوٹنے پر اسکی خوبصورت آنکھوں سے موتی ٹوٹنے لگے۔

حور پلینز"۔۔۔ گالوں پر لڑکھتے آنسوں اپنی انگلی کی پور پر خینٹے منت کی۔۔۔۔۔ "سن تولو"۔۔۔۔۔"

[illegible]

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان کی بات پر حور کو یقین نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا یہ سچ ہے برہان "خوشی سے اپنی انگلیاں مروڑتے پوچھا۔۔۔۔۔"

یس مائے ہارٹ یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ اب جلدی ریڈی ہو جاؤ کہیں اسکا موڈ نا بدل جائے۔۔۔۔۔ برہان کی بات پر ہنستی وہ "

سٹیک کے سہارے ہاتھ روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی آنکھیں میچ کر ایک گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔

ایسے ہی مجھے تم سے نفرت نہیں نور العین "۔۔۔۔۔" ہماری خوشیوں کی دشمن ہو تم "۔۔۔۔۔ آئینے میں دیکھتے "

اسنے نفرت سے سوچا۔۔۔۔۔

چیز پر بندھا وہ پسینے سے نم تھا۔۔۔۔۔ کپکپاہٹ سے دل سکڑ کر ایسا درد ہوتا جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔۔۔۔۔

خود پر اتنا اندھا اعتماد نہیں کرتے وقار بلوچ "۔۔۔۔۔" وائٹ شرٹ بلیک پینٹ میں کوئی لمبا چوڑا وجود دروازے سے "

اندرا داخل ہوا، پر اسکا چہرہ اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے دیکھنا سکا۔۔۔۔۔

مینے تو سنا تھا اگر انسان کو اپنی موت کی خبر پہلے پڑ جائے تو وہ خود کو بچانے کی ہر ناممکن تک کوشش کرتا ہے پر تم "

"۔۔۔۔۔ بابا بابا۔۔۔۔۔ جاندار قہقہہ مارتے وہ سامنے کھڑا ہو کر تھوڑا جھکا۔۔۔۔۔

بب۔۔۔۔۔ بیسٹ مجھے کچھ معلوم نہیں مجھے جانے دو "۔۔۔۔۔

دومنٹ ویٹ کر سب معلوم ہو جائے گا "اس بار آواز سامنے نہیں بلکہ پیچھے سے کسی لڑکی کی تھی۔۔۔۔۔"

خوف سے اسکی رنگت پیلی پڑنے لگی۔۔۔۔۔ اور چیخیں تب بلند ہوئی جب بیسٹ کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کی انگلی کے

پور پور کو کٹر سے زمین پر گرتے دیکھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

آہہ۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو اللہ کے واسطے بیسٹ۔۔۔۔۔ انگلی سے نکلتے خون کی دھاڑ پر واٹ شرٹ پر بنتے عجیب " وغریب نقش نے اسکے چودہ طبق روشن کر دئے۔۔۔۔۔

چھوڑیں گے تب جب تم کچھ منہ سے پھوٹو گے " بالوں سے پکڑ کر پیچھے کھینچتے اسنے ہنستے کہا۔۔۔۔۔ پروقار بلوچ " کی نظر جب خود کو تکتی دو بھوری آنکھوں پر پڑی تو اسکے منہ سے دلخراش چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔۔ بی۔۔۔۔۔ بیسٹ۔۔۔۔۔

کرائم کی دنیا میں سب نے ہی تو بیسٹ کو سنا تھا اور جسنے دیکھا وہ بیان کرنے کو نار ہا پر آج۔۔۔۔۔! آج یہ چہرہ۔۔۔۔۔ سفید رنگت شہر نگ بال ہلکی سی شیو گھنی موچھیں اور جو سب سے خوفناک تھا وہ تھا اسکا چہرہ جسے جگہ جگہ سے کاٹنے کے گہرے نشان تھے جیسے اس درندے کو بھی کسی نے اپنی درندی کا نشانہ بنایا ہو جیسے کسی نے خنجر سے کاٹ کر خوبصورت مورتی کو بد صورت بیسٹ میں بدل ڈالا ہو۔۔۔۔۔

"مجھے زیادہ نہیں معلوم بیسٹ صرف اتنا جانتا ہوں کہ چھ جوان لڑکیاں تھیں اور ایک تیرہ سال کی بب۔۔۔۔۔ بچی۔۔۔۔۔" بچی کے نام پر پیچھے کھڑی مسکان نے اپنے ناخون میں موجود چھوٹے سے بلیڈ اسکی چٹری میں گھونپ دئے۔۔۔۔۔

بچی کہاں گئی اسکا کیا کیا۔۔۔۔۔ بیسٹ کے پوچھنے پر مسکان نے اسکے سر کو کرسی کی پشت پر مارتے جھٹکا دیا۔

بچی کے۔۔۔۔۔ سس۔۔۔۔۔ ساتھ۔۔۔۔۔ بھ۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔ اسکے نامکمل ہوتے لفظوں نے بیسٹ کے چہرے پر زہریلی " مسکراہٹ پیدا کر دی۔۔۔۔۔

اور مزید کچھ بھی اسکی منت سماجت کو سنتے اپنے چمکتے خنجر سے اسکے ہاتھ کاٹے اور پھر زبان۔۔۔۔۔

اس روح فرسا منظر سے وہ تڑپتا بیہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اور منہ سے نکلتا خون کچھ اندر اور کچھ باہر نکلنے لگا۔۔۔۔۔

پھر کچھ ہی دیر میں اسکے اعضاء کو زمین پر بھونکا گیا۔۔۔۔۔

مسکان مزے سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

آلف سے کہنا پارسل ایس پی برہان علوی تک پہنچائے۔۔۔" اور ساتھ یہ بھی لکھ دینا سیاست میں گھسنے سے بیسٹ کی " نظروں سے سیاہی نہیں چھپ سکتی۔۔۔۔" انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے خنجر سے ٹپکا خون صاف کر کے باہر نکل گیا

چلیں جی پارسل بنائیں برہان صاحب کیلئے"۔۔۔۔ ہاتھوں پر گلو ز پہن کر وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پڑے "
 اعضاء کو ایک بیگ میں ڈالنے لگی

بلیک سوٹ میں برہان کے سنگ ریڈ لانگ میکسی میں حور العین کوئی آسمان کی حور لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم سالوں بعد اسکے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ پرواری ہو گئی۔۔۔۔۔"

پراسکی آنکھوں کی گجبراہٹ اور ہیر پھیر پر نور العین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سی آئی۔۔۔۔۔

اگر آج اس ماسی کے سوٹ میں آنے کے بجائے کسی اچھے ڈریس میں آتی تو دوسرا صدقہ ہمارے سر سے اتارہ جاتا۔

"-----ضبط کی شدت سے ہوتے سرخ چہرے کو دیکھتے داد نے نور العین سے کہا۔-----"

شکل دیکھی ہے اپنی"۔۔۔ وہ جھڑک کر بولی۔۔۔"

خوش فہم مت ہو میں تو صرف تمہارے دل کی بھید پھوڑ رہا تھا"۔۔۔۔۔ ہو نہ۔۔۔۔۔ کہنے کے ساتھ بغیر کے آگے " بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اور نور العین کا دل کیسا ب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے روم میں بند ہو جائے پر مجبوری تھی یہاں رکنے کی

سب سے دعائوں اور تعریفوں کے بعد وہ برہان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

یہاں آنو نور العین "۔۔۔ برہان نے اسے الگ سب سے دور کھڑا دیکھ کر پکاڑا حورا العین بھی اسکی موجودگی کو محسوس کرنے کیلئے بے چین ہوئی۔۔۔۔۔"

میں یہاں ٹھیک ہوں برہان"۔۔۔۔۔ روکھے لہجے میں اسنے انکار کیا۔۔۔۔۔ اس قدر سخت دلی پر برہان نے سختی " سے مٹھی بھیج لی۔

[illegible]

معاف کر دینا تائی ماں مینے بہت کوشش کی پر اب نہیں "-----"

میں نہیں معاف کر سکتی اس قاتل کو اس ڈائن کو جو میری خوشیوں کو نگل گئی میرے ماں باپ کو نگل گئی۔۔۔۔۔"

مجرم ہو تم قاتل ہو ہماری خوشیوں کی میرے ماں باپ کی مجھے یتیم بنانے کی۔۔۔۔۔ چیخ چیخ کر کہتی وہ پھوٹ کر

رو پڑی۔۔۔۔۔

اور سامنے کھڑی حور العین دعا کر رہی تھی کاش اندھی کے ساتھ وہ بہری بھی ہوتی یا نور العین کی دعائیں لگ جاتیں " کہیں مر کھپ جاتی "-----

مجھے میرے روم میں چھوڑ آؤ برہان"۔۔۔۔۔ سسکتی حورالعین کی آواز پر برہان ہوش میں آیا۔۔۔۔۔"

سب ہی حیران پریشان کھڑے تھے۔۔۔۔۔

پہلے نہیں آتی تھی تو سکون ہوتا تھا پر آج آکر یہ تماشا کرنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔۔۔ برہان کا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

داد حور کو لے جائو"۔۔۔۔۔ خاموش کھڑے داد کو برہان نے آواز دی تو وہ سر ہلاتا حور العین کو لیکر جانے لگا اس " ہنگامے کو دیکھ کر شیر خان بھی چلا گیا۔۔۔۔۔

انکے جاتے ہی آنسو صاف کرتی نور کے سامنے برہان جا کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

وجہ اس سب کی "-----؟ کرخت آواز پر نور نے نظریں اٹھائیں۔-----"

برہان"۔۔۔۔۔ کمال صاحب نے اسکے تیوروں پر ٹوکہ۔۔۔۔۔"

نہیں پایا جانے دیں کہ آخر اس نے کیوں کہا کہ وہ اس سر پرانز میں شامل ہونا چاہتی ہے۔۔۔۔۔" کیوں ہر روز اسے " نئے زخم دیتی ہے۔۔۔۔۔" کیا صرف اسکے ماں باپ تھے حور کے کچھ نہیں تھے۔۔۔۔۔"

شیر کی طرح غراتے وہ نور کو مارنے کے در پر ہو گیا۔۔۔۔۔

کیا سمجھتی ہے خود کو اکیلی بے بس یتیم بے سہارا۔۔۔۔۔۔ "تو اسکے ساتھ کون سے اسکے دوسرے ماں باپ ہیں"

—————

ہمیشہ سے سہتی نور العین آج اسکی خوشیوں کو یوں بکھر کر خوش باش ہو گئی تھی دل پر جیسی ٹھنڈک پڑ گئی تھی جو آگ سے ریڈ کلر کے سوٹ میں حور العین کو دیکھ کر لگی تھی۔۔۔۔

اس سکون پر خاموش سی بے خوف ہو کر برہان کا چیخنا چلانا سن رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے چاہنے والا خواب کے ہر موقعہ جس پر وہ حور العین کے ساتھ ہوتا ہے اپنے ساتھ ہونے کے سنے جو ہمیشہ ادھورے رہتے آج انکی پہلی کامیابی دیکھ کر وہ اندر ہی اندر جھوم رہی تھی۔-----

بارہ بج گئے تھے اور وہ اسکے پاس اسکے سامنے کھڑا تھا چاہے کسی بھی روپ میں اسکے سامنے اور حور وہ ان سے دور بہت دور تھی اسکی نظروں سے۔۔۔۔۔

تھینکس اس خوبصورت تحفہ کیلئے۔۔۔۔۔ بغیر اسکی چیخ غراہٹ کو دیکھے سنے اپنی کہہ کر بھاگ گئی۔۔۔۔۔"

اور پیچھے کمال صاحب آسیہ بیگم برہان تینوں سکتے میں تھے۔۔۔۔۔

پر حور " _ _ _ "

میں نے کہا نا مجھے سونا ہے داد پلیرز"۔۔۔۔۔ وہ منت پر اتر آئی۔۔۔"

اور داد اسکے چہرے پر تھکن کو دیکھتے چپ چاپ سر ہلا کر جانے لگا۔۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی وہ دروازہ لاک کر کے اسکے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

میں کیا کروں نور کہ تمہارے درد کم ہو جائیں۔۔۔" ایسا کیا کروں میں۔۔۔ گھٹنوں میں سر دیکر وہ بے بسی سے "میں کیا کروں نور کہ تمہارے درد کم ہو جائیں۔۔۔" ایسا کیا کروں میں۔۔۔ گھٹنوں میں سر دیکر وہ بے بسی سے "

برط برطانی

داد حور"-----داد کو واپس آتے دیکھ کر برہان نے بے چینی سے پوچھا-----"

بھتر ہے بھائی کہ ہم اسے اکیلا چھوڑ دیں پہلے ہی بہت درد دے چکے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا "

نور نور اچھا نہیں کیا اسنے "دیوار پر ہاتھ مار کر غصے کی ضبط سے بولا۔۔۔۔۔"

عام انسان کی نہیں مضبوط پہاڑ جیسے سہارے کی ضرورت ہے اسے "-----داد کہہ کر رکا نہیں۔۔۔۔۔"

اور برہان نے اس کے لفظوں کو سمجھتے ہوئے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔

آئی راس حور میں تمہیں ہر برے سائے سے محفوظ کر لوں گا"۔۔۔۔۔ بندر وازے کو دیکھتے اسنے عہد کیا۔۔۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سر سامنے کتوں کا بھیڑ ہے کیسے آگے نکلیں۔۔۔۔۔ سنسان گلی میں ہیڈ لائٹ کی روشنی پر ڈرائیور نے پاس بیٹھے " ارمان سے کہا۔۔۔۔۔

چلاؤ کچھ نہیں ہوتا خود ہی گاڑی قریب دیکھ کر بھاگ جائیں گے۔۔۔۔۔ لا پرواہی سے کہتے اسنے آنکھیں موند لیں "۔۔۔۔۔

ڈرائیور نے بھی کندھے اچکا کر گاڑی آگے بڑھائی پر تھوڑا قریب آنے پر ہی ایک بار پھر زوردار جھٹکے سے بریک ماری۔۔۔۔۔

کیا اس بار بلیوں کی بھیڑ دیکھ لی جو ایسے اچانک بریک لگائی ہے۔۔۔۔۔ اپنا ماتھا سہلاتے ارمان نے ڈرائیور پر طنز کیا "۔۔۔۔۔

سر سامنے دیکھیں۔۔۔۔۔ سامنے ہی جس پر کتوں کی بھیڑ تھی اس بیگ سے نکلتے زمین پر خون کو دیکھ کر ڈرائیور نے " حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ارمان کو متوجہ کیا۔۔۔۔۔

جمال تم جا کر دیکھو تو ہے کیا۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے پیچھے بیٹھے کانٹیل جمال سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں جمال کسی کی سازش ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ " ہمیں ایس پی برہان کو اس صورتحال سے خبردار کرنا چاہیے "۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ ارمان کی بات پر دونوں نے دونوں نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ارمان کے بتانے پر کچھ ہی دیر میں ایس پی برہان اپنی پولیس گاڑی سمیت وہاں پہنچ۔۔۔۔۔

سر کیا ہو سکتا ہے " پاس کھڑا ارمان برہان کے ساتھ ہاتھوں پر گلووز چڑھاتے بولا۔۔۔۔۔

وہ تو دیکھ کر ہی پتا چلے گا انسپکٹر۔۔۔ مختصر جواب دیکر وہ آگے بڑھا۔۔۔۔۔

کہ اس سزاوار اور کہ اتوار اور زحل سہاڑہ پر مہر سے ملایا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں ڈی آئی جی کو انفارم کرتا ہوں اس صورتحال سے"۔۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔۔۔۔"

جب پڑے گی اسے تب پتا چلے گا"۔۔۔۔۔۔ "دنیا جانتی ہے بیسٹ کو اور یہ مجھے منع کر رہا ہے خود ہی پتا لگے گا کل ڈی"

آئی جی کی نیوز سے"۔۔۔۔۔۔ جلتے کڑتے اسنے کانٹیل جمل سے کہا جو خاموش ہو کر سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سریہ چٹ"۔۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے برہان کو پکارا تو سب قریب آگئے۔۔۔۔۔۔"

کہاں سے ملی "لیتے ٹھوئے اسنے پوچھا۔۔۔۔۔۔"

سریگ سے"۔۔۔۔۔۔"

ہاتھ کیوں لگایا اسے"۔۔۔۔۔۔ کہنے کے ساتھ اسنے بیسٹ کی طرف سے دی ہوئی چٹ کو پڑھنے لگا تو چہرہ شدت

ضبط سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔۔

دیکھ لوں گا تمہیں"۔۔۔۔۔۔"

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ ملک کے ابھرتے سیاستدان و قار بلوچ کو کل رات ڈرائیونگ کے دوران کڈنیپ کر لیا"

گیا تھا"۔۔۔۔۔۔

جی ہاں ملک کے ابھرتے سیاستدان و قار بلوچ کڈنیپ"۔۔۔۔۔۔ "وجہ ان کے ماضی میں مافیا گینگ سے تعلقات"۔۔۔۔۔۔"

انکی بیوی کا کہنا ہے کہ و قار بلوچ ایک اچھے انسان نہیں تھے اور جو ماضی میں کرتے تھے یہ سب انکا نتیجہ ہے"۔۔۔۔۔۔"

کیا بکواس سن رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ داد جو حیرت سے آنکھیں پھیلا کر نیوز سن رہا تھا اچانک ٹی وی بند کرنے پڑا چھل پڑا"

۔۔۔۔۔۔

کیا بھائی کتنی زبردست نیوز چل رہی تھی "منہ بنا کر کہتے اسنے ریموٹ لینا چاہا۔۔۔۔۔۔"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

چپ ہو کر بیٹھ میرے سر میں درد ہے"۔۔۔۔

کیوں سر میں درد ہے ایسے لوگوں کا تو انجام ایسا ہی ہونا چاہیے میں تو بہت خوش ہو اپر رات کو ٹھیک سے نیند آئے گی" بھی کہ نہیں"۔۔۔۔۔

بے رحم درندہ ہے انسان نہیں جانور ہے سالا"۔۔۔۔۔ دانت پیس کر برہان نے مٹھیا بھینچی"۔۔۔۔۔

ایک بار بھی اسکے بیوی بچوں کے بارے میں نہیں سوچا"۔۔۔۔۔

ارے پر بیوی نے خود تو کہا ہے کہ اچھا ہوا نتیجہ"۔۔۔۔۔ داد نے الجھ کر برہان کو دیکھا"۔۔۔۔۔

شاید وہ اسلیے کہ اسکی دوسری شادیاں منظر عام پر آگئی تھی"۔۔۔۔۔ پر سوچ سا وہ بولا"۔۔۔۔۔

نو میں مان ہی نہیں سکتا کہ دوسری شادیاں سامنے آنے پر بیوی اپنے شوہر کے موت کا یوں کہے گی ضرور کوئی برائی" دیکھی ہوگی"۔۔۔۔۔ داد نے اپنی سمجھ کے حساب سے نظریہ پیش کیا"۔۔۔۔۔

اب چپ کر زیادہ سگانا بن اس کا"۔۔۔۔۔ برہان نے جھڑک کر اسکے سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا"۔۔۔۔۔

ابو کا بتا" ٹیبل پر رکھی پلیٹ سے چپس اٹھا کر منہ میں ڈالتے اسنے کچن کی جانب دیکھا"۔۔۔۔۔

ابو اسلام آباد گئے ہیں بزنس کے سلسلے میں اور نوریونی میں ہے جسے مینے لینے جانا ہے امی جنہیں تم کچن میں دیکھنے کی" کوشش کر رہے ہو وہ حور کے پاس ہیں"۔۔۔۔۔ ایک ہی سانس میں کہتا وہ صوفے پر گر گیا"۔۔۔۔۔

حور کے پاس کیوں خیریت"۔۔۔۔۔ پریشان سا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا"

جی انہیں کل سے بخار ہے اور ہاسپٹل چل نہیں رہی تو می انکے پاس ہیں"۔۔۔۔۔

یہ تم مجھے ابھی بتا رہے ہو بے وقوف"۔۔۔۔۔

برہان۔۔۔۔۔"۔۔۔برہان ابھی بول ہی رہا تھا کہ حورالعین کے روم سے آسیہ بیگم کے پکارنے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا امی"۔۔۔۔۔ دونوں پہنچ کر ایک زبان میں بولے۔۔۔۔۔"

"-----بیہوشی میں دیکھ کر آسیہ بیگم نے روتے کہا۔۔۔"

اودھانے گا ڈامی اسے تو کتنا تیز بخار ہے، آپنے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔ بانہوں میں اٹھا کر بخار کی تیز تپش " کو محسوس کرتے برہان نے اپنی ماں سے کہا اور بغیر کچھ سنے آگے نکل گیا۔۔۔۔۔

آپے امی میرے ساتھ " دادا انہیں لیکر برہان کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔۔ "

تم ابھی تک یہاں بیٹھی ہو" ویٹنگ روم میں نور العین کو اکیلے بیٹھے دیکھ بیہ پاس آ کر بولی۔۔۔"

ہاں داد کا انتظار کر رہی ہوں، پتا نہیں کیوں لیٹ ہو گیا ہے اور نمبر بھی مصروف جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ایک بار پھر کال کرتے مصروفیت سے کہا۔۔

میرے ساتھ آ جاؤ چھوڑ دوں گی تمہیں"۔۔۔۔۔ چیمبر پر بیٹھ کر بیہ نے آفر دی۔۔۔"

نہیں یاد شکریہ پر برہان کو یہ سب نہیں پسند"۔۔۔۔۔ مسکرا کر منا کر دیا "

چلو تو پھر میں بیٹھ جاتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ ببل منہ میں ڈالتے وہ بولی۔"

بہت شکریہ اس نوازش کا پر مجھے اسکی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ مصنوعی مسکراہٹ سے کہتے ان سے انکار کیا۔۔۔۔۔"

تمہیں نہیں مجھے ہے ہا ہا ہا"۔۔۔۔ آنکھ مار کر کہتی ہنسنے لگی۔۔۔۔۔"

کمینی ہوا ایک نمبر کی داد کو تمہاری یک طرفہ محبت کا معلوم ہونا تو اس یونی سے دو گز دور بھاگے گا۔۔۔۔۔"

بتائے گا کون ہم تو چھپ چھپ کر محبت کرتے ہیں".... کہتے ایک بار پھر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔"

مس نور العین آپ کی گاڑی آگئی ہے۔۔۔۔۔ پکار پر دونوں کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔"

کیا ہوا ہے کس گریفریڈ کو پٹانے میں مصروف تھے کہ مجھے لیجانا بھی بھول گئے۔۔۔۔۔۔ سامنے جا کر کھڑی ہو کر غصے سے پوچھا۔

گاڑی میں بیٹھوتا ہوں " اس کے سنجیدہ انداز کو دیکھ کر نور العین نے بہ کو خدا حافظ کہہ اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔"

اب بتائو"۔۔۔۔۔ اسکی طرف مڑ کر پوچھا۔۔۔"

حورالعین کو کل رات کے واقعہ کے بعد بہت تیز بخار آ گیا تھا اور اب وہ ہاسپٹل میں بے ہوش پڑی ہے اس لیے دیر ہو گئی "۔۔۔۔۔ داد نے کہہ کر اسکے تاثرات دیکھنے چاہے پر وہاں ایسا تھا جیسے قریب میں کتے کے مرنے کی بات سنائی ہو

نور العین تم اسے معاف کیوں نہیں کر دیتی وہ تمہاری بہن ہے اکیلی ہے تمہارے بنا کتنی محبت کرتی ہے تم سے بھول گئی۔"

دیکھو دادا اب میں ٹاپک پر بات کر کے نا اپنے موڈ کا بیڑا غرق کرنا چاہتی ہوں نا ہی تمہارے تو بھلائی اسی میں ہے ہم اس "ٹاپک پر بات ہی نا کریں"۔۔۔۔ اپنی کہہ کر بغیر سنے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

خیال کرنا نور اپنی نفرت خود غرضی میں اتنی اندھی ناہو جانا کہ وقت آنے پر رونا نانا پڑے۔۔۔۔۔ دادا سکی پشت کو دیکھ کر بولتا سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کہاں چلنا ہے "۔۔۔؟"

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہی جہاں ہر روز جاتی ہوں"۔۔۔۔۔ اسنے گھر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔"

ہوں۔۔۔۔۔" اسنے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔۔۔"

داد کے جانے کے بعد وہ سیدھے اپنے روم میں آئی۔۔۔۔۔ آنسوؤں لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔ بیگ

رکھ کر اسنے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے چل کر الماری کے پاس آئی۔۔۔۔۔

اور وہاں کپڑوں کے نیچے سے ایک تصویر نکال کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

کیوں ماما پاپا ہمیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے"۔۔۔۔۔ تصویر میں ایک خوبصورت سی عورت اور مرد کے پاس دو جڑوا بچپوں " کو دیکھتے وہ سسکی۔۔۔۔۔

مما آپکو تو یاد ہے ناکہ حور کہتی تھی میں بہت حساس اور ڈرپوک ہوں، میں جلد ڈر جاتی ہوں، ذرا سی بات پر رو پڑتی"

ہوں، تو ماما کیسے وہ مجھے اتنی تکلیف دیتی ہے کیوں مجھے آپ لوگوں سے الگ کر دیا، کیوں اکیلا کر دیا میری بہن چھین لی

اسنے"۔۔۔۔۔ گھٹنوں میں سر دے کر وہ گڑ گڑانے لگی۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیسا درد تھا جو اسے تڑپنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں کیوں رو رہی ہوں ہاں، مجھے کیوں رونا چاہیے، رولائوں گی تو میں تمہیں حور"۔۔۔۔۔ جس طرح مجھے اکیلا"

کر کے سب کی نظروں میں برا کیا ہے ویسے ہی تمہیں اکیلا کر دوں گی۔۔۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد جب اسکے اندر نفرت نے کروٹ لی تو وہ ایک عزم سے بولی۔۔۔۔۔

نفرت کرتی ہوں میں حور تم سے اپنی سگی بہن سے، کیونکہ تم لائق ہی اسکی ہو، تمنے میرے ماں باپ کو مجھ سے چھینا"

ہے میری بچپن کی چاہت کو چھینا ہے، بہت بہادر ہونا تم بچپن سے ہیٹاپنی بہادری کے جوہر سب پر آشکار کیے ہیں اب

پتا گلے گا تمہیں تمہاری بہادری کا انجام"۔۔۔۔۔

اتنے کا رشتہ سے آنسوؤں کے نیچے تصویر میں وہ نوا جڑوا لڑکیاں، کو دیکھ ہنسی

نور کو معلوم ہے حور العین کی طبیعت کا۔۔۔۔۔ پاس جا کر برہان نے سرسری ساداسے پوچھا۔۔۔۔۔" جی۔۔۔۔۔" وہ صرف یہ ہی جواب دے سکا۔"

"تو پھر کیا کہا سنے آئی نہیں"۔۔۔۔۔ جاچتی نظروں سے داد کو دیکھنے لگا۔۔۔

"بھائی آپ کو معلوم ہے اتنا آسان نہیں دونوں کا ملنا"۔۔۔۔۔ داد کہہ کر رکا نہیں۔۔۔۔۔"

"تو پھر مجھ ہی کچھ کرنا پڑیگا داد"۔۔۔۔۔ مسکرا کر سوچتے وہ روم میں حور کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔"

* * * * *

سورج کی سنہری دھوپ جسم کو بہت بھلی لگ رہی تھی اور ایسے میں کافی نوجوان جاگنگ ٹریک پر ڈور رہے تھے تو کوئی بچہ
پر بیٹھ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور ان سب میں وہ بھی تھا "سعیر عالم"۔۔۔۔۔ کانوں میں ہینڈ فری لگائے، جاگنگ سوٹ میں ملبوس، کسرتی لمبا چوڑا بدن چھ فٹ سے نکلتا قد شہدرنگ بال بھوری پر اسرار آنکھیں سرخ سپید رنگت، مغرور ناک ہلکی ہلکی شیواور گھنی مونچھیں، وہ ایک سحر انگیز پر اسرار سی شخصیت تھی،

کہ وہاں سے گذرتا ہر کوئی اسے مڑ مڑ کر دیکھے بنا نہیں رہ سکے، لڑکیاں اسکی شخصیت میں کھوسی جاتی۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں کہ وہ اب کیا کہتا ہے، وہ شاید سعیر عالم کو نہیں جانتا،"

بہر حال اب جو ہونا ہے اسکے لیے ریڈی ہونے کا پیغام پہنچا دو"۔۔۔۔۔۔۔ برہمی سے کہتے کال بند کر دی اور کانوں سے ہینڈ فری نکال کر ایک بچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ہائے"۔۔۔۔۔۔۔ وہاں سے گذرتی ایک لڑکی ہمت کر کے اسکے ساتھ آ بیٹھی اور مخاطب کیا پر دوسری طرف کوئی "رسپانس ناملا۔۔۔۔۔۔۔

ایکسیوزمی ہینڈ سم مین"۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے ہمت کی جیسے وہ آج جیت پا کر ہی رہے گی۔۔۔۔۔۔۔

سعیر نے لڑکی کی آواز پر ذرا سی نظریں اسکی جانب پھیریں۔۔۔۔۔۔۔

ہائے میرا نام رمشہ اور آپکا"۔۔۔۔۔۔۔ اسکے دیکھنے پر آنکھیں جھپکاتے کہا"

سعیر"۔۔۔۔۔۔۔ ہاتھ کو نظر انداز کرتے اسنے اپنا نام ادا کیا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ مایوسی سے ہاتھ نیچے کر کے دوسری بات سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہم فرینڈز بن سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ اسکے خوبصورت سے چہرے پر بنے اس پر اسرار سے نشان کو دیکھ کر وہ بے تابی "سے بولنے لگی دل تو کر رہا تھا ابھی ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر بنے ان نشانوں کو چھو لے پر سامنے والے کی شخصیت اسکی ہمت توڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے لفظوں پر سعیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے سارے فاصلے توڑنے کی چمک سی نظر آئی۔۔۔۔۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

ہاں اگر تم اپنی آنکھیں نکال دو"۔۔۔۔۔ سعیر کے لفظوں پر رمشہ کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔۔

واٹ"۔۔۔۔۔ اور وہ گھبرا کر ایک دم کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

یس"۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ مزید رکنا نہیں بلکہ اٹھ کر اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

اور پیچھے کھڑی رمشہ حیرت سے اس کی چوڑی پشت کو دیکھنے لگی اور جب اسکی آنکھوں کی سنجیدگی کو محسوس کیا تو لبوں پر زبان پھیڑی اور پانی کی بوتل منہ سے لگائی۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے آلف ایس پی برہان ایک بلا سنڈلڑکی سے محبت کرتا ہے جو اسکی کزن ہے"۔۔۔۔۔ مسکان نیل پیٹ

لگاتے ڈرانگ روم میں بیٹھے آلف اور سعیر سے کہا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر آلف نے مسکراہٹ روکی۔۔۔۔۔

اور تمہیں جاننے کی کونسی ضرورت پڑ گئی"۔۔۔۔۔ آنکھیں سکیر کر پوچھا۔۔۔۔۔

بھئی دشمن کی کمزوری جاننا ضروری ہے"۔۔۔۔۔ کن اکھیوں سے سعیر کو دیکھتے جو ٹیبل پر پڑے میپ میں مار کر سے "کچھ لکھ رہا تھا، کہا۔۔۔۔۔

مسکان تمہارا یہاں آنے کا مقصد"۔۔۔۔۔ اس بار سعیر نے پوچھا۔۔۔۔۔

بس میں بور ہو گئی تھی ہاسٹل میں تو آ گئی۔۔۔۔۔ اسنے معصوم صورت بنائی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پر اب جائو"-----مصروف سے انداز میں گیٹ آؤٹ کہا گیا۔۔۔"

سعیر پر اب میں یہاں رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"وہ منمنائی۔۔۔"

۔۔۔۔۔سعیر کے کہنے اور مسکان کے سرخ چہرے کو دیکھتے آلف اٹھ کھڑا ہوا "آلف اسے باہر کاراستہ دیکھاؤ"

۔۔۔۔۔

ضرورت نہیں میں خود جارہی ہوں"۔۔۔۔۔بیگ میں نیل پینٹ ڈالکر وہ بالوں کو جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی"

۔۔۔۔۔

اور ایک گھوری مسکراتے آلف پر ڈالکر وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔۔

اتنی جلد جارہی ہو مسی"۔۔۔۔۔؟ ایک پیپر ہاتھ میں اٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے عارب نے اسکے سرخ"

چھوٹی سی ناک کو دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔

جی ہاں کافی دیر ہو گئی ہے یہاں"۔۔۔۔۔مڑ بگڑے تیوروں سے لاپروہ بیٹھے سعیر کو دیکھتے وہ بولی اور وہاں سے نکلتی"

چلی گئی۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا"۔۔۔۔۔؟ عارب نے برواچکا کر آلف سے مسکان کے موڈ کے بابت پوچھا۔۔۔۔۔"

موڈی لڑکی ہے"۔۔۔۔۔"

یہ لو سعیر فلائٹ ٹائم اور میٹنگ لوکیشن۔۔۔۔۔عارب نے پیپر سعیر کے سامنے رکھا۔۔۔۔۔"

سعیر نے میپ فولڈ کرتے وہ پیپر اٹھا لیا۔۔۔۔۔

اب کیسا فیل کر رہی ہو"۔۔۔؟ آسیہ بیگم نے اسے اٹھتے دیکھ کر سوال پوچھا۔۔۔۔۔"

دیکھا اپنے ضد کا نتیجہ "۔۔۔۔۔ الماری سے ڈریس نکالا اور اسکے پاس آئی۔۔۔۔۔"

ہاسپٹل سے واپس آ کر حور العین واپس سو گئی تھی تبھی اب اسے اٹھتے دیکھ کر فریش ہونے کیلئے ڈریس نکال لائی

اچھا اب چینیج کر لو پھر میں کھانا بھیجتی ہوں "-----"

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔"

تائی امی نور کہاں ہے"۔۔۔۔؟ ہاتھ مروڑتے پوچھا۔۔۔"

وہ یونی سے آکر سو گئی تھی ابھی اٹھی ہے۔۔۔۔۔ آسپہ بیگم نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے جواب دیا۔۔۔۔۔"

ہاں تو کس حال میں ہیں مس حورا لعین"۔۔۔۔؟ داد اور برہان اندر داخل ہو کر بولا۔۔۔۔"

اچھے حال میں ہوں مسٹر داد"۔۔۔۔۔ وہ شرارت سے بولی۔۔۔۔۔"

"آہم۔۔۔ میڈم میں بھی موجود ہوں یہاں"۔۔۔۔۔۔ برہان نے اپنی موجودگی کا احساس ڈالایا۔۔۔۔"

جانتی ہوں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ وہ ہنس کر بولی داد نے معنی خیزی سے برواچکائے تو برہان نے سر کھجایا۔"

شکریہ آیکا جناب"۔۔۔۔۔ دلکش انداز میں کہتے اسنے سر کو جھکایا۔۔۔۔۔"

آسیہ بیگم نے گھور سے دیکھا دونوں کے چہرے کو اور انہیں ڈنر کا کہہ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں دوستوں کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔ داد کا لڑ کو جھڑک کر مسکرتا چلا گیا۔۔۔۔۔"

تم کیوں شر مندہ ہو رہے ہو برہان اس میں تمہاری تو غلطی نہیں۔۔۔۔۔ اسے شر مندگی سے نکالنے کیلئے حور " جلدی سے بولی تو برہان مسکرا دیا۔۔۔۔۔

تمہارے لیے کل ایک گڈ نیوز ہوگی اور انشاء اللہ تمہاری زندگی بھی بدل جائے گی"۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے برہان نے کہا تو مسکرا کر سر ہلاتے اس نے اپنا ہاتھ اس کی ملائم گرفت سے آزاد کروالیا۔۔۔۔۔

انشاء اللہ"۔۔۔۔۔ وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔"

اچھا تم فریش ہو جاؤ امی کھانا بھیجنے ہی والی ہو گی۔ "----- وہ کہہ کر روم سے باہر نکل گیا تو حور پھیکی سی ہنسی ہنس " دی-----

کاش ایسا ہو جاتا"۔۔۔۔۔ ایک ہوک سی نگلی دل سے۔۔۔۔۔"

* * * * *

برہان بیٹا کچھ کام ہے۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم برہان کو رات کے بارہ بجے اپنے روم میں دیکھ کر کچھ حیران ہوئی۔"

نہیں۔۔۔! آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں امی۔۔۔" روم میں موجود صوفے پر بیٹھ کر کہا۔۔۔"

ہاں بس جب تمہارے ابو نہیں ہوتے تو یو نہی مطالبہ کرتے وقت گذرتا ہے"۔۔۔۔۔ کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر " وہ چشمہ اتار کر بولی۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔ "محبت احساس ہی ایسا ہوتا ہے کیوں ٹھیک کہانا"۔۔۔۔۔؟ کہی تو اسنے اپنے دل کی بات تھی پر
چہرے پر تاثر شرارتی تھے۔۔۔۔۔

ہاں شاید"۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم ہنس پڑی۔۔۔۔۔ "اچھا تم بتاؤ اس وقت یہاں کوئی کام ہے"۔۔۔۔۔ اسکی اس
وقت موجودگی پر سنجیدہ ہوئی۔۔۔۔۔

جی امی کام تو آپ اور ابودونوں سے تھا پر چونکہ ابو یہاں نہیں اور مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تو آپ کی رائے چاہتا ہوں"
"۔۔۔۔۔ صوفی سے اٹھ کر آسیہ بیگم کے پاس آیا اور اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر سنجیدہ سا بولا۔۔۔۔۔

ایسی کون سی بات ہے کہ میرے صابر بیٹے سے صبر ناہوا"۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم بھی اسکے بالوں پر ہاتھ پھیر کر"
مسکرائی۔۔۔۔۔

ساتھ والے روم سے پانی کیلئے نکلتی حورالعین کے کانوں میں بھی یہ الفاظ پڑے اور متحسّس ہو کر وہیں رک گئی

حوریہ بہت بری بات ہے کسی کی چھپ کر باتیں سننا"۔۔۔۔۔ پریشانی سے لب کچل کر وہ خود کو سمجھانے لگی"

میں تھوڑی سن رہی ہوں وہ الفاظ خود میرے کانوں میں آرہے ہیں"۔۔۔۔۔ ناک چڑھا کر اسنے اپنی پوزیشن"
صاف کی اور سننے کیلئے وہیں رک گئی۔۔۔۔۔

امی وہ میں حورالعین سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ بنا جھجک کے اسنے سیدھا کہہ دیا اور آسیہ بیگم کا"
سپاٹ چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

باہر کھڑی حور ٹوٹ ہوئے وجود کو سنبھال کر آگے جانے لگی کہ آسیہ بیگم کے لفظوں نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا

برہان ابھی جسے تم محبت کہہ رہے ہو وہ بس ایک ہمدردی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم نے اس کے ہاتھوں سے " ہاتھ نکال کر کہا۔۔۔۔۔ برہان نے کچھ نا سمجھتے اسے دیکھا۔۔۔

مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں ہمدردی میں نہیں سچ میں حور سے محبت کرتا ہوں"۔۔۔۔۔ حیرت اور ناپسندگی سے "وضاحت کی۔۔۔۔۔

سوری برہان یہ ناممکن ہے، ہر ماں اپنے بچے کو خوش دیکھنا چاہتی ہے اور میں یا تمہارا باپ جان بوجھ کر تمہیں اس آگ " میں نہیں دھکیل سکتے، اگر تمہیں محبت ہی ہو گئی ہے تو نور بھی تو حور جیسی ہے اس سے کیوں نہیں ہوئی اگر اس سے ہوتی تو شاید میں تمہاری محبت سمجھ کر قبول بھی کر لیتی "۔۔۔۔

تمہارے باپ نے پہلے ہی انکار کر دیا ہے اور حور کا رشتہ کسی اور جگہ کرنا چاہتا ہے، جو شاید ہو بھی یانا، وہ اندھی ہے " سہاروں کی محتاج ہے شادی کے بعد وہ تمہاری خوشیاں دیکھے گی یا خود کو سنبھالے گی، ہمیں معاف کر دو بیٹا ہم سے اس رشتے کی امید مت کرو "۔۔۔۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم صاف سیدھا کہہ کر برہان کو سکنتے میں چھوڑ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

امی آپ ایسا کیسے سوچ سکتی ہیں"۔۔۔۔۔" اور ابوانکے تو بھائی کی بیٹی ہے حور دوسروں میں جا کر وہ کیسی زندگی گزارے گی جانتی ہیں آپ"۔۔۔۔۔ برہان غصے سے بگڑے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

اگر رشتا آیتو۔۔۔۔۔"

بیٹے صاف بتائوں ایسی ادھوری لڑکیاں شادی کیلئے نہیں صرف زندگی کے عذاب جھیلنے کیلئے ہوتی ہیں۔۔۔"

اور ویسے کون کرے گا اس سے شادی دیکھا ہے یا سنا ہے کہ کبھی کوئی حور العین کیلئے رشتہ لیکر ہمارے در پر آیا ہو نور

کے رشتوں کو دیکھا تھا لانے لگی تھی۔۔۔۔۔ آسپہ بیگم کڑوی زبان میں بولتی زہرا گلنے لگی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

امی بیشک کوئی لائنیں نہیں لگی حور کیلئے پر میں تو پیار کرتا ہوں اس سے، میں تو چاہتا ہوں اسے، میں تو شادی کرنا چاہتا ہوں نا پھر کیا پر اہلم ہے"-----

پر اہلم یہ ہے برہان کہ میں تمہیں ساری زندگی جو روکا غلام نہیں دیکھ سکتی اور نا ہی سماج میں یہ کہہ کر ملو اسکتی ہوں کہ "میری بہو اندھی ہے، تو میری طرف سے تم نا ہی سمجھو"----- آسید بیگم اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے حقیقت بتانے لگی

ہاں اگر ہوتی امیر کبیر باپ کی بیٹی بینک بیلنس چوڑی پر اپرٹی کی مالک تو اسکے ماتھے پر لگا دھبا اور عیب چھپ بھی سکتا تھا" پر وہ کس باپ کی بیٹی ہے یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو،

اور دوسری بات ان سے محبت کی وجہ ایک تو خاندان ہے دوسرا انکا وہ ریٹورنٹ ہے جس کو حاصل کرنے کی تمہارے ابو پوری کوشش کر رہے ہیں"-----

"امی میں نہیں"-----

برہان جاتے ہوئے لائنٹ بند کر جانا"----- حیرت صدمے سے جو الفاظ برہان کے منہ سے نکلنے والے تھے "انہیں بیچ میں ہی ٹوک کر بولی"-----

امی بہت برا کر رہے ہیں آپ لوگ میں ابو سے بات کروں گا"----- "اور میں صرف حور سے ہی شادی کروں گا ورنہ کسی سے بھی نہیں سمجھیں آپ" غصے سے کہہ کر برہان بغیر لائنٹ بند کیے چلا گیا۔-----

تو کیا یہ ہے میری حقیقت"----- سوچتے برہان کے نکلنے سے پہلے ہی وہ آگے بڑھ گئی"----- دماغ جیسے سن پڑ رہا تھا اور اسے معلوم نا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔-----

میرے اپنوں نے ہی میری حقیقت اتنی کڑوی بیان کی ہے مینے تو کبھی اسے عیب نہ سمجھا۔۔۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ سسکیوں کا گلا گھونٹتی مین گیٹ سے باہر نکل گئی کہ اسے معلوم نہ ہوا۔۔۔۔۔

کیا میں اس سے بات کروں کہ دل کو سکون مل جائے۔۔۔۔۔ اسنے حورالعین کے روم کی لائٹ آن دیکھ کر کہا۔"

نہیں ایسے وہ سمجھ جائے گی ضرور کچھ پریشانی ہے مجھے "۔۔۔ اسنے سوچتے خود انکار کیا اور جا کر نیچے لان میں آگیا کھلی " فضا میں سکون لینے کیلئے۔۔۔۔۔

سخت پریشانی میں چہل قدمی کرتے اسکی نظر کھلے گیٹ پر پڑ گئی۔۔۔۔۔

گارڈ۔۔۔۔۔" وہ غصے میں سرونٹ کو ارٹر کے قریب آ کر دھاڑا۔۔۔۔۔"

نچ۔۔۔۔۔جی سر"۔۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں گار ڈگھبرا کر کوار ٹر سے باہر نکلا۔۔۔۔۔"

یہ گیٹ کس رشتیدار کی آمد میں کھلا چھوڑا ہے۔۔۔؟ وہ غصے سے کھلے گیٹ کا اشارہ کرتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔"

اودہ معاف کر دیں سر میں کچھ کام کی وجہ سے اندر آیا تھا اور سمجھا میں نے بند کر دیا ہے معاف کر دیں "-----گارڈ"

بوکھلا کر التجا کرتے بولا۔۔۔۔۔

جائو اور بند کرو آئندہ ایسی غلطی ہوئی تو دیکھنا جسم پے یہ یونیفارم نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ اپنی ماں سے ہوئی تلخ کلامی کی وجہ سے وہ روڈ ہو گیا۔۔۔۔۔

نونسر آئندہ نہیں ہوگا شکریہ "-----وہ جلد سے کہہ کر شکریہ کرتا گیٹ بند کرنے چلا گیا اور برہان سرد سانس "فضا میں خارج کرتے اندر جانے لگا-----

* _____ *

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گہری ہوتی رات میں سنسان راستے پر وہ خود سے اور ماحول سے لاپروہ ہو کر چل رہی تھی۔۔۔۔۔
صدے کی حالت میں وہ صرف اپنی زندگی کی کڑوی حقیقت کے بارے میں سوچتے انجان راستوں پر رواں دواں تھی۔۔۔۔۔

آنسوؤں تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے پار ہے تھے۔۔۔۔۔
مینے تو کبھی نہیں سوچا تھا اتنی بری اصلیت ہے میری۔۔۔۔۔ بے خودی میں بڑبڑاتی دوپٹہ پائوں میں الجھنے سے "گرتے گرتے بچی تو کسی نے پیچھے سے نامحسوس انداز میں سڑک پر پڑے اسکے دوپٹے کو اٹھا کر کندھوں پر ڈالا۔۔۔۔۔
صحیح کہتی ہے نور میں صرف ایک مصیبت ہوں ایک بد سایہ ہوں مجھے جینے کا کوئی حق نہیں"۔۔۔۔۔ "اور جی کر"
"کروں بھی کیا جب کوئی اپنا رہا ہی نہیں۔۔۔

سب کے پاس خواب ہیں، اپنے ہیں جینے کی وجہ ہے، میرے پاس کیا کچھ نہیں نا جینے کی وجہ نا راستہ دیکھانے کا سہارا، نا"
اپنا ناپرایہ۔۔۔، کچھ بھی تو نہیں حور العین تمہارے پاس خالی ہاتھ خالی دامن ہوا کیلی ہو اس دنیا میں،۔۔۔ ہا ہا ہا
۔۔۔۔۔ ہذیاتی انداز میں قہقہہ لگاتی اپنی بے بسی کا مذاق اڑانے لگی۔۔۔۔۔

نہیں میری بہن ہے میں کیوں اکیلی ہوں نور تم ہونا، جانتی ہوں نفرت کرتی ہو پر مجھے پتا ہے مجھے کچھ ہو تو تم میرے بنا "
رہ نہیں پائو گی"۔۔۔۔۔ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر وہ خوشی سے بولی۔۔۔۔۔
کوئی نہیں ہے کیا یہاں "۔۔۔۔۔؟"

اندھے ہو گئے ہو سب کے سب نہیں دیکھ رہی میں تم لوگوں کو، مار کیوں نہیں رہے مجھے، جو مرنا چاہتا ہے اسے "
مارتے نہیں جو جینا چاہتا ہے انہیں مار دیتے ہو یہ کیسا انصاف ہے تم لوگوں کا"۔۔۔۔۔؟

کہاں ہے وہ بیسٹ جو سب کو مارتا رہتا ہے ہر جگہ پہنچ جاتا ہے مارنے کو وہ بھی اندھا ہو گیا ہے کیا میری طرح "
۔۔۔۔۔ چیخ چیخ کر کہتی آخر میں وہ سیر کو بلانے لگی جانتی تھی وہ مارتے وہ وجہ نہیں پوچھے گا۔۔۔۔۔

کیا اسے اب میں نہیں یاد، نہیں چاہیے "۔۔۔۔۔"

آؤ میں بیٹھی ہوں کراچی میں آجاؤ مار دو مجھے بھی میری ماں کی طرح ختم کر دو مجھے" ----- گھٹنوں میں منہ چھپا کر وہ دھاڑ رہی تھی کہ گلا خشک ہونے پر کھانسنے لگی۔-----

نور میں تمہیں ان لالچی انسانوں کے بچہ اکیلے نہیں چھوڑ کر جاؤں گی میں تمہیں اپنا ریسٹورنٹ دے کر جاؤں گی پھر " میں نہیں جیوگی مجھے نہیں جینا اندھی ہوں نا کیسے جی سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"۔ کچھ دیر بعد جب اسے اپنی بہن کی یاد آئی تو خود سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

سعی عالم پاس کھڑا خاموشی سے سن رہا دفعۂ پینٹ کی جیب میں موبائل و ابھیٹ کرنے لگا تو حور العین نے چونک کر قریب دیکھا۔۔۔۔۔ پروہ دیکھتی کیا۔۔۔۔۔

سعی نے اسکی پیلی پٹنی رنگت کو دیکھ کر موبائل جیب سے نکالا دیکھا تو آلف کی کال تھی اسنے اوکے کر کے کان سے لگائی

ہیلو سعیر کہاں ہو یا سب آگئے ہیں"۔۔۔؟؟ پریشانی سے پوچھا۔۔۔"

آرہا ہوں دس منٹ میں "۔۔۔۔۔ اسنے کہہ کر بغیر دوسری طرف کی سنے موبائل آف کردی اور واپس جیب میں " رکھ لی۔۔۔۔۔

دیکھو تم کوئی بھی ہو مجھے اس سے کوئی کام نہیں ناہی میں پوچھوں گی پر تم بہت اچھے وقت پر آئے ہو۔۔۔۔۔"

حور العین کے دماغ میں ایک آنیڈ یا آیا تو ایک دم اٹھ کر بولی۔۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟" اور اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اسکی بات پر سعیر کے لبوں پر "تبسم سا پھیل گیا۔۔۔۔۔"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ہاں ان سوالوں سے تم اچھے انسان لگتے ہو، کیا میرا ایک کام کرو گے، میں تمہیں بہت سے پیسے دوں گی۔۔۔۔۔ "ایک" ہی سانس میں بولتی وہ جواب کے منتظر ہوئی۔۔۔۔۔

سعیر نے اسکے ننگے پاؤں کو دیکھا۔۔۔۔۔

کتنے دوگی "۔۔۔۔۔؟؟"

اس بار سپاٹ آواز پر حور تھوڑا سا گھبرا گئی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا کتنے پراتنے دو گئی کہ تمہارا منہ بند ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ اسکی بات پر اسنے برواچ کائے۔۔۔۔۔

اور اتنے پیسے تم لائو گی کہاں سے "۔۔۔؟ سوال کے ساتھ اسنے اس بے وقوف سی لڑکی کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔۔۔۔

گلابی رنگت پر اور بنج کلر کے سوٹ میں دوپٹے سے لاپروہ خود اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ کہاں سے بھی لائوں تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے، تم صرف بتاؤ میرا کام کرو گے کہ نہیں "۔۔۔۔۔؟

کام کیا ہے "۔۔۔۔۔؟ تھوڑا سا قریب ہو کر اسنے سرگوشی میں پوچھا۔۔۔۔۔

اور حور العین اس اچانک حملے سے بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

تم بھی یہ خوبصورتی دیکھ کر عام مردوں کی طرح پگھل رہے ہو تو کچھ نہیں اس مردہ جسم میں "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نفرت "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سے چیخ پڑی۔۔۔۔۔

سعیر عالم کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

کام بتاؤ "۔۔۔۔۔؟ دونوں اطراف میں سنسان راستوں کو دیکھتے اسنے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے تم جائو میں کسی اور سے کروالوں گی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ خوفزدہ ای ہونے لگی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں ادھورے کام اور ادھورے باتیں پسند نہیں کرتا، اب یا تو مجھے پیسے دیا کام "۔۔۔۔۔ اس کے لفظوں پر حور العین " کاسانس رک گیا۔۔

پ۔۔۔ پیسے۔۔۔ "۔۔۔؟ اچانک وہ وحشزدہ سی ہو گئی اس انسان سے۔۔۔۔۔"

اور کام بھی "۔۔۔۔۔ سیر نے اسکی پیلی رنگت کو دیکھتے بات مکمل کی۔۔۔۔۔"

ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے "۔۔۔۔۔"

مجھے مم۔۔ میرے پاپا کاریسٹورنٹ چاہیے جس پر میرے پاپا کے دوست نے قبضہ کر لیا ہے پارٹنر تھے پر اسنے پاپا کو " چیٹ کیا "۔۔۔۔۔ بتانے پر اس کے آنسوؤں گالوں پھسلنے لگے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہارا کام ہو جائے گا، پر میری سوچ کے مطابق پیسے نالے تو آگے تم خود سمجھدار ہو "۔۔۔۔۔ اسکی " تھوڑی پر موجود تل کو دیکھتے اسنے کہا۔۔۔۔۔

اور حور العین پریشان سی ہو گئی کہ ناریسٹورنٹ کا معلوم ناباپ کا نا ہی اس آدمی کا پھر کیسے کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

س۔ سنو کون ہو تم "۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ خوفزدہ سی ہوتی اپنے دل کی ابتر حالت پر ہاتھ رکھتی وہ بولی البتہ ایک قدم " ضرور پیچھے لے گئی۔۔۔

جانے کیلئے مڑتے سیر نے اسکی ٹانگوں کی کپکپاہٹ کو دیکھا جیسے گرنے ہی والی ہو۔۔۔۔۔۔۔

عالم "۔۔۔۔۔ متبسم ہو کر بولا۔۔۔۔۔ اور حور العین کو لگا موت اس کے سر پر آگئی ہو، جسم سے جیسے کسی نے روح " کھینچ لی ہو، ہاتھ پائوں جیسے ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔۔۔

وو۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ بیٹ "۔۔۔۔۔ بڑبڑاتی وہ لہرا کر زمین پر گرتی اس سے پہلے ہی سیر نے اسے بازو سے پکڑ لیا کہ وہ " جھول گئی۔۔۔۔۔

مسکراتے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا۔۔۔ اور کلانی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے دور کھڑی اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا

حورالعین کے بیہوش وجود کو بانہوں میں اٹھا کر وہ ایک روم میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

پورے گھر میں اندھیرا تھا اور روم بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آہستہ سے اس نے حور کو بیڈ پر لیٹایا اور لائٹ آن کی۔۔۔۔۔ چل کر وہ بیڈ کے قریب آیا اور پاس بیٹھ گیا۔۔۔

سعیر بغور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مرنا اتنا آسان ہوتا تو پہلے ہی مر جاتی حور العین"۔۔۔۔۔ انگلی سے ٹھوڑی پر موجود تل کو ذرا سے فاصلے پر محسوس کرتے بولا،

پر جب گلے میں پڑا لاکٹ جو اسے برہان نے دوسرے دن برتھڈے گفٹ دیا تھا۔۔۔۔

اس پر نظر پڑی تو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اور ایک آخری نظر اسکی موندیں آنکھوں پر ڈال کر وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

* _____ *

حورا العین ابھی ناشتہ کرنے نہیں آئی۔۔۔۔؟۔۔۔۔ سب لوگوں کو وہاں موجود دیکھ کر آسیہ بیگم نے پوچھا۔۔۔۔۔"

برہان نے کچھ پریشانی سے اپنی امی دیکھا۔۔۔۔۔

اور آپ گئی بھی نہیں امی اسے دیکھنے۔۔۔۔۔ اسنے کچھ سنجیدگی سے کہا کہ داد نے برہان کو دیکھا۔۔۔۔۔

میں جا کر دیکھتی ہوں تم لوگ ناشتہ کرو"۔۔۔۔۔ وہ برہان پر ایک گھوری ڈالے اٹھ کر ڈائننگ روم سے چلی گئی۔

سے کچھ سنتے نہ، نہ لہو، نہ کا ٹیڈ لگا، نہ بھی اسکا کہی کہ محسوس کر ہی تھی، کچھ کہ اسکا

نوالہ نگفتی نور العین سنتے ہی گلے میں پھنس گیا کہ وہ بری طرح کھانسنے لگی۔۔۔

بونی کیا ہوا"۔۔۔۔؟ اس صورتحال میں بھی داد کے لبوں کے گوشوں میں مسکراہٹ چمکنے لگی۔۔۔۔"

یہ لوپیو"۔۔۔۔۔جلد سے اپنے جوس کا گلاس اسکے سامنے رکھا۔۔۔۔۔"

نور العین نے دبدباتی آنکھوں سے جو س کا گلاس لبوں سے لگالیا۔۔۔۔۔

کیا مطلب کہاں نہیں ہے امی۔۔۔۔۔ وہ کہاں جاسکتی ہے۔۔۔۔۔؟ ایک نظر نور پر ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

داد بھی پریشان سا کبھی آسپہ بیگم برہان کو دیکھتا تو کبھی نور العین کو۔۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم بیٹا رات تو کمرے میں ہی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے کہنے پر جھکے سر بیٹھی نور العین کے آنکھوں میں "

سے آنسوؤں پھسل کر آدھے جوس کے گلاس میں گرا۔۔۔۔۔

میں لان اور سرونٹ کو اڑ میں دیکھتا ہوں آپ لوگ پورے گھر میں دیکھیے۔۔۔۔۔ برہان ہدایت دے کر"

ڈاننگ روم سے نکل گیا آسیہ بیگم بھی ساتھ تھی۔۔۔۔

تم نہیں چلو گی "نور العین کے سامنے رکھا جو س کا گلاس لبوں سے لگاتے پوچھا۔۔۔۔۔"

میں چل کر کیا کروں اتنے تو ہیں اسکے خیر خواہ۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی تو دادا پر لب پر زبان پھیرتے وہاں "

سے نکلا۔۔۔۔۔

[illegible]

کھڑکی سے آتی سورج کے کرنوں کی مدہم تپش اسکے چہرے پر پڑی تو وہ کروٹ بدل کر پاس پڑے تکیے کو منہ پر رکھ کر پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

دفعہ دومغ نے خطرے کا سائرن دیا اور مضبوط آواز میں ایک لفظ گونجا۔۔۔۔۔ "عالم"

نور۔۔۔۔۔"وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی ہوئی اور بے ساختہ منہ سے خوف میں نور کا لفظ نکلا۔۔۔۔۔"

لبے لبے سانس لیتی وہ اپنا تنفس بحال کرنے لگی۔۔۔۔۔ کہ آہستہ آہستہ برہان اور آسیہ بیگم کی باتیں یاد آئیں تو منہ جیسے تالوں سے چپک گیا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ رہی ہیں ماما پاپا کوئی نہیں ہوتا ماں باپ کے سوا کوئی اپنا"۔۔۔۔۔ "سب لالچی لوگ ہیں، مجھے کیسے بھی کر کے" ریسٹورنٹ نور کو۔۔۔۔۔ "وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ جب دماغ ریسٹورنٹ لفظ پر پوری طرح بیدار ہوا تو ہر چیز اسکے سامنے صاف ہونے لگی۔۔۔۔۔

گھر سے باہر جانارونا چیخا اور کسی انجان آدمی سے مدد مانگنا اور پیسے دینے کا وعدہ۔۔۔۔۔ حوراللعین کا دماغ گھوم گیا

اللہ یہ مینے کیا کر دیا کس مصیبت میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔۔۔ "سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے وہ بڑبڑائی "میں کہاں " سے لائوں گی اتنے پیسے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ میں تو پاگل ہو جائوں گی اس زندگی سے۔۔۔ وہ عالم تھا۔۔۔ یا اللہ یہ ایک خواب ہو صرف ایک برا خواب ہو اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ اور دیکھنا میں اپنے روم میں ہوں گی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منہ صاف کرتے وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

نور-----تائی امی-----"!!خوف سے آنسوؤں رکنے کام نام نہیں لے رہے تھے اور وہ زور زور سے پکارنے لگی۔۔۔۔"

کیا ہوا حور بی بی "۔۔۔۔؟ نزگھس بی جلدی سے روم میں آکر بیڈ پر بیٹھی یکارتی حور العین کے ماتھے پر ہاتھ رکھا"

نن۔۔۔ نرگھس بی آپ۔۔۔ میں کہاں ہوں۔۔۔" ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو مسلتے وہ بولی۔۔۔۔۔"

[illegible]

اور غیر ارادہ طور پر اسکا ہاتھ بازو پر گیا جہاں آخری لمس اسنے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کب سے ہیں یہاں نرگھس بی"۔۔۔؟ خشک لبوں پر زبان پھیرتے اسنے پوچھا۔۔۔۔۔"

پیٹا میں آمنہ (زرگھس بی کی بیٹی) کے پاس گئی تھی صبح آئی ہوں تو دروازہ اندر سے بند تھا میں سمجھی نور بیٹی آئی ہو گی جب " دروازہ ایک بچے کو اندر بیچھ کر کھلوا یا تو تم سوئی ہوئی تھی پھر میں ناشتہ بنانے چلی گئی تو تم نے شاید کوئی برا خواب دیکھ لیا تھا

تم ٹھیک تو ہو حور بیٹا۔۔۔۔۔ نرگھس بی حورا العین کو پسینے میں نم دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔"

نچ۔۔۔ جی میں ٹھیک ہوں، آپ پریشان ناہوں اور پلیز بی علوی ہائوس میں کسی کو فون کر کے بتادیں میں یہاں ہوں صبح " ہی آئی ہوں "۔۔۔۔۔ گھر میں خود کو ناپاکر صورتحال کو سمجھتی وہ بولی تو نزگھس بی سر ہلا کر ناشتے کرنے کا کہتی چلی گئی

نرگھس بی کے جانے کے بعد حور نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرالیا۔۔۔۔۔

اسے ہمارے گھر کا کیسے پتا۔۔۔۔۔" اور میں۔۔۔ میں تو شاید عالم سنتے ہی اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔۔۔" نہیں۔۔۔ نہیں انہیں مجھے بازو سے پکڑا اور گرنے سے بچایا اور پھر۔۔۔۔۔" وہ مجھے یہاں لیکر آیا۔۔۔۔۔

کیا وہ میرے بارے میں جانتا ہے"۔۔۔۔۔؟ وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔"

"ہاں شاید میں برہان کی کزن ہوں اسلیے سب جانتا ہو گا۔۔۔۔۔"

اور اسنے کہا اگر مینے اسے اسکی مانگ کے مطابق پیسے نادے تو آگے میں خود سمجھدار ہوں،۔۔۔۔۔ کیا مطلب تھا اسکا "۔۔۔۔۔؟ آنکھیں میچ کر وہ جیسے کہیں غائب ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔"

[illegible]

* * *

اس لڑکی نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا تھا اکیلی صبح صبح اتنی دور چلی گئی۔۔۔۔۔ شریف گھر کے لڑکیوں کے ایسے لچھن تو " نہیں ہوتے "۔۔۔۔۔ آسپہ بیگم نے ناپسندگی سے کہا۔۔۔۔۔

پیچھے آتی نور نے برو سکڑے۔۔۔۔۔

تائی امی لکچھن اسکے برے نہیں ہیں شاید بیمار ہونے کی وجہ سے سکون لینے وہاں چلی گئی ہو"-----ناچاہتے
ہوئے بھی وہ کہہ اٹھی۔۔۔

کچھ چونک کر برہان آسیہ بیگم اور داد نے اسے دیکھا۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو میری بچی پر اسے کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا ہوتا"۔۔۔۔۔ صوفی آسیہ بیگم اٹھ کر اسکے ماتھے پر پیار کرتی بولی جس پر نور العین کچھ نابولی۔۔۔۔۔

نور تم چلو میں کیز لیکر آتا ہوں۔۔۔۔۔ داد کے کہنے پر وہ سر ہلاتی باہر نکل گئی برہان نے بے یقینی سے اسکی پشت " کو دیکھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں بھی جانے کی تیاری کرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ "اور مہربانی کر کے حور کے خلاف ایسے لفظ استعمال نہ کریں، آپ کے " کچھ بھی کہنے سے میرے دل سے اسکی محبت ختم نہیں ہو جائے گی میں پاپا سے بات کرنے والا ہوں اور حور العین آپکی مستقبل کی بہو ہے"۔۔۔۔۔۔ سنجیدگی سے کہہ کر وہ رکانے نہیں۔۔۔۔۔۔

گارڈ انکل آپ سے ایک بات پوچھنی تھی تو پلیز سچ بتائیے گا"۔۔۔۔۔۔ نور جانتی تھی کہ حور العین جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ وہ کیسے بغیر سٹیک کے جاسکتی ہے وہ بھی اتنی صبح (ہم بھی تو جانے حور میڈم کے پاس ایسا کونسا غائب ہونے کا جادو آگیا ہے) سوچتی وہ بولی۔۔۔۔۔۔

جی بیٹا پوچھیے"۔۔۔۔۔۔ چیئر سے اٹھ کر گارڈ نور العین کے پاس آگیا۔۔۔۔۔۔

انکل کیا آپ صبح سے یہیں ہے کہ کوارٹر میں بھی گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ پوچھنے کے ساتھ وہ گارڈ کی آنکھیں دیکھنے لگی "۔۔۔۔۔۔

جی بیٹا ہم صبح سے یہیں ہیں کہیں نہیں گئے کوئی کام ہے بیٹا"۔۔۔۔۔۔؟ پوری سچائی سے کہتا گارڈ اس بات کو نا سمجھتے بولا "۔۔۔۔۔۔

تو کیا آپ نے میری بہن حور العین کو یہاں سے جاتے نہیں دیکھا صبح"۔۔۔۔۔۔ کچھ حیرت سے وہ بولی۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا صبح سے ابھی تک کوئی نہیں آیا نا ہی گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ انکار کرتے گارڈ نور کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

آپکا بہت شکریہ پر ایک بات اگر برہان آپ سے پوچھے تو پلیز بولیے گا کہ ہاں حور العین صبح یہاں سے گئی ہے اور اسنے " آپکو نا بتانے کا کہا تھا"۔۔۔۔۔۔ آگے کا سوچتے نور بولی

پر بیٹا ہم جھوٹ کیوں بولیں صاحب ہمیں نوکری سے نکال سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ گھبرا کر گارڈ نے انکار کر دیا۔۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اگر آپ۔ ایسا نہیں بولیں گے کہ آپ نے حور کو جاتے نہیں دیکھا تب آپکی نوکری جائے گی کیونکہ برہان صاحب " جانتے ہیں حور جھوٹ نہیں بولتی مطلب آپ جھوٹ بول رہے ہیں کہ حور کو آپنے نہیں دیکھا اور حور میڈم کا کہنا ہے وہ صبح یہاں سے گئی ہے، تو کیا سمجھے، گئی نا آپکی نوکری "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت ہی ہوشیاری سے دماغ لڑاتے گا رڈ کوڈ راہ کہ وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گا رڈ برہان کی رات کی وارنگ یاد کرتے راضی ہو گیا تو مسکرا کر اللہ حافظ " کہتی نور پارکنگ ایریا میں چلی گئی اور داد کے ساتھ بیٹھ کر وہاں سے یونی کیلئے روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے ڈیوٹی کیلئے جاتے برہان نے گا رڈ سے حور کا پوچھا تو گا رڈ نے وہی کہا جو نور نے اسے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پر اس کے باوجود برہان اسے پہلے نابتانے پڑ جھڑک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پر وہ نور کا شکر کر رہا تھا کہ نوکری تو بچ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنو عارب مجھے جمال علوی کے ریسٹورنٹ کی معلومات چاہیے کہ کس کے ساتھ اسنے پارٹرشپ کی تھی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے وہ اس وقت اپنے بنگلے میں موجود آفس روم میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عارب اور آلف جو صوفے پر بیٹھے کسی بات کو ڈسکس کر رہے تھے سعیر کے مخاطب کرنے پر دونوں چونکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جمال علوی وہی مرحوم "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ آلف نے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا آلف یہاں دوسرا مرحوم جمال علوی ہے اگر ہو گا تو بھی میں اسکے بارے میں نہیں بول رہا "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے آلف کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مرے ہوئے کی معلومات اکھاڑنے کیلئے کچھ وقت لگے گا "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فائلز اٹھائے عارب کہہ کر وہاں "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہ نکل گیا

سعر مجھے نہیں لگتا ہمیں ایس پی کی فیملی کو اکھاڑنا چاہیے جو ہوگا وہ خود ہینڈل کر لے گا۔۔۔۔۔۔ آلف نے " گھمبیرین سے کہا۔۔۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے یہ سودا میرے لیے کروڑوں کا ہے۔۔۔۔۔ بات کرتے سعیر کی آنکھیں بھی۔ مسکرانے لگی اور "آلف کو خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دی

نور العین اور داد اس وقت بلیک ڈائمنڈ ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔۔۔۔۔
جو کسی وقت انور ریسٹورنٹ ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔

نور اکثر یہاں آتی رہتی تھی۔۔۔ پر آج داد بھی ساتھ آگیا تھا اسکے۔۔۔۔۔

ایک آفردوں تمہیں"۔۔۔۔۔ خاموشی سے لہجہ کرتی نور سے مخاطب ہوا۔۔۔"

کونسی آفر"۔۔۔۔۔ وہ پروا چکا کر بولی۔۔۔۔۔"

یہ کہ مجھ سے شادی کر لو تمہیں یہ ریسٹورنٹ گفٹ کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ بالوں میں انگلیاں پھیر کر وہ ایک سٹائل " سے بولا۔۔۔۔۔

ہیں اس سے۔۔۔۔۔ شکل دیکھی ہے بزدل انسان مجھ سے شادی کر گئے ہو نہہ۔۔۔۔۔" چچ کو پلیٹ میں "پٹخ کر وہ تمسخرے بھرے انداز میں کہتی وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔۔"

رہنے دوا بابتنا بھی ڈرپوک نہیں۔۔۔۔۔ یاد نہیں اس دن کیسے کتوں سے بچا یا تھا۔۔۔۔۔ بغیر شر مندہ ہوئے " اسنے کالرجھڑکتے یاد دلایا۔۔۔۔۔

نور نے وہ واقعہ یاد کر کے لب کاٹ کر آنکھیں سکڑی۔۔۔۔۔"ہاں یاد ہے نا گاڑی میں بیٹھ کر شش کر رہے تھے تمہیں تو پتا ہے نا وہاں آ نہیں سکتے تھے"۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ارے یار چھوڑو تم کہاں مانو گی احسان فراموش لڑکی "----- مزید باتوں سے بچنے کیلئے اسنے شارٹ کٹ لیا"

داد اپنے پیچھے دیکھو "----- کچھ دیر خاموشی کے بعد نور العین حیرت سے دیکھتی بولی۔۔۔۔۔"

انٹرنس کی طرف اشارہ کرتے حور العین بولی تو داد نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

جہاں اپنی پوری جاہ جلال کے ساتھ سعیر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

اور ایک نظر سب پر دوڑا کر کانٹونٹر کے پاس کھڑے طاہر کی جانب بڑھا جو اس ریستورنٹ کا مالک تھا۔۔۔۔۔

سعیر صاحب آپ یہاں "----- طاہر سعیر کو دیکھ کے آگے بڑھا پر اسنے ہاتھ کی مدد سے اسے وہیں رکنے کا کہا"

سعیر صاحب آپ نے مجھے بلا لیا ہوتا آپ نے تکلیف کیوں کی۔۔۔۔۔" بناوٹی انداز میں کہتے وہ منہ سے شہدا گلنے لگا

یہ ریستورنٹ کس کا ہے طاہر "-----؟ وہ سیدھا بات پر آیا جس پر طاہر کے منہ سے مسکراہٹ مر جھا گئی"

چلو نکلو یہاں سے "----- داد کے دماغ نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔۔۔۔۔"

بکواس بند کرو بیٹھو ضرور کوئی ایکشن مووی چلنے والی ہے "-----" میں تو کہتی ہوں اتنا مارے اسے کہ کمینہ توبہ"

کرے کسی کا حق ہڑپتے ہوئے "----- نور نے جھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مرو تم یہاں میں جا رہا ہوں اگر بچ جاؤ تو گاڑی میں بیٹھا ہوں آجانا "----- داد کہہ کر وہاں سے نکل گیا اور"

پیچھے نور نے زوردار قہقہہ مارا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

قریب جا کر دیکھتی ہوں ماجرہ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنا بیگ اٹھا کر وہ کانوٹر اور سعیر والوں کے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی جہاں سے وہ انکی باتیں اچھی طرح سن سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لک۔۔ کیا مطلب سعیر یہ میرا ریسٹورنٹ ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ طاہر گہرا کر بولا۔۔۔۔۔۔

طاہر اچھی طرح جانتے ہو جھوٹ مجھے پسند نہیں، تو اچھا ہوتا اگر سچ بتا دو"۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ وارنگ والے انداز میں بولا کہ وہ جھجک میں پڑا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے کھڑی نور کی آنکھیں پھیل گئی تو کیا اب یہ طاہر کے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ تو کیسے بھی کر کے طاہر سے یہ لینا چاہتی تھی پر اب اس سے کیسے لے سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سعیر میں سچ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی پوری بات بولتا کہ ریسٹورنٹ کی فضا میں ہلکے سے میوزک میں چٹاخ کی آواز گونجی "طاہر تو نیچے گرا پر پیچھے کھڑی نور بھی گڑ بڑا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب سچ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ گلے سے پکڑ کر اٹھاتے پھر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو س۔۔۔ سعیر۔۔۔۔۔۔۔۔ سب کی پھٹی نظریں دیکھ کر وہ ڈرتا ڈرتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

بتانا ہوں سب سچ چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بھوری آنکھوں میں ابلتے غصے کو دیکھتے وہ جلدی سے بولا "۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے کہنے پر گلے سے ہاتھ ہٹا کر سعیر نے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسنے بولنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جمال نے اپنی بیوی کی خواہش پر ریسٹورنٹ کا سوچا تھا اور اسنے پیسے پورے نا ہونے پر مجھ سے پارٹنرشپ کا کہا میں اسکا اچھا دوست تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اچھا بولا تو کندھے پر سعیر کے پنجے کی پکڑ مضبوط ہو گئی کہ وہ گڑ بڑا کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایسا سے لگتا تھا مجھے یہ آئیڈیا اچھا لگا تو ہم دونوں نے یہ کام شروع کر دیا کہ بیچ میں جمال کی کچھ فیملی برو بلمز ہو گئی تو "۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے مجھ سے کہا کہ میں اسکا بھائی ہوں "۔۔۔۔۔۔۔۔

پر پیچھے کھڑی نور سے اپنی سسکیاں دہانا مشکل ہو گئیں۔۔۔

Urdu Novel Book "-----"🍷

پھر وہ یتا نہیں کہاں چلا گیا کہ واپس نا آیا"۔۔۔۔۔ وہ آہستہ سے دور کھڑا ہو کر بولا۔۔۔۔۔"

سعی کرنے والے ہاتھ بڑھا کر اسکے کندھے پر رکھا اور تھوڑا قریب کیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔۔۔

نور العین ان دونوں سے چیخ کر کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ سحیر کے لفظوں نے اسکا منہ بند کر لیا۔۔۔۔۔

مجھے شام تک اس ریسٹورنٹ کے پیئر حور العین جمال علوی کے نام پر چاہیے۔۔۔ کیا۔۔۔؟ وہ جو بلا تو طاہر نے"

جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔

آپ فکرنا کریں ہو جائے گا بلکہ میں خود آپکو آکر دوں گا۔۔۔۔۔ کوٹ کو درست کرتے وہ جی جی کہنے لگا

اچھا چلتا ہوں"۔۔۔۔۔ کندھا تھپتھپا کر وہ جانے لگا۔۔۔۔۔"

اور نور العین کو تو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

حو۔۔۔ حور العین مطلب میری بہن یہ۔۔۔ یہ کیوں اسکا کام کر رہا ہے مجھے برہان کو بتانا پڑے گا ورنہ وہ کسی کھائی میں " گر جائے گی کہ اسے نکالنا بھی مشکل ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ بڑبڑاتے وہ وہاں سے بھاگی۔۔۔۔۔

پر۔۔۔ پر پہلے مجھے حور العین سے پوچھنا پڑیگا کہ کیا ہے سب کچھ۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھے اسنے داد کو جمال ہائوس جانے کا کہا وہ سر ہلا کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

ویسے اندر سے کوئی آواز نہیں آئی اور تم بھی زندہ سلامت لوٹ آئی وہ بھلا کیوں۔۔۔۔۔ "؟ گاڑی ڈرائیو کرتے داد نے " حیرت سے کہا۔۔۔۔۔

مر رہے تھے بھاگنے کو کچھ نہیں ہوا وہ اپنے کام سے آیا تھا"۔۔۔۔۔ طنز یہ کہتے وہ باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔

سنو داد سب جانتے ہیں یہ بیسٹ ہے پر کوئی کچھ کرتا کیوں نہیں "۔۔۔۔۔؟ ماتھا مسئلے نور العین نے پوچھا۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔

یار کہاں کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس یا کسی کے پاس بھی بہت تیز ہے سالا۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔ "پر کوئی نہیں برہان بھائی کا" اب مشن ہی بیسٹ کاروبار سامنے لانا اور اسے میٹھی نیند سلانے کا ہے"۔۔۔۔۔ داد کے کہنے پر نور نے سر ہلایا

۔۔۔۔۔

ویسے تم کچھ مت کرنا بیٹھے رہنا باپ بھائی کے پیسے پر"۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔

کیا یار کرتا رہا ہوں اتنا کام یہ کم ہے"۔۔۔۔۔؟"۔۔۔۔۔

کو نسا"۔۔۔۔۔؟ اسنے برواچکائے"

یہی ایک خوبصورت لڑکی کو"۔۔۔۔۔ وہ کچھ بولتا کہ وہ بیچ میں چیخی "بکواس مت کرنا میرا سر پہلے ہی درد کر رہا ہے"

۔۔۔۔۔"

جیسے آپکا حکم ملکہ داد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اسکے بھونگے ڈائلاگ پر وہ انف کر کے رہ گئی۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ جانتی تھی داد کی عادت ہے مزاق کرنے کی۔۔۔

تم جاؤ میں شام کو آ جاؤں گی"۔۔۔۔۔ نور العین نے گاڑی سے اتر کر داد سے کہا۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے کال کر دینا"۔۔۔۔۔ داد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اچانک نور کو کیا ہو گیا ہے جو کل تک اپنی بہن کا چہرا "دیکھنے کو گوارہ نہیں کرتی آج اسکے آس پاس گھومنے لگی ہے۔۔۔۔۔

نور کے سر ہلانے پر وہ چلا گیا تو وہ گلی میں اندر داخل ہو گئی جو انکے چھوٹے سے گھر تک جاتی تھی۔۔۔۔۔

بیل بجانے کے تھوڑی دیر بعد نر گھس بی نے دروازہ کھولا تو نور تھی۔۔۔۔۔

آؤ بیٹا"۔۔۔۔۔ نر گھس بی انکی ملازمہ تھی جو ماں باپ کے بعد بھی انکا بہت خیال رکھتی تھی اور اب وہ یہاں ہی رہتی "تھی انکے چھوٹے سے گھر میں۔۔۔۔۔

حور العین ہے بی"۔۔۔۔۔؟ اندر آ کر اسنے دروازہ بند کرتے پوچھا۔۔۔۔۔"

ہاں بیٹا اپنے روم میں ہے برہان بیٹا آیا تھا اسنے کہا شام میں ریڈی رہنا لینے آؤں گا"۔۔۔۔۔"

آپ کیلئے کھانا لائوں بیٹا"۔۔۔۔۔؟ اسے یونی سے سیدھا یہاں آتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔"

نہیں بی آپ جا کر آرام کریں میں کھا کر آئی ہوں ریسٹورنٹ سے"۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کہنے پر نر گھس بی کا منہ بن گیا"۔۔۔۔۔

کیا بیٹا ان موئے ریسٹورنٹ والے کے کھانے کھا کر بیمار پڑ جاؤ گی"۔۔۔۔۔"

میں تو ترس گئی ہوں تم دونوں کے ساتھ کھانا کھانے کو"۔۔۔۔۔۔۔ دکھ بھرے آواز میں کہتی بغیر اسکی اسنے وہ چلی"

پیچھے کچھ کہنے کو منہ کھولتی نور العین وہیں رہ گئی۔۔۔۔۔

اور بیگ ٹیبل پر رکھ کر وہ حور العین کے روم آئی جہاں وہ بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔۔

تم یہاں کیسے آئی؟۔۔۔۔۔ اسنے روکھے انداز میں دروازہ بند کر کے اسکے سر پر کھڑی ہو کر پوچھا۔۔۔۔۔"

حورالعین جو سوچ میں پڑی تھی کہ وہاں جائے یا نہیں نور کی آواز پر بے یقینی سے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

کچھ پوچھ رہی ہوں میں حورالعین تم یہاں کیسے آئی۔۔۔۔؟؟ کچھ دیر بعد بھی اسکے جواب نادینے پر وہ چیخ پڑی۔"

میں نے بتا دیا ہے جو سچ تھا اور تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ کچھ خائف سی ہوتی حور بولی۔۔۔۔۔"

کیوں مجھے فرق نہیں پڑتا بہن ہومی۔۔۔۔۔، میری نفرت الگ جگہ پر میں کسی کو الٹا سیدھا بوتے نہیں سن سکتی سمجھی،"

اب بتاؤ مجھے سچ کیا ہے "۔۔۔۔۔؟

[illegible]

نام مت لومیرا"۔۔۔۔۔ وہ نفرت سے پھنکاری"

تو پھر یہاں کیوں آئی ہو جاؤ یہاں سے مرنے دو مجھے تمہارا کیا جاتا ہے، تمہاری تو خواہش پوری ہو جائے گی پھر کس "

بات کی تکلیف ہو رہی ہے تمہیں جو دوڑی چلی آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دھک سے روتی وہ بولی تو آنسوؤں ٹوٹ کر

نور العین کی آنکھوں سے گرا۔۔۔۔۔

تو کیا کرتی ہاں پھر سے تمہاری وجہ سے تاپا والوں کو موت کے منہ میں پھینک دیں "۔۔۔۔۔ وہ چلائی۔۔۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں مر رہا کوئی میری وجہ سے سمجھی جاؤ اب میرے روم سے"۔۔۔۔۔۔ ہاتھ سے پکڑ کر اسنے پرے کیا اسے"

۔۔۔۔

نور العین نے اسکے ہاتھ کی کپکپاہٹ اور سرخ چہرہ دیکھا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو حور سچ سچ بتاؤ ورنہ میں جا کر برہان کو بتائوں گی کہ سیر وہ ریسٹورنٹ تمہارے نام کر رہا کوئی وجہ تو ہوگی" اسکی"۔۔۔۔۔۔ نور العین کے لفظوں نے حور کے جسم سے بچی کچی جان بھی نکال دی ہاتھ پھسل کر نیچے گرا اور وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

کچھ ہوا ہے حور کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے"۔۔۔۔۔۔؟ اس بار اسکی پیلی پڑتی رنگت کو دیکھ کر وہ نرم پڑ گئی۔۔۔۔۔۔"

نن۔۔ نہیں کچھ نہیں چھپا رہی تم جاؤ بس۔"۔۔۔۔۔۔ وہ ہدایتی انداز میں بولی نور حیران رہ گئی اسکی حالت پر"

Urdu Novel Book

تو ٹھیک ہے اب جب مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو مرو پر کفن دفن کیلئے ہمیں بھی مت بلانا"۔۔۔۔۔۔ غصے سے کہتی وہ" جانے لگی تبھی پیچھے وہ بولی

ہاں اور تم ہی چاہتی تھی کہ مروں تو اب خوش رہنا"۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر تکیے میں منہ دے کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔"

نور العین اسکی پیٹھ کو دیکھتی رہی جب دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بی"۔۔۔۔۔۔ دروازے پر موجود نرگھس بی کو دیکھ کر نور نے آنسو صاف کرتے بولی۔۔۔۔۔۔"

بیٹا لالو نج میں کچھ لوگ بیٹھے ہیں جو حور العین کو بلارہے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ پریشان سی نرگھس بی بولی۔۔۔۔۔۔"

نور اور حور دونوں چونک گئی۔۔۔۔۔۔

کون ہیں بی"۔۔۔۔۔۔؟ حور العین تو کچھ بول ناپائی التبہ بغیر ڈرے نور نے ہمت پیدا کرتے پوچھا۔۔۔۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیٹا ایک تو وکیل ہے جس کے ہاتھ میں کچھ پیپرز بھی ہیں باقی دوپتا نہیں کون ہیں "۔۔۔۔؟ اسکے بتانے پر نور نے سر ہلایا۔۔۔۔

چلو میڈم آگیا موت کا بلاوا "۔۔۔۔۔! نور نے غصے سے لفظ چبا کر کہا

تو حور العین آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

السلام علیکم "ڈرائنگ روم میں داخل ہو کر بولیں تو ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔"

جی کہیے کیا کام ہے حور العین جمال سے "۔۔۔۔۔نور نے حور کے کہنے سے پہلے پوچھا۔۔۔۔۔"

یہ کچھ پیپرز ہیں جن پر مس حور العین کے سائن چاہیے "۔۔۔۔۔وکیل نے ایک فائل سامنے کی جس پر حور العین کے سائن چاہیے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہے اس میں اور میری بہن کیوں سائن کرے "۔۔۔۔۔فائل اٹھاتے نور نے کہا۔۔۔۔۔"

مس اس پیپرز میں لکھا ہے کہ مس حور العین نے سعیر عالم سے جو ریسٹورنٹ لیا ہے اسکے انہیں تین کروڑ دینے پڑیں گے ابھی اور اگر پیسے نہیں دے سکتی تو ان میرج پیپرز پر سائن کرنے ہونگے اور یہ تب تک انکے ساتھ رہیں گی جب تک تین کروڑ دے نہیں سکتی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لفظ تھے یا ہم وہاں موجود تینوں نفوس سکتے میں آگئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے کیا بکواس کر رہے ہو، ان کے ماں باپ نہیں ہے تو کیا ہوا، ہمارے ہوتے ہوئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا سمجھے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔نرگھس بی غیض و غضب سے بولی۔۔۔۔۔

میں ابھی اپنے کزن کو کال کرتی ہوں وہ آکر پوچھے گا آپ لوگوں سے "۔۔۔۔۔نور اٹھ کر جانے لگی کہ۔ اس سے پہلے ہی وکیل کے پاس بیٹھا آدمی پیٹھ سے گن نکال کر اسکے سامنے تان کر اسے بیٹھنے کا بولا۔۔۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو ورنہ کال کرنے کیلئے ہاتھ نہیں رہیں گے۔۔۔۔۔"

گھٹیا انسان میں اپنی بہن کو اس حیوان کے حوالے نہیں کرنے دوں گی ماردوں کے سب کو سمجھے "۔۔۔۔۔ وہ چیخ

کر اس پر جھپیٹتی کہ اس آدمی نے اسے صوفے پر دھکا دیا۔۔۔۔۔

"نور۔۔۔۔۔ حورا لعین گھر اُسکی جانب لپکی۔۔۔۔۔"

چپ کر کے بیٹھو لڑکیوں ورنہ یہاں پر کوئی زندہ نہیں رہے گا" گن منہ پر رکھ کر اسنے چپ ہونے کا اشارہ کیا "

دیکھا میں تمہیں کہا تھا بتاؤ بتاؤ اب دیکھو"۔۔۔۔۔ اس کے آنسو صاف کرتی نور نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

حورا تین سالوں بعد اپنی بہن کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔

اس صورتحال سے وکیل بھی گھبرایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو بھائی معاف کر دو کوئی ریستورنٹ نہیں چاہیے ہمیں معاف کر دو بچیوں کو کیا بگاڑا ہے انہوں نے آپ سب کا "----- روتی ہوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر نر گھس نی بولی۔۔۔۔۔"

چپ کر کے بیٹھ بوڑھیا کچھ نہیں ہو رہا تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اسنے حورالعین کے اندھے ہونے کی " طرف اشارہ کرتے۔۔۔۔۔ دوسرے آدمی نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

ابے بکواس بند کر آنے دے اس سیر عالم کو دیکھتی ہوں کیسے میری بہن سے شادی کرتا ہے۔۔۔۔۔ "ہمیشہ سے" روتی نفرت نفرت کی پکار کرتی نور العین کا دل پھٹ رہا تھا جب اپنی بہن کا سوچتی۔۔۔۔۔

نور کے لفظوں پر وہ آدمی غصے سے آنکھیں لال لیے اسکی جانب لپکتا کہ دروازے پر بیل بجی تو ان میں سے ایک نکل کر

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے لگتا ہے دادیا برہان آیا ہو گا۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھی حورالعین کو دلاسہ دینے کیلئے وہ بولی۔۔۔۔۔"

نوریہ ریسٹورنٹ ہمیں لینا ہی ہو گا تم آگے لوگوں کو نہیں جانتی جو آستینوں کے سانپ ہیں۔۔۔۔۔ کافی دیر بعد"

حورالعین نے لب کشائی کی تو نور صرف دیکھتے رہ گئی۔۔۔۔۔

اور تم اندھی ہو کر آستینوں کے سانپ دیکھ گئی۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ جھٹکتی وہ چلائی۔۔۔۔۔"

مولوی آگیا ہے اور ساتھ سعیر عالم بھی۔۔۔۔۔ وہ آدمی جو دروازہ کھولنے گیا تھا اس نے آکر اطلاع دی۔۔۔۔۔"

اور نور نے حورالعین کے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

تایا ابو آپ۔۔۔۔۔ مولوی کے ساتھ اندر داخل ہوتے کمال صاحب کو دیکھ کر نورالعین نے بے یقینی سے پکارا پر"

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔۔

چلیے مس حورالعین آپ اس ریسٹورنٹ کے پیپر ز سائن کریں۔۔۔۔۔ وکیل نے اپنی جان بچانے کے واسطے"

یہاں سے جلدی نکلنے کیلئے پیپر ز سامنے کیے۔۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ نہیں کرے گی یہ پیپر ز سائن سمجھے رکھیں یہ ریسٹورنٹ آپ۔۔۔۔۔ پیپر ز کو ٹیبل سے اٹھا کر اس نے"

زمین پر پھینکے وہ ایک زخمی شیرنی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

زرگھس بی بی سے منہ پر دوپٹہ رکھ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے اتنے لمبے ہاتھ نہیں تھے کہ وہ تین کروڑ دے کر

اسے بچائے وہ تو خود انکے در پر پڑی۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔

نور کے پھینکے گئے پیپر ز اندر داخل ہونے والے شخص کے پاؤں پر گرے۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر سب خاموش ہو گئے البتہ حورالعین سسکتی آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سعیر نے جھک کر ان پیپر ز کو اٹھایا اور ان پر نظریں گھمائی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

نور تم چپ ہو جائو آگے ایک لفظ بولا تو گلابادوں گا"-----سعیر سے پہلے کمال صاحب سرخ آنکھوں سے "غرائے نور کی بے یقینی سے پھیل گئی-----

تایا ابو یہ کیا کہہ رہے ہیں یہ حور سے زبردستی شادی کر رہا ہے آپکے بھائی کی بیٹی سے"-----وہ حیرانی سے بولی "-----

ارے بھی مر گیا ہے میرا بھائی ختم کرو اس کا قصہ"-----غصے سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وہ دھاڑا "-----

پر-----"وہ ابھی کچھ بولتی کہ کمال صاحب نے کھینچ کر اسے تھپڑ مارا-----"

بند کر لو اپنی بکواس اور جو ریسٹورنٹ دے رہا ہے لو اسے"-----اسنے غصے سے انگلی اٹھا کر وارننگ دیتے کہا "-----

تایا ابو پلیز"-----حور نے تھپڑ کی آواز پر گرتی نور کو سہارا دیا-----"

دیکھو لڑکی تمہاری بہن نے سودا کیا ہے اور سودے کا مطلب ہے یا مال دو یا جان"-----سعیر نے سپر زلیکر "-----

حور العین کے پاس بیٹھا اور ریلیکس انداز میں بولا حور آہستہ سے کھسک کر دور ہوئی-----

مولوی اور وکیل دونوں اس صورتحال سے خوف سے چپ کھڑے تھے انہیں کیا پتا تھا ایسا ہو گا۔۔۔

ٹھیک ہے ہم آپکو پیسے دے دیں گے، میری بہن کا پیچھا چھوڑ دو"-----نور نے بولا تو سب نے حیرت سے نور کو "دیکھا-----

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"-----ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اسنے سگریٹ سلگایا-----"

تایا ابو آپ دے دینا ہم آپکو سارے پیسے لوٹا دیں گے پلیز چاہیے اسکے بدلے آپ یہ گھر بھی لیجیے گا "نور العین نے منتیں "کر کے کمال صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑے-----

مم۔۔۔ میں کہاں سے لائوں پیسے لڑکی پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔؟ وہ ایک دم بھڑک اٹھا۔۔۔۔۔"

بس کردو نور ختم کرو یہ سب "۔۔۔۔" یہ سب مینے کیا ہے تو میں ختم بھی کروں گی، مجھے منظور ہے آپ سے نکاح کرنا "۔۔۔۔۔۔ کب سے سب کچھ سنتی حور العین چیخ اٹھی۔۔۔۔۔

سعی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

بدلے میں نور العین کچھ کہتی کہ سعیر نے غصے سے اسے دیکھا وہ منہ کھولتے کھولتے چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

* * *

کچھ ہی دیر میں سرخ دوپٹے میں موجود حور العین نے پہلے وکیل کے دئے گئے پیپرز پر سائن کیے۔۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔۔

کیا آپکو سعیر عالم کے ساتھ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔؟ دوسری بار پوچھا گیا۔۔۔۔۔"

مولوی صاحب کے دو بار پوچھنے پر حوصلے کیلئے حور نے نور اور زر گھس بی کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہا پر وہ کسی کو ناپا کر وہ دل شکستہ ہو کر بولی۔۔۔۔۔

قبول ہے "_____"

مولوی صاحب کے تین بار پوچھنے پر بھی اسنے یہی کہا جب سائن کیلئے پیپرز سامنے رکھے تو سعی نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر نکاح نامے پر سائن کروائے بے بسی سے حور کچھ کر بھی ناسکی۔۔۔

سائن ہونے کے بعد خاموشی کے عالم میں سب نے انہیں مبارکباد دی۔۔۔۔۔

روتی پھڑپھڑاتی نورالعین اور زرگھسلی کے دونوں ہاتھ منہ بندھے ہوئے تھے کہ وہ چوں بھی کر نہیں سکتی تھی

نور نے آنکھیں میچلیں اور نرگھس بی کا دل چاہا اس کا منہ نوچ لے۔۔۔۔۔

جائو عارب کمال صاحب کو استاد یکھادو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وکیل سے بات کرتے سعیر نے کمال کے پوچھنے پر پاس "کھڑے اپنے آدمی کو اشارہ دیا۔۔۔۔۔"

چلو"-----عرب نے اسکے گلے میں بازو ڈال کر باہر کھینچا۔۔۔۔۔"

دیکھو کمال صاحب ہم بات اور کام صاف کرتے ہیں اور اب تمہیں بتا رہا ہوں یہ بات آپ کے منہ سے باہر نکلی تو اس سے "پہلے اپنے جوان بیٹے کا سوچ لینا کہیں اسکی گردن نا آپکو ہاتھوں میں ہو"-----کندھا تھپتھپاتے کہا۔۔۔۔۔

آپ لوگ فکرنا کریں یہ شادی تو سب کی رضامندی سے ہوئی ہے کوئی کچھ نہیں کہے گا بے فکر رہیں سیر"

صاحب"----- کمال صاحب کو یہ اسلام آباد سے کراچی آتے ہی کڈنیپ کر کے یہاں لائے تھے اور اچھی سمجھا بھی دیا تھا۔-----

وہ کسی چیز کی فکر کرتا تو ابھی یہ سب ناہور ہوتا۔۔۔۔۔ عارب نے ہنس کر کہا۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے چلیے آپ کو اجازت ہے "دروازے کی طرف دھکادیتے بولا تو کمال صاحب وہاں سے کلمہ پڑھ کر نکل آیا
 ---- بغیر پیچھے انکی سوچے ----

اب تم لوگ جائو میں کچھ دیر بعد آجائوں گا۔۔۔۔۔ اسنے عارب اور اسکے آدمی کو کہا تو وہ سر ہلا کر نر گھس بی اور "نور العین کے ہاتھ منہ کھول کرو ہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔"

اچھا نہیں کیا تم نے سیر عالم اسکا تمہیں حساب دینا پڑیگا۔۔۔۔۔۔ نور چیختی بولی اور وہاں سے نکل کر اپنے روم میں " بند ہو گئی۔۔۔۔۔

فہرست کے تحت مناسبات بطور جدول

آپ جانیں میں اسے لیکر جاتا ہوں روم میں "----- سحیر نے نرگھس بی سے کہا تو وہ اسکا منہ دیکھنے لگی یہ سنتی حور"
بھی گھبرا گئی-----

نن۔۔ نہیں بی م۔۔ مجھے اسکے ساتھ نہیں جانا۔۔۔۔۔" وہ خوف سے کہتی نر گھس بی کے ہاتھ پکڑ کر منت کرتے " بولی۔۔۔۔۔

میں نے کہا نا آپ جائیں "----- سعیر نے اس بار روپ سے کہا۔۔۔۔۔"

اللہ تمہیں خوش رکھے میری بچی"۔۔۔۔۔ ہاتھ چھڑوا کر نرگس بی روتی اسکے سر پر بوسہ دیکر چلی۔۔۔۔۔ اور پیچھے " روتی عالم کی وحشت سے وہ نور اور نرگس بی کو بلانے لگی۔۔۔۔۔

اٹھو"۔۔۔۔۔ صوفے سے اٹھ کر سعیر نے اسے اٹھنے کیلئے کہا۔۔۔۔۔"

مم۔۔۔ میں نہیں آؤں گی تمہارے ساتھ، پلیز مجھے معاف کر دو "اسکی مضبوط پکڑ سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی"

وہ صوفے پر دوڑ کھسک گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو میں نے اچھی طریقے سے تم سے نکاح کیا ہے تمہارے اپنوں کی موجودگی میں، اگر اسکے بدلے میں تمہیں اٹھوا لیتا تو" کیا تمہیں اچھا لگتا"-----

چہرے پر چیکے بالوں کو انگلی کی مدد سے پیچھے کرتے نرمی سے سمجھایا اسکے ایسا کرنے پر حورا العین چہرا جھٹکنے لگی۔۔۔۔

مَم_____منے رات_____"

شش۔۔۔ آنوروم میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے ہلتے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کراتے کہا۔۔۔"

م۔۔۔ مجھے نہیں جانا تا تمہارے ساتھ "۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ جھٹکتی وہ چلائی۔۔۔۔۔"

اسکے ڈرنے پر سعیر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اور آہستہ سے اسکے چہرے پر جھک آیا۔۔۔ خوف سے مسلسل روتی حور العین اپنے چہرے پر سانسوں کی تپش سے گھبرا گئی۔۔۔۔۔

چھ۔۔ چھوڑ دو مجھے پلینز "۔۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑاتی۔۔"

بے شک تین کڑو دے کر خود کو چھڑوا لینا"۔۔۔۔۔ اسکی پھڑکتی آنکھوں پر انگلی رکھ کر اسنے مدہم۔ لہجے میں کہا "

حورالعین نے سختی سے اپنی آنکھیں میچلیں۔۔۔۔۔

دور رہو میری بہن سے حیوان کہیں کے، کہیں نہیں جائی گی میری بہن "----- صوفی کی بیک پر رکھے سعیر "

کے ہاتھ کو وہاں سے ہٹاتی نور العین دھاڑی-----

سعی رچ میں اسکی مداخلت اور جرات یر غصے سے مڑا۔۔۔۔۔

اور گلے سے پکڑ کر اسے صوفیہ سے لگا پاکہ نور کی وحشت سے آنکھیں ابل پڑیں۔۔۔۔۔

[illegible]

تو وہ اپنا گلا مسلتی لمے لمے سانس لیتی کھانسنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی میں جا رہا ہوں پر رات کو جب آنکوں کا تو مجھے اپنی بیوی رخصتی کیلئے تیار چاہیے۔۔۔۔۔ انگلی سے وارن کرتے " ٹیبل پر پڑے نکاح کے پیپر اور ایگریمنٹ اٹھا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

تو نور العین پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مر جاؤ تم کہیں سعیر عالم "کھانستے وہ پیچھے سے چیخی"

اسنے تہمیں کچھ کہا تو نہیں ناحور۔۔۔۔۔ اپنی سانس بحال کرنے کے بعد صوفے پر پڑی حور کو سے پوچھا پر جواب "

ندارد۔۔۔۔۔

حور۔۔۔۔۔ گھبرا کر وہ اسکے پاس آئی "حور العین"۔۔۔۔۔ اور بار بار پکارنے پر بھی اسنے آنکھیں نہیں کھولیں "

۔۔۔۔۔

بی۔۔۔۔۔ بی۔۔۔۔۔ دیکھیے ناحور کو کیا ہو گیا ہے، وہ آنکھیں نہیں کھول رہی "۔۔۔۔۔ خوف سے نور کے ہاتھ پاؤں "

پھول گئے اور وہ چیخ چیخ کر زگھس بی کو بلانے لگی۔۔۔۔۔

جو اپنے کمرے میں جائے نماز پر بیٹھی اللہ سے دعائیں مانگ رہی تھی ان دونوں یتیم بہنوں کی بھلائی کی۔۔۔۔۔

نور کے چیخنے پر منہ پر ہاتھ پھیرتی جلدی سے باہر آئی اور اسے اٹھا کر روم میں بیڈ پر ڈالا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ میں داد کو کال کرتی ہوں "۔۔۔۔۔ چہرہ صاف کرتی وہ اپنی بکھری حالت بھول کر ڈائینگ ٹیبل پر رکھے "

اپنے بیگ کو اٹھانے کیلئے بھاگی۔۔۔۔۔

اور تب تک روتی زگھس بی حور العین پر سورتیں پڑھتی پھونک مارنے لگی۔۔۔۔۔

کسے پتا تھا اسکی اتنی سی غلطی یہ رنگ لائے گی کیا کیا تھا اسنے صرف ایک مدد مانگی تھی اور سعیر عالم کو جیسے موقع مل گیا

اسے اپنا بنانے کا۔۔۔۔۔

اسکی مدد مانگنے کو ابھی ایک دن بھی نہیں گذرا تھا سب کچھ بدل گیا تھا ایک بار پھر۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

نور کے کال کر کے داد کو ڈاکٹر کو ساتھ لانے کا کہا تو اسکی بھاری آواز پر داد پریشان ہو گیا۔۔۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ ڈاکٹر کے ساتھ وہاں پہنچا تو نرگس بی اور نور کی بکھری حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔۔۔۔

اسکے سوال کرنے پر نور کہا کے بعد میں بتائے گی تو اس وقت تینوں حوراللعین کے روم میں تھے۔۔۔۔۔

میں آپ لوگوں کو پہلے ہی کہا تھا کہ انہیں اسٹریس فری رکھیں، کسی حادثے یا بات کا ان کے دماغ پر کافی برا اثر پڑا ہے "

جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں "۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے کہنے پر نور نے اپنے لب کاٹے۔۔۔۔۔

اب یہ ذہنی دباؤ ہمیشہ ہی سہنا پڑیگا۔۔۔۔۔ نور کے کہنے پر داد نے الجھ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

مطلب کیوں سہنا پڑیگا نور اور یہ ہو کیا رہا ہے "۔۔۔۔۔؟"

داد تم پہلے ڈاکٹر کو روانہ کر کے آؤ پھر تمہیں سب بتاتی ہوں۔ "۔۔۔۔۔ حور کے پاس بیٹھ کر نوراللعین بولی تو داد ایک "

نظر سب پر ڈال کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ سب ہو کیا رہا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا "۔۔۔۔۔ واپس آ کر اسنے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔

مت پوچھو بیٹا کونسی قیامت اس بچی پر سے گذر چکی ہے "۔۔۔۔۔ حور کے سر پر ہاتھ پھیرتے نرگس بی بولی "

۔۔۔۔۔

مطلب "۔۔۔۔۔ وہ پاس آ کر بولا۔۔۔۔۔ تو نور نے اسے ساری حقیقت بتائی کہ کیسے سعیر نے ریسٹورنٹ حاصل کیا "

اور پھر کیسے حور کو بلیک میل کر کے اس سے نکاح کر لیا۔۔۔۔۔

یہاں تک تایا ابونے بھی ہمارا ساتھ نہیں دیا اور نکاح میں گواہ بن گئے پھر ہمیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے "

"۔۔۔۔۔ ہاتھوں میں منہ چھپا کر روتی نوراللعین داد کو سب بتانے لگی اور داد سکتے میں آ گیا تھا۔۔۔۔۔

تاکہ کسی نہ کسی نے اسے نہ ہند "۔۔۔۔۔ ٹیٹو کے مکتبہ کے مالک نے کہا "

بیٹا کیا بتاتے وہ لوگ ہم پر بند و قیں تان کر کھڑے ہو گئے اور نکاح کے وقت ہمیں باندھ لیا۔۔۔۔۔۔ دوپٹے سے " آ نکھیں صاف کرتی نر گھس بی بولی۔۔۔

وہ پسرز کہاں ہیں"۔۔۔۔۔داد کا بس نہیں چل رہا تھا جا کر اس سعیر عالم کا کیا کر دے۔۔۔۔۔"

نکاح کے وہ سعیر لے گیا اور ریسٹورنٹ کے باہر پڑے ہیں میں لیکر آتی ہوں"۔۔۔۔۔نور بتاتی وہاں سے اٹھ کر

چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد فائل میں موجود پیپرز لیکر واپس آئی اور داد کے سامنے رکھے۔۔۔۔۔
اسنے ایک نظر نور کو دیکھ کر پڑھنے شروع کیے۔۔۔۔۔

یہ تو حورالعین کے نام پر ہے ریسٹورنٹ اور یہ ایگے یمنٹ اس میں لکھا ہے کہ تین کروڑ دینے کے بعد پھر حورا س نکاح " سے آزاد ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔۔۔۔۔ داد شک کی حالت میں پڑھتے بولا۔۔۔۔۔

ہاں داد پلیز کچھ کرو تم تیا ابو کو کہو نادے دیں یہ پیسے ہم آہستہ آہستہ لوٹا دیں گے۔۔۔۔۔۔ نور نے اسے منتیں کی"

تم جان گئی ہو ابو کو پھر مجھ سے کیا مد مانگ رہی ہو نور جب وہ تم لوگوں کو موت کے منہ میں چھوڑ کر چلا گیا تو اب کیا " خاک مدد کرے گا جب نکاح بھی ہو گیا۔----- پیپر میز پر پھینکتے وہ غصے سے غرایا کہ پہلی بار نور اسے غصے میں دیکھتی حیران رہ گئی۔-----

کیونکہ اسکی کالی شیشے جیسی آنکھوں میں لالی چھاسی گئی تھی اور سپید رنگت میں سرخیاں۔۔۔۔۔

میں بھائی کو کال کرتا ہوں ہو سکتا ہے وہ کچھ کرے۔۔۔۔۔ موبائل جیب سے نکال کر داذنے کال کی پر دوسری

طرف کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

کاف، ط، مر، ک، ز، ک، ه، ک، ز، انس، ط

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

تمنے کہا تھا ابھی ایگریمنٹ پر حور نے سائن کیے ہیں تو پھر یہ ایگریمنٹ کی کاپی کیوں "-----؟ داد نے پیپر کی کاپی دیکھ کر پوچھا۔-----

سائن کے بعد اسکے ساتھ آئے دو آدمیوں سے ایک کاپی کروا کے لایا اور وہ ہمیں دیکر اصلی خود لے گیا "-----

نور کے بتانے پر داد نے ماتھا مسلہ۔-----

رات کے سائے گہرے ہونے لگے تھے ناحور کو ہوش آ رہا تھا نا ہی برہان کال اٹھا رہا تھا۔-----
داد نے اپنے باپ سے بات کی تو اس نے سختی سے اسے وہ وہاں رہنے سے منا کیا اور واپس آنے کا کہا پر پھر بھی داد وہاں موجود تھا۔-----

Urdu Novel Book *-----*

برہان اس وقت جنگل کے قریب ایک گھر کے باہر موجود تھا اور یہ گھر آبادی سے دور تقریباً جنگل کے پاس ہی تھا۔-----

کل ہی اس نے آئی جی سے میٹنگ کے دوران یہ کیس لیا تھا کہ کراچی سے بیسٹ کی وحشت ختم کر کے اسے دنیا کے سامنے لا کر سخت سزا دلوائے گا اور وہ کامیاب بھی گیا تھا آئی جی کی طرف اسے پر میشن مل گئی تھی۔-----

اور اس سلسلے میں وہ آفس میں جب بیٹھا تھا تو کال آئی کہ یہاں اسے بیسٹ کے خلاف کچھ ثبوت ملیں گے۔-----
اور وہ وہاں سے نکلتا تب سے اب تک یہاں آس پاس گھر کے اندر باہر تلاشی لے چکا تھا پر یہاں اسے کچھ نہ ملا۔-----
اور اب وہ تھک ہار کر گاڑی میں بیٹھا تھا کہ مسلسل آتی داد کی کال اوکے کر کے کان سے لگائی۔-----

ہاں بولو داد "-----؟ گاڑی اسٹارٹ کرتے پوچھا۔-----"

بھائی آج جلدی سے حال انکسار کے انوسر آج انکسار "-----" برہان نے داد کی آواز سنی۔-----

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

کیوں کیا ہوا خیریت "----؟"

کچھ ٹھیک نہیں ہے آپ بس آجائیں "-----"

اچھا ٹھیک ہے آ رہا ہوں کچھ دیر ہو جائے گی میں شہر سے دور ہوں "-----" برہان نے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کی اور "گاڑی کی سپیڈ بڑھالی-----"

وہ ڈر رہا تھا کہیں حورالعین کی طبیعت بگڑ تو نہیں گئی-----

پہلے بھی کئی بار وہ موت کے منہ سے واپس لوٹی تھی-----

رات کے اندھیرے میں سعیر کی گاڑی گلی کے باہر کی اور اس میں سے خود نکل کر گرے تھری پیس سوٹ میں لمبا چوڑا وہ گلی میں داخل ہوا-----

کلائی میں بندھی وایچ میں ٹائم دیکھتے اسنے پیل بجائی-----

کچھ ہی دیر میں داد نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی سعیر موجود تھا-----

تم "-----" یہاں کس لیے آئے ہو "-----" غصے سے اسنے پوچھا-----

ہاں میں اور اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں اب تم اسے بلاؤ گے یا میں خود اندر آ کر لے جاؤں "-----؟ نارمل سے انداز میں کہتے اسنے پوچھا-----

بکواس بند کرو یہاں کوئی تمہاری بیوی نہیں "-----" داد نے کہہ کر دروازہ بند کرنا چاہا تو سعیر نے بیچ میں ہاتھ ڈال کر روک لیا اور داد کو دھکادے کر اندر داخل ہو گیا-----

میں یہاں کوئی شور ہنگامہ کرنے نہیں آیا داد علوی اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں تو لیجانے دو ورنہ لیجانا مجھے آتا ہے"

-----ٹھنڈے ٹھمار لہجے میں کہتے اسنے آگے جانا چاہا تو داد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آگے جانے سے روک لیا۔-----

یہ تمہاری بھول ہے سعیر عالم "----- اسے پیچھے کی جانب دھکادیتے وہ طنزیہ ہنسا۔۔۔۔۔"

سعیر نے اپنی نظریں اسکے ہاتھ پر ڈالیں۔۔۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے ہاتھ مروڑ کے پیچھے سے لگایا کہ داد کی چیخ نکل گئی

~~~~~

سعیر عالم اپنی رکاوٹ کو پائوں تلے کچل دیتا ہے تم لوگ اسلئے زندہ ہو کیونکہ میں چاہتا ہوں زندہ رہو"۔۔۔۔۔ "قہر" برساتی نظروں سے بند دروازہ کیے نہ گھس بی اور نور کو دیکھتے اسنے کہا اور داد کو زور سے زمین پر پٹکا تو وہ منہ بل گرا جس سے انکے ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔

داد۔۔۔۔۔"نور کوناک منہ سے خون آتے دیکھ کر بھاگ کر پاس آئی۔۔۔۔۔"

داد تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ روتے اسنے پوچھا۔۔۔ ان دونوں کے سینے دیکھ کر مسکراتا سعیر حور کے روم کی طرف"

بڑھا۔۔۔۔۔

نرگھس بی روتے ہوئے دور ہٹ گئی۔۔۔۔۔  
خوش رہے گی یقین رکھیں "۔۔۔۔۔ ایک نظر نرگھس بی پر ڈال کر وہ بولا اور اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔"  
نیچے بیٹھی نور صرف روتی دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

پر پل کمر کے سوٹ میں وہ نیند کی گہرا یوں میں پڑی تھی۔۔۔۔

سعیر نے ایک نظر اسکے خوبصورت چہرے پر ڈال کر پاس پڑے ریسٹورنٹ کے پیپر اٹھائے اور امیگریمنٹ کے پیپر برہان کیلئے چھوڑ کر حور العین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور روم سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں سے گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی تو نور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔۔

پولیس کی گاڑی میں آتے برہان کی نظروہاں سے جاتی سعیر کی گاڑی کو حیرت سے دیکھا اور گلی کے سامنے گاڑی روک کر اندر بھاگا یہاں کھلے دروازے کے اندر کے منظر کو دیکھتے وہ وہیں ساکت رہ گیا

نور کیا ہوا داد کو"۔۔۔۔۔؟ برہان اندر داخل ہو کر جلد سے ناک منہ صاف کرتے داد کے پاس آیا۔۔۔۔۔"

کچھ نہیں بھائی گر گیا۔۔۔۔۔ نور نے جواب نہیں دیا تو اسے دیکھتے دادنے بتایا۔۔۔۔۔"

اٹھو یہاں سے اور یہ سحیر عالم کیوں آیا تھا یہاں "۔۔۔۔۔ اسے سہارا دے کر اٹھیا اور سحیر کا پوچھا۔۔۔۔۔"

اسکے پوچھنے پر نور العین مسکرا دی تو برہان نے نا سمجھی سے دیکھا انکے روئے چہرے بکھری حالت کچھ برا ہونے کا بتا رہی تھی۔۔۔

نور العین حور کہاں ہے۔۔۔۔۔" وہ خاموش کھڑی نور کے پاس آیا اور یہاں وہاں دیکھا۔۔۔۔۔"

ہم سے کیوں پوچھ رہے ہو جا کر اپنے باپ سے پوچھو جس نے بتایا ہونے کا حق ادا کیا ہے۔۔۔۔۔۔ تلخ لہجے میں کہتی وہ۔

بغیر ایک منٹ ر کے جا کر اپنے روم میں چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔۔۔

برہان نے حیرت سے داد کی طرف دیکھا جس نے اپنا چہرہ اچھکا لیا۔۔۔

یہ کہنا کیا چاہتی ہے اور کیا ہو رہا ہے یہاں "۔۔۔؟ کچھ بھی نا سمجھتے وہ غصے سے بولتا حور العین کے روم کی طرف چلا گیا"

\_\_\_\_\_

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور۔۔۔۔۔ حور العین۔۔۔۔۔؟ روم میں حور کو ناپا کر وہ اسے پکارنے لگا پر جواب نہ ارد۔۔۔۔۔"   
 البتہ میز پر رکھے پیپر ز کو جا کر اٹھا اور پڑھنے لگا۔۔۔۔۔ اور وہ جیسے جیسے پڑھتا گیا اس کا چہرہ اور آنکھیں لہورنگ ہو گئی

-----

یہ کیا بکواس ہے اب کوئی بتائے گا مجھے"۔۔۔۔۔؟ وہ جا کر داد کے سر پر کھڑا ہوا دھاڑا۔۔۔۔۔"   
 داد نے اسکی لہورنگ ہوتی رنگت کو دیکھا اور آنکھوں میں اہلئے سوال کو۔۔۔۔۔   
 یہ سچ ہے اور سعیر نے سچ میں حور العین سے نکاح کر لیا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ داد کی تصدیق نے برہان کے جسم کو شعلوں کے "   
 نذر کر دیا۔۔۔۔۔

شاک میں ایگریمنٹ پیپر ز برہان کے ہاتھ سے نیچے گرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔   
 اور تمنے کیا کیا ہاں۔۔۔۔۔ مار کھا کر نیچے پڑے تھے"۔۔۔۔۔ اپنے گھومتے دماغ سے اسنے داد کو گلے سے پکڑ کر منہ پر "   
 زور دار تھپڑ مارا اور دھاڑ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا کرتا جب وہ نکاح کر چکا تھا میں کیسے روکتا اسے جب ابونے خود اسکا نکاح سعیر عالم سے کروالیا ایک اندھی لڑکی کا "   
 بوجھ جو اتارنا تھا سر سے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے کالر کو جھرک کر اسکے ہاتھوں سے آزاد کراتے وہ غصے سے تیز آواز میں   
 . بولا کہ برہان حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور آپ۔۔۔!! آپ تو شام کو آنے والے تھے نا اسے لینے تو پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ "   
 اسے یہیں چھوڑ کر اپنے کام کو اہمیت دیتے چلے گئے پھر مجھ سے کیا امید رکھ رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ داد نے کبھی اسکے   
 سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کی پر آج اسنے سارے لحاظ بھول کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

برہان اپنے باپ ماں اتنا لالچی دیکھ کر شاک میں تھا اور اپنی غلطی نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی خاموشی دیکھ کر داد کو احساس ہوا وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔۔۔ اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ نور العین کی آواز پر خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا تماشا نکلوا ب یہاں سے "----- برہان کے پانوں میں پڑے پیپر ز کو اٹھائے وہ ایک الگ ہی نور العین " لگ رہی تھی-----

کیا کہہ رہی ہو نور کونسا تماشا"۔۔۔۔۔؟ داد حیرت سے اسے دیکھ کر بولا۔۔

بند کر سب اپنی اپنی بکواس سمجھے جانتی ہوں ہمارے کتنے خیر خواہ ہیں ایک آیا ہمیں مرنے کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔  
دوسرے آکر اپنے سوگ میں کھڑے ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ داد اور برہان کو نفرت سے دیکھتی دھاڑی۔۔۔

میں کہتی ہوں نکلو یہاں سے ورنہ اس رات کے اندھیرے میں چیچ چیچ کر سب کو اکٹھا کر لوں گی۔۔۔۔۔ کوئی نہیں " ہے ہمارا مر گئے سب۔۔۔ جی لیں گے ہم بہنیں جیسے بھی حالت ہیں گذار لیں گے، پر یاد رکھنا یہاں کبھی تم لوگوں میں سے اپنا بد صورت چہرہ لیے نا آئے "۔۔۔۔۔ انگلی سے دادا اور برہان کو وارن کرتے انہیں وہاں سے دھکے دے کر نکالنے لگی۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو نور کیسے رہو گی یہاں اکیلی"۔۔۔۔۔؟ داد نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔۔۔"

ہاہاہاہاہت اچھی بات کہی داد علوی کیسے رہوں گی میں یہاں اکیلی"۔۔۔۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ مارتے وہ تھتھہ لگاتی "بولی۔۔۔۔۔

"تو کیا ملا اپنوں کے ساتھ سے کیا دیا انہوں نے۔۔۔۔! ماں دیا ہم بہنوں کو خود پکڑ کر آگ کے نذر کردیا انہوں نے"

---- کس سے کہوں میں کس کو بتائوں کہ کوئی نہیں ہمارا کس سے مدد مانگوں اپنی بہن کی ---- سب یہاں مطلبی ہیں

سب کو اپنے مطلب سے ہے انسان نہیں رہے اس دنیا میں مر گئے جو تھے "----- پھوٹ کر روتی چیختی وہ داد

کو باہر کی طرف دھکا دینے لگی اور وہ مسلسل اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا جو ہڈیا تہی ہو کر اسے نوچنے کے در پر تھی

دفع ہو یہاں سے ورنہ میں خود کو ہی ختم کر لوں گی"----- داد کو باہر دھکا دیکر وہ فروٹ میں لگی چھری کو اٹھا کر "برہان کے سامنے آئی-----

برہان نے ناپسندگی سے اسکے پاگلپن کو دیکھا۔۔۔۔۔

سنا نہیں نکلویہاں سے جا کر بتادینا اپنے اس لالچی باپ کو کہ مر گئے ہم، کوئی نا آئے ہمارے در پر "۔۔۔۔۔ بکھرے"  
بال سرخ سوجی آنکھیں دوپٹے سے لا پر وہ اکیلے پن کے خوف غصے کی شدت سے وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

برہان بغیر کچھ کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا اس کا خود دماغ سن ہو رہا تھا اپنے باپ کے کیسے پر۔۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی پیچھے نور آئی تو دروازے پر ہی داد کھڑا تھا اسنے ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈال کر اسکی پکار التجا کو ان سنی کرتے دروازہ بند کر دیا۔

نور۔۔ نور پلیز بات سنو ہم مل کر کچھ کر لیں گے نور "۔۔۔۔۔ دروازے پر ہاتھ مارتے داد منٹیں کرنے لگا "

دوسری طرف برہان کی خود غرضی اور بہن کی دوری پر دروازے پر سر رکھ کر روتی نور ٹوٹ چکی تھی اپنوں کے بدرنگ دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

چلے جاؤ داد اور کبھی ہمارے راستے میں مت آنا ورنہ میری موت کے ذمیدار تم لوگ ہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔"

بھاری آواز میں کہتی وہ نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اور کافی دیر تک وہیں بیٹھی رہی یہاں تک دوسری طرف خاموشی چھا گئی تو وہ پاگللوں کی طرح ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

بس کرد و میری بچی جن کا کوئی نہیں ہوتا انکا وہ اوپر والا مالک ہوتا ہے دل چھوٹا کر و کچھ نہیں ہو گا حور کو "-----"

روتی نرگھس بی اسے اپنے ساتھ لگا کر چپ کرانے لگی پروہ اور تیز رونے لگی کہ نرگھس بی سے خاموش کروانا مشکل ہو گیا

-----

بی پہلے ماما پاپا اور اب حور العین۔۔۔۔۔ میں کیوں زندہ ہوں بی۔۔۔۔۔ روتے ہوئے اسنے پوچھا کہ بی کوئی"

جواب نادے سکی، اسکے آنکھوں سے خود آنسوؤں رواں ہو گئے۔۔۔۔۔

\*-----\*

گاڑی سعیر عالم کے بنگلے کے سامنے روک کر وہ غصے سے باہر نکل آیا اور گیٹ سے اندر جانے لگا کہ گاڑی اسے روک لیا

-----

کہاں جا رہے ہیں صاحب، سعیر صاحب کی پر میشن کے بغیر کوئی اندر نہیں آ سکتا "-----"

برہان نے راستاروکنے پر غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اور گلے سے پکڑ کر دور پھینکا۔۔۔۔۔

سعیر کے اجازت کی ان کتوں کو ضرورت ہو گی جو اسکے آگے دم مارتے ہوں گے سمجھے "----- اسے دھکا دے کر"

وہ اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔

سعیر۔۔ سعیر عالم باہر نکلو "----- لاؤنج میں داخل ہو کر وہ دھاڑا پیچھے گاڑی نے سعیر کو انفار کیا کہ ایس پی برہان"

کیسے اندر آیا ہے۔۔۔۔۔

بیڈ پر پڑی حور العین پر کمبل ٹھیک کر کے وہ ایک مسکراتی نظر ڈال کر روم سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

ایس پی اس وقت یہاں آنے کا مقصد "----- سیڑھیوں پر قدم بے قدم رکھتے اسنے سامنے پھرے کھڑے"

. برہان سے پوچھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میری کزن کہاں ہے عالم"۔۔۔۔۔؟ غراتے برہان نے پوچھا تو سعیر اسکی حالت پر ہنس پڑا۔۔۔۔۔"

جہاں ہر لڑکی شادی کے بعد ہوتی ہے "اسکے مقابلے آکر کر سرد لہجے میں بولا۔۔۔"

بکواس بند کرو حور العین کو بلاؤ نیچے میں اسے لینے آیا ہوں"۔۔۔۔۔ سعیر کی بات نے اسکے تن بدن میں آگ لگادی۔۔۔۔۔

آواز نیچے ایس پی یہ تمہارا پولیس سٹیشن نہیں عالم کا گھر ہے اور تمہارے لیے ایگریمنٹ کی کاپی چھوڑ دی ہے جا کر اسے پڑھو یا اپنے باپ سے پوچھو اب نکلو بہت ہوا"۔۔۔۔۔ ٹھنڈے لہجے میں کہتے اسے باہر کا راستہ دیکھایا۔۔۔۔۔

بہت بری گیم کھیلی ہے تم نے عالم۔۔۔ دیکھتا ہوں کب تک یہ درندگی چلے گی تمہاری"۔۔۔۔۔ اسکی بھوری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھ کر وہ بولا تو سعیر ایسے ہنسا جیسے کسی نے بچکانہ بات کر دی ہو۔۔۔۔۔ تم جا کر پہلے ثبوت ڈھونڈو ایس پی"۔۔۔۔۔

ثبوت تو آجائیں گے عالم پر یاد رکھنا میری کزن کو زیادہ دیر تم اپنے پاس رکھ نہیں پاؤ گے اور نا ہی مزید یہ کاغذ ٹکے گے"۔۔۔۔۔ اسکی باتوں پر بغیر دھیان دئے سعیر سگریٹ سلگانے لگا۔۔۔۔۔

برہان ایک نظر اوپر روم پر ڈالکر اسے واپس لے جانے کا عہد کرتے وہاں سے چلا گیا تو پیچھے وہ اسکی پشت کو دیکھتا رہا اور کچھ گہرے کش سگریٹ کے لیکر واپس اوپر چلا آیا۔۔۔۔۔

کپڑے چینج کرنے کے بعد وہ دوسری طرف بیڈ پر آکر لیٹ گیا کچھ دیر تو پڑی ہوش حواس سے دور حور کو دیکھتا رہا پھر نظریں جب اسکے سرخ لبوں سے ہوتی نیچے تل پر آئیں تو آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اسکی ٹھوڑی پر موجود تل کو چھوا۔۔۔۔۔ وہ ویسی ہی پڑی رہی۔۔۔۔۔ پر سعیر اسکے چہرے پر معصومیت دیکھ کر اس چھوٹی سی جان پر کیے گئے ظلم کو سوچتے اسکے جسم کا خون آنکھوں میں جمع ہو گیا۔۔۔۔۔



ٹاول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

عین"-----سرد سانس خارج کرتے اسنے پکارا پروہ ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی-----"

آہستہ سے اسکا سر اٹھا کر اپنے سینے پر رکھ دیا اور لائٹ آف کر دی-----

کمرے میں موجود دونوں کی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی-----

\*-----\*

برہان گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی لائونج میں کمال صاحب اور آسیہ بیگم بیٹھی تھیں-----

کہاں تھے اتنی دیر سے برہان ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے"-----اسے دیکھتے ہی آسیہ بیگم اٹھ کر اسکے پاس آئی"

-----تو برہان نے اپنی لہو لہان آنکھوں سے اسے دیکھا-----

اگر آج میں مرجاتا تو کیا کرتے آپ لوگ"-----سپاٹ چہرے سے سرد آواز میں پوچھا-----"

یہ کیسے بات کر رہے ہو برہان کون سا صدمہ لگا ہے تمہیں"-----اسکی حالت کا اندازہ لگاتے کمال صاحب نے"

غصے سے کہا

صدمہ-----! واہ مجھے کیوں لگے گا کمال صاحب صدمہ وہ تو آپ کو لگے گا جب جانے گے کہ جس ریسٹورنٹ کو"

حاصل کرنے کیلئے اتنا کچھ کیا وہ تو واپس اس کے پاس ہی چلا گیا"-----اسکی بات نے کمال صاحب اور آسیہ بیگم

نے ایک دوسرے کو دیکھا-----

کک-- کون سا ریسٹورنٹ برہان اور یہ کیسے بات کر رہے ہو اپنے باپ سے"-----وہ غصے سے دھاڑ پڑا-----"

بس کر دیں اس نالک کو بہت ہو گیا جو کرنا تھا کر لیا آپ دونوں نے اب مجھ سے کوئی سوال یا جواب کے حق دار نہیں"

ہیں آپ دونوں میں مروں یا زندہ رہوں اگر آج کے بعد آپ دونوں میں سے کسی نے پوچھا تو میں بھول جائوں گا کہ

آپ لوگ میرے ماں باپ ہیں"-----وہ کہہ کر رکنا نہیں-----

اگر تم بھول گئے ہو کہ ہم کون ہیں تو یہاں کیا لینے آئے ہو یہ کمال علوی کا گھر ہے ایس پی برہان کا نہیں اور اگر تین " کروڑ چاہتے ہو تو یہ تمہاری بھول ہے کہ یہاں سے کچھ ملے گا"۔۔۔۔۔ طنزیہ لہجے میں پیچھے سے کمال صاحب نے وار کیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں کمال ہمارا بیٹا ہے ہمارے پاس نہیں آئے گا تو کہاں جائے گا۔۔۔۔ حیرت سے دیکھتے آئیہ بیگم " بولی۔۔۔۔

فکرنا کریں میں یہاں رہنے نہیں آیا انشاء اللہ کل صبح آپ میری صورت نہیں دیکھیں گے اس گھر میں، کیا پتا آج پیسے " کی لالچ میں بھائی کی بیٹی کو موت کے منہ میں دیکر آئے کل کو کچھ پیسہ پر مجھے بھی مروانے سے گریز نہیں کریں گے آخر کو بہت سارا پیسے جو ملے گا"۔۔۔۔۔ تلخ لہجے میں کہتے وہ اپنے روم۔ میں چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ دیا آپ نے کہیں وہ سچ میں چلا گیا تو "۔۔۔۔۔ روتے آسید بیگم بولی۔۔۔"

کہیں نہیں جائے گا کچھ دنوں کیلئے عشق کا بھوت رہے گا سر پر پھر خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ناپسندگی سے " کہتے وہ اپنے روم کی طرف روانہ ہو گئے پیچھے روتی آسہ بیگم فکر مندی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

\* \* \*

نازک سے جسم پر رینگتے بچھو نما ہاتھ منہ سے اٹھتی بدبو سرگوشی نما آوازیں اسکا سانس گٹھنے لگا۔۔۔۔۔

کوئی سانپ کی طرح اسکے بالوں میں اپنی سخت انگلیاں پھیر رہا تھا اور اسے پوری طرح اپنے شکنجے میں لیے وہ سرشاری سے ہنس رہا تھا نشے میں مدہوش۔۔۔۔۔

مما۔۔ پاپا۔۔۔ چھوڑ و مجھے چھوڑ و۔۔۔۔۔ ممابچا نو پاپا۔۔۔۔۔ "اور دیو نما وجود کے شکنجے میں وہ نازک سی لڑکی چیختی"  
خود کو چھڑوانے لگی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پاپا م۔۔۔ مجھے بچالو ماما۔۔۔۔۔ "اسکی چیخوں پر خوفناک قہقہہ اسکے کانوں میں گونجنے لگا تو وہ ہاتھ پیر مارتی خود کو" بچانے کی کوشش کرتی اس دیو سے آزادی پانے کیلئے پاگل ہوتی گلا پھاڑ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

پر جیسے جیسے وہ روتی چیختی ویسے ویسے قہقہے مزید بلند ہوتے جاتے۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ ماما۔۔۔ مجھے بچائو پاپا"۔۔۔۔۔ مسلسل مضبوط ہوتے شکنجے میں پھڑپھڑاتے اپنے بند ہوتے سانسوں کے ساتھ " وہ تڑپنے لگی۔۔۔۔۔

جاگنگ سے آئے اپنے لئے جو س بناتے سعیر کے کانوں میں اپنے روم سے آتی چیخیں پڑیں تو اسنے گردن موڑ کر دیکھا اور جو س وہیں چھوڑ کر وہ اوپر بھاگا۔۔۔۔۔

روم میں قدم رکھتے اسکی نظر سامنے بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپتی ہاتھ پاؤں اپنے بچائوں کیلئے مارتی حورالعین پر گئی۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

عین ہوش میں آؤ"۔۔۔۔۔ "دیکھو سب ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھوں کو پکڑا سے جھنجھوڑا پر وہ۔ ہوش میں " ہوتی تو جواب دیتی۔۔۔۔۔

وہ تو خود کو اس دیو کے قید میں پا کر چیخ رہی تھی چلا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے پوری طرح سے بے قابو ہوتے دیکھ کر سعیر نے اسکے نرم سے گال پر زور دار تھپڑ دے مارا کہ وہ ایک دم خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

نو۔۔۔ "ہوش میں آتے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تو سعیر کچھ فاصلے پر ہو گیا۔۔۔۔۔"

نور نہیں سعیر تمہارا شوہر"۔۔۔۔۔ اسکے بھیگے گال پر ہاتھ کی پشت پھیرتے وہ مسکرایا، وہ جو پہلے سے ہی کانپ رہی " تھم تاکہ دم کھک کر دور ہوئی

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

س۔ سیر۔۔۔۔۔ "خوف سے اسکے منہ سے نکلا۔۔۔۔۔"

ہاں سیر عالم۔۔۔۔۔ "سر ہلا کر اسے محبت سے دیکھتے تصدیق کی۔۔۔۔۔"

حور خشک لبوں پر زبان پھیرتی دوسری طرف سے کھسکتی اتر گئی۔۔۔۔۔

اب اگر تعارف ہو گیا ہو تو ناشتہ کریں میں جانتا ہوں تم بھوکی ہو۔۔۔۔۔؟ وہ بھی بیڈ سے کھڑا ہو کر اسے دیکھتا بولا "

۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے جانے دو پلینز۔۔۔۔۔ "آنسو صاف کرتی وہ پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔۔"

اب کہاں جاؤ گی عین میرے پاس آ کر۔۔۔۔۔ وہ قدم اسکی طرف بڑھاتا بولا۔۔۔۔۔"

دیکھو مجھے ریسٹورنٹ نہیں چاہیے مجھے چھوڑ دو میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔ قدموں کی آہٹ پر وہ جیسے " جیسے پیچھے ہو رہی تھی ویسے ہی لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا اب نہیں اور آئندہ جانے کو مت بولنا ورنہ۔۔۔۔۔! ڈرتی ہونا بیسٹ سے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر اسکی نظروں کی ہیر پھیر کو دیکھتے پوچھا انداز ایسا تھا جیسے بچے سے بات کر رہا ہو

۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے سچی میں یہاں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ روتی نفی میں سر ہلاتی بولی جب اسکے کانپتے لبوں پر اسنے " انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر تمہیں اب سچ میں میرے ساتھ رہنا پڑے گا میری عین "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بولتا اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔"

چلو اب ناشتہ کریں جانتا ہوں تم نے ہماری شادی کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روم سے باہر نکلتے وہ بولا " تو حور العین کا منہ بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈائینگ ٹیبل پر آکر وہ اسے ایک چیئر پر بیٹھائے خود اوپن کچن میں آگیا۔۔۔۔۔

حور العین اپنی زندگی کی اس تلخ حقیقت پر خاموش آنسوؤں بہانے لگی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔۔

سعیر فریش ہونے کا بعد پر چھوڑ کر حور العین کیلئے خود ناشتہ بنانے لگا۔۔۔۔۔

جب آلف کی کال آئی۔۔۔۔۔ اسنے موبائل جیب سے نکال کر کان سے لگائی۔۔۔۔۔

"سعیر ایس پی برہان طاہر کے پاس جا رہا ہے اور مجھے لگتا ہے طاہر ذرا سی سختی پر کچھ بھی بول سکتا ہے"۔۔۔۔۔

آلف کی بات پر اسکے پیشانی پر تیوریں آگئی۔۔۔۔۔

تم عارب کو یہاں بھیجو میں عین کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا"۔۔۔۔۔ چائے کپ میں ڈالتے اسنے کہا اور موبائل واپس "جیب میں ڈاکٹر ٹرے لیے وہ حور العین کے پاس آیا۔۔۔۔۔

ٹرے رکھ کر خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد تم روم میں جانو کچھ دیر میں تمہیں ڈریسر مل جائیں گے"۔۔۔۔۔ شدید بھوک سے نوالہ منہ میں "ڈالتی بغیر دوپٹے کے بیٹھی حور کو دیکھتے وہ بولا تو اسکا منہ کی طرف جاتا تھا رک گیا۔۔۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں سمجھ پار ہی تھی اسے احساس ہی نہیں ہو پار تھا کہ اسکی شادی ہو گئی ہے کیسے کیوں یہ سب بھی جیسے بھول گئی تھی دماغ نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا وہ خاموش ہو چکی تھی بالکل خاموش ہر احساس سے عاری۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کس مقصد کیلئے اسنے اس سے شادی کی ہے پر یہ ضرور جانتی بغیر کسی مفاد کے وہ ایسا بڑا اپنا کیوں نقصان کرے گا ایک اندھی لڑکی سے شادی کر لی جو خود ہی پہلے زندگی سے بیزار تھی۔۔۔۔۔

اسے فلحال تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا نا ہی کوئی واویلا کر رہی تھی وہ تب بھی خاموش ہو گئی تھی جب سعیر نے اسے بانہوں میں اٹھایا خود کے بے حد قریب آیا۔۔۔۔۔

"کہاں ہے روم۔۔۔۔۔ کرب بھرے لہجے میں بھاری آواز میں پوچھتے اسنے اپنی طرف توجہ دلائی۔۔۔۔۔"

سعی کر دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

میں دیکھا دیتا ہوں"۔۔۔۔۔ اسکی گال کو چھوتے وہ ایسے لمبے میں بولا کہ وہ گلا تر کرتی رہ گئی "

رات کو ہی وہ علوی ہائوس سے گورمنٹ کی طرف سے دئے گئے گھر میں شفٹ ہو گیا تھا داد اور آسیہ بیگم نے کافی روکنے کی کوشش کی پر وہ نارکار کتا بھی کیوں جب اس کا باپ پیسے کی لالچ میں بالکل اندھا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ طاہر کے بنگلے میں تھے جہاں ان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ کہیں نکل گیا تھا۔۔۔

اسے پورا یقین تھا اسے طاہر سے کچھ نا کچھ انفارمیشن ضرور ملے گی بیسٹ کی، تبھی وہ صبح ہی اپنی گاڑی میں طاہر ضیا، جس کی کتنے ہی ریسٹورنٹ تھے، وہ ایک کروڑ پتی انسان تھا تو کیوں سعیر کو ایک ہی دن کے اندر اپنا ریسٹورنٹ دے دیگا

سرطاہر کا ایک کلب بھی ہے یہیں شہر سے کچھ دور مجھے لگتا ہے ہمیں وہیں چلنا چاہیے "----- انسپکٹر ارمان نے " برہان سے کہا۔-----

ٹھیک ہے چلو۔۔۔۔۔ وہ کہتا ہوں سے نکلے اور گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے یہ تو طے تھا طاہر کو چھوڑنے والا " نہیں برہان۔۔۔۔۔

\* \* \*

فریش ہو کر سعیر نے ڈریس چیلنج کیا۔۔۔

اور ڈرہنگ روم سے نکل کر باہر آیا تو اسکی نظر سیدھا داس سی حورا العین بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم پر گئی۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو عین"۔۔۔۔۔ تیار ہو کروہ اسکے پاس آیا تو آنسوؤں صاف کرتی حور نے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔۔۔۔"

سجیرا سکی حرکت پر مسکرایا۔۔۔۔۔

ایسے ہی لفظ اسکے کان میں دوسری آواز میں گونجے جسم میں سنسنی پھیل گئی اور خوف و ہراس سے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے

پپ۔۔۔۔۔ پلیزن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ گھٹن سے بند ہوتے سانس کو کھینچتی وہ دور کھسک گئی۔۔۔۔۔"

سعیر اسکی اچانک بگڑتی حالت کو دیکھنے لگا جسکے ماتھے پر پسینے کی ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے وہ بڑبڑاتی اس سے دور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

سعی کرنا کہ کچھ سال پہلے کا بے جان وجود یاد آیا۔۔۔۔۔

عین ریلیکس "۔۔۔۔۔ جلدی سے گرنے سے بچانے کیلئے وہ دوسری طرف سے اس کے پاس آکر اس کا چہرہ اپنے"

ہاتھوں کے پیالے میں کر بولا۔۔۔۔۔

ماضی کے افیت ناک لمحات میں موجود حور العین کچھ نا سمجھتے صرف اچانک خود پر ہوتے حملے کے انتظار میں تھی

جوروز ہی وحشی جانور اسے نوچ کر کھاتا تھا۔۔۔۔۔

عین دیکھو کوئی نہیں۔۔۔ تم وہاں نہیں ہو۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں سے بہتے گرم سیال اپنے انگلوں سے صاف کرتے سعیر اسکے لرزتے وجود کو سنھالنے لگا۔۔۔۔۔۔

اور حورالعین مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی حالت پر سعیر کی آنکھوں میں سے ایک قطرہ نکل کر اسکے بالوں میں گرا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ نہیں ہے عین کوئی نہیں تمہارے پاس، نکل آؤ اس کالی رات سے "----- اسے اپنے ساتھ لگا کر اسکے " آنسوؤں پر اپنے لب رکھ لیے-----

وہ----- وہ----- آ رہا ہے مہم----- میں جانتی ہوں----- مجھے چھپاؤ----- چھپا لو پاپا----- مجھے مار دو ختم کر دو "----- "اسکے سینے میں چھپی وہ بڑبڑانے لگی-----

کوئی تمہیں چھو بھی نہیں سکتا عین، اب تم میری ہو سیر عالم کی عین "----- اسکی پیٹھ سہلاتے وہ بولا تو " حور العین پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی-----

تم مجھے نہیں چھپا سکتے وہ مجھے مار دے گا میں جانتی ہوں میں مر جائوں گی کوئی نہیں بچا سکتا مجھے "----- سیر کو " شرٹ کو مضبوطی سے پکڑے وہ روتے ہوئے بولی-----

مجھے وہاں سے نہیں آنا چاہیے تھا مجھے چھوڑ آؤ وہاں میرے ماما پاپا ہیں مجھے لے جاؤ "----- وہ کچھ سمجھنے " کیلئے تیار نا تھی-----

اب مجھے وہ مارے گا مجھے جانے دو "-----

سیر کچھ بھی نہیں کر پار ہا تھا اگر سختی سے چپ کر انا تو وہ اپنے اندر غم خوف چھپا لیتی اگر چھوڑ کر جاتا تو ضرور پیچھے ڈر کر کر خوف سے کچھ بھی ہو سکتا تھا-----

تم اب کہیں نہیں جاسکتی تم میری بیوی ہو اب صرف میری ہو اور اگر عالم کی عین کی طرف کسنے نظر اٹھا تو میں اسکی " آنکھیں نوچ لوں گا "----- اسکے چہرے کو اوپر کر کے سرد آواز میں بولا کہ بیوی لفظ پر حور العین خاموش ہو گئی-----

بیوی نہیں ہو سکتی میں "----- سیر سے دور ہو کر وہ چیخی " رکھیل ہوں میں، بلا سنڈ بیوٹی ہوں میں، بلیک کنگ کا نشہ "



ماضی میں تم کچھ بھی تھی پر اب تم میری بیوی ہو عین اور اسکو تب تک کہتی رہو جب تک میں واپس نہیں آجاتا"

"-----کان پر لب رکھتے وہ گھمبیر لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔۔"

حور العین اچانک اسکی سانسوں اور مونچھوں کی چبن کو کان کی لوپر محسوس کرتی وحشت سے خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

تب جا کر سعیر نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔

کہو جو مینے کہا ہے۔۔۔۔!! اسکے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے سرد آواز میں بولا۔۔۔"

حورالعین اسکی وحشت سے خشک لب تر کرنے لگی۔۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔۔؟" آنکھیں جھپکتی وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔"

تم سعیر عالم کی بیوی ہو"۔۔۔۔۔ اس کے ترکیے لبوں پر انگوٹھا پھیر کر مسکراتے کہا۔۔۔۔۔"

پپ۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں میچ کر آنسوؤں بھاتی بڑبڑائی کہ ٹھوڑی پراسکی پکڑ سخت ہو گئی درد سے اسنے لب کاٹ " لیا۔۔۔۔۔

مَم۔۔۔ میں سعیر عع۔۔۔ عالم کی بیوی ہوں "۔۔۔۔۔ ڈرتے ڈرتے اسنے جہلا مکمل کیا اور حیرت سے " آنکھیں کھول دی جب لبوں پر آتی گرم سانسیں اور ٹھوڑی پر موجود نرم گرم لمس نے اسکی سانسیں روک دی۔۔۔

کہتی رہو جب تک میں واپس نہیں آجاتا۔۔۔۔۔ چہرے پر موجود اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے وہ بولا پیر "

حورالعین سن کہاں رہی تھی۔۔۔۔۔

سعی اسکو خاموش بت بنا دیکھ کر مسکراتے اٹھا اور روم کا ڈور لاک کرتے نیچے آیا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں کچھ کام سے جا رہا ہوں تب تک یہیں رہو اور ہاں ایک میڈ کا انتظام کرو جو کام کرنے کے لائق ہوتا کہ میرے " پیچھے وہ عین کا خیال رکھ سکے میں اسے روم میں لاک کر کے نہیں رکھ سکتا اور آج سے تم یہیں رہو گے عین کی سیفٹی کیلئے "-----

ٹھیک ہے میں ایک دو دن میں میڈ کا بندوبست کرتا ہوں "----- سیر کی بات سنتے آخر میں اسنے سر ہلا کر کہا "-----

تو سیر وہاں سے نکلتا چلا گیا-----

\*-----\*

دن کے اجالے میں بھی اس ویرانے میں بنے کلب میں اس وقت اندھیرا تھا تیز میوزک میں وہاں موجود ہر جوان لڑکیاں لڑکے جھومتے مہوش ایک دوسرے کی بانہوں میں گم آس پاس سے بیخبر تھے----- یہاں ایک سے بڑھ کر ایک امیر لوگوں کے بگڑے اولاد موجود تھے-----

اصل میں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے یہ جگہ انسان اپنی پریشانیوں سے بچنے کیلئے پرسکون ہونے کیلئے آتے تھے یہ تو تھا ایک بہانا اسے بنانے کیلئے پر، اصل میں یہ ایک امیر زادوں کا فحاشی اڈا تھا جسے ماڈرن لفظوں میں کلب کہا جاتا ہے-----

برہان اور انسپکٹر ارمان شراب کی بدبو سے منہ پر رومال رکھ کر اندر داخل ہوئے-----

یہ انہیں یقین تھا کہ طاہر یہیں موجود ہے پر اتنے لوگوں کے بیچ اسے کیسے پہچانا جائے یہ مشکل تھا-----

ارمان تم الگ سے جاؤ اور دھیان رہے کہ وہ بھاگ ناپائے پر اس سے پہلے تم کچھ پولیس نفری بلاؤ احتیاط "-----

سے "----- برہان نے کچھ جھک کر ارمان سے کہا کہ وہ سر ہلا کر الگ ہو گیا-----

وہ دونوں تھکتے لڑکے اور لڑکیاں، کچھ بیچ سے ہوتا تھا، الگ الگ، ہم کو ڈھونڈنے لگے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

طاہر نے جب سے سنا تھا پولیس کو شک ہو گیا ہے کہ وہ بیسٹ کو جانتا ہے تب سے یہاں موجود تھا۔۔۔۔۔ اس اندھیری جگہ تیز میوزک میں وہ چہرے پر ماسک لگائے دوسرے لوگوں کی طرح تھرک رہا تھا۔۔۔۔۔

اس اب یہاں سے نکلنا ہی تھا اگر پکڑا گیا تو پولیس نہیں چھوڑے گی اور اگر بچ گیا تو بیسٹ۔۔۔۔۔

وہ ابھی قدم بڑھاتا کہ ایک لڑکی جھولتی اسکے ساتھ لگی۔۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔ غصے سے کہتے اسنے اسے خود سے دور پھینکا کہ اسکا ماسک بھی ساتھ اتر گیا۔۔۔۔۔

وہ گھبرا گیا اور یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ پر شکر اندھیرا تھا۔۔۔۔۔

اسنے جیسے آگے کو قدم بڑھائے کہ کسی کو دیوار کی طرح پایا۔۔۔۔۔

ب۔ب۔بیسٹ۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں کا منہ سے نکلنا تھا کہ بیسٹ نے ہاتھ بڑھا کر سفید چمکتا خنجر اسکے سمجھنے سے

پہلے ہی گلے پر گھمایا اور کچھ بھی کہے بغیر سامنے سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔

طاہر بت بنا کھڑا رہ گیا اندھیرے میں اسکا خون گلے سے پھواروں کی صورت میں نکلنے لگا اور وہ لہرا کر نیچے گرا۔۔۔۔۔

اور اپنی ہی بنائی ہوئی اس پر سکون جگہ پر مدہوش لڑکیوں کی ہیل تلے کچلنے لگا کہ کسی کو معلوم نا ہو سکا۔۔۔۔۔

سر مجھے لگتا ہے یہاں سے بھی بھاگ گیا ہو گا۔۔۔۔۔ کافی ڈھونڈنے کے بعد ارمان واپس برہان کے پاس آیا

۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ تمہیں جو کہا تھا وہ کیا۔۔۔۔۔ اسنے پولیس نفری کا پوچھا۔۔۔۔۔

جی سر چاروں طرف سے پولیس ہے کوئی نہیں بھاگ سکتا۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر میں المون کلب میں ہر طرف افرا تفری مچ گئی۔۔۔۔۔

ٹاول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کلب میں لائٹس روشن کر دئے گئے اور وہاں موجود رومز میں سے کچھ انتہائی شرمناک حالات میں لوگوں کو نکالا گیا

-----

سب بڑے پیمانے کے امیر لوگ تھے ان کی چیخ پکار کو ان سنا کرتے انہیں اسی حالات میں گاڑیوں میں دھکے دے کر ڈالا

گیا۔۔۔۔۔

کوئی دھمکی دے رہا تھا تو کوئی کچھ وہاں باہر میڈیا کو دیکھ کر کوئی اپنا چہرہ اچھپانے لگا۔۔۔

میڈیا کو کس نے بلایا "۔۔۔۔۔ برہان نے ارمان سے پوچھا۔۔۔۔۔"

سرا نہیں بلایا تھوڑی جاتا ہے یہ تو گند کی بوسو نگھتے ہی پہنچ جاتے ہیں "۔۔۔۔۔ ارمان دانتوں کی نمائش کرتے بولا تو

برہان سر جھٹک کر اندر سے پکار پر چلا گیا۔۔۔۔۔

سریہ لاش "۔۔۔۔۔ پائوں سے کچلی ہوئی طاہر کی لاش کی طرف کچھ اہکاروں نے اشارہ کرتے برہان کو کہا۔۔۔۔۔"

اوہ مائے گاڈ یہ تو طاہر ضیا ہے "۔۔۔۔۔ سارا ڈانسنگ فلور خون سے لت پت تھا۔۔۔۔۔"

طاہر کی ایسی دردناک موت پر سب نے افسوس سے ای دوسرے کو دیکھا اور امبولنس کو کال کر کے منگوا یا گیا۔۔۔۔۔

ڈیم اٹ "۔۔۔۔۔ برہان نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔۔۔"

سر مجھے لگتا ہے یہ بیسٹ کا کام ہے "۔۔۔۔۔ ارمان نے پرسوچ سا کہا۔۔۔۔۔"

شٹ اپ "۔۔۔۔۔ مسلسل ناکامیوں پر اسکا برا حال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔"

سریہ میڈم چل نہیں رہی "۔۔۔۔۔ ایک لیڈی کانسٹیبل نے نشے میں مدہوش مسکان کو لاکر برہان کے سامنے کیا

-----

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے بگڑے موڈ کے ساتھ غصے سے اسے دیکھا جس پر گولڈن شولڈر رکٹ بال سفید رنگت معصوم سے چہرے پر بڑی آنکھوں اور لمبی سی پلکوں والی مسکان نے سیریس ہو کر نشے کی حالت میں سلیوٹ مارا۔۔۔۔۔

اتنی سیریس حالت میں بھی پاس کھڑے پولیس والوں کے چہرے پر مسکان کی۔ حرکت پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

ہینڈ سم ایس پی کے سر کی قسم مینے نہیں پی مجھے جانے دیں سر، وہ بوڑھیا ہاسٹل میں گھسنے نہیں دے گی۔۔۔ گھٹنوں " تک آتی سرخ شرٹ اور بلیک پینٹ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں جھپکتے وہ کانسیبل کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی کہ سب قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔!! جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔ لے جاؤ اسے "برہان دھاڑ کر بولا تو سب ایک دم چپ ہوئے اور لیڈی " کانسیبل مسکان کو گھسیٹتی لے جانے لگی۔۔۔۔۔

چیک کرو یہاں کیمرہ لگی ہیں "۔۔۔۔۔! اسنے حکم دیتے خود آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

\*-----\*

خیریت تم نے اتنی جلدی بلایا "۔۔۔۔۔ کے فے میں بیٹھی نور العین کے ٹیبل پر بیہ اپنا بیگ رکھ کر چیئر پر بیٹھتی بولی "۔۔۔۔۔

کچھ کام تھا "۔۔۔۔۔ نور العین نے سر ہلا کر کہا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ کچھ آرڈر کیا "۔۔۔۔۔؟ بیہ نے اسکا سپاٹ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں آرڈر دیا ہے "۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تم یونی نہیں آئی اور سب ٹھیک ہے نا "۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی بیہ نے پوچھا۔۔۔۔۔

بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی "۔۔۔۔۔ بیرے کے آرڈر لانے پر وہ چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اچھا بتاؤ کیا کام تھا"----- کافی کا کپ منہ سے لگاتے بیہ بولی۔۔۔۔۔"

اپنے ہاتھوں بمکی لکیروں کو دیکھتی نور العین سراٹھا۔۔۔۔۔"کام چاہیے دلوا سکتی ہو کرنے کو"۔۔۔۔۔؟؟

کیا!۔۔۔۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئی ہو کیا شہر کا ایس پی تمہارا کزن بزنس مین تمہارا انکل اور تم کام ڈھونڈ رہی ہو"

"۔۔۔۔۔؟ بیہ کو یقین ناہو اوہ حیرت سے چلا کر بولی۔۔۔۔۔

اسکی چیخ پر آس پاس کے لوگوں کو متوجہ ہوتے دیکھ کر نور العین نے آنکھیں نکالی۔۔۔۔۔

گلامت پھاڑوا پنا جو کہا ہے وہ بتاؤ"۔۔۔۔۔؟ نا پسندگی سے نور نے کہا۔۔۔۔۔"

اچھا اچھا غصہ مت ہو یہ تو سوچو کام ڈھونڈنے سے پہلے کہ تمہاری ایجوکیشن کتنی ہے تھرڈ لیئر میں ہو کون بیوقوف"

دے گا تمہیں کام۔۔۔۔۔!! ہاں اگر کسی ہوٹل میں ویٹر کا کام آسانی سے مل سکتا ہے"۔۔۔۔۔ بیہ نے اسکی

بے وقوفی پر طنز کیا۔۔۔۔۔

نور العین نے مایوسی سے دیکھا۔۔۔۔۔

مطلب نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔؟ مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے"۔۔۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔۔"

بالکل یار کیسے کون دے گا"۔۔۔۔۔ کپ سے سپ لیتے کہا۔۔۔۔۔ پھر اسکا پڑ مردہ چہرہ دیکھ کر کچھ سوچتی بولی"

۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ کیوں ضرورت ہے"۔۔۔۔۔؟"

وہ میں نہیں بتا سکتی"۔۔۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے اسنے انکار کیا اور کپ کے کنارے پر انگلی پھیرنے لگی۔۔۔۔۔"

پاس کی ٹیبل پر بیٹھا کوئی بہت گہری نظروں سے اسکے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا اور انکی باتیں سنتے بہت کچھ سوچ بھی

رہا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

ہم کتنے پیسے چاہیے تمہیں"۔۔۔۔۔۔؟؟ پر سوچ سے پوچھا۔۔۔۔۔۔"

تین کروڑ"۔۔۔۔۔۔!! طنزیہ مسکراتے اسنے بتایہ کہ کافی پتی بیہ کو اچھولگ گیا سنتے۔۔۔۔۔۔"

کیا پاگل ہو گئی ہو پتا بھی ہے کتنے پیسے مانگ رہی ہو"۔۔۔۔۔۔؟؟ بیہ نے پھر چیخ کر کہا۔۔۔۔۔۔"

کیا پاگلین ہے بیہ"۔۔۔۔۔۔؟"

مجھے یقین ہے پاگل تم ہو گئی ہو کون دے گا تمہیں تین کروڑ کام کے جانو کسی اور کو بیوقوف بناؤ میں چلتی ہوں"

"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاتھ جوڑ کر کہتی وہ اٹھ کر چلی گئی اور پیچھے نورالعیین اسے روکنے کی کوشش کرتی رہ گئی

ہائے"۔۔۔۔۔۔ پاس والی ٹیبل پر بیٹھا وہ آدمی اٹھ کر نورالعیین کے اسکی بیٹل پر بیٹھا اور بولا۔۔۔۔۔۔"

نور نے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

سوری آپ مجھے نہیں جانتی اور میں بھی، یہ بس ابھی آپکی پیسوں کیلئے ضرورت دیکھ کر مجھ سے رہا نا گیا تو چلا آیا، میرے"

پاس ایک کام ہیں اگر آپ کرنا چاہیں تو بہت پیسے مل سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ نورالعیین کی نا سمجھ نظروں کو دیکھتے وہ آہستگی

سے بولا۔۔۔۔۔۔

کتنے پیسے"۔۔۔۔۔۔؟ نورالعیین نے برواچکا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔ پاس بیٹھا آدمی اسکے سرخ لبوں کو دیکھنے لگا"

۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو کتنے چاہیے"۔۔۔۔۔۔؟ وہ مکر وہ انداز میں مسکرایا۔۔۔۔۔۔"

تین کروڑ"۔۔۔۔۔۔۔۔ نورالعیین نظریں پھیر کر لا پرواہی سے بولی جانتی تھی پیسے سن کر ابھی بھاگنے والا ہے۔۔۔۔۔۔"

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔ نور نے ناگوار نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے یوں گلا پھاڑ کر ہنسنے والے انسان"

زہر لگتے تھے جیسے داد قہقہہ لگاتا اور وہ چڑ جاتی۔۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟ کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ وہ آس پاس کا لحاظ چھوڑ کر دھاڑی۔۔۔۔۔ وہ آدمی گھبرا گیا۔۔۔۔۔

اودہ میڈم آپ تو ناراض ہو گئی لڑکیاں تو خوش ہوتی ہیں اپنی تعریف پر، آئی ایم سوری اگر برا لگا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں " تھا۔۔۔۔۔ وہ ایک دم سنبھل کر آسپاس کا خیال کرتا معذرت کرتا بولا تو نور نے موڈ سہی کیا۔۔۔۔۔

میرا مطلب تھا کہ آپ اگر محنت کریں گی تو پیسے بھی اتنے ملیں گے۔۔۔۔۔"

کام کیا ہے"۔۔۔۔۔؟ کچھ پر سوچ سے انداز میں کہتے اسنے کہا۔۔۔۔۔"

یہ رہا کارڈ۔" اس نے کارڈ نکال کر سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔۔"

ہماری ہوٹل میں آئوٹ آف کٹری سے گیسٹز آتے ہیں اور آپ کو وہاں ویٹر کا کام انجام دینا ہوگا سیلری ایک دن کی "تیس ہزار روپے"۔۔۔۔۔ آنکھوں میں شیطانیت چھپائے وہ بولا۔۔۔۔۔

دوسری لیڈیز ہیں وہاں "-----" اور صرف ویٹر کو آپ ایک دن کے تیس ہزار کیسے دیتے ہیں "-----؟"  
تفیشی انداز میں اسنے پوچھا۔-----

جی بالکل ہیں آپ کبھی بھی آکر وہاں چکر لگا سکتی ہیں، اور دوسری بات سیلری ایک دن کی اتنی یہ تو آپکو نہیں پوچھنا " چاہیے کیونکہ یہ ایسے سمجھے جیسے مشکل وقت میں لاٹری نکل آتی ہے لوگوں کی۔۔۔۔" پر یقین سے کہتے اسنے اپنا کارڈ مزید اسکے سامنے کیا۔۔۔۔۔

دیکھیے ابھی سے جواب دینے کی ضرورت نہیں آپ سوچ کر دیں یہ رہا میرا کارڈ اور آخر میں یہ کہوں گا اگر عقل مند"



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پر سوچ سی اس کارڈ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

پھر اٹھا کر بیگ میں رکھ لیا۔۔۔۔۔

\*-----\*

شاپنگ بیگ اٹھائے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

موبائل یوز کرتے جب عارب کی نظر اس پر پڑی تو اپنی مسکراہٹ چھپانے لگا۔۔۔۔۔

میرے لئے کچھ لائے ہو کیا"۔۔۔۔۔ وہ خوش ہو کر آگے ہاتھ کرتے بولا سحیر نے غصے سے دیکھا۔۔۔۔۔

اوہ حور العین کیلئے ہے، سوری"۔۔۔۔۔ سر کھجا کر ہاتھ نیچے کر لیا۔۔۔۔۔

آف نہیں آ رہا خیریت"۔۔۔۔۔ بیگ رکھتے اسنے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ اسے کچھ کام ہیں"۔۔۔۔۔ موبائل و ابھریٹ ہونے پر نکالتے اسنے دیکھا جہاں مسکان کی لوکیشن شو ہو رہی تھی"۔۔۔۔۔

یہ مسکان پولیس اسٹیشن میں کیا کر رہی ہے"۔۔۔۔۔ عارب پریشان سا سحیر کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

اپنی بہن پر نظر رکھو تمہیں اسکی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔ سحیر کہہ کر سگریٹ لبوں میں دبائے اوپر جانے لگا۔۔۔۔۔

پچھے عارب دانت پیس کر سحیر کو جانے کا کہتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

واقعی اس لڑکی کو کوئی نہیں سنبھال سکتا۔۔۔۔۔"

\*-----\*

دروازہ کھول کر سحیر اندر داخل ہوا تو وہ بیڈ پر ویسی ہی بیٹھی تھی جیسے سحیر اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور ساتھ بیٹھ کر بیگزا سکے سامنے رکھیں۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پانی پلائوں"۔۔۔۔۔ ہاتھ کی پشت اسکی گال پر پھیرتے پوچھا۔۔۔۔۔

حورالعین ہوش میں آتی پیچھے کھسک کر انکار میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے الگ روم چاہیے"۔۔۔۔۔ ڈرتے ڈرتے اسنے کہا۔۔۔۔۔

کیوں میرے ساتھ نہیں رہ سکتی ایک روم میں"۔۔۔۔۔؟ اسکے کھلے لمبے کالے بالوں کو دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔

نن۔۔ نہیں مجھے الگ رہنا ہے"۔۔۔۔۔ وہ ٹھوس لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

سعیر نے سر ہلا کر لب بھینچیں۔۔۔۔۔ "کیوں وجہ"۔۔۔۔۔؟؟ سنجیدہ آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔

کیونکہ میں نہیں رہنا چاہتی تمہارے ساتھ مجھے اپنی بہن کے پاس چھوڑ آؤ"۔۔۔۔۔ وہ پوچھنے پر چیخ پڑی۔۔۔۔۔

عین مجھے سختی پر مجبور مت کرو میں بہت محبت سے پیش آرہا ہوں اسے قبول کرو،"

اور مجھے پاگل مت بنانا اگر میں پاگل بن گیا تو تمہاری مجھ سے دور جانے کی ہر وجہ زمین سے مٹا دوں گا سمجھی"۔۔۔۔۔

اسے بازوؤں سے پکڑ کر وہ دھاڑا کہ حورالعین خوف وحشت سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

اٹھو چیخ کرو"۔۔۔۔۔ سخت آواز میں حکم دیا پر۔۔۔۔۔ حورالعین اپنی چھوٹی سے ناک چڑھا کر پیچھے کھسک کر

بے آواز رونے لگی۔۔۔۔۔

سعیر نے حیرت سے گم صم سی لڑکی کی ضد کو دیکھا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری ڈار لنگ جب میں لایا ہوں تو پہنا بھی سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ اسکی سنجیدہ بات سن کر حورالعین کے کان

کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

اوپر سے دروازے کے بند ہونے کی آواز اسکا دل حلق میں آگیا۔۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔ اس کے کوچھوتے شاہاش دی۔۔۔۔۔"

آؤ"۔۔۔۔۔ ایک سوٹ نکال کر اسے تھما کر اٹھایا۔۔۔۔۔"

حور العین اپنا کانیتا ہاتھ اسکے چوڑے ہاتھ میں رکھتی اٹھی۔۔۔۔

میں انتظار کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ اس کے گھنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اسے کہا۔۔۔۔۔"

حورالعین جلدی سے اس سے دور ہو کر ہاتھ روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ کیسا ہے کیوں اسے اس طرح ٹریٹ کر رہا ہے کیا چاہتا ہے پروہ جانتی تھی بہت جلد وہ اسے اپنی اوقات دیکھا دے گا۔۔۔۔۔

آخر کون بے وقوف اسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے اور پیار بھی دے اسکی نظر میں ناممکن تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

نہیں۔۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا جلد ہی اسکی بھی اصلیت سامنے آ جائے گی"۔۔۔۔۔ چہرہ اواش کر کے اسنے خود سے " کہا اور مسکرا دی۔۔۔۔۔

جلد ہی میں تمہارے پاس ہوں گی نور العین اور یہاں سے کہیں دور چلے جائے گے ہم بہت دور "----- ریڈ"

شارٹ شرٹ بلیک کیپری، کھلے گھسنے لمبے بالوں میں وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جب وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر آئی تو سگریٹ کے گہرے کش لیتے روم میں چکر کاٹتے سعیر کی نظر اس پر گئی اور پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔۔

اسنے اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھا اور چلتا پاس آیا۔۔۔۔۔

کھانا بنانا آتا ہے"۔۔۔۔۔ اسکے قریب سے آتی آواز پر وہ حیرت سے سوال پر اوپر آواز کی سمیت دیکھنے لگی۔۔۔۔۔" ماما کے ساتھ پکاتی تھی"۔۔۔۔۔ کہنے کے ساتھ اسکا آنسو لڑکھ کر گھنی۔ پلکوں سے نکلا اور گلابی گال پر پھنسل کر گرا۔۔۔۔۔

میرے ساتھ پکاؤ گی"۔۔۔۔۔ اسکے آنسو کو انگلی پر لیکر پوچھا اور اس موتی کو لبوں سے لگا لیا۔۔۔۔۔" نہیں مجھے کچھ بھی نہیں کرنا تمہارے ساتھ مجھے یہیں چھوڑ دو"۔۔۔۔۔ وہ بدک کے پیچھتے ہوتی تلخ لہجے میں بولی"۔۔۔۔۔

سعیر نے برواچکائے۔۔۔۔۔

کھانا بھی نہیں کھاؤ گی"۔۔۔۔۔ وہ حیرت سے لب دبا کر بولا۔۔۔۔۔

نہیں"۔۔۔۔۔ وہ سختی سے کہتی منہ پھیر گئی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی میں فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا پر بھوری آنکھیں مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے یہاں گھٹن ہو رہی ہے باہر جانا ہے"۔۔۔۔۔!! گلے میں دوپٹے کو ٹھیک کرتے وہ بولی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔!! آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔۔ اسکی نازک کمر میں بازو ڈالکر اسے اپنے ساتھ لگائے اسکی سخت

مزاحمت کو نظر انداز کرتے اسلئے بنگلے کی بیک سائیڈ پر جانے لگا جہاں بہت خوبصورت جگہ تھی۔۔۔۔۔

پر حور العین اسے محسوس کرنے کے بجائے خود کو سعیر کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور سعیر اسے وہاں موجود پھول اور پودوں کی بارے میں ہر معلومات دے رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا رہا ہو۔۔۔۔۔

\* \* \*

مجھے جانے دو پلیز۔۔۔ میں وہاں صرف اپنے فریڈ کے بلانے پر گئی تھی اور مینے ڈرنک نہیں کی تھی یہ پتا نہیں کیسے " میری سوفٹ ڈرنک میں ملا دی تھی میں سچ میں نہیں جانتی "۔۔۔۔۔۔۔۔ مسکان کا جب نشہ اتر ا تو سب کو منتیں کرتی بول رہی تھی پر وہاں کوئی اسکا سن نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے یہاں کافی دیر ہو گئی تھی اور عارب کو معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہو گیا یہ سوچ کر وہ بہت پریشان تھی۔۔۔۔۔

سب جانتے ہیں ہم، ہمیں مت سیکھاؤ سب لڑکیاں پکڑے جانے کے بعد یہیں کہتی ہیں مطلب یہ بہانہ تو مشہور ہو گیا "ہے"۔۔۔۔۔ لیڈی کانٹیل نے اسکی بات سن کر طنز یہ کہا۔۔۔۔۔

تو تیرا کیا جاتا ہے موٹی بوڑھیا اگر مینے پی تو، پی تو اپنے پیسوں کی ہے۔۔۔۔۔ اتنی منت سماجت کا بھی کوئی اثر نہ ہوا تو " وہ چیخ کر بولی وہاں موجود سب لیڈی کانسٹیبل کی اس عزت پر قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔۔۔

بکواس بند کردو لگانوں کی ناسارا نشہ اتر جائے گا"۔۔۔۔۔ غصے سے کہتی لیڈی کا نشیبل بولی۔۔۔۔۔"

پر میں نشے میں نہیں ہوں"۔۔۔۔ منہ بنا کر کہا تو پھر سے سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔"

تجھے میں نشہ دیکھاتی ہوں"۔۔۔۔۔ لیڈی کا انسٹیل نے مسکان کی کمریر اسٹک مارتی بولی۔۔۔۔۔"

آہہ بوڑھیا آہستہ "----- وہ اتنے تیز اسٹک کھانے کے بعد بھی باز نا آئی۔۔۔۔۔"

کیا ہو رہا ہے یہ "----- برہان اندران لڑکے لڑکوں کے پیرنٹس سے نبٹ کر باہر آیا اور وہاں سب کو مسکراتے دیکھ " کر غصے سے تیز آواز میں بولا-----

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سریہ لڑکی کب سے بد تمیزی کر رہی ہے"۔۔۔۔۔ اس لیڈی کا نسیبل نے مسکان کو دیکھ کر دانت پیس کر بتایا

۔۔۔۔۔

سر جھوٹ بھول رہی ہے میں ایک معصوم لڑکی کیا بد تمیز کروں گی میں تو وہاں اس کلب میں فرینڈ کے بلانے پر گئی تھی "پراسنے مجھے دو کھے سے پلا دی"۔۔۔۔۔

شٹ اپ اپنے پیرنٹس کا نمبر دوتا کہ انہیں بلا کر تم لوگوں کے رنگ ڈھنگ دیکھائیں"۔۔۔۔۔ وہ لیڈی کا نسیبل "کب سے لینے کی کوشش کر رہی تھی اور برہان اس محترمہ کے خمرے اندر آفس میں سن رہا تھا۔۔۔۔۔

اوہ پھر تو صاحب آپکو سیدھا اوپر جانے کا کیونکہ میرے ماں باپ وہیں رہتے ہیں"۔۔۔۔۔ مسکرا کر کہتی وہ وہاں "موجود ہنستے لوگوں سے داد وصول کرنے لگی۔۔۔۔۔

چٹاخ"۔۔۔۔۔ برہان کے اشارے پر پاس کھڑی لیڈی کا نسیبل نے کھینچ کر زوردار تھپڑ مارا کہ مسکان کا دماغ گھوم "کہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

اوہ صاحب سارے دماغ کے پرزے دھیلے کر دئے اب اگر ان میں کسی کا نمبر ہوگا بھی تو وہ اب تک ڈیلیٹ ہو گیا ہوگا "۔۔۔۔۔ ہونٹ سے نکلے خون کی بوند صاف کرتی وہ بغیر تھپڑ کا اثر لیے بولی۔۔۔۔۔

سب حیرت سے اس چٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

جانو لے جاؤ اور اسکی میموری میں سے اچھی طرح کسی کا نمبر نکالو"۔۔۔۔۔ معنی خیز سے کہتے اسنے مسکان کو لیڈی "کا نسیبل کے حوالے کیا۔۔۔۔۔

ارے چھوڑ موٹی کہاں لے جا رہی ہے"۔۔۔۔۔ گھسیٹتی لے جاتی لیڈی کا نسیبل پروہ چیخی اور اسے اپنے لمبے "ناخنوں سے نوچنے لگی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

برہان ایک ناپسندگی نظر اس پر ڈالکر ارمان کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔  
 سر صرف وہاں موجود پانچ روم تھے اور ان پانچ ہی رومز میں کیمرہ لگا ہوا تھا یہاں تک کہ وہاں کے ہاتھرومز میں بھی "  
 -----"

ہوں۔۔۔۔۔ طاہر کی رپورٹس آئیں "۔۔۔۔۔"

نہیں سروہ کل تک آجائیں گی "۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے آتے ہی مجھے انفارم کرنا "۔۔۔۔۔ سر ہلاتے اسنے کہا"

اسکے زیادہ وحشتزدہ ہونے اور بگڑنے پر سعیر مجبور اسے واپس اندر لے آیا اور لائونج میں صوفے پر بیٹھا دیا۔۔۔۔۔  
 میں خود چل بیٹھ سکتی ہوں مجھ سے دور رہ کر بات کیا کرو سمجھے "۔۔۔۔۔ اپنے بازو کمر پر اسکے لمس سے بری طرح "  
 بھڑک اٹھی وہ۔۔۔۔۔

سعیر نے مسکراہٹ دبا کر اسکی سرخ ناک کو دیکھا جو غصے سے پھول گئی تھی اور آنکھوں میں اندیکھی نفرت سی تھی  
 -----

پاس رہ کر بات کرنے سے کیا پر اہلم ہے "۔۔۔۔۔؟ سعیر سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر موبائل نکالتے بولا "

-----

مجھے وحشت ہوتی ہے تم مردوں سے "۔۔۔۔۔ وہ تڑخ کر بولی۔۔۔۔۔"

سعیر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور لب بھینچ لیے۔۔۔۔۔

اسکے جواب نادینے پر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی۔۔۔۔۔

کتنا پڑھی ہو "۔۔۔۔۔؟؟ بات بدلنے کیلئے وہ بولا تاکہ اسکا غصہ کم ہو۔۔۔۔۔"

سعیر کی آنکھوں میں اس کا عکس بنا۔۔۔۔۔

اسکے دماغ میں ایک خیال آیا۔۔۔۔۔

ہاں دوں گا۔۔۔۔۔ اسکی گھبراہٹ کو دیکھتے جواب دیا۔۔۔"

کتنے "۔۔۔؟ حور العین کی آنکھوں میں چمک ابھری اور دل میں ایک آس پیدا ہوئی۔۔۔"

نہیں تھا کیا میری طلب کتنی ہوگی۔۔۔۔۔ اسنے سوچا۔۔۔

کک۔ کام۔ کیا ہو گا۔۔۔۔۔" وہ جانتی تھی اسکے گھر میں کوئی نہیں صرف وہ دونوں تھے اور تنہائی۔۔۔۔۔"

اسکا سانس بند ہونے لگا تھا وہ اسکے بالکل قریب آ کر بیٹھ گیا تھا اور آفر بھی پیسوں کی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں میرے ساتھ ہر روز رات کاڈنر بنانا پڑے گا" اسکی بات پر حورا العین نے حیرت سے منہ کھولا وہ کیا ایکسیکٹ کر

رہی تھی اور وہ کیا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

سعی اسکی سرخ رنگت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اسکے چہرے سے ہی جان چکا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اسکی آفر کے بارے میں۔۔۔۔۔

کافی دیر وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں ہوئی۔۔۔

اسنے سوچا تھا وہ جو وہ سوچ رہی تھی کہے گا تو وہ اسے مردوں کی حقیقت سامنے لا کر اسکے ہی چہرے میں دیکھائے گی اور

تھ کر گز لیا کہ رگ پر اس کچھ نامہ لکھا ہے اس سہلہ طہیہ گہ



کیا اپنے ہاتھ کا بد ذائقہ کھا کر تھک چکا تھا۔۔۔" ایسی کئی سوچیں اسکے دماغ میں آئیں۔۔۔"

جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ تھوڑا فاصلہ قائم کرتے سعیر نے اسکے بدلتے چہرے کے رنگوں کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔۔ وہ جلد بولی ویسے کرنا کیا تھا جانتا تھا اندھی ہے پھر کیا پکا سکتی ہے اسے بہت ایزی " لگا تبھی جھٹ سے بولی۔۔۔۔۔۔

اسکا ارادہ ایک رات کے کھانا پکانے کا ایک کروڑ لینے کا تھا۔۔۔ اور وہ تین کروڑ کر کے جلدی سے جان چھڑوا کر چلی جائے گی۔۔۔۔۔ سوچتے ہوئے وہ پہلی بار سعیر کے سامنے مسکرائی اپنے ہی خیالوں میں۔۔۔۔۔

سعی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے مسکرانے پر اسکی گال میں پڑتے ڈھیل کو دیکھ کر اسکے دل نے اسے چھونے کے لیے اکسایا

-----

کتنے عرصے "\_\_\_\_\_؟؟"

سعی کے پوچھنے پر پہلی بار حور العین کا دل دھڑکا وہ بھی خوف سے۔۔۔ "ایک کروڑ ایک رات کے کھانے کے  
 "۔۔۔۔۔ کہہ کر اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیری اور گلے میں موجود دوپٹے کو ایسے ہی ٹھیک کرنے لگی اسے لگ رہا تھا  
 وہ ابھی کہے گا کینسل آفریر ایسا نا ہو بلکہ اسکے برعکس ہو۔۔۔۔۔

پر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔؟ جیب سے سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دباتے اسے سلگایا اور گہرا کش لیکر فضا "میں دھواں چھوڑتے مسکراتی آنکھوں کے ساتھ بولا۔۔۔۔۔"

اسکی شہر طیر حور کارنگ پھیکاڑ گیا۔۔۔۔۔

اور وہ پریشان سی ہو کر لب کھلنے لگی۔۔۔۔۔

کیسی "۔۔۔۔۔؟؟ کچھ دیر بعد سوچ کر اسنے پوچھا۔۔۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہی کہ جس رات تم پر فیکٹ ڈش بناؤ گی اس کے تمہیں یہ پیسے ملیں گے "-----"  
حورالعین نے آنکھیں جھپکی۔۔۔

مطلب جس رات اچھا کھانا بنا تو "-----"؟ اسنے معصومیت سے سوال کیا جیسے نہیں جانتی ہو۔۔۔۔۔"  
تو اسکے پیسے نہیں ملیں گے سمیل "-----" ایش ٹرے میں سگریٹ مسلتے اسنے کہا۔۔۔۔۔ تو حور سوچ میں پڑ گئی "  
-----

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے "-----" ایسے ہی وقت پر چھوڑنے سے بھتر ہے وہ کچھ ہاتھ پیر ہی مار لے کہیں کوئی "  
روشنی نکل آئے تبھی سوچ کر وہ بولی۔۔۔۔۔۔۔۔  
سعیر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

گڈ تھننگ "-----" وہ کہہ کر اٹھا اور کچن میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"  
آج سے شروع کرو گے یا کل سے "-----"؟ وہ پیچھے سے جلدی بولی۔۔۔۔۔"  
سعیر نے اسکی بے صبری برواچ کا یا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں کل سے تب تک تم اپنا سنڈریڈی کر لو "-----" مسکراتے کہہ کر وہ لنچ کے کھانے کیلئے کچھ سوچنے "  
لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

\*-----\*

مجھے اب لگتا ہے تمہیں پائوں میں زنجیریں ڈالنی چاہیے "-----" غصے سے کہتے عارب نے اسے گاڑی میں بیٹھایا "  
-----

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

شرم نہیں آتی بہن ایسی حالت دیکھنے کے باوجود پولیس اسٹیشن میں سوری بول کر لے آئے کچھ ہیر و کی طرح ایس پی " سے لڑتے مارتے تاکہ وہ بدلے میں مجھے کڈنیپ کر لیتا ہو قوف انسان "----- لیڈی کا نشیبل کے بری طرح بیٹنے پر وہ اپنے کندھے مسلتی بولی-----

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے عارب نے غصے بھری نظروں سے دیکھا-----

بس کردو مسکان یار تمہاری اس نادانی سے میں پھنس بھی سکتا تھا اور سعیر میرا کیا حال کرتا جانتی ہونا، پلیز سمجھنے کی " کوشش کرو ہماری اور انکی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہے "----- گاڑی راستے پر لاتے عارب نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو مسکان نے منہ بنایا-----

اب کہاں رہو گی تمہاری صورت ٹی وی پر تشریف لا چکی ہے "----- وہ دونوں بھائی بہن ایک دوسرے کیلئے کل " کائنات تھے-----

دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے پر چھپائے رکھتے ایک دوسرے سے اپنے جذبات-----

تمہارے ساتھ بوائز ہاسٹل میں "-----! وہ لا پرواہی سے جواب دیکر باہر دیکھنے لگی-----

ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ " وہ قہقہہ لگا کر ہنسنا مسکان نے سرخ چہرے کے ساتھ گھور کر اسے دیکھا-----

تمہیں بتاتا چلوں میں اب ہاسٹل میں نہیں رہنے والا کیونکہ مجھے سعیر نے اپنے بنگلے پر رہنے کا کہا ہے اور میں اپنا سامان " شفت کر رہا ہوں وہاں "----- اسکے ویران تاثرات کا انجوائے کرتے وہ بولا-----

تو کیا ہوا۔۔۔! بات تو ایسے کر رہے ہو جیسے آکوٹ آف ورلڈ جا کر رہنے والے ہو۔۔۔! میں بھی وہیں آکر رہوں " گئی تمہارے ساتھ آخر کار تمہاری سگی بہن ہوں "----- وہ سگی پر زور دیکر بولی

اوہ سوری تمہاری غلطی درست کردوں میں تمہارا سوتیلا بھائی ہوں۔۔۔! ہمارے باپ دو تھے۔۔۔ " وہ آنکھیں گھما " کر لے

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

باپ دو تھے تو کیا ماں تو ایک تھی "----- مسکان نے کندھے جھٹکتے کہا۔۔۔۔۔"

پر گاڑی سیدھا آکر گرلز ہاسٹل کے سامنے رکی بغیر اسکی معصوم صورت کی طرف دھیان دئے عارب نے اسکی طرف جھک کر دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

نکلو مجھے کام سے جانا ہے اور ویسے بھی تم تو یتیم ہو بے سہارا ہو، بہت بڑے بڑے ڈائلاگ مار رہی تھی نا وہاں ایس پی " کے سامنے نکلو شاہاش آٹوٹ "----- دوسری طرف آکر اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالتے بولا اور اسکی میسنی شکل کی طرف دھیان دئے بغیر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مس مسکان یہ آپکے بیگز "----- ہاسٹل کے گارڈ نے اسکے آگے بیگ رکھتے کہا اور واپس چلا گیا۔۔۔۔۔"

عارب نے یہ دیکھ کر بلند قہقہہ مارا۔۔۔۔۔

اللہ تجھے دیکھے تربوز کی شکل کے مر جا کہیں تاکہ پوری طرح مسکان سے مسکین بن جائوں "----- گاڑی کولات ماتی " وہ چیخنی پر نتیجا اپنا پائوں ہی پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اس سے سبق حاصل کرو اور آئندہ ایسی غلطی کرنے سے پرہیز کرو "----- وہ اسے وہیں چھوڑ کر چلا گیا اور وہ پیچھے " اسے گالیاں دینے لگی۔۔۔۔۔

میڈم ذرا دور جا کر مانگیں "----- زمین پر بیٹھے اسے دیکھ کر وہی گارڈ بولا۔۔۔۔۔"

نکل بوڈھے بھیک مانگے گی تمہاری بیوی "----- وہ دھاڑی اور اٹھ کر بیگ اٹھانے لگی گارڈ غصے سے دیکھتے وہاں سے " واپس چلا گیا۔۔۔۔۔

کہاں جائوں اللہ کوئی تو سہارا دے "----- بیگز گھسیٹتے وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔"

\*-----\*

اسنے واپس آ کر دیکھا تو عارب کی کال تھی۔۔۔۔ ایک نظر خاموش بیٹھی حور العین کو دیکھ کر اسنے موبائل کان سے لگائی۔۔۔۔

بولو عارب"۔۔۔۔۔ اس کے کہنے پر دوسری طرف سے کچھ کہا گیا جسے وہ خاموش سن رہا تھا۔۔۔۔۔"

حور العین کا بھی اس کی باتوں پر دھیان تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لاٹوا سے پر یاد رکھنا زمیداری تمہاری ہوگی اگر حور العین کو کچھ ہوا اسکی وجہ سے تو۔۔۔۔ آگے مجھے لگتا ہے " سمجھانے کی ضرورت نہیں "۔۔۔۔۔؟ وہ حور العین کا خیال کرتا بلا پر عارب سمجھ گیا تھا اور کچھ پریشان بھی ہو گیا

پراسنے ناچاہتے ہوئے بھی ذمہ داری لے لی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لے آؤ۔۔۔۔۔ اسے اجازت دے کر سعیر نے کال ڈسکنیکٹ کی اور حور العین کو دیکھا جس کے تاثرات "بتا رہے تھے کہ وہ لانے والی بات میں الجھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسے انہیں سوچوں میں چھوڑ کر واپس کچن کی طرف چلا گیا جانتا تھا وہ خود پوچھے پر ایسا ہوگا نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اس لانے والی بات کو کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اسے وہیں روک کر صوفے پر لیٹ گئی اور وہ دماغی طور اتنی تھکی ہوئی تھی کہ اسے معلوم نہ ہوا کہ اس کی آنکھیں بند ہوئی اور کب نیند کی گہرائیوں میں اتاری معلوم ہی نہ ہوا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سعیر جب وہاں آیا تو اسے وہیں سویا پایا کر کچھ دیر سوچتے پھر اسے اٹھا کر روم میں لے جانے لگا۔۔۔۔۔

\*-----\*

وہ بس اسٹاپ پر وہاں موجود بینچ پر اداس سی بیٹھی تھی بیگز بھی پاس ہی پڑے تھے۔۔۔۔۔

بس آتی لوگ بیٹھتے اور چلی حاتی یروہ وہیں کی وہیں بیٹھی تھی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کہاں جائے۔۔۔۔

پروہ بیٹھی رہی ضد میں اپنے بھائی عارب کے انتظار میں جانتی تھی ضرور آئے گا۔۔۔۔

جسکا انتظار کرتے کرتے شام سے رات ہونے کو آئی تھی۔۔۔۔

اب اسے پریشانی ہونے لگی۔۔۔۔

اور دوسری طرف عارب بار بار اسکی لوکیشن چیک کرتے تھک گیا اور بار کروہاں پہنچا۔۔۔۔

آؤ۔۔۔۔۔ دروازہ کھول کر اسنے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

شکریہ پر میں کسی اجنبی کے ساتھ کہیں نہیں جاسکتی"۔۔۔۔۔ مسکان نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔"

عارب نے آنکھیں سکیر کر دیکھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر اس پر ڈٹی رہنا"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا کہ مسکان کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔۔"

ارے رکو میں مزاق کر رہی تھی اپنی بہن کے مزاق کو بھی نہیں سمجھتے"۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر جلدی سے بیگ اندر

رکھ کر ساتھ بیٹھی۔۔۔۔

اس کی اداکاری پر آنکھیں گھمائیں اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں"۔۔۔۔۔؟ جیب سے بیل گم نکال کر منہ میں ڈالتے پوچھا گیا۔۔۔۔۔"

صرف چپ کر کے بیٹھو اور یاد رہے کوئی گڑبڑنا ہواب کی بارور نہ میں تمہیں گھر سے نہیں دنیا سے اڑا دوں گا"

"۔۔۔۔۔۔۔ سرد لہجے میں کہتے وہ راستے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

مسکان نے مسکرا کر ہلایا۔۔۔۔۔

چھت پر بیٹھی وہ چاند کو دیکھتی بیگ میں پڑھے کارڈ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ کال کرے یا نا۔۔۔۔۔

پر مجھے حور کو واپس لا کر بھی تو یہاں سے جانے کیلئے پیسے چاہیے...! وہ میں کہاں سے لائوں گی"۔۔۔ آنکھیں میچ کر " وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔

برہان کیسے بدل گیا ہے کیا وہ اتنا سخت دل ہے،۔۔۔! کیا میرا حور العین کی بہن ہونے کے علاوہ کوئی اس سے رشتہ " نہیں۔۔۔! کیا منحوس وقت ہے سب منہ موڑ گئے ہیں "۔۔۔۔۔! اچانک برہان کی سوچ آنے پر بے بسی سے سوچتی وہ چھتیر لیٹ گئی۔۔۔

کہ اتنے میں پاس پڑا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔۔

اسنے گردن موڑ کر چمکتی اسکرین پر دیکھا جہاں داد نام شوہر ہاتھ۔۔۔۔۔

اس کا موڈ تو نہیں تھا پر۔۔۔۔۔ صبح سے کال کر کے تنگ کرنے کی وجہ سے، پھر بھی ناچاہتے کال رسیو کر لی۔۔۔۔۔

ہیلو کہاں تھی سارا دن۔۔۔؟ میں کتنے چکر لگا چکا ہوں گھر کے اور یہ تمنے میرا گھر میں آنا کیوں بند کر دیا ہے بی مجھے "

اندر آنے نہیں دے رہی"۔۔۔۔۔ اسکا ہیلو سننے سے پہلے داد اپنے سارے دن کا غصہ نکالنے لگا۔۔۔۔۔

مر نہیں گئی تھی زندہ ہوں"۔۔۔ وہ بے تاثر آواز میں بولی "اور جب مینے کہہ دیا ہے میرا میری بہن کا تم لوگوں سے"

کوئی رشتہ نہیں تو کیوں تنگ کیا ہوا ہے سارا دن کال پر کال کیے جا رہے ہو، سب لوگ تمہاری طرح بے کام نہیں ہزار کام ہیں ہماری زندگی میں "----- وہ بیٹھتی بھڑک اٹھی-----"

نور یار پلیز میرے ساتھ تو ایسا نا کرو مینے کیا کیا ہے "----- بالوں کو نوچتے رات کے اس وقت اکیلا لان میں "

بھیٹھا وہ بے بسی سے بولا۔۔۔۔۔

دادا سکی ہنسی پر مسکرا دیا۔۔۔۔۔



تمہیں خوش کرنے کیلئے جو کر بھی بن سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے موڈ کو ٹھیک کرنے اور جو کہنا چاہتی تھی اس " سے ہٹانے کیلئے بولا۔۔۔۔۔

"مجھے تم جو کر نہیں چاہیے داد صرف میرے لیا اتنا کرنا کہ میرے راستے میں کبھی مت آنا کبھی بھی نہیں اور مجھے " !۔م۔۔۔ معاف کر دینا بھول جانا کسی بھی بونی کو جسے تم اپنا اچھا دوست مانتے تھے، سمجھنا مر گئی وہ۔۔۔۔۔

اپنے اس مطلبی دوست کی خاطر میرے راستے میں مت آنا مجھے اپنے پاؤں پر کھڑے رہنے کی ہمت دینا نا کہ ۔۔۔ "

"۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلسل روتی وہ بھرائی آواز میں کہتی مو بائل آف کر گئی بغیر دوسری طرف کی ایک بھی سنہ

داد نے اسکی روئی ہوئی آواز سن کر موبائل غصے سے نیچے دے مارا۔۔۔۔۔

اگر اس میں ہی تمہاری خوشی ہے تو سمجھ لو مر گیا تمہارا داد نہیں ہے میری کوئی دوست "۔۔۔۔۔ غصے سے"

موبائل کو دیکھ کر دھاڑتے اسنے کہا اور بغیر رکے سرخ لہورنگ آنکھیں لیے وہاں سے اندر گھر میں چلا گیا۔۔۔۔۔

داد سنو بیٹا "۔۔۔۔۔!! کچن سے نکلتی آسیہ بیگم جلدی سے بولی تو داد ناچاہتے ہوئے بھی آنکھیں میچ کر رک گیا"

"دای بیٹا برہان کیسا ہے وہ واپس کیوں نہیں آ رہا اپنی ماں کے بارے میں بھی نہیں سوچ رہا کیوں تڑپا رہا میری ممتا کو"

امی آپ رونیں تو نہیں ورنہ مجھے بھی رونا آ رہا ہے۔۔ "آسیہ بیگم کا سر اپنے سینے سے لگا کر وہ بولا۔۔۔۔۔"

"ٹھیک ہیں بھائی، ایک دم پرفکٹ ہیں، ایک دن میں کیا ہو جانا ہے اسے میری کچھ دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے ان سے"

-----

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو وہ آکیوں نہیں رہا۔۔۔۔۔؟"

یہ آپ ابو سے پوچھ کر انہیں یہاں لانے کی بات کریں دیکھا کیسے بے عزت کر کے نکالا انہیں۔۔۔۔۔"

پر بیٹا تب تمہارے ابو غصے میں تھے۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

امی غصے میں انسان اپنے ہی سگے بھائی کی بیٹی کو کسی اجنبی کے حوالے نہیں کر دیتا اور کتنا پیسہ ہے ابو کے پاس جانتی تو ہوں گی ایسی کتنے ہی ریسٹورنٹ خرید سکتا تھا پر انہوں نے کیا کیا۔۔۔۔۔؟ مجھے لگتا ہے اس سعیر نے بھی حور العین اور نور کے سامنے ہمارے بد صورت چہرے لانے کیلئے ہی یہ رقم رکھی تھی۔۔۔۔۔"

اگر ابو چاہتا حور العین کو اپنی بیٹی سمجھتا تو اسکے ساتھ ایسے ناکرتا۔۔۔۔۔ بھائی جو کر رہا ہے ٹھیک ہے امی آپ بھی سمجھیں۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر بوسہ دیکر داد بولا اور وہاں آئیہ بیگم کو سوچوں میں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔۔"

تم دونوں پتا نہیں کیوں ان دونوں کے پیچھے پاگل بن رہے ہو تمہارے ابو یہ پیسہ کما بھی تو تم لوگوں کیلئے ہے۔۔۔۔۔" پیچھے آئیہ بیگم بڑبڑائی

\*-----\*

پورے آسمان نے کالی چادر چڑھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اور اس ہر جگہ کرتے ستارے اور چاند دنیا کے حسین طریں منظر میں سے ایک لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ایسے میں آلف اس وقت سیون سٹار پارک میں ایک بیچ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آس پاس دوسرے کپل بھی تھے جو اس موسم اور جگہ سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

کالے لمبے گردن تک آتے بال گھنی داڑھی مونچھے گرے کلر کی سرد اسکی آنکھیں سفید رنگ کا مالک آلف جو بیسٹ کا رائٹ ہینڈ اس وقت ایک کپل پر تر چھی نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

یہ آس پاس کے کپل بھی مسکرائے کیسے تھے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آلف کو لگ رہا تھا بس کچھ ہی دیر میں اسکا کام ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

پراسکی سوچ کو ناکام کرتے اس آدمی نے اپنے ساتھ لائی لڑکی کے کمر میں بازو ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی شاید کچھ دیر مزید بیٹھنے کا کہہ رہی تھی پر وہ آدمی اسکا موڈ شاید خراب ہو چکا تھا تبھی اسکی ایک بھی سنے بغیر اسے لئے اندر ہوٹل میں چلا گیا پر جاتے ہوئے وہ لڑکی آلف میں دیکھ کر مسکرا نا نہیں بھولی۔۔۔۔۔

آلف نے سختی سے مٹھی بھینچی۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو اسے ابھی کے ابھی اڑا سکتا تھا پر یہ بہت ضروری تھا آدمی عالم کیلئے تبھی صبر سے کام لے رہا تھا۔۔۔۔۔

انکے جانے کے بعد کچھ دیر خود بھی بیٹھا رہا تا کہ کسی کو شک نہ پڑے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اس ہوٹل میں لگ بھگ سو کے قریب رومز تھے یہ ایک بڑی بلڈنگ نما ہوٹل تھی اور کراچی کی مشہور۔۔۔۔۔  
اس ہوٹل کو مزید خاص اسکی قریب بیچ بناتی تھی جہاں صبح ہوتے ہی لوگ جمع ہو جاتے اس خوبصورت نظارے کو دیکھنے کیلئے۔۔۔۔۔

یہ ایک مہنگی ہوٹل تھی جہاں پر ملک کے بڑے بڑے لوگ آتے تھے اپنی فیملی گر لفرینڈز اور دوسری عورتوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

یہاں تک کہ کراچی گھومنے کیلئے آئے باہر کے ملک کے لوگ بھی یہیں اسٹے کرتے تھے

ہیلو "۔۔۔۔۔ ناشتے کے بعد لائونج میں بیٹھے سعیر عالم سے مسکان نے کہا۔۔۔"

اسکا مقصد اسکے گھر میں انٹر ہو کر اسے شک دینا تھا۔۔۔۔۔ پر جب نظر سائیڈ والے صوفے پر پڑی تو خود شک میں آگئی۔

بب۔۔۔۔۔ بلائینڈ بیوٹی "۔۔۔۔۔ حیرت صدے سے اسکی آواز نکلی۔۔۔۔۔"

اسکی آواز اتنی آہستہ تھی کہ صرف پاس آکر کھڑا عارب ہی سن سکا۔۔۔۔۔

اور اگلا کہ انخو کو گولہ مار دے

سعی کی بیوی ہے حور العین بس اس کے علاوہ تمہیں کچھ یاد نہیں رکھنا"۔۔۔۔۔ عارب کے نیچے آواز میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

تو مسکان کچھ دیر کیلئے سمجھتی چٹکی بجا کر بولی۔۔۔

اوه سمجھ گئی سیر نے بلیک کنگ کو پکڑنے کیلئے اسکی رکھیل کو بیوی بنادیا تاکہ وہ ڈھونڈتے سامنے آئے اور۔۔۔۔۔"

عرب نے ایک دم غصے سے اسکے منہ پر سختی سے ہاتھ جمایا یہ تو شکر تھا سیر سے وہ کچھ دور تھے یا سیر نے مسکان کی باتیں سن کر بھی ان سنی کر دیں تھی۔۔۔۔

عرب کے منہ پر ہاتھ رکھنے سے مسکان نے آنکھیں پھیلائی۔۔۔۔۔

تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں جاہل عورت"۔۔۔۔۔ اسے وہاں سے کھینچ کر سائیڈ کرتے پوچھا۔۔۔"

مسکان نے آنکھیں پٹپٹائی "کام کیلئے، سعیر کو کام والی کی ضرورت ہے اور مجھے ماشاء اللہ سے چھت کی تو اسلئے میں یہاں ہوں۔۔۔۔۔ وہ بولی تو عارب نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔۔"

وہ رات کو ہی یہاں آئے تھے اور آتے ہی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے جہاں وہ کبھی کھبار رہتے تھے۔۔۔۔۔

اور اب صبح ہوتے ہی اس مصیبت کو نا سمجھانے کی سزا مل رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ بھی ہو مسو تمہیں صرف جو کام سعیر بولے تو وہ کرنا ہے اور پاسٹ کو ذرا بھی حور العین کے سامنے نہیں دہرانا، اگر " اے کچھ ہو اتو اسکی زمیندار تم ہوگی اور سزا کی حق دار بھی پھر مجھے مت کہنا "۔۔۔۔۔ اسنے انگلی سے وارن کرتے کہا اور آنکھیں گھمائی۔۔۔

ٹھیک ہے سمجھ گئی اب جانے تو دو مبارک باد تو دوں انہیں انکی شادی کی، نکاح کے چھوہارے بھی نہیں کھلائے "

” اس سے را منہ سے نہ کہو، تو یہ شکوہ کرتی ہو، اور جا نہ لگو کہ علیؑ نے اس کا بی بی بکھڑا کر دیا، پس کھنچا

شکرمانے تو صحیح میرے بھائی ہو"۔۔۔۔۔ وہ کلائی چھڑوا کر آگے بڑھی۔۔۔"

یہ منہ اور مسور کی دال "۔۔۔۔۔ عارب بڑبڑا کر انکے پاس آیا اور سلام کیا جسکا دونوں نے جواب دیا۔۔۔۔۔"

حور العین کی ساری توجہ ہیل کی ٹک ٹک اور لڑکی کی آواز پر تھی۔۔۔۔۔

تمنے مجھے یاد فرمایہ سعیر"۔۔۔۔۔ مغروریت سے کہتے وہ حورا العین کا جائزہ لینے لگی۔۔۔"

اسکی سرخ سرخ پھولے گال مسکان کے دل میں ہلچل مچا گئے کہ جا کر اسکے گال پر ایک چٹکی کاٹے پر سعیر کی موجودگی کو دیکھتے وہ خود کی کلائی میں ہی چٹکی کاٹنے لگی کہ بے ساختہ منہ سے آہ نکلی۔۔۔۔۔

دونوں نے اسکی جانب دیکھا اور حورالعین کے لب بھی پھڑپھڑائے کہ کیا ہوا۔۔۔۔۔

عرب اسکی حرکتیں سمجھ کر مسکراہٹ روکنے لگا۔۔۔۔۔

کام تمہیں سمجھا چکا ہے عرب یہاں آنے کا"۔۔۔۔۔ اسنے اسکی آہ کو نظر انداز کرتے پوچھا۔۔۔۔۔"

نہیں اسنے مجھے کچھ نہیں سمجھایا کام کے بارے میں "-----" اپنے مطابق اسنے عارب کی بے عزتی کے خاطر کہا پر "

مزا نا آ یا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

سعیر نے عارب کی طرف سوالیاں بطوروں سے دیکھا۔۔۔۔۔ "سعیر میں چاہتا تھا تم سمجھا دو"۔۔۔۔۔ اسنے مسکان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

سعیر صوفے پر اٹھا اور ساتھ مسکان کو بھی اٹھنے کا کہا وہ نا سمجھتے اٹھی اور اسکے پیچھے جانے لگی پر ایک نظر عارب کو دیکھنا نہیں بھولی۔۔۔۔۔

کیسی ہیں حورالعین"۔۔۔۔۔ اسے ہاتھ مروڑتے دیکھ کر عارب نے مخاطب کیا۔۔۔۔۔

حورالعین نے آواز پر سراٹھایا۔۔۔۔۔ "ٹھیک" وہ منہ بنا کر بولی کیونکہ وہ یہ آواز پہچان گئی تھی جو اسکے نکاح میں بھی شامل تھا ڈاکو کی طرح۔۔۔۔۔

عارب مختصر جواب پر مسکرایا۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں اور آج سے یہیں رہوں گا آپکا گارڈ بن کر"۔۔۔۔۔ عارب کے کہنے پر وہ شرمندہ سی ہوئی صرف "دومنٹ کیلئے پھر ناک چڑھا کر منہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

میری بھلا سے بارڈر پر جاؤ مجھے کیا"۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی تو عارب سن کر ہنس دیا۔۔۔۔۔

میں سعیر کا وفادار آدمی ہوں تو نہیں جاسکتا"۔۔۔۔۔ حورالعین آنکھیں گھما کر رہ گئی۔۔۔۔۔ اور سوچ رہی تھی کہ "سعیر اس لڑکی کے ساتھ کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔

سعیر نے مسکان کو سمجھا دیا تھا کہ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں اسے حورالعین کے ساتھ ہی رہنا پڑیگا اور وہ جہاں کہے گی وہاں لیکر جائے گی پر صرف گھر کے حد تک اور شام میں جب وہ آئے تو اپنا ڈنر پہلے ہی لیکر وہاں سے روم میں چلی جائے دوپہر کے کھانے کیلئے اسنے کک کو کہا تھا جو آج کچھ ہی دیر میں آجائے گی اسنے بتایا تو مسکان نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر واپس لائونج میں آیا تو حور العین کو سختی سے ہاتھ مروڑتے پایا۔۔۔۔۔  
اسکی چھوٹی سی ناک سرخ ہو رہی تھی غصے سے۔۔۔۔۔

عین نے تمہیں بتایا تھا کہ میرے پیچھے تمہارے ساتھ ایک میڈ ہوگی تو اس سے ملو مسکان سے یہ عارب کی بہن ہے "  
اور آج سے یہاں تمہارے ساتھ ہوگی"۔۔۔۔۔ سعیر اسکے ساتھ بیٹھ کر بولا پراسکی بات کی جانب حور العین نے توجہ  
نہیں دیا۔۔۔۔۔

ایک پل کیلئے سعیر کی آنکھوں میں سرد تاثرات لہرائے پراگلے پل وہ نارمل تاثرات کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔  
مسکان یہ سب دیکھتے غش پر غش کھا رہی تھی۔۔۔۔۔ "کوئی بیسٹ کو انور کر رہا تھا اور وہ خاموش تھا کیا بات ہے اس  
لڑکی کی تو داد دینے پڑے گی" اسنے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا شام کو ملتے ہیں"۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت کرتے وہ آہستہ سے بولا کہ درد سے حور العین "  
آنسو پی گئی۔۔۔۔۔

ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ اسکے سر ہلانے پر سعیر نے ہاتھ سے اپنی گرفت چھوڑ کر گال تھپتھپایہ اور اٹھ کر وہاں سے "  
چلا گیا اسکے پیچھے عارب بھی تھا کیونکہ اسے گیٹ پر رہنا تھا پچھلے گارڈ کو سعیر نے فارغ کر دیا تھا اور اسکی جگہ عارب نے  
لے لی تھی۔۔۔۔۔

وحشی جنگلی"۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ کو سہلاتے حور العین بڑبڑائی۔۔۔۔۔

ہاں تو حور العین کیسی ہیں"۔۔۔۔۔ وہ دھپ سے اسکے ساتھ بیٹھتی بولی۔۔۔۔۔

تمہارے پاس موبائل ہے"۔۔۔۔۔؟ اسکے سوال کو درگزر کرتے حور نے پوچھا۔۔۔۔۔

مسکان نے پہلے آنکھیں سکڑیں پھر مسکرائی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شکرا الحمد للہ۔۔۔۔۔"

مجھے کال کرنی ہے اپنی بہن کو نمبر ملاؤ۔۔۔۔۔ وہ اسکا جملہ سننے بنا ہی جلدی سے بولی۔۔۔۔۔"

شکرا الحمد للہ میرے پاس موبائل نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسنے مسکرا کر اپنا جملہ مکمل کیا اور حورا لعین شرمندگی اور جلد بازی سے بلش ہو گئی۔۔۔۔۔

مسکان نے بڑی دلچسپی سے اسکے سرخ گال دیکھے۔۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہو میرے پاس لفظ نہیں تعریف کے لئے "اسکی گال پر چٹکی کاٹے وہ بولی تو حورا لعین آہ کرتی رہ گئی" اسکے سفید رخسار پر سرخ نشان پڑ گیا اسکی چٹکی سے جسے وہ سہلانے لگی۔۔۔۔۔

تمہارے بال بھی خوبصورت ہیں اور اتنے لمبے کیسے ہیں چڑ نہیں ہوتی ان سے۔۔۔۔۔ اسکے بکھرے بالوں کو دیکھتی "وہ مزید بولی حورا لعین حیرت سے اس لڑکی کو سوچنے لگی کہ ابھی آئی ہے اور باتیں ایسے کر رہی ہے جیسے پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔۔۔۔۔

مجھے تعریف پسند نہیں۔۔۔۔۔ اسنے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔ ابھی اتنی انسلٹ فیل ہوئی موبائل مانگنے سے کہ جسکا "شوہر اسے نوکرانی گارڈ دے سکتا ہے تو ایک موبائل کیوں نہیں۔۔۔۔۔

اوہ پر میں خوبصورت چیزوں اور انسانوں کو سراہے بغیر نہ رہ سکتی۔۔۔۔۔ اسنے بغیر ناشتے کے منہ میں ببل ڈالتے کہا "پر میں خوبصورت نہیں ہوں۔۔۔۔۔ وہ چڑ کر بولی۔۔۔۔۔"

یہ تو مجھے معلوم ہے۔۔۔۔۔ مسکان نے مسکرا کر کہا پھر اسکی چپ رہنے پر احساس ہوا کہ کیا بول گئی ہے۔۔۔۔۔"

ببل کھاؤ گی۔۔۔۔۔ اسنے جیب سے دوسرا نکال کر حورا لعین کے سامنے کیا جس پر اسنے خاموشی سے انکار میں سر ہلایا۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوری پر کھانا پڑیگا"۔۔۔۔۔ اسنے کہہ کر زبردستی حور کے منہ میں ببل ڈال دیا وہ گھبرائی اور التجا بھی نا کر سکی اس " اچانک حملے سے۔۔۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ "۔۔۔۔۔ وہ چلائی۔۔۔۔۔

سوری آئی نو تمہارے لپس کو ٹچ کرنے کا حق صرف سعیر کو ہے پر مینے تمہیں ببل کھلانا تھا کیونکہ مجھے فرینڈ شپ کرنی " ہے تمہارے سے "۔۔۔۔۔ وہ لا پرواہی سے بولی اور اس پتا ہی نا تھا کہ حور العین کی اندری حالت کیا تھی اسکی بات پرا گر یہاں وہاں دیکھنے کے بجائے اسکے چہرے کو دیکھ لیتی تو قہقہہ لگائے بغیر نا رہ سکتی۔۔۔۔۔

سب جنگلی وحشی ملکر ساتھ ہوئے ہیں "۔۔۔۔۔ وہ دل میں سوچتی ببل چبانے لگی۔۔۔۔۔

تمنے جواب نہیں دیا دوستی کا "۔۔۔۔۔ "پراس سے پہلے میرے اصول یاد رکھنا میری دوستی میں ہیلپ کا قانون نہیں " حور العین نے دانت پیسے "تو ایسی دوستی کا میں اچار ڈالوں "۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ بولی۔۔۔۔۔

نہیں ہمارا ٹائم پاس ہو جائے گا "۔۔۔۔۔ حور العین کے خانوں چیک کرتی بولی۔۔۔۔۔

شکریہ پر میرا اچھا ٹائم پاس ہو رہا ہے "۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ چھڑوا کر غصے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

تم بہت کیوٹ ہو "۔۔۔۔۔ اسکے ساتھ آتے اسکی خفگی دیکھ کر کہا تو ناچاہتے ہوئے بھی اسکی حور نے مسکراہٹ روکی "

ہنسی تو پھنسی "۔۔۔۔۔ مسکان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تو اسے لیکر لان میں موجود جھولے پر آگئی۔۔۔۔۔

حور العین بھی کوئی جواب دئے بغیر ساتھ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ہوا میں اڑتی حور العین کی خوفناک چیخیں تھی اور پیچھے جھولاتی مسکان کے قہقہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارب لان سے حور العین کی چیخیں سنکر بھاگا آیا اور وہاں کا منظر دیکھ کر دل کیا اپنی بہن کا گلا دبا دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جلدی سے کانپتی حور العین کے پاس پہنچا۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ کچھ کچن کی چیزوں کی خریداری کر کے اپنے ہی خیالوں میں راستا کر اس کرنے لگی کہ اچانک سامنے سے آتی گاڑی اسکے پاؤں کے قریب آکر رکی اور آہ کرتی پیچھے ہونے کی کوشش میں نیچے گری نتیجاً اسکا سارا سامان راستے پر پھیل گیا

افف "۔۔۔ وہ برہان کی گاڑی پر نظر ڈالتے کراہ کر اپنی ہتھیلیاں دیکھنے لگی جو سرخ پڑ گئی تھی یہ تو شکر تھا چوٹ نہیں " آئی۔

نور العین تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ برہان جلدی سے باہر آیا اور نیچے بیٹھی نور کو دیکھتے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھی اور پھر سامان کو نیچے دیکھ کر جلدی سے "اٹھا کر بیگ میں ڈالنے لگی۔۔۔۔۔"

تب تک لوگ اسے پتا نہیں کیا کیا کہہ رہے تھے پر اسے فکر نہیں تھی ایک تو پیسے نہیں تھے دوسرے ان نوابزادے نے اچانک ہی آکر سارا نقصان کر دیا۔۔۔۔۔

آؤ میرے ساتھ کہاں جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ برہان کہہ کر گاڑی فرنٹ ڈور اسکے لیے کھولا۔۔۔۔۔"

نور نے پہلے اسے دیکھا اور پھر گاڑی کو۔۔۔۔۔

معاف کرنا ہماری اتنی اوقات نہیں۔۔۔۔۔ وہ تڑخ کر کہتی وہاں سے جانے لگی برہان کے ماتھے پر تیوریں پڑ گئیں۔

اور آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح غصہ ابکنے لگا۔۔۔۔۔

کچھ زیادہ ہی بولنے لگی ہو۔۔۔۔۔ اس کے تم کون میں کون والے انداز پر اسے آگ لگی اور اسے بازو سے پکڑ کر "زبردستی گاڑی میں بیٹھایا اور دروازہ بند کر کے خود دوسری طرف آگیا۔۔۔۔۔

نور العین مزید تماشا سلئے نہیں کر سکی کیوں کہ یہ مین روڈ تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

اب بتاؤ چوٹ تو نہیں آئی کہیں اور جا کہاں رہی تھی۔۔۔۔۔ گاڑی اسٹارٹ کرتے اسنے مصروفیت سے پوچھا۔  
برہان کی بات پر نور نے کوئی جواب نادیا اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ برہان نے اسکی ہٹ دھرمی پر دانت پیسے۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں نور۔ غصے سے وہ بولا پھر بھی ایسا لگا جیسے اپنے آپ سے سوال کیا ہو۔۔۔۔۔  
تم جواب کیوں نہیں دے رہی نخرے دیکھا رہی ہو۔۔۔۔۔ گاڑی ایک سائیڈ روکتے اسنے نور کے بازو سے پکڑ کر  
اپنے طرف رخ کیا اور دھاڑتے پوچھا۔۔۔۔۔

بچ گئی میں یہ کافی نہیں تمہارے جواب کیلئے۔۔۔۔۔ اسکی دھاڑ پر وہ بھی چیخی برہان نے حیرت سے اس ذرا سے غصے  
پر سہم جانے والی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔

اپنے بازو پر اسکے لمس سے دھڑکنوں میں شور سا مچ گیا اور ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔۔۔  
اسنے گھبرا کر اپنا بازو اسکے گرفت سے چھڑوا یا اور بغیر ایک سیکنڈ بھی بیٹھے وہ گروسری بیگ اٹھائے گاڑی سے نکلی  
نور واپس آؤ۔۔۔۔۔ وہ پیچھے سے غرایا پر نور ایک بھی سنے بغیر وہاں سے تقریباً بھاگتے ہوئے اس سے دور ہوئی۔  
۔۔۔۔۔

ڈیم فول۔۔۔۔۔ اسنے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

وہ منہ کھولے اس سیون اسٹار ہوٹل کے سامنے کھڑی تھی جو پوری جیسے کانچ کی بنی تھی۔۔۔۔۔ وہاں آتے جاتے امیر  
کبیر لوگوں کو دیکھتے اسکی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔

اپنی ٹوٹی ہمت کو باندھتے "اللہ" کا نام لیکر خشک لبوں پر زبان پھیرتی وہ قدم اٹھائے آگے بڑھی دل تو کر رہا تھا یہاں  
سے ہی دوڑ لگائے اور گھر میں جا کر دم لے۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے گلاس ڈور کو دھکیلتی اندر داخل ہوئی اور وہاں اسکا منہ مچھلی کی کھل اور بند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسے لگا وہ کسی دوسری ہی دنیا میں آگئی ہو۔۔۔ بہت خوبصورت تھی سیون اسٹار ہوٹل پر اس میں رہنے والے لوگ پتا نہیں کیسے تھے وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ اسنے صبح ہی اس آدمی کو کال کر کے ہاں کہا تھا اور ایک بار دیکھنے آنے کا کہا تھا تو اسنے اسے بے فکر رہنے کی تسلی دیتے ایڈریس سینڈ کیا۔۔۔۔۔

برہان سے ہوئی ملاقات کے بعد اسنے اور بھی ارادہ پکا کر لیا تھا اور کچھ دیر بعد ڈریس چینج کر کے یہاں پر تھی۔۔۔۔۔ اس شکیل نامی آدمی نے اسے کہا تھا کہ اسکی جب تسلی ہو جائے تو ریسپشن پر موجود لڑکی صرف اسکی وہاں موجود آفس۔ کا پوچھے اور وہ اسے جہاں جانے کو کہے گی وہیں آئے تاکہ وہ اس ہوٹل کے باس سے ملو اسکے۔۔۔۔۔

اور نور العین نے چار اطراف نظریں گھما کر اپنی تسلی لی۔۔۔۔۔

اب اتنے لوگوں میں مجھے کوئی کیا تکلیف دے سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ خود سے بولی اور خوش ہو کر سامنے ریسپشن پر موجود لڑکی کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

وہاں پہنچ کر اسنے شکیل نامی آدمی کا دیا ہوا کارڈ دیکھا یا تو اسنے نور العین کے چہرے کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

یہاں سے رائٹ جائیں اور فور تھ فلور پر روم نمبر 113 "وہ کہہ کر دوسرے وہاں موجود لوگوں کو جواب دینے اور" نور العین کچھ جھجھکتی آگے بڑھی۔۔۔۔۔

لفٹ سے نکل کر وہ فور تھ فلور پر آئی۔۔۔۔۔

وہاں بھی جدید ماڈرن قسم کی لڑکیاں اور لڑکے تھے شاید کپلز تھے۔۔۔۔۔

وہ ۱۱۳ تیر نامی روم نمبر کا ورد کرتے دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی کہ سامنے سے ایک روم سے نکلتے کمال صاحب پر گئی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

نور العین کا تو سانس بند پڑ گیا اور ہاتھ پیر کانپنے لگ گئے۔۔۔۔۔

اگر آج تایا ابو کی نظر پڑ گئی تو انہیں ایک اور موقع مل جائے گا ہمیں خاندان میں بدنام کرنے کا۔۔۔۔۔ وہ کانپتے ہاتھ "پیروں کے ساتھ پیچھے کو کھسکی۔۔۔۔۔

اور کمال صاحب نے جیسے ہی نظریں اٹھائی نور العین جھپاک کے ساتھ اپنے بائیں طرف موجود روم میں گھس گئی اور دروازہ بند کر دیا یہ تو شکر تھا کہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

نور العین "۔۔۔۔۔ کمال صاحب کو لگا وہ اچانک اندر گھسنے والی لڑکی نور العین ہے تو اسنے اسکی طرف حیرت سے قدم اٹھائے وہ یہاں اپنے ایک دوست سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔۔

اور اندر موجود دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی نور العین کی وحشت سے آنکھیں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑ، منہ کھولے سامنے کے منظر کو دیکھ رہی تھی جہاں بغیر شرٹ کے کالے لمبے بال اور گھنی داڑھی مونچھوں والا کوئی بچہ سال کا لڑکی ایک ماڈرن لڑکی کے کمر میں ہاتھ ڈالے روم کے بچوں بیچ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

آلف اور اس ٹینا نامی لڑکی نے اچانک اندر داخل ہوتی نور العین کو حیرت سے دیکھا۔ کتنی مشکل سے اسے موقع ملا تھا آلف کے پاس آنے کا وہ بھی ندیم کے سونے کے بعد پر اس لڑکی نے اچانک آکر اسکا موڈ کڑکڑا کر دیا۔۔۔۔۔

نور العین کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے اسنے شر مندہ ہو کر سر جھکایا۔۔۔۔۔

آلف کا غصے سے برا حال تھا۔ دل کر رہا تھا ابھی کھینچ کر اسے تھپڑ مارے کہ تین دن ہوش میں نا آئے۔

آؤٹ "۔۔۔ وہ دھاڑا۔ نور العین سہم کہ رہ گئی۔۔۔۔۔

نور العین "۔۔۔۔۔ کمال صاحب نے دروازہ ناک کرتے روم سے نور کو پکارا۔۔۔۔۔

سس۔۔ سوری۔ وہ۔۔ وہ۔۔ پلیز "۔۔۔۔۔ دبدباتی آنکھوں سے اسنے التجا کی۔۔۔۔۔

ناولہ: وحشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یونچ سنا نہیں۔۔۔ ٹینا ہر گزیہ چانس نہیں مس کر سکتی تھی تبھی آلف سے الگ ہو کر غرائی۔۔۔  
 بے بسی سے نور العین کے آنسوؤں رخسار پر پھسل آئے۔۔۔ اور اسنے دروازے کو دیکھا۔۔۔  
 پپ۔۔۔ پلیز صرف دو منٹ۔۔۔ اسنے ڈرتے آلف کو دیکھ کر کہا۔۔۔  
 آلف خاموش ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا جسکی ٹانگے بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔  
 سنو وہاں جائو۔۔۔ بھاری گھمبیر آواز پر نور نے سر اٹھایا تو سرخ گرے آنکھوں اسکا ٹکرائو ہوا، بدن میں سنسی سے دوڑ  
 گئی۔

وہ اسے باتھ روم کی طرف جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ نور نے کچھ خوفزدہ ہو کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔  
 نور العین میں جانتا ہوں اندر تم ہو باہر آؤ۔۔۔ کمال صاحب کسی کے جواب نادینے پر غصے سے بولا۔۔۔  
 اسے پورا یقین تھا وہ نور ہی تھی۔۔۔  
 آج تو اسے پکڑ کر ہی رہے گا اور اپنے بیٹوں کے سامنے پیش کرے گا اسنے سوچ لیا تھا۔  
 غصے سے بھری کمال صاحب کی آواز پر نور العین نے قدم پیچھے لیے۔۔۔  
 آلف اور ٹینا اسے دیکھ رہے تھے جو دروازے کے پیچھے کھڑے آدمی سے چھپ رہی تھی۔  
 اور نور العین سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے آگے کنواں تو پیچھے کھائی۔۔۔  
 یا اللہ میری مدد فرما اسکے لب پھڑ پھڑائے اور وہ دروازے کی طرف قدم اٹھانے لگی کہ اچانک پیچھے سے آلف نے  
 اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ وحشت سے پھیلی آنکھوں کے ساتھ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔۔۔  
 ٹینا اسکا دوپٹہ اٹھاؤ اور باہر جو بھی ہو اسے سے پوچھو کیا کام ہے۔ اسنے نور العین کو دروازے کی سائیڈ کرتے اسکا دوپٹہ  
 ٹینا کی طرف پھینکا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور نور العین اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کرتی ناکام ہو رہی تھی۔ اسکی پشت آلف کے چوڑے سینے سے لگی تھی۔ قد میں چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ اسکے لمبے قد اور مضبوط بازوؤں میں چھپ سی گئی تھی۔

ٹینا نے ایک کھا جانے والی نظر نور پر ڈالکر اسکا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھولا۔

کیا ہے۔۔؟ وہ غصے سے کمال صاحب سے بولی۔

کمال صاحب نے اسکے دوپٹے کو دیکھا اور پھر اسے۔۔

کیا ابھی اس روم میں آپ داخل ہوئی تھی۔۔؟ انہوں نے پوچھا۔

ہاں کیوں کوئی کام ہے آپکو۔۔؟ اسنے برواچکا کر جواب دیا۔

نہیں سوری بیٹا میں سمجھا میری بیٹی ہے اسکی شکل آپ سے ملتی ہے بہت تو غلط فہمی ہو گئی۔۔۔ معذرت کرتے کمال۔

صاحب نے ایک نظر اسکے پیچھے روم میں کے سامنے دیکھتے حصے پر ڈالکر وہاں سے چلا گیا تو ٹینا نے غصے سے دروازہ بند کیا

شاید غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔ کمال صاحب بڑبڑائے اور اپنی آج کی نئی ڈیل کو سوچتے مسکرا کر لفٹ میں داخل ہو گئے۔

ٹینا نے دروازہ بند کرتے پہلے دوپٹہ آلف کی جانب نور العین پر پھینکا پروہ اپنے حواس کھو چکی تھی اور آلف کے بازوؤں میں

جھول رہی تھی۔۔

لو شروع ہو گیا ان مڈل کلاس لڑکیوں کے ڈرامے۔۔ ٹینا نے آلف کی بازوؤں میں اس دلکش سی چھوٹی لڑکی کو بے ہوش

دیکھ کر بیزاریت سے کہا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

آلف اس پر ایک نظر ڈال کر نور العین کو بیڈ پر ڈالا اور اسکے اوپر کفر ٹرڈالا۔

تم اسے باہر پھینکو اب۔۔ ٹینا اسے بیڈ پر دیکھ کر خود اٹھ کھڑی اور تلخ لہجے میں بولی۔

اسے ہوش آنے دو۔ آلف نے نور العین کے معصوم چہرے کو دیکھتے کہا۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

واٹ! اگر اسے رات تک ہوش نہ آیا تو کیا اپنے پاس رکھو گے۔ کہیں اسکے حسن کو دیکھ کر نیت تو نہیں خراب ہو گئی۔" وہ جل کر بولی

نہیں۔۔! اسکے پاس بیگ ہے وہاں سے اسکے گھر کا ایڈریس لے لیں گے۔۔ ٹینا کی بات پر اسکا جراتن گیا۔۔" اور دوسری طرف بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ کو اٹھا کر پہنتے بولا۔ جو وہ سونے سے پہلے ہمیشہ اتار کر سوتا تھا اب بھی سوراہا تھا کہ اچانک ٹینا آگئی اور وہ اسکے گلے میں پڑ گئی۔ ویسے وہ چاہتا بھی یہی تھا۔

اسکا کام آسان کر دے۔۔

ٹینا نے آگے بڑھ کر بٹن بند کرتے اسکے ہاتھ نیچے میں ہی روک لیے۔۔ تو آلف نے اسکے چہرے کو دیکھا جہاں آنکھیں بہت کچھ بول رہی تھیں۔

پھر اسے نور العین کو دیکھا جو بیڈ پر بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ ٹینا واپس اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی پر آلف نے گردن گھما کر نیچے میں ہی اسکے ہاتھ روک دئے۔

وہ بیہوش ہے ڈارلنگ۔۔ سرگوشی میں کہتی اسکے ہاتھ تھام لیے کہ اچانک دھاڑ سے روم کا دروازہ کھلا اور ندیم اندر داخل ہوا۔

ٹینا ایک دم گھبرا کر آلف سے دور ہوئی اور حیرت سے ندیم کو دیکھنے لگی جو اسکا بوائے فرینڈ تھا جسکے ساتھ وہ پاک آئی تھی۔ آلف نے اپنی شرٹ جھٹک کر بٹن بند کیے۔

مجھے تم پر پہلے ہی شک ہو گیا تھا دو کھے باز۔۔ ندیم نے آگے بڑھ کر ٹینا کے شولڈر کٹ بالوں کو مٹھی میں جکڑا اور غصے سے دھاڑا وہ کراہ کر رہ گئی۔

تم غلط سمجھ رہے ہو ندیم ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کرتے وہ درد سے بولنے کی کوشش کرنے لگی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

غلط تو میں پہلے تمہاروم میں چلو صحیح تمہیں میں سمجھا دوں گا۔۔۔ اسے دروازے کی طرف دھکیلتے وہ غرایا اور خاموش " کھڑے آلف کی جانب بڑا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے بچ کرنے کی۔۔۔ آلف کی کالر کی جانب ہاتھ بڑھاتے وہ دھاڑا جب بچ میں ہی آلف " نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔

یہ میرا روم ہے میں تمہارے کمرے میں نہیں گھسا، اور دوسری بات میں سوراہا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ کو جھٹکتے وہ بولا تو " ندیم۔ نے بیڈ کی جانب دیکھا اور وہیں ساکت ہو گیا۔

بلا سنڈ بیوٹی " وہ بڑبڑایا اور پھر آلف کو دیکھنے لگا جو نا سمجھتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

یہ۔۔ یہ "۔۔ وہ بغیر کچھ کہے روم سے نکلا۔۔ ٹینا بھی اسکی پاگلوں والی حالت کو دیکھتے اسکے پیچھے ہوئی۔۔ " انکے جاتے ہی آلف نے روم لاک کیا اور ایک نظر نورالعیین پر ڈالی۔۔ پھر ٹیبل کے قریب رکھی موبائل اٹھائی۔۔

ہاں سعیر کام ہو گیا، مجھے یقین ہے ندیم سے بات بلیک کنگ تک ضرور پہنچ جائے گی کہ بلا سنڈ بیوٹی کراچی میں ہے "۔۔ " آہستہ سے بات کرتا وہ نورالعیین کے قریب آیا اور پاس بیٹھا۔۔

موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اسنے مسکرا کر نور کے چہرے پر بکھریں لٹے ہٹائیں اور اسکی گھسنی پلکوں کو دیکھا۔۔ "تھینکس آنے کیلئے"۔۔ کہہ کر اسنے پانی کا گلاس اٹھایا اور اسکے چہرے پر چھینٹیں ماریں۔

اٹھو لڑکی "۔۔ اسکی پلکوں میں حرکت دیکھ کر اسنے اسکی گال تھپکائی۔۔۔

بھاری آواز پر کچھ نا سمجھتی نورالعیین آنکھیں کھولنے لگی۔۔

پر خود پر جھکے اس اجنبی کو دیکھ کر اسکے منہ سے چیخ نکلی کہ اس سے پہلے ہی آلف نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔۔

شش۔۔ اٹھو اور اپنے گھر جاؤ آئندہ میں تمہیں یہاں نا دیکھوں ورنہ ابھی تو چھوڑ دیا پر دوبارہ "۔۔!! اس پر جھکے ہی " وہ کہنے لگا اور نورالعیین خوف سے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھنے لگی۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

آئندہ کبھی کسی کے روم میں گھسنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔ اس کے پھولے گال پر انگلی رکھ کر کہا اور اس کے پاس سے " اٹھ کر باتھ روم میں بند ہو گیا تاکہ وہ بغیر خوفزدہ ہوئے وہاں سے نکل جائے۔۔

سانسیں بند کیے پڑی نور العین اسے جاتے ہی ایک دم اٹھی اور اپنے اوپر سے کمفرٹ ہٹا کر اپنے گرد دوپٹہ ٹھیک کرتی بیڈ سے جلدی اٹھی پاس پڑے جوتے پہن کر ایک ہی سانس میں اس کے روم سے باہر بھاگی اور ہوٹل سے باہر آ کر ہی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا۔۔ اور۔۔ اور یہ آدمی وہ لڑکی۔۔۔ اس کا آنسو پھسل کر گال پر گرا۔۔۔ " کہ اسے اپنا پرس یاد آیا۔۔

افف اسے تو میں اس آدمی کے روم میں ہی چھوڑ آئی۔۔۔ اس نے مڑ کر اس بلڈنگ کو دیکھا۔۔ اور نفی میں سر ہلاتے " وہاں سے بھاگ نکلی۔۔

آلف کے حکم کے مطابق شکیل نور العین کے پیچھے ہی تھا اسے صحیح سلامت گھر چھوڑ کر واپس آئے۔۔ آلف جب روم سے باہر نکلا تو کمرے میں اس کے ناپا کر مسکرا دیا۔۔

وہ چلتا بیڈ کے قریب آیا کہ اچانک اس کے نور العین کی پرس کی یاد آئی تو اس نے دروازے کی سائیڈ پر دیکھا جہاں اس کا بلیک کلر کا پرس پڑا تھا۔۔

اس نے چل کر وہاں سے پرس اٹھایا اور دیکھتے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

تمہاری طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔ سیر لاؤنچ میں داخل ہوتے سر پکڑے بیٹھی حور العین کو دیکھتے پوچھا۔۔ " حور العین نے جلدی سے سیر آواز پر دبائی آنکھیں اٹھائی۔۔

کیا ہوا ہے عین۔۔۔؟ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر فکر مندی سے پوچھا۔۔

حور العین نے منہ کھولا ہی تھا کہ پیچھے کچن سے آتی مسکان بولی "حور العین کو سر میں درد ہے تو میں یہ کافی بنا کر لائی ہوں سو جا درد کم ہو جائے۔۔ اس نے کہتے کافی کا کب سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

سعیر نے اسکی بات پر غصے سے اسکی جانب دیکھا مسکراتی مسکان کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر

--

کیسے درد پڑا سر میں، میں تو صبح اسے ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا؟"۔ وہ اٹھ کر مسکان کے مقابلے آیا وہ قدم پیچھے ہٹا گئی۔"

وہ۔۔ وہ سعیر۔۔ اسے سمجھ نا آیا کیا کہے تبھی ڈرتی پیچھے ہو رہی تھی۔۔"

بتاؤ۔۔۔ وہ دھاڑا مسکان تو مسکان حور العین بھی خوفزدہ ہو گئی۔۔"

سعیر مینے کچھ نہیں کیا وہ اچانک اسے درد ہونے لگا۔۔۔ خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر کر اسنے صفائی دی، اب کیا

بتاتی کہ وہ اتنی نازک مزاج تھی کہ ایک دن اس سے بات کرنے سے یہ حال تھا۔۔

سعیر نے اسکے جھوٹ پر لب بھینچ کر اسے وارن کیا۔۔۔

تمہارا صرف کام اسکے ساتھ رہنا تو اس پر پورا دھیان دو۔۔۔ مسکان نے جلد سے سر ہلایا اور اسکے "جائو یہاں سے"

"کہنے پر چلی گئی۔۔

کھانا کھایا تمنے عین۔۔۔؟ بازو سے پکڑ کر اسے اٹھاتے پوچھا۔"

وہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی زور شور سے سر ہلانے لگی۔۔ سعیر اسکی حرکت کو دیکھ کر مسکرایا اور ساتھ لیکر روم میں آگیا

تمہیں ہماری ڈیل یاد ہے نا۔۔۔ روم میں آکر اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسے خود کے قریب کر پوچھا۔۔"

ہہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ یاد ہے۔۔۔۔۔ حور اسکے اچانک قریب آنے پر سینے پر ہاتھ رکھ کر چہرہ دوسری طرف موڑ گئی۔۔۔۔۔"

پراسکی تیز سانسیں گردن پر محسوس کرتی وہ سہم گئی۔۔

سعیر اپنے بازو میں اسکی کپکپاہٹ محسوس کر کے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جو زرد پڑ گیا تھا۔۔

آؤ تمہیں سر درد کی دوائی دوں پھر آرام کرنا جب تک میں فریش ہو جاؤں۔۔۔ اس سے الگ ہو کر وہ بولا تو حور نے

اپنا رکاسانس بحال کیا۔۔۔

وہ ہر اسماں اسکے بٹھانے پر بٹھ گئی۔۔۔ ہر ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صحیح ہے حور اس طرح سے جلد آزادی ملے گی۔۔۔ اسنے دل میں سوچا اور ہاتھ کی مٹھیاں بھیںچلیں۔۔۔۔۔"

سعیر نے اسے دوائی کھلا کر تیکے پر اسکا سر رکھ کر اسکے اوپر کمفرٹر ڈالا۔۔

حور العین جلدی سے اسکی طرف سے کروٹ بدل گئی۔۔

سعیر اسکی پشت پر بکھرے بال دیکھ کر مسکرایا اور وارڈروب سے اپنا ڈریس نکالنے لگا۔۔

کیونکہ کوٹ کے اندر پہنی شرٹ پر کہیں کہیں خون کی نشان لگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ دونوں کچن میں آگئے تھے اور حور العین کو ڈر لگ رہا تھا پتا نہیں کیسا بنے گا اور وہ کر بھی پائے گی کہ نہیں۔۔

شروع کریں۔۔۔۔۔ شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتے اسنے پوچھا۔۔

حور العین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

اور اپنے کھلے بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔۔

رہنے دوا نہیں۔۔۔۔۔ سعیر نے اسکے باندھتے دیکھ کر ہاتھ روک لیے۔۔۔

اور حور العین آہستہ سے پیچھے ہوئی۔۔

کیا بناؤ گی آج۔۔۔۔۔ ایپر ن اٹھالتے پوچھا اور ایک خود باندھنے لگا دوسرے حور العین کا رخ اپنی طرف کرتے باندھنے

لگا۔۔ اور حور العین وہ پوری اسکے حصار میں آگئی تھی۔۔

بس سانس روکے کھڑی رہی، اسکی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔

تمنے بتایا نہیں کیا بناؤ گی عین؟ ایپر ن باندھ کر اسے اپنی سحر انگیز حصار سے آزاد کیا اور ایک بار پھر پوچھا۔۔

مم۔۔۔ مجھے پتا نہیں۔۔۔۔۔ "سانسوں میں اسکی پرفیوم کی خوشبو پر وہ اپنا سانس بحال کرتے بولی اور ہاتھ مروڑنے لگی"

سعیر نے اسکے جواب پر برواچکائے۔۔

تو پتا کرو! اگر آزادی چاہے۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر خود رات کیلئے ڈرن بنانے لگا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور پریشان کاؤنٹر سے پیٹھ لگا کر سوچنے لگی کہ کیا کرے اسے تو کچھ آتا نہیں تھا وہ تو صرف اپنی ماں کے ساتھ ہلکا پھلکا کام کر لیا کرتی جیسے کوئی چیز پکائی اور وہ ساتھ کھڑی رہتی تو ٹیسٹ کر کے انہیں ذائقہ بتاتی۔۔

اور اسے نام آتے تھے کچھ کچھ، اب کیا کرے۔۔ وہ اپنا نچلے لب دانتوں میں دبائے عجیب عجیب ریسپی سوچنے لگی۔۔۔ سبزی والا چاٹ کیسا رہے گا، جیسے ملائی چاٹ فروٹ چاٹ اور سبز چاٹ۔۔ اسنے چٹکی بجائی پاس ہی کھڑا سعیر اسکی "مسکراہٹ اور چٹکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

پتا ہو گیا۔۔۔؟ بیسن اسکی ناک پر لگاتے پوچھا۔۔۔

ہاں پر میری طرف سے ہے۔۔۔ حور سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔۔۔

تمہاری طرف سے مطلب۔۔۔ وہ نا سمجھی سے بولا۔۔۔

مطلب یہ کہ کھانا مجھے بنانا ہے، آپنے صرف ٹیسٹ کرنا ہے، تو آپ صرف ٹیسٹ کر کے بتائیں گے باقی کوئی آواز یا "روک ٹوک نہیں، منظور۔۔۔!!"۔۔۔ اسنے ہاتھ آگے کیا ملانے ڈیل کیلئے۔۔۔

منظور ہے۔۔۔ سعیر نے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر کھینچا اور گھما کر اپنے آگے کھڑا کیا۔۔۔

حور العین اسکے کھینچنے پر اچانک سے گرتے گرتے بچی ایسا سے لگا۔۔۔ اور اسکی سینے سے اپنی پشت کو دور کرنے کی کوشش کرتی نروس ہو گئی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کیا ہے سع۔۔۔ سعیر۔۔۔۔۔ وہ کاؤنٹر پر ہاتھ رکھ کر آگے کو کھسکی پر وہ بالکل اسکے حصار میں تھی۔۔۔

یہ تمہاری ہیلپ ہے، ظاہر ہے تمہاری ہیلپ مجھے کرنی ہے نا۔۔۔ اسکے آگے رکھے کچھ بالوں کو انگلی کی مدد سے پیچھے کرتے آہستہ سے بولا۔۔۔

حور العین کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہو گئی اور اسکے لب کا نپنے لگے پر دوسری طرف کیسے فرق پڑتا تھا۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیا سوچا ہے پہلے دن اپنے شوہر کو کھلانے کیلئے "؟۔۔۔ سامنے سے اپنے بنانے کیلئے کالی گئی سبزیاں ہٹا کر اس " سے پوچھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

!! اپنی ہتھیلیاں آپس میں رگڑتے وہ جھجھکتے بولی "سبز چاٹ"۔۔۔"

سعیر نے حیرت سے اس کے سر کو دیکھا۔۔

!! یہ کون سی ڈش ہے عین۔۔۔"

حور العین شرمندگی سے لب کاٹنے لگی۔۔ جو سرخ ہو گیا تھا۔۔

مینے کہا تھا مجھے بنانا ہے۔۔۔ اس نے اپنی ڈیل یاد دلائی۔۔۔"

او کے پر بتاؤ کیا ڈالنا ہے اس سبز چاٹ میں۔۔۔ اس کی بات سے اگیری کرتے بولا۔۔۔"

حور العین مسکراہٹ دبا کر بولی "سبزی، کریم، اور چاٹ مصالحہ۔۔۔"

اس کی بات سن کر سعیر کا دل کیا قہقہہ لگا دے پر ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کی ہمت ٹوٹ جاتی۔۔

اوہ فروٹ چاٹ کا بھائی سبز چاٹ رائٹ۔۔۔ اس نے اس کے بتائی گئی اشیاء نکال کر دیں اور غیر سنجیدہ سے بولا۔۔۔ حور سر ہلا "کر رہ گئی۔۔۔"

وہ تو سعیر کے اتنے قریب ہونے پر گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ یہ رہیں سبزیاں۔۔۔ سعیر فریق سے سبزیاں نکال کر کائونٹر پر رکھیں۔۔۔ اس کے دور ہوتے ہی حور العین "سائیڈ ہو گئی۔۔۔"

سعیر نے اسے جگہ سے دور کھڑا دیکھ کر مسکرایا اور اپنی بھوری آنکھوں میں سر دپن پر ایک پل کو موندیں اور پھر کھول کر اسے دیکھا۔۔

تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی عین۔۔۔۔ اس کے بازو سے پکر کر واپس اپنے برابر کیا اور اسے گھما کر چھڑی ہاتھ میں دی "اور حور العین نے ابھی پلکیں بھی نہیں جھپکی تھی واپس اس کے حصار میں آ کر سانس روکتی رہ گئی۔۔۔"

تو پھر۔۔ پھر میں یہ ڈش کیوں بنا رہی ہوں۔۔۔ اس کے سخت ہاتھ کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش "کرتی مری ہوئی آواز میں بولی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے سوال پر سعیر اسکے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھی اور اسکی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار مضبوطی سے ڈال لیا۔۔۔  
تمہیں اپنے قریب کرنے کیلئے۔۔۔ اسکے کان میں سرگوشی سے بولا کہ حورالعین کو فریز کر دیا۔۔۔"  
مم۔۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی، مجھے جانا ہے۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی "  
جانا ہے تو اپنی قسمت آزمائو کو کنگ پر۔۔۔ چھڑی کی نوک سے اسکے آنسوؤں گال سے صاف کرتے حور کی سانس روک "  
گیا۔۔۔

پپ۔۔۔ پر آپ کہہ رہے تھے کہ میں۔۔۔ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی اور اس پر سعیر کی گرفت سے اپنے نچلے "  
لب پر چھڑی کی نوک کو رکھتے دیکھ کر وہ مزید کچھ بول ہی ناپائی۔۔۔  
کاٹیں۔۔۔؟؟ بھاری سرگوشی پر اسکی روح کانپ کر رہ گئی اور آنکھیں وحشت سے پھیل گئی۔۔۔"  
کک۔۔۔ کیا۔۔۔؟؟ اسکی آواز حلق میں دب گئی۔۔۔"  
سبزی۔۔۔ اسکے گال پر اسنے لب رکھ وہ بولا اور کمر سے ہاتھ ہٹا کر کائوٹر پر رکھے۔۔۔"  
حورالعین کی دماغ میں کچھ یادیں تازہ ہوئی جن پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔  
اسے اس بات کا یقین کرنا چاہیے کہ وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتا، ناب ناپہلے۔۔۔۔۔  
اگری۔ یہ برابنا تو۔۔۔۔۔ سعیر کی ہاتھوں کی گرفت میں اپنے ہاتھوں سے سبزی کاٹتے ہوئے اسنے سوچا۔۔۔۔۔"  
پھر جواب جو اندر سے آیا اس پر ناک چڑھا کر رہ گئی۔۔۔

وہ سوچوں میں گم کام کر رہی تھی کہ سعیر نے اچانک اسکے منہ میں کھیرے کا ٹکڑا ڈالا وہ گھبرا گئی۔۔۔۔۔  
انہیں کس تم کروگی یا میں کروں۔۔۔۔۔ سبزی کاٹ کر اسنے پوچھا۔۔۔"  
حورالعین کی تو جیسے دل کی مراد بن آئی۔۔۔۔۔ آپ کر لیں۔۔۔۔۔ وہ جلد سے بولی اور وہاں سے سائیڈ ہونے لگی جب پھر  
اسکا بازو اسکے گرد آگیا۔۔۔

ٹھک ہے۔۔۔۔۔ وہ مصروف سا بولا اور حورالعین دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کائی گئی سبزیاں اور کریم چیچ سے حور کا ہاتھ واپس سے پکڑ کر ملاتے وہ ایک بازو اسکے گرد ہی رہنے دیا۔  
 مصالحہ تم ڈالو گی یا میں "۔۔۔؟ پھر سے پوچھا گیا۔ اور حور العین کا دل کیا اپنا سر پھاڑ دے پر آہستہ سے بولی۔۔۔"  
 آپ "۔۔۔ اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر مصالحہ ڈالا۔۔۔۔۔"  
 ہو گیا اب "۔۔۔ اسے وہیں کھڑا دیکھ کر حور العین بولی۔۔۔۔۔"  
 ہمم "۔۔۔ وہ سر ہلا کر اس سے دور ہوا اور اسے پکڑ کر اسکے اور اپنے ہاتھ واش کیے۔۔۔۔۔"  
 تم سیدھا ڈاننگ ٹیبل پر جانو میں آتا ہوں "۔۔۔ اس کا اپرن کھولتے اسکے گال تھپتھا کر اسے سامنے کیا۔۔۔۔۔"  
 اور حور العین سر ہلا کر کچھ دوری پر موجود ڈاننگ ٹیبل پر آئی۔۔۔  
 اور ایک چیئر کو ہاتھ کی مدد سے پیچھے کھسکا کر اس پر بیٹھ گئی۔۔۔ تب تک سعیر کی نظریں اس پر ٹکی رہیں۔۔۔  
 وہ صرف دو بار ڈاننگ ٹیبل پر آئی تھی۔۔۔ اور اسے یاد ہو گیا کہ وہ کہاں ہے۔۔۔  
 اس نے سیدھا کہا تھا پر وہ سائیڈ پر تھی۔۔۔  
 اسے سبز کی اس چاٹ کا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اور نا ہی وہ کسی دوسرے کے ہاتھ کا کھانا کھاتا تھا پر پتا نہیں کیوں حور العین کو  
 کہہ دیا کھانا بنانے کا۔۔۔  
 وہ سوچتا سنجیدگی سے اپنے اور اسکے لئے کچھ اور بنانے لگا تھا۔۔۔  
 کیونکہ اسکے چاٹ کو ٹیسٹ کرنے کے بعد کھانے کی سخت ضرورت پڑنے والی تھی۔۔۔  
 نور کیا ہوا ہے بیٹا تم۔ جب سے آئی ہو پریشان ہو "۔۔۔ زگھس بی نور کے مر جھائے چہرے کو دیکھتے بولی۔۔۔"  
 دونوں اس وقت ڈنر کر رہی تھیں۔۔۔۔۔  
 آں۔۔۔ کچھ نہیں بی صرف سر میں درد ہے "۔۔۔ نور بی کی آواز پر ہوش میں آتی نفی میں سر ہلا کر کر پھیکی سے مسکراہٹ "۔۔۔  
 کے ساتھ بولی۔۔۔۔۔

بیٹا تو پھر مجھے بتا یا کیوں نہیں "۔۔۔ زگھس بی پریشان سی اسکے سرخ چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"



ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

نہیں بی اتنا زیادہ نہیں ہے اور ابھی تو بہت زیادہ کم ہو گیا ہے میں آرام کروں گی ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔ نیپکن سے " ہاتھ منہ صاف کرتی چیئر کھسکا کر اٹھی۔۔

نور کچھ کھا تو لو پیٹا دن بے دن کھانا کم کھانے لگی ہو بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔۔ بی فکر مندی سے بولی۔۔

نہیں بی سچ میں اب پیٹ میں جگہ نہیں۔۔۔۔ وہ انکار کرتی بولی کہ بیل بجی۔۔۔

میں دیکھتی ہوں کون ہے۔۔۔۔ وہ کہہ کر دروازے کی طرف چلی گئی۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے ہی داد کو تھکی حالت میں پایا۔۔۔۔

داد۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی اور داد بھی اسے دیکھنے لگا اور دیکھتا رہا۔۔۔۔

تم یہاں، اس وقت۔۔۔۔؟ دوپٹہ ٹھیک کرتے وہ بولی۔۔۔

بس رہا نا گیا۔۔۔۔ وہ اندر داخل ہو گیا جانتا تھا وہ آنے نہیں دے گی۔۔۔

تم اندر کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔ اسے جاتے دیکھ کر وہ پیچھے سے مصنوعی غصے سے بولی۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے ظالم۔۔۔۔ اسنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے معصوم صورت بنائی اور نور نے دانت پیسے۔۔۔۔

تو کیا گھر میں کھانا نہیں ملتا جو یہاں آگئے ہو بھیک مانگنے۔۔۔۔ دروازہ بند کر کے وہ پیچھے آتے بولی۔۔۔

یہی سمجھ لو۔۔۔۔ وہ اسکی چھوڑی ہوئی چیئر پر بیٹھ کر پلیٹ میں بچے ہوئے چاول کھانے لگا۔۔۔۔

اور یہ دیکھ کر نور کو سچ میں غصہ آگیا، نرگس بی مسکرا کر اٹھی اور نور کیلئے چائے بنانے چلی گئی۔۔۔

تم ہمیشہ میرا جھوٹا کیوں کھاتے ہو۔۔۔۔؟ وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر خشکیں نظروں سے گھورتے بولی۔۔۔

داد نے پہلے اسے اور پھر کچن کی طرف دیکھا۔۔۔

عادت ہو گئی ہے تیرا جھوٹا کھانے کی میری بونی۔۔۔۔ وہ آہستہ سے کہہ کر پھر پلیٹ میں چاول ڈالنے لگا۔۔۔

بس کرو پھٹ جاؤ گے۔۔۔۔ وہ پلیٹ سامنے سے ہٹا کر طنزیہ بولی۔۔۔

داد نے بیچارگی سے دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ستم ہے تیری خوئے خشمگیں پر ٹک بھی دلجوئی  
دل آزاری کی باتیں کرتو دلداری کو کیا جانے

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر بولا تو۔۔۔ نور جھک کر جوتا اٹھانے لگی۔۔۔ اور داد قہقہہ لگا کر وہاں سے چھت کی طرف بھاگا  
داد کمینے باہر نکلے مینے کہا تھا نا کہ ہمارے گھر میں نا آؤ۔۔۔ وہ پیچھے پیچھے بھاگتی چیخ رہی تھی اور داد چھت پر آکر دیوار  
سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔

داد جانو یہاں سے۔۔۔ پائوں میں جوتی پہن کر وہ اسکے سامنے آئی۔۔۔  
تم برہان بھائی سے کیا بات کر رہی تھی روڈ پر۔۔۔؟ داد نے اسکے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔۔۔  
نور نے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے برواچکائے "تم سے مطلب۔۔۔"  
تم جب اسکی گاڑی میں جاسکتی ہو تو میں کیوں نہیں گھر میں آسکتا نور۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر اسکے سامنے آیا  
جاسوسی کر رہے ہو میری؟ نور غصے سے بولی۔۔۔

نہیں دوستوں کے ساتھ جارہا تھا تو دیکھ لیا۔۔۔۔۔ اسنے کہہ کر کندھے اچکائے۔۔۔ وہاں دوسرے گھروں کی  
چھتوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا چھوٹا سا تو اسنے زبردستی بیٹھیا گاڑی میں۔۔۔۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی صفائی دینے لگی۔۔۔  
تمہارا منہ کیوں سرخ ہے۔۔۔؟؟ داد اسکے سرخ منہ کو دیکھ کر پریشانی سے بولا۔۔۔  
نور اسکے اچانک سوال پر اپنے منہ پر اس آدمی کا مضبوط ہاتھ محسوس کرتی گھبرا گئی۔۔۔ پورے جسم میں سنسنی دوڑ گئی  
کچھ نہیں سر میں درد تھا بس۔۔۔۔۔ وہ اسکے سامنے ہٹ کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔۔  
پر تمہارا منہ۔۔۔۔۔ "وہ کچھ کہتا"

جب نرگھس بی چائے لیکر آئی تو موضوع بھی بدل دیا، نور نے ٹرے لیکر وہاں موجود ڈیبل پر رکھی۔۔۔  
شکریہ لی۔۔۔۔۔ داد کب اٹھتا بولا۔۔۔ تو وہ مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد ہیلپ کرو گے ایک "۔۔۔۔ وہ چیئر پر بیٹھتی بولی۔۔۔۔"

داد نے نا سمجھی سے دیکھا "کونسی"۔۔؟؟

مجھے ایک بار حور العین سے ملنا ہے "۔۔ وہ گہرا سانس لیکر بولی۔۔۔"

اور داد کو حیرت ہوئی "پاگل ہو گئی ہو جانتی ہو وہ کس کے گھر ہے"۔۔؟؟ اسے اسکی دماغی حالت پر شک ہوا۔۔۔

داد ایک تو تم ڈرا چھوڑ دو بزدل انسان، مجھے سخت نفرت ہوتی ہے جب تم اسے ڈرتے ہو "۔۔۔ وہ اپنی نفرت کا اظہار

کرتے بولی اور اسکے لفظوں پر داد کا چہرہ تاریک ہو گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ "اور وہ سر جھکا گیا" پر کچھ بھی ہو میں تمہیں یہ رکس اٹھانے نہیں دوں گا ہر گز بھی نہیں

قطع بولا۔۔

داد وہاں میری بہن ہے "۔۔۔؟؟ کپ ٹیل پر پٹچ کر چڑ سے بولی۔۔۔"

پر وہاں تمہیں اپنا جیجو نہیں ملے گا "۔۔۔۔" اور ویسے بھی میں پاپا کے ساتھ ایک میٹنگ میں لاہور جا رہا ہوں "۔۔۔"

اسنے اپنے ہاتھ اٹھائے۔۔

نور گہرا سانس لیکر خاموش ہو گئی۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ کرو اپنے کام "۔۔۔۔ اور بول کر وہاں سے نیچے جانے لگی۔۔۔"

کہاں میں ابھی یہاں بیٹھا ہوں "۔۔۔۔ داد کھڑا ہو کر بولا۔۔۔"

بیٹھے رہو، میرے سر میں درد ہے اور میں سونے جا رہی ہوں "۔۔۔۔ وہ کہہ کر سیڑھیاں اترتی اپنے روم میں بند ہو گئی

پچھے داد مایوسی سے بیٹھ گیا۔۔۔

کاش میں خود کو بدل سکتا "۔۔۔۔ ایک آہ سے وہ آسمان کو دیکھتے بولا۔۔۔ اور مسکرا کر نور العین کے آدھے چائے کے

کپ کو دیکھا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔۔

اندر روم میں بیڈر لیٹی نور العین سعیر کے گھر کا سوچنے لگی کہ جائے مانا۔۔۔

حور دعا کرو میں کچھ کرو سکوں"۔۔۔ وہ کہتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

\*-----\*

وہ چیخ سے اپنا بنایا سبز چاٹ منہ میں ڈالتے ہوئے برے برے منہ بنا رہی تھی۔۔۔۔

"کھینچی۔۔۔ مجھے نہیں کھانا یہ۔۔۔ حور کی برداشت کی حد جب پار ہوئی تو اس چاٹ کو آگے سے کھسکا کر وہ بولی۔۔۔"

میں خود بھی نہیں کھا سکا۔۔۔ سعیر نے ڈرم اسٹک منہ میں ڈالتے کہا تو حور کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ میں سمجھی اچھا بنے گا۔۔۔ شرمندگی سے گھٹی آواز میں بولی چہرے پر مایوسی تھی۔۔۔

اب کیا کھائے۔۔۔ بھوک اسکے پیٹ کو نچوڑنے لگی تھی۔۔۔

یہ لو "سعیر نے اسکے سامنے کھانا رکھا تو حور صرف دیکھانے کیلئے منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔"

جب اپنے کھانا نہیں تھا تو مجھ سے بنایا کیوں۔۔۔۔۔ وہ چڑ کر بولی۔۔۔۔

کھانا کھائیں۔۔۔ ہاتھ روک کر اسنے سنجدہ سے پوچھا حور شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔۔

اسکے کھانے پر سعیر بھی کھانے لگا۔۔۔۔

ٹائٹ سوٹ پہنے وہ بیڈ کے کنارے پر پڑی تھی۔۔۔ اسکا نائٹ ڈریس سلک کے ٹرائوز اور شرٹ کی ڈیزائن پر تھا

\_\_\_\_\_

رات کے تقریباً دو بج رہے تھے پر حور العین کی آنکھوں سے نیند کو سودور تھی۔۔  
کروٹ پر کروٹ بدلتی وہ تھک گئی تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سونے سے پہلے سعیر نے اسے پانی کا بتایا تھا کہ سائید ٹیبل پر رکھا ہے۔۔۔ حور نے ہاتھ بڑھایا تو اسے گلاس مل گیا اور احتیاط سے اٹھا کر پانی پینے کے بعد واپس اپنی جگہ پر رکھ دیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ لیٹ گئی تو پاس پڑے وجود کا خیال آیا اور اسکے ساتھ ہی اپنے نچلے لب پر چھڑی کی نوک۔۔ وہ جھر جھری لیکر رہ گئی۔۔۔

پھر کافی دیر ایسے ہی پڑی رہی۔۔ نور اور بی کا سوچتے۔۔ اسکے ساتھ برہان داد کی بھی یاد آنے لگی۔۔۔ سب کتنے ساتھ خوش تھے کچھ بھی تھا پر ایک فیملی کی طرح تھے۔۔۔

کاش میں نور سے مل سکتی اب تو مجھ چاہتی ہے کیسے لاسٹ ٹائم مجھ پر اسکی محبت آشکار ہو گئی تھی "۔۔۔ سوچتے"

ہوئے اسنے کروٹ بدلی تو ہاتھ سیدھا تکیے کے بجائے پاس پڑے سعیر کے چہرے پر گیا۔۔۔۔۔

حور اپنے ہاتھ کو تکیے کے بجائے اچانک سعیر کی شیو پر دیکھ کر ڈر گئی اور جلد سے کھینچ لیا۔۔۔۔۔

اسکی دل کی دھڑکنے دھول کی طرح بجنے لگی تھیں۔۔۔۔ اور سانس بھی پھول گیا جب اپنے ہاتھ پر تیز گرم سانس محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچ کر وہی ہاتھ دل پر رکھے پڑی رہی اسے لگا وہ جاگ گیا ہو گا۔۔۔۔۔ پر پھر کافی دیر کے بعد بھی کوئی آواز یا

حرکت نہیں ہوئی تو اسنے گہرا سانس خارج کیا اور آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

سعیر کی دو بھوری آنکھیں دلچسپی سے اس کی ایک ایک حرکت پر تھی۔۔۔۔۔

گھنی مونچھو تلے عنابی لبوں پر مدہم سی مسکراہٹ۔۔۔۔۔

حور کا دل پھر سے شور مچانے لگا اسکے چہرے کو دیکھنے کیلئے اور وہ مسلسل نفی کر رہی تھی۔۔۔۔۔ دل چاہتا ہاتھ بڑھا کر اسکے

ایک ایک نقش کو چھوئے اور محسوس کرے کہ وہ کیسا دیکھتا ہے اسکی آنکھوں میں اسکا عکس نئے سرے سے اترے پر دماغ

کہہ رہا تھا نہیں۔۔۔

ایسا مت کرو تمہیں یہاں سے جانا ہے اپنی بہن کے پاس وہی تمہارے لئے سب کچھ ہے اور دل کر رہا تھا نہیں تم اسکی ہو

یہی تمہیں انصاف دلا سکتا ہے۔۔۔۔۔

ان دونوں کی نا اور ہاں کی جنگ میں وہ چڑ گئی اور ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پر دھڑکنے کہہ رہی تھی ہاتھ بڑھائو اور اسے دیکھو۔۔۔۔۔ دماغ نہیں نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔  
 اسنے تھک کر ایک دم سے ہاتھ بڑھایا اور سیدھا سعیر کی گردن پر گیا۔۔۔۔۔  
 کچھ پل کو تو وہ سن رہ گئی اپنی ہمت پر۔۔ اور ہاتھوں کی انگلیوں میں کپکپاہٹ سی ہونے لگی۔۔۔۔۔ "اگر وہ جاگ گیا تو  
 "۔۔۔۔۔ دماغ نے سمجھا یا پر دل نے کہا "اگر جاگنا ہوتا تو پہلے ہی جاگ چکا ہوتا اور ضرورت کروٹ پر کروٹ بدلنے سے  
 ٹوکتا"۔۔۔۔۔ دل کے آواز پر اسنے تائید کرتے سر ہلایا۔۔۔۔۔  
 اور اپنے کانپتے انگلیوں سے سعیر کی شیو تک لائی۔۔۔۔۔  
 سعیر خاموشی سے کبھی اسکے پھڑپھڑاتے لبوں کو دیکھتا تو کبھی موندیں آنکھوں کو۔۔۔۔۔  
 وہ مسکراتی آنکھیں بند کیے اسکی شیو کو انگلیوں سے آہستہ سے چھونے لگی اور پھر مونچھوں پر آئی۔۔۔  
 اسکے دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔۔۔۔۔ "اتنا برا نہیں ہے"۔۔۔۔۔ اسکی مغرور ناک کو چھوتے وہ بڑبڑائی تو سعیر نے  
 رائے پر برواچکائے مطلب وہ پہلے اسکی سوچ میں برا تھا۔۔۔۔۔  
 حور کا ہاتھ آہستہ سے اسکی آنکھوں پر آیا تو سعیر نے جلدی آنکھیں بند کر لیں۔۔ وہ تھوڑا قریب کھسک کر اسکے بالوں پر  
 ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ اور وہ خاموش پڑا رہا۔۔۔۔۔  
 اور حور آنکھیں بند کیے اسکے ایک ایک نقش کو چھو رہی تھی ویسے ہی اسکی دھڑکنے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔  
 ابھی اسکا ہاتھ گال پر بنے ان نشانوں پر پڑتا جب اچانک سے سعیر نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی تھام لیا۔۔۔۔۔  
 حور العین کی آنکھیں وحشت سے پھیل گئی۔۔۔۔۔  
 نومور ڈارلنگ "۔۔ اسنے کہہ کر اسکا ہاتھ اسکے پیچھے کی جانب موڑ دیا۔۔۔۔۔"  
 حور العین خوف سے جو چپ ہو گئی تھی اسکی اتنی بے دردی سے بازو موڑنے پر آہ کرتی رہ گئی اور سیدھا اسکے سینے سے لگی

اور حور العین اسکی تیز جھلسا دینے والی سانسیں اپنے کان پر محسوس کرتی سمٹ گئی، ناچار اسے آنکھیں موندنی ہی پڑی

اور سیر کافی دیر اسکے چہرے کو دیکھتے جب یقین ہوا وہ سو گئی تو خود بھی آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔

\*-----\*

داد کے صاف انکار کے بعد اس نے خود اعیمر عالم کے گھر کا پتا کیا اور دو تین دن بعد اسے پتہ مل بھی گیا۔۔۔۔۔  
اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

برہان آیا تھا اور اسکے کچھ کھانے پینے کا سامان زبردستی کچن میں رکھوا گیا اور کچھ پیسے بھی زرگھس بی کو دئے۔۔۔۔۔

نورالعین نے احتجاج کرنا چاہا پر اسنے سختی سے اسکا منہ بند کروا دیا۔۔۔۔۔

اور کہا کہ "میں پوری کوشش کر رہا ہوں سچے عالم کا نقاب اتارنے کی اگر وہ پکڑا گیا تو حور العین بھی آزاد ہو جائے گی تم فکر مت کرو"۔۔۔۔۔ وہ اسے باور کروا گیا کہ ایسے نہیں بیٹھا۔۔۔۔۔

نور العین مطمئن تو نہیں ہوئی البتہ خاموش ضرور ہو گئی۔۔۔

اور اس نے سوچ لیا تھا وہ حور سے ضرور ملنے جائے گی اور ٹھیک کچھ دن بعد اسے پتا مل ہی گیا۔۔۔

ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ابھی وہ سلور کلر کے شلوار قمیض میں دوپٹہ اچھے سے اوڑھے ایک نظر آئینے پر ڈال کر باہر آئی۔۔۔۔۔  
 بی میں ذرا اپنی فرینڈ کے پاس جا رہی ہوں اتے ہوئے لیٹ ہو گئی تو پریشان مت ہوئی گا۔۔۔۔۔ کچن میں کھڑی بی کے  
 گلے میں بازو ڈال کر وہ بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا خیال سے جانا اور جلد لوٹنے کی کوشش کرنا۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھوں پر ممتا کی محبت سے بوسہ دیکر وہ بولی تو  
 نور سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

بی نے اسکی نظر اتاری تو وہ ہنس پڑی۔۔۔۔۔  
 بی ایسا ناکیا کریں مجھے عجیب سا لگتا ہے۔۔۔۔۔ وہ منہ پھولا کر بولتی دروازے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔  
 بیٹا ضروری ہے کسی کی بھی نظر لگ سکتی ہے ماشاء اللہ سے میری دونوں بیٹیاں لگتی بھی تو چاند جیسی ہیں۔۔۔۔۔ وہ محبت  
 پاش نظروں سے اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتی بولی تو نور اپنی تعریف پر بلش ہو گئی۔۔۔۔۔  
 اور جلدی سے اللہ حافظ کہتے وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔  
 پیچھے کچھ پڑھ کر پھونکتی نر گھس بی نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

\*-----\*

بڑے سے گیٹ سے اندر داخل ہوتی اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھی اور ہاتھوں کو سختی سے دوپٹے میں الجھائے آگے بڑھی پر  
 سامنے سے ہی آتا لڑکا اسے دیکھ کر رگ گیا۔۔۔۔۔

اور نور العین کی آنکھیں اس دیکھ کر پھیل گئی، یہ تو وہی تھا جس نے ان پر بندوق تان کر رکھی تھی۔۔۔۔۔  
 عارب بھی اچانک سامنے نور کو دیکھ کر حیران رہ گیا کچھ پل۔۔۔۔۔

آپ یہاں اس وقت۔۔۔۔۔ ابھی صبح کے دس بجے تھے اور نور کو سعیر کے گھر میں دیکھ کر وہ حیران تھا۔۔۔۔۔  
 مجھے حور العین سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ وہ ناگواری سے بولی۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اوہ آلف آپکو لینے آنے ہی والا تھا سیر نے بھی کہا تھا حور سے آپکو ملانے کیلئے "۔۔۔۔۔ وہ مدہم سا مسکرا کر بولا اور " اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا۔۔۔۔۔

نور نے ذرا سی نظریں دور دور تک پھیلی لان کو دیکھا اور سامنے ہی خوبصورت سفید بنگلے کو۔۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں تعریف کیے بنانا رہ سکی گھر واقع ہی بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔۔ کچھ ہی فاصلے پر پھولوں کے بیچ ایک خوبصورت گلابی پھولوں کی بیل سے سجایا جھولا تھا۔۔۔۔۔ نور کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔۔۔۔

گھر واقعی فرصت سے دیکھنے لائق تھا۔۔۔۔۔ پر اس وقت اسے حور سے ملنے کی جلدی تھی وہ اندر گھر منہ کھولے بنا نظریں جھکائے عارب کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔۔

آپ یہاں بیٹھیں شاید حور العین ابھی سو رہی ہوگی، میں سیر یا آلف کو انفارم کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ " عارب نے اسے ڈرائنگ روم میں ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے بولا تو نور سر ہلا کر شکریہ کہتی وہاں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اور عارب اس پر ایک مسکراتی نظر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

عارب کے جاتے ہی نور نے نظریں اٹھائی اور وہاں دیواروں پر لگی خوبصورت پینٹنگ دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ جب ڈرائنگ روم ایسا ہے تو رومز کیسے ہوں گے "۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر وہاں دوڑھاتے کہا۔۔۔۔۔ " جب اسکی نظر دوسری طرف دروازے کی طرف گئی جہاں سے سیدھا وہ جھولا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔ نور کو وہ پریوں کی کہانیوں کا ہی ایک حصہ لگا۔۔۔۔۔

کیا حور اس پر بیٹھی ہوگی "۔۔۔۔۔ حور کے نسبت نور کو پھولوں تتلیوں سے عشق تھا۔۔۔۔۔ اور سامنے کا منظر اسے اپنی " طرف کھینچ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچ کر خود پر ضبط کرنے لگی۔۔۔۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے دیکھا تو تھا کیسا عجیب آدمی تھا "۔۔۔۔۔ اسنے نفی میں سر ہلاتے سوچا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور انتظار کرنے لگی۔۔۔ پر کافی دیر گزر گئی کوئی نہیں آیا۔۔۔ وہ بیٹھ بیٹھ کے تھک گئی۔۔۔  
ناحور کا پتا تھا نا ہی اس لڑکے کا۔۔۔۔

اکتا کر اسنے ٹیبل سے جگ میں پانی اٹھا کر پیا اور آدھا گلاس واپس اپنی جگہ پر رکھ دیا۔۔۔۔۔  
یہ اسکی عادت تھی ہر چیز آدھی کھانے کی۔۔۔ کیونکہ وہ ہر آدھی چیز حور العین کو کھلاتی تھی پر پھر حالات کے بدلنے پر  
اسنے کافی اپنی عادت بدلنی چاہی پر نابدل سکی۔۔۔۔  
مٹھیا بھینچ کر نور اٹھی۔۔۔

حور بھی نہیں آرہی۔۔۔ اسے سراسر اپنی توہین لگی تبھی سرخ چہرے پر ہاتھ "کہاں مر گیا یہ سعیر آلف"۔۔۔۔۔  
پھیرتے بولی۔۔۔

اسنے ذرا ساسر نکال کر دیکھا پر کوئی نہیں تھا وہ آہہ کرتی اندر آئی تو اسکی نظر واہس اس جھولے پر پڑی قدم خود اسکی  
جانب اٹھنے لگے۔۔۔۔۔

\*-----\*

کیا ہے ندیم کیوں کتے کی طرح بھونکنے لگے ہو۔۔۔۔۔ زمان ندیم کے مسلسل کالز کرنے پر دھاڑا۔۔۔۔۔  
زمان میرے پاس ایسی نیوز ہے کہ جس سے بلیک کنگ کا دل خوش ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ندیم اسکی بات انگور کرتے "   
بولادو سری طرف مینٹنگ میں بیٹھے زمان کچھ چونکا۔  
کوئی ندیم۔۔۔۔۔؟؟"

بلیک کنگ کی بلا سنڈیوٹی کراچی میں ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جیسے اسکے سر پر بم بلاسٹ کیا۔۔۔۔۔  
کیا۔۔۔۔۔ "کیسے کب کہاں دیکھا تمنے اسے۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر مینٹنگ روم سے باہر نکلا پیچھے سب اسکی پشت کو "   
... دیکھا

تمہیں بتاے کنگ یا گل ہو رہا ہے بلا سنڈیوٹی کیلئے۔۔۔۔۔ اسنے بلیک کنگ کی موجودہ حالت سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

تم بکواس چھوڑو اس لڑکی کا بتائو"۔۔۔ وہ دھڑا۔۔۔

بتایا تو ہے کراچی میں ہے ابھی تین دن پہلے ہی ٹینا "گالی"۔۔۔ کے ساتھ ایک لڑکے کو پکڑا تھا اسکے روم میں تھی اب " وہ وہاں نہیں ہیں مینے کافی ڈھونڈہ پر ناہوٹل سے ایڈریس نام پتہ ملانا ہی کوئی بھی راستہ پر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں وہ لڑکی بلکہ کنگ کی رکھیل ہی تھی "۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہمیں تم پر یقین ہے میں یہ بات کنگ تک پہنچاتا ہوں پر یاد رکھنا جھوٹی نکلی تو انجام سے واقف ہو تم "

----- اسنے کہنے کے ساتھ ڈرانا نہیں بھولا-----

اور ہاں خیال کرنا میسٹ بھی وہیں ہے اگر اس نے تمہاری بوسونگ لی تو یہاں سے کنگ نہیں چھوڑے گا وہاں بیسٹ "۔۔۔۔۔ زمان کی بات پر پریشانی سے ندیم نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

تم ابھی کہاں ہو "۔۔۔؟؟؟ ندیم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔"

میں اس وقت ایک میٹنگ میں ہوں ایس پی برہان نے کاشف سومرو کو کلب سے پکڑا لیا ہے اور بات میڈیا تک پہنچ گئی۔  
ہے اس ہی میٹنگ میں ہیں۔۔۔۔۔"

پیسے دے کر کیس رفع دفع کر دو پیسوں کے لیے ہی منہ مار رہا ہو گا ایس پی "۔۔۔۔۔ اسنے ہکارت سے کہا۔۔۔"

دے کر دیکھے پر کوئی ایمانداری چولا پہن کر چل رہا ہے سالادیکھتے ہیں کیا کرنا ہے اسکا رکاوٹ بن گیا ہے "۔۔۔۔۔"

زمان نے کہہ موبائل آف کر دی اور کچھ سوچتے واپس میڈنگ روم کی طرف بڑھا۔۔۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی

\*-----\*

تو ندیم کا کیا کرنا ہے اب سعیر ہمارا کام تو ہو گیا اب یہ بھوج ہے زمین پر"۔۔۔۔۔ ندیم اور زمان کی بات ختم ہونے پر "آلف نے سامنے بیٹھے سعیر سے کہا۔۔۔۔۔"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

تینوں اس وقت آفس روم میں موجود تھے۔۔۔۔۔

ابھی کچھ نہیں کرنا آلف ایسے کتا آتے آتے خطرہ دیکھ کر مڑ جائے گا۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے کہا تو عارب نے تائید کی

۔۔۔

ہاں یہ بات ٹھی ہے ابھی طاہر اور وقار کا مسئلہ بھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔۔۔۔۔ عارب نے لیٹ ٹاپ آف کرتے انکی

جانب مڑا۔۔۔

ہم اسے سنبھالنے کیلئے ایس پی ہے نا۔۔۔۔۔ سعیر کی بات پر آلف نے گھورا اور عارب نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

اسے اپنے ہی بہت کام ہیں۔۔۔۔۔ آلف بھی کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اوہ میں ایک بات بتانا تو بھول ہی گیا۔۔۔۔۔ عارب کی بات پر سعیر اور آلف نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ آلف نے پوچھا۔۔۔

یار وہ ڈرائنگ روم میں حورال عین کی بہن بیٹھی ہے حورال عین سے ملنے آئی ہے تو میں اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھا کر آیا

ہوں۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ روک کر کہا تو آلف نے دانت پیسے۔۔۔۔۔

میں عین کو بلاتا ہوں۔۔۔۔۔ سعیر سر ہلا کر آفیس سے نکلا تو پیچھے آلف نے جھپٹ کر اسے گلے سے پکڑا۔۔۔۔۔

بتایا نہیں کمینے وہ یہاں آجاتی تو۔۔۔۔۔ غصے سے اسکے کالر کو جھٹکا دیتا کہا۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں صرف اسے تم سے سچی والی محبت ہو جانی تھی اور وہ جو تاتا کر تیرے پیچھے پیچھے ہوتی بس۔۔۔۔۔

اسکی بکواس پر آلف نے اسے صوفے پر پھینکا وہ اماں کہہ کر رہ گیا اور آلف ایک بھی نظر اسکی حالت پر ڈالتے بنا وہاں سے

نکلتا چلا گیا

جھولے پر بیٹھی وہ خوشی سے جھول رہی تھی اسکے خوبصورت چہرے پر مسکان اسکے ڈمپل کو مزید نمایا کر گئی تھی۔۔۔۔۔

ڈرائنگ روم کے ڈور پر کھڑا آلف اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نور۔۔۔۔۔ نور کے کانوں میں اپنے کام کی یکاری ڈی جیسے اسے حورال عین نے لکارا ہو۔۔۔۔۔

ٹاول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ ایک دم جھولے سے اتری اور آگے بڑھی پر سامنے ہی دروازے پر کھڑے آلف کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔۔۔۔۔  
یہ تو وہی شخص ہے۔۔۔۔۔ اسے ہوٹل والا آدمی یاد آیا۔۔۔۔۔"

نور نے اپنے لبوں پر زبان پھیری، یہ تو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکی ہمت ناہوئی آگے بڑھنے کی۔۔۔۔۔  
سعیر جو حور العین کو ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر گیا تھا کہ اسکی بہن ملنے آئی ہے تو حور کو یقین نا آیا وہ جلد سے فریش ہو کر  
سعیر کے ساتھ یہاں آئی تو سعیر آلف کو دروازے پر دیکھ کر مسکراتا اسے وہیں بیٹھا کر چلا گیا۔۔۔۔۔  
اور حور اب صوفے پر بیٹھی نور کو پکار رہی تھی پر کوئی رسپانس ہی نا تھا۔۔۔۔۔

نور العین کیا تم آئی ہو۔۔۔۔۔ حور کو لگا اسکے کے ساتھ مزاق کیا گیا ہے تبھی غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔"  
آلف کے لبوں پر مسکراہٹ سی آگئی۔۔۔۔۔

ناچار اسنے قدم بڑھائے دروازے کی طرف۔۔۔۔۔ اسکے قدم بھاری ہو رہے تھے پر سامنے والا ذرا سا بھی نہیں حرکت  
کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک تو نور کو اسکے جنگلی حلیے سے وحشت ہو رہی تھی دوسرا اسکیا یوں راستہ روک کر کھڑے رہنا مصیبت میں ڈال گیا  
۔۔۔۔۔

وہ کچھ اور قریب آئی۔۔۔۔۔ پر آلف ذرا سا بھی نہیں ہلا۔۔۔۔۔  
نور۔۔۔۔۔ حور العین نے تھک کر آخری بار پکارا۔۔۔۔۔"

ہہ۔۔۔۔۔ ہاں حور العین۔۔۔۔۔ اسنے کپکپاتی آواز میں آلف کو دیکھتے جواب دی۔۔۔۔۔"  
اسے یوں گھور کر بت بنے دیکھنے پر نور العین کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔۔۔

کہاں ہو نور یہاں آؤنا۔۔۔۔۔ حور نے اسکی آواز سن کر خوشی سے کہا۔۔۔۔۔"  
یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟ آلف سیدھا ہو کر اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔۔"

نور نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھائیں اور اسکی گرے آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں سرد تاثرات تھے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اپنی بہن سے ملنے "۔۔۔۔۔ نور نے اندر بیٹھی حور العین کو دیکھنے کی کوشش کرتے جواب دیا۔۔۔۔۔ پر وہ دیوار جیسا انسان اسکے راستے میں حائل تھا کہ وہ کتنی بھی کوشش کرتی نادیکھ سکتی۔۔۔ وہ سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بھی اسکے سینے تک آتی تھی۔۔۔۔۔ ہمیشہ کی طرح یہاں بھی اسے اپنے قدر پر شرمندگی ہونے لگی۔۔۔۔۔

مینے تمہیں کیا کہا تھا دوبارہ دیکھی تو "۔۔۔۔۔؟؟ اسکی بات پر نور نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔" پپ۔۔۔۔۔ پر اپنے تو ہوٹل کے بارے میں کہا تھا "۔۔۔۔۔ انگلیاں مروڑتے وہ بولی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے وہ اس بلڈوزر ہٹائے۔۔۔۔۔

آلف اسے دیکھنے لگا جو اپنے جوتوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ہم تم تو پھر یہاں آؤ گی "۔۔۔۔۔؟ جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ سائیڈ ہوا۔۔۔۔۔" نور العین اللہ کا شکر کرتی، اسکے سوال پر سر اثبات میں ہلا کر سائیڈ سے گزرنے لگی کہ اچانک آلف قریب ہو گیا وہ ڈر کر دروازے سے لگی۔۔۔۔۔ اور آنکھیں پھارے کبھی اسے دیکھتی تو کبھی سامنے بیٹھی پریشان سی حور العین کو۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔ ہٹے "۔۔۔۔۔ وہ دروازے سے چپک گئی۔۔۔۔۔" پھر مت آنا یہاں ورنہ میں تمہارے پیچھے آ جاؤں گا سائے کی طرح "۔۔۔۔۔ وہ جھک کر سرگوشی میں بولا تو نور العین خوف سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

وہ بہت حساس اور معصوم تھی اور یہ دیو جیسا شخص اسے ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ بھی غلط بات مت کرنا حور العین کے ساتھ سامنے لگی کیمرہ سے سیر کی نظریں تم پر ہوں گی "۔۔۔۔۔ اسے دروازے کے ساتھ لگی کانپتا چھوڑ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

تب جا کر نور العین نے آنکھیں کھولی اور اپنا بند سانس بحال کیا۔۔۔۔۔

خوف سے اسکی دھڑکنے لے رطب چل رہی تھیں۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور میں جانوں"۔۔۔۔۔ رونا جیسے آواز میں کہا تو اسے ہوش آیا وہ جلدی اے اسکے پاس آئی۔۔۔۔۔ اور حور کہتی اسکے گلے سے لگ کر خود بھی رونا لگی۔۔۔۔۔

میں تمہیں بہت مس کر رہی ہوں حور، میں بالکل اکیلی ہو گئی ہوں"۔۔۔۔۔ وہ اسکے گلے سے لگی روتی بول رہی تھی"۔۔۔۔۔

اوہ مائے گاڈ یہ کونسا عجوبہ ہے"۔۔۔۔۔ مسکان ناشتے کے بعد حور کے ڈھونڈتے جب عارب سے پوچھنے پر ڈرامنگ روم میں آئی تو دونوں ایک جیسی بہنوں کو روتے دیکھ کر چیخی۔۔۔۔۔ حور اور نور نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

نور کو اسکی شک والی حالت پر ہنسی آگئی۔۔۔۔۔

مطلب کے ایک ہی شکل کی دولڑکیاں "کیا مزاق ہے مارو مجھے مارو"۔۔۔۔۔ وہ کہتی اندر آئی اور دونوں کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے کہا۔۔۔۔۔

ابکی بار حور بھی ہنس پڑی۔۔۔۔۔

جاسوسی پر آئی ہو"۔۔۔۔۔ حور نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

آنا پڑا اوپر سے حکم ہیں"۔۔۔۔۔ آپکے شوہر صاحب کو جانا ہے آفس تو انہوں نے حکم دے ہیں کہ میں آپکو ساتھ رہوں" اور چاہے تو سات بجے تک نور العین بھی یہاں رہ سکتی ہے"۔۔۔۔۔ مسکان کے بات ہر حور اور نور دونوں مسکرا دیں

۔۔۔۔۔

ضرور"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر حور کے گلے میں بازو ڈال گئی۔۔۔۔۔

حور نے بھی دبدباتی آنکھوں سے اسکے بازو پر کس کیا۔۔۔۔۔

کیا اب بھی نہیں بتاؤ گی"۔۔۔۔۔؟ اسکے چہرہ ہاتھوں میں اٹھائے نور نے پوچھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو حور آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔ "بتائوں گی وقت آنے پر"۔۔۔۔۔ اسکے آنسو صاف کرتے بولی تو مسکان مسکرا دی

-----

آہ کاش میرے پاس جڑوا بہن ہوتی اور میں بھی اسکے آنسو صاف کرتی"۔۔۔۔۔ اسنے دل کے درد سے کہتے گلاس "میں پانی ڈالنے لگی۔۔۔۔۔

نور سمجھی شاید حور العین نے پیا ہوگا۔۔۔ تبھی وہ . جس میں نور کچھ دیر پہلے ہی پانی چھوڑ کر گئی تھی جو ابھی خالی تھا۔۔۔۔۔ مسکرا دی۔۔۔۔۔

ہم جھولے پر چلیں"۔۔۔۔۔؟؟ حور کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے بولی تو وہ سر ہلا کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

چلو میں جھلاتی ہوں"۔۔۔۔۔ مسکان کھڑی ہو کر بولی تو حور العین چونک گئی۔۔۔۔۔

خبردار تم ہمارے قریب بھی آئی"۔۔۔۔۔ انگلی اٹھا کر حور نے وارن کیا۔۔۔۔۔

اسے ابھی پچھلا حادثہ بھی نہیں بھول پارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جب خدا خدا کر کے عارب نے اسے بچایا تھا مسکان کا ارادہ اسے اوپر پہچانے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ روئی بھی بہت تھی جس پر عارب نے منتیں کر کے اسے چپ کر دیا تھا اور ریکویسٹ کی تھی کہ سعیر کو مت بتائے

-----

اسکے وارن کرنے پر نور نے نا سمجھی سے دیکھا اور مسکان قہقہہ لگا اٹھی۔۔۔۔۔

چلو جھلاتی نہیں تینوں ساتھ بیٹھتے ہیں"۔۔۔۔۔ اسنے جیسے چپک جانا تھا انکے ساتھ اور حور دانت پیس کر رہ گئی

مطلب ایک پل بھی اسے اکیلے اپنی بہن کے ساتھ نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔۔۔۔

چلو"۔۔۔۔۔ حور نے کہا تو وہ دونوں مسکرا کر اسکے ساتھ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نور اور مسکان کے قہقہے تھی اور بیچ میں بیٹھی حور کی دل دہلا دینے والی چیخیں۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ سعیر جو نکل گیا تھا گھر سے اب کس سے ڈر تھا مسکان کو۔۔۔۔۔۔۔



\* ماضی \*

میری ماں اور آپنی کہاں ہیں۔۔۔؟؟ ایک بندرہ سال کا لڑکا سارے گھر میں اپنے ماں اور ستر اسال کی بہن کو " ڈھونڈتے جب وہ اپنے باپ کے روم میں آیا تو وہاں نشے میں دھت پا کر اسکے گلے سے پکر کے جھنجھر کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔  
رشید عالم نے اپنے پندرہ سال کے خوبصورت بیٹے کو ادھ کھلی ادھ بند آنکھوں سے دیکھا۔۔۔۔۔  
تمہاری ماں اور بہن بھاگ گئی، ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے گلا چھڑوا کر بولتا تھقہہ لگانے لگا۔۔۔۔۔"  
سعیر کی بھوری آنکھوں میں غصہ ابلنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ ورنہ میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ "----- وہ ٹیبل پر لات مار کر غرایا۔۔۔"

کتنی دفعہ وہ اپنی بیٹی کو جوے میں ہار کر آیا تھا نشے کے خاطر اور سعیر دن رات کی محنت کرتے اپنی ماں بہن کی عزت بچانے کیلئے غیر قانونی کام کر کے ڈبل پیسے دے کر انہیں آزاد کرواتا تھا۔۔۔۔۔

پر کچھ دن پہلے اسے دوسرے شہر میں اپنے باس کے ساتھ جانا پڑا تھا اور اب جب آیا تھا تو سارا گھر دیکھنے کے بعد بھی اسے نالیس تو وہ خونخوار پاگلوں کی طرح اپنے باپ کے سر پر پہنچا۔۔۔۔۔۔۔

کر لو جو کرنا ہے بھاگ کمینی دونوں، مجھے نشے میں دیکھ کر "۔۔۔۔۔ وہ بیڈ کو پکڑ کر اٹھنے کی کوشش کرتے غصے سے بولا"

سعیر کو بہت بھوک لگی تھی، وہ بھاگتا اپنی ماں کے ہاتھ کے کھانے کیلئے صبح سے بھوکا تھا پر یہاں آ کر گھر اسکا کھالی منہ چڑھانے لگا۔۔۔۔

صرف باپ نشے میں دھت ملا بیڈ کے پاس پڑا۔۔۔۔۔  
اسکا بس نہیں چل رہا تھا سب تہس نہس کر دے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بتاؤ بابا پیسے بھی دوں گا کہاں ہے آپی اماں"۔۔۔۔۔ اپنی معصوم سی بہن اور ماں کو یاد کرتے اسکی آنکھیں بھر آئی " اور مٹھی پیسوں کی بھر کر جیب سے نکالی۔۔۔۔۔

رشید کی آنکھیں چمکی اتنے پیسے دیکھ کر۔۔۔۔۔

وہ گلی میں موجود دکان والے کے بارے میں کہتا . یہ۔۔۔۔۔ یہ پیسے مم۔۔ مجھے دو اور جا کر رضوان کے گھر دیکھو "۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ کے جانب جھپکا کہ سعیر نے ہاتھ پیچھے کر لیا وہ منہ کے بل نیچے گرا۔۔۔۔۔

میں جا کر پوچھتا ہوں اگر میری ماں بہن کو کچھ ہوا تو مجھ اپنا بیٹا مت سمجھنا، وہ حال کروں گا کہ سانس لینے کیلئے ترسو گے "

"۔۔۔۔۔ سعیر کو نفرت تھی اپنے باپ سے۔۔۔۔۔

وہ ایک نشائی آدمی تھا اور جب نشہ کم ہوتا تو وہ بے وجہ ہی اپنی بیٹی اور بیوی کو پیٹتا تھا۔۔۔۔۔

پہلے تو سعیر کو بھی مارتا تھا پر جب عمر کے ساتھ اسکا قد اور وجود لمبا اور مضبوط ہوا وہ اس سے کترانے لگا۔۔۔۔۔

البتہ اسکی غیر موجودگی میں اپنی بیوی اور بیٹی پر سارا غصہ نکال لیتا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہہ کر پیسے جیب میں ڈالتا باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ روز کی طرح آج بھی رضوان انکل نے اسکی بہن اور ماں کو بچا لیا ہو گا اور وہ انکے گھر بیٹھی ہوں گی۔۔۔۔۔

سعیر کی غیر موجودگی میں رضوان ہی انہیں بچاتا تھا اور سعیر سے اسکے ڈبل پیسے مانگا تھا جس پر وہ بغیر چوں چراں کے دے دیتا تھا اور اپنی ماں بہن کو واپس گھر لے آتا۔۔۔۔۔

اسکی بہن بہت معصوم تھی نازک پھول جیسی۔۔۔ اور سعیر کو بہت پیاری بھی تھی جان سے زیادہ۔۔۔۔۔

پر وہ کیا کرتا کماتا نہیں تو بھوکے مر جاتے دوسری تعلیم میٹرک پاس لڑکے کو کون دے سکتا تھا نوکری۔۔۔۔۔

اسی وجہ سے ہی اسنے اس غیر قانونی کام میں ہاتھ ڈالا تھا اور اب اچھا خاصا کمالیتا کہ باپ کے نشے اور گھر کے کھانے کا ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رضوان چچا ماں آپی "----- دکان میں داخل ہو کر سعیر نے ایک ہی سابس میں کہتے ٹیبل پر مٹھی پیسوں کی رکھی"

----

رضوان نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

پر سعیر "----- وہ کچھ بولتا کہ سعیر بیچ میں ہی بولا۔۔۔۔۔"

آج بہت ہیں پیسے جتنے چاہیں لے لیں پر جلدی ماں آپی کو بلائیں۔ "----- مسکراتے اسنے دوسری جیب سے بھی پیسے نکالے۔۔۔۔"

رضوان چچا پریشان ہو گیا اور سعیر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

پر سعیر تمہاری ماں اور بہن دونوں میرے گھر نہیں ہیں، رشید نے جوا کھیلا ہی نہیں کل سے اور دوسری بات صبح سے سہی سامان لینے بھی نہیں آئی، یہ دیکھو "----- رضوان نے کہنے اسکے سامنے شاپر میں کھانے کا سامان رکھا۔۔۔۔۔

کک۔۔۔ کیا مطلب نہیں ہیں، پ۔۔۔ پر ابا تو کہہ رہا آپکو معلوم ہے "----- کچھ خوف سے اسنے کہا۔۔۔۔۔"

جھوٹ بول رہا ہے مجھے کیسے معلوم ہوگا، تم جا کر جوا خانے میں کسی سے پوچھ لو رشید آج یا کل کھیلنے ہی نہیں آیا "-----" "اگر پھر بھی یقین نا آئے تو میرے گھر جا کر رضیادی سے پوچھ لو "----- رضوان کی بات سن کر سعیر کی ایسی حالت تھی جیسے کاٹو بدن میں لہونا ہو۔۔۔۔۔

سعیر جب شہر سے آنا تو میرے لیے وہاں سے ہری والی چوریاں ضرور لانا میرے پیارے بھائی ہونا "----- ایک پیاری سی منت بھری آواز کانوں میں گونجی اسکے ساتھ ہی آنسوؤں گالوں پر پھسل آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں جا رہا ہے سعیر "----- اسے غصے میں دکان سے جاتے دیکھ کر رضوان پیچھے سے بولا۔۔۔۔۔۔۔"

ابا سے ماں اور سہی کا پوچھنے "----- وہ پیچھے بغیر مڑے غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔"

سعیر کچھ غلط مت کرنا ورنہ جیل ہو جائے گی "----- اسکے خطرناک تیور دیکھ کر اسنے ٹوک وہ ان سنا کرتے بھاگا "-----

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر میرے بیٹے میرا دل نہیں کر رہا تمہیں جانے دینے کو"۔۔۔۔۔ ایک اور آواز اسکے کان میں گونجی اور وہ دھاڑ " سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

رشید عالم"۔۔۔۔۔ وہ غراتا اندر داخل ہوا۔

سارا دن حور کے ساتھ گزارنے کے بعد اب وقت آیا تھا کہ اسے جانا تھا۔۔۔ اور وہ جانے کیلئے اٹھ بھی کھڑی ہوئی۔۔۔

میں چلتی ہوں حور! لعین بہت دیر ہو گئی ہے"۔۔۔ نور کی آواز پر حور نے سراونچا کیا۔۔۔

ابھی وہ مسکان اور نور کے ساتھ اپنے بچپن کی باتیں کر رہی تھی اور اتنی جلدی وہ جارہی ہے۔۔۔۔۔

ذرا رک جا"۔۔۔؟؟ اسنے آنکھیں جھپکی۔۔۔

رک جاتی اگر بی کی فکر نہ ہوتی"۔۔۔ "وہ انتظار کر رہی ہوں گی"۔۔۔ اسنے اسکا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لیکر کہا "۔۔۔۔۔ تو حور سمجھتی سر ہلا گئی۔۔۔

پھر کب آئے گی"۔۔۔؟؟ اسنے امید سے پوچھا۔۔۔

نور! لعین کو آلف کی بات یاد آئی تو بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔

ہہ۔۔۔ ہاں جلد"۔۔۔ اسنے ہاتھ تھپتھپاتے کہا اور دوپٹہ ٹھیک کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ تینوں اس وقت حور! لعین کے روم میں موجود تھیں۔۔۔

مسکان ان بہنوں کے اموشنل سین سے بور ہو کر اپنا پسندیدہ کام، نیل پینٹ کرنے لگی۔۔۔۔

ہاں تمہیں اب جانا چاہیے اور مجھے بھی"۔۔۔ وہ کہتی خود بھی اٹھی۔۔۔

اور حور کو دونوں اکیلا روم میں چھوڑ کر چلیں گئی۔۔۔۔

حور واپس اپنی تنہائی اندھیرے میں آکر اپنا نچلا لب انتا زور سے کاٹا کہ منہ میں خون کا ذائقہ پھیل گیا۔۔۔۔

درد سے وہ آہ کرتی رہ گئی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اٹھ کر کھلی فضا میں سانس لینے کیلئے کھڑکی کی طرف آگئی۔۔۔۔۔

وہاں کھڑی ہو کر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔ کہ ساری اندر میں پھیلی گھٹن ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

سعیر جو اندر داخل ہوا تھا کھڑکی کے پٹ پر سر رکھے کھڑی حور العین پر اسکی نظر پڑی۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا دروازہ بند کر کے کوٹ ہنگ کرتا اسکے پیچھے آیا کہ وہ اسکے قدموں کی آواز بھی ناسن سکی۔۔۔۔۔

سعیر کی سانسوں میں ابھی تک اسکے بالوں کی مہک تھی جسے وہ چاہ کر بھی اپنی سانسوں سے الگ نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔۔

اداس ہو۔۔۔۔۔؟؟ اسکے گرد بازوؤں ڈالکر اسے اپنے حصار میں لیکر وہ کان میں سرگوشی سے پوچھا۔۔۔۔۔

اسکے اچانک سرگوشی اور مضبوط حصار پر حور کی چیخ نکلتے نکلتے رکی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ سع۔۔۔ سعیر۔۔۔۔۔ وہ اپنا سانس بحال کرتی بولی۔۔۔۔۔

جیسے کسی نے اسے اندھیرے میں کھینچتے کھینچتے واپس اجالے میں پھینکا ہو۔۔۔۔۔

ہاں میں، سعیر۔۔۔۔۔ اسکے بالوں پر لب رکھ کر اسنے کہا تو گہرا سانس لیکر رہ گئی۔۔۔۔۔

البتہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی پر ناممکن ثابت ہوئی۔۔۔۔۔

اداس ہو۔۔۔۔۔؟؟ ایک بار پھر سعیر نے پوچھا پر ابکی بار آواز میں نرمی نہیں سردپن تھا۔۔۔۔۔

ہاں تھوڑی تھوڑی۔۔۔۔۔ اسنے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔۔۔

وہ کیوں اب تو تمہاری بہن بھی آگئی تھی تم سے ملنے۔۔۔۔۔؟ کھڑکی کے پٹ بند کرتے اسے اسکی پشت کھڑکی سے

لگائی اور دونوں طرف بازو رکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

حور اسکی جھلسا دینے والی گرم سانسوں پر چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

تم ایک ہی بار میں میرا سوال کا جواب دے دیا کرو ڈارلنگ۔۔۔۔۔ اسکی سفید گردن کی شہ رگ پر لب رکھتے وہ

بولتا تو حور العین سختی سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اسنے اپنے کچلے ہوئے لب پر دانتوں کا داؤڈالا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

س۔ سعیر"۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے کانپتی آواز میں بولی تو سعیر نے گردن اٹھا کر اسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کر سعیر کی بھوری آنکھوں میں سرخی پھیل گئی۔۔۔۔۔

شش"۔۔۔۔۔ اسنے سرگوشی کرتے اسکے کانپتے وجود کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

اور کافی دیر آنکھیں بند کیے کھڑا رہا۔۔۔۔۔ حور العین کے پھر پھڑاتے لب اسکے سینے پر رکھے تھے اور آنسو اسکی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

اسے سکون مل رہا تھا بہت سکون کہ اس سے الگ ہونے کی خواہش ہی نہیں ہو رہی تھی، پر جب اچانک اسکے دماغ میں

قہقہہ گونجا تو وہ سکون کہیں دب گیا تھا اسکی جگہ وحشت نے لے لی تھی۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ مجھے موبائل چاہیے"۔۔۔۔۔ اسنے آہستہ سے لبوں کو حرکت دی۔۔۔۔۔

سعیر اسکی فرمائش پر بند آنکھوں سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

کل مل جائے گی"۔۔۔۔۔ الگ ہو کر اسنے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اونچا کیا۔۔۔۔۔

حور کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جن میں وحشت ناچ رہی تھی، بس دل کر رہا تھا بھاگ جائے سب سے دور سعیر کی پہنچ سے بھی دور۔۔۔۔۔

ابھی کیوں نہیں؟"۔۔۔۔۔ اسنے ضدی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

سعیر نے گھور سے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔ جہاں سرخی کے بجائے زردی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اسکا نچلا لب بھی کچلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ دیکھ کر سعیر کی آنکھوں میں غصہ اتر۔۔۔۔۔

یہ کیوں کیا تم نے عین؟؟؟ چہرے پر اسکی پکڑ کچھ سخت ہوئی۔۔۔۔۔

اسکا انگوٹھا اسکے نچلے لب پر تھا۔۔۔۔۔ حور اسکا اشارہ سمجھ گئی تھی بے ساختہ اسنے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔

کک۔۔ کیا۔۔۔؟؟ وہ انجان بن گئی۔۔۔"

تم جان گئی ہو میں کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔"تکلیف کیوں دی خود کو"۔۔۔؟؟انگوٹھے کا دبائو"  
ڈالتے اسنے سرد آواز میں کہا۔۔۔

حور نے اپنی آنکھیں اٹھائی۔۔۔ سیر کی آنکھیں اسکی آنسوؤں بھری نظروں سے ٹکرائی، جہاں ہزار سوال تھے۔۔۔  
اسنے سختی سے اپنے لب بھینے۔۔۔

پہلے کیوں یہ تکلیف نہیں دیکھی۔؟؟؟ اس نے کانپتی آواز میں کہا تو آنسوؤں پھسل کر اسکے گال پر گرے۔۔۔۔۔  
سیر کو لگا اے جیسے کسی نے پیچھے سے خنجر گھونپ دیا ہو۔۔۔۔۔

میں اندھیرے میں تھا۔۔۔۔!! بھاری سرد آواز حور کے کانوں میں پڑی اسکی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی۔"

آ۔ آپ۔ کک۔ کیا۔۔۔۔۔ وہ مزید کچھ کہتی جب اس سے پہلے ہی وہ اسکے دھڑکتے دل میں سمائی۔۔۔۔۔"

حور کی سانس تھم سی گئی۔۔۔ ایک نرم گرم حصار میں آکر۔۔ وہ ہل بھی نہیں پار ہی تھی کہ اسے لگا اسکے پاؤں زمین سے

اوپر ہیں۔۔۔۔۔

\* \* \*

رشید عالم "---- وہ غراتا اندر داخل ہوا۔۔۔"

اور بھاگتے کمرے میں پہنچا پر طوہاں خالی کمرہ اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔

رشید عالم کہاں ہو باہر نکل آج میں تمہارا نام مٹا کر ہی رہوں گا اپنے نام سے "۔۔۔ وہ دھاڑتا باقی کے دور و مز میں " دیکھنے لگا وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ پاگلوں والی حالت میں پورا گھر دیکھنے لگا پھر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

بھاگ بھاگ کر اسکا سانس پھولنے لگا اور آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنے لگے۔۔۔۔

... سب اپنے گھروں میں دبکے پڑے تھے

اور وہ بتی چھت پر ننگے پاؤں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دھاڑے مارنے لگا کہ کس سے پوچھے کہاں جائے۔۔۔۔

اپنی ماں اور بہن کے سواء تھا ہی کون اسکا۔۔۔

وہ رو رہا تھا چیخ رہا تھا کہ کانوں میں اچانک نیچے سے قہقہوں کی آواز گونجی۔۔۔

کوئی زور زور سے اسکی حالت پر قہقہہ مار رہا تھا۔ ہنس رہا تھا یا گلوں کی طرح۔۔۔ اور سعیر جانتا تھا یہ کون ہے۔۔۔

اے آستین سے اپنے آنسو صاف کیے پرسسکیاں ابھی بھی جاری تھیں۔۔۔

ابااااا"۔۔۔۔۔ وہ پھر شیر کی طرح غراتا گرتا پڑتا نیچے کیلئے لپکا۔۔۔۔۔"

انے سوچ لیا تھا مزید اسکو ایک سانس بھی لینے نہیں دے گا۔۔۔۔۔

وہ گرتا ٹھٹھرتا نیچے آ پاپر صحن میں کوئی بھی نہ تھا۔۔۔۔۔

گھر خالی پڑا تھا۔۔۔۔۔ اس کے دماغ میں خیال آیا شاید اپنے کمرے میں ہو گا مجھے اچھی طرح دیکھنا چاہیے۔۔۔۔۔

وہ پہلے کچن سے چھڑی اٹھا کر پیچھے چھپاتا آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

کمر اچھر سے خالی تھا۔۔۔ کوئی بھی موجود نہیں تھا اسنے گھبرا کر بیڈ کے نیچے دیکھا وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوا اور چھڑی کو آگے کرتا مڑتا جب اس سے پہلے ہی کسی نے اسکے سر پر بھاری شے سے وار کیا۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔۔ "اسکے منہ سے چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔ چھڑی ہاتھ سے نیچے گری اور اس نے سن دماغ کو دونوں ہاتھوں سے "

پکڑا۔۔۔۔۔

باپ کو مارے گا "گالی"۔۔۔۔ رشید نے دوسری بار سر پر وار کرتے کہا۔۔۔۔"

ابکی بادِ سعیر لہرا کر نیچے گر اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کو دیکھنا چاہتا تھا پیر۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پیچھے سے کئے گئے وار پر اسکے دماغ نے اسے اتنی مہلت ہی نادى۔۔۔۔۔  
اماں۔۔۔۔۔ ایک آخرى سسكى اسكے منہ سے نكلى۔۔۔۔۔"

\*-----\*

سعير پيسے دے كر گيا دو۔۔۔۔۔ رشيد رضوان كے دكان پر ٹيبل پر ہاتھ ركھتا بولا۔۔۔۔۔"  
سعير کہاں ہے۔۔۔؟ رضوان نے مشكوك نظروں سے ديكتے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔"  
رشيد نے گھور كر غصے سے ديکھا۔۔۔۔۔

كھانا كھا رہا ہے اپنى ماں كے ساتھ تم جاؤ گے۔۔۔۔۔ وہ پھر كے بولا۔۔۔۔۔"  
رضوان اس طرح كے رى ايكشن پر غصے سے ديكتا پاس پڑے سعير كے پيسے ديئے لگا۔۔۔۔۔  
رشيد جھپٹ كر اپنى جيب ميں ڈالا اسكى آنكھیں چمك گئى تھى۔۔۔۔۔  
سمى بيٹى سامان لينے نہيں آئى۔۔۔۔۔ رضوان نے پھر پوچھا۔۔۔۔۔ اور رشيد كادل چاہا پتھراٹھا كر اسكے چہرے پر۔  
۔۔۔۔۔ مارے

وہ اسے ديكنے لگا جيسے ابھى ايسا كر دے گا۔۔۔۔۔  
تم كيوں ميرى بيٹى كے پیچھے پڑے ہو كوئى چكر و كر تو نہيں۔۔۔۔۔ اب كى بار اسنے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔"  
رضوان كادل كيا اسكا منہ تھپروں سے سرخ كر دے۔۔۔۔۔  
كيسے بے غيرت باپ ہو ميرى بيٹى جيسى ہے سى، نكلو يہاں سے۔۔۔۔۔ غصے نفرت سے كہتے اسنے اسے پیچھے كى"  
طرف دھكا ديا۔۔۔۔۔

رشيد ايك غصيلى نظر ڈال كر وہاں سے چلا گيا۔۔۔۔۔  
پتا نہيں كيسے ادى رہ ليتى ہے ايسے جانور كے ساتھ جسكور شتو كى معنى معلوم نہيں۔۔۔۔۔ شر مند كى سے رضوان بڑبڑاتا"  
چيرير بٹھا۔۔۔۔۔

\*-----\*

وہ ببل گم چباتی جب سعیر کے آفس کے سامنے سے گذرتی اپنے روم کی۔ طرف جارہی تھی کہ آفس کے ڈوران لاک ہونے کی وجہ سے آتی اندر کی آواز پر رک گئی۔۔۔۔

اسے آفس کے آس پاس بھٹکنے سے منکر دیا گیا تھا کیونکہ وہاں سعیر کے امپورٹنٹ فائلز اور بہت کچھ ایسا موجود تھا جن کو دیکھنے کا عارب اور آلف کے علاوہ کسے بھی حکم نہ تھا۔۔۔۔

وہ تینوں جب کچھ اہم ڈسکس کرنا ہوتا تو یہیں ہوتے تھے۔۔۔۔

کبھی کبھی تورات کے وقت بھی انکی میٹنگز ہوتی رہتی تھی جب کسی بڑے مگر کچھ کا شکار کرنا ہوتا۔۔۔۔

اندر بیٹھے آلف اور عارب دونوں دوسرے آدمی کی آواز لیپ ٹاپ میں سن رہے تھے۔۔۔ اور یہ کارنامہ یقیناً اسکے بھائی کا تھا۔۔۔۔

یہ دو آدمیوں کی آواز تھی جو کہہ رہے کہ "ایس پی برہان کل انکے راستے میں نہیں ہونا چاہیے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے دوسرا آدمی اسے پوری طرح یقین دلارہا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔۔۔۔

مسکان جانتی تھی یہ کیوں کر رہے تھے برہان کو راستے سے ہٹانے کا۔ تاکہ جیسے پہلے انکا غیر قانونی کام چل رہا تھا اب بھی ویسے چلے جس پر برہان نے سختی کر دی تھی اور ہر طرح سے چیکنگ جاری تھی۔۔۔۔۔

برہان کے لئے ایسی سازش سنکر اسکی دل کی دھڑکنے بے ترتیب ہو گئی تھی۔۔۔۔

آلف کے باہر آنے سے پہلے ہی وہ غصے میں وہاں سے بھاگی۔۔۔

اور روم میں آکر ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

کوئی میرے ایس پی کو ہاتھ تو لگائے، ہاتھ کیا آنکھیں نوچ لوں گی"۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں غصے سے پانی نکل آیا تھا"۔۔۔۔

اور اسے دکھ آلف اور عارب پر بھی تھا کیسے چپ کر کے سن رہے تھے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

----- دانت پیس کر کہتی آخر میں برہان کے "کمینے ایک سے بڑھ کر ایک بے رحم ہیں سواء میرے ایس پی کے"  
رعبدار چہرے کو نظروں میں لاتی مسکرا دی۔-----

\*-----\*

السلام علیکم"۔۔۔بی کے دروازہ کھولنے پر وہ سلام کرتی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔"  
وعلیکم السلام بیٹا اتنی دیر میں تو ڈر گئی تھی"۔۔۔۔نرگھس بی نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔"  
بس بی دل ہی نہیں کر رہا تھا آنے کو"۔۔۔وہ کہتی اندر آئی جب لائونج میں بیٹھے کم لیٹے زیادہ داد پر اسکی نظر پڑی۔۔۔۔"  
تو اسنے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔

تم پھر آگئے"۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھتی منہ بنا کر بیزاری سے بولی۔۔۔۔۔"  
وہ کتنا بھی ایکٹ کرتی پر اسکا دل خوش ہو رہا تھا اسے وہاں دیکھ کر کیونکہ وہ ہزار باتیں اس سے شیر کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
ہاں آگیا تو؟ اور تم اس وقت کہاں سے آرہی ہو، کوئی پوچھنے والا نہیں تو اپنی منمانی کرو گی"۔۔۔۔۔"میں کہتا ہوں"  
بونئی سدھر جائو ورنہ مجھے سدھار نہ پڑے گا"۔۔۔۔۔ریموٹ سے ٹی وی بند کر کے وہ برہم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔  
ایکسیکوزمی۔۔۔۔۔!! یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو مت بھولو صرف تین سال کا فرق ہے"۔۔۔۔۔چٹکی بجاتے اسے"  
کہا۔۔۔۔

تو داد نے آنکھیں سکڑیں۔۔۔۔۔

اچھا پر مجھ تو پانچ چھہ کا فرق لگتا ہے"۔۔۔۔۔اسنے اپنے قد اور لمبے چوڑے جسم کی طرح اشارہ کرتے اسکے قد کی"  
جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔

نور کا شرمندگی سے چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔

مینے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے مجھے اپنے قد کے طعنے مت دیا کرو پر تم"۔۔۔۔۔وہ غصے خفت سے کشن اٹھا کر اسکی"  
طرف آئی اور اسے کشن سے پٹنے لگی۔۔۔۔۔

یار کیا کر رہی ہو ظالم پچی "----- وہ پھر بچی کہنے سے باز نہ آیا۔۔۔۔۔"

داد میں تمہارا آج خون کردوں گی "----- وہ چیختی دونوں ہاتھوں میں کشن بلند کیے اسکے چہرے پر مارنے لگی کہ "

اچانک اسکا پاؤں پھسلا اور اگلے ہی پل وہ آہ کرتی داد کے اوپر آئی۔۔۔۔۔

داد خود اس سانخے پر گھبرا گیا۔۔۔۔۔ اور اسکا منہ پر پڑنے والا تکیہ ہٹایا خود سے۔۔۔۔۔

اسکی نظریں سیدھا گھبرائی سرخ چہرے والی بے انتہا خوبصورت کالی آنکھوں پر پڑیں۔۔۔۔۔

سس۔۔ سوری "----- نور کو سمجھ نا آیا یہ کیا ہوا ہے اچانک۔۔۔۔۔"

دونوں کی سانس ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

اور وہ گھبرائی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

نور کی دھڑکنیں بے ترتیب تھی۔۔۔۔۔

داد کی نظریں صرف اسکی لرزتی پلکوں پر تھی باقی سب کچھ وہ بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ بھی یاد نہ رہا صرف اسکے کے وہ اسکے کتنے پاس ہے کہ ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو چھو سکتا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے "-----؟؟ لاؤنج میں برہان کی غصیلی آواز گونجی۔۔۔۔۔"

نور اور داد دونوں گھبرا کر اٹھے۔۔۔۔۔

دونوں کے چہرے پر شرمندگی تھی۔۔۔۔۔

بھائی وہ۔۔ وہ نور گر گئی تھی "----- برہان کی سخت نظروں کا مقابلہ کرتے داد ہچکچاتے بولا۔۔۔۔۔"

جانو تم یہاں سے "----- برہان نے سر جھکائے کھڑی نور العین کو کہا وہ لب دباتی اپنی سسکی روکتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا تھا، برہان تو انہیں غلط سمجھ رہا ہوگا، اسکی نظر میں میں اور بری ہو گئی ہوں گی اب کے بعد "----- روم میں "آکر دروازہ لاک کرتے وہ روتے ہوئے خود سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

غلطی میری تھی مجھے اتنا قریب نہیں جانا چاہیے تھا، کیوں کیسے ہوا یہ سب "---- وہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر رو پڑی"

----

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ روکس بات پر رہی ہے، برہان کے دیکھ کر غلط سمجھنے پر یا-----

اپنے سینے میں داد کی دل کی دھڑکنوں کی آواز محسوس کرنے پر-----

جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی-----

\*-----\*

کہاں رہتے ہو سارا دن "----؟؟ برہان داد کے سامنے آتے غصے سے بولا-----"

داد نے نا سمجھی سے سر اٹھایا----- "مطلب اسے یقین تھا کہ یہ جو اس نے دیکھا تھا محض حادثہ تھا پرد کش "----- وہ

جبراً اپنی مسکراہٹ روکنے لگا-----

میں کچھ پوچھ رہا یوں گدھے اور تم مسکرا رہے ہو "-----؟ اسے مسکراہٹ روکتے دیکھ کر برہان کا غصے سے دل "

چاہا تھپڑ دے مارے-----

اسکی تیز آواز پر نر گھس بی بھی روم سے نکل آئی-----

بھائی دوستوں کے ساتھ ہوتا ہوں "---- اپنے پاؤں کو دیکھتے اسنے جواب دیا-----"

برہان بیٹا بچہ ابھی آیا ہے کچھ منٹس بھی نہیں ہوئے اسے آئے "---- نر گھس بی نے اسکے جھکے سر کو دیکھ کر حمایت "

کی-----

برہان نے حیرت سے دیکھا----- "تو تم سارا دن کہاں رہتے ہو داد "-----

وہ سخت گیر بنا ہوا تھا-----

بھائی دوستوں کے ساتھ ہوتا ہوں "----- وہ چھوٹے بچے کی طرح منمایا-----"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ایسے کونسے تمہارے دوست ہیں کہ جنگے پاس جانے کے بعد تمہیں اپنی ماں باپ کا خیال نہیں رہتا یونی جانا بند کر دیا" وہ غصے سے دھاڑنے لگا۔۔۔ ہے تم دونوں نے یہ چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

بی نے وہاں سے جانے میں ہی بھلائی جانی۔۔۔۔۔

افف۔۔۔۔۔ داد کو افسوس ہوا۔۔۔ اپنی لاپرواہی پر۔۔۔۔۔

ایم سوری بھائی۔۔۔۔۔ اسنے سر جھکائے غلطی تسلیم کی۔۔۔۔۔

برہان نے اسکی معافی پر گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے امی رور ہی تھی صبح کال پر کہ ہم دونوں نے انہیں اکیلا کر دیا ہے"

اور میں رور ہاتھ پیسے نے میرے باپ کو خرید لیا ہے۔۔۔۔۔ برہان کی بات پر وہ تلخ بولا۔۔۔۔۔

داد یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے، تمہیں تو ابو امی ایسا نہیں کہا۔۔۔۔۔ برہان نے اسے ساتھ لے جا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔۔

اور سمجھانے لگا داد اسکی بات پر تمسخرے سے ہنسا۔۔۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے بھائی، ہم دونوں کی رگوں میں ایک ہی خون ہے، آج آپکے ساتھ ایسا ہوا کل میرے ساتھ ہوگا"

۔۔۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں، ابو امی آپکو واپس لے آئیں اور پیسے کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں۔۔۔۔۔ سنجیدہ سے کہہ کر وہ اٹھنے لگا"

جب برہان نے اسے واپس بیٹھایا۔۔۔۔۔

تمہارے ساتھ ایسا کیوں ہو گا داد؟ تم جانتے ہو حور العین کے ڈارک پاسٹ کی وجہ سے امی ابو اسے ایکسیپٹ نہیں کر"

رہے تھے، اور نور کو تو وہ پسند بھی کرتے ہیں، پھر کیا پر اہلم ہے۔۔۔؟؟ برہان کے اتنی آسانی سے زار فاش کرنے پر داد کو

حیرت کا جھٹکا لگا اور وہ برہان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

؟ وہ ہڑبڑا گیا۔۔۔۔۔ "مم۔۔۔ مطلب"

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ برہان اسکی حالت پر قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں تمہارا بھائی ہوں داد تم مجھے سے کچھ نہیں چھپا سکتے "۔۔۔ اس کے گلے میں بازو ڈال کر خود سے بھینچا۔۔۔

داد جھینپ گیا۔۔ "بھائی ایسا کچھ نہیں"۔۔۔ وہ منمنایا۔۔۔

یار لڑکی مت بنو، اور میں جانتا ہوں تمہارے لیے نور العین بیٹ رہے گی، بہت اچھے لگو گے تم دونوں ایک ساتھ "

۔۔۔ ایک طرف پھول تھے جو آلف کے دل پر گرے تھے اور دوسری طرف خنجر تھا جو پیچھے کھڑی نور العین کے "

سینے میں گھونپا گیا تھا۔۔۔

وہ بالکل ساکت ہو گئی تھی۔۔ پتھر کی طرح۔۔۔

اسے یقین نہیں ہو رہا تھا داد اس کا اپنا دوست۔۔۔۔۔

اور برہان اس کے منہ سے خوشی بھرے لفظ، وہ مریکوں نہیں گئی۔۔ ابھی تک زندہ تھی۔۔۔

کیا حور العین کے سعیر کے پاس جانے کے بعد بھی برہان کے دل میں ابھی تک اس کی فیلنگز تھی؟ کیا وہ ابھی تک اس کے "

آس میں تھا کہ وہ اسے واپس پالے گا"۔۔۔۔؟

جس طرح وہ روم سے باہر آئی تھی اپنی صفائی میں کچھ کہنے کیلئے اسی طرح خاموشی سے لوٹ گئی۔۔۔۔۔

اسے داد سے نفرت سی ہونے لگی تھی کہ اس کی دوستی کا اس نے بھی عام مردوں کی طرح دوسرا مطلب نکالا۔۔۔

پر جانے کیوں اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔ جانتی بھی تھی دنیا مطلبی ہے پھر بھی وہ معصوم بچے کی طرح آنکھیں بند کیے

چل رہی تھی اور اب ٹھوکر کھانے پر منہ کے بل گری تب جا کر ہوش آیا تھا۔۔۔۔

اور وہ بیڈ پر منہ کے بل گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

\*-----\*

آپ کب آرہے ہیں واپس"۔۔۔۔ داد نے بات بدلنے کیلئے پوچھا۔۔۔

۔۔۔۔ جانتا تھا نور اس کی محبت کو ٹھکرا دے گی کیونکہ اسے داد کی محبت نہیں برہان علوی کی محبت چاہیے تھی

جب حور کو واپس لے آؤں گا"۔۔۔۔ اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد نے مصنوعی حیرت سے دیکھا۔۔۔

آپ ابھی بھی حور کو واپس لے آنا چاہتے ہیں جبکہ نامی کو یہ منظور ہے نا ابو کو، اور پھر جب اسکی زندگی اچھے سے گذر رہی ہے، وہ اب کسی کی بیوی ہے تو آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔

تم بھول رہے ہو داد کہ یہ شادی تب تک ہے جب تک ہم اسے پیسے نہیں دے دیتے اور تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ خوش ہوگی سعیر کے پاس، تم جانتے ہو وہ بیہوش ہو گئی تھی نکاح کے بعد، خوش سے رخصت نہیں ہوئی سعیر عالم زبردستی لے کر گیا اسے"۔۔۔۔۔ برہان نے کڑوے ضبط کا مظاہرہ کرتے گویا ہوا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں حور العین زبردستی کسی کے پاس رہنے والی نہیں، اور اسنے آپکے پرپوزل کالیں بھی نہیں کہا تھا یاد ہے"۔۔۔۔۔ اسنے حقیقت سامنے رکھی برہان نے سرخ آنکھیں موندیں۔۔۔۔۔ "کتنا اوویلا کیا تھا اسنے

وہ پہلے کی باتیں تھی داد اب کی نہیں، وہ بدل چکی ہے بہت، کبھی کبھی مجھے گمان ہوتا ہے کہ یہ ہماری غصے والی ضدی" حور العین ہی نہیں، جسکے مزاج کے خلاف کوئی لفظ بھی نہیں بول سکتا تھا"۔۔۔۔۔ گھمبیر آواز میں وہ بولا داد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ آپ کو جو ٹھیک لگے کریں"۔۔۔ تسلی دیتے وہ مسکرایا

تم میرے ساتھ نہیں ہو"۔۔۔۔۔ برہان نے آگے کے لفظوں کا پوچھا داد ہنس پڑا۔۔۔

میں آپکا ساتھ دوں گا تو یہ نا انصافی ہوگی، جیسا کہ آپ کہتے ہیں حور کا پاسٹ ڈارک ہے تو میں اسکی خوشی میں ہاں کروں گا" چاہے وہ آپکے ساتھ ہو یا سعیر عالم کے ساتھ"۔۔۔۔۔ برہان مسکرا دیا۔۔۔

گڈ بوائے، اب جاؤ گھرامی ویٹ کر رہیں ہوں گی"۔۔۔۔۔ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے برہان نے ساتھ لگاتے "کہا تو وہ مسکرا کر سر ہلانے لگا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

نور العین۔۔۔ "نور کے روم کا دروازہ ناک کرتے برہان نے پکارا۔۔۔

پر کوئی رسانس نا آیا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور دروازہ کھولو، میں جانتا تم جاگ رہی ہو"۔۔۔۔۔ نیچے آواز میں وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔  
نور نے سر اٹھا کر دروازہ کو دیکھا۔۔۔

۔۔۔۔۔ ایک پل کو سوچتی پھر منہ صاف کر کے دوپٹہ ٹھیک کرتی دروازہ ان لاک کیا  
۔۔۔۔۔ جی"۔۔۔۔۔ وہ اسکے بوٹ کو دیکھتی بولی

برہان نے ناک کرنے کیلئے اٹھایا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا جب نظر اسکی چھوٹی سی سرخ ناک پر پڑی۔۔۔۔۔  
روکیوں رہی ہو"۔۔۔۔۔ اسے ترس آگیا اس چھوٹی سی لڑکی پر تبھی غصے کے بجائے نرمی سے پوچھا۔۔۔۔۔  
اسکے ترس کھانے پر نور کا دل کیا دروازہ اسکے منہ پر بند کرے پر وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں تو، زکام ہے بس"۔۔۔۔۔ وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ روکھے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔  
برہان نے گھور سے دیکھا، اور پھر نتیجے پر پہنچ کر گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔  
جو نصیب میں ناہو، اسکے پیچھے ماتم نہیں کیا جاتا"۔۔۔۔۔ اسنے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو نور نے لب بھینچ لیے البتہ نظریں  
نیچے ہی رکھی۔۔۔۔۔

کام بتائیں"۔۔۔۔۔؟ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کہہ دے اپنا فلسفہ اپنے پاس رکھو۔۔۔۔۔  
تم سعیر کے گھر کیوں گئی تھی"۔۔۔۔۔؟؟ اب اسکے لہجے میں نرمی کی جگہ سختی نے لے لی تھی۔۔۔۔۔  
نور نے آنکھیں پھیلا کر دیکھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ میری بہن سے ملنے"۔۔۔۔۔  
اس بار حیران ہونے کی باری برہان کی تھی۔۔۔۔۔

کیا انہوں نے تمہیں اندر جانے آنے دیا"۔۔۔۔۔؟؟ وہ کچھ حیرت سے بولا۔۔۔۔۔  
کیونکہ سعیر کے گھر میں کسی کو بھی داخل ہونے اجازت نہیں تھی اور اگر کوئی ہوتا بھی تو دروازے پر ہی ایسے سسٹم لگے  
ہوئے تھے کہ انہیں پہلے ہی الرٹ کرتے اگر آنے والے کے پاس ہتھیار ہوں۔۔۔۔۔

ایک پل کو برہان نے سوچا یہ دونوں نام اسکے سنے ہوئے تھے۔۔۔

اور پھر اسے یاد آیا پولیس اسٹیشن میں وہ نازک لاپروہ سی لڑکی۔۔۔۔

جو آخر میں بھائی کے ساتھ جاتے ہوئے لیڈی کانسٹیبل کو بددعائیں دے رہی تھی اور ساتھ بھائی معذرت کر رہا تھا۔۔۔۔

برہان کو معلوم ہی ناہوا اسکے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

نور نے خاموشی پر سراٹھایا تو اسکے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ کر وجہ سوچنے لگی کہ ایسا کیا کہہ دیا سنے یوں مسکرا رہا ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔ اس بار گئی ہو آئندہ مت جانا۔۔۔۔۔ اسکا سر تھپتھپا کر وہ چلا گیا اور نور نے غصے سے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔"

جیسے دیکھو منا کر رہا ہے، کسے ہمارے احساسات جذباتوں کی قدر نہیں۔۔۔۔۔ دروازے سے پیٹھ لگا کر وہ غصے سے

بڑبڑائی۔۔۔۔۔

\*-----\*

اسے جب ہوش آیا تو خود کو چیئر پر اندھیرے میں بندہ ہوا پایا۔۔۔۔۔

اسکا سر بہت درد کر رہا تھا کہ اسکے منہ سے کراہ نکلتی جب احساس ہوا منہ پر ٹیپ لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اسنے گھبرا کر ہاتھ ہلائے تو چیئر سے بندھے ہوئے تھے اور پاؤں بھی۔۔۔۔۔

وہ بری طرح خوفزدہ ہو گیا۔۔۔۔۔ اور یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے پر اسے کچھ دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔ پروہاں کی سمیل پر احساس ہو گیا وہ اپنے گھر کے اسٹور روم میں ہے

\_\_\_\_\_

جہاں انکے پرانے کپڑے اور برتن دیگر سامان پڑے تھے۔۔۔۔۔

کیا اسکی ماں اور بہن کے ساتھ بھی یہی ہوا ہوگا"۔۔۔۔ اس سوچ نے اسکے بدن میں سنسنی پھیلا دی۔۔۔۔۔"

وہ خود کو کھولنے کی ہر ممکن کوشش کرنے لگا پر ناکام رہا۔۔۔۔۔

آنسو لڑکھ کر اسکے گالوں پر گرے۔۔۔ ایسا کون باب اپنی اولاد کے ساتھ کرتا ہے۔۔۔

پر یہ کیسے بھول گیا کہ وہ ایک نفسیاتی مریض تھا۔۔۔۔۔

جو کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

کتنی دفعہ اس نے اپنی بیوی جس سے وہ پسند کی شادی کر کے لایا تھا اسے کاٹنے کی کوشش کرتا چکا تھا، پر ہر بار ناکام گیا

\_\_\_\_\_

اسکے پاس جب نشہ نہ ہوتا تو یاخود کومارتا تو چیتا یا جو سامنے ہوتا اسے نقصان پہچانے کی کوشش کرتا۔۔۔

اور اب سعیر کو ڈر لگ رہا تھا کہ اسکا انجام بہت برا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

پروہ مرنے سے پہلے ایک بار اپنی ماں بہن کو سہی سلامت ضرور دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

|||||

باہر قدموں کی آواز آنے لگی تو اسکی روح کانپ کر رہ گئی۔۔۔

کیا وہ مر جائے گا؟ وہ مرنے والا تھا، اپنے باپ کے ہاتھوں مرنے والا تھا۔۔۔۔

وہ تیز تیز کرسی کو زمین پر بٹکنے لگا۔۔۔ کہ شاید اس حیوان کے قریب آنے سے پہلے خود کو آزاد کر والے۔۔۔۔۔

پراساناہوسکا۔۔۔ نتیجاً وہ خود چیمز کے ساتھ پیچھے گرا۔۔۔۔۔

درد سے اسنے آنکھیں میچلیں اور موت کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ بہت خوب سعیر عالم۔۔۔ آواز پر وہ پھوٹ پھوٹ کے چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا کہ یہ اسکا باپ نہیں ہے۔"

کہتے قہقہہ لگانے لگا۔۔۔

سب اسے اسکی بیوی کے لائق نہیں سمجھتے تھے۔۔

ہر کوئی کہتا تھا اسکی اولاد خوبصورتی میں اسکی بیوی پر گئی ہے۔۔ اور اس بد صورت کو پتا کیسے پسند کر گئی۔۔۔

یہ سب باتیں اسے اندر ہی اندر مارتی تھیں۔۔۔

اسکے اندر زہر پھیل جاتا جب اسکی بیوی پر اسکی نظر پڑتی۔۔۔

اور ان سب سے بچنے کیلئے اس نے درگزیں شروع کیا۔۔۔ پر لوگوں نے پھر بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اٹاناشائی ہونے کے طعنے ملنے لگے۔۔۔

اور ایسا چلتے چلتے اس اب اپنے بچوں اور بیوی سے اتنی نفرت ہو گئی تھی کہ دل کرتا کسی بھی وقت انکا گلا دے۔۔۔

پر یہ سعیر، اپنی ماں اور بہن کے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔

پر کتنی دیر کھڑا رہتا۔ شیطان کو ایک موقع مل ہی گیا۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھنا ہے اپنی ماں کا خوبصورت چہرہ، دیکھو گے ہاں۔۔۔؟ وہ سعیر کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔۔۔"

اور ہنستے اسکے سامنے اپنی بیوی کا چہرہ کیا۔۔۔۔۔

جواب خوبصورت کے بجائے شدید ترین بد صورت ہو گیا تھا۔۔۔

سعی کا حال ایسا ہو گیا کہ ٹوبہ دن میں اہو نہیں۔۔۔ وہ دشت و حشت سے سفید پڑ گیا۔۔۔

دل کر رہا تھا اس چیخے چلائے۔۔۔ پر آواز جیسے گلے میں دب گئی اور وہ ساکت پڑا اپنے ماں کو دیکھتا رہا۔۔۔

سہمی "۔۔۔۔۔ اس کے دماغ نے ہوش میں آتے اپنی معصوم بہن کے لئے خطرے کا سائرن دیا۔۔۔۔۔"

اور وہ گلے سے گوگو کی آوازیں نکالتے اپنی بہن کا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

باہا۔۔۔ خوف ہو رہا ہے، ڈر رہے ہو، ڈرنا بھی چاہیے کیونکہ اسکے بعد تمہاری باری ہے، اور وہ آگئی "-----وہ"

اسکی گو گو پر ہنستا اسکو ڈر سمجھ کر اپنی شرٹ کے نیچے لگے خنجر کو نکالنے سامنے کہا۔۔۔۔۔

وہ کبھی سامنے پڑی اپنی ماں کو دیکھتا تو کبھی اپنے اس وحشی باپ کو۔۔۔

بابا۔۔۔ نہیں۔۔۔ اس کے دل سے آوازیں آنے لگی جو اس وحشی درندے تک نا پہنچی۔۔۔"

وہ لوگوں کی باتوں اور کمتری میں اندھا ہو چکا تھا۔۔۔ ایک شیطان کا روپ دھاڑ چکا تھا۔۔۔

جسے اپنے خون اپنے معصوم بچے پر بھی رحم نہ آیا۔۔۔

اور اپنی بھوری آنکھوں میں چمک لیے اسکے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اوپر کھینچا۔۔۔۔

سعی کے چہرے پر جب خنجر کی نوک آئی تو دل سے دھاڑیں نکلی۔۔۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔

پراس کا ہاتھ نار کا۔۔۔

سرخ خون اسکی آنکھوں میں چلا گیا۔۔۔

کچھ نیچے گرنے لگا۔۔۔ اور وہ کچھ ہی دیر میں پھر سے اپنے حواس کھو بیٹھا۔۔۔۔

اسکا چہرے پر گہرے کٹ پڑ چکے تھے جن سے سرخ لہو ابل کر اسکے پورے چہرے کو سرخ کر گیا۔۔۔۔۔

اسکے بے ہوش ہوتے ہی رشید عالم نے جھٹکے سے چہرہ اچھوڑا۔۔۔۔۔

میں تمہیں مار نہیں سکتا پر، تمہاری زندگی ضرور عذاب بنائوں گا۔۔۔۔۔"

مجھ سے نفرت ہے تم لوگوں کو، اب دنیا تم سے نفرت کرے گی سعیر عالم"۔۔۔۔۔ اسکی رسیاں کھولتے وہ بڑبڑا رہا۔

مقا

اور ایک نظر اپنی بیوی پر ہکارت سے ڈال کر سعیر کو بازوؤں میں اٹھاتا رات کے اندھیرے میں اسٹور روم سے نکلا

\_\_\_\_\_

یہ نشان تمہارے چہرے پر تمہیں ہر وقت میری یاد دلائیں گے کہ تمہارا باپ کون تھا بابا بابا"۔۔۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ تو تمہارا موبائل "۔۔۔۔۔ عارب کے آکر موبائل دینے پر سعیر نے حور کے ہاتھ پر موبائل رکھا۔۔۔۔۔"

سچ میرا ہے "۔۔۔۔۔ وہ موبائل لیتی خوشی سے بولی۔۔۔۔۔"

ہاں تمہارا ہے، پردھیان رہے عین میرے علاوہ کسی کو تمہاری کال نہیں جانی چاہیے "۔۔۔۔۔ وہ چیخڑ سے اٹھ کر اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔۔"

حور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ ایسے ہی موبائل پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔۔

اسے نور کا نمبر یاد تھا۔۔۔۔۔ اور موبائل کے بٹن ابھرے ہوئے تھے جن سے وہ اچھی طرح اندازہ لگا سکتی تھی کون سا ورڈ کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ خوش ہو گئی۔۔۔۔۔ اور آگے کی پلاننگ سوچنے لگی کہ کیسے نور کو کال کر کے اسکے ساتھ یہاں سے نکل کر دونوں کو یہ شہر ہی چھوڑ کے چلے جانا ہے۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو "۔۔۔۔۔ اسکے گال پر ہاتھ کی پشت پھیرتے اسے ہوش کی دنیا میں لایا۔۔۔۔۔"

کک۔۔۔۔۔ کچھ نہیں "۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ آہستے سے پیچھے کرتے حور مسکرائی۔۔۔۔۔"

سچ میں کچھ نہیں "۔۔۔۔۔ اسکے تاثرات کو جانچتے اسنے پھر پوچھا۔۔۔۔۔"

نن۔۔۔۔۔ نہیں "۔۔۔۔۔ حور تھوڑا سا گھبرائی۔۔۔۔۔"

گڈ ہونا بھی کچھ نہیں چاہیے "۔۔۔۔۔ اسکے کہنے پر حور سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔"

آ۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔ نہیں جارہے "۔۔۔۔۔ پلکیں جھپکتے اسنے پوچھا اور موبائل پر پکڑ کچھ سخت کی جیسے چھین جائے گی "۔۔۔۔۔

سعیر اسکے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھتے مسکرایا۔۔۔۔۔

نہیں آج میں تمہارے ساتھ ہوں پورا دن "۔۔۔۔۔ بیڈ پر لیٹ کر اسنے کہا۔۔۔۔۔"

اور حور کے دل پر اوس بڑ گئی۔۔۔۔۔

مطلب آج کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

موبائل کیوں لی ہے۔۔۔۔۔ اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں لپیٹتے وہ سرد آواز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

حور نے اس سوال پر گلاتر کیا۔۔۔۔۔ اسے پتا تھا یہ سوال ضرور ہو گا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ میں بور ہوتی رہتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ نظریں جھکا کر جیسے گناہ کا اعتراف کرنے لگی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ سعیر نے جیسے سمجھتے سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور اسکے ریشم جیسے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔

حور بت بنی بیٹھی تھی اسکی جانب پشت کیے کہ اب ہو گا حملہ کہ۔۔۔۔۔

برہان کا نمبر یاد ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے لپیٹے ہاتھ پر اسکے بالوں کو کھینچا کہ وہ سیدھا اسکے سینے پر گری۔۔۔۔۔

برہان کا نمبر یاد ہے ڈارلنگ۔۔۔۔۔؟؟ اسکے چہرے کو اونچا کرتے اسنے اپنی بات دہرائی۔۔۔۔۔

جو وہ کسی کو دوسری بار دہرانے پر سننے کا موقع نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔

پر حور کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ حور نے جھوٹ بولا حالانکہ اسے یاد تھا داد کا بھی۔۔۔۔۔

مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے عین۔۔۔۔۔ اسکے گرد بازو ڈال کر اس سے سرگوشی میں کہہ مطلب سے اسے

سمجھانا تھا۔۔۔۔۔

پر حور خاموش ہو گئی اسکی وارننگ کو کوئی اہمیت ہی نادی۔۔۔۔۔

سعیر خاموشی سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جسکے چہرے پر سرخی اور پلکیں لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ مسکرا دیا پر اسرار سا۔۔۔۔۔

کیا نور یہاں آ سکتی ہے م۔۔۔ میرے پاس۔۔۔؟؟ خاموشی سے گھبرا کر اسنے پوچھا۔۔۔ اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش

کرنے لگی پر ناکام ہوئی سعیر کی گرفت میں آزاد ہونے سے۔۔۔۔۔



ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے سوال پر موندیں آنکھیں کھول کر سیر نے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔  
 نہیں۔۔۔!! اگر تم بور ہوتی ہو تو مسکان سے باتیں کیا کرو، اس سے دوستی کر لو"۔۔۔ اسکے مشورے پر حور نے  
 ناک چڑھائی۔۔۔

مسکان سے باتیں کرے۔۔۔  
 جو کسی کو بولنے کا موقع ہی نادے۔۔۔  
 اور دوستی بھی زبردستی کی۔۔۔

جس میں مدد کی کوئی گنجائش نہیں پھر چاہے انسان مر سڑ رہا ہو۔۔۔۔۔  
 مزید کچھ بھی کہنے سے پرہیز کرتے اسنے بھی آنکھیں موند لیں۔۔۔  
 جانتی تھی اب نا اکیلا چھوڑے گا نا ہی اسکی کوئی بات مانے گا۔۔۔۔۔

\*-----\*

کہاں جا رہی ہو"۔۔۔ عارب مسکان کو عجلت میں سیر کے گھر سے نکلتے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔"

تم سے مطلب"۔۔۔؟؟ اسنے کڑے تیوروں سے برواچکائے۔۔۔"

عارب اسے غصے میں دیکھ کر مسکراہٹ روکنے لگا۔۔۔

خیر اب مطلب جیسی بھی کوئی بات نہیں، وہ بس اسلئے پوچھا کہ لاش تو دفنانے کیلئے مل جائے تمہاری تاکہ میں سوتیلے"

بھائی ہونے کا فرض ادا کر سکوں"۔۔۔ سر کو کھجاتے اسنے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ وہ مصنوعی ہنسی۔۔۔ "ویری فنی"۔۔۔۔۔ "کتنا بڑا جوک تھا میری ہنسی نہیں رک رہی"۔۔۔ ہنسنے کی اداکاری"

کرتے وہ بولی۔۔۔

عارب نے اسکی ہنسی پر آنکھیں پھیریں۔۔۔

وہ اسے سامنے سے ہٹانے لگی۔۔۔۔۔ اب ہٹو راستے سے مجھے جانا ہے"۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دیکھیے مس نوکرانی یہاں سے آنے اور جانے کا آپکو بتا کر ہی جانا پڑے گا کیونکہ میں سعیر عالم کا گارڈ ہوں۔۔۔ اسنے " سینا تان کر فخر یہ بتایا۔۔۔

اور میں سعیر عالم کی بیوی کی باڈی گارڈ ہوں۔۔۔ اسنے کہنے کے ساتھ اچانک ہی جھک کر اسکی ٹانگوں پر وار کیا۔۔۔ " پر وہ بھی عارب تھا۔۔۔ جس کی وہ شاگرد تھی۔۔۔ عارب نے ایک دم گھوم۔ کر اسکا وار ناکام کیا۔۔۔۔

سو تیلے نہیں لڑتے بے وقوف عورت۔۔۔ اسکے بازو کو پیچھے موڑ کر کہا تو درد سے مسکان مسکرا کر اپنی ٹانگ اسکی " لائٹ میں ڈال کر کھینچا کہ عارب پیچھے جا کر اجان بھوج کر۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔ سو تیلے ہی لڑتے ہیں بے وقوف بھائی۔۔۔۔ وہاں تھ جھاڑتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔ " اور عارب پیچھے ایک کمر کو جھٹکا دیا اور کھڑے ہو کر مسکرا نے لگا۔۔۔۔۔ یہی تو خوشیاں تھیں۔۔۔۔۔

آج سعیر یہیں تھا تو وہ کہیں بھی جاسکتا تھا۔

بلیک برقہ پہنے وہ عالمہ عورت کب سے ایس پی کی آفس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اور گارڈ اسے کب سے مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جا کر پوچھ تو بیچاری کو کوئی کام نا ہو۔۔۔۔۔ عبداللہ کانسیبل نے ساتھ کھڑے کاشف سے کہا۔۔۔۔ " یار کیا پوچھو اگر ہو گا کام تو آجائے گی۔۔۔۔ اسنے بیزاری سے کہا۔۔۔۔

تم جارہے ہو یا میں جائوں۔۔۔۔؟ اسنے رائفل دوسرے کندھے پر منتقل کرتے پوچھا۔۔۔۔

کاشف ہنس پڑا۔۔۔ "اگر گئے بھی تو کیا فائدہ پولیس ویسے بھی بدنام ہے۔۔۔۔ وہ چڑا ہوا تھا تبھی اپنے سینئر کی بھی بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔

کاشف جانو اور ابھی اس سے پوچھ کر آؤ کیا تکلیف ہے، کچھ شرم ہی کر لو بیچاری حاملہ ہے"۔۔۔۔۔۔ کچھ فاصلے پر "کھڑی اس برقعے والی عورت کو دیکھتے احساس دلا یا۔۔۔

ناچار کاشف کو منہ بنا کر کر جانا پڑا۔۔۔

کسی کے انتظار میں کھڑی ہیں آپ "۔۔۔؟؟ کاشف سامنے آکر اس سے بولا۔۔۔"

اس عورت نے نظریں اس کی طرف اٹھائیں۔۔۔

جی صاحب ہم اپنے مرد کے انتظار میں کھڑی ہیں، وہ پتا نہیں کہاں رہ گیا ہم کو ایس پی صاحب سے ملنا تھا۔۔۔۔۔ اس " عورت نے سر ہلاتے کہا۔۔۔۔۔

سامنے بلیک پردہ تھا جس سے اسکا چہرہ دکھا ہوا تھا۔۔۔

اگر آپ چاہیں تو وہاں آکر بیٹھ کے انتظار کر سکتی ہیں۔۔۔ کاشف نے سامنے چیئر کی جانب اشارہ کرتے کہا تو اس عورت نے اس کے اشارے سمیت دیکھا۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ صاحب ہم یہیں ٹھیک ہیں اگرچہ ایک طرح سے مدد کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ اس عورت نے " کہا۔۔۔۔۔

کاشف نے ہیڈ کانسٹیبل عبداللہ کی جانب دیکھا۔۔۔

اور پھر بولا "جی بتائیں کر سکتے تو ضرور کریں گے باقی اگر ناکر سکے تو پولیس آجکل زمانے میں ویسے ہی بدنام ہے

صاحب موبائل دے دیں ہم اپنے مرد سے بات کر لیں کہ وہ آرہا ہے کہ نہیں ہم واپس جائیں گھر"۔۔۔۔۔"

اسکے موبائل مانگنے پر کاشف نے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔۔۔

معاف کیجیے گا اس سلسلے میں میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔۔۔۔۔"

کما ہوا وہ آئی نہیں۔۔۔۔۔ ایچ سی عبداللہ نے واپس آ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہوتے کاشف سے پوچھا۔۔۔"

ٹاؤل: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

ایس پی صاحب سے ملنے آئی ہے اور اپنے شوہر کا انتظار کر رہی ہے جو کمینہ اپنی بیوی کی اس کنڈیشن میں بھی لاپتا ہے، " اور موبائل مانگنے لگی پر مینے انکار کر دیا ایک تو پتا نہیں کون ہے دوسرا مینے ابھی بیلنس لوڈ کروایا ہے ایسے ہی ختم ہو جاتا ان کے پتا نہیں کتنے لمبے مسئلے ہوں "۔۔۔۔۔ وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔

بڑا کمینہ تو تو ہے جو اسکی کنڈیشن کو نظر انداز کرتے اسے مزید انتظار کی سولی پر لٹکنے کیلئے چھوڑ آئے ہو، جاؤ ابھی اور " موبائل دے کر آؤ "۔۔۔۔۔ اسنے رعبدار آواز میں حکم دیا۔۔۔۔۔

کیا یار تم بڑے لوگ اپنے جیب گرم کرو اور ہم بیچارے فالتو میں لٹتے رہیں۔۔ ایک تو سیلری کم اوپر سے خدمت خلق " بھی ہمارے کندھوں پر "۔۔۔۔۔ وہ دونوں ساتھ ڈیوٹی کرتے آپس میں گہرے دوست تھے اور ایسی باتیں کہتے سنتے رہتے تھے۔۔۔۔۔

یہ لیں بہن اور مہربانی کر کے جلدی قصہ ختم کیجئے گا "۔۔۔ موبائل آگے کرتے کاشف نے کہا۔۔۔۔۔ " تو اس عورت نے شکر یہ کرتے موبائل لے لیا۔۔۔ کچھ دور ہو کر آگے سے لٹکتے پردے کے نیچے لے گئی۔۔۔۔۔

موبائل لیتے اسنے جلدی سے انباکس میں جا کر رائٹ میسج میں آئی اور وہاں ایس پی برہان کے پرسنل نمبر پر میسج سینڈ کیا۔۔۔۔۔

" اگر جان پیاری ہو تو آج کی روٹین چینج کرو "

پھر موبائل سائلنٹ کر کے اسنے سوئچ آف کر دی۔۔۔

اسکے بعد جلدی سے کان سے لگائی۔۔۔

ہیلو کہاں ہیں جی، ہم کب سے آپکا انتظار کر رہے ہیں ایس پی صاحب کی آفس کے سامنے "۔۔۔۔۔

کاشف نے بیزاری سے دیکھا۔۔۔ " بہن ذرا جلدی کریں "۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ہیں نہیں آرہے، کیوں ہم تمہارے اماں کی نوکر تھی جو اتنی دیر تمہارا انتظار کر رہی تھی، ذرا سا خیال نہیں تم کو ہماری " حالت کا "۔۔۔ وہ مزید بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی اور کاشف آنکھیں پھیلانے اس معصوم حاملہ بہن کو دیکھنے لگا جو سخت غصے میں تھی۔۔۔

بہن اب تک وہ ڈر گیا ہو گا موبائل واپس کریں "۔۔۔ اپنے بیلنس کا سوچتے اسنے طنزیہ میٹھے لہجے میں کہا۔۔۔ " مسکان نے لب دبا کر موبائل دی۔۔۔

یہ لیس کوئی بڑا تیر نہیں مار لیا ذرا سی مدد کیا کر دی ذاتیات میں گھسنے لگتے ہیں "۔۔۔ موبائل اسکے رکھتے وہ غصے سے " بولی۔۔۔

لوجی بھلائی کا زمانہ نہیں " اسنے کہتے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ "۔۔۔

اور مسکان جلدی سے وہاں سے نکلی۔۔۔

دیکھ لیا بھلائی کا انجام ہم پولیس والے تو ایسے ہی بدنام ہیں "۔۔۔ وہ اپنا بار بار کہنے والا جملہ کہتا بولا۔۔۔ "۔۔۔

کچھ نہیں یاد دنیا کو صرف پولیس کی برائیاں ہی دیکھتی ہیں، اور آجکل اچھائی ہم سے زیادہ تو چوروں میں پائی جاتی ہے " انکے لئے "۔۔۔ ایچ سی عبداللہ نے اسکا کاندھا تھپتھپا کر کہا۔۔۔

\*-----\*

کافی دیر سوچنے کے بعد جائے یا ناجائے یا نا کے کشمکش میں آخر کار اس کا نشیبل نے اسکی حالت پر رحم کھاتے پوچھ ہی لیا

۔۔۔

پہلے اسے ڈر تھا کہ سیر کو معلوم ہوا کہ میں ایس پی کے مسئلے میں ٹانگ اڑا رہی ہوں تو کیاری ایکٹ کرے گا۔۔۔

وہ سیر کے قانون کو بھی جانتی تھی اور اسکی پنشنمنٹ کو بھی۔۔۔

پر اس دل کا کیا کرتی۔۔۔

حسنہ ادھم مچار کھی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اس حاملہ عورت کے حلیے میں وہاں جا کر کسی بھی اپنے لفظ سے اسے میسج دے دیتی پر اس میں رسک تھا۔

آگے وہ ایس پی پکڑ لیتا تو۔۔۔ پھر اسکا انجام۔۔۔

وہ سوچ کر جھجھری لے اٹھی تھی اور وہیں کھڑی تھی کہ اس کا نٹیبل کو شاید اسکی حالت پر رحم آگیا تھا اور اسے آئیڈیال گیا تھا۔۔۔

ابھی وہ ایس پی کی آفس کے حدود سے نکلتی ایک گلی میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں غریب عوام بسی ہوئی تھی۔۔۔

اسنے ایک سائیڈ ہو کر کر تھوڑا سا سر نکال کر دیکھا کہ کہیں کوئی پیچھا تو نہیں کر رہا، اور یہ دیکھ کر سکھ کا سانس لیا کوئی نہیں تھا۔۔۔

اسنے آس پاس کے گھروں کے بند دروازوں کو دیکھ کر اپنی شرٹ میں لگا پکڑا نکالا اور پھر آہستہ سے چہرہ موڑ کر برقعہ اتارہ

۔۔۔۔

ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر خود آگے بڑھ گئی۔۔۔

بس اسٹاپ پر پہنچ کر وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح بس کے آنے کا انتظار کرنے لگی کہ پینٹ کی جیب میں موجود

موبائل کی مخصوص بیپ ہوئی۔۔۔

موبائل نکال کر اسنے انباکس چیک کیا جہاں عارب کا میسج تھا۔۔۔

میٹنگ کا ٹائم تھا میسج میں اور اسے واپس آنے کی ہدایت۔۔۔

وہ مسکرا کر موبائل واپس جیب میں ڈالنے لگی ساتھ بیل نکال کر منہ میں ڈالا۔۔۔

اسکے لڑکوں جیسے حلیے اور لاپر وہ انداز پر سب کی نظریں اس پر تھیں۔۔۔

گولڈن بالوں کو پونی میں باندھے پینٹ شرٹ اور گلے میں بندھے اسکارف میں وہ خوبصورت سی لڑکی سب کی آنکھوں

میں تھی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کوئی نفرت سے دیکھ رہا تھا اسکی لاپرواہی کو تو کوئی پر شوق سے۔۔۔

مسکان نے خود پر نظروں کی تپش محسوس کی تو گردن گھما کر تیکھے انداز میں اپنا برواچا کر کیا ہے پوچھا۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پر سب آگے تو کوئی اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔

وہ بھی سر جھٹک کر سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

اسنے ان کڑوے تماشائی لوگوں کی کب کی پروہ کرنا چھوڑ دی تھی۔۔۔

تبی ابھی کافیوں کی آنکھ میں کھٹ رہی تھی۔۔۔

گھر میں بیٹھ بیٹھ کر وہ بور ہو گئی تھی۔۔۔

تبی آج بی کو کچن سے چھٹی دے کر خود ان کی جگہ پر آگئی تھی اور اب لُچ میں چکن پلاؤ بنانے کی تیاری کر رہی تھی

نور بیٹا یہ تمہارا موافون کب سے چنچ رہا ہے، موے کو ذرا ساجین نہیں، کوئی دو منٹ کیلئے رکھے تو بچے کی طرح چیخا۔

شروع ہو جائے۔۔۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اپنے نایاب خیالوں کا اظہار کرتے بی نور کو موبائل کچن میں لے آئی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ بی!! ہاں تو یہ میلا بچا ہی تو ہے۔۔۔ نور ہنستی بولی اور موبائل لی بی کے ہاتھ سے دیکھا تو بیہ کی کال تھی۔

اچھا اچھا۔ دیکھ کس کی بھینس بھاگ گئی ہے۔۔۔۔۔ بی کہتی اسے سائیڈ کرتے خود اسکی جگہ پر آگئی۔۔۔۔۔

اوہ بی یہ بیہ ہے میری دوست اسکے پاس کہاں سے بھینس آئے گی، وہ خود بھینس ہے ہاہاہا۔۔۔۔۔ موبائل اوکے کرتے۔

اسنے کہادوسری طرف بیہ نے بھی سن لیا تو منہ بنا گئی۔۔۔۔۔

ایک نمبر کی کمینہ ہے تو میں تیرے دکھ میں یہاں سوکھ کر کاٹا ہوئی جا رہی ہوں اور تو مجھے بھینس کہہ رہی ہے جابات۔

نہیں کرنی مجھے۔۔۔۔۔ اسنے ناراضگی دیکھائی۔۔۔۔۔

چل اب نخرے چھوڑ بات پر آکال کیوں کی ہے۔۔۔۔۔ نور نے بی کے ہاتھ ایک ہاتھ سے پکڑتے اسے آنکھیں دیکھائی۔

بیٹا مجھ سے ایسے نہیں بیٹھا جاتا، جب تک میں یہ کرتی ہوں تب تک تم بات ختم کر لو۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ پیچھے کرتے بی۔

بولی تو نور منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک تو میں کب سے کال کر رہی تھی اوپر سے میری اتنی محبت پر یہ عزت "۔۔۔ اسنے دکھ سے کہا تو نے مسکراہٹ " روکی۔۔۔

او میری بہن بہت عزت ہے تیری کام کی بات پر آور نہ میرا کام بی کر لے گی "۔۔۔ انے بیچارگی اے کہا تو بیہ ہنس " پڑی۔۔۔

ٹھیک ہے احسان کیا تم پر۔۔۔ اور کام کی بات سن، تیرے اس دن کے حالات پر ترس کھاتے مینے تیرے لیے ایک " جب ڈھونڈ لی ہے "۔۔۔ اکی بات پر پر نور نے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔ سچی قسم کھا "۔۔۔؟؟ وہ چیخ کر بولی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ مچی تیری قسم اور جب کا تو سن لے کونسی ہے۔۔۔؟ اسے خوشی سے چیختے دیکھ کر وہ بولی۔۔۔ " ہاں جلدی بتا "۔۔۔ وہ مسکراتے بی کو دیکھتی بولی۔۔۔ " گرین اسٹارٹ پرائیوٹ اسکول دیکھی ہے "۔۔۔؟ " ہاں کیوں "۔۔۔؟ نور کے لب سکڑے اور اسنے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

وہیں یا تیری بات کی ہے۔۔۔ وہاں کی پرنسپل امی کی فرینڈ ہے اور امی کے ذرے بات چلائی ہے انہوں نے جب تیری " ڈگریوں کا سنا پہلے تو سوچ میں پڑ گئی پھر کہا ٹھیک ہے بیجھ دیں اور اب تمہاری جاب پکی ہے جانا ضرور اگر پیسوں کی ضرورت ہو تو میں تمہیں امی کا نمبر دیتی ہوں ضرورت ہڑے تو کال کر لینا "۔۔۔۔۔ بیہ کی پوری بات سن کر اسکے لبوں سے مسکراہٹ دب گئی اور چہرے پر مایوسی پھیل گئی۔۔۔۔

سیلری کتنی ہوگی؟ دوسرا یہ تو مجھے بہت دور پڑے گا "۔۔۔؟ "

یار اب تیری ڈگریوں پر یہ ہی مل گئی شکر کرورنہ تو کوئی نہیں دیتا تجھے نوکری اور اب مایوس ہونا چھوڑ ایک بار ٹرائے کر "۔۔۔ وہ سمجھاتے " پھر پارٹ ٹائم اکیڈمی جو ان کر لے کوئی اچھی سی، اس اسکول کی سیلری تجھے آٹھ ہزار ملیں گے

ہوئے بولی۔۔۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اچھا ٹھیک ہے کوشش کرتی ہوں پر ہے بہت دور"۔۔۔۔۔ وہ سر ہلا کر بولی۔۔۔

بی وقفے وقفے سے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے آگے تجھے جو ٹھیک لگے میرے ہاتھ میں جو تھا وہ کیا اب تیرا نصیب، اور سناتیرا وہ ہینڈ سم کزن تو آیا تھا آج"

یونی تو نہیں آرہی"۔۔۔۔۔؟

بیہ کے پوچھنے پر نور کو یاد آیا جب صبح دادا سے لینے آیا تھا یونی کیلئے اور نور نے ناگواری سے اسکی آمد کو دیکھتے منا کیا جانے

سے اور منہ پر دروازہ بند کر دیا کہ وہ اسکی طرف سے دل کڑوا کر لے۔۔۔۔۔

جیسے وہ ساری رات رو رو کر اپنا دل سنبھال رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں یاربس نہیں آرہی تو مجھے اسائنمنٹ جمع کروانے کی ڈیٹ سینڈ کر دے، اچھا چل پھر بات کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ اسکے"

ٹھیک ہے کہنے پر نور نے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔۔۔

بیٹا کیا ضرورت ہے نوکری کرنے کی"۔۔۔۔۔ بی نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ دیکھ رہی تھی کتنی پریشان رہنے لگی ہے۔۔۔۔۔

بس بی مجھ سے کسی کے ٹکڑوں پر نہیں پلا جاتا، جب اللہ پاک نے ہاتھ پاؤں دئے ہیں تو کیوں نا انکا استعمال کر کے اپنی"

محنت سے اپنا پیٹ پالوں، کل کو تایا کو یہ تو کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ گھر چھوڑنے کا فائدہ جب پل ہمارے ہی ٹکڑوں پر

رہی ہو"۔۔۔۔۔ وہ شلف کے سامنے آ کر بھاری دل کے ساتھ بولی۔۔۔۔۔

بی خاموشی سے اسکی پیٹھ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اللہ تمہارے ماں باپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے بہت نیک اولاد پیدا کی ہے بس اپنوں کو قدر نہیں"۔۔۔۔۔

اسکا سر اپنے سینے سے لگاتے وہ بولی تو نور اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

اب آپ جا کر آرام کریں میں کھانا بنا کر آپ کو بلاتی ہوں، اور ہاں میرے بچے کے منہ میں واپس انرجی بوتل ڈال دیں"

تاکہ وہ پھر ناروئے"۔۔۔۔۔ بی کو کچن سے باہر کرتے اسے موبائل دیکر وہ بولی تو بی ہنس کر لے گئی

!! جان پیاری ہو تو آج کی روٹین چیلنج کرو۔۔۔"

برہان فائل بند کرتے جب موبائل کی بیپ پر اسے اٹھا کر میسج پڑھا تو برواچکائے۔۔۔

اسنے میسج بھیجنے والے کی آئی ڈی دیکھی جہاں ان ناؤن شو ہو رہا تھا۔۔۔

اسنے جلدی سے اسی نمبر پر کال کی پر دوسری طرف موبائل آف تھا۔۔۔

برہان نے لب بھیج کر نمبر دیکھتے لیپ ٹاپ آگے کیا۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں کانسٹیبل کاشف کی آئی ڈی اسکے سامنے تھی۔۔۔

اسنے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

اور جلدی سے اپنے پی اے کو بلایا۔۔۔

مے آئی کم ان سر۔۔۔؟ پی اے گلاس ڈور پر ناک کرتا اجازت مانگنے لگا۔۔۔۔۔"

جائو باہر کانسٹیبل کاشف کو بھیجیو یہاں۔۔۔ اسنے اسکی اجازت کو نظر انداز کرتے کہا۔۔۔"

اور وہ سر ہلا کر کر چلا گیا، کچھ ہی دیر میں ڈور پر ناک ہوا اور اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا کاشف۔۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔۔۔ اسنے اجازت پر کاشف اندر داخل ہوا اور سیلوٹ کر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔"

اس میسج کا میں کیا مطلب سمجھوں کانسٹیبل کاشف۔۔۔؟ اسنے غصے کو ضبط کرتے اپنا موبائل سامنے کیا۔۔۔۔۔"

کاشف جو بلانے کی وجہ کیلئے منہ کھولنے لگا تھا آنکھیں پھیلا کر ایس پی کے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ایم سوری سر پر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہا، اور اس میسج کو بھی۔۔۔۔۔ کانسٹیبل نے نظریں نیچے

کر کے کہا۔۔۔

تو برہان کو مزید غصہ آ گیا کہ اب وہ انکے مزاق برداشت کرے گا۔۔۔

مطلب انکے اور اپنے بیچ کوئی فرق نہیں یا وہ انکا دوست ہے۔۔۔

ایک لحاظ سے اسنے میسج کر بھی لیا تو اعتراف تو کرے، پر نہیں یہاں سفید جھوٹ وہ بھی منہ پر۔۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

! وہ بھی اس شخصیت سے جنگے سر پر پہلے ہی ہزار ذمہ داریاں ہوں۔۔

تم جانتے ہو اس سے تمہاری نوکری پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر اسکے سامنے آیا۔۔

کاشف نے لبوں پر زبان پھیری اور الرٹ کھڑا رہا۔۔۔۔

سر ہم سچ کہہ رہے ہیں ہماری کیا جراعت آپ سے مزاق کرنے کی، آپ چاہیں تو باہر کھڑے ایچ سی عبد اللہ سے بھی

پوچھ لیں۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں میں سچائی تھی جو برہان جیسے زیرک نگاہیں رکھنے والے سے چھپی نارہ سکی۔۔۔

موبائل۔۔۔۔۔!! برہان نے موبائل مانگا تو اس نے جلدی اپنی جیب سے موبائل نکال کر دیا۔۔۔۔

برہان نے آف موبائل آن کی اور انباکس میں جا کر دیکھا۔۔۔۔

تو اسکی آنکھوں میں غصے سے سرخی پھیل گئی۔۔۔۔

دل تو کر رہا تھا ایک تھپڑ رکھ دے گال پر، پر وہ اسکے منہ سے سچ سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

ویلڈن کا انسٹیل اب ہمارے سامنے بھی جھوٹ بولو گے، تو یہ کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے غرا کر سامنے اسکا موبائل کیا۔

کانسٹیل کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔۔۔ پر سر یقین مانے مجھے آپکا پرسنل نمبر نہیں معلوم یہ شاید اس عورت نے کیا ہے۔۔۔۔۔

اسنے ڈرتے اپنی صفائی پیش کی برہان ٹھٹھک گیا عورت لفظ پر۔۔۔۔

کنسنے؟ کونسی عورت۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جلدی پوچھا تو کاشف نے الف سے ی تک اسے ساری بات بتائی۔۔۔۔۔

ڈیم اٹ۔۔ اسنے تم سے موبائل مانگا تو تمنے دے دیا اور مجھے انفارم نہیں کر سکتے تھے، کیا تمنے اسکا چہرہ ایا کوئی بھی ایسا

جس سے اسے پہچانا جائے۔۔۔۔۔؟؟ ماتھا مسئلے اسنے پوچھا۔۔۔

آخر یہ ہو کون سکتی تھی جو اتنی گہرائی سے جانتی تھی کہ اسکی جان کو خطرہ ہے، یقیناً وہ کوئی عام نہیں تھی۔۔۔

نہیں سر وہ برقع میں تھی اور ہمیں اسکی کنڈیشن دیکھ کر موبائل دینا پڑا، اور اسکے شوہر نے آنے سے انکار کیا تو وہ غصے

میں موبائل دے کر چلی گئی، ہمنے کچھ خاص غور نہیں کیا۔۔۔۔۔ اسنے سر جھکا کر اپنی کابلی کا اعتراف کیا۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے ایک۔ بار پھر اسکی موبائل کی کال ہسٹوری چیک کی پر جس وقت اسے میسج بھیجا گیا تھا اسکے وقت کے اندر ناکوئی کال آئی تھی نا ہی گئی۔۔۔۔

اس سے صاف ظاہر تھا وہ بے وقوف بنا کر گئی تھی۔۔ تو ظاہر تھا اسکا حلیہ بھی دھوکا تھا۔۔۔۔۔

موبائل لو اور پھر کبھی اس عورت کو یہاں آس پاس دیکھا تو مجھے انفارم کرنا۔۔۔۔ اسے جانے کا اشارہ کرتے وہ بولا " اور خود جا کر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

!! یہ تھی کون عورت؟ جو اتنی انفارمیشن رکھتی تھی۔۔ اور میری روٹین آج کی۔۔۔۔

وہ سوچتا اپنی روٹین کو دہرانے لگا۔۔۔۔

اور سر ہلاتے اسنے پہلے اپنی ڈرائیور کو کال کی کہ وہ آج گاڑی نالے آئے۔۔۔۔

اور مزید کچھ سوچ و بیچار کے بعد وہ چیئر سے اٹھا اپنا موبائل اٹھا کر کیپ پہنتے۔۔۔۔۔

ایک بار سوتے ہوئے حور نے اپنے ماتھے پر نرم گرم سانس محسوس کیا تھا اور پھر وہ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اور اب تقریباً آدھی رات گزرنے کے بعد اسکی آنکھیں بے سکونی سے کھلی تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں کھولے ایسے ہی پڑی رہی۔۔۔۔

اس ڈر تھا پچھلی بار کی طرح ابھی بھی سیر اسے دیکھنا رہا ہو۔۔۔۔

سیرم۔۔۔ مجھے پانی چاہیے۔۔۔ اسکی سماعتوں نے جب مکمل خاموشی کو محسوس کیا تو بے ساختہ بول اٹھی حالانکہ " سیر روز اسکے قریب پانی کا گلاس رکھ دیتا تھا۔۔۔۔

جواب ناپا کر اسنے کچھ دیر انتظار کیا اور پھر ہاتھ اسکی جگہ پر پھیلا یا جہاں جگہ کھالی تھی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔ س۔۔۔۔۔ سیر۔۔۔!! پکارتے اسنے بیڈ سے پاؤں نیچے رکھے۔۔۔۔۔

اتنے دن ساتھ رہ کر وہ اسکی موجودگی اور غیر موجودگی کو اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

اور ابھی اسکا دل۔۔۔۔۔! ہاں اسکا دل چیخ چیخ کر اسکی غیر موجودگی کا بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

س۔۔۔ سیر آ۔۔۔ آپ یہاں نہیں۔۔۔ "؟ اسکے ہاتھ ہاتھ روم کے دروازے پر آئے جو کھلا ہوا تھا۔۔۔۔۔"

تو کیا وہ رات کو کہیں گیا ہوا ہے۔۔۔ اسنے لود سے سرگوشی میں پوچھا۔۔۔۔۔"

اور سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتی دروازے تک آئی جو باہر سے لاک تھا۔۔۔

مطلب وہ سچ میں یہاں نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ واپس بیڈ کی طرف قدم اٹھاتی اپنی جگہ پر بیٹھی۔۔۔۔۔

اور کچھ دیر کے بعد اپنے تکیے کے نیچے سے رکھا موبائل نکالا۔۔۔۔۔

یہ وقت پر فیکٹ تھا۔۔۔۔۔

!! ناسیر تھا اور ناسکی جاسوس۔۔۔۔۔

اسنے پہلے نور کا نمبر دہرایا اور پھر موبائل کے بٹن پر انگلیاں پھیرتی دبانے لگی۔۔۔۔۔

جب پورا نمبر لکھ لیا تو دھڑکتے دل کے ساتھ اوکے کرتے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔

اور یہاں اسکی سانسوں کی رفتار اور بھی بڑھ گئی۔۔۔۔۔

جانے کیوں اسے اے سی میں بھی ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔۔۔۔۔

موبائل اٹھاؤ نور۔۔۔!! "تکیہ اٹھا کر اسنے اپنے دھڑکتے دل کی جگہ سینے سے بھینچا۔۔۔۔۔"

اسے اپنے گرد سیر کے پرفیوم کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر ٹرائے کرتی رہی پر دوسری طرف نور شاید گہری نیند میں تھی۔۔۔۔۔

اسنے تھک ہار کر موبائل بیڈ پر پھینکا اور خود لیٹ گئی۔۔۔۔۔

مجھے دن کو کرنی چاہیے کال شاید۔۔۔۔۔ نچلا لب دبا کر سوچنے لگی۔۔۔۔۔"

اسکی خالی آنکھیں سامنے سیر کی جگہ پر تھی۔۔۔۔۔

جہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

حور نے بیزار ہو کر کروٹ بدلی۔۔۔  
 نیند بھی روٹھ گئی، اور نور کال بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔  
 وہ گہرے سانس لیتی خود کو ریلیکس کرنے لگی۔۔۔۔۔  
 وہ ہوش میں آیا تو کراہ اٹھا۔۔۔  
 سر اور چہرے سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔۔۔۔  
 اسکی جگہ کوئی دوسرا لڑکا ہوتا تو اب تک ایسی دردناک حالت سے جان دے چکا ہوتا۔۔۔  
 پراسکے لئے یہ سب کچھ نہیں تھا۔ ابھی تو اسنے اذیتوں کا ذائقہ چکھنا تھا۔۔۔  
 ابھی تو اسے زندگی بتانے والی تھی کہ اس دنیا میں اسکا کردار کیا ہے۔۔۔  
 اسے کیا کچھ سہنا برداشت کرنا ہے۔۔۔۔  
 وہ خوفزدہ تھا اور اسنے اپنی سوچی آنکھیں کھولی تو ایک بار خود کو پھر اندھیرے میں پایا۔۔۔۔  
 پر یہاں اس پر کئی آنکھیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔  
 اور غور سے اسکے خوفناک سوچے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
 سب خوف و وحشت سے پھیلی معصوم آنکھیں تھی۔۔۔۔۔  
 سعیر نے گردن گھمائی تو حیرت سے شاک میں آگیا۔۔۔۔۔  
 وہ کہاں تھا۔۔؟ اسکا وہ حیوان باپ اور ماں۔۔؟ بہن؟ سوالوں نے اسکے دماغ میں ہلچل مچائی اور وہ بمشکل اٹھ بیٹھا  
 اس پر جھکے لڑکے اس سے دور ہو کر بیٹھے۔۔۔۔۔  
 بب۔۔ بھوت۔۔۔۔ سسکیوں کے ساتھ ایک کونے سے آواز آئی۔۔۔۔ اور سب اسے دیکھنے لگے کوئی دوسری مخلوق "   
 سمجھ کر۔۔۔۔۔

اور سچ بھی تھا وہ لگ ہی اتنا ڈراؤنا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

مم۔۔ میں کہاں ہوں؟۔۔۔ بھاری آواز بمشکل اسکے گلے سے نکلی۔۔۔۔

اور اسنے اپنی سوجی آنکھوں سے وہاں موجود تمام بچوں کو دیکھا جیسے وہ اسے پاگل سمجھ رہے ہیں اس سوال پر۔۔۔۔۔  
درد سے آنکھوں سے آنسوؤں پھسلنے لگے اور اس پر جمع خون بھی ان آنسوؤں کے ساتھ اسکے سوجے منہ میں کچھ گالوں پر  
آئے۔۔۔۔

اسنے منہ یا گال صاف نہیں کیے۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اسکا حال کیسا ہے۔۔۔۔۔  
دوسرا پیٹ سے بھوک کی اٹھتی ٹیس اور پیاس سے خشک حلق اسے اپنے خون بھرے آنسوؤں پینے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔۔  
ہم کڈنیپ ہو گئے ہیں۔۔ ایک لڑکے نے روتے ہوئے بتایا۔۔۔۔۔  
اور سعیر کا دل چاہا تہقہہ لگا اٹھے کہ وہ تو کڈنیپ نہیں ہوا۔۔۔۔۔  
وہ اتنا تو سمجھ گیا اسکا باپ اسے کہاں چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔۔۔  
ہاتھ بڑھا کر اسنے اپنی آنکھوں پر چھائی بھیگی پلکوں سے دھند کو صاف کیا۔۔۔۔۔  
یہ لوگ ہمارے ساتھ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔

بیس یا پچیس کے لگ بھگ وہاں کم عمر لڑکے موجود تھے اور خود میں ہی سرگوشی سے باتیں کر رہے تھے تو کوئی رورہا تو  
کوئی سسک۔۔۔۔۔

سعیر کا بھی دل کیاروئے چیخنے چلائے۔۔۔ دھاڑے مارے۔۔۔ اسکے باپ نے اسکی ماں کو مار ڈالا اسے یہاں چھوڑ دیا اور  
اسکی بہن کو غائب کر دیا۔۔۔

کس قدر برباد ہو گیا تھا۔۔۔ اپنے ہی باپ کے ہاتھوں۔۔۔۔۔  
وہ زمین پر گر کر واپس آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔ آنسوؤں اسکے بالوں میں جذب ہونے لگے۔۔۔۔۔  
اپنی بہن اور ماں کا سوچتے کہ کہاں ہوگی وہ۔۔۔۔۔

اٹھ "گالی"۔۔۔۔۔ اچانک اسکے پیٹ میں لات ماری گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر کے منہ سے چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔

اسکے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے وہ آدمی دھاڑے اور پورے . . سالے حرام کے پیسے نہیں دئے تیرے باپ کو۔۔۔  
تہ خانے میں خاموشی چھا گئی موت جیسی۔۔۔۔۔

سالے حرامی کی اولاد بال چھوڑ میرے۔۔۔۔۔ سعیر کو دیکھنے میں کچھ نہیں آ رہا تھا پھر بھی اپنے بالوں میں موجود اسکے  
ہاتھوں پر جھپٹے بھاری آواز میں دھاڑا۔۔۔۔۔

وہاں موجود آدمیوں کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔۔ اور وہ گالیوں بکتے اسے زمین پر پھینک کر اپنے بوٹ کی نوک  
سے وار کرنے لگے۔۔۔۔۔

اور سعیر چیختا چہرہ اپنے بازوؤں میں چھپا گیا۔۔۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔۔ ایک زوردار لات جب اسکی کمر پر پڑی ہولناک چیخ پورے تہ خانے میں گونج اٹھی۔۔۔۔۔  
اور وہ اس ظلم کو برداشت نہ کرتے اپنے حواس ایک بار پھر کھو بیٹھا۔۔۔۔۔

نکالو سب کو باہر۔۔۔۔۔ دوسرے آدمی خونخوار جانور بنادوسرے بچوں کو بالوں بازوؤں سر سے پکڑ کے آگے دروازے کی  
طرف دھکیلنے لگے۔۔۔۔۔

اس کا کیا کرنا ہے پھر۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے سعیر کے وجود کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

پورا تہ خانہ خالی ہو چکا تھا صرف سعیر کے بیہوش وجود اور باقی دو آدمیوں کے۔۔۔۔۔  
کرنا کیا ہے ہوش آئے تو لے آنا ورنہ بلیک کنگ کے کتوں کیلئے لنچ بنا کر بھیج دینا۔۔۔

اور ہاں ساتھ والے روم سے بھی دو ڈیڈ باڈی اٹھالینا۔۔۔۔۔

اسکے کہنے پر پہلے آدمی سر ہلایا۔۔۔

اور بیٹھ کر سعیر کی کلائی پر رگ کو چیک کرنے لگا جو چل رہی تھی۔۔۔۔۔

بڑے ڈھیٹ ہو۔۔۔۔۔ وہ ایک لات مار کر باہر کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور پیچھے وہ کانپتا وجود وہیں پڑا رہا۔۔۔۔۔

زمین پر لہوا سکے جسم سے نکل کر آس پاس پھیلنے لگا۔۔۔۔۔

ایسے سلوک کے بعد تو بڑے سے بڑا انسان بھی مر جائے پر وہ ابھی زندہ تھا اور سانس لے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس تیرہ سال کی بچی کا کیا ہوا؟ پولیس کو مجرم ملا۔۔۔؟ سگریٹ منہ میں ڈالتے سعیر نے کامران سے پوچھا۔۔۔۔۔  
 نہیں اسکے ماں باپ روز آ رہے ہیں پر کوئی فائدہ نہیں اور مختلف جگہوں سے بچے کڈنیپ ہو رہے ہیں جن کا کسی کو نہیں  
 ۔۔۔؟ کامران نے سنجیدگی سے اسے "معلوم ہو رہا کہ یہ کڈنیپرز ہیں کون، یہاں تک کہ پولیس بھی ناکام رہی ہے

صورتحال سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت سعیر عالم کے فارم ہائوس میں بیٹھے تھے۔۔۔ ساتھ آلف بھی تھا۔۔۔۔۔

مسکان اور عارب سعیر کے گھر میں موجود تھے کیونکہ وہاں حورالعین سو رہی تھی۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔ سعیر نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

آپکے کیا پلائن ہیں آگے، بلا سنڈ بیوٹی ملی۔۔۔؟۔۔۔ کامران نے سعیر کو دیکھتے پوچھا جو ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے

سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا اور دھواں اسکے منہ سے نکل کر فضا میں بادلوں کی شکل اختیار کرنے لگتا۔۔۔۔۔

آلف پاس دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ بلا سنڈ بیوٹی کے ذکر پر اسکے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

سعیر نے نظریں کامران کے چہرے پر ڈالی اور وہ کامران کو اندر تک اترتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

اسے گھبراہٹ سی ہونے لگی۔۔۔۔۔

بیسٹ جب حورالعین کی سیفٹی کیلئے خود پر یقین نہیں کر سکتا تھا تو اسے کیا بتاتا، یہ آلف اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔۔۔

پلائن ہے پہلے تم زمان کو فلو کر و اس پر نظر رکھو، بلا سنڈ بیوٹی کا بعد میں سوچیں گے۔۔۔۔۔ اسنے سرد لہجے میں کہا

کامران نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیسٹ میرا مشورہ لو اگر بلیک کنگ تک پہنچانا ہے تو بلا سنڈ بیوٹی کو مہرہ بناؤ وہ بھاگتے آئے گا۔۔۔۔۔ اسنے شیریں لہجے میں مخلص مشورہ دیا۔۔۔

پر یہ دیکھ کر اسکا حلق کڑوا ہو گیا جب بیسٹ کی آنکھوں میں غصے سے سرخ ڈورے نمایا ہوئے۔۔۔۔۔  
اچانک ہی سعیر نے گن نکالی اور کامران کو سوچنے کو موقعہ دئے بغیر گولی کی آواز اور سرسراہٹ اسکے کان کے قریب سے گذرتے پیچھے ایک خوبصورت مورتی کے دل والی جگہ پر لگی اور پورے فارم ہائوس میں ٹھانا کی آواز گونجی۔۔۔۔۔  
کامران سن سا بیٹھا رہا۔۔۔۔۔

چیک کر رہا تھا رکھنے سے زنگ تو نہیں لگ گیا، ہاں تم کچھ کہہ رہے تھے؟۔۔۔۔۔ اسکی پہلی رنگت پر ایک نظر ڈال کر  
سعیر نے گن کو دیکھتے پوچھا تو منہ سے پانی کا گلاس لگتا کامران نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میں بس کہہ رہا تھا آپ بہتر جانتے ہیں، میرا پورا گینگ آپکے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ رومال سے منہ صاف کرتے وہ  
زبردستی منہ پر مسکان سجاتے بولا۔۔۔

آلف نے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔۔۔ اور گھنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

ہمم۔۔۔ سعیر نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور منہ سے سگریٹ لگایا۔۔۔۔۔

یہ کچھ تصویریں ہیں بیسٹ قریب پر بھی نظر رکھنا چاہیے۔۔۔۔۔ اسنے فائل میں موجود تصویریں ٹیبل پر سعیر کے  
سامنے رکھتے طنز کیا۔۔۔۔۔

آلف اور سعیر کی نظر تصویروں پر گئی۔۔۔ جہاں مسکان کی آج کے کارکردگی تھی۔۔۔

سعیر نے دیکھ کر سرد سانس خارج کی جیسے غصہ کنٹرول کر رہا ہو۔۔۔۔۔

وہ اسے صرف عارب کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا ورنہ وہ کب سے اسکے راستے سے پیچھے ہٹ چکی ہوتی۔۔۔۔۔

آلف کو ہنسی آنے لگی پر وہ سعیر اور کامران کا خیال کرتے سیریس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ میرے آدمی نے لی ہیں تصویریں، آپ انڈر ورلڈ کے شہنشاہ ہیں اور آپ کے خاص بندوں کو سب جانتے ہیں اور یہ بھی " کہ ایس پی برہان علوی بیسٹ کا کیس سولو کر رہا ہے آگے آپ سمجھا رہیں "۔۔۔۔۔

اجازت دیں "۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر کوٹ کا بٹن بند کرتے وہاں سے باہر کھڑے اپنے آدمیوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر " چلا گیا۔۔۔۔۔

آلف نے ایک نظر سعیر کے سپاٹ چہرے پر ڈالی۔۔۔۔۔

سعیر وہ۔۔۔۔۔ "آلف نے مسکان کے فیور میں کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا جب سعیر کے ہاتھ اٹھا کر اسکا منہ بند کر دیا " لے آؤ یہ "۔۔۔۔۔ ایش ٹرے میں سگریٹ مسل کر وہ اسکی بات کاٹ کر بولا اور اٹھ کر کوٹ کے بٹن بند کرتا وہاں سے " نکلا۔۔۔۔۔

میٹنگ تو کب کی ختم ہو گئی تھی پر کامران کچھ باتوں کی وجہ سے وہیں رک گیا۔۔۔۔۔

اور سعیر کو اب ٹھیک لگا وہ رکا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے گاڑی میں بیٹھنے پر آلف جلدی سے ڈروائیونگ سیٹ پر آیا۔۔۔۔۔

کیا سوچ کر اسنے یہ قدم اٹھایا "۔۔۔۔۔؟ سعیر نے آلف کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

سعیر میں سمجھاؤں گا اسے "۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل سے کہا۔۔۔۔۔

سعیر نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

آخری بار سعیر "۔۔۔۔۔!! اسنے جیسے منت کی۔۔۔۔۔

اور وہ گہرا سانس بھر کر باہر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ سمجھنے والی نہیں آلف!! اسکی ایک بے وقوفی سے میری عین کو نقصان پہنچ سکتا ہے!!۔۔۔۔۔ وہ شدید ضبط سے بول رہا " تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں پر اس کرتا ہوں سعیر آگے وہ ایسے نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ آلف نے اسٹیرنگ ویل پر سخت گرفت کرتے " کہا۔۔۔۔۔

اسے مسکان پر سخت غصہ تھا۔۔۔ آخر ہر بار اس سے ہی کیوں بے وقوفی ہوتی ہیں۔۔۔  
اگر وہ پکڑی جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔ آگے سوچ کر اس نے لب بھینچے۔۔۔۔۔

آلف ہماری دنیا میں قسمیں عہد و پیاں نہیں مت بھولو۔۔۔۔۔ وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔۔  
آلف نے سمجھتے سر ہلایا۔۔۔۔۔

پر سعیر میں اس بار عارب کو ٹھیک طریقے سے سمجھائوں گا اور یہ تصویریں بھی دیکھائوں گا۔۔۔۔۔ سامنے سنسان " راستے کو دیکھتے اس نے کہا تو سعیر خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

شاید آخری وارنگ دے کر!۔۔۔  
گاڑی کی فضا میں پھیلی گھمبیر خاموشی کو سعیر کی موبائل کے رنگ ٹون نے توڑا۔۔۔۔۔  
اس نے موبائل دیکھا تو اسکرین پر چمکتے نام کو دیکھ کر گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرانے لگے۔۔۔۔۔  
اور موبائل کو پکڑے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

کس کی کال ہے۔۔۔ آلف نے اسے موبائل پکڑے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

سعیر نے بھوری مسکراتی آنکھیں اسکی طرف گھمائی۔۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔ کہتے اسکرین اسکی جانب کی۔۔۔۔۔

ایک پل کو آلف نے آنکھیں سکڑی۔۔۔۔۔

اور پھر دوسرے پل سب سمجھتے قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔

اب سارا دن سرپے سوار رہو گے تو یہی ٹائم ہو گا ان کاموں کا۔۔۔۔۔ آلف نے شرارت سے کہا تو وہ کھل کر ہنسا " پہلی بار اسے کھل کر ہنستے دیکھ آلف دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رائٹ لو"۔۔۔ اسے عالم ولا کے راستے کی جانب دیکھتے سیر بولا تو آلف ایک نظر دیکھ کر گاڑی کا رخ رائٹ موڑ لیا " سیر نے وقفے وقفے سے بجتی موبائل کو ڈش بورڈ پر رکھ دیا۔۔۔

آلف نے دیکھا اسکے چہرے پر جو کچھ دیر پہلے مسکراہٹ تھی اب اسکی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔۔۔ رات کے اندھیرے میں عالم اور آلف کی گاڑی ایک پرانی فیکٹری کے کچھ فاصلے پر روکی۔۔۔

گاڑی سے اتر کر دونوں نے قدم زمین پر رکھے۔۔۔۔ اور آگے بڑھتے دائیں بائیں ہو گئے۔۔۔

سامنے قدیم طرز کی بنی فیکٹری کے جانب بڑھے۔۔۔۔

جسکا گیٹ بند تھا جن پر زنگ لگ کر جالے بھی آگئے تھے۔۔۔

سیر نے قدم اسکے بائیں جانب اٹھائے۔۔۔۔

اور وہاں سے اسے ایک کھڑی نمادروازہ مل گیا جس سے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

فیکٹری کی اندر ایک روم کی طرح جگہ تھا جسکے کونے پر سپائیڈر نے اپنے گھر بنائے ہوئے تھے اور یہیں حال وہاں ٹیبل کے اوپر جلتے بلب کا بھی تھا۔۔۔۔۔

جسکے نیچے ایک موٹے کالے رنگ کی شکل کا آدمی ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

دیکھ اسکی جیب میں "۔۔۔۔۔ چیئر پر بیٹھے اس آدمی نے ایک بچے کو صرف کٹورے سے پیسے بیٹل پر رکھتے دیکھ کر پاس " کھڑے آدمی کو کہا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ میرے پاس اور کچھ نہیں "۔۔۔۔۔ اس چھوٹے بچے نہیں مضبوطی سے ایک ہاتھ سے اپنی جیب کو پکڑا اور سہم " کر بولا۔۔۔

وہاں موجود دوسرے لائن میں کھڑے بچے ڈر سے کانپنے لگے،، جانتے تھے اب اسکا کیا انجام ہوگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور جو دوسرے طرف سارے دن کے پیسے جمع کروا کر نیچے بیٹھے تھے اس لڑکے کو سہمی آنکھوں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔  
پرانی پیٹ اور بدرنگ پھٹی شرٹ میں وہ بچا ایک کٹے بازو اور دوسرے ہاتھ سے جیب پکڑے رو رہا تھا۔۔۔۔۔  
چٹاخ۔۔۔۔۔"

اسکے آدمی نے حکم پر آگے بڑھا آیا اور اس سانولے رنگ کے چھوٹے معصوم بچے کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا وہ بچہ اس  
درندے کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ برداشت نہ کرتے آہ کرتے نیچے گرا۔۔۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤرنہ دوسرے بازو سے بھی محروم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ زمین پر اسکے بالوں سے پکڑتے اسکا سراو نچا کیا۔۔۔۔۔  
اس بچے کی سہمی و حسرت زدہ آنکھیں بھیگی تھی اور منہ سے خون کی سیدھی لکیر نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

ص۔۔۔۔۔ صاحب۔۔۔۔۔ بھوک۔۔۔۔۔ کیلئے ہیں۔۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔۔ دس روپے۔۔۔۔۔ دن کو بھوک لال۔۔۔۔۔ لگتی ہے۔۔۔۔۔ اسنے  
گڑ گڑاتے روتے کہا۔۔۔۔۔

!! بھوک لگتی ہے؟ یہاں سے کھا کر نہیں جاتا۔۔۔۔۔ اور یہ تیرے باپ کے پیسے ہیں"

آج تو لے گا کل کوئی دوسرا اس سے پہلے ہی تم چوزوں کو سبق سیکھا دینا چاہیے۔۔۔۔۔ اسنے آدمی نے خونخوار نظروں سے  
سب کو دیکھتے کہا اور ٹیبل پر رکھے خنجر کو اٹھایا۔۔۔۔۔

دوسرا گھینڈے جیسا آدمی گلاس سے گھونٹ گھونٹ کر پی رہا تھا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔۔ ننیں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں چاہیے پیسے۔۔۔۔۔ وہ بچا روتا خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتا جلدی سے جیب  
سے پیسے نکال کر اسکے آگے کیے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ "وہاں موجود سب کے قہقہے پڑے اور دوسرے بچے منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔۔۔۔۔"

نہیں رکھ لے بھوک لگی ہے نا کھانہ کھانا شاہاش ڈال واپس جیب میں۔۔۔۔۔ اسکے کندھے سے پکڑ کر وہ پچکارتا بولا  
۔۔۔۔۔

وہ بچا کبھی اس خنجر کو دیکھا تو کبھی اپنے دوسرے کندھے کو اور نفی میں سر ہلانے لگتا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نن۔۔ نہیں۔۔ غلطی ہو گئی۔۔ مم۔۔ مجھے معاف ک۔۔ کر دیں۔۔ مجھے۔۔ بھوک۔ نہیں لگتی۔۔۔۔ وہ ہلکلاتے " روتے کہتا پیچھے کو گھسکنے کی کوشش کرنا لگا۔۔۔۔

دیکھو یہاں اور سبق حاصل کرو۔۔۔۔۔

وہاں موجود بچوں نے آنکھیں میچنی چاہیں تو اس چیز پر بیٹھے گھنڈے نما شخص نے دھاڑ کر دیکھنے کو کہا۔۔۔۔ یہ وہ بچے تھے جو کھیلتے، اسکولوں سے آتے مدرسے جاتے اچانک ان حیوانوں کے ہاتھ لگ جاتے تھے۔۔۔۔ اور انکے ماں باپ بھاگ دوڑ کر روپیٹ کر خاموش ہو جائے تھے۔۔۔۔

کیونکہ جب انکی سنی نہیں جاتی تھی تو یہی کچھ ہوتا تھا۔۔۔۔

کتنے دن غم منایا جاتا آخر ایک دن آنسو سوکھ جاتے اور واویلا بند ہو جاتا،

اور پھر تب یہ بچے مختلف جگہوں سے آگواہ ہوئے کہیں دوسرے شہر میں آکر ان ظالموں کے پیٹ بھرتے تھے سارا دن سڑکوں پر بھیک مانگنے کے بعد انہیں صبح اور رات کو کھانا دیا جاتا بس۔۔۔۔۔

اور آج اس دن کی بھوک سے ندھال ہوتے اس بچے نے دس روپیے چھپا لیے تھے جس کی سزا اسے دی جا رہی تھی

۔۔۔۔۔

اس آدمی کا ہاتھ جب اسکی جانب اٹھا تو اچانک کمرے نما جگہ پر اندھیر چھا گیا۔۔۔۔۔

یہ لائٹ کیوں چلی گئی۔۔۔؟ اس گھینڈے نما آدمی نے بھاری آواز میں کہا۔۔۔۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ دوسرا آدمی کہتا اندھیرے میں باہر جانے کی جگہ کی طرف مڑا پر سامنے ہی اندھیرے میں دیوار

نما کھڑا وجود سے ٹکرا گیا۔۔۔۔۔

اندھے ہو سائیڈ پر ہو، یا جا کر دیکھو میں سوئچ میں کوئی گڑبڑ تو نہیں۔۔۔۔۔ خود سے اس لمبے وجود پر گھوری ڈال کر بولا

اور اندر کی جانب قدم اٹھانے ہی لگا تھا کہ سعیر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر باہر کھنچا۔۔۔۔۔

سوئچ تو اب میں تیرا بند کروں گا۔۔۔ سعیر نے خنجر اسکے گلے پر گھا کر کہا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اس اندھیرے میں خون کے پھوارے نکلے۔۔۔۔۔

سعیر نے دوسرا اور اسکے پیٹ پر کیا دو تین دفعہ۔۔۔ اور پھر نیچے پھینک دیا۔۔۔۔

اسکا ہاتھ پوری طرح گیلا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

دھبب۔۔ کی آواز پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

گر گیا سالہ۔۔۔۔۔ وہ آدمی جو اس بچے کے پاس بیٹھا تھا اٹھ کر بولا۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ وہ چلا گیا۔۔۔۔۔ سعیر کے لبوں میں دبا سگریٹ کا لال شعلہ اندھیرے میں جل رہا تھا۔۔۔۔

سعیر کے پیچھے آلف بھی اندھر داخل ہوا۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔۔؟ وہاں موجود سب الرٹ ہوئے۔۔۔۔۔

یہ لائٹ کیوں چلی گئی۔۔۔۔۔؟ اور پاس کے کوٹھی نما روم سے ایک آدمی باہر نکلا شرٹ کے بٹن بند کرتے۔۔۔۔۔

آلف نے ٹارچ کا بٹن پیش کیا اور انکے منہ کی طرف ٹارچ کا منہ کیا۔۔۔۔۔

تمہارا باپ ہوں میں۔۔۔۔۔ جسے تم لوگ بیسٹ نام سے پکارتے ہو۔۔۔۔۔ وہ کہتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

اور وہاں موجود سب پر سکتا چھا گیا۔۔۔۔۔

بب۔۔۔۔۔ بیسٹ۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔ وہ شرٹ بند کرتا آدمی لڑکھرا کر بولا۔۔۔۔۔

آلف نے ٹارچ بچوں پر ڈالی تو وہ جو بچا نیچے پڑا تھا دوڑ کر دوسرے بچوں کے بیچ میں چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں آنا پڑا سلیم۔۔۔۔۔!! وہ چلتا ٹیبل پر رکھے اس گھینڈے نما شخص کے سامنے چیخا اٹھا کر بیٹھا۔۔۔۔۔

وہ خوف سے کپکپا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

ٹارچ سے اتنی روشنی ہو گئی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے وجود کو دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔۔

سعیر نے وہاں ٹیبل پر پڑے چھٹے پیسوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

اسکی بھوری آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔۔



ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

بہت کم پڑیں گے کیوں آلف"۔۔۔۔؟ پیسے مٹھی میں لیتے کہا وہاں سب نا سمجھی سے دیکھنے لگے پراتنا تو پکا تھا۔۔۔۔  
بیسٹ کی موجودگی مطلب سانسوں کی غیر موجودگی۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے"۔۔۔۔ٹارچ کی روشنی چیمز پر بیٹھے گھینڈے نما آدمی کے پیٹ پر ڈالتے تائید کی۔۔۔۔  
پر اب تو ان سے ہی کام چلا لے"۔۔۔۔آلف نے مسکراتے کہا تو سعیر سگریٹ لبوں میں دبایا اور اپنے آستینیں فولڈ  
کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا خنجر بیلٹ میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔  
اور وہ ذرا سا اٹھا اور اگلے لمحے اس گھینڈے نما آدمی کے منہ کو پکڑ کر سارے چھٹے پیسے اسکے منہ میں ٹھونسنے لگا۔۔۔۔  
وہ چیختا رہا۔۔۔۔پر سعیر نے ہاتھ نہیں روکا۔۔۔۔  
نگو۔۔۔۔"!! اسکے منہ کو بھرتے دیکھ کر وہ دھاڑا۔۔۔۔"  
وہ آدمی گر گر گر کرنے لگا۔۔۔۔

اور گلا چیرتے وہ سکے اسکے اندر پیٹ میں اترنے لگے کہ منہ سے خون کی الٹی منہ سے نکلی۔۔۔۔  
اسکی حالت دیکھ کر دوسرے لوگ بھاگنے لگے۔۔۔۔اور بچوں کی طرف سے اندھیرا کر دیا گیا۔۔۔۔  
آں ہاں سلیم بھائی اتنی جلدی کیا ہے"۔۔۔۔آلف نے دروازے کے آگے آکر کہا۔۔۔۔"  
اسنے پیچھے کی طرف قدم اٹھائے جب آلف نے اسکی کمر پر گن رکھی۔۔۔۔  
ہلانت اپنی باری کا انتظار کرو، ورنہ یہ جو حیوانگی تم اس معصوم بچی پر اتار آئے ہو تمہیں لاش میں تبدیل کر دے گی"  
۔۔۔۔۔

اسنے اسکے گردن پر گن سے وار کرتے اسے نیچے گرایا۔۔۔۔

آلف ٹرک آگیا"۔۔۔۔پیچھے شکیل کی آواز آئی۔۔۔۔"

!! چل بچوں کو نکال"۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور کچھ ہی دیر میں وہاں سے بچوں کو نکالا اور ٹرک میں بیٹھا کر وہاں سے لے جایا گیا۔۔۔۔۔

پیچھے جو تین دن سے لاپتا تھی بچی مردہ حالت میں پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس گھینڈے جیسے آدمی کی سانس کی نالی بند ہو گئی تھی سیر نے سارے سکے اس کے منہ میں ڈال کر سر کو اونچا کر کے گلے پر سیدھا خنجر چلاتے سینے تک آیا۔۔۔۔۔

وہ آدمی ہاتھ پیر مارتے وہیں دم توڑ گیا۔۔۔۔۔

اور خون کے ساتھ سکے اور دوسرے اعضاء بھی اس کے ٹیبل پر رکھے۔۔۔۔۔

دوسرے آدمی بھاگنے میں ناکام ہوتے سیر کے ہاتھ آگے اور کچھ ہی دیر میں انکی بازو الگ الگ پڑے تھے نیچے زمین پر اور کہیں انکی آنکھیں۔۔۔۔۔

تو کہیں پاؤں۔۔۔۔۔

خونخوار شیر کی طرح انہیں ٹکروں میں تقسیم کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اور خود بھی خون سے لال تھا۔۔۔۔۔

اب صرف وہاں ایک سلیم بھائی نامی بیہوش تھا ایک آلف اور سیر جسکے ہاتھ میں موجود خنجر سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکا کیا کرنا ہے۔۔۔؟ آلف نے ایک لات سلیم کو مارتے سیر سے پوچھا۔۔۔۔۔

بتانا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے سر ہلا کر شراب کی بوتل ٹیبل سے اٹھائی۔۔۔۔۔

اور سلیم کے منہ پر ڈالنے لگا۔۔۔۔۔

جاؤ لائٹ جلاؤ۔۔۔۔۔!! سیر کے حکم پر وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

بب۔۔۔۔۔ بیسٹ۔۔۔۔۔!! سلیم ہوش میں آتے ہڑبڑا کر اٹھا جب تک پورا روم روشن ہو گیا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

چیز پر بیٹھے اس آدمی کے پیٹ سے نکلے اعضاء کو ٹیبل پر دیکھا اور نظریں نیچے ڈالی جہاں اسکے آدمیوں کے کہیں سر تو کہیں بازو پیر اور آنکھیں پڑی تھیں۔۔۔۔۔

وہ جگہ ایک ہارر مووی کا سین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

مم۔۔ مجھے معاف کر دو ب۔۔ بیسٹ!! وہ ہاتھ جوڑ کر پیچھے کھسکتے سعیر کے چہرے کو دیکھتے روتے بولا۔۔۔۔۔

خیر اب اس میں رونے والی بات نہیں سلیم، تم صرف اتنا سوچو تمہارے پاس بھی اولاد ہے، کیا سمجھے؟۔۔۔۔۔

خنجر اسکی شرٹ پر صاف کرتے وہ بولا۔۔۔۔۔

سلیم نے خوفزدہ آنکھوں سے سہمے بچے کی طرح دیکھا۔۔۔۔۔

آلف کی آنکھوں میں خون اتر اہوا تھا۔۔۔۔۔

اور یہی سعیر کی حالت تھی۔۔۔۔۔

پولیس کڈنیر کے پیچھے تھی پھر کیسے بچ گئے؟۔۔۔۔۔ اسکی کالر پر لکیر دیتے ہوئے وہ بولا۔۔۔۔۔

سلیم نے تھوک نگلی۔۔۔۔۔

پ۔۔۔۔۔ پیسے، پ۔۔۔۔۔ پیسا سارے عیب چھپا دیتا ہے، اوپر پیسے پہنچائے تو کیس بند کروا دیا گیا۔۔۔۔۔ سلیم کی

نظریں خنجر پر تھیں۔۔۔۔۔

ایس پی نے کچھ نہیں کیا اس کیس پر،، یہ تو جانتے ہو گے نا۔۔۔۔۔؟

نن۔۔۔ نہیں وہ پولیس اسٹیشن تک آتے ہی انکے ماں باپ کے منہ بند کروا دیا اور ایس پی تک یہ کیس پہنچا نہیں

۔۔۔۔۔ اسکی بات پر سعیر کے لبوں پر تمسخرہ پھیلا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے معاف ک۔۔۔۔۔ کر دو ب۔۔۔ بیسٹ آگے ایسا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا۔۔۔۔۔

آگے کرنے تک تجھے مہلت کو دے رہا ہے۔۔۔۔۔ سعیر کا کہنا تھا کہ آلف نے اسکے گردن میں رسی ڈالی اور زور دیا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی آنکھیں ابل پڑیں جن میں نفرت سے دیکھتے سعیر نے خنجر گھونپ دیا۔۔۔۔

آہسہ "۔۔۔۔۔" سلیم کے ہاتھ جو گلے پر تھے آنکھ پر وار ہوتے ہی اسنے منہ چھپایا۔۔۔"

کچھ ہی دیر میں اسکا حال سب سے دل دہلا دینے والا کر دیا۔۔۔۔۔

جہاں آلف بھی دیکھنے سے کترار ہاتھا۔۔۔۔۔

سعیر کے ہاتھ میں موجود وہ دھک دھک کرتا گوشت کالو تھڑا تھا جس کو اسنے چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔۔۔ اور دوسرے

پل زمین پر پھینک کر اپنے بلیک کلر کے بوٹ سے کچل ڈالا۔۔۔۔۔

یہ سعیر کا قانون تھا۔۔۔

جہاں موت موت کو دیکھتے گھبراتی تھی۔۔۔

اور جہاں کرائم ہوتا تھا وہاں بیسٹ کا قانون ہوتا تھا۔۔۔۔

جس کی سزا سنائی نہیں عمل میں لائی جاتی تھی۔۔۔۔

سعیر "۔۔۔۔۔!! آلف نے اسے وہاں سے جاتے دیکھ کر اس کو ٹھٹی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔"

ایس پی کو اطلاع کر دو "۔۔۔۔۔"

سعیر کے کہنے پر آلف نے ایس پی بریان کے نمبر پر کال کی۔۔۔

ایس ایس پی برہان سپیکنگ "!! برہان نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر ان ناؤن نمبر دیکھ کر موبائل کان سے لگایا"

۔۔۔

ایس پی تمہارے لیے گفٹ ہے سلیم بھائی کی فیکٹری میں آجانا دیکھنے کیلئے "۔۔۔ آلف نے کہہ کر بغیر دوسری طرف"

کی سنے کال کاٹ دی اور سم کو دو ٹکروں میں تقسیم کر دیا۔۔۔

وہ جیسے مڑا تو سعیر کو خود تکتا پایا۔۔۔۔

ہا ہا ہا "۔۔۔ آنکھ مارتے قہقہہ لگا کر وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو سعیر ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔۔۔۔"

وہ لائونج میں داخل ہوا تو عرب کو ایل ای ڈی پریرا گرام کو دیکھتا پایا۔۔۔

عرب مینے تمہیں کہا تھا اپنی بہن پر نظر رکھو تم سچھے نہیں۔۔۔۔۔ سعیر سامنے رکتے بولا تو عرب نے پریشان نظریں " اٹھائیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا سحیر کیا کیا مسکان نے پھر "۔۔۔ ایل ای ڈی آف کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔"

سحیر نے ایک سپاٹ نظر اس پر ڈال کر فائل کچھ فاصلے پر ٹیبل پر پھیکنی۔۔۔

کاش عارب وہ تمہاری بہن ناہوتی یا آلف نے مجھ سے لاسٹ وار ننگ نا مانگی ہوتی"۔۔۔!! وہ کہہ کر رکا نہیں "سیڑھیوں کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

اور پیچھے عرب نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔

اسنے جب فائل میں موجود تصویریں دیکھی تو خود پر ترس آیا کہ یہ اسکی بہن ہے۔۔۔۔۔

انتہائی کی بیوقوف عورت ہو تم مسی"۔۔۔ تصویریں وہاں سے اٹھا کر اس نے صبح طبعیت صاف کرنے کا سوچ ہی لیا تھا"

— — — —

اور اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلا گیا۔۔۔۔

روم کا دور آہستہ سے ان لاک کرتے وہ اندر داخل ہوا اور پھر بند کر دیا۔۔۔

اسکی نظر سب سے پہلے بیڈ پر گئی۔۔۔

جہاں وہ موبائل سننے سے لگائے سوچوں میں گم تھی اور اسکی آنکھیں چھت کو تک رہی تھیں۔۔۔۔۔

سعیر نے اپنے کپڑوں کو دیکھا۔۔

اور پھر وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور نے آواز پرپٹ سے آنکھیں موندیں۔۔۔۔

تم مجھے کال کر رہی تھی وہ بھی رات کو یاد آرہی تھی میری"۔۔۔۔ وہ چیخ کر کے اسکے پاس لیٹ کر بولا۔۔۔۔

حور نے اس بارپٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں کک۔۔۔ کب"۔۔۔؟ وہ اسکی جانب کروٹ لیکر بولی۔۔۔

شاید تم نے نمبر غلط ڈائل کر دیا ہوگا"۔۔۔۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا حور نے اپنی سانسیں رو کلیں۔۔۔۔

ڈرو نہیں مینے منع نہیں کیا"۔۔۔!! اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے وہ بولا تو حور نے گرفت سخت

محسوس کر کے آنکھیں میچلیں۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ رات کو کہاں تھے"۔۔۔۔ وہ ہکلاتی ٹاپک چیخ کر گئی۔۔۔۔

میں"۔۔۔؟ سعیر نے تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کیا۔۔۔۔

حور اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنے لگی۔۔۔۔۔

اسکے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی جب سعیر نے اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے گرد ڈال لیا۔۔۔۔۔

میں اب کہاں جاسکتا ہوں تمہیں چھوڑ کر عین"۔۔۔۔؟ اسکے تل پر لب رکھتے وہ گھمبیر آواز میں بولا تو حور العین کی

آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے جنہیں سعیر اپنے لبوں سے چنے لگا۔۔۔۔

س۔۔۔ سعیر۔۔۔!! وہ ڈر سے اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

یہی ایک بچنے کا راستہ تھا۔۔۔۔

ریلیکس عین"۔۔۔۔ اس نے اسکی کپکپاہٹ اپنے بازوؤں میں محسوس کرتے اسکی پیٹھ سہلائی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے جانا ہے یہاں سے"۔۔۔۔ وہ آہستہ سے بڑبڑانے لگی۔۔۔۔

پر تم کہیں نہیں جاسکتی اب تمہارے سارے راستے مجھ تک ختم ہوتے ہیں ڈارلنگ"۔۔۔!! مسکراتے ہوئے وہ بولا

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

اسکے ریشم جیسے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے آرام دینے لگا جو اکثر راتوں کو جاگ کر گذرتی تھی۔۔۔۔۔

اسکے شیمپوں کی خوشبو سعیر کے نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپانے لگا۔۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسکے کہاں والے سوال کو گھما گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ معصوم ہے جیسے ماں کی کوکھ سے جنم لینے والا ایک چھوٹا سا بچا جس نے نادنیا دیکھی تھی نا انسان۔۔۔

جو اپنے ہی آپ سے انجان تھی۔۔۔

کہ وہ کیا چاہتی ہے کیا نہیں۔۔۔۔۔ بس اس نے ضد کر لی تھی سعیر سے دور جانے کی تو اب اس ضد پر انگلی تھی۔۔۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی اسکی بہن سے محبت کا رشتا قائم ہونے پر وہ اسے ہر خوشیاں دیں گی جو ایک ماں اپنے پیدا ہونے والے بچے

کی بن کہے ضرورتیں پوری کرتی ہے۔۔۔۔۔

ایسا ناممکن تھا۔۔۔۔۔

ماں باپ کے سوا کوئی اپنا نہیں ہوتے یہاں تک کہ بھائی بہن بھی نہیں

چٹاخ۔۔۔۔۔ عارب کا بھاری ہاتھ مسکان کے نازک گال پر اپنا سرخ نشان چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھیلانے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

صبح صبح اس ناشتے کا مقصد۔۔۔۔۔؟ وہ گال پر ہاتھ رکھتی غصے سے بولی۔۔۔۔۔

ابھی دروازہ ناک ہونے پر اس نے کھولا تو سامنے عارب غصے سے بھرا کھڑا تھا۔۔۔

اسکے پوچھنے یا کچھ کہنے سے پہلے وہ اندر آ گیا۔۔۔ اور مسکان اپنی نیند خراب ہونے پر منہ بنا کر مڑی تھی کہ عارب کا تھپڑ

اسکے منہ پر چھاپ چھوڑ گیا۔۔۔

ایک پل کو تو وہ شاک رہ گئی، پر دوسرے ہی لمحے ہوش میں آتی خود پر خول چھڑا گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہیں۔۔۔۔۔؟ اسکے بالوں سے پکڑ کر عارب نے تصویریں سامنے کی۔۔۔۔۔

اور مسکان کراہ کر در دیتی دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جہاں وہ ایک جگہ پر پولیس والے سے ع بات کر رہی تھی اور دو تین تصویروں میں برقع اتارتی اور نیچھے رکھتی نظر آ رہی تھی جس سے اسکا فیس صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر درد کے تاثرات کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔۔۔۔۔

واقعی ماننا پڑے گا سیر کے چچے ہیں بڑے تیز، قسم سے مینے ہر طرف دیکھا تھا کوئی نہیں تھا پر یہ تصویریں لینے والا "کمینہ پتا نہیں کہاں چھپا ہوا تھا!! چھوڑو اس کو اس اور بحث کو یہ دیکھو میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں تمہاری کیا رائے ہے"۔۔۔؟ وہ آنکھیں جھپکا کر معصومیت سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتی رائے لینے لگی۔۔۔۔۔

عرب کا دل کیا، ایک بار ہی اسکا گلابا کر کام تمام کر دے۔۔۔۔۔

ڈھیٹ عورت اگر اسکی کی جگہ کوئی برہان کا آدمی ہوتا تو آج تمہارا کیا حشر ہوتا سوچا ہے"۔۔۔۔۔

کیا ہوتا ایس پی مجھے پکڑ لیتا اور شادی کر لیتا سزا کے طور پر"۔۔۔۔۔ وہ ہستے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرتی "ڈھٹائی کی ساری حدیں پھلانگ گئی۔۔۔۔۔

اسکے سوال پر عرب کے دل پر گھونسا پڑا۔۔۔۔۔

اور آنکھوں گلابا اتر آیا۔۔۔۔۔

مسکان تم میری بہن اپنی جگہ پر سیر یا اسکی عین پر تمہاری بیوقوفی کی آنچ پڑی تو میں اپنے ہاتھوں کو روک نہیں پائوں گا "تمہارے گلے تک آنے سے"۔۔۔۔۔ اسکے بالوں کو جھٹکے سے چھوڑ کر وہ سرد آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

اب کی بار مسکان کے ہونٹ بھیجنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ لبوں اور مسکان کا اس سے جیسے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔۔۔

سیر میرے لیے میرے ماں باپ کے مقام پر ہے اسکے لئے جان دے سکتا ہوں اور لے بھی!! تو پھر چاہے وہ میری "بہن کی جان کیوں نا ہو"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر مڑا۔۔۔۔۔

مسکان خاموشی سے اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جب وہ دہلیز پر رکا اور بغیر مڑے بولا۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

مت بھولو مسکان ہم ایک طوائف کی کوکھ سے جنم لینے والی اولاد ہیں جن کی اس عزتدار لوگوں میں کوئی عزت نہیں "!! اور مہربانی کر کے تم جس پتی صحرا میں ننگے پاؤں بھاگ رہی ہو چھائوں کے پیچھے وہ صرف وقتی ہے ایک کالے بادل کا سایہ جو تم پر ہی گرج برس کر واپس اسی صحرا میں چھوڑ جائے گا تو ابھی بھی وقت ہے حقیقت میں آجائو"۔۔۔۔۔ عارب کے لفظ نہیں تھے ایک تلوار کی تیز دھار تھی جو اسکے دل میں پیوست ہو گئی۔۔۔۔۔ اور وہ بلبلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ چلا گیا اسے حقیقت کا بد صورت آئینہ دیکھا کر اور مسکان!!! خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔  
آنسو ٹپ ٹپ کر اسکی گود میں رکھے موم جیسے خوبصورت ہاتھوں کی پشت پر گرنے لگے۔۔۔۔۔  
\*-----\*

کیسے اس کیس کی فائل تمسے بند کی"۔۔۔۔۔ ایک زاردار تھپڑ انسپکٹر ارمان کے منہ پر مارتے برہان اس پر غرایا۔۔۔۔۔  
کل رات جو اسے بیسٹ کی طرف سے گفٹ ملا تھا۔۔۔۔۔ اسنے اسکی پوری آنکھیں وا کر دیں۔۔۔۔۔  
اور صبح ہی اس فیکٹری سے ملنے والے بچوں کی ڈیڈ باڈی انکے ماں باپ کے پاس پہنچانی تھی اور برہان کی سب کا دل لہو لہاں ہو گیا انکی حالت پر۔۔۔۔۔  
ایک پل کو اسکے دل سے آواز آئی کہ کچھ کام وہ بھی ہوتے ہیں جو بیسٹ کے ہاتھ سے کیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ پر دوسرے ہی پل اسنے اس آواز کو خاموش کر وادیا۔۔۔۔۔

اسنے قانون کو توڑا تھا۔۔۔۔۔  
سزا دینا کا حق صرف قانون ہے اور یہ سزا وہ بھی دے سکتا تھا اگر اسکا ڈیپارٹمنٹ اسکے ساتھ فیئر ہوتا۔۔۔۔۔  
سر مجھے کمشنر کی طرف سے حکم تھا اس فائل کو بند کرنے کا"۔۔۔۔۔ ارمان نے اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر بتایا۔۔۔۔۔  
تمہیں حکم کی پڑی تھی یہ نہیں سوچا تمہارے فائل بند کرنے سے اسکی معصومیت روند کر سانسیں بند ہو گئی، ہزوروں "کی زندگیاں تباہ ہو گئی، کئی اپنے دماغ حالت کھو بیٹھے،، ان کا کیا؟؟ تمہیں اپنی وردی اترنے کا ڈر تھا؟؟؟

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو سر آپ بتائیں ہم کھ پتلے کیا کر سکتے ہیں؟ جنکے ہاتھ میں ہماری دور ہے وہ جیسے ہمیں نچاتے ہیں ہم ناپتے ہیں،، " ہم کیا کر سکتے ہیں کچھ نہیں یہ وردی تو اب کچھ نہیں رہی اصل میں اب اسکی معنی اب گناہ ہو گیا ہے۔ وہ گناہ جو ہم اپنے بچوں کو ایسی دردناک زندگی سے بچانے کیلئے، انکا پیٹ بھرنے اچھی تعلیم دلوانے کیلئے چار پیسوں پر کرتے ہیں چاہے پھر !! وہ کسی کی زندگی کا فیصلہ ہو یا موت کا بس

بس کرنا وہی ہے جو اوپر سے حکم آتا ہے، اس کیس کی چھان بین کرو، اس کو چھوڑ دو، اس آدمی کو پکڑو، اسے چھوڑ دو، وہ !! فلاں فلاں کا وہ ہے، یہ وہ ہے، اس کی حکومت وہاں چلتی ہے یہاں چلتی ہے، یہ میرا خاص بندہ ہے، تو کیا کریں ہم سر آپ بتائیں کس کی سنے؟؟ وہ کہتے برہان سے پوچھنے لگا جو غور سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ سننا سب کی اب سے کرنا وہ جو میں کہتا ہوں انڈر سٹنڈ آفیسر "۔۔۔۔۔؟؟ اسکے سپاٹ لہجے پر ارمان نے سراٹھایا۔۔۔۔۔ " اور اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہاتھ اپنے ماتھے تک لے گیا۔۔۔۔۔ لیس سر "۔۔۔۔۔ سیلوٹ کرتے اسنے کہا۔۔۔۔۔

کبھی انسان کوئی غلطی کرنے کے بعد جب اسکا انجام دیکھتا ہے تو اس سے بھی سبق حاصل کرتا ہے۔۔۔۔۔ لازمی نہیں کہ میں نے کچھ نہیں کیا کہہ کر ٹال دو۔۔۔۔۔

تم اپنے ہاتھ کو روک بھی سکتے ہو سوچ بھی سکتے ہو اندر کی آواز کو سن بھی سکتے ہو۔۔۔۔۔

پھر بھی تم وہ کر گئے جسکا انجام تم جانتے تھے۔۔۔۔۔

اب مجھے کیا کرنا ہے سر "۔۔۔۔۔؟ ارمان نے پوچھا۔۔۔۔۔

سب سے پہلے تم پتا کرو انوکہ باقی کے بچے کہاں ہیں اور ان ڈیڈ باڈیز کو انکے ماں باپ تک پہنچاؤ تم۔! خود جا کر "۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ اسنے کہا تو ایک پل کیلئے ارمان کا چہرہ اچھکا پڑ گیا۔۔۔۔۔

اوکے سر "۔۔۔۔۔!! پھر دوسرے پل اسنے اقرار کیا۔۔۔۔۔

کیونکہ خود بھی تو دیکھ جو وہ کر چکا ہے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس پر ان ماں کی آپیں بدعائیں تو سنے جس کا وہ حق دار ہے۔۔۔۔۔  
کچھ دیر دیگر پوائنٹس ڈسکس کرنے کے بعد برہان وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔  
کیونکہ ایک بار پھر اسے چیختی چلاتی میڈیا کو منہ دینا تھا۔۔۔۔۔

\*-----\*

اسے اسکول جوائن کیے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔ ساتھ پارٹ ٹائم اکیڈمی بھی جوائن کر لی تھی۔۔۔  
جس سے اتنے پیسوں کی امید تھی کہ گزارا اچھے سے ہو گا۔۔۔۔۔ اور بچوں کے ساتھ اس کا وقت بھی بہت اچھا گزر جاتا  
تھا۔۔۔۔۔

اسے چھوٹے معصوم بچے بہت پسند تھے اور وہ انکے پھولے پھولے رخسار کھینچی جس سے بہت مزہ آتا تھا اسے۔۔۔۔۔  
اور اللہ کی قدر دیکھو اسکے بھی ایسے ہی گال تھے پھولے پھولے دونوں بہنوں کے کہ اسکی دوستیں انکے ساتھ ایسا کرتی  
تھی۔۔۔۔۔

اسے یاد تھا اسکی ماں کہتی تھی کہ یہ اللہ کا تم سے بدلا ہے معصوم بچوں کی طرف سے! تم انکے ساتھ ایسا کرتی ہو اور تمہاری  
ٹیچرز دوستیں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔  
اور حور نور دونوں ہنس دیتی۔۔۔۔۔

کہ اللہ نے ان سے بہت خوبصورت بدلا لیا ہے۔۔۔۔۔"  
دوپہر کا وقت تھا، کچھ سٹوڈنٹ تو کچھ ٹیچریں بھی بس کے انتظار میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔  
وہ بھی ان کے ساتھ تھی انتظار میں سوچوں میں ڈوبی۔۔۔۔۔

نور کو یقین تھا ابھی علوی ہاؤس میں اسکی جاب کا کسی کو بھی علم نہیں تھا تبھی کوئی ایکشن نہیں تھا انکی طرف سے۔۔۔۔۔  
پھر سوچوں کو جھٹک کر چادر کو ٹھیک کرتی بائیں طرف دیکھنے لگی جہاں سے انکی روز کی بس آتی تھی۔۔۔۔۔

آج کچھ لیٹ نہیں ہو گئی بس۔۔۔۔۔؟ اسکی کولنگ ٹیچر اسے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔"

ٹاؤ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں پتا نہیں کیوں"۔۔۔نور نے سر ہلایا۔۔۔"

اور بیگ میں بجتے موبائل کو نکال کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

جہاں نرگھس بی کی کال آرہی تھی۔۔ شاید پریشان ہو گئی تھی لیٹ ہونے پر۔۔۔۔

ہاں بی بس کچھ دیر میں پہنچ۔۔۔"وہ کہہ ہی رہی تھی کہ اسکے سامنے ہی بلیک مر سڈیز نے بریک لگایا۔۔۔۔"

وہ اچھل کر پیچھے ہوئی اور غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اللہ خیر کیا ہو انور تم ٹھیک ہو"۔۔۔؟بی گاڑی کے ٹائروں کی چڑچڑ سن کر دل پر ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔۔۔"

جی جی میں ٹھیک ہوں آرہی ہوں، بس آگئی ہے"۔۔۔۔نور نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا اور موبائل بند

کر کے بیگ میں ڈالا۔۔۔۔۔

اندھے ہو دیکھ نہیں س۔۔۔۔۔"۔۔۔!! وہ بند ڈور کو دیکھ کر غصے سے بولتی کہ اندر بیٹھے آلف کو دروازہ کھولتے دیکھا"

۔۔۔۔۔

نور کی آواز گلے میں ہی دب گئی اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آؤ"۔۔۔۔۔آلف نے ایک نظر اسکی پھٹی آنکھوں بے یقین نظروں کو دیکھ کر کہا اور پھر سامنے دیکھنے لگا جیسے وہ اسکے

حکم سے انکار نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

نن۔۔ نہیں وہ ہماری بس آنے والی ہے"۔۔۔۔۔پاس کھڑی ٹیچرز کی مشکوک نظروں کو خود اور اس گاڑی پر محسوس

کرتے وہ مشکل سے خود کو سنبھال کر بولی۔۔۔۔۔

آجائو نور العین بس لیٹ آئے گی آج"۔۔۔۔۔اسنے بیزاری سے کہا اسے وہیں کا وہیں کھڑا دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔"

کون ہے نور العین"۔۔۔؟؟اسکی کولیگ نے پوچھا۔۔۔دوسری بھی اسکے جواب کے منتظر ہوئی۔۔۔۔۔"

اور اس سوال پر اسکا دل تب دھڑکا جب آلف کی گرے آنکھیں بھی اسکے چہرے کو تنکے لگی۔۔۔۔۔

ایک الگ سی نظروں سمیت جس میں کچھ دیر پہلی کی بیزاریت چھب گئی تھی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

نور نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پھر اپنی کولیگ کو دیکھا وہ اپنا کردار مشکوک کرنا نہیں چاہتی تھی یا نوکری گنوانا۔۔۔۔۔  
م۔ میرا لک۔ کزن ہے۔۔۔۔۔ اسکی کولیگ نے سر ہلاتے گاڑی اور اس میں بیٹھے اس ہینڈ سم لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔۔"  
نور نے اپنی پوری ہمت کے ساتھ جواب دیکر سامنے والے کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے لگا اسکی آنکھوں میں تمسخرہ  
ہو اور جبر اتنا ہوا ضبط سے۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہو گئی ایک اجنبی کو اپنا کزن تعارف کرواتے۔۔۔۔۔  
ہمارا تعارف نہیں کرواؤ گی نور العین اپنے کزن سے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نور کے پاس آکر بولی۔۔۔۔۔"  
نور بے بسی سے گلاتر کر کے رہ گئی۔۔۔۔۔

اب کیا تعارف کرواتی ایک تو سامنے والی کی آنکھیں اتنی سرد تاثرات والی تھی کہ دیکھتے انسان کے جسم میں سنسنی دوڑ  
جائے۔۔۔۔۔

اوپر سے وہ غنڈے سعیر عالم کے آدمی، جسکا دماغ اپنے باس کی طرح اٹے کام کرتا رہتا۔۔۔۔۔  
جانوروں کی طرح لوگوں کو مارنا پیٹنا۔۔۔۔۔

اور وہ تو اتنا جانتی نہیں تھی اسے صرف دو ملاقاتیں ہوئی تھی جس میں پہلی بار ہر اسماں کیا تھا دوسری بار دھمکی دی تھی  
۔۔۔۔۔

کیا اب تیسری بار مار دے گا۔۔۔۔۔؟ اسکے دماغ نے خطرے کے سائرن دئے۔۔۔۔۔"  
نور العین۔۔۔۔۔ اسے بت بنا کھڑا دیکھ کر آلف نے رو عبد ار آواز میں پکارا کہ وہ ہوش میں آتی بنا سمجھے سوچتے گاڑی"  
میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اسکی کولیگ اسکے اس طرح نظر اندازی پر منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔۔۔  
اور اندر نور کا نپتے ہاتھوں سے مسلسل سیٹ بیلٹ باندھنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔  
وہ بیٹھ تو گئی تھی صرف اپنی کولیگز کی وجہ سے یراب بہت خوفزدہ تھی اپنے انجام سے۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی کانپتی مومی انگلیاں سیٹ بیلٹ سے جیسے لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔  
 اور ہتھیلیوں، ماتھے پر سپینے نمودار ہونے لگے اے سی کی کولینگ میں بھی۔۔۔۔۔  
 اچانک اسے لگا وہ خود ہی خوف سے مر جائے گی بغیر اسکے کچھ کرنے سے۔۔۔۔۔  
 تب جا کر خود کوریلیکس کرتی، سیٹ بیلٹ کی جان چھوڑ کر گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔  
 کہ اسے خود پر وقفے وقفے سے ساتھ بیٹھے وجود کی نظروں کی تپش محسوس ہونے لگی وہ دروازے سے بالکل چپک کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھائے گا اور وہ چھلانگ لگا کر باہر گرے گی۔۔۔۔۔  
 تت۔۔ تم میرا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ نور نے ونڈو سے باہر دیکھتے ہمت کر کے مری ہوئی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔  
 جو آلف تک پہنچی بھی تھی کہ نہیں۔۔۔۔۔  
 جواب ناپا کر اسنے گردن موڑی۔۔۔۔۔  
 جو سامنے دیکھتے مصروف سا ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔  
 "میں تم۔۔۔۔۔"

آپ۔۔ اسکا جملہ بیچ میں ہی کاٹ کر اسنے ایک کاٹ دار نظر اس پر ڈال کر درستی کی۔۔۔۔۔  
 نور شرمندہ ہو کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ایم سوری۔۔ وہ مدہم سا بولی پر دوسری طرح اسکی سوری کو خاطر میں ہی نہ لایا گیا۔۔۔۔۔  
 جس پر نور نے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کو اپنے گھر کے راستے پر دیکھ کر سکھ کا سانس لیتی سن انگلیوں کو حرکت دینے لگی۔۔۔۔۔

آپ۔۔ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ اس بار وہ پورے اعتماد سے بولی۔۔۔۔۔

اور جواب کسلے باقاعدہ گردن موڑ کر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اگر میں کہوں ہاں تو؟"۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد خاموشی کے آلف کی گھمبیر آواز گاڑی کے فضا میں گونجی۔۔۔۔۔

نور جو جواب کی توقع چھوڑ چکی تھی پراچانک اسکی گھمبیر آواز اور جواب پرسن سی ہو گئی۔۔۔۔۔

اسے لگا اسکا حال اپنی بہن جیسا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

اسکی پیلی پڑتی رنگت کو دیکھتے آلف نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

جیسے کہہ رہا ہو "ہاں کر رہا ہوں کیا کروگی"۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ میں پولیس میں کمپلیٹ کر دوں گی، تم۔۔۔۔۔ اسکے پھر تم کہنے پر آلف نے گھوری ڈالی وہ گڑ بڑا گئی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے آپ جانتے ہیں میرا فرسٹ کزن ایس پی ہے اور دوسرا کزن اسکو آپ جانتے نہیں وہ آپ سے "بھی بڑا غنڈہ ہے"۔۔۔۔۔ وہ لبوں پر زبان پھیرتی بولی۔۔۔۔۔

اچھا"۔۔۔۔۔ آلف نے اچھا کو طنزیہ کھیچ کر کہا۔۔۔۔۔

نور اس ڈھیٹ انسان کو دیکھنے لگی جسے ایس پی سے بھی ڈر نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کر دینار پورٹ آج ہی، بلکہ ابھی ہی"۔۔۔۔۔ وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔۔

نور کا خون رگوں میں جم کر رہ گیا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ پ یہ سب مجھے ڈرانے کیلئے کر رہے ہیں تاکہ میں اسکول ناجاسکوں"۔۔۔۔۔؟؟ ایک آس سے وہ ڈرتے ڈرتے "بولی۔۔۔۔۔

پر آلف نے کوئی جواب نادیا اور گاڑی سیدھا گلی کے سامنے روکی۔۔۔۔۔

پر نور کو لگا اس خاموشی کا مطلب یہی ہے "میں ایسا کیوں کروں گا"۔۔۔۔۔

وہ مزید ایک منٹ بھی ر کے بغیر دوڑ کھول کر نکلتی وہاں سے گلی میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔

اور آلف کی مسکراتی نظریں نیچے پڑی اور پھر جھک کر رنگ کو اٹھایا جو سیٹ بیلٹ باندھنے کی کوشش میں گر گئی تھی اسکی انگلی سے۔۔۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسنے جھک کر اسے اٹھایا اور قریب کر کے دیکھتے اپنی جیب میں ڈال دی۔۔۔۔۔

\*-----\*

وہ دن بے دن اسکی عادی ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ اسے خود میں گم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پہلے وہ ہمیشہ راتوں کو جاگ کر گزارتی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے، کیا ہونے والا ہے وہ سب سے بے خبر رہتی تھی۔۔۔۔۔

صرف وہ ہوتی تھی اور اسکا دردناک ماضی۔۔۔۔۔

جسکو یاد کرتے اسکی آنکھوں سے نیند تو رخصت ہوتی تھی پر ڈر اور خوف سے بیڈ پر چیختی چلاتی خود کے بال نوچتی پاگلوں کی

طرح رہتی تھی۔۔۔۔۔

کبھی اسے ایک جھلسا دینا والا لمس و حشاک و حشی کا لمس اپنے گردن پر محسوس ہوتا تو کبھی چہرے پر اور وہ بن پانی کی مچھلی

کی طرح خود کو بچانے کی کوشش میں تڑپتی رہتی تھی۔۔۔۔۔

کوئی جاگ گیا تو جلدی اسے آرام کی گولیاں دے دیتا تھا اگر نہیں تو وہ آدھی آدھی رات سے لیکر صبح تک روتی تڑپتی رہتی

۔۔۔۔۔

اور آخر میں سفید جاگ منہ سے نکلتا اور وہ بیہوش ہو جاتی۔۔۔۔۔

!! پر اب۔۔۔۔۔

اب اگر اسکی رات کو آنکھ کھلتی تو ایک نرم گرم ساحصار اسے خود میں چھپا لیتا۔۔۔۔۔

اسکے بالوں میں انگلیاں چلا کر اسے سکون دیتا بغیر نیند کی گولیاں دئے۔۔۔۔۔

اسکی پیٹھ سہلا کر اسے خود کے ہونے کا یقین دلاتا۔۔۔۔۔

اور وہ اس پر یقین کر کے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے مٹھیوں میں جکڑ کر سو جاتی۔۔۔۔۔

جیسے وہ جانتی تھی اسکے حصار میں وہ محفوظ رہے گی۔۔۔۔۔ اس تک کوئی نہیں پہنچ پائے گا۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ چھپی ہوئی ہے اسکے حصار میں ایک زخمی خرگوش کی طرح۔۔۔۔  
 وہ آنکھیں موندتی تو اسے اپنی آنکھوں میں اندھیرے کی جگہ اجالے محسوس ہوتے۔۔۔۔  
 اسکے ہوش اڑا دینے والے پرفیوم کی خوشبو اسکے حواس خود میں جکڑ لیتے۔۔۔۔  
 اور وہ بغیر تڑپے ایک بار پھر نیند کی وادیوں میں اتر جاتی۔۔۔۔  
 بغیر میڈیسن کے۔۔۔۔  
 اور اگر کبھی تڑپتی یا چیختی تو وہ اسے مضبوطی سے اپنے حصار میں قید کر لیتا۔۔۔۔۔  
 اور اسکے منہ سے نکلے جاگ کو آہستہ سے اپنی انگلیوں کی پوروں پر صاف کرتا۔۔۔  
 اور صبح جب وہ بیدار ہوتی تو اسکے شدت بھرے لمس کو اپنی آنکھوں پر محسوس کرتی۔۔۔۔  
 اسے لگ رہا تھا اگر کچھ ماہ یا مزید ہفتے وہ اسکے ساتھ رہی تو یہ چالاک انسان اسے خود میں قید کر لے گا اور وہ خوشی خوشی اس  
 قید کو ایک نئی زندگی سمجھ کر کو قبول کر لے گی۔۔۔۔۔  
 اور سب کچھ بھول جائے گی ہر غم ہر تکلیف اذیت۔۔۔۔۔  
 پر وہ نہیں بھول۔ سکتی تھی کیسے بھول جاتی؟؟  
 جب آپ میری ڈشز پسند نہیں کرتے اور نا ہی ٹیسٹ کرتے ہیں پھر مجھے سے کیوں فالتو کی محنت کروا رہے ہیں "  
 "۔۔۔؟

روز کی طرح اسکا کیا گیا سوال آج پھر دہرایا گیا۔۔۔  
 وہ آج فٹس فرائی کر رہی تھی۔۔۔۔ اور اسے پتا تھا روز کی طرح وہ ایسی ہی پڑی ہوگی یا مسکان ٹیسٹ کر کے اسے پاس فیل  
 کا بتائے گی تبھی چڑ کر کچھ غصے سے بولی۔۔۔۔

مجھے کنفرم نہیں کہ میرے بچوں کو میرے ہاتھ کا کھانا پسند آئے گا کہ نہیں،، تبھی میں چاہتا ہوں انکی ماں کے ہاتھ کا "  
 کھانا بھی ہو شاید وہ پسند آجائے "۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا جواب تھا حورا لعین کیلئے وہ منہ کھولے سرخ چہرے سے ساکت کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔  
 اسکی ہمت ہی ناہوئی کہ یہ پوچھ سکے کس کے، کون سے بچے، کہاں کے بچے؟۔۔۔۔۔  
 اس اپنے گالوں کی تپش سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسکے گال تپ گئے ہیں اور ہاتھ بھی کانپنے لگے ہوں۔۔۔۔۔  
 وہ بے شرم تھا جانتی تھی، کبھی بھی کوئی بھی جسارت کر دیتا پر اتنا بے باک ہو گا یہ اسے اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔  
 اس انوکھے جواب کے بعد۔۔۔۔۔

حور نے پھر جیسے منہ پر ٹیپ لگا لیا۔۔۔۔۔  
 اور سعیر کی نظریں بھٹک بھٹک کر اسکے پھولے نرم گلاب جیسے رخساروں پر جاتی۔۔۔۔۔  
 اسکا دل کر رہا تھا اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھولے پر اسے سوچ میں دیکھ کر وہ کوئی جسارت نا کر پایا۔۔۔۔۔  
 کھانا بنانے کے بعد دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ساتھ مسکان اور عارب بھی تھے۔۔۔۔۔  
 اور ماحول میں ڈنر کیا گیا۔۔۔۔۔

اسکے بعد عارب تو باہر نکل گیا، مسکان ڈائننگ ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی اور سعیر حورا لعین کو لیکر بیک سائیڈ میں آگیا  
 ----

ہم کہاں آئیں ہیں؟ سعیر کے رکنے پر اسنے سوال کیا۔۔۔۔۔"  
 گھر کے بیک سائیڈ پر"۔۔۔۔۔ سامنے چاند کو دیکھتے پیچھے کھڑے سعیر نے جواب دیا اور پھر اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں"  
 میں لے لیا۔۔۔۔۔

ہہ۔۔۔۔۔ ہم یہاں کیوں آئے ہیں"۔۔۔۔۔ حورا اسکی سانسیں اپنے گردن پر محسوس کرتی بولی۔۔۔۔۔"  
 تازی ہوا کیلئے"۔۔۔۔۔ حور کو لگا اسنے جیسے اسکی گردن سے سانس کھینچی ہو۔۔۔۔۔"  
 وہ سہم کر رہ گئی۔۔۔۔۔

مجھے سردی فیل ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔!! وہ اندر روم میں جانے کیلئے گھٹی آواز میں بہانہ بنانے لگی۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر تب وہ سن سی ہو گئی جب سعیر کا ہاتھ سرکتا اسکی نازک کمر کے گرد آیا اور اسے اپنے مضبوط گرم حصار میں لے گیا

-----

وہ خاموش سی رہ گئی۔۔۔۔

اور پھڑ پھڑا بھی ناسکی۔۔۔۔

لک۔۔ کوئی دیکھ۔۔۔۔ "وہ کہنے لگی پر کہہ ناسکی۔۔۔۔"

جب اسکے کانپتے لبوں پر اسے انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔۔

ی۔ یہاں سوئمنگ پول نہ۔۔ نہیں "۔۔۔؟ اس گھمبیر خاموشی سے گھبرا کر وہ بولی۔۔۔۔"

ہے!!۔۔ کیوں تمہیں سوئمنگ کرنی ہے "۔۔۔؟ سعیر کے سوال پر وہ گھبرا گئی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔"

ن۔ نہیں ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔ "وہ اپنی انگلیاں پٹختی بولی۔۔۔۔"

اچھی بات ہے تمہیں اپنے گھر کی ہر چیز کے بارے میں معلومات رکھنی چاہیے "۔۔۔۔۔ وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا اسکا

چہرہ اونچا کر کے بولا۔۔۔۔

حور العین نے آنکھیں جھپکی اسکی بھاری پلکیں لرز رہی تھی۔۔۔۔

جن پر سعیر اپنی انگلی پھیرنے لگا۔۔۔۔۔

س۔ سعیر کیا میں نور سے بات کر سکتی ہوں "؟ اسنے بھرائی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔"

سعیر نے اسکا سر اپنے سینے سے لگاتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

حور کے دو آنسو پھسل کر اسکی شرٹ میں جذب ہو گئے۔۔۔۔۔

کیا بات کرنا چاہتی ہو "۔۔۔؟ حور کو لگا اسکا سوال کچھ چھبتا ہوا ہے۔۔۔۔۔"

مم۔۔ مجھے یاد آرہی ہے اسکی، میرے پاس صرف ایک ہی بہن ہے "۔۔۔۔۔۔۔ وہ کہتی اسکے سینے میں منہ چھپا کر رونے

لگی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سیر کی دی گئی موبائل سے وہ ٹرائے کر کے تھک گئی تھی پر ہر بار سیر کے پاس ہی کال جاتی جس سے وہ چڑ گئی تھی اور اب اس سے کہنے کا سوچ لیا تھا جواب کہہ تو لیا تھا پر ضبط ٹوٹنے پر وہ رونے لگی۔۔۔۔۔

شش۔۔۔ عین رونا نہیں میرا بچہ۔۔۔۔۔ وہ اسکا چہرہ صاف کر کے بولا۔۔۔۔۔

حور روتے روتے اسکے بچہ کہنے پر روتے روتے مسکرا دی۔۔۔۔۔

تو کیام۔ میں آپکا بچہ ہوں۔۔؟ ناک اسکی شرٹ پر صاف کرتی وہ بے خودی میں ہنستی بولی۔۔۔۔۔

جیسے وہ بھول گئی تھی کہ سامنے والی شخصیت کون ہے۔۔۔۔۔

اسے یاد تھا تو اتنا کہ اسنے اسے بچہ کہا۔۔۔۔۔

سیر نے اپنی شرٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔

تم میرا بچہ ہو اور جو ہوں گے وہ ہمارے بچے ہوں گے۔۔۔۔۔ اسکی خوش فہمی دور کرتے وہ بولا۔۔۔۔۔

تو حور کے لب سکڑ گئے۔۔۔۔۔

مم۔ میں نور سے بات کر سکتی ہوں نا؟ وہ بات بدل گئی اور چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

کل کر لینا، میں عارب سے کہہ دوں گا وہ تمہیں بات کروائے گا نور سے۔۔۔۔۔ پینٹ کی جیب سے سگریٹ نکال

کر اسنے ہونٹوں میں دبایا اور اسے لائٹر سے سلگانے لگا۔۔۔۔۔

اس طرف کیا ہے۔۔۔؟ حور قدم بائیں طرف اٹھاتی رات کی رانی کی خوشبو سو نگھتی ہاتھ سے اشارہ کرتی بولی۔۔۔۔۔

یہاں ایک خوبصورت گلاب ہے۔۔۔۔۔ سیر اسے دیکھتا بولا حور نے سر ہلایا پر سمجھنا سکی اتنی خوشبو ایک گلاب کی

کیسے۔۔۔۔۔

آپ ش۔ شراب پیتے ہیں۔۔۔۔۔؟ وہ قریب سے فضا میں پھولوں کی خوشبو کے ساتھ سگریٹ کی بوسو نگھتی منہ بنا کر

پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ وہ جواب دیکر اسکے چہرے کے تاثر دیکھتے سگریٹ کو بوٹ تلے مسل دبا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

تو سگریٹ تو پیتے ہیں نا اور کیا صرف لوگوں کو مارتے ہیں کوئی کام نہیں کرتے "۔۔۔۔؟؟ اسکا دل پتا نہیں کیوں اسے " جانے کیلئے چاہ کرنے لگے تھا اور وہ مجبور ہو کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔۔  
مارتا صرف انہیں ہوں جنکے کام اچھے نہیں ہوتے "۔۔ اسکے دوسرے دونوں سوالوں کو نظر انداز کرتے وہ بولا "۔۔۔۔۔

وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی سیر نے اسے کھینچ کر اپنے!! تو آ۔ آپ کیوں سزا دیتے ہیں قانون۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔  
قریب کیا اور منہ پر انگلی رکھ دی۔۔۔۔۔

یہاں صرف سیر عالم کا قانون ہوتا ہے میرا بچہ، تم بہت معصوم ہو میں نہیں چاہتا تم کچھ بھی بات کرو اسکے بارے میں "۔۔۔۔۔  
،، تم صرف ہم دونوں کے بارے میں بات کرو بس " اسکے رخسار کی نرم مہٹ کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر محسوس کرتے وہ سرد لہجے میں ایسے بول رہا تھا جیسے وار ننگ دے رہا ہو۔۔۔۔۔  
حور کی اس اچانک حملے سے چیخ نکلتے نکلتے رکی۔۔۔۔۔

اور وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔  
سیر اسکے کانپتے لبوں کو دیکھتے اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔  
اور کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

میں تمہیں وقت دے رہا ہوں عین ہمارے رشتے کو حقیقت میں تسلیم کر لو "۔۔۔۔۔ گھمبیر آواز حور العین کی "۔۔۔۔۔  
سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ اپنے خشک لبوں پر زبان پھیر گئی۔۔۔۔۔

دفعۃً سیر نے اسے بازوؤں میں اٹھا لیا اور واپس اندر کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔  
اسکی لمبے لمبے قدم اپنے روم کی طرف تھے۔۔۔۔۔

ماضی "۔۔۔۔۔

وہ کھلی آنکھوں سے چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اسے جسم کے ہر حصے میں درد کی شدت سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔  
 اور وہ ساکت پڑا تھا۔۔۔ جیسے ایک مردہ وجود ہو۔۔۔  
 کچھ دیر بعد اسکے گلے میں شدید پیاس کی وجہ سے چیونٹیاں کاٹنے لگی تھیں۔۔۔  
 اسنے اپنے دکھتے جسم کو حرکت دے کر ذرا سا سر موڑا، اور پورے اس تہ خانے کو دیکھنے لگا۔۔۔  
 کہیں سے بھی کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں تھی۔۔۔  
 اوپر بنی دیوار میں چھوٹی سی کھڑکی سے سورج کی روشنی جالی سے آرہی تھی جس سے وہ یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 اور اسے یاد آیا کہ یہاں اسکے علاوہ دوسرے بھی تو بچے تھے وہ نہیں تھے ابھی۔۔۔۔  
 سوچتے ہوئے اسکی نظر ایک کونے میں رکھے پانی کے مٹکے پر پڑی اور اسکے اوپر گلاس رکھا تھا۔۔۔  
 سعیر نے شکر خدا کا کرتے اٹھنے کی کوشش کی پر اسکے جسم نے جیسے جواب دے دیا۔۔۔  
 اسنی پیاسی نظروں سے اس پانی کو دیکھتے سوکھے بنجر جیسے لبوں پر زبان پھیری اور ناچار اپنی کمنیوں اور پائوں کی مدد سے  
 خود کے مردہ جسم کو گھسیٹتے اس کونے کی طرف گیا۔۔۔۔  
 اور آہستہ آہستہ دیوار کو سہارا لیکر اسکے ساتھ اپنی دکھتی کمرٹکا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔  
 پروہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اتنے میں ہی اسکی پوری قوت اسکا ساتھ چھوڑ چکی تھی اور وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

وہ جینا چاہتا تھا۔۔۔

بہت لمبی زندگی۔۔۔

سعیر نے اپنے کانپتے ہاتھ اٹھا کر گلاس کو چھوا اور اسے چھوتے جیسے جسم میں جان آگئی۔۔۔

اسکی ٹھنڈ، بخار میں تپتے وجود پر ایک سرد لہر کی طرح محسوس ہوئی۔۔۔۔

اور آہستہ سے پانی کا گلاس بھرا، کانپتے ہاتھوں سے جھلکتے پانی کو اپنے منہ سے لگا لیا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پانی کے ایک قطرے کو اپنے گلے میں اترتے ہوئے اسے آج پانی کی اہمیت معلوم ہوئی تو لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

آج اگر اس سے کوئی پانی کی اہمیت کا پوچھتا تو وہ کتابیں بھر لیتا پر اسکی اہمیت ختم نہ ہو پاتی۔۔۔۔۔  
وہ ایک گلاس پانی پی کر دوسرے گلاس بھرتا اپنے بخار سے تپتے وجود پر ڈالنے لگا۔۔۔۔۔  
سر سے لیکر وہ پائوں تک بھیگ گیا۔۔۔۔۔  
تو اسے کپکپی ہونے لگی۔۔۔۔۔

دیکھو تو میرا شہزادہ کیسے کانپ رہا ہے اے سہمی کہاں ہے تو لیا لیکر آ جلدی"۔۔۔۔۔؟؟ کرب بھری بھوری آنکھیں زمین پر اس کے جسم سے نکلتے سرخ پانی کو دیکھ رہی تھیں تو ایک پریشان فکر میں ڈوبی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔  
اور اگلے پل وہ چیخ چیخ دھاڑیں مارنے لگا کہ پورا تہ خانہ گونج اٹھا اسکی چیخوں سے۔۔۔۔۔  
وہ گلا پھاڑ کر رونے لگا کہ اس کے گلے میں خراشیں پڑ گئی پر درد کم ہونے کے بجائے اور بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔  
وہ گھٹوں کے بل سامنے کھڑکی کی طرف بیٹھ کر "!! سہمی کہاں ہو"۔۔۔۔۔؟؟ "سہمی!! اپنے بھائی کو جواب دو سہمی"۔۔۔۔۔  
بلند آواز میں پکارتے شدت سے رو رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ اسکی چیخیں اس تک پہنچ جائیں گی اور وہ دوڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گی تو پھر وہ اسے چھپالے گا۔۔۔۔۔

اسکی چیخوں پکاروں پر باہر پہرہ دیتے آدمی گن کے ساتھ اندر داخل ہوا اور اسے ہوش میں دیکھ کر واپس چلا گیا۔۔۔۔۔  
سعیر نے دروازے کے کھلنے پر بھیگے سو بے چہرے سے پیچھے دیکھا۔۔۔۔۔  
وہ دیکھ رہا تھا جب دو آدمی اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس کے گھنے شہد "چل آ جاگلا خراب ناکر آگے چیخنے اور رونے کا بہت موقع ملے گا پھر اپنا یہ شوق پورا کر لینا"  
رنگ بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر گھسیٹتے وہ بولا۔۔۔۔۔

تو سعیر چیختا گرتا بیڑا اس کے ساتھ ہوا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسے جاتے ہی تہ خانہ بند ہو گیا۔۔۔۔

اور اسے ایک ٹرک میں دوسرے لڑکوں کے ساتھ پھینک دیا گیا۔۔۔۔

باہر سے دروازہ لاک کر دیا گیا کچھ ہی دیر میں ٹرک اسٹارٹ ہوا اور چلنے لگا۔۔۔۔

وہ سب اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگے تو کوئی سمجھنے کی۔۔۔۔

اور یہ جو گھپ اندھیرا گاڑی میں پھیلا تھا اس تہ خانے سے نکلنے کے بعد انکی زندگی میں پھیل گیا۔۔۔۔۔

گاڑی چلتی رہی اور اسکی زندگی تاریک ہوتی گئی۔۔۔۔

وہ اپنی ماں اپنی بہن اپنے گھر اپنی گلی سے بہت دور نکل گیا۔۔۔۔

اور وہ ایک نہیں بہت سے ایسے لڑکے تھے اسکے ساتھ جنکی زندگی ایسے ہی ویران و حشت بھری، اذیتناک ہو گئی تھی

Urdu Novel Book

کافی لمبے سفر کے بعد ٹرک ایک جگہ رکا اور اسکا دروازہ کھلا۔۔۔

سب سہم کر دور ہوئے۔۔۔۔

جب دروازہ کھولنے والا آدمی رانفل کندھے پر ڈالنے اندر داخل ہوا اور انہیں بالوں سے پکڑ کر نیچے کسی بے زبان جانور

کی طرح نیچے پھینکنے لگے۔۔۔۔

انکے پاؤں میں ناجوتی تھی نا جسم میں ہمت۔۔۔۔

سب اس کی طرح بری حالت میں تھے۔۔۔۔

چلو آگے بڑھو۔۔۔۔ انہیں پشت سے دھکا دیتے سامنے بڑے سے گیٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

آس پاس گھنا جنگل تھا۔۔۔

اور سامنے سفید دیواروں کے بیچ بلیک گیٹ جسکے پاس دو لمبے ترنگے کالی شکل والے آدمی گن پکڑے کھڑے تھے۔۔۔۔

سعیر والوں کے ساتھ بھی چار پانچ آدمی رانفل کے ساتھ تھے۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ ان کے مسلسل دھکے دینے پر آگے بڑھے۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔ ہم مرنے والے ہیں۔۔۔؟؟ خاموش بے حس بن کر چلتے سعیر کے پیچھے لائن میں آتے لڑکے کی سرگوشی ہوئی۔۔۔۔۔

ہم کب کے مر چکے ہیں۔۔۔۔۔ سعیر نے تلخ حقیقت میں کہا۔۔۔۔۔  
اس لڑکے کے آنسوؤں نکل پڑا۔۔۔۔۔

مم۔۔ میری ماں۔۔۔۔۔ پیچھے سے سرگوشی ہوئی ہی تھی کہ پاس چلتے آدمی نے اسکے بالوں سے پکڑ کر سر اونچا کیا۔۔۔۔۔

خاموش آواز نہیں۔۔۔۔۔ غراتے سعیر کو آگے دروازے کے ندر دھکا دیا اور وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔۔۔  
گیٹ کے اندر داخل ہوتے انہیں دائیں بائیں جانب بنی چھوٹی سے شیشے کی کیبن کے سامنے لائن میں کھڑا کر دیا گیا۔۔۔۔۔

اور ایک کے بعد ایک کو اندر بیٹھنے لگے۔۔۔۔۔  
اور انگوٹھے پر کٹ دیکر کرانکے خون کی بوند ایک تخت نما جگہ پر رکھتے۔۔۔۔۔  
اور جس کی سامنے بڑے سے لگے کمپیوٹر میں گرین چیک کا نشان آتا اسے ایک طرف کیا جاتا اور جن کی خون رکھ کر کمپیوٹر پر ریڈ نشان آتا انہیں دوسری طرف کیا جاتا۔۔۔۔۔  
اور سعیر سمجھ گیا کہ یہ چیک کر رہے ہیں کہ انہیں کوئی بیماری تو نہیں۔۔۔۔۔  
اور یہ بھی سمجھ آ گیا کہ یہ ایک چھوٹی شارخ کے منہ میں نہیں بڑی سی ندی میں مگر مجھ کے دانتوں میں آ گیا ہے۔۔۔۔۔

اسکی باری آئی تو اسکا انگوٹھا آگے کر کے اس پر کٹ دیا گیا جب اس میں سے سرخ لہو نکلا تو اس اسکی بوند اسی بلیڈ چیکنگ مشین پر رکھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر کے دل میں شدت سے دعائلی کہ اسے بھی کوئی بیماری ہو اور اسکرین پر سرخ بڑا نشان آجائے کہ انہیں دیکھنے اور سمجھنے میں غلطی ناہو۔۔۔۔

پر ایسا ناہو اور وہ ساکت اسے دیکھتا رہا جہاں گریں نشان آگیا تھا۔۔۔۔

سو گیا کیا "گالی"۔۔۔۔ اسے کندھے سے پکڑ کر دوسری طرف کرتے وہ آدمی خونخوار نظروں سے دیکھ کر بولا "۔۔۔۔

ان بیس لڑکوں میں سے چار لڑکے وہ تھے جو وہیں رک گئے اور باقی سولہ لڑکوں کو وہاں سے نکال کر آگے لے گئے۔۔۔۔۔۔

ایک جیل نما کمرے میں انہیں ڈال کر انکے سامنے کھانا رکھا گیا۔۔۔۔۔۔

یہ شکر تھا انہیں یاد تھا وہ بھوکے ہیں۔۔۔۔۔۔

کھانے کو دیکھ کر ان سب کی بھوک چمک اٹھی اور خوف ڈر کو کچھ دیر بھولائے وہ سوکھی روٹی اور پانی نما دال کو چکن قورمہ سمجھ کر جانوروں کی طرح ٹوٹ پڑے۔۔۔۔۔۔

سعیر بھی کوئی فلمی ہیرو نا تھا نا ہی خیالی کردار جو خود کو طاقتور مضبوط دیکھانے کیلئے اپنی بھوک پیاس کو مار دیتا۔۔۔۔۔۔

وہ بھی ان عام لڑکوں جیسا تھا ایک کم عمر پندرہ سال کا لڑکا۔۔۔۔۔۔

وہ بھی انکے ساتھ کھانے پر ٹوٹ پڑا۔۔۔۔۔۔

یہاں سے بھاگنے کی کوشش یا کوئی یہ سوچ بھی نالا ئے ورنہ انکا انجام وہ ہو گا جسکا تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے "۔۔۔۔۔۔"

کھانے کے بعد انہیں بہت ساری باتوں سے ڈرایا گیا کہ کوئی بھاگنے کی کوشش نا کرے اگر بھاگ بھی گیا تو آگے جنگل

میں ایسے جانور جو تم لوگوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیں گے۔۔۔۔۔۔

کیا یہ انسان کے روپ میں حیوان کم تھے جو انہیں ان بے زبان جانوروں سے ڈرایا جا رہا تھا "۔۔۔۔۔۔"

سعیر نے سوچا اور ہنس پڑا۔۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آج کی رات وہ سب ٹھکے ہوئے تھے اور خوف و حشت، کل کیا ہوگا؟ سب سوچوں کو اپنی مٹھی میں پور کر وہ ان پر سر رکھ کر سو گئے۔۔۔

اسکے چہرے سے تکلیف کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی اور اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔  
وہ خاموش سا آنکھیں کھولے پڑا تھا۔۔۔

صبح کے اجالے کے ساتھ انکے بصب کا اندھیرا بھی بیدار ہو گیا۔۔۔  
چینیں تھی کہ آسمان کو چھو رہی تھی ظلم کی انتہا تھی۔۔۔

افیت پسند حیوان تھے انکے سامنے اور باری باری لائن میں کھڑے ایک کے بعد کانپتے آگے بڑھ رہے تھے اور سعیر قد میں بڑا ہونے سے سب کے پیچھے تھا۔۔۔

انگریزی حروف رکھ دئے جاتے اور انکی کھال کے جلتے "BK" انکی کلائی کے آگے کی طرف جلتا سرخ لوہے کے وہ روح کانپ جاتی اور چینیں منہ سے نکل دوسروں کے دل دہلا جاتی۔۔۔

حروف چھپ گئے۔۔۔ "BK" آخر اسکی بھی باری آئی اور اسکی کلائی کو آگے کرتے وہاں بھی چینیں اسکی بھی نکلی تھی پر اسنے دوسرا ہاتھ منہ پر سختی سے جمع دیا۔۔۔

کہ اسکے چہرے سے خون نکلنے لگا۔۔۔

۔۔۔ اسکے چہرے سے نکلتے خون کو نظر انداز کرتے انہیں ایک طرف دھکیلا۔۔۔۔۔ "لے جاؤ انہیں میں"

اور وہ سب روتے اپنی کلائی پکڑے گھسیٹتے جارہے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب فاصلے پر پتی زمین پر وہ ننگے پیر بھاگ رہے تھے۔۔۔

اپنی اپنی زندگی کو مٹھی میں ڈبوچے۔۔۔

اور بھانؤ و بھانؤ و کرتے بلیک ڈاگزا انکے پیچھے تھے۔۔۔۔

بہ تھا انکی تباری کا پہلا سٹیپ بھاگنا موت کو پیچھے چھوڑ کر۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پیچھے موت ہے اور آگے بڑھنا ہے خود کو بچانا ہے جان لگا کر بغیر حالت کی تر وہ کیے۔۔۔۔۔  
اچانک انکے پیچھے چینیں گونجی اور سب نے بھاگتے گردن مڑ کر دیکھا تو ایک بلیک ڈوگ کے نیچے لڑکا تھا جو شاید گر گیا تھا۔۔۔۔۔

جواب خود کو بچانے کی ناممکن کوشش کرتے ہاتھ پیر چلا رہا تھا۔۔۔۔۔  
پر جو خون کی سرخ لکیر زمین پر آئی تھی اس نے ان سب کی ٹانگوں میں برقی بھر دی۔۔۔۔۔  
انہیں نہیں معلوم تھا کتنا بھاگنا ہے پر صرف بھاگتے رہنا ہے موت کو پیچھے چھوڑ کر ہانپتے کانپتے بھاگو ورنہ موت اپنے پر پھیلائے آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاگ رہے تھے اور پیچھے اس نیچے پڑے لڑکے کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا گیا۔۔۔۔۔  
اور وہ کتاب انکے پیچھے بھاگنے لگا۔۔۔۔۔  
جیسے اسے بھی ٹریننگ دی گئی ہو ڈرانے کی۔۔۔۔۔

\*-----\*

برہان اور انسپکٹر ارمان ہاتھ میں گن لیے تشکیل نامی آدمی کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔۔۔۔۔  
رک جاؤ تشکیل ورنہ میں گولی چلا دوں گا۔۔۔۔۔ برہان غرا کر بولا۔۔۔۔۔ پر تشکیل نے اپنے پیروں میں اور تیزی لائی۔۔۔۔۔

اسے بھاگنا تھا کیسے بھی کر کے۔۔۔۔۔  
ایس پی کی پہنچ سے دور۔۔۔۔۔  
برہان کو جب دوسرے بچوں کا معلوم ہوا کہ وہ زیر علاج ہیں وہ اور ارمان جلدی سے سٹی ہاسپٹل پہنچے اور وہاں سے انہیں لانے والے کا پوچھا پر نام پتا ناملا۔۔۔۔۔

نام کی جگہ کمپیوٹر میں نام معلوم شو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور پھر انہیں وہاں سے ثبوت ملا جہاں شکیل نامی آدمی نے غلطی کی تھی۔۔۔۔۔

سی سی ٹی وی فوٹیج میں گرے بچے کو اٹھاتے شکیل کی شکل سامنے آگئی تھی۔۔۔۔۔

اور برہان اسے ڈھونڈتے اسکے گھر تک پہنچ گیا۔۔۔۔۔

گھر میں اسکی ماں بیوی اور دو بیٹیاں موجود تھیں۔۔۔۔۔

برہان اور ارمان کو اپنے دروازے پر دیکھ کر شکیل نے سامنے سے آتے رک گیا اور پھر سمجھتے قدم پیچھے کی جانب اٹھائے پر

انکی نظروں سے بچ ناسکا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ آگے تھا اور برہان ارمان اسکے پیچھے۔۔۔۔۔

اسے گلی میں داخل ہوتے دیکھ کر ارمان اسکے پیچھے تھا اور برہان دوسری طرف سے گھوم آیا اسکا سامنے۔۔۔۔۔

اسٹاپ رنگ شکیل "۔۔۔۔۔ گن پوائنٹ اسکے ماتھے پر پر رکھ کر برہان دھاڑا۔۔۔۔۔"

اور پیچھے سے ارمان آگیا۔۔۔۔۔

بیسٹ کے آدمی ہو "؟؟ اسکے گلے سے پکڑ کر اسنے غرا کر پوچھا۔۔۔۔۔"

شکیل بے خوف آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

البتہ بھاگنے سے اسکا سانس پھول گیا تھا۔۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں "۔۔۔۔۔؟ برہان نے اسے خاموش دیکھ کر اسکے چہرے پر وار کیا۔۔۔۔۔"

!! نہیں بتائوں گا "۔۔۔۔۔"

کہتے شکیل نے اچانک سے اسے دھکا دیکر بھاگا۔۔۔۔۔

برہان نے گرنے سے خود کو بچا کر ایک دم پلٹ کر اسکی ٹانگ کا نشانہ لیا۔۔۔۔۔

فضا میں ٹھااکی آواز کے ساتھ شکیل ٹانگ پکڑتے آہ کرتا نیچے گرا۔۔۔۔۔

اور برہان ارمان بھاگ کر اس تک پہنچے۔۔۔۔۔

کیوں پاگلوں والی حرکتیں کر رہا ہے"۔۔۔۔۔ پاس بیٹھی آسمہ کو کہتے اسنے دادیر گھوری ڈالی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں کہتی ہوں شادی کروادیں جب بیوی بچوں کی ذمیداری سر پر آئے گی تو ایسے اقدامات اٹھانے سے پہلے سو بار "سوچے گا"۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم نے بولی۔۔۔۔۔

کمال صاحب سوچ میں پڑ گئے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ وہ برہمی سے بولے "وہ ہاتھ آئے تو نا، پتا نہیں کیا سمجھنے لگا ہے خود کو باپ کو آنکھیں دیکھانے لگا ہے اب"

۔۔۔۔۔

اور تم کیا ٹی وی اسکرین کو گھور رہے ہو کب ختم ہو رہی تمہاری پڑھائی"۔۔۔۔۔ اب کی بار اسکا رخ داد کی طرف تھا"

۔۔۔۔۔

جسنے مسکراتے ہوئے کان کھجایا۔۔۔۔۔

جلد!! کیوں میری بھی شادی کروا رہے ہیں"۔۔۔۔۔؟ وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم اب میرا بزنس میں ہاتھ بٹاؤ کب تک میں یوں آلسی گدھے کی طرح پڑے رہو گے باپ کے پیسے پر"

"۔۔۔۔۔ اپنے سوال کے بدلے کمال صاحب کے جواب پر اسکا منہ بن گیا۔۔۔۔۔

نیکسٹ منٹھ فائل ہیں"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر لبوں سے کپ لگا گیا۔۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہیں داد؟ کیا سر میں درد ہے تمہیں"۔۔۔۔۔ پاس بیٹھی آئیہ بیگم نے اس کے گھنے بالوں کو "پچھے کرتے اس کے پیشانی کو چھوا۔۔۔۔۔

ہاں بس تھوڑا بہت"۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں پل کو موند کر بولا۔۔۔۔۔

تم نے بتایا نہیں پہلے مجھے اتنی دیر سے خاموش بیٹھے ہو!!۔۔۔۔۔ چلو یہاں سے میں سر میں مساج کر دیتی ہوں شاید کم"

ہو جائے پھر سونے سے پہلے دوائی کھا لینا"۔۔۔۔۔ آئیہ بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔

تو داد مسکرا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا البتہ کپ منہ سے ہی لگا تھا جس سے چسکیاں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

قد کا ٹھ نکال لیا پر عقل ابھی بھی گھٹنوں میں ہے اس گدھے کی "۔۔۔۔۔ کمال صاحب نے اسکی حرکت پر ناگواری ظاہر کی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ میرے دونوں بیٹے خوبصورت اور عقل مند ہیں آپ تو بس کوئی موقعہ جانے نادیں ہاتھ سے، یہی تو عمر ہے ان کی "۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے محبت پاش نظروں سے داد کے لمبی چوڑی پشت کو دیکھتے کمال صاحب کی بات کا برا مان کر کہا۔۔۔۔۔

ہاں یہی عمر ہے تو دونوں کے منہ میں دودھ والی بوتل ڈال دو پیتے رہیں گے "۔۔۔۔۔ کمال صاحب برہان کی حرکت پر سخت پریشان تھا تبھی آسیہ بیگم کی بات پر غصے سے بولا۔۔۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتے داد کا بلند بانگ قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

امی آجائیں آج اب صاحب کا موڈ کچھ اچھا نہیں "۔۔۔۔۔ اسنے مڑ کر کہا تو آسیہ بیگم منہ موڑ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

\*-----\*

گذر رہا تھا تو سوچا تمہارے پاس بیٹھ جائوں "۔۔۔۔۔ ساحل سمندر کے کنارے پر رکھے بیچ پر بیٹھی مسکان نے جب "پاس بیٹھے وجود کو دیکھا تو عارب نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

تم سیر کے آتے ہیں نکل آئی کیوں "۔۔۔۔۔ دور دور تک نیلے پانی کی لہروں کو دیکھتے اسنے کہا۔۔۔۔۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ اس وقت اکیلی یہاں بیٹھی تھی کہ عارب نے پوچھا۔۔۔۔۔

تم شرمندہ ہو "۔۔۔۔۔؟ مسکان نے آنکھیں سکڑ کر پوچھا۔۔۔۔۔

اوہ وہ بھلا کیوں "۔۔۔۔۔؟ عارب نے طنزیہ ہنس کر پوچھا۔۔۔۔۔

تو پھر دفع ہو یہاں سے "۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے اسے کندھے پر زور دیکر پیچھے کی جانب دھکا دیتے کہا۔۔۔۔۔

مینے غلط تو نہیں کیا تھا سو تیلوں میں یہ ہوتا رہتا ہے "۔۔۔۔۔ عارب نے اسکے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

مسکان نے گھور دیکھا تو وہ ہنس پڑا۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے عزت اور پہچان چاہیے۔۔۔ مسکان نے اسکے کندھے پر سر رکھتے کہا۔۔۔

عزت تو میں تمہاری کرتا ہوں سیر کرتا ہے آلف کرتا ہے حور نور سب کرتی ہیں، اور پہچان وہ تو ظاہر ہے پلیٹ میں " تمہیں نہیں ملے گی اسکے لیے محنت کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔ اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ بولا تو مسکان نے اسے دیکھا

۔۔۔۔

کیسی محنت کروں عارب؟؟ ماما اور بائی نے پڑھنے تو دیا نہیں۔۔۔ وہ کرب سے بولی۔۔۔۔ " کیسی باتیں کرتی ہو تمہارے بھائی کیلئے تمہارے نام کی ڈگریاں حاصل کرنا بڑی بات ہے کیا۔۔۔۔۔ اسنے سر پر چیٹ " مار کر کہا تو مسکان منہ بنا گئی۔۔۔۔۔

پھر وہی غنڈہ گردی اور کیا میں صرف انکو ٹھامارتی رہوں گی ڈگریوں پر۔۔۔۔۔؟ " ہاں تو کیا جو آتا ہے وہ فخر سے کروا کر کوئی ٹوکے تو منہ توڑ کر رکھ دو۔۔۔۔۔ عارب نے پیچ دیکھاتے کہا۔۔۔۔۔ " مسکان ناک سکیر کر رہ گئی۔۔۔۔۔

بھلا ایسے پہچان ملتی ہے یہ تو وہی ہوئی مسکان۔۔۔۔۔ اسنے برامان کر کہا۔۔۔۔۔

اچھا تو ایک اور راستہ ہے۔۔۔۔۔ عارب پر سوچ سا بولا "

کیا۔۔۔۔۔؟؟ مسکان جلدی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

کوئی اچھا سا معصوم خدا کی گائے جیسا لڑکا دیکھ کر تمہاری اس سے شادی کروادیتا ہوں بہت سہیل۔۔۔۔۔ اسنے کہا تو " مسکان قہقہہ لگا اٹھی۔۔۔۔۔

خدا کی گائے جیسا کیوں؟؟ وہ مسکراتی بولی۔۔۔۔۔

وہ اسلئے تاکہ میری غنڈی بہن کے سامنے منہ ناکھول سکے اور ہر وہ کام بغیر چوں چراں کے کرے جو تم حکم کرو "

۔۔۔۔۔ وہ ہنستے بولا۔۔۔۔۔

تو مسکان آنکھیں گھما گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ہوا کی لہر پر اسکے گولڈن بال اڑ کر اسکے خوبصورت چہرے پر آرہے تھے۔۔۔ جنہیں وہ اگلی کی مدد سے کان کے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

پاس دوسرے بیچ کر بیٹھے وجود انکی باتیں سنتا مسکان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔  
وہ شارٹ شرٹ اور پیٹ میں، گلے میں بلیک ہمیشہ کی طرح اسکارف پہنے عارب کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔

چلیں "۔۔۔!! کچھ دیر خاموشی کے بعد عارب کھڑا ہوتے بولا۔۔۔"  
نہیں مجھے یہاں بہت سکون محسوس ہو رہا ہے، کچھ دیر بعد آجائوں گی "۔۔۔ اسنے نفی میں سر ہلا کر انکار کیا۔۔۔"  
عارب نے آس پاس موجود لڑکوں کو دیکھا۔۔۔  
نہیں پھر کل آجانا بھی چلو مجھے کچھ کام سے جانا ہے "۔۔۔ عارب سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔"  
ڈونٹ دری میرے پاس گن ہے "۔۔۔ اسکے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتے وہ بیزاریت سے ہیلٹ میں لگی گن پر "ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

پھر بھی مسی "۔۔۔ وہ کچھ پریشان سا ہوا۔۔۔"  
جائیں ورنہ یہیں گن میں اپنے دماغ پر رکھ کر ٹریگر نہیں دبائوں گی "۔۔۔ وہ غصے سے بولی تو عارب اسکے ڈائلاگ پر "ہنس پڑا۔۔۔۔۔

اچھا یہ لو گاڑی کی چابی جلدی لوٹ جانا، میں کچھ دیر میں پہنچ جائوں گا "۔۔۔ کی اسکی ہتھیلی پر رکھتے وہ بولا تو مسکان نے "سر ہلا دیا اور دیکھنے لگی کہ کب دفع ہو گے۔۔۔  
عارب گھور کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔  
اور مسکان بیچ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے محسوس ہوا کوئی اسکے پاس بیٹھا ہے اور ہوا کے جھونکے کے ساتھ ایک مخصوص پرفیوم کی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ بے ساختہ مسکرا دی۔۔۔

بھلا وہ یہاں کیسے ہوگا۔۔۔۔۔ وہ مدہم سا بڑبڑائی اور آنکھیں موندے پڑی رہی۔۔۔۔۔  
اگر پہچان میں تمہیں دوں تو تم بدلے میں مجھے کیا دو گی۔۔۔۔۔؟؟ گھمبیر آواز پر مسکان نے اچھل کر آنکھیں کھولی  
اور سامنے قریب بیٹھی اس ہستی کو دیکھنے لگی۔۔۔  
ایک بار پلکیں جھپکی دوسری پھر تیسری۔۔۔۔۔  
وہ خواب نہیں تھا حقیقت تھی۔۔۔۔۔  
اور اسکے سامنے موجود تھا۔۔۔

ایک انوکھی منفرد آفر کے ساتھ۔۔۔۔۔  
اسکے سینے میں موجود محبت کا پنچھی دھک دھک کرتے پنجرے کو توڑ کر باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔۔۔۔  
اور وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی سحر زدہ سی۔۔۔۔۔  
برہان کی روشن آنکھیں اسکے تاثرات نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔  
کیا دینا پڑیگا۔۔۔۔۔؟ مسکان نے پوری طرح خود کو سنبھالتے برواچکا کر پوچھا۔۔۔  
اور وہ اس ادا میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ بے ساختہ برہان نے نظریں پھیریں البتہ اسکے چہرے پر ایک مخصوص  
مسکراہٹ آگئی تھی۔

گواہی بیسٹ کے خلاف۔۔۔ اسکی بات پر مسکان جو اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہی تھی قہقہہ لگا اٹھی۔۔۔۔۔  
برہان نے اسکے قہقہہ لگانے پر ناگوار نظروں سے دیکھا۔۔۔

میں نے کوئی مزاق نہیں کیا مسکان۔۔۔۔۔ وہ اپنی آواز میں کرختگی چھپا نہیں پایا۔۔۔۔۔  
مسکان نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکتے سنجیدہ ہونے کی بوری کو شش کی۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر مجھے تو ایس پی صاحب مزاق ہی لگا۔" وہ پھر کھلکھلا پڑی۔  
خیر جو بھی تھا میرا موڈ اچھا کر گیا، اور۔۔۔" اٹھ کر کھڑی ہوئی، برہان بھی آنکھوں میں غصہ لیے اٹھ کھڑا اسکے برابر آیا  
کہ ہوا کے دوش پر اڑتے مسکان کے بال اسکے کندھوں سے مس ہو رہے تھے۔

اور۔۔۔؟ برہان نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنسا کر استفسار کرنے لگا۔  
اور یہ کہ ہم کو غداری کی پہچان نہیں چاہیے صاحب، ہم نمک حراموں سے نہیں نمک حلالوں میں سے ہیں۔۔۔ وہ  
اعتماد سے اپنی زبان میں کہتی بال جھٹک کر انگلی میں کی رنگ گھماتی آگے بڑھی۔ اسکے منہ میں موجود ببل اسکے لیٹیٹیوڈ  
اور الگ بنا گیا تھا پر برہان کو اس کے لیٹیٹیوڈ پر مزید تیش آیا۔

اس کا اس نازک سی لڑکی کے رنگ دنگ پر غصے سے چہرہ لال ہو گیا۔  
کیا تھی وہ اسکے سامنے چیونٹی نما سی کہ چٹکی میں مسل کر رکھ دیتا۔  
وہ غصے سے آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے مسکان کے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔  
اور وہ اس اچانک افادات پر حیران سی گرتے گرتے پلٹی اور خود کو سنبھالنے کیلئے سیدھے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا۔  
پر اسکے باوجود فاصلہ تھا دونوں کے بیچ اور وہ فاصلہ رکھنے والی چیز مسکان کے ہاتھ میں موجود گن تھی جو دونوں کے بیچ دب  
کر برہان کے سینے پر رکھی تھی یہ عمل اسنے برقی سی تیزی سے کیا تھا۔  
مسکان نے غصے سے اپنے بازو پر اسکی گرفت دیکھی۔

یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے ایس پی۔؟ وہ غرا کر بولی پر برہان کی گرفت مزید سخت ہو گئی۔  
اور اسکی سخت پکڑ پر مسکان نے بھی گن پر گرفت سخت کرتے اسے برہان کے سینے پر زور دیا۔  
برہان اسکی حرکت پر محفوظ ہوتے مسکرایا۔

اور اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنی گن نکال کر پیچھے سے اسکی کمر پر رکھ دی۔  
مسکان کی آنکھیں پھیل گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پاگل ہو گئے ہیں؟؟؟ وہ چیختی خود کو چھڑوانے لگی پر ناکام۔"

ہلنا مت ورنہ یہیں پڑی ہوگی۔" گن کا کچھ دباؤ ڈالتے وہ بولا  
تو مسکان نے طنزیہ مسکرائی۔

مینے بھی کھلونہ نہیں پکڑا ہاتھ میں ایس پی۔"

آس پاس جو چند لوگ موجود تھے انہیں ایسا لگ رہا تھا وہ کوئی نیوکیل ہے۔  
پراسل میں دونوں ایک دوسرے کو مارنے کی فل کوشش میں تھے۔

میں ناسننے کا عادی نہیں!! مجھے تمہارا جواب ہاں میں ہی چاہیے پھر چاہے پہچان کے بدلے کچھ اور مانگ لو میں کافی سخی  
طبعیت کا مالک ہوں۔"۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ بولا۔

مسکان ہنسی۔

اچھا مزاق کر لیتے ہیں لگتا ہے آپ نے میرے سیڈ موڈ کو کافی سیریس ہی لے لیا ہے پر آپ کو اب بتادوں میرا اب کوئی  
موڈ نہیں آپکے سڑو جو کس کو سننے کا۔" وہ آنکھیں گھماتی بولی  
برہان نے ضبط سے دانت پیسے۔

تم خود کو کافی ٹوپ چیز سمجھتی ہو جو اتنی اکڑ دیکھا رہی ہو۔" وہ اسے جھنجھور کر نیچے آواز میں بولا۔

کوئی شک اور آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے ہم دشمنوں سے سودا نہیں کرتے۔" وہ بالکل اپنے دل سے انجان بن گئی تھی۔

اور اسکی آنکھوں میں اعتماد سے دیکھتی بے خوف ہو کر بول رہی تھی۔

زیادہ ہی اترانے لگی ہو اس سیر عالم کے بل بوتے پر یاد رکھو کچھ وقت صرف کچھ وقت کی بات ہے پھر اس سیر عالم کی  
جڑ، سر سے ہی کاٹ دوں گا۔" وہ اسکے چہرے پر دھاڑنے لگا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور مسکان اسکے اتنے قریب چہرے سرخ نقوش کو دیکھتی سوچ رہی تھی کہ کیا خوش فہمیاں ہیں میرے ایس پی صاحب کی۔

خواب دیکھو ایس پی ضرور دیکھو، حق ہے تمہارا بلکہ سب کا، پر کھلی آنکھوں سے مت دیکھو کیونکہ منہ کے بل گروگے "۔ وہ ایک جھٹکے سے بغیر اپنی جان کی پروہ کیے اسے خود سے دور دھکا دیتی اور الگ ہوتی طنزیہ بولی۔ اسکے لفظوں نے برہان کا چہرہ اسرخ کر دیا۔

اور وہ کچھ فاصلے پر کھڑی اس نازک سی لڑکی کو دیکھتے مٹھیاں بھیج گیا جو صرف دیکھنے میں ہی نازک تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں بہت بڑے زار چھپائیں بیٹھیں تھی۔ جن سے وہ ناواقف تھا اور اسے کوئی انٹر سٹ بھی نا تھا اس میں وہ تو بس اسے جذباتی سمجھ کر آفریدی تھی پر کئی بار جو دیکھنے میں آتے ہیں ویسے ہوتے نہیں جیسے یہ لڑکی ایک پہلی سی۔ چلتی ہوں اور یقیناً گلی بار ہماری ملاقات اچھی جگہ ہوگی اچھے ٹاپک پر "۔ دوانگلیوں سے سلام پاس کرتی وہ کہہ کر مڑی "۔

اور کچھ فاصلے پر کھڑی اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔

گاڑی اسٹارٹ کرتے اسنے ایک مسکراتی نظر بالوں میں انگلیاں پھنسائے برہان پر ڈالی اور وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔ اسے ابھی بھی خود پر اسکی گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھیں جو اسکے کسی بھی جملے کے ادا کرنے پر آنکھوں میں لہو اور ناک سے گرم آگ جیسی سانسیں نکلتی اس سے ٹکراتیں۔۔۔

خواب دیکھو ایس پی ضرور دیکھو، حق ہے تمہارا بلکہ سب کا، پر کھلی آنکھوں سے مت دیکھو کیونکہ منہ کے بل گروگے "۔ کانوں میں گونجتے اسکے لفظوں نے جیسے برہان کے منہ پر زور دار تھپڑ رسید کیا ہو۔۔۔

اس دشمن سے سودا نا کرنے پڑیہ دشمنی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی مسکان میڈم "۔۔۔ گاڑی اسٹارٹ کرتے وہ بڑبڑایا "۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بہت اچھے سے کھیلے ہو سیراب میری باری دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔۔۔!! "طنزیہ مسکراتے اسنے سوچا اور گاڑی"  
سڑک پر ڈال دی۔۔۔

\*-----\*

ویسے مجھے آج تم پر فخر ہو رہا ہے۔۔۔ عارب نے ساتھ بیٹھی مسکان کو دیکھتے کہا تو وہ شاہانہ انداز میں مسکرائی۔۔۔"  
سیر نے بھی مسکراتے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے تمہارے فخر کی نہیں سیر کے کہنے کی ضرورت ہے "وہ سیر کو دیکھ کر بولی تو عارب نے آنکھیں گھمائی۔"  
خوش فہمیاں تو دیکھو میڈم کی "۔۔۔ وہ طنزیہ بولا تو مسکان نے غصے سے اسے گھورا۔"  
اس میں عورتوں کی طرح طنز کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ حقیقت ہے سیر کو مجھ پر فخر ہونا چاہیے، میں اسکی جانباز "  
ساتھی ہوں۔۔۔ اسنے گردن اکڑا کر کہا

تو سیر کے ساتھ بیٹھی حور منہ کر رہ گئی مطلب ایسا بھی کیا کارنامہ سرانجام دے دیا میڈم مسکان نے کہ اسے سیر کی داد  
کی ضرورت تھی۔۔۔

اسکا دل کیا اس وقت اسکی آنکھوں میں نور ہوتا تو وہ سامنے والی کی شکل دیکھتی کہ وہ کیسی ہے کہیں بہت خوبصورت تو  
نہیں۔۔۔

اسکے خزرے بات کرنے کا انداز شرارتی لہجہ وہ غصے سے اپنے ہاتھ مروڑنے لگی۔۔۔  
کاش سیر اور عارب موجود نہ ہوتے تو وہ اسکا منہ نوچ لیتی۔۔۔

افف میں یہ کیا سوچ رہی ہوں "۔۔۔ اچانک وہ خود کی ہی سوچ پر شر مندہ ہوئی۔۔۔"  
کیا وہ سیر کو پسند کرتی ہے "؟ اسکے دل سے جلن بھری آواز نکلی تو اسنے ناخون ضبط سے ہتھیلی میں گاڑھ دئے۔۔۔"  
اور منہ سے سسکاری آنے پر لب بھیج گئی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پتا نہیں وہ کس بات کی داد چاہتی تھی سعیر سے جو شاید بہت بڑی بات تھی جس پر سعیر بھی خاموش تھا۔  
اور حور کا دل کر رہا تھا سعیر اس کے فری ہونے پر منہ پر تھپھر مار دے۔

اتنے دن ساتھ رہتے اس نے سعیر کو صرف خود تک ہی محدود دیکھا تھا۔ اگر کوئی بات کرتا بھی تو اس کی غیر موجودگی میں کرتا ہو گا۔

اور آج صبح ناشتے سے لیکر اب تک وہ چڑیا کی طرح چپک رہی تھی اور اسے لگا وہ جان بوجھ کر سعیر کی توجہ حاصل کرنے کیلئے کر رہی ہے۔۔

اسے محسوس ہوا اس کا چہرہ اس رخ ہو رہا ہے اور دل کی دھڑکنے بھی بڑھ رہی تھیں۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔ اس کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونے لگی اور گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی۔۔  
جیسے سانس بند ہو رہا تھا۔۔

اور ایک تیش کا عالم تھا کہ باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔

وہ کیا کر رہی ہے اور کیا کرنے والی ہے کی سوچ سے آزاد ہو رہی تھی۔۔

سعیر آپ بتا نہیں رہے۔۔۔۔۔!!! مسکان ابھی بول ہی رہی تھی جب حور نے پاس پڑا کشن اپنی مٹھی میں بھیجا اور کھینچ کر اپنے سامنے مارا۔

سعیر مجھے جانا ہے۔۔ کشن پھینکتے وہ چیخی اور وہاں موجود سعیر عالم عارب مسکان سب اس کے اچانک رد عمل کو دیکھتے اسے دیکھنے لگے۔۔

کشن سیدھا مسکان کے منہ پر لگا تھا اور اس کے لفظ گلے میں ہی دب گئے۔۔

کوئی اور موقع ہوتا تو عارب مسکان کے چہرے کے تاثرات کو خوب انجوائے کرتا پھر اس وقت سعیر کے چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔۔

کہاں جانا ہے؟؟ خطرناک حد تک سنجیدہ آواز میں سعیر نے بوجھا۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

عرب اور مسکان آہستہ سے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور مسکان روم کی طرف تو عرب گیٹ کی جانب اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا۔

حورالعین نے سعیر کی اتنی سنجیدہ آواز پر تھوک نکل کر رہ گئی۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اسنے ایسا کیوں کیا اور وہ کتنی اسکی بے خودی میں پتا نہیں کس کو لگا ہوگا!! لگ۔۔ گھر۔۔۔

--

اٹھو۔۔۔!! سعیر کھڑا ہوتا سر د آواز میں حکمیہ لہجے میں بولا۔۔۔

کک۔۔ کہاں۔۔۔ حور اسکی حکم پر سہم سی گئی اور اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو لیے اوپر دیکھنے لگی۔

اس بار سعیر نے اسکے کوئی جواب دئے بغیر اسے جھک کر بازوؤں میں اٹھالیا۔

اور لمبے لمبے دنگ بھرتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

حور اسکی رفتار پر خوفزدہ ہوتی اسکے کوٹ میں منہ چھپا گئی۔

سعیر نے لات مار کر دروازے کو کھولا اور اندر داخل ہوا۔

حور کے جسم سے جیسے جان نکل گئی دروازے پر ٹھاا کی آواز پر وہ کانپ کر اس سے چمٹ گئی۔

اترو نیچے۔۔۔ اسے خود میں بری طرح لپٹے دیکھ کر وہ بولا پر حور نے کوئی جواب نادیا اور مزید اپنی پکڑ پر مضبوطی کر دی۔

اسے بنا دیکھے لگ رہا تھا آج اسکی موت پکی ہے وہ کتنی بار اسے وارن کر چکا تھا کہ وہ اب جانے کا نہیں بولے گی پر پتا نہیں

اسے کیا ہو گیا۔

عین۔۔۔!! سعیر دھاڑا۔۔۔ اور اسکی دھاڑے پورے ہال نما روم میں وحشت سے گونجی۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ وہ خوف ضد سے کہتے اسکے گلے میں چمٹ گئی۔

جیسے زمین پر اترے گی تو سیدھا اس میں دفنائی جائے گی۔

آہستہ اس پر کیکسی طاری ہو رہی تھی اور پھر بھی وہ لیٹی رہی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی حالت دیکھ کر سعیر نے گہرا سانس خارج کر کے خود کو کمپوز کیا اور اپنی سرخ آنکھیں ایک پل کو میچی۔۔  
 اور اگلے پل اسکی بھوری آنکھیں واپس پہلے کی حالت میں آگئی تھی، خاموش مسکرائی ہوئی۔  
 اس حرکت کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔؟ اسے سیدھا بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ پاس بیٹھ کر محبت سے پوچھنے لگا۔۔  
 حور جو پہلے خوف سے آنکھیں میچ گئی تھی آواز پر مزید سختی کر لی۔۔  
 عین۔۔۔!! سعیر نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے آہستہ سے پکارا تو میچی آنکھ سے ایک آنسو پھسل کر بالوں میں "جذب ہوا۔۔

سعیر نے روتے ہوئے اسے دیکھ کر ضبط سے لب بھیجنے اور اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔۔  
 ۔۔ اسکی بند آنکھوں پر لب رکھتے وہ بولا تو حور اسکی محبت پا کر چہرا "ایم سوری میرا بچہ،، مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا"  
 ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔  
 آپ بہت برے انسان ہیں مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ روتے روتے وہ بولی۔۔  
 !! "جانور کی طرح بیہوش کر رہے تھے"

مجھے یہاں نہیں رہنا ریسٹورنٹ بھی آپ رکھیں مجھے صرف جانے دیں پلیز، مجھے یہاں پتا نہیں کیا ہو جائے گا،، مجھے "جانا ہے یہاں سے۔۔ وہ مزید بہت کچھ بولنے لگی۔۔  
 سعیر اچانک سے اسکے پاس سے اٹھ کر بیڈ سے دور کھڑا ہو گیا۔۔  
 اور اسکے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھتے سگریٹ سلاگانے لگا اسکی بھوری آنکھیں ایسی ہو گئی تھی جیسے ابھی ان میں سے خون نکل پڑے گا۔۔

اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح خود سے ڈر لگ رہا تھا ضبط کرتے کرتے وہ کچھ غلط ناکردے۔۔ تبھی اس سے بہت دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔

جیسے اس تک پہنچ نہیں پائے گا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور بہت کچھ کہہ رہی تھی رو رہی تھی اور سعیر اسکی طرف بنا دیکھے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

جیسے اپنے اندر سر اٹھاتے حیوان کو کنٹرول کر رہا ہو۔۔

وہ واش روم میں گیا اور منہ پر پانی کی چھینٹیں مارنے لگا۔۔

ایک گہرا سانس بھر کر وہ واپس باہر نکلا تو اسکی نظر سامنے بیڈ پر پڑی جہاں روتے روتے حور کے منہ سے سفید جاگ نکل کر اسکی ٹھوڑی گال پر پھیل گئی تھی اور وہ ساکت پڑی تھی۔۔

عین "۔۔ سعیر بھاگ کر اسکے پاس آیا اور جلدی سے اسے اپنی بانہوں میں بھرا۔۔"

وہ جانتا تھا اسے دورے پڑ رہے ہیں۔۔۔

جسکا علاج بھی چل رہا تھا۔۔ اور وہ علاج میڈیسن سے نہیں انسانی رویوں سے تھا۔۔

سعیر نے کرب سے دیکھتے ہوئے اسکے چہرے پر بو سے لینے لگا اور اسکا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔

وہ خاموش سی اسکے بازوؤں میں پڑی تھی۔۔ اسکی دل کی دھڑکنے سست تھی اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔۔۔۔

سعیر اسے تکیے پر لیٹا کر دروازہ بند کیا اول تو کسی میں ہمت نہیں تھی اسکے روم میں آنے کی پراگر کوئی آ بھی گیا تو اس سے

شاید بہت کچھ غلط ہو جاتا۔۔۔

وہ اس وقت صرف اپنی عین کے پاس رہنا چاہتا تھا اور اسے چھپانا چاہتا تھا۔۔۔

سعیر نے اپنا کوٹ اتار کر پھینکا اور حور العین کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

اور آہستہ سے اسکے سر ہاتھ پاؤں پر اپنے مضبوط ہاتھ رگڑتے اسے توانائی پہنچانے لگا۔۔۔

کہ اسکی نظر ہاتھ پر موجود ناخنوں کے سرخ نشان پر پڑی۔۔۔

اسکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اور وہ اسکے سپید مومی انگلیوں کو دیکھنے لگا۔۔

جہاں حور کے چھوٹے چھوٹے ناخن اتنے تیز ضرور تھے کہ وہ چمڑی کھڑوچ لے۔۔۔

سعیر نے اسکے ناخنوں پر اپنی انگلی پھیری۔۔۔۔

ٹاؤ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور ان پر اپنے لب رکھ دئے۔۔۔

پھر واپس اسکے ہاتھ پاؤں رگڑنے لگا۔۔

کچھ دیر کے اس عمل کے بعد اسکی انگلوں میں حرکت آئی تو سعیر ہاتھوں کو آہستہ سے بیڈ پر رکھ کر اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

حور پلکیں جھپکتی گہرے سانس لینے لگی۔۔

اور اپنے بالوں میں پر سکون لمس کو محسوس کرتے اسکی گھنی پلکیں بھاری ہونے لگی تو وہ آہستہ سے سعیر کے قریب ہو کر آنکھ موند گئی۔۔۔۔

سعیر محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور جھک کر بہت احتیاط سے اسکے کان کی لو کو چوم لیا۔۔۔

دفعۃً مسکان پر اسکا حملہ یاد کرتے اسکے لب خوبے خود مسکرانے لگے۔۔۔۔

اور وہ پاس رکھے موبائل کو اٹھا کر ایک ہاتھ سے چلانے لگا اور دوسرے سے حور کی پشت سہلانے لگا۔۔۔۔

آج اسکی امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔

وہ نکلنے ہی والا تھا اپنی عین کو عارب اور مسکان کے حوالے کرتے پر اسنے جو اچانک کیا تھا اس سے خود بھی کچھ حیران رہ گیا تھا۔۔

موبائل پر کچھ ٹیکسٹ کرنے کے بعد اسنے موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اپنی بلیک شرٹ پر لگی حور کے منہ سے نگلی جاگ کو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

سعیر "۔۔۔۔؟؟ سعیر جو اسکے پاس بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا حور العین کے پکاڑنے پر پورا اسکی جانب گھوما"

۔۔۔

یس سعیر کی جان "۔۔ وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے اسکے گرد حصار ڈال کر کر بولا۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایم سوری۔۔۔ وہ بڑبڑائی اور اسکے لب سحیر کے سینے پر مس ہو رہے تھے۔

کیا میں سہی کی طرح مر جانوں گی سحیر؟۔۔۔ وہ بو جھل آواز میں بڑبڑا رہی تھی جیسے نیند میں بات کر رہی ہو۔۔۔

اور سحیر اسکے اندر حیوان انگڑائی لیکر بیدار ہوا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کی پتلیاں سرخ ہو گئی اور جبرأتن گیا۔۔۔۔۔

اسکے اندر بیٹھا حیوان اسکے خاموش ہو جانے پر سحیر کا سینا چیرنے لگا۔۔۔

اسکی بھوری سرخ آنکھیں اپنے سینے پر پھیلے اس کالے آبشار کو دیکھا اور ایک معصوم چہرے کو جو پلکوں کا باڑ گرائے اسکے سینے میں خنجر گھونپ کر اب سکون سے پڑی تھی۔۔۔

سحیر نے بغیر کچھ کہے اسے بیڈ پر ڈال دیا۔۔۔

پراٹھنے سے پہلے اسکے لمبے آبشار جیسے کالے بال اسکی شرٹ کے بٹن میں الجھ کر رہ گئے اور وہ اٹھتے اٹھتے بیٹھ گیا۔۔۔

وہ شاید خوف سے بڑبڑا کر سو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور سحیر سرخ بھوری آنکھوں سے اسکے پر سکون خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔ جہاں کچھ دیر پہلے وحشت تاری تھی۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ خود بے خود اسکی ٹھوڑی پر آیا اور اسکی پلکوں کو دیکھتے وہ تل پر انگلی پھیرنے لگا، وہاں سے ہوتے اسکے نچلے سرخ لب پر آیا،

حور کی گھنی لمبی پلکیں لرزنے لگی۔۔۔ اور سحیر انگلیاں اسکے رخسار پر آئی۔۔۔۔۔

وہ اس لمس پر سانس روکتی گردن موڑ گئی اور سحیر کی انگلیاں سرکتی اسکی شہ رگ پر آئیں۔۔۔۔۔

خاموش رہا کرو میرا بچہ ورنہ بہت برا ہو جائے گا۔۔۔ اسکی ہلکی بھوری شیوا اسکے رخسار پر رگڑتے وہ سرگوشی میں بولا

۔۔۔۔۔

وہ سمٹ سی گئی خود میں ہی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور سعیر کی بھوری آنکھیں اسکے گلاب ہوتے رخسار کو دیکھتے اپنے لب بے ساختہ ان پر رکھ گیا۔۔۔

اور اسکی ہوش اڑا دینے والی خوشبو میں گہرا سانس بھر کر بال شرٹ سے نکال کر بیڈ کے پاس اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ کمفرٹر اس پر ڈال کر اسکے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر دور ہٹا اور وارڈروب سے دوسری شرٹ نکال کر اسنے چنج کی اور پھر کوٹ پہن کر دروازہ لاک کرتے باہر آ گیا۔۔۔

وہ تیز تیز سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔۔۔

آفس میں آ کر اسنے موبائل نکالا اور کال ملائی۔۔۔

خیریت بیسٹ۔۔۔ اسکے کال کرنے پر کمران جلدی سے بولا۔

ایسا کیا ہو گیا کہ بیسٹ نے اسے کال کی۔۔۔

میں تمہیں زمان پر نظر رکھنے کا کہا تھا کمران کیا پتا لگا اسکے بارے میں۔۔۔ اسکے لفظ اتنے سرد تھے کہ کمران کی ریڑھ

کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

۔۔۔ وہ کہتا ایک دم صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ "ب۔ بیسٹ میری نظر اس پر ہی ہے"

اور ہلکا کی بولا۔۔۔

بیسٹ کے سامنے اچھے اچھوں کی حالت غیر ہو جاتی تھی پھر یہ تو تھا کمران جس کا گینگ چل ہی سعیر کی سپورٹ پر تھا

۔۔۔

اگر وہ ناراض ہوا مطلب دنیا سے اسکا کام نشان مٹنا اور ایسی غلطی تو وہ کیا انڈر گراؤنڈ میں کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ پاکستان کیا دوسرے ملکوں کے بڑے بڑے مگر مچھوں کا بھی باپ تھا۔۔۔

جس کے اشارے پر وہ کروڑوں کو قتل کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔۔۔

اگر سعیر انڈر گروؤنڈ کا شہنشاہ، اگر ایک اشارہ بھی کسی کو کرتا تو زمان تو چیونٹی تھا وہ کیا بلیک کنگ اسکے پاؤں میں ہوتے

پر یہاں لڑائی اسکی اپنی تھی اور یہ لڑائی وہ خود لڑنا چاہتا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے کامران کو اسلئے کہا تھا کہ اسکی زیادہ توجہ حورالعین پر ہوتی تھی اور وہ زیادہ دیر باہر نہیں گذار سکتا تھا۔  
وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ محفوظ ہے اسکے پاس، اپنے شوہر کے تحفظ میں ہے۔۔  
اور وہ یہیں کراچی میں ہی ہے اسکا ایسی کوئی میٹنگ یا فلائٹ بک نہیں ہوئی جس سے ہم اسکا پیچھا کر سکیں وہ گھر ہوتا یا "  
زیادہ تر اپنے آفس"۔۔۔۔ ایک ہی سانس میں اسنے ساری تفصیل اسے سنادی۔۔  
آ۔ آپ پھر بھی ٹینشن نالیں میں جلد ہی خوشخبری کے ساتھ آپکے پاس ہوں گا"۔۔۔ کوئی دوسرا موقعہ ہوتا تو اسکے "  
ٹینشن والی بات پر اسکا ہتھ پڑتا پر اس وقت وہ میٹ والے موڈ میں تھا۔۔۔۔  
!! کچھ نادیکھو سوائے سرخ رنگ کے

!! سعیر نے کال ڈسکنیکٹ کی مطلب یہی تھا جلد سننا پسند کروں گا یہ گڈ نیوز ورنہ تم سنو گے بیڈ نیوز۔۔۔  
موبائل جیب میں ڈال کر اسنے قدم باہر نکالے اور لائونج میں آیا۔۔۔  
وہاں سامنے ایل ای ڈی پر مسکان بیٹھی تھی۔۔ قدموں کی آہٹ پر اسنے گرد موڑی اور سامنے سعیر کو پایا۔۔  
آپکی بیگم صاحبہ لگتا ہے مجھ سے جلنے لگی ہے"۔۔۔ وہ عورت تھی اور دوسری عورت کے جذبات کو اچھے سے جانتی "  
تھی۔۔

یہی تو ایک رشتہ، ایک عورت کا دوسری عورت سے ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے جذباتوں کو پلوں میں جان جاتی ہیں

--

اور پھر کہیں دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں تو کہیں دوسرے جذبات کے رشتے جنم لیتے ہیں۔۔  
تو پھر تمہیں پرہیز کرنا چاہیے وہ سعیر کی عین ہے"۔۔۔!! سگریٹ کو منہ میں دبا کر وہ بولا تھا۔۔۔"  
اور پھر اسے پر۔۔۔۔!! اسکا جملہ منہ میں ہی دب گیا سعیر کی وارن کرتی نظروں کو دیکھ کر۔۔۔۔"  
تمہیں بولنے سے پہلے سوچ کر منہ کھولنا چاہیے"۔۔۔ اسنے جیسے ہدایت دی۔۔۔"  
مسکان مسکرائی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوچتے وہ ہیں جو لفظوں کے قیدی ہوتے ہیں ہم تو آزاد پرندیں ہیں۔۔۔ وہ بال جھٹک کر ایک ادا سے بولی۔۔۔  
 اور آزادی کا دوسرا نام موت ہے۔۔۔ اسے اچھا لگا اسکا یوں جواب دینا۔۔۔  
 اور یہ موت اوپر والے کا کھیل ہے، جس سے اپنے کو تو ڈر نہیں لگتا۔۔۔ وہ ایل ای ڈی بند کر کے اسکی طرف مڑی۔۔۔  
 پر "اپنے کو" کہنے پر سعیر کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر وہ گڑبڑ گئی۔۔۔  
 میرا مطلب مجھے۔۔۔ وہ مسکراتی جملہ درست کرتی آنکھیں جھپکنے لگی۔۔۔  
 اندر ہی اندر خود کو کونسنے لگی کہ اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر گڑبڑانے والی کو اس خدا کے کھیل سے ڈر نہیں لگتا وہ کیا  
 مزاق کیا تھا۔۔۔

لگتا ہے مجھے بھی ایس پی والی بیماری ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ وہ کان کھجا کر سر جھکائے بڑبڑائی۔۔۔  
 آج میرے روم کی صفائی مت کروانا اور ہاں وقفے وقفے سے عین کو دیکھتی رہنا اگر ذرا سی لاپرواہی دیکھائی تو یہ جو  
 تمہیں ایس پی والی بیماری ہے یہی تمہیں اوپر لے جائے گی۔۔۔ وہ اس پر ایک نظر ڈال کر کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔  
 تو پیچھے مسکان منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

\*-----\*

\*---

نور ر کو میں آخری بار کہہ رہا ہوں "داد غصے سے کہتا تیز رفتاری سے چلتی نور کے پیچھے سے بولا۔"  
 وہ آج اسائنمنٹ جمع کروانے آئی تھی اور جمع کروا کر وہ جانے لگی تھی کہ داد کی نظر اس پر پڑ گئی۔۔۔  
 اسے دیکھتے اپنی دوستوں کے پاس جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ تیز قدموں سے جانے لگی۔۔۔  
 پر براہواس سینڈل کا جس نے اسکا پائوں موڑ کر اسے گرا دیا اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑے داد کی نظر اس پر پڑی تو  
 نور درد کو بھلا کر اٹھی اور لب بھینچے جانے لگی بغیر ہنستی لڑکیوں کی پر وہ کیے۔۔۔  
 کیوں بھاگ رہی ہو نور؟؟ اسکا بازو پکڑ کر جھٹکے سے روک کر وہ غصے سے بولا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

درد کی شدت سے نور کے منہ سے آہ نکلی۔۔

کیا پاگل پن ہے نور کیوں ایسے بی ہیو کر رہی ہو۔۔۔ جھٹکے سے اسے کلائی چھڑواتے دیکھ کر وہ بولا۔  
تو نور نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

تو کیا کروں ہاں۔۔! پوچھا کروں تمہاری یا پائوں میں گرجاؤں؟۔۔۔ وہ غصے سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔  
اس رویے کا مطلب سمجھا سکتی ہو۔۔۔ دونوں بازو اپنے سینے پر باندھ کر داد نے برواچکا کر اسکے اکھڑے بد تمیز لہجے کی  
وجہ پوچھی۔

نور العین نے سر اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔۔

داد کے قد جسامت دیکھتے اسکی نظروں میں گرے سر آ نکھوں والا وہ غنڈہ گھوم گیا۔۔

کیا فرق تھا دونوں کی جسامت قدم میں کوئی نہیں۔۔

فرق صرف اتنا تھا وہ ایک غنڈہ اور داد انتہائی کا بزدل انسان۔ اسکے لمبے بال گھنی مونچھے شیو اور داد کی ہلکی۔

اسکی گرے آنکھیں اور داد کی بلیک اپنی آنکھوں کے رنگ جیسی۔۔

وہ لائٹ پرفیوم یوز کرتا تھا اور وہ غنڈہ تیز حواس جھنجھول کر رکھنے والا۔۔

میں کیوں دونوں کو سوچ رہی ہوں جائیں بھاڑ میں۔۔۔ وہ خود کو سر زش کرتی داد کے چہرے سے نظریں موڑی۔۔

مطلب یہی ہے کہ میرا پیچھا چھوڑ دو، اللہ کے واسطے میں دوسری بار تمہیں ہاتھ جوڑ کر منت کرتی ہوں جان چھوڑو۔

میری اور اپنے بھائی کے سامنے مجھے بدنام کرنا بھی!! مینے صرف تمہیں دوست سمجھا تھا پر مجھے کیا معلوم تھا تم بھی عام

مردوں کی طرح میرے ذرا سے ہنسنے مزاق کرنے کو یوں غلط انداز میں لے لو گے۔۔

ہم لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے بالکل آگینے کی طرح اور تم جیسے لڑکے اپنے دوستوں بھائیوں کے سامنے

"اتر آنے کیلئے ہمیں بدنام مت کرو

وہ انتہائی نفرت سے کہتی اسے ساکت چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

!! پیچھے داد ساکت کھڑے کا کھڑا رہ گیا بالکل بت

کیا ہوا تم نے اسکی مدد نہیں کی بیچاری گر گئی تھی۔۔۔ اسکا دوست داد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش کی دنیا میں لایا۔۔

وہ میری مدد سے بہت آگے نکل گئی ہے۔۔۔ وہ بڑبڑا کر مڑ گیا واپس۔۔

پیچھے اسکا دوست کچھ نا سمجھتے کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔

\*-----\*

مجھے امید ہے تم نے اپنی بکواس کیلئے کال نہیں کی ہو گی؟" بلیک کنگ کی کرخت آواز پر زمان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

نہیں کنگ مینے صرف یہ بتانے کیلئے کال کی ہے کہ سلیم بھائی مارا گیا۔!! سلیم زمان کا بھائی تھا جو انہیں لڑکیاں سپلائے کرتا تھا۔

تو؟" کہتے ہوئے بلیک کنگ نے مشروبات کا گلاس منہ سے لگایا۔۔

سامنے جہازی سائیز بیڈ پر دو انتہائی خوبصورت امریکہ کی فینس ایکٹریس برہنہ لباس میں نشے سے مدہوش اسکے منتظر تھی۔۔

اور صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے انتہائی بد صورت چہرے والا بلیک کنگ موبائل کان سے لگائے ایک ہاتھ میں وائن کا گلاس پکڑے بولا۔

اسکا لمبا چوڑا انتہائی پھیلا کالا جسم مہنگے ترین نائیٹ ڈریس میں ملبوس تھا۔

اور چہرے پے زمان کی مداخلت پر سخت ناگواریت۔۔

میں کہہ رہا۔۔۔۔! وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب بلیک کنگ بیچ میں دھاڑا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم کراچی میں کیوں ہو زمان"۔۔؟؟ اسکی۔ دھاڑ پر بیڈ پر لیٹی لڑکیاں بھی سہم کراٹھ بیٹھی اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔

بلا سنڈ بیوٹی کیلئے"۔۔!! زمان نے جلدی سے جواب دیا البتہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی فتح کی۔۔" تو پھر کیا معلوم ہو امیری بیوٹی کے بارے میں"۔۔ اسکے لہجے میں شدت خمار شامل ہو گیا اور نظروں میں ایک حسین معصوم چہرہ اگھوم گیا۔۔

اسنے اسکی خوشبو ابھی بھی خود میں محسوس کرتے گہرا سانس بھرا اور آنکھیں بند کر لی۔۔ بند آنکھوں میں کچھ بیتے پل گھومنے لگے تو اسکے کالے ہونٹوں پر مکروہ مسکراہٹ سی آگئی۔ اور مسکراتے ہی اسنے لبوں سے گلاس لگایا۔۔

سامنے بیٹھی لڑکیاں اسکی حرکات پر حیران پریشان بیٹھی تھی۔ وہ امریکن تھیں اور کنگ اردو میں بات کر رہا تھا جو انکی سمجھ سے باہر تھا۔۔ پر اسکی نفسیاتی حرکات پر وہ خوفزدہ ضرور ہو گئی تھیں۔۔

مجھے نہیں لگتا بلا سنڈ بیوٹی یہاں ہے میرے آدمیوں نے کراچی کا ہر گوشہ چھان مارا پر وہ نہیں ملی"۔ زمان کے لبوں پر" مسکراہٹ تھی اور کنگ نے اپنی آنکھیں پٹ سے کھولیں۔ اسکی چھوٹی سی کالی آنکھوں میں غصے سے شعلے نکلنے لگے تھے۔۔

تو پھر کہاں ہے وہ"۔۔ وہ غرایا اور غصے سے ہاتھ میں موجود گلاس دیوار پر لگی برہنہ لباس میں موجود لڑکیوں کی پینٹنگ پر مارا۔

اسکے اس عمل سے بیڈ پر بیٹھی دونوں لڑکیاں چیختی کانپ کر رہ گئی۔

میں ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہا ہوں کنگ"۔۔ اپنے کوٹ کا بٹن کھولتے وہ بولا اور آئینے کے سامنے آیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کوشش نہیں زمان بیوٹی میری ہے اور مجھے وہ ہر قیمت پر چاہیے ویسی کی ویسی بلیک کنگ کی بلا سنڈ بیوٹی۔ وہ بولتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

کنگ میسٹ کراچی میں ہے۔ زمان کی بات پر کنگ کے قدم تھے اور اس نے موبائل کو دیکھا۔

کہتے ہوئے اس نے چھپ چھاڑ قہقہہ لگایا۔ "میرا پالتو، ہا ہا ہا ہا"

چھوڑا اسے تم بلا سنڈ بیوٹی کو ڈھونڈو اور اسے ڈھونڈنے دو مجھے۔ کہتے ہوئے اس نے موبائل آف کیا اور بیڈ پر بیٹھی ان سہمی حسین لڑکیوں کو دیکھنے لگا۔

یہ سہمنہ کا پنپنا تم بولڈ ایکٹریس پر نہیں اچھا لگتا یہ تو صرف میری بیوٹی پر جتنا ہے۔ بھاری گھمبیر آواز میں کہتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔

اسکی پکڑ میں اتنی وحشت تھی کہ وہ بلبلا کر رہ گئیں۔

پر وہ شیطان ان دونوں کے بیچ ہو کر بھی ان کے پاس نہیں تھا۔

وہ تو ہمیشہ کی طرح تصور میں بلا سنڈ بیوٹی کو سمائے حیوان بنا ہوا تھا۔

ابکی بار تمہاری غلط فہمی ہے کنگ کہ بلا سنڈ بیوٹی تمہیں ملے گی۔

ایک بار حاصل کرنے دو اسے، نا تمہیں یہاں زمان ملے گا نا ہی بیوٹی۔

۔۔ "کنگ، میسٹ دیکھتے ہیں جیت کس کی ہوتی ہے، تم دونوں کی یا میری"

مسکرا کر بڑبڑاتے زمان کسی کا نمبر ڈائیل کرنے لگا۔

\*-----\*

"ماضی"

انکے پاؤں سو جے ہوئے تھے اور وہ آئی سی روم میں ہاف پینٹ میں ٹیبل پر پیٹ کے بل بندھے ہوئے تھے۔

انکے ہاتھ زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور پاؤں پر احانک ہی وار ہوتا وہ غش حالت میں وہ بلبلا کر چیخ اٹھتے۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آہسہ۔۔۔۔۔ پورے اندھیرے کے سرد خانے میں لڑکوں کی چیخیں تھیں۔۔۔۔۔  
 انہیں یہاں آئے کتنے ہی ماہ گزر گئے تھے اور اب انہوں نے دن ہفتے مہینوں کو گناہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔  
 وہاں پر اتنی سخت پہرہ داری ہوتی تھی کہ ہاتھ روم میں جانے کیلئے بھی گن کے ساتھ آدمی انکے پیچھے ہوتا۔۔۔۔۔  
 اور ہاتھ روم کا دروازہ کھلا رکھا جاتا کہ کہیں خود کو نقصان نہ پہنچائیں۔۔۔۔۔  
 وہ اب انکے تھے انکی زندگی انکی مٹھی میں آچکی تھی۔۔۔۔۔  
 انہیں پتا نہیں کیسی کیسی اذیتیں دیں جاتی کبھی میلو بھاگنا تو کبھی گھنٹوں پانی میں رہنا۔۔۔۔۔  
 کبھی کندھوں پر برف کی پٹی اٹھا کر بھاگنا تو کبھی وہاں موجود دوسرے بڑے بڑے لڑکوں سے مار کھانا۔۔۔۔۔  
 اور پیٹھ پر کٹ لگا کر مرچیں ڈال کر باندھ دینا۔۔۔۔۔  
 یہ ظلم کی دنیا تھی اور ظلم خود پر ہنسنے لگا تھا کہ لوگ اسکے نام سے کیوں ڈرتے ہیں؟۔۔۔۔۔  
 اصل میں تو ڈرنے انہیں اپنے آس پاس چاہیے تھا۔۔۔۔۔ جہاں اسکے نام کو بدنام کرنے والے حیوان موجود ہوتے ہیں۔۔۔۔۔  
 حیوانیت کو پیدا کرتے ہیں۔۔۔۔۔  
 اور بدنام ظلم ہوتا ہے۔۔۔۔۔  
 یہ دشتِ وحشت کا عالم تھا اور اس سے کون انجان تھا۔۔۔۔۔  
 بچوں کے لبوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموشی کی موت مروایا جا رہا تھا۔۔۔۔۔  
 انکی عمر کو پاؤں تلے کچلا جا رہا تھا انکی معصومیت کو روندہ جا رہا تھا پر زبان کس کے منہ میں نہیں تھی۔۔۔۔۔  
 وہ۔۔۔۔۔ خوفزدہ تھے اور اپنوں کی آس میں تھے کہ کوئی آئے انہیں یہاں سے آزاد کروا کر لے جائے پر ہر رات مانگنے والی دعا  
 صبح سورج کی روشنی کے ساتھ اندھیرا لے آتی اور وہ مایوسی کی گہرائی میں اتر جاتے۔۔۔۔۔  
 ماروا سے "۔۔۔۔۔ ہاتھ میں خنجر تھا کر سامنے موجود خوبصورت سی بلی کی طرف کرتے دھاڑے۔۔۔۔۔"  
 سعیر نے اس سفید لمبے بالوں والی خوبصورت بلی کی سنہری معصومیت سے بھری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

جانے کیوں اسکی معصومیت دیکھ کر اسکا دل دھک دھک کرنے لگا اور آنکھوں میں خوف پیدا ہو گیا۔۔۔۔۔  
گالی۔۔۔ اسے بلی کو گھورتے دیکھ کر پیچھے اسکی پیٹھ پر چمڑے سے وار کیا اور وہ بلبلا کر منہ کے بل بلی کے سامنے گرا۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟ غصے سے بھری آواز اس آدمی نے مڑ کر دیکھا اور سائیڈ ہو گیا۔۔۔۔۔  
اس لڑکے پر ساری محنت فضول جارہی ہے کوئی اثر نہیں ہو رہا اس پر "وہ مودب انداز میں بولا۔۔۔۔۔"  
زمان نے اس آدمی کو ہٹا کر خود سامنے آیا اور اس زمین پر پڑے کمزور لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔۔  
اسکی آنکھوں میں کچھ ماہ پہلی کی اسکی جسامت گھومی تو ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔  
کیوں نہیں مار رہے۔۔۔ گھٹبوں کے بل بیٹھ کر اسکے سامنے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اسکے سر کو اونچا کیا۔۔۔۔۔  
سیر نے آواز پر بو جھل آنکھیں کھولیں اور سامنے اس آدمی کو دیکھا۔۔۔۔۔  
وہ جیسے بہرا ہو گیا۔۔۔ سامنے والے کا صرف ہلتا منہ تک رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں منا کیا۔۔۔۔۔ ایک تھپڑ کھینچ کر مارتے زمان نے اسے جھنجھوڑا تو وہ کراہ اٹھا۔۔۔۔۔  
اسکے جسم پر کٹا بھی تازے تھے جسکی تکلیف سے شاید وہ نڈھال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔  
وہ بب۔۔ بہت معصوم ہے۔۔۔۔۔ تھپڑ کے اثر پر اسکے منہ سے چند الفاظ نکلے۔۔۔۔۔  
زمان نے اسکے چہرے کو دیکھا اور قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

پھر تمہاری معصومیت؟؟ اسکے پوچھنے پر دوسری طرف جواب نا آیا۔۔۔۔۔  
کون سے گروپ کا ہے۔۔۔؟؟ اسنے پاس کھڑے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔۔  
کا۔۔۔ اس آدمی نے سیر کو خونخوار نظروں سے دیکھتے بولا۔۔۔۔۔ "C5" گروپ  
زمان نے سلگار کا گہرا کش لگایا اور سر ہلایا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کا ایک لڑکا میرے سامنے پیش کرنا۔۔۔ اسکے کہنے پر اس آدمی نے اثبات "B1" اسکے ہوش میں آنے پر گروپ " میں سر ہلایا چہرے پر البتہ معنی خیز مسکراہٹ تھی۔۔

زمان ایک نظر سعیر کے بے ہوش وجود پر ڈال کر آگے دوسرے لڑکیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔  
جواب تک بلیوں سے لڑ کر اپنے ہاتھ رنگے بیٹھے تھے۔۔۔ یہاں تک کہ کسی کا منہ بھی لال تھا۔۔۔  
نام کیا ہے تمہارا۔۔۔؟ صوفے پر بیٹھے زمان کے سامنے قدموں میں بیٹھے سعیر سے پوچھا۔۔۔  
سعیر۔۔۔!! سعیر نے غصے سے دیکھتے کہا۔۔۔

زمان نام پر چونک پڑا۔۔

مطلب و طلب پتا ہے یا ایسی ہی ماں باپ نے تھوپ دیا سر پر۔۔۔۔۔ اسکے چہرے جسم پر کٹ کو دیکھتے وہ طنزیہ پوچھنے " لگا اور اپنے پائوں کو ہلاتے سلگار کا گہرا کش لیا۔۔۔  
جاننا ہوں۔۔۔ سعیر نے زمین کو گھورتے کہا۔۔۔

صبح اسکے گروپ کو لے گئے تھے سواء سعیر کے وہ حیران پریشان بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اسکے پاس آیا اور اسے اپنے ساتھ ایک آرائشہ ہال میں لیکر آیا جہاں بلیک تھری پیس سوٹ میں ایک آدمی سفید خوبصورت صوفے پر بیٹھا تھا دوسرے آدمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اسے آتا دیکھ کر اسنے ہاتھ کے اشارے سے پاس بیٹھے آدمی کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تو وہ ہاتھ ملا کر اپنا بیگ اٹھائے مایوس ہو کر ایک نظر سعیر پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اور پیچھے سے سعیر کو کندھے سے پکڑ کر گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھایا گیا۔۔۔

واہ مجھے بھی بتاؤ بھی۔۔۔؟

دوزخ کے چوتھے دروازے کا نام ہے "سعیر"، دوزخ، کا بھڑکتا ہوا طبقہ، بھڑکی ہوئی آگ، شعلہ۔۔۔ "وہ سر جھکائے"

زمین کو دیکھتا بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو پھر تمہارے ماں باپ نے یہ نام تم پر کیوں رکھا۔۔۔؟ اسے حیرت ہوئی جیسے وہ بالکل چھپا گیا۔۔۔  
 سعیر نے کوئی جواب نادیا اور خاموشی سے زمین کو تکتے رہا۔ اسکی خاموشی پر زمان اسے دیکھتا رہا اور پیچھے کھڑے آدمی نے  
 اپنے باس کی نافرمانی پر اسکی پیٹھ میں اپنے بوٹ کی۔ نوک ماری،  
 سعیر ہوش میں آتے بلبلا کر رہ گیا۔۔۔

جواب دو سر کچھ پوچھ رہے ہیں۔۔۔ وہ جھک کر نیچے آواز میں بولا اور اسکے بالوں کو جھٹکا دیا۔۔۔  
 سعیر نے سر اٹھایا اور سرخ آنکھوں سے سامنے والے کی کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔  
 میرے باپ کو یہ نام پسند تھا، وہ چاہتا تھا لوگ اسے سعیر بلائیں، پر ایسا ناہوا تو اسنے میرے پیدہ ہونے پر یہ نام مجھ پر رکھ  
 دیا "وہ مختصر کہ کر دوسرے سوال کے انتظار میں بیٹھ گیا۔۔۔  
 اسے وہاں سے سمجھا کر لایا گیا تھا کہ انکا باس اس سے جو بھی سوال پوچھے اسکا فائدہ جواب دینا ہے ورنہ انجام کیلئے تیار  
 رہنا۔۔۔

کیا کرتا تھا تمہارا باپ۔۔۔ زمان کو معلوم تھا یہاں بہت بچے چند پیسوں کے عوض بھیجے گئے ہیں تو کیا یہ لڑکا بھی ان میں  
 سے تھا۔۔۔  
 !! کچھ نہیں۔۔۔"

تو کیا بغیر کمائے کھائے اتنے بڑے ہو گئے۔۔۔؟"  
 "!! پہلے ماں سلانی کرتی تھی اور لوگوں کے کپڑے دھوتی تھی پھر میں بڑا ہو کر سمجھ بوجھ رکھتے۔۔۔"  
 پیٹ پالنے کے واسطے درگزر سپلائے کرنے لگا اور وہاں سے اچھے خاصے پیسے مل جاتے تھے پیٹ بھرنے کیلئے اور اب لگتا  
 ہے جنہیں موت کے منہ میں ڈالکر اپنا پیٹ بھرا تھا آج وہ سب وصولہ جارہا ہے۔۔۔ وہ زخمی انداز میں ہنستے بولا۔۔۔  
 کتنا پڑھے ہو۔۔۔؟؟ وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

دسویں جماعت پاس ہوں۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بولا۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

زمان نے سر ہلایا۔

جانتے ہو جو ابھی یہاں سے آدمی گیا تھا وہ تمہارا ایک کروڑ دینے کیلئے تیار ہے، اتنے لڑکوں کو چھوڑ کر صرف تمہیں چنا ہے پتا ہے کیوں؟ مسکراتی نظر اسکی حیران نظروں میں دیکھتے وہ بولا۔

کیونکہ تمہیں نہیں پتا تم کیا ہو، بلیک کنگ نے تمہیں بیسٹ کیلئے چنا ہے اور تمہارے لیے آتی ہر آفر کو ٹھکرا رہا ہے بہت لکی ہو تم سعیر عالم۔ انکی ہر ایک ٹویٹز نظر رکھا جا رہا تھا یہ سعیر جانتا تھا پر خاص اس پر نظر رکھی جا رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا۔

تمہارے باپ نے تمہیں صرف تیس ہزار میں بھیجا ہے اور اب تم کروڑوں کے ہو اپنی اہمیت کو جانو اور ڈرنا چھوڑو، !! یہاں پر ڈر کا نام موت ہے

پر تمہیں کل اسلئے موت نہیں دی گئی کیونکہ ابھی تمہاری زندگی لمبی ہے مستقبل کا بیسٹ تمہارے انتظار میں ہے سعیر۔۔۔ سعیر پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ مسکراتے مزید بھی بہت کچھ بول رہا۔

کاڑکا آپکے حکم پر حاضر ہے لے آؤں۔ ایک آدمی آکر بولا تو زمان نے مسکراتے اسے لے آنے کا "B1" سر حکم دیا۔

سعیر کے سب کچھ دماغ سے اوپر گزر رہا تھا۔

وہ کبھی زمان کو دیکھتا تو کبھی اندر آتے اس آدمی کے ساتھ بارہ یا تیرہ سال کے لڑکے کو، جسکے ہاتھ میں گن اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

جانتے ہو یہ لڑکا تم سے پانچ اسٹیپ پیچھے ہے پر اسکے ہاتھ اور چہرے کو دیکھو۔۔۔ زمان نے سعیر کے چہرے کو دیکھتے اسکے ہتھیار کی جانب توجہ دلائی۔

سعیر واقعی شاک تھا۔

وہ ایک خنجر اٹھانے سے ڈرتا تھا اور یہاں نہ چھوٹا سا لڑکا گن پکڑے کھڑا تھا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"sa'eer" زمان نے اسکے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتے سامنے موجود ٹیبل پر سفید چمکتا خنجر رکھا جس پر لکھا تھا۔۔ "Aalam"

یہ تمہارا ہتھیار ہے مستقبل کا۔۔

تم لوگ یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟ کیا قصور ہے ہم معصوم بچوں کا؟ کونسا گناہ کیا ہے ہم نے جس کی اتنی دردناک سزائیں دی جا رہی ہیں۔۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوتا چیخ پڑا۔

اسکی آواز پر پیچھے سے آدمی نے وار کرنا چاہا تو زمان نے ہاتھ اٹھا کر روک لیا۔

بہت خوب بیسٹ،، اتنی جراعت صرف بیسٹ ہی کر سکتا ہے قہر زمان کے سامنے، مجھے خوشی ہوئی کہ میری باتوں نے "بہت نہیں تو تھوڑا اثر کیا ہے"۔۔ زمان نے خوشی کا اظہار کیا اور سعیر اپنے سوالوں کے بدلے جواب پر تملکا کے رہ گیا۔

میں بیسٹ نہیں ہوں میں سعیر ہوں۔۔۔ وہ چیخ کر غصے سے دھاڑا۔۔

زمان نے قہقہہ لگا لیا۔

ہا ہا ہا،، پر مطلب دونوں کا ایک ہی ہے "بے رحم"۔۔

سعیر خاموش رہ گیا۔

وہ تو بے رحم نہ تھا۔ اسنے کبھی چیونٹی بھی نہیں ماری تھی کتنا حساس تھا۔

وہ تو صرف اپنی ماں بہن کی عزت بچانے کیلئے اندھا ہو گیا تھا اور انسانوں کی زندگیوں سے کھیلنے لگا تھا۔

پر وہ انجان تھا۔ وہ تو اسے صرف ایک شراب کی طرح نشہ سمجھتا تھا جو پیا نہیں سو نگھ جاتا تھا۔

پر اب تو اسے اور بھی احساس ہو گیا تھا اپنے گناہوں کا جس پر وہ راتوں رات روتا رہتا تھا "کہ بیشک میرے مالک عزت اور

ذلت دینے والا تو ہی ہے جسے چاہیے عزت دے جسے چاہے ذلت، تو پھر میں کون تھا جو تیری نافرمانی کرتے معصوم

انسانوں کے ساتھ کھیل رہا تھا"۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں تو انکی زندگی میں لکھی دردناک موت سے بچانا پایا تو کیوں گمراہ ہو گیا۔  
 کیوں یہ بھول گیا کہ تو چاہے تو آگ سے بھی زندہ سلامت نکال دے اور جسے چاہے دلدل کے نذر کر دے۔۔۔  
 ایک آنسوؤں ٹوٹ کر سعیر کے آنکھوں سے گرا۔  
 میں بے رحم نہیں سمجھے،، میں عالم ہوں "وہ غرا کر چیخا اس بار زمان کے چہرے پر غصہ چھا گیا۔"  
 یہ تمہارا ہے اٹھائو اسے "۔۔۔ زمان نے کرخ لہجے میں کہا تو سعیر نے غصے سے دیکھا جیسے نہیں اٹھائوں گا کیا کرو گے "  
 ۔۔

وہ ابھی بولا نہیں تھا۔۔۔ پر اسکے تاثرات کو جانچتے پاس کھڑے لڑکے نے اچانک اسکے بازو پر گولی ماری۔۔۔  
 وہ کراہ کے نیچے بیٹھا اور ٹھاکا کی آواز پورے ہال میں گونجی۔  
 سعیر نے بھیگی خونخوار نظروں سے سامنے لڑکے کو دیکھا اور پھر اپنے بازو کو۔  
 جہاں گولی اسکے بازو کو چھو کر گذر گئی تھی اور سرخ خون اسکی شرٹ کو بھگونے لگا تھا۔۔۔  
 سعیر کو لگا اسکا دماغ اسکے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور وہ غصے زیادتی سے پاگل ہو رہا ہے۔۔۔  
 کتنے خون کیسے ہیں اب تک اسنے "۔۔۔؟ زمان نے ایک نظر سعیر کی پیلی رنگت کو دیکھتے پیچھے کھڑے آدمی اے بولا۔۔۔"  
 دو!! وہ بھی اپنے ساتھیوں کو مارا ہے "۔۔۔ اسنے آدمی نے کہا تو سعیر جو غور سے اپنا درد بھلائے سن رہا تھا خونخوار ہو کر "  
 اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور ایک جست میں اپنے درد زخم بھلائے ہوا کی تیزی سے اٹھا اور پلٹ کر خنجر اٹھاتے ہوئے اسنے اپنی لات ہوا میں بلند  
 کی اور اس ہنستے لڑکے کے منہ پر ماری۔۔۔

اگلے ہی پل سب شاک تھے اور سعیر کے ہاتھ میں موجود خنجر اس لڑکے کے گلے کے آر پار تھا۔۔۔  
 وہ اسکے سینے پر لات رکھے بیٹھا تھا اور لڑکے کی پھٹی آنکھیں ابل پڑیں تھیں اور گردن سے نکلتا خون اسکے منہ پر تھا۔۔۔  
 زمان مسکراتے اسکی پیٹھ کو دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے انسانوں کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔۔ اسنے دھاڑتے ہوئے خنجر نکال کر اسکی اہلی ہوئی آنکھوں میں گھونپ دیا۔۔۔ وہ جیسے نفسیاتی ہو گیا تھا اسے سمجھ نہیں آیا اسنے کیا کر دیا ہے "قاتل بن گیا وہ۔"

کیا تم سچ کہہ رہے ہو اس لڑکے نے سچ میں دو کو مارا تھا۔۔۔؟ پیچھے سے سعیر کے آواز آئی حیریت بھری۔۔۔ اس بات کو پوچھنے کا مطلب کیا تھا۔۔۔

میں نے صرف مزاق کیا تھا اسے تو گن پکڑا بھی ٹھیک سے نہیں آتی۔۔۔۔۔ وہ لفظ نہیں ہم! مجھے معاف کر دیجیے گا سر" دھماکہ تھا جو سعیر کے سر پر پھوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ ساکت سا مڑا۔۔۔

کیا یہ سچ تھا اسنے بے گناہ کو مار دیا خود اپنے ہاتھوں سے معصومیت کو کچل دیا؟؟؟

وہ ساکت تھا بت کی طرح نا اسکے دل سے آواز آئی نادماغ سے دونوں جیسے روٹھ کر اپنا منہ موڑ گئے۔۔۔۔۔ اسے لگا اسکے اندر سے کسی نے قہقہہ لگایا ہو۔۔۔۔۔

اسنے خوف سے گھوم کر اس لڑکے کو دیکھا جو سانس چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

سعیر کے ہاتھ پیر کا پنپنے لگے۔۔۔۔۔

اسنے توبلی کو مارنے سے انکار کیا تھا پھر ایک انسان کو کیسے مار گیا۔۔۔۔۔

کیا اسکے ساتھ گیم کھیلا گیا تھا۔۔۔۔۔

چہ چہ سعیر عالم نے ایک بے گناہ کو موت دے دی،،، یہ تو ایک بیسٹ کا کام ہے مطلب بے رحم!!! وہ اسے دماغ طور "ٹارچر کرنے لگا۔۔۔۔۔

زمان کی بات پر وہاں دونوں آدمیوں کے قہقہے لگے۔۔۔۔۔

سعیر کبھی اسے دیکھتا تو کبھی اس لڑکے کو۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں بھاری آواز میں زمان کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔۔ اور وہ بے حس بنا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ تمنے نہیں کیا سیر یہ اس آدمی نے کروایا تمہیں اسے مارنا چاہیے وہ ہے اس قاتل تم بے قصور ہو!! کوئی اسکے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا اور سیر نے گردن موڑ کر اس ہنستے آدمی کو دیکھا۔۔۔۔

دیکھو وہ ہنس رہا ہے تم پر اسے ہنسنے کا موقع ہی نادواٹھو سیر۔۔۔ پھر ایک سرگوشی ہوئی اور سیر نے اپنا ہاتھ آگے کر کے

--

اسے حیرت ہو رہی تھی اسکا دل کیوں خاموش ہے جو اسے برے سے برے وقت میں بھی ساتھ دیتا تھا۔۔

منٹوں کا کھیل تھا اور اسکا دل خاموشی کا لبادہ اوڑھ کر گہری نیند سو گیا تھا۔

البتہ اب دل کی آواز کی جگہ کانوں میں سرگوشیاں ہونے لگی تھیں۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے کھینچ کر خنجر نکال کر اٹھا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنی جگہ پر آگیا۔۔۔

اسے حیرت کا شدید شاک تھا کہ کچھ دیر پہلے اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ چل سکے اور اب اچانک اتنی توانائی اس میں کہاں سے آگئی تھی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہے۔۔۔

تو کیا خیال ہے تمہارا اس بے رحمی پر سیر عالم "-؟؟؟؟ زمان نے سگار کا کش لیتے طنزیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا۔۔"

اسکے خنجر ہے ٹپک ٹپک کر سرخ خون کی بوند گر رہی تھی۔۔۔

میرا خیال؟؟ سیر بڑبڑایا۔۔۔"

اور اچانک پلٹا پیچھے کھڑے اس آدمی کے پیٹ میں ایک بار نہیں بار بار وار کرنے لگا۔۔۔۔

یہ ہے میرا خیال۔۔۔!! ہا ہا ہا!! وہ قہقہہ لگا کر زمین پر حیرت سے دیکھتے اپنے پیٹ کو پکڑ کر گرتے آدمی کو دیکھتے"

قہقہہ مارنے لگا۔۔۔

دیکھا اور سنا میرا خیال۔۔۔۔ زمین پر پڑے اس آدمی کو دیکھ کر اسنے طنزیہ برواچکائے اور وہ بے خبر تھا کہ یہ سب"

اسکے ساتھ ایک کھیل تھا جس میں وہ ہار گیا تھا۔۔۔

اور عالم کی جگہ ایک بیسٹ نے لے لی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

زمان اپنے آدمی کی موت پر سعیر کو گھورنے لگا۔۔۔ صرف دیکھا وے کیلئے ورنہ وہ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔  
انکی نظر سعیر عالم پر پہلے دن سے پڑ گئی تھی اور پھر اپنی اس طرح کی برے حالت میں بھی زندہ رہا ہر افیت سہتا رہا ایک  
پندرہ سال کا لڑکا ہو کر جو اسکے چہرے پر ظلم کیا گیا تھا۔۔۔

اس سے ہی عام انسان کی موت ہو جائے پروہ اسکی پروہ کیے ہر حیوانیت سہتا آ رہا تھا۔۔۔  
تڑپتا روتا اور صبح پھر ویسے کا ویسا ہوتے۔۔۔

ان کچھ ماہ میں اسکے ساتھ آئے پتا نہیں کتنوں کی یہاں سے لاشیں اٹھائیں گئی تھی پروہ ویسے کا ویسا جی رہا تھا اور ہر ظلم  
برداشت کر رہا تھا۔۔۔

دوسرے آدمی بھی دیکھ کر حیران ہوئے تھے اور بلیک کنگ سے اسکے مطالبہ کیا تھا پر کنگ نے انکار کر دیا تھا۔۔۔  
جانتا تھا آگے یہ بیسٹ اسکے راستے بہت آسان کرنے والا ہے اور اسے کوئی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی  
۔۔۔

وہ جان گیا تھا کچھ ہی سالوں میں اسکی حکمرانی آنے والی ہے دنیا میں۔۔۔

اور اسنے جو درندے پالے ہیں ان سب پر یہ بھاری رہے گا۔۔۔۔

اب صرف اسے ٹارچر کرنا تھا کہ اسکا جو ذرا بھی احساس بچا ہوا اسکی بھی جڑ کاٹ دی جائے۔۔۔ اور وہ دنیا کیلئے بلیک کنگ کا  
بیسٹ بن کر پیدا ہو۔۔۔۔۔

ہر انسان اسکے صرف نام سے ہی کانپ جائے۔۔۔

اسے لے جائو"۔۔۔ اچانک ہی سعیر کے ہاتھوں میں زنجیریں ڈال دیں گئی اور وہ کچھ کر بھی ناسکا کہ اسے زمان کے حکم"  
پر گھیسٹا گیا وہاں سے۔۔۔

\*-----\*

عین کھانا کھاؤ"۔۔۔ سعیر کی آواز پر مسکان اور عارب نے حورا لعین کی طرف دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

جو جو پلیٹ میں چیچ چلا رہی تھی۔۔۔ سیر کے کہنے پر اس نے منہ بنایا۔۔۔  
مجھ نہیں پسند یہ۔۔۔!! اسکی کہنے پر مسکان نے آنکھیں جھپکتے اسے دیکھا اور پلاؤ کو۔۔۔  
وہ تو دیوانی تھی سیر کے ہاتھ کے بنے کھانے کی اور اس میڈم کے نخرے نہیں ختم ہو رہے تھے۔۔۔  
وہ جانتی تھی ابھی سیر اسے حکم دے گا کہ کھانا پسند آئے یا نا اسے امید تھی وہ اپنے کو کنگ کی یوں بے عزتی برداشت نہیں کرے گا۔۔۔

پراسے جھٹکاتے لگاجب سیر اس کے چہرے کو دیکھ کر خاموش رہ گیا۔۔۔  
مسکان کبھی منہ کھولے سیر کو دیکھتی تو کبھی اس نخریلی لڑکی کو۔۔۔  
منہ بند کر دو ورنہ مکھی اندر اپنا ٹھکانہ بنالے گی۔۔۔ اسکی ٹھوڑی سے پکڑ کے عارب نے منہ بند کیا تو وہ گھور کر رہ گئی۔۔۔  
مجھ پر تو اتنی سختی ہوتی تھی اور اس میڈم کو دیکھو۔۔۔ وہ منہ بنا کر عارب سے سرگوشی میں بولی تو وہ گھورنے لگا۔۔۔  
وہ اسکی بیوی ہے، حق ہے حور کو نخرے کرنے کا "نیکپن" سے ہاتھ صاف کرتے وہ آہستہ سے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

اسکے جاتے مسکان نے چور نظروں سے سیر کو دیکھا جس کے ماتھے پر بل صاف بتا رہے تھے کہ وہ اسکی بکواس سن چکا ہے۔۔۔

وہ زبردستی مسکراتی وہاں سے اٹھی اور برتن صاف اٹھانے لگی۔۔۔  
ابھی رہنے دو بعد میں آجانا۔۔۔ ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے سیر بولا تو مسکان سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔  
کیا کھانا ہے پھر میرے بچے کو۔۔۔ ان دونوں کے جاتے سیر نے اپنے پاس بیٹھی حور العین سے بولا۔۔۔  
وہ میرے بچے پر آتی مسکراہٹ دبانے لگی۔۔۔

کچھ ایسا جو کھٹا اور تیکھا ہو بالکل املی اور چلی کی طرح، پر نمک بھی ہو اس میں۔۔۔ پلیٹ کو آگے کھسکا کر وہ اپنی گال پر انگلی رکھ کر بتانے لگی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سیر اسکی فرمائش پر سوچنے لگا کہ کونسی ڈش ایسی ہوگی۔۔۔

چلو تینوں کو ملا کر کچھ بناتے ہیں۔۔۔! چیز کھسکا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسے بھی اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

میرا چلنا لازمی ہے یہیں لے آئیں۔۔۔ وہ اسکے ساتھ چلتی منہ بنا کر بولی۔۔۔

کیونکہ مجھے نہیں پتا ان سے کیا بنے گا اور تمہیں ٹیسٹ بھی تو کرنا ہے پھر نام بھی رکھنا ہے۔۔۔ وہ اسے!! ضروری ہے " لیکر کچن میں آیا اور اسے کمر سے پکڑ کر کانٹونٹر پر بیٹھایا۔۔۔

حور کی آنکھیں پھٹ گئی اسکے اتنے قریب آنے پر، پر جب اسے بیٹھایا تو وہ اپنا رگاسانس بحال کرنے لگی۔۔۔

تمہاری فیورٹ ڈش کونسی ہے؟۔۔۔ سیر نے اپنا باندھتے پوچھا۔۔۔۔۔

کوئی نہیں،، مجھے کچھ نہیں پسند!! صرف ایک رنگ پسند ہے وہ کالا!! کیونکہ اسکے سوا میں کسی کو نہیں پہچانتی۔۔۔۔۔ اپنے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے وہ مسکرائی۔۔۔

سیر کے ہاتھ رک گئے۔۔۔۔۔ اور وہ چلتا اسکے پاس اسکے سامنے آیا۔۔۔

تمہیں میں ہر رنگ سے ملوانوں گا میرا بچہ۔۔۔۔۔ اسکی رخسار سہلاتے وہ اس سے بولا تو حور العین نے دبدبائی نظریں

اٹھائیں۔۔۔۔۔

وہ سیر کی سانسیں اپنی پیشانی پر محسوس کر رہی تھی اسکی دلفریب پر فیوم کی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکراتی سانسوں میں پھیل رہی تھی۔۔۔۔۔

سیر۔۔۔۔۔ سیر!! اسکی مضبوط انگلیوں کو اپنے پیچھے گردن پر اور سانسوں کو اپنے لبوں پر محسوس کرتی وہ اسے پکار " اٹھی۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔ سیر اسکے سرخ ہوتے گال انگوٹھے سے سہلاتے مزید اس پر جھکنے لگا کہ دونوں کی سانسیں الجھنے لگی " تھی۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

س۔۔۔ سیر مجھے ب۔۔۔ بھوک لگی ہے۔۔۔ وہ پھر سے کوشش کرنے لگی۔۔۔ اسکی دھڑکن جیسے کانوں میں بجنے لگی تھی۔۔۔

وہ اس ذرا سے فاصلے کو بھی مٹا دیتا جب وہ اچانک بولی تو سیر اسکی میچی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔  
میں بنانے لگا ہوں۔۔۔ اسکا گال تھپتھا کر وہ دور ہوا تو حور اپنا سانس بحال کرنے لگی اور بیگی ہتھیلیوں کو آپس میں بھینچا۔

۔۔

کچھ ہی دیر میں سیر نے اپنی ڈش اسکے سامنے پیش کی اور چمچ سے ٹیسٹ کروائی۔۔۔  
خود بے صبری سے اسکے تاثرات نوٹ کرنے لگا۔

کیسی بنی ہے؟ کیا تمہارے ٹیسٹ کے مطابق ہے؟۔۔۔ وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔۔۔  
کچھ نہیں کہہ سکتی دوسری بار ٹیسٹ کروائو۔۔۔ وہ لبوں پر زبان پھیرتی بولی تو سیر نے سر ہلایا اور دوسری بار ٹیسٹ کروایا۔۔۔

اب۔۔۔؟ اسنے پھر پوچھا۔۔۔

حور کو ہنسی آنے لگی یہ جو ڈان بنا ہوا تھا ملک کا اسکے سامنے کیسے بے تابی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔  
کھر کیسا ہے؟ بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے وہ بے نیاز سے بولی۔۔۔  
وہ خود کو اسکی کوکنگ ٹیچر سمجھنے لگی تھی، اور اسے مزا بھی بہت آرہا تھا۔۔۔

سیر نے ایک نظر اس پر ڈال کر پھر اپنی ڈش کے کھر کو دیکھا۔۔۔

برائون!! وہ بولا تو حور سوچنے کی ایکٹنگ کرتے سر ہلانے لگی۔۔۔

کیا تمہیں پسند آئی عین؟؟ اسے صرف یہی فکر تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ خاص نہیں، بلکہ میرا تو منہ جل رہا ہے تیکھی اتنی تھی اور ابلی بھی زیادہ تھی، نمک تو بالکل بھی ناہونے کے برابر، پتا " نہیں کیسے کوکنگ کرتے ہیں ہاتھ میں کوئی ٹیسٹ ہی نہیں "۔۔۔ وہ ہاتھ جھاڑتے رزلٹ بتانے لگی جس پر سعیر کے دماغ میں صرف یہ ہی چپک کر رہ گیا کہ "میرا تو منہ جل رہا ہے"۔۔۔

تمہارا منہ جل رہا تھا عین!!۔۔۔ پھر تم نے کھائی کیوں؟"۔۔۔ سرد آواز میں کہتے اس نے وہ ڈش وہیں پٹنی اور جلدی سے " فریج میں سے پانی کی بوتل نکالی اور گلاس میں انڈیلنے لگا۔

اسکی اچانک غصے بھری آواز پر حور کے دماغ سے شرارت اڑ گئی تھی اور وہ اپنے پاس پٹنی ہوئی پلیٹ کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ اسکے فریج کھولنے کی آواز پر وہ جلدی سے پلیٹ اٹھا کر اس میں سے چمچ سے جلدی جلدی کھانے لگی۔۔۔ وہ کنجوس تو صرف اسے ٹیسٹ کروا رہا تھا، اب وہ کیا بتائی کہ کیا بنائی تھی اس نے اسکا دل جیت گئی تھی وہ ڈش۔۔۔ پہلی بار اسے لگ رہا تھا کہ اسے بھی کچھ پسند آیا ہے کچھ۔۔۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو؟؟؟ سعیر اسکے پاس پہنچ کر اسے ہاتھ سے وہ پلیٹ چھینی تب تک حور العین بہت کھا چکی تھی اور اب " لبوں پر زبان پھیر کر اسے مس کر رہی تھی۔۔۔

اتنی بری نہیں سعیر، کھانے لائق تھی اور آپ ایسی روز کو شش کریں گے تو ان شاء اللہ سکسفل ہو جائیں گے "۔۔۔ اسکا مطلب روز ٹیسٹ کرنے کا تھا۔۔۔

چھوڑو اسے پانی پیو "۔۔۔ سعیر کے ماتھے ہر بل پڑے تھے اور اسکے لہجے میں بھی سختی تھی، " اسنے اسکے منہ سے گلاس لگایا اور حور گھونٹ گھونٹ بھر کر پینی لگی۔۔۔

تمہاری طبیعت خراب ہو سکتی تھی زیادہ کھانے سے "۔۔۔ وہ غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔ " تو کیا دوبارہ ڈرائے نہیں کریں گے "؟ امید اے وہ پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔!! یہ تمہیں ہرٹ کر سکتی ہے جسے میں کوئی سزا نہیں دے سکتا،، اور مجھے قطعی منظور نہیں کوئی تمہیں ہرٹ " کرے اور اسے میں کچھ ناکر سکوں "۔۔۔ اسکے چہرے ہاتھوں میں لیکر وہ بولا تو حور نے اپنی چھوٹی سی ناک سکڑی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ مجھے پسند آئی۔۔ مطلب کہ تھوڑی تھوڑی۔۔۔ اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر وہ جلدی سے بولی۔۔

پر میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔۔۔ سعیر نے اسکے لہجے میں ضد دیکھ کر صاف انکار کیا۔۔۔

یہ رسک نہیں۔۔۔ مجھے پہلی بار کچھ پسند آیا ہے اور آپ اس سے بھی انکاری ہیں۔ پھر مجھے جانے دیں یہاں کیوں رکھا

ہوا ہے۔۔۔ اس دن سے اس یقین ہو گیا تھا کہ یہ شخص اسے کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔

تمہیں پسند آئی؟؟؟ اسنے برواچکا کر تسلی چاہی۔۔۔ اسنے تمہیں ہرٹ نہیں کیا۔۔۔؟؟

نہیں بالکل بھی نہیں!!۔۔۔ بلکہ اچھی لگی ایک الگ مزیدار ٹیسٹ تھا۔۔۔ حور کو اسے یاد کرتے منہ میں پانی آگیا۔۔۔

اسکی بات پر حور کا منہ کھل گیا۔!! پر میں اسے روز نہیں بنا سکتا!!۔۔۔ مجھے ڈاکٹر سے پوچھنا ہوگا۔۔۔

کیا!۔۔۔ وہ چیخی سعیر نے ناپسندگی سے اسکی چیخ کو دیکھا۔۔۔

آپ مجھے کچھ پسندیدہ ڈش کھلانے پر ڈاکٹر سے پوچھیں گے سعیر۔۔۔ اسے یقین نا آیا۔۔۔

میرا بچہ اس میں تمہاری پسند کی بات نہیں اس ڈش میں موجود اشیاء کی ہے یہ سب تمہاری طبعیت کے لئے نقصان دہ

ہو سکتی ہیں، اسلئے ڈاکٹر سے پوچھنا ضروری ہے۔۔۔ وہ بولا تو حور جل بھن کر رہ گئی۔۔۔

تو پھر اس پانی کا بھی ڈاکٹر سے پوچھا ہوگا۔۔۔ جل کر ہاتھ میں موجود گلاس کی طرف اشارہ دیا۔۔۔

ضروری تھا۔۔۔ اور اسکے جواب پر حور العین کا دل ڈوب کر رہ گیا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔ وہ تملنائی پر سعیر نے پہلے ہی اسکے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔۔۔

کہا ہے ناضروری ہے ڈارلنگ۔۔۔ اسکے بال سنوارتے وہ بولا تو حور العین لب بھینچ کر رہ گئی۔۔۔

دوسرے دن۔۔۔؟؟ چھوڑنے والی وہ بھی نہیں تھی۔۔۔

!! "پہلے ڈاکٹر"

تیسرے دن۔۔۔؟؟

!! "پہلے ڈاکٹر"

چوتھے دن "۔۔؟"

ڈاکٹر "۔۔ اسکی بھوری آنکھیں اسکے چہرے پر ٹکی تھی جہاں ضبط سے چہرہ سرخ ٹماڑ ہو رہا تھا۔۔"

بھاڑ میں گیا ڈاکٹر مجھے بس کھانی ہے "۔۔ پہلے کی طرح غصے سے وہ چیخ اٹھی۔۔"

غلط بات ایسے نہیں کہتے میرا بچہ وہ بڑے ہیں تم سے "۔۔ وہ اسے بازوؤں میں اٹھا کر سر زش کرتے بولا۔۔"

حور کو جیسے آگ لگ گئی۔۔

مطلب آپ میری نہیں سننے والے "۔۔۔؟ وہ غصہ دبا کر پوچھنے لگی۔۔"

تمہاری ہی تو سننا چاہتا ہوں بٹ یہ ضروری ہے "۔۔۔ وہ تحمل سے سمجھانے لگا۔۔"

میں اب روم میں نہیں جائوں گی مجھے نیچے اتاریں "۔۔۔ اسکے سیڑھیاں چڑھنے پر وہ ضدی لہجے میں بولی۔۔"

پھر تم کہاں جانا چاہو گی "۔۔۔؟ اپنے قدم روک کر اسنے پوچھا۔۔"

حور العین نے ایک پل کو سوچا۔۔

لانگ ڈرائیو پے "۔۔۔ پائوں جھلا کر وہ بولی تو سعیر نے اسے دیکھا۔۔"

نو تمہیں سردی لگ جائے گی اور اب تمہیں سونا ہے "۔۔۔ وہ کہتا پھر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔"

حور کا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔

تو مجھے سونا نہیں ہے نیند مجھے ہرٹ کرتی ہے "۔۔۔!! وہ بھرائی آواز میں بیڈ پر بیٹھتی بولی۔۔"

سعیر نے اسے دیکھا۔ ہاں نیند تو واقعی اسے ہرٹ کرتی تھی پر وہ تو اسکے لئے ضروری تھی۔۔

سعیر کیا ہم چل رہے ہیں "۔۔۔؟؟ وہ آس سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"

شرٹ چینج کرتے سعیر نے اسے دیکھا۔۔

پنک کرتے پر انوزر میں شانوں پر دوپٹا پھیلائے انگلیاں پٹختی پلکیں جھپکاتی کھڑی تھی۔۔

سعیر کا دل ہی نہ کیا کہ وہ اسے انکار کرے۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور وہ مسکرا دیا۔۔۔

ہوووو۔۔۔ حور چیخ اٹھی۔۔۔

شکر یہاں تو وہ ڈاکٹر نہیں تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔؟ وہ خوشی سے تلملاتے چہرے کے ساتھ آگے بڑھی۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے نا؟ حور ہوا میں ایک گہرا سانس لیتی بولی۔۔۔

سعیر نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔۔۔

بہت۔۔۔!! وہ صرف دل میں ہی کہہ سکا۔۔۔

ونڈو بند کر دو۔۔۔!! پنک بالو والی ٹوپی پہنے بیٹھی حور سے بولا۔۔۔

جو ونڈو پر سر رکھے آنکھیں موند کر تازی ہوا سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

نو۔۔۔!! اس نے منہ بنا کر جواب دیا۔۔۔

پھر لانگ ڈرائیو پر آنے کا مزہ کیا۔۔۔!! وہ دونوں شہر سے کافی دور نکل آئے تھے اور اب سنسان راستے پر سعیر گاڑی

ڈرائیو کے ساتھ اس پر بھی نظر رکھے ہوا تھا۔۔۔

سنو پلینز کیا مجھے "اچل نمکی" بنا کر کھلاؤ گے پلینز۔۔۔ وہ اچانک پلٹ کر اس کے بازو کو ہگ کرتے منت کرنے لگی۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ سعیر نا سمجھتے بولا۔۔۔

وہی جو آپ نے ڈنر پر بنا کر کھلائی تھی۔۔۔ حور کے منہ میں پھر سے پانی آہ گیا۔۔۔

سعیر کے دل نے چاہ تہقہ لگا اٹھے۔۔۔

اوہ۔۔۔!! اچل نمکی نام رکھا ہے؟ وہ سنجیدہ ہونے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

کیوں اچھا نہیں۔۔۔ حور سیدھی ہو کر بیٹھی اور آئی برواچکا کر پوچھا جیسے ابھی جھگڑا کرے گی۔۔۔

بہت اچھا ہے میرا بچہ۔۔۔!! یونک بھی۔۔۔ اس کے منہ پر آتے بال پیچھے کرتے وہ بولا تو حور نے سر ہلایا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

۔۔۔ وہ اسے بتاتے گاڑی ریورس کرنے لگا۔۔۔ "اب واپس چل رہے ہیں"  
 نو سیرررر۔۔۔۔۔! وہ ایک دم چیخ پڑی اور اسکے بازو کو پکڑا۔۔۔  
 اسکے حملے پر سیر کا بے ساختہ پانوں بڑیک پر لگا اور دوسرے ہاتھ سے حور کو پکڑ لیا کرنے سے بچانے کیلئے۔۔۔  
 یہ کیا کر رہی تھی تمہیں چوٹ آ جاتی تو۔۔۔ اسکے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔  
 حور خود اپنی اس حرکت پر خوفزدہ ہو گئی تھی اوپر سے سیر کی غصے بھری آواز۔۔۔۔۔! اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ  
 گئی۔۔۔

سس۔۔۔ سوری مم۔ مجھے نہیں پتا تھا۔ یہ ہو گا۔۔۔ وہ گاڑی کو اچانک لگا جھٹکا محسوس کرتے وحشر زدہ تھی کہ اگر آج"  
 ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔  
 اسکی انگلیاں کانپ رہی تھی جو اسنے منہ کے قریب کی ہوئی تھی خوف سے۔۔۔  
 شش کچھ نہیں ہوا۔۔۔ سیر نے آہستہ سے اسے قریب کرتے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔  
 اور حور العین اسکے آغوش میں آکر رو پڑی۔۔۔

آ۔ آج ہم مر جاتے سیر۔۔۔۔۔؟ اسکا دماغ گھوما ہوا تھا۔۔۔  
 کچھ نہیں ہو گا تمہیں میرا بچہ۔۔۔۔۔ وہ اسکے سر پر لب رکھتے بولا اور اسکے خود میں بھیج لیا۔۔۔  
 حور العین اسکی شرٹ کو جکڑے اس سے اپنا بھیگا چہرہ صاف کر رہی تھی۔۔۔  
 سیر مسکراتے ونڈو بند کرنے لگا۔۔۔  
 اسنے ابھی بند کیا ہی تھا کہ فضا میں ٹھانٹا کے ساتھ اسکی گاڑی پرفائر ہوا۔۔۔  
 یہ تو شکر تھا گاڑی بلٹ پروف تھی۔۔۔  
 بی۔ یہ کیا تھاسع۔۔۔ سیر۔۔۔۔۔ حور العین ابھی ایک حادثے سے سنبھلی نہیں تھی کہ اس آواز پر کانپ کر گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ نہیں شاید پاس کسی گاڑی کا ٹائر بلاسٹ ہوا ہے۔۔۔۔۔ وہ اسکی پیٹھ سہلا کر باہر دیکھنے لگا جہاں اسکی گاڑی کو نشانے میں لے لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

س۔ سچی نا۔۔؟ اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

سعیر نے اسکی پیلی پڑتی رنگت کو دیکھا۔۔۔

یس میرا بچہ۔۔۔۔۔ اسکا چہرہ اونچا کرتے وہ محبت سے بولا تو حور نے یقین کرتے سر ہلایا۔۔۔۔۔

اسنے جلدی گاڑی سے ہینڈ فری نکالے اور اپنی موبائل سے کنیکٹ کیے۔۔۔

تم جب تک یہ سنو میں اس بچارے آدمی کی ہیلپ کر کے آتا ہوں۔۔۔ ہینڈ فری اسکے کانوں میں لگا کر وہ بولا تو حور مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔

یہ تو خوشی کی بات تھی کہ وہ کسی کی مدد کر رہا ہے، وہ کہنا چاہتی تھی کہ مجھے اکیلے مت چھوڑ کر جانو پر وہ جس کام کیلئے جا رہا تھا اس سے وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔۔۔

آخر کسی کی مدد کرنا ثواب کا کام تھا اور وہ کیوں اسے اس سے روکتی۔۔۔۔۔

سعیر یہ تو سب انگلش سونگ ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ وہ منہ بنا کر بولی۔۔

سعیر جو گن میں بلٹس چیک کر رہا تھا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھا کر اسنے اسکی انگلی پکڑ کر ایک بٹن رکھی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل تھامی۔۔۔

یہاں پر کلک کرتی جانا اور جو اچھا لگے وہ سننا۔۔۔۔۔ اسے سمجھا کر اسکی گال تھپتھپائی۔۔

تو حور مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔۔

اس پر ایک مسکراتی نظر ڈال کر وہ گن لیکر باہر نکلا اور گاڑی کو لاک کر دیا۔۔۔

باہر قدم رکھتے اس پر فائر ہونا شروع ہو گئے۔۔۔ وہ ایک دم نیچے جھک گیا۔۔۔

اور اپنے ہاتھ میں موجود گن سے ان پر فائر کرنا شروع کر دیا۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ جانتا تھا یہ زمان کے آدمی ہیں اور وہ اس سے اپنے بھائی کی موت کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔۔  
 پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سعیر سے بدلہ لینا آسان نہیں۔۔۔  
 اچانک ایک گولی اسکے بازو میں لگی اور وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔  
 البتہ اسکی آنکھیں لہورنگ کی ہو گئی۔۔۔ اور وہ اپنے بیسٹ کے روپ میں آ گیا۔۔۔  
 اپنے درد کرتے ناز کو بھول کر اسنے اپنے خنجر کو ہاتھ لگا کر دیکھا اور ایک نظر مسکراتی آنکھیں موندیں بیٹھی حورالعین پر  
 نظر ڈال کر گاڑی کی بیک پر ہو گیا۔۔۔  
 اور زمان کے آدمیوں سے نظر بچا کر کچے میں اتر آیا۔۔۔  
 اپنی گاڑی اور سامنے موجود آدمیوں پر نظر رکھتے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے گیا۔۔۔  
 اندھیرے میں صرف حلیے ہی دیکھ رہے تھے ایک دوسرے کے۔۔۔  
 وہ چلتا جب کافی ان سے آگے نکل آیا تو واپس روڈ پر آیا اور قدم انکی طرف اٹھانے لگا جنگی اسکی طرف پیٹھ تھی۔۔۔  
 کہاں گیا بیسٹ "۔۔۔؟ دوسری طرف سے خاموشی دیکھ کر ان آدمیوں میں سے ایک بولا۔۔۔"  
 وہیں ہوگا چھپ گیا ہوگا کوئی ہلے نہیں یہاں سے "۔۔۔!! ان دوسرے آدمیوں کا لباس پریشان ہو کر کہنے لگا۔۔۔"  
 !! یس باس "۔۔۔۔۔"  
 سعیر نے گن اپنی بیلٹ میں لگا کر خنجر ہاتھ میں نکالا جو اندھیرے میں چمک رہا تھا۔۔۔  
 اسنے اچانک ان میں سے ایک کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا اور بہت آسانی سے اسکے گلے پر زور سے خنجر گھومیا کہ  
 پانی کے بلبلے کی طرح اسکے گلے سے خون نکلنے لگا اور سعیر تب تک اسے پکڑے رکھا جب تک اسکے ہاتھ پاؤں نے  
 حرکت بند نہ کر دی ہو۔۔۔۔۔

اور پھر جب وہ وجود ساکت ہو گیا اسکے شکنجے میں، تو اسنے آہستہ سے اسے زمین پر لیٹا دیا۔۔۔ اور آگے آ کر انکے بیچ کھڑا ہو گیا



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جانو ایک جا کر دیکھے "۔۔۔ اندھیرے میں چاروں طرف نظر گھماتے انکے پاس نے حکم دیا تو سب نے ایک دوسرے کو " جانے کیلئے دیکھا۔۔۔

مینے کہا جانو "۔۔۔ ایک کو بازو سے پکڑ کر آگے دھکادیتے وہ ڈھاڑا۔۔۔

جب تک سعیر دوسرے کو بھی نیچے گرا چکا تھا۔۔۔ اب صرف تین تھے۔۔۔

سعیر نے خونخوار نظر اس آدمی پر ڈالی جو اسکی گاڑی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔

سامنے ہی اندر اسکی زندگی سانسیں لے رہی تھی اسکی عین بیٹھی تھی اگر وہ ڈر جاتی تو۔۔۔

اسکا دماغ گھوم کر رہ گیا اور گن نکال کر اسنے ایک دم اس آدمی کے سر کا نشانہ لیا۔۔۔

دوسرے ہی پل ٹھاکے ساتھ فضا میں اس آدمی کے دماغ کے ٹکڑے بلند ہوئے تھے اور ایک آہ بھی نکالنے کی مہلت

بغیر زمین پر لہرا کر گرا۔۔۔

وہ سب ساکت کھڑے رہ گئے۔۔۔۔

خون جیسے رگوں میں جم کر رہ گیا۔۔۔

کیا بیسٹ انکے پیچھے ہے مطلب موت کے سائے میں ہیں۔۔۔

اسنے تو سوچا تھا جو گولی لگی تھی شاید اس سے وہ ہلاک ہو گیا تھا تبھی خوش کچھ خوف سے اسنے اپنے آدمی کو بھیجا تھا۔۔۔

سنو کیا تمنے "۔۔۔ وہ آدمی کہتا ایدم مڑا پر جو اسکے ساتھ آدمی آئے تھے ان میں ایک بھی پیچھے نہ تھا صرف ایک لمبے

سائے کے علاوہ۔۔۔

بب۔ بیسٹ "۔۔۔؟؟ تھوک نکلتے اسنے اپنے سن ہاتھوں میں پکڑی گن اوپر کی اس سائے کی طرف۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ سے گن لے لی۔۔۔ جس پر اسنے گاڑی سے نکلنے سے پہلے گلووز پہنے تھے۔۔۔

گن لیکر اسنے نیچے پھینکی۔۔۔

کس نے اتنی ہمت دی تمہیں "؟ وہ سرد آواز میں اسکی حالت نظر انداز کرتے بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سامنے موجود اس آدمی کی جیسے روح فنا ہو گئی۔۔۔  
 وہ لہرا کر نیچے گرا بغیر کچھ کیے۔۔۔۔  
 سعیر نے تمسخرے سے اسکے ساکت نیچے پڑے وجود کو دیکھا۔۔۔  
 جو صرف موت کے ڈر سے ہی سانسیں چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔  
 اسنے اپنا پائوں اسکی گردن پر رکھا اور آگے بڑھ گیا اپنی گاڑی کی طرف۔۔۔۔  
 پیچھے کانوں آنکھ منہ ناک سے بہتے خون کے ساتھ ایک آخری سسکی نکلی۔۔۔۔  
 جھاڑیوں کی اوٹ میں کھڑے زمان نے ایک مکہ بنا کر اپنے ہاتھ پر ماڑا اور اپنی گن نکال کر نشانہ لینے لگا۔۔۔۔  
 سعیر کے گاڑی کی طرف بڑھتے قدموں کے ساتھ اسکی گن بھی نشانے پر تھی۔۔۔  
 ابھی وہ ٹریگر دبائے ہی والا تھا کہ ایک ٹھنڈا ہوا کا جھونکا اسے سے ٹکرایا۔۔۔  
 اس ہوا میں پھیلی خوشبو جیسے اسکی سانسوں میں اترنے لگی جب اسکی کالی بھیڑیے جیسی آنکھیں ونڈو سے سر نکالتی  
 حورالعین پر پڑی۔۔۔  
 ٹریگر پر رکھی انگلی ساکت ہو گئی اور اسکی دل کی دھڑکن بھی۔۔۔  
 بیوٹی۔۔۔!! وہ بڑبڑایا  
 اسکے دل نے کہا جا کر اسے چھو لے اسے محسوس کرے وہ اسکے سامنے تھی چند قدموں کی دوری پر وہ خواب نہیں  
 حقیقت تھی۔۔۔  
 ہوا میں لہراتے اسکے کالے بال اسکی گلابی چہرے پر کسی ناگ کی طرح لہرا رہے تھے۔۔۔  
 زمان کو لگا وہ اسکے ضبط کو آزما رہے ہیں۔۔۔  
 اسے پاس بلارہے ہیں۔۔۔  
 وہ معصوم کلی سے گلاب بنکر اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی بالکل جانبدار کی طرح۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم مل گئی مجھے بیوٹی۔۔۔ اسنے گن واپس رکھی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہ نظر سامنے پڑی جہاں ایک ہاتھ میں سفید بوتل " تھامے دوسرے میں اس آدمی کا بازو پکڑ کر وہ گھسینتا دوسری لاشوں کی۔ طرف لے جا رہا تھا۔۔۔ اور اس اندھیرے میں یہ منظر اتنا خوفناک تھا کہ زمان کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔ !! بیسٹ۔۔۔"

بیوٹی!! وہ ایک درخت کا اڑ میں آکر حورالعین کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو آس پاس سے بے پروہ آنکھیں موندیں و نڈو پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اوپر چاند کی سنہری روشنی اسکے چہرے پر آرہی تھی۔۔۔

زمان کا دل کیا بھی اڑ کر وہاں پہنچے اور اسے لیکر کہیں بہت دور چلا جائے جہاں صرف وہ ہو اور بیوٹی۔۔۔ سعیر نے ان پر پیٹرول چھڑک کر اپنا سگریٹ سلگایا اور لائیٹران لاشوں پر پھینک دیا۔۔۔۔۔ اچانک ہی آگ بھڑکی اور اسکے چہرے سے کچھ انچ کے فاصلے پر رہ گئی۔۔۔۔۔ آگ کو کیا آگ جلائے گی۔۔۔۔۔ تمسخرے سے کہتے بوتل اٹھا کر پیچھے رکھتا خود گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔۔

کیا ہوا اٹار ٹھیک ہو گیا؟ حور سیدھی ہو کر بولی۔۔۔!!  
!!، مممم۔۔۔"

موبائل لیکر اسنے ڈیش بورڈ پر رکھا اور اسکے کانوں سے ہینڈ فری نکالے۔۔۔ سس۔۔۔ سعیر کتنی سمیل ہے۔۔۔۔۔ خون اور جلنے کی سمیل پر حور کا دل خراب ہونے لگا۔۔۔ سعیر نے گولی لگے اپنے بازو کو دیکھا جہاں سے خون نکل کر اسکی شرٹ کو بھگا رہا تھا۔۔۔ اس آدمی کو چوٹ آگئی تھی اور مدد کرتے مجھے بھی اسکا خون لگ گیا تم ٹینشن نالو جلد ہی گھر پہنچ کر فریش ہو جائیں گے۔۔۔ اس کے کہنے پر حور نے سر ہلایا اور سر اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسکے بازو سے نکلتے خون نے حور کے رخسار بھگادیا اور سعیر نے لب بھینچ لیے۔۔۔  
یہاں سے سمیل آرہی ہے۔۔۔ وہ ایک دم دور ہو کر خون کی سمیل پر بولی اور ہاتھ رکھنے ہی والی تھی کہ سعیر نے اسکا  
ہوا پکڑ لیا۔۔۔

کہانا میرا بچہ آدمی کو چوٹ آگئی تھی۔۔۔ اسکے خون میں رنگے گال کو دیکھتے وہ بولا۔۔۔ اور گاڑی کی اسپید تیز کرتے  
ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اسی ہاتھ سے اسکے گال صاف کرنے لگا۔۔۔  
حور سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

زیادہ چوٹ تو نہیں آئی اسے "؟ کچھ دیر سوچتے وہ بولی۔۔۔"  
نہیں بس تھوڑی سی۔۔۔ سعیر مسکرا کر بولا اسکے بعد گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔۔۔"  
زمان جھاڑیوں سے نکل کر دور جاتی گاڑی کو دیکھنے لگا۔۔۔  
\*-----\*

یہ کیا ہوا سعیر۔۔۔؟ عارب اسکے بازو سے نکلتے خون اور حور کی گال اور گردن پر لگے مٹے مٹے سے سرخ رنگ پر  
پریشان سا اٹھا۔۔۔

اسکے بے ساختہ سوال پر سعیر نے سرد نظروں سے گھورا تو وہ حور العین کا خیال کرتے خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔  
سعیر نے ایک آدمی کی مدد کی تھی تو اسے بھی انکا خون لگ گیا پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ سعیر کے جواب نا  
دینے پر حور العین اسکی شرمندگی محسوس کرتی مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔  
تو عارب نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔۔

"What happened sa'eer?"

عارب نے انگلش سے ناواقف حور العین کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

"There was a small attack .. Nothing more "-

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ کہہ کر روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

عارب سر ہلا کر سمجھ گیا تھا ضرور زمان کے لوگ ہوں گے۔۔۔ اور کہ یہ کون سی بڑی بات تھی اسکے لئے۔۔۔

آپ کو انگلش آتی ہے سعیر۔۔۔؟ حور بے یقینی سے آنکھیں جھپکا کر بولی۔۔۔

ہوں۔۔۔ وہ کہتا لب سختی سے بھیج کر خنجر سے بازو میں لگی گولی نکالنے لگا۔۔۔

اسکا چہرہ درد کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔ اور وہ حور العین کو دیکھنے لگا جو کچھ کہنے کیلئے اپنے لبوں کو حرکت دیتی پھر چپ ہو جاتی۔۔۔۔

سعیر کی نظریں اسکے سرخ ہونٹوں پر گئی اور وہاں سے ہوتی ٹھوڑی پر موجود تل پر۔۔۔

وہ مسکراتا اور جھٹکے سے بازو سے بٹ نکال کر گہرا سانس لینے لگا۔۔۔

جب تک آہستہ سے عارب بھی دبے پائوں اندر آ گیا۔۔۔

تو کیا مجھے سیکھائیں گے،، وہ نا آہکی موبائل میں سونگ اتنے زبردست تھے مجھے سمجھنا ہے انہیں۔۔۔ اسکی بات پر بازو

پر ڈرینگ کرتے عارب نے حیرت سے سعیر کو دیکھا اور پھر اسکے تاثرات دیکھ کر مسکراہٹ روکی۔۔۔

عین بعد میں بات کریں گے۔۔۔ وہ اس عارب پر گھوری ڈال کر اس سے بولا۔۔۔

اپنے سوال کے جواب پر حور العین نے منہ بنایا۔۔۔

آپ تو کوئی بات نہیں مانتے پہلے امچل نمکی کا کہا تو وہ بھی جواب نہیں دیا اور اب یہ مطلب حد ہی ہو گئی۔۔۔ وہ غصے

سے بڑبڑاتی بیڈ پر بیٹھی اور اب جب عارب کا دل کر رہا تھا بلند قہقہہ لگائے تب وہ انتہائی سنجیدہ انداز میں بیٹھا اپنا کام کر رہا

تھا۔۔۔

۔۔۔ وہ تمام چیزیں میڈیکل باکس میں رکھتے آہستہ سے بولا کہ صرف سعیر ہی سن سکا اور جیسے آیا تھا "پانی سے دور رکھنا"

ویسے ہی چلا گیا۔۔۔

کہا سنا تھا اس سونگ میں۔۔۔ سعیر اٹھ کر اسکے پاس آیا اور ایک ہاتھ سے بال سنوارتے ہو جھنے لگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین نے خفگی سے منہ موڑا "کچھ نہیں"۔۔

عین میرا بچہ غصہ نہیں ہوتے، تم مجھے بتاؤ تو میں تمہیں سیکھائوں گا"۔۔ اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے وہ محبت سے بولا تو "حور مسکرا دی اور وہ لفظ سوچنے لگی جو اسنے بار بار سنے تھے۔۔

I'm thinking of you in my sleepless solitude tonight ,  
if it's wrong to love you then my heart just won't let me be right.

وہ رٹا ہوا گانا سنانے لگی۔۔

سعیرا سکی ٹوٹی پھوٹی انگش پر مسکرا دیا۔۔

اب بتاؤ وہ عورت کیا کہہ رہی تھی "۔۔ وہ مسکرا کر آنکھیں پٹپٹانے لگی۔۔۔"

کوئی عورت "؟ سعیر نے مسکراہٹ دبائی۔۔"

ارے وہی گانے والی کیا منحوس انگش میں بڑبڑا رہی تھی، پر آواز بہت پیاری تھی "۔۔ وہ بولی تو سعیر ہنس پڑا۔۔"

وہ یہ کہہ رہی تھی کہ تم میرے بارے میں سوچنا اور پیار کرنا شروع کر دو "۔۔ وہ مسکراہٹ دبا کر بولا اور حورالعین کی "آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔"

ہیہیں اس یہ کہہ رہی تھی "۔۔ اسے یقین نا آیا۔۔"

ہم "۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سعیر بے ساختہ اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔"

اسے چھوڑو یہ بتاؤ تمہارا دل کیا کہتا ہے "؟۔۔ اس کے سر سے ٹوپی اتار کر اسنے بیڈ پر رکھی اور اس کے بالوں میں اپنی "انگلیاں پھنسا دیں۔۔۔"

حورالعین اس کے اچانک حملے سے کچھ سمجھ ہی ناپا رہی تھی کہ اپنے بالوں میں اسکی چلتی انگلیاں اور چہرے پر گرم سانسیں محسوس کرتی آنکھیں جھپکنے لگی۔۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کس بے بارے میں "۔۔۔؟ وہ لبوں پر زبان پھیرتی نا سمجھی سے بولی۔۔۔"

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

مجھ سے پیار کرنے کے بارے میں!!۔۔۔ ہمارے رشتے کے بارے میں۔۔۔ اس کے گال پر اپنی ناک رگڑتے وہ بولا تو "حور العین سانس روک گئی۔۔۔"

اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھیگ گئی تھی اور اس کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔۔۔

س۔۔۔ سعیر نو"۔۔۔ اس کا آنسو لڑکھ کر اس کے گال پر گرا اور وہ بند ہوتی سانس پر تڑپ گئی۔۔۔

عین"۔۔۔!! سعیر نے جلدی سے دور ہو کر اسے اپنے سینے سے لگایا اور پیٹھ سہلانے لگا۔۔۔

ریلیکس کچھ نہیں بس کچھ نہیں میرا بچہ"۔۔۔ وہ سرگوشی میں کہنے لگا تو حور لمبے لمبے سانس لیتی سرہلانے لگی۔۔۔

سعیر کو خود پر غصہ آیا وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

اس نے سختی سے اپنے بازو کو پکڑا جہاں اسے گولی لگی تھی۔۔۔۔۔

خون ڈریسنگ سے نکل کر اس کے ہاتھوں میں آگیا تب جا کر اس نے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔

آؤ فریش ہو جاؤ"۔۔۔ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لیکر الماری سے ایک ڈریس نکال کر تنھایا۔۔۔

حور چہرہ صاف کرتی ڈریس تنھام کر باتھ روم کی طرف مڑ گئی۔۔۔

پچھے سعیر نے سرد سانس خارج کی۔۔۔

سعیر یہ عارب نے دی ہیں"۔۔۔ مسکان ناک کرت اندر داخل ہوئی پر جب نظریں سعیر کے بازو اور آنکھوں پر پڑی

اس کا منہ بند ہو گیا۔۔۔

س۔۔۔ سوری"۔۔۔ وہ سر جھکا کر بولی اور دوائی ٹیبل پر رکھ کر چلی گئی۔۔۔

اس کے جاتے سعیر نے دروازہ لاک کیا اور اپنا ڈریس نکالنے لگا۔۔۔۔۔

\*-----\*

\*---

پہلی سیلری ملنے پر وہ گھر کے سامان کے ساتھ اپنے کچھ سوٹ لینے آگئی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر یہاں اسے کوئی پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کونسے رنگ لے۔۔۔

وہ ایسے ہی بے دلی سے کپڑے چیک کرنے لگی۔۔۔

شاپنگ مال میں کافی رش تھی۔۔۔

اور وہ سائیڈ پر ہو کر چل رہی تھی۔۔۔

ایسے ہی نظریں گھماتے اچانک اسکی نظر ایک شرٹ پر پڑی۔۔۔

وائو "۔۔۔ اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا اور چل کر اس بوتیک کے پاس آئی۔۔۔"

وہ شیشے میں تھا اور نور العین اسے اپنے ہاتھ میں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ایکسیوزمی "۔۔۔ اسنے سیلر مین کو بلایا تو وہ سر ہلا کر اسکے پاس آیا۔۔۔"

یس میم "۔۔۔؟"

بھائی مجھے "۔۔۔!! باقی کے لفظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے ہمیشہ کی طرح جب شیشے سے نظر آتی دو گرے آنکھوں کو "

دیکھا۔۔۔

وہ سردپن لئے اس پر ہی تکی ہوئی تھی۔۔۔

نور کو جو کہنا تھا وہ تو وہ بول ہی گئی تھی البتہ شیشے میں دیکھتی اس کی شکل کو دیکھنے لگی۔۔۔ اور سیلر مین اسے۔۔۔

اسکے خوبصورت نقوش رنگت کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں ہوس اتری آئی تھی۔۔۔

اور نور کو پچھلی بار کی ملاقات پر اس بار اسے یقین ہو گیا کہ یہ غنڈہ اسکا پیچھا ہی کر رہا ہے۔۔۔۔

ہیلو کہاں کھو گئی "۔۔۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس لڑکے نے نور نے کہا۔۔۔ "

اور نور اسکے لہجے مخاطب پر حیران ہوئی۔۔۔

کس طرح بات کر رہے ہیں "؟؟؟ غصے سے وہ بولی اور آگے بڑھ گئی بھاڑ میں گبا سوٹ بھاڑ میں گئے وہ۔۔۔۔"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے جاتے ہی آلف اسکی پشت کو تکتے لڑکے کے پاس آیا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔  
جو کام کرتے ہو اس پر دھیان دو، ورنہ تمہارا دھیان میں بھٹکا دوں گا۔۔۔ اسکی پکڑا تنی سخت تھی کہ وہ بل کھا کر دور  
ہوا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں سر۔۔۔ کچھ خوف اور درد سے وہ بولا۔۔۔  
جانو کام کرو اپنا، اگر پھر اسکی طرف دیکھا تو یہ آنکھیں نکال کر ہاتھ میں دے دوں گا۔۔۔ وہ کہتے ایک نظر اس پر ڈال  
کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

اور پیچھے لڑکا اپنا پائوں پکڑ کر راہ اٹھا۔۔۔۔  
تم۔۔۔ آپ مسلسل مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔ نور اپنے پیچھے کھڑے اس سے دبے دبے غصے میں بولی۔۔۔  
پر آلف نے کوئی جواب نادیا اور وہاں سوٹ دیکھنے لگا۔۔۔  
میں آپ سے مخاطب ہوں۔۔۔ وہ ایک دم پلٹ کر غصے سے چیخی پر ہکا بکارہ گئی کہ اسکے پیچھے تو کوئی نہیں تھا۔۔۔  
وہاں موجود کافی لوگ اسے دیکھنے لگے، نور شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔  
وہ میرے قریب تھا مینے ابھی اسکی سانسیں محسوس کی تھیں۔۔۔ وہ شرمندہ ہو کر خود کو صفائی دینے لگی۔۔۔  
پر وہ گیا کہاں اچانک۔۔۔ وہ پلٹ کر ہال میں دیکھنے لگی۔۔۔  
سامنے ہی وہ اسے لفٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھائی دیا۔۔۔  
نور کے قدم خود دبے خود اسکے پیچھے ہوئے۔۔۔

آخر یہ انسان یہاں کرنے کیا آیا ہے۔۔۔ وہ سوچتی قدم تیز اٹھانے لگی۔۔۔  
پر وہ لفٹ میں داخل ہو گیا تو نور مایوس ہو کر لوٹ آئی۔۔۔  
اتنا تو رسک وہ نہیں لے سکتی تھی کہ اسکے ساتھ لفٹ میں جائے۔۔۔

سب کچھ بھول بھلا کر وہ اپنی شائینگ کرنے لگی اور ایک دو سوٹ نی کیلئے بھی لینے لگی۔۔۔

حورالعین تو تھی نہیں وہ وہاں اس سے بھی مہنگے سوٹ پہن رہی تھی جسکا نور صرف سوچ ہی سکتی تھی پہننا بہت دور۔۔۔ وہ مسکراتی سیڑھیاں چڑھتی اوپر جا رہی تھی کہ اسکے پہنچنے سے پہلے بھاگ دوڑ مچ گئی۔۔۔

بھاگو مال میں بم ہے۔۔۔!! ہر طرف چیخ پکار مچ گئی اور بورا لعین بدحواس سی ریلینگ کو پکڑے بوکھلائی کھڑی رہ " گئی۔۔۔

کیا یہ سب اس غنڈے نے کیا ہے۔۔۔؟ اسنے خود سے پوچھا اور بھاگتے دوڑتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں سے شاہنگ بگڑ چھین چھپ کر لوگوں کے پاؤں تلے آگئے تھے اور وہ خاموش سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

ہاں یقیناً اس بیسٹ کے چچے نے کیا ہوگا۔۔۔۔۔ وہ کہتی آگے بڑھی اور لوگ بچ بچا کر اوپر بھاگی۔۔۔۔۔

کچھ ہی آگے بڑھ کر وہ آلف کو دیکھ کر ایک بوتیک کے آڑ میں ہو گئی۔۔۔۔۔

وہاں سے سب چلے گئے تھے سواء اسکے اور ایک آدمی کے جو ڈرا اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔  
نور کافی دور ہونے کی وجہ سے سن نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔  
پر وہ انکے لبوں کو دیکھتی سمجھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
اسے لگا وہ آدمی اس کسی بات کا یقین دلاتے اب منتیں کر رہا تھا۔۔۔  
اور وہ ساکت تب رہ گئی جب اس نے آگے بڑھ کر اچانک اس آدمی کی شہ رگ پر بلیٹ گھمایا۔۔۔۔  
وہ تڑپتا نیچے گر گیا اور نور العین اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ کر سن ہو گئے تھے۔۔۔۔  
خ۔۔ خون "۔۔۔!! وہ بڑبڑائی اور آلف کے خوف سے بوتیک کے اوٹ میں ہو گئی۔۔۔"

اسنے ایک قدم بڑھایا اور پھر دوسرا۔۔۔

اسکے بعد نا آؤدیکھانا تو سیدھی دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔

آواز پر آلف نے ایک دم مڑ کر دیکھا اور نور العین کی پشت کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

مال میں لگے سارے کیمروہ ہیک کر چکا تھا اور لوگوں کو بھی بھگا چکا پھر یہ کیسے اوپر آگئی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہم دھماکے سے بھی نہیں ڈر رہی تھی۔۔۔

اسکی چادر نیچے گر گئی اور وہ سب سے لاپرواہ اپنی آنکھوں سے تڑپتے اس آدمی کی لاش کو دیکھتے حواس باختہ بھاگ رہی تھی کہ سامنے ہی دروازے پر کھڑے وجود کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔

آنکھوں میں آنسوؤں اور دماغ پر چھائے خوف سے وہ کچھ دیکھ نہیں پائی اور سامنے موجود اس آدمی کے سینے میں چھپنے لگی

۔۔۔

خُخ۔۔۔ خون وہ۔۔۔ خون اوپر آ۔۔۔ آدمی۔۔۔ وہ مر گیا۔۔۔ اسنے مار دیا۔۔۔ وہ اسے جھنجھورتے کہنے لگی اور پیچھے دیکھتی " کہیں وہ اسکے پیچھے تو نہیں آ رہا۔۔۔۔۔

مسلسل خاموشی پر نور نے اپنے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔۔۔

اور اگلے ہی پل لہرا کر نیچے گرتی کہ آلف نے اسے بانہوں میں تھام لیا۔۔۔

میری بونی "۔۔۔ اسے گاڑی میں بیٹھا کر دوسری طرف سے خود آگیا اور مسکرا کر کہتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی پیچھے پولیس کی گاڑی کے سائرن بجنے لگے

کمرے میں اس وقت داد اور نرگھس بی موجود تھی اور نور العین بیڈ پر بیہوش پڑی تھی۔۔۔

وہ دونوں پریشانی سے پاس بیٹھے تھے۔۔۔۔

میں سالن دیکھ کر آتی جل ناگیا ہو "۔۔۔ نرگھس بی نور پر کچھ سورتیں پڑھ کر پھونک مارتی اٹھی۔۔۔

داد نے سر ہلایا۔۔۔

یہ تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر تھا کہ وہ عورت بیہوش دیکھ کر اسے یہیں چھوڑ گئی تھی ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا "۔۔۔ ایک عورت "

کے ساتھ جب گھر میں نور العین کو بیہوش لاتے دیکھ کر نرگھس بی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔

اور وہ بدحواس سی نور العین کا پوچھنے لگی کہ اس عورت نے کہا کہ ہمیں یہ شاپنگ مال کے باہر بیہوش ملی تھی۔۔۔

اور ساتھ میں داد بھی اندر داخل ہو گیا تو گھر میں نور العین کو بیہوش دیکھ کر وہ بھی پریشان ہونے لگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جی پریشان ناہوں میں بیٹھا ہوں یہاں۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تو بی اللہ کی طرف دعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر چلی گئی۔۔۔ داد اپنی "جگہ شرمندہ سارہ گیا۔۔۔"

وہ چاہتا تھا نور اسے وہاں دیکھ کر بھاگ جائے اور اسلئے وہ اسکے پیچھے بھی گیا تھا پر وہ الٹا تماشا بنانے پر تلی تھی تبھی داد اسے وہی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

خنخ۔۔۔ خون۔۔۔ "اچانک ہی نور گھبرا کر اٹھی اور بدحواس سی کہنے لگی پر جب داد پر نظر پڑی تو وہ اسے دیکھنے لگی کہیں "وہ سب خواب تو نہیں تھا۔۔۔"

پر نہیں وہ خواب کیسے ہو سکتا ہے اسنے خود اپنی آنکھوں سے اس آدمی کو مارتے دیکھا تھا۔۔۔

داد تم۔۔۔ تم یہاں۔۔۔ مم۔۔۔ میں کہاں ہوں؟۔۔۔ وہ داد کا ہاتھ پکڑتے خوف سے بولی۔۔۔

ہاں آنا پڑا۔۔۔ اور تم اس وقت اپنے روم میں ہو کیا ہوا تمہیں ڈری ہوئی کیوں ہو؟۔۔۔ داد اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر بولا۔۔۔

داد وہاں۔۔۔ وہاں خون۔۔۔ "وہ ایک دم داد کا ہاتھ پکڑ کر بولی تو داد نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔۔"

کیا ہو نور کہاں خون؟۔۔۔ داد کو پوچھنا تھا کہ نور ڈر کر اسکے ساتھ لگ کر رونے لگی۔۔۔

۔۔۔ داد اسے چپ کروانے کی کوشش کرتا پوچھنے لگا "کیا ہوا ہے نور مجھے پریشان کر رہی ہو بتاؤ پلیز کیا دیکھا ہے تم نے"

۔۔۔

داد وہاں۔۔۔ شاپنگ مال میں کچھ شاپنگ کرنے گئی تھی اور۔۔۔ اور اسکے بعد مینے دیکھا وہاں وہ آدمی تھا۔۔۔!! اسکی

شرٹ کو سختی سے پکڑتے وہ بتانے لگی۔۔۔

۔۔۔ اسکا چہرہ اوپر کرتے داد بولا۔۔۔ "کون نور مجھے ٹھیک سے بتاؤ سب کچھ"

نور نے اسکی بھور کالی آنکھوں میں دیکھا اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے وہ گرے آنکھیں گھوم گئی بے ساختہ اسکی پکڑ داد

پر مضبوط ہوئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد تو وہاں اچانک ہم کی افواہ پھیلی تبت۔۔ تب میں اوپر جا رہی تھی اور بھاگتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔ او۔۔ اور جب سب "لوگ چلے گئے تو میں اوپر گئی تو دیکھا کہ۔۔۔۔۔" وہ کہتی پھر سے رو پڑی۔

میں نے دیکھا کہ وہاں وہ آدمی جو دوسرے آدمی سے پتا نہیں کیا کہہ رہا تھا اور وہ آدمی نفی میں سر ہلاتے اسے متنبہ کرنے "لگا پر۔۔۔۔۔ پر اس بڑے بالوں والے آدمی نے اسکی شہ رگ پر بلیٹ سے وار کیا اور وہ آ۔۔ آدمی مر گیا اور میں وہاں سے۔۔۔!! نور کہہ کر رونے لگی "خوف سے بھاگ گئی پر دروازے پر اسنے مجھے پکڑ لیا اور پھر مجھے کچھ معلوم ہیں نہیں کیا ہوا بالکل ایک ڈری سہمی بچی کی طرح اور وہ تھی بھی تو بچی جیسی معصوم سی کبھی غصے والی تو کبھی سمجھدار سی۔۔۔۔۔ داد جو غور سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے آدمی لفظ پر بیچ میں بولا۔۔۔

کون تھا وہ نور کیا تم اسے جانتی ہو"۔۔ اسکے پوچھنے پر نور نے لبوں پر زبان پھیر کر سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔ "وہ۔۔۔ وہ داد وہ سعیر عالم کا دوست تھا وہ۔۔ وہ ایک غنڈے ہے لمبے بالوں والا میں نے اسے عالم کے گھر میں دیکھا تھا جب "میں حور العین سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔۔"

داد میری بہن کیسے درندے لوگوں کے بیچ رہ رہی ہے داد، میں۔۔ میں برہان کو بتا رہی ہوں وہ انہیں پکڑ لے گا میں "اسے خون کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"۔۔۔۔۔ وہ داد کے سپاٹ چہرے کو دیکھتی بولی۔۔۔۔۔ تمہارے شاپنگ بیگز "۔۔؟؟ داد نے اسکے بال سنوارتے پوچھا تو نور نے آنکھیں جھپکی کاش وہ سب وہ نادیکھتی یا بھی "جا کر برہان کو اڑ کر بتا دیتی۔۔۔۔۔

وہ وہیں گر گئے "۔۔۔۔۔ نور بولی

گر گئے پر اور تمہیں اسنے پکڑ لیا تھا پر تم تو ایک عورت کے ساتھ آئی تھی اسنے کہا تم انہیں شاپنگ مال کے باہر بیہوش ملی تھی اور یہ دیکھو تمہارے بیگز "۔۔۔۔۔ وہ کہتا سائیڈ پر رکھے بیگز اٹھا کر لایا۔۔۔۔۔

نور کی آنکھیں پھیل گئی ان بیگز کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ یہ تو اسکے ہاتھ سے گر گئے تھے پھر یہاں اور وہ عورت کون تھی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد نے وہ بیگز بیڈ پر الٹ دئے جن میں سے وہ ہی سوٹ تھا جسے نور چھوڑ کر آئی تھی آلف کو دیکھ کر اور باقی کے اسکے لئے ہوئے۔۔۔۔

یہ کیا ہے نور۔۔۔ داد نے ایک سفید چٹ نور کے سامنے کی نور کا خوف سے رنگ مزید پیلا پڑ گیا۔۔۔

کک۔۔۔ کیا لکھا ہے داد "وہ ڈرتے بولی۔۔۔"

داد نے ایک نظر اس پر ڈال کر چٹ پڑھی "منہ کھولنے سے پہلے اپنی بہن کا سوچ لینا۔۔۔ نور کے دونوں ہاتھ منہ پر گئے۔۔۔

د۔۔۔ دیکھا داد دیکھا وہ۔۔۔ وہ تھا اسنے نے ہی مجھے پکڑا تھا۔۔۔ نور کہتی رو پڑی تب داد وہ چٹ پھاڑ کر اسکے پاس آیا اور اسکا سر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

نورا اگر تم نے برہان سے اس کا ذکر کر دیا تو حور العین کا کیا ہو گا وہ ان کے پاس ہے۔۔۔ اسے چپ کروانے کے بعد داد ماتھا "مسلتے بولا۔۔۔

تم کچھ کرو ناداد مم۔۔۔ میری بہن کیلئے، میرے لئے۔۔۔ نور اسکے مضبوط ہاتھ پکڑتی منت کرنے لگی تو داد نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو نہایت ہی سرخ۔ ہو گئی تھی۔۔۔

میں کرتا ہوں کچھ پر پلیز تم اس حادثے کا ذکر کسی سے مت کرنا ورنہ وہ حور العین کو نقصان پہنچائیں گے۔۔۔ اسکے "آنسو صاف کرتے اسکے بال سنوارتے وہ بولا تو نور اسے دیکھنے لگی۔۔۔

داد او۔۔۔ اور وہ آدمی جو بے گناہ مارا گیا۔۔۔ زیادہ رونے سے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔

نورا اسکا برہان بھائی خود معلوم کروالیں گے پلیز تم حور العین کا سوچو اس بیچاری کی زندگی مت مشکل کرو جو پہلے ہی ان کے شکنجے میں پھنسی ہوئی ہے۔۔۔۔

داد کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد میں۔۔۔ میں اتنی جلدی نہیں بھول سکتی۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھے مارنے آگیا تو۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ سختی سے پکڑ کر شاپنگ " کو دیکھنے لگی۔

کچھ نہیں کرے گا تم نے سنا نہیں اس نے کہا تھا منہ مت کھولنا، اگر تم کسی سے نہیں ذکر کرو گی تو وہ کچھ نہیں کرے گا اب " ریلیکس ہو کر آرام کرو " اسے پانی پلا کر بیڈ پر لیٹا دیا تکیے سیدھا کرتے۔۔۔

داد اسے باہر پھینک دو پلیز "۔۔۔ نور نے اسکا ہاتھ پکڑ کر شاپنگ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ " داد نے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔

نہیں نور یہ ہمیں کام آسکتے ہیں "۔۔۔ اس نے کہتے بیگز میں ڈریسز ڈال کر ایک سائیڈر کھ دئے اور اس پر کمفرٹ اورٹھا کر " دروازے کی جانب مڑا تب تک بی بھی آگئی۔۔۔

نور کہنا چاہتی تھی کہ داد پلیز رک جائو، پر وہ کہہ ناسکی اور کروٹ لیکر آنکھیں سختی سے موند گئی۔۔۔ دروازے پر پہنچ کر داد نے گردن موڑ کر اسکی کمفرٹ میں دھکی پشت کو دیکھا اور مسکرا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ یہ شکر تھا اسکے دماغ میں بروقت آئیڈیا آیا۔۔۔

کیا ہوا ہے میری بچی "۔۔۔ بی اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی بولی تو نور نفی میں سر ہلا کر اسکے گود میں منہ چھپا گئی۔۔۔ " بی کاش میرے پاس تین کروڑ آجاتے "۔۔۔ وہ بڑبڑاتی تو بی اسکے سر کو دیکھنی لگی۔۔۔

بس کیا کر سکتے ہیں بیٹا پتا کس بد نظر کی نظر لگ گئی ہمارے ہنستے بستے گھر کو "۔۔۔ بی کہتی پلو سے آنکھیں صاف کرنے " لگی۔

اور نور نے اپنی آنکھوں سے نکلنے ان گرم سیال کو بہنے دیا۔۔۔ شاید بھوج کم ہو جو وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

\*-----\*

"ماضی"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لگتا ہے بہت ظلمات برداشت کیے ہیں تم نے میری جان"۔۔۔ صبح کے وقت تھا اور سب سو رہے تھے۔۔۔

اور زور کی طرح بیسٹ اس وقت جم میں موجود اکسر سائز کر رہا تھا۔۔۔

اسکا جسم کسی فولاد کی طرح تھا پھیلا چوڑا مضبوط۔۔۔

جب بھی اس پر کسی کی نظر پڑتی تھی اسے کسی پہاڑ کے ماند لگتا۔۔۔

اور بلیک کنگ کے اس محل میں اسکی رکھی گئی کئی لڑکیاں اس کی ایک نگاہ کیلئے آہیں بھرتی تھی پر اسکے پاس دل یا جذبات ہوتے تو وہ جانتا ان کی بے چینی تڑپ کے بارے میں۔۔۔

وہ تو ایک پہاڑ تھا بے جان ساکت۔۔۔

اگر اس سے کوئی سر پھوڑے تو زخم اسے ہی آتے ناکہ پہاڑ کو۔۔۔

ویسا ہی یہاں تھا۔۔۔

اگر وہ اچانک کسی کے سامنے آتا تو سانسیں روک دیتا صرف اپنی شخصیت سے اور اگر کوئی اس پر پل بھر کو نظریں ٹکائے رکھتا تو ایسا سحر ہوتا تھا کہ انہیں جکڑ لیتا تھا۔۔۔

اسکے شہر رنگ بال بھوری آنکھیں بھوری داڑھی مونچھیں مغرور کھڑی ناک اور آنکھوں میں بروقت رہنے والا سرد تاثر۔۔۔

اس سے بھی خطرناک جان لیوا سحر انگیز اسکے چہرے پر موجود نشان تھے جو کسی کی سانسیں روک بھی سکتے تھے اور قید بھی۔۔۔

باقیوں کی طرح سحر بھی پاگل تھی اسکے لئے۔۔۔

سحر پیرس کی ماڈل تھی اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی تھی جب اسنے پہلی نظر میں بیسٹ کو دیکھا تھا تب ہی وہ اسکی چاہ میں پاگل ہو گئی تھی پر جب اس پتھر کے بت کے بابت اسے معلوم ہوا تو وہ ساکت رہ گئی۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایسا کیسے ہو سکتا تھا بلیک کنگ کا خاص آدمی اسکا بیسٹ جو صرف انسانوں کو مارنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتا تھا دنیا کے بابت

---

سب نے اسے باز رہنے کی ہدایت کی تھی پر وہ سب کچھ بھلائے بلیک کنگ کے محل آگئی اسکے راتیں حسین کرنے پر اسکا مقصد صرف بیسٹ کو تسخیر کرنا تھا۔۔۔

سورج کی پہلی کرنیں آسمان پر پھلی تھی اور سعیر صبح ہی جاگنگ سے آکر اپنے جم میں اکسر سائز کر رہا تھا جب اسکے پسینے سے نم پشت پر موم سی انگلیاں رینگتی محسوس ہوئی اور پھر سماعتوں سے سرگوشی ٹکرائی۔۔۔۔

وہ خاموش سا اکسر سائز کرنے لگا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا وہ بھی سرپٹک پٹک کر دفع ہو جائے گی۔۔۔

میں تمہارے ان سارے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتی ہوں اگر تم مجھے ایک موقع دو بیسٹ "۔۔۔۔ وہ اسکے سینے پر" بھورے بالوں میں انگلیاں گھماتی اسکے سامنے آگئی۔۔۔

سیلو لیس سلک کی نانٹی میں سحر اس وقت قیامت لگ رہی تھی۔۔۔

اور یہ قیامت بن کر سعیر پر چھا جانا چاہتی تھی پر سامنے موجود انسان نہیں شاید پتھر تھا جیسی اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

---

اسکی بھوری آنکھیں جو سامنے ٹکی تھی ایسا لگ رہا تھا قیامت بھی آجائے پر وہ نظریں نہیں پھیرنے والا تھا۔۔۔۔

پر سحر ہار نہیں ماننے والی تھی۔۔۔

وہ اسکے گردن میں ایک بازو ڈال کر دوسرا اسکے پسینے سے بھیگے جسم سے پھیرنے لگی۔۔۔

اب کی بار سعیر کے جسم نے حرکت بند کر دی جب سحر کالمبے ناخنوں والے سفید مومی ہاتھ رینگتا اسکی گردن سے اوپر

بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب وی اسکی آنکھوں میں تاثرات دیکھنا چاہتی جزبات دیکھنا چاہتی پر سرد آنکھوں میں ایک ہی تاثر دیکھ کر وہ چڑ گئی

---

اور اگلے پل ہاتھ اسنے بڑھایا اور اسکے چہرے پر موجود نشانوں سے ایک انچ پر تھا کہ پلک جھپکتے ٹھک کی آواز کے ساتھ  
دل دہلا دینے والی چیخیں پورے جم میں گونجی۔۔۔۔

سحر کا بازو کندھے سے ہی مڑ کر پیچھے تھا اسکے اور وہ نیچے پڑی تھی منہ کے بل چنچ رہی تھی۔۔۔۔۔  
ایک قہر آلودہ نظر اس پر ڈال کر سعیر پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

پروہیں رک گیا جب دروازے پر بلیک کنگ کو نائٹی میں کھڑا دیکھا وہ سلگار کے گہرے کش لیتا سعیر کو دیکھتے پیچھے پڑی سحر  
کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بلیک کنگ کو معلوم تھا یہ اسکا بیسٹ ہے اسکا اپنا پالتو جانور یہ اسکی چیز پر ایک بری نظر ڈالنا تو دور کسی کو برداشت بھی نہیں  
کر سکتا تھا۔۔۔۔

کک۔۔ کنگ اسنے مجھے یہاں بلا کر مجھ پر یہ ظلم کیا یہ ایک جانور ہے درندہ ہے۔۔۔ سحر گرتی پڑتی اٹھی "  
اسکے ہاتھ کے ساتھ اسکا بازو ہی اسنے توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر بلیک کنگ کو دیکھتا مڑا اور سحر اچانک اسکا رخ اپنی طرف دیکھ کر خوف سے چیختی قدم پیچھے ہٹانے لگی۔۔۔  
کک۔۔ کنگ مم۔۔ مجھے بچاؤ یہ۔۔ مم۔۔ مجھے مار د۔۔۔ اسکا ابھی جملہ بھی مکمل نا ہوا تھا کہ بہت قریب اسے "  
بھوری آنکھیں دیکھائی دیں پھر اسکے چہرے پر خون۔۔۔

سحر ساکت کھڑی رہی اور پھر لہرا کر نیچے گری اسکے ساتھ ہی گلے سے خون پانی کی طرح نیچے بہنے لگا اور اسکی نظریں سعیر  
کے چہرے پر ٹکی تھی۔۔۔

تیار ہو جاؤ تمہیں زمان کے ساتھ کراچی جانا ہے ٹرک لانے کیلئے۔۔۔۔ وہ بغیر سحر کی طرف دیکھے سعیر سے مخاطب "

ہوا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جو حکم"۔۔۔ سیر نے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔۔۔۔"

اور اسے وہیں چھوڑ کر خود وہاں سے نکل گیا۔۔۔

بلیک کنگ نے ایک مسکراتی نظر اسکی پشت پر ڈالی۔۔۔

بیوقوف عورت کو انسان اور جانور میں پہچان نہیں کر سکتی"۔۔۔ کنگ بڑبڑا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔"

سر اچھا ہوا سالامر گیا"۔۔۔ انسپکٹر ارمان نے لاش کو دیکھ کر غصے سے کہا۔۔۔

ایس پی برہان کے شاپنگ مال میں چیکنگ دوران انہیں ہزاروں کے تعداد میں ایسی فوٹیج ملیں تھیں جہاں ڈریس چینج کرتی لڑکیوں اور عورتوں کی ویڈیوز بنائی گئی تھیں۔۔۔

لاش کے پاس سے ہی انہیں وہ چپ ملی تھی جس میں ساری ویڈیوز موجود تھیں۔۔۔

شاید وہ انہیں فروخت کرنے والا تھا۔۔۔

اسکے ساتھ ہی تمام واش رومز سے بھی انہیں دیواروں میں لگی کیمرہ ملیں تھیں۔۔۔

اور جسکی لاش تھی وہ اس شاپنگ مال کا مالک تھا۔۔۔

ایک گھنٹے سے کیمرہ ہیک تھے اور کسی کو معلوم ناہو سکا۔۔۔"

ہر جگہ تو کیمرہ لگائے سوائے انٹرنس پر بیوقوف انسان"۔۔۔۔ غصے سے برہان کا خون جل رہا تھا۔۔۔"

ایک اور لاش ایک اور قتل۔۔۔

سر بیسٹ اچھا ہی تو کر رہا ہے ہم خواہنا اسکے پیچھے پڑے ہیں جو کام قانون نہیں کر سکتا وہ بیسٹ کر دیتا ہے پھر اس میں"

غلط کیا ہے"۔۔۔ ارمان نے کہتے برہان کو دیکھا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ ایک زوردار تھپڑ ارمان کے منہ پر پڑا۔۔۔

میں تمہیں کہا ہے جب میں غصے میں ہوتا ہوں تو اس قاتل کی تعریف مت کیا کرو میرے سامنے"۔۔۔۔ ارمان سر"

جھکا کر کھڑا رہ گیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوری سر"۔۔ اسنے معذرت کی تو برہان مٹھی بھیج کر رہ گیا۔۔۔"

بیٹ بیٹ بیٹ آخر سمجھتا کیا ہے خود کو وہ کون ہوتا ہے سزا دینے والا اگر اتنا شوق ہے مجرموں کو پکڑنے کا تو پولیس کا ساتھ دے، ثبوت کے ساتھ وہ مجرم زندہ پیش کرے، پر نہیں وہ جانور جب تک اپنے ہاتھ نارنگ لے خاموش نہیں۔۔۔ برہان کے غصے پر آس پاس موجود پولیس والے خاموش کھڑے تھے۔۔۔ "بیٹھتا تمہاری نظر ہے شکیل کے گھر پر"۔۔؟ اسنے ارمان سے پوچھا۔۔۔"

یس سر آپ بے فکر رہیں شکیل کے گھر پر ہمیں اچھی طرح نظر رکھی ہوئی ہے"۔۔۔ انسپکٹر ارمان نے جلدی اے کہا"

۔۔

لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دو"۔۔۔ وہ کہہ کر کیپ پہنتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔"

اور پیچھے اسکے حکم پر سر کو خم دیتے ارمان اس پر عمل کرنے لگا۔۔۔

\*-----\*

سعیر ایک بات مانے گیس"۔۔۔ نائیٹ سوٹ میں وہ کھڑی بالوں کو برش کرتی بولی۔۔۔"

کھڑکیوں کے پردے برابر کرتے سعیر آواز پر مڑا۔۔۔

بولو"۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کر اسے دیکھتا بولا۔۔۔"

مجھے انگلش سیکھا دیں پلیز"۔۔۔ وہ بالوں کا جڑا بنا کر برش رکھتی بیڈ کی طرف آنے لگی۔۔۔"

سعیر نے خود سے لا پر وہ اسے گہری نظروں سے سر سے پیر تک دیکھا۔

سفید دودھیاں گردن سے بال ہٹانے کی وجہ سے شہ رگ سعیر کی گہری نظروں میں تھی اور اسکے چہرے پر لہراتی کچھ شریر لٹیں۔۔۔

وہ خود سے اپنے آپ سے بے خبر تھی کای جانتی تھی کہ اسے کون دیکھ رہا ہے کون نہیں اور وہ کیسی لگ رہی ہے کیسی

!! نہیں

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ہمم "۔۔ وہ اٹھ کر اسکے سامنے آیا اور ہاتھ بڑھا کر اسکے بال کے جڑے کو کھول دیا۔۔۔" جو کسی آبشار کی طرح بکھر گئے اسکے کندھے اور پیٹھ پر۔۔۔

حور بے ساختہ جھجک کر قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

ہمم کا مطلب ہاں سمجھوں "۔۔۔ وہ انگلیاں پٹختی بولی۔۔۔ اسکے چہرے پر سرخی آگئی تھی اور وہ کچھ زور لگ رہی تھی "۔۔۔

تم ہاں ہی سمجھو میرا بچہ "۔۔۔ سعیر کہتے پھر فاصلہ مٹانے لگا۔۔۔

اور حور فاصلہ قائم کرتی پیچھے ہونے لگی کہ دیوار سے اسکی پیٹھ ٹکرا گئی۔۔۔

اور وہ ہاتھ لگا کر دیوار کو چیک لگی کہیں دروازہ تو نہیں وہ بھاگ جائے۔۔۔

پر براہِ واس وقت کا وہ دیوار ہی تھی اور سعیر آگے بڑھ کر اسکے سر پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

بھاگ کیوں رہی ہو "۔۔۔؟ اسکے کندھے سے بال ہٹا کر پیچھے کرتے وہ بولا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں تو "۔۔۔ وہ ایسے ہی یہاں وہاں نظریں گھماتی کانپتے لبوں پر زبان پھیرتے بولی۔۔۔۔۔

تم بھاگ رہی ہو میرا بچہ "۔۔۔ سعیر کے مسکرا کر کہنے پر وہ زور شور سے نفی کرنے لگی۔۔۔

نہیں بھاگ رہی "؟ اسنے تل پر انگوٹھا پھیرتے اسکی گال کو سہلاتے پوچھنے لگا تو حور العین کا دل حلق میں آگیا۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ پھر بھی وہ ڈٹی رہی اپنی بات پر۔۔۔

ہمم "۔۔۔ سعیر نے سر ہلاتے ایک بازو اسکی نازک کمر میں ڈالا اور دوسرے سے اسکی ٹھوڑی کو پکڑ کر اونچا کیا۔۔۔

اور اب کی بار حور العین کو لگا وہ بیہوش ہو جائے گی یا فنا ہو جائے گی اسکی گرم سانسوں سے۔۔۔۔۔

اسکے بچاؤ کا کوئی راستا نہیں بچا تھا اور وہ پوری طرح اسکے شکنجے میں آگئی تھی۔۔۔

اسکی اور سعیر کی دھڑکنے ایک ساتھ دھڑک اٹھی تھیں۔۔۔

وہ جھکنے لگا اسکے چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لیکر۔۔۔

حور بالکل بے بس ہو گئی اور اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑی رہ گئی۔۔۔  
 سس۔۔۔ اسکی داڑھی کی چھبیں اپنے رخسار پر محسوس کرتی وہ کانپ کر رہ گئی۔۔۔"  
 بھاگ رہی ہو۔۔۔؟ اپنے سینے پر اسکے ہاتھوں کے دبانو کو دیکھتے سعیر سرگوشی میں بولا۔۔۔"  
 حور نفی میں سر ہلانے لگی اسے لگا اگر وہ بولی تو اسکے لب اسکے چہرے کو چھولیں گے تبھی وہ محض سر کو ہلکی سی نفی میں  
 جنبش دی۔۔۔

گریٹ۔۔۔ سعیر کی مسکراتی بھوری آنکھیں اسکے لال ٹماڑ ہوتے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔"  
 اسکے ماتھے سے ننھے ننھے سینے کے قطرے نمودار ہو گئے اب کی بار سعیر کے لبوں میں بھی مسکراہٹ مچلی۔۔۔  
 اب۔۔۔۔۔" اسکی چھوٹی سی ناک پر اپنی ناک کو رگڑتے پوچھا حور العین سہم کر رہ گئی اس بار جواب نہیں دیا سعیر کھل  
 کر مسکرایا۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟ اسکی گردن پر جھک کر اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے کان میں سرگوشی کی۔۔۔"  
 حور کیا جواب دیتی وہ سن سی اسکے حصار میں کھڑی تھی۔  
 اسکا سانس پھول رہا تھا اور ٹانگوں میں کپکپاہٹ۔۔۔  
 نن۔۔۔ نہیں۔۔۔!! پتا نہیں کیوں وہ بول گئی حالانکہ اسکا حال ایسا ہو گیا تھا جیسے سمندر کی تہہ میں رہنے والی مچھلی کو"  
 اچانک باہر پانی سے دور پھینکا گیا ہو۔

سعیر نے جواب پر اسکی غیر ہوتی حالت کو دیکھا اور اسے مزید خود میں چھپا لیا۔۔۔  
 وہ اسکی شہ رگ پر بوسہ لیتے اسکے تل پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔  
 حور کی اسے پر پکڑ مزید سخت پڑ گئی۔۔۔۔۔  
 جیسے وہ ہار کر اپنا آپ اسے سونپ رہی تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی محبت کی گہرائیوں کو محسوس کر کہ اسے اسکے نصیب پر لگے داغ سے جب کوئی فرق نہیں پڑتا تو وہ کیوں ایسی ہو رہی ہے۔۔۔

وہ اسے ایک ایسی زندگی دے رہا ہے جسکی وہ حقدار نہیں۔۔  
وہ اسے ایسا رشتہ دے رہا ہے جو کوئی بھی مرد اس جیسی داغدار لڑکی کو ناپیتا۔۔  
سعیر نے اپنے شدت بھرے لمس کے ساتھ اسکی آنکھوں کو چومتے اسکی ناک پر لب رکھ دئے۔۔  
اسے وہ ایک پاک اور معصوم لگتی تھی جس پر کوئی داغ نہیں بالکل دودھ کی طرح صاف شفاف۔۔۔  
داغ تو اس میں تھے۔۔۔

گناہگار تو وہ تھا۔۔ حیوان تو وہ خود تھا۔۔ جسنے پتا نہیں کتنوں کا خون بہایا تھا۔۔

جسکا وہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔

کیا وہ اس معصوم حور کے قابل تھا۔۔۔

نہیں بالکل نہیں وہ اسکے سائے کے قابل نہیں تھا۔۔۔

!! کہاں حیوان اور کہاں حور۔۔

دونوں کا کوئی جوڑنا تھا پر وہ کیا کرتا خود کا۔۔

جو اسے دنیا سے چھپا کر ہر بری نظر سے چھپا کر اپنے دل میں چھپا دینا چاہتا تھا۔۔۔

اسکے سرخ نازک پاک لبوں پر اپنے نام کو سننا چاہتا تھا تاکہ اس سے آگ کی معنی مٹ کر محبت آجائے۔۔

کبھی کبھی اسے خود پر بے انتہا غصہ آتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔؟

کیوں اسکا دل پھر بولنے لگا کیوں اسنے خاموشی کی چادر اتار دی۔۔؟

کیوں نہیں سمجھ رہا تھا اسکا دل کہ وہ حیوان کا دل ہے انسان کا نہیں۔۔۔

وہ حور ہے حور العین پاک معصوم بے خبر اندھیرے میں پلننے والی حور۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جسنے حیوان تو سنے تھے پر انہیں دیکھا نہیں تھا جس نے بیسٹ نام تو سنا تھا پر اسے دیکھا نہیں تھا۔ اسکی سزا اسکا قانون تو سنا تھا پر نہیں جانتی تھی نا ہی دیکھ سکتی تھی کہ اسکا قانون کیا کہتا ہے اسکی سزا کیسی ہوتی ہے۔۔۔  
پر اسکا دل کہتا "میں تو شریک نہیں تھا تمہاری حیوانیت میں"۔۔

میں تم سے الگ ہوں!! میرا وجود الگ ہے بیسٹ اور میری خواہشیں میری محبتیں میرا قانون سب الگ ہے تم سے "بیسٹ تم مجھے عین سے دور نہیں کر سکتے، میں تو وہ سعیر عالم ہوں جو آگ ہو کر سب کو ٹھنڈک پہنچاتا تھا، میں وہ سعیر عالم ہوں جو دوسروں تکلیفوں پر خود تڑپ جایا کرتا تھا، خود کو بھوکا رکھ کر کسی دوسرے کا پیٹ بھرتا تھا، جو اتنی ظلمات سہہ کر ایک بلی کو بھی نہیں مار سکتا تھا میں وہ سعیر عالم ہوں،

میرا تمہارا ایک وجود نہیں ہم دونوں الگ الگ ہیں ہمارا کوئی میچ نہیں،

میں تمہارے راستے میں نہیں آ رہا تم میرے راستے میں مت آؤ اور مجھے میری منزل میری عین کی دل میں جانے سے مت روکو، ورنہ جہاں میرا ٹھکانہ ہے اور جو میرا کام ہے میں دو منٹ کے لئے خاموشی اپنالوں تو تم یہیں رہ جاؤ گے اور!!! میں اپنا وجود لیکر یہاں سے اس دنیا سے ہی چلا جاؤں گا۔ اور پیچھے تم خالی ہاتھ رہ جاؤ گے۔۔ ویران، تنہا

حور کو لگا وہ اسکی گرم سانسوں میں سانس لے رہی ہو، جو اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔ اسکی دھڑکن اتنی تیز ہو گئی تھی کہ اسے کیا پورے روم میں کسی دھول کی آواز کی طرح گونج رہی تھی۔۔

وہ بغیر حرکت حواس کے اسکی بانہوں میں تھی۔۔ اور اپنے چہرے ہر نقوش پر اسکا نرم گرم لمس محسوس کر رہی تھی

----

اسکے لب آپس میں پیوست تھے اور پکڑ میں سختی کہ اگر ذرا بھی چھوڑا تو وہ لہرا کر اسکی بانہوں میں گر جائے گی ہوش و حواس سے بیگانی ہو کر۔۔۔

سعیر دیوانہ وار اسکے چہرے پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ رہا تھا اور اب وہ اسکے کانپتے لبوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ اچانک ان پر چھائے سحر کو کسی دشمن کی طرح دروازے پر ہوتے ناک نے توڑا۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

حور ایک دم ہوش میں آتے مچل کر اس سے دور ہوئی۔۔۔  
 اور دیوار سے لگ کر اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔۔  
 سس۔۔ سسیرک۔۔ کون۔۔ ہے۔۔" اسکی رنگت پہلی پڑ گئی اور ہاتھ پاؤں بالکل ساکت رہ گئے۔۔۔  
 اسے لگا آج وہ پھر مر جائے گی۔۔۔  
 اور اسکی دل نے جو دھڑکن شروع کیا تھا پھر ساکت پڑ جائے گی۔۔۔  
 اور وہ اس دشمن جان سے چھین لی جائے گی۔۔۔  
 تم صرف میری ہو بلا سنڈ بیوٹی بلیک کنگ کی بیوٹی۔۔۔ اسکے کانوں میں آواز گونجنے لگی اور سسیرا اسکی بگڑتی حالت کو "دیکھتے دروازے کو غصے سے دیکھنے لگا۔۔۔۔  
 آج اسے لگا وہ اپنے ہی آدمیوں کا خون کر دے گا۔۔۔۔۔  
 اسنے جلدی سے وارڈروب سے شرٹ نکال کر پہنی اور بٹن بند کرتے دروازے کی طرف آیا۔۔۔  
 اسنے دروازہ کھولا تو سامنے ہی مسکان اپنے دانتوں کی زبردستی نمائش کرتی ہاتھ میں ہاتھ میں ٹرے لیے کھڑی تھی۔۔۔  
 سسیر نے دل چاہا بھی ہاتھ بڑھا کر اس لڑکی کا قصہ ہی اپنی زندگی سے ختم کر دے۔۔  
 کیا ہے یہ "۔۔۔ اسکی آواز میں اس قدر سر دپن تھا کہ اسکے مسکراتے لب ایک دم سکڑ گئے۔۔۔  
 وہ۔۔ وہ یہ۔۔ وہ ج۔۔ حور العین نے ک۔۔ کہا تھا اس۔۔ اسے اچل۔۔ نن۔۔ نمکی کھ۔۔ کھانی ہے تو م۔۔ مجھے تھوڑی " بہت کو کنگ آتی ہے۔۔۔۔۔  
 بہت کو کنگ آتی ہے۔۔۔۔۔ ایک قدم پیچھے لیتے اسنے بمشکل سسیر کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اپنی بات مکمل کی اور ٹرے بالکل بلند کر کے اسکی آنکھوں کے سامنے کر دی۔۔۔۔۔  
 سسیر نے ایک ہاتھ پیچھے کرتے دروازہ لاک کیا۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ ہوا میں بلند کیا کہ دور دور تک ٹھاکا کی آواز پھیلتی چلی گئی۔۔۔  
 اور وہ ٹرے اس ڈش کے ساتھ کئی دور فاصلے پر بیڑی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ ٹرے اس ڈش کے ساتھ کئی دور فاصلے پر بیڑی تھی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان کا سانس رک گیا اور وہ منہ کھولے اپنی ڈش کی بے قدری کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

آہہ۔۔۔ سع۔۔۔ سعیر۔۔۔ اچانک ہی سعیر نے اسکے گلے سے پکڑ دیا اور سے لگایا کہ اسکی آنکھیں ابل پڑیں اور وہ کراہ " کے رہ گئی۔۔۔۔

تمہیں مینے کتنی دفعہ کہا ہے کہ جو کہا جائے اس پر دھیان دو، تم صرف اسکی سیفٹی کیلئے ہونا کہ کوک۔۔۔ اسکی ہر خوشی ہر خواہش کو پوری کرنے کیلئے ابھی سعیر عالم زندہ ہے، پر تمہیں سمجھ نہیں آئی میری بات۔۔۔۔ ہاتھ پیر مارتی مسکان کی آنکھوں سے پانی نکل آیا اور وہ حیوان بنا اس پر غرار ہاتھ۔۔۔۔

سعیر۔۔۔ سعیر پلیز۔۔۔۔ برتن گرنے کی آواز پر عارب جو اندر آیا تھا سعیر کے ہاتھ کو مسکان کی گردن پر دیکھ اسے " منت کرنے لگا۔۔۔۔

اور ہاتھ کو ہٹانے لگا۔۔۔۔  
سمجھاؤ اسے عارب اپنی حد میں رہے "۔۔۔۔ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر اپنی سرخ آنکھوں سے عارب کو گھورنے لگا "۔۔۔۔

جسنے بری طرح کھانستی مسکان کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اور سعیر ایک بھی غلط نظر اس پر ڈالے بنا واپس روم میں چلا گیا اور دروازہ لاک کر دیا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو پانی لائوں "۔۔۔۔ اسے سانس لیتے دیکھ کر عارب بولا تو مسکان نے غصے اور پانی سے بھری آنکھوں سے " اسے گھورا وہ جبراً اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹنے لگا۔۔۔۔

صرف اپنی صورت دفع کرو "۔۔۔۔ وہ غصے سے کہہ کر ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں اترنے لگی اور کچن میں آکر پانی کی " بوتل منہ سے لگالی۔۔۔۔

جب اسنے کہا ہے ڈنر کے بعد اپنے روم میں چلی جانا یا باہر کہیں تمہارا دل چاہے پھر کیوں اسکے روم کے آس پاس یا اسکی " بیوی کے پاس بھٹکتی رہتی ہو "۔۔۔۔ عارب پیچھے آکر سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بس بات ختم"۔۔۔ وہ پانی پی کر اپنا حواس بحال کرتی بولی۔۔۔  
 بات ختم کی نہیں بات احتیاط کی ہے"۔۔۔ عارب اسکے سامنے آیا۔۔۔  
 ہاں میں سمجھ گئی ہوں کہ وہ اپنے اور اپنی بیوی کے بیچ ذرا سی کسی دوسرے کی شرکت برادشت نہیں کر سکتا اور اسے  
 اپنی بیوی کی ہر خواہش عزیز ہے میں سب سمجھ گئی ہوں"۔۔۔ اپنا غصہ دباتے وہ معنی خیزی سے بولی۔۔۔  
 تم پھر کوئی کارنامہ انجام دینے والی ہو تو مجھے بتادو میں اپنا ٹھکانہ کہیں اور کر لوں کیونکہ میری ابھی شادی تک نہیں ہوئی"  
 ۔۔۔ وہ اسکے چہرے کو جانچتی نظروں سے دیکھتے "ہے اور میں کنوارہ نہیں مرنے چاہتا نا ہی اپنے بچوں کو یتیم کر سکتا ہوں  
 بولا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں اور اگر ہو بھی گئی تو فکر مت کرو تمہارے بچوں کی پھپھو ابھی زندہ ہے انہیں یتیم بے سہارہ نہیں  
 چھوڑے گی۔۔۔ وہ آنکھیں جھپکا کر کہتی وہاں سے چلی گئی بہت کچھ سوچتے  
 اور عارب سوچتا رہ گیا کہ اب کیا کرنے والی ہے یہ سوتیلی ناگن۔۔۔



اسنے روم کا دروازہ لاک کرتے مڑا تو وہ روم کے بیچونچ کھڑی تھی۔۔۔  
 سعیر ایک گہرا سانس چھوڑ کر اسکے قریب آگیا۔۔۔  
 لک۔۔۔ کون تھا سس۔۔۔ سعیر"۔۔۔ حور سعیر کی موجودگی واپس روم میں محسوس کرتی ہلکا کر خوف سے بولی۔۔۔  
 مسکان تھی"۔۔۔ سعیر نے کہتے اسکا مومی ہاتھ پکڑا۔۔۔  
 اور حور العین مسکان کے نام پر سر ہلاتی خود کو ریلیکس کرنے لگی۔۔۔  
 اور اپنے خوف کو پیچھے دھکیلا۔۔۔  
 اور و۔۔۔ وہ آواز"۔۔۔ وہ برتن کی آواز سن کر ہی تو روم کے بیچونچ آئی تھی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے ہاتھ سے گر گئے تھے برتن۔۔۔ اسنے پھر سر ہلایا اور اپنی کمر پر اسکا ہاتھ محسوس کرتے ایکدم پیچھے ہوئی سعیر نے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔

وہ۔۔ وہ مجھے نا۔۔ ب۔۔ بہت پیاس لگ رہی ہے۔۔۔ "سعیر کچھ بھی ری ایکشن سے پہلے وہ بولی اور پائوں کا رخ" جلدی سے دائیں جانب موڑ کر اپنی سائیڈ کی طرف بیڈ پر آگئی۔۔۔  
پیاس۔۔۔؟ سعیر مسکرا دیا اسکے بہانے پر۔۔۔

ہم۔۔۔ ہاں پ۔۔۔ پیاس۔۔۔۔۔ حور جو بیٹھ کر اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی زور شور سے سر اثبات میں ہلا کر "سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے گلاس کو اٹھا کر منہ سے لگالیا اور ایک ہی سانس میں اپنے خشک حلق میں اتارنے لگی۔۔۔ سعیر خاموشی سے اسکے گردن سے اترتے پانی کو دیکھنے لگا اور اب اسے جو گلاس رکھ کر بیڈ پر کمفر ٹراپنے اوپر ڈال کر تکیے میں منہ چھپا کر گہری نیند میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

"How long will you run away from me Ain ?"

وہ دوسری طرف اپنی جگہ پر آکر اسکے کان سے بال پیچھے کرتے سرگوشی میں بولا حور کی میچیں آنکھیں پھٹ سے کھلی لفظوں پر نہیں انگلش پر۔۔۔

آپنے پھر انگلش میں بات کی سعیر۔۔۔ وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھی اور اس سے بولی "سعیر نے اسکی حرکت پر مسکرا ہٹ روکی۔۔۔

ہاں۔۔۔!! اسنے اعتراف کیا۔"

یہ جانتے ہوئے کہ مجھے انگلش نہیں آتی اور نا ہی آپ مجھ سیکھا رہے ہیں۔۔۔ بات کرتے اسکی ناک کی نتھنے پھول رہیں تھیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔ سعیر لا پرواہی سے بولا۔"

حور نے منہ بسورا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے سیکھائیں ناپلیز سیر۔۔۔ اسکی شرٹ کو پکڑ کر وہ جھنجھور نے لگی "مجھے نیند آرہی ہے عین سونا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ اس سے بدلا لینے لگا اور حور کا منہ کھل گیا "میں تو ابھی جاگ رہی ہوں تو پھر آپ کیسے سو سکتے ہیں۔۔۔؟؟ وہ غصے سے بولی "جیسے میں تم سے پیار کرتا ہوں اور تم نہیں۔۔۔!! اسکے جواب نے اسکا منہ بند کر دیا۔" کچھ نادیکھتے حور ایک دم ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی اور سیر اسکی حرکت پر حیران پریشان ہو گیا۔۔۔ اسے یاد نا پڑتا تھا کہ وہ کبھی حیران یا پریشان ہوا ہو پر یہ لڑکی اسے ہر جذبے دے رہی تھی زبردستی ہی۔۔۔ کیا ہوا میرا بچہ رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ وہ اٹھ کر بیٹھا اور اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر ٹشو سے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔ حور العین کی سوں سوں جاری تھی۔۔۔

میں کچھ نہیں کر سکتی صرف آپکو منت کرنے کے علاوہ پر آپ۔ بھی میری نہیں سن رہے، آپکو پتا ہے جب نور اسکول "سے پڑھ کر آتی تھی اور میں نرگھس بی کے ساتھ گھر میں رہتی تھی تو کبھی کبھی نور مجھ سے انگلش میں بات کرتی تھی اور میں صرف سر ہلا کر رہ جاتی تھی کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی اسکی بات اور مجھے بہت شرمندگی فیل ہوتی تھی،، مجھے پڑھنا کا بہت شوق تھا نور کے ساتھ اسکول جانے کا پر میں نہیں جاسکتی تھی کیونکہ میں اندھی تھی اور جہاں اندھی لڑکیوں لڑکوں کو پڑھایا جاتا تھا وہاں کی فیس بہت تھی جو پاپادے نہیں سکتے تھے اور میں کہہ دیتی مجھے نہیں پڑھنا مجھ!! نفرت ہے پڑھائی سے تاکہ انکا دکھ کم ہو سکے،،۔۔۔

اور چھپ چھپ کر میں نور کی کوپیز پنسل بکس کو ہاتھ لگا کر محسوس کرتی تھی اور اپنے دل کی خواہش کو ایسے پورا کرتی تھی۔۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں اپنا آپ کھول کر اسکے سامنے بیٹھ گئی اور ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔۔ سیر کی آنکھیں سفیدی کی جگہ سرخی سما گئی اور لب بھیجنے ہوئے تھے۔۔۔۔

بس روتے نہیں میں سیکھا رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔ اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگا دیا اور واپس لیٹ گیا۔۔۔۔

سچی نا۔۔۔ وہ بہتی ناک اسکے کالر سے صاف کرتی بولی "۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہم۔۔۔ پر ایک شرط پر۔۔۔ اسکی پیٹھ سہلاتے وہ بولا اور حور جو اسکے سینے پر سر رکھے پڑی تھی شرط پر ایک دم سراٹھا۔  
کرایسے ہوئی جیسے اسکے چہرے کو دیکھ رہی ہو۔۔۔

سعیر کو اسکی حرکت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

کیسی۔۔۔؟؟ مطلب اتنی درد بھری اسکی کہانی پر بھی اسے احساس ناہوا جو شرط رکھ رہا تھا۔۔۔

میں جو انگلش تمہیں سیکھائوں گا وہ تمہارے اور میرے درمیان ہوگی، اور میرے علاوہ تم کسی سے انگلش میں بات نہیں کرو گی منظور ہے۔۔۔؟ اسکا سر واپس اپنے سے سینے پر رکھ کر وہ بولا تو حور منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

پر چلو کسی اور سے نہیں اس چپکلی مسکان سے تو کرے گی وہ بھی سعیر کی غیر موجودگی میں۔۔۔

ٹھیک ہے منظور ہے۔۔۔ وہ سر ہلا کر بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کل رات سے اسٹارٹ کریں گے تمہاری پہلی کلاس۔۔۔ اسے اپنے بازو پر ڈال کر وہ بولا۔۔۔

ابھی کیوں نہیں سعیر۔۔۔۔؟

اسلئے کیونکہ بہت رات ہو گئی ہے اور تمہیں سونا ہے۔۔۔ دونوں پر کمفرٹر ٹھیک کرتے اسکے گرد اپنا بازو ڈال کر وہ بولا تو حور نے صبر کا دامن پکرتے سر ہلا کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

\*-----\*

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ تسبیح ہاتھ میں تھامے لاؤنج میں بیٹھی اللہ کے نام کا ذکر کر رہی تھی کہ بیل بجی۔

نور نے حیرت سے کلائی میں بندھی لیڈیز گھڑی میں وقت دیکھا۔

اتنی صبح کون ہے۔۔۔؟ وہ اٹھ گیٹ پر آئی۔

اور کھولنے پر سامنے سرخ آنکھوں سے کھڑے داد کو دیکھ کر وہ پریشان ہوئی۔۔۔

آج اتنی صبح وہ کس حالت میں کھڑا تھا تھا کا ہاں اس۔

کہا ہوا داد سب ٹھیک ہے؟ تم اس وقت یہاں؟ "نور العین خود ہی سائیڈ ہو کر اسے اندر آنے کی جگہ دی۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سب کچھ بھولنا چاہتی تھی۔

اسلئے سادہ لہجے میں مگر پریشانی سے بولی۔

تم چادر لے آؤ ہا سپٹل چلنا ہے ابو کو ہارٹ اٹیک آیا ہے اور وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔ داد کے لفظ تھے یا کوئی ہم جو " نور العین کے سر پر پھٹا تھا۔

کب داد اور کسی ہمیں بتایا کیوں نہیں؟ اب انکی تایا ابو کی طبیعت کیسی ہے؟" پوچھتے اسکے آنسوؤں گال پر پھسل آئے اور " ایک پھر لگا جیسے وہ بالکل تنہا ہونے والی ہے۔

دل خوف سے سکڑ گیا تھا۔

کچھ بھی تھا وہ کیسا بھی تھا پھر بھی انکا تایا تھا۔

کیا ہوا اگر کوئی درخت چھائوں نہیں دیتا پھر بھی کہلایا تو وہ درخت ہی جائے گانا، جیسے انکے تایا کا ہاتھ انکے سر پر نہیں تھا پھر بھی دل میں ایک کرن تو تھی کہ انکا تایا بھی ہے انکے سر پر۔۔

ڈاکٹر کچھ نہیں بتا رہے تم جلدی سے آجائو اور بی کو بھی ساتھ لے آؤ۔۔۔ داد اسکے آنسوؤں دیکھ کر تکلیف سے بلبلا تا " دل سنبھال کر بولا

تو نور ایک نظر اسکے چہرے پر ڈال کر جلدی سے سر ہلا کر اندر گئی۔

اور کچھ ہی دیر میں بی کو ساری صورتحال بتا کر انکے ساتھ اپنی امی کی چادر اوڑھ کر باہر آئی اور دروازے کو لاک کیا۔ انہیں اتنا دیکھ کر داد نے بی کیلئے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا نرگھس بی بھاری بھر کم جسم کی مالک تھی اور اسے چلنے میں بھی وقت لگتا تھا۔

وہ اندر بیٹھی تو داد نے ڈور بند کرتے فرنٹ سیٹ کا ڈور نور کیلئے کھولا۔

ایک پل کو نور نے اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھا اور پھر لب بھینچ کر بیٹھ گئی۔

داد اسکا چہرہ دیکھنے سے کترار ہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اسکے چہرے پر تکلیف نہیں دیکھ سکتا تھا یا خود اپنی سرخ آنکھیں اس پر نہیں اٹھا سکتا تھا۔

گاڑی زن سے آگے بڑھی اور مین روڈ پر بھاگنے لگی۔۔۔

نور اور بی دل میں ہی دل میں کمال صاحب کی خیر سلامتی کیلئے دعائیں کرتی جا رہی تھی۔

نور کمال صاحب کی چیئر کے پاس بالکل ساکت بیٹھی تھی اور انکی آس بھری نظروں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سارا دن انکی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی اور اسکے ساتھ آسیہ بیگم برہان داد موجود تھے۔۔

آسیہ بیگم کار و رو کر برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

اور وہ ہاتھ جوڑ کر بار بار نور العین سے معافی مانگ رہی تھی کہ شاید انکی بد دعائیں لگ گئی تھی۔۔ اور نور اسے تو یقین

نہیں ہو رہا تھا کہ انکی تائی ماں انکے بارے میں یہ سوچ رکھتی ہیں۔۔

پراس وقت جو صورتحال تھی اس میں اسنے مزید کچھ نہیں صرف اتنا کہا تھا کہ تائی امی ہمنے ابو کے بعد ہمیشہ تایا ابو کو اپنا

سب کچھ مانا ہے اور ہم کیسے اپنے باپ کیلئے برا سوچ سکتے ہیں ہاں وقتی دکھ تھا انکے عمل پر، پروہ بھی آج انکی حالت دیکھ کر

ختم ہو گیا ہے۔۔۔

ہمنے صرف آپ سب لوگوں کو دعائوں میں یاد کیا ہے ناکہ بد دعائوں میں۔۔۔

دادا انکے پاس ہی کھڑا آسیہ بیگم کو چپ کر دیا تھا اور برہان کبھی ڈاکٹر کے پیچھے تو کبھی کسی بھاگ دوڑ میں۔۔۔

شام کے چھ بجے کے قریب انہیں ملنے کی اجازت ملی کہ اب خطری کی بات نہیں مائنراٹیک تھا۔۔۔

پراس نے بھی سب کو نچوڑ کر رکھ دیا۔۔۔

کمال صاحب نے سب سے پہلے حور اور نور کو بلایا۔۔۔

حور تو تھی نہیں یہاں تو نور اندر آگئی اور روتے ہوئے انکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

کمال صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اور انہونے ہاتھ جوڑتے نور العین سے معافی مانگی تھی اور تو انکے ایسا

کرنے پر جیسے تڑپ گئی فوراً انکے ہاتھ کھولے اور ان پر اپنے لب رکھ دئے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تایا ابو پلینز ایسا نا کریں آپ میرے باپ جیسے ہی نہیں بلکہ ہمارے بابا ہیں ہمیں کیوں گناہگار کر رہے ہیں۔۔۔ اسکی بات پر کمال صاحب کے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہو گئے اور انہوں نے سوچا کہ اگر انہیں اپنے تایا ابو کی اصلیت معلوم ہو جائے تو وہ انکی طرف دیکھنا بھی گوارہ نا کریں۔۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد آسیہ بیگم داد اور برہان کی موجودگی میں کمال صاحب نے جو لفظ بولے آسیہ بیگم کے علاوہ تینوں پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔۔

نور العین بیٹا میرے بیٹے برہان سے نکاح کیلئے ہاں کر دو۔۔۔!! یہ لفظ بار بار اسکے کان میں گونج رہے تھے اور اسکی نظریں بے ساختہ داد کی طرف اٹھی وہ کانپ کر رہ گئی۔۔۔

اسکی کالی آنکھوں میں انتہائی کی سرخی تھی اور وہ اس پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔ نور کو بے ساختہ وہ گرے آنکھیں یاد آئیں۔۔۔

اس وقت کیا فرق تھا دونوں کی آنکھوں میں موجود سرد پن میں۔۔۔

اسنے پھر نظریں برہان کی طرف اٹھائی جو سرخ چہرے سے داد کو دیکھ رہا تھا اور داد اسے۔۔۔

مجھے اب اپنی سانسوں پر یقین نہیں رہا نور بیٹا اور میں چاہتا ہوں کہ جانے سے پہلے تمہیں ایک مضبوط سہارہ دے کر جانا۔۔۔ چاہتا ہوں میری بیٹی انکار مت کرنا ہاں سوچنے کیلئے تمہیں میں کل تک کا وقت دیتا ہوں پر شام کو میں مولوی کے ساتھ آؤں گا اپنی بیٹی کو لینے نرگس بی۔۔۔ انہوں نے کہتے آخر میں نرگس بی کو مخاطب کیا۔۔۔

اور وہ کیا کہتی خاموشی سے نور کو دیکھنے لگی۔۔۔

میں کیا کہہ سکتی ہوں کمال بھائی آپکی بیٹی ہے اور نور بیٹی کی مرضی پوچھیے میں تو انکی خوشی میں خوش ہوں۔۔۔ وہ نور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی تو نور نے آنکھیں میچلی۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔ "برہان نے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا تھا کہ کمال صاحب نے جھڑک کر رکھ دیا۔۔۔۔"

[illegible]

یہ کیا ہونے والا تھا۔۔۔ اسکا چھوٹا بھائی؟ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا داد کے ساتھ۔۔۔

پراپنے باپ کو کیا کہتا ہوا بھی موت کی منہ سے لوٹا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ داد نور العین اور زگھس بی کو گھر چھوڑ آؤ صبح سے یہاں بھوکی پیاسی کھڑی ہیں۔۔۔ آسبہ بیگم نے نور کا ماتھا چومتے "خاموش کھڑے داد سے کہا۔۔۔"

وہ کسی پر بھی غلط نظر ڈالے بغیر سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔

وہ ابھی کسی سے کچھ بولنے کیلئے قابل ہی نہیں تھا۔۔۔ اور اگر بولتا تو بہت کچھ غلط ہو جاتا شاید۔۔۔۔۔

نور کا دماغ الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے کیا نہیں۔۔۔

!! برہان اسکی اول چاہت، جو اسکا نہیں تھا

!! داد کی وہ اول چاہت، جو اسے صرف اچھا دوست سمجھتی تھی

اسکا دماغ سن ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

کیا وہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار سکے گی جسکی سوچوں میں اسکی بہن بستی ہو،، جو اسے حورالعین کی بہن کے علاوہ کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا،،

جسکی نظر میں وہ ایک سست ضدی بد تمیز لڑکی ہو اپنی بہن کی خوشیوں کی ناگن ہو۔۔۔

اور داد۔۔۔!! داد جو اسکا چھادوست تھا سب خامیوں کے باوجود ہمیشہ اسکے ساتھ رہتا تھا، بزدل ہی تھا پر اسے اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہتا تھا، اسنے کبھی پلٹ کر اسے اف تک نہ کہا تھا اتنی بد تمیزی کے بعد بھی اس سے کہا تو نہیں تھا کہ

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

وہ اس سے پیار کرتا ہے پر اسکی آنکھیں سب صاف بتاتی تھی اور جو زار بغیر کہے برہان جان گیا تھا اور وہ بھی پہلے ہی جان گئی تھی۔۔۔۔۔ اور ہمیشہ نظر انداز کرتی رہتی تھی۔۔۔

نور کو لگا اسکا دماغ پھٹ جائے گا وہ پاگل ہو جائے گی آخر وہ داد کو کیوں سوچ رہی ہے وہ تو ہمیشہ برہان کو چاہتی رہی ہے۔۔۔

کیا اسکی محبت سے بھی زور آور داد کی خاموش محبت تھی۔۔۔  
وہ بھی تو برہان سے خاموش محبت کرتی آئی تھی پر اسکی محبت میں اتنی طاقت کیوں نہیں تھی کہ وہ داد کو حوصلہ دینے کے بجائے میری آنکھوں میں دیکھتا؟؟

اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ خاموشی سے کمال صاحب کا پیار لے کر بغیر برہان کی طرف دیکھے بھاری قدموں سے باہر آگئی۔۔۔

تو کیا اسکے پاس صرف چوبیس گھنٹے تھے اپنی زندگی کے اہم فیصلے کیلئے۔۔۔ وہ خاموشی سے چلتی گئی پیچھے نہ گھس بی بھی " پریشان سی اسے پاؤں گھسیٹتے دیکھتی آرہی تھی۔۔۔

پارکنگ ایریا میں داد خاموش سا کھڑا تھا انہیں آتے دیکھ کر اسنے بغیر نور کی طرف دیکھے بی کیلئے دروازہ کھولا اور ان کے اندر بیٹھنے پر فرنٹ سیٹ کا ڈور نور کیلئے کھولا۔۔

پر نور اسکے چہرے کو دیکھتے پیچھے بی کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔  
داد نے اسکی پشت کو دیکھا اور دروازہ بند کر کے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔  
نور نے تھکے تھکے انداز میں بی کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔

اور آنکھ موندیں۔۔۔

پر وہاں جو کالی سرخ آنکھیں لہرائی اسنے پٹ سے آنکھیں کھولی اور سامنے دیکھا۔۔  
ایک پل کو دونوں کی نظریں ملیں فرنٹ مرر میں دوسرے ہی پل نور نے نظریں پھیر لی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور داد کو دل کر رہا تھا ابھی اگر بی ناہوتی تو وہ گاڑی کو خود اور نور سمیت کسی کھائی میں گرا دیتا۔۔۔  
یا اپنے ہاتھوں سے اسے اور خود زہر دے کر قصہ ہی ختم کر دیتا پر اسے کسی اور کا ناہونے دیتا۔۔۔  
وہ کیسے جبے گا اسے کسی کو ہوتے دیکھ کر۔۔۔  
!! وہ تو اسکی تھی۔۔۔  
!! اسکی نور العین۔۔۔  
!! اسکی بونی

تو پھر کیوں ایسا ہو رہا ہے کیوں قسمت انہیں الگ کر رہی ہے۔۔۔  
اسکی نظریں بار بار اس پر جا رہی تھی۔۔۔  
اور نور کی نظریں ایک بار اسے دیکھ کر اپنا راستہ الگ کر گئی تھی۔۔۔  
اس کنڈیشن میں ناوہ اپنے باپ کے خلاف جاسکتا تھا نابراہان۔۔۔  
تو کیا وہ ہار دے گا اپنی بونی کو۔۔۔؟؟  
گلی کے سامنے گاڑی روکتے داد نے بی کی طرف کا ڈور کھولا اور انہیں ہاتھ پکڑ کر باہر آنے میں مدد دی۔۔۔۔  
دوسری طرف سے نور العین نکلی۔۔۔  
بی کے گلی میں داخل ہوتے وہ بھی گاڑی سے گھوم کر جانے لگی کہ داد کے ہاتھ پکڑ لینے پر رک گئی۔۔۔  
اور حیرت غصے سے مڑی۔۔۔  
تو ساکت رہ گئی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو آنکھیں لہو برسا رہی تھی اب وہی آنکھیں اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرا رہی تھی۔۔۔  
یہ کیا بد تمیز گی ہے داد ہاتھ چھوڑو۔۔۔ وہ مروڑ کر اپنا ہاتھ اسکی گرفت میں آزاد کروانے لگی۔۔۔"  
کہ داد ایک قدم بڑھ کر اسکے سامنے آیا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

پتا نہیں کیوں کیسے کس احساس کے تحت نور کا آنسو پھسل کر گال پر گرا اور وہ نظریں جھکا گئی۔۔

ڈرو نہیں ناہی پریشان ہو ریلیکس ہو کر سوچوں اور جودل کہے اس پر بسم اللہ کرتے عمل کرنا۔۔ ایک انگلی سے اسکا

آنسو صاف کرتے ہوئے وہ نرمی اور محبت سے بولا۔۔

نور بے ساختہ سر ہلا کر رہ گئی۔۔ اور اسکے ہاتھ چھوڑنے پر وہاں سے بھاگ گئی۔۔

بغیر داد کو دیکھے۔۔۔

\*-----\*

ابو پلیر ایسا مت کریں میں نور کے ساتھ ایڈ جسٹ نہیں کر پائوں گا۔ ہمارا کوئی میچ ہی نہیں آپ پلیر داد اور نور کا نکاح

کر وادیں۔۔۔۔ پاس چیئر پر بیٹھے برہان نے کمال صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ کر منٹیں کرنے لگا۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں برہان اپنے باپ کی طبیعت تمہیں نہیں دیکھ رہی اتنے خود غرض تو تم نہیں تھے۔۔ آسیہ بیگم غصے

سے بولی۔

وہ اپنے بیٹے کی اس ضد کے پیچھے وجہ جانتی تھی بلکہ کمال صاحب بھی۔۔۔

امی آپ غلط۔۔۔۔ اسکے ابھی لفظ منہ میں ہی تھے کہ آسیہ بیگم بچہ میں ہی بولی۔۔

بس کر دو برہان بہت ہو گیا، اگر تمہاری وجہ سے میرے سہاگ کو کچھ ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

۔۔۔ کہتے ہوئے وہ رو پڑی۔۔

تو کمال صاحب نے اپنی آنکھیں کھولی۔

کچھ نہیں ہوتا مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کو اتنی آسانی سے نہیں مرے گا، پڑا رہے گا اپنے بیٹوں کے سر پر بھوج بن کر

۔۔۔ غصے سے کہتے کمال صاحب کا سانس پھول گیا اور برہان گھبرا پیا پریشان اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا کمال صاحب کی جانب

مڑا۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"کیسی باتیں کر رہے ہیں ابو آپ کیوں ہم پر بھوج بننے لگے،، میں بس اسلئے کہہ رہا تھا کہ داد۔۔۔۔۔"

بس کر دو برہان اب داد کو بیچ میں مت گھسیٹو، تم حور العین کیلئے یہ سب کر رہے ہو میں جانتی ہوں۔۔۔ ایک بار پھر"

آسیہ بیگم بیچ میں غصے سے بولی۔۔

اسکی بدعائوں کی وجہ سے ہی کمال اس جگہ پڑا ہے منحوس ہے وہ،، اپنے ماں باپ کو کھا گئی ذلیل۔۔ اب یہاں ناہوتے"

۔۔۔ وہ منہ سے زہرا گلنے لگی اور برہان "ہوئے بھی تمہارے سر پر سوار ہے، جیسی بیچ ماں تھی فاحشہ ویسی بیٹی نکلی"

ساکت بیٹھا اپنی ماں کو چہرہ تک رہا تھا۔۔۔

یہ کیسے بات کر رہی ہیں امی،، آپ چچی جان کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتی ہیں وہ مر گئی ہیں۔۔۔۔۔ برہان کو غصہ تو"

بہت آیا پر صوت حال دیکھ کر پی گیا۔۔

ہو نہہ مر گئی ہے۔۔۔۔۔!! انہوں نے منہ موڑا"

برہان اور باہر کھڑا خاموشی سے سنتے رہ گئے۔۔

مت بھولیں نور بھی انہیں کی بیٹی اور بہن۔۔۔۔۔ مٹھیاں بھینچ کر اسنے اصلیت دیکھائی۔۔"

جانتی ہوں پر وہ ان دونوں جیسی نہیں، ایک اندھی ہو کر باہر گھومتی رہتی تھی دوسری اپنے حسن کی نمائش کروا کر"

لوگوں سے پیسے لوٹتی۔۔۔۔۔

خدا رہ امی بس کر دیں آپکے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں، نہیں سن سکتا میں اپنی ماں کے منہ سے ایسی باتیں۔۔۔۔۔ وہ دکھ"

کی انتہائی سے بول رہا تھا۔

اور داد نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تھی۔۔۔

برہان اگر تین کروڑ چاہیے تو کل خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کر دینا۔۔۔۔۔ کتنی دیر بعد کمال صاحب بولے تھے"

اور وہ بھی کیا۔۔

داد نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں پکڑ لیا اور دیوار کے ساتھ لگ کر حقیقت کو تسلیم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور برہان اسکے منہ سے لفظ چھین گئے تھے۔۔

وہ خاموش کبھی آسیہ بیگم کو دیکھتا تو کبھی آنکھیں موندے پڑے کمال صاحب کو۔۔

کیا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔۔۔ تھک کر اسنے آخری بار پوچھا۔۔

فیصلہ تمہارا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔۔ وہ بغیر وقت لیے بولا اور داد لمبے لمبے دنگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

\*-----\*

”سارا دن اسکے وقفے وقفے سے مسکان سے وقت پوچھتے گزارہ تھا۔۔

اب تو مسکان بھی چڑ گئی تھی۔۔

کیارات کیلئے کچھ اسپیشل پلان کیا ہے جو اتنی اتاوی ہو رہی ہو۔۔ مسکان نے اسے جھولتے دیکھ کر بے لالچہ میں ڈالتے

پوچھا۔

بہت کچھ۔۔۔ وہ کھوئی مسکراتی بولی

دال میں بہت کچھ کالا پیلا نظر آ رہا ہے۔۔ وہ چلتی اسکے ساتھ بیٹھی اور دوسرا بے لالچہ اس کے منہ میں ڈالا حور العین نے

بغیر چوں چوں کے لے لیا۔۔

مینے تمہیں رات کو اچل نمکی لانے کو کہا تھا۔۔؟ حور کو یاد آتے ہی اسنے پوچھا۔

مہربانی کر بہن اپنے شوہر سے بول لیا کر۔۔ اسنے ہاتھ جوڑتے منہ بنا کر کہا۔۔

اسے ابھی تک گلا کا درد نے جارہا تھا۔

اوپر سے اسنے یاد دلا کر موڈ کا ہی بیڑا غرق کر دیا۔۔

کیوں کیا ہوا؟ اس کے لفظوں میں بیزاریت محسوس کرتے حور پوچھنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ نہیں!!۔۔۔ ویسے کونسی سیکرٹ باتیں ہو رہی تھی اور میں نے دروازہ ناک کرتے ان میں خلل ڈالا تھا۔۔۔ اسنے "حورالعین کا چہرہ اچھے پوچھا۔۔۔

جو اسکے پوچھنے پر رات کا اپنے اور سعیر کے بیتے پل یاد کرتے لال گلابی ہو گئی۔  
اوہ ہوو۔۔۔ مسکان نے اسکے چہرے کے رنگ دیکھتے لبوں کو سیٹی کی انداز میں گول کرتے معنی خیزی سے اوہ ہو کہا"  
۔۔۔

بکومت ٹائم بتاؤ۔۔۔ وہ اپنی جھینپ مٹانے کیلئے مصنوعی غصے سے جھڑکتی بولی۔  
اب مجھے اس بار بار وقت پوچھنے کا اصل مقصد بھی معلوم ہو گیا ہے میرا بچہ۔۔۔ مسکان نے اتفاق سے سعیر کا یہ لفظ "سن لیا تھا۔۔۔

پہلے تو وہ شک رہ گئی اور پھر اسکا دل چاہا چھت پھاڑ تمہقے لگائے۔۔۔  
اور لوٹ پوٹ ہو جائے پر کمبخت ڈرنام کی بھی کوئی چیز ہے۔۔۔  
پر وہاں سے اپنے روم میں آکر وہ خوب ہنسی تھی۔۔۔  
کک۔۔۔ کیا مطلب کیسا میرا بچہ۔۔۔ حورالعین شرمندگی سے ہلکا گئی۔  
اور بے ساختہ پاس بیٹھی مسکان کے بازو پر چپٹی کاٹی۔۔۔  
آہ۔۔۔ لڑکی بات مت گھوماؤ پیار کرنے لگی ہونا سعیر سے سچ سچ بتاؤ؟ اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر وہ پوچھنے لگی تو  
حورالعین کی پلکیں لرز گئی۔۔۔

چھوڑو۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوانے لگی۔۔۔  
ہوشیاری نہیں میرا بچہ سچ بتاؤ پھر جانے دوں گی ورنہ یہاں سے نیچے پھینک دوں گی۔۔۔ وہ ہاتھوں پر سختی کرتے اسکا  
رخ اپنی طرف پورا موڑ گئی



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم ایک لڑکی ہو مسکان اور تم بہتر جانتی ہو کہ سعیر نے مجھ سے کیسے شادی کی ہے اور اس کا مجھ پر میری فیملی پر کیا اثر پڑا ہے، مجھ پر کیا بنتی جب وہ مجھے بیہوش ہی میرے گھر سے اٹھا کر لایا تھا، مجھے بلیک میل کیا، اور میرا سب سے رابطہ بند کر دیا۔۔۔

اگر کبھی میں چاہوں تو کال زور زبردستی کروالیتی ہوں ورنہ وہ سوچتا نہیں کہ مجھے بھی اپنی بہن کی یاد آتی ہے اپنے گھر کی یاد آتی ہے۔۔۔

میں چاہ کر بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی ہوں۔۔۔ کبھی کبھی لگتا ہے میرا دماغ پھٹ جائے گا، اور کبھی تو مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔۔۔ وہ ایک گہرا سانس بھر کر اس سے بولی

اور مسکان اسے سننے کے ساتھ سامنے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے کھڑے سعیر کو دیکھنے لگی۔۔۔

جو آنکھوں سے ہی پوچھ رہا تھا "بندوق کی ایک گولی سے مرنا چاہو گی یا میرے خنجر سے؟"

مم۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ "ابھی وہ جملہ مکمل بھی ناکر پائی تھی کہ سعیر سے پہلے عارب اسے بازو سے پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔۔

اور سعیر مٹھیاں بھیجنے کر اسے وہاں سے زندہ جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

مسکان۔۔۔۔۔ حور اسے اٹھتے دیکھ کر خود بھی اٹھنے لگی تھی کہ سعیر نے بازو سے پکڑ کر واپس بیٹھا دیا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

سس۔۔۔ سعیر آ۔ آپ کب آئے اور اتنے لیٹ کیوں؟ حور سعیر کی پرفیوم کی خوشبو محسوس کرتی بولی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو مسکان سے بتاتے وقت اسکے چہرے پر دکھ اور مایوسی تھی اسکی جگہ سرخی اور مسکراہٹ نے لے لی تھی

۔۔۔

ابھی آیا ہوں۔۔۔ سعیر نے کہتے اسکے گلابی گالوں میں موجود ڈمپل پر اپنے لب رکھے۔۔۔

کک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں سس۔۔۔ سعیر ہہ۔۔۔ ہم۔۔۔ روم میں نہیں ہیں۔۔۔ وہ اسکے اجانک لمس پر گھبرا گئی۔۔۔

تو چلیں روم میں۔۔۔ سعیر نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

اب تو اسکی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔

نن۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ وہ ہاتھ کھینچ کر جلدی بولی

تو کیا تھا تمہارا مطلب۔۔؟ اسکی زلفوں کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتے اسنے استفسار کیا۔

اور حور سمجھ گئی تھی جب اسے کچھ پسند نہیں آتا تھا تو وہ ایسے ہی اسکے بالوں سے کرتا تھا۔۔۔

وہ۔۔ وہ میرا مطلب یہ تھا کہ۔۔ کہ کوئی دیکھ نالے۔۔۔ سعیر جو اسکے بالوں کو پورا اپنے ہاتھ پر لپیٹ کر اسکا چہرا

بلند کر چکا تھا کہ حور کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے۔۔

وہ اسکی بات پر مسکرا دیا۔۔۔

ہم یہ ٹھیک بات تھی پر۔۔۔!! اسنے سر ہلا کر کہا پر پے حور بھرائی آنکھوں جھپکنے لگی۔۔

پر۔۔؟ وہ صرف بڑبڑائی

پر یہ کہ تم اس پر عمل نہیں کر رہی۔۔۔ وہ بولا تو حور نے آنکھیں پھیلائیں

ک۔ کب سعیر؟ مینے۔ لکھا کیا؟۔۔ اسکا سر ٹھکنے لگا تھا بلند رہ کر پر پھر بھی وہ خود پر الزام برداشت نا کر پائی

میرا بچہ تمہاری زندگی میری اور میری زندگی تمہاری ہے،، تو تم کیوں سب کے سامنے کچھ بھی بول دیتی ہو اب تم جانتی

ہو تمنے جو کہا ہے وہ اسکے دماغ میں چلتا رہے گا اور اسے ہمارے رشتے پر شق ہو گا کہ ہم ایک روم میں رہ کر بھی ایک

دوسرے سے دور ہیں۔۔۔۔

تمہیں معلوم نہیں وہ لڑکی کیسی ہے؟ ایک مینٹل پیس ہے جس کے بارے میں اسکا بھائی بھی نہیں جانتا کب کیا

کر دے۔۔۔ سعیر نے اسکے چہرے کو اپنے قریب کرتے بتانے لگا اور حور شرمندگی سے آنکھیں میچ گئی۔۔

ہاں یہ تو اسنے غلط کیا تھا اب وہ کیا سوچے گی۔۔۔ حور خفت سے سرخ پڑ گئی

سس۔۔ سوری۔۔ وہ آنکھیں کھول کر سامنے دیکھتی بولی۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

گڈ کہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔ اسنے آہستہ سے بالوں کی مٹھی کھولی تو کسی ریشم کی طرح اسکے ہاتھ سے " پھسل گئے۔۔۔

چلیں پہلے آپ کھانا بنائیں اور پھر میری پہلی کلاس۔۔۔ وہ آزاد ہوتی جلدی سے کھڑی ہو کر بولی۔۔۔۔۔ " رات کے سائے ہر طرف پھیل گئے تھے اور آس پاس کے خوبصورت منظر میں وہ دونوں اس وقت پھولوں کے بیچ بنے اس جھولے میں تھے۔۔۔

چلو۔۔۔ اچانک ہی اسکی گردن پر لب رکھتے وہ بالکل اسکے قریب ہو گیا تھا کہ حور پیچھے ہو بھی ناسکی۔۔۔۔۔ " اور اسے سنبھلنے کا موقعہ دئے بغیر اپنے ساتھ اندر لے آیا۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو ڈنر ریڈی کرنے لگا اور اسکے بعد مسکان عارب نے ملکر ٹیبل پر لگایا اور پھر ساتھ ملکر کھایا۔۔۔ مسکان سعیر کی طرف دیکھنے سے کترار ہی تھی البتہ دل میں اسے سبق سیکھانے کا پورا انتظام کر لیا تھا۔۔۔۔۔ میرا پیٹ بھر گیا میں اور نہیں کھا سکتی۔۔۔۔۔ حور بے صبرے پن سے دونوں لے لیکر آہستہ سے جھک کر بولی " عین خاموشی سے فنش کرو۔۔۔ سعیر نے اسکے ہاتھ واپس کھانے پر رکھے۔۔۔۔۔ " اور وہ منہ بسور کر کھانے لگی۔۔۔

ایک تو اللہ اللہ کر کے سارے دن کا وقت گذرا تھا اوپر سے یہاں پابندیاں ختم نہیں ہو رہی تھی

♥

چلیں شروع کریں پہلی کلاس۔۔۔۔۔ گود میں کشن لیکر بیڈ کر بیٹھی حور ایکسائٹمنٹ ہو کر بولی " سعیر اپنی گھڑی اور موبائیل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اسے دیکھ کر مسکرایا اور خود بھی ساتھ آکر بیٹھا۔۔۔۔۔ اور ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیا اور پشت اپنے سینے سے لگا کر بیٹھایا۔۔۔۔۔ حور گھبرا کر کسمائی اسکے حصار میں۔۔۔۔۔

میرا بچہ فی تو لگے گی انگلش سیکھانے کی۔۔۔۔۔ اسکے کندھے سے بال پیچھے کرتے وہ بولا تو حور بے بس سی ہو گئی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو پہلے سیکھیں گے سلام جو تم مجھے روزِ روم میں آنے کے بعد کرو گی ٹھیک "۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں اپنی مضبوط انگلیاں پھنسا کر وہ بولا تو حور لبوں پر زبان پھیرتے سر ہلانے لگی۔۔۔

شرطِ یاد ہے نامیرے بچے کو "۔۔۔ اس کے کندھے پر اپنے لب رکھتے وہ بولا تو حور خود میں سمٹ کر رہ گئی۔۔۔ "!! "جی یاد ہے"

وہ بولا تو حور مسکرا کر بولی.. " I پڑھو"

"I"

"Love اب پڑھو"

"Love"

حور کی بتیسی باہر تھی کہ وہ سیکھ رہی ہے وہ بھی انگلش میں سلام کرنا

"you پڑھو"

وہ خوشی سے ہنس کر بولی

"You"

اب ان تینوں کو جوڑ کر بتائو "۔۔۔"

اسکی گردن پر تھوڑی رکھ کر وہ بولا تو حور سر ہلا کر بولی۔۔۔

"I Love You"

"i love u sa'eer ہائے یہ تو بہت آسان ہے سلام کرنا"

"I Love you too"

سعیر نے مسکراتے اس کے کان میں سرگوشی سے کہا۔۔۔ حور مسکرا دی کہ اس نے جواب دیا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کہوں آپ کی طرح "؟ اس کے i love you too کہے تو میں اسے i love you تو کیا سیراب مجھے کیوں؟"  
انتہائی عقلمند سوال پر سیر نے گھور کر اس کے چہرے کو دیکھا جو اسے خوش ہو رہی تھی جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔  
میں اس کی زبان گدی سے کاٹ دوں اگر تمہیں کوئی ایسا بولے!! جھٹکے سے اسے اپنی جانب موڑ کر وہ غصے سے اس کے منہ پر دھاڑا۔

حور گھبرائی سی سہم گئی اس کی دھاڑ پر۔۔۔

اور تمہیں صرف مجھ سے میری سیکھائی گئی انگلش میں بات کرنی ہے اگر کسی اور سے ایک لفظ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیکر سرد آواز میں وارن کر رہا تھا اور حور خاموش سے سن رہی تھی۔

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔ اس کی بات ختم ہوتے حور نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور دور ہو کر بیٹھتے بولی "ایسے کوئی بات کرتا ہے اپنی بیوی سے اور یہ کس طرح بے رحم ہو کر کسی کی زبان کاٹنے کا کہہ رہے ہیں سلام کرنے میں کیا حرج ہے،، ہم مسلمان ہیں ہمارا فرض ہے سلام کرنا اور جواب دینا۔۔ وہ اپنے نادیکھنے کا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی اور بغیر ہلکائے اپنے اندر کا غصہ نکالنے لگی۔

ابکی بار سیر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا یہ پہلی کلاس کا ہی اثر ہے؟ اس نے برواچکا کر پوچھا تو وہ بے ساختہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

یہ کیا کر دیا اپنے پائوں پر ہی کلہاڑی مار دی دی۔

سوری آپ میرے ٹیچر ہیں مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے۔۔ اسے معلوم تھا اپنی غلطی جلدی تسلیم کرتے ہوئے وہ سیر کو اچھی لگتی ہے جس کا اس نے کئی بار اظہار بھی کیا تھا۔

تبھی وہ پورا فائدہ اٹھانے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں ایک بر انسان ٹیچر نہیں بن سکتا!! یہ بات تو اسکے دل کو لگی تھی پر وہ اس وقت اسے حور کے برا کہنے پر طنز کر رہا تھا۔

اور فرض تمہارے اسکے علاوہ بہت سے ہیں ان پر بحث نہیں کر رہی؟۔۔۔ سعیر نے اسکے گود سے کشن اٹھا کر بیڈ سے نیچے پھینکا اور اسکے بازو سے پکڑ کر اچانک کھنچا کہ وہ سیدھا اسکے سینے سے لگی۔۔۔ اور اسکے بہانے سے بنائے گئے فاصلے کو پھر سے مٹالیا۔۔۔

یہ سچ ہے ڈارلنگ اگر تمہاری طرف کسی نے دیکھا یا تم سے بات بھی کی تو اسکا اس سے بھی برا حال کروں گا کہ تم جسکا سوچ بھی نہیں سکتی میرا بچہ۔۔۔۔۔ اسے اپنے حصار میں لیکر کے وہ شدت جنونیت سے بول رہا تھا اور حور العین اسکے کندھے پر سر رکھے خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔

س۔۔۔ سعیر آپ کیسی س۔۔۔ سزا دیتے ہیں؟ اسکی شیو پر ہاتھ رکھتے حور بھرائی آواز میں پوچھنے لگی۔ کچھ دیر پہلے کا لفظ اسکے دل میں خنجر کی طرح گھونپ گیا تھا۔

!! سعیر نے اسکے چہرے کو دیکھا جو خوف سے پیلا تھا اور آنکھوں میں کچھ اچھا سننے کی امید۔۔۔

ہاتھ سے مارتا ہوں۔۔۔ وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی صاف کہہ دیا کہ وہ ہاتھ سے ہی تو مارتا تھا کاٹ کر۔۔۔

حور کے چہرے پر واپس اپنا گلابی رنگ چھا گیا اور اسنے گہرا سانس خارج کیا۔

تیخ مارتے ہیں۔۔۔؟ سعیر سمجھ گیا وہ ہاتھ سے مار پیٹ کا کہہ رہی تھی۔۔۔

کبھی کبھی۔۔۔ ہاں وہ کبھی کبھی موڈ ہوتا تو تیخ بھی مارتا تھا۔

حور ہنس پڑی۔۔۔

ایسے۔۔۔؟ اسنے تیخ بنا کر سعیر کے گال پر رکھا۔

سعیر مسکرا دیا اسکے بچکانہ حرکت پر۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا اسکا پنج ایسے ہوتا ہوگا جو ناک منہ سے خون نکال دیتا تھا ایک وار پر۔۔۔  
 ہم بے بس ایسا ہی کچھ ہے۔۔۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیکر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا۔  
 حور مسکرا دی۔۔

سعیر شب بخیر کا کیا کہتے ہیں انگلش میں "؟ وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں پر انگلی پھیرتے بولی"  
 سعیر کے لب مسکرائے۔۔

"will you kiss me"?

اسنے مسکراہٹ دباتے کہا۔۔  
 حور ہونک بن کر رہ گئی۔۔

پہلے پر نور تو گڈنائیٹ کہتی تھی۔۔۔ اسنے سراٹھا کرنا سمجھی سے کہا۔

ٹھیک کہا اسنے میرا بچہ،، سعیر نے اسکے بال چہرے سے ہٹاتے مزید کہا اور حور غور سے سننے لگی۔

!! جس طرح تم اپنے بابا کو بابا کہتی تھی اور داد کو بھائی اسی طرح انگلش کے بھی کچھ رولز ہیں

میں تمہارا شوہر ہوں تو میرا مقام الگ ہے تم مجھے سونے سے پہلے یہی کہو گی جو میں نے بتایا ہے اور اگر تمہیں کسی بھی

میرے علاوہ فرد کو کہنا ہے تو اسے تم گڈنائیٹ کہو گی۔۔۔ اب کی بار سعیر کو خود پر ہنسی آرہی تھی۔۔

اگر کوئی اسے سن لیتا تو یقین کرتا اسکے اس روپ پر۔۔

اچھا تو یہ انگلش گرامر ہے؟ نور پہلے بہت پریشان ہوتی تھی اور پاپا اسے سمجھاتے تھے انگلش گرامر۔۔۔ اسے یاد تھا

کہ نور کہتی تھی کسے کیا بولوں ہر کسی کا الگ لفظ ہے کون سا یاد کروں۔۔۔

یس میرا بچہ یہ تمہارے سعیر مطلب کہ انگلش کی گرامر ہے۔۔۔ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تو حور نے سمجھتے

سر ہلایا۔۔

اور۔۔۔؟؟ اسنے دوسرا لفظ بوجھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بس آج کی کلاس کیلئے یہی ٹھیک ہیں دوسری پھر پرسوں "۔۔۔"

کیوں پرسوں کیوں؟ کل رات کو کیوں نہیں؟ "۔۔۔ اپنے چہرے سے بال کان کے پیچھے کرتے وہ ناک چڑھا کر ایک رات کے گیپ پر بولی

!! مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے پھر لیٹ رات کو واپسی ہوگی اسلئے پرسوں ٹھیک رہے گا۔"

انگوٹھا اسکے نچلے لب پر پھیرتے وہ گھمبیر آواز میں بولا تو حور کو اسکی حرکت پر خطرے کی گھنٹیاں کانوں میں بجتی سنائیں دی۔۔ وہ ایک دم اسکے حصار سے نکل کر اپنی جگہ پر آئی اور ہاتھوں سے تکیہ درست کرتے اس پر لیٹ گئی۔۔

سعیر تو صرف اچانک اسکے رد عمل کو دیکھتا رہا۔۔۔

میں انتظار کروں گی رات کو!! وہ کروٹ بدل کر بولی۔۔

سعیر نے اسکی پشت کو دیکھا۔۔

نہیں سو جانا میں کافی لیٹ ہو جائوں گا "۔۔۔ اسکی کمر میں بازو ڈالتے وہ بولا اور اسے آہستہ سے کھینچ کر اپنے حصار میں واپس لے لیا۔۔۔

حور اپنی گردن پر اسکی سانسیں محسوس کرتی خود میں سمٹ گئی۔۔۔

"will you kiss me"

اپنے تحت اسنے شب بخیر بولا تھا اور آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

سعیر کا دل چاہا تہقہ لگائے۔۔

"Sure"

سعیر نے بھاری لہجے میں کہتے اسکا رخ اپنی طرف کیا اور حور نے آنکھیں کھولی کہ اسکا جواب یہ ہے۔۔۔۔

اسکا جواب۔۔۔۔۔ "اسکے الفاظ اسکے حلق میں دب گئے جب وہ اس پر جھک آیا اور حور اپنے لبوں پر اسکے نرم گرم

لب محسوس کرتے سانسیں لینا بھول گئی۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر نے اپنا شدت بھرا لمس اسکے لبوں پر چھوڑتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا اور دوسرا بازو اسکی نازک کمر میں ڈال دیا۔۔۔

ہاں اسکا جواب یہی ہے "۔۔!! آہستگی سے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے وہ اسکے کان میں سرگوشی سے " بولا لبوں سے اسکی کان کی لو کو چوم لیا۔۔۔

اور حور سر ہلاتے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔

سعیر اسکی بگڑی حالت کو دیکھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے چھپا لیا۔۔۔۔

اور حور کسی قسم کی مزاحمت کیے بغیر اسکے سینے میں اپنا پتہ چہرا چھپا گئی۔۔۔

کمرے میں فسوں خیز خاموشی میں حور کی دل کی دھڑکنے بلند تھی۔۔۔

اور سعیر اپنی جسارت پر اسکا نارمل ری ایکشن دیکھتے مسکرا رہا تھا

لائٹ آف کرتے دونوں پر کمفرٹ ڈال کر اسنے آنکھیں موند لیں۔۔۔

البتہ حور کے بالوں میں اسکی گردش کرتی انگلیاں ابھی بھی جاری تھی۔۔۔

اور حور پہلی بار سب کچھ بھلائے اسکے سینے میں منہ چھائے اسکی خوشبو اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔۔۔

سعیر ا۔۔ اگر میں اس شب بخیر کے بجائے وہ والا شب بخیر بولوں تو گناہ تو نہیں ملے گا نا۔۔ نا؟"۔۔۔ کچھ دیر بعد "

خاموشی میں حور کی آواز گونجی۔۔۔

سعیر نے آواز پر اپنی موندیں آنکھیں کھولی۔۔۔

گناہ تو ملے گا میرا بچہ میں تمہارا شوہر ہوں اور تمہیں مینے بتایا نا کہ شوہر کو صرف یہ والا شب بخیر کہتے ہیں "۔۔۔۔ اور "

حور ناچار سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی۔۔۔

یہ جملہ اسے کافی بھاری لگ رہا تھا۔۔۔

پر کیا کرتی انگلش بھی تو سیکھنی تھی۔۔۔

کاش وہ آج کی کلاس کا کہتی ہی نہ یا شب بخیر کا ہی نہ پوچھتی۔۔۔  
تو اتنی بڑی واردات تو نہ ہوتی۔۔۔

\*-----\*

سورج جب انگڑائی لیکر کر بیدار ہوا تو اندھیرے کو لپیٹ کر ہر سو اپنی سنہری صبح کی روشنی پھیل دی۔۔۔  
اور ہوا کے ساتھ ملکر کر شرارت کرتے روم کی کھڑکیوں سے سفید پردوں کے ہوا میں لہراتے ہی وہ اپنی روشنی ان  
دونوں سوئے ہوئے وجود کے پرسکون چہرے پر ڈالنے لگا۔۔۔  
اور پھر سعیر کو اپنی آنکھیں جھپکتے دیکھ کر چھپ جاتا سفید پردوں کی اوٹ میں۔۔۔۔  
جیسے اس کا مقصد ہی سعیر کو بیدار کرنا تھا اور وہ مقصد پورا ہو گیا تھا۔۔۔۔  
سعیر نے اپنی پوری آنکھیں کھولی اور اپنے ماتھے پر بکھرے شہر رنگ بالوں کو ایک ہاتھ کی مدد سے پیچھے کرنے لگا۔۔  
اور اپنے منہ اور داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔۔۔  
پھر اسکی نظریں اپنے سینے پر سر رکھے پڑی اپنی عین پر پڑی تو وہ مسکرا دیا۔۔۔  
اسکے ایک ہاتھ نے اس کا لرد بوجھا ہوا تھا اور دوسرا اسکے گرد تھا۔۔۔  
یہ کچھ دن سے اسکی سونے کے طریقے ایجاد ہوئے تھے جیسے رات کو سونے کے بعد اسکی خبر لیتی تھی کالر پکڑ کر یا شرٹ  
دبوج کے بھاگ جانے کے ڈر سے اسے پکڑے رکھتی تھی۔۔۔  
سعیر نے آہستہ سے اسکے بکھرے بالوں کو سمیٹا اور ایک طرف کیا کہ سورج کی کرنوں نے حور کو سوتے دیکھ کر پھر سے  
شرارت کی سعیر نے گھور کھڑکی کو غصے سے دیکھا۔۔۔  
جیسے اس کرنوں سے بھی لڑ پڑے گا۔۔۔  
وہ حور کو آہستہ سے نیکے پر ڈال کر اٹھا اور کھڑکیاں بند کرتے ان کا قصہ ہی ختم کرتے پردے برابر کر دئے۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور واپس مڑ کے اپنے جہازی سائیز بیڈ پر آیا جہاں سفید بیڈ اور کمفرٹر میں سفید تکیے پر سر رکھے وہ معصومیت چہرے پر سجائے سو رہی تھی۔۔۔

اسکے گلابی گالوں پر گھنی نوکدار پلکیں سایہ فگن تھیں۔۔

اور کالے بال آبشار کی طرح بکھرے پڑے تھے۔۔۔

سعیر نے جھک کر اسکی آنکھوں پر پھونک ماری تو وہ مسکرا دی۔۔۔

اسے مسکراتے دیکھ کر سعیر بھی مسکرا دیا۔۔

صبح ہو گئی میرا بچہ۔۔۔۔۔ اس کے رخسار کی نرم مہٹ کو انگلیوں کے پوروں پر محسوس کرتے وہ بولا تو حور کسمائی۔۔۔

پرا بھی مجھے سونا ہے سعیر پلیز۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ دور کرتے وہ اور پھر آنکھیں موند گئی۔

سعیر نے جھک کر اسکی شفاف گردن پر لب رکھے حور سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔

اگر تم سو گئی تو مجھے سے گلامت کرنا۔۔۔۔۔ اسکی ٹھوڑی پر موجود تل پر لب رکھتے کہا تو وہ ایک دم آنکھیں کھول گئی۔۔۔

پر میں تو جاگ گئی ہوں۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھی اور سعیر مسکراتا دور ہوا۔۔۔۔۔

گڈ میرا بچہ اب اترو جلدی نیچے۔۔۔۔۔ ہاتھ سے پکڑ کر اسے نیچے اتارا تو وہ منہ بنا کر کرپاؤں پٹختی اسکے ساتھ ہاتھروم۔

میں آئی۔۔۔

اور سعیر نے اسکی حرکت پر مسکراہٹ روکتے ہوئے برش اسکے ہاتھ میں پکڑا یا۔۔۔

حور برش نیچے پھینک کر اسکے بازو پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

مجھے بہت نیند آرہی ہے سعیر پلیز سونے دیں۔۔۔۔۔ وہ لاڈ سے بولی۔۔۔

تو سعیر نے پہلے نیچے پڑے برش اور پھر اسے دیکھا۔۔۔

جو کسی ضدی بچی کی طرح اسکے ساتھ لگی سو رہی تھی کھڑے کھڑے۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اس کا بھی علاج ہے تمہارے شوہر کے پاس ڈارلنگ۔۔۔ سعیر نے کہتے ہی شاور چالو کر دیا اور اگلے پل سوئی ہوئی "حور کی چیخیں تھیں اور سعیر کا تہقہہ۔۔۔

وہ اسکی کمر کے پیچھے اسکے دونوں ہاتھ باندھ کر شاور کے نیچے کھڑا تھا اور حور صبح صبح ٹھنڈے پانی سے بچنے کیلئے کوئی اور راستہ نا دیکھ کر اپنا چہرہ اسکی شرٹ میں چھپا گئی۔۔۔

اب سونا ہے میرے بچے کو۔۔۔ وہ جھک کر بولا تو حور نے جلدی سے نفی کی۔۔۔

پلیز سعیر۔۔۔ اسکے کپکپاہٹ بھری آواز پر شاور واپس بند کر دیا۔ اور مسکراتے اسکے گرد تولیہ ڈال دیا۔۔۔

حور اپنے ہاتھوں کو آزاد ہوتے دیکھ کر جلدی سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی اور دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

چلو پکڑو اسے۔۔۔ سعیر نے دوسرا برش اسکے سامنے کیا تو حور منہ پھولا کر ایک ہاتھ سے تولیے کو پکڑے دوسرے سے برش کرنے لگی وہ بھی غصے میں۔۔۔

تم سیدھے طریقے سے چلنے والی ہی نہیں ہو میرا بچہ۔۔۔ پیسٹ کا قطرہ اسکی ناک سے لگا کر وہ مسکرا کر بولا تو حور نے غصے سے منہ پھیرا۔۔۔

مت کریں سعیر۔۔۔ وہ اسے باز رہنے کا کہنے لگی۔۔۔

اور سعیر اسکے غصے کی پروہ کیے بغیر اسے بازو سے پکڑ کر مرر کے سامنے کیا اور اسکا منہ واش کروانے لگا۔۔۔

حور ہر کام غصے سے کر رہی تھی۔۔۔

ویٹ میں ڈریس لیکر آتا ہوں۔۔۔

وہ اسے کھڑا کر کے خود باہر چلا گیا اور پھر واپس آکر اسے ڈریس تھما کر ہاتھ روم کا دروازہ بند کر کے خود باہر آکر اپنا ڈریس

نکلنے لگا۔۔۔

اسے جگانے کے چکر میں وہ خود بری طرح بھیگ چکا تھا۔۔۔

کچھ دیر میں وہ پھولے پھولے منہ کے ساتھ باہر نکلی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

سیر شرٹ کے بٹن بند کرتا مسکرایا۔۔۔

\*-----\*

سارا دن اسنے روتے سوچتے گزارا کہ کیا کرے اگر ہاں کرتی تو داد کا چہرہ اسانے آجاتا اگرنا کرتی تو کمال صاحب کا۔۔۔

وہ ایک دن میں تھک ہار بیمار بن کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسکا دل کر رہا تھا یہاں سے چپ چاپ بھاگ جائے کہیں دور بہت دور سب سے۔۔۔

یا حور کے پاس جائے اسکے ساتھ لگ کر اپنا حال کہہ دے۔۔۔

روئے چنچے اپنا دل۔ ہلکا کرے۔۔۔

پر وہاں جانے کا سوچتی تو نظروں کے سامنے گرے آنکھوں والا وہ لڑکا گھوم جاتا اور وہ کانپ کر رہ جاتی۔۔۔

وہ صرف حور کیلئے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ورنہ اسکا ارادہ برہان کو سب کچھ بتانے کا تھا۔۔۔

سورج کی روشنی مجھ کر اندھیرے میں تبدیل ہو گئی تھی۔۔۔

اور اس اندھیرے کے چھاتے ہی اس لگ رہا تھا اسکے اندر بھی سب کچھ ختم ہو رہا ہے وہ بالکل تنہا گھٹن میں آگئی ہے۔۔۔

پیٹا کچھ کھالے نور ورنہ تمہاری اس حالت سے مجھ جیسی بوڑھی بی کو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ بی اندر داخل ہوتے ٹرے

اسکے سامنے رکھتے بولی۔۔۔

نور نے دوپٹے سے آنسوؤں پونچھ کر انہیں دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بی مجھ جیسی ڈھیٹ لڑکی کو جسے یہ معلوم نہیں اسکی زندگی کا مقصد کیا ہے وہ کیوں جی رہی ہے؟ وہ کیا چاہتی

ہے؟ کچھ بھی تو نہیں جانتی میں بی اپنے بارے میں۔۔۔ وہ انکے گود میں سر رکھ کر رو پڑی۔۔۔

بی میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا رات گزر گئی دن گذر گیا پر میں خود کو سمجھ ناپائی کہ میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔ بی

کا آنسو پھنسل کر اسکے گھنے کالے بالوں میں جذب ہو گیا اور وہ اسے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

[illegible]

پتا نہیں وہ میری بچی کس حال میں ہے،، اس بچی کی زندگی میں صرف درد تکلیفیں ہی ہیں اللہ خوشیاں نصیب کرے " اسے اپنی امان میں رکھے اس لڑکے کے پاس پتا نہیں کیسے میری معصوم بچی رہ رہی ہوگی "۔۔۔

نور بیٹا بس تم ہاں کر دو میں اور کچھ برداشت نہیں کر سکتی "۔۔۔ اپنا چہرہ صاف کرتے بی کہنے لگی اور نور کے ماتھے پر " بوسہ دیا جو خود رو رہی تھی۔۔۔

بی حور خوش ہے میں گئی تھی اور اس دن ہم نے بات بھی کی تھی اس نے کہا پریشان ناہوں سیر عالم اسے بہت خوش رکھ رہا " ہے کوئی تکلیف نہیں دیتا "۔۔۔ نور اٹھ بیٹھی اور بی کو بتانے لگی تو بی نے اللہ تعالیٰ کے لاکھ لاکھ شکر ادا کیے۔۔۔

بس میرا بچہ اللہ نے اس بچے کا دل بہت نیک بنایا ہوگا،، اسے عام مردوں جیسا نہیں بنایا تبھی وہ اسے خوش رکھ رہا ہے " اللہ دونوں کو دھیر ساری خوشیاں نصیب کرے

چل اٹھ اور فریش ہو جا۔۔۔ بی نے اسے اٹھایا اور نور مرے مرے قدم اٹھاتی باتھ روم میں بند ہو گئی۔۔۔" اور کچھ دیر بعد فریش ہو کر آئی تو بی وہاں موجود سنگل صوفے اور ٹیبل پر اسکے لئے کھانا لگا چکی تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اور چند نوالے زہر سمجھ کر نگلنے لگی۔۔۔

اچانک دروازے پر بیل ہوئی تو بی اسے کھانے کا اشارہ دیتی خود دوپٹہ ٹھیک کر کے داخلی دروازے پر آئی اور کھولا تو سامنے ہی داد اور ایک ملازم نکاح کا سرخ جوڑا اور زبورات لیے کھڑے تھے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آؤ داد بچے اندر آؤ۔۔۔ وہ ان کیلئے پورا دروازہ وا کرتی مسکرا کر شفقت سے بولی توداد مسکراتا اندر آگیا اور پیچھے وہ ملازم بھی اندر آئے۔۔

یہ دلہن کا جوڑا اور جیولری کچھ سامان ہے، داد نے وہ سب لائونج میں ٹیبل پر رکھتے کہا۔۔

امی نے کہا ہے کہ نور تیار ہو جائے تو آپ کے ساتھ علوی ولا چلے نکاح وہاں ہوگا، آپ پلینز نور سے بولیں گے جلد کرے۔۔

داد نے سب کچھ قسمت پر چھوڑ دیا تھا وہ زور زبردستی نہیں کر سکتا تھا وہ بھی اپنے باپ بھائی ماں سے۔۔

اپنی محبت کے خاطر مطلبی ہو کر سب کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا تبھی سب کچھ اپنی محبت پر چھوڑ دیا تھا کہ اگر نور سے اسکی!! محبت سچی ہوگی تو وہ اسکی بنے گی نہیں تو زمین آسمان ایک کر دے کیا ہوگا!! ہوگا تو وہی جو اس رب کو منظور ہوگا

ہاں ہاں بیٹے تم بیٹھو میں یہ لے جاتی ہوں۔۔۔ بی وہاں سے جوڑا اور جیولری اٹھا کر لے جاتے بولی توداد سر ہلا کر بیٹھ گیا۔

شیر خان تم جانو میں نور اور بی کو لیکر آجائوں گا۔۔۔ شیر خان سر ہلا کر جو حکم کہتے چلا گیا۔۔

شیر نے محسوس کیا تھا اسکا چلبلا دوست کافی اداس تھا مگر جھایا ہوا تھا ورنہ اس موقع پر وہ خاموش رہتا یہ ہو سکتا تھا۔۔

علوی ہاؤس کی رونق تھا وہ، اسکے ہوتے ہوئے لگتا کہ جیسے گھر ہے ورنہ شیر خان کا خود دل چاہتا وہ یہاں سے چلا جائے یہ توداد کی یاری تھی جو اسے قید کیے بیٹھی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا بہت بار کہ داد نور العین سے محبت کرتا ہے اور نور برہان کا رشتہ نہیں ہونا چاہیے پر وہ نوکر تھا کیا کر سکتا تھا خاموش تھا تماشا ئی دیکھ رہا تھا اپنے یار کا تماشا۔۔۔

پتا نہیں کس احساس کے تحت داد نے مڑ کر نور العین کے روم کی طرف دیکھا اور اسکے اچانک دیکھنے پر گلابی آنچل لہرا کر اندر چھپ گیا۔۔۔

اسکے لبوں پر خود بے خود مسکراہٹ آگئی۔۔۔

مان لو اب محبت اپنا آپ منوا کر ہی رہتی ہے بونی۔۔۔ وہ صرف بڑبڑا کر فروٹس کی ٹوکریوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آج صرف نکاح تھا اور رخصتی اور ولیمہ کمال صاحب بڑے پیمانے پر رکھنا چاہتا تھا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے بزنس ٹائیکون کمال علوی کے بیٹے ایس پی برہان کی شادی ہے۔۔۔

مجھ سے کہتے داد میں بنالیتی ہوں چاہے بیٹا۔۔۔ کچن میں داخل ہوتی بی داد کو چائے کیلئے پانی رکھتے دیکھ کر بولی۔۔۔

جی بنادیں بہت طلب ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر پیچھے ہوا۔

بی کاٹن کے سوٹ میں ملبوس تھی جو انہوں نے ابھی زیب تن کیا تھا۔۔۔

داد انہیں مسکرا کر دیکھتا باہر آگیا۔۔۔

اور بی مسکراتی چائے کا پانی رکھنے لگی۔۔۔

کچھ دیر میں بی اسے چائے ٹیبل پر رکھ کر نور کی پکار پر اندر روم میں چلی گئی۔۔۔

داد بیٹا ذرا اندر آؤ اور اوپر الماری پر رکھے اس بیگ کو اتار کر دو۔۔۔ بی باہر نکل کر داد کو بلانے لگی تو الماری کے پاس " سرخ لہنگے میں زیوروں سے سچی کھڑی نور گھبرا کر بی کی پشت کو دیکھنے لگی۔۔۔

کتنی مشکل سے سب کچھ بھلا کر وہ تیار ہوئی تھی اپنی زندگی کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی کہ پھر وہ سامنے آنے والا تھا

--

ب۔ بی مجھے ضرورت نہیں۔۔۔ وہ کافی ہمت جمع کر کے بولی کہ دروازے سے بلیک پیٹ اور وائٹ شرٹ میں اپنے "

لمبے چوڑے جسم کے ساتھ داد اندر داخل ہوا اور جب نظریں سامنے اٹھی تو وہ بھی کچھ دیر ساکت پڑ گیا۔۔۔

ڈیپ سرخ رنگ کے لہنگے میں بھاری دوپٹہ سر پر سجائے مانگ ٹیکا اور نتھ میں وہ داد کی دھڑکنیں ساکت کر گئی تھی۔۔۔

اسکی نظریں گھبرا کر اسکے سرخ کانپتے لبوں سے ٹکراتی رخ موڑ گئی۔۔۔

اور وہ آگے بڑھ کر اسکے کچھ فاصلے پر الماری اے وہ سوٹ کیس اتارنے لگا۔۔۔

نور کچھ جھجک کر دور ہوئی تو اسکی چوڑیوں کی کھنک پر دونوں کی دھڑکنیں میں شور مچ گیا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مم۔۔ میں کر لوں گی۔۔۔ اسے سوٹ کیس بیڈ پر رکھتے دیکھ کر نور آگے بڑھی اور بولی مطلب صرف اسے یہاں سے نکالنے کا تھا۔۔

میں جانتا ہوں تم سب کر سکتی ہو۔۔۔ داد پلٹ کر سرخ۔ آنکھوں سے غصے سے بولا اور بغیر بی کی طرف دیکھے باہر نکل گیا۔۔

اے اسے کیا ہوا تم دوپٹہ نکالو میں دیکھتی ہوں۔ بی نور کو کہہ کر باہر نکلی۔۔

۔۔۔؟ اسے لائونج میں کھڑا دیکھ کر بی پریشان سی پوچھنے لگی۔۔ "کیا ہوا داد بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری"

جی بی آپ پریشان نا ہو میں ٹھیک ہو یہ صرف اسلئے کہا کیوں کہ یہ میری بونی نہیں لگ رہی یہ بالکل بدل گئی ہے دلہن"

بن کر میں سوچا تھوڑا سا غصہ ہی دلا دوں اسے۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ مسکرایا تو بی بھی ہنس پڑی۔۔۔

بدل تو گئی ہے بالکل چاند جسی لگ رہی ہے۔۔۔ بی محبت پاش نظروں سے روم کے دروازے کو دیکھتے بولی۔۔۔

شاید چاند سے بھی خوبصورت "داد کے دل سے آواز آئی تو وہ خود کو جھڑک کر رہ گیا۔۔"

بی چلیں امی کی کالز آرہی ہیں۔۔۔ اپنے بچتے موبائل پر امی دیکھ کر وہ بولا تو نرگس بی سر ہلا کر چلی گئی۔۔

اور داد اس سے پہلے ہی باہر کی طرف نکل گیا۔۔

سہارے اپنوں کی محبت کو محسوس کرنے کیلئے نور نے اپنے گرد اپنی ماں کا دوپٹہ اوڑھ لیا تھا اور بی کے ساتھ آہستہ آہستہ

قدم اٹھاتی باہر آنے لگی۔۔۔

آنسو اسکی آنکھوں سے تیز بارش کی بوندوں کی طرح گالوں پر گر رہے تھے۔۔۔

اور وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

داد اسکی جانب دیکھے بغیر دواڑہ کھولے کھڑا تھا۔۔۔

اور وہ اپنا الہنگا سمیٹ کر اندر بیٹھ گئی ساتھ بی بھی بیٹھی۔۔

داد نے ایک گہرا سانس بھر کر خود کو ریلیکس کیا اور ڈور لاک کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔۔

پر براہِ واس فرنٹ مرر کا جس پردیکھتی چاند سی صورت پر اسکی نظریں بھٹک بھٹک کر جا رہی تھی۔۔۔  
اور وہ انتہائی ضبط سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا کہ خدا نخواستہ اسکی حالت ایسی تھی ایکسیڈنٹ نا ہو جائے۔۔۔  
اور نور اسکی دلی حالت سے بے خبر نا تھی پر پھر بھی ضبط کرتے وہ اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کرتے اپنے ہاتھوں کی  
لکیروں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلتی سچی سنوری نور کو آسیہ بیگم اور باقی کی عورتوں کے بیچ چلتی اپنے روم میں آ کر بیٹھ پر بیٹھی۔۔

ماشاء اللہ چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے۔۔ ایک عورت نے اسکی ٹھوڑی سے سراونچا کرتے ایک خاندان کی عورت نے کہا تو وہاں موجود دوسری عورتوں نے بھی تائید کی۔۔

ماں پر گئی ہیں سنا تھا بہت خوبصورت تھی۔۔۔ یہ فوسرافقرہ تھا جس پر آسیہ بیگم کے ماتھے پر تیور آ گئے۔"

ہٹو ذرا نظر اتارنے دو مجھے۔۔۔ سامنے بیٹھی عورت سے کہتی آسیہ بیگم نور کی نظر اتارنے لگی اور نور خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔



کہاں ہو برہان"۔؟؟ ڈرائنگ روم سے باہر آکر کمال صاحب دبے ہوئے غصے میں بولے۔

دوسری طرف برہان نے کمال صاحب کی غصے والی آواز پر اپنا ماتھا مسلہ۔

آرہا ہوں ابو کچھ لیٹ ہو گیا معذرت پر ابلمز تھی کچھ۔۔۔ بس اب آرہا ہوں۔۔۔ اسنے بالوں میں انگلیاں پھنساتے کہا۔

سب انتظار کر رہے ہیں جلد پینچو۔" کمال صاحب نے کہہ کر اپنا موبائل جیب میں رکھا اور پاس کھڑے داد کو دیکھا

اور اسے ڈرائنگ روم میں چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور پھر جو انتظار کرنے لگے برہان کا وہ انتظار ہی رہا۔۔۔

کافی دیر ہو گئی اب تو لوگ اکتا کر کچھ چٹ پٹے سننے کیلئے کمال صاحب کو کھر وچنے لگے تھے۔۔۔

بظاہر تو وہ مسکرا رہے تھے پر اندر طوفان چل رہا تھا۔

اور دل کر رہا تھا وہ ابھی آئے تو کھینچ کر دو لگائے اسے۔۔۔

کمال صاحب کس کا نکاح کروانا ہے بھئی جلدی کرو مجھے دوسری جگہ بھی جانا ہے۔" قاضی صاحب آخر کار بولے۔۔۔

بس قاضی صاحب پہنچنے ہی والا ہو گا ضرور کسی پر اہلم میں پھنس گیا ہو گا ورنہ وہ آفس سے کب کا نکل چکا ہے۔۔۔"

انہوں نے تسلی دیکر کال ملائی پر دھچکہ تو انہیں تب لگا جب اسکا موبائل سوئچ آف بتا رہا تھا۔۔۔

داد نے کچھ گھبرا کر اپنے باپ کی پھیکلی پڑتی رنگت کو دیکھا جو اسکیوز کرتے وہاں سے بھر باہر نکل گئے تھے۔۔۔

پیچھے وہ بھی آیا۔

کیا ہوا اب سب ٹھیک ہے " انہیں بار بار موبائل کان سے لگائے دیکھ کر وہ بولا تو کمال صاحب نے اسے دیکھا۔ " موبائل آف کر دیا ہے اسنے اچھا بدلہ لیا ہے برہان نے مجھے بے عزت کر کے "۔۔ وہ غصے سے موبائل سامنے کرتے " بولے تو داد نے حیرت سے سنا۔

بھائی ایسا کیسے کر سکتے ہیں "۔؟ وہ بڑبڑاپا۔ " Urdu Novel Book

جاؤ تم گاڑی نکالو اور اسکے بنگلے اور آفس میں دیکھ آؤ اور اگر ملے تو کہنا اگر آج تم نہیں آئے تو اپنے باپ کا مراہو امنہ " دیکھو گے جلدی جاؤ جب تک میں یہاں سنبھالتا ہوں "۔۔ انکے کہنے پر داد نے سر ہلا کر باہر کی طرف دوڑ لگائی۔

اور پھر وقت گذرتا گیا اور چہ میگوئیاں بڑھتی گئی کہ کمال صاحب کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ابھی وہ کچھ منہ سے نکالتے کہ باہر قدموں کی آواز آئی۔۔

تو وہ ایک بار پھر انہیں چہ میگوئیاں کرتے چھوڑ کر باہر آئے اور داد کے آس پاس برہان کو دیکھنے لگے جس پر داد نے سر نفی میں ہلا کر شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔

کمال صاحب اسکے سرفنی میں ہلانے پر سکتے میں آگئے۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہوا ہے آسیہ ابھی تک نکاح نہیں ہو رہا کافی دیر ہو گئی ہے بھئی بچی کو بھی آئے ہوئے؟ آسیہ بیگم کے روم میں داخل ہوتے خاندان کی ایک عورت بولی اور باقی کچھ نے بھی ایک دوسرے سے کان میں کچھ کہتے ہاں میں ہاں ملائی۔ انہوں نے نکاح میں کچھ اپنوں کو بھی انوائٹ کیا تھا جو کافی سویر پہنچ گئی تھی جو کب سے دلہن کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی پر دلہے کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔

نور کا دل بے ساختہ دھڑکا تو اس نے پاس بیٹھی ہوئی نرگھس بی کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔  
بی پریشان سی اسکے ٹھنڈے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے آسیہ بیگم کا چہرہ دیکھنے لگی جو نظریں ملانے سے کترار ہی تھی۔  
ہو جائے گا بھئی تم لوگوں کو اتنی جلد بازی کس کی ہے برہان کچھ مسائل کی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہے بس اسکے ابونے کال کی ہے پہنچنے والا ہے۔۔۔ آسیہ بیگم نخوت سے کہہ کر نور کے پاس بیٹھی اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔  
سدا خوش رہو میری جان تم نے ہاں کر کے ہمارے سرمان سے اٹھا دیا ہے، دیکھنا برہان تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے گا یہ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں وہ تمہاری ہاں پر اتنا خوش ہوا تھا کہ بتا نہیں سکتی مسکراہٹ تو اسکے چہرے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وہ وہاں موجود خاندان کی عورتوں کو سنانے کیلئے بلند آواز میں بولی۔۔۔

نور کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑکھ کر اسکی گال پر پھنسلے وہ جانتی تھی کہ اسکی ہاں سننے وہ کتنا خوش ہوا ہو گا۔۔۔  
اور یہ بھی ایک بہانا تھا مسائل کا۔۔۔

اصل میں تو وہ اس سے شادی کرنے کا تو خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔  
امی ذرہ باہر آئیں۔۔۔ دروازہ ناک کرتے داد نے باہر کھڑے ہو کر ہی بلایا۔  
سب کے ساتھ ہی نور کی نظریں بھی دروازے کی جانب اٹھی پر وہ باہر کھڑا تھا۔  
اسنے واپس پلکیں گرا لیں۔۔۔

اور اپنے سپید ہاتھوں کو دیکھنے لگی کہ کیا ہونے والا ہے اسکے ساتھ اسکے نصیب میں اور کیا ہو رہا ہے؟  
آسیہ بیگم سب سے مسکراتی اٹھی اور باہر آئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہوا پریشان کیوں ہو داد"۔۔۔ آسینہ بیگم دوپٹہ درست کرتے داد کے پریشان چہرے کو دیکھ کر بولی۔ "ابو روم میں بلارہے ہیں"۔۔۔ وہ کہتا آگے بڑھ گیا پیچھے پیچھے آسینہ بیگم بھی اسکی پشت کو دیکھتی آرہی تھی۔۔۔ "کیا ہوا ہے ابھی تک برہان نہیں آیا کیا"؟ آسینہ بیگم غصے سے روم میں بیٹھے کمال صاحب سے مخاطب ہوئی۔ "نہیں آیا وہ گدھا نمبر بند کر کے بیٹھ گیا ہے باہر سارے لوگوں کے بچے بے عزتی کروادی اس گدھے نے" وہ آسینہ بیگم پر غصے سے دھاڑے۔

ریلیکس رہیں ابو آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔ داد نے آگے بڑھ کر انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو کمال صاحب دونوں ہاتھوں میں سر گرا کر رہ گئے۔۔۔ آسینہ بیگم جیسے سکتے میں آگئی تھی۔۔۔

پر برہان ایسا کیسے کر سکتا ہے باہر اتنے مہمان موجود ہیں وہ ہماری ایسے کیسے بے عزتی کر سکتا ہے، اسنے تو ہمیں کہیں منہ "دیکھانے کے قابل نا چھوڑا اور۔۔۔ اور نور نور العین کا کیا ہو گا وہ بچی تو وہاں بیٹھی ہے انتظار میں کب سے"۔۔۔۔ آسینہ بیگم کا جب سکتا ٹوٹا تو وہ کرب غم سے کہنے لگی۔۔۔

نام مت لو اسکا جان بوجھ کر کرتا ہے وہ مجھے بے عزت، پہلے کہا تھا بزنس پڑھ تو وہ میرے منہ میں تھپڑ مار کر سی ایس ایس کر لیا اور اس پولیس فورس میں آگیا۔۔۔

اور پھر بھی میں خاموش رہا کہ بچا ہے اسکی اپنی زندگی ہے۔۔۔ پر نہیں اس بچے نے تو باپ کے منہ پر اچھی طرح تھوکنا سیکھ لیا تھا، کہا اس میسٹ سے دور رہو پر اسنے کیس بھی اسکا لیا اور پھر اب جب شادی کا کہا تو ہاں کر کے نکاح کے اہم موقع پر موبائل بند کر کے چھپ گیا ہے۔۔۔ مریکوں نہیں گیا میں ایسی اولاد کے ہوتے"۔۔۔ وہ بری طرح شدید غصے میں دھاڑ رہے تھے کہ انہیں کھانسی کا شدید دورا پڑا۔۔۔

آپ کو اتنی جلدی ہاسپٹل سے ڈسچارج نہیں ہو چاہیے تھا ابو"۔۔۔ داد انہیں ریلیکس کرتے بولے تو انہونے گھور کر اسے دیکھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ہاں صحیح کہتے ہو وہیں مر جانا چاہیے تھا مجھے پتا نہیں کیوں زندہ رہ گیا۔۔ شاید یہ دن دیکھنے کیلئے۔۔ اب کیا منہ دیکھواؤں " باہر سب انتظار میں ہیں سب پوچھے گے تو کیا کہوں گا میرا بیٹا چھپ گیا ہے کہیں "۔۔۔ داد کے ہاتھ جھڑکتے ہوئے بولے۔۔

انکے لفظوں میں شدت غم تھا جس پر داد نے ضبط سے لب بھینچ لیے۔۔  
آسیہ بیگم بھی منہ پر دوپٹہ رکھ کر رونے لگی۔۔  
اور داد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کسے سنبھالے آخر برہان گیا تو کہاں۔

بند کرو اپنا یہ نالک سارا کیا دھرا تمہارا ہے۔۔ تم نے اسے اتنا خود غرض بنایا ہے کہ آج اسے ہماری عزت کی کوئی پروہ " نہیں "۔۔۔ کمال صاحب نے غرا کر آسیہ بیگم کو جھڑکا وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگی۔۔  
میںے۔۔۔ "۔۔۔!! ابھی وہ کچھ کہتی کہ کمال صاحب کا موبائل بجنے لگا۔۔ "۔۔۔  
اسے باہر موجود ڈرائنگ روم سے کال آرہی تھی۔۔

انہوں نے ایک نظر داد اور آسیہ بیگم کو دیکھتے کھڑے ہوئے۔۔

چلو، اور تم جاؤ منہ صاف کر کے دلہن کے پاس بیٹھو کچھ دیر ہم قاضی صاحب کے ساتھ آرہے ہیں "۔۔۔۔۔ انہوں نے داد کو اٹھنے کیلئے کہا اور آسیہ بیگم سے بولے۔۔  
کہاں ابو "۔؟ داد نا سمجھی سے پوچھا۔ "۔

میںے کہانا چلو سب سمجھ آ جائے گا "۔۔ انہوں نے غصے سے اس قدر سخت آواز میں کہا کہ داد ایک خاموش نظر آسیہ بیگم پر " ڈال کر انکے پیچھے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔۔

جہاں قاضی صاحب کے ساتھ کچھ کمال صاحب کے دوست اور کچھ خاندان کے لوگ موجود تھے۔۔۔

قاضی صاحب میں اپنے چھوٹے بیٹے داؤد آلف علوی کے ساتھ اپنی بھتیجی کا نکاح کروانہ چاہتا ہوں کیا یہاں کسی کو " اعتراض ہے "۔۔ انہوں نے صوفیہ بیٹھے قاضی صاحب کو مخاطب کرتے پھر اپنے خاندان کے موجود لوگوں سے کہا۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

سب میں کھسر پھسر پھیل گئی۔۔۔ اور داد ساکت سا اپنے نام پر اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔  
 پر کمال صاحب برہان کا نکاح ہونے والا تھا پھر یہ دائود آلف سے کیوں اسنے تو شاید ابھی پڑھائی بھی مکمل نہیں کی ہے "  
 "۔۔ ایک نے آواز اٹھائی تو داد ہوش میں آکر اس آدمی کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔  
 اور وہ آدمی داد کی غصے بھری آنکھوں میں دیکھ کر سٹپٹا گیا۔۔۔  
 نہیں جاوید صاحب میرا بیٹا اپنی تعلیم مکمل کر چکا ہے اور کچھ ہی دنوں میں میرے بزنس کو بھی یہی سنبھالنے والا ہے "  
 "۔۔ کمال صاحب فخر یہ داد کو دیکھتے بولے تو پھر کسی کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔  
 بسم اللہ کریں "۔۔ ایک آدمی نے کہا تو وہ مسکرا کر داد کو اپنے ساتھ لیکر ایک صوفے پر بیٹھے۔۔۔  
 مجھے معلوم ہے تم مجھے خود غرض سمجھ رہے ہو گے پر اس بچی کی زندگی کو دیکھتے مجھے یہ کرنا پڑا دائود "۔۔ انہوں نے آہستہ "   
 پاس بیٹھے داد سے کہا تو دائود نفی میں سر ہلا کر مسکرائے۔۔۔  
 یہ ہونا ہی تھا ابو میری محبت جو سچی تھی "۔۔ وہ صرف دل میں کہہ سکا۔۔۔  
 اور پھر اسکے قبول ہے کہنے کے بعد نکاح نامے پر سائن کرنے کے بعد ہر طرف مبارک باد کا شور مچ گیا۔۔۔  
 مبارک ہو میرے شہزادے "۔۔ کمال صاحب نے داد کو گلے سے بھینچتے کہا تو ہنس پڑا۔۔۔  
 اور پھر اٹھ کر سب کے گلے لگنے لگا۔۔۔  
 کمال صاحب اور قاضی صاحب کچھ گواہوں کے ساتھ دلہن کے روم میں داخل ہوئے تو انہیں داخل ہوتے دیکھ کر  
 سب خاموش ہو گئی۔۔۔  
 نور العین کا دل بے ساختہ دھڑکا۔۔۔۔۔  
 اسکے ہاتھ پاؤں کا پینے لگے اور برہان کے تصور پر ہی اسکا دل زور شور سے نفی کرتا جس پر وہ لب کاٹے ضبط سے بیٹھی تھی  
 ---  
 یہ کیا ہو رہا تھا اور کیوں وہ تو ہمیشہ برہان کو چاہتی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے ہی اپنے جیون ساتھی کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی پھر کیوں اب یہ سب؟۔۔۔  
اسکا دل دوب رہا تھا اور وہ سختی سے مٹھیاں بھیچے سرخ گھونگٹ میں سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔  
نور العین جمال ولد جمال علوی آپکو داندو آلف ولد کمال علوی سے حق مہر تیس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟" لفظ تھے کیا۔۔۔

ہر طرف خاموشی چھا گئی اور برہان علوی کی جگہ داندو آلف کا نام سن کر سب حیران ششدر کھڑی تھی۔۔۔  
زرگھس بی اور آسیہ بیگم کا بھی وہی حال تھا۔۔۔  
انہوں نے بیک وقت کمال صاحب کو دیکھا جنہوں نے انہیں آنکھوں سے نور العین کی جانب اشارہ دلایا جو جالیدار گھونگٹ سے ہی آنکھیں پھاڑے نکاح خواں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
شاک نہیں دھماکہ تھا اسکے سر پر داندو آلف مطلب داد۔۔۔۔۔  
اسے لگا کہ اس سے سننے میں غلطی ہو گئی ہوگی پر نہیں جب دوسری بار بھی وہی لفظ سماعتوں سے ٹکرائے۔۔۔  
آہ۔۔۔ تو مطلب برہان نے نکاح سے انکار کر دیا وہ بھی اتنے نازک وقت میں اور دوسرے بھائی نے موقعہ دیکھ کر فائدہ "اٹھالیا"۔۔۔ اسکی عجیب کیفیت تھی نادکھ غم کی ناخوشی کی نارونے کی۔۔۔

نور العین جمال ولد جمال علوی آپکو داندو آلف ولد کمال علوی سے حق مہر تیس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟  
"اسکی مسلسل خاموشی پر اب نکاح خواں کو شک ہونے لگا کہ شاید لڑکی سے زبردستی کی جا رہی ہے۔۔۔  
نور بیٹا جواب دو"۔۔۔ آسیہ بیگم کی آواز اسکے سماعتوں سے ٹکرا کر اسے ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔۔۔  
اور پھر اسنے ایک شکوہ نکاح نظروں سے کمال صاحب کو دیکھا کہ تایا ابو اپنے تو مجھے کھلونا بنا دیا پہلے ایک بھائی کے نام کر کے پھر اچانک دوسرے سے نکاح کروا کر۔۔۔

پراسکا شکوہ تو اپنی جگہ رہ گیا جب کمال صاحب کی آنکھوں میں التجا اور اپنے کندھے پر آسیہ بیگم کا ہاتھ کا دبانو محسوس کیا



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

قبول ہے۔۔۔ وہ آنکھیں میچ کر سر جھکائے کہہ گئی۔۔۔

"نور العین جمال ولد جمال علوی آپکو داندو آلف ولد کمال علوی سے حق مہر تیس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے"

قبول ہے "دوسری بار پھر تیسری بار جب کہہ کر اسنے اپنے کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کیا تو ہر طرف

مبارک باد ملنے لگی پر وہ توبت بنی اپنے نصیب کے کھیل کود دیکھ رہی تھی۔۔۔

کمال صاحب اسے دعائیں دیکر قاضی صاحب اور دیگر لوگوں کے ساتھ باہر نکل گئے

اور پیچھے وہاں موجود سب عورتیں بھی نور کے اچھے مستقبل کی دعائیں دیکر باہر نکل آئی لائونج میں۔

آسیہ بہن نور العین کا نکاح تو برہان "۔۔۔! نرگھس بی کے لفظ ابھی منہ میں تھے کہ وہ میچ میں بولی۔۔۔"

نرگھس مہربانی کر کے کمال صاحب کے سامنے مت کہیے گا وہ اور غصہ ہوں گے برہان پر، پتا نہیں کہاں رہ گیا میرا بچا

کہیں کسی مصیبت میں تو نہیں ورنہ اسنے خود ہاں کی تھی شادی کیلئے "۔۔۔ آسیہ بیگم کہہ کر نور کا ماتھا چومتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اور بی خاموشی سے انہیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

نور میری بچی شاید تمہارا نصیب ہی داد کے ساتھ جڑا تھا "۔۔۔ بی اسے خاموش ویسے ہی بت بنے بیٹھے دیکھ کر پاس بیٹھتی

بولی۔۔۔

نور آواز پر تلخی سے مسکراتی اپنا گھونگٹ اٹھانے لگی۔۔۔

بی ہم انسان تو کتنے بے وقوف ہے ناکہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہوئے بھی سب کچھ جانتے کہ کئی انسان

کتنے دو کھے باز ہوتے ہیں پھر بھی انسے دو کھا کھا کر کہتے ہیں سب نصیب کی بات باہا باہا "۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتے ہوئے کرب

تلخ لہجے میں بولی اور اپنا الہنگا اٹھا کر ڈریسنگ مرر کے سامنے آکر اپنے زیور نوچ کر اتارتی ٹیبل پر بٹکنے لگی۔۔۔

اور دوپٹے میں لگی پنوں سمیت نوچ کر نیچے پھیٹکا اور خود بغیر پریشان کھڑی بی کی جانب دیکھتے بیڈ پر لیٹ گئی اور خود پر

کفر ٹرڈال کر منہ پر سختی سے ہاتھ جمائے گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور العین۔۔۔۔۔!! بی بی بس سی پکارنے لگی۔"

مجھے سونا ہے بی کوئی ڈسٹرب نا کرے۔۔۔ وہ گہرا سانس بھر کر اپنی بھاری ہوتی آواز بمشکل نرم کرتے وہ بولی تو بی " افسوس سے اسکے وجود کو دیکھتے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

\*-----♥-----\*

ماضی۔۔۔"

آپ پریشان ہیں جمال؟ "مشعل سوچوں میں گم جمال صاحب کو دیکھ کر پاس بیٹھتی بولی۔۔۔"

جمال صاحب نے بمشکل چہرے پر مسکراہٹ سجا کر چہرہ اٹھایا۔

نہیں میں پریشان نہیں ہوں سوچ رہا ہوں کچھ پیسے بچے ہیں ان سے کوئی چھوٹا سا گھر خریدوں یا حور العین کی آنکھوں کا " علاج کروائوں وہ بڑی ہو رہی ہے آگے اسکا مستقبل ہے ہم ساری زندگی تو زندہ نہیں رہیں گے نازندگی کا کیا بھروسہ اتنا تو کریں کہ وہ ہمارے جانے کے بعد بغیر سہارے کے چل تو سکے۔۔۔ بیڈ پر رکھے پیسوں کو دیکھتے انہوں نے کہا تو مشعل نے دکھ سے انکے کندھے پر سر رکھا۔۔۔

کاش جمال میں آپکی زندگی میں نا آئی ہوتی تو یہ سب تو آپکو نادیکھنا پڑتا۔۔۔ اسکے آنسو پھسل کر خوبصورت گالوں پر گرے۔۔۔

مشعل ایک غریب گھر میں پیدا ہونے والی انتہائی خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔

اور وقت کے ساتھ بڑھتی مہنگائی اور غربت سے پریشان ہو کر اور اپنی بلڈ کینسر کی مریض ماں کا علاج کروانے کیلئے اسنے دوستوں کی صلاح مشورے پر کچھ اپنی غربت سے پریشان ہو کر اسنے ماڈلنگ کی دنیا میں قدم رکھا۔۔۔

وہ اپنی خوبصورت شکل اور سلم باڈی کی وجہ سے قبول ہو گئی پر جو دنیا اسے باہر سے رنگین انتہائی خوبصورت لگتی تھی اس میں قدم رکھتے ہی اسے معلوم ہوا وہ ایک دلدل میں دھنس گئی ہے جہاں اسے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہاں اسے سب کچھ ملا دولت نفرت گالیاں سب کچھ ملا سوء عزت کے۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جوان جیسی بدکردار کو دینے کیلئے کوئی تیار نہ تھا۔

وہ جہاں رہتی سمجھا جاتا وہ ایک داغ ہے محلے میں۔۔

اسکا یہاں رہنا ان پر گالی ہے۔۔۔

اور اس بات پر سوچ و بچار کے بعد محلے والوں نے اسے دھکادے کروہاں سے نکالا۔۔

کس کے پاس جاتی کس سے مدد مانگتی جس کے پاس مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتی تو اسکی آنکھوں میں ہوس ہوتی جس پر وہ تھوک کر بھاگ جاتی۔۔

اسکی ماں زیر علاج تھی اور ماڈلنگ سے جو چند پیسے ملتے تھے وہ انکی دوائی اور علاج پر چلے جاتے۔۔

تو کہاں اے لاتی کہیں رہنے کا خرچ کرایا۔

اور پھر ان حالت میں رات کے وقت ہاسپٹل سے لوٹے اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ بھی جمال علوی کی گاڑی سے۔۔

مشعل نے بہت کہا کہ وہ ٹھیک ہے پر جمال نے اسکی ایک بھی سنے بغیر اسے ہاسپٹل لیکر آیا۔۔

مشعل کافی ڈر رہی تھی کہ غلط انسان نہ ہوئی پر اسے جانتے اسکی حقیقت کو پہچانتے ہوئے بھی جو عزت اسنے اسکی آنکھوں

میں دیکھی تھی اس پر شذر رہ گئی۔۔۔

ہاسپٹل سے واپس وہ اسی راستے پر اتر گئی جہاں اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔

اور وہ ان آنکھوں کو بہت بھلانے کی کوشش کے باوجود بھی نہیں بھلا پائی تھی۔

اور رات کو اپنے ہی گھر میں چھپ کر آتی اور صبح سویر وہاں سے چلی جاتی۔۔

وہ اسے بھولنا چاہتی تھی پر نہیں بھلا پائی اور یہ اتفاق تھا کہ انکی ملاقات اسی وقت اسی راستے پر روز ہوتی رہی اور صرف

ایک جھلک ایک دوسرے کی دیکھنے کے بعد وہ سارہ دن خوشگوار گزار لیتے تھے۔۔

ابھی مشعل اپنے جذباتوں کو دبائے بیٹھی تھی کہ جمال نے ہمت کر کے پہل کی اور ڈائریکٹ مشعل کے سامنے اپنا

پریوزل پیش کیا اسی راستے پر اسی وقت۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک پل کو مشعل ساکت رہ گئی پر اپنی حقیقت پہچان دیکھ کر کہ کوئی اسے نہیں اپنائے گا اور یہ صرف اسکا وقتی جذبا ہے تو وہ جھڑک کر اسے بولی کہ تمہارا میرا کوئی میچ نہیں اور کافی بے عزتی بھی کہ وہ اسکے راستے سے ہٹ جائے پر یہ اسکی غلط فہمی تھی۔۔

رات روز ہاسپٹل سے لوٹنے کے بعد جمال کو اپنے منظر ہی پاتی۔۔

اور اس دن بھی جب وہ سب کچھ ہار کر آئی تھی ہاسپٹل میں جب اسکی ماں نے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موندیں تھی۔۔ وہ بالکل اکیلی ہو گئی تھی کہ اسکا کوئی سہارا نہ رہا تھا باپ تو بچپن میں ہی وفات پا گیا تھا تھی ایک ماں وہ بھی اب اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی پر یہ اسکی بھول تھی کہ وہ اکیلی رہ گئی ہے۔۔۔

نہیں وہ اکیلی نہیں تھی وہ روز کی طرح اسکے راستے میں انتظار میں کھڑا تھا صرف اسکی ایک جھلک کیلئے اور اس بار اسکی حالت دیکھ کر وہ کار سے نکل آیا اور مشعل کو تو اسکی عادت ہو گئی تھی جو اسے روز گھر تک باحفاظت چھوڑ کر جاتا تھا بغیر اسے احساس ہونے دئے۔۔

پر وہ بچی تو نا تھی جو نا سمجھتی۔۔

وہ روز دیکھتی تھی اور زخمی سا مسکرا دیتی کہ آج نہیں تو کل وہ تھک ہار کر اپنا راستہ الگ کر لیا پر نہیں یہ اسکی غلط فہمی تھی۔۔

اور اس اسنے ضبط کے سارے بندھن توڑ کر اسکے سینے سے لگ کر بے تاحشہ روئی اور اسنے رونے دیا بغیر اسے ہاتھ بھی لگائے وہ کھڑا رہا۔۔

مجھ سے شادی کر لو "جمال کے بھاری لفظ اسکے سماعتوں میں گونجے"

اور پھر وہ اسے دھکادیکر کر زور سے چیخی "ہوس پورا کرنا چاہتے ہو اس طرح نہیں پاسکتے تو شادی کا راستہ اپنا نا چاہ رہے ہو تاکہ اپنا مطلب پورا ہونے پر بد کرداری کا دھبا لگا کر باہر پھینک دو"۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور پہلی بار۔۔۔! ایک سال ہونے کو آیا تھا اسکی اس طرح کی ملاقاتوں کو اور اس سال میں پہلی بار اسنے اسے چھوا تھا اور وہ بھی اسکے نازک رخسار پر تھپڑ مار کر۔۔۔

میری محبت کو گالی مت دو مشعل نوید، اگر مجھے ہوس ہی پورا کرنا ہوتا تو میں میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی آپکو " حاصل کرنا ایک نہیں ہر رات آپ میرے پاس ہو سکتی تھی پر میں ایسا گرا انسان نہیں ہوں جتنا آپ نے مجھے سمجھ لیا ہے، میں محبت کرتا ہوں آپ سے بے انتہا اتنی کہ میں ختم ہو جاؤں گا پر میری محبت ختم نہیں ہو سکتی آپکے لئے پاگل ہوں میں آپکے لئے ہاں پاگل جو تین سال پہلے آپ کو ماڈلنگ میں دیکھ کر میں پاگل بنا تھا اور اب تک میں پاگل ہوں صرف تمہارے،، ناکہ تمہارے جسم کیلئے "۔۔ وہ اس پر غصے اور دکھ سے دھاڑ رہا تھا۔۔

اور مشعل بت بنی کھڑی تھی۔۔

تو بھیجور شتہ اپنے ماں باپ ذریعے "۔۔ مشعل نے تلخ لہجے میں کہا تو جمال کا سر جھک گیا۔ " وہ نہیں آئیں گے "۔۔ اسنے صاف بتایا تو مشعل اسکے جھکے سر کو کچھ پل دیکھتی تھتھہ لگا ٹھی۔۔ " مجھے پتا تھا "۔۔ وہ کہہ کر آگے بڑھی کہ جمال پھر سے سامنے آگیا۔

اب کیا ہے "؟ وہ غصے سے بولی۔

مجھ سے شادی کر لو "۔۔ جمال نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

تو پھر اپنے ماں باپ کو بھیجو "۔۔ اسنے بھی تلخی سے کہا۔

وہ نہیں آئیں گے کیونکہ میں وہ گھر چھوڑ چکا ہوں سال پہلے جب انکے سامنے مینے اپنی پسند رکھی تھی اور اپنی بھابھی کی " بہن سے شادی سے انکار کیا تھا "۔۔ مشعل نے کے بڑھتے قدم ٹھٹھک کر تھمے۔

تم پاگل ہو وقتی جذبوں کیلئے اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیا،، کل انہیں چھوڑ دیا تھا پر سوں مجھ سے شادی کرنے کے بعد "۔۔

دوسری پسند آئے گی تو مجھے بھی چھوڑ دیں گے "۔۔ وہ غصے اور دکھ سے بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میرے جذبے وقتی نہیں ہیں مشعل۔ میرے ماں باپ کو سمجھنا چاہیے تھا کہ میں تمہارے ساتھ خوش رہ سکتا ہوں پر وہ "نہیں مانے اور مجھے گھر سے بے دخل کر دیا تو میں کیا کرتا جو انہیں بیٹے سے بڑھ کر اپنی عزت ساکھ پیاری تھی"۔۔۔ وہ جنونی انداز میں چیخا تو مشعل بے ساختہ قدم پیچھے لے گئی۔

اور جو قدم اس نے پیچھے ہٹائے تھے وہ کچھ مزید آگے بڑھے اور اسکی محبت کچھ اکیلے سماج میں رہ جانے کے خوف سے اس نے خدا پر اپنا مستقبل چھوڑے مشعل نوید سے چند گناواہوں اور جمال کے دوستوں کی موجودگی میں مشعل جمال علوی بن گئی۔

اور یہ جو بات علوی ہائوس پہنچی تو آغا صاحب نے جمال کو ایک بدکردار ماڈل سے شادی کرنے کے جرم پر اپنی زندگی اور جائیداد سے بے دخل کر دیا۔

جمال ابھی مشعل سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کچھ بن کر پھر اس سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا پر اسکے حالات نے جمال کو مجبور کر دیا اور اس نے اسکے سامنے اپنا پرپوزل رکھ دیا۔

وقت گذرتا گیا جمال ڈرائیونگ کرتا تھا اور جو کچھ پیسے ملتے تھے ان سے اچھا برا وقت گزار رہے تھے ایک دوسرے کی سنگت میں۔

اتنی غربت کے باوجود وہ دونوں پر سکون اور بہت خوش تھے۔

مشعل نے شادی کے بعد ماڈلنگ کی دنیا کو خیر باد کہہ دیا تھا اور اب اچھی عورت کی طرح اپنا گھر سنبھال رہی تھی علوی ہائوس میں موجود ماں باپ بھائی اور بھابھی کی اسکے بہت یاد آتی تھی اور اس محبت سے مجبور ہو کر وہ گیا بھی تھا ملنے پر آغا صاحب نے دھکے دیکر نکال دیا کہ جب اس فحاشہ کو چھوڑو گے تو آنا یہاں۔۔۔

اور یہ بات جمال پر قیامت بن کر گذری تھی اپنی عزت کے بارے میں اپنے باپ سے ایسے لفظ سن کر۔

اور پھر اس نے بھی ایک بار معافی مانگ کر وہاں سے نکلا تو کبھی مڑ کر نہ دیکھا اور اس گھر میں

جہاں ناب اسکا بھائی اسکا رہا تھا ناماں باب بھابھی تو پہلے ہی بہن سے شادی کے انکار پر اس سے نفرت کرنے لگی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وقت کا کام تھا گذرنا اور وہ گذرنا گیا۔

مشعل نے دو جڑوا بچیوں کو جنم دیا تو جمال صاحب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔

جب اسنے بے بی کاٹ میں اپنی پریوں جیسی بچیوں کو دیکھا۔

اور اس کی نظر آنکھیں جھپکتی اس بچی پر پڑی جس کی بڑی بڑی آنکھوں پر کالی پلکیں اور ٹھوڑی پر تل تھا۔

رنگت دونوں کی گلاب جیسی تھی۔

ایک کی آنکھوں میں نور تھا تو دوسری حور جیسی تھی۔

حور العین "ٹھوڑی پر موجود اس بچی کے تل پر انگلی رکھتے جمال صاحب بولے تو مسکراتی مشعل دوسری بچی کو دیکھ کر "

بولی۔

نور العین "اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔"

اس تل کے ذریعے اس مالک نے دونوں میں فرق رکھا ہے۔" دونوں بچیوں کو اپنے سینے سے لگاتے جمال صاحب "

بولا۔

اور ایک جو بہت روتی ہے اس سے بھی فرق پاسکتے ہیں۔" مشعل نے مسلسل روتی حور العین کو دیکھتے کہا۔

تو جمال صاحب اسے دیکھ کر پریشان ہوئے۔

لگتا ہے اسے کوئی تکلیف ہے ورنہ نور العین نہیں رو رہی۔" انہوں نے خاموش نور العین کو دیکھتے کہا تو مشعل نے سر ہلایا "

-

اور پھر جلدی ہی انہیں معلوم ہوا کہ انکی ایک پری قوت بینائی سے محروم ہے۔

اور یہ اطلاع انہیں تھی صدمہ تھا کہ جمال صاحب ساکت بیٹھ گئے اور مشعل بھی اپنی حور کو دیکھتی بے تہاشہ رونے لگتی

--

یہ وہ کچھ ناکر سکے صرف آنسو بہانے کے علاوہ کیونکہ سب بات تھی قسمت کی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جمال صاحب نے اپنے باپ سے مدد مانگی تو انہوں نے یہ کہہ کر دھتکار دیا کہ "یہ سب تمہارے اور تمہاری بیوی کے کرتوت کا نتیجہ ہے اس فحاشی نے ہم سے ہمارا بیٹا چھینا خدا نے اسکی بیٹی کا آنکھوں کا نور چھین لیا" یہ لفظ نہیں چابک تھے جس پر جمال صاحب بلبل اٹھے اور ہمیشہ کیلئے جمال کو جو رات کو چھپ چھپ ماں باپ کو یاد کرتا تھا اسے وہیں مار کر صرف اپنی بیوی کا شوہر اور بیٹیوں کا باپ لوٹ آیا۔

مجھے نہیں کروانا پاپا علاج آپ گھر خریدیں مجھے یہاں نہیں رہنا ہمیں اپنا گھر چاہیے۔" حور دروازے کے باہر سنتی غصے سے اندر داخل ہو کر بولی تو مشعل اور جمال صاحب نے اپنی سولہ سال کی معصوم بیٹی کو دیکھا۔  
جونادیکھ کر بھی ہر پریشانی اپنے باپ کی محسوس کرتی تھی۔

جمال صاحب کے یہ پیسے اپنی ماں نے مرنے سے پہلے اپنا قسم دیکر اپنا ذاتی گھر اسکے نام کر دیا تھا جس پر کمال صاحب نے تو بہت واویلا مچایا تھا پراسکی کسی نے نہیں سنی اور وہ گھر جمال صاحب کے نام کر دیا۔  
اپنی ماں باپ کی موت کا اسے بہت دکھ ہوا تھا اور وہ بہت روئے بھی تھے۔  
نور اور حور تو جانتی نہیں تھی صرف برہان اور داد کے علاوہ کسی کو۔

انہوں نے سنا تو تھا کہ انکے دادا دادی تایا اور تائی ہیں پر کچھ پرالہمز کی وجہ سے وہ ان سے نہیں ملتے جلتے تھے۔  
ہمیشہ کی طرح اس مشکل وقت میں مشعل نے اپنے شوہر کا پورا ساتھ دیا تھا اور انہیں سنبھالا تھا۔  
کچھ وقت بعد جمال صاحب نے وہ گھر بھیجا اور ان سے کچھ پیسے ایک ریسٹورنٹ کھولنے کیلئے اپنے دوست کو دئے اور کچھ رکھے تھے کہ گھر خریدیں یا حور العین کی آنکھوں کا علاج کروائے۔

حور جانو سو جانو بہت ٹائم ہو گیا ہے آپکے پاپا اچھے سے جانتے ہیں انہیں کیا کرنا ہے۔" اسکے لہجے میں غصہ دیکھ کر "مشعل بیگم نے کچھ سخت لہجے سے کہا تو مسکراتے ہوئے جمال صاحب نے اسے چپ رہنا کہتے حور العین کے پاس آئے تو حور نے انکے سینے لگ کر رونے لگی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پاپا آپ مماسے کہیں مجھے نہیں کروانا علاج آپ ہمارا اپنا گھر خریدیں ہم یہاں مزید نہیں رہنا چاہتے۔۔۔ وہ سراونچا کرتے جمال صاحب سے بولی۔

بہت بری بات مشعل تنے میری حور کو رلا دیا ہے ہم دونوں تم سے کٹی ہیں، میں وہ ہی کروں گا جو میری بیٹی کہے گی، اور تم جانو تمہاری بیٹی۔ جمال صاحب نے مشعل بیگم سے مسکراہٹ روکتے بولے تو حور سر ہلانے لگی۔

سچی میں کٹی پاپا مماسے اور نور سے یہ دونوں چاہتی ہیں ہم گھر نا خریدیں "حور منہ بنا کر بولی" تو دروازے پر ٹیک لگائے کھڑی کٹی لفظ پر نور اپنے باپ کو گھورنے لگی۔۔

جو اسے دیکھ کر معصوم صورت بنانے لگے۔ نور کو ہنسی آگئی۔

حور بہت اچھی ہاں اتنا پیار کرتی ہوں پھر بھی موقع ملتے کٹی ہو جاتی ہو جائوں میں نہیں کرنے والی بات اب تم سے۔۔ اچانک نور کی آواز پر حور سٹپٹا گئی۔

تمہارے بارے کون ہے نور میں مماسے کٹی ہوں ہم نے تمہاری بات بھی نہیں کی پوچھو پاپا سے "وہ ایک دم بات سنبھال گئی پر نور ہنستی اپنی ماں کے پاس آئی۔

اوہ سوری بے بی پر اگر تم میری مماسے کٹی ہو تو میں تم دونوں سے کٹی ہوں۔ نور اپنی ماں کے پاس آ کر اپنے باپ کو زبان دیکھاتی مشعل بیگم کے گلے میں بازو ڈال کر بولی۔

ہا ہا ہا۔۔ "میں تم سے پہلے کٹی ہوں کیوں پاپا"۔ حور اپنے باپ کے گرد بازو لپیٹ کر اپنی بے عزتی محسوس کرتے قہقہہ لگا کر نور کو نیچا دیکھاتی بولی۔

یس یہ بھی پوچھنے والی بات ہے ہم دونوں پہلے ہی ان سے کٹی ہیں چلو ہم باہر آؤں کسکریم کھانے چلتے ہیں جائو بھاگ کر چادر اٹھالائو "ان دونوں کو نیچا دیکھا کر جمال صاحب اپنی بیٹی سے محبت کرتے بولے تو آؤں کسکریم پر نور نے منی بسور کر اپنی ماں کو دیکھا۔

ہم بھی جارہے ہیں "وہ اپنی ماں کو اٹھا کر بولی۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں مشعل تم باہر نہیں نکل رہی "جمال صاحب اپنے فائدے دیکھاتے گویا ہوئے۔"  
نور رونے جیسی ہو گئی اور حور اسکی حالت محسوس کرتی ہنستی وہاں سے چلی گئی۔  
ناٹ فیئر پاپا میں بھی آپکی بیٹی ہوں۔۔۔ مشعل بیگم کو ہمیشہ کی طرح انکے حکم کی تاب دیکھ کر وہ بولی "  
آہاں پر یہاں ہم سے کوئی کٹی تھا۔" بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے وہ آئینے میں اسکی معصوم بچے جیسی شکل دیکھ کر ہنس  
پڑے۔

سولہ سال کی ہونے کے باوجود وہ ابھی بچی لگتی تھی کیونکہ وہ قد کی چھوٹی تھی اور جس پر داد اسے بونی کہتا تھا۔  
مینے تو چنہ منہ مزاق کیا تھا کیوں ماما؟ وہ اپنی ماں کا بازو ہلا کر بولی۔"  
حسنے ہستے ہاں میں سر ہلایا۔

جمال میری بیٹی مزاق کر رہی تھی ہم بھی چل رہے ہیں۔" مشعل اپنی بیٹی کی صورت دیکھ کر ہنستی بولی "  
چلو بھئی جب صلح ہے تو ہمیں کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔" معنی خیز نظروں سے مشعل بیگم کو دیکھتے وہ بولے تو مشعل بیگم "  
شرما گئی۔

یا ہو دو "نور نعرہ لگا کر اپنے باپ کے ساتھ لگ گئی تو وہ مسکراتے اسکے ماتھے پر بوسہ دینے لگے۔"  
دل پر مت لیا کرو میری نور وہ صرف بہن کو خوش رہنے کیلئے کرتے ہیں ورنہ تم دونوں میرے لئے برابر ہو۔" اسکا گال "  
تھپتھپا کر بولتے جمال صاحب اسے اپنے ساتھ لگا گئے۔  
اور تب تک مشعل بیگم اور حور تیار ہو کر آگئی تو چارو ساتھ گھر کو لاک لگا کر گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکلے۔

\*-----\*

محبت تو ایک احساس ہے، جذبوں، سوچوں، خیالوں اور ان کہی باتوں کا۔  
محبت کبھی لفظوں کی محتاج نہیں رہی ہے وہ تو اپنا آپ منواتی ہے آنکھوں کے رستے اپنے محبوب کے دل میں اتر کر اسے  
اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انسانوں نے محبت کو فتح نہیں کیا، محبت نے انسانوں کو فتح کیا ہے، جیسے سعیر عالم کی محبت نے حورالعین کو اور داؤد آلف کی خاموش محبت نے نورالعین کو،

محبت ایک احساس بنکر داد کے دل میں ہمیشہ سے پلتا آ رہا تھا جب وہ نور کو روتے، غصہ کرتے، مسکراتے، گالیاں دیتے دیکھتا آیا تھا۔

اسکے دل میں عجیب سی خواہش نکلتی کہ وہ اس سے چڑے، اور وہ اسے تنگ کر اسکی سوچوں میں محبت بن کر ناسہی چڑ بنکر چھایا رہے۔

اسے دیکھے تو مسکرائے منہ کڑوا کر کے اسے بڑبڑا کر برا بھلا کہے۔

اسے بہت خوشی ملتی تھی اور وہ اسے کرتا بھی تھا۔

اسکا مقصد بھی کامیاب رہا تھا پر اسکی نظر آلف پر آگئی۔

اور ہوٹل میں بھی اسکا دوسرا پلان تھا نور کو حورالعین بنا کر ندیم کے سامنے لانے کا اور اسکی نظروں سے خود کو او جھل رکھنے کا پر انسان کتنا بھی شاطر کیوں ناہوں کبھی کبھی قسمت کے سامنے ہار جاتا ہے۔

اور اسکا بھی پلان ہار گیا اور وہ اسکے سامنے اسکی نظروں میں دوسری لڑکی انتہائی قریب کھڑا تھا۔

اسے غصہ تو بہت آیا جب اسکی آنکھوں میں کچھ نفرت تو کچھ خوف دیکھا۔

اسکا دل کیا اسے جھنجھوڑ کر کہے وہ اسکا داد ہے جو تمہارے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا پر وہ نا کر سکا۔

کیونکہ اس سے پہلے اسکو جو عزیز تھا وہ تھا سعیر عالم۔

اسکا حکم اسکی آنکھوں پر ہوتا تھا۔

اور بیشک آنکھوں اور محبت کا بیچ میں گہرا تعلق ہے جس طرح سعیر سے اور نورالعین دونوں سے اسکا۔

دوسری بار نور کا سعیر عالم کے گھر آنا اور پھر اسے آلف کیلئے آنکھوں میں خوف دیکھا تھا تب بھی اسے اچھا نا لگے جس وجہ

سے اسنے اسے منع کیا وہاں آنے سے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیونکہ داؤد آلف کا تو ٹھکانہ ہی وہی تھا۔

اگر اچانک ہی وہ اسے داد کی حالت میں دیکھ لیتی تو کیا ہوتا وہ تو سیدھا برہان سے رابطہ کرتی یا پھر آلف کو اسے کڈنیپ کرنا پڑتا جو وہ ہر گز نہیں کر سکتا تھا۔

کیونکہ اسکی نظر میں محبت کی معنی ہی محبوب کی عزت کرنا ہے تو وہ کیسے اسے ہرٹ کرتا۔

وہ تو اپنے سچے اور کھڑے جذبوں سے اسے پاناچا ہتا تھا نہ کہ زبردستی۔

پھر اسے انتظار کرتے بس اسٹاپ پر دیکھ کر تبھی بھی اس سے نارہا گیا تو وہ اسے لیکر آ گیا کیونکہ اسکی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا وہ حور العین جیسی تھی۔

سواء ایک تل اور قد کے جو ان دونوں میں فرق رکھتا تھا۔

اور پھر آخر کار اسے قتل کرتے بھی دیکھ لیا۔

اور تب اسکی جو حالت تھی داد کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا پر اسکا کام ضروری تھا۔

کیونکہ اگر وہ وقت پر اپنا کام سرانجام نہ دیتا تو پتا نہیں کتنی عورتیں اور بہنیں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی خود کشی کر کے۔

تب بھی وہ ہچکچایا نہیں اور اسے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ کر بھی وہ انجان بن گیا اور اپنا کام کرنے لگا۔

اور پھر آخر کار داد نے جیت لیا اسے جب برہان کے ساتھ نکاح کا سنا تھا تو اسکی شک نگاہ اپنے طرف اٹھتی پائیں تھی۔

تبھی اسکے اندر بیٹھے محبت کے پرندے نے نور العین کے دل میں چھپے داد نام کے اس پرندے کو ڈھونڈ لیا تھا۔

اور جب وہ اسکے سامنے آئی اور اسکی آنکھوں سے جدا ہونے کا ڈر آنسوؤں کے راستے نکل کر گال پر پھنسا۔

تب داد کو دلی سکون ملا آخر کار اسکی خاموش محبت بھی اپنا رنگ دیکھا گئی۔

اور اسنے سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ دیا کہ اگر اسکی محبت اپنا رنگ دیکھا گئی ہے تو وہ اسے پا کر ہی رہے گا اور اسے اپنے نام

کرے گا بغیر کسی زور زبردستی سے۔

سعیر نے کہا تھا کہ وہ نہ نکاح کو کر رہے گا پر داد ڈٹ گیا اسکے سامنے اور جو ہر ہا تھا اسے ہونے دیا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

آخر جب قاضی کے قدم گھر میں پڑے تو داد کے قدم ڈمگائے پر وہ پھر بھی خود ضبط کرتا ڈنار ہا اور آخر جیت گیا صبر سے۔ عزت سے۔

اپنی محبت کو پالیا بغیر کسی زور زبردستی سے۔

اور آخر کار وہ نور العین جمال سے نور العین داؤد آلف بن گئی۔

آلف نے اپنی موبائل کی بیپ پر نکال کر دیکھا جہاں ایک ہارٹ ایموجی کے ساتھ نکاح مبارک لکھا تھا۔ داد قہقہہ لگا اٹھا۔

اور نیچے "خیر مبارک کے ساتھ آپکو بھی بہت بہت بھائی کا نکاح مبارک ہو"۔

کچھ دیر میں ایک ہنستا ایموجی حاضر ہوا۔

داد نے گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کا ایک بج رہی تھی۔

اسکے دل میں ہلچل ہونے لگی کہ وہ ملے اور اسے نکاح مبارک کہے اور اسکے گلے شکوے دور کرے۔

اور اپنی سچی سنوری دلہن بونی کو جی بھر کر دیکھے۔

اسنے موبائل ٹیبل پر رکھا اور خود آئینے کے سامنے آیا۔

بلیک پینٹ پر اسکائے بلو شرٹ میں گھنے بالوں کا پف بنائے وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

اسکی کالی آنکھیں خوشی سے بے انتہا چمک تھی اور لبوں پر تبسم تھا۔

♥

سوچتے ہیں ہم کہ کتنے معصوم تھے، کیا سے کیا بن گئے دیکھتے دیکھتے تمہیں "۔"

وہ آہستہ سے اسکے روم میں داخل ہوتے واپس دروازہ بند کر کے لیمپ کی مدہم روشنی میں چلتا ہوا بیڈ پر اس پری بیکر کے

پاس آیا اور آہستہ سے دونوں پاؤں اوپر رکھ کر کہنی کے بل لیٹ کر مٹے مٹے میک اپ کے ساتھ اسکے چہرے پر بکھری

لٹوں کو انگلی کی مدد سے پیچھے کرتے گنگنا یا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور گہری نظروں سے زندگی میں پہلی بار اسکا جائزہ لینے لگا۔

ورنہ تو ہمیشہ نظروں کی بغاوت سے سرسراہی دیکھا کرتا تھا۔

ڈیپ ریڈ لہنگے میں بغیر دوپٹے کے وہ آنکھیں موندی گہری نیند میں تھی۔

آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان اسکی گالوں پر تھے۔

اور مسکارا رخسار پر پھیلا ہوا تھا۔

اس فسوں خیز لمحات میں بھی داد کے دل نے کہا اسے جگا کر شیشے کے سامنے لے جائے تاکہ وہ چیخ کر اپنے ہوش و حواس میں آئے۔

پر وہ ایسا نہیں کر سکا۔

داد کی نظریں بھٹک کر اسکی ٹانگوں سے سر کے لہنگے سے نمایا ہوتی سفید پنڈلیوں پر گئی۔

اسکے اندر جذباتوں کے طوفان نے شور مچا دیا اور اسے کچھتاوا ہونے لگا کہ شاید اسے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا۔

وہ صبح دیکھ لیتا اسے پر اس نادان دل کو کون سمجھاتا۔

اسکا بے ساختہ پائوں کا انگوٹھا اسکی پنڈلی پر پھیرا اور اسے خوبصورت چہرے کو دیکھا جسکی آنکھوں میں شاید اسکے لمس کو

محسوس کرتے لرزش سی ہو رہی تھی۔

داد نے دیکھا اسنے سارے زیور اتار دئے تھے جو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے اپنی ناقدری پر رو رہے تھے اور دوپٹہ اسکا نیچے پڑا

تھا زمین پر۔۔

نکاح مبارک مسز دائود آلف "۔ اسنے ذرا سا جھک کر نور کے کان میں سرگوشی کی۔"

نور جو اپنے بیڈ پر پاس پڑے وجود کو اپنا وہم تسلیم کر رہی تھی اور اپنی پنڈلی پر گدگدی نما اس لمس پر بے سکون ہوئی تھی

آواز پر اپنی آنکھیں پھٹ سے کھولی اور کچھ دیر چھت میں لگے فانوس کو تکتے کے بعد نظروں کا رخ پھیرا تو دو کالی جذبوں

سے جوڑ آنکھوں کو اپنا آب تکتے پا کر وہ سانس لینا بھول گئی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داؤد"۔۔ اسکے لبوں میں جنبش ہوئی"

یس مسز داؤد"۔ داد کی بھاری سرگوشی نما آواز پھر سے اسکے سماعتوں سے ٹکرائی اور دماغ میں ساری آج کی صورت حال کسی فلم کی طرح چلنے لگی۔

آہہ"۔۔ دماغ کے پوری طرح بیدار ہوتے وہ زوردار چیخ مارنے والی تھی کہ داد نے بروقت اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔

کیا کر رہی ہو یا را بھی رخصتی نہیں ہوئی جو مجھے تمہارے ساتھ دیکھ کر بخش دیں گے"۔۔ وہ اس پر پوری طرح جھک آیا تھا اور نور داد کے اس روپ پے حیران شک تھی۔

اب اس طرح دیکھ کر امتحان مت لو تم اچھی طرح سے جانتی ہو میں کتنا کمزور دل کا مالک ہوں"۔۔ وہ آنکھ دبا کر چھپھورے پن سے بولا تو اسکی سانس تھم گئی اور وہ خود کو اسکے شکنجے میں چھڑوانے لگی۔  
دفعۃً نور کو اپنے پاؤں پر اسکا لمس محسوس ہوا تو اسکا دل دھڑکنا بھول گیا۔

اور وہ جلدی سے اپنی ٹانگیں سمیٹ گئی اور دوسرے ہاتھ سے انہیں دھکنے لگی۔

داد اسکی ساری کاروائی خاموشی سے دیکھ رہا تھا جسکے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔

ایک بات بتائوں"۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ شرارت سے بولا تو نور نے اسکے ہاتھ پر اپنے ناخون گاڑ دئے پر اسکا ہاتھ ناہلا منہ سے۔

"پوچھنا کیا اب شوہر ہوں تمہارا بتا دیتا ہوں"

تم بہت خوبصورت ہو، چاند جیسی خوبصورت اور چاندنی جیسی پاک معصوم!! محبت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ بولا تو نور کی مزاحمت تھم سی گئی۔

اور اسکے دل نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

وہ بے ساختہ اسکی لودیتی نظروں سے نگاہیں چرائی اور وہی لمحہ تھا جب داد اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے کیلئے جھکا کہ نور نے ایک دم اسے پیچھے دھکا دے کر پلک جھپکتے بیڈ سے نیچے کھڑی ہوئی۔  
داد اسکی حرکت پر اپنی مسکراہٹ صاف چھپا گیا اور حیران ہوتے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے اسے دیکھنے لگا۔  
تت۔۔۔ تم گھٹیا کمینے انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں آنے کی "وہ چیخی اور اپنے بالوں کو اپنے آگے پھیلا لیا۔

یار پلیز یہ چیخنے کا کام بعد پر چھوڑ کر اپنا منہ دھولو اور کالے بال پیچھے کر لو ورنہ قسم سے شادی کے جوڑے میں بھوتنی " لگ رہی ہو، اور تم تو جانتی ہو تمہارا سرتاج کتنا نازک دل کا مالک ہے ایک ڈرپوک بزدل انسان ہے کہیں اسکا دل ناچھٹ جائے۔۔۔ اسکی چیخ گالی کو سیریس نالیتے داد نے اسکے حلیے کی جانب اشارہ دلویا اور ایک پل کو تو نور بھی ٹھٹھک کر رک گئی۔۔۔

آخر ایک لڑکی تھی خود پر بھوتنی لفظ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔  
اسنے ایک خونخوار نظر اسکے وجود پر ڈال کر ذرا سا پیچھے ہٹ کر آئینے میں دیکھنے لگی۔  
اسی لمحے داد نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی اور نور اپنا خوفناک حلیہ مرمر میں دیکھ کر چیخ پڑی۔۔۔  
داد نے گھبرا کر لائٹ آف کی۔۔۔

کیا کر رہی ہو پاگل بونی۔۔۔ وہ بیڈ سے اتر کر نیچے آیا اسکی طرف اور نور اسکی بات کو نظر انداز کرتے جلدی سے گھبرائی " ڈری بال پیچھے سمیٹ کر جوڑے کی شکل میں بناتی ٹشو سے اپنی آنکھیں اور لپسٹک صاف کرنے لگی جسنے اسے بھوتنی بنایا ہوا تھا۔

جب وہ دیکھنے کے لائق ہوئی تو گھبراہٹ لیکر رہ گئی۔۔۔ اسنے کتنی خوفناک اسٹوریز کی تھیں جن میں چڑیل ایسی ہی دیکھائی جاتی تھی۔۔۔

آج خود کو دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ ناول میں موجود لوگ کیسے ڈرتے ہوں گے جنکا پہلے وہ اندازہ نہیں لگاتی تھی۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ اپنی سوچوں میں داد کو تو فراموش کر گئی تھی۔۔ اور اس کی اسی بے خودی کا فائدہ اٹھاتے داد بالکل اسکے پاس آ گیا تھا۔  
اب ٹھیک لگ رہی ہو بالکل میری بونی۔۔ ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو قید سے آزاد کرواتے وہ بولا تو نور جھجک کر کچھ " غصے سے پیچھے ہوئی۔۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے تم سمجھے ورنہ جوتے مار کر یہاں سے بھاگائوں گی۔۔۔ وہ دیوار سے لگی اس پر غرائی "   
البتہ اسکی نظروں کی تپش سے وہ گھبرا رہی تھی۔۔  
یہ کونسا داد تھا۔

اسکا دوست تو ایسا نہیں تھا۔

اس میں سے تو ڈر شرم ہی ختم ہو گئے تھے۔

مینے ہاتھ کب لگایا تمہیں "؟ ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر محبت سے اسکے غصے کے پیچھے گھبرائے روپ کو دیکھتے وہ بولا۔ "   
ت۔ تم مجھے ڈر رہے ہو داد۔۔ وہ اپنے گرد دیوار پر رکھے اسکے دونوں ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش کرتی غصے سے گویا "   
ہوئی۔

مت بھولو اب صرف نکاح ہوا ہے ہمارا اور وہ بھی زبردستی میں تمہاری بیوی نہیں منکوحہ ہوں۔۔ وہ اسکی نظروں "   
سے گھبراتی اپنے آپ کو مضبوط کرتی ٹھوس لہجے میں بولی۔

کیا بکواس بنایا ہوا ہے، پہلے نکاح سے بیوی ہو جاتی تھی اب منکوحہ اس طرح سے ترسانے سے بھتر تھا نام کر کے سات "   
پردوں کے پیچھے چھپا دیتے کم از کم تڑپتے تو نا۔۔ اسکے دیوار پر ہاتھ مار کر غصے سے کہنے پر نور کی آنکھیں پھٹی تھیں۔۔   
یہ داد تھا بزدل ساداد، اگر اپنی آنکھوں سے نا دیکھ رہی ہوتی تو بالکل بھی کسی کی زبان سے سنتے یقین ناکرتی کہ یہ داد ہے

---

اسکا چہرہ شرم غصے سے تپ گیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نورالعین بیٹا تم ٹھیک ہو۔"؟ وہ کچھ تلخ کہنے کیلئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ نرگھس بی کی بند دروازے کے گھبرائی آواز آئی۔

نور نے ایک دم دروازے کے طرف خوشی سے دیکھا اور پھر داد کو جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ایک یہ بھولی عوام ذرا بھی نہیں سمجھتی کہ نئی شادی ہے شاید دلہا مبارک دینے آیا ہو پر نہیں انہیں تو پریشان ہو کر خود "گھبرانا اور دلہن کو بھی چیخ چلانے کا موقع دینا ہے"۔ داد نے آنکھیں گھما کر کہا تو نور نے اپنا پائوں اسکے پائوں پر مارا جو داد کو کسی روئی کی طرح لگا۔

ب۔ بی میں آرہی ہوں۔"۔ وہ ہلکا کر کہتی داد کے دور ہونے پر بولی "اور آگے بڑھی کہ پیچھے داد نے اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسے روک دیا۔ ضرور جائو اور نتیجہ جو کچھ دن بعد جو رخصتی رکھی گئی ہے وہ صبح تمہیں میرے روم میں پہنچا کر ملے گا"۔ وہ جھک کر "سرگوشی میں اسکے کان میں بولا تو نور ساکت سی رک گئی۔

اسکے اتنے قریب ہونے پر کہ اسکا سر اسکے سینے سے لگا ہوا تھا اور مضبوط ہاتھ اسکی کمر میں۔۔۔ ب۔ بی میں سو رہی ہوں آپ جائیں میں ٹھیک ہوں"۔ وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ صبح اسکے کمرے میں پہنچ جائے تبھی ایک دم بولی۔

اچھا اپنا خیال رکھو بیٹا اگر کچھ چاہیے تو بتاؤ"۔ بی اسکے دروازہ نا کھولنے پر سمجھ گئی تھی شاید سونے لگی ہے پھر سے تبھی "بولی۔

ہاں کہو تنہائی"۔ داد نے جھک کر پھر سے سرگوش میں کہا نور کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔ وہ بے ساختہ نفی کرنے لگی۔

نہیں"۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کوئی آیت پڑھ کر سو جاؤ میں جاگ رہی ہوں"۔ بی اسکے جواب پر کہہ کر چلی گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور نور پھر اسکے ساتھ اکیلی رہ جانے پر اپنے لبوں پر زبان پھیرنے لگی۔

ڈرو نہیں میں منکوحہ والے سسٹم کی عزت کرتا ہوں۔۔۔ اسکارخ اپنی طرف کرتے اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر" ثابت کرتے وہ بولا تو نور آنکھیں موند گئی۔

اور داد اس پر ایک نظر ڈال کر مڑا

میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے تم لوگوں نے داد۔۔۔ داد کے پیچھے سے بھرائی آواز آئی۔

جانتا ہوں۔۔۔ وہ کہہ کر رکنا نہیں آہستہ سے دروازہ کھول کر بغیر کسی کی پروہ کئے وہاں سے نکلا تو پیچھے نور نے اپنا چہرا صاف کرتے دروازہ لاک کیا۔

اور ایک ڈریس نکال کر باتھر روم میں بند ہو گئی۔

اپنے باپ کو جلد پہنچنے کا کہتے اسنے موبائل آف کر دیا اور آفس سے باہر نکل آیا۔

ڈرائیور کو اسنے منع کر کے خود گاڑی ڈرائیور کرتے آفس کے حدود سے دور نکل آیا اور اسے ہی راستوں پر اپنی گاڑی چلانے لگا۔

یہ تو تہہ تھا کہ اسے نکاح میں نہیں جانا۔

کیونکہ وہ اپنی خوشی کیلئے اپنے بھائی کی خوشی ہڑپ نہیں سکتا تھا۔ اگر اسے معلوم نا ہوتا کہ داد نور العین سے محبت کرتا ہے تو شاید وہ حور کو واپس لانے کیلئے یہ کر جاتا پر جانتے بھوجتے وہ ایسا قدم ہر گز نہیں اٹھا سکتا تھا۔ وہ اپنے بنگلے پر آیا اور چینج کر کے۔

جب کلک نے ڈنر ریڈی ہونے کی اطلاع دی تو وہ ڈنر کرنے کے بعد پستول بیلٹ میں لگا کر گاڑی کی کیزا اٹھائے وہاں سے اپنی ذاتی گاڑی میں نکل آیا۔

اسکارخ ساحل سمندر کی طرف تھا موبائل آف کر کے وہ اپنے روم میں ہی چھوڑ کر آیا تھا۔

جانتا بھی تھا اپنے باپ کا اسکے اس عمل سے کبیری ایکشن ہو گا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر جب اسے معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک کا سبب نائک ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوا کہ یہ کیا کرنے چلا ہے اسکا باپ ایک ریسٹورنٹ کیلئے وہ کسی کی زندگی سے کیسے کھیل سکتا ہے۔  
اسے لگا اگر وہ نور سے نکاح کر لے گا تو اسے وہ حق کبھی نہیں دلوایاے گا جو اسے داد دے سکتا ہے۔  
کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اسکا نکاح نور سے ہوتا تو وہ بالکل بے حس بن جاتا اور وہ بیچاری معصوم لڑکی لالچیوں کے بیچ گم ہو جاتی

--  
تبھی اسنے اپنے قدم پیچھے کر لیے تھے اور حور کو لانے کا کوئی دوسرا ہی راستہ اپنانا تھا۔  
گاڑی ساحل سمندر کے کچھ فاصلے پر روک کر وہ آکر وہاں موجود سنگل بیچ پر بیٹھا۔  
اور اس حسین نظارے کو دیکھتے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائوں میں خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا اور جو بھونج تھا سر پر وہ بھی سرک گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اسکا موڈ ہشاش بشاش ہو گیا اور مسکراتے وہاں سے اٹھا۔  
گاڑی کو وہیں رہنے دے کر وہ قدم اٹھاتا پیدل چلنے لگا اور سوچوں میں کافی دور نکل آیا۔  
اگر بیسٹ تک پہنچنا ہے تو پہلے سعیر عالم کو جاننا پڑے گا۔" وہ بڑبڑایا اور سرسری سی نظرات کے اس پہر ایک چھوٹی "سی بچی کی کلائی سے پکڑے دوسرے ہاتھ میں بیگ اٹھائے جاتے آدمی کو دیکھا  
وہ سمجھا شاید کوئی باپ بیٹی ہوں سفر سے آرہے ہوں۔  
تبھی نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا۔

چھوڑ مجھے "۔ ایک سرگوشی نما آواز برہان کے کانوں میں پڑی وہ ٹھٹھک گیا پر رک نہیں اور آگے موڑ مڑتے کچے میں "اتر کر درختوں کی آڑ میں دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔  
اسے لگا اسکا وہم ہے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں وہ بچی اور آدمی برہان وقت دیکھو۔" وہ ٹھٹھک گیا دل سے آتی آواز پر اور جلدی سے باہر واپس روڈ پر آیا پر وہاں " کوئی نہیں تھا۔

اسنے اپنی گن نکالی اور اس پر پکڑ مضبوط کرتے آگے بڑھا راستہ سنسان تھا وہ آدمی اور چھوٹی بچی پتا نہیں کہاں چلے گئے۔  
برہان چلتا گیا کہ پائوں سے کچھ ٹکرایا اسنے جھک کر دیکھا تو وہ ایک جوتی تھی چھوٹے سے پائوں کی۔  
مطلب وہ آواز سچ میں تھی اوہ نو۔" وہ بھاگا پر دور دور تک راستے پر کوئی نہیں تھا۔"

وہ ماتھا مسلتا واپس پلٹا اور اللہ کا نام لیتے اس بچی کی سلامتی کی دعا مانگتے وہ اندھیرے میں جنگل میں اتر آیا۔  
اسے افسوس ہونے لگا کہ وہ موبائل کیوں نہیں لایا۔ اسنے سنبھل کر قدم رکھتے ہر آہٹ پر اپنی سماعتیں بچھا دیں۔  
رات کے گھور اندھیرے میں گھنے جنگل میں اس وقت بھیڑیوں کے رونے کی آوازیں تھی ایسے میں وہ کیسے ڈھونڈتا اس  
بچی اور آدمی کو۔

مجھے جانے دو برے انکل۔" ایکدم وہ۔ الرٹ ہوا کیونکہ وہی روتی ہوئی آواز بہت قریب سے آئی تھی۔"  
بکواس بند کرو ورنہ ابھی کاٹ دوں گا۔" ایک مردانہ آواز آئی برہان گن بلند کرتا اس آواز کے تعاقب میں آیا تو ٹھٹھک "  
گیا اور جلد ہی درخت کے آڑ میں ہو گیا۔

سامنے ہی مدہم ٹارچ کی روشنی میں زمین پر وہ آدمی بیٹھا اس بچی کے ہاتھ منہ باندھ کر اب شراب نکال کر پینے لگا تھا  
برہان کی آنکھوں میں خون اتر آیا جب وہ آدمی گھونٹ بھر کر بوتل رکھتے اس معصوم کو زمین پر دھکا دیکر اس معصوم کو  
اپنی درندگی کا نشانہ بنانے والا تھا۔

برہان کا چہرہ اضطراب سے سرخ ہو گیا اور اسنے ایکدم باہر نکل کر اس بچی پر جھکتے اس آدمی کی گردن کا نشانہ لیا۔  
ٹھااا۔ کی آواز پورے جنگل میں دھماکہ بن کر گونج اٹھی اور ساتھ آہہ بھی بلند ہوئی۔

اس بچی کا چہرہ اسپید پڑ گیا اور آنکھیں پھٹ پڑی۔ وہ زمین پر ہاتھ پائوں بندھی پڑی اس اچانک سامنے آنے والے وجود کو  
دیکھنے لگی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان اس آدمی پر ایک کے بعد ایک فائر کرتا اسے بھاگنے کا موقعہ دے بغیر اسے ہلاک کر چکا تھا اور پھر اس بچی کے پاس آیا اسے زمین سے گود میں اٹھایا۔

وہ کوئی دس سال کی کمزور جسم کی مالک تھی۔ اور بغیر مزاحمت کے اسکی گود میں تھی شاید ابھی تک خوف کے حصار میں تھی۔

وہ جنگل سے اسی راستے باہر نکلا اور سڑک پر آیا۔

اور اسے بانہوں میں اٹھائے واپس ساحل سمندر پر اس بچہ پر بیٹھا کر اسکے ہاتھ منہ پاؤں کھولے اور جلدی سے اپنی گاڑی سے ٹارچ پانی کی بوتل لیکر آیا۔

آ۔۔۔ آپ بیسٹ ہیں؟" منہ کھولنے کے بعد اس چھوٹی سی بچی نے گہرے سانس بھر کر نیچے اسکے سامنے بیٹھے برہان " سے معصومیت سے پوچھا۔

کیوں؟" برہان نے اسکے پاؤں دیکھتے ہوئے الٹا سوال کیا۔

کیونکہ بچوں کو تو وہی بچاتا ہے ورنہ آج وہ برے انکل مجھے کھا جاتے " وہ کہتی ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی۔ " برہان کے ہاتھ ساکت ہو گئے اور اسنے ٹارچ بچہ پر رکھ کر اسے دیکھنے لگا جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔

کتنی معصوم تھی نہیں جانتی تھی اس پر کونسی قیامت ٹوٹنے والی تھی۔

وہ اٹھ کر اسکے پاس برابر بیٹھا اور اسے سینے سے لگا لیا۔

پتا نہیں ایسی کتنی معصوم بچیوں کو درندے اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکے ہوں گے اور انکی تو کسی نے نہیں آہ پکار سنی ہوگی انکے لئے تو کوئی بیسٹ یا انسان آیا ہوگا بچانے۔

نام۔ کیا ہے پری کا "۔ اسکا چہرہ اپنے مضبوط ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پوچھا تو پری لفظ پر وہ سوس سوس کرتی برہان کو " دیکھنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان - اپنی میٹھی آواز میں وہ بولی اور چھوٹے کمزور ہاتھوں سے آنکھیں صاف کرنے لگی "

برہان نے اسے دیکھا کیا ہر مسکان نام والی لڑکی کا مسکان سے کوئی رشتہ نہیں تھا۔

کہاں رہتی ہو اور اس برے آدمی کے پاس کیسے آئی - اسے پانی کی بوتل تھا کروہ بولا اور اسکی پیٹھ اور بالوں سے مٹی " صاف کرنے لگا

اسلام آباد میں رہتی ہوں اپنے ماموں کے گھر میں اور اپنے ماں باپ کے پاس جا رہی تھی کہ اس برے انکل نے پوچھا " اور مینے بتایا تو انکل نے کہا میں بھی انہیں کے پاس جا رہا ہوں وہ مجھے چھوڑ دیں گے تو میں انکے ساتھ آگئی پر انکل پتا نہیں کہاں کہاں گھمار رہے تھے اور پھر دو دن کے بعد یہاں لیکر آگئے ابھی وہ مجھے کھانے والے تھے کہ آپ آگئے اور اسے مار ڈالا -۔ وہ سر جھکائے بتانے لگی اور برہان اسے سر کو تنکے لگا

تمہارے ماں باپ کہاں ہیں اور تم ماموں کے گھر سے کیوں نکلی -۔ وہ جانتا تھا اسکے سوال ٹھیک نہیں اس وقت پر جاننا " ضروری تھا۔

مامی مارتی ہے کام نہ کرنے پر اور رضو والے میرے ساتھ گندی گندی گیم کھیلتے ہیں مجھے نہیں پسند وہ گیمز، وہ سرفنی میں " ہلاتے بولی اور برہان نے سمجھتے ضبط سے لب بھیج لیے۔

اور اس دن مامی نے مجھے برتن نادھونے پر بہت مارا اور کھانا بھی نہیں دیا مجھے بہت بھوک لگی تھی اور کوئی کھانا بھی نہیں " دے رہا تھا مینے رضو سے کہا کھانا دو تو وہ بولا پہلے میرے ساتھ گیم کھیلو مینے انکار کر دیا اور پھر اسنے مجھے مارا بہت اس لئے " میں وہاں سے بھاگ آئی۔

سب کہتے ہیں میری ماں اور بابا اللہ میاں کے پاس رہتے ہیں اور مجھے بھی وہیں جانا ہے کہ انکل نہیں لے گئے انہونے "

جھوٹ بولا اور یہاں لیکر آئے گئے -۔۔ برہان نے ایک گہرا سانس خارج کیا

رضو کون ہے اور کتنا بڑا ہے تم سے "؟ اسے اپنے ساتھ لگاتے اسنے پوچھا۔ "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رضو ماموں کا بیٹا ہے اصل میں اسکا نام رضوان ہے پر مامی اور سب اسے رضو کہتے ہیں، وہ بہت بڑا ہے اور اسکول بھی جاتا ہے کبھی کبھی مجھے بھی پڑھاتا ہے اور کھانا بھی دیتا ہے۔۔۔ چھوٹی سی مسکان اس انجان آدمی کو دیکھتی بولی جو بیسٹ تو نہیں تھا پر اسے اس برے انسان سے بچالایا تھا۔

کیا آپ مجھے میری اماں بابا کے پاس پہنچادیں گے مجھے انکے ساتھ رہنا ہے اماں مارتی نہیں تھی اور بابا پیسے بھی دیتے تھے " گڑیا لینے کیلئے اب کوئی نہیں دیتا " وہ رونے لگی۔

برہان کا دل بھی بوجھل ہو گیا وقت زیادہ دیکھ کر وہ اٹھا اور اسے بھی اٹھایا گود میں ٹارچ ہاتھ میں لیکر وہ اپنی گاڑی کی طرف آیا اور فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کر اسے معصوم پری کو اندر بیٹھایا اور دوسری طرف سے خود آگیا۔

یہ آپکی ہے "؟ چھوٹی سی مسکان کی حیرت بھری آواز گاڑی کی فضا میں گونجی برہان نے نرمی سے مسکراتے ہاں میں " سر ہلادیا۔

اوہ تو آپ بڑے صاحب ہیں " وہ بولی تو برہان ہنس دیا۔

نہیں میں تو چھوٹا صاحب ہوں ابھی " اسنے ایک نظر اسکے معصوم چہرے پر ڈالکر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں میرے ماں باپ کے پاس "۔؟ وہ آس اور خوشی سے پوچھنے لگی برہان خاموش ہو گیا کیا کہتا جہاں " اسکے ماں باپ ہیں وہاں جانا اسکے بس کی بات نہیں تھی اور اسے سمجھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ جواب ملنے پر وہ خاموش ہو گئی۔ اور شاید تھکی ہوئی تھی تبھی بیٹھے بیٹھی ہی سو گئی۔

برہان آہستہ آہستہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا اور جب اپنے بنگلے کے سامنے پہنچا تو گاڑی اسنے لے کر گیت واکیا وہ اندر داخل ہوا اور پارکنگ میں گاڑی پارک کرتے باہر نکل کر دوسری طرف آیا اور آہستہ سے اس بچی کو نکالا۔

گاڑی کی نظر اپنے صاحب کے پاس موجود بچی پر گئی تو سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

سر آپکے بھائی آئے تھے دائود آلف آپسے ملنے پر آپ نہیں تھے تو چلے گئے " ایک گاڑی نے آگے بڑھ کر سلیوٹ کرتے " برہان کو بتایا تو برہان سر ہلا کر اندر بڑھ گیا۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

روم میں آکر برہان نے اسے آہستہ سے بیڈ پر ڈالا اور پھر لائٹ آن کی۔  
 اسکی نظریں بے ساختہ اسکے چہرے کی۔ جانب اٹھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔  
 شاید اسکی معصومیت نے ہی اسے درندے کی آنکھوں میں نمایا کیا تھا۔  
 دو چوٹیاں بندھی ہوئی اور گندمی رنگت والی وہ کمزور جسم کی مالک معصوم مسکان برہان کو بہت پیاری لگی۔  
 برہان نے اپنی شرٹ کی جانب دیکھا جہاں اسکے پائوں سے نکلتے خون کے دھبے پڑ گئے تھے۔  
 اسنے جلدی ٹیبل کے دراز سے میڈیکل باکس نکالا اور اس کے پائوں کے قریب بیٹھا۔  
 زخموں سے شاید اسکے پائوں سن ہو گئے تھے یا اسے درد سہنے کی عادت پڑ گئی تھی کہ پائوں میں لگے کاٹنوں پر اف بھی  
 نہیں کی پورے راستے البتہ سکون سے سوئی ہوئی۔  
 جیسے ایسے درد سہ کر سونے کی عادت ہو چکی ہو۔  
 برہان نے افسوس کرتے اسکے ایک پائوں آہستہ اٹھایا اور لگے ایک دو کانٹے نکال کر کاٹن پر ڈٹول لگا کر اسکے پائوں صاف  
 کرنے لگا تو درد سے وہ آہ کرتی اٹھ بیٹھی۔  
 آآ۔ آپ صاحب کیا کر رہے ہیں۔ درد سے آنکھوں میں آتے آنسوں جھپک کر بولی۔  
 برہان اسکے صاحب کہنے پر مسکرا دیا۔  
 کچھ نہیں،، کھانا کھاؤ گی۔ دونوں پائوں پر ڈریننگ کرتے اسکے ہاتھ چیک کرتے وہ بولا۔  
 آپ کھیلائیں گے؟ وہ الٹا ڈر کر پوچھنے لگی اور چوٹیں نہیں لگی بس پائوں میں جوتی اتر جانے سے کانٹے لگے تھے، مینے  
 کہا تھا انکل سے میرے جوتی گر گئی پر انہوں نے اٹھانے نہیں دی اب میں کیا پہنوں گی۔۔۔ وہ ناک سکوڑ کر بولی  
 ضرور اگر تم کھانا چاہو گی غریب کا کھانا تو کھیلائوں گا۔ وہ میڈیکل باکس دراز میں رکھتے بولا۔  
 تو اسکی آنکھیں پھیل گئی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

آپ اور غریب ہیں بابا بابا" وہ اسکے روم کو دیکھتی ہنسی "ایسے تو گھر ہم مامی کی ٹی وی میں دیکھتے تھے اور آپ کی گاڑی کتنی بڑی ہے،، اور یہ چار پائی بھی دیکھو کتنی بڑی اور نرم ہے مینے پہلے کبھی نہیں بیٹھی اس پر اور دیکھو کتنا خوبصورت گھر ہے میں تو وہاں زمین پر سوتی تھی "کہتی کہتی وہ پھر مایوس ہو گئی۔

اچھا رومت میں کھانے کیلئے کچھ لاتا ہوں "وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے وہاں سے موبائل اٹھا کر وہاں سے نکل گیا۔" اور مسکان اسکی چوڑی پشت کو دیکھ کر روم کو ستائش بھری آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

کچھ چیزیں تو اسے سمجھ نہیں آئیں پر کچھ کو دیکھ کر وہ آنکھیں پھیلا گئی جیسے الماری دوسرا فرنیچر۔

برہان نے کچن میں آکر موبائل آن کیا اور مسکراتے داد کے نمبر پر نکاح مبارک کا میسج بھیجا پھر موبائل شیف پر رکھ کر وہ فروٹ نکال کر اسکے لئے فروٹ چاٹ بنانے لگا کہ داد کا سپلائے آگیا وہ مسکرا دیا جب خیر مبارک دیکھا۔

مطلب وہ کامیاب گیا تھا۔

پھر ایک دو میسج کے ساتھ اپنے باپ کے نمبر پر سوری کا میسج سینڈ کرتے موبائل جیب میں ڈالتے ٹرے اٹھائے اپنے روم میں آیا۔

یہ کیا ہے اتنے فروٹ کتنے کے ہیں "چھوٹی سی مسکان فروٹ چاٹ میں کریم اور فروٹ دیکھ کر حیرت سے مختلف "فروٹس کو دیکھ کر بولی جو اسکے ہینڈ واش کروا رہا تھا۔

یہ دس روپیے کے ہیں "منہ میں ڈالتے ڈالتے مسکان کا ہاتھ رکا۔

دس روپیے میں سب "؟ وہ حیرت زدہ ہوئی

ہاں سب "۔۔ نائیٹ ڈریس نکالتے وہ ہنسا

ارے یہاں اتنے سستے ہیں پھر مینے بیس روپیے جمع کیے ہیں مجھے لا کر دیں گے تاکہ اماں کے پاس خالی ہاتھ ناجائوں "۔۔ وہ کہتی جلدی سے اپنے دامن میں بندھی گڑھ کھولنے لگی۔

جس سے اسکے بیڈ پر گرے برہان الماری سے ٹپک لگائے اسکی کاروائی کو دیکھنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آپکو پتا ہے یہ مینے رضوا اور دوسرے بچوں کے ہوم ورک کر کے کمائے ہیں دو دور پیسے میں،، مینے سوچا تھا اماں کو دوونگی " پر اب یہ آپ مجھے ان سے فروٹ لاکر دیجیے گا تاکہ اماں کو دوں وہ خوش ہو جائیں گی اللہ میاں کو بھی دوں گی،، بابا نے تو میرے لیے گڑیا بھی لے کر رکھی ہوگی مینے انہیں کہا تھا "۔۔ وہ خوشی سے اپنی رو میں بولتی برہان کو دیکھنے لگی۔ ابھی رکھو صبح لیکر دوں گا "۔ وہ مسکرا کر کہتا ہا تھا روم میں بند ہو گیا۔

اگر وہ مضبوط اعصاب مالک نہ ہوتا تو شاید اسکا دل پھٹ جاتا۔ وہ فریش ہو کر آیا تو وہ پلیٹ کو انگلی گھما کر پھر اسے منہ میں ڈال کر چاٹ رہی تھی۔ برہان کو ہنسی آگئی۔

جسے وہ خوبصورتی سے چھپاتا ٹرے اسکے سامنے سے اٹھانے لگا تو وہ مسکرا دی آپکے کھانے تو بہت اچھے ہیں،، اور بہت آسان بھی صرف فروٹ ڈالکر اس میں آٹا ڈالا ہے، ہے نا؟ "اسکی پشت کو دیکھتے وہ بولی تو اس بار برہان قہقہہ لگا اٹھا۔

ہاں آٹا زیادہ ہو گیا تھا تو ڈال دیا کیسا لگا تمہیں " بمشکل مسکرا ہٹ روک کر وہ مڑا اور شرارت سے پوچھا " اسکے قہقہہ پر وہ جھینپ گئی۔

وہ صاحب مجھے زیادہ نہیں معلوم کبھی کھانا بنایا نہیں "۔۔ وہ اپنی صفائی دینے لگی تو برہان سر ہلا کر ٹرے ٹیبل پر رکھ کر " خود صوفے پر آکر لیٹ گیا۔ عمر دیکھو اور کھانا بنانے کا سوچ رہی تھی۔

آپ یہاں کیوں سو رہے ہیں صاحب یہ آپکی چارپائی ہے آپ یہاں آجائیں میں نیچے سو جائوں گی "۔۔ وہ پائوں نیچے رکھنے والی تھی کہ برہان نے جلدی سے کہا۔

نہیں آج تم میری چارپائی پر سو کر دیکھو میں بیزار ہو گیا ہوں یہاں سوتے سوتے "۔۔ برہان کے کہنے پر مسکان نے " اسے دیکھا کہ امیر لوگوں کے اپنے ہی نخرے ہیں کہاں اتنی زبردست چارپائی اور کہاں ایک چھوٹا سا صوفہ۔

وہ کندھے اچکا کر واپس لیٹ گئی اور آنکھیں موند گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صاحب آپ کل مجھے میرے ماں باپ کے پاس چھوڑ کر آئیں گے نا؟" کچھ دیر بعد اسکی نیند میں ڈوبی آواز برہان کے "سماعتوں سے ٹکرائی وہ لب بھینچ گیا اور کوئی جواب نادیا کچھ دیر بعد جب کمرے میں اسکی سانسوں کی آواز گونجنے لگی تو وہ اٹھ کر لائٹ آف کرنے لگا کہ بے ساختہ نظر اسکے معصوم چہرے پر پڑی تو اسکے ماتھے پر بوسہ دئے بغیر نارہ سکا اور کمفرٹ اوڑھا کر واپس اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا اب اسکی سوچوں کا رخ اپنی فیملی کی طرف تھا۔

\*-----\*

تمہیں جانوروں میں کونسا جانور پسند ہے؟" مسکان پاس بیٹھی حور سے پوچھنے لگی۔ "حور نے سوال پر نا سمجھی سے نظریں اٹھائی "مجھے کیا پتا مینے کونسا نہیں دیکھا ہے" وہ کندھے اچکا گئی پھر بھی بلی ہے کتا ہے گدھا گھوڑا شیر مور کوئی بھی؟" وہ کچن میں لنچ ریڈی کرتی کک کو دیکھتے بولی "کیا پتا یہ کیسے ہوتے ہیں مینے کونسا نہیں چھو کر محسوس کیا ہے" وہ منہ بنا گئی!! مجھے نہیں پتا "سوال کا اصلی مقصد "۔۔؟"

تمہیں پتا ہے کتے کا ایک نسل ہے جو چھوٹے اور بہت خوبصورت ہوتے ہیں انکے لمبے سفید بال ہوتے ہیں اور انتہائی "کے پیار ہوتے ہیں اور وہ پیار بھی بہت کرتے ہیں"۔۔ وہ بہل منہ میں ڈالتے بولی تو میں کیا کروں "۔۔؟"

تم لو اسے اور تمہاری جو تنہائی کا گلا ہے وہ ختم ہو جائے گا پر تمہیں اسے بہت محبت دینی پڑے گی اور اپنے ساتھ ہی رکھنا "پڑے گا" مشورے کے ساتھ وہ معلومات بھی فراہم کرنے لگی میں خود کو نہیں سنبھال سکتی کتا کیا پالوں گی "حور العین تلخ سے ہنسی"

مسکان نے گھبرا کر آس پاس دیکھا کہیں اسے ہرٹ کرتے کسی نے دیکھ تو نہیں لیا اور پھر اسکا جائزہ لینے لگی پراسی کوئی مشکوک چیز سامنے نہیں آئی تو سکون کا سانس لے گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم کر سکتی ہو وہ بہت معصوم اور پیارا ہو گا، اگر اسے تم سے محبت ہو گئی تو جہاں تم جاؤ گی وہیں وہیں آئے گا اور تمہیں بھی "اپنی محبت دے گا سوچ لو"۔ مسکان اٹھ کر اسکے پاس آئی اور سرگوشی میں بتانے لگی کتنے کا ہے "؟ حور نے سوچاڑائے کرنے سے کیا جاتا ہے اور مسکان کی بانجھیں پھیل گئی " پیسوں کی پروہ مت کرو تم صرف ہاں اور نا میں جواب دو"۔ "کالے گا تو نہیں"۔ حور کو ڈر لگنے لگا اتنا بڑا فیصلہ لینے سے "نہیں پاگل بالکل بھی نہیں البتہ وہ تو بہت سوئیٹ ہوتے ہیں صرف پیار دینا جانتے ہیں " اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولی "پھر کیا کہتی ہو لادوں کل "؟

ٹھیک ہے اگر اتنا پیارا ہے تولادو "حور العین اثبات میں سر ہلانے لگی اور مسکان کے دل پر پھوارے پر گئے اسنے "بے ساختہ اپنی گردن پر انگلیاں پھیریں

اب آئے گا مزہ سعیر صاحب، بڑی ناگوار گذرتی ہے نا آپکو مدخلت"۔۔ وہ اپنی سوچ پر مسکراتی حور کو دیکھنے لگی۔ "حور العین بی بی لنچ ریڈی ہے ٹیبل پر لگا دوں"۔۔ مودب سی کلک بولی

ہاں لگا دو ہم آتے ہیں"۔۔ وہ صوفے پر ہاتھ رکھ کر اٹھی ساتھ مسکان بھی تھی۔ "وہ چلتی ڈاننگ ٹیبل پر آئی اور ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھی۔

مسکان اسکے پیچھے ہی تھی۔۔ اسکے بیٹھنے کے بعد خود بھی بیٹھ گئی۔

کلک حور العین کے سامنے اپنا بنایا گیلانچ پیش کرنے لگی۔

بس"۔۔ مسکان نے دیکھتے پھر اسے روکا اور حور کو چچ پکڑا یادہ مسکراتی کھانے لگی۔

اور مسکان بھی اپنی پلیٹ میں کھانا نکال کر کھانے لگی۔

اب میں جاتی ہوں حور العین بی بی"۔۔ ٹیبل صاف کرنے اور برتن دھو کے کچن کی صفائی تک کا کام مسکان پر تھا۔

اسکے اجازت لینے پر حور نے سوچا کہ اللہ حافظ کو تو بوجھا نہیں سعیر سے۔

کیا ہوا تمہارا منہ کیوں اتر گیا "مسکان نے اس کے تاثرات دیکھتے ہو چھا تو حور العین نفی میں سر ہلا گئی "

"I love you "

برتن اٹھاتی مسکان کے ہاتھ ٹھٹھک گئے اس لفظ پر۔

اسنے حورالعین کو دیکھا جو گردن اکڑا کر کہتی اب اٹھتی اسے دیکھا۔

کیوں بھی کس سے کہہ رہی ہو؟ بہن دماغ پر تو بخار نہیں چڑھ گیا؟"۔ وہ برتن رکھ کر بولی "

ایک تم لوگوں سے ذرا سی انگش میں بات کیا کی جائے پتا نہیں خود کو کیا سمجھنے لگتے ہو،، بندے کافر ض ہے جواب ہی " دیدے پر نہیں یہاں تو الٹا سامنے والے کو بخار کا کہا جا رہا ہے مطلب حد ہے مسلمان تو نام کی رہ گئی ہو " حور غصے سے کہتی وہاں سے جانے لگا اور مسکان ہونقوں کی طرح اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔

وہ بھی مسلمانوں نے کب سے آئی لو یو کا جواب دینا فرض کر لیا ہے "وہ حیرت سے بڑبڑاتی واپس برتن اٹھانے لگی"



وہ روم میں اکیلی بیڈ پر پڑی تھی۔۔

سعی کی ناموجودگی میں اسے بالکل بھی سکون نہیں آ رہا تھا دل کر رہا تھا وہ کہیں بھی ہو اسے کھینچ کر لے آئے اور اپنے برابر سولادے عادت جو ہونے لگی تھی اسکی۔

دُڑوہ صبح والی کک ہی تیار کر کے دے گئی تھی جو حور نے بمشکل چند لقمے لیے تھے اور اپنے روم میں بند ہو گئی تھی۔

وہ پتا نہیں کہاں تھا، کیا کر رہا تھا، کچھ بھی تو معلوم نہ تھا اسکے بارے میں۔

کیسا عجیب شخص ہے " وہ بڑبڑا کر کروٹ لے گئی۔ "

میری ذرا برابر پر وہ نہیں صبح سے نکلا ہے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔ مسلسل بے چینی سے وہ اٹھ بیٹھی اور بیڈ سے نیچے اتری۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بالوں کو سمیٹ کر اسنے دو بل ڈال دئے اور پیچھے کر لیے۔  
آہستہ سے روم کا ڈور کھول کر باہر آئی۔  
پورے گھر میں پھیلی مکمل خاموشی نے اسکا استقبال کیا۔  
ایک پل کو وہ ڈر گئی۔

اگر گر گئی تو یا چوٹ لگی تو سعیر ناراض ہوں گے "وہ آگے بڑھ کر ریلینگ پر ہاتھ رکھتی چلنے لگی۔"  
اسے میری کون سی پرواہ ہے۔" وہ منہ بنا کر سیڑھیاں سنبھل سنبھل کر اترنے لگی۔"  
اور جب نیچے قدم رکھا تو گرتے گرتے نیچی۔  
اسکا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

یا اللہ آپکا لاکھ لاکھ شکر۔" وہ گہرا سانس بھر کر بائیں جانب مڑی۔  
اور پھر سیدھا چلتی گئی کیونکہ اسکے قدم گئے ہوئے تھے۔  
سلائیڈ گلاس ڈور سے وہ بیک سائیڈ پر آئی۔

تازی ہوا کا جھونکا جب اسکے جسم اور چہرے ٹکراتو وہ گہرا سانس بھر کر مسکرا دی۔  
میں کچھ بھی کر سکتی ہوں "وہ سرگوشی میں خود سے مخاطب ہوئی اور ہنس پڑی۔"  
وہ کچھ قدم مزید آگے بڑھی اور پھر نیچے بیٹھ گئی۔

ٹھنڈے ٹھنڈے فرش کو ہاتھوں پر محسوس کرتے وہ مسکرائی اور لیٹ گئی۔

اسے معلوم نہیں تھا وہ کہاں ہے کیوں آئی ہے، صرف یہ جانتی تھی بغیر سعیر کے وہ روم اسے بے چین اور گھٹن میں مبتلا کر رہا تھا۔

آپ کہاں ہیں سعیر؟"

گھوسر و شاگرد تو سنے تھے پر گھوسر و استاد پہلی بار دیکھا ہے۔" وہ ناک چڑھا کر کہتی آنکھیں موند گئی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اسے معلوم ناہوا کہ اسے جانا بھی ہے واپس روم میں وہیں سو گئی گہری نیند میں۔۔۔۔

\*-----\*

صبح کے کی سفید کرنیں دور افق پر پھیلی تب اسکی گاڑی پورچ میں رکی۔

وہ اتر کر چلتا ہوا اندر آیا تو عارب نے گیٹ لاک کرتے اسکے پیچھے آیا۔

آج دیر ہو گئی؟ عارب نے سگریٹ بوٹ سے مسلتے سعیر کی چوڑی پشت کو دیکھتے پوچھا۔

ہاں کچھ کام آگیا تھا، پھر شکیل کی فیملی کو پیسے بھی پہنچائے دئے آلف سے کہہ دینا وہ اب شکیل کی فیملی سے دور رہے۔۔۔

اسکے کہنے پر عارب نے سر ہلایا۔

آلف کا نکاح ہو گیا عارب اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ جڑ بولا۔

جانتا ہوں، عین کو معلوم ہوا؟ اسکا اشارہ مسکان کی طرف کیونکہ وہ ایک بات پیٹ میں نہیان رکھتی تھی۔

میں نے نہیں بتایا نا ہی آلف نے اسے۔۔۔ سعیر سر ہلایا۔

کیا چھپانا صحیح رہے گا سعیر اسکی بہن ہے۔۔۔ عارب نے اسکے چہرے کو دیکھتے کہا

ابھی نہیں عارب۔۔۔!! دو ٹوک لہجے میں منع کیا

تمہارا بازو کیسا ہے۔۔۔ عارب نے ٹاپک چنچ کر دیا

ٹھیک ہے اب۔۔۔ سعیر کہتے اٹھا اور سیڑھیاں چڑھتا روم میں آیا۔

عین کہاں ہو؟ مسکراتے لہجے میں بیڈ کو خالی دیکھ کر وہ بولا پر جلد محسوس ہو اور روم میں کوئی نہیں۔

عین میرا بچہ جواب دو۔۔۔!! وہ ہال نما اس روم کو پورا دیکھنے لگا کہ شاید وہ مل جائے۔

پر وہاں کوئی ہوتا تو جواب دیتا۔

عارب!! باہر نکل کر وہ دھاڑا۔۔۔ جو پورے گھر میں دھماکے کی طرح گونج اٹھی

کافی بتانا عارب جلدی سے باہر نکلا



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہوا سیر حور العین ٹھیک ہے؟" وہ اسکے قہر برساتی نظروں میں دیکھتا فکر مندی سے پوچھا "جب تک مسکان بھی باہر آگئی۔"

عین کہاں ہے؟؟؟ وہ مارنے کے انداز میں نیچے آیا عارب نے بے ساختہ قدم پیچھے لیا "وہ اپنے روم۔ میں تھی سیر۔"۔ مسکان جلدی اے بولی سیر کو اپنے بھائی کی طرف بڑھتے دیکھ کر "اسکی آواز پر سیر نے غصے سے اپنی بھوری آنکھیں گھمائی مسکان کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔"

میں پوچھ رہا ہوں عین کہاں ہے تم دونوں کے حوالے چھوڑ کر گیا تھا تو کہاں ہے میری عین۔" عارب کے گلے سے پکڑ کر وہ غرایا

مسکان کے اوسان خطہ ہو گئے۔ سیر میری بات سنو۔!! یہیں کہیں ہوگی ہم ڈھونڈتے ہیں۔"۔ عارب نے اسکی حالت سمجھتے تحمل سے سمجھایا "مسکان بھی زور شور سے سر ہلانے لگی۔"

ہاں سیر میں سونے سے پہلے چیک کر کے سوئی تھی وہ روم میں ہی تھی۔"۔ مسکان آگے بڑھ آئی۔" اگر کہیں چلتے گر گئی یا چوٹ آئی ہو اسے تو "سیر کے دماغ میں خطرے کا سائرن بجاتا وہ دونوں پر غصے بھری نظر ڈالتے "جھٹکے سے عارب کے کالر کو چھوڑا

اگر اسے کچھ ہوا تو تم دونوں کی خیر نہیں۔"۔ وہ دھاڑتا ہوا وہاں نکل کر پورا گھر دیکھنے لگا۔" اسکے گھر میں چانچ روم تھے اسٹور روم آفس اوپن جدید سٹائلش کچن ڈرائنگ روم اور ڈائنینگ ہال کے علاوہ بڑا سا خوبصورت لائونج تھا۔

انہوں نے پورا گھر دیکھ لیا پر حور نامی۔ سیر کی ایسی حالت تھی جیسے کوئی زخمی شیر ہو۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مم۔۔ میں لان میں دیکھتی ہوں۔۔ مسکان سعیر اور عارب سے کہتی باہر کی۔ جانب بھاگی " دفعتاً سعیر کے دماغ میں خیال آیا بیک سائیڈ کا۔۔ وہ بھاگا۔

کیا ہوا سعیر ملی۔۔؟ سعیر کو بیک سائیڈ پر گلاس ڈور کے اس پار بت بنا دیکھ کر عارب بولا " ہم۔۔! تم دونوں جاؤ یہاں سے۔۔ اسنے مڑ کر عارب کے آنے سے پہلے کہا تو عارب اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر " سر ہلا گیا اور واپس مڑ گیا۔

اسکے لئے یہی شکر کی بات تھی کہ وہ مل گئی تھی۔

باہر بھی نہیں عارب "ہانپتی کانپتی مسکان اندر اندر آئی۔"

کہاں چلی گئی یہ پاگل لڑکی۔۔ وہ ماتھا مسلتی بولی "

مل گئی ہے۔۔! سعیر ہے اسکے پاس "عارب نے کہتے اپنے روم کا رخ کیا کیونکہ ساری رات جاگنے سے اسے اب بہت " نیند آرہی تھی۔

مل گئی پر تھی کہاں "؟ وہ اسے جاتے دیکھ کر حیرت سے بولی "

یار کیا ہے! عارب بیزاریت سے مڑا "بیک سائیڈ پر ہے، اور ہاں اگر کافی پینی ہے تو مینے کچن میں بنا کر رکھی ہے میرا تو " اب موڈ نہیں تم چاہو تو میرا صدقہ سمجھ کر پی سکتی ہو۔۔ وہ کہہ کر چلا گیا۔

اور مسکان جو حورالعین کی حرکت پر تیش میں تھی عارب کے صدقہ کہنے پر منہ میں ہی کچھ بڑبڑانے لگی۔ اور پائوں پٹخ کر کچن میں آئی۔

وہ آج کی "اس لڑکی نے تہہ کر لیا ہے ہماری تو جانیں نکال کر ہی رہے گی، پتا نہیں کیا الٹا سیدھا سوچتی رہتی ہے "

حورالعین کی حرکت پر سوچتی کپ میں کافی انڈیل کر اپنے روم میں جانے لگی۔

وہ دونوں نیچے بنے روم میں رستے تھے اور سعیر اوپر۔۔



سعیر جب پریشان سابیگ سائیڈ پر گارڈن میں نظریں گھمائیں تو سامنے ہی بالکل پول کے قریب وہ سورہی تھی کہ ذرا سا ہلنے کی کوشش کرتی پول میں گر جاتی اور پھر کیا ہوتا وہ سوچ کر ہی سعیر کی شریانیں پھٹنے کی قریب تھی۔ اسکا ایک بازو پول کے نیلے پانی میں لٹک رہا تھا اور دوسرا پیٹ پر رکھا تھا۔ وہ اتنے ٹھنڈے فرش پر بغیر کیسی سوٹریا شال کے سورہی تھی۔ اسے غصہ آنے لگا۔

سعیر چلتا اسکے قریب آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پول سے اسکے کالے بال نکالے۔ سرد ہوا لگنے سے شاید اسے سردی لگ رہی تھی جس وجہ سے خود میں سمٹ گئی تھی۔ سعیر نے نظریں اسکی کمر سے چرا کر چہرے کو دیکھا۔ جہاں معصومیت کا جہان آباد تھا۔

اسے سمجھ نا آیا وہ کیوں یہاں سورہی ہے۔ اور کب سے۔

وہ مسکراتا اپنے پاؤں کو بوٹ کے قید سے آزاد کروانے لگا اور دور رکھے، پھر کوٹ اتار کر شرٹ کے بٹن کھولتے ٹائی کے ساتھ بیلٹ موبائل کچھ دور ٹیبل پر رکھ دئے۔ اب وہ تھا اور اسکی عین جو میٹھی نیند کے مزے لے رہی تھی سب کو پریشان کر کے۔ اسکا مضبوط چوڑا جسم کسی باڈی بلڈر کی طرح لگ رہا تھا۔

اور چھ فٹ سے نکلتا قد، ایک پراسرار سحرانگیز شخصیت کا مالک تھا۔

وہ آہستہ سے مسکراتا پول میں اتر اور تیرتا حورالعین کے بالکل پاس آکر رکا اور کنارے پر اپنے مضبوط بازو لگا کر ایک ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے بالوں کو پیچھے کر گیا۔

اسنے سرگوشی میں بکار اور کچھ ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں ماری۔ "عین"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور العین پانی کی چھینٹوں پر کسمسا کر دوسری طرف کروٹ بدل گئی۔

اب سعیر کی طرف اسکی پیٹھ تھی۔

وہ بے بی پنک کلر کے اپنی سکن جیسے سلک کے نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھی اور کالے بال فرش پر پھیلے ہوئے تھے  
سعیر مسکراتے واپس پانی میں سوئمنگ کرنے لگا اور کچھ دیر بعد نکل کر پول میں سیدھا کھڑا ہوا تو اسکے بھیگے جسم پر چھوٹی  
چھوٹی پانی کی بوندیں چپکی ہوئی تھی۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے حور کی طرف آیا جو ابھی بھی سو رہی تھی۔

سعیر نے اپنا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالا اور اسے اپنی طرف کھنچا جب وہ پول کے قریب ہوئی تو سعیر نے اسے اپنے بازوؤں میں  
اٹھالیا۔

لک۔۔۔ کون ہے۔۔۔ حور نے ایک دم گھبرا کر آنکھیں کھولی۔

نیند تو جیسے بھاگ گئی اور وہ وحشرہ سی بولی

تمہارا شوہر۔۔۔ سعیر پانی میں کنارے سے پیچھے ہوتے بولا تو اسکی آنکھوں میں سکون اتر آیا۔

آپ بھیگے ہوئے کیوں ہیں سعیر۔۔۔ اسکے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے وہاں بھیگا پن محسوس کرتے وہ نا سمجھی سے بولی

نہا کر آئے ہیں؟۔۔۔ وہ سعیر کے بلند بازوؤں میں تھی تبھی سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کہاں ہے۔

نہیں۔۔۔ سعیر نے مسکراتے اسکے گلابی چہرے کو دیکھتے کہا اور اسے تھوڑا نیچے کیا کہ اسکی پشت اور آگے پانی گھوم گیا وہ

بل کھا کر اوپر ہوئی

س۔۔۔ سعیر روم میں سیلاب آگیا سعیر۔۔۔ اسکا دل دھک دھک کرنے لگا اور وہ چیخ کر بولی

سعیر نے بمشکل اپنا تہقہہ دبایا۔

اور پھر اسے تھوڑا سا نیچے کیا۔۔۔ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کو صبح سویر اپنے جسم پر محسوس کرتی بے تحاشہ چیخنے لگی

سیلاب۔۔۔ سیلاب۔۔۔ سعیر بجائو وو۔۔۔ وہ ہاتھ پیر مارتی مسلسل چلا رہی تھی۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اب کی بار سعیر اپنا قہقہہ دہانا سکا اور اسے سیدھا کھڑا کرتے اپنے مقابل کیا " یہ سیلاب رات کو ہی آچکا ہوتا سعیر کی جان "۔۔۔ وہ مسکراتا بولا اور اسے دیکھنے لگا جو حیران شک سی ایک بازو اسکے گرد ڈالے دوسرے ہاتھ سے پانی کی کوچیک کر رہی تھی۔

ہہ۔۔۔ ہم کہاں ہیں۔ سعیر " اسے لگا اسکا کوئی خواب ہے۔ "

پراسکے پائوں نیچے پانی میں تھے اور وہ سعیر کے سہارے پانی میں کھڑی تھی جو اسکی کمر سے اوپر آچکا تھا۔

ہم سوئمنگ پول میں ہیں ڈارلنگ " وہ اسکی کمر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑا تھا اور حور نے سنتے ہی خوف سے دوسرا " ہاتھ بھی اسکے گرد کیا اور اسے مضبوطی سے جکڑ لیا۔

ہم یہاں کیا کر رہے ہیں "؟ وہ کچھ ڈوبنے کے خوف تو کچھ اتنی ٹھنڈ میں پانی میں ہونے کی وجہ سے غصے سے بولی " اور ٹائم کیا ہوا ہے "۔۔۔ غصے ضبط سے اسکا چہرہ اسرخ پڑ گیا تھا جو سعیر کو انتہائی پیارا لگ رہا تھا۔ "

میرا بچہ ہم پول میں ہیں اور میری گھڑی شرٹ موبائل سب کچھ باہر ہے اندر صرف ہم دونوں کو ہی آنے کی اجازت " ملی ہے تو پھر وقت کیسے بتائوں، اور یہاں میں نہیں تم مجھے لائی ہوا اپنے قریب کرنے کیلئے "۔۔۔ سعیر کہتے ہوئے اپنے بھینگے لب حور العین کی گردن پر رکھ دئے۔

وہ کانپ کر رہ گئی۔ اور اسے یاد آیا کہ یہاں تو وہ خود ہی آئی تھی اور بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تو کیا وہ ساری رات ادھر ہی سوئی ہوئی تھی۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ سعیر اسکے ساتھ ہی ایک ڈبکی لگائی۔

حور کی آنکھیں پھٹ گئی۔

س۔۔۔ سعیر "۔۔۔ اپنے ناک میں پانی جانے سے وہ خوفزدہ ہوتی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ "

آئی لویو سعیر کی جان "۔۔۔ اسکے کان پر اپنے لب رکھ کر اسنے کہا تو اس حالت میں بھی حور سر ہلانے لگی۔ "

آ۔ آئی ل۔۔ لو یو ٹو۔۔۔ سعیر جو کہنے کیلئے جھکا تھا حور نے ایک دم اس کے گلے میں بانہیں ڈالی اور وہ جیسے اوپر ہوا تو وہ " بھی بلند ہو گئی۔

اپنے تحت اسنے سلام کا جواب دیا تھا جو ہر مسلمان پر فرض تھا،  
سعی نے اسکے جواب پر نظریں گھمائی مطلب وہ اسکی محبت کا نہیں سلام کا جواب دے رہی تھی۔۔  
چلیں پلیز"۔۔ اسکے ہونٹوں کے لمس کو اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ سمٹ گئی"  
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کی لہر دونوں کے جسم سے ٹکراتی حور کو کپکپانے پر مجبور کر رہی تھی اسکے بھگے لمبے بال اسکی گردن اور  
پشت پر چپک گئے تھے۔

تم یہاں کیوں آئی عین "؟؟ اسکی گرم سانسیں حورا اپنے چہرے پر محسوس کرتے آواز پر لب دبا گئی۔"

مم۔۔۔ مجھے روم میں نیند نہیں آرہی تھی"، وہ اس سے یہ نہیں کہہ سکی کہ آپکو کون سی میری پروہ ہے جو پوچھ رہے ہیں،

یہ بھی ناکہ سکی کہ آپکی غیر موجودگی میں وہ روم اسکی سانسیں گھٹنے پر تیار تھا اسے مار دینا چاہتا تھا اکیلی دیکھ کر۔

ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ ادوانگلیوں سے اوپر کرتے محبت سے پوچھا۔"

حور کہنا چاہتی تھی کہ آپکی پہنائوں میں آکر ڈرتو کہیں دور بھاگ گیا ہے، ایک سکون ہے جو مجھے اپنی ماں باپ کی موجودگی میں ملتا تھا، ایک احساس ہے جو اسکا دل دھڑکانے پر مجبور کرتا ہے، پر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی یہ سب کہنے یا اس سے بھی بہت کچھ کہنے کی تبھی بے ساختہ سر اثبات میں ہلانے لگی۔

پھر تمہیں روم سے باہر نہیں آنا چاہیے تھا ڈارلنگ۔۔۔ اسے بازوؤں میں اٹھا کر سوئمنگ پول سے باہر آیا اور زمین پر "کھڑا کیا

حور نے کوئی جواب نہیں دیا

البتہ اپنے بھگے لباس کی وجہ سے اس سے الگ نہیں ہو رہی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر اسکے حیا سے گلزار چہرے کو دیکھتے مسکرایا اور اسے ساتھ لیکر ٹیبل کے قریب پہنچ کر اپنا کوٹ اور شرٹ اٹھا کر، شرٹ خود پہنی اور کوٹ اسے پہنا دیا۔

ایک پل کو اسکی نظروں نے بغاوت کی پراسنے سختی سے اپنی نظروں پر پہرے بیٹھادئے اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔ تمہیں چوٹ آسکتی تھی۔۔۔ سڑھیاں چڑھتے وہ بولا پر حور خاموش ہی رہی۔۔۔" ہاں یہ تو سچ تھا اسے چوٹ بھی آسکتی تھی پر کیا کرتی جب دل اسکے بغیر روم میں رہنا نہیں چاہتا تھا۔ روم میں آکر اسے نیچے اتارہ تو حور دونوں ہاتھوں سے کوٹ کو پکڑ گئی۔

جو کافی کھلا اور لمبا تھا کہ گھٹنوں تک آ رہا تھا۔

سعیر نے آگے بڑھ کر وارڈروب سے اسکا ڈریس نکالا اور اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔

تم چینیج کرو میں موبائل بوٹ لیکر آتا ہوں۔۔۔ اسکی گال تھپتھپا کر کہتے وہ واپس باہر جانے لگا۔۔۔۔۔" اسکی غیر موجودگی محسوس کرتے حور نے گہرا سانس بھر کر کوٹ اتارہ اور نیچے رکھا۔

اپنے بال سمیٹ کر وہ آگے رکھتی پیچھے پہنی ہوئی شرٹ کی زپ کو بند کرنے لگی جو کافی مشکل تھی۔ کہ دفعتاً پیچھے سے انگلیوں کے لمس محسوس کرتی اسکی آنکھیں پھٹ گئی اور منہ پر ہاتھ جمائے۔

س۔۔۔ سعیر آ۔۔۔ آپ۔۔۔ اس سے بولا ناگیا اور چہرہ اتپ کر سرخ انگارہ ہو گیا۔۔۔

وہ گھبرا کر دور ہوئی اس سے کہ پائوں میں اپنے نیچے پڑے کپڑوں سے الجھ کر گرنے ہی والی تھی کہ ایک دم سعیر نے آگے بڑھ کر اسے تھاما۔

وہ آہ کرتی لمبے لمبے سانس لینے لگی جو اس صورتحال سے پھول گیا تھا۔

شش۔۔۔۔۔ سعیر نے اپنی انگلی اسکے کانپتے لبوں پر رکھی

حور سر ہلا کر خود اپنی آنکھیں میچ گئی تو سعیر نے اسے اپنے پائوں پر کھڑا کیا۔

وہ آہستہ سے دور ہوئی اور چلتی گئی کہ پھر سے ٹھوکر کھا کر گرنے والی ہوئی کہ ایک بار پھر اسنے کمر سے پکڑ کر تھاما اسے۔

وہ بدحواس سی۔ تھی۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے کیا ہو رہا ہے۔۔۔

کچھ نا سمجھ آتے اسنے سعیر کے سینے میں منہ چھپا لیا۔۔۔

ناشتے میں کیا لوگی؟ اسکے بھیکے بالو پر ہاتھ پھیرتے اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑے وہ اسے ہی پوچھنے لگا

لک۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ اسکی شرٹ کے بٹن پر انگلی رکھتے وہ ہلکائی

آ۔ آپ رات کو کہاں تھے؟۔۔۔ وہ خود ہی خاموشی سے خفا ہوئی

کچھ کام سے گیا تھا شہر سے باہر۔۔۔ اسے اپنے ساتھ لیکر وہ بیڈ پر بیٹھا۔

تم بتاؤ کیا کیا سارا دن؟ موبائل ٹیبل پر رکھتے مسکرا کر بولا تو وہ منہ بنا گئی

کیا کر سکتی ہوں بور ہوتی رہتی ہوں۔۔۔۔ اسکا منہ پھول گیا۔۔۔

سعیر کی نظر اسکے ناخون پر گئی جہاں بلیک نیل پینٹ لگائی تھی۔۔۔

یہ کیوں لگائی ہے؟ غصے سے اسکے دونوں ہاتھ کی انگلیاں اوپر کی

یہ اچھے لگ رہیں میرے ہاتھ؟ وہ خوش ہوتی بغیر اسکے غصے بھری آواز پر دھیان دے اپنے رویں بولی۔

سعیر نے لب بھیج کر اپنے ناخون سے اسے کھرچنے لگا جو بہت مشکل تھی اترنا۔۔۔

یہ اترے گا نہیں کلر۔۔۔ وہ پانی لیکر آیا اور اسکی انگلیاں ڈبو کر اسے اتارنے لگا جو ناممکن تھا۔

حور خاموشی سے بیٹھی تھی۔

کیسے اترے گا؟ اب وہ سرد آواز میں بولا اسے نفرت تھی بناوٹ سے۔

اسے اپنی عین ویسی ہی اچھی لگتی تھی جیسی تھی ناکہ یہ رنگ شنگ لگا کر۔۔۔

معصوم کے بجائے سفید گلابی ہاتھ پر بلیک پینٹ باہر کی لڑکیوں سے مشابہت کھا رہے تھے۔

مجھے نہیں معلوم نور اور مسکان کو پتا ہوگا۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شاید نیل پالش ریموور سے "۔۔ ایک نیل دانتوں کے بیچ رکھتے اسنے بتایا تو اسکی حرکت پر سعیر نے گھورا"

کیا کر رہی ہو "۔۔ اسکا ہاتھ ایکدم پکڑا اور اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔"

منہ میں مت ڈالنا میں ریموور لیکر آتا ہوں "وہ کہتا اٹھا اور جلدی کپڑے چینج کرتے باہر نکلا سڑھیاں اترتا وہ چل کر "مسکان کے روم کے سامنے آتے ناک کرنے لگا۔

لڑکی باہر نکلو "۔۔"

مسکان جو بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ چلا رہی تھی جو اسے عارب نے چلانا سیکھا یا تھا ناک ہونے پر اسے سائیڈ رکھتی اٹھی۔ ریموور دو "؟ غصے سے گھورتے سعیر نے کہا "

کیسا ریموور "؟ مسکان حیرت سے برواچکائے "

عین کے ناخون پر لگے پیسٹ کار ریموور "وہ کہتا اندر گھس آیا اور مسکان سمجھتی اپنی مسکراہٹ روکنے لگی۔ "ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے مختلف میک اپ کی اشیاء کو دیکھتے وہ ان میں ریموور ڈھونڈنے لگا کہ اسکی نظر بلیک نیل پالش پر گئی غصے سے دانت پیس کر اسنے ایک نظر دیکھتے مسکان کی جانب مڑا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی کہاں ہے وہ "؟ وہ غصے سے غرایا "

دے رہی ہوں "منہ بنا کر کہتی وہ دراز سے نکال کر اسکے سامنے کرنے لگی تو جھپٹ کر غصے سے سعیر نے اسکے ہاتھ سے لیا۔

اور دو سرا ہاتھ پھیر کر ٹیبل سے سب کچھ نیچے گرا دیا۔

خبردار آئندہ ایسی کوئی چیز اسے لگائی "۔ انگلی سے وارن کرتا وہ دھب دھب کرتا وہ سے نکلا پیچھے مسکان جو سکتے میں "کھڑی تھی مٹھیاں بھیجنے لگی

مینٹل انسان ایکسرے کرتے دیکھتا ہے بیوی کو "۔۔ وہ پیچھے سے نیچے آواز میں چیختی اپنی ٹوٹے پھوٹے میک اپ کے "سامان کو اٹھانے لگی۔



سعیر اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔ انگلیوں سے نیل پالش اتارتے ہوئے وہ سعیر سے بولی "تم جیسی ہو ویسی اچھی لگتی ہو یہ گند مت لگایا کرو۔۔۔ نیلز صاف کرنے کے بعد وہ نیل کٹر سے نیلز کاٹنے لگا" حور کا چہرہ اگلابی پڑ گیا۔۔۔

ایسی ہی "۔۔۔؟؟ اسے جیسے یقین نا آیا تبھی سرگوشی میں بولی "کیوں شک ہے کوئی؟" انگلیاں پانی میں ڈبو کر صاف کرتے اسنے برواچکا یا حور نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تو اسکے لبوں پر تبسم پھیلا۔

گڈ ہونا بھی نہیں چاہیے میرا بچہ "۔۔۔ وہ اٹھا اور ریموور باقی کچھ ڈسٹن میں ڈالے۔" پھر اسکا چینج کیا ڈریس اٹھا کر باقی کے ڈریس کے ساتھ رکھے ساتھ اپنا بھی۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ واپس روم میں آیا اور اسے اپنے ساتھ لیکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ حور اسکے بازوؤں میں پڑی تھی اور سعیر آنکھیں موندے سونے لگا تھا۔

وہ مسکراتی اپنی انگلی اسکے ناک کے قریب رکھتی اسکی سانسوں کو انگلی پر محسوس کرنے لگی کہ مونچھوں کی چھبھن پر اسنے انہیں چھوا اور پھر بے ساختہ ہی انگلی سعیر کے لبوں پر رکھی۔۔۔

اسکے لمس پر سعیر نے آنکھیں کھولی اور اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھا اسکے ڈمپل مزید نمایا ہو رہے تھے جب وہ اسکی مونچھوں کو چھو رہی تھی۔ سعیر نے آہستہ سے منہ کھولا تو حور کی انگلی اسکے منہ میں چلی گئی وہ چونکی

پر تب تک سعیر اس پر اپنے دانتوں کا دباؤ دے چکا تھا۔۔۔

آہہ "۔۔۔ اسکے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔"

سونے دو پھر "۔۔۔ گال پر لب رکھتے وہ پیچھے ہٹا تو حور اپنی آنکھیں مسلنے لگی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بہت برے ہیں آپ"۔۔۔ وہ منہ بنا کر کہتی اٹھنے لگی کہ سعیر نے گرفت مضبوط کر دی اور وہ بے بس ہو کر اسکی گرفت میں رہ گئی۔۔۔

آپکی موبائل دیں مجھے سونگ سننے ہیں"۔۔۔ اسکے مانگنے پر سعیر نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی موبائل اٹھائی اور ساتھ ہینڈ فری بھی۔

اور موبائل سے کنیکٹ کرتے اسکے کان میں لگائے اور خود واپس لیٹ گیا۔۔

حور مسکراتی اسکے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی ایک ہاتھ میں موبائل تھا دوسرا سعیر کے بالوں میں۔۔۔۔

وہ اسکے بالوں سے کھیاتی گانے سننے لگی تو سعیر مسکرا کر اپنی پیاری اور چھوٹی سی دنیا کو دیکھتا آنکھیں موند گیا۔

\*-----\*

علوی ہائوس میں اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر اس کمال صاحب آسیہ بیگم اور نور العین داد موجود تھے ساتھ نرگس بی بھی تھی۔۔

جو تھی تو ایک ملازم پر جمال صاحب اور مشعل بی بی کے بعد انکی ماں کے درجے پر آگئی تھی اور اسکا مقام بھی وہی تھا۔

نور العین نوالہ منہ میں ڈالتی جو س کا گلاس اٹھانے لگی کہ اسی پل داد نے بھی ہاتھ بڑھایا۔۔

اسکی انگلیوں پر اپنا انگلیاں رکھتے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہاتھ پیچھے کر گیا۔

دوسری طرف نور نے بھی ایک دم ہاتھ پیچھے کیا جیسے کرنٹ لگا ہو۔

یہ داد کو کیا ہوا ہے بالکل بدلا ہوا ہے"۔۔۔ اسنے غصہ پیتے سوچا اور بی کا دیا ہوا گلاس منہ سے لگا لیا۔۔

ناشتے کے بعد سیدھے آفس پہنچو خبردار کسی دوست کے پاس گئے ہو"۔۔۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے کمال

صاحب داد سے بولے اور وہ فرمانبرداری کی مثال قائم کرتا سر ہلانے لگا۔

کمال صاحب کا موڈ صبح سے ہی خراب تھا جب اسنے برہان کا سوری والا مسیج پڑھا تھا۔

اب سے کئی بار وہ آسیہ بیگم کو بھی جھڑک چکے تھے۔

اور بہانے بہانے سے سب پر غصہ نکال رہے تھے۔۔۔

تایا ابو میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔ نور العین نے کمال صاحب کو دیکھا جنہیں مائٹر ہارٹ ایک آپکا تھا جس میں۔ مریض کم از کم پانچ یا چھ دن بیڈ پر ہوتے تھے اور کمال صاحب تیسرے دن انکے بیچ صحیح سلامت بیٹھے تھے جیسے انکے ساتھ کچھ ہوا ہی نا ہو۔

کوئی ضرورت نہیں تم اب یہیں رہو گی۔۔۔ وہ اپنا غصہ دباتے بولے تو نور آنکھیں پھیلائے دیکھنے لگی۔ "نور بیٹا یہ اب تمہارا گھر ہے، کچھ دنوں میں تمہیں یہیں آنا ہے پھر یہاں سے جانا کیوں!! یہی کہنا چاہتے ہیں تمہارے" تایا ابو۔۔۔ آسیہ بیگم اسے حیرت میں دیکھ کر جلدی سے بات سنبھال گئی اور اٹھ کر داد کو ریڈی ہونے کا کہتے کمال صاحب کے پیچھے گئی۔

نور دبدباتی آنکھوں سے سر جھکا گئی۔  
کمال بھائی صحیح کہہ رہے ہیں نور بیٹا۔۔۔ بی نے اسے حوصلہ دینے کیلئے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگی اب صرف وہاں داد اور وہ۔ ہی تھے۔۔۔

کیا گھور رہے ہو۔۔۔ وہ غصے سے بریڈ داد کے منہ پر پھینکتی چلا کر کہتی وہاں سے بھاگی۔۔۔ داد نے بریڈ ٹیبل پر رکھتے اسکا جوس کا گلاس اٹھایا اور اپنے لبوں سے لگالیا مسکراتے۔۔۔

-----

روکیوں رہی ہوائی ابونے غلط تو نہیں کہا۔۔۔ ناک کرتے وہ روم میں داخل ہوتا بولا۔۔۔

نور نے آواز پر اپنا چہرہ صاف کرتے غصہ سے دیکھا۔

میرا کوئی موڈ نہیں تمہاری بکواس سننے کا پلیز دفع ہو یہاں سے۔۔۔ ناگواری سے کہتی وہ منہ موڑ گئی

اوہ سو سیڈ کچھ دن کی بات ہے پھر تو تمہیں میری ہی بکواس سننی پڑے گی میری بونی۔۔۔ وہ اسکے سامنے کھڑا ہوتا

مسکراہٹ چھپا کر چڑانے والے انداز میں بولا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں اب جتانو مجھ پر کہ اکیلی لڑکی پر کتا بھی حاوی ہے "داد جو مسکرا رہا تھا کتے لفظ پر گھورا اسے۔"

لڑکی کتا کسے کہہ رہی ہو میں تمہارا مزاجی خدا ہوں۔۔۔ اسنے گردن اکڑا کر کہا "

ہو نہہ عقلمند انسان کیلئے اشارہ ہی کافی ہے بزدل کہیں کے۔۔۔ وہ بڑبڑائی "

اگر مینے بہادری اور عقلمندی دیکھائی تو تم خود کو دیکھتے شرمانو گی "وہ معنی خیز سا بولا نور نے غصے سے دانت پیسے۔"

اب اس کو اس کرنے کے علاوہ تمہارے پاس بچا ہی کیا ہے۔۔۔ وہ کہتی اسکے سامنے کھڑی ہوئی پر اپنا قد دیکھ کر خود ہی شر مندہ ہو گئی

داد نے دلچسپی سے اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

یہ۔۔۔ "کہتے ہوئے جھک کر اسکے گال پر اپنے لب رکھ دئے اور وہ مزاحمت بھی ناکر سکی کہ پلک جھپکتے وہ دور ہوا فاصلے "

پر۔۔۔

Urdu Novel Book

نور کو وہ ہوا کا جھونکا ہی لگا۔۔

اسے اپنا وہم لگا شاید وہ قریب ہی نا آیا ہو یا کوئی وہم ہو۔۔

پر نہیں اسکا نرم گرم لمس اپنے گال پر محسوس کرتے اسکے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

دعا کرنا پہلا دن ہے آفس میں تمہارا نیا نوایلا شوہر کامیابی کے جھنڈے گاڑ کر لوٹے بولو آمین۔۔۔ آنکھ دبا کر کہتے وہ "

جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا اور پیچھے کچھ ناسوجتے نور نے چیختے کشن پھینکا

کمینے ذلیل انسان واپس آؤ پھر بتاتی ہوں۔۔۔۔ وہ اپنی جوتی بھی پھینکنے لگی جو ڈور سے ٹکرا کر واپس آئی۔"

داد قہقہہ لگا کر وہاں سے نکلا۔

اچھا یہ پکڑو فریش اپ اور فریش کرو دماغ کو میرے لئے "واپس مڑتے اسنے ببل گم اسکی جانب پھینکا اور وہاں سے "

بھاگ آیا اپنے روم میں

نور جب تک پہنچی وہ ڈور بند کر چکا تھا۔

تبھی وہ گالیوں سے اسے نوازتی پاؤں پٹج کر اپنے روم میں بند ہو گئی۔

آپ پولیس ہیں "ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی مسکان منہ میں بریڈ کا پیس ڈالتی برہان کو پولیس وردی میں دیکھ کر حیرت سے " بولی۔

ہوں میں پولیس والا ہوں "۔ اسکی گال تھپتھپا کر جواب دیا اور ناشتہ کرنے لگا۔

فیری میں واپس آتے تمہارے ڈریس اور بکس لیکر آؤنگا تب تک تم یہیں رہنا اور باہر مت نکلنا "جوس کا گلاس اسکے " منہ سے لگاتے برہان نے محبت سے کہا جس پر مسکان سوچتی سر ہلا گئی۔

آپ کب تک آئیں گے صاحب "۔ منہ صاف کرتے برہان کو اٹھتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

صاحب نہیں دوست کہہ سکتی ہو "وہ گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا

مسکان کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔

آپ پہلے کہاں تھے "؟ اسے اپنی روتی ہوئی راتیں یاد آئیں تو برہان کے گلے لگ کر رونے لگی۔

برہان کے پاس کوئی جواب نا تھا دینے کیلئے۔

چلو شاباش رو نا بند کرو اور مجھے اللہ حافظ کہو "اسکا چہرہ صاف کرتے وہ مسکرانے لگا

وہ شرمائی جس پر برہان قہقہہ لگا اٹھا۔

فیری شرماتی بھی ہے بھی "۔!! شرارت سے بولا تو وہ ہنس پڑی

صاحب ایسے نا کہیں مجھ سچ میں شرم آتی ہے "وہ کھلکھلائی

تو برہان کا قہقہہ جاندار تھا۔

ہا ہا ہا۔۔ ارے پر مینے تو کچھ کہا ہی نہیں ہے "۔ برہان ہنستے ہوئے انجان ہوا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

صاحب اماں کیلئے فروٹس لادیں گے "۔۔؟؟ وہ سکے سامنے کرتی معصومیت سے بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیٹا جہاں آپکی ماما پاپا ہیں وہاں۔۔۔!!۔۔۔" اچھا انہیں اپنے پاس سنبھال کر رکھ لو جب ہم واپس جائیں گے تو لیکر چلیں گے" اسنے اسکی معصوم شکل دیکھ کر کہہ ناسکا کہ تمہارے ماں باپ جہاں ہیں وہاں ہم نہیں جاسکتے۔۔۔ اور ہاں یہ آخری بار تھا صاحب اب صرف دوست کہو گی کیونکہ میرے پاس کوئی فرینڈ نہیں بالکل اکیلا ہوں۔۔۔ وہ" مایوس ہوا جس پر مسکان کو ہنسی آگئی۔

اتنے لوگ موجود ہیں آپ اکیلے کیسے ہوئے" اسکے ساتھ روم کی طرف جاتی وہ منہ بنا کر بولی۔" یہ میرے دوست تھوڑی ہیں یہ تو اپنی ڈیوٹی کر رہے ہیں مجھے ایک دوست چاہیے جو میرے ساتھ رہے۔۔۔ اسے صوفے پر بیٹھا کر وہ ساتھ بیٹھا تو مسکان اسکی شکل دیکھنے لگی

پر مجھے تو جانا ہے اپنے ماں بابا کے پاس۔۔۔ وہ اسکے مضبوط ہاتھ میں اپنا چھوٹا سا نولا ہاتھ رکھ کر بولی" برہان نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔

دیکھو فیری جہاں تمہارے ماں بابا گئے ہیں وہاں ہم لوگ نہیں جاسکتے اور جو لوگ جاتے ہیں وہ واپس نہیں آتے کیونکہ وہ اللہ کے پاس ہیں جہاں ہمیں جانے کی اجازت نہیں اور جب اجازت ملتی ہے تو ہم جاتے ہیں ایسے نہیں جاتے کیونکہ وہ اپنی مرضی سے بلاتا ہے سب کو"۔۔۔ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر وہ محبت سے دھیرے دھیرے بتانے لگا مسکان کی آنکھوں میں آنسو آگے۔

کیا مجھے اجازت نہیں دے سکتا اللہ، مجھے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہنا ہے جیسے رضو عرفان صبار ہتی ہیں مجھے بھی عید پر" کپڑے عیدی چاہیے بابا سے، میرے پاس گرٹیا نہیں کتابیں کچھ بھی نہیں مامی مارتی ہے کھانا نہیں دیتی پھر بھی اللہ مجھے اجازت نہیں دیں گے وہ تو سب کچھ دیکھتے ہیں مجھے بھی دیکھ رہیں ہوں گے پھر بھی اجازت نہیں دیں گے"۔۔۔ وہ کہہ رہی تھی اور برہان ضبط سے سن رہا تھا۔

مجھے ماموں مامی کے پاس نہیں جانا صاحب وہ ماریں گے پھر گھر سے بھاگنے پر آپ اللہ سے اجازت مانگ لیں آپ بڑے " ہیں آپ کی ضرور سنیں گے "۔۔۔ اسکی بات پوری ہوئی کہ برہان نے اسے اپنے سینے سے لگایا جیسے اسکا اپنا جگر کا ٹکڑا ہو

— — —

کیا اپنے دوست کے پاس رہ سکتی ہو فیری، کیونکہ اللہ نے تمہیں میرے لئے بھیجا ہے میں اکیلا ہوں اسلئے "۔۔۔ مسکان"

اسے دیکھنے لگی کہ اب کیا کہے۔۔۔

؟؟ اسے یقین ہی نہ آیا۔ "اللہ پاک نے بھیجا ہے مجھے"

اور تمہارے ماں باپ بھی خوش ہوں گے تمہیں میرے پاس دیکھ کر"۔۔۔ اس کے سر پر بوسہ دیکر برہان بولا تو وہ سر ہلا "گئی۔۔"

اللہ تعالیٰ اور اماں بابا کو خوش کرنے کیلئے میں سب کچھ کروں کیونکہ پہلے میں اماں کو بہت تنگ کرتی تھی اب نہیں " کروں گی تاکہ وہ مجھے جلدی سے اجا۔۔۔۔۔ باقی کے لفظ برہان نے اس کے منہ پر انگلی رکھ کر خاموش کر وادیا۔۔۔

گھر میں ہی رہنا اور چاہے تو پورا گھر دیکھنا ایک ملازمہ موجود ہے وہ تمہیں دیکھا دے گی اپنا خیال رکھنا اپنے دوست " کیلئے،، میں جلدی ہی واپس آؤنگا۔۔۔ اس کے رخسار تھپتھپا کر وہ کھڑا ہوا تو مسکان مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ صاحب دوسرے صاحب تو بہت کڑک ہوتے ہیں آپ اتنے نرم کیسے ہیں، میرا مطلب دوسرے پولیس والے بہت " تیز ہوتے ہیں پر آپ نے اب تک تیز آواز میں بات بھی نہیں کی کیوں "۔۔۔ دونوں پاؤں صوفے پر رکھتے وہ برہان کی پشت کو دیکھتے بولی۔

اسکے کہنے پر مسکان نے اپنی پتلی سی انگلیاں دیکھیں۔۔!! بیٹا اپنی انگلیاں دیکھو۔۔۔"

کیا سب برابر ہیں؟ بالوں میں برش گھماتے اسنے یو چھاتو مسکان نے نفی میں سر ہلایا۔

اسی طرح سب پولیس والے ایک جیسے نہیں ہوتے ہر کسی کا مزاج الگ ہوتا ہے، کوئی انسان تیز طبیعت کا مالک ہوتا ہے " تو کوئی نرم "۔۔۔ وہ مسکراتا ریڈی ہو کر بولا تو وہ سمجھتی سر ہلا گئی۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آج ایسے ہی بور ہوتے دن گزار و شام۔ کو شاپنگ پر چلیں گے۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے بولا تو مسکان ہنس پڑی۔۔۔  
 فی امان اللہ۔۔۔ ڈور پر آکر پیچھے سے وہ بولی تو برہان نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔  
 کس نیکی کے بدلے اسے رب پاک نے پیاری سی اینجل بھیجی ہے وہ سمجھ ناسکا اور مسکراہٹ پاس کرتے سیڑھیاں  
 اترتے سیدھا پکن میں آیا اور وہاں موجود ملازمہ کو چند ہدایات دیتے اور مسکان کا خیال رکھتے کی تاکید کرتے وہاں سے نکلا  
 اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

گارڈز کو بھی سخت پہریداری کا کہا کہ کہیں وہ چلی نا جائے نا سمجھ تھی ابھی۔۔۔  
 ایک درندے سے بچ کر دوسرے کے منہ میں نا آجائے کیونکہ دنیا بھرے پڑی ہے ایسے حیوانوں سے جو تاک میں  
 ہوتے ہیں کہ کہیں سے کوئی معصوم انکا شکار بن جائے۔۔۔  
 ایس پی کی گاڑی کے نکلنے پیچھے گیٹ بند کر دیا گیا۔۔۔

\*-----\*

"ماضی"

تم کون سا فلیور لوگی حور۔۔۔؟ نور نے پاس کھڑی حور سے پوچھا۔۔۔  
 جمال صاحب مشعل بیگم نور اور حور چار ورات کے اس حسین وقت میں آنسکر ایم پارلر میں تھے۔۔۔  
 چاکلیٹ۔۔۔ وہ مسکراتی بولی تو جمال صاحب سر ہلا کر کانٹونٹر کی طرف گئے۔۔۔  
 پاپاواک کریں پھر کھاتے ہیں۔۔۔ حور نے آنسکر ایم پکڑتے کہا  
 جس کا آئیڈیاسب کو پسند آیا۔

ٹھیک کہہ رہی پاپا چلتے ہوئے کھاتے کتنا مزہ آئے گا "نور نے بھی تائید کی۔"  
 چلو جب میری دونوں پریاں خوش ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے اٹھو بھئی۔۔۔ وہ حور کو اٹھاتے ہوئے بولے۔  
 تو مشعل بیگم اور نور بھی ساتھ اٹھی۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ابھی وہ ڈور تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ اچانک وہاں چیخ پکار مچ گئی۔۔۔

کک۔۔ کیا ہوا پاپالوگ کیوں چیخ رہے ہیں۔۔۔ حور نے آواز پر اپنے باپ کا سختی سے ہاتھ پکڑا کہ اچانک آنسکریم "پارلر سے بھاگتے لوگوں کی چھین پٹ پر وہ دور جا گری۔۔۔

حور۔۔۔۔۔ نور کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔۔۔"

جمال صاحب کی نظریں کائونٹر پر موجود بلیک ہڈی میں اس آدمی کے ہاتھ میں موجود سفید چمکتے خنجر کو کائونٹر والے آدمی کے گلے پر تھا اور وہ اس پر جھکا کچھ کہہ رہا تھا، اس منظر پر ساکت ہو گئی۔۔۔

تم دونوں نکلو باہر۔۔۔ جمال صاحب نے مشعل اور نور کو باہر جانے کا کہا۔

پر جمال۔۔۔ خوفزدہ سی آواز مشعل کے گلے سے نکلی وہ بھی کائونٹر والا منظر دیکھ چکی تھی۔

جائو۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا تو مشعل ناچار نور کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔"

یہ وہ عوام تھی جو مل کر مقابلہ کرنے کے بجائے خوف و ہراس سے ایک دوسرے کو کچل کر بھاگتی تھی۔۔۔

حور العین۔۔۔۔۔ سب وہاں سے نکل چکے تھے اور اب صرف وہاں کچھ لوگوں کے ساتھ وہ آدمی اور آنسکریم پارلر کے ویٹرز کی لاشیں پڑیں تھی۔۔۔۔۔

حور گرنے سے وحشر زدہ ہو کر اٹھی اور سنبھل کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اپنے باپ کی آواز پر اسکا سانس بحال ہوا اور نہ وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ کیا ہو گیا ہے اچانک۔

بلیک کنگ کو انکار کرنے کا انجام اب دیکھو تم۔۔۔۔۔ زمان نے کہتے سیر کو اشارہ کیا جس نے اس آدمی کے گلے پر خنجر۔

گھونپ دیا ایک بلند چیخ اس آدمی کے منہ سے نکلی اور خون پھواروں کی صورت میں بلند ہوا۔۔۔۔۔

اس نے چہرہ اسیدھا کر کے منہ کھولتے اس میں خنجر ڈالا اور سیدھا چیرتا گیا اسکے سینے تک۔۔۔۔۔

اسکی طاقت سومردوں کے برابر تھی۔۔۔۔۔

اور وار ہزاروں کے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے جوڑینگ دی گئی تھی جس میں اسکے عضوے عضوے کو چیر کر جیسے جوڑا تھا۔۔۔ پھر بھی وہ زندہ تھا بیسٹ بن کر۔۔۔

رات میں اس پر ظلم ہوتے تو دن میں وہ سب پر ظلم کرتا۔۔۔  
اس طرح سے چلتے اس میں جو زار سار حم تھا وہ بھی نوچ کر نکال دیا گیا تھا کہ اب وہ صرف ایک پتھر کا بت اور حیوان تھا جسے صرف مارنا خون بہانہ ہی آتا تھا۔۔۔

خوف و حشت اسکی تھی نام اسکا تھا پر حکومت بلیک کنگ کی تھی جسکا وہ پالتو درندہ تھا۔۔۔  
پاپا۔۔۔۔۔ حور نے ڈرتے ڈرتے پکارا۔۔۔

جمال صاحب جو ساکت کھڑے تھے آواز پر مڑے اور اسکے ساتھ زمان کی بھی نظریں۔۔۔  
اسکی چادر کہیں گر گئی تھی اور اب وہ بغیر چادر کے کانپتی کھڑی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔  
چلو۔۔۔۔۔ بیسٹ نے اس کے ٹکڑوں کو کانٹوں پر چھوڑ کر زمان سے کہا کہ اسکی ساکت نظریں دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

رکوبیسٹ۔۔۔۔۔!! اسکی آواز پر جاتے ہوئے سعیر کے قدم تھمے اسکے سامنے ہی وہ کانپتی گھبرائی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔  
اسے اٹھائو اسنے دیکھ لیا ہے تمہیں۔۔۔ وہ پیچھے سے بولا تو سعیر نے اپنی بھوری آنکھیں اس بے رنگ آنکھوں ہر ٹکائی  
جو ہر جذبے سے خالی تھیں۔۔۔

جمال صاحب نے اٹھائو لفظ پر آگے بڑھ کر اپنی بیٹی کو خود میں چھپایا  
نن۔۔۔ نہیں بیسٹ ہہ۔۔۔ ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔ باقی لوگوں کی طرح وہ بھی خود غرض ہو گیا تھا اور اپنی فیملی پر  
جان دیتا تھا تبھی گھبرا کر بولا اور حور کو لیکر وہاں سے بھاگا۔۔۔

تمنے پکڑا کیوں نہیں اسے وہ تمہارے سامنے کھڑی تھی اسنے تمہیں دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ زمان اس آدمی کے لے جانے پر  
سعیر پر دھاڑا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اندھی تھی "۔۔۔!! سرد آواز میں کہتا وہ وہاں سے نکلا"

اور زمان کی نظروں میں وہ حسن کا پیکر گھوما۔۔۔

اندھی نہیں وہ اندھا کرنے والی تھی بے وقوف "۔۔۔ وہ بڑبڑاتا سحیر کے پیچھے آیا۔"

پر جاتے ہوئے اس گاڑی کا نمبر نوٹ کرنا نہیں بھولا۔۔۔

\*-----\*

تم نہیں چل رہے "۔۔۔ سگریٹ کا گہرا کش لگاتے اسنے ٹرک کو روانہ کرتے زمان سے پوچھا۔"

نہیں مجھے یہاں ابھی کچھ کام ہے تم جانو اور بلیک کنگ سے کہنا شپ کچھ دن بعد روانہ ہوگی ہمیں کچھ مزید لڑکیاں"

۔۔۔ زمان کے کہنے پر سحیر نے سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔ "درکار ہیں

گاڑی کے درانہ ہوتے اسنے بجتے اپنے موبائل کو دیکھا۔

!! ہاں بولو سلیم "۔۔۔"

جس گاڑی کا نمبر تمنے دیا تھا وہ جمال علوی کی ہے کرائے پر رہتا ہے یہیں کراچی میں ہی دو سیٹیاں ہیں ایک نور العین اور"

دوسری حور العین، ماڈل سے شادی کرنے کی وجہ سے خاندان نے رشتہ توڑ دیا ہے اب ڈرائیور ہے اور بھائی بزنس

ٹائیکون "۔۔۔ سلیم نے فل باؤڈیٹا زمان کے سامنے رکھی۔۔۔

بہت خوب میرے شیر "۔۔۔ اسنے خوش ہوتے کہا۔"

ویسے کیوں پوچھا ہے کہیں اڑانے کا توارادہ نہیں "۔۔۔ سلیم نے پوچھا"

ہا ہا ہا اڑا نہیں رہا تیرا بھائی زمان شادی کر رہا ہے "۔۔۔ قہقہہ لگاتے اسنے بتایا تو دوسری طرف بھی قہقہہ لگا۔"

میری تو بھابھیوں کو گنا مشکل ہو گیا ہے زمان صاحب "۔۔۔ ہا ہا ہا"

رکھتا ہوں "۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسنے موبائل جیب میں رکھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھا۔"

اس رات کو کئی دن گزر گئے تھے پر وہ حور اسکی نظروں میں سما گئی تھی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کہ جب بھی آنکھیں موندتا وہ کسی سحر کی طرح اس پر چھا کر اسکی تشنگی بڑھا جاتی۔۔۔۔۔  
اب تو اسے دوسری لڑکیوں میں بھی اسکا چہرہ دیکھنا لگا تھا۔۔

اس کے لئے مشکل نہ تھا اس رات اسے حاصل کرنا پر بیسٹ کی موجودگی میں ایسا کرتے اپنی ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا

---

آ رہا ہوں میں حور العین"۔۔۔۔۔ مسکرا کر وہ بولا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔۔

\*-----\*

یہ چیٹنگ ہے میں نہیں مان رہی"۔۔۔۔۔ نور حور العین کی پکڑ میں چلائی۔

کیوں چیٹنگ کیسے ہے تم پکڑی گئی ہو برہان بتاؤ اسے"۔۔۔۔۔ حور نے غصے سے کہتے پنچ پر بیٹھے پڑھتے برہان کو بیچ میں  
گھسیٹا۔۔۔

برہان نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

نور مان جائو"۔۔۔!! وہ ان سب سے بڑا تھا تبھی تینوں پر اسکا رعب تھا جسکا حور پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑھتا تھا"

---

برہان داد نے مجھے دھکا دیا میں کیسے مان جائوں اسنے مجھ پکڑ کر حور کو دیا"۔۔۔۔۔ نور نے منہ بناتے کہا۔۔۔

اوہیلو بونی مینے کب تمہیں دھکا دیا" داد نے اپنے نام پر گھور اسے دیکھتے کہا۔۔

وہ دونوں دوستوں کے ساتھ کمبائن سٹڈی کا کہتے اپنے چچا اور چچی کے پاس آتے تھے اور پھر آدھا دن کبھی کبھی حور اور نور  
کے ساتھ اس پارک میں گزارتے تھے۔۔۔۔۔

وہ تینوں تو گیم کھیل رہے تھے البتہ برہان کبھی کبھی ان پر نظر ڈال کر اپنی پڑھائی میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

میں نہیں کھیل رہی"۔۔۔۔۔ نور منہ پھولا کر پنچ پر بیٹھ گئی تو داد اور برہان مسکرا دئے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چیمڑ چیٹنگ کے بعد ایسے ہی میدان چھوڑ کر بھاگتے ہیں۔۔۔ داد نے کہتے حور کے ساتھ پھر سے گیم اسٹارٹ کر دی

--

پکڑ لیا مینے پکڑ لیا۔۔۔۔۔ حور العین چیختی سامنے موجود آدمی کے بازو سے پکڑ کر خوش کا اظہار کیا۔۔۔

حور میں یہاں ہو۔۔۔ داد نے پیچھے سے کہا تو حور نے ایک دم گھبرا کر اس آدمی۔ کا بازو چھوڑا۔۔۔

سوری سر ہم گیم کھیل رہے تھے۔۔۔ داد نے کہتے حور العین کے بازو کو۔ پکڑا تو زمان نے گہری نظروں سے حور کو دیکھا۔۔۔

کیا۔ ہوا۔۔۔؟ برہان بھی انجان آدمی کو دیکھ کر اٹھ کر آیا۔۔۔

کچھ نہیں حور نے مجھے سمجھ کر اس آدمی کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔ نور نر گھس بی کے بلانے پر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

داد کے کہنے پر برہان نے گردن موڑ کر زمان کو دیکھا جو مسکرائے حور العین کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکے حور العین کو دیکھنے پر برہان نے غصے سے گھورتے برواچکا یا کہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔

چلو چچی بلار ہی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے حور کو آگے کرتے کہا تو وہ سر ہلا کر داد کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کوئی کام ہے۔۔۔ بکس اٹھاتے اسنے مسلسل ایک ہی جگہ پر کھڑے اس آدمی کو مشکوک نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ زمان جو دیکھنے آیا تھا وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔ تبھی نفی میں سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

برہان الجھ کر اس مشکوک آدمی کی پشت دیکھنے لگا جو کافی عمر کو ہونے کے بعد بھی ینگ تھا۔۔۔۔۔

اور کندھے اچکا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

\*-----\*

تم جار ہی ہو؟ حور روم میں داخل ہوتی پکینگ کرتی نور سے بولی۔

ہاں بہت مشکل سے اجازت دی ہے پاپا نے۔۔۔ نور نے اسے بیڈ پر بیٹھاتے کہا۔۔۔

پھر میں کیا کروں گی اتنے دن۔۔۔ وہ روم نے جیسی ہو گئی۔۔۔

ارے پاگل اس میں رونے والی کیا بات ہے میں تھوڑی پوری زندگی کیلئے جا رہی ہوں پانچ دن کی۔ تو بات ہے "۔۔۔۔"

نور العین کالج ٹرپ پر مری جا رہی تھی جسکی اسے بہت محنت اور منتیں کرنے کے بعد اجازت ملی تھی۔۔۔

پر اب حور کو دیکھ کر اس کا دل دکھ رہا تھا۔۔۔

پر میرا دل نہیں لگے گا یہاں اکیلے۔۔۔ وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر بولی تو نور ہنس پڑی۔۔۔"

کچھ ماما کو تنگ کرنا اور کچھ بی سے فرمائشیں کرنا تو دل لگ جائے گا، پلیز رونا نہیں میرا بہت دل کر رہا ہے جانے کو پلیز"

حور۔۔۔ اسکی آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھ کر وہ منتیں کرنے لگی تو حور ہنس پڑی۔۔۔

تو پھر یہاں میں پاپا کے ساتھ جاؤں گی گھومنے۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے بولی۔

سنو پاپا کو زیادہ پریشان مت کرنا وہ پہلے ہی اس دن آئسکریم پارلر والے واقعے بعد بہت پریشان رہنے لگے ہیں۔۔۔۔۔"

اسکے سمجھانے پر حور سر ہلا گئی۔۔۔

ویسے بیسٹ کون ہے۔۔۔۔۔؟"

کچھ نہیں جانتی یا صرف اتنا معلوم ہے انسانوں کو مارتا ہے بے رحمی سے، آج تک کوئی دیکھ نہیں پایا اسے صرف نام "جنگل میں آگ کی طرح پھیلا ہوا ہے"۔۔۔ نور اپنے گرم کپڑے رکھتی بولی تو حور نے سمجھتے سر ہلایا تمہیں پتا ہے اس دن آنسکریم پار لڑ میں بیسٹ تھا اور میں نے محسوس کیا وہ بالکل پاس کھڑا تھا میرے"۔۔۔ حور نے "سرگوشی سے بتایا کیونکہ اسے منع کر دیا تھا اس بات کو کہنے سے۔۔۔

کیا! سچ۔۔۔ نور کی آنکھیں پھٹ گئی اور وہ حیرت سے چلاتی پاس آئی۔۔۔

پھر کیا ہوا تم اور پاپا کیسے آئے وہاں سے۔۔۔؟ اسکے لئے حیرت ہی حیرت تھی کیونکہ جو نیوز میں آنسکریم پارلر کا منظر

دیکھا یا جا رہا اس سے ہر کسی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اور اسے تو دیکھتے کئی دن نیند نہیں آئی تھی۔۔۔ اور اسکی بہن

اس حیوان کے سامنے سے آگئی تھی اگر اسکی جگہ خود ہوتی تو شاید وہیں فنا ہو جاتی۔۔۔

ایک آدمی نے اسے کہا کہ اسے اٹھائو اسے تمہیں دیکھ لیا ہے پر اسے مجھے کچھ نہیں کیا اور پاپا نے بھی کہا ہمنے کچھ نہیں دیکھا اور پھر ہم وہاں سے بھاگ نکلے۔۔۔۔۔ نور منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اوہ شاید پاپا اسی وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔۔۔ اسے سر ہلایا تو حور نے بھی تاکید کی۔۔۔۔۔

سنو اب کس سے مت کہنا اپنی فرینڈز سے بھی نہیں ورنہ پاپا کو پولیس پکڑ کر لے جائے گی۔۔۔۔۔ نور العین نے اسے خبردار کیا جس پر اسے یقین دلایا کہ کسی سے نہیں کہے گی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مشعل بیگم انکے روم میں داخل ہوتی بولی۔۔۔۔۔ "نور ہو گئی پیکنگ بیٹا تمہارے پاپا انتظار کر رہے ہیں تمہارا" ممالس ہو گئی۔۔۔۔۔ اسے جلدی سے بیگ پیک کرتے کہا اور مسکرا کر سینڈل پہننے لگی۔۔۔۔۔

خیال رکھنا اپنا اور ہمیں کال کرتی رہنا۔۔۔۔۔ اسے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔۔۔۔۔

اور ہاں گرنا جانا کہیں۔۔۔۔۔ داد روم میں آتے بولا تو اسے گھورا۔۔۔۔۔

تم کیوں آج صبح ہی ٹپک پڑے ہو۔۔۔۔۔ وہ منہ بنا کر کہتی حور کو کس کر کے بیگ اسے پکڑ گئی۔۔۔۔۔

سوچا تم وہاں جا کر مجھے یادنا کروا سلئے تمہیں اپنی حسین صورت دیکھانے آگیا۔۔۔۔۔ آگے چلتے ہوئے وہ بولا۔۔۔۔۔

شکل دیکھی ہے میں تمہیں یاد کروں گی اللہ اللہ کر کے تو کچھ دن یہ بندر جیسی شکل دیکھنے سے چھٹکارا مل رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ کہتی باہر نکلی تو داد نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔۔

یہی میری بھی رائے ہے تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔ اسے کہتے بیگ رکھانچے اور جا کر حور کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

تمہارا مطلب کیا ہے میں بندر جیسی شکل والی ہوں۔۔۔۔۔ وہ چیخی تو داد نے کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔۔۔۔۔

شکل نہیں قد والی۔۔۔۔۔ قہقہہ لگا کر بولا اور نور جو اپنا سینڈل اتارنے والی اپنے باپ کو آتے دیکھ کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

میں یہ لے لوں دوست۔۔۔۔۔؟ مسکان نے ایک گڑیا کی طرف اشارہ کرتے برہان سے پوچھا۔۔۔۔۔

ضرور۔۔۔۔۔ مسکراتے کہتے ہوئے اسے وہ گڑیا اسے ڈلائی اور باقی کی شاپنگ کر کے وہ ڈنر کرنے کیلئے ایک ریسٹورنٹ میں آئے۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا کھاؤ گی"۔۔؟ مینیو کارڈ دیکھتے اسنے سامنے بیٹھی دونوں کسٹیاں ٹیبل پر رکائے اپنی فیری سے پوچھا جو آس پاس کے " ماحول کو آنکھیں پھیلانے دیکھ کر رہی تھی۔۔۔

پیزا"۔۔۔ اسنے یہ نام کئی بار سنا تھا اور آج موقعہ قسمت نے دیا تھا تو جھٹ سے بولی۔ " برہان نے مسکراتے سر ہلا کر ویٹر کو مکس ویکھٹبل پلیٹ وائٹ مٹن پلیٹ اور ایک پیزا آرڈر کیا۔۔۔ دوست یہ سب آدھے کپڑوں میں کیوں ہیں لڑکیاں "۔۔۔ اسنے آس پاس بیٹھی لڑکیوں کو عجیب نظروں سے دیکھتے " پوچھا۔۔۔

برہان نے اسکے تاثرات پر مسکراہٹ چھپا کر ایک نظر آس پاس پھیری اور پھر اسے دیکھا جو اسکے کل لائے گئے پنک فرائک میں ملبوس تھی۔۔۔

بیٹا آپ ان پر دھیان نادیں "۔۔۔ آرڈر آنے پر اسنے اسے ڈنر کی طرف متوجہ دلائی۔۔۔ " سلام ایس پی صاحب کیسے ہیں "؟ مسکان اچانک انکی ٹیبل پر چیئر کھسکا کر بیٹھی اور مسکراتے برہان سے بولی۔ " تم۔۔۔۔! " برہان نے آواز پر سراٹھایا تو مسکان کو دیکھتے غصہ ضبط کرتے کہا۔۔۔ " ہاں میں "۔۔۔؟ اسنے سوالیہ برواچکائے۔۔۔

پاس بیٹھی چھوٹی مسکان اس بڑی آفت کو دیکھنے لگی جسنے اسکے دوست کے چہرے پر سرخی پھیلادی تھی غصے سے۔ " نکلویہاں سے "!! دے دے غصے میں اسنے اسکے آگے سے پلیٹ کھینچی اور انگلی سے اسے کھڑا ہونے کا کہا۔ " ایسے مت کرو ایس پی میں تو صرف ڈنر کرنے آئی ہوں "۔۔۔ وہ واپس پلیٹ اسکے ہاتھ سے چھین کر اس میں اپنے " لئے کھانا نکالنے لگی۔۔۔

کون ہے دوست یہ "؟ برہان کے کچھ کہنے سے پہلے چھوٹی سی مسکان بولی۔۔۔ " آواز پر مسکان نے گردن گھمائی اور اس کمزور بچی کو سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہماری تو ابھی شادی نہیں ہوئی پھر یہ چھوٹا پیس کہاں سے آیا؟ حیرت سے منہ میں سپون ڈالتے اسنے برہان سے پوچھا

--

اور اسکے شادی اور چھوٹا پیس کہنے پر برہان کے دماغ کی رگیں تن گئی۔۔

آکٹ "۔۔!! ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے وہ دھاڑا۔"

ایک پل کو مسکان کا دل سہا اور چھوٹی مسکان تو بالکل کانپ کر رہ گئی۔۔

دوست "۔۔!! وہ ڈر کر برہان کو پکار بیٹھی کہ اچانک کیا ہوا اپنے نرم دوست کو۔"

برہان نے سرخ نظریں مسکان سے ہٹا کر اپنی فیری کو دیکھا۔۔

کچھ نہیں ہوا تم کھانا کھاؤ انکل آتا ہے کہیں مت جانا شباش "۔۔ اسکی گال تھپتھپا کر سامنے کھڑے کانسٹبل کو اس کا

دھیان رکھنے کا کہتے اسنے پاس بیٹھی مسکان کا بازو پکڑا اور اسے جھٹکے سے کھینچ کر اٹھاتے وہاں سے لے جاتا ہوا ریسٹورنٹ

سے بار آیا۔۔

کیا بکواس کر رہی تھی تم اب بولو "پارکنگ ایریامیں آیا جہاں صرف ایک دکان لوگ موجود اپنی گاڑیوں میں سوار ہو رہے"

تھے۔۔

کونسی بکواس مینے تو ابھی کوئی بکواس کی ہی نہیں آپکو پتا نہیں کس بات کا غصہ چڑھ گیا ہے "۔۔۔۔ مسکان اسکی غصے

بڑھی نظروں میں دیکھتی انجان بن گئی۔۔۔

برہان نے اسے گھورا تو وہ بھی مقابلہ کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

طاقت آزمایا ہی ہو "اسنے تمسخرے سے پوچھا

کوئی شک "۔۔ وہ بالوں کو جھٹکتی بولی جو برہان کے منہ سے ٹکڑا کر پیچھے گرے۔۔"

تو چھڑاؤ "۔۔ اسنے ایک دم بازو موڑ کر اسکی پیٹھ سے لگایا جس پر مسکان کے منہ سے آہ نکلی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

۔۔۔ اسکے لفظوں پر برہان نے اسکی آنکھوں "ہم آنکھوں سے لڑ رہے ہیں اور آپ ہاتھ سے ایس پی یہ تو بے ایمانی ہے" میں دیکھا اور ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیلا کہ وہ گرتے گرتے پئی۔

۔۔۔ اسنے انگلی سے وارن کیا تو مسکان ہنس پڑی۔ "مجھ پر یہ بے ہودہ ڈائیلاگز مت آزمائو"

ویسے کون تھی یہ پئی۔۔۔ اپنی۔ کلائی سہلاتے وہ پوچھنے لگی جیسے ابھی سب کچھ بتادے گا"

جاسوسی کرتی ہو؟"۔۔۔۔۔ برہان کو شک ہوا کہ جو اسکی آنکھیں کہہ رہی ہیں کہیں اس دن اسے بلاسٹ سے بچانے والی بھی یہی تو نہیں تھی۔۔۔

اس دن ناچار اسنے اس ایس ایم ایس پر عمل کرتے اپنی گاڑی میں گیا تھا اور جب وہ پولیس اسٹیشن میں تھا کہ پیچھے اسکی پولیس گاڑی بلاسٹ ہو گئی تھی جس میں دو کانسٹیبل بھی موجود تھے۔۔۔۔۔

اسے لگا اگر وہ لڑکی مل گئی تو اس کی گاڑی بلاسٹ کرنے والوں تک بھی پہنچا جاسکتا ہے۔۔۔

جودل میں ہوتے ہیں انکی جاسوسی نہیں کی جاتی"۔۔۔ ناچار وہ اپنا پول کھول گئی اسکے سامنے اور برہان حیران کھڑا تھا"

۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو دماغ ٹھکانے پر ہے لڑکی"۔۔۔ وہ غرا کر بولا تو مسکان کندھے اچکا گئی۔۔۔

دماغ تو ٹھکانے پر ہے پردل نہیں"۔۔۔ آس پاس کو دیکھتی وہ سرگوشی میں بولی"

یہ فالتو کے خواب دیکھنا چھوڑ دو کیونکہ میں جانتا ہوں تم بھی اس بیسٹ کے گناہوں میں ملوث ہو جو جلد ہی اپنی اصلی

۔۔۔ دو انگلیوں سے چٹکی بجاتے اسنے مسکان پر باور "جگہ پر آئیں گے ساتھ تم اور تمہارا بھائی بھی جسٹ ویٹ اینڈ وائچ

کرو ایاجو غصہ ضبط کیے کھڑی تھی۔۔۔

خواب ہی رہ جائے گا تمہارا ایس پی بیسٹ کو پکڑنے کا"۔۔۔۔۔ تمسخرے سے ہنس کر کہتی وہ ٹک ٹک کرتی وہاں سے نکلی"

کہ کچھ یاد آتے ہی رکی اور مڑی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

اچھا لگا دیکھ کر کسی بے سہارا کو سہارا دیتے اس سے مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے جو شخص کسی اور کی اولاد کو اتنی محبت دے سکتا ہے وہ اپنی اولاد کو کتنی دے گا، میں اب مطمئن ہوں۔۔۔ پر عتماد سے کہتی وہ پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔۔۔

اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

اب میں بھی مطمئن ہوں۔۔۔ معنی خیزی سے کہتے اسے اندر کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔  
وہ کون تھی دوست؟ برہان کو سامنے بیٹھتے دیکھ کر مسکان کچھ دیر پہلے لڑکی کو غصے کے ساتھ لے جاتے یاد کرتی بولی۔۔۔

ایک مجرم تھی بیٹا۔۔۔ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

مجرم مطلب دوست؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔

برہان دیکھ کر مسکرایا

مجرم وہ ہیں بیٹا جو اللہ کے احکام کے خلاف جا کر غلط کام کرتے ہیں انہیں دنیا میں ہم مجرم اور آخرت میں گناہگار کہتے۔۔۔ ہیں

تو کیا یہ آپلی مجرم اور گناہگار ہے۔۔۔ اسنے اتنی پیاری لڑکی کو یاد کرتے بے یقینی سے پوچھا۔

کہہ سکتی ہو۔۔۔ اسنے کہتے ہوئے ڈنر کرنے لگا اور چھوٹی سی مسکان مایوس ہو کر سر ہلا گئی

اسے دکھ ہوا اتنی پیاری لڑکی کو گناہگار تصور کرتے۔۔۔

پروہ مجرم کیوں بنی دوست؟ دماغ میں آتے سوال پر اسنے لبوں کو حرکت دی جس پر برہان نے ہاتھ روک کر اسکے

معصوم چہرے کو دیکھا

بیٹا عزت مجبور کر دیتی ہے کسی عورت کو مجرم بنانے پر۔۔۔ یہ بات چھوٹی سی فیری کے سر سے اوپر گزری پروہ سر

ہلا گئی۔۔۔

آج سے یہ میری فیری کا روم ہے "برہان اسے ہاتھ پکڑ کر ایک روم میں لاتا بولا جوانکی غیر موجودگی میں مسکان کیلئے "سجایا گیا تھا۔

بہت خوبصورت ہے یہ تو۔۔۔ بلو پر دے اور پنک کمر کے ڈیکوریٹ، دیواروں پر لگے باربی ڈولز کی پکچر ز اور "خوبصورت فرنیچر والے اس روم کو گھوم۔ کر دیکھتی وہ اس خوبصورت پنک چھوٹے سے بیڈ کے قریب آئی۔۔۔ اسکے چہرے پر مسکان اور آنکھوں میں ہر ایک چیز کو دیکھتے ستائش تھی۔ یہ گڑیا کا گھر ہے اور یہ پڑھائی کیلئے ٹیبل جو رضو کیلئے تھی، پر میری زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ وہ ڈول ہائوس اور سٹیڈی "ٹیبل کو دیکھتے خوشی سے کہا۔۔۔

یہ سب میرے لئے ہی ہیں نا، خواب تو نہیں نا۔۔۔؟؟ وہ مسکراتے برہان کے ہاتھ کو اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں لیتی "بولی

یہ حقیقت ہے فیری اللہ نے تمہیں دیا ہے سب کچھ، تمہارے ماں باپ نے یہ دیا ہے کہ تم خوش رہو اور ان کے لئے "دعا کرو۔ اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا۔ تو مسکان نے بھرائی آنکھوں سے مسکراتی سر ہلانے لگی۔

یہ سب تمہارے بکس ہیں۔ وہ دیوار پر بنی چھوٹی سی شیلف کے طرف اسے لاتے بولا تو مسکان ہنستی بکس دیکھنے لگی۔۔۔ "آپ مجھے پڑھائیں گے دوست؟ اور یہ سٹوریز ہیں۔۔۔ وہ پوچھنے لگی تو برہان مسکراتا سر ہلا کر اسکے لائے گئے ڈریسز "ہینگ کرنے لگا اور باقی کی ضرورت کی چیزیں سیٹ کرنے لگا اور چھوٹی سی فیری ہنستی مسکراتی اسکے ساتھ کام میں پیش پیش تھی۔۔۔

وہ خوش تھا بہت۔۔۔ ایک انجانی خوشی مل رہی تھی اسکے ساتھ کام کرتے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سنو نور سونے سے پہلے یہ برتن صاف کر دینا اور داد آئے تو اسے کھانا بھی دے دینا مجھے سر میں درد ہے میں آرام کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ اپنے لئے کافی بناتی نور العین سے آسیہ بیگم بولی تو اسے حیرت سے پہلے سینک میں پڑے برتن پھرا نہیں دیکھا۔۔۔

صبح ہی بی کچھ دن کیلئے اپنی بیٹی کے پاس گئی تھی جو وہ ہر ماہ میں چکر لگاتی تھی اسکی طرف۔۔۔ اب وہ یہاں خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی۔

تائی امی ملازمہ تو ہر زور کرتی ہے برتن صاف اب میں کیوں۔۔۔؟ اسنے نا سمجھی سے انکے رویے کو دیکھتے کہا۔۔۔ بیٹا ملازمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں کیا ہم انسان دوسرے انسان کیلئے اتنا نہیں کر سکتے کہ بیماری میں ہی کسی کی مدد کر دیں " وہ بھی اپنے گھر کا ذرا سا کام کر کے۔۔۔ انکے تلخ کچھ ٹھنڈے لہجے میں کہنے پر نور گڑ بڑا گئی۔۔۔ نہیں نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا تائی امی میں تو بس ایسے ہی پوچھ گئی۔۔۔! وہ شرمندہ سی نظریں جھکا کر بولی تو آسیہ بیگم ایک نظر اسکے سر پر ڈال کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

کیونکہ وہ جب بھی نور یا حور کو دیکھتی تھی اسے اپنی بہن کی خوشیاں نوچنے والی اس ڈائن کا چہرہ نظر آتا ان میں، جسنے اسکے بھولے بھالے دیور کو اپنی ادائوں کے جال میں پھنسا یا تھا اور ہمیشہ کیلئے ان سے چھین لیا تھا کہ آغا جان نے اسے واپس آنے کا کہا تھا کہ اس ماڈل کو چھوڑ کر آئے پر وہ نا آیا اور آخر کار اسکی بہن دوسرے خاندان کے شخص سے شادی کرنی پڑی جمال علوی کے خواب توڑ کر وہ زیادہ دن زندہ بھی نارہ پائی اس دنیا، اور اب تک یہ غم کرب آسیہ بیگم کے دل پر چھایا تھا جب جب اسے وہ رات یاد آتی جب اسکی بہن نے اپنی جان دے دی تھی زندگی سے تنگ آکر اپنے پیٹ میں پلتے اس تین ماہ کی جان سمیت اس دنیا سے چلی گئی تھی جسکی وجہ صرف اور صرف مشعل تھی حور العین اور نور العین کی ماں۔۔۔

تایا بوداد نہیں آیا ابھی تک "؟ اسکے نکاح کو کافی دن گذر گئے تھے اور داد کو آفس جاتے ہوئے بھی۔۔۔

وہ پوری ایمانداری اور لگن سے کام کر رہا تھا کہ کمال صاحب بہت خوش نظر آرہے تھے اسکی محنت سے۔۔۔

نور العین کے بوجھنے پر کمال صاحب نے جن نظروں سے اسے دیکھا وہ بے ساختہ نظریں چرا گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب کیا بتاتی کہ اسے تو تائی امی نے کہا تھا داد کو کھانا دینے کیلئے۔۔۔ ورنہ وہ کیوں رات کے گیارہ تک جاگتی رہے۔۔۔  
بہر حال کمال صاحب نے جس طرح اسے غصے سے دیکھا تھا اسکی زبان تالوں سے چپک گئی اور نظریں جھک گئی۔۔۔  
ظاہر ہے کوئی لڑکی اپنے منکوح کے بارے میں رات کے اس پہریوں پریشانی سے پوچھے گی تو سخت نظریں تو جھیلی پڑیں گی۔

۔۔۔ کھانا کھاتے "وہ تائی امی نے کہا تھا انہیں (کمینہ) کھانا دینے کیلئے تائی امی کو سر میں درد ہے اسلئے وہ آرام کر رہی ہیں"  
کمال صاحب کے ہاتھ ٹھٹھکے۔۔۔

نور ڈر گئی کہیں انہوں نے اسکے دل میں کمینہ کہنے پر سن تو نہیں لیا۔۔۔۔۔  
تمنے دوائی دی اپنی تائی کو یا ایسے ہی بیٹھی ہو سارا دن"۔۔۔ وہ کڑک لہجے میں گویا ہوئے جو نور کے وہم و گمان میں بھی  
نہیں تھا کہ وہ ایسے بات کریں گے۔۔۔۔۔  
جج۔۔۔ جی تائی نے کہا وہ آرام کریں گی"۔۔۔ وہ ہڑ بڑا گئی

اسکے جواب پر کمال صاحب کے ماتھے کے بل کچھ کم ہوئے تو نور نے اپنا رکاز ہوا سانس بحال کیا۔۔۔  
یہ ہو کیا گیا ہے یہاں"۔۔۔ وہ اس ساری صورتحال کو اپنا خواب سمجھ رہی تھی تبھی بازو میں چٹکی کاٹ کر کمال صاحب  
کو دیکھنے لگی جو ویسے ہی کھانا کھا رہے تھے۔۔۔  
یہ تو حقیقت ہے نور "خود کو ہی مخاطب کرتے ہوئے بڑ بڑائی"  
میں بھی کیا توقع رکھ رہی ہوں بے وقوف"۔۔۔ اسے اپنا گذرا ہوا کل یاد آیا جب حور العین کے نکاح میں کمال صاحب  
نے اپنا کردار ادا کیا تھا تو خود پر ہنس پڑی۔۔۔

آجائے گا کچھ دیر میں، اور اچھی بات ہے کہ تم اپنی زمینداریاں پہلے ہی سمجھ لو نا کہ فضول سوچوں میں بیٹھ کر وقت  
گزارو"۔۔۔ نور کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ بولتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

اور نور خاموش کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حوصلہ رکھو نور جب تمہاری بہن اتنا کچھ جھیل سکتی ہے تو میں تو پھر بھی حوصلہ مند ہوں خود کو سنبھال سکتی ہوں۔۔۔" وہ اپنے آپ کو حوصلہ دیتی اٹھی اور ڈائینگ ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی کہ باہر پورچ میں اسے داد کی گاڑی کی آواز آئی۔۔۔

گہر اسانس بھر کر اسنے خود کو کمپوز کیا اور آنکھیں سے پتلی پانی کی بوندیں انگلی سے صاف کی۔۔۔  
تھکاؤ ٹاؤ ٹاؤ کی ناٹ دھیلی کرتا آکر آفس بیگ صوفے پر پھینک کر وہ ایک صوفے پر اوندھے منہ گر پڑا۔۔۔  
اف ماں۔۔۔!! ابا نے تو ساری جوانی کا بیڑا غرق کر دیا۔۔۔" کاش یہ منکوحہ والا سسٹم نہ ہوتا بونی تو یہ ساری تھکن میں تجھ پر اتارتا۔۔۔ سارہ دن ایک ہی جگہ پر بیٹھ بیٹھ کر اسکی کمر اکڑ گئی تھی اور اب صوفے پر پڑا کشن میں منہ چھپائے اپنے خیالات کو اظہار کر رہا تھا کہ پانی لاتی نور العین ٹھٹھک کر رکی۔۔۔  
اور اسکی اتنی بے باکی پر اسکے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آ گیا۔۔۔  
جاہل انسان کیسی بے ہودہ باتیں کر رہے ہو۔۔۔" نیچی آواز میں غراتی لایا گیا پانی کا گلاس اسکے اوپر ڈال دیا کہ وہ اس اچانک حملے پر گڑ بڑا کر اٹھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ اسنے اپنے اوپر ٹھنڈے پانی پر حیرت سے نور کو دیکھا جو ایک خواب ہی لگا۔  
تم۔۔۔ تم کیا کر رہی ہو اتنی رات میں یہاں۔۔۔ کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔  
تمہیں کھانا دینے کیلئے بیٹھی ہوں کمینے انسان۔۔۔ اسے بھول کر بھی اسکے الفاظ نہیں بھولے جارہے تھے۔۔۔  
اور غصے شرم سے اسکی ناک کی نتھنے پھول رہی تھیں۔۔۔

تو ایسے کھانا دیتے ہیں نکمی عورت۔۔۔ اسنے اپنی گیلی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا  
تو تم بھی سوچ سمجھ کر بکواس کیا کرو بے ہودہ انسان۔۔۔ وہ غصہ بمشکل دبا کر آہستہ سے بولی کہیں تائی اسکا کارنامہ نا  
دیکھ لے

اور اپنے تھکے بیٹے کی درگت پر اسکی زبردست کلاس لیتی جسے آجکل آسہ بیگم کے تہور تھے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اچھا تو تم نے سن لیا میری بونی۔۔۔ اچانک ہی اسکے دوپٹے کو کھینچ کر اپنی بھیگی گردن اور چہرہ صاف کرتے وہ شرارت سے بولا۔۔

اور نور وہ اس کی اس طرح کی دیدہ دلیری پر ساکت تھی۔۔

تم کچھ زیادہ ہی کمینی پائی نہیں دیکھا ہے۔۔ جھٹکے سے اپنا دوپٹہ کھینچ کر وہ بولی تو داد ہنس پڑا "میری بونی ابھی تم نے مجھے دیکھا ہی کہاں ہے، میں اتنا کمینہ ثابت ہو سکتا ہوں جتنا تم نے اسپیکٹ نہیں کیا ہوگا" وہ صوفے سے اٹھتا بولا تو نور منہ بنا کر قدم پیچھے لے گئی۔۔

میں کھانا لگا رہی ہوں آکر کھالو تمہاری نوکر نہیں ساری ساری رات جاگتی رہوں "وہ واپس کچن میں جاتی ہوئی بولی تو داد اس کے انداز پر نثار ہوتا کوٹ بیگ اٹھا کر فریش ہونے روم میں چلا گیا۔۔

ویسے کافی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ نوالہ منہ میں ڈالتے اس پر ایک گہری نظر ڈال کر بولا کہ وہ جھجک گئی "داد بکواس مت کرو کھالو تاکہ میں برتن دھولوں مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔ وہ سالن اسکی پلیٹ میں ڈالتی بیزاریت سے بولی

آئندہ مت جاگنا اگر امی کہے بھی تو کہہ دینا میں منع کیا ہے۔۔۔ اسکے موڈ کو دیکھتے وہ بھی سیریس ہو کر بولا "شکریہ اس کرم نوازی کا۔۔۔ نور طنزیہ بولی تو داد مسکرا دیا

وہ مینے ابھی کی کہاں ہے۔۔۔ معنی خیزی سے کہتے اسنے بلو سوٹ میں سر پر دوپٹہ ٹکائے اپنی محبوب منکوحہ کو دیکھا جو "تپی تپی سی سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی۔۔

نور کے کوئی جواب نادیا کیونکہ جانتی تھی وہ جیسے جواب دے گی ویسے ہی بکتا رہے گا تبھی وہ ٹیبل پر سر ٹکائے بیٹھ گئی اسکے کھانا کھانے تک۔۔۔

آلف نے بھی باقی کا کھانا شرافت کو چولا پہن کر کھایا اور نور برتن اٹھا کر کچن میں آئی۔

ہیلپ جاسیے۔۔۔ کچن میں داخل ہوتے وہ اسے دیکھتا بولا جو تیزی سے ہاتھ چلاتی برتن دھورہی تھی۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں۔۔۔!! نور بے ساختہ اپنا دوپٹہ سر پر آگے کھسکایا۔۔

اسے الجھن ہونے لگی داد کو یوں کچن میں آنے سے۔۔۔

تم تھک گئے ہو آرام کرو کل سنڈے نہیں۔۔۔ کام میں مصروف سی وہ بولی داد نے مسکرا کر سر ہلایا

پراس تھکن سے زیادہ تمہاری خوشی عزیز ہے بونی مجھے اور آئندہ خبردار جو اس وقت روم سے باہر نکلی۔۔۔ داد کورہ

رہ کر اپنی امی پر تاسف ہو رہا تھا کہ کیسے وہ جوان لڑکی کو ملازموں کی موجودگی میں انتظار میں دیر رات تک بیٹھا سکتی ہے

۔۔۔

داد کیا تایا اتنی مہلت نہیں دے سکتے کہ جا کر استغفیٰ ہی دے آؤں۔۔۔ دوپٹے سے ہاتھ پونچھتی وہ مڑی۔۔

کس چیز استغفیٰ؟ داد نے بالکل انجان بنکر آنکھیں سکیریں

نور گڑبڑا گئی۔۔

وہ۔۔ وہ میں پہلے جاب کرتی تھی اکیڈمی تو چھوڑ دی پراسکول میں ٹیچر کی چھوٹی موٹی نوکری کرتی تھی اور اب بغیر

. انفارم کیے اتنے دن بیٹھ گئی ہوں یہاں پلیز۔۔۔ دوپٹہ انگلی میں گھماتی وہ منت کرنے لگی

تمنے اتنا بڑا قدم لیا نور اور ہمیں بتایا بھی نہیں تمہیں پتا ہے کتنی بدنامی ہو گی ابو کی جب خاندان والوں کو معلوم ہو گا

۔۔۔ داد نے ناراض ہوتے کہا تو نور جو اسے آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی نظریں جھکا گئی۔

سوری مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔!! اثر مندہ سی وہ بولی

تو تم کسی اور سے نہیں کم از کم مجھ سے مانگتی میں تو تمہارا دوست ہوں نور ہم اپنے راز ایک دوسرے سے شیئر کرتے

ہیں پھر تمہیں کیا ہوا ہے اسے دکھ ہوا تھا پہلے بھی اور اب یاد کرتے ہوئے بھی تبھی اسے اس گھر میں جانے سے منع

کرتے وقت اپنے باپ سے کچھ نہیں کہا تھا

وہ سب کچھ پہلے تھا داد اب ہمارے بچ کوئی دوستی کا رشتہ نہیں رہا تم نے خود اس رشتے کو توڑا تھا یاد کرو۔۔۔ وہ تلخ سے

کہتی ہوئی جانے لگی کہ داد نے بازو پکڑ کر اسے اپنے برابر کھڑا کیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیسے توڑا بتانا پسند کرو گی "غصہ ضبط کرتے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگا"  
نور کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی اس پکڑ پر۔

تت۔۔ تمنے دوستی کے رشتے کو غلط مطلب میں لیا داناؤد۔۔ بمشکل اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ بولی تو داد نے ضبط سے "  
گہرا سانس بھرا

کس غلط مطلب میں لیا مینے نور۔۔؟ پیار ہی کیا ہے نا اور کچھ تو نہیں کیا جو تمنے اس رشتے کو ہی توڑ دیا۔۔ اسکی پکڑ میں "  
خود بے خود سختی آئی کہ وہ کراہ اٹھی

کیا کر رہے ہو جنگلی چھوڑو میرا بازو۔۔۔ وہ جھٹکے سے خود کو چھڑوا کر دور ہوئی کہ داد نے آگے بڑھ کر اسے کانٹوں سے لگاتے دائیں بائیں اپنے ہاتھ رکھ دئے

نور سانس روک کر رہ گئی۔۔

دیکھو نور ایسے مت کہا کرو کہ تمہارا داد اپنا دماغ ہی کھو بیٹھے "کچھ دیر اسکی سہمی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسکی گال تھپتھا کر "  
بولا تو نور صرف دیکھتی رہ گئی۔

تم مجھے بہت الگ لگ رہے ہو نشہ کرتے ہونا۔۔۔؟ اسکے سرد آواز پر وہ ڈرتے ڈرتے بولی تو داد مسکرا دیا "  
ہاں تمہارا۔۔۔!! جھک کر اسکے کان میں سرگوشی میں بولا کہ وہ بل کھا کر دور ہوئی اور حیرت بے یقینی سے اسے دیکھنے "  
لگی۔

میں تمہاری شکایت برہان سے لگانوں گی داد تم بہت بد لے لگ رہے ہو۔۔۔ کچن سے ڈرتے ڈرتے باہر نکلتی "  
دہلیز پر آکر وہ بھرائی آواز میں بولی اور وہاں سے بھاگ گئی

وہ ہنس پڑا اسکی بچکانہ بات پر۔۔۔

پر سوچ لیا تھا اپنی ماں سے ضرور بات کرے گا وہ بہو تھی گھر کی ملازم نہیں جو ساری ساری رات جاگے۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

لو سنبھالو اسے "گارڈن میں بیٹھی حورالعمین کے گود میں اچانک ہی مسکان نے سفید چھوٹا سا پی ڈالا کہ اسکے منہ سے " چیخ نکل گئی۔۔

لک۔۔ کیا ہے۔۔۔ اسنے ہاتھ اپنے گود میں بیٹھے پی کے چہرے اور پیٹھ پر پھیرا۔۔ " آہہ۔۔۔ بی۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔! وہ اسکی زماہٹ کو انگلیوں پر محسوس کرتی چیختی اسے دور پھینک گئی کہ اس پی کے " منہ سے بھائو و بھائو و نکلا۔۔

مسکان کا الگ قہقہہ تھا اسکے ری ایکشن پر۔۔۔

بے وقوف اس دن بتایا تھا نہ پی کا وہ ہے "۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ ہنستے ہوئے وہ پھولوں کے بیچ پڑے پی کو اٹھانے لگی۔ " کیا کتا آگیا "۔۔۔ وہ خوش ہوتی ایکدم کھڑی ہوئی۔ "

کتا کہہ کر اسکی انسٹ مت کرو یا یہ کتنا پیارا ہے "۔۔۔ مسکان منہ بنا کر کہتی اسکے پاس آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر پی پر " پھیرنے لگی۔۔

واہ اسکے بال کتنے نرم اور خوبصورت ہیں " حور اسکے کانوں کو پکڑ مسکراتی خوشی سے بولی "

کیا بکو اس ہے یہ اسکے کان ہیں بے وقوف "۔۔ مسکان نے اسکے کان پر تعریف بالوں کی دیکھتے بولی کہ حور ناک چڑھا کر " اسکی گود سے لیا۔۔

تم یہ میرے لیے لائی ہو ہاں "۔۔ وہ مسکراتی اسکے پیٹھ پر انگلیاں پھیرتی بولی تو پی بھی اس سے کھیلنے لگا۔ " ہا ہا ہا ہا۔۔۔ یہ تو بہت پیارا ہے مسنی "۔۔۔ وہ مسکان کو مسنی کہنے لگی تھی جس پر اسکا دل کرتا اپنا ہی گلا دبا لے تاکہ مسو " مسی مسنی جیسے ناموں سے آزاد ہو۔

تمنے یہ کیا حال بنایا ہوا ہے "۔۔۔ اسکے کپڑوں پر مٹی دیکھ کر مسکان بولی۔ "

کچھ نہیں مصروف رہنے کی کوشش "۔۔۔ وہ مسکراتی بولی تو مسکان نے پھولوں کی جانب دیکھا جہاں پھولوں کی " اکھڑی جڑیں دیکھ کر اسکی آنکھیں ابل پڑیں۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تمنے یہ۔۔ یہ پھولوں کا کیا حال کیا ہے حور "وہ یہاں وہاں مٹی پھیلی دیکھ کر چلائی"  
 کچھ نہیں چلو یہاں سے۔۔۔ حور اسکے چیخنے پر ناگواری سے بولی "  
 بے وقوف جانتی ہو سعیر کو یہ پھول کتنے عزیز ہیں۔۔۔ اسے رشک آنے لگا اس پر "  
 ہاں تو میں بیوی ہوں اسکی مجھ سے عزیز نہیں ہوں گے۔۔ حور گردن اکڑا کر پی کو لیکر وہاں سے جس راستے آئی تھی "  
 اسی پر جانے لگی۔

جاؤ مروت سعیر تمہیں خود یہ عزیز گری دیکھائے گا۔۔ مسکان اس افسوس بھری نظر پھولوں پر ڈالتی وہاں سے اسکے "  
 پیچھے آئی۔

یہ جو گندم پھیلا رہی ہو ملازمہ کے بعد مجھے ہی صفائی کرنا پڑے گا۔۔ مسکان پائوں پٹختی اسکے پیچھے آتی مٹی کے نشان "  
 پر چڑ کر بولی۔

ہاں تو کرو فٹنس برقرار رہے گی۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھتی بولی تو مسکان نے دانت کچکچائے۔ "  
 سنوا بھی میں یہ تمہیں رات کو نہیں دوں گی دو دن بعد دوں گی کہ یہ ٹھیک طرح سے تم سے مانوس ہو جائے۔۔۔ پی "  
 کے ساتھ کھیلتے اسے دیکھ کر مسکان بولی اگر وہ اس سے الگ ہو تو ضرور سعیر کے ہاتھ لگ جانا تھا تبھی وہ پہلے اسے اسکے "  
 ساتھ اٹیچ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ہم دن میں تو دوں گی نا۔۔۔؟ حور العین کو اسکی بات ٹھیک لگی۔ "  
 ہاں ضرور پر تمہیں اسکا بہت خیال رکھنا پڑے گا اور دل سے محبت دینی پڑی گی کہ ایک پل بھی دور ہو تو تمہیں اسکی "  
 ۔۔۔ مسکان اسے سمجھانے لگی جو حور "غیر موجودگی کا پتا لگے، نہیں تو اسے میں واپس۔ کر دوں گی جہاں سے لائی ہوں "  
 غور سے سن رہی تھی۔

تم فکر مت کرو یہ اتنا پیارا ہے کہ میں اسے ساری محبت دوں گی۔۔۔ وہ مسکراتی پی کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولی تو "  
 مسکان فتح مندی سے مسکرائی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

زبردست میرا بچہ۔۔۔ وہ بولی تو حور نے پاس رکھ کشن اٹھا کر اسکی طرف پھینکا اور مسکان نے ہنستے ہوئے کیچ کر لیا۔۔۔  
مجھے لگتا ہے سعیر کی گاڑی کی آواز ہے۔۔۔ مسکان نے اتنی جلدی سعیر کی واپسی پر حور کی طرف چونک کر دیکھا جو  
لاپروہ بیٹھی تھی۔۔۔

اچھا ہے ناسعیر سے بھی ملو انوں کی نئے مہمان کو۔۔۔ وہ پی کے پائوں پکڑتی خوشی سے بولی تو مسکان نے تھوک نگلا  
بے وقوفی مت کرو ابھی کسی کو مت بتانا سر پر اُزدینا سعیر کو ہاں۔۔۔ وہ کہتی ہوئی حور سے پی چھین کر وہاں سے اپنے  
روم میں بھاگی۔

پیچھے حور ارے ارے کہتی رہ گئی۔۔۔

اندر داخل ہوتے سعیر نے مسکرا کر اسکی ارے ارے والی آواز سنی۔۔۔

اور پاس ایش ٹرے میں سگریٹ مسل کر لائونج میں داخل ہوا۔۔۔

کیا ہوا ارے ارے کہا جا رہا ہے میرا بچہ "اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے وہ بولا تو نظریں اسکے کپڑوں سے ہوتی سفید پائوں  
پر لگی مٹی پر گئی

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے عین اپنا۔۔۔ اسکے گال سے سفید بال اٹھا کر وہ دیکھتے ہو چھنے لگا۔۔۔

وہ میں آپکے پھول دیکھ رہی تھی گارڈن میں "کپڑے جھاڑتی وہ مسکرائی۔۔۔

سعیر نے اسکے گال سہلایا۔۔۔

کسی جانور کو اٹھایا تھا میرے بچے نے؟؟ اسکے گردن سے کچھ سفید بال رومال سے صاف کرتے وہ محبت سے پوچھنے لگا  
اور اسکے سوال پر واپس آتی مسکان کی سانس اٹک گئی۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ سعیر اسنے میرا مفکر لیا تھا نا جس میں ایسے۔۔۔ ایسے بال لگے تھے سفید ش۔۔۔ شاید اسکے ہیں یہ۔۔۔ حور کے

سر ہلانے سے پہلے مسکان بیچ میں کودی۔۔۔

تو سعیر نے حور کے چہرے کو دیکھا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سچ کہہ رہی ہے عین۔"؟ سعیر کو اس لڑکی پر ذرا برابر بھی یقین نہیں تھا تبھی حور العین سے پوچھا

ہاں۔۔ حور کو سمجھ نا آیا ہاں کرے یانا

پر پھر سر پر اتر زیاد کرتی سر ہلانے لگی۔

مسکان اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کرتی وہاں سے نکلی۔۔

اسکارخ اپنی دوست کی طرف تھا جو ہاسٹل میں رہتی تھی۔۔

جلد واپس آنا "اسکی گاڑی کو نکلتے دیکھ کر عارب نے کہا جس پر وہ گھور کر رہ گئی۔"

میری ماں بننے کی کوشش مت کرو سوتیلے صاحب۔۔۔ انگلی سے وارن کرتے وہ بولی

میں تمہارا باپ بھی بننے کی کوشش کر سکتا ہوں سوتیلی ناگن اگر تم جلد واپس نہیں آئی۔۔۔ کہتے ہوئے بغیر اسکی سنے

وہ وہاں سے اندر بڑھ گیا اور پیچھے مسکان مٹھیاں بھیج کر رہ گئی

تم ابھی تک زندہ کیوں ہو "وہ گاڑی سے سر نکال کر چیخی۔۔"

عارب نے ذرا سامڑ کر اسکے سرخ چہرے کو دیکھا

کیونکہ تمہیں مار کر پھر مروں گا "چڑانے والی مسکراہٹ پاس کر کے وہ پلٹ گیا

میں گے میرے سوتیلے "وہ چلاتی وہاں سے نکلی۔"

پر جانے سے پہلے ملازمہ کو گھر صاف کرنے کی ہدایت کرنا نہیں بھولی تھی جو اس گھر کی لاڈلی مالکن بگاڑ چکی تھی۔

\*\*\*\*\*❤\*\*\*\*\*

سعیر کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ اسکے بازو سے لگی کھڑی حور العین بولی

جو وہاں اکھڑے اپنے پھولوں کو دکھ رہا تھا جو اسکی سہمی کے پسند کے تھے اور اسکی موجودگی ہمیشہ دل کے قریب محسوس

کرواتے تھے۔۔

تم یہاں کیسے آئی "اپنی سرد آواز کو ضبط کرنے کے بعد بھی وہ نا کر یا با اور حور کے بالوں کو پکڑ کر بوجھنے لگا۔۔۔"

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہوا سیر غلط کر دیا مینے؟؟ سب کچھ اکھاڑ کر پوچھ رہی تھی غلط کر دیا مینے وہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔  
حور نے کانپتے ہاتھ اپنے بالوں سے پکڑے سیر کے ہاتھ پر رکھا جو چاہ کر بھی اسے تکلیف نہیں دے پارہا تھا۔  
بہت بہت۔۔۔ اسکے بالوں کو چھوڑ کر وہ نیچے بیٹھ گیا اور پھولوں کی اکھڑی جڑوں پر مٹی ڈالنے لگا۔۔۔  
پر نظریں کچھ دور اکھڑے سرخ گلابوں پر گئی جہاں، جیسے ان پر کچھ گرا کر توڑا گیا ہو۔۔۔ وہ حور العین کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

میں مدد کرو انوں اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو۔۔۔ وہ کہتی آہستہ سے اسکے پاس بیٹھی۔۔۔  
یہاں سے جائو عین۔۔۔!! منہ موڑ کر اسنے اسے جانے کیلئے کہا کیونکہ اسے خود پر ضبط نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔  
کیوں۔۔۔!! میں آپکے ساتھ رہوں گی۔۔۔ ضدی لہجے میں وہ بولتی اسکے بازو پر سر ٹکائی۔  
بھوری سرخ آنکھ سے ایک کرب بھرا آنسو نکل کر سیر کی شیبو میں جذب ہو گیا  
اور ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں کہ اسکا پورا چہرہ اسرخ انگارہ ہو گیا  
مینے کہا ناجائو یہاں سے۔۔۔!! وہ اس قدر تیز دھاڑا کہ حور العین کے منہ سے چیخ نکل گئی۔  
آہ۔۔۔ س۔۔۔ سیر۔۔۔!! وہ ڈر اور وحشت کے مارے چیختی سیر سے دور ہوئی،  
اور وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے ایک بار پھر اسکی سہمی کو چھین لیا ہو اس سے۔۔۔  
حور منہ پر ہاتھ رکھتی سسکتی پیچھے کی جانب کھسک رہی تھی اسے کیا معلوم تھا اسنے کیا حال کیا ہے پھولوں کا کہ مسکان بھی  
اسے وارن کر رہی تھی اور اب سیر۔۔۔  
اسکا خوف سے برا حال ہو رہا تھا کہ ابھی وہ آگے بڑھ کر اسکا گلاب دے گا اور وہ اسکی کوشش کو ناکام کرتی پیچھے کھسک رہی  
تھی۔۔۔

عرب بھی سیر کی دھاڑ لاؤنج میں سنتا بھاگ آیا اور وہاں پر منظر دیکھ کر اسے افسوس ہونے لگا حور العین پر۔۔۔  
مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔ وہ روتی ہوئی چیخ کر گھٹنوں میں منہ چھپا گئی۔۔۔



اسکے لفظوں پر سعیر نے لب بھینچے۔۔

اور خاموشی سے پھولوں کو دیکھنے لگا۔

یہ کیا کر رہے ہو سعیر وہ تمہاری عین ہے۔۔!! اسکے دل سے آواز نکلی

اسنے تمہاری سہمی کو نوچنے کی کوشش کی ہے "ایک آواز اسکے کان میں گونجی۔۔"

اسکا کیا تصور ہے، تم خود اسے ابھی تک اندھیرے میں بیٹھائے بیٹھے ہو۔۔ اسکے دل نے غصہ کرتے ناراض ہو کر "شکوہ کیا۔

میں چاہتا ہوں وہ جب دنیا دیکھے تو ہر طرف اسکے لئے خوشیاں ہوں کوئی غم خوف نار ہے، وہ جینا سیکھے اور جب دنیا "دیکھے تو گھٹ کر نہیں آزادی سے سب رنگ سمیٹے اپنی زندگی میں "اسکے دماغ نے دل کو سمجھایا جو ناراض ہو گیا تھا اسکی حرکت پر۔۔۔

اور دونوں نے کان میں آتی آوازوں کو پیچھے دھکیل دیا تھا۔

عرب اسکی آنکھوں میں افسوس کے رنگ دیکھ کر گہرا سانس فضا میں خارج کرتا واپس لوٹ گیا۔

عین۔۔!! سعیر نے اسکے کانپتے وجود کو دیکھ کر پکارا

۔۔۔ "نام مت لومیر آپ بہت برے ہیں بیسٹ ہیں آپ۔۔!! مجھے نہیں رہنا سمجھے

گھاس کو نوچتی اسکی جانب پھیلتی وہ لرزتی چلا رہی تھی اسکی ناک بہہ رہی تھی جس پر سعیر کے لب مسکرا اٹھے۔

وہ اٹھا اور ایک نظر پھولوں پر ڈال کر اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور جیب سے رومال نکال کر اسکی ناک صاف کی کہ

حور نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔

کہانا دور رہیں۔۔ نہیں ہوں میں آپکی بیوی۔۔۔۔ وہ کہتی پیچھے کھسکی

سعیر نے دیکھا اسکی ہچکیاں بلند ہو رہی تھی شاید وہ زیادہ ہی خوفزدہ ہو گئی تھی اسکی آواز پر۔

تو کیا ہو۔۔۔؟؟ اسنے مسکرا کر بوجھتے آگے بڑھ کر اسے زبردستی اپنی بانہوں میں اٹھالیا

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

حور اسکی حرکت پر آتش فشاں ہو گئی اور زبردست مزاحمت کرنے لگی کہ سعیر نے اسکی نوچنے کی کوشش پر اپنا چہرہ اوپر کرتے اسے اپنے کندھے پر ڈال لیا اور وہاں سے نکل کر اپنے روم میں جانے لگا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ چھوڑو وو۔۔۔ وہ آگے اسکے پیٹ میں لائیں اور پیچھے مکے برساتی چیخ چلا رہی تھی۔۔

سعیر مسکراتا اپنے روم میں داخل ہوا اور دروازہ بند کرتے پلٹ کر اسے بیڈ ڈال دیا۔

حور روتی ہوئی بیڈ شیٹ کو نوچتی کشتز پھینکنے لگی۔۔۔

سعیر کو رہ کر اپنے اوپر غصہ آ رہا تھا کیا ضرورت تھی غصے کی وہ خود پر ضبط کر سکتا تھا۔۔۔

شش میرا بچہ۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا وہ اس قدر حساس ہو گئی تھی۔۔

نہیں ہوں میں آپکا بچہ۔۔۔ وہ چلائی

اور سعیر نے اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنسا کر بیڈ سے لگادے،

پھر اسکے مسلسل نفی میں ہلتے سر کو دیکھا اور وہاں سے نظریں سرکتی اسکے کانپتے نازک ہونٹوں پر آئیں اور وہ آہستہ سے

جھک آیا اسکے چہرے پر، اسکے سارے غصے خوف و وحشت کو قطرہ قطرہ کر کے پینے لگا۔۔۔۔

غصے خوف سے چلاتی لرزتی حور العین ساکت رہ گئی۔۔۔

جب وہ اسکے چہرہ پر جھکا اسکی پھولی سانسوں کو رفتہ رفتہ پینے لگا اور حور اسکی انگلیوں پر اپنی پکڑ مضبوط کرتی آنکھیں میچے پڑی تھی

تو پھر بتاؤ کیا ہو تم میری۔۔۔؟؟ اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکی گردن پر اپنے ہونٹوں سے مہر ثبت کرنے لگا

۔۔

بب۔۔۔ بیوی۔۔۔۔۔ وہ اسکے مضبوط ہوتے حصار میں ہلکلاتی ہوئی بولی

سعیر نے مسکراتے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دور جانا چاہتی ہو مجھ سے "۔۔۔؟؟ اسکے تل پر اپنے نرم۔ گرم لب رکھ کر پھر سے پوچھا جسکی وہ بار بار رٹ لگائے بیٹھی تھی

حور نے اپنی آنکھیں کھولی اسے ایسا لگا جیسے اسکے آس پاس رنگین تتلیاں گھومنے لگی ہوں اسکی دھڑکنیں اتنی بلند تھیں کہ وہ دونوں باآسانی سے سن سکتے تھے۔۔۔

نن۔۔ نہیں "۔۔۔!! وہ کہہ کر آنکھیں بند کر گئی

تم وہاں کیوں جاتی ہو "۔۔ وہ اسے گارڈن کے بارے میں پوچھنے لگا اور حور سمجھتی اسکی گرم جھلسا دینے والی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی مسکرائی

مجھے وہاں سکون ملتا ہے سعیر مجھے نہیں پتا میں کیا کیا ہے پر۔۔ میں صرف وہاں اپنا وقت گزارنے گئی تھی اور مجھے " معلوم نہیں ہوا کہ کیا کر دیا جس سے آپ کو اتنی تکلیف پہنچی۔۔۔!! "۔۔۔ وہ سرگوشی میں بول رہی تھی اور سعیر اسکے بالوں میں منہ چھپائے سن رہا تھا

کیا کہتا۔۔۔ جانتا تھا وہاں اسکی سہمی رہتی ہے تو سکون کیسے نہیں ملے گا۔۔۔

کیا میں وہاں نہیں جاسکتی "۔۔۔؟؟ ڈرتے ڈرتے ہوئے وہ کچھ دیر بعد بولی

اکیلی نہیں جب ہم دونوں ساتھ ہوں گے تبھی ساتھ چلیں گے وہ ہمیں دیکھ کر خوش ہوتی ہے "۔۔۔ اسکے بالوں پر

ہاتھ پھیرتے اسکے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تو حور نے نا سمجھی سے دیکھا

کون سعیر۔۔۔ "؟"

تمنے بہت برا حال بنایا ہوا ہے کہ میرے منہ بھی مٹی آگئی ہے "۔۔۔ ناگواریت سے اسکے حلیے کو دیکھ کر کہتے اسے اٹھا

کر بیٹھا اور اسکے سوال کو نظر انداز کر گیا

حور کا شرم سے چہرہ سرخ پڑ گیا اور وہ جھجک کر اٹھی بیڈ سے ابھی ایک قدم بھی نہیں لیا تھا کہ اس سے پہلے ہی سعیر نے

اسکا نرم۔ نازک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ رکی پر مڑی نہیں۔۔

سوری "۔۔ اسکے لمبے بالوں کو آگے رکھتے پشت سے اسے اپنے حصار میں لیکر وہ اسکے کان میں جھک کر کچھ اس طرح " سے بولا کہ اسکا دل دھڑکنا بھول گیا اور وہ ساکت سی کھڑی رہی ایک ناقابل یقین لفظ پر۔۔

آ۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں سس۔۔ سعیر "؟۔۔ وہ روپڑی اپنے ہاتھوں میں چہرا چھپا کر کتنی بیانک حقیقت " تھی اسکے لئے کہ جو شخص اسکا شوہر ہے اس سے محبت کرتا ہے اسے وہ کچھ نہیں دے سکتی۔۔

وہ اس طرح تھی جیسے ایک گلاب کو بھیڑ میں لوگوں کے پاؤں تلے پھنک دیا گیا ہو اور اسکے بعد اس گلاب کا جو حشر ہوتا ہے وہ تھی اسکی حقیقت پھر کیوں یہ شخص پاگل ہو رہا تھا اسکے پیچھے۔۔۔

سعیر نے گھما کر اسکے سسکتے وجود کو اپنے سینے میں چھپا دیا۔۔

!! تم مجھے سب کچھ دے سکتی ہو عین۔۔!! اور وہ ہے "۔۔۔۔

بس کر دیں سعیر پلینز "۔۔ وہ تڑپ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ گئی

پاگل ہیں آپ اور کچھ نہیں "۔۔ وہ اس سے دور ہو کر چلائی

سعیر مسکرا دیا۔۔

ہاں تو "۔۔ وہ جو اسے وہیں چھوڑ کر وارڈ روم سے ہاتھ لگا کر اپنے کپڑوں کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی سعیر پیچھے " آکر بولا جس پر حور العین لب بھیج گئی

تو کچھ نن۔۔ نہیں "۔۔ وہ ناک چڑھا کر بولی

تو کیا تم پیار نہیں کرتی مجھ سے "۔۔؟؟ اپنے سوٹ پر رکھے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر پوچھا کہ حور العین کا دل " دھڑک اٹھا جیسے کہہ رہا ہو ہاں کرتی ہوں بہت بہت پر کہہ نہیں سکتی۔

مجھے فریش ہونا ہے "۔۔ وہ آنکھیں موند کر بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ضرور پر یاد رکھو اب تم خود کہو گی کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اتنا جتنا ابھی تمہاری دھڑکنے شور مچا کر بتا رہی ہیں۔۔۔۔۔"

ایک ہاتھ سے اسکی کمر جکڑ کر دوسرے سے اسکے لئے ہینگ کیے ڈریس نکالتے وہ مسکرا کر بول رہا تھا

اور حور تلخی سے مسکرا رہی تھی جانتی تھی وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

ہٹیں پیچھے مجھے نہانا ہے۔۔۔۔۔ اسے مسلسل اپنے پیچھے کھڑے محسوس کر کے وہ پھر اپنے لفظوں پر زور دیکر بولی

میری مدد چاہیے۔۔۔۔۔؟ اسکی بے باکی پر وہ کانپ کر رہ گئی

کک۔۔۔۔۔ کس مم۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔؟ اپنی لرزتی ٹانگوں پر بمشکل خود کو کھڑا رکھتے وہ ہلکائی

پیار کرنے میں۔۔۔۔۔ سعیر نے مسکراہٹ روک کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہا

تو جیسے حور کی سانس میں سانس آئی

نہیں۔۔۔۔۔!! اسکے سینے پر زور دے کر پیچھے کرنے کی کوشش کرتی غصے سے بولی

تو وہ ہنستا پیچھے ہوا اور حور العین اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ ہاتھ روم میں آئی ابھی وہ دروازہ بند کرنے والی تھی کہ سعیر

نے ڈور پر ہاتھ رکھتے اسکی کوشش ناکام کر دی۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ حور اندر ہی اندر ڈرتی بولی

ڈریس تو لے لو۔۔۔۔۔ سعیر مسلسل مسکرا رہا تھا اسکی حالت پر اور اندر داخل ہو کر ڈریس ہینگ کرتے اسکی گال تھپتھپا کر

باہر نکل آیا کہ پیچھے نے ایک دم ہی حور نے دروازہ بند کیا اسکی پیٹھ پر۔۔۔۔۔

سعیر نے پلٹ کر دیکھا اور اسکی کنڈیشن سمجھتے ہوئے قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔

شرٹ کے بٹن کھولتے وہ ڈریسنگ روم میں آیا۔۔۔۔۔

اسنے سوچ لیا تھا کہ رات کو اسکے سونے کے بعد وہ اپنی سہمی کے پھولوں کو واپس سے لگائے گا۔۔۔۔۔

\*-----\*

"ماضی"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگر آپکا دوست نہیں مان رہا تو آپ پولیس میں کمپلینٹ کریں جمال۔۔۔ حورالعین کے بالوں میں تیل لگانے کے بعد اسے سونے کی ہدایت کرتی جب وہ اپنے روم میں آئی تو جمال صاحب بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے پریشان سے آنکھیں موندے دیکھ کر وہ پاس بیٹھتی بولیں۔۔۔

ہم۔۔۔ میں بھی سوچ رہا تھا آخری بار کہوں گا مان گیا تو ٹھیک ہے ورنہ پولیس سے مدد لیں گے ہم، کم از کم کچھ پیسے تو لوٹا دے کہ اپنا گھر ہی خرید سکیں، مجھے نہیں معلوم تھا پیسہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے، میں کافی بار اسے منتیں کر چکا ہوں پر لگتا ہی نہیں وہ میرا دوست ہے ایسا لگتا ہے جیسے دولت اور لالچ نے اسے اندھا کر دیا ہو جسے میری پوزیشن نہیں دیکھ رہی کہ کس حال میں ہم جی رہے ہیں، بچپن کا دوست تھا بچپن سے ساتھ رہے ہیں ساتھ کھیلیں ہیں پر پتا نہیں کب اس پر دولت کی ہوس اسے اندھا کر گئی کہ مجھے پہچانے سے انکاری ہے۔۔۔ جمال صاحب کرب سے چھت کو دیکھ کر بول رہے تھے اور مشعل بیگم خاموشی سے پاس بیٹھی سن رہی تھی۔

حوصلہ کریں برا وقت ہے گزر جائے گا۔۔۔ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ ہمیشہ کی طرح مشکل وقت میں اپنے ساتھ کا احساس دلانے لگی۔۔۔

میرا حوصلہ اب ٹوٹ رہا ہے مشعل، مجھے لگتا ہے ہمارا بہت برا وقت آنے والا میرا دل خوف سے پہلے ہی سہم رہا ہے، دل کرتا ہے تم تینوں کو کہیں چھپا دوں کہیں ایسی جگہ جہاں تم تینوں پر کسی برے وقت کا سایہ بھی ناپڑے اور جو طوفان آنے والا ہے وہ مجھ سے ٹکرائے، اور میری پریاں محفوظ رہیں،

میں چاہتا ہوں کہ میری موجودگی میں ہی میں کسی اچھے ہمسفر کے ساتھ اپنی پریوں کو رخصت کر دوں، کوئی اچھا ساتھی جو انکی ہر وہ خواہش پوری کرے جو میں ایک غریب باپ نہیں کر سکا، تم دوگی میرا ساتھ مشعل۔۔۔؟ وہ سیدھے ہو کر بیٹھے اور مشعل بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولے۔۔۔

کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں جمال اللہ ہمارے ساتھ ہے کیوں مایوسی والی باتیں کر رہے ہیں، اور ابھی میری بیٹیوں کی عمر ہی کیا ہے میں ہر گز ایسا آپکو نہیں کرنے دوں گی۔۔۔ مشعل بیگم ناراض ہو کر بولی۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اف۔۔۔ تم نہیں سمجھ رہی مشعل مجھے اب ڈر لگنے لگا ہے مجھے خوف محسوس ہوتا ہے جب اپنی پریوں کو دیکھتا ہوں " ایک انجانہ خوف جکڑ رہا ہے مجھے، ہم کل ہی نور کو واپس بلوارہے ہیں " جمال صاحب کی باتوں پر مشعل پریشان ہو گئی کیا ہوا ہے جمال کیوں ڈر لگ رہا ہے اللہ کے فضل الرحمن سے اپنا کما تے ہیں حلال کھاتے ہیں اپنی زندگی میں خوش ہیں " ناکسی سے لین دین ہے نا جھگڑا پھر کس بات سے ڈر لگا رہا؟ کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے کیا "۔۔؟ مشعل بیگم کے سوالات پر جمال صاحب گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔۔

گناہ۔۔۔!! گناہ ہو گیا ہے مجھ سے مشعل "۔۔ وہ جب بولے تو مشعل حیرت سے دیکھنے لگی۔ " کیسا گناہ جمال "۔۔؟؟

اس دن جب ہم آسکر ایم پارلر میں تھے تو وہاں بیسٹ موجود تھا اور تم نے دیکھا تھا وہ کیسے اس پارلر کے مالک کے گردن " پر خنجر رکھ کر اس سے باتیں کر رہا تھا تم دونوں کو تو وہاں سے بھگادیا پر جب میں حور العین کیلئے وہاں رکا تو اسے قتل کرتے دیکھ کر بھی اپنی عزت کے واسطے بھاگ نکلا اور کہہ دیا مینے کچھ نہیں دیکھا میں اندھا ہوں "۔۔۔۔

گناہ دیکھ کر خاموش رہنے والا بھی تو اس گناہ میں برابر کا شریک ہوتا ہے، اور میں اس قتل کو دیکھ کر پولیس کے پاس " جانے کے بجائے دب کر گھر میں بیٹھ گیا، کیا اس کی سزا مجھے نہیں ملے گی مشعل۔۔

اور اس ڈر خوف کے حصار میں آکر میں بھائی صاحب کے آفس گیا اور ان سے اپنی بیٹیوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کا کہا تو " انہوں نے مجھے دھکے دے کر وہاں سے نکلا وادیا یہ اور بھکاری کہہ کر منہ پر کچھ نوٹ پھینک دئے "۔۔ جمال صاحب کہتے ہوئے رو رہے تھے اور مشعل بیگم ساکت بیٹھی تھی۔۔

آپ کیوں جمال میری بیٹیوں کی عزت نفس کو کچل رہے ہیں انکے پاؤں تلے، وہ میری سیٹیاں ہیں جمال میری پریاں " اگر کمال بھائی خود بھی چل کر آئیں انکے رشتے کے لئے تب بھی میں انکار کر دوں اور آپ خود چل کر گئے ان بے حس انسانوں کے پاس جنکے سینے میں تو اللہ نے دل دیا تھا پر دولت اور غرور نے انہیں پتھر میں بدل دیا " مشعل بیگم دکھ تاسف سے اپنے ہاتھ انکے ہاتھوں سے نکال کر بولی تو جمال صاحب خاموش سے انکے چہرے کو دیکھنے لگے۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں ڈر گیا تھا مشعل ورنہ میں کیوں جاتا انکے پاس جنہو نے میری عزت "۔۔۔ وہ کہتے کہتے لب بھیج گئے اور مشعل " بیگم انکی حالت کا اندازہ لگاتی انہیں دیکھنے لگی۔۔

اتنے سال ساتھ گزارنے پر انہیں یہ تو معلوم ہو گیا تھا انکا شوہر ایک رحمدل اور حساس طبیعت کا مالک تھا پر اس آنکسریم پارلر والے واقعے نے انہیں خوفزدہ کر دیا تھا۔۔

جمال وہ جو اوپر بیٹھا ہے نا۔۔ وہ سب دیکھتا اور جانتا ہے تمہاری نیت اور سوچ کو بھی "۔۔

تم اپنی معصوم بیٹی کے ڈر سے بھاگ آئے اگر تمہاری جگہ کوئی دوسرا باپ بھی ہوتا تو وہ یہی کرتا، اگر تمہیں اتنا ہی ڈر لگ رہا ہے تو اللہ سے معافی مانگو،

اسکے سامنے سجدے میں گر کر سچے دل سے معافی مانگو اسنے تو اپنے بندے کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں اور کہتا ہے بندہ ایک بار تم آؤ تو سہی ایک بار مانگ کر تو دیکھو، اپنی غلطی پر معافی مانگو تو سہی خالی ہاتھ نہیں لوٹو گے "۔۔ مشعل بیگم جمال صاحب کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بول رہی تھی اور وہ سر جھکائے آنسو بہاتے سن رہا تھا۔۔

مینے گھر خریدا ہے جو پیسے حور العین کے علاج کیلئے رکھے تھے ان سے "۔۔۔ کچھ دیر دونوں کے بیچ خاموشی چھائی رہی " اور اسکے بعد جمال صاحب بولے تو مشعل انکے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔

میں جانتی ہوں آپنے جو فیصلہ لیا ہو گا وہ صحیح ہی ہو گا آپ فکر مت کریں ہوٹل میں لگے پیسے ملیں گے تو ہم ان سے " حور العین کی آنکھوں کا علاج کروالیں گے "۔۔ مشعل بیگم مسکرا کر بولیں تو جمال انکا چہرہ دیکھنے لگے جو انکے ہر فیصلے میں انکی ہامی اور ساتھ ہوتی تھی۔۔

دنیا سے بدکردار ماڈل سمجھتی تھی پر یہ تو جمال سے کوئی پوچھتا کہ وہ کیسی تھی۔۔

جوشادی کے بعد اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر پاؤں بھی باہر نہیں رکھتی تھی اور سر پر ہمیشہ دوپٹہ ٹکائے پانچ وقت نمازی تھی۔۔

جمال صاحب مسکرا کر اپنے تکیے کے نیچے رکھے پیروز نکال کر انکے سامنے کیے۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ تو بہت اچھا کیا حورالعین کے نام پر گھر کر کے۔۔۔ مشعل بیگم مسکرا کر بولی تو جمال صاحب بھی مسکرا دئے۔  
 کبھی یہ مت سوچیں جمال کہ اپنے ہمیں کچھ نہیں دیا، اپنے ہمیں سب کچھ دیا ہے ان محلوں میں رہنے والی زندگی سے۔  
 بھی حسین زندگی دی ہے، کیا کوئی دوسرا انسان محبت کیلئے اتنا کر سکتا تھا جمال کہ اپنی عیش عشرت والی زندگی چھوڑ کر  
 سولہ گھنٹے ڈرائیونگ کر کے خود کو ایک ہی جگہ پر بیٹھا کر اپنے بدن کو سکا کر ہمارے پیٹ بھرنے کیلئے کماتے ہیں، شاید  
 آپکی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ابھی تک مجھے میری بیٹیوں کو ٹھوکر مار کر جاچکا ہوتا۔۔۔ مشعل بیگم محبت سے کہتی نم آنکھوں  
 کے ساتھ جمال صاحب کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔

اس سے شادی کے بعد کتنی باتیں سننی پڑی تھی اسے سماج سے، پر وہ ڈنار ہا اور اسکے اوپر درخت کا گھنا سایہ بنا اسے

!! چھائوں دیتا رہا سورج کی تیز تپتی کرنیں اپنی اوپر برداشت کر کے۔۔۔

جمال صاحب نے مسکرا کر انہیں دیکھا تو دونوں آسودگی سے مسکرا دئے۔۔۔

\*-----\*

مسلسل آتی چیخ وہ آہوں پر اسنے ناگواری سے باہر کی طرف دیکھا۔۔

اور غصے سے اٹھ کر شرٹ پہنتے روم سے باہر نکلا۔۔

آوازیں محل کے باہر اڑے سے آرہی تھی۔۔

اور وہ بھی کسی لڑکی اور لڑکے کی تھیں۔۔ سعیر تیز تیز قدم لیتا اڑے کے سامنے آیا اور لوہے کا گیٹ کھول کر اندر داخل

ہوا تو چڑچڑاہٹ کی آواز پر ہر سو خاموشی چھا گئی۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔؟ اندر داخل ہوتے اسنے زمین پر پڑی جگہ جگہ سے پھٹے لباس میں لڑکی کو دیکھتے دھاڑا اور پھر اس پر

جھکے اس آدمی کو دیکھا جو بلیک کنگ کا ملازم تھا۔۔۔

اسکی دھاڑ پر اس لڑکی پر جھکا آدمی بدک کر پیچھے ہوا اور سامنے موجود سعیر عالم کو دیکھنے لگا۔

ایک لڑکا اوپر لٹکا ہوا تھا اور دوسرے تماشا کی کھڑے تماشا سے لطف اٹھا رہے تھے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ب۔۔ بیسٹ "۔۔۔!! اسکے منہ سے گڑ بڑاہٹ میں ٹوٹے پھوٹے لفظ نکلے اور سامنے بے یقینی سے دیکھنے لگا " جس پر اس کے ساتھ باقی سب کو بھی حیرت کا جھٹکا لگا بیسٹ کی اڈے میں موجودگی پر۔۔۔

بب۔۔۔ بھائی۔۔۔ بھائی میرے بھائی کو بچالیں بھائی "۔۔۔ نیچے پڑی کم سن سی مسکان اس لمبے چوڑے وجود کو " دیکھتی روتی ہوئی اوپر لٹکے عارب کی جانب اشارہ کرتی التجائیں کرنے لگی۔۔۔

سعیر نے اس پر سے نظریں چرا کر اوپر لٹکے بائیس سالہ لڑکے کو دیکھا جسکے ناک منہ سے خون بوند بوند نیچے زمین پر ٹپک رہا تھا۔ وہ اسے پہچان گیا یہیں کا ملازم تھا اور ان سب کے روم کی صفائی کرتا تھا۔۔۔

کیوں لٹکایا ہوا ہے اسے "۔۔۔ اسکی بھوری آنکھوں میں نفرت پھیل گئی اور اسنے آگے بڑھ کر اپنی شرٹ مسکان کے " اوپر ڈالی جسے وہ سسکتی ایک دم خود پر لپیٹ گئی۔۔۔

وہ درشتگی سے پوچھتا مسکان کو اٹھانے لگا جو لرز رہی تھی اور اسکے چہرے پر جگہ جگہ زخم تھے شاید اسے مارا گیا تھا بے رحمی سے۔۔۔

قیامت کی دعائیں مانگتا عارب، جو اپنی بہن کو اپنے سامنے بے آبرو ہوتے کچھ نہیں کر پا رہا تھا سواء اللہ سے دعا مانگنے کے، دھاڑ کی آواز پر اسنے بے یقینی سے سوچی آنکھیں کھولی تو سامنے بیسٹ کو پایا۔۔۔

ایک بے نام آنسوؤں اسکا نکل کر نیچے خون کی بوندوں میں گرا۔۔۔

اور محبت سے اپنی بہن کو دیکھنے لگا جو وہاں آگئی تھی، جہاں برا سایہ اسکی پر چھائی کو چھوتے ہوئے بھی سو بار سوچیں۔۔۔

بلیک کنگ کے خلاف گیا ہے، جس پر اسے ختم کرنے کا حکم ہے کنگ کی۔ طرف سے "۔۔ اس آدمی نے بیسٹ کو دیکھتے " بتایا۔۔۔

کس بات پر خلاف گیا ہے "؟ اسنے مسکان کو وہاں پر ایک چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ اپنے بھائی کو لٹکتے دیکھ کر سسکیاں " دباتی بیٹھ گئی۔۔۔

بسبس۔۔۔ سعیر نے ہاتھ اٹھا کر اسے زبان کو لگام دیا۔۔۔"

بب۔۔۔ بیس۔۔۔ بھائی مم۔۔۔ میرے بھائی کو بچا لو وہ مر جائے گا۔۔۔۔۔ پاس کھڑے سعیر کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر وہ روتی اسے عارب کی جانب متوجہ کرنے لگی۔

وہ جب کوٹھے میں رہتی تھی تب جب جب بیسٹ کا کوئی واقعہ سنتی تو دل کرتا اس درندے کا اپنے ہاتھوں سے سینہ چیر دے اور دیکھے کیا اسکے سینے میں اللہ نے دل نہیں دیا جو اس بے رحمی سے لوگوں کو مارتا ہے۔۔

کھولوا سے "۔۔۔!! سحیر نے کلانی پر بندھے گھڑی میں دیکھتے سر د آواز میں کہا سب حیرت سے دیکھنے لگے۔"

اور وہ لمحہ تھا جب اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے جب اسکی سرد بھوری آنکھوں میں غصہ دیکھا۔

کھ۔۔ کھول دیا۔۔۔ اک نے جلدی سے دیوار میں ریڈیو بٹن کو دبا تا تو عرب نیچے گرا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ جانتے تھے وہ انسان نہیں جانور ہے اور اس سے ضد کرنا مطلب موت کو دعوت دینا۔  
مسکان دوڑ کر اپنے بھائی کے پاس پہنچی۔

مسی "۔۔۔ عارب نے سسکتے اسکے وجود کو خود میں چھپالیا۔۔۔ اور دونوں بے تحاشہ رونے لگے۔"  
کوٹھے میں وہ دونوں بہت چھوٹے اور اپنے ماحول سے نا سمجھ تھے۔

اور وہاں اس گھٹن زدہ ماحول سے بھاگ کر زور عارب کے اسکول سے آنے کے بعد ایک روم میں بند ہو جاتے تھے اور  
عارب جو پڑھ کر آتا تھا اسے پڑھاتا تھا۔

ایک زور ایسا ہی دن تھا اسکا بھائی تیار ہو کر اسکول تو گیا پر پھر لوٹ کر واپس نا آیا۔۔۔  
وہ روز کی طرح انتظار کرتی رہ گئی پر عارب کو نہیں آتا تھا وہ نہیں آیا۔

کے پاس پہنچی اور ان سے عارب کے رات تک نا آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بہت سکون "وہ روتی ہوئی بائی" اپنی ماں  
سے کہا وہ بھاگ گیا ہے۔

پر وہ نہیں مانی کہ اسکا عارب اسے اکیلے چھوڑ کر جاسکتا ہے۔

اسکی مسلسل چیخ پکار سے بائی بیزار ہو کر آخر کار اسے بتایا کہ اسے بھیج دیا گیا ہے اسکے اصلی مقام پر، اور تم بھی اپنا مسٹریٹ  
اپ کر لو تمہیں بھی جانا ہو گا یہاں سے کسی رئیس کی راتوں کی زینت بنکر۔

اسکے بعد اسے چپ لگ گئی ایسی خاموشی جو اسے ستر سال کی عمر میں زمان ایک رئیس آدمی سے بھینخنے پر بھی ناٹوٹی۔  
کیا کرتی ایک طوائف کی اولاد تھی، جسکے سماج میں ہزار دشمن تھے اگر بھاگ جاتی تو اسے باہر کے نام نہاد غیرت مند اپنے  
پائوں تلے کچل دیتے جسکے واقعے وہ سنتی رہتی تھی کوٹھے میں،

اور التجا مزاحمت کرتی تو یہاں پر ہر کسی آنے والے کی راتوں کو رنگین بناتی اور آگے چل کر اس کوٹھے کی مالکن بن جاتی جو  
اسے ہر گز گوارہ نہیں تھا۔

تبھی اسنے اپنے لبوں پر قفل لگا دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور پھر آٹھ سال بعد وہ سامنے تھی اپنے بھائی کے جو بچپن میں ہی اس سے بچھڑ گیا تھا اسے سرد ہواؤں کے نذر کر کے

--

عارب جو ہر دن رات اپنی بہن کی سلامتی کی دعائیں کرتا آیا تھا پراسے واپس اسی دلدل میں دیکھ کر وہ کراہ اٹھا اور ہر ممکن کوشش کرتے اسے وہاں سے بھگانے کی پراسے کنگ کے ظلم سے توبچا گیا پراس کے جانوروں سے نہیں بچا سکا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو اسکے سامنے قیامت کا دن تھا جہاں اسکی بہن اسکی آنکھوں کے سامنے بے آبرو ہو رہی تھی تب وہ کثرت سے اپنے رب کو یاد کر رہا تھا کہ اسکی بہن پر وہ داغ نا آئے جو ہر بھائی کیلئے دردناک موت ہوتی ہے۔

مسلل اپنے اوپر ظلمات برداشت کرتے وہ چیخ چلا رہا تھا کہ اچانک ہی دروازہ کھلا اور جو وجود اندر داخل ہوا اس سے اسے صرف اپنی ہی موت کی امید ہو سکتی تھی پر جب اسے اپنی عزت اپنی بہن پر شرٹ ڈالتے دیکھا تو رو پڑا۔۔۔

کیسے بھول سکتا تھا کہ وہ عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔۔۔  
یابہ کہا جائے کہ اپنی سرد مہری کے پردے تلے چھپے ہوئے بھی وہ عورت کی عزت کرتا تھا۔۔۔

اس عورت کی جو عورت کہلوانے کے لائق ہو۔

اسکی نہیں جو عورت کے نام پر دھبا ہو۔۔۔

سعیر نے آگے بڑھ کر عارب کے زخمی وجود کو سہارہ دیتے اٹھایا اور وہاں سے جانے لگا دونوں کو لیکر۔

بیسٹ تم غلط کر رہے ہوں تم اس لڑکی کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔ اس آدمی نے مسکان کی کلائی پکڑتے غصے سے کہا۔ " کہ سعیر کے آگے بڑھتے قدم ٹھٹھک کر رہے اور اسنے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں خوف سے مسکان اپنے بھائی کا مضبوطی سے ہاتھ پکڑے رو رہی تھی۔۔۔

مسی۔۔۔ عارب نے اسے اپنی طرف کھینچا جسے وہ آدمی گھیسٹ کر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا "

سمی۔۔۔ سعیر کے دل سے آہ نکلی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور پلک جھپکتے وہ عارب کو چھوڑ کر آگے بڑھا اور اس آدمی کے گردن سے اتنی زور سے پکڑا کہ وہ اسکی پکڑ میں پھر پھرتا چلا اٹھا۔

بب۔۔۔ بیسٹ۔۔۔۔!! ابھی اسکا جملہ مکمل ہی نا ہو پایا تھا کہ سعیر نے گھما کر اسکے منہ کو دیوار پر دے مارا پوری طاقت سے کہ وہاں موجود ہر کسی کی روح کانپ اٹھی اس منظر کو دیکھتے۔۔۔۔

جوبار بار اسکے منہ کو دیوار پر مار رہا تھا یہاں تک کہ اس وجود نے حرکت کرنا ہی بند کر دی اور ساکت ہو گیا اسکی پکڑ میں۔۔۔۔

مسکان آنکھیں پھیلانے پہلی بار اسے دیکھ رہی تھی اور لرز رہی تھی کہ اسکے واپس قدم انکی طرف لینے پر وہ ڈر کر عارب میں چھپی۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔ دونوں بہن بھائی کو بت بنا دیکھ کر وہ غصے سے بولا تو مہوش میں آتے اسکے پیچھے آئے اور جا کر اسکی گاڑی میں بیٹھے۔۔۔۔

پیچھے منہ پر قفل لگائے سب اس آدمی کے لاش کو گھور رہے تھے جسکا چہرا پہچانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔ یہ پکڑو لڑکی۔۔۔ اس کے گھر میں موجود ایک روم میں بیٹھے عارب اور مسکان دونوں کو میڈیکل باکس دینے کے بعد اسنے مسکان کی طرف دو ڈریس بڑھائے جسے وہ مسکرا کر تھام گئی۔۔۔۔

شکریہ آپکا بیسٹ۔۔۔۔ نم آنکھوں کہتے وہ روم سے جاتے ہوئے اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔ اور پھر اپنے بھائی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔

سعیر انہیں اسلئے یہاں لیکر آیا تھا کہ جانتا تھا اگر کنگ کو معلوم ہوا تو ضرور انہیں مارنے کی کوشش کرے گا جو سعیر کبھی ہونے نہیں دے گا۔

\*-----\*

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

السلام علیکم جمال علوی۔۔۔ جمال صاحب تیار ہو کر نور کو وہاں سے لینے کیلئے جارہے تھے کیونکہ وہ اپنے نئے گھر میں "شفٹ" ہو رہے تھے اور چاہتے تھے کہ اپنی پوری فیملی کے ساتھ پہلا قدم رکھیں۔۔۔  
ابھی انہوں نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس زمان سلگاکاش لیتے ہوئے اندر قدم رکھتے کہا۔  
یہ کیا بد تمیزی ہے اندر کہاں جارہے ہو۔۔۔ جمال صاحب اس آدمی کو پہچانتے ہوئے ایکدم سامنے آتے دھاڑے۔۔۔  
گھر دیکھ رہاں ہوں سر صاحب۔۔۔ اسنے پورے گھر پر نظریں دوڑاتے پھر سامنے حیرت میں کھڑی مشعل بیگم کو "دیکھا۔۔۔

واہ جب بیوی ایسی قیامت خیز ہو تو بیٹی تو ایسی ہونی ہی تھی۔۔۔ انہوں نے مشعل بیگم کے سراپے کو دیکھتے سوچا اور "حورالین کو دیکھنے کیلئے اپنی بے تاب نظریں پھیریں آس پاس، جو کتنے دنوں سے پارک نہیں آرہی تھی۔  
کیا بکواس کر رہے ہو ننگو میرے گھر سے ورنہ پولیس کو بلوا کر وہ حشر کروائوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔"  
سامنے آتے جمال صاحب نے غصے سے کہا اور اسے پیچھے دھکا دیا کہ زمان لڑکھڑا کر خود کو سنبھال گیا۔۔۔  
غصہ نہیں سر، داماد پر غصہ نہیں کرتے ورنہ اس کا دماغ بگڑ گیا تو دونوں سیٹیاں غائب ہو جائیں گی۔۔۔ پٹل نکال "کر جمال صاحب کے ماتھے پر رکھتے وہ سمجھاتے ہوئے دھمکی دینے لگے  
اور مشعل بیگم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اپنے شوہر کے سر پر گن دیکھ کر۔۔۔  
جمال۔۔۔۔ خوف سے چیختی وہ آگے بڑھی اور اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

کیا ہوا ماما پاپا کو۔۔۔؟ ساتھ والے روم سے اپنی ماں کی چیخ سنتی حورالین گھبرائی سی باہر نکلی "اور اسکی خوبصورت آواز پر زمان نے اپنی نظریں دونوں میاں بیوی سے ہٹا کر انکے پیچھے دیکھا تو آنکھوں میں صرف اسے دیکھتے ہی نشہ چھانے لگا۔۔۔۔

جو سرخ گٹھنے تک آتے فراک، جینز میں دوپٹہ شانے پر پھیلا کر بھگیو بالوں کو کچھ آگے اور کچھ پیچھے پھیلا کر باہر آتی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شش"۔۔۔ زمان نے پسٹل کا رخ اسکی طرف کر کے جمال صاحب اور مشعل بیگم کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

اور اسکی جانب قدم اٹھائے

واپس جائو حور العین"۔۔۔ جمال صاحب غصے سے کچھ قدموں کے فاصلے پر زمان کو دیکھتے ہوئے بولے تو اسنے غصے

سے مڑ کر جمال صاحب کو دیکھا۔۔۔

لک۔۔۔ کیا ہوا ہے پایا"۔۔۔؟ حور العین اپنے باپ کی آواز میں پریشانی انجانہ خوف محسوس کر کے بولی کہ مشعل بیگم

خود اسے اپنے ساتھ روم میں لیکر بند ہو گئی۔۔۔

۔۔۔ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے زمان نے مڑ کر جمال صاحب سے کہا "میں تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہوں اپنے لئے"

۔۔۔

دفع ہو جائو یہاں سے "جمال صاحب دھاڑ کر اسے باہر کی جانب دھکا دیتے ہوئے بولے"

ایک پل کو زمان کی آنکھوں میں لہو اتر آیا پر مسلسل اسکی دھاڑ پر باہر جمع ہوئے لوگوں کو دیکھ کر وہ ضبط کر گیا اور آہستہ

سے گن واپس چھپادی۔

دیکھو میں اسے خوش رکھوں گا یقین کرو میرا"۔۔۔ شریفوں کا لبادہ اوڑھے وہ نرم لہجے میں بولے پر جمال صاحب کہاں

بھول سکتے تھے اس آدمی کو جس نے آنسکر یم پار لڑ میں اسکی بیٹی کو اٹھوانے کا کہا تھا بیسٹ سے۔

میںے کہا نافع ہو ورنہ وہ حشر کروں گا کہ زندگی بھر یاد رکھو گے"۔۔۔ ایک دھکے سے اسے گھر کے باہر نکالتے ہوئے وہ

غرائے اور زمان غصے سے مٹھیاں بھیج کر ایک نظر اس پر ڈال کر وہاں لوگوں کی بھیڑ کو دیکھتے چلا گیا۔۔۔

مطلب ایسے نہیں ملنے والی تھی اسکی بلا سنڈیوٹی۔۔۔

باہر آؤ مشعل"۔۔۔!! داخلی دروازہ بند کرتے جمال صاحب روم کے دروازے پر ناک کرتے ہوئے بولے۔

اور مشعل بیگم اپنے ساتھ لگی حور العین کو لیکر باہر نکلی۔۔۔

کون تھا جمال"۔۔۔؟ وہ حور العین کے ماتھے پر لب رکھتے بوجھنے لگی تو جمال صاحب نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔"



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

مجھے لگتا ہے ہمیں آج رات کو یہاں سے شفٹ ہو جانا چاہیے اپنے گھر۔۔۔ حورالعین کو اپنے سینے سے لگاتے انہوں نے سوچ و چار کے بعد کہا

تو پھر نور۔۔۔؟ مشعل بیگم پریشان ہوئی

اسے میں کل جا کر لے آؤں گا تم ابھی سے سامان پیک کر دو۔۔۔ صوفی پر بیٹھتے انہوں نے حکم دیا۔  
تو مشعل بیگم سر ہلاتی ہوئی واپس روم میں چلی گئی۔۔۔  
جانتی تھی یہی ٹھیک تھا۔۔۔

ڈرو نہیں بیٹا تمہارا باپ ابھی زندہ ہے "کانپتی حور کے سر پر بوسہ دیکر بولے تو وہ مسکراتی سر ہلا کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی انکے سینے سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

\*-----\*

وہ اب مطمئن تھی۔۔۔

اور تھوڑی بہت خوش بھی کہ وہ خود جا کر استغفیٰ دے کر آئی ہے آسیہ بیگم کو ایک دوست سے ملنے کا کہتے۔۔۔  
وہاں اتنے دن ساتھ رہنے پر اچانک استغفیٰ دینے پر کافی کو لیکز نے وجہ پوچھی تھی۔  
اور نورالعین پر نسل کو بتا چکی تھی حقیقت کہ اسکا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ اور آگے کا وہ خود سمجھتی سر ہلا گئی باقی کو لیکز کے سامنے اسنے بہانہ بنا لیا تھا اگر انہیں حقیقت بتاتی تو وہ کہتی ہمیں انوائٹ نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔  
اب نور کیا بتاتی کہ اسکا نکاح کیسے ہوا ہے۔

اگر شاید اسکی کو لیکز شامل ہوتی نکاح کی تقریب میں ضرور اسکی قسمت پر افسوس کرتی کہ جس سے نکاح ہونے والا تھا وہ تو چھپ گیا البتہ چھوٹے بھائی سے کروادیا۔۔۔

نور بی بی بڑی بیگم آپکو بلا رہی ہیں اپنے روم میں۔۔۔ ملازمہ دروازہ ناک کرتی بولی اور نور جو سوچوں میں گم تھی سر ہلا کر حادراتار کر تہہ کرتی دوپٹہ شانوں پر پھیلا کر اسکے پیچھے آئی۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جی تائی امی اپنے بلایا "؟ نور روم میں داخل ہوتی مسکرا کر آسیہ بیگم کی پشت کو دیکھتی بولی تو انہوں نے سر ہلاتے اسے " بیٹھنے کا کہا۔

وہ بیڈ کے کونے پر ٹک گئی۔

نور العین ہمارے خاندان میں یہ سالوں سے عورت کیلئے اصول ہے کہ وہ نکاح یا شادی کے بعد ناپنی کلائیاں سونی " چھوڑتی ہے ناہی پھیکے رنگ پہنتی ہے "۔ آسیہ بیگم نور العین کی سونی کلائیوں اور سی گریں قمیض پر وائیٹ شلوار وائیٹ دوپٹے اوڑھے دیکھ کر ناگواری سے کہتی بیڈ پر کچھ ڈارک رنگ کے ڈریسز اور چوڑیاں رکھنے لگی۔

کیوں تائی امی کپڑوں اور چوڑیوں کا نکاح سے کیا تعلق "۔؟ وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی اپنے آپ کو دیکھ کر کچھ حیرت سے پوچھنے لگی۔

تیز رنگ کپڑیں اسکی خوشحال زندگی کو بیان کرتے ہیں اور چوڑیوں کی کھنک اپنے شوہر کو متوجہ کرنے کیلئے ہوتی ہیں " " آسیہ بیگم کی باتوں پر نور کا سر جھک گیا اور اسکا چہرہ سرخ ہو کر تنے لگا۔

!!!۔۔ "تو کیا اب وہ داد کو اپنی طرف متوجہ کرے"

ایک تو کمال نے بغیر میرے بیٹے کی مرضی پوچھے اسکا نکاح کروادیا اوپر سے تمہاری رہن سہن پہناوے سے میرا بیٹا " مزید دلبرشتہ ناہو، یہ لو اور ناشتہ کے ٹیبل پر صبح ان میں سے کوئی ایک سوٹ اور چوڑیاں پہن کر آنا تاکہ اسکا دل تمہاری طرف مائل ہو ورنہ بیٹھی رہنا ساری زندگی اگر ایسا ہی چلتا رہا "۔۔ تلخ لہجے میں کہتی آسیہ بیگم نے نور العین کو شکا کر دیا۔

اب جانو مجھے کچھ کام ہے "۔۔ اسے خاموش خود کو تکتے پا کر آسیہ بیگم ناگواری سے گویا ہوئی تو نور ہوش میں آتی سر ہلا کر اٹھی اور بیڈ پر رکھی چوڑیاں کچھ ڈریس اٹھا کر وہاں سے نکلی۔

کیا ہے میرے رہن سہن اور پہناوے میں اچھی بھلی تو لگ رہی ہوں، اور تو کیا میری طرح داد سے بھی اسکی مرضی " نہیں بوجھی تا بابونے، وہ ایسا کسے کر سکتے ہیں "۔۔ یہاں آکر اسے صرف شکا پر شکا مل رہے تھے

ہو نہہ۔۔۔ تمہیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہے میری جوتی۔۔۔" اسے تو ابھی اسے رات والا واقعہ نہیں بھول پارہا تھا۔۔۔" وہ کھڑی ہوئی، ڈریس اور چوڑیاں اپنی الماری میں رکھتی ہاتھ جھاڑنے لگی۔

کیا وہ پہلے کم متوجہ تھا اسکی جانب جو اس بنائو سنگار سے اپنے لئے ہی مشکل پیدا کر دے۔

دیکھ نہیں رہی تھی داد کتنا بدل گیا تھا۔

\* \* \*

دوست آپ آگئے۔۔۔!! لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی مسکان برہان کو دیکھ کر خوشی سے چلائی۔ "یس مائے فیری دوست آگیا۔۔۔ اسنے اسکے سر پر لب رکھتے کہا تو وہ اسکی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔۔۔"

برہان اسلام آباد گیا تھا۔۔۔

اسکے ماما می کو سبق سیکھانے کہ کسی یتیم کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔

پروہاں تو مسکان کو پہچاننے سے ہی انکاری تھے وہ دونوں میاں بیوی۔۔

اور پھر وہاں کی پولیس اسٹیشن میں اچھی سی خاطر داری پر اس عورت نے سب اگل دیا کہ وہ کس طرح اس بچی کو ٹارچر کرتی تھی۔

ساتھ محلے والوں نے بھی گواہی دی کہ وہ اس کی چچنیں منٹیں کرتی آوازیں سننے لگے۔۔۔

پیرا اگر کچھ کہتے تو دونوں میاں بیوی کاٹ کھانے کو دوڑ آتے۔

کہ اگر اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہے تو لے جاؤ اسے اور اس مہنگائی میں ایک وقت کا کھانا بھی دیکر دیکھو تو پتا چلے۔۔

اور اسی بات پر سب خاموش ہو جاتے۔

برہان کا دل کیا کہ ایک ایک کو ایسی سزا دے کہ کسی معصوم کے ساتھ ظلم کرتے انکی روح کانپ اٹھے۔۔

اسنے اس رضوان نامی لڑکے کو بھی دیکھا جو چودہ پندرہ سال کا تھا اور انتہائی کالی شکل والا۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے اسکی درگت اپنے ہاتھ سے بنائی اور انہیں وہاں کے انچارج کے حوالے کرتے آرڈر زدے کہ انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔۔

انسپکٹر نے کہا کہ اس کے لئے بچی کی گواہی کی ضرورت پڑے گی پر برہان نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروادیا کہ وہ اب انکا چہرا نہیں دیکھے گی۔۔

گواہی محلے والوں سے لے لینا۔۔ وہ ہدایت دیتے ہوئے وہاں سے نکلا اور پہلی فلائٹ سے کراچی آیا۔۔ اور اب گھر آتے ہی اپنی فیری کو اپنے منتظر پایا۔۔

آج کیا کیا سارا دن میری فیری نے "۔۔ اسکی انگلی سے پکڑ کر کیپ اسکے سر پر پہناتے وہ سیڑھیاں چڑھتا روم میں " جانے لگا۔۔

ڈرائنگ کی ہے بہت پیاری سی " وہ خوش ہوتے بولی " اوہ وائو گریٹ، کس کی ڈرائنگ کی ہے میری فیری نے "۔۔؟ وہ حقیقت میں خوش ہوتے پوچھنے لگا۔

برہان "۔۔!! لائونج سے آتی کمال صاحب کی آواز پر اسکا اگلا قدم ہوا میں ہی رہ گیا۔۔ " مسکان نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو کمال صاحب کو دیکھ کر اپنے دوست کو دیکھنے لگی جواب مڑ چکا تھا۔۔

جی بتائیں کیسے آنا ہوا "۔۔؟ اسنے طنزیہ لہجہ اپناتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا " پرائی یہاں موجودگی پر حیران ضرور ہوا تھا۔۔

نکاح میں کیوں نہیں آئے تم "۔۔؟؟؟ وہ غصے سے برہان کو دیکھ کر بولے "

پیٹا آپ جا کر ڈرائنگ نکال کر رکھیں دوست آ کر دیکھیں گے "۔۔ حیران پریشان لائونج میں کھڑے آدمی کو اپنے " دوست پر غصہ کرتے دیکھتی مسکان سے برہان بولے تو وہ اثبات میں سر ہلا کر بھگتی سیڑھیاں چڑھ گئی اور اپنے روم میں داخل ہو کر دروازہ بند کر گئی۔۔

کیونکہ مجھے نکاح ہی نہیں کرنا تھا "۔۔ وہ ریلیکس سا کہتا واپس سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

--- کمال صاحب کا بس نہیں چل رہا " جانتا ہوں تم جیسا نافرمان اولاد ایسے ہی اپنے ماں باپ کو ذلیل کر سکتا ہے بس " تھا کہ کھینچ کر اسے تھپڑ مارے۔

اور ایسے ماں باپ کے بارے میں کیا رائے ہے جو ایک بھتیجی کو اس حیوان کے حوالے کر دیا اور دوسری کو ہارٹ اٹیک " کے بہانے قربانی کی گائے سمجھ کر اپنے نافرمان بیٹے سے باندھا جا رہا تھا صرف دو ٹکے کے ریسٹورنٹ کیلئے "۔۔۔ تلخ لہجے میں کمال صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

--- کمال صاحب آپ سے باہر ہو کر دھاڑے تو برہان ہنس پڑا۔ "بس "

بس کہاں کی ہے آپ نے عرض کریں پھر کس کو لوٹنے کا پلائن بنایا ہے ایک سے تو آپکے چھوٹے بیٹے نے نکاح کر دیا " دوسرا بھی ہے تو بتائیں پھر کسے بیوقوف بنانا ہے آپ حکم کریں "۔۔۔؟ انکی سرخ رنگت کو دیکھتے ہوئے برہان نے مسکراتے زہریلا تیر پھینکا

تم حد سے بڑھ رہے ہو ایس پی برہان "۔۔۔ اپنی پھولی سانسوں کو بحال کرتے وہ مزید غصہ کر ہی ناسکے اور صوفے پر بیٹھ کر بولے

ابو "۔۔۔! برہان گھبرایا اور پانی کا گلاس بھر کر انکے پاس آیا "

دور کرو اسے نہیں چاہیے دکھاوے کی فکر مندی "۔۔ ہاتھ مار کر گلاس کو پھینکتے انہوں نے غصے سے برہان کے فکر مند " چہرے کو دیکھا۔

ہاں ہے دکھاؤ آپ پانی لیں "۔۔ برہان نے انکی مزاحمت کو نظر انداز کرتے کمال صاحب کے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا " تو ناچار انہیں پینا پڑا۔

کیسے آنا ہوا آپکا اپنے مرے بیٹے کے درپر " وہ چاہ کر بھی گلا کیے بنانا رہ پایا۔۔۔

بکو اس بند کرو "۔۔ کمال صاحب کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

سنائے ایس بی نے یتیم خانہ کھولا ہوا ہے "۔۔۔ کمال صاحب کے طنز پر اسنے تاسف سے دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سنائے تو ٹھیک ہے سنا ہوگا" اسنے لاپرواہی سے کندھے اچکا کر کہا۔

۔۔۔ حمکیہ لہجے میں وہ بولے تو برہان نے مسکرا کر دیکھا۔ " واپس بھیجوا سے اپنے خاندان میں اور واپس آؤ گھر"

اسکا گھر وہاں ہوگا جہاں میرا ہوگا" برہان نے سکون سے کہا۔

پرایا بھوج تم اپنے سر پر کیسے ڈال سکتے ہو برہان بیوقوفی مت کرو ابھی بھی وقت ہے اسے واپس بھیج دو کل کلاں تمہاری" بیوی آئے گی تمہاری اولاد ہوگی تو کیا کرو گے، وہ کیا برداشت کرے گی اسے، کیا تمہاری اولاد برداشت کرے گی، سوچ ۔۔!! کمال صاحب کو سخت غصہ آیا اس نالائق اولاد پر " سمجھ کر فیصلہ کرو

پہلی بات تو سب سے زیادہ حق اس کا ہوگا مجھ پر اور دوسری بات میری بیوی کوئی معمولی دل کی مالک نہیں ہوگی اسکا دل " بڑا ہوگا اور رحم والا، تیسری بات پہلی اولاد ہی میری یہ ہے جو مجھے اللہ کی طرف سے، میرے اکیلے ویران پلوں میں رحمت بنکر ملی ہے تو وہ کیسے برداشت نہیں کریں گے اپنی بڑی بہن کو"۔۔۔ برہان مسکراتا روم کے بند دروازے کو دیکھ کر بولا تو کمال صاحب لب بھینچ کر رہ گئے۔

یہ تمہیں وقت بتائے گا جب پچھتاوے ہوں گے، تب میری باتیں یاد آئیں گی بہر حال یہ تین کروڑ ہیں رکھو اور گھر" واپس آؤ میری باتوں پر غور کر کے"۔۔۔ برہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے اٹھے اور وہاں سے جیسے آئے تھے ویسے چلے گئے برہان کو شاک چھوڑ کر۔۔

اسکی نظریں سامنے رکھے بڑے سے بلیک رنگ کے بیگ پر تھی جہاں حورالعین کی آزادی چابی موجود تھی۔۔۔ وہ چاہتا تو تین کروڑ حاصل کرنا سکے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

پروہ حرام سے ڈرتا تھا اور اپنے چچا کی ہدایات پر عمل کرتے آج تک اپنی سیلری پیکیج کے علاوہ کسی سے بھی پھوٹی کوری نہیں لی تھی نہ ہی اسنے کسی کو لینے دی تھی۔۔

وہ اٹھا اور بیگ کو اٹھاتے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔

اسے روم میں سائڈ پر رکھتے وہ اپنی فیری کو دیکھنے کیلئے جانے لگا کہ ایس ایچ اور حمان علی کی کال آنے لگی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بولور حمان "۔۔۔؟ ایس ایچ او سے اسکے اچھے تعلقات تھے، دونوں کلاس فیلو تھے رہ چکے تھے۔"

!! سر رئیس زمان آپ سے ملنا چاہتا ہے صبح سے تیسری بار انکی کال آچکی ہے "۔۔۔"

کیوں خیریت "۔۔۔؟ برہان جانتا تھا اسے وہ کئی ملکوں میں مشہور بزنس مین تھا۔"

ایسی کوئی مشکوک بات سامنے نہیں آئی جس میں رئیس زمان کا ذکر ہو پھر پتا نہیں کیوں ملنے کی خواہش ظاہر کی ہے "۔۔۔ ایس ایچ او خود الجھا ہوا تھا۔"

ٹھیک ہے دیکھتے ہیں اس رئیس سے ملکر بھی "۔۔۔ اسنے ہامی بھرتے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی۔"

اور چینج کر کے مسکان کے روم کی طرف آئے

فیری "۔۔۔؟ برہان مسکراتا ناک کر کے روم میں داخل ہوا اور اسکی تلاش میں نظریں گھمائیں پر وہ۔ کہیں نہیں ملی۔" البتہ مدہم سسکیوں کی۔ آوازیں آرہی تھی۔۔۔

وہ چلاتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور پھر اسکی سائیڈ پر دیکھا تو ایک کونے میں وہ دبکی گھٹنوں میں منہ چھپا کر رو رہی تھی کہ اسکا کمزور جسم ہچکیوں کے زد میں تھا۔۔۔

فیری "۔۔۔ وہ پریشان سا ایک دم بھاگ کر اسکے سامنے بیٹھا"

کیا ہوا فیری کو چوٹ لگی ہے کہیں "؟۔۔۔ اسکے ہاتھ پاؤں دیکھتے ہوئے وہ پریشان سا اسکا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ دیکھنا لگا " کہ وہ سوں سوں کرتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

تو ڈر لگ رہا ہے "۔۔۔؟ اسکا چہرہ صاف کرتے وہ محبت سے پوچھنے لگے تو مسکان اثبات میں سر ہلا کر اس سے لپٹ گئی۔۔۔"

وہ۔۔۔ وہ دوست آپکو وہ انکل مارنے آئے تھے، اسنے آپ پر غصہ کیا اور آپکو مارا بھی ہوگا "۔۔۔؟ اسکی گال پر اپنے چھوٹے سے ہاتھ رکھتی پوچھ رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں مارا میری جان وہ آپکے دوست کے بابا ہیں، وہ صرف کچھ غصہ تھے کیونکہ آپکے دوست انہیں تنگ کرتے ہیں نا" بس اور کچھ نہیں وہ مجھے نہیں مار رہے، اب آپ رونا بند کرو شہناش"۔۔۔ اسے اوپر اٹھا کر وہ پیار سے بولا کہ مسکان اپنی بھیگی رخسار صاف کرتی اسے دیکھنے لگی۔

سچی وہ آپکے بابا ہیں"۔؟ وہ خوش ہوتی بولی البتہ کبھی کبھی درمیان میں ہنسی آرہی تھی۔۔۔" مچی میری جان"۔۔۔ برہان نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر شفقت سے بولا۔" اب جلدی سے دیکھا تو اپنے دوست کو فرسٹ ڈرائنگ"۔۔۔!! اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ بولا تو مسکان سر ہلاتی جلدی سے" بیڈ سے اٹھی اور سٹڈی ٹیبل سے ڈرائنگ بک لیکر اسکے سامنے واپس بیٹھی اور اپنے گھٹنوں پر بک رکھ کر اسے مسکراتی دیکھتی بک کھولنے لگی۔

کیسی لگی"۔۔۔؟؟ اپنی چھوٹی سی ہٹھیلیاں اپنی گال پر ٹکا کر وہ برہان کے چہرے کو دیکھنے لگی۔" اور برہان ڈرائنگ میں روتی بچی کے پاس بیٹھے ہوئے اس آدمی کو دیکھنے لگا۔۔۔ ڈرائنگ تو معصوم بچی کی تھی پر بہت پیاری تھی۔۔۔

بہت زیادہ خوبصورت، پر یہ رویوں رہی ہے۔۔۔؟ اسنے بچی کی جانب اشارہ کرتے پوچھا۔" رو نہیں رہی دوست اللہ کا شکریہ ادا کر رہی ہے کہ انہوں نے اسے اتنا پیارا دوست دیا ہے، بالکل اپنے بابا جیسے پیار کرنے والا"۔۔۔ وہ مسکراتی اس تصویر میں آدمی کے اوپر ہاتھ پھیرتی برہان کو دیکھنے لگی۔

پھر تو اس دوست کو بھی رونا چاہیے کہ اس اللہ نے اتنی پیاری فیری دی ہے"۔۔۔ برہان نے کہتے ہوئے اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیا تو وہ مسکرا دی

بہت خوبصورت ڈرائنگ کی ہے اور اس پہلی ڈرائنگ پر گفت تو بنتا ہے دوست کی طرف سے"۔۔۔ برہان نے" مسکراتے جیب سے چاکلیٹ نکالا اور اسکے سامنے کیا۔

مسکان کھلکھلاتی اسکے ہاتھ سے اچک گئی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں ضرور دینا چاہیے۔۔۔ اسنے شرارت سے آنکھیں گھمائیں

فریش ہو کر وہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کرنے کے بعد اب چوٹی بنا رہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔۔

اسے لگا ملازمہ ناشتے کا کہنے آئی ہے پر اندر داخل ہوتی آئیہ بیگم کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر مڑی۔۔۔

تائی امی کوئی کام تھا۔۔۔ صبح صبح انہیں اپنے روم میں دیکھ کر نور حیران ہوئی اور شک بھی کہ وہ پہلی بار اسکے روم میں آئی تھی سواء نکاح والے دن کے۔۔۔

مینے تمہیں جو سوٹ اور چوڑیاں دیں تھی وہ کہاں ہیں نور العین؟ تمنے پہنے نہیں!! انہونے نور العین کے سادہ

کپڑوں کو دیکھ کر کچھ سختی سے پوچھا کہ وہ گر بڑا گئی۔۔۔

تت۔۔۔ تائی امی وہ میں کہہ رہی تھی ابھی کیا ضرورت ہے انکی یہ سب تو شادی کے بعد پہنتے ہیں۔۔۔ وہ جھجک کر

نظریں جھکا کر منمنائی۔

دیکھو نور ابھی پہنو گی تبھی ہی عادت پڑے گی اور شادی تو ہو گئی ہے اب صرف رخصتی ہونی ہے اور وہ تب ہو گی ناجب

تم میں داد اپنا اچھا ہمسفر دیکھے گا شاہاش نکالو صرف چوڑیاں ہی پہن لو۔۔۔ وہ کچھ اس طرح نرمی سے بولی کہ نور

ناچاہتے ہوئے بھی مزید بحث سے بچ کر الماری سے وہ سب نکالنے لگی اور اپنے کپڑوں کے میچ کچھ اسکائے بلو چوڑیاں

اپنی دودھیا کلائی میں پہننے لگی۔۔۔

مجھے معلوم تھا تم ایسے ہی منہ اٹھا کر آنے والی تھی تبھی دیکھنے آ گئی اب جلدی آؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ ایک نظر

ڈالکر اس پر کمال صاحب کی ہدایات کو نظر انداز کرتی کہ نور العین سے نرمی بر تو پر وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے میں ناگواری

ضبط نہ کر پائی تھی۔۔۔

آئیہ بیگم چلی گئی اور نور خاموش سی آئینے میں دیکھنے لگی۔۔۔

ظاہر ہے جن کے ماں باپ نہیں ہوں گے ان پر تو ایسے ہی حکم چلایا جائے گا جیسے کوئی غلام ہوں انکی۔۔۔ وہ سوچتی

آئیہ بیگم کے ہیکھے ہی روم سے نکلی۔۔۔

سوچوں میں گم وہ جا رہی تھی کہ پیچھے سے دروازہ کھولنے کی آواز میں ذرا سا پلٹی اور داد کے روم سے اسے وائٹ شرٹ بلیک پینٹ پر ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرتے ایک ہاتھ میں آفس بیگ تھا مے اور دوسرے ہاتھ کے بازو پر بلیک کوٹ ڈالتے بالو کو خوبصورتی سے سیٹ کیے وہ نور العین کے دھڑکنوں کی رفتار تیز کر گیا۔۔۔

وہ جو پلٹ کر اسے دیکھ رہی تھی وہیں ساکت کھڑی رہ گئی کہ داد اپنی گہری کالی آنکھوں سمیت مسکراتا بالکل اسکے سامنے کھڑا ہو گیا کہ نور العین کو سراٹھا کر اسے دیکھنا پڑا۔

نظر لگانے کا ارادہ ہے۔۔۔ سکائے بلوسوٹ میں اسکے دکتے چہرے کو دیکھ کر وہ آگے پیچھے دیکھتا ہوا۔۔۔

بکواس بند کرو شکل دیکھی ہے کہ نظر لگے۔۔۔ اسکی آواز پر ہوش میں آتے ہی اپنی جھینپ مٹانے کیلئے جھڑک کر مڑی۔

پراگمٹل ہی اسکے قدم تھے جب پیچھے سے داد نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔  
وہ دھڑکتے دل کے ساتھ گھبراہٹ کو چھپاتی مصنوعی غصا چہرے پر سجاتی مڑی۔

کیا بد تمیزی ہے صبح صبح"۔۔ ہاتھ کو چھڑوانے کی کوشش کرتے وہ نیچے آواز میں بولی "میں تمہارے پاس آنے ہی والا تھا"۔۔ نور کی آنکھیں پھیل گئی "

کیوں"۔۔؟ بے ساختہ ہی منہ سے نکلا۔

ٹائی ٹھیک سے باندھ دو مجھ سے نہیں ٹھیک ہو رہی۔"۔ آفس بیگ نیچے رکھتے ایک نظر ریلنگ سے نیچے جھانکا۔ "شاید آسیہ بیگم کچن میں اور کمال صاحب ابھی باہر ہی نہیں نکلے تھے۔"

کیا بکواس ہے پہلے کون باندھتا تھا، جواب نہیں بندھ رہی۔"۔ نور اسکے ارادے سمجھ چکی تھے تنگ کرنے کے تبھی ہاتھ چھڑوا کر بولی۔

تم باندھ رہی ہو یا میں نیچے سب کے سامنے کہوں۔۔!! وہ دھمکی دینے لگا کہ کچھ فاصلے پر نور کے پاؤں ٹھٹھک کر "رکے اور دادریننگ سے دور ہو کر روم کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ جیسے بتانے لگی کہ تم مجھے شرمندہ نہیں کر سکتے۔"  
میں کچھ بھی کر سکتا ہوں میری بونی۔۔۔ گلے میں پھانسی کی طرح پھنسی ٹائی ناٹ کو بار بار ٹھیک کرتے وہ بولا تو نور کو "  
اپنے حال پر رحم آگیا۔۔۔

وہ پائوں پٹختی اسکے پاس آئی۔۔۔

تم بڑے کمینے انسان ہوداد۔۔۔ وہ اسکے سامنے آتی بھرائی آواز میں بولی تو اسنے سر کو خم دیا "  
تعریف کیلئے شکریہ۔۔۔ وہ ڈھیٹ تھا وہ جانتی تھی پر اتنا بڑا کمینہ ہو گا وہ نہیں جانتی تھی۔"  
میں پہنچ پار ہی ہوں تمہارے گلے تک۔۔۔!! اسکا سر سینے تک پہنچ پار ہا تھا تبھی کچھ غصے اور کچھ شرم سے بولی دانت "  
پیس کر۔۔۔

کوشش کرو۔۔۔! پائوں اوپر کرو اور ہاتھ بلند۔۔۔ شرارتی نظروں سے دیکھتے کہا مطلب باز نہیں آنے والا تھا۔۔۔ "  
نور نے اسکے سینے پر مکہ مارتے ٹائی کو پکڑ کر نیچے کھینچا  
آہ ظالم۔۔۔۔۔ "داد کر اٹھا۔"

اور نور العین جھکی نظروں سے اسکی ٹائی ٹھیک سے باندھنے لگی۔۔۔  
البتہ اسکی پلکیں لرز رہی تھی اور چوڑیوں کی کھنک نے داد کی سوچوں کو اس سے جکڑا۔۔۔  
اسنے اپنی ایک انگلی اسکی دودھیا کلائی میں پہنی چوڑیوں پر پھیری نور کانپ کر رہ گئی۔۔۔  
کیا ارادہ ہے رخصتی کے بارے میں سوچیں۔۔۔ اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے قریب ذرا سا کرتے سرگوشی میں "  
پوچھا کہ نور کے سارے جسم میں سنسنی پھیل گئی اور اسنے اپنی نظریں اٹھائی تو سامنے کالی بھور آنکھوں سے ٹکرائی۔۔۔  
ہہ۔۔۔۔۔ ہو گیا۔۔۔!! وہ اس جھٹکے سے دور ہوتی ہلکا کر بولی اور بغیر اسکی طرف دیکھے وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔ "  
داد نے مسکراتی نظروں سے اسکا آخر تک پیچھا کیا جب تک وہ سیڑھیاں اترتی نظروں سے اوجھل نا ہو گئی۔۔۔

تاری کر لے نیچے۔۔۔ ہنس کر کہتے اسنے اپنی ٹائی کو دیکھا تو آنکھیں پھیل گئی۔۔۔ "

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پوری ٹائی کو اسکے گلے میں لپیٹ کر باندھ دی تھی اور اسے معلوم ہی ناہوا۔۔۔  
 ہاہاہاہا۔۔۔ ایک نسوانی کھنکدار تھپتھپے پر اسنے دیکھا تو وہ ذرا سا سر نکال کر اسے دیکھ کر اسکی حالت پر ہنس رہی تھی۔۔۔  
 بچ کر کہاں جاؤ گی بونی۔۔۔ اسے زبان چڑھاتے دیکھ کر وہ بولتا ساتھ والے روم میں گھس گیا۔۔۔"  
 نور العین ہنستی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

\*-----\*

لیپ ٹاپ پر چلتی اسکی تیز تیز انگلیاں بار بار پاس رکھے موبائل پر آتی رنگ پر تھم جاتی۔۔۔  
 اور پھر ایک نظر ڈال کر وہ واپس لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمادیتا۔۔۔  
 مے آئی کم ان سر۔۔۔؟ مینجر نے دروازہ ناک کرتے داد سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو اسنے لیپ ٹاپ کو بند کرتے "  
 فائل سامنے کھولی۔

۔۔۔!! داد اپنے اس باپ کے چچے کو جانتا تھا۔۔۔ "یس کم ان"

سر سائن چاہیے کچھ فائلز پر۔۔۔ اسنے اپنے بتیس کے بتیس دانت دیکھاتے فائلز داد کے سامنے رکھیں۔"  
 داد نے ایک مسکراہٹ پھینک کر پین اٹھا اپنے سگنچر کیے اور واپس فائلز بند کرتے اسکے سامنے رکھے کہ اچانک اسکا  
 موبائل پھر سے بجنے لگا۔۔۔

داد کے ساتھ مینجر نے بھی جھک کر غور سے دیکھا۔

کوئی رائنگ نمبر ہے شاید۔۔۔ کمال صاحب نے اس پر نظر رکھنے کا کہا تھا کہ کام کے دوران اسکے دوست ناٹیچ میں ٹانگ "  
 اڑائیں یا وہ موبائل فون پر بزی ناہو تبھی مینجر بار بار اس پر نظر رکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں آپ کریں گے بات۔۔۔! کچھ دانت پیستے اسنے موبائل مینجر کی جانب بڑھائی تو وہ گڑ بڑا گیا۔۔۔"

نو نہیں۔۔۔! وہ جلدی سے فائلز اٹھا کر بولے تو داد نے ہاتھ سے دروازے کی جانب اشارہ کیا یہ پیغام دیتے ہوئے کہ تو "  
 آؤٹ ہو جائیں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہیلو"۔۔۔ روکھے کڑک لہجے میں وہ بولا تو دوسری طرف وہی کھٹکھانے والی ہنسی، داد کو کوفت ہو گئی۔ "کیا تکلیف ہے آپکو میڈم کیوں تنگ کیا ہوا ہے، ویلا نہیں بیٹھا ہوا ہزار کام ہیں مجھے، آئندہ کال کی تو اچھا نہیں ہوگا"۔۔۔ غصے سے کہتے اسنے بغیر دوسری طرف کی سنے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔ کہ ابھی کچھ ہی سیکنڈ گزرے تھے پھر موبائل بجنے لگا داد نے گہرا سانس لیتے سر چیئر کی پشت سے ٹکا کر خود کو ریلیکس کیا اور موبائل کان سے لگایا۔۔۔

کل دو پہر سے اسے انجان سے نمبر مسلسل کالز میسجز آنے لگی اس نمبر کو اسنے بلاک کیا تو صبح سے پھر دوسرا نمبر۔۔۔ وہ تنگ آ گیا تھا۔۔۔

بتائیں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی"۔۔۔؟ چیئر کو دائیں بائیں گھماتے وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

پہچان لیا جناب"۔۔۔۔۔ ایک ادا سے آواز آئی داد نے دانت پیسے۔۔۔

!!۔۔۔ "نہیں پہچاننے کی منزلیں طے کر رہا ہوں آپ مدد کر دیں منزل پر پہچانے میں"

کیوں نہیں"۔۔۔ وہ ہنسی

میں نازیہ ہوں آپکی کزن نور العین کی کولیگ، اس دن بس کے انتظار میں کھڑی نور العین کو آپ اسے لینے آئے تھے نا" تو اس دن آپسے خود تعارف کروانے کی بہت کوشش کی پر لگتا تھا آپکا موڈ اچھا نہیں تھا تبھی بغیر ہماری طرف دیکھے چلے گئے تھے، پر ہم آپکو بھول نہیں پائے اور خدا کو بھی یہی منظور تھا کہ ہم ملیں اور ایک دوسرے کو جانے پہچانے"۔۔۔ وہ اپنی رو میں مسکراتی کہہ رہی تھی اور داد آنکھوں میں غصہ لیے سن رہا تھا۔۔۔

نمبر کیسے ملا آپکو میرا"۔۔۔۔۔!! اسنے بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کرتے پوچھا

کل نور العین آئی تھی ریزائن لیٹر دینے اس سے آپکا ذکر کیا تو اسنے کہا آپ اسکے کزن ہیں اور آجکل کچھ مصروف ہیں"

۔۔۔ مینے نمبر مانگا تو اسنے دے دیا آپکو برا تو نہیں لگا"۔۔۔ وہ بول رہی تھی اور داد سن کر مسکرا دیا۔

واہ محبت تو بے جو بغیر جانے اپنے داد کو پہچان لیا میری بونی نے"۔۔۔ وہ مسکرا کر سوچنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آپ کو یہ نہیں بتایا کہ میں اسکا شوہر ہوں اور ہماری ایک بیٹی بھی ہے، اور ریزائن اسنے میرے کہنے پر کیا ہے کہ ٹیچنگ کے شوق میں میری بیٹی کو ٹائم نہیں دیتی۔۔۔ گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ بولا تو دوسری طرف چار سو وولٹ کا جھٹکا لگا شوہر بیٹی پر۔۔۔

شوہر۔۔۔! بیٹی۔۔۔! نور العین شادی شدہ ہے اور آپ دونوں کی بیٹی بھی ہے؟۔۔۔ صد مے سے بھری آواز داد کے کانوں سے ٹکرائی۔

جی الحمد للہ اب تو نیکسٹ بے بی کی پلاننگ کر رہے ہیں بس آپکی دعائیں چاہیے اس مشن میں، اور آپ کو کچھ کہنا تھا مجھ سے بہن۔۔۔ نازیہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر اور یہاں داد کا چھت پھاڑ قہقہہ تھا۔ اسنے سوچا نہیں تھا کہ اسے یہ دن بھی دیکھنے پڑیں گے۔۔۔

تمہاری تو خیر نہیں میری بونی۔۔۔۔۔ موبائل ٹیبل پر رکھتے وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا پر اسے سبق سیکھانے کا ارادہ ضرور کر لیا تھا۔۔۔

\*-----\*

پہنچنے میں کوئی مشکل تو درپیش نہیں آئی ایس پی۔۔۔! رئیس زمان نے ٹیبل پر آتے دیکھ کر اٹھ کر ہاتھ ملاتے خوش ہوتے پوچھا۔۔۔

۔۔۔ برہان اسکے سامنے چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔ "نہیں اپنا شوہر ہے"

اور آس پاس کے دیہاتی ماحول کو دیکھنے لگا۔

اسنے صبح ہی زمان سے کونٹیکٹ کیا تھا اور رئیس زمان نے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔۔۔

برہان کے ہامی بھرتے ہی زمان نے اسے ایڈریس سینڈ کیا کہ یہاں آئے وہ پرائیوس میٹنگ چاہتا ہے۔۔۔ جس پر برہان کا مزید تجسس بڑھا۔۔۔

وہ صبح ہی مسکان کا ایک اسکول میں ایڈ مشن کروا کر اسے واپس گھر چھوڑ کر اپنا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا یہاں پہنچ گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ ایک گائوں کی طرف جاتی سڑک کے کنارے چھوٹی سی لوکل چائے پینے کی جگہ تھی یا چھوٹا سا ہوٹل کہہ دو۔۔ جہاں کونے والی ٹیبل پر زمان اسے بیٹھا انتظار کرتا ملا۔۔

سنہ بیسٹ کا کیس پھر سے کھلا ہے، پہلے کئی آفیسر زنا کام ہو کر اسے بند کر چکے تھے پر اپنے اسکا ایک بندہ بھی مارا ہے " اور اسنے آپ پر کوئی ایکشن بھی نہیں لیا حیرت کی بات ہے "۔۔ زمان نے برہان کے چہرے کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔ حیرت تو مجھے بھی ہوئی تھی اسکی خاموشی پر، بہر حال بھڑکے گا جلد ہی، یہاں بلانے کا مقصد، کیوں خواہش مند تھے "

اس میٹنگ کے "۔؟ بات گھماتے ہوئے برہان نے وجہ پوچھی

زمان نے گہرا سانس لیا اور ایک سرسری نظر آس پاس ڈالی۔۔

میں تمہیں بیسٹ کے خلاف ثبوت دوں گا اور بدلے میں تم "۔۔۔۔۔!! وہ کہتے کہتے رکا

بدلے میں کیا دینا پڑے گا "۔۔۔؟ برہان اسکا چہرہ دیکھتے جملہ مکمل کیا اور زمان کی آنکھوں میں چمک ابھرنے لگی۔

مجھے اسکے پاس سے بلا سنڈ بیوٹی چاہے جس سے وہ شادی کیے بیٹھا ہے "۔۔۔ زمان کو نہیں معلوم تھا کہ حور العین برہان "

کی کزن ہے۔۔

اسنے بات مکمل کر کے مسکراتے برہان کو دیکھا جس کے ماتھے پر لاتعداد بل نمودار ہو گئے تھے اور جبر اتن گیا تھا۔

بلا سنڈ بیوٹی "۔۔۔۔۔!!! وہ بڑبڑایا

حور العین "۔۔۔!!! زمان کے لفظ تھے یا آگ کے شعلے برہان کی رگ رگ میں شرارے بھراٹھے۔۔

وہ مجھے چاہیے "۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسکا نام لینے کی "۔۔۔ بیچ میں رکھی ٹیبل کو دھکا دیتے اسنے زمان کے کالر کو پکڑا اور دھاڑ کر اس "

کے منہ پر مکے مارا۔۔

حور العین چاہیے تمہیں "۔۔۔ وہ غرایا اور پوری طاقت سے اسے دوسری ٹیبلوں کے اوپر پھینکا۔۔

آہ۔۔۔ زمان بری طرح چلا باور لڑکھڑا کر اٹھ کر برہان پر جھپٹا اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آس پاس کے لوگ دونوں کو بری طرح مار پھٹ کرتے دیکھ کر دور ہو گئے  
 ٹھااا۔۔۔ ٹھااا۔۔۔ اچانک اس جگہ میں چیخ پکار مچ گئی اور لوگ فائر کی آواز پر وہاں سے بھاگے۔۔۔"  
 مارو اسے "زمان برہان کو چھوڑ کر دور ہوا اور چلا کر بولا۔۔۔"  
 اصل میں تو اسے ایس پی برہان ایک رکاوٹ لگا تھا جس نے ٹریفک پولیس اسٹاف کو سخت آرڈر زدے ہوئے تھے خاص سے  
 عام ٹرانسپورٹ چیکنگ کے۔۔۔  
 اور ہر طرف سختی سے پولیس آفیسرز کو باور کروادیا تھا کہ اگر کسی نے رشوت لی یا کسی مجرم کو واسطے رشتنداری میں بھی  
 چھوڑا تو اس کا مستقبل اچھا نہیں ہوگا۔۔۔  
 اب رئیس زمان کے جو لوگ تھے پولیس میں سپورٹ کرنے والے وہ بھی گھبرا کر کوئی مدد نہیں کر پارہے تھے، انہیں  
 اپنی نوکری جانے کا ڈر ہو گیا تھا اور اب انکا ٹرک کافی لڑکیوں سمیت ابھی بھی پاکستان میں ہی موجود تھا خفیہ جگہ پر۔۔۔  
 اور ناہی بحری راستے جا پارہے تھے۔۔۔  
 برہان کے سنبھلنے سے پہلے ہی زمان وہاں سے بھاگ گیا تھا پر اس پر سامنے سے گولیوں کی بارش ہونے لگی۔۔۔  
 شش۔۔۔۔۔ گن پکڑے برہان فائرز کرتے بالکل انکے چنگل میں پھنس گیا تھا کہ کہیں سے راستہ ناجپا تھا۔۔۔"  
 پر شش کی آواز پر اس نے دیکھا تو دوسری دیوار کے ساتھ لگی ہاتھ میں گن پکڑے مسکان کھڑی اسے اپنے طرف آنے کے  
 لئے اشارہ کر رہی تھی۔۔۔  
 اسے دیکھ کر برہان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔  
 اس نے سنا تھا لڑکے لڑکیوں کا پیچھا کرتے ہیں پر اس لڑکی کو دیکھ کر وہ سب غلط ثابت ہو رہا ہے۔۔۔  
 اس نے دانت پیس کر زمان کے بھاگنے پر افسوس کرتے فائرز کے بند ہونے پر۔۔۔ مسکان کے سامنے دیکھا جہاں سے نکلنے  
 کا راستہ صاف تھا۔۔۔

کچھ جنگل جیسا تھا رینج سکتے تھے دونوں۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بچے بیٹھ کر اسنے ایک دو گنتے بال کی طرح جسم کو حرکت دیتے اگلے ہی پل ٹھٹھا کی آواز اپنے کان کے قریب سنتے ہی وہ مسکان کی قریب پہنچا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بچے اتر اچھے راستے پر۔۔

دونوں الگ الگ درخت کے آڑ میں بیٹھ گئے گن سامنے پکڑے۔۔

یہیں کہیں ہو گا زندہ نہیں بچنا چاہیے آج وہ ایس پی۔۔ ایک بھاری آواز انہیں اپنے قریب سنائی دی۔۔ " مسکان نے مسکراتے اسے دیکھا۔۔

برہان بھی اسے دیکھ رہا تھا کہ قدموں کی چاپ بالکل قریب سنائی دینے لگی۔۔۔

ٹریگر پر رکھی انگلیوں پر مضبوطی کرتے اسنے برہان کو دیکھا اور اسنے سامنے پتھر کی جانب اشارہ کیا۔۔ وہ سمجھتی سر ہلا گئی تھی۔۔

اسے کیسے بھی کر کے زمان کے آدمیوں کو مارنا تھا کہ وہ برہان کے ہاتھ ناچڑھ جائیں۔۔

اگر وہ اسکے ہاتھ آگئے تو زمان پکڑ جانا تھا اور بلیک کنگ ہمیشہ کیلئے چھپ جاتا۔۔۔

پر اسے ایسا نہیں ہونے دینا تھا۔۔

آہستہ سے اٹھایا اور اپنے بائیں جانب پھینکا۔۔۔

وہ رہا۔۔ پتھر پھینکنے پر انہیں لگا کہ وہاں برہان ہے۔۔ "۔

انکا دھیان جیسے ہی بھٹکتا دیکھ کر دونوں اپنی پسٹل پر انگلیاں مضبوط کرتے سامنے آئے اور وہ جو بائیں جانب دیکھ رہے تھے۔۔

برہان نے انکے ٹانگ بازو کندھے کا نشان لیا، پر مسکان نے اسکے الٹ ہو کر انکے سر اور سینے کو نشانہ بنایا۔۔۔

یہ کیا کر دیا تمنے مارنا نہیں ہے انہیں۔۔۔ برہان غصے میں انہیں زمین پر دیکھ کر مسکان کی جانب لپکا کہ اسنے سامنے " گن کر دی۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

خبردار آگے بڑھے مینے وہ کیا ہے جو صحیح تھا اگر ہم انہیں نہیں مارتے تو انکے ہاتھ میں گن تھی وہ ہم پر ایک کر سکتے تھے۔۔۔ گن واپس بیلٹ میں لگا کر اسنے مسکراتے کہا۔

برہان نے غصے سے پہلے لاشوں کو پھر اسے دیکھا۔۔

لڑکی ہو ڈر نہیں لگا اتنی بے رحمی دیکھاتے۔۔۔؟ وہ سامنے آکر اسکے چہرے کو دیکھتے پوچھنے لگا۔

ڈرنا چھوڑ دیا جب ڈرتے تھے تو لوگ ڈراتے تھے، اب ڈراتے ہیں تبھی لوگ ڈرتے ہیں ورنہ سانسوں تک پہنچ جاتے ہیں۔۔۔ مسکراتے وہ آگے بڑھی واپس جانے کیلئے۔۔

یہاں کیسے پہنچی تمہیں کیسے معلوم ہوا میں یہاں آ رہا ہوں۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس اپنی طرف کھینچتے پوچھا تو مسکان نے مسکراتے اسے دیکھا۔

جیسے میرے دل کو پہلے دن تمہیں دیکھ کر معلوم ہوا یہ میرا ہیرو ہے۔۔۔ اسنے شرارت سے آنکھیں گھمائی۔

برہان جو اسکے نقوش کو دیکھ رہا جواب پر اسے گھورا۔

بہت بکواس کرتی ہو اور یہ گن کیوں رکھی ہے اپنے پاس۔۔۔؟ اسے چھوڑتے اب وہ اسکے پاس موجود گن کا پوچھنے لگا۔

-

لائسنس موجود ہیں صاحب، ورنہ معلوم ہے بغیر لائسنس کے ہماری زندگی کا ہی لائسنس کینسل ہو جاتا۔۔۔ جیب

سے لائسنس نکال کر اسکے سامنے کرتے وہ مسکرا کر بولی اور ساتھ منہ میں ببل ڈالا۔۔

برہان ایک نظر لائسنس پر ڈال کر اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔

اور پھر اسکے ہلتے سرخ لبوں کو۔

چلتی ہوں۔۔۔!! دو انگلیاں ماتھے تک لاتے وہ مسکرا کر مڑی کہ برہان نے پیچھے سے اسکی جیکٹ کے کالر کو پکڑے

واپس اپنے سامنے کھڑا کیا کہ وہ گرتے گرتے پچی۔۔

کیا حرکت ہے لڑکی کے ساتھ ایسے پیش آتے ہیں۔۔۔ وہ غرا کر خود کو آزاد کروانے لگی پر ناکام۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

کہاں سے لڑکی لگتی ہو، تمہارا دوپٹہ کہاں ہے۔۔۔ بلیک بوٹ، جینز پر یلوٹی شرٹ، بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے بالوں کی اوچی پونی باندھے منہ میں موجود بیل کی وجہ سے مسلسل ہلتے سرخ لبوں کی حرکت سے وہ ایک لوفر لڑکا تو لگ رہی پر لڑکی نہیں۔۔

تم سے مطلب۔۔۔!! "سخت مزاحمت کرتی وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔" اس کا برپایا کرتی جائو۔۔۔ برہان نے اسے سامنے پڑے لوگوں کی جانب اشارہ ڈلوایا۔۔۔" مم۔۔۔ میں کیسے کروں میں تو تمہاری جان بچائی ہے اوپر سے مجھ پر ہی الٹ رہے ہو، بھلائی کا تو زمانہ نہیں۔۔۔ گھبراتی وہ بولی تو برہان نے اسکے گھبرانے پر مسکراہٹ چھپائی

تمہیں کس نے کہا تھا بیچ میں کودنے کیلئے۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔۔

میرے دل نے۔۔۔ وہ اعتماد سے بولی۔۔۔

اور کیا کہتا ہے تمہارا دل۔۔۔!! اسکا چہرہ اپنے قریب کرتے پوچھنے لگا تو مسکان نے گھبراہٹ سے اپنی پلکیں جھپکی۔۔۔ وہ اور تیزی سے منہ میں پڑے بیل کو چبانے لگی اور اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔

تمہارا ساتھ۔۔۔ کالر پر پکڑ سخت دیکھ کر وہ بول اٹھی اور پھر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اگر میں یہ تمہارا خواب توڑ دوں تو۔۔۔!! اسکے منہ کی حرکت کو دیکھتے برواچکا کر پوچھا۔۔۔

ایک پل کو برہان کو لگا اسکی آنکھوں میں ویرانی چھائی ہو۔۔۔ پردوسرے پل ہی اسے اپنا وہم لگا۔۔۔

کوئی فرق نہیں پڑے گا، مجھے یقین ہو جائے گا میں بنی ہی ٹوٹنے کیلئے ہوں۔۔۔ وہ بولی تو بے ساختہ برہان کی پکڑ نرم پڑ گئی۔۔۔ اور پھر اس سے آزاد ہو گئی۔۔۔

ایک بات کا جواب دو گے۔۔۔؟ جاتے ہوئے وہ پلٹی

۔۔۔ اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھتے برہان بولا۔۔۔۔۔ "بولو"

تم خواب توڑنا چاہتے ہو ایس نی۔۔۔؟ اسکے سوال پر برہان کے دل نے نفی کی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں بہت اچھی طرح"۔۔۔ وہ تمسخرے سے مسکرا کر بولا تو مسکان سر ہلا گئی۔"

میں تمہاری فیری کو دیکھ کر سمجھ چکی ہوں"۔۔۔ وہ ہنس کر کہتی اسے ساکت چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

برہان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

آخر کیوں یہ لڑکی گلے پڑنے لگی تھی۔۔۔"۔۔۔۔۔"

اور میں کیوں اس سے نرمی برت رہا ہوں"۔۔۔"

ابھی تو میرے سامنے اسکے ثبوت پڑے ہیں"۔۔۔ اسنے لاشوں کو دیکھ کر سوچا۔۔۔"

پراسنے تمہیں بچایا تھا"۔۔۔ دماغ نے کہا۔"

۔۔۔ دل نے کہا۔ "پھر تو وہ معصوم لوگوں کو بچاتی ہے"

پر غلط طریقے سے بچاتی ہے غلط انسان کا ساتھ دیکر"۔۔۔ پھر آواز آئی"

کیا تم خود کو روک پائے فیری کو اس درندے کے پاس دیکھ کر، تمنے بھی تو اس مارڈالا بے دردی سے، کیا وردی پہن کر"

مارا ناگناہ نہیں اور بغیر وردی کے مارا ناگناہ ہے"۔۔۔ برہان نے ضبط سے دونوں ہاتھوں سے بال جکڑے۔۔۔

کچھ نہیں ہے برہان اپنے کام پر توجہ دو"۔۔۔ وہ خود کو جھڑک کر باہر آیا۔۔۔"

اور اس ہوٹل میں جانے لگا جہاں ویرانہ بن گیا تھا۔۔۔

اسے افسوس ہونے لگا۔۔۔

\*-----\*

کیسا رہا ساتھ میری غیر موجودگی میں"۔۔۔؟؟ مسکان جھولے کے قریب آتی حوراللعین کے گود میں بیٹھے پی کو دیکھ

کر مسکراتی پوچھنے لگی۔۔۔

بہت خوبصورت"۔۔۔ حور نے مسکراتے کہا اور آنکھیں موندے آرام سے پڑے پی کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی"

بھئی واہ یہ تو تم سے بہت اٹیچ ہو گیا ہے دودن میں ہی۔۔۔ دونوں کو دیکھ کر وہ پاس آکر بیٹھی۔۔۔"

بس یہ تھا ہی اتنا پیار اور تمنے کہا اسے فل پیار دو تو مینے دیا اب یہ ایک پل بھی مجھ سے دور نہیں جا رہا۔۔۔ حور خوشی

سے اپنا کارنامہ بتانے لگی۔ اور مسکان فتح مندی سے مسکرا دی۔۔۔

اوہ تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں رات کو بھی لے جاسکتی ہو۔۔۔ اسے جیسے اپنا حکم سنایا۔

سچی"۔۔۔ حور چنچڑی۔۔۔"

کتنا اچھا لگے گا جب وہ اسے اپنے ساتھ روم میں سلائی گی سیر بھی کتنا خوش ہو گا اسکے نئے دوست کو دیکھ کر۔۔۔  
وہ خیال ہی خیالوں میں سوچتی مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔۔

اور اسکی ہاتھ کی حرکت کو رکتے دیکھ کر پی پی اپنے سر کو ہلانے لگا کہ میرے بال سہلاتی جاؤ۔۔۔  
 ”ہمم“۔۔۔ مسکان دیکھتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔“

رات کو مجھے تنگ مت کرنا اچھے بچے کی طرح سو جانا ہاں میرا بے بی"۔۔۔۔۔ اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح گلے سے " لگاتے وہ اس سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

تو پیسی بھانؤو بھانؤو کرنے لگا۔

شباباش میراشونا بیٹا"۔۔۔ حور نے کہتے پائوں نیچے رکھے۔۔۔"

مسنی او مسنی کہاں مر گئی ہو"۔۔۔ سنبھال سنبھال کر قدم آگے بڑھاتی وہ چلائی۔۔۔"

کیا ہوا چیچ کیوں رہی ہو"۔۔۔ بھگتی مسکان باہر آئی اور اسے سیدھے راستے پر چلتے اندر آتے دیکھ کر وہ سامنے ہی کھڑی ہو کر بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے اسکے کپڑے چاہیے، مجھے لگتا ہے یہ ننگا ہے، اور اسے شرم آرہی ہے جلدی سے اسکے کپڑے منگواؤ یا سیر کو کال " کرو اور اس سے کہو آتے ہوئے بے بی کے کپڑے ساتھ لیتے آئے "۔۔۔ وہ کہتی ہوئی پاس سے گذر گئی اندر لالونج میں آئی

سیر نے اسکی آسانی کیلئے جہاں جہاں وہ جاتی تھی وہاں راستہ صاف کر دیا تھا کہ اسے چلنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔۔۔ حیرت سے مسکان نے مڑ کر اسکی پشت کو دیکھا۔۔۔ !! کیا اندھی ہونے کے ساتھ یہ لڑکی پاگل تھی "۔۔۔"

آریو میڈ کیا کہہ رہی ہو جانتی ہو "۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھے نیچے محمل کے قالین ہر بیٹھی اس سے بولی۔ " دیکھو لڑکی انگلش میں گالی مت دو جو کہنا ہے اردو میں کہو، ورنہ سیر کو بتائوں گی کہ تم مجھے گالیاں دیتی ہو انگلش میں "۔۔۔ انگلی سے اسے وارن کرتی دھمکی دینے لگی۔

ہیں مینے کب گالی دی "۔۔۔ سیر کی دھمکی پر اسنے دانت پیسے مطلب میری بلی مجھ سے میانوں " ابھی تمنے کیا کہا پھر ہاں۔۔۔ اور تمہیں جو کام دیا ہے وہ کرو نکلوا ب "۔۔۔ وہ کچھ گردن اکڑا کر بولی۔۔۔ اور مسکان کو وہ سچ میں سیر کی بیوی لگی۔

ظاہر ہے صحبت کا اثر تو ہونا تھا۔۔۔

اسے شرم نہیں آئے گی یہ تمہاری طرح بے شرم ہے "۔۔۔ لا پر واہی سے کہتی وہ صوفے پر بیٹھی اور ایل ای ڈی آن کی

-

تمہارا کیا مطلب ہے میں بے شرم ہوں مسنی "۔۔۔!! وہ چیخی کہ پی بھی بل کھا کر اسے دیکھنے لگا۔ " اتنا صاف کہا ہے پھر بھی مطلب بتائوں، اوہ اسکا مطلب تم کوڑا مغز ہو "۔۔۔ اسنے افسوس کرتے کہا اور سامنے چلتی " مووی پر نظریں ٹکادی۔۔۔

کمینی مسنی کہیں کی "۔۔۔ اسکے جواب پر وہ بڑبڑاتی رہ گئی۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

الے میلا بے بی پاپا آئیں گے تو کپڑے منگوائوں گی۔۔۔ پی کو پکڑ کر واپس گود میں بیٹھاتی وہ اس سے کہتی ارادہ باندھ گئی تھی کہ پہلے تو اس مسنی کی شکایت لگائے گی پھر اپنے بے بی کے کپڑے منگوائے گی۔۔۔  
آواز آہستہ کروٹی وی کا۔۔۔ غصے سے وہ بولی

مسکان نے اسے دیکھا۔۔

ایک کیا سانکوکم تھا جو یہ سانکی عورت بھی آگئی۔۔۔ اسنے بڑبڑاتے ہوئے اسکے حکم پر عمل کیا۔۔۔  
ہر سواند ہیرے پھیلا ہوا تھا آسمان پر۔۔۔

اور وہ چھت پر کھڑی چھوٹی سے دیوار پر کسٹیاں ٹکائے ہاتھ میں سٹوری بک پکڑے کبھی سیاہ آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھتی تو کبھی ایک دوسطریں پڑھ کر لبوں سے کپ لگاتی۔۔۔  
پاس ہی کافی کاگ رکھا تھا اور پیچھے چیئر رکھی تھی بیٹھنے کیلئے پر کھڑے ہو کر سیاہ آسمان اور اس ہر چمکتے چاند اور ستاروں کو فءکھنے کا کچھ الگ ہی سحر تھا۔۔۔

آس پاس کے گھر روشن تھے اور دور سے راستے صاف نظر آرہے تھے جہاں سے گاڑیاں گذر رہی تھی۔۔۔  
نیچے علوی ہائوس کا خوبصورت لان بھی صاف نظر آرہا تھا۔۔۔  
وہ مسکراتی پھر سے بک میں چند لائنیں پڑھنے لگی۔۔۔

دادنے اسے رات کو اپنے روم سے باہر آنے سے منع کیا تھا پر وہ کیوں مانتی اسکی بات۔۔۔  
اپنے ہی گھر میں قیدی بن کر رہے یہ بھی کوئی زندگی تھی۔

دن کو آسیہ بیگم کی روک ٹوک رات کو داد کی اس سے بھتر تو وہ اپنے گھر میں تھی کم از کم جہاں جانا چاہتی تھی چلی تو جاتی تھی۔

اسنے ناک چڑھا کر لبوں سے کپ لگایا۔۔۔

کہ نظر بس گیٹ سے اندر داخل ہوتی کمال صاحب کی گاڑی کے پیچھے داد کی گاڑی پر پڑی۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ گھبرا کر ایک دم جھکی اور تب تک جھکی رہی جب تک اسے اندازہ نہ ہو گیا کہ وہ دونوں اب اندر جا چکے ہوں گے۔۔۔ اور پھر وہ کچھ دیر بعد اٹھی گھر اسانس لیکرواپس اپنی پہلی والی پوزیشن میں آگئی۔۔۔ اور پھر چسکیاں لیکر بک ریڈ کرنے لگی کہ داد سے اسے یاد آیا کہ کل کیسے اسنے اس غنڈے کے نام پر نازیہ کو داد کا نمبر دے دیا تھا۔۔۔

اور صبح اسکی مسلسل آتی کالز دیکھ کر وہ بمشکل خود کو تھقہ لگانے سے روک پائی تھی اسکی پریشان صورت پر، اور جب کمال صاحب اسے ناگوار نظروں سے گھورتے تو اسے اور بھی مزہ آتا۔

کافی دیر گزرنے کے بعد اسے لگا اب اسے جانے چاہیے۔۔۔ اور نیند بھی آنکھوں میں بھر آئی تھی۔۔۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا جب سارے گھر کی بتیاں گل دیکھیں کہ سب سونے چلے گئے ہیں مطلب کوئی نہیں ہوگا باہر وہ آرام سے اپنے روم میں جاسکتی تھی۔۔۔ ایک سرد ہوا کا جھونکا اسکے بدن سے ٹکرایا۔۔۔

وہ مسکراتی انگریزی لینے لگی۔۔۔

مسکراتا داد آ کر اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔۔۔

اور اسکی کمر پر لٹکی کالے بالوں کی چوٹی کو دیکھتے بالکل قریب کھڑا ہو گیا۔۔۔

میں تمہاری دوست سے وعدہ کیا تھا کہ گھر آتے اسے اپنی بیوی سے بات کروائوں گا۔۔۔ ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھتے "دوسرا اسکے گرد حصار ڈالے اسنے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

نورالعین تو سکتے میں آگئی۔۔۔

اپنے منہ پر رکھے اسکے مردانہ مضبوط ہاتھ کو پھٹی آنکھوں سے دیکھتی وہ پھر پھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔۔!! اپنے کنیاں اسکے پیٹ میں مارتی وہ چہرہ جھٹکنے لگی منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالتی۔۔۔

کہا ہوا ڈر گئی۔۔۔۔؟؟ جھٹکے سے اسکا رخ اپنے طرف کرتے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بوجھنے لگا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جو غصے بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے داد"۔۔!! نور العین کو سچ مچ اسکی حرکت پر غصہ آیا۔۔

اور وہ کونسی بے ہودگی تھی جب تم اپنی اس دوست کو میرا نمبر دیکر آئی تھی"۔۔ اس کے جھٹکنے پر داد نے اسے بازوؤں سے جکڑا۔۔

کک۔۔ کونسی دوست کیسی دوست مینے کسی کو نمبر نہیں دیا تمہارا ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں"۔۔ وہ اسے غصے میں دیکھ کر گھبرائی کہنے لگی۔

ویٹ"۔۔۔!! داد نے ایک نظر اس کے بکھلائے چہرے کو دیکھتے جیب سے موبائل نکالا اور اس میں نازیہ کا نمبر ڈھونڈنے لگا۔۔

اسے دور ہوتے موبائل میں دیکھتے ہی نور موقعہ دیکھ کر وہاں سے بھاگی۔۔  
بھاگتی کہاں ہو میری بونی"۔۔ موبائل کان سے لگاتے ہی داد نے مڑ کر اسکی کلائی پکڑی اور جھٹکے سے قریب کرتے اسکی پشت اپنے سینے سے لگائی اور ایک ہاتھ اسکی کمر کو جکڑتے اسے قید کر لیا۔۔

داد چھوڑو کمینہ ورنہ میں چیخنے لگ جاؤں گی"۔۔ بھرائی آواز میں کہتی اس کے ہاتھ کو ہٹانے لگی پر ناکام۔۔  
البتہ سخت ہوتی پکڑ پر وہ کراہ ضرور اٹھی۔

السلام علیکم سسر آپ نے کہا تھا ناکہ آپ کو نور العین سے بات کرنی ہے تو لیجئے بات کریں اس سے"۔۔ داد نے مسکرا کر کہتے موبائل نور کے کان سے لگایا۔۔

پکڑو میری بونی جانم"۔۔ اس نے زبردستی نور کے ہاتھ میں موبائل تھمایا اور نور کو اندازہ نہیں تھا یہ سب ہو گا وہ رونے جیسی ہو گئی اس صورتحال سے۔۔

کیسے کرے بات۔۔ وہ کیا کہے گی کہ مینے جھوٹ بولا جاتے ہوئے۔۔ لوگ جاتے ہوئے اچھی یادیں چھوڑ کر جاتے ہیں اور منے کیا کیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ا۔۔ السلام علیکم ننن۔۔ نازیہ۔۔۔۔۔"۔۔۔ شرمندہ سی دونوں ہاتھوں میں موبائل تھامے اسنے کان سے لگایا اور "ہلکاتے ہوئے ہمت کی

دادنے دوسرا بازو بھی اسکے گرد ڈال کر اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی۔

تمہیں شرم نہیں آئی نور العین مجھے اپنے شوہر کا نمبر دیتے ہوئے۔۔۔ تم دونوں شادی شدہ ہو اور تمہاری ایک بیٹی بھی ہے پھر بھی ایسی گھٹیاں حرکت کی وہ بھی اپنی کو لیگ سے حیرت ہے تم پر مجھے اتنی سیدھی لگتی تھی تم، ایک لڑکی ہو کر دوسری لڑکی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو آئی کانٹ بلیواٹ نور آئی ہیٹ یو"۔۔۔ روتی نور کو ساکت چھوڑ کر وہ کال کاٹ گئی۔۔۔۔

داد ساری بات سن رہا تھا اسکی روتے کال کاٹنے پر مسکراتے موبائل واپس جیب میں رکھا۔۔

مم۔۔۔ میری بیٹی "۔۔۔!!" تم دونوں شادی شدہ ہو اور تمہاری ایک بیٹی بھی ہے "بڑبڑاتے اسکے کانوں میں نازیہ کے الفاظ گونجے۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ "ہماری بیٹی"۔۔۔ داد نے قہقہہ لگاتے کہا تو نور العین شاک میں اسکی جانب مڑی۔

تمنے یہ بکواس کی ہے داد"۔۔۔ وہ چیخی تو داد نے ایک دم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

۔۔۔!! لبوں پر انگلی رکھتے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو نور کا بے ساختہ دل دھڑک اٹھا۔ "شش"

۔۔۔ گھبرا کر وہ دور ہوئی اور کہتی وہاں سے بھاگنے "مم۔ میں تم سے صبح حساب لوں گی کمینے چھوڑوں گی نہیں تمہیں" لگی کہ ایک بار پھر پلک جھپکتے ہی وہ اسکے مضبوط حصار میں تھی۔۔۔

یہیں ہو گا سارا حساب میری بونی، نازیہ باجی کی سزا تو سن لی اب میری بھی دیکھ لو"۔۔۔ وہ کہنے کے ساتھ بغیر اسے

سمجھنے کا موقع دئے اسکا منہ اوپر کر کے اسکے سرخ لبوں کو اپنے نوکس میں لیکر ان پر جھک آیا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر پر پیچھے باندھ دیا۔۔۔

نور پھڑپھڑا کر رہ گئی۔۔۔ پر وہ جھکا رہا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہاں تک کہ اسکاد م گٹھنے سے سانسیں پھول گئی۔۔۔

کون ہے اوپر۔۔۔ آسیہ بیگم کی آواز پر جھٹکے سے داد نے اسے الگ کیا اور نور کھانستی لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔

۔۔۔ اسکی کلائیوں میں پہنی چوڑیوں پر انگلیاں " یہ چوڑیاں پہننے کا تو یہ مطلب ہے کہ میں رخصتی کا شور مچاؤں ہے نا"

پھیرتے وہ بولا۔۔۔

نور تم ہو۔۔۔۔۔!! سیڑھیاں چڑھتی کھانسی کی آواز پر آسیہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔

تو داد نے اسکے چہرے کو دیکھا جو سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اب اگر اپنے داد کا نمبر کسی کو دو گی تو اس سے بھی بری سزا ملے گی، کیونکہ داد صرف تمہارا ہے صرف میری بونی کا"

۔۔۔ وہ اسکے کان میں جھکا کہہ رہا تھا بغیر آسیہ بیگم کی پروہ کئے۔

اور نور اپنی آنسوؤں بھری آنکھیں جھپکتی کھڑی تھی خاموش سی۔۔۔

اس سسٹم میں اتنا تو چلتا ہے باقی کی سزار خستی کے بعد،، اور ہاں ہماری بیٹی کے بارے میں ضرور سوچنا۔۔۔ اسکے

بھگے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے وہ سرگوشی میں بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آسیہ بیگم نے حیرت سے پاس سے گذرتے داد کو دیکھا جو مسکراتی ایک نظر آسیہ بیگم پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

تم دونوں یہاں اس وقت کیا کر رہے ہو۔۔۔ وہ نور العین کو دیکھتی نا گواری سے پوچھنے لگی اور نور العین سانس روک

گئی۔۔۔

وو۔۔۔ وہ تائی بلک۔۔۔ مطلب کہ داد کے دوست کی کال آرہی تھی تو داد اس۔۔۔ اس سے بات کرنے کیلئے یہاں آگیا"

او۔۔۔ اور میں یہاں بیٹھی کہانی پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی نظریں نیچے کرتے بولی اور اپنا بک اٹھا کر وہاں سے نیچے چلی گئی۔

آسیہ بیگم نے حیرت سے اسکی پشت کو دیکھا۔۔۔

جیسی ماں ویسی بیٹیاں ہو نہہ۔۔۔۔۔ وہ زہر خند لہجے میں گویا ہوئی اور اسکے پیچھے آگئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے اپنے روم میں بند ہوتے دیکھ کر خود بھی گہرا سانس لیتی ایک نظر داد کے روم کے بند دروازے پر ڈال کر اپنے روم میں آگئی۔۔۔

میں کہہ رہی تھی اب رخصتی کا سوچنا چاہیے۔۔۔!! اپنے ہاتھوں پر روشن لگاتی ناکئی میں ملبوس آسیہ بیگم کمال صاحب کے پاس بیٹھتی بولی۔۔

ہم میں بھی سوچ رہا تھا۔۔۔ ان شاء اللہ کل کوئی تاریخ رکھتے ہیں۔۔۔ کمال صاحب نے فائل سے نظریں ہٹا کر انکے چہرے کو دیکھتے بولے تو آسیہ بیگم سر ہلا کر تکیہ درست کرتی لیٹ گئی۔۔۔ میں شاپنگ شروع کر دوں دلہن کی۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔

ہم احتیاط سے پیسے خرچ کرنا اور فضول خرچی سے پرہیز کرنا کیونکہ میں پہلے ہی لیٹ ہوں اس وقت پیسوں میں، تین " کروڑ برہان کو دے چکا ہوں، اب بس وہ اس لڑکی کو لے آئے پھر اس ریسٹورنٹ سے پیسے ہی پیسے ہوں گے پھر چاہے جتنی بھی فضول خرچی کرنا کوئی نہیں روکے گا تمہیں۔۔۔ بہت دور کی سوچتے کمال صاحب مسکراتے اپنی بیوی کو دیکھتے بولے۔۔

کمال میرے بیٹے کو تکلیف نا پہنچے اس بیسٹ کے ہاتھوں۔۔۔ ماں کی ممتا جاگی تو وہ تڑپ کر بولیں۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا، تم فکر مت کرو آگے وہ بھی ایس پی ہے دیکھنا اس لڑکی کو پانے کیلئے ضرور اسے لائے گا واپس اور پھر۔۔۔ فائل بند " ریسٹورنٹ کے پیپر بھی حور العین کے نام پر ہوں گے جسے میں بہت آسانی سے اپنے نام کروالوں گا کرتے گلاس اتار کر وہ آسیہ بیگم کے چہرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

آپنے کہا تھا پھر دونوں کا طلاق کروادیں گے کہیں ایسا تو نہیں بھتیجی پر ترس آکر اپنے بیٹے کی زندگی تباہ کر دیں جانتے ہیں " کیسی حالت میں آئی تھی لوٹ کر۔۔۔۔۔ غصے سے آسیہ بیگم اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

یاد ہے کیوں غصہ کر رہی ہو، پہلے اسے آنے تو دو نکاح کے بعد طلاق بھی کروادیں گے۔۔۔ کمال صاحب نے اپنی بیوی کو غصے میں دیکھتے ہوئے انہیں واپس تکیے پر لٹاتے ہوئے بولے تو سکھ کا سانس لیکر آسیہ بیگم آنکھیں موند گئی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کمال صاحب واپس اپنی فائل کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

\*-----\*

بیڈ پر بیٹھی وہ اپنی کلاںیاں دیکھنے لگی۔۔

جہاں داد کی سخت پکڑ کی وجہ سے چوڑیاں ٹوٹ کر گری تھی وہاں۔۔۔

اور اسکی دودھیا کلائیوں پر سرخ نشان پڑ گئے تھے۔۔۔

بہت برے ہو تم داد، آئی ہیٹ یو"۔۔۔ وہ تکیے میں منہ چھپا کر رو پڑی۔۔۔

کتنی شدت دیکھائی تھی اسنے کہ یاد کرتے اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

میں اب تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔ بھاڑ میں گیا ہمارا رشتہ، مجھے نہیں چاہیے تمہارا ساتھ۔۔۔ "چوڑیاں"

اتار کر پھینکتی وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔

اور جوتی ہوا میں پھینک کر بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی۔۔۔

اور پتا نہیں کب اسکی آنکھ لگی اسے معلوم نا ہوا۔۔۔

\*-----\*

آج جلدی سو گئی ڈارلنگ"۔۔۔!! روم کا دروازہ لاک کرتے وہ اندر آ کر اسے بیڈ پر کمفرٹ میں لپٹے دیکھ کر سیر ٹیبل پر"

موبائل گھڑی رکھتا پھر اپنا خنجر دراز میں رکھنے لگا۔۔۔

آپ ڈریس لائے سیر ہمارے بے بی کیلئے؟"۔۔۔ سیر آواز پر حور ایک دم کمفرٹ دور کرتی اٹھ کر بولی۔

سیر جو شرٹ اتار کر اپنا نائیٹ ڈریس نکال رہا تھا "ہماری بے بی" کے لفظ پر نا سمجھتے مڑا۔

بھلا انکا بچہ کہاں سے آیا۔۔

پر جھٹکا سے تب لگا جب اپنی معصوم عین کے سینے سے لگے اس کتے کے بچے کو دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

عین یہ کیا ہے میرا بچہ کہاں سے آیا" وہ بھاگ کر اسکے پاس آیا اور کتے کے کھینچ کر نیچے پھینکا کہ وہ حور سے الگ ہونے " اور اچانک نیچے پھینکنے پر بھانؤ و بھانؤ کرنے لگا۔۔۔

اور سعیر اس کتے پر قہر برساتی نظریں ڈال کر اپنی عین کے ہاتھ پاؤں گردن چیک کرنے لگا کہیں اسنے چوٹ تو نہیں پہنچائی اسے۔۔۔

سعیر میرا بچہ کیا کیا اپنے اسکے ساتھ "۔۔۔ حور چیخ کر سعیر کے ہاتھ جھٹکتی تڑپ کر بولی۔۔۔ " کیا کہہ رہی ہو یہ تمہارا بچہ ہے میں مارنا دوں اسے تم کتے کو ہمارا بچہ کہہ رہی ہو "۔۔۔ اسے نیچے اترتے دیکھ کر سعیر اسکے دونوں ہاتھ پکڑتا غصے سے بولا۔۔۔

وہ میرا بچہ ہے آپ ہاتھ تو لگائیں، میں آپکے ہاتھ توڑ دوں گی "۔۔۔ وہ چلائی سعیر پر، اور وہ حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

اتنی ضدی کیوں ہو گئی تھی، کہ اسکے ہاتھ توڑنے پر اتر آئی تھی۔۔۔

سعیر نے غصے سے حور کے قریب آنے کیلئے مچلتے اس کتے کو لات سے دور رکھا۔۔۔

اب اگر تم نے اسے اپنا بچہ کہا تو میں اسکو اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا "۔۔۔ سعیر غصے بھری آنکھوں سے دھاڑا ایک پل کو " حور لعین سہم گئی۔۔۔

او۔۔۔ اور اگر آپنے مجھے میرا پی واپس نادیا تو میں۔۔۔۔ میں کہیں چلی جاؤں گی، آپکے ساتھ نہیں رہوں گی، باہر "۔۔۔ وہ کہتی ہاتھوں میں چہرا چھپا کر رونے لگی۔۔۔ " جھولے میں سو جاؤں گی، پھر بھلے ہی بھوت مجھے کھا جائیں

دیکھو۔۔۔ دیکھو رورہا ہے میرا بچہ دو مجھے واپس سعیر ر "۔۔۔ اسکے سینے پر ہاتھ مارتی روتے ہوئے ضد کرنے لگی "

وہ تمہارے بچہ نہیں ہے کس نے تمہیں یہ لاکر دیا ہے بتاؤ مجھے " اسکے بالوں سے پکڑ کر کہتے وہ غرایا۔۔۔ "

نہیں رہنا مجھے زندہ، کوئی نہیں پیار کرتا مجھے۔۔ ہر کوئی صرف غصہ کرتا ہے۔۔ اس !!! مار دیں مجھے۔۔ ماریں " مسنی سے کہا بے بی کے کپڑے لادو تو وہ بھی انگلش میں گالیاں دینے لگی آپ سے کہا تو آپ بھی مار رہے ہیں میرا تو کوئی نہیں ہے، سب صرف مارنے آتے ہیں۔۔۔

جلتے ہیں !! ایک بار انگلش سیکھا کر پھر پڑھاتے نہیں ہیں، اور جو دو لفظ سیکھائیں ہیں وہ بھی کسی سے ناکہوں،۔۔۔۔۔" سب مجھ سے کہ کہیں میں بھی تم لوگوں کو انگلش میں جواب نادے دوں، وہ سوں سوں کرتی روتی گھٹنوں میں منہ چھپا گئی اور سسکتی اپنے پی کی بھانؤ بھانؤ سننے لگی۔۔۔

سعی خود اس صورت حال سے پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

میرے بچہ تم سے کسی کو پیار کرنے کی ضرورت ہی نہیں میں ہوں نا تمہارے لیے میں کرتا ہوں پیار"۔۔۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیکر ماتھے پر لب رکھنے لگا۔۔۔

اور حور سر ہلاتی اسکے سینے کے بالوں پر بہتی ناک رگڑنے لگی۔۔۔

جھوٹ مت بولیں نہیں کرتے پیار ورنہ میرے پی کو مارنے کی بات نہیں کرتے آپ "۔۔۔ وہ روٹھی آواز میں بولی " تو سعیر نے قالین پر پڑے اس چھوٹے سے فتنے کو دیکھا دل کر رہا تھا ابھی اسے گولی مار دے جس نے آتے ہی اتنا فساد پھیلا دیا تھا۔۔۔

کرتا ہوں عین بہت کرتا ہوں چھوڑا اس کتے کو ہم اپنی باتیں کرتے ہیں انگلش کی نیکسٹ کلاس کی بات کرتے ہیں کیا " پڑھنا ہے میرے بچے کو "۔۔۔۔ اس کے گال صاف کرتے وہ لالچ دینے لگا۔۔

ہاں اسکی بعد میں کرتے ہیں پہلے میلا بے بی لادو جلدی"۔۔۔ اسکی شیو پر ہاتھ پھیرتے وہ مسکرا کر بولی تو سعیر بے بس " ہو کر گہرا سانس لیتا رہ گیا۔۔۔

مت کہو اسے عین بے بی ورنہ اس کا کچھ کر دوں گا کہ وہ آئندہ کسی کی بیوی کے قریب جاتے ہوئے سو بار سوچے گا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ورنہ اسکے دماغ کی رگیں تن کر اسکے ضبط کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔

شعیر پلج "۔۔۔۔۔ لاڈ لے پن سے کہتی وہ اسکے سینے پر بے ساختہ اپنے لب رکھ گئی۔۔۔"

اور پھر اسے جیسے ہی اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تو چہرہ اسرخ پڑ گیا۔۔۔

تم مجھے پاگل کر دو گی عین "۔۔۔ سعیر لب بھیج گیا۔۔۔"

پاگل کو بھی بھلا پاگل بنا سکتے ہیں "۔۔۔ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔"

دوناب سعیر کہاں ہے پی "۔۔۔!! وہ ضدی لہجے میں بولی تو سعیر نے اسے دیکھ کر پھرکتے کو دیکھا۔۔۔"

تم اسے بوسہ دیتی ہو "۔۔۔؟ اسکا چہرہ اوپر کرتے سختی سے پوچھا تو حور نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

تو پھر دفع کرو اسے "۔۔۔۔۔"

نام مت لینا آئندہ اسکا۔۔۔!! اور بتاؤ کسے دیا ہے تمہیں "۔۔۔ وہ اسے دور کرتے چارہ ہی پائوں سے پی کو پکڑ کر اٹھ " کھڑا ہوا۔۔۔

سعیر "۔۔۔ پی کے بھائو بھائو پر وہ تڑپ کر بیڈ سے اٹھی۔۔۔"

بیٹھی رہو "۔۔۔ وہ دھاڑا کہ حور بے ساختہ واپس بیٹھی

کس نے دیا ہے بتاؤ "۔۔۔ ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو پکڑ کر سر اونچا کرتے وہ سرد آواز میں پوچھنے لگا حور سسکتی " رونے لگی۔۔۔

اس مسنی نے "۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھا کر اشارہ دینے لگی

اور سعیر غصے سے پاگل ہوتا اسے وہیں چھوڑ کر اس پی کو پائوں سے پکڑ کر باہر نکلا۔۔۔

حور العین روتی اسکے اتنے سخت ہونے پر افسوس کرتی کمفرٹر میں گھس گئی۔۔۔

اسنے طے کر لیا تھا کہ اب وہ اس سے بات نہیں کرے گی جس طرح وہ نہیں مانا اور اسکے بے بی کو لے گیا وہ بھی نہیں مانے گی اور اس سے دور رہے گی۔۔۔



ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

مسکان۔۔۔۔۔!!! وہ دھاڑتا تیز تیز سیڑھیاں اترتا ایک ہاتھ سے شرٹ پہنتا نیچے آیا اور پیسی کو نیچے پھینکا۔۔۔  
وہ بھاؤ بھاؤ بھاؤ کرتا دور ہوا، یہ تو شکر تھا اسکا پھینکا بے رحم نہیں تھا۔۔

اسنے احتیاط کیا تھا اسے پھینکنے میں۔۔

مسکان۔۔۔۔۔شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ پھر دھاڑا۔۔۔۔۔

کہ حورالعین سختی سے مٹھیوں میں کمفرٹ کو جکڑتی رہ گئی۔

کیا ہوا سعیر۔۔۔رات کے اس وقت سعیر کو لائونج میں دھاڑتے دیکھ کر عارب روم سے نکل آیا۔۔۔

تمہاری بہن کہاں ہے، اسکی کون سی دشمنی ہے مجھ سے یا مرنے کی خواہش مند ہے۔۔۔سعیر نے غصے سے عارب سے پوچھا وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔

کیوں کیا کیا پھر اسنے۔۔۔؟ عارب پریشان ہوا۔

یہ دیکھو کیا ہے۔۔۔اور کیا کیا ہے اسنے۔۔۔اسنے عارب کو اس کتے کی جانب متوجہ کرنے لگا۔۔۔

عارب نے حیرت سے دیکھا تو سامنے ہی پیاراسا سفید بالوں والا کتا اپنے ہاتھ پاؤں کو سرخ چھوٹی سی زبان سے چاٹ رہا تھا۔۔

کتا ہے خوبصورت بھی ہے کیا کیا اسنے۔۔۔؟؟ عارب دیکھ کر تعریف کیے بنانا رہ سکا۔۔۔

جس پر مزید سعیر کو تیش آیا۔

تمہاری وہ بہن لائی ہے اسے اور میری بیوی کو دیا ہے کہ تمہارا بچہ ہے اب وہ ضد کر رہی ہے کہ اسے یہ کتا چاہے اور یہ

کمینہ مزے سے اسکے ساتھ چپکا ہوا ہے۔۔۔ضبط جیلز، غصے سے وہ دانت پیس کر بتانے لگا

ہا ہا ہا سعیر۔۔۔۔۔عارب اسکی حالت پر قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

یار کتا ہے دیکھو تو کتنا پیارا ہے دے دو حور العین کو اگر وہ ضد کر رہی ہے، شاید مسکان اسکے بوریت کیلئے لائی ہوگی۔"  
دیکھا نہیں اس دن پھولوں کا کیا حال کیا تھا اب کم از کم مصروف تو رہے گی۔"۔ عارب کہتے ہوئے اس پی پی کو اٹھا کر اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔

تم نہیں جانتے تمہاری بہن نے صرف مجھے تنگ کرنے کیلئے دیا ہے اگر یقین نہیں آتا تو بلاؤ اسے۔۔۔۔۔ وہ صرف "  
اسے باہر نکالنا چاہتا تھا کہ باہر آئے تو اس حرکت کی وہ اسے ایسی سزا دے کہ ساری زندگی یاد رکھے سعیر سے پنگالینا کیا  
ہوتا ہے۔۔

اپنی مسکراہٹ روکنے مزید اسرار کرنے سے پرہیز کرتے وہ مسکان کے روم کی طرف آیا اور دور ناک کرنے لگا۔۔۔"  
پر جواب ندارد۔۔

سعیر بھی مٹھیاں بھینچ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔  
شاید سو گئی ہے۔"۔ عارب مڑ کر اسے دیکھا

تم ہٹو پیچھے۔"۔ اسنے سامنے سے اسے ہٹا کر لاک دروازے پر دو تین لائیں ماریں تو عارب کو یقین ہو گیا اب اسکی بہن "  
نہیں بچے گی۔۔

پر شکر تھا کہ وہ روم میں نہیں تھی البتہ کھلی کھڑی پرچٹ لگی تھی۔۔

کیسا لگا میرا سر پر انر بیسٹ بھائی۔"۔۔۔ سطر کے ساتھ نیچے دانتوں کی نمائش کرتا ایمو جی بنا تھا "  
سعیر نے غصے سے مسل دی چٹ۔۔۔

عارب اسکی سرخ رنگت دیکھ کر سر کھجانے لگا۔۔

میں ذرا اسے کچھ کھلاتا ہوں شاید بھوک لگ رہی ہے اسے۔"۔۔۔ وہ کہتا وہاں سے نکلا۔۔۔

اور سعیر خاموش سا اسکی پشت کو دیکھنے لگا۔۔

کوئی موقع نہیں چھوڑتی تھی زچ کرنے کا پتا نہیں کیا ملتا تھا اسے ایسا کر کے۔

بہت غلط کر گئی ہو بھاگ کر۔۔۔!! مٹھیاں بھینچ کر اسنے سوچا۔۔۔"

سنو لڑکے اس باہر پھینک دو چلا جائے گا کہیں پر میرے گھر میں مجھے یہ نادیکیہ۔۔۔!! روم سے باہر نکل کر کچن میں"

کھڑے عارب سے بولا۔۔۔

اور عارب کو معلوم ہو گیا کہ وہ بہت غصے میں ہے تبھی خاموشی سے سر ہلادیا۔۔

سعیر قہر بھری نظر اس پی پر ڈال کر وہاں سے نکلا۔۔۔

اسے ابھی بھی نہیں بھول پارہا تھا کہ کیسے اسکی عین کے سینے سے لگا ہوا تھا اور اسکے بو سے بھی لیتا تھا، اسکی ہمت دیکھو

سعیر کی عین سے بو سے لیتا تھا۔۔۔

غصے سے اسنے دروازے کے قریب رکھے ڈیکوریشن پیس کو ہاتھ مار کر نیچے پھینکا۔۔۔  
ٹھٹھا کی آواز کے ساتھ شیشے کے ذرے دور دور تک پھیل گئے۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ عالم حد ہے یار۔۔۔ عارب کا ناچاہتے ہوئے بھی قہقہہ فضا میں گونجا۔۔۔" اور سعیر غصے سے دیکھ کر اندر روم میں بند ہو گیا۔۔۔

اسکے جاتے ہی عارب نے پی کو ٹیبل بیٹھایا اور اپنا موبائل نکالا۔۔

کہاں ہو تم اور یہ کیا حرکت کی ہے مسی اندازہ ہے وہ کتنا غصے میں ہے، کیا ملتا ہے تمہیں ایسا کر کے "۔۔۔!! مسکان"

کے کال اوکے کرنے پر ہی عارب غصے سے شروع ہو گیا۔۔

مزا آتا ہے، جو انسان دنیا کو ڈراتا ہے اسے تنگ کرنے چڑانے میں بہت مزا آتا ہے۔ ہاہا ہاہا۔۔۔ عرب کے خاموش"

ہونے پر وہ ڈھیسٹوں کی طرح بغیر اسکے غصے کی پروہ کیے تہتہ لگاتی بولی

تم تو مرگی ساتھ مجھے بھی مارو گی۔۔ کہاں ہو اس وقت میں انتظار کر رہا ہوں آجائو وہ روم میں چلا گیا ہے۔۔۔ گھڑی " میں وقت دیکھتے وہ پریشانی سے بولا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آج نہیں آرہی ہاسٹل میں ہوں دوست کے ساتھ کل سیر کے جانے کے بعد آؤں گی تم بے فکر رہو۔۔۔ اسنے اپنا پروگرام بتاتے کال ڈسکنیکٹ کی بغیر عارب کی سنے۔۔

مرو سو تیلی ناگن۔۔۔ وہ بڑبڑا کر موبائل میں ایک نمبر ڈھونڈنے لگا۔۔۔

سنو غفور مسکان گرلز ہاسٹل میں ہے خیال کرنا سکا۔۔۔ اسنے اپنے آدمی کو کال کر کے بتایا جو ہمیشہ مسکان کو احساس کرائے بغیر اسکے ساتھ ہوتا تھا مختلف حلیے میں۔۔

ٹھیک ہے میں بھی قریب ہوں باس آپ بے فکر رہیں۔۔۔ غفور نے اسے مطمئن کیا۔۔۔

عارب نے موبائل واپس جیب میں رکھتے پی کو اٹھایا اور اسے ساتھ لیکر روم میں چلا گیا کہ کل سیر کے جانے کے بعد! حور العین کو دے گا اور سیر کے لوٹنے سے پہلے لے لے گا۔۔۔۔

\*-----\*

وہ روم میں داخل ہو کر دروازہ لاک کرتے مڑا۔۔

تو نظریں سامنے کمفرٹ میں دبی حور العین پر گئی۔۔

وہ چلتا ہوا اور ڈروب کے قریب آیا اور نائٹ ڈریس نکال کر باتھ روم میں بند ہو گیا۔۔

یہ اسکی عادت تھی بچپن سے ہی کہ سونے سے پہلے نہا کر سوتا تھا چاہے گرمی ہو یا سردی۔۔

سردی میں سہمی اور اسکی ماں بہت منتیں کرتی تھی کہ نالے باتھ مگر اسکی عادت تھی کہاں رہنے والا تھا۔۔

ماں کا غصہ سہمی کی منتیں ایک طرف رکھ کر وہ نہانے چلا جاتا۔۔

کبھی کبھی تو اسکی ماں رو پڑتی کہ میرے ایک بیٹے ہو تمہیں اگر کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا ہو گا عالم۔۔۔

اور وہ انہیں یقین دلاتا کہ اماں میں ساری زندگی آپ کے اور سہمی کے ساتھ رہوں گا۔۔۔

پُر شاید قسمت کو یہ منظور نہ تھا۔۔

اسنے زندگی تو گزاری پر اسکیلے سسکتے تڑپتے۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سہی کہتی تھی کہ بیوی آئے گی ہمیں بھول جائوگے جانتی ہوں۔۔۔

کہاں یاد رہے گا کہ سہی کون اماں کون۔۔۔

پر اب وہ انہیں کیسے بتاتا کہ دیکھو بیوی ہے پر تم اور اماں نہیں ہو، کہتی مجھے تھی پراکیلے خود کر گئیں۔۔۔

وہ اس سے کہہ رہا تھا دیکھو سہی تمہارا کہا غلط ہوا میرے پاس بیوی ہے پر تم دونوں ابھی بھی دل میں بستی ہو۔۔۔

.....

باہر کی ٹھاکی آواز پر حورالعیین نے سختی سے کمفرٹر کو جکڑ لیا اور قدموں کی چاپ پر وہ سانس روک گئی جیسے گہری نیند میں

ہو۔۔۔

میں آپ سے ذرا بھی بات نہیں کروں گی سعیر"۔۔۔ آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کرتی وہ خود سے عہد کرنے لگی

۔۔۔

سچ میں بہت ہی برے ہیں آپ"۔۔۔ پی کی یاد آنے پر وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

کہ باتھ روم کے دروازہ کھلنے پر وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔

سعیر باہر نکل کر بالوں کو تولیے سے رگڑتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو بار بار آگے کو کھسک رہی تھی۔۔۔

تولیہ ہینگ کرتے وہ اپنی سفید شرٹ کے بازو فولڈ کرتے بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

وہ شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا کہ پیچھے دھرام کی آواز پر ایک دم پلٹا تو بیڈ سے حورالعیین کو غائب دیکھا۔۔۔

حورالعیین جو اسکے بیٹھنے پر مزید آگے کھسکی تھی کمفرٹر سمیت دھرام سے بیڈ سے نیچے گری کہ اسکے منہ سے آہ نکلی۔۔۔

عین میری جان"۔۔۔!! وہ تڑپ کر اسکی طرف بھاگا

تم ٹھیک ہو میرا بچہ"۔۔۔ روتی ہوئی حورالعیین کے منہ سے کمفرٹر ہٹا کر وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر

فکر مندی سے بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں دیکھ رہے اتنا زور سے گری ہوں ابھی بھی پوچھ رہے ہیں ٹھیک ہوں۔۔۔ اپنا چہرہ اچھٹکتی وہ چیخی۔۔۔

بس بس۔۔۔! "پچکار اسے واپس بیڈ پر بیٹھایا۔"

اور حور اپنا سر سہلاتی کمر پر لگی چوٹ پر رونے لگی۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا سوتے ہوئے یوں بھاگتی جاؤ۔۔۔ وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔۔

حور العین کو مزید غصہ آیا۔

کہاں لگی ہے چوٹ دیکھاؤ۔۔۔ اسکے بالوں کو الگ کرتے سر کو دیکھنے لگا۔۔۔

جہاں ہلکا سا سرخ نشان پڑ گیا تھا۔۔۔

سعیر نے محبت سے اس پر اپنے لب رکھ لئے اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

روتے نہیں ڈار لنگ۔۔۔ اسکی کمر سہلاتے بولا حور نے روتے ہوئے منہ بنایا۔۔۔

تو کیا کرتے ہیں چوٹ لگنے پر بتا دیں وہ میں کروں اب اپنی زندگی تو میں جینے سے رہی۔۔۔ وہ تلخ لہجے میں ناگواری

سے بولی۔۔۔

سعیر نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔

تمہیں بے بی چاہیے۔۔۔ وہ اسکا چہرہ اوپر کرتے سنجیدگی سے پوچھنے لگا کہ حور سر ہلانے لگی۔۔۔

سعیر مسکرا دیا۔۔۔

ہم گڈ مجھے بھی چاہیے۔۔۔!! وہ کہتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔۔

نہیں سعیر۔۔۔!! وہ ڈر سے ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔

کیا نہیں میرا بچہ۔۔۔ اسے بیڈ پر لیٹا کر بال سنوارتے پوچھنے لگا کہ حور کی ٹانگیں کانپنے لگی۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے نہیں چاہیے۔۔۔!! وہ اسکے منہ پر دونوں ہاتھ رکھتی اسے دور کرنے لگی۔

اور سعیر اسکی پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھا۔

کیوں میری جان ابھی تو تم کہہ رہی تھی ہاں۔۔۔۔۔ سیر نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر تکیے سے لگائے۔۔۔۔۔"

حور العین کی حالت بری ہو گئی۔۔۔

مم۔۔۔ میں نہیں کہوں گی۔ پپ۔۔۔ پلیز۔۔۔ اسکی سانسیں خود پر محسوس کرتی وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔۔"

پر میں تو کہہ رہا ہوں۔۔۔ اسکی ناک سے اپنی ناک رگڑتے وہ مسکرایا۔۔۔"

مجھے کمر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ وہ کہتی ہوئی رو پڑی۔۔۔۔۔"

سیر مزاق چھوڑ کر سنجیدہ ہوا اسکے چہرے پر اذیت کے سائے دیکھ کر۔۔۔

شش۔۔ عین میں مزاق کر رہا تھا۔۔ بتاؤ کہاں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اسکے چہرے کو صاف کرتے وہ محبت سے کہنے "لگا اور اسکے نفی کرنے کے باوجود اسے منہ کے بل ڈالکر اسکی شرٹ پیچھے سے کھسکائی تو لب بھیج کر رہ گیا۔۔۔

اسکی پیٹھ پر جگہ جگہ سکریٹ سے جلانے نشان تھے، اور پیٹھ ہی نہیں وہ جانتا تھا وہ پوری زخموں سے چوڑھے۔۔۔

سفید اسکن پر کالے گہرے کٹ کے ساتھ ہنٹر سے مارنے کے نشان تھے اسکے پور پور پر۔۔۔

کرب اذیت سے سیر نے اپنی انگلیاں اسکی پیٹھ پر نشانوں پر رکھی تو وہ چیخ اٹھی۔۔۔

۔۔۔ اسنے مٹھیوں میں بیڈ کو جکڑ لیا۔۔۔ حالانکہ زخم اب نشان رہ گئے تھے۔۔۔۔۔ "ممااااا"

کیا فرق تھا دونوں میں ایک۔۔۔

ایک حیوان بن گیا تو وہ بکھر گئی ٹوٹ پھوٹ گئی۔۔۔

ایک ہی کشتی کے سوار تھے دونوں۔۔۔

سیر نے کھینچ کر اسکے روتے بلکتے وجود کو سینے میں چھپایا۔۔۔۔۔

اسکے جسم ہر بھی تو ایسے ہی نشان تھے۔۔۔ پر اسے حیوان بنانے کیلئے اور اس معصوم کو اپنی ہوس کا شکار بنانے کیلئے۔۔۔

پاپا۔۔۔۔۔ وہ اسکی بانہوں میں مچل رہی تھی۔۔۔"

اسکے جسم سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اسے سیر اسے خود سے لگائے ہوش کی دنیا میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

عین "۔۔۔۔!! اسنے جھنجھور کر اسے ہوش کی دنیا میں لایا اور دھاڑا کہ وہ سہم کر خاموش ہو گئی۔۔۔"

تم میرے پاس ہو عین۔۔۔ عالم کے پاس "۔۔۔ اسکے بھیگی گال صاف کرتے چپکے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا۔۔۔"

اور وہ آنکھیں جھپکتی اپنے حواس بحال کر رہی تھی۔۔۔

سس۔۔۔ سیر "۔۔۔ ڈرتے ڈرتے اسنے پکاڑا کہیں وہ خواب تو نہیں۔۔۔"

کہیں وہ سچ میں اس جہنم میں تو نہیں۔۔۔

ہونہہ "۔۔۔۔! سرخ لہولہان ہوتی آنکھیں موند کر اسکے گال سے اپنے نشانوں والے گال کو لگایا۔۔۔"

جیسے بتا رہا ہو دیکھو میں بھی پورا لہولہان ہوں۔۔۔

پر حور اپنے حواسوں میں کہاں تھی پوری طرح جو اسکے اشارے کو محسوس کرتی۔۔۔

وہ خاموشی سے اسکے سینے میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک ڈری سہمی بچی کی طرح۔۔۔

کہاں گیا پی کہاں گئی ضد۔۔۔

سب کچھ اپنی اذیتوں کے تلے دب گئے تھے۔۔۔۔

سیر آہستہ سے اسکے لرزتے وجود کو بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لیٹا۔۔۔

۔۔۔!! اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں پکڑے اس میں منہ چھپائے وہ "مم۔۔۔ میں چھپی ہوئی ہوں سس۔ سیر عالم"

پوچھنے لگی۔۔۔

سیر مسکرا دیا اسکے پورا نام لینے پر۔۔۔

تم سب کے سامنے ہو عین، سب جانتے ہیں عین عالم کے پاس ہے،، پر کس میں ہمت نہیں ہوگی تمہیں صرف سوچنے"

کی "۔۔۔۔ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ سرد لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سب جانتے ہیں۔۔۔!! وہ ڈر گئی۔۔۔ اور کچھ مزید چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

سعیر نے اسکی جانب کروٹ لی اور اسکا بھگیا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

تمہیں گڈ نیوز دوں۔۔۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ بولا تو حور سر ہلانے لگی۔۔۔

تمہاری بہن کا نکاح ہو گیا ہے دائود کے ساتھ۔۔۔ اسکی اتنی بڑی بات سننے کے بعد بھی وہ سر ہلانے لگی جیسے وہ کچھ سمجھی ہی نا ہو۔۔۔

اور سعیر جانتا تھا صبح جب ریلیکس ہوگی تو اس بات کو سوچ کر اسکاری ایکشن دیکھنے کے لائق ہوگا۔۔۔

۔۔۔!! اسے اٹھتے محسوس کرتی حور العین بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔ "کک۔۔۔ کہاں"

کفر ٹراٹھالوں میرا بچہ۔۔۔ وہ کہتا گھوم کر دوسری طرف کفر ٹراٹھانے لگا اور اسے بیڈ پر رکھ کر واپس اسکے پاس آکر "اسے اپنے آغوش میں لیکر لیٹ گیا۔۔۔  
اپنے اور اسکے اوپر کفر ٹر ٹھیک کرتے۔۔۔

\*-----\*

وہ اے ایس پی نعیم سے بات کر رہا تھا کہ اسکے لاک ڈور پر معصوم دستک ہوئی۔۔۔

اسنے تعجب سے دیکھا۔۔۔

رات کا بارہ بج رہے تھے اور اس وقت کیوں جاگ رہی ہے۔۔۔

بات مختصر کرتے ہوئے اسنے موبائل سائید ٹیبل پر رکھا اور شرٹ ٹھیک کرتا دروازے پر آیا۔۔۔

فیری کیا بات ہے۔۔۔؟ وہ سامنے چھوٹی سی مسکان کو کھڑا دیکھ کر پریشان سا پوچھنے لگا۔۔۔

دوست مجھے نیند نہیں آرہی اکیلی آپ کے ساتھ سو جاؤں۔۔۔! برہان کا ہاتھ پکڑ کر وہ التجا کرنے لگی۔۔۔

پر برہان کی نظریں اسکے گال پر ٹکی تھیں جہاں مٹے مٹے آنسوؤں کے نسان تھے۔۔۔

کہا ہوا بیٹا طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟ اسے اندر آنے کی اجازت دیتے ہوئے وہ دروازہ بند کرتے گواہوا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اماں بابا کی یاد آرہی ہے۔۔۔ اس کے آنسو بہہ نکلے۔۔۔"

آنوں دوست تمہیں ایک فیری کی کہانی سنائے گا۔۔۔ اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹاتے دوسری طرف خود آیا۔۔۔"

اور کہنی کے بل لیٹ کر مسکراتے بولا۔

سچ۔۔۔!! بابا بھی سناتے تھے کہانیاں جب میں رات کو ڈر کر اٹھ جاتی تھی تو بابا مجھے کہانی سناتے تھے اور میں جلدی سو جاتی تھی۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں پر سر رکھتے وہ مسکرائی سی بولی تو برہان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اور پھر اسے اپنی ٹوٹی پھوٹی بنی بنائی کہانی سنانے لگا۔۔۔

کہ فیری بیزاری سے سنتی آخر کار تھک کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

کیا کرتی کتنا سنتی کہ اسکول جاتی گھر آتی، اسکول جاتی گھر آتی، گھر سے پھر اسکول جاتی، اسکول سے گھر آتی۔۔۔

دوست بس کریں مجھے نہیں سننی۔۔۔ وہ چھوٹے ہاتھ جوڑ کر برہان سے منت کرتی بولی تو وہ آنکھیں سکڑ کر دیکھنے لگا۔

--

کیا ہوا اچھی نہیں لگی کہانی۔۔۔۔۔ برہان اس کے بیزا چہرے کو دیکھتے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں بس فیری آتے جاتے تھک گئی۔۔۔ وہ اپنی چھوٹی سی ناک چڑھا کر طنزیہ انداز میں بولی کہ بے ساختہ برہان کا

قہقہہ پڑا۔۔۔

ہا ہا ہا میری جان۔۔۔۔۔!! اسنے ہنستے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے تو مسکان بھی ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں ہنستی مسکراتی وہ سو گئی۔۔۔

برہان نے مسکراتے ہوئے خود بھی آنکھیں موند لیں

تمنے اپنے آدمی کو مارا بیسٹ۔۔۔؟؟ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے ٹانگ ٹانگ چڑھائے سلگار کے گہرے کش لیتے بلیک

کنگ نے سامنے بیٹھے سعیر عالم سے غصے سے پوچھا۔

ہاں۔۔۔!! وہ لاپرواہ سا بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیوں اس طوائف کیلئے، اگر تم کہتے میں تمہارے سامنے لڑکیوں کی لائن لگا دیتا، اپنے آدمی کو مارنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔!! کنگ کو اسکی بے رحمی اپنے ہی آدمیوں پر پسند نہیں آئی۔۔۔  
کل اسکے سامنے اپنے آدمی کی لاش کو لایا گیا تھا تو اسکے چہرے کو دیکھ کر وہ بھی منہ پھیر گیا۔۔۔۔  
بالکل دیوار میں مار کر کچل ڈالا تھا۔۔۔۔

کیا اسکے ایک وار کافی نہیں تھا کسی کی جان لینے کیلئے جو اتنی بے رحمی دیکھاتے اسنے اتنے وار کئے تھے اس پر۔۔۔  
مجھے عورتوں کی ضرورت نہیں کنگ میں نفس کا غلام نہیں ہوں، مجھے اسنے بھائی کہا تھا۔۔۔!! سعیر ناگواری سے " کہتے وجہ بتانے لگا۔۔۔

اور ایک پل کو تو بھائی لفظ اسکے منہ سے سنتے کنگ حیران ہوا اور پھر دوسرے ہی پل ایک زوردار قہقہہ مارا۔۔۔  
تمہیں بھائی کہا۔۔۔!! کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔؟؟ "اچانک ہی کنگ دھاڑا کہ در دیوار ہل اٹھے۔۔۔"  
وہ تھی کون جسنے اس حیوان میں جزبات کا بیج ڈالا اسکی برسوں کی محنت کو ایک لفظ سے پانی میں ملا دیا۔۔۔۔  
میرے پاس ہیں دونوں۔۔۔!! "سعیر ناگواری سے اسکی دھاڑ کو سنتے آخر میں بولا۔۔۔"  
مجھے دونوں کی لاش چاہیے بیسٹ ٹکڑوں میں بٹی ہوئی۔۔۔۔ کنگ خونخوار ہو کر اٹھا۔۔۔"  
ناممکن ہے کسی دوسرے کی بولو۔۔۔۔ سعیر پہلی بار انکار کرتا کھڑا ہوا کنگ کو ششدر چھوڑ کر۔۔۔۔  
بیسٹٹ۔۔۔۔!! بلیک کنگ دھاڑے پر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔"

یہ سب تو اسکی سیکھائی بے حسی تھی پر وہ لڑکی۔۔۔

اسنے تو اسے جزبات دئے تھے۔۔۔

تم مجھے انکار کر رہے ہو۔۔۔!! بلیک کنگ نے اپنے طرف انگلی کر کے اسکی بھوری سرخ آنکھوں میں اپنی کالی " آنکھیں گاڑیں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مینے انکار نہیں کیا۔۔۔!!" کسی دوسرے کی لاش کا بولو۔۔۔ سعیر کو اب غصہ آنے لگا اور اسکی بھوری آنکھیں " سرخ ہونے لگی۔۔

ٹکڑوں میں نہیں ذروں میں لا کر دوں گا، پر وہ دونوں نہیں۔۔۔! بھول جائیں انہیں۔۔۔ درشتگی سے کہتے سعیر " نے کنگ کو گھورا جیسے اب ضد کی تو مجھ پر بھروسہ مت کرنا کچھ بھی کر دوں گا۔۔۔ بلیک کنگ غصے ضبط سے سلگار کے گہرے کش لیتے سعیر کے چہرے کو دیکھنے لگے۔۔۔ لوگوں کو عشق پاگل بناتا ہے اسے بھائی لفظ ہوش میں لا رہا ہے۔۔

چھوڑنے والا نہیں تھا وہ اس لڑکی لڑکے کو جس نے اس کے بیٹ میں جزبات ڈالے تھے۔۔۔ بیٹھ جانو۔۔۔! خود بیٹھتے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

سعیر ابھی بیٹھا ہی تھا کہ پیچھے سے اچانک ہی بلیک کنگ کے اشارے پر اس کے سر پر وار ہوا ایک کے بعد دوسرا تیسرا۔۔۔ وہ دھاڑ کے کسی جنگلی جانور کی طرح اٹھا اور پیچھے مڑا۔۔۔

پراس سے پہلے کے ابھی اس آدمی تک پہنچتا کہ لہرا کر نیچے گرا۔۔۔

لے جانو اسے۔۔۔ غصے سے اس کے چوڑے وجود کو زمین پر دیکھتے وہ اپنے آدمیوں سے بولا۔۔۔

جو ڈرتے ڈرتے اس کے قریب آرہے تھے ایک دوسرے کو دیکھتے۔۔۔

اٹھاؤ۔۔۔!! تھوک نگلتے ہوئے ایک آدمی دوسرے سے بولا تو جھک کر اسے اٹھانے کیلئے چارہ ہی ساتھ جھکے "۔۔۔۔۔

۔۔۔

بلیک کنگ دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اپنے بنائے جانور کو۔۔۔

ہاں اسنے انسان میں اسے جانور بنا دیا تھا۔۔

بے رحم، بے حس، حیوان، جزباتوں سے عاری جانور۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جو صرف اتنا جانتا تھا بلیک کنگ کی رکاوٹ کو ختم کرنا، اس کا راستہ صاف کرنا لوگوں میں اپنی حیوانیت سے خوف و حشت پھیلا نا۔۔۔

پر آج۔۔۔۔! آج وہ بھائی لفظ سنتے اسے آنکھیں دیکھانے لگا تھا۔۔۔

اپنی اصلیت بھول رہا تھا جو یاد دلائی ضروری تھی۔۔۔

ان چاروں کا اسے اٹھانے تھا کہ اس نے اپنی بھوری لہو آنکھیں کھولی

تو تینوں کی سہمی خوفزدہ آنکھوں سے ٹکرائی۔۔۔

بب۔۔۔ بیسٹ "۔۔۔!! سب تھوک نکل کر اسکے ہاتھ پاؤں چھوڑ گئے۔۔۔"

پر انہوں نے بڑی غلطی کر لی تھی اس پر وار کرنے کی۔۔۔

کیا وہ بچوں جیسے وار کرنے سے مر سکتا تھا یا بے ہوش ہونا۔۔۔

لیٹے لیٹے ہی اس نے اپنا پاؤں اور ہاتھ کا استعمال کرتے دو کو نیچے گرایا

اور انکی دل دہلا دینے والی چیخوں کو نظر انداز کرتے انکے گلے پر خنجر کی نوک رکھی۔۔۔

اور ذرا اساد بانو دیتے خون کی پچکاری سیدھا اسکے منہ میں لگی۔۔۔

وہ آدمی مچھلی کی طرح اسکی گرفت میں تڑپتا ساکت ہو گیا۔۔۔

پر اسکا ہاتھ نار کا۔۔۔

اور دیکھتے دیکھتے بلیک کنگ کے سامنے وہ فرش ان چاروں کے ٹکڑوں اور خون سے بھر گیا ساتھ وہ بھی لت پت خون میں

بیٹھا تھا۔۔۔

بس "۔۔۔۔ منہ آستیں سے صاف کرتے وہ بلیک کنگ کے سامنے کھڑا ہوتا پوچھنے لگا۔۔۔"

اپنی پہچان مت بھولو بیسٹ ہو انسان بننے کی کوشش مت کرو "۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انسان کو تمہارے باپ نے مار دیا یہ میرا بیٹ ہے۔۔۔ میں نے بنایا ہے تمہیں۔۔۔ وہ غرایا سیر خاموشی سے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

ہاں اسکے باپ نے تو انسان کو مار دیا تھا، حیوان کو تو اس نے جنم دیا تھا۔۔۔۔۔  
جائواب۔۔۔۔۔!! بلیک کنگ نے کہتے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ سر جھکا کر لمبے لمبے قدم بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔  
یہاں آؤ کریم۔۔۔۔۔ سامنے کھڑے اپنے خاص آدمی کو پکارتے وہ پر سوچ سا سیر کی پشت کو دیکھنے لگا۔۔۔  
زمان کہاں ہے۔۔۔۔۔؟ سامنے مودب کھڑے کریم سے پوچھا۔۔۔

جو ملازموں کو فرش صاف کرنے کا حکم دیتے اب اسکی جانب مودب کھڑا تھا حکم کیلئے۔۔۔  
زمان کراچی میں ہے اڑی اڑی خبر ملی ہے کہ کوئی لڑکی ہے "بلا سنڈ بیوٹی" اسکے پیچھے ہے آجکل شادی کرنا چاہتا ہے اس سے۔۔۔۔۔ وہ جھک کر اسنے بتانے لگا۔۔۔

بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔۔۔!! بلیک کنگ بڑبڑایا

نام تو یونیک ہے!! کیا وہ بیوٹی بھی یونیک ہے۔۔۔۔۔؟ مکر وہ مسکراہٹ سے اسنے کریم کو دیکھا

عرض کریں اس سے پہلے آپ تک پہنچائیں گے۔۔۔۔۔ کریم مسکراتے سر ہلا کر بولا

نہیں رہنے دو زمان کے پاس پر اس سے کہو اگر مال کو کچھ ہوا تو یہ شادی کے خواب بربادی میں تبدیل ہو جائیں گے۔۔۔۔۔  
۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے بولا

اور کوئی حکم۔۔۔۔۔؟ اثبات میں سر ہلاتے کہا

بیٹ کے پاس سے اس طوائف اور اسکے بھائی کو لاؤ میرے پاس۔۔۔۔۔ وہ کہتے اٹھ کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو  
کریم حکم آقا سمجھتے سر ہلایا۔۔۔

\*-----\*

بیٹ۔۔۔۔۔؟؟ عارب دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوا اور اپنے ہتھمار کو صاف کرتے سیر کو دیکھے پکارا

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

بولو۔۔ "سعیر نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔"  
مسکان کپڑے واش کر رہی تھی۔

مم۔۔۔ مجھے آ۔۔۔ آپ کے جیسا بننا ہے کہ مم۔۔۔ میری بہن کی طرف جو بری نظر اٹھائے اس سے میں "لڑ سکوں"۔۔ نظریں ان ہتھیار پر ٹکائے وہ ہمت کر کے بولا  
سعیر نے نظریں اسکے گھبرائے چہرے پر ڈالیں۔۔

یہ لو اپنا دل نکال دو"۔۔۔!! سرد بر فیلے لہجے میں کہتے اسکے سینے پر دل کی جگہ پر خنجر پھینکا کہ اسکی نوک لگنے سے "خون کی ننھی بوند نکلی۔۔

عرب آہ کرتے خوف سے پیچھے بھاگا۔۔۔

وہ جو ہمت باندھ کر آیا تھا اسے اپنی ہمت ٹوٹی محسوس ہو رہی تھی۔۔

جائو"۔۔۔!! اسے قدم پیچھے لیتے دیکھ کر وہ غصے سے بولا کہ عرب اسکے چہرے کو دیکھتے اپنی پھولی سانسیں درست "کرتے وہاں سے نکلا۔۔

بھلا وہ کیسے اپنا دل نکال دے پھر زندہ کیسے رہے گا۔۔۔

سعیر نے خاموش نگاہ اسکی پیٹھ پر ڈالی جانتا تھا واپس ضرور آئے گا۔۔۔  
وہ اسکے لفظوں کو سمجھا نہیں تھا۔۔۔

معصوم جو تھا۔۔

وہ مسکراتے اپنا خنجر اٹھانے لگا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہوا۔۔

آپنے میرے بھائی کو مارا بیسٹ"۔۔۔!! مسکان اپنے بھائی کی شرٹ پر خون کی لکیریں دیکھ کر غصے سے سعیر کے روم "تک آئی۔

سعیر نے ناگوار نظر اس پر ڈالی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور بیڈ سے اٹھا۔۔۔

اسے اٹھتے دیکھ کر مسکان بے ساختہ پیچھے قدم لے گئی۔۔۔

سعیر نے خاموشی سے دروازہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ اسکے منہ پر مارا کہ مسکان کی چیخ نکل گئی اور وہ بے ساختہ پیچھے کھڑے عارب کے سینے میں جھپی۔۔۔

اس سے اونچی آواز میں بات مت کیا کرو مسی۔۔۔ اسے چہرہ اوپر کرتے عارب سمجھانے لگا۔۔۔

اور تمہیں جو تکلیف دی ہے اس کا کیا۔۔۔ بند دروازے کو دیکھتے وہ واپس غصے میں آئی۔۔۔

میں گیا تھا اسکے پاس بیسٹ بننے پر ایک چھوٹی چوٹ بھی برداشت نہ کر پایا۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے اپنا مزاق بناتے بولا تو "مسکان نے اسے گھورا

تم ایسے ٹھیک ہو خبردار اس جیسے بنے تو،، میں نے رات کو چھپ کر دیکھا تو وہ خون میں لت پت آیا تھا گھر میں جیسے جانور " بن کر "۔۔۔ مسکان اسے اپنے ساتھ لیتی روم میں آئی اور غصے سے گویا ہوئی۔۔۔

عارب خاموش نظر اپنی معصوم بہن کو دیکھتے بیٹھ گیا۔۔۔

اور اپنی شرٹ کو دیکھا جہاں سے چھوٹی سی لکیر پھیلتی جا رہی تھی۔۔۔

میں تمہیں دوائی لگاتی ہوں "۔۔۔ مسکان میڈیکل باکس لیکر پاس آئی تو عارب نے اسکے ہاتھ تھام لئے۔۔۔

رہنے دو اس چھوٹے سے درد کو بھی برداشت کرنے دو " وہ مسکراتا ہوا بولا تو مسکان نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔۔۔

ابھی اللہ اللہ کر کے تو زخم بھرے ہیں پھر سے کیوں اس جانور کے کہنے پر تکلیف دے رہے ہو خود کو عارب "۔۔۔

بھرائی آواز میں وہ بولی تو عارب خاموشی سے دیکھتا اٹھ کر روم سے چلا گیا۔۔۔

\*-----\*

نور نہیں آرہی "۔۔۔ مشعل بیگم کال پے بات کرتی نور کی بتائی گئی باتیں کہ مری میں اچانک موسم کے تیور بدلنے پر "

راستے بلاک ہو گئے ہیں وہ ایک دن مزید وہاں ٹھہر رہے ہیں پایا اور آب پریشان ناہوں،۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور العین نے سنتے واویلا مچاتے پوچھا۔

جمال صاحب اسکی صدے بھری آواز پر ہنس پڑے۔۔۔

نہیں بیٹا کل آئے گی۔۔۔ جمال صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے محبت سے کہا۔

نور بھی اسکی آواز پر ہنس رہی تھی۔

مجھے بھی گھومنے جانا ہے ابھی کے ابھی، یہاں آکر تو ہم قید ہو کر رہ گئے ہیں۔۔۔ وہ نئے گھر میں شفٹ ہو گئے تھے اور

داد برہان بھی ان کے گھر تک ڈھونڈتے پہنچ گئے اور کافی شکوے بھی کیے اپنے چچا چچی سے۔۔۔

پر وہ دونوں مسکرا کر سن رہے تھے۔

زرگھس بی بھی یہیں آگئی تھی۔۔۔

وہ ایک بیوہ تھی جسکا کوئی نہیں تھا۔

جمال صاحب نے اسے اپنی بہن بنا کر گھر میں رکھا تھا اور اسکی بیٹی کی شادی بھی خود کروائی تھی اچھے گھر میں۔۔۔

نو بیٹا ابھی بہت دھوپ ہے شام کو چلیں گے کہیں۔۔۔ وہ مسکرائے اور اسکے گال تھپکتے بولے۔۔۔

نہیں مجھے ابھی جانا ہے اسی وقت کسی ریسٹورانٹ میں کھانا کھانے۔۔۔ وہ ضدی لہجے میں غصے سے بولی۔

حور سینے کہا تھا نا کہ پاپا ماما کو تنگ مت کرنا۔۔۔ مشعل بیگم کے موبائل حور العین کے کان پر رکھنے پر دوسری

طرف نور بولی۔

تم چپ کرو تمہیں کیا ہے خود تو مزے سے وہاں رہ رہی ہوں میں قیدی بن کر رہ گئی ہوں۔۔۔ حور العین غصے سے چیخی

کہ مشعل بیگم اور جمال صاحب حیران ہوئے۔

نور کو بھی اسکی بیجا ضد پسند نہیں آئی۔۔۔

حور کبھی اپنے ماں باپ کی بھی سن لیا کرو ہمیشہ اپنی مت چلایا کرو۔۔۔ اس بار نور غصے سے بولی تو حور العین کو مزید ضد

آگئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں جانوں گی جانوں گی۔۔۔! یہ صرف تمہارے ماں باپ نہیں میرے بھی ہیں۔۔۔ وہ چلا کر بولتی موبائل ہاتھ میں لیتے نیچے پھنک دیا۔۔

چلو بھئی چلیں ورنہ میری پری پاپا سے بھی ناراض ہو جائے گی۔۔۔ وہ کہتے ہوئے اٹھے۔۔۔  
تو مشعل بیگم حور پر ایک نظر ڈال کر خود بھی اپنے شوہر کی پیروی کرتی اٹھی۔۔۔  
آجائو چادر لے لو۔۔۔ خاموش بیٹھی حور سے مشعل بیگم مخاطب ہوئی۔۔۔  
مجھے نہیں جانا۔۔۔ حور نے منہ پھیرا۔۔۔

تو دونوں ہنس پڑے۔۔۔  
آجائو ہم سچ میں چل رہے ہیں تمہاری زبردستی پر نہیں بلکہ آج مجھ سے کھانا نہیں پکایا جا رہا چلو اٹھو۔۔۔ مشعل بیگم  
اپنی بیوی سی بیٹی کے پھول منہ کو پیار سے دیکھتی اٹھانے لگی۔۔۔  
اور جمال صاحب مسکراتے ہوئے باہر نکلے۔۔۔

مشعل بیگم اسے ساتھ لیتی ہوئی نرگس بی کے پاس آئی اور اسے بھی چلنے کا کہا پر بی نے انکار کر لیا کہ وہ یہیں کچھ پکا کر  
کھالے گی اسے باہر کے کھانے نہیں پسند تھے۔۔۔

گاڑی میں پچھلی سیٹ پر اسے بیٹھا کر مشعل بیگم فرنٹ سیٹ پر آئی۔۔۔  
اور پھر جمال صاحب نے ایک مسکراتی نظر اپنی بیوی پر ڈال کر گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔  
پر راستے میں ہی اچانک انہیں بریک لگانی پڑی۔۔۔

کیا ہوا پاپا۔۔۔؟ حور نے گاڑی رکتے محسوس کر کے اپنے باپ سے پوچھا۔۔۔  
پیٹانور العین کی کال آرہی ہے اسے بتادوں کہ تم اب مسکرائی بیٹھی ہو غصہ تھوک کرو ورنہ وہ پریشان ہوتی رہے گی۔۔۔  
جمال صاحب مسکراتے بولے کیونکہ وہ اپنی حساس دل بیٹی نور العین سے واقف تھے۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ہاں بیٹا ہم جارہے ہیں آپکی بہن کو لہجہ کروانے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں۔۔۔ جمال صاحب نے مسکراتے مرر " میں دیکھتے اسے پریشان چہرے کو نورالعیین سے بولے مشعل بیگم مسکرا کر دیکھ رہی تھی کہ اللہ پاک نے اسے کتنا حسین اور پیار کرنے والا انسان دیا ہے ہمسفر کے روپ میں جو ہر رشتے کی عزت کرنا جانتے تھے۔۔۔ بے ساختہ ہی انہوں نے اپنا ہاتھ جمال صاحب کے ہاتھ پر رکھا تو جمال صاحب موبائل دوسرے ہاتھ میں پکڑتے اپنی بیوی کے ہاتھ کو تھما اور مسکراتے اسکی خوشی سے نم آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ کہ چانک ہی فضا فائر کی آواز سے گونج اٹھی۔۔۔

ٹھااا کی آواز کے ساتھ دل دہلا دینے والی چیخ بلند ہوئی اسکے ساتھ ہی کرب ناک "اللہ" کی سدا۔۔۔

۔۔۔۔ مشعل بیگم کی چیخ نورالعیین اور حورا العین دونوں کو ساکت کر گئی۔۔۔ "جماااا"

ٹھاا کے ساتھ دوسرا فائر ہوا تو پاس بیٹھے وجود کے منہ سے بھی درد بھری چیخ نکلی۔۔۔

۔۔۔۔ حورا العین اور نورالعیین دونوں چیخیں۔۔۔ "مماپاپاااا"

ممااا۔۔۔۔۔ حورا العین خوف و ہراس سے بلند آواز میں چیخنے لگی۔۔۔

ساتھ میں نور کی بھی چیخیں شامل تھی۔۔۔

کہ اچانک حورا العین کے منہ پر رومال رکھ کہ اسکی آواز کو حلق میں ہی دبا دیا گیا اور پھر گاڑی میں دونوں محبت کرنے والوں کے ساکت وجود اور موبائل سے آتی نورالعیین کی دھاڑیں رہ گئی۔۔۔

مینے اس سے کہا تھا حور ضد مت کرو ممماپاپا کی مان لو پودہ نہیں مانی اور میرے ماں باپ کو کھا گئی چڑیل۔۔۔۔ سفید"

کفن میں لپٹے دو وجود کو علوی ہائوس کے بیچوں بیچ رکھا ہوا تھا۔۔۔

اور انکی اس بے رحمی سے موت پر ہر آنکھ اشک بار تھی۔

نورالعیین روتی سسکتی چیختی آسیہ بیگم کے آغوش میں اپنے ماں باپ کو گہری نیند میں سوئے دیکھ کر چیخ رہی تھی اور ساتھ

حورا العین کو بھی کوس رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مما پاپا اٹھئے نا، دیکھے کون ہے ہمارا جو ایسے چھوڑ کر چلے گئے ہیں واپس آئے ورنہ میں جیتے جی مرجائوں گی۔۔۔ وہ " باری باری دونوں کو جھنجھورتی چلا رہی تھی۔۔

یا اللہ میرے ماں باپ کو لوٹا دو یا اللہ۔۔۔ وہ اپنی دامن اٹھا کر چیخ رہی تھی سسک رہی تھی اللہ کے سامنے پر جانے " والے کبھی لوٹ آئے ہیں جو یہ آ جاتے۔۔

البتہ دونوں کی روح تڑپ رہی تھی اپنی معصوم بیٹی کو سسکتے دیکھ کر !! اور دوسری بیٹی۔۔۔

!! اسے حیوان لے گئے ان سے چھین کر۔۔۔

نور العین کی سدائیں سب کا دل دہلا رہی تھیں۔۔ جیسے دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔

اور وہ آپے سے باہر ہو کر سب سے بس سے باہر ہو کر بلند آواز میں دھاڑیں مار رہی تھی اور ساتھ میں حور العین کو کوسنا بھی نہیں بھولتی

جسکی ایک ضد نے اسکی دنیا جاڑ دی۔۔

کمال صاحب برہان داد نے پورا شہر پولیس اسٹیشن ہر جگہ چھان ماری پر حور العین تھی کہ جیسے زمین پر ہی نہیں تھی۔۔ برہان کا دل سسک رہا تھا۔۔

وہ یک طرفہ محبت کی آگ میں ساری زندگی تڑپنے والا تھا۔۔

اسکے دل نے کتنی بار اسے کہا تھا اظہار کر دے پر اسنے ہمیشہ یہ کہہ کر خود کو ٹال دیا کہ ابھی مجھے اسکے قابل بننا ہے۔۔

اس قابل کہ وہ جب ہاتھ بڑھائے تو تھام لے پر وہ کیا جانتا تھا کہ حیوان تو پہلے ہی منہ کھولے بیٹھے تھے آہٹ میں تھے اور اسکی محبت کی بوسو نگہ کر ہڑپ گئے۔۔

اور اب وہ تھادل کی سدائیں پکاڑیں تھیں اور سسکیاں تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں نہیں چھوڑوں گا انہیں جس نے اس ہنستے بستے گھر کو ویرانے میں بدل دیا ہے، بے رحمی سے چچا چچی کا قتل کیا ہے،" حور العین کو غائب کرنے والوں آج جس آگ میں میں جل رہا ہوں کل اسی آگ میں میں تم لوگوں کو جلاؤں گا۔۔۔" داؤد آلف گھٹنوں کے بل جمال اور مشعل کی قبروں کے سامنے رات کے اس اندھیرے میں ویران قبرستان میں وہ بیٹھا دھاڑ رہا تھا۔۔۔

چنچ رہا تھا حلق کے بل۔۔۔

آلف بڑھے ہو جانو کب سدھر وگے "ممتا بڑھی جھڑک اسکے کانوں سے ٹکڑائی تو وہ اور چلانے لگا کہ منہ میں خون کا" ذائقہ گھل مل گیا۔۔۔

چھوڑو بھی یہ میرا ڈلا بھتیجا ہے آلف جس کی معنی ہے محبت کرنے والا، یہ بڑھا ہو گیا تو ہم سے محبت کون کرے گا" برہان کو تو پڑھائی سے فرصت نہیں۔۔۔ شفقت بھری آواز آس پاس ویرانے میں گونجی اور وہ قبروں پر ماتھار کھ کر سسکنے لگا۔۔۔

تم انہیں تکلیف دے رہے ہو۔۔۔!! بھاری مردانہ آواز پر اس نے سر اٹھایا تو سامنے اس اندھیرے میں کھڑے لمبے "چوڑے وجود کو دیکھ کر رہ گیا۔

اور واپس سر جھکا دیا۔۔۔

سعیر جو اپنے ماں کی قبر پر آیا تھا اس چھوٹے سے لڑکے کو یوں قبروں پر سر رکھتے سسکتے دیکھ کر ٹوکے بنانا رہ سکا۔ آگ کو جلانا ہے تو آواز مت نکالو "!!! وہ کہہ کر رکنا نہیں اور داد اس انجان انسان کی پشت کو دیکھنے لگا جو آگے بڑھتا "تاریکی کا حصہ بن گیا تھا۔۔۔

اور جاتے ہوئے داد کی سسکیاں بھی حلق میں دبا گیا۔۔۔

بیٹ۔۔۔ اسے شک ہوا۔۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر اس تاریکی طرف بھاگا بغیر خوف کی پرواہ کیے پر کچھ ہاتھ نا لگا سوا مابوسی کے۔۔۔

\*-----\*

حورالعین "۔۔۔ رات کی تاریکی میں ایک سسکتے دل سے آہ نکلی"  
پر کوئی فرق نہ پاؤ وہی خاموشی چھائی رہی جو روز چھائی ہوتی تھی وحشت۔  
!! دو پرندے کیا اپنی آخری اڑان کو اڑے۔۔۔

! دو پیار کرنے والوں کی سرگوشیاں، متا کی مٹھاس، شفقت کی بھری پکاڑیں۔۔۔  
! کسی کے دل میں یک طرفاں محبت کے جگنو، کسی کا روعب، کسی کی ضد لاڈ۔۔۔  
! کسی کے طنز میں چھپے محبت کے تیر، لڑنا، منانا، الجھنا، کسی کی آنکھیں کی پیاس بجانا۔۔۔"  
سب دشت وحشت تلے دب گئے۔۔۔

بچ گیا تو ایک وجود وہ تھا سسکیوں کا۔۔۔  
! جو ہر کسی کے دل میں پل رہا تھا۔۔۔

اور چھایا رہا وحشت کا زمانہ۔۔۔

کوئی کھوئی محبت کے اندھیرے میں سسکتا رہا تو کوئی اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی محبت کو تڑپتا دیکھ کر سسکنے لگا۔۔۔  
عالم عالم جوش و جنوں ہے، دنیا دنیا تہمت ہے  
دریادریا روتا ہوں، صحرا صحرا وحشت ہے

\*-----\*

کون ہے بھئی "۔۔۔؟ بوڑھا رضوان گردن کی کپکپاہٹ سے کانپتا ہاتھ میں لاٹھی تھا مے دروازے سے باہر نکلا۔۔۔"  
السلام علیکم رضوان انکل "بہت مشکل سے سعیر کے گلے سے لفظ نکلے تھے۔۔۔"  
وعلیکم السلام کون ہو جو ان کیا کام ہے مجھ سے "؟ رضوان انکل نے بغور چشمے سے سعیر کے چہرے کو دیکھتے بولا "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کک۔۔۔ کہیں ت۔۔۔ تم سحیر تو نہیں ہو" بے یقینی سے لفظ منہ سے نکلے پر یقین نہیں تھا یہ سحیر ہو گا وہ تو کافی وقت پہلے ہی مر گیا تھا۔

سحیر جو بے ساختہ ہی یہاں نکل آیا تھا اب اسکے پوچھنے پر خاموشی سے دیکھ رہا تھا کہ کون سی پہچان کروائے اس عالم کی جسے اسکی ماں بلاتی تھی!! اس سحیر کی جسے اسکا باپ بلاتا تھا!، اس بیسٹ کی جسے دنیا بلاتی تھی؟  
پراسکی مشکل آسان کرنے پر اسنے سر ہلادیا۔

آہ میرا بچا۔۔۔!! میرا سحیر۔۔۔!! رضوان صاحب روتے ہوئے اسکے ساتھ لگے تو سحیر الجھن سے دیکھنے لگا۔۔۔"  
میری ماں کہاں رہتی ہے؟" اسنے سرد آواز میں پوچھا بغیر اسکی تڑپ کی طرف دھیان دئے"  
آس پاس محلے والے اسے دیکھ رہے تھے اسکے چوڑے وجود کو آنکھیں پھاڑے۔۔۔

اس انتہائی خوبصورت مرد کی ایک گال پر قدرت کے نا انصافی پر وہ حیران تھے  
وہ کیا انکے سوال کا جواب دیتا کہ یہ قدرت کا نہیں حیوان کا کرم ہے۔

سحیر کہاں چلے گئے تھے میرے بچے ہمنے کتنا ڈھونڈا سارے محلے والوں نے کتنا ڈھونڈا کوئی پولیس اسٹیشن نہیں چھوڑا"  
کہاں چلے گئے تھے بچے" رضوان کا بوڑھا جسم سسک رہا تھا پر اسنے ضبط سے لب بھیج لئے۔۔۔

اور کیسے۔۔۔؟ بے ساختہ ہی اسکا ہاتھ رضوان صاحب کی کپکپاتی گردن اور ضعیف وجود کے گرد بازو گھوم گیا۔۔۔

اماں کہاں ہے انکل۔۔۔ اس بار اسکی آواز میں سرد پن نہیں تھا وہی آواز تھی جو برسوں پہلے ہوا کرتی تھی۔۔۔"

آؤ بیٹھو میرے ساتھ ہمارے ساتھ کہاں رہتے ہو کیا کرتے ہو بتاتا ہوں سب کچھ تمہارے ذلیل باپ کے بارے میں"  
بھی۔۔۔!! محلے والوں نے ایک دم اسکے لئے کرسیاں لگائیں

وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا۔۔۔

سب منہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور وہ بچوں بوڑھوں میں گھیرا بیٹھا تھا خاموش اپنی سرخ آنکھیں جھکائے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے بتایا جا رہا تھا کہ کیسے گھر سے نکلتی بو پر جب وہ اندر گئے تو وہاں انہیں اسکی ماں کی لاش ملی اسٹور روم سے کہ سارے محلے میں کہرام مچ گیا۔۔۔

ناسمی تھی نا تم تھے نا تمہارا وہ باپ تھا۔۔۔

صرف تمہاری ماں کی لاش تھی وہاں جسے بے رحمی سے مارا گیا تھا کہ کئی دن ہر کسی کی آنکھوں سے ڈر خوف سے نیند رخصت ہو گئی تھی۔۔۔

اور پھر کافی عرصے بعد ہولناک اس رب نے فیصلہ کیا اور اس درندے کی لاش ٹکڑوں میں کچرے کے ڈھیر پر ملی۔۔۔ اس بات پر سعیر کے لب پر پر اسرار سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

سمی کہاں ہے عالم؟" سوال تھا کہ خنجر جو سعیر کے پیٹ میں گھونپ دیا گیا تھا کہ وہ بلبلا کر چیخنا چاہتا تھا پر ان سادہ لوگوں کے دلوں کا خیال کرتے ضبط کی آخری حدود کو چھونے لگا۔۔۔

اماں کہاں ہے"۔۔۔؟ اس بار اسنے غصے سے پوچھا تو ہر طرف جو سرگوشیاں تھی سکوت میں بدل گئیں۔۔۔" اور پھر ہمت کرتے رضوان صاحب نے اسے بتایا کہ اس کی ماں کہاں ہے۔۔۔

قبرستان کا معلوم ہوتے ہی سعیر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اسکے رگوں میں خون کی گردش اس قدر تیز ہو گئی تھی کہ اسے لگا ابھی اسکا جسم پھٹ جائے گا۔۔۔

وہ جیسے آگے بڑھ رہا تھا محلے کے سادہ لوگ مڑ مڑ کر اس حیرت انگیز وجود کو دیکھنے لگے جسکا قد لمبا اور جسم انتہائی مضبوط چوڑا تھا کہ اسے دیکھ کر منہ کھل جاتا اور گردنیں مڑ۔۔۔۔۔

سب سے تو حسین اسکے بال تھے جو شہد رنگ کے اسے ماتھے پر جمے ہوئے تھے اور اسکی بھوری داڑھی مونچھیں اسکی شخصیت کو مزید نمایا کر رہی تھی۔۔۔

اسنے جب قدم رکھا تھا محلے میں تو اسے گمان ہوا کہ یہ تو اسکا محلہ نہیں جہاں وہ پل کر بڑھا ہوا ہے یہ تو کوئی دوسرا محلہ ہے پر رضوان صاحب کی دکان کو اپنی ہی جگہ پر دیکھ کر وہ خاموش رہ گیا۔۔۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اور جب اسکی بھوری کرب بھری نظریں اپنے گھر کی جانب اٹھی تھیں تو اسے آباد دیکھ کر وہ خاموش رہ گیا۔۔۔  
جہاں اسکی ماں کی جھڑکے بہن کی چہکار پازیب کی چھکار گو نجی تھی اب وہی گھر دوسروں کی ملکیت میں دیکھ کر اسکی  
رگیں تن گئی پر کچھ بھی نا کر سکا۔۔۔

شاید وہ بھی اسے آباد دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

کہ وہ نہیں تو کوئی اور سن سکے چوڑیوں کی کھنک اور کرب ناک چینیں۔۔۔

\*-----\*

وہ بلیک کنگ یا کسی کو بھی بتائے بغیر کراچی آیا تھا۔۔۔

اور اس وقت رات کی تاریکی میں خاموش ایک قبر کے پاس بت بنا بیٹھا تھا۔۔۔

کیونکہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بات کیسے کرے۔۔۔

یا اسکی ماں اس سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی جس وجہ سے اسکے منہ سے لفظ نہیں نکلے رہے تھے۔۔۔

یا اس سے بھی برا حال ہو گیا تھا کہ لفظ تو دل ادا کرتا ہے جب اسکے پاس دل رہا ہی نا تھا تو کیسے وہ بات کرتا۔۔۔

وہ خاموش سا بیٹھا کچھ فاصلے میں موجود لڑکے کو تازی بنی قبروں پر روتے دیکھ رہا تھا کہ وہ کیسے رو رہا ہے بھلا اسے آنسوں

کیوں نہیں آرہے۔۔۔

کیا درد پر رو یا جاتا ہے "؟؟؟ وہ اپنی ماں کی قبر کو دیکھتے پوچھنے لگا۔۔۔"

پر جواب نہ ارد۔۔۔

ہاں وہ بھی درد پر رو رہا ہے "سر ہلاتے اسنے اپنے پیچھے سے چمکتا اپنا خنجر نکالا اور اپنے سینے اور بازوؤں پر کٹ دینے لگا"

---

جگہ جگہ بری طرح گھرے کٹ دینے لگا۔۔۔

پراک بھی آنسوں نا نکلا تو تھک کر واپس رکھ دیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور واپس اس لڑکے کو چیختے دیکھتا رہا۔۔۔

رولانا سیکھا دے اماں۔۔۔!! اسنے تھک کر کہتے اپنا سر قبر سے لگایا تو بے ساختہ ہی بھوری آنکھ سے آنسوؤں نکل کر قبر کی پاک مٹی میں جذب ہو گیا۔۔۔

!! " زخموں سے چوڑھوں اماں درد کا احساس دلا دے "

سہمی کو لوٹا دے اماں اکیلا ہو گیا ہوں، بیسٹ بن گیا ہوں ابا کے خواب کو بھی پورا کر دیا۔۔۔! آگ تھاکتوں کو جلا چکا " ہوں اب تو جینا سیکھا دے اماں۔۔۔ آنسوؤں در آنسوؤں نکلتے مٹی میں جذب ہو کر ممتا کی پیاس کو بجھا رہے تھے اور وہ سر رکھے بڑبڑا رہا تھا کہ اسے ہوش نہیں تھا اسکی آنکھیں بھیگی ہیں

پر یہ سفر اتنا طویل نہیں تھا کہ اچانک سکوت چھائے ماحول میں اسکی موبائل بج کر اسے حیوان کی دنیا میں کھینچ لائی۔۔۔ کہیں اسکا دل نادھڑک اٹھے کہیں اسے اپنی بھیگی آنکھوں کا احساس نا ہو جائے۔۔۔ بلیک کنگ کی غصے بھری آواز اسے کھینچ کر لے گئی۔۔۔

کہ اسکے ہاتھوں پاؤں خود بے خود حرکت کرتے اسے اٹھانے لگے۔۔۔۔ کہ نکلویہاں سے بھاگو۔۔۔

\*-----\*

یہ لو اپنے دل کو نکال دو۔۔۔ لفظ تھے پر اتنے بھاری تھے کہ عارب کے کان انکا وزن نہیں جھیل پارہے تھے۔۔۔ کھلی آنکھوں سے چھت کو تکتے وہ گھٹن میں کروٹ پر کروٹ بدل رہا تھا۔۔۔

اور پھر تھک ہار کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کھڑکی کے پٹ پر ہاتھ ٹکائے کھڑے عارب کی نظریں نیچے تاریکی میں اس سائے پر گئی تو دل خوف سے سکڑ گیا۔۔۔ کیا اسے خوف نہیں آتا تھا؟ اپنے سوال پر خود ہی ہنس پڑا۔

اسنے سنا تھا کہ کریم اس سے کہہ رہا تھا وہ لڑکی لڑکا میرے حوالے کر دو جس پر وہ بڑک اٹھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر کب تک وہ انہیں بچائے گا اگر اسکا حال ایسا رہا تو وہ ساری زندگی اپنی بہن کی حفاظت کیلئے اسکا محتاج بن رہے گا۔  
کہاں سے آئی ہے اسکے اندر اتنی طاقت؟ کیا کھاتا ہے؟ کیا اسکی فیملی نہیں؟"  
وہ خود سے سوال کرنے لگا پر دل و دماغ نے کوئی جواب نہیں دیا۔  
دیتے بھی کیوں جب ان دونوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔  
پر عارب معصوم کیا سمجھتا۔

کیا میں اسکے جیسا بن سکتا ہوں؟" وہ خود سے سرگوشی کرنے لگا کہ اچانک ہی اسکے دل سے ٹیس اٹھی اور وہ آہ کرتا دل "تھام کر پسینے میں غم کانپتے جسم کے ساتھ بیڈ پر گرا۔  
اسکا سارا جسم سن پڑ گیا تھا در دسے۔  
اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو کر کانپ رہے تھے۔  
پپ۔۔ پانی۔۔ وہ تڑپتا پانی سے فل جگ کو منہ سے لگا گیا۔۔"  
اور جب وہ خالی ہوا تو لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔۔۔

کلک۔۔ کیا وہ!۔۔ اس دل کو مارنے کی بات کر رہا تھا۔۔۔ خوف و ہراس سے وہ بڑبڑایا "اور پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا۔  
وہ سایہ ابھی تک وہیں تاریکی میں بیٹھا تھا۔

عارب نے آہستہ سے روم سے قدم باہر نکالے اور اپنے پاس والے روم جس میں اسکی زندگی اسکی بہن سکون کی نیند سو رہی تھی۔۔

دیکھا اور پھر گہرا سانس بھر کر سعیر کے روم کی جانب قدم اٹھائے۔۔  
دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر داخل ہوا۔

صاف ستھرے روم میں

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی نظریں اس خنجر کو ڈھونڈنے لگی

جو اسے جلد ہی مل گیا سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

اسکی چمک عارب کی آنکھوں میں چھب رہی تھی۔۔۔ بے ساختہ اسنے آنکھیں جھپکتے پھر دیکھا تو غور کیا اس پر کچھ حرف لکھے تھے۔۔۔

وہ آگے بڑھ آیا اور دیکھا تو ان چند حرفوں سے جڑانام "سعیر عالم" کا تھا۔

اسنے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا روم خالی تھا تو اسنے ہاتھ بڑھا کر اس خنجر کو اٹھایا ہی تھا کہ اسکا دل بری طرح دھڑکنا شروع ہو گیا خوف وہ گھبراہٹ سے اسکے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

وہ ایک خنجر تھا پر اسے اتنا بھاری لگا جسے اٹھانے کیلئے اسے اپنی پوری طاقت جمع کرنی پڑی۔

اسکے جسم پور پور پسینے سے نم تھا اور سانس پھولی ہوئی۔

پراسنے ہمت نہیں ہاری۔

اور پھر سست دھڑکنوں سے وہ خنجر اٹھا کر دیکھنے لگا۔

کہ پیچھے قدموں کی چاپ پر خوفزدہ مڑا تو سعیر کو کھڑا پایا بالکل اسکے سامنے سائے کی طرح پھیلا کہ وہ اسکی جسامت کے سامنے چھپ گیا۔

میں بب۔۔ بیٹ نہیں پ۔۔ پر اتنا ضرور بننا چاہوں گا کہ اپنی بہن کی حفاظت بغیر کسی سہارے کے کروں۔۔۔ عارب "

سر جھکائے لڑکھڑاتی زبان میں گویا ہوا تو سعیر بغور اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

تم اچھے انسان ہو اور میں نہیں چاہتا تم میرے جیسے برے انسان بنو!! پر اپنی بہن یا کسی کی بھی بہن کی حفاظت کرنے "

کے ضرور قابل بنو "سعیر نے بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے اسکے کانپتے ہاتھ سے خنجر لیکر ان ہاتھوں میں پستول پکڑا دی

--

عارب نے نا سمجھی سے دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی ضرورت ہے تمہیں۔۔۔!! سیر نے اسکی الجھی نظروں میں دیکھ کر کہا اور اسے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔  
 اور پھر کچھ ہی دیر میں فضا میں فائر زکی آواز گونجی کہ گہری نیند میں سوئی مسکان خوف گھبراہٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔  
 اور دماغ کے پوری طرح بیدار ہونے پر وہ کھڑکی کے پاس آئی تو وہیں کھڑی رہ گئی بت بنی۔۔۔  
 !! وہ جانتی تھی اسکا بھائی کیوں پستول سے کھیل رہا ہے صرف اسکے خاطر اسکی حفاظت کے خاطر۔۔۔  
 پر وہ اسکی قسم کو توڑ گیا جو اسنے اسے دی تھی کہ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے اسکے ہاتھ خون سے رنگ  
 جائیں۔۔۔۔

مسکان نے غصے سے کھڑکی کے پٹ زور سے بند کیے۔۔۔

\*-----\*

بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔!! وہ بیڈ پر گھٹنوں میں منہ دے سسک رہی تھی کہ زمان نے پاس آکر پکاڑا۔۔۔  
 پتا نہیں کتنے دن وہ یہاں قید تھی اور اسکے ماں باپ کا سوچتی وہ سسکا اٹھی۔  
 سب اسکی وجہ سے ہوا اگر وہ ضدنا کرتی تو آج اسکے ماں باپ زندہ ہوتے۔۔۔  
 ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔ اپنے بازو پر انگلیاں محسوس کرتے وہ دھاڑی۔  
 ہا ہا ہا میری جان میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ شادی سے پہلے ہاتھ نالگانوں پر کم بخت یہ دل نہیں مان رہا۔۔۔۔ اسکے  
 بالوں سے پکڑ کر چہرہ اونچا کرتے وہ ہوس بھری نظروں سے دیکھتے مکر وہ تہقہ لگاتے غلیظ لہجے میں بولا کہ حور العین کی  
 روح کانپ کر رہ گئی۔۔۔

تمہیں پتا نہیں تم کتنی خوبصورت ہو کہ ایک نظر دیکھنے سے میری راتوں کی نیندیں چرائیں تمنے، تمہارا چہرہ تمہارا سراپا۔  
 ۔۔۔ اسے بیڈ پر دھکا دیتے وہ اس پر جھکتے اسکی چیخوں دھاڑوں کو نظر انداز کرتے اپنی ہانک رہا تھا۔۔۔ "قیامت ہے  
 چھوڑو مجھے اللہ کے واسطے جانے دو پاپا۔۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کے مکے اس حیوان پر مارتی التجا منتیں چیخیں کر رہی تھی۔  
 جس پر زمان کو اور بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ظاہر ہے شیطان کا ایک روپ تو نہیں تھا۔

اور حور العین اس اذیت ناک لمحات سے اپنے جسم و روح کو نوچتے، اپنے پور پور پر ظالم کی وحشت درندگی سے ہوش و حواس گواں بیٹھی۔

زمان جھکا اس پر اپنی درندگی کا منہ بولتا ثبوت دے رہا تھا کہ اچانک اسکا موبائل بھجا۔

کون ہے حرام خور گالی "۔۔۔!! بد مزہ ہوتے اسنے ایک نظر حور العین کے دلکش وجود پر ڈال کر سائیڈ ٹیبیل سے " موبائل اٹھایا

اور سلیم کا نام دیکھ کر غصے سے موبائل کان سے لگایا۔

کیا ہے کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو؟؟ وہ دھاڑا اور اسکی نظریں حور العین ہوش و حواس سے بیگانہ چہرے پر تھی اسکی " نقوش سے الجھی ہوئی۔

زز۔۔ زمان پولیس نے ہمارے ٹرک پر چھاپا مارا ہے اور ساری لڑکیوں کو بازیاب کروالیا ہے۔۔۔ خبر تھی کہ دھاکہ " زمان کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

کک۔۔ کیا کہہ رہے ہو سلیم کیسے ہمارے آدمی وہ۔۔ وہ کہاں ہیں "۔۔۔؟؟ وہ ایک دم بیڈ سے اٹھا اور یہاں وہاں چکر " لگاتے بلیک کنگ کے خوف سے بولا

کچھ بھاگ گئے اور جو دو پولیس کے ہاتھ لگے انہوں نے بروقت جان دیکر بچا یہ ہے خود کو "۔۔ یہاں تو زمان کو سانس " بحال ہوا پر بلیک کنگ کے ری ایکشن کا سوچتے اسکا سانس واپس اٹک گیا۔

اسنے اپنی شرٹ پہنی اور حور العین دیکھا جسکے کپڑے درندگی سے جگہ جگہ پھٹ گئے تھے۔۔۔

بیوٹی جلد ہی ہمارا ملن ہو گا شاید تم لکی تھی اور اوپر والا بھی یہی چاہتا ہے ہم شادی کے بعد ایک ہوں تبھی آج بچ گئی "۔۔۔ وہ اسکی ٹھوڑی کو پکڑ کر بولا رہا تھا جیسے وہ سن رہی ہو۔

اور پھر روم لاک کرتا وہاں سے نکلا اسکا رخ کنگ کے محل کی طرف تھا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب یا تو زندہ واپس آئے یا کوئی بڑا نقصان اٹھائے۔۔

وہ رومال سے ماتھے کا پسینہ صاف کرتا محل کی پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے نیچے اترے۔

اسے بلیک کنگ سے ڈر نہیں لگ رہا تھا خوف بھی نہیں محسوس ہو رہا تھا کیونکہ دونوں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ دونوں ایک مقام رکھتے تھے اور اس منزل تک پہنچنے میں دونوں کی محنت شامل تھی۔

اسے تو صرف اسکے میسٹ سے ڈر لگتا تھا۔۔

جاوید جواب بلیک کنگ کے نام سے انڈر گرائونڈ میں مشہور تھا، اور زمان جو قہر نام سے جانا جاتا تھا یہ دونوں بھول گئے تھے سب سے بڑا واحد القہار تو اوپر بیٹھا ہے جس کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اور جب پڑتی ہے تو بڑے بڑوں کی روح بلبلا اٹھتی ہے کانپ جاتی ہے۔۔

وہ دونوں دہشتگرد تھے معصوموں کے دشمن، شیطان کے بھائی، پیسوں کیلئے انسانوں کا خون چوسنے والے۔۔

انکا بڑا گروہ تھا جو خوف دہشت پھیلا کر جگہ جگہ بلاسٹ کرتے تھے اور معصوموں کے خون کوندیوں کی طرح بہاتے تھے مسلمانوں کے دشمنوں کی صلاح اور دولت کی ہوس میں۔

پراس گروہ کی زندگی اتنی لمبی نہیں تھی

اور ایک دن ان پر پاکستان کے جانباز مجاہدوں کا حملہ ہوا باقی سب تو پکڑے گئے پر جاوید اور زمان دونوں بچ کر بھاگ گئے

--

اور پھر کچھ عرصے بعد دونوں نے ملکر اپنی تنظیم بنائی۔۔

اپنے ہی مسلمان معصوم بچوں کو مختلف شہروں سے پکڑ کر،

پھر جوان پر ظلم ستم کیا جاتا اس سے موت تک کانپ جاتی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہر تشدد روحانی سے لیکر جسمانی تک کہ کوئی سانسوں سے تعلق توڑ دیتا تو کوئی انسانیت بھول جاتا اور پھر ایسے ہی چلتے چلتے انہوں نے بچوں کو کڈنیپ کر کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کے دشمنوں سے بیچنے لگے، انہیں جیسے جیسے ترقی ملتی گئی جاوید نے اپنا نام بدل کر بلیک کنگ رکھ لیا اور اسکا دب دبا تا تھا کہ زمان اس کے سامنے دب گیا۔

بچوں سے آگے بڑھتے وہ لڑکیوں اور عورتوں تک آگئے۔۔

زمان مختلف شہروں سے لاتا تھا اور بلیک کنگ سودا کرتا تھا دوسرے ممالک کے امیر کبیر رئیسوں سے۔۔۔

اور جیسے جیسے انکا کام اور آدمی بڑھتے گئے بلیک کنگ کو اپنے پکڑنے کا ڈر ہونے لگا، اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کوئی ایسا انسان چاہیے جو انسان ناہو حیوان ہو، نام اسکا ہو خوف دہشت اسکی ہو کام کنگ کا ہو،

اس کے اشارے پر چلے جس میں کوئی جزبات ناہو صرف سوچے تو یہ کہ کنگ کی رکاوٹ کو ختم کرنا۔۔

اور اس کے لئے زیادہ تگ و دو نہیں کرنی پڑی کہ بیٹھے بھٹائے اسے مل گیا۔۔

جسکا باپ خود اسے بھیج کر گیا تھا ان کے پاس۔۔۔

اور پھر جب اسکا نام سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ یہی ہے اسکا بیسٹ۔۔

کچھ ماہ تو زمان کی نگرانی میں

اسے عام ٹریننگ دی گئی جو وہاں آئے ہر بچے کو دی جاتی تھی۔۔

انہیں ڈر تھا کہ سیدھا انسان کا خون کرنے سے انکا دل پھٹ سکتا ہے تبھی جانوروں کو مرداتے تھے کہ انہیں مضبوط دل

ہو جائیں پر اس کے بیسٹ نے جانور کو چھوڑ کر دودو ساتھ خون کر دئے تھے اور اس کے خوشی سے پاؤں زمین پر نہیں تھے۔۔

اس کے بعد جب اس نے اپنے ہاتھ خون سے رنگے تو اس کے دماغ میں الیکٹرک شاک دے گئے اور اس کے جسم کو کاٹ کر اس میں

مرچیں شیشے کا چور اڈال دیا جاتا کہ اسکی کربناک چیخوں سے پورا تہہ خانہ گونج اٹھتا۔۔۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کئی کئی گھنٹے برف پر لیٹا کر اسکے جسم پر تشدد کیا جاتا اور بڑے بڑے باکسرز جنہیں دوسرے ممالک سے بلوایا جاتا تھا خاص کر کے اسکے لئے ان سے پٹوایا جاتا کہ وہ اسے موت کے نزدیک چھوڑ کر چلے جاتے اور پھر اسکے زخم بھرنے پر واپس آتے

----

اسے سخت اپنی نگرانی میں ورزش کروائی جاتی کہ اسکا جسم پھول گیا کسی حیوان کی طرح۔۔

اتنا تشدد دماغ پر کیا جاتا کہ کتنے کتنے دن اسے کچھ دیکھائی نہ دیتا اور اس میں بھی اسے لڑوایا جاتا۔۔

اور پھر مشہور دنیا کے جانے مانے ڈاکٹرز سے اسکا علاج کروایا گیا۔۔

اسکے بعد پوری طرح اس عالم کو مار کر حیوان کو وجود میں لائے۔۔۔

جسے زمان اس اپنی نگرانی سے گئے سولہ سال کے لڑکے کی جگہ اس ستائیس سال کے حیوان کو دیکھ کر ایک پل کیلئے خود

کانپ کر رہ گیا۔۔۔

جو اسکے سامنے کھڑا ہوتا تو وہ اسکے سائے تل دبنا نظر آتا۔۔

اسکا لمبا قد چوڑا سینہ مضبوط بازو اور اسکے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھ کر زمان کو لگا کہ اگر یہ ایک کو اپنے ہاتھ کا تھپیر ہی رسید کرے

تو کئی دن ہوش میں نہ آئے۔

کئی دن وہ جب باہری دنیا میں زمان کے ساتھ نکلا تو پاگل پاگل سا تھا عجیب عجیب نظروں سے لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ زمان

کو خود اس سے خوف ہوتا۔۔

اسنے اسکا ذکر بلیک کنگ سے کیا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لیکر نہیں چل سکتا۔۔۔

وہ خود اسے گھمائے جس طرح قید کیے رکھا تھا۔۔۔

بلیک کنگ نے اس پر اہم کو ڈاکٹروں کے سامنے رکھا تو انہوں نے کہا کہ اسے لوگوں سے مانوس ہونے میں کچھ وقت لگے گا

فکر کی کوئی بات نہیں۔۔

وہ تمہارے لوگوں کو نقصان نہیں پہچائے گا۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

تب جا کر وہ مطمئن ہوئے اور اسے لوگوں میں موو کروانے لگے۔۔۔  
 اور ایک بار پھر وہ واپس انسانوں میں آتو گیا پر عالم نہیں بلکہ حیوان بنکر۔۔۔  
 انسان کے بیس میں چھپا ایک پالتو جانور جسے اشارہ ملتے ہی کسی پر بھی ٹوٹ پڑھتا تھا۔۔۔  
 اور اس پر ایک ہی چھاپ چھوڑ جاتا  
 !! دابیٹ "۔۔۔۔"

\*-----\*

کنگ دوسرے ممالک سے آئے گیسٹس سے انگلش میں انہیں تسلیاں دے رہا تھا کہ اسے کچھ عرصے میں انہیں واپس  
 انکے مطالبے کے مطابق لڑکیاں بیچیں جائیں گی ابھی انہیں بہت نقصان ہوا ہے۔۔  
 اور وہ بھی کنگ کے چہرے پر پھیلے غصے کو دیکھتے سر ہلا کر سمجھ گئے اور اسکے دئے گئے وقت پر آنے کا کہا۔۔  
 زمان چلتا ہوا سائیڈ کھڑا ہوا۔۔

کے "BK" اور اسکی نظریں بے ساختہ ہی کچھ فاصلے پر بیٹھے سعیر پر گئی جو اپنے آپ میں گم اپنی چوڑی کلائی پر بنے  
 نشان کو گھور رہا تھا۔۔۔

اسکا خنجر پاس ہی رکھا تھا۔۔  
 اور اسے دیکھ کر زمان نے تھوک نگلی۔۔

بھلا وہ کیوں موجود تھا آج اتنی پرائیوٹ میٹنگ میں۔۔۔  
 سعیر کو دیکھ کر اسے اپنی موت سامنے نظر آرہی تھی۔۔  
 اسی سعیر کو جسے خنجر پکڑا نا بھی اسی نے سیکھا یا تھا۔۔

گیسٹس سے فارغ ہو کر انکے جانے کے بعد کنگ نے اپنا رخ زمان کی جانب کیا۔۔۔  
 اور غصے سے دیکھتے گہرے سلگار کے کش لینے لگا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جانتے ہو سامنے بیٹھے وجود کو قہر زمان "؟ سیر کی طرف اشارہ کرتے اسنے درشتگی سے پوچھا۔۔۔"

ہاں جانتا ہوں جسے خنجر پکڑوانا بھی مینے سیکھا یا ہے۔۔۔!! زمان سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے میسٹ سے ڈرا رہا ہے۔۔۔"

تبھی اعتماد سے بولا۔۔۔

پر اب یہی خنجر انہیں ہاتھوں سے تمہاری گردن پر آسکتا ہے۔۔۔ وہ دھاڑے اتنا بڑا نقصان جو ہوا تھا۔"

کہاں تھے تم؟؟ تمہارے پاس رات کو موقع تھا ترک نکالنے کا پھر کہاں غائب ہو گئے تھے بتاؤ مجھے "؟؟؟ غرا کر وہ"

زمان کے سامنے آیا۔

سیر خاموش سے دیکھنے لگا دونوں کو۔۔۔

کچھ کام تھا مجھے جو اس ترک سے ضروری تھا "؟؟؟ زمان اسکی آنکھوں میں دیکھ بولا"

پر وہ اسے بلا سنڈ بیوٹی کا بتانے والا نہیں تھا، جانتا تھا اگر دیکھ لیا تو یہ گھنڈے جیسا کالا انسان ایک دن میں ہی اسکی بیوٹی کو

مار دے گا اپنی دردنگی سے۔۔۔

جانتا ہوں اس لڑکی کیلئے تم نے اتنا بڑا نقصان کروایا ہے۔۔۔!! کہاں ہے وہ بتاؤ مجھے "؟ کنگ نے اسکے گلے سے پکڑ کر"

دھاڑا۔۔۔

زمان کی آنکھوں میں بھی غصہ اتر آیا اتنے ملازمین کے بیچ اپنی بے عزتی پر۔

جاوید بھولومت برابر کے حصے دار ہیں اس کاروبار میں،، جتنا تمہارا نقصان ہوا ہے اتنا ہی میرا بھی ہوا ہے۔۔۔ زمان نے"

جھٹکے سے اپنا کالر چھڑوا کر کہا

پر تم اب اپنا حصہ ہار چکے ہو زمان اب تم برابر کے نہیں نچلے درجے کے ہو۔۔۔ کنگ نے بڑی چالاکی سے اسے مکھی"

کی طرح نکال کے باہر پھینکا کہ زمان صرف دیکھتا رہ گیا۔۔۔

پر اسے کوئی پروہ نہیں تھی ویسے بھی اسنے بلا سنڈ بیوٹی کو لیکر یہاں سے چلے ہی جانا تھا بہت دور کہ جہاں صرف وہ ہو اور

اسکی بیوٹی کے ساتھ اسکی راتیں۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پیسے تو اسکے پاس اتنے آگئے تھے کہ اسکی سات نسلیں بھی بیٹھ کر کھائیں تب بھی ناکم پڑیں۔۔  
 اور بلا سنڈ بیوٹی کے ساتھ اسکی ایک زندگی تو آرام سے گزرنے والی تھی دن رات اسکی سنگت میں مدہوش۔۔۔  
 ٹھیک ہے۔۔۔!!! مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ وہ کہہ کر جانے لگا  
 اور بلیک کنگ اسکے اتنے آسانی سے پیچھے ہٹنے پر شاک میں تھا۔۔  
 بھلا برسوں کی محنت چٹکیوں میں ہار کر جا رہا تھا اور اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔  
 ایسا کون سا خزانہ ہاتھ لگ گیا تھا اسے۔۔۔۔  
 ٹھہرو۔۔۔!! جاتے ہوئے زمان کے قدم ٹھٹھکے۔۔۔  
 !! اور وہ خوف سے مڑا کہیں وہ تو نہیں ہونے والا تھا جسکے ڈر سے پہلے ہی خوفزدہ تھا کہ اسکی بیوٹی۔۔۔۔  
 وہ لڑکی چاہیے آج رات کیلئے۔۔۔!! اکنگ کہتا ہوا اپنے شاندار سرخ ڈائمنڈ کے جڑے صوفے پر بیٹھا اور سلگار کے "  
 کش لیتا بغور سپید پڑتے زمان کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔  
 ایسا بھی کیا تھا اس لڑکی میں کہ اسکی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔  
 اب تو اسے ہر حال میں چاہیے تھی وہ لڑکی۔۔۔  
 کون لڑکی۔۔۔؟ زمان خود کو سنبھالتے ہوئے انجان بنا۔۔۔  
 سعیر اب بیزاریت سے دیکھتے اٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔  
 اسکے جاتے زمان نے سکون کا سانس خارج کیا۔۔۔  
 وہی جسکے لئے تمنے میرا اتنا نقصان کیا ہے۔۔۔! وہی جسکی وجہ سے برسوں کی اپنی پوزیشن چھوڑ کر جا رہے ہو بغیر اف "  
 کیے۔۔۔ کنگ نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی۔

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا جاوید۔۔۔!! وہ تمہیں نہیں دوں گا، اور رہی بات نقصان کی تو میں بھرچکا ہوں اپنی ساری "پوزیشن چھوڑ کر تمہیں سونپ کر جا رہا ہوں۔۔۔ ابھی کس برپائے کیلئے وہ لڑکی چاہیے۔۔۔ زمان دھاڑ کر اسکے سامنے آیا۔۔۔

میرے وہ دو آدمی زمان جنہیں انسان سے بے رحم بناتے سال بیت گئے اور تمنے دو منٹ میں انہیں ہمیشہ کی نیند سلا دیا "اسکا برپایا چاہیے۔۔۔۔۔"

لڑکیوں والا نقصان تو تمہارا حصہ لیکر پورا ہو گیا ہے اب مجھے دو میرے آدمی چاہیے جو مر گئے ہیں تمہاری غفلت کی وجہ سے "۔۔۔ زمان زلزلوں کے زد میں آ گیا اور حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے جاوید وہ میری محبت ہے، میری بیوی بننے والی ہے تمہاری ایک رات کی بے دردی "اسے ہمیشہ کی نیند سلا سکتی ہے میں وہ تمہیں نہیں دوں گا۔۔۔ ہاں البتہ اسکے بدلے پیسے لے لو مجھ سے مانگو کتنے چاہے دو آدمیوں کے "۔۔۔۔۔ وہ پھر کر بولا

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ کنگ نے زوردار قہقہہ لگایا اسکی حالت پر۔۔۔۔۔

پیسے نہیں وہ دو آدمی چاہیے یا لڑکی "۔۔۔ اسنے کہتے شراب کا گلاس منہ سے لگایا۔۔۔ اور فکرنا کر نہیں مرے گی، تیرے حصے کی محبت لٹائوں گا کہ وہ بار بار میرے پاس آنے کی خواہش کرے گی "۔۔۔۔۔ غلیظ لہجے میں کہتے وہ ہنسنے لگا۔۔۔

جاوید وہ میری محبت ہے "۔۔۔!! زمان اسکا مکروہ چہرہ دیکھ کر منت پر اتر آیا۔۔۔

!! اور میری ضد "۔۔۔

تم جانتے ہو کتنا وقت لگتا ہے انہیں بے رحم بنانے میں کیا تب تک میں اسے تمہارے پاس چھوڑ دوں ہر گز نہیں ""

۔۔۔!! اتنے سالوں کا سوچتے زمان نے جھڑ جھڑی لی

ایک راستہ ہے "۔۔۔!! گھونٹ بھر کر اسکی حالت پر رحم کھاتے کنگ بولا

کیا۔۔۔!! زمان بے چینی سے پوچھنے لگا۔"

!!" تب تک وہ تہ خانے میں رہے گی جب تک تم مجھے وہ دو آدمی نہیں لوٹا دیتے"

اور اسکے بعد تم اسے لے کر جاسکتے ہو۔۔۔ وہ بولا تو زمان کے سر پر ساتوں آسمان گرے۔"

یہ ہر گز نہیں ہو سکتا کنگ تم جانتے ہو وہاں کیا حال ہوتا ہے نئی لڑکیوں کے ساتھ۔۔۔۔ وہ دھاڑا تو کنگ ہنسنے لگا۔"

ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے۔۔۔! تمہیں خوش ہونا چاہیے وہاں تمہاری ضرورت تو محفوظ رہے گی، میں تمہارا دوست"

۔۔۔ وہ گردن اکڑا کر بولا۔ "تمہاری محبت کو دیکھتے تم پر یہ احسان کرتا ہوں

اسکا مقصد صرف زمان کو اپنے پار ٹنر کی حیثیت سے ہٹا کر ملازم کی حیثیت پر لانا چاہتا تھا پر یہاں تو الٹا اسے چھوڑ کر جا رہا

تھا اتنا بڑا نقصان کر کے۔۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کرو گے۔۔۔!! وہ غرایا"

ٹھیک ہے پھر اسے میرے حوالے کر دو!! یا تہ خانے میں فیصلہ تمہارا ہو گا۔۔۔؟ اسے سنائوں کے زد میں چھوڑ کر"

اب وہ منتظر نظروں اسے اسے ویران چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

اتنا انتظار اسے پانے کیلئے جسکے بنا دو دن بھی بڑی مشکل سے کاٹے تھے۔

رات آنکھوں میں کاٹ کر اسکے سپنے دیکھے تھے زندگی گزارنے کیلئے پر اب کیا ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے اسے تہ خانے بھیج دو پر یاد رکھنا اسے کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ ہارتے ہوئے وہ"

بولا پر آخر میں دھمکی دینا نہیں بھولا۔

کریم۔۔۔!! اسکی دھمکی کو نظر انداز کرتے وہ کچھ فاصلے پر مودب کھڑے کریم کو بلانے لگا۔"

حکم آقا۔۔۔!! وہ چلتا اسکے پاس آیا۔"

جاؤ زمان کے گھر سے اس لڑکی کو لیکر تہ خانے میں چھوڑ آؤ۔۔۔ وہ بولا تو کریم سر کو خم دیتے چلا گیا زمان صرف اسکی"

پشت کو دیکھتے رہ گیا اور پھر غصے سے ایک نظر گھونٹ پر گھونٹ مٹے کنگ کو گھورتا چلا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب اسے جلدی سے کچھ بچے جمع کرنے تھے اور ان میں سے دو کو چن کر مرے ہوئے دو کی جگہ کیلئے تیار کرنا تھا اور وہ جانتا تھا بہت عرصہ لگے گا پروہ ہارنے والا نہیں تھا۔

\*-----\*

وہ سسک کر اٹھی تو اسکا پور پور دکھ رہا تھا۔۔

اور کچھ دیر پہلے کی بیتی قیامت یاد کرتے وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر دھاڑیں مارنے لگی۔۔

پاپا مجھے لے جائیں پاپا میں مر جاؤں گی "!! ماما کی پری لٹ گئی ماما۔۔! نوچ لیا اسکے جسم کو اس درندے نے۔۔"

۔۔ وہ سسک کر چہرہ اوپر کرتے اپنے ماں باپ سے روتی مخاطب تھی۔۔

اسکی ہاتھ کی انگلیاں ٹوٹ رہی تھی جس پر کچھ دیر پہلے اس درندے کی گرفت تھی۔۔

اسکی روح گھائل ہو گئی تھی اور آنکھوں سے ٹوٹ کر گرم سیال بہہ کر نکل رہا تھا۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اسکی عزت محفوظ ہے اسکے رب نے اسے بچا لیا ہے۔۔

اسکی ماں باپ کی کی گئی دعائوں نے اسے بچا لیا ہے۔۔

پروہ معصوم کیا جانتی۔۔

جسنے دنیا ہی نہیں دیکھی تھی صرف کچھ لوگوں کے علاوہ جن میں اسکے ماں باپ بہن، بی، دادا، اور برہان اسکا اپنا دوست

پیارا دوست جو اسکی ذرا سی تکلف پر تڑپ اٹھتا تھا جیسے چوٹ اسے نہیں اسے خود کو آئی ہو۔۔

برہان کہاں ہو مجھے بچا لو اپنی دوست کو بچا لو دادا، نور اپنی بہن کو بچاؤ مجھے یہ مار دیں گے مجھے جینا ہے تم لوگوں کے ساتھ "

۔۔۔! یہ بہت برے لوگ ہیں مجھے انکے پاس نہیں رہنا نور مجھے بچاؤ۔۔۔ گھٹنوں میں سکڑی سمیٹی منہ چھپا کر وہ سسک

رہی تھی کہ اچانک دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا اور اسکی چیخ نکل گئی واپس اس درندے کی واپسی پر۔۔۔

ننن۔۔ نہیں مجھے مت مارو۔۔۔ مجھے ہاتھ۔۔۔ مت لگاؤ ماما۔۔۔ پاپا۔۔۔ وہ چیختی پیچھے کو کھسکی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور کریم جو دو آدمیوں کے ساتھ اسے تہ خانے کیلئے اٹھانے آیا تھا زمان کے گھر سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر کئی لمحے تینوں مبہوت رہ گئے۔۔۔

میدے جیسی سفید رنگت اس پر بڑی بڑی سی بھیگی آنکھوں پر کالی گھنی لمبی پلکیں چھوٹی سی ناک کپکپاتے ہوئے سرخ پنکھڑیوں جیسے لب اور بکھڑے کالے بال جو اسکے پھٹے کپڑوں کی وجہ سے اسے اپنے آبشار میں چھپا گئے تھے پردہ بن کر

۔۔۔

کریم کی ہمت نہیں ہوئی اسے تک پہنچنے کی۔۔۔

پراسے اپنے آقا کا حکم ماننا تھا۔۔۔

وہ ہوش میں آتے آگے بڑھا۔۔۔

اس بے رحم کو بھی اس وقت اس چھوٹی سی پری پر رحم آگیا۔۔۔

دل کیا کہیں چھپا دے اسے۔۔۔

یہ تو پریوں کی شہزادی ہونی چاہیے تھی جو یہاں بھٹک کر حیوان میں آگئی تھی۔۔۔

تو کیا اس شہزادی کو بنا کر اللہ نے اسکا شہزادہ نہیں بنایا۔۔۔

اسنے تو سنا تھا اللہ نے ہر کسی کیلئے کوئی ناکوئی جوڑ بنایا ہے تو کیوں یہ یہاں تھی۔۔۔

اس چھوٹی سی معصوم شہزادی کا راجکار کہاں تھا۔۔۔

سوچوں کو بری طرح جھٹک کر وہ آگے بڑھا پراسکی نظروں کی ہیر پھیر پراسے زوردار جھٹکا لگا اسکی ناپینا آنکھوں کو دیکھ کر

۔۔۔

اسنے غور کیا اور ذرا سا ہاتھ آگے بڑھایا پر وہ یہاں وہاں کانپتی روتی دیکھ رہی تھی۔۔۔

مما۔۔۔۔۔ "۔۔۔ حور العین مسلسل خاموشی پر خوف سے سسکا اٹھی اسے زندگی میں پہلی بار اپنی آنکھوں پر غصہ آرہا"

تھا کہ دل کر رہا تھا نوچ کر پھینک دے کس کام کی ہیں جب اس قیامت میں بھی اسکا ساتھ نہیں دے رہیں۔۔۔



ناولہ: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

کریم نے اپنے پھٹے دل کے ساتھ ہمت کر کے اس بدنصیب شہزادی کے بازو میں ہاتھ ڈالا۔۔۔  
 آہہ۔۔۔ حورالعین اچانک بازو پر انگلیاں محسوس کرتی چیخ کر دوسری طرف بیڈ کے منہ کے بل گری۔  
 مم۔۔ مجھے جانے دو مم۔۔ مجھے پاپا کے ساتھ کک۔۔ کھانا کھانہ ہے۔۔ ماما میرا انتظار کر رہی ہو گی اللہ کے واسطے "  
 جانے دو۔۔ مم۔۔ مجھے بب۔۔ بہت درد ہو رہا ہے ی۔۔ یہاں۔۔ یہاں۔۔۔۔۔!! وہ اپنے ہاتھ بازو دیکھاتی  
 پیچھے کی طرف ہوتی روتی منتیں کر رہی تھی۔۔۔  
 دوسرے آدمیوں نے بیزاری سے دیکھا۔۔

کریم اپنے قدم پیچھے لے گیا۔۔  
 لے آؤ اسے۔۔۔!! باہر نکلتے اسے پیچھے حکم دیا۔۔۔"  
 اور ان دونوں نے اس کے بالوں سے پکڑ کر باہر کی طرف لے جانے لگے بغیر اسکی چیخ و پکار کی پروہ کیے اسے گاڑی میں پچھلی  
 سیٹ پر پھینکا۔۔۔

ہہ۔۔۔ ہم پپ۔۔ پاپا کے پپ۔۔ پاس جارہے ہیں۔۔۔!! گاڑی میں آکر اسنے امید سے پوچھا کہ دونوں نے مڑ کر "  
 اسے گھورا بھی وہ کچھ کہتے کہ کریم بول پڑا۔  
 ہاں۔۔۔۔۔ اسکی ہاں پر دونوں ہنس پڑے لڑکی کی کے چہرے پر خوشی بھرے رنگ دیکھ کر۔۔ "  
 مم۔۔ میں ان سے معافی۔ مم۔ مانگو گی مم۔ مجھے نہیں جانا باہر۔۔ وہ بڑبڑائی "  
 اور گاڑی زن سے قید خانے کی طرف بڑھی۔۔۔

\*-----\*

داد مجھے نہیں کھانا کچھ میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔ اپنی کلائی داد کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرتی وہ بھرائی آواز "  
 میں کہہ رہی تھی۔۔

پروہ اسکی سنے بغیر اسے زبردستی کھینچ کر لے جا رہا تھا ڈائینگ ٹیبل پر۔۔

پلیز داد چھوڑو۔۔۔ اسے چیخ پر بیٹھاتے دیکھ کر نور العین نے مزاحمت کی پر داد نے ایک نہیں سنی۔

چپ کر کے کھائو۔۔۔! جب کھاؤ گی تب ہی بھوک لگے گی۔۔۔ اسے بھاگنے کیلئے پر تو لتے دیکھ کر وہ اسکی کلائی تھامے

ایک ہاتھ سے اسکے لئے کھانا نکالنے لگا پلیٹ میں۔۔۔

کھاؤ بیٹا۔۔۔ آئیہ بیگم نے اسکی پیلی پڑتی رنگت مر جھائی صورت دیکھ کر کہا۔

اور پھر کمال صاحب کے کہنے پر ناپا ہتے ہوئے بھی اسنے دولقمے منہ میں ڈالے۔۔۔

داد کے دل میں جیسے ٹھنڈک اتر آئی اسے کھاتے دیکھ کر اسنے بھی نوالہ اپنے منہ میں ڈالا۔۔۔

ورنہ اتنے دنوں سے اسنے حلق سے پانی کی بوند بھی نہیں اتاری تھی۔۔۔

حور العین کا کیا ہوا کمال اسکی کوئی خیر خبر۔۔۔؟ آئیہ بیگم کے پوچھنے پر خاموش بیٹھے سنجیدگی کے بت میں چھنک سے

کچھ ٹوٹا کہ کر چیاں اسکے دل میں چبنے لگی تو برہان نے ضبط سے اپنے برسنے کیلئے بے تاب پانی کو بمشکل آنکھوں میں ضبط

سے روکا اور لب سختی سے بھینچ لئے کہ اسکا پورا چہرہ اسرخ پڑ گیا۔۔۔

نام مت لیں تائی امی اس چڑیل کا مر گئی ہے وہ ڈائن کھا گئی میرے ماں باپ کو اللہ کرے کبھی لوٹ کے نا آئے ورنہ میں

اسے اپنے ہاتھوں سے مار دوں گی۔۔۔ نور ایک دم سسکتی چیخنی۔۔۔ کہ سب ساکت رہ گئے اسکے لہجے میں نفرت کی انتہا

دیکھ کر ششدر تھے۔

نور بیٹا اس میں حورا لعین کی کیا غلطی تھی۔۔؟ آسیہ بیگم صدمے سے کہا "تائی ام۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ بیچ میں ہی برہان دھاڑا۔۔" بس۔۔۔! ایک لفظ کہا حورا لعین کے خلاف تو یہیں گلا گھونٹ کر دفنادوں گا۔۔ ہاتھ میں پکڑا گلاس ضبط سے " چھنک کی آواز سے ٹوٹا اور وہ کھڑا ہو کر اس قدر دھاڑا کہ نور لعین سہم کر داد میں چھپی۔ خبردار۔۔!! خبردار جو لفظ غلط کہا۔۔ انگی سے وارن کرتے سب کو ششدر چھوڑا کروہ ایک قہر برساتی نظر داد " میں چھپی نور لعین پر ڈال کروہاں سے دب دب کرتا گھر سے ہی نکلتا چلا گیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے معلوم نہیں نا پڑا کب سے اسکی آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر گالوں پر پھسل رہے تھے۔۔

اور وہ تیز سپیڈ میں گاڑی ڈرائیو کرتا علوی ہائوس سے نکلا۔۔

نور"۔۔۔!! داد ڈائینگ ٹیبل سے روتی ہوئی بھاگتی نور العین کو پیچھے تڑپ کر پکارا۔۔

کتنی منتوں کے بعد وہ اسے باہر لیکر آیا تھا۔۔

پر سارے کیے کرائے پر پانی پھر گیا۔۔

جانے دوا سے اکیلی رہنا چاہتی ہوگی اس وقت"۔۔ کمال صاحب نے داد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیا اور"

وہ کبھی بے بسی سے ماں باپ کو دیکھتا تو کبھی سیڑھیاں چڑھتی اسکی پشت کو۔۔

\*-----\*

آہہ۔۔۔ اس کے لمبے بالوں سے پکڑ کر وہ گھسیٹتے تے خانے کی جانب لے جا رہے تھے۔۔

اور وہ روتی چختی اپنے جڑوں سے اکھڑتے بالوں کو پکڑتی چھڑوانے کی کوشش میں نڈھال گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔

جانو اپنے ماں باپ کے پاس"۔۔۔!! تہ خانے میں داخل ہو کر اسے فرش پر دھکا دیتے چھوڑ کر وہ تمسخرے سے ہنستے

بولے۔۔۔

اسے اندھیرے میں فرش پر پھینک کر وہ واپس دروازہ بند کر کے چلے گئے۔۔

مماا۔۔۔ حور سسکتی اپنے گھٹنوں بالوں کمینوں مسلنے لگی۔۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے کس حال میں ہے کون سی جگہ پر ہے۔۔۔

اسے صرف یہ معلوم تھا کہ وہ جھوٹ سے اسے وہاں سے لیکر یہاں پھینک کر چلے گئے تھے۔۔

ہی ہی ہی سہی دیکھو کون آئی ہے"۔۔۔!! اندھیرے میں کونے سے ایک آواز نکلی حور خوف سے آواز کی سمیت"

مڑی۔

لک۔۔۔ کون ہے"۔۔۔؟ اسے لگا کوئی چیز کھسکتی اسکے طرف بڑھ رہی ہے۔۔"

حور کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ کانپتی پیچھے ہوئی۔۔

کک۔۔۔ کون ہو۔۔۔ اس کے چاروں طرف گھسیٹ کر بڑھنے کی آواز آنے لگی اور ساتھ ہی ہی ہی بھی۔۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا میری قسم توڑ کر عارب۔۔۔ مسکان نے دکھ سے عارب کو دیکھا

میں جانتا ہوں میں نے جو کیا اچھا ہی کیا ہے "اس نے نظریں چراتے کہا"

کیا اچھا کیا اس حیوان کے ساتھ ملکر خود بھی حیوان بن رہے ہو۔۔۔ وہ چیخ اٹھی تو عارب نے گھور کر غصے سے دیکھا

تم اتنی احسان فراموش کب سے بن گئی مسی۔۔۔؟ دکھ سے عارب نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا

جب سے اس حیوان نے میرے بھائی کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں زبردستی۔۔۔!! اس سے تو اچھا تھا ہمیں بچاتا ہی نہیں

قاتل ہونے سے تونچ جاتے۔۔۔ وہ روتی ہوئی چلائی۔۔

ہوش میں آ کر بات کرو اس نے مجھے قاتل نہیں بنایا میں خود اس کے پاس گیا تھا بار بار۔۔۔ ابکی بار وہ بھی غصے سے بولا۔

اور اگر وہ ہمیں ناجائز تو یہ جو عزت سے ایک چھت تلے بیٹھے ہیں اگر وہاں ہوتے تو ایسے ہزار بار ہم اپنے ہاتھ خون سے

رنگنے چاہتے۔۔۔ وہ کہتے جانے لگا۔

اچھا تو یہاں بھی کونسا ہاتھ صاف کیے بیٹھے ہیں، میں تو ہوں ہی سوتیلی بائی سچ کہتی تھی کہ تمہارا پیار صرف ایک دیکھا وا

ہے اور وہ آج ثابت ہو گیا۔۔۔ اس لفظوں نے عارب کو منہ کے بل زمین پر گرایا اور اس نے صدمے کی کیفیت میں مڑ کر

دیکھا۔

میرا پیار دیکھا وا ہے تمہارے لئے ہاں "!!۔۔۔ وہ چلتا اس کے پاس آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر دھاڑا کہ مسکان سہم گئی اسکی

سرخ آنکھوں میں دیکھ کر۔۔

ہاں ہے۔۔۔! ہے تمہارا پیار دیکھا وا تم نے مجھے سے کبھی پیار کیا ہی نہیں صرف کوٹھے پر سب کے دیکھا واے کیلئے میرا

خیال۔ رکھتے تھے۔۔۔! اگر سچ میں مجھ سے پیار ہوتا تو میری قسم ناتوڑتے۔۔۔ وہ اسکی سخت پکڑ میں روتی ہوئی چلائی تو

کئی لمحوں تک عارب کچھ کہہ ہی ناسکا صرف اسکی بھیگی صورت تنکنے کے علاوہ۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تھامیر اپیار میری ہی بہن کیلئے دیکھا واپس۔۔!! سن لیا یا ابھی کچھ باقی ہے۔۔۔" جھٹکے!! ہاں ہوں میں سوتیلا۔۔۔"  
 سے اسے چھوڑ کر وہ غرایا تو ابکی بار صدے میں آنے کی باری مسکان کی تھی۔۔۔  
 عارب غصے اور تاسف بھری نظر ڈال کر روم سے چلا گیا۔۔  
 یہ سب اس بیسٹ نے کیا ہے میں چھوڑوں گی نہیں اسے۔۔! اسنے مجھ سے میرا بھائی چھین لیا۔۔۔ وہ پھری چیختی "  
 اٹھی باہر آئی۔۔

سامنے ہی کھڑے اس دیوار نما وجود کو دیکھتے اوپر کا سانس اوپر رہ گیا اور نیچے کا نیچے۔۔۔  
 سعیر اسکی ساری باتیں سنتے عارب کو روتے ہوئے باہر نکلتے دیکھ کر سامنے کھڑا غصے سے اس چیونٹی نما لڑکی کو دیکھنے لگا جو  
 ابھی اسے مارنے کیلئے باہر نکلی تھی۔۔۔

مسکان کچھ خوف سے جو قدم آگے لے آئی تھی پیچھے اٹھانے لگی۔۔  
 آ۔۔۔ آ۔۔۔ اپنے اچھا نہیں کیا بیسٹ۔۔۔ اپنے آنسو صاف کرتے وہ روتی بولی "  
 سعیر نے ناگواری سے دیکھا

کیا اچھا نہیں کیا مینے۔۔۔؟ وہ غصے سے ایک دم اسکی طرف لینے لگا "  
 میں اپنی سیفی خود کر سکتی ہوں میں جارہی ہوں۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں اسے سامنے دیکھ کر بولی اور سانس روک کر "  
 اس پہاڑ جیسے وجود سے خوفزدہ ہو جر آہستہ سے سائیڈ سے ہوتی گذر گئی  
 سعیر صرف اس ضدی لڑکی کو دیکھتے رہ گیا۔۔

جس میں اسکے تھپڑ سہنے کی ہمت نظر نہیں آرہی تھی۔۔  
 سعیر نے خاموشی سے جاتی اس لڑکی کی پشت کو دیکھا۔

خبردار مسی جو ایک قدم باہر نکالا تو۔۔۔ عارب ایک دم روم سے نکل کر روئی ہوئی سرخ آنکھوں سے دھاڑا کہ مسکان "  
 کی رڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو۔۔!! تو کیا ہاں ماریں گے مجھے بھی مار دیں پر میں جا رہی ہوں۔۔۔ اسنے غم و غصے سے چیختے دروازہ کھولا تو سامنے "ہی دروازہ پر کھڑے بلیک کنگ کے آدمیوں کو دیکھتے کانپ کر پیچھے ہوئی۔۔

بیسٹ کنگ نے کہا ہے دونوں کو ہمارے حوالے کر دو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ دونوں کو کچھ نہیں ہو گا وہ سہی " سلامت محل میں رہیں گے۔۔ کریم اپنے کچھ آدمیوں کے ساتھ اندر داخل ہونے مسکان پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔ سعیر نے ایک تمسخرے بھری نظر سپید پڑتی رنگت والی مسکان کو دیکھا اور پھر عارب کو۔۔

ایک باہر نہیں نکلنا چاہیے۔۔۔ وہ عارب سے کہتے اپنے روم میں چلا گیا اور پھر کچھ ہی دیر میں روم سے باہر نکل کر " دروازے کی جانب بڑھا تو خوف سے سائیڈ ہو گئے تو وہ ایک نظر واپس عارب پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔ مسکان کی جان کانپ کر رہ گئی اسنے خوف سے بھائی کو دیکھا۔۔

چلو دونوں۔۔۔ مسکان کو دروازے سے دور جاتے دیکھ کر کریم بولا " ایک منٹ۔۔۔ اسنے مسکان کو پاس بلاتے کریم سے کہا۔

اب کیا کہتی ہو جانا ہے۔۔۔؟ اسکا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں بھر کر پوچھا تو مسکان نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ " شہناش میری جان۔۔۔ اسنے پر لب رکھے اور وہاں موجود آدمی کریم سمیت ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے " چلو بہت کر لیا بہن بھائی کا نائک اب یہ وہاں چل کر کرنا۔۔۔ غصے کو فت سے کریم دھاڑا تو عارب نے مسکرا کر اسے دیکھا

چل رہے ہیں۔۔۔ عارب نے کہتے مسکان کو عوم میں اندر بھیجا اور دوسرے ہاتھ سے اچانک گن نکال کر ان پر فائر " کرنا شروع کر دیا۔۔۔

ٹھااٹھاا کی آواز سے پورا گھر گونج اٹھا۔۔

تمہاری تو۔۔۔!! اپنے تینوں آدمیوں کو زمین ہر تڑپتا دیکھ کر کریم دھاڑ کر اسکی جانب لپکا اور عارب جو اس پر بھی " فائر کرنے والا تھا پر اس سے پہلے ہی وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور عارب کے ہاتھ سے پستول دور جا کر رہی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کریم نے ایک کے بعد دوسرا مکہ اسکے پیٹ میں مارنا شروع کر دیا جس پر درد سے عارب کی دھاڑ گونجی۔۔۔  
آہہ۔۔۔

عارب۔۔۔ اور اسکی آواز پر مسکان گھبرا کر باہر نکلی پر اپنے بھائی سے الجھتے کریم کو دیکھ کر وہ چیخ اٹھی۔  
چھوڑو میرے بھائی کو کمینے انسان۔۔۔۔۔ وہ چلاتی کریم کی پیٹھ پر مکے مارنے لگی۔  
کریم نے مڑ کر اسے دیکھا اور ایک دھکادیکر پیچھے پھیکا کہ مسکان منہ کے بل نیچے گری۔۔۔  
مسکان "درد سے اٹھنے کی کوشش کرتے عارب نے اپنی بہن کو نیچے گرتے دیکھا درد سے پکاڑا"  
اور مسکان کریم کو پستول نکالتے دیکھ کر سپید پڑ گئی۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ وہ چلائی پر جب اپنے ہاتھ کے نیچے عارب کی پستول آئی تو اسنے اٹھا کر دیکھا اسے اور پھر کریم کی  
پیٹھ کو۔۔۔

پھر اسکی آنسوؤں سے بھری نظریں نیچے پڑے بھائی پر گئی۔۔۔  
اگلے ہی پل ٹھااکی آواز کے ساتھ مسکان کا وجود ساکت ہو گیا۔۔۔  
اور عارب نے صدمے سے اپنی بہن کے ہاتھوں میں پستول کے ساتھ اپنے سامنے کھڑے کریم کو دیکھا جسکے ماتھے پر بنے  
سورخ سے خون نکل کر منہ پر آ رہا تھا۔۔۔

مسی۔۔۔۔۔!! وہ تڑپ کر آگے اٹھا اور اپنی ساکت بیٹھی بہن کی جانب بڑھا۔  
پیچھے ڈھرام سے کریم منہ کے بل گرا اور عارب نے صدمے میں بیٹھی اپنی بہن کو خود میں بھیج لیا۔۔۔  
مسکان میری جان۔۔۔!! اسکے پھسلتے آنسوؤں کو دیکھتے وہ پڑت کر اسکا چہرہ صاف کرتے ماتھے پر لب رکھے کہ مسکان  
کے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے۔۔۔

مم۔۔۔ مینے ٹھ۔۔۔ ٹھیک کیا ناع۔۔۔ عارب "؟؟؟ وہ خالی نظروں سے عارب کو دیکھتی بولی"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں۔۔۔ ہاں میری جان تم نے کچھ غلط نہیں کیا اب بس چھوڑ دو اسے اور بھول جاؤ سب کچھ۔۔۔ وہ محبت سے کہتا اسکے ہاتھوں سے پستول چھیننے لگا پر مسکان نے پکڑ سخت کر لی۔۔

تو پھر کیوں چھوڑ دوں۔۔۔؟؟ اگر تم چلا سکتے ہو تو میں بھی چلا سکتی ہوں سمجھے۔۔۔ اچانک وہ چیختی اٹھی اور دھاڑی " آواز کے ساتھ روم کا دروازہ بند کرتے اس سے ٹیک لگا کر گھٹنوں میں منہ دیکر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔ دروازے پر کھڑے سعیر نے سارا منظر دیکھا تھا۔۔۔ اور آگے بڑھ کر ان لاشوں کے پاس آیا۔۔

اٹھو اور انہیں اٹھا کر گاڑی میں ڈالو باہر "سعیر کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ اس پر کیا بتی ہے۔۔۔" اسکی نظر میں یہ عام تھا کہ اگر کسی بھی بھائی یا بہن پر برسا یہ آئے گا تو کوئی بہن بھائی خاموش ہو کر اس برے سائے کو اسے نگلتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ کچھ نا کچھ تو ضرور کرتا یا اپنی جان دیتا یا جان لیتا۔۔۔ سو عارب کا یوں رونا اور مسکان کا سکتے میں جانادونوں ہی فضول تھا وقت کا برباد کرنا۔۔۔ عارب نے اٹھتے اس بے حس انسان کو دیکھا اور اپنے آنسو صاف کرتے کریم کو گھسیٹ کر لے جانے لگا۔۔۔ اپنی بہن کو بولوا اگر خون خرابہ کیا ہے تو گھر صاف کر لے۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے اسنے عارب سے کہا اور "عارب نے سر ہلایا تو وہ اسکے اداس چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

تم دونوں ایک دوسرے کا سہارا ہو۔۔۔ دونوں میں کوئی ایک دوسرے کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا تبھی یہ عمل فطری " تھا۔۔۔ اسکا کندھا تھپتھپاتے وہ کریم کی گاڑی کو لیکر بلیک کنگ کے محل کی طرف روانہ ہو گیا اسکے پیچھے گئے آدمیوں کی لاش لیکر۔۔۔

اور بلیک کنگ کریم کی لاش سعیر کے کندھے پر دیکھ کر شاک کی کیفیت میں اٹھ کھڑا ہو گیا۔۔۔ میں انکار کر چکا ہوں وہ نہیں ملیں گے۔۔۔! امت بھولو وہ بیسٹ کے سائے تلے ہیں تو کیسے ہوں گے۔۔۔۔۔ سرد لہجے " میں کہتے بلیک کنگ کو ششدر چھوڑ کر اسکے جار آدمی مار کر وہ چلا گیا۔۔۔۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور بلیک کنگ گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔  
اسنے جیسے لب سی لئے کیونکہ اسکا بیسٹ ضد کرنا سیکھ گیا تھا تبھی اسے اپنا منہ بند کرنا پڑا۔۔۔۔۔  
اسکے اتنے خاص آدمی کی لاش اسکا اپنا بیسٹ کندھے پر اٹھا کر لایا تھا۔۔۔  
پر وہ کچھ بھی کرنا سکا۔۔

آہہ "۔۔۔۔۔!! دھاڑتے اسنے ٹیبل پر رکھی شراب کی بوتل نیچھے پھینکی جو ہزار ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔۔۔"  
\*-----\*

حورالعین نے اپنی نظریں پھیری پر اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔۔۔! وہ اندھیرا جو اسکی آنکھوں میں سما یا ہوا تھا۔۔۔  
وہ منہ پر ہاتھ رکھے سسک اٹھی اور خود میں سمیٹ گئی۔۔۔  
اسے لگا اسکی موت قریب آچکی ہے اور حورالعین نے کلمہ پڑھتے ہوئے خود کو جو بھی تھے انکے حوالے کر دیا اور اپنی  
آنکھیں سختی سے میچلیں۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو سہی شہزادی آئی ہے "۔۔۔۔۔ حورالعین کو گھیرے لیتے وہ عورتیں اسکے بالوں چہرے بازوں پر اپنے لمبے  
ناخنوں پھیرتی کونے میں دہکی سہی کو کہنے لگی۔۔۔

جو چھت سے آتی سورج کی روشنی میں حورالعین کو دیکھتی دیوار سے سر ٹکائے بیٹھی تھی۔۔  
ہی ہی ہی سہی اندھہی شہزادی ہے "۔۔۔۔۔ اس عورت کے بات پر سب ہنسنے لگی  
اور سہی نے چونک کر اس چھوٹی سی سولہ سال کی لڑکی کی بڑی بڑی بھگی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔  
تو تلخ سے ہنس پڑی۔۔۔

خوبصورت ہے ناں "۔۔۔؟ وہ کھسکتی ان کے پاس آئی اور بغور حورالعین کے ایک ایک نقوش کو دیکھنے لگی۔۔۔"  
بہت ہے یہ تو گئی ہی ہی ہی "۔۔۔!! دوسری عورت تالیاں بجاتی ہنستی آخر میں رو پڑی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہاں بیس تیس کے لگ بھگ عورتیں موجود تھیں جو اس دہشت گردوں کی تنظیم کے ظلم برداشت کرتے کرتے اب اپنا دماغی توازن کھو چکی تھیں۔۔۔

اور کافی ان میں مر بھی گئی تھیں جنہیں کہیں دور پھینکا جاتا تھا۔۔

وہاں سب کڈنیپ یا کوٹھے کی لڑکیاں تھیں پر سہمی ان بد نصیب لڑکی میں تھی جو اپنے باپ کے ہاتھوں اس تنظیم میں بھیجی گئی تھی چند پیسوں کے عوض۔۔۔

اور اپنی بے انتہا خوبصورتی کی وجہ سے بلیک کنگ کی بربریت کا نشانہ بنی۔۔

اور پھر اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی کہ اب زخم زخم ہو کر اس تہ خانے میں پڑی تھی کہ جسے جو آتا مار پیٹ کر چلا جاتا اپنا غصہ ان پر نکال کر۔۔۔

اس مار دیں۔۔۔" "ہاں اسے مار دیتے ہیں۔۔۔" ایک عورت اسکے حسین کو دیکھ کر خوفزدہ ہوتی قریب آئی۔۔۔" حور العین سسکتی انکی باتیں سنتی ٹھٹھر کانپ رہی تھی کہ اچانک اسکے اسے پیچھے دھکا دیتے اسکے اوپر اوپر چڑھ کر وہ عورت اسکا گلا گھونٹنے لگی۔۔

آہ۔۔۔ م۔۔۔ ما۔۔۔ پ۔۔۔ پا۔۔۔" وہ سانسیں گھونٹنے پر ہاتھ پاؤں مرتی چیخنے لگی کہ سہمی نے غصے سے اس عورت کو حور العین سے پیچھے دھکا دیا۔۔

دور ہٹو یہ میری شہزادی ہے میرے شہزادے کی ہے۔۔۔" سہمی چیختی اس عورت کو مارنے لگی اور حور العین روتی نیچے پڑی کھانسنے لگی۔۔

مما۔۔۔ وہ اٹھ بیٹھی تو سہمی نے پھر سے بغور اسے دیکھا۔۔۔

مجھے جانا ہے پاپا کے پاس مجھے جانے دو۔۔۔" وہ ہاتھ جوڑتی بولی تو سہمی نے اسکے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔" اور پھر اپنا سر کھجانے لگی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں۔۔۔ ہاں سیر آئے گا تو وہ ہمیں لے جائے گا وہ کمانے گیا ہے وہ جلدی واپس آئے گا۔۔۔ وہ میرا شہزادہ ہے تم اسکی شہزادی بنو گی ناں۔۔۔؟ وہ اپنے گندھے ناخنوں کو دیکھتی پھر ہاتھ کی پشت سے اسکے آنسو صاف کرتی بول رہی تھی وہ حور العین خوف سے ہچکیاں لیتی ان پاگلوں کے بیچ خود کو پا کر کانپنے لگی تھی۔۔۔

دوسری عورتیں منہ بنا کر وہاں سے دور ہوئی۔۔۔

بنو گی ناں بولو شہزادی۔۔۔؟ "وہ اسکے بال درست کرتے بول رہی تھی"

حور نے کوئی جواب نہ دیا تو سہمی مایوس ہو گئی۔۔۔

سیر بہت اچھا ہے وہ میرے لئے ہری چوڑیاں لینے گیا ہے اگر تم اسکی شہزادی بنو گی تو وہ تمہیں بھی دے گا۔۔۔" مایوسی سے سر کھجاتے ہوئے وہ لالچ دینے لگی تو حور خود میں سمٹ گئی۔۔۔

مادریں سہمی بہت خوبصورت ہے۔۔۔ وہ عورت واپس کھسک کر پاس آئی اور سہمی کا کندھا ہلا کر کہنے لگی تو سہمی نے غصے سے دیکھا۔

اسکی سنہری ویران آنکھوں میں غصہ امد آیا۔۔۔

نہیں میرے شہزادے کی شہزادی ہے کوئی نہیں مارے گا سیر آ رہا ہے ہم جائے گے تو میں اماں اسکی شادی سیر سے کرانیں گے تمہیں نہیں بلاؤں گی میں۔۔۔ وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی بولی تو وہ منہ بسور گئی۔

مجھے ساتھ لے چلنا میں شادی کروں گی اور اچھا اچھا کھانہ بھی کھائوں گی۔۔۔ وہ سہمی کے ہاتھ پکڑے خوشی سے بولی تو سہمی اپنے ہاتھ چھڑواتی حور کے زبردستی ہاتھ پکڑے بولی

۔۔۔ وہ حور کو "میں صرف اپنے شہزادے کی شادی اس سے کرانوں گی بس۔۔۔! چلو وہاں بیٹھیں تمہیں پانی پلاؤں" کھینچتی لے گئی اور وہ پانی کا سنتی خود بے خود اسے پیچھے گھسیٹتی چلی گئی۔۔۔

اور جیسے ہی حور نے پانی منہ سے لگایا تو ایک بدبو اسکے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی کہ وہ اب کائی لیتی سار پانی منہ سے نکال گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لی۔۔۔ یہ تو بہت گندہ ہے۔۔۔ قمیض سے منہ صاف کرتی وہ بھاری آواز میں پیاس سے تڑپتی بولی۔۔۔  
ہیں گندہ ہے ہی ہی گندہ تو نہیں میں پی رہی ہوں۔۔۔ سہمی ہنستی ہوئی پانی منہ سے لگاتی گھٹ گھٹ کر پینے لگی  
اسنے کہتے اسکے منہ سے گلاس لگایا تو حور روتی ہوئی ناک بند کر کے پینے لگی۔۔۔ "لو پیو"  
وہاں جو بھی آتی تھی سب ملکر اسے بہت پیٹتی تھی کہ کنگ کے پاس جانے سے پہلے مر جائے۔۔۔ پر حور العین کو دیکھتے  
سہمی کو بہت پسند آگئی اپنے بھائی کیلئے جو اسکی چوڑیاں لینے گیا تھا کہ اسکے لوٹنے سے پہلے ہی اسکے باپ جو احساس کمتری سے  
نفسیاتی ہو گیا تھا لوگوں کی تمسخرے بھری نظریں اسے اور اسکی بیوی اولاد کو دیکھ کر جو اس پر پڑتی تھی کہ اس اپنی ہی اولاد  
سے نفرت ہونے لگی۔۔۔

اور ایک دن ایسی قیامت ٹوٹی کہ اسکے بھائی کی غیر موجودگی میں اسکی ماں کو زبردستی اسٹور روم میں بند کرتے اور اسے  
بیہوش کر کے یہاں بھیج دیا کہ اسکے لئے رات قیامت اور ہر دن ظلم اور تشدد کی انتہائی سے گذرتا تھا۔۔۔  
اسنے کافی انتظار کیا اپنے شہزادے کہ اب آئے گا اب اسے یہاں سے لے جائے پروہ نہیں آیا اور انتظار۔۔۔! انتظار ہی رہ  
گیا البتہ یہ ضرور اللہ نے اس پر کرم کر دیا کہ اسے اس سوچ سے چھٹکارا دیتے "کہیں اسکا بھائی اسے بھول تو نہیں گیا"  
دماغی توازن چھین لیا اور اب وہ خوشی سے اسکے انتظار میں تھی کہ اسکا شہزادہ ضرور آئے گا اور اسے اماں کے پاس لے  
جائے گا۔۔۔

اور اب تو اسنے اپنے شہزادے کیلئے اسکی شہزادی بھی ڈھونڈ لی تھی اب تو اسے آجانا چاہئے تھا وقت کتنا گذر گیا تھا کہ اب  
اسکے سر میں سفیدی پھیلنے لگی اور انتظار طویل ہو تا جان لیوا بن گیا تھا۔۔۔

سہمی نے اسے وہاں بیٹھی پاگلوں سے تو بچا لیا تھا جو اسے آگے کی درندگی سے بچانے کیلئے ہمیشہ کی طرح اسے بھی مارنا چاہتی  
تھی پر سہمی بچ میں آکر اسے اپنی شہزادی کہہ کر بچا گئی تھی۔۔۔

زمان کو انتظار تھا کہ جب وقت گذرے گا یا اسے موقع ملے گا تو وہ بیوٹی کو لیکر یہاں سے کہیں غائب ہو جائے گا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پر اب تک تو اسے کوئی کرن نظر نہیں آرہی تھی اسنے کافی بار تہ خانے کا رخ کیا تھا پر وہاں پہرہ سخت دیکھ کر مایوس ہو کر لوٹ آیا۔۔۔

اور اب اسکے ساتھ گزرے ان لمحوں میں جیتا اپنی مشن میں مصروف تھا۔۔۔  
سمی حور العین کو تو اس عورتوں سے بچا گئی تھی پر وہاں آتے درندوں سے نہیں بچا پائی اور انہیں جب معلوم ہوتا کہ یہ قہر زمان کی امانت ہے یہاں کوئی دیکھے بھی نا اسکی طرف تو وہ غصے میں اس پر ہنٹر سے اپنی ساری بھراں نکال کر چلے جاتے اور وہ معصوم پھول سسکتی سمی کے آغوش میں چھپ جاتی۔۔۔  
اب تو اسے سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔

کچھ بھی یاد نہ رہا تھا سوا اسکے کہ وہ ایک قیدی ہے ان دوسری پاگل عورتوں کی طرح وہ بھی ایک دن پاگل ہو جائے اور پھر یہیں مر جائے گی جیسے ہر دن کوئی نا کوئی آتی تھی اور کوئی آنکھیں موند کر اس اذیت سے چھٹکارا حاصل کر کے چلی جاتی تھی۔۔۔

اسے صرف سمی عزیز تھی جس طرح وقت کی ماری سمی کو اپنی شہزادی۔۔۔  
دونوں ایک دوسرے کے دردِ زخموں پر مرہم کرتے جی رہی تھی۔۔۔  
سمی اپنے شیزادے کی راہ میں اور حور العین بے مقصد۔۔۔  
اسے معلوم تھا اب اسکا کوئی شیزادہ نہیں آئے گا کوئی اسے نہیں اپنائے گا۔۔۔  
اچانک ہی کوئی حیوان اسے نوچ کر کھا جائے گا اور وہ اپنی آنکھیں بند کر جائے گی ہمیشہ کیلئے۔۔۔  
سمی کو وہ بہت عزیز تھی کیونکہ وہ اسکی شہزادی تھی اسکے شہزادے کی دلہن۔۔۔  
وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی پانی پلاتی بال بناتی اور جب کوئی اسکے جسم کو زخم زخم کر جاتا تو وہ اس پر اپنی آنسوؤں سے مرہم رکھتی۔۔۔

اور حور العین سسکتی اسے میں سما جاتی تو کبھی سمی زخم زخم ہو کر پھر بھی اسے چھائے رکھتی خود میں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کسی نہیں معلوم تھا کیا ہو رہا ہے کون سادن ہے کون سامہینہ ہے کون سا سال ہے۔۔

کتنے دن ماہ سال گزر گئے ہیں۔۔

بس ایک ہی روٹین تھی۔۔۔

زخم کھانا اور سسک کر سہمی میں چھپ جانا۔۔۔

پر آج تک کسی میں ہمت نہیں ہوئی تھی اسکی عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے کیونکہ وہ انکے قہر زمان کی امانت تھی جو

دن رات ایک کر کے ان لڑکوں کو ٹریننگ دے رہا تھا۔۔۔

دہشتگردوں کی۔۔

صرف اپنی بیوٹی کو پانے کیلئے۔۔

اور حور العین قطرہ قطرہ موت کی طرف رواں تھی سہمی کے ساتھ۔۔

اور وہ جوان جانے میں ہی اس شہزادے کا انتظار کرنے لگی تھی قطرہ در قطرہ بہہ کر ان آنکھوں سے نکل رہا تھا جو سہمی کے

شہزادے کے ذکر پر آنکھیں چمکتی تھی۔۔

اور وہ انگلیاں اپنے ہتھیلیوں پر پھیرتے محسوس کرتی تھی کہ

!! کیا سچ میں آئے گا۔۔۔

!! اسکا شہزادہ "۔۔۔"

\*-----\*

جانا ضروری ہے داد "۔۔؟ نور العین ڈور ناک کرتی پیکنگ کرتے اسکی پشت کو دیکھتی افسردہ لہجے میں پوچھنے لگی۔"

داد نے آواز پر مسکراہٹ روک کر ایک گہرا سانس خارج کرتے مڑا۔۔

کہیں اس افسردگی کے پیچھے محبت تو نہیں "؟ شرارت آنکھوں میں سجائے وہ بولا۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہمیشہ بکواس ہی کرتے رہنا!! میں اسلئے افسردہ ہوں کیونکہ یہاں تمہارے علاوہ بات ہی کس سے کرتی ہوں برہان تو" دیکھ کر مارنے کو دوڑتا ہے۔۔۔ بھرائی آواز میں وہ نظریں اپنے ہاتھوں پر جمائے سیدھا داد کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔ ابو اور امی سے کرنا برہان سے اگر حور العین کو کوسنے کے بجائے بات کرو گی تو وہ ضرور تم سے باتیں کریں گے۔۔۔ وہ" چلتا ہوا اسکے سامنے آیا تو نور العین نے منہ بنایا۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔ اسے تو میں ہر حال میں بری لگتی ہوں۔۔۔ وہ بڑبڑائی تو داد ہنس پڑا۔" جانو مرو تمہیں مجھ سے زیادہ تمہارے وہ دوست عزیز ہیں جو سرحدوں کے اس پار بیٹھے تمہیں صرف اشارہ کر رہے ہیں کہ آؤ ہمیں تمہاری یاد آرہی ہے ملنا ہے کچھ وقت گزارنا ہے اور تمہیں دوڑھے چلے جارہے ہو بے وقوف ناہو تو!!۔۔۔ نور غصے غم سے کہتی مڑی کہ داد نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ "میں تو جیسے تمہاری دوست نہیں میری بھی تو سنو بونی،، یا صرف اپنی ہی سنانے آئی تھی۔۔۔ نور نے منہ پھولا کر دیکھا تو داد" کیا سنو"۔۔۔!! پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا تو داد نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔" اب وہ اسے کیسے بتاتا کہ کتنی محنت سے اس مقام پر پہنچا ہے جس کے لئے ہزاروں میں ایک چنا جاتا ہے۔۔۔ وہ کیا بتاتا اسے کہ وہ پاک آرمی میں سیکرٹ ایجنٹ کی ٹرنگ پر جا رہا ہے۔۔۔

دوسرے ملک دوستوں سے ملنے جانے کا تو صرف بہانا تھا اصل میں تو اپنا خواب پورا کرنے جا رہا تھا جو اسنے اپنے چچا چچی کی قبر پر سر رکھ کر دیکھا تھا۔۔۔

جو اسنے معصوم حور العین کے غائب ہو جانے پر دیکھا تھا۔۔۔

وہ خواب جو نور العین کی ماں باپ بہن سے بچھڑنے پر آنسوؤں میں دیکھا تھا۔۔۔

اس خواب کو پورا کرنا چاہتا جو خواب اسنے اپنے بھائی کو راتوں میں سجدوں میں سسکتے دیکھا تھا۔۔۔

تو کیسے وہ خواب پورا کرنا کرتا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جانا ضروری ہے پھر کچھ ہی تو وقت کی بات ہے لوٹ آؤں گا۔۔۔ اسکا ہاتھ چھوڑ کر وہ واپس وارڈروب کی طرف مڑ گیا۔ اور نور العین جو آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ ابھی کہے گا تمہارے سواء کوئی بیسٹ فرینڈ نہیں! میں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کر،، پر اسکے بدلے اتنے عام لفظوں میں اپنی بات کہہ کر مڑ جانور کو غصے سرخ کر دیا۔

جانو مینے کب روکا ہے مر جاؤ وہیں! میں تو پیدا ہی اسلئے ہوئی ہوں کہ سب مجھے چھوڑ کر جائیں۔۔۔ وہ روتی ہوئی بولتی مڑی تو دروازے پر کھڑے برہان کی غصے بھری نظروں میں دیکھ کر خاموش ہو گئی اور نظریں جھکا لیں۔ تمہیں ذرا سی عقل ہے وہ سفر پر جا رہا ہے اور تم اسے بد دعائیں رہی ہو پاگل ہو۔۔۔!! غصے سے درشتگی سے کہتے وہ اندر داخل ہوا تو نور سہم گئی۔

بھائی کیا کر رہے ہیں مزاق کر رہی تھی۔۔۔ داد برہان کو نور پر غصہ کرتے دیکھ کر ایک دم مڑا اور برہان سے بولا۔ اس لڑکی کو بد دعائیں دینے کے علاوہ اور آتا ہی کیا ہے جو تم مزاق کی بات کر رہے ہو۔۔۔ نفرت سے دیکھتے برہان بولا تو نور کا آنسو نیچے فرش پر گرا داد تڑپ اٹھا۔

نہیں بھائی ایسی بات نہیں نور تو مزاق کر رہی تھی سچی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے دیکھتی نور کو جانا کا اشارہ کرتے برہان سے بولا۔

میں مزاق نہیں کر رہی تھی۔۔۔ نور دانت پیس کر کہتی روم سے بھاگ گئی تو داد نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی۔ دیکھا کتنی بد اخلاق ہے،، ذرا جو تمیز ہو اس لڑکی میں۔۔۔ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا۔ داد نے گہرا سانس لیتے اپنا بیگ پیک کیا اور نیچے رکھا۔

چلو فلائٹ کو ٹائم ہو گیا ہے امی ابو سے مل لو۔۔۔ برہان اسے ساتھ لگاتے پیٹھ تھپک کر بولا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ داد نے مسکراتے ایک نظر اس آنسو پر ڈالا جو نیچے پڑا تھا اور اسکی اسی پر نظریں ٹکی تھی۔ مسکراتے آگے بڑھا اور اس موتی کو انگلی پر اٹھا کر اپنی کالی چمکتی آنکھوں کے سامنے کیا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جہاں اتنی تکلیفات سہی ہیں وہاں ذرا سی یہ بھی برداشت کر لو اسکے بعد تمہارا داد صرف تمہارے پاس ہوگا " اس موتی " کو لبوں سے لگاتے وہ دلکش انداز میں مسکرایا اور بیگ اٹھا کر کمال صاحب اور ناراض سی آسیہ بیگم سے معافی مانگنے کے ساتھ پیار لیتا ایک نظر نور العین کے بندروم پر ڈال کر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا برہان کے ساتھ ایئر پورٹ کی طرف۔۔ اپنا خیال رکھنا اور پہنچتے ہی کال کرنا۔۔ برہان اسے گلے لگاتے بولا۔

آپ بھی اور میں جب آنوں تو خوش خبری کی طور پر آپ کو ایس پی کے عہدے پر دیکھوں۔۔ داد اسے خود میں بھیںچتے " بولا جس نے حور العین کے بعد مسکرا نا ہی چھوڑ دیا تھا جیسے مسکراہٹ کا اس سے کوئی تعلق ہی نا ہو۔۔

ان شاء اللہ۔۔!! اور تم فالتو میں ہی اپنی تعلیم کا نقصان کرتے دوست کے پاس جا رہے ہو یہ تو بعد میں بھی چلتا رہے گا " ابھی تو اپنی تعلیم مکمل کر لو "۔۔ وہ مسکراتے بولا تو داد اسکی خوبصورت مدہم مسکراہٹ کو دیکھتا رہا۔

یہی تو لائف ہے انجوائے کرنے کی پھر تو ابو کا بزنس سنبھال کر وقت کہاں ملنے والا ہے "۔ اسنے سر کھجاتے کہا تو برہان " نے اسکا کندھا تھپتھا یا۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے "!! انا تو سمنٹ ہونے پر وہ مسکراتا تھا ہلا کر اندر کی جانب بڑھ گیا اور برہان محبت سے اسکی " پشت کو دیکھتا اسکے جانے کے بعد وہاں سے نکلا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر واپس چلا آیا۔۔

امریکہ کی فلائٹ ٹکٹ کینسل کروا کر وہ اسلام آباد کی فلائٹ سے شام کے وقت وہاں پہنچا اور ایک آدمی کے ہاتھ میں اپنے نام کا بورڈ دیکھ کر اسکے سامنے کھڑا ہوا۔۔

۔ اسنے کہتے اپنا کارڈ آگے کیا " السلام علیکم آئی ایم دائود آلف علوی "

و علیکم السلام "۔ اس آدمی کے پیچھے چلا آیا اور ایک گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

اپنی موبائل سے سم کارڈ نکال کر اسنے موبائل آف کیا اور مسکراتے موبائل جیب میں رکھتے گہرا سانس لیتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

--- تمسخرے بھری نظر بلیک کنگ نے سامنے کھڑے غصے سے بھرے زمان پر ڈالی جو آج چار سالوں "قہر زمان" بعد ہارا کھڑا تھا۔۔۔

اسنے جوالگ سے پانچ لڑکے لئے تھے ان دو آدمیوں کی جگہ کیلئے ایک ایک کر کے سب اپنی سانسوں سے رشتہ توڑ کر آنکھیں موند گئے تھے۔۔

مجھے ایک اور موقع چاہئے کنگ اور تمہیں دینا ہوگا۔۔۔ زمان غیض و غضب سے دھاڑا

ہاہاہا جتنے چائے لے لینا پر جو جشن میں اپنے محل میں رکھ رہا ہوں بلیک کنگ کی بڑھتی تنظیم اور دوسرے دنیا کی خطرناک مافیا گینگ سے تعلقات بڑھنے پر اسکے بعد تمہیں موقعہ دوں گا جتنی دفعہ چاہو۔۔۔!! اسنے مکروہ قہقہہ لگاتے کہا تو زمان نا سمجھی سے دیکھنے لگا کہ اگر وہ اسے موقعہ دے رہا ہے تو ہنس کیوں رہا ہے۔۔۔

اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے کنگ۔۔۔ اصل بات بتاؤ۔۔۔ پھر کر بولا

اور تمہیں پتا ہے اس گینگ کا انٹر سٹ میرے بیسٹ میں ہے جسکا خوف اب دنیا پر چھایا ہوا ہے اور اس آنے والے جشن میں وہ اس سے مل رہے ہیں تو سوچو کنگ کہاں تک پہنچ جائے گا تو اس کی رکھیل بھی تو حسین ہونی چائے اس جشن میں جس سے وہ سب کا تعارف کروائے گا اور تم سے بھی۔۔۔ وہ کہتا زمان کو ساکت چھوڑ کر دوسری تنظیموں سے آج کی میٹنگ میں چلا گیا۔۔

!! بلا سٹڈیوٹی۔۔۔۔

مستند اطلاع کے مطابق جاوید راٹھور ہی بلیک کنگ ہے اور زمان چوہان اسکا ساتھی، یہ دہشتگردوں کی تنظیم پاکستان سمیت دوسرے ممالک پر اپنی دہشت کے پنجے گاڑنا چاہتی ہے۔۔

جو کسی حد تک کامیاب بھی رہی ہے بیسٹ کے وسیلے۔

جسکا خوف اب صرف پاکستان میں ہی نہیں دوسرے ممالک پر بھی چھایا ہوا ہے۔۔

آئی ایس آئی کے آفس میں اس وقت خفیہ میٹنگ میں کرنل وجاہت کی آواز گونجی۔

ناولہ: دہشت و وحشت / مصنف: مہوش علی

کیپٹن فہد، ایجنٹ مہک اور ایجنٹ آلف بھی موجود تھے۔ "اور اس خفیہ میٹنگ میں میجر شہریار" کوڈ نیم شیر یہ اب دنیا بھر میں پھیلی دہشتگردوں کی تنظیم ہے جو پاکستان سمیت مختلف ممالک سے نوجوان لڑکوں کو اغوا کرتے ہیں اور انہیں ٹریننگ دیتے ہیں جس کا ثبوت ہمارے سامنے ہے "بیسٹ" کا کرنل کے کہنے پر میجر شہریار نے ریڈ کور فائل ٹیبل پر رکھی اور بریگیڈیئر کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر نے اٹھا کر فائل میں موجود بیسٹ کے باؤڈیٹا پر اپنی نظریں پھیرنے لگے۔۔

شہریار کی نظریں انکی آنکھوں پر ٹکی تھی جہاں غصے اور افسوس کے تاثرات نمایاں تھے۔۔  
 پر اب انکی تنظیم صرف لڑکوں تک محدود نہیں بلکہ نوجوان لڑکیوں کو بھی کڈنیپ کر کے مختلف ممالک میں فروخت کرتے ہیں، مزید انفارمیشن کے مطابق کچھ ہی دنوں میں جاوید راٹھور کے محل میں جشن رکھا جا رہا ہے جہاں دنیا بھر کے دہشتگردوں کی تنظیم کے ساتھ معافی گینگ بھی شامل ہو رہا ہے جس کا ارادہ بیسٹ کو دیکھنا اور اسکے جیسے دوسرے حیوانوں کو وجود میں لانا ہے، اور اسکے بعد بلیک کنگ اور معافی گینگ ملکر پوری دنیا پر اپنی دہشت سے حکومت کریں اس سے پہلے!! کہ یہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوں ہمیں انکے ناپاک عزائم کو مٹی میں ملانا ہے انڈر اسٹنڈ۔۔

یس سر۔۔!! میجر شہریار کی آواز کے ساتھ باقیوں کی آواز ساتھ گونجی۔۔  
 میٹنگ ختم ہو گئی تھی انہیں کل اپنے ہتھیاروں کو لینے کا کہتے۔۔۔  
 اور میجر شہریار سیکرٹ ایجنٹ آلف کے ساتھ کل اپنی اس مشن پر تفصیل ڈسکس کا اپنے خفیہ فلیٹ کا کہتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

انکے پاس زیادہ وقت نہیں تھا کیسے بھی کر کے معافی گینگ اور بلیک کنگ کے ساتھ ان کے ناپاک عزائم کو مٹی میں ملانا تھا۔۔

آلف اپنی سائلنٹ موبائل پر برہان کی کالز دیکھ کر باہر نکل آیا۔۔

جی بھائی۔۔ موبائل کان سے لگاتے ہوئے وہ بولا "۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"کہاں ہو تم پہلے دو سال غائب رہ پیٹ نا بھرا جو پھر مری جانے کا پیغام چھوڑا ہے"

برہان جو ابھی آفس سے آکر بیٹھا تھا کمال صاحب کی داد کے نئے مطالبے پر دھاڑے سن کر اسے کال کرنے لگا اور کچھ دیر بعد اسنے کال پک کی تو غصے سے بولا

بھائی پلیمز ہیلپ"۔۔ وہ چھوٹے بچے کی طرح منمنایا تو اسکی آواز پر برہان نے اپنی مسکراہٹ روکی"

نوداد اس بار میری ہیلپ نہیں ملے گی تم نے پچھلی بار جتنا ہمیں تڑپایا تھا اس بار میں ذرا بھی ہیلپ نہیں کروں گا سُنڈاٹ"

"۔۔ وہ مصنوعی سختی سے بولا

پکا"۔۔۔!! اسنے یقین دہانی چاہی"

ہم"۔۔ برہان نے سر ہلایا"

ٹھیک ہے جب وہاں میری خوشی کسے عزیز نہیں تو میرا آنا کس کام کا، اب جب تک آپ ابو کو منا نہیں لیتے مجھے کوئی"

آنے کا ناکہ"۔۔ داد نے کہتے کال ڈسکنیکٹ کر دی بغیر برہان کی ارے ارے سنے۔۔۔

اسکے بعد بھی برہان نے کالز کی پر داد نے رسیو نہیں کی اور پھر تھک ہار کر برہان نے اوکے ٹھیک ہے آؤ گدھے کرتا ہوں

کچھ۔۔۔۔

داد پڑھ کر قہقہہ لگا اٹھا جانتا تھا اسکا بھائی کتنا پیار کرتا ہے اس سے۔

اور داد نے برہان کے میسج پر جذبات میں کس کرتے ہوئے موبائل جیب میں رکھی اور اپنے گھر کی راہ لی۔۔

\*-----\*

شہر یار نے جب گھر میں پاؤں رکھا تو رات کے ڈنر کا وقت ہو رہا تھا اور ہمیشہ کی طرح ڈائننگ ٹیبل سے احمد صاحب کی اسکی غیر موجودگی میں بڑبڑاہٹ زور و شور سے جاری تھی۔۔

اسنے مسکراہٹ روکتے اپنے روم کے جانب قدم لئے اور جلدی سے فریش ہو کر بلیک ٹراؤز اور گرے شرٹ جو اسکے چوڑے سننے سے چپکی ہوئی تھی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

بالوں میں برش پھیر کر وہ مسکراتی بھوری آنکھوں میں اپنی ڈارلنگ کے عکس کو سمائے روم سے باہر نکلا۔۔۔  
پاپا بھائی آگئے۔۔۔! حوریہ نے شیریں کو دیکھ کر چہکتے کہا تو دراب نے احمد صاحب کی ناگوار نظریں شیریں پر دیکھ کر "مسکراہٹ چھپائی۔

مشال نے اسے اپنے بھائی کی بے عزتی پر مسکراتے دیکھ کر ناک سکوڑا۔۔  
البتہ پری جو حماد صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی حوریہ کی آواز پر بے ساختہ ہی نظریں اٹھائی اور اتنے سب لوگوں کی موجودگی میں اسکی مسکراتی بھوری آنکھیں خود پر مرکوز دیکھ کر وہ اندر تک کانپ کر رہ گئی۔  
ناچاہتے ہوئے بھی اسے عائشہ بیگم کے دوپٹے کو جکڑا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ پری کے نظریں جھکانے پر وہ ناپسندگی سے اسے دیکھ کر سلام کرتا اسکے سامنے ہی بیٹھا۔  
سب نے اسکے سلام کا جواب دیا سوا پری کے۔۔۔  
کہاں تھے صبح سے۔۔۔؟ احمد صاحب تو ویسے کھانے کی ٹیبل پر بولنے کے سخت خلاف تھے پر اپنی یہ نالائق اولاد اسے اسی وقت کبھی کبھی ہاتھ آتی تھی۔

بعد میں بات کرنا حماد ابھی بچے کو کھانا کھانے دو۔۔۔ حماد صاحب نے منہ کی طرف جاتے شیریں کے رکے ہاتھ کو دیکھ کر بولے۔

نہیں بھائی پوچھنے دیں میں تنگ آگیا ہوں اسکی گھر سے مسلسل غیر حاضری پر کتنے کتنے دن گھر سے غائب رہتا ہے کوئی "پوچھتا ہی نہیں۔۔۔ وہ بمشکل غصہ دبا کر بولے  
سب خاموشی سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔

احمد۔۔۔!! حماد صاحب پری کی سپید رنگت دیکھ کر کچھ دبے ہوئے لہجے میں سر زش کرتے ہوئے بولے کہ ناچاہتے "ہوئے بھی اپنی معصوم بچی کو دیکھ کر احمد صاحب خاموش ہوئے۔۔

آپ کھانا کھاؤ بیٹا۔۔۔!! حماد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ دبائی آنکھوں سے سر ہلا گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شیری نے دلچسپی سے منہ سے پانی کا گلاس لگاتے اسے دیکھا جو بمشکل کانپتے ہاتھوں سے نوالہ منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔  
دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اسکے پاس ہاسپٹل میں تھا۔۔۔ جان بوجھ کر نیچے گرائے سپون کو اٹھاتے اسنے اپنی آنکھیں "نیچیں کی تو سامنے ہی اسکے سپیدپائوں تھے شیری نے مسکراہٹ روکی اور سراپراٹھایا۔  
اسکی غیر حاضری کی وجہ سنتے عائمہ بیگم نہال ہو گئی اپنے سپوت پر۔۔۔  
حماد صاحب بھی مسکرائے سواء احمد صاحب کے جسے اسکا بہانہ جھوٹا ہی لگا۔۔۔  
خود کو بچانے کیلئے ہمیشہ ہی سب کو مار دیتا تھا۔۔۔  
ابھی کیسی طبیعت ہے تمہارے دوست کی۔۔۔؟ حماد صاحب نے پوچھا "  
ٹھیک ہے۔۔۔ منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے بولا اور سیلپر سے اپنا پائوں آزاد کراتے اسنے سیدھا پری کے نرم و نازک "  
پائوں پر انگلیاں پھیری کہ پری کی اس لمس سے سانسیں اکھڑ گئی بے ساختہ اسے کھانسی کا دور اپڑا۔۔۔  
بسم اللہ۔۔۔ عائمہ بیگم نے فکر مند ی کہتے اسکی پیٹھ تھپتھپائی جو بھیگی آنکھوں سے کانپتے ہونٹوں سے شیری کے لمس "  
خوفزدہ ہو رہی تھی پر وہ ایسے کھارہا تھا جسے کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔  
یاسالوں کا بھوکا ہو۔۔۔  
تم ٹھیک ہو اب۔۔۔ کھانسی رکتے دیکھ کر حوریہ نے پوچھا اسنے لب سختی سے دبا کر اپنا سر ہلایا پر اپنا پائوں آزاد نہ کروا "  
پارہی تھی اسکے لمس سے جس سے پورے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔  
م۔۔۔ م۔۔۔ مینے کھال۔۔۔ لیا۔۔۔ وہ ایک اسی ہی راستے کو دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی تو شیری نے اپنا پائوں پیچھے کر لیا۔۔۔ "  
نہیں بیٹا ابھی نوالہ ہی کتنے لئے ہیں ٹھیک سے کھاؤ ورنہ رات کو بھوک لگے گی۔۔۔ عائمہ بیگم کے کہنے پر پری نے "  
بے ساختہ ہی نفی میں سر ہلایا تو سب کا سر شیری کی جانب گھوما۔۔۔  
وہ خاموشی سے ایسے کھانا کھا رہا تھا جیسے بہرا ہو۔۔۔

شیری کے لبوں پر تبسم پھیلا جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔۔۔

---

شہریار کا یلّائے تیار تھا۔۔

وہ سب تیار تھے اپنے ہتھیار لئے۔۔

میپ میں بلوچستان میں جاوید راٹھور کے محل کے نقش پر بلیک مار کر سے گول کرتے۔۔

بلوچستان کے نواحی گاؤں کے قریب ایک گھر میں موجود تہ خانے اور اس سے کچھ کلو میٹر دور بچوں کو ٹرنگ دینے والی

خفیہ جگہ پر مارک کرتے اسنے میپ فولڈ کیا اور چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

پلان کے مطابق ہم الگ الگ جائیں گے اور یاد رہے اگر کوئی بھی پکڑا گیا تو وہ ہمیں نہیں جانتا اوکے"۔۔ میجر شہریار

نے ایجنٹ آلف ایجنٹ مہک کیپٹن فہد کو مخاطب کیا۔۔

جوالرٹ سمنے یک زبان بولے "یس سر"۔۔

انکا جشن کا دن پر سو ہے تو جاوید راٹھور نے پوری طرح سے اپنے آدمی پھیلا لئے ہوں گے ہمیں کافی الرٹ رہنا پڑے گا"

"اور ہاں الگ وقت تینوں فلائے کر و گے انڈر سٹنڈ

لیس سمر " \_ "

اوپھر ان سے کسی پلائن کے بابت کسی طرح کے سوال کا یو چھاپرا نہ ہونے نفی کی تو شہر یار نے سر ہلادیا۔۔

گڈ لک - "شہر یار کہتے اپنے فلیٹ سے نکلتا چلا گیا اور پیچھے آلف اپنے دونوں ساتھیوں سے ہاتھ ملاتا آل دے بیٹ کہتے"

وہاں سے نکلا۔۔۔

زمانہ جو ہمارا "۔۔۔!! اسنے نام لیتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔"

\*-----\*

محل سے نکلتے وہ اپنی بڑی سی گاڑی میں بیٹھا۔

تو ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

کچھ دیر کے بعد وہ شہر سے نکل کر گاؤں کے کچے راستوں پر گاڑی اتری۔

وہ سلگڑ کے گہرے کش لیتا آرام سے بیٹھا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک گھر کے سامنے رکی۔

کنگ گاڑی سے نکل کر باہر آیا اور کوٹ کے بٹن بند کرتا اپنے سیاہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسنے قدم آگے بڑھایا۔

اس تہ خانے کا کسی کو نہیں معلوم تھا۔

صرف زمان اور لڑکوں کو ٹریننگ دینے والوں کے علاوہ کیونکہ یہ اندر ایک تہ خانہ نہیں تھا۔

یہاں پر دوسرے بھی تھے جیسے اس چھوٹے سے گھر کے اندر دنیا بستی ہو۔

کنگ کو دیکھتے وہاں موجود عورت اور مرد جو اس رہائش بنا کر رہ رہے تھے لوگوں کے دیکھاوے کیلئے۔

ایک دم سر جھکائے سائیڈ ہوئے اور اسے اندر آنے کی جگہ دی۔

اندر آ کر کنگ نے ایک روم کا دروازہ کھولا اور روم کی دیوار پر لگی بڑی سی تصویر کو ہٹائے اسنے وہاں پر موجود دیوار پر اپنا

ہاتھ رکھا تو روم کے فرش تقسیم ہو کر اندر سیڑھیاں نمودار ہوئی۔

کنگ مسکراتا نیچے اترا اسے دیکھ کر اسکے آدمی مودب ہو کر سلام کرنے لگے جسے وہ نظر انداز کرتا سرسری سی نظر باقی کے

تہ خانوں پر ڈالتے ایک کے سامنے رک گیا۔

اسے رکتے دیکھ کر اسکے آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو بلیک کنگ نے منہ پر رومال رکھتے اپنا قدم اندر

رکھا۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

۔۔۔!! مختلف پاگل عورتوں پر نظر ڈالتے جب اسکی نظر ایک پر ٹکی تو سرسراتی آواز میں بولا کہ سہی کی روح فنا "ملکہ" ہو گئی۔۔۔

وہ جو حورالعین کے سگریٹ سے جلانے پر پیٹھ پر روتی انگلیاں پھیر رہی تھی جانی پہچانی آواز پر ساکت رہ گئی۔۔۔  
میری طرف دیکھو ملکہ دیکھو کون آیا ہے تمہارا کنگ "۔۔۔ وہ ہنستا بولا"  
اور ٹھٹھڑ کانپتی سہی نے بیہوش حورالعین کو دیکھا جس پر کچھ دیر پہلے ہی وہ حیوان اپنی کئی سگریٹ سے اسکا جسم جلا چکا تھا  
۔۔۔

ننن۔۔۔ نہیں میں نہیں دوں گی میری شہزادی ہے "۔۔۔ اسے روتے ہوئے حورالعین کو خود میں بھیجنے لیا۔۔۔"  
کیونکہ اس پاگل کو خطرے کی بو آگئی تھی کہ اسکی شہزادی چھیننے والا ہے یہ حیوان۔۔۔  
بھول گئی مجھے ملکہ "۔۔۔ کنگ آگے بڑھ آیا اور سہی بیہوش حورالعین کو خود میں چھپائے پیچھے کھسکی۔"  
مم۔۔۔ میں نہیں دوں گی یہ میرے شہزادے کی ہے "۔۔۔ وہ روتی ہوئی حور کو خود میں بھیجنے لگی۔۔۔"  
ہاہاہاہاہا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح سمجھدار! پاگل ہو کر بھی مجھے میرے ارادوں کو پہچانا نہیں بھولی اسے کہتے ہیں ملکہ جو اپنے"  
کنگ سوچ سے واقف ہے "۔۔۔ قہقہہ لگاتے اس نے پھٹے کپڑوں میں ملبوس حورالعین کو دیکھا جسکے بکھرے الجھے بال  
گھونسلے کی طرح بن گئے تھے۔۔۔

کنگ آگے بڑھا اور روتی ہوئی سہی کے سامنے بیٹھا۔۔۔  
اسے دیکھ کر باقی ساری عورتیں کونے میں دب کر چھپ گئی تھیں۔۔۔  
ا۔۔۔ اسے معاف کر دو کک۔ کنگ "۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑنے لگی"  
چٹاخ۔۔۔۔۔ زوردار تھپڑ کنگ نے اسکی چپکی گال پر مارا تو وہ پیچھے جا گری۔۔۔  
اسنے غصے سے حورالعین کا چہرہ اپنی طرف کیا اور پھر ساکت دیکھتا رہا۔۔۔  
مدے جیسی رنگت پر جگہ جگہ مٹی کے داغ۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

بھگی پلکیں چھوٹی سی سرخ ناک سوکھے لب پھولے رخسار۔۔۔  
مطلب اتنی اذیت کے بعد بھی اسکے اتنا حسن برقرار تھا تو پہلے وہ کیسی تھی کہ زمان اس کے لئے جان دینے کیلئے تیار  
تھا۔۔۔

بلا سنڈ بیوٹی "۔۔۔ اسنے اپنے سیاہ سخت انگلیاں اسکے چہرے پر گھمائی"  
ہاتھ مت لگاؤ یہ میرے سیر کی ہے "۔۔۔ وہ چیختی پھر گئی اور کنگ پر جھپٹنے لگی کہ کنگ نے اسے بالوں سے جکڑا"  
مر گیا تمہارا سیر سمجھ نہیں آتا کتنی بار کہا ہے وہ نہیں آئے گا مار دیا ہے مینے سیر کو "۔۔۔ سہی روتی ہوئی اس حیوان کو"  
دیکھنے لگی

اور اپنے بھائی مارنے والے لفظ پر تھوک بلیک کنگ کے منہ پر ماری  
وہ نہیں مرے گا ایسے! اسے اپنی شہزادی کو لیکر جانا ہی ہو گا "۔۔۔ اسنے چیختے ناخون کنگ کے منہ پر مارے کے کنگ نے"  
اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔۔۔

ایک دل دہلا دینے والی چیخ پورے تہ خانے میں گونجی  
اماں۔۔۔۔۔ سیر۔۔۔۔۔ "۔۔۔ اپنے دونوں ٹوٹے ہاتھ پکڑ کر وہ دھاڑے مارنے لگی"  
قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھتے کنگ نے اپنے منہ سے اسکی تھوک صاف کی۔۔  
اور اٹھ کر حورالعین کو بانہوں میں اٹھایا۔۔۔

نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسے چھ۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ مم۔۔۔ میری شہزادی کو چھ۔۔۔ چھوڑ دو تمہیں اس ذات کا واسطہ "  
"۔۔۔ وہ اپنے ٹوٹے ہاتھوں کا درد بھلائے کھسکتی اسکے پیچھے آئی پر اسے چیخا روتا چھوڑ کر دروازہ اسکے منہ پر بند کرتے وہ  
چلا گیا۔۔۔۔۔

سیر ررررر۔۔۔۔۔ "درد سے تڑپتے ایسی چیخ ماری کہ پورا تہ خانہ گونج اٹھا۔۔۔"  
اور آخر میں آنکھیں موندتیں نیچے گریڑی درد کی تاب نہ لاتے۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہی ہی ہی مینے کہا تھا اسے مار دیتے ہیں ہی ہی چلی گئی وہ چلی گئی پھر آئے گی پھر آئی یہیں آئے گی۔۔۔ وہ عورت کنگ کے جانے کے بعد بے ہوش سی کے پاس آئی جو آج چار سال بعد چھپا چھپا کر بیٹھی اپنی شہزادی کو کھو بیٹھی تھی نہیں بچا سکی اسے۔۔

البتہ اپنے ہاتھ ضرور تڑوا چکی تھی۔۔

\*-----\*

محل میں داخل ہوتے اسنے ایک روم کی راہ لی جہاں پہلے ہی ڈاکٹر موجود تھی۔۔  
اندر آکر اسنے حور العین کو بڑے سے کنگ سائیز بیڈ پر سرخ مخمل کے بسترے پر لیٹایا تو اسکی اجازت ملتے ہی لیڈی ڈاکٹر ز اسکی طرف بڑھی۔۔۔

پر سورات کو جشن ہے اور مجھے یہ اس سے پہلے ٹھیک ٹھاک چاہیے تاکہ میں ملکہ کے بعد سب سے اپنی نئی رکھیل کو "انٹروڈیوس کرائوں۔۔۔ اسکے حکم پر ڈاکٹر نے جلدی سے سر ہلایا تو وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اوہ مائے گاڈ۔۔۔!! حور العین کے جب جسم کا جائزہ لیا تو ان لیڈی ڈاکٹر کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

جہاں ہنٹر اور کاٹنے کے ساتھ تازہ تازہ سگریٹ سے جلانے کے نشان تھے جگہ جگہ۔۔۔

اور وہ خوبصورت معصوم لڑکی گہری نیند میں پرسکون سو رہی تھی۔۔

\*-----\*

میں جائوں گی جشن میں۔۔۔ بل چباتی مسکان اپنے بھائی سے بولی

کچن میں کھانا بناتے سعیر نے غصے سے دیکھا۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو ہمارا کیا کام وہاں۔۔۔!! عارب نے اسکی بے جا ضد پر دانت پیسے۔

مجھے کنگ کی رکھیل کو دیکھنا ہے۔۔۔ وہ اسکے غصے کا ذرا بھی اثر لئے بولی

کیونکہ اب وہ پہلے جیسی مسکان نہیں رہی تھی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دماغ خراب مت کرو جاؤ ٹیبل پر کھانا لگاؤ۔۔۔ اسنے ٹی وی سے سامنے اسے ہٹاتے کہا تو مسکان کندھے اچکا گئی "جانا تو تھا ہی اسے۔۔۔"

وہ بغیر سعیر کی آنکھوں میں غصے کی پروہ کئے اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔

اتنے سال تینوں ساتھ رہے تھے۔۔۔

پر سعیر اور اسکے بیچ ایک سرد جنگ جاری تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔

سعیر اسکے ضدی ہونے کی وجہ سے تو مسکان اسے اپنے بھائی کے ہاتھوں میں پستول تھامانے سے

جواب خود بھی چلاتی تھی اپنے بھائی کی ضد میں

اسے ہوش آیا تو مختلف آوازیں اپنے آس پاس سنتی خود کو اس کبھی ٹھنڈے کبھی گرم فرش کے بجائے نرم گداز بسترے پر پا کر وہ گھبرا گئی۔۔۔

پر کچھ ہی دیر میں وہ جو خواب سمجھ رہی تھی اسکے تاثرات دیکھتے اسے بتایا گیا کہ وہ کل کے جشن کیلئے تیار ہونے والی ہے۔ اور خود کو دماغی طور تیار کر لے۔۔۔

اور ابھی وہ بلیک کنگ کے محل میں ہے۔۔۔

حورالعین نہیں جانتی تھی یہ بلیک کنگ کون ہے کیا چاہتا ہے اس سے اور کون سے جشن کی بابت اسے سمجھایا جا رہا تھا پر ابھی خود کو سسی سے الگ پا کر وہ روتی چیخنے لگی کہ اچانک اسکے بازو میں ایک انجکشن لگایا گیا اور وہ واپس غش کی حالت میں چلی گئی۔۔۔

بغیر اپنے مرے ہوئے جسم سے التجا کئے۔۔۔

کیا ہوا ہوش آیا اسے "۔۔۔؟ بلیک کنگ اندر داخل ہوتے بولا۔"

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یس ہوش تو آگیا ہے پر ہوش میں آتے کسی سی کیلئے چیخ رہی ہے "ڈاکٹر حور العین کے اوپر کمبل ڈالتے مودب سی کنگ" سے بولی

تو تم تینوں کس لئے ہو سمجھاؤ بھیلانوا سے مجھے کل رات کوئی مسئلہ درپیش نہیں آنا چاہئے ورنہ تم تینوں کو اس دنیا سے رخصت کر دوں گا" غصے سے بولتا وہ ایک نظر حور العین کے خوبصورت چہرے پر ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا تو ڈاکٹر نے اپنے رکاسانس بحال کیا۔

کیسے سمجھائیں اگر رکھیل ہی بنانا تھا تو اتنی اذیتیں دینے کی کیا ضرورت تھی اور اب تو اس کم سن لڑکی کے دماغ کی کیا حالات ہوں گے وائے ہی ڈونٹ انڈر سٹینڈ"۔۔۔!! ڈاکٹر سر تھام کر بیٹھ گئی۔

ڈونٹ وری ہم کوئی دوسرا راستہ اپناتے ہیں اسے بھلاتے ہیں"۔۔۔ ایک ڈاکٹر بیس سالہ حور العین کے معصوم صورت کو دیکھتی بولی تو دوسری نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

کیسے بھلائیں گے"۔۔۔ وہ سوالیہ دیکھنے لگی

یہ سہی وہی ہے ناجسکا ہم نے علاج کیا ہے کئی بار "ایک ڈاکٹر انی چلتی اس کے پاس بیٹھی"

ہم تو کیوں نا کہیں اس سے کہ جشن میں جا کر کسی سے چھپ کر مدد مانگے سہی کو تہ خانے سے نکالنے کیلئے"۔۔۔

بوڑھی ڈاکٹر انی نے بھرائی آواز میں کہا

آریو کریزی۔۔۔!! تمہیں پتا ہے اسکے بعد ہمارا انجام کیا ہوگا "دوسری ڈاکٹر تقریباً چیخی۔۔۔"

تیسری نے بھی حیرت سے پہلی والی ڈاکٹر انی کو دیکھا۔

ایس آئی ایم کریزی۔۔۔"

بیگانہ مجھے وہ معصوم نہیں بھولتی آج بھی جب آنکھیں موندتی ہوں تو اسکا روتا تڑپتا چہرہ اسامنے آجاتا ہے پتا نہیں کس حال میں ہوگی کتنے سال گذر گئے اسے دیکھے ہوئے، کتنی منتیں کرتی تھی اپنی جیولری اتار کر دیتی تھی کہ اسکے بھائی کو بلا کر لائیں"۔۔۔ وہ ڈاکٹر کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تو دوسری نے گھبرا کر دروازہ بند کیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے بھی "۔۔۔۔۔! وہ امریکن ڈاکٹر زتھیں جو بلیک کنگ کی لڑکیوں کا علاج کرتی تھی۔۔۔" سسی سے پہلے بھی اور سسی کا بھی انہوں نے علاج کیا پر آخر میں اسکا دماغی توازن کھو دینا ان کیلئے کس نعمت سے کم نہیں تھا۔۔۔ اور انہیں دونوں کو نہیں معلوم تھا کہ اسنے خود اپنے ہاتھوں سے اس معصوم سسی کو غلط انجکشن لگا کر پاگل بنایا تھا صرف بلیک کنگ کی درندگی سے بچانے کیلئے اور وہ کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔۔ اوکے ٹرائے کرتے ہیں باقی رہی زندگی تو جئے گی ورنہ اوپر ملیں گے "۔۔۔ ان میں سے ایک رضامند ہو گئی تو تیسری بھی دونوں کو دیکھ کر ناچاہتے ہوئے بھی راضی ہوئی۔۔۔

بیسٹ۔۔۔! بیسٹ کیسا رہے گا سنا ہے اسنے بلیک کنگ کے آدمی کو مارا ہے اور ایک لڑکی لڑکے کو بھی بچایا ہے "۔۔۔" کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ عورت بولی تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ سنا تو ہمنے بھی ہے پر وہ بیسٹ ہے کافی رسک ہو سکتا ہے کہیں اس معصوم پر آنچ نا آئے ہماری بے وقوفی کی "۔۔۔ ایک ڈرگئی

نہیں آئے گی ضرور بچائے گی وہ سسی کو آئی ایم ہنڈ ریڈ پر سنٹ شیور "۔۔۔ اسکے اعتماد پر وہ کچھ ڈرتے ڈرتے سر ہلانے لگی۔۔۔

اور پھر حور العین کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

\*-----\*

ہم تیار ہیں عالم "۔۔۔!! سیر کے کان میں لگے آلے سے شیر کی آواز گونجی۔۔۔" جشن اپنے عروں پر تھا اسکی نظریں اور اسکی بھوری سرخ آنکھیں وہاں انٹر ہوتے ہر ایک پر جمی تھی۔۔۔ جیسے چہرے اپنی زیرک نگاہوں میں حفظ کر رہا ہو۔۔۔

آلف، فہد "۔۔۔؟ اسکا مطلب تہ خانے پر موجود فہد اور اپنی ٹیم کے ساتھ بچوں کو ٹریننگ دینے والی خفیہ جگہ پر " موجود آلف کا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

! ناوہ سیکرٹ ایجنٹ تھانا انٹیلیجنس سے ناہی میجر کرنل کپٹن یا پولیس کا آدمی تھا۔۔۔

وہ بیسٹ تھا۔۔۔ "

پاکستان کا بیسٹ۔۔۔

جسکے وجود میں آتے ہیں بلیک کنگ کو خوش فہمی ہو گئی کہ اسکا بیسٹ وجود میں آیا ہے پر وہ بے وقوف بھول گیا کہ وہ اسکا بنایا نہیں اللہ کا بنایا گیا بندہ ہے۔۔۔

اپنے وطن کا اپنی قوم کا بیٹا۔۔۔

جس طرح وہ بچوں پر ظلم کر رہے تھے انہیں کیا لگا شاید وہ سب کچھ بھول گیا ہو گا اور اب انکے اشاروں پر چلے گا۔۔۔  
بے وقوف تھے جو اسے نہیں جان سکے۔۔۔

وہ ان کے ہی ناک کے نیچے کھیلتا رہا اور وہ اندھے ہو کر اس پر اعتبار کے دعوے بھرتے رہے۔۔۔

اپنا نام خوف و دہشت پھیلا نا انکا پلان نہیں تھا یہ اسکا پلان تھا تا کہ مزید چھپے اپنے وطن کے دشمن اس سے ہاتھ ملانے کیلئے سامنے آئیں۔۔۔

اس اکیلے کارادہ تھا پاکستان کے دشمنوں کو دھول چٹانے کا پر جب وہ کراچی میں تھا تب اسے پوری طرح سے آرمی کے لوگوں نے گھیر لیا اور اسے لیکر ایک تہ خانے میں خفیہ جگہ پر آئے۔۔۔

اور وہاں اسے اسکی بتائی گئی زندگی اور اس پر کئے گئے تشدد کے بابت پوچھا گیا۔۔۔

وہ خاموشی سے کرنل و جاہت کو بتاتا گیا تب اسے انکا ساتھ ملا اور وہ خاموشی سے واپس بلیک کنگ کے محل آ گیا۔۔۔

اسے سمجھایا گیا تھا کہ وہ ایک بیسٹ ہے اور بیسٹ ہی رہے گا پر پاکستان کی معصوم قوم کیلئے نہیں اسکی طرف ناپاک

نظریں اٹھانے والوں کیلئے۔۔۔۔

اسنے کتنے ہی ٹرک پکڑوائے تھے کتنے ہی آدمی بمب بلاسٹ یا ایکسیڈنٹ میں مروائے پر بلیک کنگ کو اس قدر اپنے بنائے

گئے بیسٹ پر اندھا اعتماد تھا کہ اسنے اسکی طرف دیکھنا تو دور سوچنا بھی بے وقوفی سمجھی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہم میرے اشارے کا انتظار کرنا۔۔۔ وہ جھک کر سرگوشی میں بولا کہ صرف اسکے کندھوں پر بیٹھے ملائک ہی سن سکے " اور شیر۔۔

اچانک ہی اسکی نگاہیں وہاں سے داخل ہوتی مسکان پر پڑی اسکی رگوں میں خون لاوا بنکر کھول اٹھا۔۔۔ یہ اندر کیسے آئی۔۔۔؟ غصہ دبانے کی ناممکن کوشش کرتے بلیک پینٹ وائٹ شرٹ گلے میں اسکارف لپٹے مسکان پر پڑی۔۔

کون۔۔۔؟ شیر سمجھا نہیں اور اسنے اپنے ساتھ کھڑے آفیسر ز کو دیکھا۔ " یہاں تو سب موجود تھے حتہ کہ عارب بھی۔

عارب کی بے وقوف بہن۔۔۔ چلتا ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھا۔۔۔ مہمانوں کی آمد رفت ابھی جاری تھی اور عالم چاہتا تھا سب جمع ہوں پھر ان پر اٹیک کیا جائے۔۔۔ پورا محل رنگ بے رنگین روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔

اوہ۔۔۔!! شیر نے افسوس اور غصے سے عارب کو دیکھا "

تمہاری بہن کہاں ہے۔۔۔؟ وہ عارب کے سامنے آیا تو اس نے سمجھتے ہوئے غصے سے دانت پیسے۔ "

میں دیکھتا ہوں۔۔۔!! وہ اپنی بہن کے لئے ڈر و خوف سے اندر جانے کیلئے اٹھا۔ "

نہیں۔۔۔!! عالم نے غصے سے کہا۔ "

تو شیر نے عارب کو اندر جانے سے روک لیا۔۔

بلیک کنگ کے آنے پر میں تم لوگوں کو اشارہ دوں گا آہستہ آہستہ محل کے چاروں طرف صفایا کر لینا اور پھر معافیا گینگ کے آتے اٹیک کر لینا ہے۔۔۔ وہ انہیں ہدایات دیتے خاموش ہو گیا اور کچھ ہی دیر میں قہر زمان کے ساتھ اس سے بھی مختلف تنظیم کے سربراہ ملنے لگے اور بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ کر سراہ رہے تھے بلیک کنگ کے دماغ کو۔۔

سعیر خاموش چہرے پر سرد تاثرات لئے کھڑا تھا۔۔



ریڈی "۔۔۔!! اسکی نظریں ذرا سی اٹھی اور ٹانگوں پر آئیں۔۔"

یس"۔۔۔!! شیر کی آواز اسکے کانوں میں پڑی"

سعیر کی سیدھی نظریں اوپر اٹھی لائٹ کے ساتھ اور ایک معصوم چہرے پر ساکت رہ گئی۔  
! وہ اسے چاہتا نہیں تھا۔۔۔"

اور اس بلا سنڈلڑکی کو دیکھنے لگا جو آہستہ آہستہ کنگ کے ساتھ قدم اٹھاتی کسی شہزادی کی طرح اتر رہی تھی۔  
وہ یہاں کیسے آئی۔۔۔!! سعیر بڑبڑایا"

اور اسکے قدم نیچے رکھنے پر جہاں باقیوں کا سکتہ ٹوٹا وہیں اسنے مٹھیاں بچھیں۔۔

نااسکادل دھڑک رہا تھا نادماغ باتیں کر رہا تھا۔

پراسکی آنکھیں اسے یہاں ہر گز نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

کنگ کی مسکراتی نظریں سعیر پر آئیں اپنے بیسٹ پر اور ساکت کھڑے زمان پر۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

واؤواٹ آبیوٹی"۔۔۔ مسکان کے منہ سے بے ساختہ نکلا سعیر نے گھور کر اسے دیکھا وہ ہڑبڑا کر ایک آدمی کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔

کم ہیر مائے بیسٹ"۔۔۔! کنگ نے سعیر کو اپنے پاس بلایا تو سفید لائٹ اس پر چھا گئی اسکے ساتھ ہی حورا العین نے "آہٹ پر اپنی سماعتیں بچھائیں

سعیر نے آنکھوں سے مسکان کو وارن کیا کہ یہاں سے ہلی یا کسی سے بات کی تو تمہاری خیر نہیں۔ وہ گہرا سانس بھرتا اپنے مضبوط قدم اٹھاتا کنگ کے مقابلے آیا جس کا ایک بازو حورا العین کی نازک کمر کا جکڑے ہوئے تھا۔۔۔

سعیر نے وہاں سے نظریں ہٹا کر اسکی ویران خالی آنکھوں میں دیکھا جہاں زندگی اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔ وہاں موجود بڑی تعداد میں دہشتگردوں کی تنظیم کے سربراہوں کی ہوس بھری نظریں حورا العین سپید میدے جیسی سکن والی نازک کمر پر تھی۔۔۔

جس پر کنگ کی کالی انگلیاں صاف دیکھ رہی تھی جیسے دیونے پری کو جکڑا ہوا ہو اور وہ پر بھی ناما سکے۔ اس سے ملو یہ ہے مائے "سٹون مین۔۔۔! دا بیسٹ" جو ایک انسان ہو کر ہزاروں پر بھاری ہے جسکی طاقت ہزاروں مردوں کے برابر ہے۔۔۔

مینے ایک سولہ سال کے لڑکے سے سٹون مین بنایا ہے اسے، بیسٹ کو وجود میں لایا ہے اس میں کسی حیوان کا ڈی این "اے نہیں ہے یہ میرا بنایا گیا بیسٹ ہے جو رحم لفظ سے ناواقف ہے جسکی زندگی کا مقصد کنگ کی رکاوٹ کو مسلمانا ہے"۔۔۔۔۔ بلیک کنگ سعیر کو وہاں دہشتگردوں کے سامنے کرتے فخریہ بول رہا تھا۔۔۔

اور سب اسکے الفاظوں کے ساتھ خطرناک سے خطرناک تنظیم کے سربراہوں کی آنکھوں میں جیلیس ستائش دیکھ کر اسکا گھینڈے جیسا وجود اور پھیل گا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس کی قیمت لگانو گے بلیک کنگ۔۔۔؟ ایک آدمی لڑکی کی کمر میں بازو ڈالے سعیر کو آگے پیچھے سے حیرت بھری " نظروں سے دیکھتا بولا جیسے وہ کوئی دوسری مخلوق ہو۔۔۔

اور عالم کی آنکھیں کمیرہ کا کام سرانجام دیتی ہر چہرہ قید کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا براك ڈیول تمہارے بس کا نہیں۔!! بھڑکتی آگ ہے جلا کر بھسم کر دے گی بالکل جذبات سے پاک ہے۔۔۔۔۔

کنگ قہقہہ لگاتا بولا اور حور العین خاموشی سے سنتی گئی بیسٹ کے بابت۔۔۔۔۔

اگر انسان نہیں تو وہ میری سہمی کو کیسے بچائے گا۔۔۔۔۔ آنسو پھنسل کر گالوں پر گرا پران حیوانوں میں کسی کو کوئی " فرق نا پڑا۔۔۔۔۔

آئی لائیک سٹون مین۔۔۔۔۔!! براك ڈیول کے ساتھ کھڑی بلیک فام گرل سعیر کے سینے پر شرٹ کے اوپر ہاتھ " پھیرتی بولی۔

شیر نے اپنا منہ والاقہہ بمشکل حلق میں دبایا۔۔۔۔۔

!! -- "بٹ ایم بیسٹ"

حقیقت کا چہرہ دیکھتے سعیر نے غصے سے اسے دیکھا تو وہ ہڑبڑا کر آہستہ سے ہاتھ ہٹا گئی۔۔۔

بیسٹ کیوں۔۔۔؟ سٹون کیوں نہیں؟۔۔۔ براك ڈیول نے دلچسپی سے پوچھا تو دوسرے بھی اسے دیکھنے لگے۔

پتھر ٹوٹنے کیلئے جنم لیتا ہے بیسٹ غداروں کو کچلنے کیلئے۔۔۔ اسکی چھوٹی آنکھوں میں اپنی سرخ ضبط کئے لہورنگ " آنکھیں ڈالتے ہوئے وہ بولا تو براك ڈیول اپنی آنکھیں جھپکنے لگا اسکی آنکھوں میں آگ کی تپش سے۔۔۔

فرصت میں ملاقات کریں گے۔۔۔ وہ کنگ سے ہاتھ ملاتے ایک نظر بیسٹ پر ڈال کر باقیوں کے طرف چلا گیا۔۔۔

وہ تمسخرے سے مسکرایا "معصوم قوم کو نوچ کر ڈیول بننے والے کبھی ہم جیسی قوم سے ٹکڑاؤ ہو تو عقل ٹھکانے آئے " اسکی پشت کو دیکھتے جو صرف اسکی وطن کی محبت سے چوڑا آنکھوں میں ایک پل کو دیکھ ناسکا۔

پاکستان کے بیسٹ کو کیا پالے گا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

واہ دل خوش کر دیا۔۔۔۔۔ کنگ ہنستے ہوئے بولا۔

تو سیر نے سر جھٹکا۔۔۔

اسکی نظریں بھٹک بھٹک کر مسکان پر جا رہی تھی جو عجیب و غریب لوگوں کو دیکھتی آنکھیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔

اسکا دل کیا اس طرح معصومیت دیکھانے سے اسکی آنکھیں نوچ لئے۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کتنوں کی نظریں آچکی ہے۔۔۔۔

ان حیوانوں کو معصومیت ہی کھینچتی جسکی مثال اسکی ساتھ کھڑی لڑکی دے رہی تھی۔۔

یہ جشن ایک خفیہ تھا۔۔

جو صرف کنگ کے آدمیوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اور اس خفیہ جشن میں اسکا یوں آجانا موت سے بھی بدتر سلوک کروا سکتا تھا جو یہ ضدی عورت نہیں جانتی تھی۔۔۔

اسے سنبھالو بیسٹ۔۔۔۔۔ کنگ کی نظریں جب ٹیبل پر کمینیاں ٹکائے بیٹھی مسکان کے تیکھے نقوش کے ساتھ

آنکھوں میں پھیلی معصومیت پر پڑی تو وہ حورالعین کو بیسٹ کے حوالے کرتا وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔

کنگ کے اتنی جلدی اسکی طرف دھکیلنے پر وہ ابھی کچھ کرتا کہ حورالعین کسی مردہ وجود کی طرح لڑکھ کر اسکے سینے سے لگی

۔۔۔۔۔

عالم بس سانس روک کر کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

یہاں تک کہ خود کو سنبھالنے کیلئے حورالعین کا کانپتا ہاتھ سرکتا اسکے سینے تک آیا اور آنسوؤں لڑکھ کر اسکی شرٹ میں جذب

ہوئے۔۔۔

" میں سوچتی تھی زندگی حسین ہے "

" ہم سوچتے ہیں موت دردناک ہے "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر اب معلوم ہوا زندگی دردناک اور موت حسین ہے "اسکے لب سعیر کے سینے پر ہل رہے تھے سرگوشی میں وہ " سانسیں روکے سن رہا تھا اسکی سرگوشیاں اتنے میوزک میں بھی۔۔۔۔۔  
تمہیں غداروں کو مارنے کا اتنا شوق ہے تو مجھے مار دو میں اس رب سے رو کر دعا مانگتی ہوں کہ کنگ کو اتنی بدتر سزا دے " جتنی معصومیت اسنے نوچی ہے ان سب کی بددعائیں ملکر اس ایسی سزا ملے کہ وہ دوسری سہمی کو نوچنے سے پہلے ہزاروں مرتبہ سوچے گا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم میرا تم کیا حشر کرو گے اس غدار پر۔۔۔۔۔! وہ روتی ہوئی نیچے بیٹھی بغیر محفل کا خیال کئے اور سعیر " کے بوٹ پر ہاتھ رکھتے پھوٹ پھوٹ کر روتے بولی۔۔۔۔۔  
سہمی کو بچا لو وہ تہ خانے میں ہے اسے بچا لو بیسٹ تمہیں تمہارے رب کا واسطہ میری سہمی کو بچا لو "۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی " بول رہی تھی اور اسکے منہ سے 'انجکشن اپنا کام آہستہ آہستہ دیکھاتی سفید جاگ نکلنے لگی۔۔۔۔۔ اور دماغ کی رگیں سن پڑنے لگی۔۔۔۔۔

جب اسے بچا لو تو کہنا تمہارا شہزادہ کھو گیا شاید اور اب شہزادی نے آس چھوڑ دی اسے اب نہیں چاہئے شہزادہ "۔۔۔۔۔  
مم۔۔۔۔۔ میری سہمی۔۔۔۔۔ "سعیر نیچی پڑی حور العین پر نظریں ڈالتا پیچھے قدم اٹھاتے بڑبڑایا۔۔۔۔۔"  
کون سہمی "۔۔۔۔۔ شیر کی آواز کان میں گونجی سعیر مائوف دماغ سے محل سے بھاگا۔۔۔۔۔  
بلا سٹڈ بیوٹی "۔۔۔۔۔!! مسکان کے بھاگنے پر جب کنگ واپس آیا تو وہاں بیسٹ کو ناپا کر نیچے پڑی حور العین کو دیکھتا اسے " بانہوں میں اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔۔

حور العین بو جھل آنکھوں سے بیسٹ کی مکمل خاموشی اور خود کو موت کی طرف بڑھتے دیکھ کر مسکرا دی اور ہاتھ کی پشت سے منہ سے جاگ صاف کی۔۔۔۔۔

اسنے خود ہاتھ جوڑ کر ڈاکٹر ز کو کہا تھا کہ اسے کوئی ایسا انجکشن لگا دیں کہ وہ سہمی کو بچانے کا کہہ کر آنکھ موند جائے۔۔۔۔۔  
اب بچا ہی کیا تھا جانے کیلئے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ناماں تھی ناباپ۔۔۔"

ناعزت تھی ناروح۔۔۔

ناخواہش تھی ناآرزو نا تمننا۔۔۔

پھر جی کر کیا کریں۔۔۔

جب زندگی نے چند حسین پل پہلے ہی دیکھ دئے تھے اب تو درد باقی تھے جو سہنے تھے اور وہ اندھی لڑکی ان کی کیا تاب لاتی جس کی سانسیں، سماعتیں آہٹ کو موت کا فرشتہ تصور کرتی تھی۔۔۔

کنگ نے آہستہ سے اسے بیڈ پر ڈالا اور اسے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اسنے ابھی صرف اپنے آدمیوں کے علاوہ کسی سے اسکا تعارف نہیں کروایا تھا کہ وہ اسکی رکھیل ہے۔۔۔

اور اب جب وہ اسکے دسترس میں تھی تو معافیا گینگ کے آنے سے پہلے وہ اس کی خوبصورتی کو پوری طرح محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اسنے جیسے اپنے بچے اسکے جسم پر گاڑے حورالعین کی دل دہلا دینے والی چیخیں گونجی۔۔۔۔ اور وہ قہقہہ لگاتا اسکی گردن پر جھکا۔۔۔

تم صرف میری ہو بلا سنڈ بیوٹی کنگ کی ہو صرف میری رکھیل۔۔۔۔ اسکے جسم پر اپنے ناخون گاڑتے وہ بولا اور وہ "مسلسل منہ سے جاگ نکالتے تڑپنے لگی۔۔۔۔

تو کیا موت بھی اسے درد دے گی۔۔۔۔

ابھی وہ اسکے پر جھکا اسکے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا کہ ٹھاٹھا کی آوازیں اور چیخیں اسے کھینچ کر ہوش کی دنیا میں لائیں۔۔۔۔۔

وہ بل کھا کر اٹھا اور حورالعین سپیڈ چہرے اور گردن پر بہتی ناک منہ سے سفید جاگ کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔۔

\*-----\*

راستے میں مت آنا"۔۔۔ وہ پوری طرح حیوان بنا گاڑی سے لگے شیر کو انگلی سے وارن کرتا ایک نظر ڈال کر تیز "بھاگنے لگا۔۔

اسنے شاید اتنی تیزی ٹرنگ میں موت کو اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے بھی نہیں دیکھائی تھی۔۔۔  
شیر نے اسے دیکھتے عارب کو گاڑی لیکر اسے پیچھے جانے کا کہا۔۔۔  
وہ سر ہلاتا نکلا۔۔۔

پرورد ورتک اسے عالم دیکھائی نہیں دیا۔۔۔

ایسا کیا ہو گیا۔۔۔۔؟ عارب پریشان سا بولاشیر نے کندھے اچکائے۔۔۔"

تہ خانے کے سامنے پہنچتے فائزر پر اسنے دھاڑ مار کر ایک آدمی کی گردن کو دبوچا۔۔۔

اور اپنی انگلیاں اسکی آنکھوں میں گاڑ دی۔۔۔

عالم۔۔۔۔۔ فہد اسے وہاں دیکھ کر بولا تو شیر اور آلف بھی متوجہ ہوا۔۔۔

پروہ پاگل حیوان بنا کسی پردھیان دئے بناجو بھی رکاوٹ آتی گئی انہیں کچل تا آگے بڑھتا گیا۔

اسکے کپڑوں کے ساتھ اسکے ہاتھ بھی خون سے سرخ تھے۔

جس میں چمکتا خنجر ہر ایک کے سینے سے آر پار ہو رہا تھا۔۔۔

میری بہن سمعیہ "۔۔۔۔۔! زوردار لات سامنے آتے آدمی کو ماری اور اسکے منہ پر بوٹ رکھ کر کچل دیا۔۔۔"

سمعیہ۔۔۔۔۔" چاروں کے کانوں میں نام گونجا۔۔۔"

اور دل دھڑکنا بھول گیا جس بہن کو ڈھونڈتے اسنے یورپ پاکستان جیہاں مارا تھا وہ اسکے اتنے قریب تھی۔۔۔

!! کیسا مزاق تھا قسمت کا۔۔۔

کیوں دونوں بہن بھائی کو ایسی زندگی دی جس سے ظلم بھی پہنہا مانگے۔۔۔

اسنے آگے بڑھ کر ایک روم کے دروازے کو لات ماری اور اندر داخل ہوا۔۔۔

پر وہاں کچھ نہیں تھا۔

پھر دوسرے تیسرے۔۔۔

تینوں روم خالی تھے وہ واپس دوسرے روم میں آیا اور دیوار گیر لگی بڑی سی تصویر کو کھینچ کر نیچے پھینکا۔۔۔

عالم۔۔۔!! پیچھے فہد کی آواز آئی تو وہ غصے سے مڑا۔۔۔

آواز نہیں۔۔۔۔! اسنے دھاڑ کر کہا۔۔۔

دیوار پر ہاتھ مارتے زمین پر چلنے لگا۔۔۔

اسے تہ خانے کا معلوم تھا اور یہ بھی کہ وہ ایک روم میں کنگ کی انگلیوں پر کھلتا ہے۔۔۔

پر اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اسکی سہیلی وہاں ہے۔۔۔۔

سعیر نے مڑ کر پھر دیوار پر ہاتھ مارا تو اس بار ایک جگہ پر لگنے سے اسے زبردست لائٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔

کہ وہ ہل کر رہ گیا۔۔۔

اٹیک۔۔۔۔۔ وہ دھاڑ کر بولا تو سب الرٹ ہوئے شیر اپنی ٹیم کے ساتھ محل کے چاروں دروازوں سے اندر داخل "ہوا۔۔۔۔۔

آلف اور اسکی ٹیم ایک ایک کر کے سب کو گراتے گئے۔۔۔

اور انکے ناپاک عزائم پر اپنے مضبوط قدم رکھتے گئے۔۔۔

فہد مہک باہر سب کا صفایا کرتے ہر طرف دہشتگردوں کا خون بہانے لگے جن کے ناپاک نظریں انکے وطن کی معصوم

بچیوں پر اٹھی تھیں۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سیر نے یہاں وہاں دیکھ کر جب کچھ ناملا تو اس نے اپنے خنجر کی نوک سے دیوار پر وار کرنے لگا۔۔۔۔۔

ایک دو تین کہ وہاں لگی ہینڈ چیکنک مشین سائرن دینے لگی۔۔۔۔۔

اور اسکے زوردار وار پر وہ حصہ اکھڑ کر باہر نکلا سیر نے بغیر اپنی جان کی پروا کئے کھینچ کر تاریں باہر چھینی۔۔۔۔۔

لائٹ کا زوردار جھٹکا لگا کہ اس جگہ اس نے جلدی سے پوری طاقت سے ہاتھ کھینچا۔۔۔۔۔

اور اپنے ہاتھوں میں رنگین تاروں کو دیکھا۔۔۔۔۔

اور تڑپ کر پیچھے مڑا۔۔۔۔۔

تو اللہ شاید راضی ہو گیا تھا تبھی فرش دو حصوں میں تقسیم ہوا اور وہ بھاگ کر اندر داخل ہوا اسکے پیچھے فہد عارب مہک بھی

آئے۔۔۔۔۔

ٹھاٹھا کی آواز کے ساتھ انہوں نے اچانک ہی وہاں موجود پہرہ داروں پر حملہ کیا کہ چیخ پکاریں مچ گئی۔۔۔۔۔

پورے پانچ روم تھے۔۔۔۔۔

جن میں لڑکیاں بچیاں اور پاگل عورتیں قید تھیں۔۔۔۔۔

سہمی۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔ سیر پاگلوں کی طرح ہر روم میں جاتا ایک ایک کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔"

اور عارب فہد مہک انہیں باہر نکالتے اپنی لائی گئی گاڑیوں میں بیٹھانے لگے۔۔۔۔۔

وہاں موجود کئی عورتیں حاملہ تھیں جنہیں باہر کھڑی کچے راستے پر فوج کی طرف سے آئی گئی امبولنس میں احتیات سے

بیٹھا رہے تھے۔۔۔۔۔

کہ وہ روتی اللہ سے دعائیں کر رہیں تھیں انہیں اس قید سے نکالا وہ دامن اٹھا کر رب سے دعائیں مانگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

سہمی اور مت ستاب بتا دے کہاں ہے "۔۔۔۔۔؟ سیر کسی بچے کی طرح روتا اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔"

کہ جب وہ آخری روم کے طرف آیا تو دروازے پر ہاتھ رکھتے اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔

سہمی "۔۔۔۔۔!! وہ یا گل بنا غرابا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔"

[illegible]

رات کا وقت تھا اسلئے ہر طرف اندھیرا ہی پھیلا ہوا تھا۔۔۔

اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

ہی ہی ہی نہیں آئے گا تیرا شہزادہ۔۔۔ وہ تمہاری شہزادی کو بھی لے گیا۔۔۔ اس پاگل عورت نے درد سے شدید بخار میں مبتلا سہمی کو کہا۔۔۔

" بکواس مت کرو "

وہ اٹھ نہیں پار ہی تھی ورنہ اسکا وہ حال کرتی کہ یاد رکھتی۔۔۔

پر نہیں رکے گا وہ اسکے ساتھ پورا "وہ آئے گا ضرور آئے گا اسنے اپنی سبی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جب لوٹے گا تو "سعیر" قرآن پڑھے گا"۔۔۔۔۔ بھرائی آواز میں وہ۔۔۔۔۔ یاد کرتی سسکی

اور میں آگیا تمہارے ساتھ کئے وعدے کو پورا کرنے۔۔۔ سعیر کہتے گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا۔۔۔"

کہ ہر طرف خاموشی چھا گئی موت جیسی صرف سیر کی سسکیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔

معصوم تھے تب بچھڑے تھے آج سالو بعد دنیا کے پاؤں تلے کچل کر ملے تھے وہ بھی زخم زخم چوڑ چوڑ

سہمی "۔۔۔!! وہ چیختا نیچے پڑی سہمی کو کھینچ کر سینے میں چھپا گیا اور پھوٹ پھوٹ کر دھاڑے مارنے لگا کہ سب پاگل " عورتیں خوف سے دب کر کونے میں چلی گئی۔۔۔

میری جان۔۔۔! میری زندگی۔۔۔! میری بہن اپنے اندھے بھائی کو کیوں دیکھائی نہیں دی۔۔۔"

کیوں میرے ساتھ فلموں والا سین نہیں ہوا کیوں یہاں سے گذرتے تمہاری آہیں تمہاری پکاڑیں میرے کانوں میں نہیں پڑی کیوں میں بہرے ہو گیا"۔۔۔ وہ اسکے سفید بالوں ماتھے پر بوسے دینے لگا یا گلوں کی طرح ہنستے رونے لگا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم مجھے مل گئی عالم کو سہمی مل گئی اسکی بہن مل گئی۔۔۔ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر وہ پاگلوں کی طرح ہنستا بولا۔۔۔

شش۔۔۔ شہزادے۔۔۔۔۔ سہمی جو ہوش میں آتے ہاتھوں کے درد سے بخار میں تپ رہی تھی اور ڈر رہی تھی وہ مر جائے گی اپنے شہزادے سے نہیں مل پائے گی پر اللہ کی نعمت دیکھو اسے خوش ساکت کر دیا۔۔۔  
ہہ۔۔۔۔۔ ہاں تیرا بد نصیب شہزادہ سہمی تیرا شہزادہ جو تمہیں بچا نہیں سکا حیوانوں سے وہی بد نصیب شہزادہ آیا ہے۔۔۔۔۔

تم آئے گئے پر میرے تو ہاتھ توڑ دئے ہیں اب میں کیسے تمہیں تمہارے چہرے کو محسوس کروں۔۔۔؟ تم اتنے بڑے ہو گئے۔۔۔ اسنے اپنے ٹوٹے ہاتھ سامنے کئے تو سعیر کے سینے میں خنجر گھونپ دیا کسی نے۔۔۔  
ناوہ رو رہی تھی ناہی چلا۔۔۔۔۔

بس اس ذات کا شکریہ ادا کر رہی تھی جسنے اسے اسکا بھائی لوٹا دیا۔۔۔۔۔  
میں شکرانے کے نوافل کیسے ادا کروں گی۔۔۔۔۔ میری تو ٹانگیں بھی کام نہیں کر رہی۔۔۔ سعیر کو لگا اسکا دل پھٹ جائے گا اسنے سختی سے اسے خود میں بھیج لیا اور دونوں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔۔۔۔۔  
مم۔۔۔ میری شہزادی کو لیکر آؤ جانو میں یہیں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ وہ الگ ہو کر بولی تو سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

میں تمہیں ایک پل بھی نہیں چھوڑوں گا یہاں۔۔۔ وہ کسی۔ ضدی بچے کی طرح کہتے اسے بازو میں۔ لیکر اٹھا اسکے اٹھتے فہد عارب اندر آئے۔۔۔۔۔

یہاں سب پاگل ہیں خیال رکھنا۔۔۔ وہ ان دونوں سے کہتا کسی چھوٹی بچی کی طرح سہمی کو اٹھائے وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔  
جانو شہزادے کہیں وہ آخری سانسیں نالے رہی ہو۔۔۔۔۔ اسکی خوفزدہ آواز پر سعیر کے قدم ٹھٹھک کر رکے۔۔۔۔۔  
جانو عالم جلدی جانو تمہاری وہ شہزادی حسنے تمہیں زندگی دی ہے۔۔۔۔۔ سالوں بعد اسکا دل گنگنا با۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور سیر عالم کے قدموں میں تیزی آگئی۔۔۔

اسنے احتیات سے سہی کو پچھلی نشست پر ڈالا اور مہک کو اسکے پاس بیٹھا کر عارب کو گاڑی کو لے جانے کا حکم دیا۔۔  
اور خود مڑا۔۔

اسی ہی تیزی سے جس تیزی سے صدیوں بعد اپنے بہن سے ملنے کیلئے بھاگا تھا وہ ابھی فائرنگ کی آوازیں سن رہا تھا حیران تھا کہ کس نے جشن کے بابت پولیس کو بتایا۔۔  
اوہ وہ لڑکی "۔۔۔ غصے سے وہ اٹھ کھڑا ہوا اسے مسکان یاد آئی تو چیخا۔۔۔"

اچانک ہی ٹھاٹھ کی آواز سے دروازہ ناک ہونے لگا۔

کنگ دروازہ کھولو "۔۔۔!! زمان کی آواز سنتے وہ بھاگ کر دروازے پر آیا اور اسے اندر کر کے دروازہ واپس بند کر دیا"

Urdu Novel Book

۔۔۔؟؟ کنگ زمان پر چیخا۔۔۔ "یہ کیا ہو رہا ہے نیچے گولیوں کی آوازیں کیوں ہیں"

پولیس کو کیسے معلوم ہوا جشن کا،، تمنے غداری کی ہے مجھے سے زمان "۔۔۔ کنگ نے زمان کے منہ پر اپنے بھاری ہاتھ کا  
مکہ مارا کہ وہ جا کر سائیڈ ٹیبل سے لگا۔۔۔

بلا سنڈ بیوٹی چھیننے کا بدلا لیا ہے مجھ سے حرام خور "۔۔۔ اسنے جھک کر زمان کو اٹھایا اور سامنے کرتے دھاڑا  
پاگل مت بنو کنگ نکلو یہاں سے پاک فوج کے لوگ آگئے ہیں "۔۔۔ زمان نے خود کو چھڑواتے چیخ کر کہا۔۔۔  
کہ جاوید ساکت رہ گیا۔۔۔

بب۔۔۔ بیسٹ کہاں ہے میرا بیسٹ "۔۔۔ اپنی موت سامنے دیکھتے وہ بولا۔۔۔

نکلو بتاتا ہوں جلدی اسکی بہن اسے مل گئی ہے نکلو جلدی "سیڑھیوں اے دب دب کی آوازیں سنتے زمان نے کھینچ کر  
اسے آگے کیا اور کنگ کے حواس کام کرنا چھوڑ گئے اسکا بیسٹ اسے اسکی بہن مل گئی۔۔۔

تو کیا فرق پڑتا ہے اسنے تو سارے جزبات اس میں مار دئے تھے پھر کسے وہ بہن کے پاس پہنچا کیسے اسے پہچانا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین کے بیہوش وجود پر کنگ ایک نظر ڈالتا موت کے خوف سے سرنگ والے راستے سے اندر داخل ہو گیا اور اندھیرے میں آگے بھاگتے ہوئے دونوں بحری جہاز میں بیٹھے اور ایک نظر اس سرنگ پر ڈال کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

تمہیں مجھے وہ لڑکی واپس دینی ہو گی زمان کیسے بھی کر کے۔۔۔ کافی دور نکلنے کے بعد سمندر کے نیلے پانی کو دیکھتے جاوید " بولا۔۔۔

موت ہمارے پیچھے ہے اور تمہیں لڑکی کی لگی ہے۔۔۔ زمان نے غصے سے کہا " ہا ہا ہا ہا موت مجھ تک نہیں پہنچ سکتی زمان، مجھ تک پہنچنے سے پہلے موت خود ڈر جائے گی۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔ زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں کنگ تمہارا بیسٹ گیا ہاتھ سے اب تم خانی ہو خالی ہاتھ۔۔۔!! صرف میں ہوں "۔۔۔ زمان ضبط غصے سے بولا "بس جسے تم نے دو کھادیا تھا ایک لڑکی کیلئے یہی تو غم ہے کہ کہاں مجھ سے غلطی ہو گئی وہ اپنی بہن کی محبت میں اندھا ہوا، مجھے مشکل وقت میں نہیں پہچانا۔۔۔" زوردار پیچ دوسرے ہاتھ میں مارتے وہ بولا

کہاں چلنا ہے۔۔۔؟؟ زمان نے پوچھا " قطر چلو وہاں پر ایک تنظیم نے مجھے انوائٹ کیا ہے۔۔۔ پر سوچ سا بولا " واپس اپنے پہلے والے ٹھکانے پر۔۔۔؟؟ زمان نے تمسخرے سے دیکھتے کہا " ہاں کچھ وقت کیلئے چھپنا بھتر ہے پھر آؤں گا اپنے بیسٹ اور بلا سنڈ بیوٹی کیلئے خالی ہاتھ نہیں۔۔۔ کنگ مکروہ لہجے میں " کہتا حورالعین کے وجود کا گداز پن اپنی انگلیوں پر محسوس کرتے پاگل ہو رہا تھا اور جا کر روم میں بیٹھا سوچوں میں ڈوبا منہ سے شراب گلاس لگایا۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ کبھی نا کبھی فوج اس پر ضرور اٹیک کرے گی اسلئے اس نے ہر جگہ سے سرنگیں بنارکھی تھی خفیہ راستے جو کسی کو معلوم نہیں تھے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور ہر راستے سمندر تک رکتا تھا اور وہاں اسکا جہاز تیار رہتا تھا۔۔۔

پر جب سے اسنے بیسٹ کو وجود میں لایا تھا اسے پکڑنے کا ڈر ختم ہو گیا تھا اسنے سوچ لیا تھا کہ کچھ ہی سالوں میں وہ پورے پاکستان پر اپنے پنجے گاڑھ چکا ہو گا۔۔

اسکے بیسٹ کے وسیلی پر کیسی شکست کھانی پڑی کہ خالی ہاتھ لوٹ رہا تھا یہاں تک کے کتنے گینگ تنظیموں کو پکروا دیا تھا۔ اب قطر کی تنظیم اسے سہے گی کہ نہیں۔۔۔

پر اسے یقین تھا وہ ضرور اسے اپنائیں گے آخر کار ان کی تنظیم کا حصہ رہ چکا تھا بچپن سے۔۔۔

بلائنڈ بیوٹی میں ضرور لوٹوں گا تمہارے لئے تمہیں پانے کیلئے تمہاری دومنٹ کی قربت نے اس کنگ کو پاگل کر دیا ہے " "یہ کنگ اب صرف تمہارا ہے اور تم اسکی۔۔!! ہم ملیں گے پھر ایک ہونے کیلئے"۔۔۔

وہ عزم سے کہتا اسکے غیر معمولی حسن کو اپنے آنکھوں میں بسائے گھونٹ پر گھونٹ بھر رہا تھا کہ آنکھوں میں نشہ چڑھنے لگا۔۔

رات کا اندھیرے تھا اور اس اندھیرے میں اسنے لوٹ آنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔

ہاتھ میں ریموٹ لیکر اسنے سرخ بٹن کو پریس کیا اور ساتھ قہقہے لگائے بے بانگ۔۔۔

\*-----\*

گاڑیاں گاڑیاں ہر طرف آوازیں فائرنگ تھی۔۔۔

خود کو بچانے کی ناممکن کوشش کرتے وہ مختلف ممالک کے دہشتگرد پاک آرمی کے پاؤں تلے کچلے جا رہے تھے۔۔

ایک ایک کو گھسیٹ کر گاڑیوں میں پھینک رہے تھے اور لڑکیوں کو لیڈیز آفیسرز گاڑیوں میں ڈالنے لگی۔۔

انکی مزاحمت دہشتگردی کی کوشش پر ہتھیار کندھے پر مارتے کہ چیخ اٹھتے اور انہیں گھسیٹ کر گاڑیوں میں پھینکتے سخت

سیکورٹی میں وہاں سے نکلے کہ انکے قید میں چڑیا بھی پر ناماں سکے۔۔۔

پرافسوس شیر والوں کے اوپر پہنچنے سے پہلے کنگ اور اسکا آدمی نکل چکا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا ہوا پکڑے گئے۔۔۔؟؟ عالم وہاں پہنچتا پریشان کھڑے شیر سے پوچھنے لگا۔  
 ہاں سب صرف بلیک کنگ اور قہر زمان کے۔۔!! وہ بولا تو عالم جو کنگ کو چیرنے کیلئے پہنچا تھا مٹھیاں بھیج گیا۔۔  
 جانو سنبھالو انہیں۔۔۔ وہ اسے معافیا کینگ کی طرف اشارہ کرتے بولا جسے راستے میں ہی پکڑ لیا گیا تھا۔۔  
 شیر سر ہلاتا وہاں سے بھاگا۔۔  
 عالم سیڑھیاں تین ساتھ پھلانگتا بھاگتا اوپر آیا اور کنگ کے روم کے ٹوٹے دروازے سے اندر داخل ہوا نظریں چاروں  
 طرف گھومتی بیڈ پر ٹک گئی جس کے اوپر کمبل ڈالا گیا تھا۔۔  
 حور العین۔۔۔ اسکے کانوں میں سالوں پہلے کی آواز آئی اور ساتھ ہی آنکھوں کے سامنے معصوم سی پری۔۔  
 وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔۔  
 عین۔۔۔!! اسکے وہ نین جسکی ویرانی اسے راتوں کو یاد آتی تھی اندھیرے میں۔۔  
 اندھیرے کی طرح۔۔  
 اور اسکے کانوں میں ایک باپ کی تڑپ زدہ پکار جو سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی کہہ گیا تھا کہ اسنے کچھ نہیں دیکھا۔۔  
 اسکے اسی ہی ڈرنے سے سیر کے ہاتھ قید کر لئے اور اسنے دونوں کو جانے دیا بغیر اپنی نظروں تڑپ کو دیکھتے۔۔۔  
 جوان اندھیرے میں ڈوبی آنکھوں میں دیکھتے رہنا چاہتی تھی۔۔۔  
 پر اسنے دو باپ بیٹی کو الگ نہیں کیا اپنے مطلب کیلئے کیونکہ وہ جانتا تھا تڑپ کیا ہے۔۔  
 چھیننا کیا ہے کسی کے دل سے نوچ کر کیسی اذیت ہوتی ہے اس ذائقے سے وہ واقف تھا تبھی ایک پل بھی بغیر کے وہاں  
 سے چلا گیا۔۔۔  
 لفظ کی اسکے جانے کے بعد وہ اس ظلم میں "پراسے کیا معلوم تھا پہلی بار جس کیلئے اسکے دل سے سرگوشی نکلی تھی" عین  
 آجائے گی۔۔

اگر معلوم ہوتا تو وہ خود اسے چھالیتا۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسکے سارے خاندان کو کہیں چھپالیتا اس اذیت سے بچانے کیلئے۔۔۔  
 شہزادی آنکھیں کھولو دیکھو تمہارا شہزادہ آگیا عین۔۔۔!! وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیکر جھک کر بولا اور "  
 اسکی دکتی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔۔۔  
 پر اس میں ذرا سی جنبش نہیں ہوئی نا آنکھوں میں نا ہی جسم میں۔۔۔  
 البتہ سعیر کے ہاتھوں میں سفید جاگ لگی جس کے بھیگے پن سے اسنے اسکے پیلے لب دیکھے اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو۔۔۔  
 نہیں عین تم نہیں جاسکتی یہ عالم تمہیں نہیں جانے دے گا سمجھی۔۔۔۔۔ وہ دھاڑ کر بولا اور اسکے کمبل میں لپٹے وجود "  
 کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر وہاں سے بھاگا۔۔۔

آنکھیں کھولو ورنہ ایسی سزا دوں گا جس موت کو حسین کہا ہے وہ بدتر لگے گی آنکھیں کھولو۔۔۔!! بھاگتا وہ چلایا "

Urdu Novel Book

آس پاس موجود آفیسر ز اسے دیکھنے لگے۔۔۔  
 پر وہ سب کی پر وہ کئے بغیر بھاگ رہا تھا تیز سے تیز کہ سانسیں پھولنے لگی۔۔۔  
 اسے ہمیں دو عالم۔۔۔!! بریگیڈیئر نے آگے آکر لیڈرز ڈاکٹر کو اشارہ کیا تو انہوں نے حورالعین کو عالم کی بانہوں میں "  
 لے لیا اور امبولنس میں لے گئی۔۔۔

وہ صرف دیکھتا ہی رہا سرخ بتی کو دور جاتے ہوئے۔۔۔۔۔

اور پھر آنکھوں میں لہو پڑکا کر پلٹا۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں سعیر عالم کا خنجر تھا۔۔۔

اور "اللہ ہوا کبر" کا نعرہ لگاتے ان پر ٹوٹ پڑا۔۔۔

اور خود کو بھگاتا گیا خون میں

جیسے معصوموں کے جسم سے لہو نکلے تھے۔۔۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

انکے عضوے بھیجتے تھے۔۔

وہ کاٹا انکے عضاء کو نیچے پھینکنا گیا۔۔

سب چہرے پر ماسک پہنے پاک آرمی کی یونیفارم میں تھے ہاتھوں پر گلووز چڑھے تھے۔۔

انکے بوٹ پر دہشتگردوں خون سے لت پت تھے۔۔

جیسے انکی گردن پر لات رکھی ہو۔۔

! گلووز میں مقید انگلیاں خون سے سرخ۔۔

جیسے انکی میلی آنکھیں نوچیں ہوں۔۔

اللہ ہوا کبر "کانعرہ لگاتے وہ ان پر ٹوٹے تھے اور پھر ہر میلی آنکھیں نوچتے چلے گئے۔۔"

ہر طرف شعلے آگ بھڑک اٹھی تھی کنگ کے بارود کے تہ خانے میں جو آگ بھڑکی ہر طرف شعلے بھڑکتے آسمان کو چھونے لگے۔۔

اور ان میں کتنے ہی اپنی آخری سانسیں "لا الہ الا اللہ" پاکستان زندہ آباد کانعرہ بلند کرتے آنکھیں موند گئے۔۔

! آگ تھی۔۔! خون تھا۔۔

! شعلے تھے۔۔! حیوان تھے۔۔

اور سب پر بھاری ایک نام تھا

" اللہ ہوا کبر "

جو ہر طرف بلند ہوا تھا۔۔

جگہ جگہ بلاسٹ ہونے لگے۔۔

پوری عمارت جس نے پتا نہیں کتنی ہی سسکیاں کتنی ہی آہیں اپنے اندر دبا رکھی تھی ڈھرام سے زمین بوس ہوئی۔۔

پراس رب کالا کھ لاکھ شکر تھا وہ وقت پر سب کو نکال چکے تھے۔۔

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آلف کی گاڑیاں زخمی بچوں، نوجوان لڑکوں سے نکلی۔۔۔

اور آگے وہ تھا۔۔۔

فہد اپنی نگرانی میں معصوم لڑکیوں اور عورتوں کو لیکر آگے بڑھا۔۔۔

مہک اور عارب سہمی کو لیکر جا رہے تھے اور مسکان حور العین کے ساتھ امبولنس میں بیٹھی تھی۔۔۔

حور العین کی کلائی تھامے۔۔۔

اس خوبصورت لڑکی کو سہارا دئے جسکی وہ پہلی نظر میں اسیر ہو گئی تھی۔۔۔

وقت بہت کم ہے ہمیں آپریشن کی تیاری کرنی ہوگی۔۔۔ ڈاکٹر نے نرس سے کہا تو وہ سر ہلاتی اپنا کام کرنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر یہ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ مسکان نے خوف سے پوچھا۔۔۔

نہیں اسکی باڈی میں زہر کے اثرات پائے گئے ہیں ہمیں جلد ہی آپریشن کرنا پڑیگا۔۔۔

ڈاکٹر کہہ کر اپنا کام کرنے لگی اور مسکان نے روتے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے آنکھیں بھینچ لیں۔۔۔

\*-----\*

گورمنٹ ہاسپٹل میں اس وقت وہ سب بچے عورتیں لڑکیاں لڑکے زیر علاج تھے۔۔۔

ہر طرف بھاگ دوڑ تھی۔۔۔

ڈاکٹر زرنر سز کمپوڈر زاس افراتفری میں بکھلائے ہوئے تھے۔۔۔

اور پاک فوج بھاری بوٹوں کی دب دب سے زمین پر اپنی چھاپ چھوڑتی انکے ساتھ تھی۔۔۔

لوگ حیران پریشان تھے اتنے سارے فوجی نوجوانوں کو دیکھ کر اور ایک کے بعد ایک مریض کو بری حالت میں اندر

آتے دیکھتے ششدر تھے انکے حالات پر۔۔۔

حور العین۔۔۔!! آلف کی جب نظر ڈاکٹر سے ہوتی ایک روم میں لے جاتے ہوئے حور العین پر پڑی تو صدمے

سے اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین۔۔۔۔!! وہ بھاگتا وہاں روم میں اندر آیا۔۔"

سر آپ باہر جائیں مریض کا آپریشن ہو رہا ہے۔۔۔!! ڈاکٹر آلف کو آپریشن روم میں دیکھ کر بولے"

ہٹو پیچھے۔۔۔ آلف دھاڑا کہ ڈاکٹر ایک دم گھبرا کر سائیڈ ہوا وہ بھاگ کر حورالعین کے پاس پہنچا۔۔۔"

سراسر طرح سے یہ انکی جان کو خطرہ ہو گا آپ سمجھنے کی کوشش کریں پہلے ہی مرضہ کو بہت دیر ہو گئی ہے انکے جسم میں پوائزن ہے جسے ہمیں جلدی نکالنا ہو گا۔۔۔ ڈاکٹر پریشان سے آلف کے پاس آیا جو ساکت حورالعین کے پیلے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

پوائزن۔۔۔۔!! وہ بڑبڑایا اسکا آنسو پھسل کر حورالعین کے چہرے پر گرا۔۔"

یس پوائزن اور مرضہ پر بہت تشدد کیا گیا ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر یہ بچ گئی تو شاید اپنا دماغی توازن کھو"

۔۔۔ ڈاکٹر کے لفظ اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہے تھے۔۔۔" دے یا کچھ اس سے بھی برا

لڑکے باہر نکلواندھے ہو کیا۔۔۔ مسکان چیختی اندر آئی اور آلف کو بازو سے پکڑ کر باہر کھینچا۔۔۔ وہ کسی مردہ جسم کے ساتھ لڑکھ آیا باہر پر اسکی ساکت آنکھیں ابھی تک حورالعین پر تھی۔۔۔ وہ اپنے بھائی سے ملنے گئی تھی۔۔۔

اور جب واپس آئی تو اس لڑکے کو آپریشن روکتے دیکھ کر بھڑک اٹھی۔۔

وہ کتنی دعائیں مانگ چکی تھی جتنی اسنے اپنے لئے بھی نہیں مانگی تھی جب بائی نے اسکا۔ سودار نیس زمان سے کیا تھا۔۔ تب بھی وہ روئی تھی گر گڑائی تھی پر اتنا نہیں جتنا اس معصوم پھول کو دیکھ کر گر گڑائی سجدے میں گری تھی چلتی گاڑی میں۔۔۔

آلف نے اپنے چچا کی ڈائری پڑھی تھی جس میں اسکے بچپن سے لیکر جوانی اور جوانی سے محبت، محبت سے عشق کی راہ اور

ماں باپ سے دوری تڑپ۔۔

ڈائری پر گرے اسکے آنسو۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اپنی پریوں کی پیدائش پر خوشی۔

اور برے سائے کا گھر پر منڈلانے کا سفر تک اسنے خوف سے بیان کیا تھا۔۔

اور نام بھی لکھ دیا تھا "زمان"۔۔۔۔

وہ پڑھ کر کتنا رویا تھا اسے اپنے باپ پر انتہائی افسوس ہوا کہ دولت کے نشے میں اسنے ہیرے جیسا بھائی کھو دیا۔۔

ماں پر افسوس ہوا جسنے اپنے شوہر کے کانوں میں زہرا گل کر اسے اپنی مٹھی میں کرتے دولت کی ہوس میں گمراہ کر دیا

---

! پروہ کیا کرتا۔۔۔۔

وہ ماں تھی اسکی جنت کی کنجی۔۔

وہ باپ تھا اسکا پتی دھوپ میں درخت کا سایہ۔۔۔

اسنے اپنے اندر کا درد اندر ہی چھپا لیا۔۔

پر آج۔۔۔۔! آج اسی پری کو یوں آپریشن روم میں دیکھ کر موت کے منہ میں دیکھ کر تڑپ ہی تو اٹھا تھا۔۔۔

سب کچھ ختم کر آئے پر ان حیوانوں کو نہیں۔۔

پتا نہیں کیوں اللہ انہیں ابھی بھی سانس دے رہا۔۔۔؟

تم سے ہوں کیوں اسے روک رہے تھے مارنا چاہتے ہو۔۔۔؟ مسکان اسے آنسوؤں بہاتے دیکھ کر بھی غصے سے بولی

کزن ہے میری۔۔۔۔!! آلف نے عارب کی بہن کو دیکھتے ہوئے آنکھیں صاف کرتے کہا تو مسکان کا منہ کھل گیا۔

پچھے کھڑا عالم بھی دیکھنے لگا اسے۔۔۔

اور قدم اٹھاتا وہاں سے آگے بڑھ گیا اپنی بہن کے پاس۔۔۔۔

\*-----\*

کہاں لے جا رہے ہو اسے۔۔۔۔ سعیر حور العین کو لے جاتے ہوئے دیکھ کر آلف سے بولا تو آلف نے سعیر کو دیکھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ میری کزن ہے عالم۔ اور اسے میں اپنے گھر لے جا رہا ہوں جیسے سب اپنوں کو لیکر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ بانہوں " میں موجود حور العین کو دیکھتے آس پاس لوگوں کی طرف اشارہ دلاتے بولا

تمہاری کزن تھی اب یہ میری ہے عالم کی عین یہ میرے ساتھ جائے گی اپنی سہمی کے پاس۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اپنے " لمبے چوڑے وجود کے ساتھ اس پر سایہ بن کر بولا۔

آلف حیران ہوا۔۔۔

یہ میرے بھائی کی محبت ہے عالم یہ تمہاری نہیں ہو سکتی اور اسے میں لے جائوں گا روکنا ہے تو روک لو۔۔۔۔۔ وہ غصے " سے کہتا جانے لگا

یہ کتنی شک کی بات تھی اسکے لئے بیسٹ کہہ رہا تھا یہ اسکی ہے۔۔۔۔۔! یہ لڑکی جبکہ وہ عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔۔۔

اگر یہ تمہارے بھائی کی محبت ہوتی تو شہزادے کی آس میں ناہوتی۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسکے دوسرے قدم " کو مٹھی میں جکڑ گیا۔۔۔۔۔

آلف نے غصے سے گہرا سانس بھرا۔۔۔

کیا چاہتے ہو وہاں اسکی بہن تڑپ رہی ہے عالم بغیر ماں باپ بہن کے وہ ساری ساری راتیں روتی رہتی ہے اور تم کہتے ہو " میں یہ تمہیں دے دوں کیونکہ اسنے شہزادے کی آس لگائی پاگل سمجھا ہے مجھے۔۔۔ وہ پلٹ کر دھاڑا اس پاگل انسان کو دیکھتے

سعیر کا ہاتھ لڑکھ گیا۔۔۔

لے جائو اور جو ذرا سی زندگی بچی ہے اب بد صورت رشتوں سے مارنا، پر یاد رکھنا ایک آنسو میں میرے سامنے گرا تو " میرے بیچ میں کوئی آیا کاٹ دوں گا اسے "۔۔۔ وہ غرا کر بولا اور ایک نظر سوئی ہوئی حور العین کے چہرے پر ڈال کر لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ ناجاتا اگر اس بہن کا ناستنا جو ساری راتیں یاد کر کے روتی ہے اسکے لئے۔۔۔

کون کہتا تھا وہ جزبات سے پاک تھا۔۔۔

جزبات سے پاک ہوتا تو عالم ناہوتا۔۔۔۔

داد کہاں ہے حورالعین "۔۔۔۔ برہان ڈیوٹی سے بھاگتا آیا جب اسنے سنا کہ حورالعین اسے ہاسپٹل سے ملی ہے۔۔۔۔"

داد نے خود کو کمپوز کرتے سوئی ہوئی کمزور سی حورالعین کو برہان کے سامنے کیا

اور وہ جو اسکی پشت کو دیکھتے یہاں وہاں ڈھونڈ رہا تھا اچانک اسکے مڑنے اور بازوؤں میں کمزور سی میدے جیسی رنگت کی

جگہ پیلی رنگت کی مالک آنکھوں کے گرد حلقے سوکھے بخر ہونٹ چپکے گالوں والی لڑکی کو دیکھ کر سن رہ گیا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ مم۔۔۔ میری حور ہے "۔۔۔۔۔ اسکے گلے سے آواز نہیں نکلی۔"

ہاں "۔۔۔۔۔ برہان کو روتے دیکھ کر آلف کے بھی آنسو بہہ نکلے"

کس نے کیا ہے اسکا یہ حال "۔۔۔۔۔؟ وہ دھاڑا کہ پورا ہاسپٹل جیسے گونج اٹھا۔۔"

سب نے مڑ کر حیرت سے اس روتے ہوئے ایس پی کو دیکھا جو لہورنگ آنکھوں سے ایک لڑکے کو گھور رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم میں تو اپنے دوست کو دیکھنے آیا تھا جسکا ایکسڈنٹ ہوا تھا کل رات اور ابھی میں نکل رہا تھا کہ مجھے ملی۔۔۔"

ڈاکٹر زکا کہنا ہے کہ انہیں یہ ہاسپٹل کے سامنے زمین پر پڑی ہوئی ملی کوئی چھوڑ کر گیا تھا "۔۔۔۔۔ داد کے لفظوں نے"

برہان کے پاؤں تلے زمین کھینچ لی۔۔۔۔

حورالعین "۔۔۔۔ اسنے کھینچ کر آلف کے بازوؤں سے اسے لیا اور اپنے سینے سے چھپا لیا۔۔۔"

برہان کے آنسوؤں حورالعین کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے اور وہ انجکشن کے زیر اثر گہری نیند میں تھی۔۔۔

وہ اسے لیکر گھر پہنچے اور وہاں جیسے قیامت مچ گئی۔۔۔

آسیہ بیگم نے اسے سالوں بعد اس حال میں دیکھ کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا اور نورالعین وہ ساکت سی بیٹھی تھی ناہمت

ہو رہی تھی دیکھنے کی نادل جاہ رہا تھا قریب جانے کیلئے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کوئی اندھا بھی اسکی حالت کو دیکھتا تو سمجھ جاتا اسکے ساتھ کون سا سلوک ہوا ہے۔۔۔

اور یہ وجہ بنا کر آسیہ بیگم نے واویلا مچایا کہ سارہ خاندان جمع کر دیا۔۔

اور پھر کمال صاحب کے ریسٹورنٹ والے اشارے پر وہ چپ ہو گئی اور چیخ چلاہٹ شہد میں تبدیل ہو گئی۔۔۔

برہان ڈیوٹی سے آکر ایک منٹ بھی دور ناہوتا اس سے اور راتوں کو اپنی سماعتیں بچھائے رکھتا اسکے دروازے پر۔۔

کیونکہ اسے دورے پڑتے تھے۔۔۔

وہ چیختی تھی خود پر ڈینگتے بچھو جیسے ہاتھ محسوس کرتی اپنے جسم و روح پر حیوان کے پنجے محسوس کرتی وہ سارا گھر چلا کر سر پر

اٹھالیتی کہ نور العین سہم کر روم میں چھپ جاتی اور گھٹ گھٹ کر اسکی حالت پر روتی جسکے لئے ایک ڈاکٹر آ رہا تھا تو دوسرا

جار ہا ہوتا۔۔۔

کمال صاحب آسیہ بیگم برہان آلف نر گھس بی اسے پوری محبت دے کر سنبھال رہے تھے اور وہ سنبھل رہی تھی کئی کئی

دن خاموش رہتی تو کبھی سہمی کی چیخیں مارنے لگتی۔۔۔

نور سسک اٹھتی کہ اسکی بہن کو وہ یاد نہیں۔۔۔

پر وہ کیا جانتی اس پر تو ظلم کے پہاڑ توڑ کر اس سے سب کچھ چھین لیا تھا یہاں تک کہ یادیں بھی۔۔۔۔

اسے سنبھلتے سنبھلتے وقت گزرنے لگا۔۔۔

اور اسکے دماغ میں پرانی یادیں تازا ہوئی تو وہ نور العین کو سسک کر بلانے لگی پر اب اسنے دل پر پتھر رکھ کیا تھا۔۔۔

\*-----\*

ہمیں افسوس ہے کہ بلیک کنگ وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ ڈپٹی ڈائریکٹر نے کہا

عالم نے نظریں اٹھائیں۔

بہر حال ہمیں تم پر پورا یقین ہے بیسٹ اس بار ہم کامیاب ہوں گے۔۔۔۔!! عالم مسکرایا

یہ تمہارا رائٹ بینڈ بیسٹ۔۔۔ بریگیڈیئر نے آلف کو آگے کہا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

مجھے اچھا لگا اپنا رائٹ ہینڈ۔۔۔ عالم نے مسکراتے اپنا ہاتھ آلف کے کندھے پر رکھا۔۔۔

تو پھر تم تیار ہو بیسٹ؟" بریگیڈیئر ڈپٹی ڈائریکٹر نے اسے دیکھا جو مسکرا کر اپنی رضامندی دے چکا تھا۔۔۔

گڈ لک فار آنیو گیم۔۔۔!! دونوں نے اس سے ہاتھ ملایا اور وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

آلف نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

اپنے کراچی میں ہوں گے حلیے بابت کیا کہنا ہے۔۔۔ آلف نے مسکراتے پوچھا

جنگلی بن کر آؤ۔۔۔!! وہ کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

پیچھے آلف کا تھم پڑا۔۔۔

وہ تواب بھی لگ رہا ہوں۔۔۔ اسنے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے کہا اور خود بھی نکل آیا پیچھے۔۔۔

شیر اپنے دوسرے مشن پر چلا گیا تھا۔۔۔

اب یہاں صرف بیسٹ تھا اور اسکا رائٹ ہینڈ آلف، خاص آدمی عارب

تم اتنی چوڑیاں لائے ہو شہزادے۔۔۔!! سسی آہستہ آہستہ سے چلتی کچن میں عالم کے پاس آئی جو کھانا بنا رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی کلائیاں سامنے کرتی بولی ایک ہری دوسری میں سرخ چوڑیاں پہنی تھی جسنے اسکی دودھ جیسی کلائیوں کی چمک

مزید بڑھادی تھی۔

لائونج میں بیٹھے عارب نے بھی چھکار پر نظریں اٹھائی اور اسے دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

عالم محبت سے اسے دیکھا۔۔۔

رائل بلوسوٹ میں سرپردو پٹے ٹکائے بالوں میں سفید کی چمک نے اسکے چہرے پر نور مزید بڑھادیا تھا۔۔۔

خود اس سے دو سال چھوٹا تھا۔ اور وہ پینتیس برس کی تھی اسکی معصوم شہزادیوں جیسی بہن۔۔۔

کیا حال کر دیادونوں کو ایک احساس کمتری میں گرے شخص نے۔۔۔

ایک نشانی انسان نے۔۔۔



انکی معصومیت چھین لی۔۔

انکے کھیلنے کودنے کی عمر نوچ لی۔۔۔

انکی ماں کو بے دردی سے مار دیا صرف اس سے حسین ہونے کی وجہ سے۔۔۔

کیا احساس کمتری انسان کو اس قدر اندھا کر دیتی ہے۔۔۔

کہ اس میں سے رحم نام کا جذبہ ہی نکل جاتا ہے وہ درندہ بن جاتا ہے۔۔۔

شاید نہیں وہ ایسا نا ہوتا اگر وہ نشہ ناکرتا ہوتا۔۔۔۔

ہاں کیوں کم ہیں۔۔۔؟؟ عالم نے مسکراتے اسکے چہرے کو دیکھا جو ہنس پڑی

نہیں اب اپنی شہزادی کیلئے لینا۔۔۔ اسکے بازو پر سر ٹکائے بولی۔

سعیر گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

کب آئے گی وہ شہزادے میں تھک گئی ہوں انتظار کرتے۔۔۔ عالم نے اسکے لہجے میں تڑپ دیکھ کر خود تڑپ اٹھا۔

ایسا نہیں کہتے میری جان صرف کچھ وقت وہ بہت بری حالت میں ہے اسے ٹھیک ہونے دو پھر وہ ہمارے پاس ہوگی

ابھی اسے اسکی فیملی کی ضرورت ہے جیسے مجھے تمہاری تمہیں میری۔۔۔ وہ کچن سے لیکر باہر آیا۔۔۔

سسی نے بو جھل آنکھوں سے سر ہلایا۔۔۔

صبح سے اسکی حالت بہت بری تھی۔۔۔ اسنے دوائی نہیں کھائی تھی اسلئے یا اپنی ماں کو یاد کرتے اسکی وجہ سے۔۔۔۔۔

یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے پھولوں کی۔۔۔؟؟ ناک کی نتھنوں سے ٹکراتی خوشبو سونگھ کر وہ بولی

تمنے کل کہا تھا کہ پھول چاہئے تو یہ انکی ہی خوشبو ہے۔۔۔۔ عالم مسکرا کر کہتے اسے اپنے ساتھ لیکر بیک سائیڈ پر آیا

۔۔۔

رات خوبصورت اندھیرے میں لائٹ کی مدہم روشنی میں سرخ گلاب جھومتے اپنی مہک فضا میں پھیلاتے اسے مسرور

کر گئے۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میرے لئے۔۔۔۔۔ وہ خوش ہوئی تھی پر پتا نہیں کیوں ایک اداسی سی لہجے میں۔۔۔  
ہاسپٹل سے گھر آتے اپنے بھائی کے ساتھ رہتے اسے دن ہی کتنے ہوئے تھے گنتی کے۔۔۔  
وہ تو ساری زندگی اپنے شہزادے شہزادی اور انکے بچوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی پر دماغ پتا نہیں کیوں بوجھل ہو رہا تھا اور  
آنکھیں دھندلی۔۔۔

تم ٹھیک ہو سہی۔۔۔۔۔!! نیچے گاس پر بیٹھی پھول پر اپنی انگلیاں پھیرتی سہی کے پاس آ کر بیٹھا اور اسکا چہرہ ہاتھوں کے  
پیالے میں لیکر بولا۔۔۔

جسکے پاس تم جیسا شہزادہ بھائی ہو وہ ٹھیک کیسے نہیں رہ سکتی، میں ٹھیک ہوں اور بہت خوش بھی۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر  
لب رکھ کر وہ محبت سے چوڑ لہجے میں گویا ہوئی اور آنسوؤں پھسل کر اسکے گالوں پر گرے  
تو رو کیوں رہی ہو مارنا چاہتی ہوں ان آنسوؤں سے میں بہت کمزور دل کا مالک ہوں سہی، مجھ پر رحم کھائو اب میری محبت  
کو مزید مت تڑپاؤ بتاؤ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اسکی سفید مانگ پر اپنے لب رکھتے وہ بولا تو سہی مسکرا کر اسکے سینے پر سر رکھ کر  
آنکھیں موند گئی

کچھ نہیں ہو رہا پگلے تیری بہن تمہیں اکیلا نہیں کرے گی اور ٹھیک کہا تم نے کمزور دل کے تھے تبھی زندہ رہے مضبوط  
دل کے مالک ہوتے کب کا دل پھٹ چکا ہوتا ہمارا۔۔۔۔۔ وہ اسکے مضبوط ہاتھ پر اپنے کمزور ہاتھ دیتی بولی تو عالم نے  
عقیدت سے اسے اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔

تمہیں پتا ہے نا عشق صرف محبوب سے نہیں ہوتا۔۔۔؟ عالم نے مسکرا کر اس سے پوچھا  
وہ مسکراتی سر ہلانے لگی۔۔۔

اور مجھے اپنے شہزادے سے عشق ہے "سہی مسکرائی"

اور مجھے اپنی بہن سے۔۔۔۔۔!! سعیر نے اسکے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیا بھیگی آنکھوں سے سہی نے اوپر آسمان کو دیکھا

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تمہارا وضو ہے "۔۔۔؟؟ وہ کھوئی کھوئی سی بولی"

ہاں "۔۔۔!! سعیر نے سر ہلایا"

مجھے سورۃ یس پڑھ کر سناؤ گے "اسکی فرمائش پر سعیر مسکرایا۔۔۔"

دونوں بھائی بہن حفظ قرآن تھے۔۔۔

وہ مسکراتا اپنی خوبصورت آواز میں پڑھنے لگا۔۔۔

اور اسکی آنکھیں مزید بوجھل ہوئی۔۔۔۔

روح میں سکون اترنے لگا۔۔۔

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ("

”ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب سورہ یس ہے اور جس نے سورہ یس پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار

قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے"۔۔۔

جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورہ یس پڑھے گا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے لہذا اسے مرنے والے کے ”

(پاس پڑھا کرو"۔

!! سنو۔۔۔۔"

اسنے جب پڑھ کر اسکے پر سکون چہرے کو دیکھا تو سہمی نے پکاڑا

وہ بوجھل آواز میں بولی "مجھے بہت نیند آرہی ہے شہزادے"

تو سو جاؤ میری جان میرے کندھے کس لئے ہیں"۔۔ وہ محبت سے گویا ہوا"

سہمی مسکرائی "اماں کے پاس سلاؤ گے"۔۔؟؟ عالم نے آنکھیں بھینچی ضبط سے

!! تم لوگوں کو مجھ پر رحم کیوں نہیں آتا"۔۔۔"

مجھے بھی تم لوگوں جیسا ہی بنا یا ہے اللہ نے"۔۔!! آنکھیں اسکے سر پر ٹکا کر وہ بھاری آواز میں بولا تو سہمی مسکرائی"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شہزادی کو لائوگے نایہاں میں تم دونوں کو دیکھوں گی۔۔۔!! وہ پوچھنے لگی "نہیں لائوگے اگر مجھے اکیلا کیا تو کبھی نہیں لائوگے گا"۔۔۔ ضدی بچے کی طرح وہ غصے سے بولا "ایسا مت کہو مجھے اماں کی بہت یاد آرہی ہے"۔۔۔ سہمی تڑپ کر بولی "تو میرا کیا ہاں میں انسان نہیں ہوں۔۔۔؟ میرے پاس دل نہیں۔۔۔؟ مجھے اماں تمہاری یاد نہیں آتی تھی سہمی!! کیوں" مجھے اتنا تڑپاتی ہو تم دونوں مجھ پر رحم کھاؤ میں انسان ہوں حالانکہ جانور بھی اپنی ماں کے سوا نہیں رہ سکتا تو میں تو پھر بھی!! ایک انسان ہوں مجھ پر تم دونوں کو کیوں رحم نہیں آتا، اماں چلی گئی بغیر کھانا کھلائے بھوکا چھوڑ گئی۔۔۔ تم کھو گئی بغیر مجھ سے ہری چوڑیاں لئے بغیر پانی پلائے پیسا چھوڑ گئی صحرا میں۔۔۔!! دھکے کھاتا رہا ہر گلی گھر میں تمہیں ڈھونڈتا رہا اور اب جب ملی ہو تو ابھی ذرا سی بھائی کی تڑپتی محبت کی پیاس بجھائے بغیر جانے کی ضد کر رہے ہو تو میں کیا کروں یہاں رہ کر بتاؤ مجھے"۔۔۔؟؟ وہ غصے سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیکر روتا غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ اور اس منظر کو گلاس ڈور سے دیکھتے مسکان عارب کے سینے میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔۔۔ لہو آنکھیں تو عارب کی بھی ضبط سے چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

تم بہت ضدی ہو شہزادے"۔۔۔!! اسکا چہرہ اپنی کانپتی انگلیوں سے صاف کرتی وہ محبت سے بولی اور اسکے سینے پر سر رکھ کر رو پڑی

اماں نے تیرے واسطے کھانا بنا کر رکھا تھا مینے پانی بھی بھر کر رکھا تھا کہ توجہ تھک کر آئے تو تجھے مانگنا پڑے"۔۔۔!!

سیر جانتا تھا اس پر کے آگے کیا تھا۔۔۔۔۔

پر اللہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ وہ ہمارے منہ میں پہلا نوالہ ڈال سکے وہ خود تمہاری راہ تنکتی بھوک چلی گئی "شہزادے۔۔۔!! اماں بھی بھوک چلی گئی بغیر ایک بوند حلق سے اتارے چلی گئی ہم دونوں کو چھوڑ کر"۔۔۔!! وہ منہ اپنا عالم کے سینے میں چھپا کر روتی بول رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

مسکان کی ہچکیاں بلند ہوئی تو عارب اسے وہاں سے لیکر چلا گیا۔۔۔

سعیر ساکت بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کاش وہ جلدی پہنچ جاتا تو اپنی ماں کو ہمیشہ کی طرح پہلا نوالہ کھلاتا۔۔

پر کیا ہو گیا وہ اسکی راہ تنہی بھوک پیاسی چلی گئی۔۔۔۔

عالم بے آواز روتا سہمی کو خود میں بھینچ گیا۔۔۔

اور وہ آہستہ۔۔!! چپکے سے آنکھ بچا کر۔۔۔

!! سو گئی۔۔۔۔

سہمی۔۔۔۔!! وہ اسکے گال تھپکنے لگا

سہمی دو کھامت دو دیکھو تم نے کہا تھا تم میرے ساتھ رہو گی آنکھوں کھولو آج ہم دونوں کھانا کھائیں گے مینے تمہارے

لئے کھانا بنایا ہے آنکھیں کھولو تمہیں تمہارے شہزادے کی قسم آنکھیں کھولو سہمی۔۔۔۔!! وہ اسکے گہری نیند میں

سوئے ہوئے وجود کو بانہوں میں اٹھا کر بھاگا

پر وہ اسکی محبت کا مزید امتحان لینے کیلئے سوئی رہی۔۔۔۔

!! یہاں تک کہ وہ عارب کے ساتھ ہاسپٹل پہنچے۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔۔!! ڈاکٹر باہر نکل کر چہرے پر مایوسی سجائے بولا

اور اسکے مزید لفظ سن کر عارب کی رنگت سپید پڑ گئی۔۔

!! اسے ستانے کی عادت ہے بابا بابا۔۔۔۔

جب تک وہ مجھے تنگ نہ کرے اسے چین نہیں آتا بہت ظالم ہے ترس نہیں آتا اسے بہت ظالم ہو سہمی۔۔۔۔!! وہ ہنستہ

ہوا بولا تو عارب اور مسکان اور آلف جو ابھی پہنچا تھا خوف سے اسے دیو جیسے انسان کی کرب بھری حالت دیکھ کر حیران

ہوئے۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

عالم سنبھالو خود کو"۔۔۔!! آلف نے سنبھالنا چاہا اسے "  
 پروہ نہیں جانتا تھا سہارے کی ضرورت اسے کبھی نہیں پڑی  
 وہی رہو آلف"۔۔۔!! اسکی دھاڑنے آلف کے قدم زمین نے جکڑ لئے "  
 میں نے کہا ہے نا مجھے ستاتی رہے گی اسکی عادت ہے مجھے ستانا اور یہ میری سہمی پر جبتا ہے میری محبت کو آزمانا"۔۔۔ "  
 وہ مسکراتے ہوئے بولا اور گلاس ونڈو سے اسکے پرسکون مسکرائے چہرے کو دیکھنے لگا۔  
 کیا دنیا پسند نہیں آئی یا بھائی"۔۔۔؟؟ "  
 !! میں وہی شہزادہ ہوں سہی غور سے دیکھو مجھے اور جلدی لوٹ آؤ میں وہیں تمہاری شہزادی کو لائوں گا"۔۔۔۔۔ "

\*-----\*

بب۔۔۔ بیسٹ کک۔۔۔ کیا ہوا"۔۔۔؟؟ کامران اپنی آفس میں سعیر کو دیکھ کر گھبراتا کھڑا ہوا۔۔۔ "  
 کام کیسا چل رہا ہے"۔۔۔؟؟ وہ اسکی بوکھلاہٹ نظر انداز کرتا مغرور انداز میں سامنے چیئر پر بیٹھا۔۔۔ "  
 کامران اسکے اتنے ریلیکس انداز پر حیران پریشان سا خوفزدہ دیکھنے لگا۔۔۔  
 بب۔۔۔ بہت اچھا آآ۔ آپکی دعائیں ہیں۔۔۔!! وہ ہڑبڑاہٹ میں رومال سے پسینہ صاف کرتا بولا "  
 ہا ہا ہا۔۔۔ سعیر کا محفوظ قہقہہ لگا۔

میں دعائیں دیتا ہوں کامران انٹر سٹنگ"۔۔۔!! تمسخرے سے گویا ہوا تو کامران کو اپنے لفظوں پر شرمندگی ہوئی "  
 مم۔۔۔ میں آنے والا تھا آپکے پاس بیسٹ"۔۔۔ وہ خود کو سنبھال کر اس اکیلے آفس میں کچھ وحشرہ سا بیٹھ کر بولا "  
 ہم۔۔۔! عالم نے سر ہلایا۔۔۔ "  
 !! دیر کر دی تم نے"۔۔۔۔۔ "

کک۔۔۔ کہا مطلب کک۔۔۔ کیسی دیر"۔۔۔؟؟ وہ بوکھلا کر پیچھے دروازے کو دیکھتا بولا "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آنے میں "۔۔۔!! سیر نے ریلیکس انداز میں کہا تو وہ شکر کا سانس لیتا کسی خوفزدہ خرگوش کی طرح بیٹھ گیا"

آپ جانتے ہیں پورا ٹرک پکڑ لیا اس ایس پی برہان نے۔۔۔!! وہ مٹھیاں بھیج کر بولا

یہ اسکا کام ہے "۔۔۔ سیر نے اپنا ریوالور نکال ٹیبل پر رکھا تو کامران نے لبوں پر زبان پھیرتے گلاس پانی کا منہ سے

لگایا اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔

وہ ہر کسی کے راستے میں رکاوٹ بنتا جا رہا ہے بیسٹ کل کو وہ آپکے راستے میں آئے گا اسے ختم کر دو اس سے پہلے کہ وہ

مزید آگے بڑھے "۔۔۔ کامران اسے خود کو تکتا پا کر بدحواس ہوا

زمان کا کیا بنا "۔۔۔؟؟ اسنے آفس پر پوری نظر گھمائی کہیں کوئی کیمرہ نہیں لگا تھا

ناہی اسکی موبائل سسٹم پر شو ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ابھی یہیں ہی ہے میں ابھی پوری طرح الجھ گیا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے بیسٹ "۔۔۔ اداسی سے کامران گویا ہوا۔

اب جا کر اوپر سلجھاتے رہنا الجھنیں "۔۔۔ بیسٹ نے کہتے اسکے ماتھے پر نشان لیا اور ٹریگر دباتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا بغیر

سنجھنے کا موقع دئے کامران کو۔۔۔

ٹھاکی آواز کے ساتھ کامران کا سر چیئر کی پشت سے لگا اور ماتھے سے خون کی لکیریں نکلتی آنکھوں اور ناک پر بہنے لگی۔۔۔

اسکی پھیلی آنکھیں بیسٹ پر ٹکی تھی۔۔۔

عالم نے ایک ناگوار نظر اسکی کھلی آنکھوں پر ڈال کر اپنے کوٹ کا بٹن بند کیا اور قدم اٹھاتا اسکے آفس سے نکلا اور جا کر اپنی

گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"I Love You"

عالم نے جیسے قدم بیڈروم میں رکھے بیڈ پر بیٹھی حور العین نے آہٹ پر ایک دم سلام کیا۔۔۔

"I Love You Too"

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اسنے سلام کا جواب دیتے حورالعین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلا دی  
وہ ریو اور الماری میں رکھتے کوٹ ہینگ کرتا ٹائی نکال کر اسکے پاس آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کیا۔۔۔  
دن کیسا گذر امیری ڈارلنگ کا۔۔۔ اسکے چہرے پر سے بال ہٹا کر وہ پوچھنے لگا۔۔۔  
حورالعین نے مسکراہٹ روکی۔۔۔

اب اسے کیا بتاتی اے ون دن گذرا اسکے بے بی کے ساتھ جسے عارب نے اسکے جاتے ہی دیا تھا اسکے آنے سے پہلے لے لیا  
تھا پرامس لیتے کہ وہ عالم سے اس کا ذکر نہیں کرے گی۔۔۔  
اچھا۔۔۔ اچھے دن کو کیا کہتے ہیں انگش میں۔۔۔۔۔؟

رات کو بتائوں گا ابھی چلیں ڈز بنانے۔۔۔۔۔! عالم نے اسکی نازک کمر میں اپنا بازو ڈال کر کہا تو حورالعین منہ بنا گئی۔۔۔  
نہیں نا۔۔۔۔۔ شعر مجھے ابھی بتائیں مینے آپکو جواب دینا ہے۔۔۔۔۔ وہ ضد کر کے وہیں رک گئی تو سعیر نے اسے دیکھا  
بورنگ دے کہتے ہیں اور جب میں ساتھ رہوں گا تو اسے رومانٹک دے کہتے ہیں۔۔۔۔۔ اسکی گردن سے بال ہٹا کر  
وہاں پر اپنے لب رکھتے مسکرا کر بولا  
حورالعین کسمسا کر رہ گئی اسکے حصار میں۔۔۔۔۔

تو اب بتاؤ کیسا دن گذرا تمہارا میرے بغیر۔۔۔۔۔ اسکی ٹھوڑی پر موجود تل پر لب رکھتے اسکی سانسیں قید کر گیا۔۔۔۔۔  
ر۔۔۔۔۔ رمانٹک دے۔۔۔۔۔!! اسکے جواب پر سعیر نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا  
کیسے میں تو ساتھ نہیں تھا۔۔۔؟؟ بورنگ دے کہو جلدی سے ورنہ ایک کھاؤ گی "عالم کے کہنے پر حور نے غصہ اپنے  
چہرے پر سجایا

مجھے معلوم ہے آپ بورنگ کو برا اور رمانٹک کو اچھا کہتے ہیں اسلئے بورنگ کہہ رہے ہے ناکہ آپکے بغیر میرا دن  
بورنگ گذرا۔۔۔!! پر نہیں جی میرا دن بہت رمانٹک گذرا۔۔۔۔۔ وہ چھوٹی سی ناک سکڑ کر بولی

سعیر نے لب بھیجے



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے کیوں لگ رہا ہے میری سیکھائی گئی انگلش مجھ پر بھاری پڑ رہی ہے۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولا چہرے پر غصے کے آثار تھے

بھلا اسکے بغیر کیسے اسکا دن رومانٹک گذرا۔۔۔؟؟

ہا ہا ہا ایسے نہیں کہتے آپکو تو خوش ہونا چاہئے آپکے بتانے سے پہلے میں انکی معنی آپکو سنا دیتی ہوں "وہ اسکے بٹن سے کھیلتی ہوئی بولی تو سعیر نے دانت پیسے

پہلے معنی نہیں سناتی خون جلاتی ہو میرا"۔۔۔ وہ غصے سے بولا تو حور نے آنکھیں گھمائیں

آپکو صرف موقع چاہیے مجھ پر غصہ کرنے کا، کبھی اچھے سے بات نہیں کرتے۔۔۔ وہ برامان کر کہتی اس سے دور ہوئی" سعیر نے اسکی سرخ رنگت دیکھ کر اپنے آپ کو کٹڑول کیا

تو تم بھی جو میں کہتا ہوں اس پر عمل کیا کرو اپنی کیوں کرتی ہو۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تو حور نے منہ بنایا

ہاں اب غصہ کر کے پیار کریں اسکے علاوہ آپکو آتا کیا ہے۔۔۔ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی وہ بولی۔

بہت کچھ اگر تم اجازت دو تو۔۔۔ کھینچ کر اسکے ہاتھ پیچھے باندھتے سرگوشی میں بولا کہ حور گھبرا گئی۔۔۔۔

اور تمہیں سمجھا دوں گا رومانٹک دے اینڈ نائیٹ کسے کہتے ہیں۔۔۔ اسکے کانوں پر لب رکھتے بولا کہ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی

ہمیں نہیں سمجھنا آپ چھوڑیں بھوک لگی ہے اور آپ جیسے ہمیں کھا رہے ہیں۔۔۔!! وہ سرخ چہرے سے اسکے لمس پر کانپتی بولی سعیر اسکے سرخ نقوش کو دیکھ کر ہنس پڑا۔۔۔

اتنی جلدی ابھی تو وقت کو آنے دو جب تم اقرار کرو گی تو میں تمہیں پورا کھا جاؤں گا۔۔۔ اسکی چھوٹی سی ناک کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے بولا تو حور سسکا اٹھی

آپنے مجھے ڈرا ہی دیا۔۔۔۔ وہ غصے سے ناک سہلاتی بولی تو اسنے محبت سے اسکے گھبرائے شرمائے حالت کو دیکھا جو

بہت چھپانے کی کوشش کی بعد بھی اپنے جذبات نہیں چھپا رہی تھی اس سے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چلو تمہارے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔۔۔ وہ اسے بانہوں میں اٹھا کر بولا تو حور شرم سے پانی پانی ہو گئی۔  
 سس۔۔۔ سیر کیا کر رہے ہیں ع۔۔۔ عارب مسنی باہر ہیں۔۔۔ وہ اترنے کی زبردست کوشش کرتی چیخی۔  
 کوئی نہیں گھر میں ڈار لنگ صرف تم، میں اور ہمارا بچن۔۔۔ وہ مسکراتا شرارت سے اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔  
 تو حور نے چیخ ماری

نن۔۔۔ نہیں مجھے بھوک نہیں ہے مجھے آج کچھ نہیں کھانا پلیز عالم۔۔۔۔۔ وہ اسکے چوڑے سینے پر ہاتھ مارتی بولی پر وہ۔  
 ان سنی کرتے سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔

خبردار جو تم نے کھانا کھانے سے انکار کیا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے وارن کرتا بولا کہ حور العین کا منہ بند ہو گیا۔  
 اسکی پوری نظر تھی اپنی عین پر کہ وہ کیا کرتی ہے کیسی حالت ہے۔۔۔  
 وہ ان دو سالوں میں بہت سے چھوٹے موٹے گینگز کا صفایا کر چکا تھا اور بیسٹ کراچی میں ہے یہ بھی ہر جگہ شور و گلاؤں کا  
 تھا پر کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اسکے مطلق سوچے کہ وہ ہے کون۔۔۔  
 علوی ہائوس میں موجود اسکی بھیجی گئی ملازمہ اسے ہر بات کی انفارمیشن دیتی تھی حور العین کے بابت۔۔۔  
 آلف کو تو کافی ناگوار گزری عالم کا یوں اپنے گھر میں جاسوسی کیلئے ملازمہ بھیجنا پر وہ خاموش ہو گیا کیونکہ منہ کھولتا تو خود ہی  
 پھنسا۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی رکاوٹ پر سامنے والے کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ کیا ہے کون ہے۔  
 آلف کو ڈر تو نہیں لگتا تھا پر اسکا پاگل پن دیکھ کر خاموش رہ گیا کہ وہ کس طرح اپنی شہزادی کے پیچھے پیچھے پاگل ہو رہا تھا  
 ۔۔۔

اور پھر جب اسنے اپنے ماں باپ کا رویہ دیکھا تو خود ہی خاموش پڑ گیا کیونکہ اسکا بھائی اسکے لئے لڑ نہیں سکتا تھا۔۔۔  
 محبت تو سب ہی کرتے ہیں پر اپنی محبت کیلئے سب سے لڑ جانے والے کم ہی ہوتے ہیں جسکی مثال اسکا چچا دے کر گیا تھا  
 آخر دم تک بھی اپنی بیوی کے ساتھ سانسیں چھوڑتے ہوئے۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ جب ہنگامے پر وہاں پہنچے تھے نور کے اطلاع دینے پر تو جب دونوں کو دیکھا تو ہاتھوں میں ہاتھ دے اپنی منزل کیلئے ساتھ رخصت ہوئے تھے اور اتنے حسین لگ رہے تھے خون میں لت پت ہو کر کہ دونوں کے چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔۔۔

اور داد نے اپنے بھائی کی خاموشی دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ حور العین کسی ایسے ہمسفر کی لئے تھی جو اسکے سامنے زبان کھولے تو اسکا منہ بند کروانے کی طاقت رکھتا ہو۔۔۔

اپنے بھائی سے صرف یہ چاہتا تھا کہ وہ کم از کم اپنی ماں سے بات تو کر سکتا تھا کہ وہ انہیں کو سے نا انہیں منحوس برا بھلا نا کہے پر وہ خاموش سر جھکائے سنتا اور ناراض ہو کر چلا جاتا۔۔۔

اس سب نے آلف کا دل توڑ دیا اور اسنے طے کیا وہ عالم کے راستے میں نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

اور پھر جب وہ اپنے ہوش حواس میں آئی تو نور العین کی زہریلی باتیں وہ خود پریشان ہو گیا تھا اسے ڈر تھا کہ اسکا دماغ پھٹ جائے۔۔۔

پاگل نا بن جائے ڈاکٹر نے پہلے ہی وارن کیا تھا کہ وہ بہت حساس ہو گئی ہے اسکا بہت خیال رکھنا پڑیگا۔۔۔  
پر سب نے سن کر بھی ان سنا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ بھی دن آگیا جب وہ روتی ہوئی باہر نکلی تو عالم کو آلف نے کال کی وہ سنتے ہی غصے سے بھاگا چلا آیا۔۔۔

اور جب اپنی شہزادی کو بچکیوں سے روتے دیکھا اسکا دل کیا علوی ہائوس کو آگ لگا دے۔۔۔۔۔

اور خاص کر کے اسکی بہن کو مار دے اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ دے جسنے اسکی عین کو یوں رلایا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانے ہی والا تھا اپنے ہاتھوں سے انکا گلا کاٹنے پر اسکی عین نے اسے روک لیا ایک معصوم سی ڈیل کر کے۔۔۔

اسے بہت پیاری لگی اتنی کہ اسکا دل کیا خود میں بھینچلے اسے۔۔۔

اپنی سہیلی سے کہے واقعے تمنے اپنے شہزادے کیلئے شہزادی چنی ہے معصوم سی۔۔۔

اور پھر وہ اسے لے آنا نکاح کر کے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پراسکی مستقبل کی شکایت کو دور کرنے کیلئے وہ اسکے تایا کو بھی لایا جو انتہائی لالچی انسان تھا۔۔۔۔  
 جس نے دولت میں حصے کے خوف سے کبھی اپنے بھائی کو باپ سے نالٹے دیا نہ ہی گھر میں پیر رکھنے دیا۔۔۔  
 اسے لوگوں کو اتنی زہریلی موت دینا چاہتا تھا کہ وہ جب جب اپنی موت کا سوچے کانپ اٹھے پر آلف کے باپ کو دیکھ کر  
 ضبط کر گیا۔۔۔۔

اسے اس لڑکی پر بھی غصہ آیا تھا جو زہریلی ناگن ہو کر اچانک سگی بہن بن بیٹھی تھی نکاح والے دن۔۔۔  
 اور وہاں وہ بے حس بیسٹ بنکر آیا تھا آنسوؤں سے پھگنے والا نا آنسوؤں کو سمجھنے والا۔۔۔  
 تبھی ہی تو وہ اسکے نام ہوئی تھی ورنہ کیسے ہوتی وہ خود ڈر رہی تھی اسکے نام سے۔۔۔  
 اور وہ کسی کی بھی پروہ کئے بغیر اسے لے آیا اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔  
 بیسٹ کی زندگی حور نے قدم رکھا اور شہزادے کو اپنی شہزادی مل گئی تو اسے اسکی زندگی مکمل لگنے لگی۔۔۔  
 وہ گیا اپنی ماں کے پاس اور اس سے اپنی عین کی باتیں کی۔۔۔  
 پھر اپنی سہمی کے پاس آیا اور اسے بتایا کہ میں تمہاری شہزادی کو لے آیا ہوں اب تو آ جاؤ۔۔۔۔  
 پر مسلسل خاموشی پر وہ مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا۔۔۔۔  
 اپنی حور العین کے پاس۔۔۔  
 بیسٹ کی بیوٹی کے پاس۔۔۔  
 عالم کی عین کے پاس۔۔۔  
 شہزادے کی شہزادی کے پاس۔۔۔

\*-----❤️-----\*

ایک تو آپکی موبائل کو بھی ابھی چیخنا ہوتا ہے ساری نیند کا بیڑا غرق کر دیتی ہے۔۔۔ باتھ روم کا دروازے کھلنے اور "سائینڈ ٹیبل پر رکھی موبائل کی آواز پر وہ غصے سے بولی اور سر تک کمفر ٹرڈال دیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ غصے کا اظہار تھا جو اسکے نانا کرنے کے بعد بھی کھانا پکوا یا اور زبردستی کھلوا یا۔۔۔

عالم نے تولیے سے کندھے اور سینے پونچھتے اسے ہینگ کیا اور ایک نظر اسکی پشت پر ڈالکر موبائل اٹھایا۔۔۔

آلف کا نمبر دیکھ کر ٹیرس کی طرف آگیا۔۔۔

ہاں عالم اپنے کال کی تھی میں کچھ بڑی تھا اور موبائل سائلٹ پر تھا معلوم نہیں ہوا کوئی کام ہے۔۔۔؟؟ آلف ابھی " آفس ورک سے فارغ ہوا تھا اور اپنی موبائل پر عالم کی کال دیکھ کر جلدی سے کال بیک کی۔۔۔

کچھ خاص نہیں کل اپنی بیوی کو لے آتا کہ وہ عین کو اپنے منہ سے نکاح کا سنائے۔۔۔!! آسمان پر دیکھتے ہوئے وہ بولا " تو آلف نے ٹھیک ہے کہا اور مزید چند باتوں کے بعد عالم نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

اسکی نظر لان پر بیٹچ پر بیٹھے عارب پر تھی جسکے منہ سے دھنواں نکل رہا تھا۔۔۔

عالم کی جڑے کی رگیں تن گئی۔

وہ کب سے سگریٹ پینے لگا۔۔۔

اور ایسی کیا اضطرابی تھی کہ یوں اندھیرے میں بیٹھا تھا۔۔۔

اسنے دونوں کو باپ کی طرح پالا تھا انکی ہر خواہش پوری کرتے ہوئے وہ دونوں اسے بہت عزیز تھے۔۔۔

پر اسکی ضدی بہن تھوڑی سی پاگل لگتی تھی اور وہ غصہ بھی کرتا تھا پر اپنی حد میں رہ کر اور وہ جانتی تھی کہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا تبھی الٹی سیدھی حرکتیں کرتی تھی جن پر وہ کمال کا ضبط کا مظاہرہ کرتا تھا۔۔۔

عالم نے اپنے موبائل سے اسے کال کی اور نظریں اس پر ہی ٹکی تھی۔۔۔

عارب نے سرخ آنکھوں سے سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے اپنی سوچوں میں کھویا تھا اچانک جیب میں موبائل رنگ ہونے پر ہوش میں آیا اور ناچاہتے ہوئے بھی اس مداخلت پر بد مزہ ہوا اور موبائل نکال کر نمبر دیکھتے ہڑبڑا گیا اور جلدی سے گھاس پر آدھا سگریٹ پھینک کوشوز سے مسلا اور گہرا سانس لیکر اپنے آپ کو کنٹرول میں کرتے شرمندگی سے موبائل کان سے لگا یا۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا کر رہے ہوں"۔۔۔؟؟؟ عالم نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔۔۔"

سگریٹ پی رہا تھا"۔۔۔!! اسنے ذرا سی گردن موڑ کر ٹیئرس پر دیکھا اور شر مندہ ہو کر بولا"

وجہ"۔۔۔؟؟؟"

!! طبیعت ٹھیک نہیں تھی"۔۔۔"

تو ڈاکٹر کے پاس جاؤ، سگریٹ کون پیتا ہے طبیعت خرابی میں"۔۔۔؟؟؟ اسنے گہری نظروں سے دیکھ کر کہا"

عرب ہنس پڑا اثر مندہ سا۔۔۔

ہر بیماری کا علاج ڈاکٹر کے پاس نہیں ہوتا"۔۔۔!! وہ تلخ لہجے میں بولا"

کون سی بیماری لگی ہے مجھے بتاؤ ہر بیماری کا علاج ہے میرے پاس"۔۔۔ عالم نے غصے سے کہا اسکے فلسفے پر"

ہاں یہ تو ٹھیک کہا" وہ نظریں چراتا مسکرایا"

پی ہے"۔۔۔؟؟؟ برواچکا کروہ سرد لہجے میں گویا ہوا کہ عرب نے بے ساختہ نفی کی"

نہیں۔۔۔!! یہ تو بس زیادہ ضرورت پڑ گئی تو سگریٹ کو ہاتھ لگایا"۔۔۔ اسنے یقین دلانے والے انداز میں کہا تو عالم نے"

گہرا سانس خارج کیا

جائو روم میں صبح بات کریں گے"۔۔۔ اسکے حکم پر وہ سر ہلا گیا۔۔۔"

پردل تو نہیں کر رہا تھا جانے کو کیونکہ وہ ابھی بہت کچھ سوچنے چاہتا تھا اس ایک لمحے کو۔۔۔۔۔

خوب سارا اثر مندہ ہونا چاہتا تھا خود پر۔۔۔ اپنی سوچ پر۔۔۔

پر عالم کا حکم بھی سر آنکھوں پر تھا۔۔۔

تبھی سر ہلاتا ایک نظروں پر ڈال کر چلا گیا۔۔۔

اسکے اندر جاتے وہ بھی واپس آ گیا۔۔۔

ناراض ہے کوئی مجھ سے"۔۔۔؟؟؟ سائیڈ پر لیٹ کر وہ بولا تو حور نے منہ بنا دیا۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ابھی یہ بھی نہیں معلوم کہ میں ناراض ہوں ناکہ کوئی۔۔۔

ہاں میں ہوں تو۔۔۔؟؟ ناچاہتے ہوئے بھی وہ جواب دینے لگی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی اسے نامعلوم ہو کہ کون " ناراض ہے اس سے۔۔۔۔

تو میں منانے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں اجازت ہے۔۔۔؟؟ وہ مسکرا کر کہتا اسکے اوپر سے کمفرٹر کھینچ چکا تھا اور " حورالعین اس اچانک حملے سے گھبرا گئی۔۔۔

ناراض کو کیا کہتے ہیں انگلش میں "۔۔۔؟؟ وہ غصے سے بولی " سعیر نے مسکراہٹ روکی۔۔۔

"!! پیپی۔۔۔۔"

میں یہی ہوں آپ سے اب مجھ سے بات نا کریں بس "۔۔۔!! وہ کہہ کر کروٹ بدل گئی "

پھر اتنی دور کیوں ہو "۔۔۔!! اسنے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی حور نے اپنا لب دانتوں تلے دبالیہ۔۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے سے بات نا کریں مع۔۔۔ عالم "۔۔۔۔ اپنے گرد اسکے ہاتھ کو جھٹکتی وہ گھبرائی سی بولی۔۔۔

تو پھر کس سے کروں بتاؤ "۔۔۔؟؟ اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسکی پیچی آنکھوں میں دیکھتے وہ کچھ سختی سے پوچھنے لگا "۔۔۔۔

حورالعین اپنے چہرے پر اسکی گرم جھلسا دینے والی سانسیں محسوس کرتی کپکپانے لگی۔۔۔

کک۔۔۔ کسی سے بھی "۔۔۔ وہ ذرا سی اپنی آنکھیں کھول کر بولی پر اپنی آنکھوں میں اسکی تیز گرم سانسوں کی تاب نا لاتے میچ گئی۔۔۔

عالم اسکی آنکھوں لرزاتے سرخ لبوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اسنے انگلی سے اسکے لبوں کو چھوا وہ لرزا اٹھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تت۔۔ تنگ نن۔۔ نا کریں۔۔ مم۔۔ مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔ وہ ذرا سی ہمت کرتی بیچارگی سے بولی کے اسکے گھنی " بھوری مونچھوں تلے عنابی لب مسکرا اٹھے۔۔۔

اور میں ناسونے دوں تو۔۔۔۔۔!! اسکے کان کی لوپرانگی پھیرتے بولا نظریں اسکی لرزتی پلکوں پر ٹکی تھی۔۔۔ " حور کے چہرے پر سارے بدن کا خون سمٹ آیا۔۔۔۔۔

۔۔۔!! اسکے خشک حلق سے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے وہ جیسے اسکی جان " مم۔۔ میں رو دوں گی س۔۔ س۔۔ عالم " لینے کے در پر آگیا تھا کہ حور العین کی ٹانگیں سن پڑ گئی۔۔۔

عالم کیوں کہتی ہو۔۔۔۔۔؟؟ وہ عالم لفظ سن کر اسکا چہرہ اونچا کرتے پوچھنے لگا۔ "

و۔۔۔ وہ ا۔۔ اچھا لگتا ہے۔۔!! سعیر مم۔۔ مجھے نہیں پسند۔۔۔۔۔ وہ اپنے سینے میں دبے بھاری سانسیں کو فضا کے سپرد کرتی بولی

تو عالم نے مسکراتے اسکے اب پر سکون چہرے کو دیکھا

اسنے اپنی پکڑا اسکی نازک کمر پر مضبوط کرتے اسے اپنے سینے سے لگایا اور اسے کچھ سمجھنے کا موقع دے بغیر اسکے لبوں کو فوکس میں لیکر ان پر جھک آیا، پوری طرح اسے اپنی قید میں لیکر۔۔۔۔۔

تم ناراض رہو، غصہ، پیار کچھ بھی کرو پر اپنے ان جزبات کو مجھ تک محدود رکھو جیسے مینے سب تمہارے لئے رکھیں ہیں " اور جلد ہی میں تم سے سارے جزبات وصول کروں گا اور اپنے جزبات کو قطرہ قطرہ تماری سانسوں میں انڈیل دوں گا، تم پر اپنی محبت کی مہر لگا کر۔۔۔ اسکے لبوں کو آزاد کرتے وہ اسکے کانوں میں سرگوشیاں کرنے لگا اور حور گہرے گہرے سانس بھرتی سن رہی تھی خاموشی سے۔۔۔

عالم نے اسکے موندیں آنکھوں کو دیکھ کر اسکی شہ رگ پر اپنے لب رکھے تو وہ مونچھوں کی چبن محسوس کرتی سمٹ گئی اسکے سینے میں۔۔۔۔۔

ڈر گئی۔۔۔؟؟ ہالوں میں اپنی مضبوط انگلیاں پھنسائے وہ بولا تو حور العین نے اشات میں سر ہلایا "



ابھی کہاں ڈرایا ہے ڈارلنگ۔۔۔!! اسکے گرد حصار باندھ کر وہ مسکرایا۔

آپ ب۔ ب۔ بہت برے ہیں ع۔ ع۔ عالم۔۔ "اسکے بولنے پر سعیر نے اپنی گردن پر اسکے لب محسوس کئے اور "مسکرا دیا آنکھیں موند کر۔۔۔۔

---!! اسکے کہنے پر حور نے تائید میں سر ہلایا اور اسے مسکراتے پر مجبور "بہت براہوں تمہاری سوچ سے بھی زیادہ" کر دیا۔---

ناراض ہوا بھی تک "؟؟؟ وہ کروٹ بدل کر دوسری طرف ہوا تو حورالعین اسکے قید میں خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔۔" اور وہ جانتی تھی اگر ناکہا تو پھر اپنے گلے میں ہی پڑے گا انکار۔۔۔

نہیں میں پیپی نہیں ہوں۔۔۔!! وہ جلدی سے نفی کرتی بولی کہ سیر نے بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا۔۔۔"

اوپر یہ غلط بات ہے۔۔۔!! وہ شرارت سے کہتا اسکے چہرے پر بوسہ دینے لگا کہ حور العین حواس باختہ ہو گئی۔۔۔"

اب۔۔۔۔؟؟" اسکی مزاحمت پر رکتے وہ پوچھنے لگا"

ایک تو خود پتا نہیں کسی پھڑ پھڑ انگلش بولتے ہیں عارب سے۔۔۔! اور مجھے پتا کیسی مری ہوئی انگلش پڑھا رہے ہیں جس " کی ناپو نیچھ ہے نامنہ "۔۔۔ وہ غصے سے کہتی اسکے کندھے پر مکے مارنے لگی۔۔۔

بابا بابا۔۔۔ عالم نے بھرپور قہقہہ مارا۔۔۔"

منستے ہوئے "H.W.Special English" میری جان وہ لوکل انگلش تھی اور ہماری والی اسپیشل ہے"

اسکے چہرے سے بال پیچھے کرتے وہ بتانے لگا حور نے حیرت سے سنا

ہیں یہ کون سی انگلش ہے۔۔؟؟ وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

یہ بڑی والی انگلش جس کی پہنچ کیلئے ایک میرج سرٹیفکیٹ کی ضرورت پڑھتی ہے۔۔۔ عالم کو اپنا آپ عجیب لگ رہا تھا۔  
 کیا اس نے سوچا تھا اسکی زندگی ایسی ہوگی۔۔۔

ہز گز نہیں وہ تو سوچتا تھا اسکی زندگی صرف مارتے مارتے گزر جائے گی پر اس شہزادی نے آکر ساری سوچیں غلط ثابت کر دیں تھیں۔۔

پہلی بار کسی نے اسے غلط ثابت کیا تھا وہ بھی اسکی ذاتی زندگی پر۔۔۔۔۔

کیا اس بڑی والی انگلش کیلئے میرے پاس مرج سرٹکٹ ہے۔۔۔ حور نے ٹھوڑی پرانگی رکھ کر حیرت سے پوچھا۔

یس مائے ڈارنگ تبھی تو ہماری انگلش جاری ہے اور دیکھنا اس کے اختتام پر بہت سارے پھول کھلنے والے ہیں۔۔۔"

ذو معنی لہجے میں شرارت سے بولا تو حور کو حیرت کا جھٹکا لگا

اچھا پودے نہیں سیدھے پھول۔۔! اور وہ آپ جو کہتے ہیں عارب سے واٹ شاٹ ناٹ اس پر کھلتے ہیں پھول۔۔۔"

سعی لب دباے قہقہہ جو اس سیریس حالت میں امدنے والا تھا

[illegible]

بس بس ڈار لنگ تمہارا دماغ بہت تیز ہے اسے ہمارے تک ہی محدود رکھو ورنہ بہت سے پودے کھل اٹھیں گے " اسکے " لبوں پر انگلی رکھتے اسکے اگلے سوال کو گلے میں دبا گیا حور منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

--- وہ ناک سکیڑ کر کروٹ بدل گئی تو عالم نے اسکی پشت کو دیکھتے ہنسا اور اسے "آپ جلتے ہیں کہ میں کچھ سیکھ نا جاؤں" اپنے گھیرے میں لیکر خود میں بھینچ لیا۔۔۔

حور نے غصے سے اس کے سینے میں کہنی ماری۔۔۔

پر دوسری طرف کوئی اثر نہاوتے دیکھ کر مجبوراً نکھیں موند گئی۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ آستینیں فالڈ کرتا کھانے کی ٹرے اٹھا کچن سے باہر نکلا۔۔۔

آسیہ بیگم کو اسنے خود روم میں آرام کرنے کیلئے کہا تھا کہ وہ جب لوٹے گا خود کھانا گرم کر کے کھالے گا۔۔۔  
آسیہ بیگم نے اسکے کہنے کے بعد بھی روز بیٹھی رہتی تھی پرداد نے اپنی قسم دے کر اسے روک دیا تھا انتظار سے کہ میں پتا نہیں کتنا لیٹ آؤں کیا تب تک ایسے ہی انتظار میں بیٹھی رہیں گی اگر میں آؤں ہی ناتو۔۔۔

اور پھر ناچار آسیہ بیگم نے اسکا انتظار کرنا چھوڑ دیا پر ملازمہ کو سخت ہدایات دیں تھی کہ اسکا بیٹا آئے تو اسے کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگا دے اور تب تک وہیں رہے جب تک وہ چلانا جائے۔۔۔

پرداد نے ملازمہ کو بھی بھیج دیا اور پھر خود کھانا گرم کر کے کھاتا تھا۔۔۔

اسکی نظر میں انسان سب برابر تھے۔۔

وہ مجبوری کیلئے لوگوں کے گھر میں کام کرتی تھی اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ انسان نہیں تھی وہ تھکتی نہیں یا انہیں نیند نہیں لگتی۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور ٹرے دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر دروازہ بند کیا۔۔۔

نور العین نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھائیں اور داد کے ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھتے دیکھ کر اسکا پارہ مزید ہائے ہو گیا۔۔۔  
اور سرخ سوجی آنکھوں میں چنگاریاں نکلنے لگی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں آنے کی نکلا ابھی اسی وقت "۔۔ دوپٹہ گلے میں ڈالتے وہ بیڈ سے اتری۔۔"  
داد مسکرا کر اسکی بھاری آواز پر مڑا۔۔

مینے سنا ہے تم نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا یا اور خود کوروم میں بند رکھا ہوا ہے، تو سوچا کیوں نا آج ہم دونوں ساتھ کھانا"  
کھائیں مینے بھی دوپہر سے کچھ نہیں کھایا میٹنگز کی وجہ سے "وہ اسکے سرخ چہرے بکھرے بال سوجی آنکھوں میں دیکھتے  
مسکرا کر بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد میرا کوئی تمہاری بکواس سننے کا موڈ نہیں پلیرز جائو مجھے نہیں کھانا کچھ بھی جائو"۔۔۔ وہ آگے بھر کر اسکے سینے پر "ہاتھوں کے زور دیتی اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش میں مسلسل ناکام تھی۔۔۔

کیوں غصہ ہے میری بونی اپنے داد کو بتاؤ کیا ہوا ہے"۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھ اپنے قید میں لیتے وہ بولا تو نور کے آنسوؤں "پھسل کر چہرے پر گرے۔۔۔

شادی کی تاریخ رکھ دی۔۔۔!! ناحور العین کو بلا یا نا ہی بی کو صرف برہان آیا اور تایا ابو اور تائی امی نے"۔۔۔ وہ بھاری آواز میں روتی ہوئی بولی۔۔۔

داد نے افسوس سے اسکی بکھری حالت دیکھی۔۔۔

آؤ میرے ساتھ تمہیں کچھ سمجھانا ہے"۔۔۔ وہ اسکی سخت مزاحمت کو نظر انداز کرتا اسے لیکر صوفے پر بیٹھایا "۔۔۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتے غصے سے بولی پر داد "مجھے کچھ نہیں سننا مجھے شادی ہی نہیں کرنی جائو یہاں سے داد کہینے "نے اسکی کوشش کو ناکام کرتے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھا دیا۔۔۔

نور خاموش "۔۔۔!! سرد آواز میں غصے سے جھڑکا کہ روتی ہوئی نور ایک دم سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم مم۔۔۔ مجھ پر غصہ کر رہے ہو کمینے نکلے بزدل انسان"۔۔۔!! وہ اس پر جنگلی بلی کی طرح جھپٹی اور داد اسکے خوفزدہ "چہرے کے تاثر دیکھ کر شرمندہ ہوا تھا۔۔۔

نہیں کر رہا میری بونی غصہ صرف بات سنو"۔۔۔ اسکے ہاتھ پکڑ کر وہ منت کرنے لگا اور نور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اصل میں تو وہ اسکے اس طرح چپ کروانے سے خوفزدہ ہو گئی تھی

اسے ابھی وہ غنڈہ نہیں بھول پار ہاتھ جس نے اسکے سامنے آدمی کو مارا تھا۔۔۔

مجھے نہیں سننا تم دفع ہو۔۔۔ کوئی نہیں ہمارا یتیم ہیں نا اسلئے ہر کوئی حاوی ہو رہا ہے"۔۔۔ وہ سسکنے لگی داد جیسے تڑپ اٹھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور العین یار بس کرو کون حاوی ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ حور العین کو اسلئے بلانا اچھا نہیں کیونکہ وہ بمشکل اپنی زندگی گزارنے لگی ہے اور ہم اسے یہاں پورے خاندان کے بیچ بلا کر پھر سے اسے لوگوں باتوں کا نشانہ بنائیں۔۔!! اسکی کیا حالت ہوگی سوچو وہ پھر زخم زخم ہو جائے گی پھر سے دورے پڑنے لگے گی کیا ٹھیک رہے گا۔۔۔ اور رہی حور کو بتانے کی توکل چلنا ہم دونوں چلیں گے اسکے پاس اور بی تو آنے والی ہے پرسوں ہی۔۔۔ نور خاموشی سے سننے لگی

ہاں یہ تو تھا اگر وہ آتی تو لوگ اسے پھر سے باتوں اپنی کھسر پھسر کا نشانہ بناتے اور بہانے بہانے اسے اسکے ماضی کو کریدنے کی کوشش کرتے۔۔۔۔

تو کیا اسکی اپنی بہن کی شادی میں لوگ اسکی غیر موجودگی کا نہیں پوچھیں گے۔۔۔ نور نے غصے اور تمسخرے سے پوچھا "پوچھیں گے پر یہ اچھا نہیں کہ اسے باتوں کا نشانہ بنانے سے اچھا ہے ہم کوئی بہانا بنالیں۔۔۔ اسنے اسکے طنز کو سمجھتے " نرمی سے کہا تو نور خاموش ہو گئی

تمہیں بھوک نہیں لگ رہی؟ میرا تو برا حال ہے بھی میں زیادہ دیر تک بھوکا نہیں رہ سکتا اور شادی کے بعد ایسی کوئی " کھانے والی ناراضگی مت دیکھنا ورنہ ہماری لڑائی ہو جاگی۔۔۔۔ داد نے کھانا ٹیبل پر لگاتے ہوئے شرارت سے بولا تو نور نے منہ بناتے اٹھی۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں تم سے ناراضگی داراضگی کے اظہار کرنے کا۔۔۔ وہ ناگواریت سے کہتی جانے لگی تو داد نے اسکی پشت کو دیکھا

اتنی بے حس کیوں ہو۔۔۔؟؟؟ وہ بھی اٹھ آیا

نور مڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

تم لوگوں سے سیکھا ہے اپنے مطلب کیلئے دنیا لوٹنا اور کسی بے سہارا کے اکیلے ہونے کا ہر طرح سے احساس دلانا

۔۔۔۔ وہ طنز بہ لہجے میں چیخ کر بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر تمنے تو ابھی مجھے لوٹا نہیں ہے پھر کیا سیکھا ہے بے حسی۔۔۔!! تو ابھی دیکھ لو بے حس کون ہے تم یا میں۔۔۔؟؟ اور "دوسری بات"۔۔۔!! کہتے ہوئے اسے ایک دم کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا کہ نور ہڑبڑا گئی بے سہارا نہیں ہو میں ابھی زندہ ہوں جب مر جاؤں گا تب بھی بے سہارا نہیں رہو گی کیونکہ میں مرنے سے پہلے بہت سی نشانیاں دے جاؤں گا تمہیں"۔۔۔ نور اسکی مرنے والی بات سنتے اندر ہی اندر تڑپ اٹھی۔۔۔ ہمیشہ بکو اس ہی کرتے رہنا دور رہو مجھ سے اور اب نکلو"۔۔۔!! اسے پیچھے دھکا دے کر وہ اس سے الگ ہوئی "!! تم کھانا نہیں کھا رہی؟؟ ٹھنڈہ ہو رہا ہے بونی"۔۔۔

داد نے اسکی پشت کو دیکھ کر پوچھا

نہیں کھا رہی نا جاناؤ داد"۔۔۔؟؟ اسے مسلسل وہیں دیکھ کر وہ اکتا گئی

داد نے ایک گہرا سانس بھرا اور اپنی ٹائی نکالی گلے سے۔۔۔

اور اچانک ہی اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیچھے باندھے کہ نور خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

کک۔۔۔ کیا کر رہے ہو"۔۔۔؟؟ وہ شدید غصے سے آسیہ بیگم اور کمال صاحب کا خیال کرتی دھیمی لہجے میں غرائی

جس کا داد پر رتی برابر اثر نہ ہوا

وہ اسکے ہاتھ باندھ کر اب اسکے رخ اپنی طرف کرتے اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم بونی ہو تو میں تمہارا بونا ہوں ایسے ہی تمہیں بھوکا چھوڑ دوںوں جانا"۔۔۔ کہتے ہوئے اسکی سخت مزاحمت کو

نظر انداز کرتے صوفے پر بیٹھایا اور نوالہ بنا کر اسکے منہ کی طرف کیا تو نور نے سختی سے لب بھینچائے اور اسے چیلنج کرتے

دیکھنے لگی

اوہ اوور سمارٹ مائے بونی"۔۔۔؟؟ داد نے آئی برواچکایا اور طنزیہ ہنسہ

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چلو مت کھاؤ مجھے بھی اب بھوک نہیں لگ رہی تو کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ نوالہ پلیٹ میں رکھتے اسنے اسکے بکھرے بالوں کو کچر کے قید سے آزاد کروایا تو اسکے ہاتھ پر ریشم کی طرح بکھر گئے داد نے اسکی خوفزدہ پھیلی آنکھوں میں دیکھتے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی

یہ۔۔۔ کیا کر رہے ہوں چھوڑو داد۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں کھا رہی ہوں کھانا "آنکھیں جھپکتے ہوئے وہ ہراساں ہو کر" بولی تو داد نے اپنی مسکراہٹ روکی

ایک تو تم ذرا لمبا نہیں کر سکتی تھی چیلنج۔۔۔۔۔ منہ بنا کر کہتے اسنے واپس نوالہ اٹھایا تو نور نے پہلے سے ہی بڑا سامنہ کھولا "چھوٹا منہ کھولو مجھے ہڑپ نے کارادہ ہے کیا"۔۔۔ نوالہ منہ رکھتے وہ شرارت سے گویا ہوا تو نور نے اپنی پائوں اسکے پائوں پر مارا

کوئی فائدہ نہیں میری بونی۔۔۔۔۔ اسکے گال پر انگلی پھیرتے وہ گردن اکڑا گیا نور کا بے بسی سے آنسو نکل کر گال پر پھسلا

مجھ پر ان مگر مجھ کے آنسو کا کوئی اثر نہیں ہونے والا تو زیادہ سمندر مت بہاؤ کیونکہ تمہاری نازک مزاجی دیکھ کر مجھے "لگتا ہے تمہیں انکی گولڈن نائیٹ میں بہت ضرورت پڑنے والی ہے"۔۔۔ وہ بے باک ہو کر گویا ہوا تو نور کا چہرہ غصے شرم سے سرخ پڑ گیا وہ بہت سی گالیاں اسے دینا چاہتی تھی جو ابھی ایجاد بھی نہیں ہوئی تھی پر داد اسکے ارادے سمجھ کر اسکے منہ میں نوالے پر نوالہ ڈالتے اسکے ارادوں کو ناکام کر گیا

بہت ہی کوئی کمینے انسان ہو دنیا کی۔۔۔ جب اسکے موقع ملا تو بولنے لگی پر اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی داد نے پانی کا "گلاس منہ سے لگا دیا۔۔۔۔۔

اور آدھا بچا گلاس اپنے لبوں سے لگایا مزید اسے شرم سے پانی کرتے۔۔۔

بزدل انسان تم جان بوجھ کر میرا جھوٹا کھاتے ہونا میں تمہارا خون پی جاؤں گی آج صرف ہاتھ کھولو"۔۔۔۔۔ وہ غرا کر "بولی تو داد نے ناک سے مکھی اڑائی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پینا تمہیں ہی تو ہے میرا خون پر صبر شادی ہو جائے ورنہ لوگ کیا کہیں گے ہمیں۔۔۔ داد نے شرم دلانی چاہی اور " برتن ٹرے میں رکھنے لگا

نور دانت پیتے مسلسل پیچھے ہاتھ کھولنے کی کوشش میں تھی۔۔

جب داد اٹھ کھڑا ہوا اور اسے دیکھا

نور اسکی نظروں سے گھبراتی پاؤں اوپر کر گئی

ایک تو تم ڈرتی بہت تو مجھ سے۔۔۔۔۔ اسے جھک کر اٹھاتے ہوئے وہ منہ بنا کر کر بولا اسکی پھیلی آنکھیں اور کانپتے جسم " کو نظر انداز کرتا بیڈ پر ڈالا اسے۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار لگ رہا ہے پیٹ بھر کر کھایا ہے۔۔۔۔۔ اس پر جھک کر وہ بولا تو نور اسکے دائیں بائیں ہاتھ دیکھ کر " خوف سے اسکی مسکراتی کالی گہری آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

ا۔۔ اب جاؤ تم۔۔۔! مینے کھا تو لیا کھانا۔۔۔۔۔ وہ اپنی بڑھتی دھڑکنوں سے گھبراتی ہوئی بولی "

آخری نوالہ تو کھانے دو۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہوئے آہستہ اسے اسکی لبوں کو نرمی سے چھوا اور اسکی لرزتی گرتی پلکوں کو دیکھتے " پیچھے سے ہاتھ کھولنے لگا

اب بس جلدی سے آجاؤ میں جی بھر کر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں اپنی بانہوں میں بغیر کسی "

روک ٹوک کے۔۔۔۔۔ وہ سرگوشی کرتا اسے وہیں شرم و حیا میں چھوڑ کر اسکی گالیاں سننے سے پہلے ہی برتن اٹھا کر نکلا

آج کچھ نہیں کہا کہیں لڑکی مر تو نہیں مٹی مجھ پر " باہر آکر سوچتے اسنے پھر سے منہ دروازے میں دیتے اسے دیکھا اور "

جو ہوا میں اڑتا جہاز آ رہا تھا گھبرا کر دروازہ بند کیا

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ورنہ یہ لڑکی میری عزت دو کوڑی کی بھی نہیں چھوڑے گی " اسکے دروازے پر جوتی کا نقش دیکھ "

کر بے ساختہ کہا اور گالیاں سنتا معصوم۔ صورت بنا کر جانے لگا۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا کیا ہے یار اتنی سی بات پر کوئی بھڑکتا ہے پاگل ہے پوری کی پوری ہونہہ " برتن کچن میں رکھتے وہ معصومیت کی حدیں پار کر گیا

اور سونے کیلئے اپنے روم میں چلا گیا۔۔

تھکن سے انگ انگ درد کر رہا تھا۔۔۔

تین دنوں کی مسلسل بے آرامی اور کام سے کندھے درد کرنے لگے تھے۔۔

ویسے تو یہ نازک مزاجی ناہوتی اگر گھر میں منکوحہ نا بیٹھی ہوتی اور اسکا جسم تو پہلے ہی ایک اداکار تھا بونی دیکھی نہیں خود بے خود اسکے طرف بھاگنے لگا تھا۔۔

سر سید ہار کھو فیری "۔۔۔!! برہان پریشان سا اسکے بالوں میں الٹے سیدھے بل ڈالتا اسکے سر موڑنے پر بولا۔۔۔

اور کتنا سید ہار کھوں۔۔؟؟ نکال کر آپکے ہاتھ میں دے دوں اور جب آپ چوٹیاں بنالیں تو مجھے دے دیجئے گا "۔۔

فیری بار بار اسکے چوٹیاں کرنے اور پھر بال کھول کر برش کرتے سے چڑگئی تبھی غصے سے بولی

نہیں ایسے نہیں ہوتی یار "۔۔۔ برہان پھر سے بالوں الجھی چوٹی کو بل سے آزاد کروانا برش کرنے لگا۔۔

آپ دوست ایسا کریں سارے بال سر سے اٹھالیں اور پھر اچھی سی چوٹی بنا کر میرے سر پر چپکادیں "۔۔ وہ سر

اونچا کرتی برہان کی بیچارگی والی صورت کو دیکھنے لگی

برہان نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔۔

ہا ہا ہا نہیں میری جان ایسے نہیں۔۔۔!! کل پتا نہیں کیسے ہو گئی تھی اتنی اچھی چوٹیاں مجھے خود پسند آرہی تھی ویسی

کرنے کی کوشش کر رہا ہوں "۔۔۔ وہ ہنس کر کہتا اسکے سر کو پھر سے بائیں بائیں ٹھیک سائیڈ پر کرنے کی کوشش کرنے

لگا۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے شیو بنا رہا تھا کہ دروازہ ناک کرتے مسکان اندر آئی اور ضد کرنے لگی کہ پہلے اسکی چوٹیاں بنائے پھر

جا کر شیو بنائی اپنی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور برہان کیلئے اسکی فرمائش آنکھوں پر ہوتی تھی تبھی شیونگ ریزر رکھ کر وہ اسکے پاس آگیا بغیر منہ دھوئے۔۔۔ اسکے منہ پر لگی شیونگ کریم سے مسکان نے انگلی لگا کر اسکے ناک پر لگائی برہان آنکھیں دیکھتا اسکی چوٹیاں بنانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

ہو نہہ کل والی چوٹیاں تھیں۔۔۔ ایک کان پر رکھی تھی تو دوسری کندھے پر میم بھی پوچھ رہی تھی کہ ماما کو چوٹیاں بنانا نہیں آتی کیا اور سب چوزے مجھ پر ہنسنے لگے۔۔۔ وہ منہ بنا کر بولی تو برہان نے مصنوعی غصہ کیا ان چوزوں کی ہمت کیسے ہوئی ایس پی کی فیری پر ہنسنے کی میں کل ہی آ کر خبر لوں گا سب کی۔۔۔ وہ کہتا چوٹیاں بنانے لگا پہلے کی طرح

خبر لینا چھوڑیں اور اپنی اماں سے کچھ سیکھ کر آئیں اگلے گھر جا کر کیا کہیں گے اپنے بچوں سے۔۔۔ اسکے ناک سکڑ کر دادی کی طرح بات کرنے سے برہان کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا پر بیٹا اگلے گھر تو لڑکیاں جاتی ہیں اور میں تو اگلے گھر سے لیکر آؤں گا اپنی فیری کے لئے ماما۔۔۔۔ وہ مسکراتے کہنے لگا سچی میرے لئے ماما۔۔۔؟؟ وہ خوشی سے چہکتی مڑی۔۔۔ مچی۔۔۔! اسنے محبت سے گال پر چٹکی کاٹی مسکان کھلکھلا اٹھی

واؤ دوست اس مجرم والی کو ماما بنائیں نامیری کتنی پیاری ہیں، آپ انہیں معاف کر دیں نامیری ماما بنا کر "چوٹیاں بن" گئی تو وہ اسکے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے بولی برہان نے اپنی فیری کی زبان سے لفظوں پر حیران تھا۔۔۔۔

آپ چلو ڈاننگ ٹیبل پر دوست تیار ہو کر آتا ہے پھر اسکول چلیں شاباش۔۔۔ برہان اسکی بات کو نظر انداز کر گیا۔۔۔ اور اس بے شرم بے باک لڑکی کو یاد کرتے اسکا خون کھول اٹھا۔

اوکے۔۔۔!! برہان کے بات بدلنے پر وہ منہ بناتی چلی گئی اور ایک نظر اپنی بنائی گئی چھوٹی بڑی چوٹیوں پر ڈال کر مسکرا ہٹ دباتا شیو بنانے چلا گیا۔۔۔

\*\*\*\*\*

یہ اتنا بڑا بیگ کس کا ہے دوست "۔۔۔؟؟ گاڑی میں بیگ رکھتے برہان سے مسکان بولی " بیٹا کسی کو دینا ہے اور کسی اپنے کو واپس لانا ہے "۔۔۔ اسکے لئے ڈور کھولتے محبت سے بولا تو وہ سر ہلا کر اندر بیٹھ گئی " اور پھر اسکی چھوٹی چھوٹی بچکانہ باتوں کا جواب دیتے اسے اسکول ڈراپ کیا اور تب تک کھڑا رہا جب تک وہ ہاتھ ہلاتی اندر چلی نہیں گئی۔۔۔

وہ اپنی فیری کے معاملے میں بہت پوزیسو تھا۔۔۔

سعیر عالم کے بنگلے کے سامنے اپنی گاڑی روکتے وہ نکلا اور پیسوں کا بیگ اٹھاتے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔۔ عارب نے حیرت سے ایس پی برہان کو بیگ کے ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھا لاٹونج میں۔۔۔ سعیر عالم کہاں ہے "۔۔۔۔؟؟ بیگ نیچے رکھتے برہان نے سامنے صوفے پر بیٹھی مسکان سے پوچھا جو آنکھیں اس پر " ٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔

اپنی بیوی کے ساتھ روم میں ہوتا ہے اس وقت "۔۔۔! لا پرواہی سے کہتے وہ اپنے خوبروسے ایس پی کو دیکھنے لگی " پراسکی بات نے برہان کی رگوں میں شعلے بھڑکادئے۔۔۔

بلاٹو اسے اور کہولے آیا ہوں تمہارے تین کروڑ اب حورالعین کو آزاد کرو "۔۔۔۔۔ وہ غصے سے دھاڑا " ایس پی آواز نیچے رکھو یہ تمہارا پولیس اسٹیشن نہیں عالم کا گھر ہے "۔۔۔ عارب نے غصے سے کہا تو برہان تمسخرے سے " ہنسا

سو واٹ۔۔۔! عالم کا گھر نہیں ہو گیا کسی بادشاہ کی سلطنت ہو گئی " ہاہا ہاہا وہ قہقہہ لگا اٹھا "

ابکی بار مسکان کو بھی غصہ آیا۔۔۔

کسی سلطنت سے کم نہیں ایس پی۔۔۔! یہاں بڑے بڑے اسکے سامنے کڑ گڑاتے ہیں "۔۔۔ وہ منہ میں ببل ڈال کر کہتی "

برہان کو آگ لگا گئی

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اب تک تو میں نے صرف اسے عورتوں کو مجبور کرتے دیکھا ہے کیا اسکی سلطنت عورتوں پر چلتی ہے۔۔۔۔۔ اسنے طنز کیا تو "عرب مسکان کو سلگا گیا

اسکی سلطنت وہاں تک چلتی ہے جہاں تمہارے خواب بھی نہیں پہنچے ہونگے۔۔۔۔۔ عرب کی بات پر مسکان نے اسے "مزید سلگانے کیلئے قہقہہ لگایا اور بالوں کو جڑا بنا کر اٹھی۔

عامم۔۔۔۔۔ وہ دونوں بہن بھائی کو نظر انداز کرتا دھاڑا۔۔۔۔۔"

اور اسکی دھاڑ اتنی اونچی تھی کہ عالم کے روم تک پہنچی کہ اپنے بال بناتی حور بے ساختہ برہان کی آواز پر خوشی سے مڑی برہان۔۔۔۔۔ اسکے لب پھڑ پھڑائے کتنے دن ہو گئے تھے ان سب سے ملے ہوئے۔۔۔۔۔"

یس برہان۔۔۔۔۔ پیچھے سے عالم نے اسے اپنے حصار میں لیکر کان میں کہا کہ وہ سانس روک گئی"

وہ۔ تو بھول گئی کہ وہ کس کے پاس ہے کون اسکی رگ رگ میں بسا ہی کہ اسکی سرگوشی بھی سن سکتا ہے۔۔۔۔۔

وو۔ وہ آپکو بلارہے ہیں۔۔۔۔۔ نظریں جھکا کر وہ بولتی اسکے دل میں اتر رہی تھی عالم نے محبت سے آئینے میں اسکے خوبصورت پرپل کلر کے فراک میں قیامت خیز سراپے کو دیکھا

وہ تمہاری آزادی کی رقم لیکر آیا ہے بیوقوف نہیں جانتا کہ میں تمہاری روح کو قید کیا ہے۔۔۔۔۔ اسکے کہتے ہوئے "حورالعین کے کندھے پر اپنے لب رکھے کہ وہ جھجک کر شرم سے آنکھیں میچ گئی

میں ذرا سی بات کر لوں اس سے۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ مروڑتی وہ بولی"

کیا بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔!! سیر نے اسکے گلے میں پہنے برہان کا گفٹ کیا ہوا نیپلس اتارا اور اسکے ہاتھ میں دیا"

حورنا سمجھی سے اپنے ہاتھ میں موجود نیپلس کو محسوس کرنے لگی جو برہان نے بڑتھ دے پر گفٹ کیا تھا

یہی کہ نور بی، تیا ابوتائی امی داد کیسے ہیں۔۔۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی"

ایک اندھا سالیقین کر کے اسکی طرف قدم اٹھانا چاہتی تھی، ایک موم سی خواہش پہ کہ اسے بھی ایک خوبصورت زندگی

ملے گی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ ہوگی اسکا عالم ہوگا اور چھوٹے چھوٹے دو بے بی، اور وہ خوشحال زندگی گزاریں گے اور دور دور تک ناکنگ ہوگا نا ہی اسکا ماضی۔۔۔۔

اب اللہ سے رو کر دعا مانگنا چاہتی تھی کہ میں تھک گئی ہوں اب مجھے عالم کے ساتھ حسین زندگی عطا کر دے اور وہ اسکے ماضی کے بابت کوئی سوال نا اٹھائے اسکی عزت آبرو پر۔۔۔۔

سو جیتی آئین کہتی پلٹ کر اسکے سینے میں منہ چھپا گئی اور بے آواز رونے لگی۔۔۔۔

آپ مم۔۔۔ مجھے خود سے جدا تو نن۔۔۔ نہیں کریں گے نا عالم۔۔۔ میں آپ سے ب۔۔۔ بہت محبت کرنے لگی ہوں اور "سمی کاشہزادہ یقیناً آپ ہی ہیں پلیز مجھ خود سے جدامت کیجیے گا، میں نہیں جانا چاہتی برے لوگوں میں صرف آپ کے۔۔۔ اسکے گرد اپنی بانہیں ڈال کر وہ روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔" پاس رہنا چاہتی ہوں آپ کی بنکر

ڈر تو اسے تب لگا تھا جب اسکے منہ سے سنا کہ اسکی آزادی رقم لایا ہے اسکا معصوم دل سنتے ہی تڑپ اٹھا وہ تو اپنے عالم سے جدا نہیں ہونا چاہتی تھی کبھی نہیں۔۔۔۔

روکیوں رہی ہو میری جان کون تمہیں جدا کر رہا ہے کسی میں ہمت نہیں عالم کی عین کو جدا کرنے کی "سعیر نے اسکی کمر" سے پکڑ محبت کے اظہار پر خوشی سے مدہوش ہوتے اسے اوپر اٹھایا

حور العین نے شرماتے اپنی بے ساختگی پر چہرہ اچھپا دیا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم اس محبت کا اظہار آج رات کرو میرے کانوں میں "۔۔۔ عالم نے مسکراتے کہا تو حور العین کان کی لو" تک سرخ پڑ گئی

چلو اب ذرا سالے صاحب سے نمٹ آئیں "۔۔۔ اسے نیچے اتار کر اسکے ہاتھ سے نیکس لیتے ہوئے بولا اور دوپٹہ اسے "اوڑھا کر اپنے ساتھ لیکر روم سے نکلا۔۔۔۔۔

حور اسکے مضبوط بازو کو تھام گئی کیونکہ وہ بہت شرمندہ تھی برہان نے اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا تھا پرتائی امی کی باتیں بھی اسے یاد تھیں وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

اور اب تو اسکی زندگی میں اللہ تعالیٰ شہزادہ بھیج دیا تھا تو اب وہ کیوں جاتی اس جہنم میں جس میں بار بار اسکی زخم ملتے اسکے زخم کو چھری سے کاٹا جاتا ان میں سے مزید خون بہانے کیلئے۔۔۔ کیا اسکا زندگی خوشیوں پر حق نہیں ہے۔۔۔؟؟ وہ اور برداشت نہیں کر سکتی تھی اس میں ہمت ہی نہیں تھی عالم سے دور جا کر دو قدم چلنے کی۔۔۔

حور العین "۔۔۔!! سیر کے ساتھ سیڑھیاں اترتی حور العین کو دیکھ کر برہان نے تڑپ کر پکاڑا جس پر اسنے اپنی " نظریں اٹھائی جہاں خالی پن کے بجائے ہزار تتلیاں اڑ رہی تھی۔۔۔

عالم اپنی عین کو لیکر سیڑھیاں اترتا تھری پیس سوٹ میں اپنے چوڑے مضبوط وجود کے ساتھ بیوٹی کو ساتھ لئے اسکے سامنے رکا۔۔۔

خیریت ایس پی اتنی صبح آنا پڑا کوئی ثبوت مل گیا کیا میرے خلاف کیا۔۔۔؟ عالم نے اپنا بازو حور العین کے گرد ڈالتے " ہوئے پوچھا

اور برہان ساکت سا حور کو دیکھنے لگا جو اسکے ساتھ لگی کھڑی تھی محبت سے بغیر ڈرے سہمے

حور میں تمہیں لینے آیا ہوں چلو میرے ساتھ۔۔۔ اب یہ تمہیں کسی بہانے نہیں روک سکے گا آؤ میرے پاس " "۔۔۔

عالم کی بات کو نظر انداز کرتے برہان نے اسکے چہرے کو دیکھتے کہا ایک امید کہ تحت کہ کہیں دھمکا کر تو نہیں لایا

تت۔۔۔ تم کیسے ہو برہان "۔۔۔؟ حور لینے لفظ پر عالم پر مزید اپنی پکڑ سخت کر گئی جیسے وہ چھین جائے گا۔۔۔ "۔۔۔

اور اسکی ادا پر سیر عالم کے لبوں پر تبسم پھیلا جو برہان کی نظروں سے چھپا نا رہ سکا

۔۔۔ عالم دلچسپی " میں ٹھیک ہوں آؤ چلیں حور میں پیسے بھی لایا ہوں اس کو دینے جس نے تم سے زبردستی نکاح کیا تھا "۔۔۔

سے دیکھتے ایک ہاتھ حور العین کے گرد ڈالے اور دوسرہ پینٹ کی جیب میں پھنسائے کھڑا تھا

اسکے بھوری مونچھوں تلے عنابی لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔۔۔

اور برہان کو آگ لگ رہی تھی دل کر رہا تھا اس حیوان کے سینے میں اپنے ریوالور کی ساری گولیاں اتار دے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نن۔ نہیں برہان میں یہاں ٹھیک ہوں آپ تایا ابو کو وہ ریستورنٹ کے پیپر دے دیں اور مم۔ میری نور کا خیال رکھیں " پلیز"۔۔۔ وہ ذرا سی نظریں اٹھا کر بولی اور برہان کو لگا ریستورنٹ کے پیپر پر حور العین نے اسے کھینچ کر تھپڑ مارا ہو تم پاگل ہو اس حیوان کے ساتھ رہنا چاہتی ہو جو کل ہی ایک آدمی کو مار آیا ہے "۔۔۔ غصے سے پاگل ہوتے برہان نے " دھاڑ کر اسے بازو سے پکڑنا چاہا تو عالم نے غصے سے اپنا ہاتھ آگے کر دیا

ہمت مت کرنا چھونے کی ایس پی اب یہ تمہاری کزن نہیں میری عزت ہے اس سے بلند آواز میں بات کرنے والے کا " میں گلانوچ لیتا ہوں "۔۔۔ سہمی حور کو اپنے سینے سے لگائے وہ دھاڑا کہ برہان نے دانت پیسے۔۔۔

تم بھول رہے ہو دو غلے انسان کہ تم نے کہا تھا تین کروڑ دے کر اسے لے جانا اور اب کیوں اپنی زبان سے پھر رہے ہو " مرد کی زبان ایک ہوتی ہے "۔۔۔۔۔ برہان نے غرا کر کہا جس پر عالم کی آنکھوں میں غصے کی آگ بھڑک اٹھی عالم کی زبان ایک ہے اور بات بھی لے جائو اگر یہ چلنا چاہئے تو "۔۔۔۔۔ اسنے حور العین کے گرد اپنا بازو بٹایا دوسرا " ہاتھ بھی جیب میں پھنسا دیا

عرب غصے سے برہان کی طرف لپکا کہ مسکان نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

اس کشتی کو پار لگنے دو آج "۔۔۔!! اسنے سرگوشی میں کہا تو وہ لب بھینچ رہ گیا ورنہ عالم سے اس طرح بات کرنے " والے کا وہ حشر کرتا جو اس قبر میں جانے تک یاد رہتا۔

چلو حور "۔۔۔ وہ کچھ روعب اور سختی سے بولا حور سے جو عالم کے سینے سے کانپتی کھڑی تھی اسکے کوٹ کو مٹھیوں میں " جکڑے اسے تن من میں آگ لگا کر۔۔۔

مم۔ مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا ہے برہان۔۔۔ تم لوگ لے لو ریستورنٹ کے پیپر مجھے نہیں آنا پلیز ہم تو دوست ہیں " نا "۔۔۔۔۔ حور روتی ہوئی نفی کرتی بولی

سن لیا اب نکلو "۔۔۔!! اپنا بازو واپس حور العین کے گرد ڈالتے وہ اسکے آنسوؤں دیکھ کر برہان پر دھاڑا جو ششدر کھڑا " تھا



تم بہت بڑی بیوقوفی کر رہی ہو حور جانتی نہیں ہو اس حیوان کو کل ہی خون کر کے آیا ہے اور پتا نہیں دن میں کتنے خون کرتا ہے تم اسے اپنا شوہر کہہ رہی ہو"۔۔۔۔۔ برہان کی باتوں پر حور العین نے نفی کی

اگر ایسا ہے تو آپ تو پولیس والے ہیں پکڑتے کیوں نہیں انہیں۔۔ مجھے پتا ہے یہ سب الزام ہیں عالم پر،، یہ مارتا نہیں " ہے بلکہ سب کی مدد کرتا ہے۔۔۔۔۔ حور عالم کے حصار میں میں خود میں ہمت پاتی سر اٹھا کر بولنے لگی

سعر بیزاریت سے برہان کو دیکھنے لگا اور کتنی دیر چلنے والا تھا یہ ناطک اس نے سوچتے اپنی کلائی میں وقت دیکھا بہت جلد پکڑوں گا اور تمہیں اسکا اصلی چہرہ بھی دیکھائوں گا اور جو تم اس پر اندھا اعتماد کرنے لگی ہو بری طرح گروگی " دیکھ لینا "۔۔۔ برہان کہہ کر فتح مندی سے مسکراتی مسکان پر قہری بھری نظریں ڈالتا بیک اٹھا کر جانے لگا۔۔۔

اسکا دل کر رہا تھا ساری دنیا کو آگ لگا دے ایک حیوان سے شکست پر۔۔

اور یہ سب اسکے باپ کی وجہ سے ہوا تھا جس نے جان بوجھ کر اسے پیسے اپنے مطلب کے وقت دئے جب وہ اسکی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی۔۔

گاڑی اسٹارٹ کرتے برہان کی سرخ لہورنگ آنکھوں سے چپکے سے آنسوؤں پھنسلے اسکی کلین شیوہ پر

سنو ایس پی یہ پیپر لیتے جاؤ حور العین نے دئے ہیں تمہارے باپ کیلئے۔۔۔ عارب نے کہتے ونڈو سے پیپر زاندر " پھینکے اور ایک تمسخرے بھری نظر اس پر ڈالتا واپس اندر چلا گیا۔۔

اور اسنے ایک نظر پیپر زیر ڈال کر غصے سے گاڑی اسٹارٹ کی اس کا رخ اپنے گھر کی طرف تھا۔۔۔

آپنے مارا عالم آدمی کو۔۔۔ برہان کے جانے کے بعد حورالعین آنسوؤں صاف کرتی سراٹھا کر اس سے پوچھنے لگی۔ "ڈارلنگ مینے ہاتھ بھی نہیں لگایا اس آدمی کو" عالم اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیکر یقین دلاتے ہوئے بولا تو حور نے مسکراتے سر ہلایا

مجھے آپ پر یقین ہے۔۔۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی کہ اس سین کو دیکھتے مسکان نے کھانسن شروع کر دیا۔"

حور کے ہڑ بڑا کر دور ہونے پر عالم نے خونخوار نظروں سے مسکان کو گھورا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ عارب کے معافی مانگنے پر اسکے گھر میں تھی اور ابھی ایک کاغذ نہیں گیا تھا کہ وہ پھر سے شروع ہو گئی تھی  
ناشتہ لگاؤ چلو۔۔۔ عارب سعیر کی قہر بھری نظریں مسکان پر دیکھ کر اپنی سوتیلی ناگن کا بازو پکڑ کر کچن کی طرف رخ  
کیا۔۔۔

رات کو تیار رہنا میں تمہیں سچ میں کھا جائوں گا آج" ناشتہ کرنے کے بعد مسکان کے کچن میں جانے اور عارب کے  
گیٹ پر، تب وہ حور العین کے کان میں جھک کر سرگوشی سے بولا تو وہ گھبرا کر لرزا اٹھی  
اور عالم۔ اسکے رخسار پر لب رکھ کر اسے سرخ چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

چمک رہی ہو۔۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھی حور العین کو بلش کرتے دیکھ کر پی اسکے گود میں دیتے ہوئے وہ بولی  
تم سے مطلب مسنی۔۔۔ وہ اپنی لاتعداد سوچوں کو جھٹکتی غصے سے بولی اور پی کو پیار کرنے لگی  
میرا بے بی پاپا بہت گندے ہیں نا۔۔۔ وہ پی کے کان میں سرگوشی کرنے لگی جس پر وہ اپنے غم کو یاد کرتا بھائو و بھائو  
کرنے لگا اور حور العین اسکی تائید پر کھلکھلا اٹھی  
ہاں میلا بے بی وہ بہت بد تمیز ہیں" وہ سرگوشی میں باتیں کرنے لگی مسکان بہت کان لگانے کے بعد بھی کچھ سن نہیں  
پارہی تھی۔

السلام علیکم میم آپنے بلایا۔۔۔ ملازمہ لائونج میں داخل ہوتی دونوں کو سلام کرنے کے بعد مسکان سے بولی  
وعلیکم السلام ہاں وہ۔۔۔۔۔ ابھی اسکے لفظ منہ میں تھے کہ وہ جھٹکا کھا کر حور العین کی۔ جانب پلٹی جو کہہ رہی تھی

"I Love You too"

کس سے ہو میرا بچہ۔۔۔۔۔؟ مسکان نے شاک سے پوچھا کیونکہ اسکے رخ ملازمہ کی طرف تھا اور ملازمہ بھی اس محبت  
کے اظہار پر حیران پریشان کھڑی تھی

سلام کا جواب دے رہی ہوں مسنی اور کیا جاہل سمجھا ہے مجھے کہ مجھے انگلش نہیں آتی پر تم لوگوں سے بہتر آتی ہے"  
۔۔۔ وہ انکے تاثرات سے انجان غصے اور گردن اکڑا کر بولی اور پھر اپنے پی کی جانب متوجہ ہوئی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم جاؤ کچن میں میں آتی ہوں "مسکان نے قہقہہ ضبط کرتے مسکراتی ملازمہ سے کہا اور اس کے جاتے ہی حور العین کی "جانب مڑی

ویسے کس نے سکھائی ہے اتنی اعلیٰ انگلش "۔۔۔ مسکان کے پوچھنے پر حور العین کے چہرے پر چاند کھل اٹھا "تمہیں سیکھنی ہے مجھے عالم سیکھاتے ہیں روزرات کو"۔۔۔۔۔ حور کے پر جوش سے کہنے پر مسکان کا چھت پھاڑ قہقہہ پڑا "اوہ بہن مجھے معاف رکھو میں تو یہ اپنے شوہر سے سیکھوں گی"۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ جوڑتے کہا تو حور غصہ ہوئی "تو دفع ہو"۔۔۔!! وہ جھڑک کر بولی "

معصوم بیوی کو بیوقوف بنا رہے ہو بیسٹ بچو پر مسنی ابھی زندہ ہے"۔۔۔ اسنے آنکھیں جھپکتے سوچا "کی۔۔۔؟" اسنے شرارت سے پوچھا "I love you" ویسے معلوم ہے اس کی معنی کیا ہے "ہاں "السلام علیکم" اب اتنی بھی جاہل نہیں میرا شوہر پڑھا لکھا ہے "ناک سکڑ کر کہتی وہ مسکان کو۔ گدگدی کر گئی "الے میرا معصوم بچا تمہیں تمہارے پڑھے لکھے شوہر نے بے وقوف بنا دیا ہے چہ چہ "وہ افسوس کرتی بولی "کیا مطلب کیسے بے وقوف بنایا ہے مجھے عالم نے"۔۔۔؟ وہ غصے سے پوچھنے لگی "

"I love you "

کا مطلب ہے انگلش میں "میں تم سے پیار کرتی ہوں "السلام علیکم کو تو انگلش میں بھی السلام علیکم کہتے ہیں "وہ بلاسٹ کر کے اب اسکے شاک تاثرات سے مزے لوٹنے لگی بل منہ میں چباتے۔۔۔

کلک۔۔۔ کیا مطلب تم جھوٹ بول رہی ہو"۔۔۔ وہ صدمے سے اپنے اتنے دفعہ اظہار پر سرخ نیلی پیلی ہوتی بولی "کہا "i love you سچی یاریہ سنو اب"۔۔۔ وہ کہتی پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اس میں ایک اپ میں "اور اسکا جواب وہی سنتے حور ششدر رہ گئی

ع۔۔۔ عالم نے جھوٹ کہا مجھ سے"۔۔۔ وہ روتی ہوئی بڑبڑائی "

پھر پیپی کو کیا کہتے ہیں انگلش میں "۔۔۔؟ وہ بولی "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

خوش "مسکان نے افسوس سے کہا پر کہنا ضروری تھا ورنہ اسکا کھانا کیسے ہضم ہوتا"  
اور وہ آہستہ آہستہ سب پوچھنے لگی غصے سے شرم سے لال ہو گئی تھی اپنے عالم کے بیوقوف بنانے پر جس سے کچھ دیر پہلے  
ہی محبت کا اظہار کر آئی تھی پر اصلیت میں تو وہ روز کرتی تھی بیوقوف۔۔۔۔  
مسکان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

"Will you kiss me "...?

اوہ مائے گاڈ سعیر عالم دایسٹ "۔۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتی خود سے گویا ہوئی"

بولو مسنی "۔۔۔؟؟ حور بھاری آواز میں دھاڑی"

یار مجھے شرم آرہی ہے پھر بھی بتا رہی ہوں اگر تم کہتی ہو اس سے تو یہ کہتی ہو "کیا تم مجھے بوسہ دو گے" ہا ہا ہا اللہ معافی"  
"۔۔۔۔ وہ اسے سرخ۔ ٹماٹر چھوڑ کر کچن کی طرف چلی گئی

اتنا بڑا دو کھا عالم۔۔!! آپ بہت برے ہیں میرا مذاق بنایا "۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی پی کو نیچے چھوڑ کر خود صوفے میں منہ"  
دیکر رونے لگی

اسکے رونے پر پی زور شور سے بھائو بھائو کرنے لگا اور بھاگتا یہاں وہاں سے ہو کر اسکے پاس آ کر بھونکتا کہ کیوں رو رہی  
ہے اسکی پری

حور "۔۔۔!! پی کی آواز پر عارب اور مسکان بھاگ آئے اور اسے روتا دیکھ کر دونوں پریشان ہوئے"

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی جائو سب جھوٹے ہیں "۔۔۔ عارب کے پکارنے پر وہ چلائی"

تمنے رلایا ہے چڑیل اسے "۔۔۔ عارب شرمندگی کے تاثر مسکان کے چہرے پر دیکھ کر غصے سے پوچھنے لگا"

نو مینے کیا کیا پوچھ لو اس سے "۔۔۔! وہ کہتی کندھے اچکا کر سوری والی نظر ڈالتی وہاں سے نکلی"

کہاں "۔۔۔؟ پیچھے سے عارب پوچھنے لگا"

کام بے آتی ہوں تب تک ملازمہ بے حور العین کے پاس "وہ کہہ کر ٹک ٹک کرتی چلی گئی"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور کیا ہوا بہنا"۔۔؟؟ عارب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہو چھنے لگا

اور حور اتنے پیار سے پوچھنے پر تڑپ کر اٹھی

وہ۔۔ وہ ع۔۔ عالم نے مجھ۔۔۔۔۔!" وہ کہتی کہتی شرمندہ ہو کر رک گئی اور نفی میں سر ہلانے لگی

اچھا ٹھیک ہے مت بتاؤ پر اس مسنی کی کسی بات پر یقین مت کرنا وہ ایک نمبر کی لڑا کو عورت ہے صرف لوگ لڑاتی

رہتی ہے"۔۔۔۔۔ رومال سے اسکے آنسو صاف کرتے وہ محبت سے گویا ہوا کہ حور سوچتی رہ گئی اگر وہ اپنے کانوں سے نا

سنی تو ضرور اس مسنی کی باتوں پر یقین ناکرتی پر ایک تو موبائل پر سننے اوپر سے انکے جواب کے مطابق عالم کے رد عمل یاد

کرتی وہ خود سے ہی نظریں چرا گئی تھی

اپنا خیال رکھو اور اپنے پی پی کو سنبھالو دیکھو کیسے رو رہا ہے تمہارے بغیر"۔۔ عارب نے سر تھپکاتے ہوئے پی پی اسے دیا

اور حور سر ہلا کر لینے لگی

آپ سے تورات کو بات کروں گی عالم وہ بھی میری انگش میں"۔۔۔۔۔ وہ دانت پیس کر سوچتی مسکرانے لگی

اور عارب سر ہلا کر چلا گیا۔۔۔

\*-----\*

میرادل کر رہا ہے حور کے بجائے سیدھا بھاگ چلیں تمہارا دل کیا کہہ رہا ہے"۔۔؟؟ داد نے ایک نظر نور کے چہرے پر

ڈالتے پوچھا

میرادل کر رہا ہے یہ جو نئی جوتی پہنی ہے اس سے تمہارے لوفردل کی مرمت کروں"۔۔۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولی

دونوں اس وقت حور العین سے ملنے جا رہے تھے

کہ سپیڈ سے آتی برہان کی گاڑی کو علوی ہائوس کی طرف جاتے دیکھا

یہ بھائی تھے نا"۔۔۔۔۔؟ اسنے سرونڈو سے انکال کر گاڑی کی بیک دیکھتے پوچھا

ہاں یہ آیکے محترم بھائی تھے"۔۔۔۔۔ نور نامنہ بنا کر کہا

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

واپس چل کر دیکھیں۔۔۔ داد نے اسکے چہرے کو دیکھا جہاں بات سنتے غصہ ٹپک آیا تھا کہ وہ سر کھجانے لگا۔  
تمہارا دماغ خراب ہے سیدھے چلو ورنہ ہاتھ پاؤں توڑ کر روانہ کروں گی" وہ غرائی تو داد نے آنکھیں جھپکی  
بڑی پٹانخہ ہو یا۔۔۔ وی بیچارگی سے کہتے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا اور نور نے منہ بنایا  
سنو تم اس غنڈے کو دیکھ کر مجھے چھوڑ کر بھاگ تو نہیں جاؤ گے۔۔۔؟ وہ آلف کا سوچتی کیپکی لیکر بولی  
ارے نہیں یا چھوڑ کر نہیں اڑ کر بھاگ جاؤں گا" معصومیت سے کہتے وہ نور کو آگ لگا گیا  
بی سیریس۔۔۔!! وہ چلائی  
اوکے بابا تمہیں بھی ساتھ اڑا کر بھاگوں گا اب ٹھیک آنکھیں۔ گھماتے وہ سخاوت دیکھانے لگا کہ نور کو کچھ نادیکھا تو  
اسکے بازو پر اپنے دانت گاڑ دے  
اف ظالم کیا اندازِ محبت ہے۔۔۔۔۔ وہ بازو دیکھتا کراہ کر بولا جہاں سرخ سرخ نشان تھے  
بہت نیک اندازِ نفرت ہے۔۔۔۔۔ نور مزہ لیتے بولی  
کہاں جاؤ گی بونی میرے پاس ہی آنا ہے اتنا کرو جتنا سہ سکتی ہو ورنہ۔۔۔۔۔ معنی خیزی سے کہتے وہ اسکے ماتھے پر ننھے  
ننھے پسینے کے قطرے نمودار کر گیا  
اور پھر میں بھی جوتی کے بجائے ہیل پہننا شروع کر دوں گی۔۔۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولی  
شوق سے۔۔۔! اور میں بھی ان دانتوں کو نکال کر ویمپائر والے دانت لگوں گا پھر تو تم ہو گی میں اور ہمارا روم  
۔۔۔۔۔ وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا کہ نور چیخ اٹھی  
کمینے میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔۔۔۔۔ وہ مکے مارتے چلائی  
ہا ہا ہا اچھا تم بھی ویمپائر بننا چاہتی ہو بونی شوق سے بنو مل کر مزے کریں گے۔۔۔۔۔ مسلسل اسکے مکے پنہوں کی بارش  
کو نظر انداز کرتا وہ قہقہہ لگا کر بولا  
!! مرو جا کر۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

لہو آنکھیں ضبط سے سرخ چہرے کے ساتھ مٹھی میں نیکلس کے ساتھ پیپر ز اور دوسرے میں بیگ تھامے وہ علوی ہائوس میں داخل ہوا۔۔۔

میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا حور العین بیٹا کہاں ہے۔۔۔؟؟ لاؤنج میں بیٹھے کمال صاحب نے برہان کو دیکھتے کہا پر "جب اسکے چہرے اور ہاتھ میں بیگ کو دیکھا تو خاموش اسکے سرخ چہرے کو دیکھنے لگے۔۔۔ وہ نہیں آئی۔۔۔۔۔!" پیپر اسنے پہلے ہی جیب میں ڈال دئے تھے اور اب کمال صاحب کا چہرہ دیکھنے لگا جو نہیں آئی سنتے "غصہ سے سرخ ہو گیا تھا

کیسے نہیں آئی تم نے کہا نہیں وہ کس انسان کے ساتھ رہ رہی ہے حیوان ہے وہ تم نے ہی تو بتایا تھا پھر کیسے وہ اسکے ساتھ رہ "سکتی ہے جائولے آؤ اسے اور پیسے منہ پر مار کر ریسٹورنٹ کے پیپر ز بھی لے آنا کیونکہ وہ میرے بھائی کا ہے میں ایسے کسی کو ہڑپنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔" کمال صاحب دھاڑ کر بولے آسیہ بیگم نے اندر ہی اندر سکھ کا سانس خارج کیا کہ وہ نہیں آئی ورنہ کتنی باتیں سننی پڑتی کہ چار سال سے غائب اندھی لڑکی کو بہو بنایا ہے۔۔۔۔۔

بس کر دیں ابو اور کتنا دولت کے نشو میں گرے گے "۔۔۔ ساری احترام تمیز ایک طرف رکھ کر وہ حلق کے بل دھاڑا "درود یار ہلا کر رکھ دئے

برہان۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے گھبرا کر سینے پر ہاتھ رکھا "

اندھا کر دیا ہے آپکو دولت نے کمال علوی بھائی جب زندہ تھا تب نہیں یاد آیا جب وہ دودن بھوک ہوتے تھے سوکھی "روٹی کھاتے تھے تب آپکو بھائی یاد نہیں آیا آج ایک ریسٹورنٹ نے آپکو بھائی یاد دلادیا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ وہ غرا کر بیگ سامنے پھینکتے بولا

کمال علوی کو ساکت چھوڑ کر

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا برہان ہاں۔۔۔۔۔ اسنے آسیہ بیگم کی جانب رخ کیا "مر گیا آپکا برہان جو اندھا تھا اپنے ماں باپ کی عزت میں ہرنا" انصافی خاموشی سے دیکھتا تھا مار دیا آپ دونوں نے اس برہان کو جو دو معصوم بہنوں کے ساتھ خاموشی سے نا انصافی ہوتے دیکھتا تھا

دادا نے تو حور العین اور نور العین کے نام بھی اپنی پراپرٹی کی تھی ابو اور آپنے کیا دونوں معصوموں سے انجانے میں ہی ساری پراپرٹی چھین لی اور اپنے بیٹوں کے نام کر دی۔۔۔۔۔ وہ گستاخی کی حدیں پار کر گیا برہان بس کر دو۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم اپنے شوہر کی سپید رنگت دیکھ کر چلائی

بس آپ کر دیں امی وہ آپ ہی تھی ناجس سے مینے کہا تھا امی حور بھوک سے رو رہی تھی چچا کی گاڑی خراب ہو گئی ہے " اور پیسے نہیں انکے پاس کھانا کھانے یا گاڑی کی مرمت کروانے کیلئے۔۔۔۔۔ وہ روتا ہوا چیخا تب آپ نے کیا کہا چپ کرو تمہارے ابو ناسن لیں کہیں انہیں بھائی کی محبت کھینچ نالے۔۔۔۔۔ وہ دھاڑے مار کر " رویاکہ آسیہ بیگم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھی

آپ ہی وہ عورت ہیں امی جسنے اپنے شوہر کو دولت کی دلدل میں پھینکا۔ آپ امی آپ چاہتی تو دونوں بھائیوں کو ملوا سکتی تھی پر نہیں آپ کو تو اپنی مری بہن کا بدلا لینا تھا جو پسند کا شوہر نالمنے پر خود کشی کر گئی اور آپ بدلہ لیتے لیتے کس راستے کے راہی بن گئے کبھی غور نہ کیا۔۔۔

آج چچا زندہ ہوتے اگر انکی پشت پر انکے بھائی کا سایہ ہوتا کسی کی مجال نہیں ہوتی انکی پریوں پر بری نظر ڈالنے کی پر کیا ہوا " کوئی نہیں تھا انکا اور مار گئے حیوان بے دردی سے انہیں چھین گئے میری معصوم حور کو کہ اب وہ میری طرف دیکھ بھی نہیں رہی صحیح کر رہی ہے میں لائق ہی اس کے ہوں میں جب انکے حق میں آواز نہیں اٹھا سکتا تو میں کس منہ سے اسے لائوں اپنی زندگی اور وہ حیوان کیسا بھی ہے پر اسکی طرف کوئی آنکھ اٹھانے کی کوشش کرے نوچ لیتا ہے اس لحاظ سے وہ مجھ سے سو گنا بڑھ کر بھتر ہے میں شکر کرتا ہوں کہ وہ نہیں آئی اور مینے مزید اسکی زندگی جہنم نہیں بنائی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور آپ کو جب اپنی جان کی پڑی تو زبردستی اس لڑکی کی شادی اس حیوان سے کروادی اور جب لالچ پڑی تو اب اسے " واپس لانا چاہتے ہو تاکہ ساری زندگی پاؤں تلے رکھ کر اسکے زخموں کو نوچتے رہیں۔۔۔ آستینوں سے آنکھیں صاف کرتے وہ بولا دونوں خاموش صوفے پر بیٹھے سن رہے تھے سالوں بعد اپنا بد صورت چہرہ جو آئینے میں نظر آیا تھا روح کپکپا اٹھی تھی۔

یہ دیکھیں یہ دیئے ہیں آپکے بھائی کی بیٹی نے پیپر ز جا کر میرے تایا ابو کو دے دو جسے دولت کی بھوک نے اندھا کر دیا " ہے اب اسکا گھر توڑنا چاہتا ہے جب سربراہ ہو کر اس کے ساتھ نکاح کروایا تھا کیا تب تین کروڑ نہیں تھے دینے کیلئے جب وہ اس سے ڈر رہی تھی رو رہی تھی کیا تب پیسے نہیں تھے آپکے پاس اور آج جب اس ہی حیوان سے محبت کرنے لگی ہے اپنا شوہر تسلیم کر گئی ہے نصیب کا لکھا مان چکی ہے تو تایا کو اپنی بھتیجی یاد آگئی وہ ریسٹورنٹ یاد آگیا۔۔۔ آنسوؤں لڑکھ کر کمال صاحب کے گال پر پھنسلے

بے آواز رو رہا تھا جب نظر پیپر ز پر پڑی تو روح میں جیسے کسی نے خنجر گھونپ دیا۔۔

مجھے معلوم ہے دل تو کر رہا ہو گا پیپر ز چھیننے کو پر میں دوں گا نہیں کیونکہ یہ آپ لوگوں کا حق نہیں چچا جان کا حق ہے " جس نے اپنی پریوں کی زندگی سنوارنے کیلئے ایک قدم اٹھایا تھا میں کبھی بھی آپ کو ان کا حق ہڑپنے نہیں دوں گا اب ابو صاحب اور۔۔۔۔۔ وہ کہتے گھر اسانس لینے لگا

دونوں میاں بیوی نے تڑپ کر اور لفظ پر اسکی جانب دیکھا کہ کون سی سزا دینے والا ہے کیا ضمیر کی سزا کم تھی جو وہ دونوں جھیل رہے تھے اب۔۔۔

کوئی ان سے پوچھتا کہ کیا حال ہے انکا منہ دیکھنے کے لائق نہیں بچے تھے نظریں چرا رہے تھے کیونکہ دونوں برابر کے گناہگار تھے ان معصوموں کے۔۔۔

آسیہ بیگم نے اپنے سر کو دھمکی دی تھی کہ وہ اگر ملے اپنے بیٹے سے تو وہ خود کشی کر لے گی اور پھر اس بات پر کمال صاحب کو موقع ملا تو انہوں نے بھی اپنے ماں باپ پر سخت پابندی لگا دی۔۔۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب زمین پر پیر رکھنے سے گھبرار ہے تھے کہ قبر کے سانپ بچھو نکل کر انہیں کاٹ نادیں۔۔۔ اور آپ کو ایک امیر مشہور حسین بہو چاہیے تھی نا ابو امی تو اب میں لائوں گا آپ دونوں کی بہو میرا کمراسجا کر رکھیے گا آپکا" بیٹا آپکی بہو لائے گا آپکی پسند کو کے مطابق اللہ حافظ "۔۔۔۔۔ وہ کہتا ہوا دونوں کو ساکت چھوڑ کر وہاں سے نکلا کمال صاحب نے ایک نظربیک پر ڈالکر جھکے کندھے اور جھکی نظروں سے ڈرتے ہوئے زمین پر پاؤں رکھے اور آنسوں بہاتا ہوا اپنے روم میں جانے لگے کمال۔۔۔ آسیہ بیگم تڑپ کر انکی حالت پر اٹھی

بس کر دو آسیہ بیگم اب میرے پاس کچھ نہیں خالی ہاتھ ہوں تمہاری ایک بہن کے دکھ کو بھرنے کیلئے مینے ماں باپ" بھائی بھابھی بھتیجی گنوا دی کیا ابھی بھی کوئی رہ گیا ہے "۔۔۔!! وہ روتے ہوئے بولے تو آسیہ بیگم سسکا اٹھی "کمال مجھے معاف کر دو"۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑنے لگی تمہاری غلطی نہیں میرا گناہ ہے مجھے جھیلنے دو "وہ کہہ کر رکنے نہیں چلے گئے اور آسیہ بیگم انکی بکھری حالت پر سسکیوں سے رونے لگی

مینے کیا کر دیا اللہ مجھے معاف کر دو جمال مشعل "۔۔۔ وہ باری باری سب کو بلاتی روتے ہوئے معافیاں مانگنے لگی پر "کوئی جواب نا ملا کیونکہ اس رب نے رسی جو کھینچ لی تھی

پر کہتے ہیں نا وہ رب بڑا رحمن رحیم ہے شاید انہیں وقت سے پہلے آئینہ دیکھا کر توبہ کا موقعہ دینا چاہتا ہو۔۔۔ اور جب دل بے سکون ہو تب کہتے ہیں روح کی مرمت کرنے کا وقت ہے اور کہا جاتا ہے روح کی مرمت توبہ سے ہوتی ہے

تو شاید انہیں بھی موقعہ مل گیا ہو

وہ اور والا بڑا ہی رحمن ہے کیا پتا کونسی نیکی پسند آگئی ہو انکی تبھی وقت سے پہلے ہی احساس دلادیا۔۔۔ اور کیا انکے کئے کی بہ سزا کم۔ تھی کہ انہیں احساس ہو گیا تھا اور اب اس احساس نے انہیں ساری زندگی تڑپانا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یا اللہ اے میرے مالک ہم گناہگاروں کو معاف فرما میرے مولا۔۔۔۔۔ وہ زمین پر بیٹھی دو ہاتھ بلند کرتی سسکی۔۔۔

\*-----\*

کیا ااا تم دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔۔؟؟ حور کو جب داد نے بتایا تو وہ بے یقینی سے چیخی

ہاں۔۔۔!! نور العین نے نظریں جھکا کر تائید کی

او۔۔۔ اور مجھے بتایا بھی نہیں نور۔۔۔۔۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ اچھپا کر رونے لگی

نور نے خونخوار نظروں سے داد کو گھورا، جیسے کہہ رہی ہو اب دیکھو اپنے کئے کا انجام رلا دینا میری بہن کو۔۔

نور میری سالی صاحبہ بہت ارجنٹ میں ہوا تھا ابو کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اسلئے انہوں نے ہمارا نکاح کروا دیا۔۔۔ داد اسکا سر

اپنے کندھے سے لگا کر چپ کرواتے بولا اور اسنے نا سمجھی سے سراٹھایا

مطلب۔۔۔؟؟ اسنے بھیگی آواز میں پوچھا

دل کا دورہ پڑا تھا۔۔۔!! وہ بولا تو حور تڑپ اٹھی

اللہ مجھے بتایا ہی نہیں اب کیسے ہیں بتایا ابو انکی طبیعت کی کیسی ہے تم لوگوں تو مجھے پرایا ہے کر دیا۔۔۔۔۔ وہ روتی شکوہ

کرنے لگی۔۔۔

اور پھر بہت مشکل سے دونوں نے اسے سنبھالا اور کچھ دیر باتیں کی سب نے۔۔

نور دل ہی دل میں دعائیں مانگتی رہی کہ وہ غنڈہ سامنے نا آئے ورنہ اسے دیکھتے ہی بیہوش ہو جانا تھا ڈر سے

صرف سوچتے ہی کپکپی ہو رہی تھی۔۔۔

وہ حور العین سے چپکی بیٹھی تھی۔۔

برہان صبح آیا تھا مجھے لینے۔۔۔؟؟ نور کے سر پر اسنے بم بلاسٹ کیا

کیا پپ۔۔۔ پیسے لیکر۔۔۔؟؟ وہ ہلکائی بولی

ہاں۔۔۔ نور نے سر ہلایا اور داد کو دیکھا جو اسے دیکھ کر ایک دم اپنے چہرے پر حیرت کے تاثرات سچا چکا تھا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پھر تم آئی کیوں نہیں بھائی کے ساتھ حور"۔۔۔؟ داد نے پوچھا تو نور نے حیرت صدمے سے اپنی بے وقوف بہن کو دیکھا

م۔۔۔ میں یہاں خوش ہوں داد ع۔۔۔ عالم میری بہت عزت کرتے ہیں"۔۔۔ وہ انگلیاں پٹختی بولی داد کے لبوں پر تبسم کھلا

اور تم میری بہن کا خیال رکھنا سے بہت محبت دینا"۔۔۔ وہ داد کو مسکراتے پر مجبور کر گئی نور نے ایک غصے بھری نظر داد پر ڈالی جس پر اس نے برواچکایا

تم پاد۔۔۔ ابھی اسکا جملہ مکمل بھی ناہوا کہ داد نے سختی سے منہ پر ہاتھ جمایا اسکے کہ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی "اگر کچھ بھی غلط کہا تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا"۔۔۔ چہرے قریب کرتے اسنے کان میں سرد آواز میں سرگوشی کرتے وہ نور العین ششدر کر گیا۔۔۔

اسنے داد کے چہرے کو حیرت سے دیکھا یہ کون تھا۔۔۔؟

اسکی خوشی کو دیکھو اپنے مطلب کو نہیں"۔۔۔!! ایک بار پھر سرگوشی کرتے وہ اپنی جگہ پر آیا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

مینے ٹھیک کک۔۔۔ کیا نانور"۔۔۔؟؟ حور کی آواز اسے ہوش میں لائی

ہہ۔۔۔ ہاں حور تمنے ٹھیک کیا"۔۔۔! خشک حلق سے کہتی وہ نم پلکیں صاف کرنے لگی

داد نے اسکے رونے پر ماتھا مسلمہ

اور پھر کچھ دیر بعد ملازمہ کو اسکا خیال رکھنے کا کہتے وہ واپس گھر کیلئے روانہ ہوئے

نور پورے راستے خاموش تھی ناداد کی جانب دیکھ رہی تھی نا ہی اسکی شرارتوں پر چیخ چلا رہی تھی بس کھڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔

۔۔۔ "بار تم اسکی خوشی کا بھی تو سوچو دیکھا نہیں کتنی خوش تھی عالم کا نام لیتے ہوئے"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مینے کچھ کہا داد۔!! مجھے سمجھنے دو کہ یہ ہماری زندگی ہے۔!! وہ تلخ ہو کر بولی اور چہرہ موڑ گئی داد نے گہرا سانس "گاڑی کی فضا میں خارج کیا

اور اسے علوی ہائوس کے گیٹ پر اتار کر خود آفس کیلئے نکل گیا۔

نور سیدھی چلتی بغیر کسی کی طرف دھیان دئے اپنے روم میں بند ہو گئی۔

\*-----\*

مجھے تو تُو بچا چور لگتی ہے۔!! بریک ٹائم وہ چھوٹی سی مسکان کی نگلی پکڑ کر اسکول سے لے جا رہی تھی کہ گارڈ نے "مسکان سے کہا

وہ تو پرٹھٹھک کر رکی اور غصے سے گارڈ کو دیکھا چھوٹی سی مسکان نے بھی اپنی ممالیکیئے بچا چور لفظ سن کر منہ بنایا غصے سے

Urdu Novel Book

تیرے بچوں کو چرایا ہے جو ایسا بولا ہے ماں ہوں میں اسکی پوچھ بنگی سے اور یہ تو جو کہا ہے اس پر اگر عمر میں بڑا ناہوتا تو "زبان گدی سے کھینچ لیتی سمجھے کہ سمجھائوں۔۔۔ وہ آنکھیں نکال کر غصے سے گویا ہوئی کہ گارڈ ہڑبڑا گیا

گارڈ اُنکل یہ میری ہونے والی ماما ہیں میم بھی جانتی ہیں آپ ایسے بات نا کریں میری ماما سے۔۔۔ چھوٹی مسکان نے "بڑی مسکان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے کہا۔۔

سنا اپن کے ایس پی کی فیری کو۔۔۔ وہ برواچکا کر بل چباتی پوچھنے لگی تو گارڈ لڑکی کے ایسے تیور دیکھ کر سر ہلا گیا "گڈ۔۔۔۔۔ وہ کہتی مڑی"

جلدی واپس لانا بنگی کو۔۔۔ وہ پیچھے سے بولا تو مسکان نے دانت پیس کر دیکھا

تیرے کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں اپنا پیکٹ جانتا ہے کہ کتنے بجے واپس لانا ہے انڈر سٹنڈ۔۔۔!! اسکی زبان پر "فیری کھلکھلا کر ہنسی

اور گارڈ اس لڑکی کو حیرت سے دیکھنا لگا مسکان سر جھٹک کر اپنی گاڑی میں اسے بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیسی بد تمیز ماں تھی اپنی بچی کو پیکٹ بول رہی تھی۔۔۔ گارڈ نے نفرت سے سوچا

!! ٹھیک ایس پی صاحب نے اس بد تمیز عورت سے رشتہ توڑ کر۔۔۔

مسکان جب سے ریسٹورنٹ میں اس بچی سے ملی تھی اور پھر اسکول میں ایڈمیشن ہوتے ہی وہ روز اسے لے جاتی تھی خود کو برہان کی بیوی کہہ کر کہ ان دونوں کا جھگڑا ہو گیا ہے اور اسکا شوہر صاحب اسے اسکی بیٹی سے ملنے نہیں دیتا اور اسکی درد بھری مزید داستان کو دیکھتے پر نسل کو بھی رحم آگیا اسکی متاثر اور زور اسے بریک ٹائم میں مسکان کے ساتھ جانے دیتی تھی۔۔۔

اور چھوٹی سی مسکان نے بھی سر ہلا کر تصدیق کر دی کہ وہ اسکی ماما ہیں اور پاپا نے جان بوجھ کر ایڈمیشن فارم میں اسکی ماما کا نام نہیں لکھا۔۔۔۔

یہ ایک دکھی داستان تھی اور پولیس تو تھی ہی سخت دل بے رحم مشہور تو ایک منٹ ناگاہ نہیں یقین کرنے میں۔۔۔ اور پھر وہ اسے لے جاتی گھما پھرا کر آئیسکریم چاکلیٹ دلو کر واپس لے آتی۔۔۔

مینے آج دوست سے کہا کہ مجھے آپ ماما چاہیے۔۔۔۔ چھوٹی سی مسکان نے کہتے خوشی سے مسکان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا

اچھا پھر کیا بولا اپنا ایس پی۔۔۔؟؟ وہ مسکراتی نظر اس پر ڈال کر پوچھنے لگی تو فیری کے چہرے ہر مایوسی چھا گئی جو مسکان کی نظروں سے چھپی نہیں رہ سکی۔۔

کچھ نہیں کہا ڈائینگ ٹیبل پر انکا انتظار کروں جواب نہیں دیا۔۔۔۔ وہ منہ بنا گئی

کوئی بات نہیں جان دیکھنا ماما تو تیری میں ہی بنوں گی اور اگر نہیں بنی تو تیرے دوست کو بھی ساری زندگی کنوارہ ہی رکھوں گی ڈونٹ وری بہت دور کی سوچتی ہوں ایس پی کی میں نہیں تو کوئی نہیں۔۔۔۔۔ گردن اکڑا کر کہتے یوئے اسنے گاڑی آئیسکریم پارلر کے سامنے روکی۔۔

آجائو مومجیں کر بس۔۔۔۔!! وہ اسے اٹھا کر گاڑی سے باہر نکلی اور گاڑی لاک کرتی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بس دوست آپکو معاف کر دے پھر بہت مزے کریں گے ملکر جیسے اماں بابا اور میں کرتی تھی۔۔۔ وہ ہنستی مسکان کے " گلے میں بازو ڈال کر کہتی بولی

ارے ایسی کی تیسری ایس پی کی معافی کی ہم عاشق مزاج لوگ معافی نہیں مانگتے سیدھا دل پر اٹیک کرتے ہیں۔۔۔ وہ " گردن اکڑا کر کہتی آئیسیکریم پارلر میں داخل ہوئی اور آرڈر دے کر ایک ٹیبل پر بیٹھی۔۔۔ اور پھر چھوٹی چھوٹی اسکی باتوں پر مسکان ہنستی اسے بھی گد گد آنے لگی بغیر آس پاس کی پروہ کئے۔۔۔

\*-----\*

وہ ہاسپٹل کے سے نکل کر اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

اسکا آج کوئی ارادہ نہیں تھا اپنے ہاتھ رنگنے کا۔۔۔

وہ آج صرف عالم بنکر اپنی عین کے پاس جانا چاہتا تھا اسے خود میں سمیٹنا چاہتا تھا اس پر اپنے سارے جذبات آشکار کرنا چاہتا تھا کہ کس پاگلوں کی حد تک وہ اسے چاہتا ہے۔۔۔

اور آج اس اپنا پاگل پن دیکھنا چاہتا تھا جانتا تھا وہ بہت حساس ہے اسکے جذبات کی شدت سے ڈر جائے گی پر اسے یقین تھا خود پر کہ وہ اسے سمیٹ لے گا اسے سنبھال لے گا۔۔۔

جب اسنے محبت کا اظہار کر دیا تھا تو اب اسے خود سے الگ رکھنا ایک بے وقوفی تھی اور عالم کی ڈکشنری میں بے وقوفی نامی کوئی لفظ نہیں تھا۔۔۔

انہیں سوچوں میں اسکی گھنٹی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرا رہے تھے کھل کر اور وہ گاڑی پارک کر کے آگیا۔۔۔

آج جلد ہی آگئے۔۔۔؟ "عرب نے اسے اندر جاتے دیکھ کر پیچھے سے پوچھا"

تم ذرا ادھر آؤ۔۔۔؟ وہ رکا اور مڑا پھر عرب کو پاس بلایا۔۔۔۔۔

عرب مسکرا ہٹ چھپانا اسکے پاس آیا۔۔۔

تو سعیر نے اسکے کندھے پر ہاتھ دھرا کہ وہ کراہ اٹھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یار آہستہ اپنا ہاتھ دیکھا ہے غریب کا بچہ ہوں۔۔۔۔۔ اپنے کندھے کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے سدا لگائی " رات کو کونسی بیماری لگی تھی "۔۔۔۔۔؟؟ اسکی کوشش کو ناکام کرتے وہ پوچھنے لگا " کوئی نہیں صرف آپکو دیکھ کر سگریٹ پینے کا شوق چڑھ گیا تھا تو بس اسے پورا کر رہا تھا۔۔۔ " اسکے بہانے پر عالم نے آنکھیں سکڑیں

اب جھوٹ بولو گے مجھ سے۔۔۔ "؟ اسنے زور دیا تو وہ تڑپ اٹھا " کیا ہو گیا ہے یار سچ کہہ رہا ہوں سر درد کر رہا تھا تو دوست نے کہا سگریٹ پیو ٹھیک ہو جائے گا تو پی لی "۔۔۔۔۔ ابکی بار وہ " پر یقین لہجے میں گویا ہوا " مت بتاؤ پر یاد رکھنا مجھ سے کچھ چھپ نہیں سکتا تم دونوں بہن بھائی کے گل اور اپنی اس بہن پر نظر رکھو آجکل زیادہ ہی " ایس پی کے ارد گرد گھوم رہی ہے "۔۔۔۔۔ کچھ غصے سے کہہ کر وہ اندر چلا گیا تو لائونج میں کوئی نہیں تھا اسنے مسکراتے کچن کی طرف اپنا رخ کیا اور کوٹ وہاں پیگ کرتے ایپرن باندھ کر بازو فولڈ کرتے جلدی سے ڈنر ریڈی کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اسکی عین روم میں ہوگی ہمیشہ کی طرح اسے سلام کرتی ملے گی۔۔۔ عارب آج اسے اتنی جلدی ڈنر تیار کرتے دیکھ کر کندھا سہلاتا نا سمجھی سے ایک نظر ڈالکر اپنے روم میں چلا گیا اور ڈنر ریڈی کر کے باہر آتی مسکان کو اپنی عین کو لانے کا کہا وہ سر ہلاتی چلی گئی تب تک عالم اور عارب نے ملکر ٹیبل پر کھانا لگایا

تم مجھے سیدھا اپنے ساتھ چیئر پر بیٹھاؤ گی منسی سمجھی "۔۔۔۔۔؟ حور العین بھیگے بالوں کو برش کرتی مسکان سے بولی جو " اسے لینے آئی تھی ڈنر کیلئے اور وہ اتنی جلد ڈنر کا سنتی حیران ہوئی تھی پر جب عالم کے لفظ کانوں میں گونجے تو کانوں کی لو تک سرخ ہوتی لرزا اٹھی۔۔۔۔۔

اور اب وہ اس سے کہہ رہی تھی جس پر مسکان نے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے تو ایک اور موقع مل گیا تھا سعیر عالم کو جلانے کا۔۔

شانوں پر دوپٹا پھیلا کر بالوں کو کبچر میں قید کر کے سلیپر پہن کر وہ مسکان کے ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ دیکر چلی۔۔۔

بے تابی سے کھڑے سعیر عالم کی نظر سیڑھیاں اترتی اس حور پر گئی۔۔۔

جو پا جامے اور پنک گھٹنوں تک آتے فراک میں شانوں پر ہم رنگ دوپٹا پھلائے فریش چہرے کے ساتھ نیچے اترتی اسکے دل پر قدم رکھ رہی تھی۔۔

اسکا دل کر رہا تھا بھاڑ میں جائے ڈنر اور اسے بانہوں میں لیکر چھپا دے سینے میں۔۔

پراتنی شدت بھی اچھی نہیں تھی وہ سہم سکتی تھی۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ آگے کیا لینے کیلئے۔۔۔۔

پر مسکان اسکی طرف جلانے والی مسکان پاس کرتی اسے اپنے پاس بیٹھانے لگی اور وہ بھی خاموش بیٹھ گئی سعیر کو حیرت میں چھوڑ کر وہ اب اسے کھانا کھلا رہی تھی۔۔

عین "۔۔۔۔!! اسنے غصے سے دب لہجے میں پکارا"

مسنی کھانا کھانے کے بعد مجھے تمہارے روم میں لے جانا مجھے تمہارے روم میں آج سونا ہے "اسکی بات پر جہاں عالم "

نے مٹھیاں بھینچیں تھی وہیں عارب نے اپنی امدنے والی کھانسی حلق میں بمشکل دبائی

تمہارا حکم سر آنکھوں پر، یہ مسنی تم پر جان قربان کرتی ہے یہ تو پھر بھی ایک روم ہے "۔۔ منہ میں سپون سے پلاؤ "

ڈالتے وہ گردن اکڑا کر بولی

اور سعیر کو آگ لگ گئی۔۔۔

عارب نے مسکان کے پاؤں پر پاؤں مارا کہ یہ کیا نیا ڈرامہ ہے سوتیلی ناگن کیوں مرنا چاہتی ہو تمہیں بچاتے بچاتے کہیں

میں نامر جاؤں کسی دن۔۔۔۔۔

پراس یر ذرا اثر نہا اور وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے کھا رہی تھی۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر عالم سر ہلاتا سب سمجھتا اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگا۔۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کھانے کے وقت کوئی بد مزگی ہو اور وہ جو آج اپنے پسند کا کھانا زور شور سے کھا رہی تھی رک جائے۔۔۔

واؤ اچل نمکی "۔۔۔ سعیر نے خاص کر کے اسے خوش کرنے کیلئے بنایا تھا اور اسے ایک سپون منہ میں ڈالتے دیکھ کر " خوشی سے چلائی جس پر اتنے غصے میں ہونے کے باوجود اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی کھینچی کس نے بنایا ہے کتنا بد ذائقہ ہے سارے منہ کا ذائقہ گندہ کر دیا "۔۔۔ وہ پلیٹ کھینچے کھسکاتی دو تین چیخ منہ " میں ڈالتی غصے سے بولی

ورنہ دل تو نہیں کر رہا تھا اتنے دنوں بعد ملنے پر چھوڑنے کو پر اسے سبق سیکھانا تھا اپنے عالم کو۔۔۔ چلو مسنی "۔۔۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے کھڑے ہوتے دیکھ کر عالم بھی کھانا چھوڑ کر کھڑا ہوا پر اسکی سرخ آگ " دھکاتی نظریں مسکان پر ٹکی تھی جس کے صرف دیکھنے سے ہی سنسنی دوڑا ٹھی بدن میں۔۔۔۔ ہاں چلو "۔۔۔۔ وہ منہ سے گلاس لگاتی اٹھی اور واپس ٹیبل پر رکھ کر بولی "

عرب نے عالم کو دیکھتے دونوں ہاتھ بلند کئے کہ اب آپ جانے یہ سوتیلی ناگن میں بیچ میں نہیں آئوں گا۔۔۔ وہ ہاتھ نیپکین سے صاف کرتا اپنے روم میں گیا اور وہاں سے گاڑی کی کیزاٹھا کر گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ مسکان نے عرب کی کاروائی پر تھوک لگلا۔۔۔

مرگئی کیا مسنی "۔۔۔ اسکے وہیں کھڑا رہنے پر حور العین غصے سے بولی جانتی تھی اسنے ایسا کر کے سعیر کی کیا حالت کی " ہوگی غصے سے جو اسکی موجودگی کسی سے بات کرنے نہیں دیتا تھا کجا کہ اسے سب کے سامنے نظر انداز کرنا۔۔۔ بس کچھ دیر میں " وہ سامنے کھڑے اس دیو جیسے انسان کو پلک جھپکاتی دیکھتی بولی "

ہا ہا ہا سچی "۔۔۔؟ حور العین قہقہہ لگاتی سامنے کے منظر سے انجان بولی "

مسکان نے ایک حیرت بھری نظر اس پر ڈالی جو اسکی موت پر اتنے قہقہے لگا رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ تو ہونا ہی تھا بھلائی کا زمانہ نہیں۔۔۔ وہ خود کو کونسنے لگی۔  
 مم۔۔ میں اسے روم میں چھوڑ آتی ہوں۔۔۔؟ وہ سعیر کی بھوری غصے والی آنکھوں میں دیکھتی منمنائی۔  
 بیوی کس کی ہے۔۔۔؟؟ اسنے سوالیاں برواچکایا اور اسکی کپکپاہٹ پر لبوں پر تمسخرہ پھیل گیا۔  
 مم۔۔ میری۔۔۔ اوہ سس۔۔ سوری سوری آپکی۔۔۔ وہ بوکھلا گئی اور سر پر ہاتھ مارتی بولی۔  
 گڈ معافی مانگنے والے مجھے پسند ہیں پر۔۔۔۔۔!! اسنے مسکان کی پتلی گردن کو اپنی مٹھی میں دبوچہ اور اپنے سامنے۔  
 کیا اسکی آنکھیں پھیل گئی۔  
 یہ تمہارے ابھی کی غلط لفظ کی معافی تھی جو میں نے معاف کر دیا پر میری عین کو مجھے نظر انداز کرنا اسکی معافی کا کوئی لفظ۔  
 ڈکشنری میں نہیں۔۔۔۔ اسنے ذرا سی سختی دیکھائی تو مسکان کی آنکھوں میں زار و قطار آنسو بہنے لگے۔  
 پ۔۔۔ پلینز۔۔۔۔ وہ اپنا گلا چھڑوانے کی کوشش کرتی روتی ہوئی بولی۔  
 کیوں کرتی ہو ایسی بیوقوفیاں۔۔۔؟ وہ غرایا تو عین نے جھڑ جھڑی لی۔  
 ع۔۔۔ عالم۔۔۔۔ وہ یہاں وہاں دیکھتی اسے پکارنے لگی۔  
 مسکان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی جب حور العین کے بلانے پر اسکی پکڑ کمزور پڑی۔  
 وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔  
 جس طرح بچی کو بے وقوف بنایا ہے اس لحاظ سے یہی ہونا چاہیے بیسٹ بھائی۔۔۔ وہ کہتی بغیر کھانسی کی پرواہ کئے۔  
 وہاں سے بھاگ گئی باہر اور پارکنگ سے اپنے گاڑی نکالتی وہاں سے نکلی۔۔۔  
 ۔۔۔۔ باہر نکلتے ہی عارب نے گاڑی سے سر نکال کر اسکی سرخ آنکھوں سرخ چہرے کو "کیسا گامز آیا سوتیلی ناگن"۔  
 دیکھا۔

تم اپنی خیر منائو جلد ہی تیرا حال میرے سامنے ہو گا جیسے تیرے کارنامے ہیں تیرا مجھ سے بھی برا حال ہو گا سوتیلے بچھو۔  
 ۔۔۔۔ وہ کہہ کر زن سے گاڑی بھگالے گئی عارب کو قہقہہ لگانے پر مجبور کرتے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے بھی گاڑی اپنے مقصد کی طرف راستے پر ڈالی اور مسکراتا مدہم میوزک میں جانے لگا۔۔۔  
اسے معلوم تھا وہ عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا اور مسکان کو شدید مارنے کی خواہش کے باوجود بھی مار نہیں سکتا کیونکہ اسکی چھپی محبت چاہے آنکھوں میں چھپی ہو پر یہ عارب اور مسکان جانتے تھے کہ کتنی محبت تھی اسکے اندر دونوں کیلئے۔۔۔۔  
اور اسی ہی وجہ سے تو اسکی بہن کی ہمت اتنی بڑھی تھی ورنہ سعیر عالم کو پیل بھی نا لگتا مسکان کو ملستے۔۔۔۔

\*-----\*

مم۔۔ مسنی۔۔۔!! حور خاموشی پر گھبراتی ہوئی مسکان کو پکارنے لگی پر جواب نہ در۔۔۔۔  
سعیر نے آگے بڑھ کر اسے غصے سے اپنے کندھے پر ڈالا کہ حور کی چیخ اچانک اس حملے سے نکل گئی پر وہ دھیان دئے بغیر لمبے لمبے قدم لیتا جانے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے جھوٹے انسان آپنے مجھے جھوٹی انگلش سیکھائی مجھ سے جھوٹ بولا آئی لویو سلام ہے رومانٹک اچھا اور"  
بورنگ برا ہے۔۔

ہیپی غصہ ہے۔۔۔! آئی ول کل یو سعیر عالم۔۔۔

۔۔۔!! وہ چیختی اسکی چوڑی پشت پر مکے مارتی بول رہی تھی جو مسکان نے اسے سیکھایا تھا۔۔۔" آئی ہیٹ یو"  
سعیر نے غصے کی شدت سے اپنے لب بھینچ لئے۔۔۔

اور روم کے دروازے کو شوز کی مدد سے دھاڑ کی آواز سے کھول کر اندر داخل ہو کر اسے بیڈ پر پھینکا اور واپس جا کر دروازہ بند کرتے مڑا۔۔۔

آہ۔۔۔۔ حور العین خوف سے کراہ اٹھی اور ڈرتے ڈرتے اٹھ بیٹھی

۔۔۔ وہ کوٹ پیگ کرتا ٹائی گلے سے نکال کر شوز اتارنے "تم سے مینے کہا تھا نا کہ ان لفظوں کو ہم تک محدود رکھنا عین"  
لگا اور سرد آواز میں بولا کہ حور کی رگ رگ کانپ اٹھی

ہہ۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ وہ۔ وہ سلام۔ کرنا تو سب پر فرض ہے نا۔۔۔!! وہ آنکھیں صاف کرتی بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور میں نے تمہیں کہا تھا نایہ سلام صرف تمہیں اپنے شوہر کو کرنا ہے۔۔!! وہ وارڈروب سے ڈریس نکال کر بولا "حورالعین نے معصومیت سے سر ہلایا

پر میں تو انہیں دیکھنا چاہتی تھی مجھ بھی انگلش آتی ہے پر آپ مجھے شرمندہ کر دیا وہ مسنی مجھ پر اس طرح ہنس رہی تھی "جیسے میں کوئی پاگل ہوں۔۔۔ وہ گھٹنوں میں دئے کر رونے لگی

!! پر میں نے تمہیں انگلش کے رولز بھی سیکھائے تھے ناکہ یہ صرف شوہر سے کہنا ہے۔۔۔"

یہ جھوٹ ہے آپ نے مجھ سے جھوٹ کہا کوئی انگلش و انگلش کے رول نہیں ہوتے یہ سب آپ کے رولز ہیں۔۔۔ وہ چیخی "تو سعیر نے مسکراہٹ دبائی

عین بچہ اتنا ہوشیار ہو گیا۔۔!! اسکی گال تھپتھپاتے وہ باتھر روم میں بند ہو گیا اور حور اسکے اس قدر ریلیکس انداز پر "ششدر تھی

یہ مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے میں نے نہیں رہنا نکلے ساتھ۔۔۔۔۔!" کچھ دیر بعد وہ سوچتی ہوئی بیڈ سے اتری اور "سنجھل سنجھل کر قدم اٹھاتی دروازے کی طرف جانے لگی کہ اچانک ہی باتھر روم کا دروازہ کھلا اسکی سانسیں رک گئی

۔۔۔۔

اور وہ جلد کے چکر میں اپنے دوپٹے سے الجھتی گھٹنوں کے بل آہ کرتی گری

پر یہ تو شکر تھا قالین گداز مخمل کا تھا جس پر گرنے سے اسے چوٹ نہیں آئی۔۔

عالم تو لیے سے بال خشک کرتا دلچسپی سے اسکی حرکات دیکھنے لگا۔۔

اور حورالعین اس خاموشی سے گھبراتی یہاں وہاں اسکی موجودگی کو محسوس کرنے لگی پر ناکام۔۔

آج گرنے پر اسنے نہیں بچایا اسے۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کیا میرے منہ سے اقرار سن کر ہی انکا دل بھر گیا مجھ سے "۔۔۔۔؟ وہ بڑبڑا کر اٹھنے کی کوشش کرتی آگے بڑھی آنسوؤں لڑکھ کر گال پر پھسلا کہ اچانک پیچھے سے سعیر نے اپنا مضبوط بازو اسکی کمر میں ڈال کر اسکے قدم جکڑ لئے اور اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔

کہاں جا رہی ہو بے بی "۔۔۔!! پیچھے سے مسکراتی آواز میں سرگوشی کی کہ حور جل کر خاک ہو گئی گئی۔۔۔" میں آپکا سر پھاڑ دوں گی جھوٹے انسان "۔۔۔ وہ پلٹ کر دونوں ہاتھوں کے پنجے بنا کر اس پر جھپٹی کہ سعیر کا فلک شگاف قہقہہ گونجا اور اسکے دونوں کلائیوں میں اپنی مٹھی میں جکڑا۔۔۔

تمہاری ہزار خطائیں بھی سر آنکھوں پر ڈار لنگ "۔۔۔ اسکی کلائی کو ہاتھ میں پکڑتے وہ اسے گول گول گھمانے لگا۔۔۔" بی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں "۔۔۔ حور العین گول گول گھومتی ہوئی ڈر کر بولی

ڈانس وتھ مائے بے بی "۔۔۔!! اسے اپنے بازو پر گراتے وہ اس پر جھک آیا اور حور العین ڈانس سنتی خوش سے چیخی " سچی۔۔۔۔۔!! ڈانس ایسے ہوتا ہے "۔۔۔ وہ غصہ بھول کر ابھی خوش سے پوچھ رہی تھی

ہم اور ایسے بھی ہوتا ہے "۔۔۔ اسے کھینچ کر سینے سے لگاتے اسکے لبوں کو اپنے قید میں لے گیا اور سیدھا ہوا " حور العین اسکے سینے پر دونوں ہاتھ ٹکائے سانس روکے کھڑی تھی اسکے حصار میں۔۔۔۔

کیسا لگایہ ڈانس "۔۔۔!! اسے آزاد کرتے پوچھا

بہت بد تمیز ہے آپ عالم اب تو میں بالکل بھی آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی "۔۔۔۔

اپنی ابتر سانسیں بحال کرتی غصے سے کہتی وہ آگے بڑھی اور لاک کو گھمانے لگی پر اسکے لاک پر رکھے ہاتھ پر عالم نے اپنا بھاری مضبوط ہاتھ ٹکا کر اسکی کوشش کو ناکام کر دیا۔۔۔۔۔

تو کہاں رہنا ہے بے بی کو "۔۔۔؟؟ لاک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے دوسرے سے اسکے بھیگے بالوں کو کیچر کے قید سے " آزاد کیا تو وہ سیدھے اسکے چوڑے سینے پر بکھر گئے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر نے جھک کر ان میں اپنا چہرہ اچھپایا اور گہرا سانس لیتے اسکے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا کہ حور العین سن پڑ گئی اسکی پکڑ میں۔۔۔۔۔

چھوڑیے مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔ وہ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہلکلا کر گویا ہوئی ورنہ تو اسکے لمس پر سارے جسم سے "جان نکلنے لگی تھی اور وہ سن ٹانگوں کے ساتھ اسکی پکڑ کے سہارے کھڑی تھی اسکے حصار میں۔۔۔ تمہیں اس لڑکی کے کہے پر یقین ہے اپنے شوہر کی پڑھائی انگلش پر نہیں۔۔! بس اتنا یقین ہے تمہیں اپنے عالم پر"۔۔۔!! اسکا رخ جھٹکے سے اپنی طرف کرتے اسکا چہرہ اوپر کرتے پوچھنے لگا

حور اسکے لہجے میں آگ جیسی تپش کو محسوس کرتی سہم گئی

آ۔۔ آپ پر یقین ہے عالم۔۔ پر وہ موبائل بھی کہہ رہا تھا جیسا اس مسنی نے بتایا تھا۔۔۔ وہ اسکے بھیگے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بھرائی آواز میں بولی

ہمارے بیچ پر کہاں سے آیا ڈارلنگ۔۔۔! اور موبائل نے کہا تم نے مان لیا بھی تم مجھے کہہ رہی تھی میں آپکو مار دوں "گی، میں آپ سے نفرت کرتی ہوں"۔۔۔ وہ اسے بانہوں میں اٹھا کر بیڈ کی۔ جانب لے جاتا ہوا بولا

ہائے اللہ مینے تو ایسا نہیں کہا اس مسنی نے کہا تھا اسکا مطلب ہے آپ نے مجھے سے جھوٹ بولا، میں آپ سے بات نہیں کروں گی اب"۔۔ وہ سعیر کی گال پر ہاتھ رکھتی تڑپ کر بولی تو عالم مسکرا دیا۔۔۔

پر اب تم ضرور کہوں گی"۔۔۔!! اسے بیڈ پر ڈالتے اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ بھی پاس لیٹا گیا۔

حور العین اسکی گھمبیر آواز پر شرم سے جھجھک کر دور ہوئی پر اپنی کمر پر اسکی مضبوط پکڑ نے اسکے سارے راستے بند کر دیے اور وہ بے بس رہ گئی آنکھیں میچ کر۔۔۔

بہت بھاگ لیا ڈارلنگ"۔۔۔ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

اور آنکھیں میچنے پر مسکرا دیا اسکے کانپتے وجود کو اپنے قریب کرتے

حور العین کی سانسیں پھولنے لگی اور وہ لب دبا کر اپنے آپ کو ریلیکس کرنے لگی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آں ہاں بے بی"۔۔۔!! اسکے بھگے سرخ لبوں کو دانتوں سے آزاد کروا کر خود اس پر جھک آیا اور اسکی نازک کمر کو " دونوں بازوؤں سے جکڑتا اسکے نازک لبوں کو اپنے لبوں کی سخت پکڑ میں قید کر لیا کہ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔۔۔ ان پر یہ ظلم برداشت نہیں کروں گا ڈارلنگ "۔۔۔ وہ اسکے لبوں کو آزاد کرتے ان پر اپنا انگوٹھا پھیرتے کان میں گویا ہوا " اور حورا لعین سنتی اپنی پھولیں سانسیں بحال کرنے لگی نن۔۔ نہیں ع۔۔ عالم "۔۔۔ وہ آنکھیں جھپکتی اپنی پشت پر ڈوریوں پر اسکی انگلیوں کا جان لیوا لمس محسوس کرتی " ٹرپ کر گویا ہوئی۔۔۔

آنسوؤں خوف سے گالوں کو بھگیگونے لگے اور وہ سختی سے تکیے کو مٹھیوں میں بھینچ گئی ڈر خوف سے اسکی سانسیں پھولے جارہی تھی۔۔۔ سیر نے افسوس سے اسکی حالت کو دیکھا۔۔۔ کچھ نہیں ہے میں تمہارا عالم ہوں عین۔۔۔!! تمہارا محرم ہوں تمہارا شوہر۔۔۔!! وہ اسکے گال پر اپنے لب رکھتے " بولا تو حورا لعین نے آواز پر سر ہلاتے آنسوؤں صاف کئے آپ۔۔ آپ مجھ سے پہلے وعدہ کریں آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے نا "۔۔۔ وہ آنکھیں موندے سیر کے " چہرے کو انگلیوں پر محسوس کرتی پوچھنے لگی اور جو چہرہ اسکے آنکھوں میں اترتا تھا اس پر وہ مسکرا گئی۔۔۔ تمہیں چھوڑ کر میں کہاں جاؤں گا شہزادی عالم صرف تمہارا ہے اور تمہارا بن کر رہے گا ساری عمر، میرے سارے " وعدے تم سے ہیں جو نکاح کے وقت مینے کئے تھے "۔۔۔ وہ اسکی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھتا بولا حورا سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔ اور اسکی شدتوں پر سہمی سی اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

آئی لویو نہیں کہو گی"۔۔۔؟؟ وہ اپنی سرخ بھوری آنکھیں اسکے خوبصورت چہرے پر ٹکائے بولا تو حورالعین شرم سے "آپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی

روز تو کہتی ہوں"۔۔۔!! منمننا کر بولی۔۔۔"

پر آج جب تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو اب تم میرے کان میں سرگوشی سے کہو گی آئی لویو عالم"۔۔۔ کہنی کے بل لیٹے "وہ انگلی سے اسکے چہرے سے بال پیچھے کرتے فرمائشی انداز میں بولا

اگر میں نابولوں تو"۔۔۔۔ اپنے بال کان کے پیچھے کرتی وہ شرارت سے گویا ہوئی تو عالم بھی مسکرایا

تو میں تمہیں کھا جاؤں گا"۔۔۔۔ اسکی گردن پر لب رکھتے وہ بولا تو حور سمٹ گئی سارے جسم کا خون سمٹ کر چہرے پر "جمع ہو گیا

میں کک۔۔۔ کہتی ہوں"۔۔۔ اسکی جسارتوں پر گھبراتی ہوئی بولی

شباباش بولو پھر "عالم نے کہتے اسکے لبوں پر اپنا کان رکھا تو حور نے آنکھیں میچ کر کانپتی آواز میں سرگوشی سے کہا

"I Love You Aalam "

اور آہستہ سے اسکے کان کو لبوں سے چھو کر کروٹ بدل گئی شرم سے

اب مجھے تنگ نا کریں ورنہ مینے چڑیل بن جانا ہے"۔۔۔ وہ تکیے میں منہ چھپاتی ہوئی بڑبڑائی عالم کا اسکے انداز پر جاندار "تہقہہ گونجا۔۔۔

اچھا پھر آؤ چڑیل بیسٹ کا مقابلہ کرتے ہیں"۔۔۔۔ پیچھے اسے اپنے حصار میں لیکر جھک کر کان میں بولا اور اسکے لو کو "اپنے دانتوں میں دبا لیا۔۔۔

حورالعین اسکے گدگدانے والے لمس پر کھلکھلا اٹھی۔۔۔

اور عالم اسے خود میں سمیٹ کر اسکے زخموں پر اپنے ہونٹوں سے چھو کر مرہم لگانے لگا۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین اس پاک ذات کا شکریہ ادا کر رہی تھی جس نے اسے اتنا چاہنے والا شوہر نصیب میں لکھا جو اسکے ماتھے پر لگے داغ کا جانتے ہوئے بھی اسے اتنی محبت دے رہا تھا جو شاید ہی کسی کو اتنا چاہنے والا ملا ہو جتنا اسے ملا تھا۔۔۔۔۔  
وہ سکون سے آنکھیں موند کر اسکے سینے پر سر رکھتی سونے لگی اور عالم نے محبت سے اسکے وجود کو خود میں سمیٹا۔۔۔۔۔  
نئی زندگی میں خوش آمدید جانِ عالم۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتے وہ سرگوشی میں بولا تو حورالعین خمار زدہ " آنکھوں سے مسکرائی۔

عالم کی عین "۔۔۔ وہ اسکے نشانوں پر اپنا ہاتھ رکھتی سرگوشی میں بولی۔۔۔  
تو دونوں ساتھ مسکرائے اور زندگی ان کو دیکھ کر مسکرائی۔  
اپنی گاڑی کی ونڈ پر سر ٹکائے وہ پر جوش سی مسکراتی آنکھوں سے کوٹھے پر پولیس کے اٹیک کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
جہاں پولیس اور اسکی ماں کے دلال بھرپور مقابلہ کر رہے تھے۔۔۔  
وہ ان کی نظروں سے کافی دور تھی اور بل چباتی برہان پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی جو آج کچھ زیادہ ہی غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہی سارے کوٹھے کا نقشہ بنا کر اسے بھیجا تھا کہ کہاں لڑکیاں ہیں کہاں تہ خانہ۔۔۔۔۔  
وہ جانتی تھی ایس پی اسے پہچان گیا ہو گا اور بہت کچھ نہیں اتنا تو جان گیا تھا کہ وہ اس کوٹھے والی کی بیٹی ہے جو بھیجی گئی تھی  
کسی رئیس کے ساتھ پر یہ بیسٹ کے پاس کیسے آئی یہ وہ نہیں جان سکا۔۔۔  
باہر سے سب کو گرا کر وہ اندر گھس گئے اور سب امیر زادوں کو گلے سے پکڑ کر بغیر شرٹ کے اپنی گاڑیوں میں دھکیلنے لگے۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بھئی "۔۔۔ انہیں کچھ ہی دیر میں باہر آتے دیکھ کر وہ داد یہ انداز میں برواچا گئی۔

ایس پی کس کا ہے اپن کا پھر ایسا تو ہونا ہی تھا "۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر گردن اکڑا گئی

اس نے برہان کو ہاسپٹل میں دیکھا تھا جب وہ حورالعین کو سننے سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ وہیں ساکت رہ گئی جب تک وہاں سے چلانا گیا۔۔۔

پھر یہ اسکی خوش قسمتی تھی کہ جہاں وہ سیٹل ہوئے تھے وہیں اسی شہر میں اسکی پوسٹ تھی۔۔

اسکے کھانے پینے تک کی معلومات حاصل کرنے پر اسے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ وہ حور العین سے محبت کرتا ہے۔۔۔

ایک پل کو اسکا دل سہم گیا اور رویا بھی۔۔۔

پھر حقیقت اپنی پشت دیکھ کر وہ کافی قدم پیچھے لے گئی پردل میں بڑھتی دن بے دن اس محبت کو ختم ناکر سکی کافی کوشش کے بعد بھی۔۔۔

کبھی ساحل سمندر کے کنارے بیٹھ کر کافی روتی کہ اسے ایک طوائف کی اولاد ہی ہو کر کیوں پیدا ہونا تھا اسنے کون سی دنیا بد لنی تھی۔۔

ہر کوئی تو حقارت سے دیکھتا تھا۔۔۔

وہ بھی جس کے لئے وہ دعائیں کرتی تھی کہ کاش وہ اسکا مقدر ہوتا۔۔۔

کاش وہ اسکی کزن ہوتی اور اسکے نصیب میں لکھی جاتی۔۔

کاش کبھی وہ محبت بھری نظر اس پر ڈالتا۔۔۔

کاش کبھی ایک پل کو حقارت کے بجائے عزت کی نگاہ اٹھاتا اسکی طرف۔۔۔

پر کاش تھے کاش ہی رہ گئے۔۔۔

وہ اسے آسمان کی طرح خود سے دور سمجھتی تھی جسے وہ دیکھ کر خوش تو ہوتی تھی اپنے دل کو سکون تو دیتی تھی پر چھو کر اپنا نہیں بنا سکتی تھی۔۔۔

وہ اندر سے بالکل ٹوٹ چکی تھی ذرا ذرا تھی ٹکڑوں میں تقسیم تھی پر ظاہری طور پر وہ اتنی مضبوط تھی جیسے دیوار۔۔۔

اسنے اپنی بھائی کے سواء کسی پر بھی خود کو آشکار نہیں کیا۔۔۔

بھائی اسلئے جانتا تھا کیونکہ وہ بھی ایک خون تھا۔۔۔

ٹولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی رگ رگ سے واقف۔۔۔

اور اب جو دیکھ رہی تھی کہ کیا کیا اسنے پیدا ہو کر تو کیا جانتی اپنے بارے میں کہ وہ کیا ہے۔۔۔

اسے نہیں اندازہ تھا اپنا کہ وہ کیا۔۔۔

وہ ایک ایسی ہستی تھی جسنے بغیر جزبات کے پتھر جیسے وجود میں درار ڈالیں۔۔۔

صرف ایک لفظ بھائی سے اس بیسٹ کے دل میں مرجھائے پودے کو پانی کی چھینٹیں ماریں جس سے وہ سانس لینے لگا

۔۔۔

اسنے بھی تو کتنوں کا صفایا کروایا تھا۔۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر اس کوٹھے کو آج مٹا دیا تھا جس نے کتنی ہی سسکیاں کتنی ہیں آپہں اپنے اندر دبا رکھیں تھی

معصوموں کی۔۔۔۔

اگر وہ بائی کی کوکھ نا ہوتی تو کیسے تہ خانے تک جاسکتی جو زمین کے اندر دبا ہوا تھا۔۔۔۔

کیسے وہ ہر جگہ کا نقشہ بناتی جہاں جہاں معصوموں کو مجبور کیا جاتا تھا اس ذلالت پر۔۔۔۔

شاید اسکا پیدہ ہونا بھی بہت اہمیت رکھتا تھا جس سے وہ ناواقف تھی۔۔۔

ساری سوچوں کو جھٹکتی وہ اپنی ماں کو لیڈ یز پولیس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر اپنی گاڑی کو ریورس کیا

اور اس اندھیری سیاہ رات میں ان حدود سے نکلتی چلی گئی جہاں اسنے آنکھیں کھولتے جوانی کے کچھ دن گزارے تھے اور

پھر زندگی نے رخ موڑا تو ساری قسمت چنچ ہو گئی۔۔۔

انکی معصوم زندگی میں ایک بیسٹ آیا جسنے انہیں مارنے کے بجائے اپنی حفاظت کے لئے لڑنا سیکھایا۔۔۔۔

اپنے قدموں پر چلنا سیکھایا

دونوں کو ایک چھت تلے اپنے محبت بھرے باپ جیسی شفقت کے چھائوں تلے رکھا ہر غم دکھ سے چھپا کر۔۔۔

اور انکے منہ میں دانہ دانہ ڈال کر سرد گرم ہوائوں سے لڑنا سیکھایا۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جب حیوان انہیں نوچنے کیلئے بے قابو ہوئے تو انکا در تن سے الگ کر دیا۔۔۔  
 وہ مسکراتی ساحل کنارے اپنی گاڑی روک کر اس وقت جب ساری دنیا میٹھی نیند کے مزے لوٹ رہی تھی وہ اپنی  
 مخصوص جگہ پر بیٹھ کر اپنے گرد بازو لپیٹ گئی۔۔۔  
 یہ بگولہ تو نہیں دشتِ وحشت میں سے  
 جمع ہو خاک اڑی کتنی وحشتوں کی

\*-----\*

ایک نظر سامنے لگے دیوار میں کیمرہ پر ڈالکر وہ خاموش پڑے اس وجود کو دیکھنے لگا اور آہستہ سے چیخ کھسکا کر اسکے پاس  
 بیٹھا۔۔

عالم ٹھیک کہتا ہے آپ بہت ظالم ہیں۔۔۔ وہ سہمی کے سفید رنگت والے چہرے کو دیکھتے بولا "  
 جہاں خاموشی نے اپنا بسیرہ بنایا ہوا تھا۔۔۔۔  
 پر انہیں امید تھی وہ لوٹ آئے گی انکے پاس انکے لئے نہیں اپنے عالم کیلئے یا شہزادی کیلئے۔۔۔  
 اسے تو شاید ٹھیک سے جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔  
 پر وہ ایک پل میں اسے جان گیا تھا۔۔۔  
 کہ وہ کون ہے۔۔۔

وہ صرف عالم کی سہمی نہیں  
 عارب کی بھی سہمی بن گئی تھی۔۔۔  
 اسکی آنکھوں میں سما گئی تھی۔۔۔  
 وہ ہری سرخ چوڑیوں والی کلائیاں۔۔۔  
 اسکی کھنک عارب کی نیند اڑا گئی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ کبھی کبھی آکر اپنے آپ کو شرمندہ کرتا اسے دیکھ جاتا تھا کہ جس نے سر پر ہاتھ رکھا تھا اسکی عزت پر ہی نظر پڑی تھی۔۔۔  
 پر عارب جانتا تھا یہ نظر میلی نہیں عزت والی نظر تھی۔۔۔  
 اگر میلی نظر ہوتی تو وہ خود اپنی آنکھیں نوچ لیتا۔۔۔  
 اور اس ظلمات کی ماری کو کیا مزید ظلم دیتا۔۔۔  
 اٹھ جائیں سہی اور کتنا سونیں گی۔۔۔ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر وہ بولا تو اسے لگا جیسے اس کے چہرے غصہ عود آیا ہو "  
 اس کے چھونے سے۔۔۔

عارب نے مسکراتے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں تک لے گیا۔۔۔  
 اور پشت پر اپنے لب رکھتے وہ اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں موندیں آنکھوں سے آنسو پھسل کر بالوں میں جذب ہو گیا  
 ---  
 وہ جیسے ضبط سے پڑی تھی۔۔۔

اور اسکی گہری نیند میں حواس کی بیداری پر عارب کھل کر مسکرایا  
 مجھے انتظار ہے جب آپ اپنی آنکھیں کھولیں گی اور ہمارے بیچ واپس آئیں ایک جھونکے کی طرح نہیں ہمیشہ کیلئے "  
 ---!! "اس کا ہاتھ احتیاط سے بیڈ پر رکھتے وہ بولا  
 اور ہمیشہ کی طرح اس کے ہر نقش کو پڑھنے لگا کتاب کی طرح۔۔۔

وقت کی سوئیاں دونوں کی خاموشی سے کھیلتی آگے بڑھ رہی تھی اور عارب انہیں لمحوں میں جی رہا تھا۔۔۔  
 اسے کوئی شرمندگی نہیں تھی کہ وہ اس سے کتنی بڑی ہے لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔  
 اگر وہ سوچتا تو یہ عشق ناہوتا رسوائی ہوتی۔۔۔

\*-----\*

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے کبھی سمجھ نا آیا یہ سمندر کا پانی نمکین کیوں ہے۔۔۔ برہان اسے کوٹھے سے نکلتے دیکھ چکا تھا اور اپنا کام نمٹا کر اسکی " مخصوص جگہ پر پہنچا جہاں وہ کبھی کبھار سیاہ راتوں میں پائی جاتی تھی۔۔۔ تب اسے اس سے نفرت ہوتی تھی کہ عورت ہو کر یوں راتوں کے اندھیرے میں تنہا بغیر اپنی عزت کی پروہ کئے کیوں بیٹھی رہتی ہے۔۔۔

پر اب حقیقت معلوم ہوتے اسکے سارے جواب پتالگ گئے تھے۔۔۔ کیونکہ اس میں حوا کی بیٹیوں کی آنکھوں کے موتی شامل ہیں۔۔۔ وہ ایک نظر اس پر ڈال کر بولی۔۔۔ " نماز کیوں نہیں پڑھتی اتنی بے سکونی ہے۔۔۔ وہ اسکے خوبصورت آنکھوں میں دیکھتا بولا " ہم طوائفیں نماز پڑھنے لگی تو لوگوں کو تاریخ لکھنے کا موقع مل جائے گا۔۔۔ وہ تلخ ہوئی " برہان نے ایک نظر خاموش اسکے چہرے پر ڈالی۔۔۔ اگر لوگوں کا سوچتی ہو تو جی کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟ "۔۔۔

تمہارے لئے۔۔۔ وہ ہنس کر کہتی اسکے سنجیدہ موڈ کا بیڑا غرق کر گئی۔ " طوائف ہو پھر بھی آرزو کرتی ہو۔۔۔ وہ پلٹ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے طنز کرنے لگا " طوائف دل رکھتی رہے " ایک سانس کا گولا اسکے حلق میں پھنسا پر پھر بھی خود کو سنبھال گئی " طوائف رب کی بندی ہے جب آرزو کر سکتی ہے تو سجدہ بھی کر سکتی ہے۔۔۔ " کیا دنیا آرزو کرنے پر تاریخ نہیں لکھتی۔۔۔؟؟ "۔۔۔

وہ سنجیدہ لہجے میں کہتا اس سے لفظ چھین گیا مسکان ایک نظر اس پر ڈال کر سمندر کے پانی کو دیکھنے لگی جس پر چاند کی روشنی نے سایہ کر رکھا تھا

اور دل نے گواہی دی کیوں وہ سجدہ کرنے سے ہچکچا رہی تھی آخر وہ بھی تو اس رب کی بندی تھی اسنے اسے اس دلدل میں پیدہ کیا تھا وہ خود تو نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ اسے اٹھتے دیکھ کر وہ بھی کھڑا ہوا۔

کیوں رات یہیں گزارنے کا پلان بنا کر آئے تھے۔۔۔؟ وہ برواچکا کر بولی۔

بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ وہ اسکی بات نظر انداز کرتے حکم دیتے بولا۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ وہ اسکی حکم کو جوتی پر رکھ کر مڑی۔

کچھ زیادہ ہی ٹاپ چیز سمجھتی ہو خود کو۔۔۔ وہ اسکے بازو کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچتے گویا ہوا کہ مسکان لڑکھتی سیدھا اسکے۔

سینے سے لگی اور جو گھبراہٹ میں پیچھے دھکا دیا تھا برہان کے توازن برابر قائم نہ رکھنے پر پیچھے جا گرا اور مسکان بھی اسکی پکڑ

میں سیدھی اسکے اوپر گری

آہ۔۔۔ وہ کراہ اٹھی۔

اور برہان چاند کی روشنی میں سمندر کی لہروں میں پڑے اسکے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا جواب غصے سے اسے گھور رہی تھی

یہ کیا بیہودہ حرکت تھی۔۔۔۔۔ وہ غرائی اور اسکے سینے پر دونوں ہاتھ لگا کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

یہ بیہودہ حرکت ہے۔۔۔!! وہ غصے سے کہتے اسکے بازو سے پکڑ کر خود سے دور پھینکا اور اسکے دونوں طرف ہاتھ۔

رکھ کر اس پر جھک آیا

برہان یہ اچھا نہیں کر رہے مت بھولو میرے دود و بھائی ہیں وہ تمہارہ قیمہ بنادیں گے۔۔۔ وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر۔

پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتی دھمکی دینے لگی

ہا ہا ہا ویری فنی۔ وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

آج تمہیں بتاؤں اکیلے باہر نکلنے کی حقیقت۔۔۔!! وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا تمسخرے سے بولا۔

مسکان نے آنکھیں پھیلا دی

یو۔۔۔۔۔ وہ چیختی اسکے منہ پر زوردار مکہ مار کر برہان کو ششدر کر گئی۔

اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتا مسکان نے اپنا گھٹنا اسکے پیٹ میں مارتے اسے پیچھے دھکیل چکی تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم مجھے حقیقت بتاؤ گے ایویں باہر نہیں نکلتی ایس پی کم مت سمجھو اس لڑکی کو مسل کر رکھ دوں گی۔۔۔ وہ اٹھ کر انگلی سے وارن کرتی پیچھے ہوئی

برہان مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

واقعی ایویں باہر نہیں نکلتی۔۔۔ اسنے سوچتے اپنے لبوں سے خون کی چھوٹی بوند کو انگلی سے صاف کیا۔

کتنے لوگی ایک ماہ میرے ساتھ نکاح میں رہنے کا۔۔۔؟؟ وہ ایک جھٹکے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پیچھے پانی میں زمین پر ٹکا کر کھڑا ہوا سامنے اور ڈارکٹ اپنے مطلب کی بات پر آیا۔۔۔

اگر محبت ناہوتی تو ایس پی اس آفر پر میں تمہارا وہ حال کرتی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا پر مجبور ہوں۔۔۔۔ اپنے اسکارف سے بالوں سے نکلتے پانی کو نچوڑتی ہوئی بولی

اور ایک افسوس بھری نظر ڈال کر روانہ ہوئی۔۔۔

یہ فلسفہ بعد پر رکھنا ابھی مجھے جواب دو "وہ سمندر کے پانی سے بھگا اسکے سامنے آیا۔۔۔"

زندگی بھر کا ساتھ دو گے۔۔۔؟؟ وہ برواچکا کر بولی

برہان کو معلوم تھا ایسا ہی مطالبہ کرے گی بیوقوف لڑکی۔

نام دوں گا ساری زندگی اپنا پر ساتھ نہیں "وہ بالوں پر دونوں ہاتھ پھیرتے انہیں پیچھے کرتے بولا

نام دو گے تو ساتھ دینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔۔۔ وہ ہنستی ہوئی بولی

خوش فہمیاں۔۔۔۔۔"

چیلنج کر رہے ہو۔۔۔؟؟ وہ برواچکا گئی

سمجھ لو۔۔۔! برہان نے کندھے اچکائے

!! پھر کیا کہتی ہو صرف ایک ماہ اور میں تمہیں ساری زندگی کی پہچان دوں گا ایس پی کی بیوی کی۔۔۔۔۔"

اسکے بوجھنے پر مسکان نے سر کھاتے یا گلوں کی طرح یہاں وہاں دیکھا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دوسری شادی تو نہیں کرو گے۔۔۔؟؟ اسکے سوال پر پہلے برہان حیران ہوا پھر آنکھیں گھمائی

یہ میرا پرسنل میٹر ہے تم اس سے دور رہو۔۔۔ وہ ناگواری سے بولا

اوپر نکاح بھی تمہارا پرسنل میٹر ہے مجھے اس سے دور رکھو۔۔۔ وہ نخوت سے کہہ کر مڑی کہ برہان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں

نہیں کروں گا اب خوش۔۔۔!! غصے سے بولا تو وہ اسے مزید آگ لگاتی کھلکھلا اٹھی

افکورس پیپی۔۔۔ وہ مڑ آئی اسکے سامنے کھڑی ہوئی

اب فالٹو کو اس چھوڑو جواب دو۔۔۔!! اسنے کوٹ اتار کر بازو پر ڈالا اور نخوت سے بولا

ہم کل جواب دوں گی دو دو بھائی ہیں ان سے پوچھ لوں۔۔۔ اپنے بھگے بالوں کو جھٹکتی وہ بیٹی سوڈا دیکھانے لگی

مجھے کل ہی نکاح کرنا ہے۔۔۔۔۔ وہ غصے اور بیزاریت سے بولا

مسکان کا منہ کھل گیا

پہلے رشتہ تو بھیجو۔۔۔۔۔ وہ حیرت سے بولی

کیا میں کہہ رہا ہوں کم ہے اور کوئی نہیں آئے گا کون سا تمہیں گھر بسانا ہے جو سارے ملک کی رضامندی چاہئے۔۔۔!!

تم اور میں بس نکاح کرتے ہیں پھر ایک ماہ کے بعد میں تمہیں ایک فلیٹ لیکر دوں گا پیسے بھی دوں گا زندگی گزارنے کیلئے

اور تمہیں اپنی زندگی سے رخصت کروں گا بس اور کیا چاہئے۔۔۔ اسکی باتوں پر مسکان سوچ میں پڑ گئی۔۔

اب آیا تھا اونٹ پہاڑ کے نیچے اور وہ ایسے کیسے موقعہ جانے دے سکتی تھی۔۔

پھر بھی تمہیں کل عالم اور عارب سے رشتہ مانگنا پڑے گا اور میری چند شرطیں ہوں گی جو تمہیں ماننی پڑیں گی پھر میں

راضی ہوں نکاح کیلئے بھئی میری بھی زندگی ہے ایک ماہ ساتھ رہ کر پھر میری باقی کی زندگی کا کیا ہو گا ساری زندگی اکیلے

اکیلے رہ کر مینے تو پاگل بن جانا ہے۔۔۔ وہ کہتی برہان کو دانت پیسنے پر مجبور کر گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ٹھیک ہے آؤں گا میں کل اور یاد رکھنا شرطیں میری ضبط کی حدیں پھلانگنے والی ناہوں ورنہ تمہیں بھی ان شرطوں کے ساتھ مسل دوں گا" انگلی اٹھا کر کہتے وہ بولا

چلو ٹھیک ہے آپکے ضبط کا بھی بھرپور خیال رکھیں گے اور اپنی شرطیں بھی بنائیں گے کل اگر عالم کی طرف سے ہاں"

-- اس پر ایک شرارت بھری نظر ڈال کر وہ بال "ہوئی تو میں تمہیں وہ شرط لسٹ دوں گی ہونے والی شوہر صاحب جھٹکتی وہاں سے روانہ ہوئی۔

بریان اسکے جانے کے بعد سر جھٹکتا اپنی گاڑی میں بیٹھا۔

فیری کو وہ پہلے ہی کھانا کھلا کر ہوم ورک کروانے کے بعد سلا کر آیا تھا۔

کوٹھے پر اٹیک کرنے کیلئے۔

اور وہاں سے کتنی ہی معصوم لڑکیاں اور عورتوں کو نکالا گیا تھا تہ خانے سے۔

جن پر تشدد کر کے انہیں جسم فروشی پر مجبور کیا جاتا۔

یہ ممکن ہوا تھا مسکان کی طرف سے دئے گئے میپ سے۔

اور وہ اسکی اصلیت جان کچھ دیر تو ششدر رہ گیا اور دماغ میں ایک دم خیال لپکا جس پر اسنے فوری طور عمل کرنے کا سوچا

--

اور اب بات کر بھی لی۔

اب صرف اسے کل عالم کے پاس جانا تھا ناچاہتے ہوئے بھی۔

اسنے غصے سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

\*-----\*

کھلی کھڑکی پر بیٹھے پرندے کی خوبصورت آواز پر عالم کی آنکھیں کھلی اور سرخ بھوری آنکھیں سیدھا اپنے سینے پر سر رکھے

سوئی حور العین پر گئی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اسکی بھوری آنکھیں مسکرا گئی۔۔۔

وہ اسکی سفید گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنے اسکے سینے کے گرد ہاتھ پھیلائے چہرے پر سارے جہاں کی خوشی سکون سمائے  
سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

پرندے کی چوں چوں پر وہ کسمائی اور پھر سو گئی۔۔

عالم اسکی ادا پر مسکرا دیا اور اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

وہ اسکی تھی اسکی شہزادی معصوم سی نا سمجھ۔۔۔۔

جو خود سے ہی ناواقف تھی۔۔۔

عالم نے مسکراتے اسکا سر تکیے پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ایک بل کو اسنے اپنی بھوری سرخ خمار زدہ آنکھیں موندیں تو ایک شرمایا گھبرا یا معصوم چہرا چھا گیا اسنے آنکھیں کھولتے  
کھڑکی کے پٹ بند کئے اور پردے برابر کر کے مڑا۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی تو آنکھیں موندیں تھی کہ اس پرندے نے آکر جگہ دیا۔۔۔

دروازہ کھڑکی بند ہونے سے روم میں مدہم اندھیرا چھا گیا اور وہ چلتا واپس بیڈ پر آیا۔۔۔

نئی زندگی کی خوبصورت صبح میں تمہارا ویکلم جانِ عالم "۔۔۔ کانوں سے بال ہٹا کر وہ سرگوشی میں بولا حورالعین نے"  
مسکرا دی

آپکو بھی "۔۔۔ وہ کروٹ بدل کر اسکے سینے میں منہ چھپا گئی

اسکا نازک بدن لرز رہا تھا ابھی بھی۔۔۔

عالم کی شدت جسارتیں اسکی سانسیں روک گئی ساری رات وہ اسکے حصار میں بے بس چڑیا کی طرح قید رہی اور ابھی ہی تو  
جان بخشی تھی پھر سے اس پرندے آکر مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

عالم نے آہستہ سے اسکے کندھے پر لب رکھے حورالعین سانس روک کر رہ گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کہاں"۔۔۔!! اسے اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ کر وہ بھاری گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔"

نف۔۔۔ فریش ہونے"۔۔۔ حور العین نظریں نہیں اٹھا پارہی تھی۔۔۔"

یہ تو شکر تھا وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھی ورنہ تو یقیناً اسکی جان نکل جاتی۔۔۔

اتنی جلدی ابھی تو رات نہیں گزری"۔۔۔ وہ جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولا کہ حور العین سہم گئی"

ص۔ صبح تو ہو گئی ہے آپنے کہا"۔۔۔ اسکے ہاتھوں کی جساتوں بے باکیوں پر اسکی سانسیں الجھنے لگی تھی۔"

مینے تمہیں جگانے کیلئے کہا تھا ڈارنگ ورنہ ابھی تو رات کا ایک پہر بھی نہیں گذرا"۔۔۔ وہ کہہ کر اسکی اتھل پتھل

ہوتی سانسوں کو قطرہ قطرہ پینے لگا۔۔۔

حور العین بے بس سی ہو گئی۔۔۔

ابھی وہ اس پر پوری طرح حاوی ہوتا کہ باہر سے عارب کی دھاڑ پر دونوں ہوش کی دنیا میں آئے اور حور العین نظریں اٹھائیں۔

کک۔۔۔ کیا ہوا عارب کیوں چلا رہا ہے"۔۔۔ اسکے ہلکلا کر ابتر سانسوں کے درمیان پوچھنے پر سعیر نے نظریں اس پر

ٹکائیں تو اسکی آنکھوں میں ساری رات کا خمار دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

تم سو جاؤ میں دیکھتا ہوں"۔۔۔ اسکی گردن پر لب رکھتے وہ بولا اور اس پر کمفر ٹڑھیک کرتے ماتھے پر لب رکھ کر گال

تھپتھپا کر وارب روڈ سے اپنا ڈریس نکال کر باتھ روم میں بند ہو گیا۔۔۔

ان دونوں بھائی بہنوں کی پتا نہیں کیا دشمنی تھی کہ جب جب وہ اسکے قریب ہوتا کوئی نا کوئی ٹانگ اڑا لیتا بیچ میں۔۔۔۔"

اسنے سوچ لیا تھا اگر اس لڑکی کی غلطی ہوئی تو وہ آج اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

اور حور العین اسکے جان بخشے پر شکر ادا کرتی دونوں ہاتھوں پر اپنا گال ٹکا کر کروٹ کے بل لیٹی آنکھیں موند گئی۔۔۔

اسکے دور ہونے کے باوجود اسکا ایسا سحر تھا جس میں وہ ابھی بھی خود کو جکڑا ہوا پارہی تھی۔۔۔۔

اور اسکی ارد گرد اپنے وجود پر پھیلی یر فیوم کی خوشبو میں سانسیں لیتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم بالوں پر برش کرتا پر فیوم خود پر اسپرے کر کے ایک نظر اپنی سوئی جان پر ڈال کر آہستہ سے روم کا ڈور لاک کرتا نیچے اتر۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔ وہ غصے میں بھرے کھڑے عارب کو دیکھ کر سامنے بل چباتی مسکان کو دیکھنے لگا جو انگلی پر بالوں کی "لٹ گھماتی اسے نیچے اترتے دیکھ کر مسکرائی  
اپن شادی کرنے والی ہے اور رشتہ لیکر ایس پی آر رہا ہے اپن کا۔۔۔۔ اسکی زبان کے انداز پر سعیر نے گھورا تو وہ گڑ بڑا " گئی

م۔ مطلب کہ میں۔۔۔۔ وہ اپنی طرف اشارہ کرتی بولی "پاگل ہو گئی ہے یہ عورت میں جان سے مار دوں گا اگر اسنے ایس پی سے شادی کی۔۔۔ عارب اسکی طرف مارنے کو " بڑھتا کہ سعیر نے اسکے کالر سے پکڑ کر قدم روک لئے۔۔۔ سوچ سمجھ کر آگے بڑھو عارب " سرد لہجے میں وہ غصے سے بولا تو مسکان نے سر ہلایا۔۔۔  
کیا مجھے میری زندگی گزارنے کا حق نہیں۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی " اسکے نائک پر مت جائیں عالم ساری زندگی اس اداکاری سے خود کو لڑکی سے لڑکا بنا ڈالا اور اب جان بوجھ کر آگ میں کود رہی ہے " عارب غصے سے سرخ نگائیں اس پر ڈالتا بولا تو عالم نے اسکے کالر کو آزاد کیا اور آنکھیں جھپکتی مسکان کو دیکھا۔۔۔۔

آگ میں نہیں کود رہی آگ میں کودو وہ ایس پی رہا ہے۔۔۔۔ عالم کو دیکھتی وہ بولی " عارب نے دانت پیستے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

کیا اسنے خود مرنے کی خواہش کی ہے۔۔۔؟؟ سعیر نے مسکان سے پوچھا تو وہ سمجھتی قہقہہ لگا اٹھی۔ " ظاہر ہے اب میں تو رشتے کا کہنے سے رہی، اسنے خود کہا وہ میرے سے شادی کرنا چاہتا ہے اور ابھی کچھ دیر میں آرہا ہے "۔۔۔ وہ بولتی عارب کو آگ لگا گئی غیض و غضب سے اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آنے دو اسے لاش نازکالی واپس گھر سے تو کہنا "وہ شعلہ زن ہو کر دھاڑا مسکان نے آنکھیں جھپکی"  
تجھے کیا ہے شادی میرے کو کرنی ہے پھر تکلیف تیرے کو کیوں ہو رہی ہے وہ میری پسند کا لڑکا ہے مینے اس سے ہی "  
!! شادی کرنی ہے اور کرے گا کون ایک طوائف سے شادی۔۔۔۔

وہ ایس پی میری حقیقت جان کر پھر ہی شادی کا بولا ہے اور تیرے کو پتا نہیں کیا ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔! کہیں یہ تو بات  
نہیں اپن چھوٹی ہو کر شادی کر رہی ہے اور تو ابھی تک کنوارہ پھر رہا ہے یہ غم تو نہیں تیرے کو۔۔۔ اسکی بھرائی آواز  
میں بکواس پر عارب نے سرد سانس خارج کیا اور سعیر نے اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھ کر طوائف لفظ پر کھینچ کر اسکے نازک  
گال پر اچانک چٹاخ سے تھپڑ مارا کہ وہ چیختی کراہ کر صوفے پر گری۔۔۔۔

آئندہ یہ لفظ میرے سامنے اپنے لئے استعمال کیا تو دوسری سانس لینے کیلئے زندہ نہیں چھوڑوں گا "اسکے سر پر کھڑوہ"  
غصے سے سرخ آنکھوں اس پر ٹکاتے غریا۔۔۔۔

عارب نے لب دبائے۔۔۔ "ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا ایک عزت بھری زندگی دی تھی پھر بھی اپنے آپ سے اس غلیظ گالی کو  
نہیں مٹا رہی تھی۔۔۔" اسنے منہ پھیرا

روتی ہوئی مسکان کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا جس پر اسنے تھوک باہر نکالی جو سرخ تھی۔۔۔۔۔  
اور اسے روتے دیکھ کر سعیر نے سگریٹ سلگا کر لبوں سے لگایا۔۔۔

تکلیف تھپڑ مار کر اسے بھی ہو رہی تھی سینے میں آگ بھڑک اٹھی اسکے آنسوں پہ پر یہ ضروری تھا کیونکہ وہ نہیں  
برداشت کر سکتا تھا اس پر یہ لفظ۔۔۔۔

تمہیں کیا پرالہم ہے اس شادی سے۔۔۔۔؟ اسنے عارب کی طرف رخ کرتے گھن گرج سے پوچھا۔۔۔۔"  
عالم یہ آپ کہہ رہے ہیں جبکہ جانتے ہیں وہ کس مقصد کیلئے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ پولیس والا ہے بے رحم اسکا "  
جینا حرام کر دیگا اور یہ پاگل لڑکی مری جا رہی ہے اسکے عشق میں۔۔۔۔ وہ عالم سے کہتے اسکی طرف لپکا کہ مسکان اسکے  
خطرناک ارادے دیکھ کر صوفے سے چھلانگ لگاتی صوفے کو بارڈر بنا گئی۔۔۔

ٹاول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

تو ہم کون سے رحم والے ہیں۔۔۔؟ پوچھتے برواچکا یا"

جب میں نے تمہیں پہلے کہا تھا اپنی بہن پر نظر رکھو تو تم نے اس پر عمل کیا۔۔۔!! سرد آواز میں وہ بولا تو عارب نے اسے دیکھا

میں وہ سب اسکا بچپنا سمجھتا تھا عالم پر مجھے نہیں معلوم تھا وہ کھائی دیکھ کر خود چھلانگ لگائے گی۔۔۔۔۔ وہ غصے اور بے بسی سے بولا

تو اب اسے کھائی میں گرنے دو جب وقت ہوتے سنبھال نہیں پائے تو اب کیوں رونا رو رہے ہو۔۔۔ عالم ناگواری سے کہہ کر کچن کی طرف چلا گیا اور عارب ایک بے بس نظر اسکی چوڑی پشت اور خفا نظر اپنی اکلوتی بہن پر ڈال کر اپنے روم . . . کی طرف چلا گیا

میسکان بے بسی سے لب کاٹنے لگی اور ہتھیلیوں کی پشت سے آنسو صاف کئے۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔۔ وہ چلتی عالم کے پاس آکر کہتی عارب کے پیچھے بھاگی

عالم نے صرف خاموش نظر اس پر ڈالی اور سر جھٹک کر ناشتہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

بلیک شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتے اپنے لبوں میں دبے سگریٹ کو انگلی میں تھامے گہرے کش لیتے دھنواں فضا میں خارج کرتا پھر لبوں میں دبا کر بریک فاسٹ ریڈی کرنے لگا۔۔۔۔۔

اسکا ابھی کوئی ارادہ نہیں تھا ناشتہ پے عین کو جگانے کا کیونکہ ساری رات وہ اسکے حصار میں اسکی شدتیں جسارتیں محبت کی انتہا برداشت کرتی وہ نازک سی عین بکھری تھی اور عالم نے بہت احتیاط بہت نرمی محبت سے اسکے بکھرے مہکتے موم سے نازک روئی جیسے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹ کر اپنے جزبات محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔

اور اسکی بھرائی آواز میں ایک انجانے خوف کی سرگوشیاں سنتے وہ اسے اپنے ساتھ کا احساس دلانے لگا کہ وہ اسے نہیں چھوڑے گا کہیں نہیں جائے گا اسکا رہے گا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ مطمئن ہوتی اسکی شدتیں جھیلنے لگتی اور عالم حیوانوں کی میلی نظروں سے پاک عین کو دیکھتے اسے اپنے چوڑے سینے میں چھپا گیا جو کیچڑ میں کنول کا پھول ثابت ہوئی تھی۔۔۔

\*-----❤️-----\*

سامنے بال سے کھیلنے پی پی پر نظریں ٹکائے وہ بیڈ پہ بیٹھا سرخ آنکھوں میں ضبط سے سوچتے مٹھیاں بھیجنے لگا۔۔۔  
بھائی "۔۔۔۔۔ دروازہ ناک کرتے وہ اندر داخل ہوتی اپنے لہجے میں نثار ہو جانے والی محبت سمائے عارب کو پکارا اور " آہستہ سے چلتی پاس بیٹھی۔۔۔

مر گیا تمہارا بھائی "۔۔۔۔۔ وہ منہ دوسری طرف موڑ کر بھاری آواز میں بولا۔۔۔ " انسان دنیا کے سامنے کتنا ہی مضبوط پتھر کیوں نہا ہوا پنوں کے معاملے میں حساس دل بن جاتے ہے جیسے اس وقت سالوں بعد اسکے منہ سے بھائی لفظ سن کر دل بھر آیا اور اسنے سختی سے لب بھیجنے لئے۔۔۔  
ایسا تو مت کہو عارب "۔۔۔۔۔ وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر بولی اور عارب کے پلکوں کے باڑ سے آنسو پھسل کر ہلکی ہلکی " بلیک شیو میں جذب ہو گیا۔۔۔

تو پھر کیوں کر رہی ہو ایسا جانتی ہو وہ عالم سے بدلہ لینے کیلئے تم سے شادی کر رہا ہے، ورنہ تو وہ حور العین کو۔۔۔۔۔!! " وہ مڑ کر کہتے لب دبا گیا

یقین کریں وہ ایسا نہیں عارب وہ بالکل ایسا نہیں اسے میرے ساتھ یہ گیم کھیلنی ہوتی تو کب کا کھیل چکا ہوتا کیونکہ اسکے " پاس بہت سے موقع تھے ایسے جس سے وہ فائدے اٹھا سکتا تھا پر اسنے ایسا نہیں کیا "۔۔۔۔۔ وہ پر یقین مدہم لہجے میں نظریں جھکائے کہتی ایک مشرقی لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔

تو پھر وہ تم سے کیوں شادی کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ بچپن سے محبت۔۔۔۔۔؟ " عارب کے ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکے " چہرے کو اونچا کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر استفسار کیا



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں نہیں جانتی صرف یہ جانتی ہوں کہ آپ جو سوچ رہے ہیں وہ غلط ہے اور سب مرد تو اپنی محبت کو پانے میں کامیاب " نہیں ہوتے نا ہی سب مرد شادی سے پہلے ہی اپنی ہونے والی بیویوں سے محبت کرتے ہیں،، کچھ لوگ محبت میں ناکام " ہو کر وہیں ٹھہر جاتے ہیں کچھ لوگوں کو آگے بڑھنا پڑتا ہے پھر چاہے اپنے لئے نہیں کسی دوسرے کیلئے!!۔۔۔ تو کیا تم سیکنڈ چوائس بن کر ساری زندگی اسکے ساتھ گزار سکتی ہو "۔۔۔؟؟ اسنے بے یقینی سے پوچھا " مسکان مسکرا دی

میری تو پہلی محبت ہے نا اور کیا ہوا اگر اسنے پہلے محبت کر لی میں تو اس سے کرتی ہوں میں اس سے عزت کے سواء کچھ " نہیں مانگوں گی اور مجھے معلوم ہے وہ ہر لڑکی کی عزت کرتا تو اپنی شریک حیات کی بھی کرے گا،، ویسے تو میں وہ پہلی عورت ہوں کوٹھے کی جس کے نصیب میں میرے رب اتنا خوبصورت رشتہ لکھا ہے اور مجھے یقین ہے اس پاک بندھن میں اسے بھی مجھ سے محبت ہو جائے گی کیونکہ سنا پڑھا تو مینے بھی ہے اس بندھن کی مضبوطی اور پاکیزگی پر کہ کیسے دو بول سے دو انجان دلوں کو ایک ڈور سے باندھ لیتا ہے "۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی بول رہی تھی اور عارب اسے دیکھ رہا تھا

میرا دل پتا نہیں کیوں نہیں مان رہا مسی "۔۔۔ وہ نیم رضامندی ظاہر کرتا اسکا سر اپنے سینے سے لگا گیا " کیسے مانے گا جب بہن اپنے نصیب سے کھیلنے جا رہی ہے ایک مہینے کے ایگریمنٹ پر "۔۔۔ وہ صرف دل میں ہی کہہ سکی " البتہ اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دئے

آپ بے فکر رہیں ان شاء اللہ اپنی بہن کے نصیب پر فخر کریں گے "۔۔۔ وہ محبت سے گویا ہوئی تو عارب نے آمین کہا " اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

ویسے کون کون آرہا ہے "۔۔۔؟"

جو شادی کرنے والا ہے "۔۔۔ وہ شرارت سے بولی پر دل میں ڈر سا تھا کہیں راضی ہو کر انکار نا کر دے "

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

واٹ۔۔۔!! کیا صرف وہ اکیلا آرہا ہے۔۔؟ ہو کیا رہا ہے یہ کیا تم مجھے اصلیت بتاؤ گی۔۔۔ اسنے پھر بھڑکتے ہوئے "پوچھا

مسکان نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

اسکے ماما پاپا راضی نہیں اسلئے وہ اکیلا آرہا ہے۔" مسکان نے بہانہ بنایا

آلف کو معلوم ہے۔۔۔؟ میں اس سے بات کرتا ہوں ویٹ۔۔۔ عارب نے اپنا موبائل نکال کر آلف کو کال کی جو "دوسری رنگ پر پک کر لی گئی۔۔۔

مختصر سے سلام دعا کے بعد عارب ساری بات اسکے گوش گذاری

کچھ دیر تو دوسری طرف سننا چھا گیا کہ عارب کو ہیلو کہنا پڑا

سن رہا ہوں۔۔۔ آلف نے کہا

سنو نہیں حقیقت بتاؤ تمہارا بھائی کر کیا رہا ہے شادی کرنا چاہتا ہے میری بہن سے وہ بھی آج اور رشتہ بھی خود لیکر آرہا "ہے اپنا۔۔۔ اسنے تپ کر کہا

ہا ہا ہا قسمے سن کر حیرت ہو رہی یے اپنے صابر و سنجیدہ بھائی کے کارنامے پر "وہ تھقہہ لگا اٹھا تو مسکان بھی مسکرانے لگی

اور میری ہونے والی مسنی بھابھی کیا کہتی ہیں۔۔۔؟؟ وہ شرارت سے بولا جو عارب کو کافی ناگوار گذرا

آلف سیریس ہو جائو یہ میری بہن کی زندگی کا مسئلہ ہے مجھے حقیقت بتاؤ آخر تمہارے بھائی کے دماغ میں چل کیا رہا "ہے۔۔۔؟ مجھے مسکان کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ پریشان سا بولا

کچھ زیادہ نہیں معلوم کل یہاں سے جاتے بھائی کی تلخ کلامی ہو گئی تھی امی ابو سے اور اسنے کہا تھا کہ وہ شادی کر کے

آئے گا اپنی پسند سے اور وہ بھی امیر کبیر حسین لڑکی سے اب ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ امیر کبیر حسین لڑکی ہماری

مسنی ہے،، ویسے تمہیں مسنی کی فکر ہو رہی ہے اور مجھے اپنے معصوم بھائی کی ہو رہی ہے۔۔۔ وہ مسکراتے بولا تو برہان

کے پسند لفظ پر عارب کے دل میں کچھ سکون اتر ا اور اسنے مسکان کا سراپنے سننے سے لگا یا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور پھر کچھ دیر مزید چند باتیں کرتے کال ڈسکنیکٹ کر دی  
اسنے یہی باتیں عالم کو سنائیں اور اسنے ایک نظر مسکان پر ڈالکر سر ہلایا اور کچھ دیر میں لوٹنے کا کہتے گھر سے نکلا۔۔۔  
عالم کبھی راضی نہ ہوتا ایس پی کے رشتے پر اگر مسکان کی آنکھوں میں اسکے لئے جذبات حسرتیں نادیکھتا۔۔  
وہ چاہے کتنا بھی کیوں ناچھپاتی اپنے اندری حال کو دنیا سے پر عالم کی زیرک نگاہوں سے نہیں چھپ سکتی تھی جو ایک نظر  
ڈالکر سامنے والے کے اندر تک پڑھ ڈالتا تھا صرف اسکی آنکھوں سے۔۔۔

\*-----\*

وہ ابھی ابھی بوکھلائی سی سناٹا چھائے علوی ہائوس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
ناآسیہ بیگم کی ہدایات تھی نا انکی جھڑکیں۔۔۔  
کل سے ڈائینگ ٹیبل کے علاوہ کہیں نہیں دیکھی تھی اپنے روم میں بند تھی۔۔۔  
اور اب وہ اسنے طے کیا تھا کہ جا کر دیکھے ہو کیا رہا تھا گھر میں۔۔۔  
تایا ابو خاموش تھے داد خاموش سنجیدہ چپ چاپ تھاتائی تو کملا گئی تھی۔۔۔  
اسے اس گھر سے ہی وحشت ہو رہی تھی۔۔۔  
دل تو کر رہا تھا انہیں یہیں چھوڑ کر اپنے گھر بھاگ جائے۔۔۔  
تائی امی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ وہ ناک کرتی اندر داخل ہوتی منہ پہ بازو رکھے لیٹی آسیہ بیگم سے فکر مندی سے پوچھنے "  
لگی۔۔۔

وہ سادہ دل ماں باپ کی سیٹیاں تھی۔۔۔  
اپنے پیٹ میں چھرا ہی کیوں نا گھونپ دیں پھر بھی انہیں سے ہی محبت کرنے والی تھیں۔۔۔  
جیسے علوی ہائوس کے مکینوں کے اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی تھوڑی سی آنچ پر بلبلا اٹھتی بدحواس پریشان ہو جاتی جیسے اپنے  
ماں باپ کو کچھ ہوا ہو۔۔۔

ٹاؤل: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

بیٹا ٹھیک ہوں کھانا کھایا تم نے۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں سے بازو ہٹا کر سرخ آنکھیں اس پر ٹکا کر گویا ہونیں۔۔۔ " جی تائی امی وہ تو مینے کھالیا پر مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں کیا سر میں درد ہے۔۔۔؟ " وہ فکر مندی سے بھرپور محبت بھرے لہجے میں کہتی انکے بیڈ کے پاس آئی اور انکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر بخار چیک کرنے لگی۔۔۔

اللہ آپ کو تو بہت بخار ہے تائی امی۔۔۔ وہ پریشان ہوئی " نہیں بیٹا زیادہ نہیں بس تھوڑا سا ہے تم فکر مت کرو ٹھیک ہو جائوں گی۔۔۔ وہ ٹال مٹول کر بولی " ایسے کیسے ٹھیک ہو جائیں گی میں ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں۔۔۔ وہ انہیں کہتی انکے نانا کو نظر انداز کرتی ڈائری سے فیملی " ڈاکٹر کا نمبر نکال کر انہیں کال کی اور علوی ہائوس آنے کا کہا۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آگیا اور نور العین کی موجودگی میں آسیہ بیگم کا چیک اپ کرنے لگا۔۔۔۔۔ فکر کی کوئی بات نہیں آپ انکا خیال رکھیں اور انہیں مکمل بیڈ ریسٹ دیں اور مسز کمال آپ ٹیشن فری رہیں دماغ کو " پر سکون رکھیں،، مینے یہ کچھ دوائیاں لکھ دیں ہیں منگوا کر انہیں وقت پر دیں ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی " ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتے انہیں تسلی دیکر چلے گئے اور نور العین نے گارڈ کو بھیج کر دوائی منگوائی اور آسیہ بیگم کے نانا کہنے کے باوجود زبردستی کھلائیں کہ انکے آنکھوں سے آنسوؤں روانی سے بہنے لگے۔۔۔۔۔ کتنا برا سوچتی تھی ان معصوم کے بارے میں اور انکے مخلص پر خلوص دل کی نیکی پر وہ مزید اندر سے ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اب آپ آرام کریں اور جو بھی ٹینشن ہیں انہیں مجھے دیں میں باہر کچرے کے ڈھیر پر پھینک آؤں گی "۔۔۔ وہ مسکرا کر " شرارت سے کہتی آسیہ بیگم کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتی یہ پریشانیاں نہیں اسکا ضمیر تھا جواب انکے اندر کچو کے لگا رہا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آجائو یہاں شاید ٹھنڈک پڑ جائے" انہوں نے بانہیں پھیلائیں تو پہلے نور ششدر رہی اور پھر انکی پانیوں بھری آنکھوں میں دیکھ کر خود نم آنکھوں سے انکے سینے سے لگ گئی اور بے آواز رونے لگی جیسے سالوں بعد اپنی ماں کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

گرم سرد موسم جھیلی محبت متا بھرے آغوش میں آکر سسکا اٹھی اور آسیہ بیگم خود روتی انکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔

تم خوش ہو داد کے ساتھ رشتے سے۔۔۔؟ انہوں نے ماتھے پر لب رکھ کر کچھ دیر بعد پوچھا تو نور العین خاموش رہ گئی "بتائو میرا بیٹا میں جانتی ہوں ہم نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے پر میرا دادا لاکھوں میں ایک ہے اور وہ تمہیں چاہتا بھی ہے"۔۔۔ نور نے خاموشی سے سر ہلا گیا تو آسیہ بیگم نے سکون کا سانس لیا

اللہ تم دونوں کو خوش رکھے "وہ کہنے لگی تو نور نے سوچا کہ "کیا وہ خوش رہنے دے گا کمینہ ابھی وہ اسکی ایک کمینی پائی" سے نہیں سنبھلتی کہ وہ کوئی دوسری اپنی بے غیرتی دیکھا دیتا ہے"۔۔۔ منہ بنا کر سوچتی وہ آسیہ بیگم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

جن میں بہت لڑائی ہوتی ہے اصل میں محبت بھی انہیں میں ہوتی ہے "آسیہ بیگم صاف گوئی پر وہ کان کی لوتک سرخ پڑ گئی

میں تو نہیں کرتی اس سے محبت"۔۔۔ وہ ناک سکڑ کر بولی تو آسیہ بیگم ہنس پڑیں

دیکھنے میں آ رہا ہے"۔۔۔ انکی چھیڑ چھاڑ پر نور العین مدہم قہقہہ لگا اٹھی

سچی نہیں کرتی "وہ شرارت سے بولی

لڑکی پٹوگی"۔۔۔!! وہ مصنوعی غصے سے بولیں

پیٹنا منظور ہے پر اس (کمینے) داد سے محبت کرنا نہیں"۔۔۔ وہ شرارت سے کہہ کر اٹھ کر بھاگی اور نور العین کے مسیج

ملنے پر عجلت میں اندر داخل ہوتے سیدھا داد کے چوڑے سننے سے ٹکرائی کہ کراہا اٹھی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوری"۔۔۔ اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف کرتے وہ اپنی ماں کی طرف لپکا  
اب کیسی طبیعت ہے آپکی کیا ہوا تھا مجھے نور کا میسج ملا آپکو تیز بخار ہے"۔۔۔ ایک ہی سانس میں پوچھتے وہ آسیہ بیگم کا  
ماتھے چیک کرتا ٹپ میں پوچھتے دو انیاں چیک کرنے لگا  
ٹھیک ہوں نور بیٹا نے ڈاکٹر کو بلایا تھا اور دوائی منگوا کر کھلائیں فکر مت کرو تھوڑا سا بخار ہے ختم ہو جائے گا"۔۔۔  
انکے کہنے پر داد مشکور نظروں سے مڑ کر پیچھے دیکھا تو نور کو ماتھے پر ہاتھ رکھے سرخ چہرے سے خود کو تکتا پا کر آنکھ دبائی تو  
وہ تمللا اٹھی اور آسیہ بیگم کا خیال کرتی اسکے چھچھوڑے پن پر منہ ہی منہ میں گالیاں دیتی دھڑکتے دل سے پاؤں پٹختی  
واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

بہت معصوم اور پیاری بچی ہے "آسیہ بیگم نے بھرائی آواز میں محبت سے کہا تو داد نے انہیں دیکھا"  
آپکو ابھی معلوم ہوا ہے؟؟ مجھے تو اسکے پیدہ ہوتے ہی معلوم ہو گیا تھا"۔۔۔ شرارت سے کہتے آسیہ بیگم نے چپت ماری"  
تو وہ قہقہہ لگا اٹھا

تنگ مت کرو اسے داد "انہو نے جھڑکا تو وہ سر کھجا گیا"  
مجبور ہوں "وہ بے بسی سے گویا ہوا تو آسیہ بیگم اسکی شرارت پر ہنس پڑی"  
اپنا خیال رکھیں میں ایک امپورٹنٹ میٹنگ اٹینڈ کر کے ایک آدھے کلاک میں واپس آتا ہوں"۔۔۔ انکے ماتھے پر بوسہ  
دیتے کمفرٹر ٹھیک کرتے بولا اور آسیہ بیگم کے سر ہلانے پر چلا گیا

\*-----\*

ٹھیک کچھ دیر بعد اپنے وقت پر عالم گھر پہنچا اور اسکے پیچھے ہی برہان بھی آدھمکا۔۔۔  
اسکے ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے مسکان کا دل بری طرح دھڑکا

سب راضی تھے تو کیا کچھ ہی دیر میں وہ مسکان سے مسز برہان بن جائے گی۔۔۔؟؟  
یہ سوچ ہی ایسی تھی کے اسکا انگ انگ سرشار ہو گیا اور دل میں دھیر وں سکون اترنے لگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیوں کر ناچاہتے ہو میری بہن سے شادی"۔۔۔؟؟ عارب نے سخت لہجے سر دمہری سے پوچھا  
برہان نے بلیک تھری پیس سوٹ میں لبوں میں سگریٹ دبائے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے عالم پر ایک نظر  
ڈالی اور عارب کو دیکھا

شادی کیوں کرتے ہیں"؟ اسکا الٹا سوال عارب تلملا اٹھا اور ڈرائنگ روم کے باہر کھڑی مسکان نے دانت پیسے  
میں تمہیں بتا دوں گی ایس پی شادی کیوں کرتے ہیں"۔۔۔ وہ دانت کچکا کر گویا عہد کرنے لگی  
حقیقت بتاؤ"۔۔۔ سعیر نے پوچھا تو برہان نے سانس خارج کیا آخر جھوٹ کا سہارہ جو لینا تھا  
پسند کرتا ہوں" اسکے جواب پر سعیر کی تمسخر اڑتی نظروں پر وہ دانت پیس گیا  
کب سے"۔۔۔؟؟ دوسرا سوال

بچپن سے" وہ غصے سے گویا ہوا عارب نے آنکھیں گھمائی  
راستانا پوا ہمیں ایسے مجنوں ٹائپ لڑکے کی ضرورت نہیں اپنی بہن کیلئے" سعیر کہہ کر اٹھا تو برہان کو سرا سرا اپنی  
بے عزتی لگی

کچھ دنوں سے"۔۔۔ اسنے جواب دیا تو سعیر کے لبوں پر مسکراہٹ آئی  
اور تم رشتہ مانگنے آگئے اس دیدہ دلیری سے اکیلے ناماں کے ساتھ ناباپ کے ساتھ ایس پی بہن ہے بوجھ نہیں جانو پہلے  
سربراہ کو لاؤ بعد میں سوچیں گے" وہ کہتا باہر کی جانب مضبوط قدم قالین پر رکھتا چلا گیا عارب مسکرا دیا اور برہان نے ضبط  
سے مٹھیاں بھینچی

مسکان نے بھی جاتے ہوئے سعیر عالم کی پشت دیکھی  
اسے تو قائل کرنا بھول گئی اصل دیود شمن تو یہ سامنے والا تھا۔۔۔

عالم نے جو کہا ہے اس پر عمل کریں بعد کا بعد پر سوچیں گے" عارب بھی کہہ کر چلا گیا مسکان پہ جتنا ہی نظر ڈال کر  
انکے جاتے ہی وہ غصے سے بھرے کھڑے برہان کے سامنے آئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جاؤ کسی دوسری کو ڈھونڈنا اپنے ایگریمنٹ کیلئے"۔۔۔ وہ مایوسی سے گویا ہوئی کہ برہان نے سوچ سے سر نکال کر "سامنے آیا اور لبوں پر تبسم سجا کر اسکے سامنے آرکا مسکان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا میرے ایگریمنٹ پر تم ہی فٹ آرہی ہو میڈم مسکان دودو بھائیوں کی لاڈلی"۔۔۔ وہ لاڈلی پر زور دیتا کہہ کر وہاں ایک "سیکنڈ مزید رکے چلا گیا۔۔۔

اچھا ہے" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا کر جیب سے بیل نکال کر منہ میں ڈالتی صوفے پر گر گئی "وہ شوز تلے سگریٹ کو مسل کر، سگریٹ کی بو منہ سے خارج کرتا ایک گہرا سانس بھر کر دروازہ کھولتے ہال نما اپنے خوبصورت روم میں داخل ہوا تو نظریں سیدھا سامنے الماری سے اپنا ڈریس ٹولتی اسکی گھٹنوں تک آتی سفید شرٹ اور کھلے کالے لمبے بال جو اسکی پشت پر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے وہ جھنجھلائی سی مہکتا گلاب لگ رہی تھی۔۔۔ عالم نے متبسم آنکھوں سے اسکے توبہ شکن سراپے پر ایک بھرپور نظر ڈالتے دروازہ پیچھے سے دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔۔۔

بھاری قدموں کی دھمک چھوڑتے وہ آہستہ سے قدم اٹھانے لگا۔۔۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر حورالعین ٹھٹھک گئی اسکا دل بری طرح ڈھڑکنے لگا اور عالم کا سوچتی پسینے سے شرابو ہوتی جھجک کر پیچھے ہوئی اسکی پلکیں لرز رہی تھی اور بدن پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔۔۔ سگریٹ اور اسکی خوشبو نے مزید اسکی موجودگی کا پختہ ثبوت دیا اسکے اندر میں اتھل پتھل مچ گئی۔ اتنی جلد جاگ گئی"۔۔۔ عالم اسکے سامنے رکا تو حورالعین اسکے چوڑے پھیلے مضبوط جسم کے سامنے دب گئی۔۔۔ "وہ نیند نہیں آرہی تھی"۔۔۔ اسکی سانسیں پھولنے لگی تھی اسکا گھمبیر بھاری لہجہ اسکی قربت پر اسکی ٹانگیں ساتھ "چھوڑ رہی تھی پاؤں سن ہو گئے تھے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شرم و گھبراہٹ نے ایسا حال کر دیا تھا کہ وہ اسکی کھلی لمبی آستینوں سے اپنی مومی گداز انگلیاں نکال کر منہ پر رکھ کر سانس بھرنے لگی۔۔

ایوری تھنگ اوکے۔ ٹیک اٹ ایزی۔۔۔ اسکی کانپتی مومی انگلیاں منہ سے ہٹائے لہجے میں بلا کی نرمی سمائے وہ اسکا سر سہلانے لگا۔۔۔

مم۔۔ میں فریش ہ۔۔ ہو جائوں۔۔۔ اسے اپنے حلیے سے شرمندی ہو رہی تھی وہ جانتی تھی وہ کتنی عجیب لگ رہی ہو گی۔۔

اور اسے شرم بھی محسوس ہو رہا تھا اسلئے وہ انگلیوں کی مدد سے بار بار شرٹ کو نیچے کھینچ رہی تھی۔۔۔  
رخسار دھک کر لال ٹماٹر ہو گئے تھے کہ خون کی گردش پر اسے لگا اسکی رخساروں سے چھلک پڑے گا۔۔۔  
ہممم۔۔۔۔۔ سیر نے سر ہلایا اور اسے ساتھ لگا کر الماری سے اسکے لئے کافی ڈیز کو چھوڑ کر خوبصورت میرون کلر کا لانگ فرائٹ نکالنے لگا جس پر گولڈن نفیس کام تھا۔  
وہ اسکی پسند کے کپڑے تو پہنتی تھی۔۔۔۔  
ہر چیز اسکی پسند کی ہوتی تھی۔۔

اور جب وہ اس سے پوچھتا تھا کہ کیسے ہیں تب وہ انہیں ہاتھوں سے محسوس کر کے انگلی سے اوکے کا اشارہ دیتی۔۔  
رنگوں سے تو واقف نہیں تھی۔۔۔

صرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا آنکھوں میں۔۔۔۔  
نور بتاتی تھی کہ یہ گلابی کلر ہے اور وہ پوچھتی کہ گلابی بھی کون سا رنگ ہے تب نور بے بسی سے دیکھتی رہ جاتی اسے۔۔۔! اور بات بدل دیتی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ تم پر آج بہت خوب لگے گا، جیسے تم آج مہکتا تازہ گلاب لگ رہی ہو ویسے ہی یہ تمہارے سراپے کو اور تازگی بخشے گا۔  
 --- وہ جھک کر سرگوشی میں بولا کہ حور بے ساختہ بے ترتیب دھڑکنوں اور بدحواسی سے انگلی دانتوں تلے دبائی کہ خود  
 ہی سسکی لے اٹھی۔۔۔

اف۔۔۔ اسکی کراہ پر عالم کی نظریں اسکی شفاف میدے جیسی رنگت والی صراحی گردن سے بھٹکتی اسکی انگلی پر آئی تو  
 خون کی ننھی بوند دیکھ کر چونک گیا۔۔۔

آنکھیں جو خمار آلودہ ہوئی تھی ایکدم ان میں پریشانی چھا گئی  
 یہ کیسے ہوا عین۔۔۔؟ حور نے درد سے ڈبڈبائی آنکھیں اٹھائیں عالم کی پریشان نظریں اسکی آنکھوں پر آئیں تو سرخی  
 آلودہ آنکھوں میں تیرتے پانی کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا  
 منہ میں آگئی۔۔۔ اسنے لمبی سی کھلی شرٹ کے آستین میں موجود ہاتھ سے آنکھیں مسلی تو وہ اور حشر برپا کر گئی عالم پر۔

کیسے آگئی ڈارلنگ۔۔۔؟ اسنے اسکی انگلی کو لبوں سے لگایا تو حور کے جسم میں کرنٹ پھیل گیا۔۔۔  
 خ۔۔۔ خود چلی گئی۔۔۔ اپنے ہاتھ کو اسکی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی وہ ہلکائی بولی  
 سانسوں کے زیر و بم پر عالم جھک آیا اسکی نرم گرم سانسوں پر۔۔۔  
 چھ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ وہ مچلی اسکے حصار میں۔۔۔

صبح تو نہیں ہوئی جانِ عالم۔۔۔ اسکی ٹھوڑی پر موجود تل پر اپنے دہکتے لب رکھ کر اسکی سانسیں حلق میں دبا گیا  
 ہہ۔۔۔ ہو گئی ہے مینے ابھی کھڑکی پر اپنے ہاتھ پہ دھوپ محسوس کی۔۔۔ اپنی گردن پر اسکے لب محسوس کرتی وہ  
 سمیٹ گئی

اچھا بہت ہوشیار ہو۔۔۔ وہ ہنس پڑا اور اسکی بدتر ہوتی حالت پر رحم کرتے اپنے حصار سے آزادی بخشی جس پر حور نے  
 دل پر ہاتھ رکھ کر سکون کا سانس لیا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ تو میں ہوں۔۔۔ حور نے مدہم آواز میں کہتے چھوٹی سی سرخ ناک سکڑی۔  
 اچھا۔۔۔ عالم نے شرارتاً انداز میں اچھا کو کھینچتے اسکی کمر کو اپنے ہاتھ سے جکڑا اور کھینچ کر اسے اپنے چوڑے سینے سے لگایا کہ وہ اچانک اس افدات پر بوکھلا گئی  
 میں جج۔۔۔ جانوں۔۔۔ اپنی کمر پر اسکی مضبوط انگلیاں محسوس کرتے منمنائی۔  
 آس پاس جیسے خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں  
 اتنی جلدی۔۔۔۔۔ دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسائے گھمبیر سرگوشی کی  
 ہہ۔۔۔ ہاں میں اچھا فیل نہیں کر رہی آپکی شرٹ میں مم۔۔۔ مجھے بہت شرم آرہی ہے۔۔۔ وہ منہ اسکے سینے میں چھپا  
 کر جیسے گناہ کا اطراف کرنے لگی اور اسکی ادا پر عالم نثار ہو گیا  
 ایک بار مسکرا کر دیکھا تو پھر آزادی ملے گی۔۔۔ نرم سی گرفت میں اسکے ملائم ریشم جیسے بال لیکر آہستہ سے انہیں پیچھے کیا تو حور کا چہرہ بلند ہوا۔۔۔  
 پروہ اسکی بات پر ہی حیران پریشان آنکھیں جھپکاتی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اسکی فرمائش کو۔۔۔  
 ایک تمہاری ادائیں ایسی ہیں کہ پتھر کو بھی پھگلا دو۔۔۔۔۔ اسکی گھنی سیاہ پلکوں کو جھپکنے والی ادا پر وہ سرگوشی میں بولا تو  
 خود بخود لبوں میں مسکراہٹ آگئی  
 اور عالم نے بڑی چاہت سے اسکے پنکھڑیوں جیسے گلابی لبوں پر مسکراہٹ دیکھی اور پھولے گالوں میں ڈمپل  
 اور جھک کر اسکے دونوں ڈمپلز کو باری باری اپنے عنابی لبوں سے چھوا کہ حور العین شرما کر نظریں جھکا گئی اور اسکے  
 مونچھوں کی چھبھن پر سمٹ گئی  
 اب جانو جب تک میں ناشتہ لیکر آؤں۔۔۔ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اسکے ہاتھوں میں ڈریس تھا کر ہاتھروم میں  
 چھوڑ گیا اور خود دروازہ بند کرتے باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

کیا سب کے شوہر عالم جیسے ہوتے ہیں "شرم سے وہ دروازے کی پشت سے کمر ٹکا کر خود سے بو جھنے لگی"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں ان کے جیسا کوئی نہیں ہو گا یہ کروڑوں میں ایک ہوں گے۔۔۔ وہ سوچتی فریش ہونے لگی۔۔۔ اور عالم کے لوٹنے سے پہلے شاہ لیکر ہاتھ روم سے باہر نکلی۔۔۔

چلتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی اور بالوں کو تولیے سے آزاد کیا تو بھیگے بال اسکی پشت پر پھیل گئے۔۔۔ تولیہ وہ سائیڈ پر رکھتی ڈریسنگ ٹیبل پہ ہاتھ رکھ کر برش ٹٹولنے لگی اور جب اسکے ہاتھ لگا تو اٹھا کر بالوں میں پھیرنے لگی۔۔۔

پراگھے بالوں میں برش اس سے زیادہ بری طرح الجھ گیا۔۔۔

ابی۔۔۔ حور العین نے دانت ایک دوسرے دانت پر رکھ کر غصے سے چڑچڑی آواز نکالی۔۔۔ "اسے ہمیشہ لمے بال سے کھا رہا تھا وہ نہیں چاہتی تھی اتنے لمبے بال جنہیں سنبھالنا اس سے مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔ اف میں تم سب کو کٹوا رہی ہوں ابھی کے ابھی مسنی کو بلا کر۔۔۔ وہ انہیں دھمکی دیتی بولی " روم میں ٹرے لیکر داخل ہوتے عالم نے اسکی غصے بھری آواز بانجوبی سنی تھی۔۔۔

بغیر مجھ سے پوچھے۔۔۔!! اسکے بال آگے کرتے اسکی ڈوریاں باندھتے ہوئے پوچھا لمبے میں سختی تھی جو حور العین " کو لب دبانے پر مجبور کر گئی

میں ان سے مزاق کر رہی تھی۔۔۔ برش اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے وہ بولی " عالم کے لبوں پر تبسم کھلا

یہ تم سے کرتے ہیں۔۔۔؟ آہستہ سے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے پوچھا "

میں تو آپ سے مزاق کر رہی تھی۔۔۔ حور ہنستے بولی عالم نے آئینے میں اسکے میروں کلر میں دکتے سراپے کو دیکھا اور " اسکے بال سلجھا کر آگے رکھتے، اسکے نازک شانے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا کر

اسکی نازک کمر کے گرد بازو پھلائے اور اسے پوری طرح اپنے حصار میں لے لیا کہ وہ چھپ گئی اسکے چوڑے سینے میں۔

سلام نہیں کیا۔۔۔؟؟ بھیگی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے پوچھا "

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ررر۔۔۔ رات کو کیا تھا۔۔۔ حور پھر سے اسے پٹری سے اترتے دیکھ کر انگلیاں پٹختی معصومیت سے بولی "رات گئی بات گئی نیا دن نئی بات۔۔۔ اسے گھما کر سامنے کیا" بولو۔۔۔ اسکے لرزتے لبوں پر انگلی پھیرتے کہا "حور العین بھیگی ہتھیلیوں کو آپس میں مسلنے لگی۔۔۔ کونسی منحوس گھڑی تھی جب مینے انگلش سیکھنے کی فرمائش کی۔۔۔ ناک سکڑ کر سوچتی لب دبا گئی "بولو یا میں بلوائوں۔۔۔!! اسے کھینچ کر سینے سے لگاتے کہا حور العین سینے میں منہ چھپا گئی یا اللہ میں جان گئی ہوں کہ آپنے میری آنکھوں میں بینائی کیوں نہیں دی اس لئے ناکہ میں شرم سے اس بے باک "انسان کو دیکھ ناپائوں۔۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی سر ہلانے لگی اقرار کرتی اا۔۔۔ اسلام۔۔۔۔۔ وہ ابھی سلام۔ مکمل کرتی اس سے پہلے ہی عالم نے اسکا سراونچا کرتے اسکی آواز حلق میں ہی دبا دی "اور حور العین آنکھیں پھیلانے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ گئی اب بولو۔۔۔۔۔ بالوں کو پیچھے کرتے اسکے بھیگے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے مسکراتی آواز میں کہا "حور بے بسی سے اسکے سینے پر مکہ مار کر سر ٹکا گئی بہت برے ہیں۔۔۔۔۔ دوسرا مکہ اسکے مضبوط توانا بازو پر مارا "

"I love u"

منہ بگاڑ کر بولی تو عالم ہنس پڑا اسکے نقش پر

"I Love u too"

اسے بانہوں میں بھر کر صوفے پر لایا اور اسکے جھجک شرم کو ایک طرف رکھتے اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے لگا

---

اور بیچ بیچ میں حور جان بوجھ کر اسکی انگلیوں پر اپنے دانت گاڑ دیتی

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ اسکی بچکانہ حرکت پر مسکراتا دوسرا نوالہ منہ میں ڈالتا اور حیران پریشان تھی اس پر اثر کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔

آپ آج کام پر نہیں جارہے۔۔۔ اسکے واپس آنے کا کہنے پر حور نے حیرت سے پوچھا

نہیں۔۔۔۔۔ عالم نے یک لفظی جواب دیا

ہیں پر کیوں۔۔۔۔۔؟ وہ سٹیٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور عالم کے لبوں پر تبسم کھلا اسکی حالت پر

واپس آ کر بتائوں گا۔۔۔۔۔ اسکے سرخ ٹماڑ ہوتے گال کو چھو کر وہ ٹرے اٹھا کر چلا گیا

اور حور کا سوچتے ہی اوپر کا سانس اور اور نیچے کا نیچے رہ گیا

مجھے سو جانا چاہیے۔۔۔۔۔ وہ ہڑ بڑا کر سوچتی بیڈ کی جانب قدم اٹھاتی اوپر چڑھ کر کمفرٹر سر تک اوڑھے اندر گھس گئی

عالم نے کوٹ پیگ کرتے اسکے کمفرٹر میں چھپے وجود کو دیکھا اور مسکراتا بیڈ پر آیا

بہت خوب بے بی۔۔۔۔۔ اسکی سرگوشی پر حور العین کا مدھر کھنکدار قہقہہ گونجا۔۔۔

\*-----❤️-----\*

برہان بھائی تائی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں کہاں لیکر جارہے ہیں۔۔۔۔۔ نور سیڑھیاں اترتی روتی ہوئی آسیہ بیگم کو ساتھ

لے جاتے برہان سے کہا

تم یہاں اکیلی ہو۔۔۔۔۔؟ اسکی بات کو نظر انداز کرتے پوچھا نور نے تعجب سے اس برہان کو دیکھا جو بالکل بدلہ ہوا تھا

میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ تائی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں اور آپ میری اکیلی ہونے کا پوچھ رہے ہیں وہ غصے سے

کہتی دو دو سیڑھیاں ساتھ پھلا نکلتی تائی امی کے پاس پہنچی۔

دونوں آجائو۔۔۔۔۔ وہ کہتا نور کو ششدر چھوڑ کر آگے بڑھ گیا

یہ کیا ہو گیا ہے انہیں تائی امی۔۔۔۔۔ وہ حیران سی آسیہ بیگم سے پوچھنے لگی

مت پوچھو بیٹا پاگل ہو گیا ہے اس غنڈے کی بہن سے شادی کرنے جا رہا ہے اور رشتے کیلئے تیرے تایا ابو اور مجھے ساتھ

لیکر جا رہا ہے باولا۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم آنسوؤں بوںچھتی ہوئی بتانے لگی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور سکتے میں تھی۔۔

میں داد کو کال کرتی ہوں۔۔۔ وہ کہہ کر موبائل کو سامنے کیا ہی تھا کہ برہان نے جھپٹ کر موبائل چھینا " چلو امی ورنہ آپ میری لاش دیکھیں گی اگر آپ نے آج میرا رشتہ نہیں مانگا تو میں یہ ملک ہی چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا جاؤں " گا۔۔۔ وہ دھاڑ کر بولا کہ آسیہ بیگم دل پر ہاتھ رکھ گئی

برہان کیا کر رہے ہیں۔۔۔ نور صدمے سے گویا ہوئی تو برہان نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی " چپ چاپ پیچھے آؤ ورنہ اگر میں یہاں سے نکلا تو ہمیشہ کیلئے نکل جاؤں گا " وہ کہہ کر رکنا نہیں اور آسیہ بیگم بے آواز " آنسو بہاتی اسکے پیچھے آئی اور انکی حالت کے زیر نظر نور بھی پیچھے بھاگ آئی۔ کہیں مسکان کی تو بات نہیں کر رہے۔۔۔ وہ سوچتی گاڑی میں آسیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی " برہان بھائی موبائل دیں " اسنے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے برہان کے سامنے ہاتھ پھیلایا " چپ کر کے بیٹھو مل جائے گی تمہیں موبائل " ایک جھڑک نے ہی نور کا منہ بند کر دیا اور وہ ڈبڈباتی نظروں سے آسیہ بیگم کو دیکھنے لگی

اور آسیہ بیگم تو کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔۔

انہیں برہان کے تیوروں سے خوف آرہا تھا

جوان خون تھا کیا کر گذرے۔۔۔

انکا اتنا سلجھا سمجھا ریٹا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسکی زندگی درگو کر دی۔۔

\*-----\*

گاڑی عالم کے بنگلے کے سامنے رکی جہاں پریشان سے کمال صاحب پہلے ہی موجود تھے۔۔

برہان کیوں بلایا ہے یہاں۔۔۔؟ کمال صاحب نے غصے سے پوچھا

اسنے بڑے مٹے کا رشتہ مانگنے کیلئے " وہ کہتا گاڑی لاک کرتے تمسخرے بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگا "

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

تم پاگل ہو گئے ہو "وہ غصے سے بھڑک کر دھاڑے پر لہجہ کانپ رہا تھا"  
 ہاں پاگل ہو گیا ہوں آپ دونوں نے بنایا ہے مجھے پاگل "وہ آس پاس کا خیال کئے بغیر غرایا"  
 کمال صاحب اسکے مسلسل گستاخ لہجے پر خونخوار ہو کر اسے دیکھنے لگے  
 چلو واپس بیگم یہ پاگل ہو گیا ہے "وہ کہہ کر آسیہ بیگم کو ساتھ لے جانے لگے اور نور کو بھی اشارہ دیا"  
 --- اسنے پیچھے سے تمسخرے بھری "جائیں شوق سے جائیں پر ذرا کمال صاحب یہاں بھی نظریں ڈالتے جائیں"  
 نظروں سے پکارا  
 وہ ٹھٹھک کر ر کے اور غصے سے مڑے  
 تمہاری یہ مجال نافرمان تم باپ کو نام سے پکارو گے "وہ دھاڑ کر اسکی جانب لپکے پر اسکے ہاتھ میں موجود امریکہ کی  
 فلائٹ کے شام کے ٹکٹ دیکھ کر ساکت رہ گئے  
 اگر آپ اپنے اندر قدم نہیں رکھے تو میرے قدم ہمیشہ کیلئے پاکستان سے نکل جائیں گے "وہ انکی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوا"  
 اور کمال صاحب اس کے اس طرح بدلنے پر ششدر رہ گئے  
 اور پھر ہوا وہی جو برہان نے چاہا کیونکہ اس بوڑھا پے میں وہ بیٹے کی جدائی قطعی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور نا ہی انکی  
 بیگم۔۔

سب خاموش عالم کا چہرہ اتک رہے تھے کہ اب کونسا فیصلہ ہونے والا ہے۔۔۔  
 حور کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ شکر برہان نے اسے سمجھا اور اپنی زندگی میں آگے بڑھا۔۔۔  
 وہ نور کے ساتھ بیٹھی تھی گولڈن فراک میں آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی۔۔  
 تائی امی نے بہت غور سے اسکے سرخ دکتے خوبصورت چہرے کو دیکھا اور وہ عمر گزار آئی تھی اسکی خوشی کا اندازہ اسکی  
 لبوں پر ٹکی شرمیلیں مسکراہٹ، نابینا آنکھوں میں چمکتے جگنو سے اسے اسکی خوش قسمتی کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے یقین نہیں تھا کہ اتنا خوبصورت مردانہ وجاہت کا مالک جسکی شخصیت کے سامنے اسکے خوب رویٹا دب گیا تھا اس آدمی کے پاس حورالعین اتنی خوش تھی حیرت ہی حیرت تھی۔۔۔

آخر وہ بھی مرد تھا اور ایک مرد کیسے داغ دار عورت کو اپنا ہمسفر بنا کر اتنا خوش رکھ سکتا ہے۔۔۔

اسنے تو سوچا تھا وہ ایک اذیت بھری زندگی گزار رہی ہوگی پر۔۔۔

پہلے سے حسین ترین لڑکی کو دیکھ کر کسی مہکتے گلاب کا گمان ہو رہا تھا۔۔

انہونے سر جھٹک کر عالم کو دیکھا جس کی شخصیت پورے ڈرائنگ روم میں چھائی ہوئی تھی اور جسامت کو دیکھ کر حیرت سے گنگ رہ گئی۔۔۔

وہ تو کوئی پتھر کے بت کا گمان دے رہا تھا۔۔۔

اور انہیں خوف سا محسوس ہوا۔۔۔

آخر کیسے حورالعین اس دیو جیسے شخص کے ساتھ رہتی ہوگی۔۔۔۔۔ اگر کبھی جو ایک تھپڑ پڑا تو کیا اس نازک کی حالت " ہوئی ہوگی۔۔

وہ جھڑ جھڑی لیکر دوپٹہ درست کرنے لگی۔۔

ٹھیک ہے ہمیں یہ رشتہ منظور ہے پر یہ بات کانوں میں بیٹھالیں سب اگر مسکان کو کچھ بھی ہوا یا اسکی آنکھ سے آنسو " نکلا تو میں ویسے ہی بیسٹ نام سے مشہور ہوں آگے ایس پی اور کمال صاحب سمجھا رہیں "۔۔۔ وہ تمسخرے بھری نظر برہان پر ڈال کر بولا تو کمال صاحب اسے پورا یقین دلانے لگے۔۔

اور برہان خاموش بیٹھا تھا۔۔۔

ہم صرف سادگی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ولیمہ میرے چھوٹے بیٹے کی رخصتی میں کریں گے "۔۔۔ آسیہ بیگم نے کہا " تو عالم نے عارب کو دیکھا جسنے سر ہلا کر اپنی رضادی تو اسے کیا ٹینشن ہو سکتی تھی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ٹھیک ہے کل شام کو نکاح کا وقت رکھ لیتے ہیں اور رات کو رخصتی "برہان کے لب ہلے تو سب نے ایک دوسرے سے " مشورہ لیتے سر ہلایا

مبارک ہو برہان "حور العین عالم کے ساتھ بیٹھی مسکرا کر بولی "

تمہیں بھی "برہان نے بددلی سے کہا پر چہرے پر تاثرات ظاہر ہونے نہیں دئے۔۔"

عالم کی نظریں حور پر ٹکی ہوئی تھی جو اسکے قریب بیٹھی تھی۔۔

نور بھی ساتھ والے صوفے پر بیٹھی تھی بیچ بیچ میں اس سے کوئی بات کر لیتی تو حور مسکرا کر اس کا جواب دیتی اور اسے اپنی خوشحال زندگی کا یقین دلاتی۔۔

جو آسیہ بیگم کے کانوں سے پوشیدہ نہیں تھے۔۔۔

انہیں پتا نہیں کیوں حور پر رحم نہیں آ رہا تھا جو انہیں نور پر آتا تھا۔۔

اسے دیکھ کر انہیں خوشی نہیں ہو رہی تھی البتہ بیزاریت ہو رہی غصہ آ رہا تھا شاید اپنے بیٹے کی وجہ سے جو اس کی محبت میں ماں باپ سب کچھ بھلائے پتا نہیں کن راہوں کا مسافر بن بیٹھا تھا۔۔

ٹھیک ہے کل ہم مولوی صاحب کے ساتھ آئیں گے "کمال صاحب نے کہا تو عارب نے سر ہلایا "

برہان نے خود میسج کر کے مسکان کو اپنے ماں باپ کے سامنے آنے سے منع کیا تھا ورنہ تو وہ خوشی سے اپنی ساس سسر سے ملنا چاہتی تھی۔

پر برہان کا حکم بھی آنکھوں پر تھا تبھی اپنے روم میں تھی اور عارب اس کی گریز کو شرم حیا سمجھ رہا تھا۔۔

آج ہم ساتھ چلیں گے شاپنگ کرنے شادی کی "حور ڈرائنگ روم میں بیٹھے ایل ای ڈی پر نظر ٹکائے عالم سے بولی جو "

انکے جاتے ہی وہی دراز ہو گیا تھا اور ساتھ حور العین کو بھی اپنے پاس بیٹھا لیا تھا۔۔

ابھی "؟۔۔۔ عالم کی ساری توجہ اس کی چھوٹی چھوٹی شرارتوں پر تھی جو مونچھوں داڑھی سے کھیل رہی تھی۔

رات کو "۔۔۔ وہ خوشی سے بولی اسکے مان جانے پر "

عالم نے کچھ سوچتے سر ہلایا  
 ٹھیک ہے چلیں گے۔۔۔۔۔ وہ غیر ارادہ طور پر راضی ہو گیا اور حور نے خوشی سے نعرہ لگایا  
 مسنی چلے گی شادی کی شاپنگ کرنے ہمارے ساتھ "وہ سچپتی پوچھنے لگی  
 نہیں وہ خود کر لے گی "عالم نے سختی سے کہا کہیں پھر اسے ساتھ لے جانے کی ضد نہ کر لے۔  
 اور ویسا ہی ہونے والا کہ لب پھڑپھڑا کر رک گئے۔۔  
 اوکے ہم دونوں جائیں گے ویسے میں کونسا سوٹ لوں۔۔ اس کے شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی پوچھنے لگی تو سعیر نے  
 مسکراہٹ دبائی  
 سارے لے لینا بے بی سب تمہارے ہوں گے جس پر بھی ہاتھ رکھو گی "وہ اسکی بالوں کی لٹ کو کھینچتے ہوئے وہ بولا تو  
 حور سر ہلا گئی  
 ! ویسے مینے پازیب بھی لینی ہے۔۔۔"  
 اوکے اور "وہ اب مکمل اسکی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور حور انگلیوں پر گن گن کر اپنی معصوم خواہشیں ابھار کر اسے  
 سنانے لگی اور وہ غور سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا۔  
 یہ سب ملیں گی۔۔۔؟؟ آخر میں گہرا سانس خارج کرتے پوچھا  
 ضرور ملیں گی۔۔۔!! اسنے کہتے اسکے ماتھے پر لب رکھے حور العین شرما گئی  
 ہم کب چل رہے ہیں۔۔۔؟؟ وہ بے صبری سے ہاتھ مسلتی پوچھنے لگی عالم نے عارب کی دی ہوئی فائل سے نظریں  
 ہٹائیں تو سامنے گولڈن فراک میں صوفے پر پیرسارے بیٹھی بالوں کے جوڑے سے نکلتی شریر لٹوں کی جساتیں  
 برداشت کرتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی  
 عارب مسکان کو آنے دو چل رہے ہیں۔۔۔!! وہ کہہ کر واپس فائل کی جانب متوجہ ہوا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ابھی نہیں آرہے اتنی دیر کر دی ہے۔" غصے سے بڑبڑاتی وہ اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتی بالوں کی چوٹی بنانے لگی

عرب مسکان کو لیکر شاپنگ کروانے گیا تھا۔

اور عالم نے کہا تھا نکلے آنے کے بعد چلیں گے تب سے وہ بے صبری سے یہاں وہاں گھوم رہی تھی۔

ڈنر بھی کر لیا تھا اور ہضم بھی ہو گیا تھا۔۔۔

عالم مجھے معلوم ہے یہ مسنی ہی دیر کر رہی ہو گی ہو نہہ دلہن نا ہو گئی کوئی میم ہو گئی "وہ چڑ کر بولی"

سعیر نے سر ہلاتے ہوئے تاکید کی۔

ایک آپ جواب نہیں دے رہے دوسرا میرا بے بی پتا نہیں کس حال میں ہو گا صبح سے نہیں ملی۔۔۔ وہ بڑبڑائی

وہ تپتی ہوئی تھی اور عالم کے گھنی مونچھوں تلے لب مسکرا رہے تھے۔

وہ دور بیٹھا تھا تبھی اسکی بڑبڑا ہٹ سن نہیں پارہا تھا پر غصے سے بل ڈالتی وہ ہر چیز پٹخ کر گزار رہی تھی۔

غصہ کیوں کر رہی ہوں عین۔۔۔ اسکے بال کو اسکی ظالم گرفت سے آزاد کرواتے بولا حورالعین نے منہ بنایا

ہم کب سے بیٹھے ہیں کیا پتا شاپ بند ہو جائیں پھر میں کہاں سے لوں گی پازیب، مانگ پٹی، چوڑیاں اور آئسکریم۔۔۔

وہ بھرائی آواز میں بول رہی تھی اور عالم اسکی معصومیت پہ لب دبا گیا

سب ملیں گے میری عین کو اگر شاپ بند ہو گئے تو ہم واپس کھلو الیں گے پر خالی ہاتھ نہیں لوٹے گے، بھلا ایسا ہو سکتا

ہے عین فرمائش کرے اور عالم پوری ناکرے۔۔۔ جیب سے چھوٹی سے مخمل کی کیس نکال کر سامنے رکھی اور کھول

کر اس میں چمکتے ڈائمنڈ کے ہارٹ میں لکھے "عین" پر انگلی پھیری اور پھر اسکی شفاف صراحی گردن کو دیکھا،

اسکی لمبی کالی چوٹی کو ایک طرف کرتے اسکے گلے میں وہ خوبصورت سائپنڈنٹ پہنایا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ حور نے گلے میں سرکتے کسی چیز کی موجودگی پر پوچھا

۔۔۔ پہنا کر اسکے گردن پر لب رکھے کہ وہ شرم سے چھوٹی موٹی ہو گئی۔۔۔ "عالم کی عین"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور کے گال سرخی سے تپ گئے اور عالم نے مسکرا کر آئینے میں دونوں کا مکمل عکس دیکھا آگئے۔۔۔ وہ خوشی سے نیچے سے آتی مسنی کی آواز پر چبکی۔۔۔

ایس آگئے۔۔۔ اسنے بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر اسے اوڑھایا اور پائوں میں نفیس سی سینڈلز پہنائی۔۔۔

اسکا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آنکھوں میں جگنو سے برس رہے تھے۔۔۔

سعیر کوٹ پہن کر موبائل جیب میں رکھتا ریو اور اپنے پیچھے لگا اور شوز پہن کر اسکے پاس آیا۔۔۔

آؤ شہزادی۔۔۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسے اپنے ساتھ لگایا اور روم سے باہر نکلا۔۔۔

وہ عالم کے حصار میں سنبھل سنبھل کر قدم رکھتی خوش سے اڑ رہی تھی۔۔۔

آپکو معلوم ہے پازیب کی آواز مجھے بہت پسند ہے۔۔۔ اسکے بازو پر سر ٹکا کر وہ جوش سے بولی

سعیر نے مسکراتے اسکے سر کو دیکھا۔۔۔

اور مجھے تمہاری پسند بہت پسند ہے۔۔۔ وہ بولا تو حورا لعین کی آنکھیں خوشی سے نم ہو گئی

سب کچھ خرید لیا کچھ رہ تو نہیں گیا۔۔۔؟؟ عالم نے عارب سے پوچھا جو گارڈ کے ساتھ سامان اندر رکھوا رہے تھے

مسکان تھکی ہوئی تھی اسلئے چیخ کرنے چلی گئی۔۔۔

جی سب آگیا ہے اب صرف فرنیچر رہتا ہے۔۔۔ اسنے بتا کر ملازمہ کو جگہ دی جانے کیلئے

۔۔۔ عارب نے عالم کو دیکھتے کہا جو حورا لعین کے ساتھ کہیں جانے "ایس پی نے منع کیا ہے فرنیچر سے دیگر سامان سے

کی تیاری میں تھا۔۔۔

ایس پی کی سن کون رہا ہے تم وہ کرو جو تمہارا دل کہتا ہے "وہ کہہ کر حورا لعین کو ساتھ لئے گھر سے باہر نکل گیا پیچھے

عارب نے سر ہلایا۔۔۔

سارے راستے وہ اسکی چھوٹی چھوٹی خواہشیں سنتے آیا اور اب شاہنگ مال کے سامنے گاڑی روکتے خود باہر نکلا اور ایک

گہری نظر آس پاس پر ڈالتے حورا لعین کیلئے دروازہ کھولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آؤڈار لنگ "۔۔۔ اسنے اسکانازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر آہستہ سے کسی موم کی گڑیا کی طرح باہر نکلا اور گاڑی لاک کرتے سامنے کھڑے اپنے آدمی کو دیکھتے ہوئے اندر جانے لگا۔۔۔

وہ لڑکا اسکی گاڑی کیلئے تھا کہ کہیں حورالعمین کو چوٹ پہچانے کیلئے گاڑی کے ساتھ چھیڑ چھاڑنا ہو۔۔۔

بب۔۔۔ بہت سے لوگ ہیں یہاں "۔۔۔ حورالعمین زروس ہوتی بولی

نہیں بہت کم ہیں "۔۔۔ اسکے ہاتھ پر نرمی سے دباؤ دیتے یقین دلایا تو وہ شکر کا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے جیولر کے پاس آئے کہ وہاں موجود لوگوں کی نظر بھٹک بھٹک کر اس حسین مکمل جوڑے پر جا رہی تھی۔۔۔

حورالعمین نے اپنے گرد حجاب کی اسٹائل میں دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اور ایک ہاتھ عالم کے مضبوط ہاتھ میں دیکر اسکی انگلیاں میں اپنی کانپتی انگلیاں پھنسائی ہوئی تھی تو دوسرے سے اسکے بازو جکڑا ہوا تھا۔۔۔

آئیے سر تشریف رکھیں "۔۔۔ شاپنگ مال کا اوئر سیر عالم کو اپنی مسز کے ساتھ دیکھ کر ایک دم خوشی سے آگے بڑھا اور " ساتھ لیکر سیر کے جیولری کی طرف اشارہ کرنے پر وہاں لایا

کراچی میں کون وہ شخصیت تھی جو سیر عالم سے ناواقف تھی۔۔۔

ایک اسکی پر ساسر ار شخصیت اور کچھ بڑھتی بزنس میں کامیابی سے ہر کوئی جانتا تھا۔۔۔

شاپنگ مال کا اوئر خود اسکے سامنے مختلف خوبصورت نیکلس دیکھا رہا تھا۔۔۔

اور سیر کو ان میں کوئی بھی حورالعمین کی گردن کے حساب سے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

کہاں اسکی شفاف خوبصورت صراحی گردن اور کہاں یہ پھیکے نیکلس۔۔۔۔

عالم پازیب "۔۔۔ حورالعمین اسے دوسرے نیکلس نکالنے کا سنتی بازو ہلا کر بولی

عالم نے مسکراتی نظر اس پر ڈالی اور انگلیوں پر کچھ نرم ساد باؤدیا جیسے کہہ رہا ہو مجھے یاد ہے۔۔۔

اور وہ سمجھ کر سر ہلا گئی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

کچھ بھی اسکے برابر کا ناگتا تو اسنے انتہائی مہنگے خوبصورت تین ڈائمنڈ کے سیٹ لے لئے اور اب پازیب چوڑیاں دیکھ رہا تھا

----

سر آپ میڈم کو پہنا کر دیکھیں۔۔۔ اس آدمی نے مشورہ دیا بغیر جانے کہ سعیر کو مشورے دینے والوں سے کتنی نفرت ہے۔۔۔

سعیر نے بھوری آنکھیں پازیب سے ہٹائیں اور اس مال کے اوزر کو دیکھا جو کراچی کا سب سے مہنگا اور ملک کا مشہور مال تھا

---

مجھے فالتو بولنے والے سے سخت نفرت ہے۔۔۔ وہ غصے سے بولا تو وہ آدمی اپنی بے عزتی پر ہڑبڑا گیا اور شر مندہ ہو کر "نظریں پھیر گیا

پیک کر دو یہ سب۔۔۔ اسنے مختلف ڈیزائن کی دس خوبصورت پازیب کو پیک کروایا اور چوڑیاں لیں۔۔۔" پھر اسکی چھوٹی چھوٹی فرمائشیں سننا اور اسے لیکر دیتا۔۔۔

پچھے کھڑے اسکے دونوں آدمیوں نے بیگز تھامے رکھے تھے اور خود اسکے ساتھ قدم بڑھانا اسکی سرگوشیاں سن رہا تھا کہ اچانک کھنکدار قہقہے گونجے۔۔۔

سعیر نے ذرا سی نظریں ہٹائیں اور سامنے دیکھا جہاں کچھ لڑکیوں کا ٹولا شاپنگ کرنے کے ساتھ ہنسی مزاق کر رہا تھا اور چورسی نظریں ان دونوں پر بھی تھی۔۔۔

عالم مت دیکھیے گا وہاں۔۔! آپکو معلوم ہے مما کہتی تھی جو لڑکیاں غیر مردوں کے سامنے ایسے قہقہے لگاتی ہیں وہ اچھی نہیں ہوتی وہ ان مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں، اور میں جانتی ہوں یہ لڑکیاں آپکو دیکھ کر ایسے ہنس رہی ہیں آپ وہاں نادیکھیں میں گھر چل کر آپکو قہقہے لگا کر دیکھائوں گی پلیز۔۔۔ حور کا کہنا تھا کہ سعیر نے اسکی بات پر زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے منظور ہے۔۔۔ اسنے جھک کر سرگوشی میں کہا اور حور جو اسکے قہقہے پر خفت سے سرخ ہو گئی تھی اسکے ہامی " بھرنے پر جھٹ سے سر ہلایا۔۔۔

اوہ میں تو بالوں کے کلپ لینا بھول گئی۔۔۔ اچانک اسنے سر پر ہاتھ مار کر کہا " سعیر نے اسے دیکھا۔۔۔

اگر وہ اس مال کو دیکھ لیتی تو کبھی اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا نا کہتی۔۔۔

آنولے لیں میری جان اس میں کونسی بڑی والی بات ہے۔۔۔۔ وہ اسے لیکر واپس آیا اور مختلف ہیئر کلپ لینے لگا۔۔۔ " پیچھے کھڑے اسکے آدمی سعیر عالم کی حالت پر اپنی مسکراہٹ چھپانے لگے جواب ہیئر پنزلے رہا تھا۔۔۔

اوہ سعیر مینے رنگز نہیں لی یہ مسنی کی شادی ضروری پہننی ہیں اور کیچر، ایر رنگز، آر ملٹ، بریسلٹ انف ابھی تو بہت " کچھ رہ گیا ہے۔۔۔!! وہ پریشان سی بولی تو سعیر نے گردن گھما کر اپنے آدمیوں کے ہاتھوں میں تھامے بیگز کو دیکھا قصور اسکا نہیں تھا اسنے ایک کہا تھا اور وہ پانچ دس ساتھ لیکر دے رہا تھا۔۔۔

یاد کرو رہ نا گیا ہو کچھ پھر گھر چل کر کچھ مت کہنا کہ یہ رہ گیا۔۔۔ وہ تیسری بار واپس آیا اسی کا نوٹر پر۔۔۔۔ " اور حور کے رہ جانے والی چیزیں لینے لگا۔۔۔

اور کچھ "۔۔۔ اسنے تین بیگز اپنے آدمی کو تھمائے۔۔۔ اور اب ڈریس لینے چل پڑے۔۔۔

سوچ رہی ہوں "۔۔۔ حور نے سر ہلاتے کہا۔۔۔

اور سعیر نے ایک انتہائی خوبصورت ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا لیا اسکے لئے اور دو جوڑے ساتھ میں دوسرے بھی۔۔۔

کون سا سوٹ لیا ہے "۔۔۔؟؟ گاڑی میں بیگز رکھنے کے بعد وہ فرنٹ سیٹ پر آئی تو پوچھا "

برائیڈل "۔۔۔ کہہ کر اپنے آدمیوں کو جانے کا اشارہ دیتے گاڑی اسٹارٹ کی "

ہیں کونسا "۔۔۔؟؟ "یہ کیسا نام ہے کپڑوں کا برادل "۔۔۔ "برادل بھی کپڑے ہوتے ہیں "۔۔۔ وہ حیران سی ہوئی "

اسنے تو کبھی ایسا نام نہیں سنا تھا



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ویسے کپڑوں کا قصور نہیں آپکی انگریزی ہی مری ہوئی ہے میں ایویں ہی آپکو پڑھا لکھا سمجھ رہی تھی۔۔۔ وہ ناک سکڑ کر بولی تو عالم ہنس پڑا

یہ بات تو سو فیصد ٹھیک کہی۔۔۔ میری انگریزی اتنی مری ہوئی کہ جب زندہ ہوتی ہے تو تمہارے چہرے کا رنگ گلابی سے سرخ کر دیتی ہے۔۔۔ اسنے مسکراتے تاکید کی حور العین نے اسکی معنی خیز بات سمجھ کر مکہ بازو پر مارا ایک تو آپ بہت بد تمیز ہیں عالم۔۔۔ وہ شرم سے بولی

اور مجھے بد تمیز بنانے والی تم ہو عین۔۔۔ وہ پھر باز نا آیا

میں آپکو ایسی دیکھتی ہوں۔۔۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگا گئی استغفر اللہ

تم کیسی لگتی ہوں مجھے یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں اگر پھر سننے کا موڈ ہے تو گھر پہنچنے کا انتظار کرو۔۔۔۔۔ ذو معنی لہجہ اسے پانی پانی کر گیا

کون سا فلیور کھانگو گی۔۔۔؟؟ اسکی مسلسل خاموشی پر مسکراتے پوچھا

چاکلیٹ۔۔۔۔۔ حور مسکراتی بولی تو کھڑکی کے باہر کھڑے اپنے آدمی کو چاکلیٹ کا کہا وہ مودب سا سر ہلا کر کر آنسکریم پار لڑکی طرف چلا گیا۔

آپکو کون سا فلیور پسند ہے۔۔۔؟؟ وہ اسکی طرف رخ کر کے بولی

اور سعیر نے سامنے سے نظریں ہٹا کر اسکی طرف نظریں کی۔۔۔

تمہیں بہت زیادہ شوق ہے ڈارلنگ بار بار سرخ ہونے کا۔۔۔ اسکے جواب پر حور العین شرمندہ ہو گئی

اس میں سرخ ہونے کی کیا بات ہے صرف پسند ہی تو پوچھی ہے۔۔۔ وہ منہ پھولا گئی

سعیر نے ابرو اٹھائی

مجھے یہ فلیور پسند ہے،، کھلاؤ گی۔۔۔۔۔ اسنے اپنی انگلی اسکے گلابی لبوں پر رکھی اور حور العین سے تو پلکیں اٹھانا محال

ہو گیا

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

سرخ کیا وہ اسکے گھمبیر لہجے اور بے باکی پر لال نیلی پیلی ہو گئی ماتھے پر ننھی منے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔  
 سر۔۔۔ سیر کی پر شوق نظروں کو اچانک اسکے آدمی کی آواز نے ہٹایا اور اسنے آسکریم لیکر حور کو تھمائی اور گاڑی "اسٹارٹ کر دی۔۔۔"

اب کھالو میرا یہاں کھانے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔ اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا تو حور نے نظریں گھمائی "اور ہمت کر کے لبوں سے لگائی۔۔۔"  
 سیر مسکرا دیا۔۔۔

شرم نام کی تو چیز نہیں ان میں "وہ غصے سے بڑبڑائی تو عالم کا ہتھہ گاڑی کی فضا میں گونجا"

\*-----\*

سب تیار تھے۔۔۔  
 نور العین نے گرین پائوں کو چھوتے لانگ فرائک پہنا تھا جس پر گولڈن نفیس کام تھا اور نفیس سی جیولری، خوبصورت ہیر سٹائل میں وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ سیڑھیاں اترتے داد کی نظریں جب آسیہ بیگم کے ساتھ کھڑی اس پر پڑی تو قدم وہیں ٹھٹھک کر رک گئے۔۔۔

اور بے تاب نظریں اسکے خوبصورت سراپے سے الجھنے لگی۔۔۔  
 اسکے معصوم نقش ان قدر پیارے تھے کہ داد کا دل مچل کر اسے چھو کر محسوس کرنے کی جسارت پر اکسارہا تھا۔۔۔  
 ناک میں پہنی چمکتی نوزپن اسکے حسن میں چار چاند لگا کر قیامت برپا کر گئی تھی۔۔۔

ارے داد آگئے پیٹا۔۔۔ آسیہ بیگم کی نظریں سیڑھيوں پر کھڑے داد پر پڑیں تو بولیں۔۔۔

جی امی جان۔۔۔ وہ انہیں مسکرا کر دیکھتا بولا تو نور نے اسکی طرف نظریں اٹھائیں وہ چلتا اسکے پاس آیا

دونوں کی نظریں ملیں اور نور اسکی نظروں میں محبت ستائش آنچ دیتے جزبات پر اسکی پلکیں لرزا اٹھی اور اپنے دل کی دھڑکنوں سے خوفزدہ ہوتی وہ غصے سے نظریں پھیر گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کمینہ ناہو تو ایک سرے نکال رہا ہے "وہ اسکی چھوڑی نظروں سے خفا ہوتی بڑبڑائی۔"  
داد جو آنکھوں میں محبت کا سمندر بسائے اسے دیکھ رہا تھا اسکے اس طرح نظریں پھرنے پر لب دبا گیا اور خود بھی نظریں پھیر لیں۔۔

چلو میری بونی اپنے ہی آستانے پر چل رہی ہو، وہاں تفصیل ملاقات کریں گے "وہ دل میں سوچتا اس کے سراپے پر"  
ایک گہری نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔۔

اسنے روکا تھا برہان کو کہ اس قدر جلدی بازی کیسی پر برہان نے کہہ دیا تھا میرے معاملے میں کوئی نا آئے میں جو کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں، ایک نا ایک دن تو شادی کرنی ہے پھر کل کیوں نہیں۔۔

اور داد اسکے اٹل اندازے کو دیکھ کر خاموش ہو گیا کیونکہ وہ جانتا تھا مسکان بھی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔  
اور وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جس پر ظلم جبر کی جائے وہ تو خود ایک غنڈی تھی ایس پی کو ٹھیک کرنے میں زیادہ وقت نہیں لے گی جانتا تھا۔۔

چلیں "۔۔۔ پنک فراک میں اپنی فیری کی انگلی تھامے سفید کلفدار شلوار قمیض میں برہان علوی ہائوس میں داخل ہوا"  
کمال صاحب نے غصے سے دیکھا اور آسیہ بیگم کو اشارہ کیا۔۔۔

چند خاندان کی عورتوں کے ساتھ کچھ گواہوں کی موجودگی میں عالم کے بنگلے میں داخل ہوئے اور انکی گاڑیاں پارکنگ ایریا میں رکی۔۔۔

واؤ دوست ہم یہاں سے ممالینے آئے ہیں "۔۔۔؟ وہ خوبصورت بنگلے کو دیکھتے ہوئے بولی تو آسیہ بیگم نے ناگواری سے چھوٹی سی مسکان کو دیکھا جو اسکے بیٹے پر پورا قبضہ کر چکی تھی۔۔

یس مائے فیری آپکے دوست یہاں سے ممالینے آئیں ہیں "۔۔۔ وہ ایک نظر کمال صاحب پر ڈال کر بولا اور آگے بڑھ کر "سا منے کھڑے عارب کے گلے لگا۔۔۔

نکاح سادگی سے ہو رہا تھا اسلئے زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صرف چند ہی تھے قریب کے لوگ۔۔

عارب سب سے ملتا کمال صاحب کے ساتھ ملنے لگا تو انہوں نے ایک نظر اسے دیکھ کر منہ پھیر کر اندر بڑھ گئے۔۔

عارب کی الجھی نظریں داد پر آئیں اور پھر برہان پر جس کے لبوں پر مخصوص مسکراہٹ تھی۔۔

سوری ابو غصے میں ہیں اتنی جلدی شادی کرنے پر آئی ہو پوانڈر سنڈ۔۔!! برہان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

مسکراہٹ سے آگ لگائی اور لفظوں سے تسلی دی

برہان علوی میں تو سمجھ سکتا ہوں پر اپنے ابا صاحب کو کیسے گا اپنا غصہ اپنے پاس رکھے ورنہ میرے پاس مت آئے گا کسی

۔۔ وہ ذو معنی لہجے میں کہتے اندر بڑھ گیا "قسم کی شکایت کو لیکر

ہونہ۔۔۔"!! برہان نے سر جھٹکا

Urdu Novel Book



وہ گولڈن برائیڈل لہنگے چولی میں بڑے سے دوپٹے سے الجھتی ہاتھ . . . "کیا بے ہودہ کپڑے بھیجے ہیں ایس پی نے"

روم سے باہر آئی اور گرتی گرتی بچی

میم آپ یہاں بیٹھیں میں آپکو تیار کر دوں۔۔۔ پارلروالی نے اسے دیکھ کر کہا

اے جاری میرے کو نہیں کروانا لیا پوتی۔۔! اپن ایسے ہی ایس پی کو پسند ہے تو نکل یہاں سے۔۔ وہ غصے سے دوپٹے

نیچے پھیلتی بولی اور وارڈروب کو ٹٹولنے لگی۔۔

میم آپ دلہن ہیں آپکو آج اسپیشل تیار ہونا ہے آپکے بھائی نے بھی ہدایات کی ہیں آپکو تیار کرنے کی۔۔۔ پارلروالی

اسکی لینگوئج پر حیران ہوتی اس انوکھی دلہن کو دیکھنے لگی۔۔

مسکان نے اسکی بکواس پر اسے گھورا اور سامنے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے پسل نکال کر اسکے پاس آئی۔۔

تیرے کو کیا چاہئے چڑیا۔۔؟ یہ کہ پہلی رات ہی اپن کو وہ اڑا دے۔۔! اپن کی کوئی عزت نفس نہیں ہے کیا لڑکی اب

نکل ورنہ اسکی چھ گولیاں تیرے بھیجے میں گھسا دوں گی۔۔ وہ دلہن کے لہنگے میں کھلے گولڈن بال شانوں پر بھیلے

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

خوبصورت سنہری آنکھوں والی مسکان پوری غنڈی بنی غصے سے پسٹل کا منہ اس پار لروالی کے ماتھے پر ٹکا کر بول رہی تھی اور پار لروالی اسے وحشت بھری پھیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اور پھر نتیجاً چانک ہی لہرا کر نیچے گری۔۔

لوجی یہ حال ہے آجکل کی لڑکیوں کا چڑیا جتنا دل ہے انکا۔۔۔ وہ نیچے پڑی پار لروالی کو دیکھ کر منہ بنا گئی "مسکان میری جان تم ریڈی ہو دلہے والے آگئے ہیں مولوی کے ساتھ"۔۔۔ عارب کی آواز پر اسنے ہڑبڑا کر نیچے پڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

ہہ۔۔۔ ہاں تیار ہوں "۔۔۔ اسنے ہلکلا کر کہا اور پستول واپس دراز میں رکھی۔۔۔

دروازہ کھولا مجھے تم سے کچھ کہنا ہے "۔۔۔ اسکی محبت بھری آواز پر مسکان نے ماتھا مسلا۔۔۔

!! دو منٹ رکو عارب "۔۔۔

ایک سوچ کے دماغ میں لپکتے ہی اسنے عارب سے کہا اور اس لڑکی کو بازو سے گھسیٹ کر بیڈ کے نیچے دھکیل دیا۔۔

اب ہوش میں آکر میرے نکاح کے چھوہاڑے کھانا "ہاتھ صاف کرتی باتھ روم کا دروازہ بند کرتے اسنے روم کا دروازہ "

کھولا تو عارب مسکراتا اندر داخل ہوا پر اسکے میک اپ سے صاف چہرے کو دیکھ کر حیران ہوا۔

تم ابھی تیار نہیں ہوئی لڑکے والے آگئے، کہاں گئی وہ پار لروالی "۔۔۔ روم میں جھانکتے ہوئے بولا "

باتھ روم میں گئی ہے ہو رہی ہوں تیار تیرے کو کیا کہنا ہے میرے سے "۔۔۔ گھبراہٹ چھپا کر وہ عجلت سے بولی "

کچھ نہیں صرف تمہیں پیار دینے آیا تھا۔۔۔ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے بولا۔۔۔

دیکھ مسی ہماری ممانہیں جو تمہیں اس موقع پہ سمجھائے پر میں اتنا کہوں گا وہاں سب کی عزت کرنا اور مہربانی کر کے

اب اس لینگو بچ ٹھیک کرو جیسے ٹھیک سے بولتی ہو ویسے بولو۔۔۔

باقی رہی برہان کی تو بات تو اسکی عزت کرنا تبھی وہ تمہاری عزت کرے گا "۔۔۔ عارب نے اسے ساتھ لگاتے ماتھے پر

لب رکھے اور سر تھپتھا ماتھا اور نرم آنکھوں سے نظریں چراتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اف کیا کروں ایک دل عارب کو چھوڑنے کو نہیں چاہتا دوسری طرف ایس پی کے بغیر نہیں رہتا کہاں جاؤں۔۔۔"

وہ پریشانی سے سوچتی واپس وارڈروب کے سامنے آئی

تم تیار ہو مسکان"۔۔۔ نور العین ناک کرتی اندر داخل ہوئی"

تو بیڈ پر بیٹھی لمبے سے دوپٹے میں گھونگھٹ کئے مسکان سے مخاطب ہوئی۔

ہاں۔۔۔ اسنے سر ہلا کر جواب دیا۔"

تمہیں معلوم ہے برہان تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔ وہ ساتھ بیڈ پر بیٹھتی بولی۔

میرے کو معلوم ہے سب۔۔۔ وہ جو مسکراتی دیکھ رہی تھی کہ کیسے بالکل مشرقی بن گئی تھی اسکے میرے کو پر حیرت " کا جھٹکا لگا۔۔

پار لروالی کہاں ہے باہر عارب بھائی کہہ رہا تھا وہ تمہیں تیار کر رہی ہے۔۔۔۔۔ سر جھٹکتی نور یہاں وہاں دیکھتی بولی " وہ چلی گئی اسے جلدی تھی اسلئے "۔۔۔ اس کے جواب پر وہ سر ہلا گئی۔"

حورالعین کہاں ہے"۔۔۔؟؟ وہ حورالعین کی غیر موجودگی پر پوچھنے لگی

کیا تیرے یہاں دلہن سے یہ سب پوچھتے ہیں۔۔۔؟ اسنے گھونگھٹ کے نیچے سے پوچھا تو نور ہڑبڑگئی۔"

نہیں وہ تو میں بس اسکی غیر موجودگی پر پوچھ رہی تھی۔۔۔" شرمندہ ہوتی وہ صفائی دینے لگی۔

اوپر اپنے روم میں ہے "اسکے کہنے پر وہ سر ہلا گئی اور خاموش ہو کر مزید شرمندہ ہونے سے چپ بیٹھ گئی۔"

\*~~~~~\*

میں کیسی لگ رہی ہوں"۔۔۔ ٹائی پن لگاتے سیر سے حور العین نے پوچھا تو اس نے آئینے سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور "پھر دیکھتا رہ گیا۔۔۔"

ڈیپ ریڈ لہنگے میں بالوں کو سٹائلش جوڑا بنائے جو اسے ابھی پار لروالی بنا کر گئی تھی۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کانوں میں ڈامنڈ ٹاپس گلے میں نیکلےس، کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں، میک اپ سے پاک اسکا معصوم چاند کی طرح چمکتا چہرہ تعریف کیلئے لفظ چھین گیا۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔ سعیر نے مسکراتے خود پر پر فیوم چھڑکا "ہیں کیا مطلب کچھ کہہ نہیں سکتے اس پار لروالی نے اتنی تعریف کی اور آپ کچھ کہہ نہیں سکتے، اب مجھے پورا یقین ہے " آپ مجھ سے جلتے ہیں "۔۔۔ وہ غصے سے بولی۔۔۔ سعیر نے اپنی مسکراہٹ دبائی

جانِ عالم میں کیوں جلنے لگا اپنی شہزادی سے "۔۔۔ اسنے پر فیوم رکھتے اسکی چوڑیوں سے بھری کلائی نرمی سے تھام کر "اپنے سامنے کھڑا کیا اور آئینے میں دونوں کے مکمل عکس کو دیکھنے لگا۔۔۔ اسلئے کہ اپنے میرے جتنے خوبصورت نہیں ہوں گے، میرے جتنے ہوشیار نہیں ہوں گے سمجھدار بھی نہیں ہوں "۔۔۔ وہ چھوٹی سی ناک سکڑ کر بولی "گے۔۔۔ ایسے ہی لوگ جلتے ہیں ایک دوسرے سے جس طرح آپ جلتے ہیں مجھ سے اور ایک ادا سے اپنی انگلی پر آگے رکھی ناگن جیسی بالوں کی لٹ کو لپیٹنے لگی۔۔۔ عالم سے مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔۔۔

جلتا میں نہیں جل میرا دل رہا ہے اس وقت تمہیں باہر نکالنے کیلئے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں یہیں رہ جائیں ایک " دوسرے کے ساتھ اور صرف عالم اسکی عین "۔۔۔

اور میں تمہاری دھیر ساری تعریف کروں کچھ سرگوشیوں سے تو کچھ اپنی محبت کے عمل سے، تمہارے اس " خوبصورت چہرے پر اپنی محبت کی لالی بکھیر دوں ہاں؟ "۔۔۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیکر اسکے کانوں میں پہنے ٹاپس کو لبوں کی حرارت سے چھوتے سرگوشی میں بولا کہ حورالعین کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی ماتھے پہ پسینے کے ساتھ ہتھیلیاں بھیگ گئی۔۔۔

اسکے پھولے رخسار تپ کر خون چھڑکانے لگے اور اسکی سانسوں کی تپش سے وہ لرزنے لگی۔۔۔

نن۔۔ نہیں ج۔۔ مجھے جانا ہو گا ورنہ نن۔۔ نیچے سب کک۔۔ کیا سوچیں گے۔۔ اپنی مٹھی میں دبی لپ سٹک پر پکڑ " مضبوط کرتی ہمت کر کے بولی

سب کون ہوتے ہیں ہمارے بارے میں سوچنے والے۔۔۔" انکی گردن الگ کر دوں جو ہماری پرائیویسی میں دخل " دیں۔۔۔ دوسرا جملہ وہ صرف بڑبڑایا اور اسکی گھمبیر بڑبڑاہٹ کو وہ اپنی ابتر حالت میں سمجھ ہی ناسکی نہیں عا۔۔۔ عالم مم۔۔۔ مسنی کو آپ ب۔۔۔ بہن مانتے ہیں ا۔۔۔ اور چلنا ضروری ہے۔۔۔ اسنے جیسے اسے سمجھانے کی " کوشش کی اور وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا

کک۔۔ کیا میں یہ لگا سکتی ہوں۔۔ میک اپ والی نے کہا میں بہت خوبصورت لگوں گی اس میں۔۔۔! آپ نے منع کر دیا۔۔  
میک اپ سے ورنہ وہ مجھے بہت کچھ لگانے والی تھی پر نہیں لگا پائی البتہ یہ لپ اسٹک دے دی ہے کہ آپ کی اجازت سے لگا  
لوں پلیز۔۔۔ وہ بھیگی پسینے سے نم مٹھی میں بھینچی لپ اسٹک کو سامنے کرتی التجائی انداز میں بولی۔۔۔  
سعیر نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر سفید شفاف ہتھیلی میں بھیگی لپ اسٹک کو دیکھا۔  
دیکھاؤ۔۔۔ اس نے ہاتھ سے لی اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔"

!! کیا کرو گی یہ رنگ لگا کر "۔۔"

مجھے حکم کرو میں نیچرل رنگ تمہارے لبوں پر سجادوں کا صرف سیکنڈ میں "۔۔ اسکا بے باک لہجہ حور العین کے چپکے " چھڑا گیا

عالم "۔۔۔ وہ خفت شرم سے منمنائی اور اسکے مضبوط بازو پر چٹکی کاٹنے چاہی پر اسکے پتھر جیسے سخت جسم پر چٹکی کاٹنے" سے ناکام رہی تو شرمندہ ہو گئی

آجائو لگا کر دیکھتے ہیں۔۔۔ وہ اسے لیکر بیڈ پر بیٹھتا خود پاس بیٹھا۔۔۔"

کک۔۔۔ کیا۔۔۔ وہ گھبرا گئی۔

اور عالم اسکی حالت پر ہنس پڑا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

--- شریر نظروں سے دیکھتا بولا تو جیسے اسکی سانس میں سانس آئی۔۔۔ "ڈارلنگ یہی لپ کس۔۔۔ ٹک" ہیں لپ کس۔۔۔ ٹک کیا۔۔۔۔۔ "؟؟؟" بے وقوف لپ اسٹک ہوتا ہے ذرا بھی نہیں پڑھے۔۔۔! آپ سے تو میں ان "پڑھ ٹھیک ہوں سچی یار کچھ نہیں آتا آپ کو"۔۔۔ وہ گردن اکڑا کر خود کی تعریف کرتی اسکی جاہل پن پر ناک بروچڑھا گئی میری جان لپ اسٹک کہتے ہیں اس رنگ کی ڈبی کو۔۔۔!! لپ کس۔۔۔ ٹک کہتے ہیں تب، جب یہ تمہارے لبوں پر آئی "۔۔۔ پہلے اسے سمجھا کر پھر صرف لبوں میں "گی!! اب اتنا تو تمہارا عالم پڑھا لکھا ہے کہ اس انگریزی کی آنکھ منہ پھوڑ سکے ہی بات مکمل کی

اوہ انگلش۔۔۔! سوری میں ہوں ہی بیوقوف سمجھتی نہیں کہ ہر بات انگلش میں بدل جاتی ہے اب دیکھ لو اسے ہی ڈبی "میں ہے تو لپ اسٹک لگایا تو لپ کس۔۔۔ ٹک اف ایک یہ انگریزی مجھے پاگل کر دے گی"۔۔۔ وہ کچھ دیر کی خود کے منہ سے اپنی تعریف پر خفت شرمندگی مٹانے کیلئے سر پیٹ گئی۔۔۔

اٹس اوکے بے بی تم ابھی سیکھ رہی ہو تو ایسا ہو جاتا ہے"۔۔۔ اسکی متبسم بات پر وہ زور شور سے سر ہلا گئی۔۔۔ "عالم نے اسکی ٹھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اوپر کرتے اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھا وہاں سے نظریں سرکتی ناک پر آئی پھر سرخ لبوں سے ہوتی نیچے تل پر جم گئی۔۔۔

تمہیں تعریف کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تم ایک تعریفی مجسمہ ہو جس میں عالم کی سانسیں بستی ہیں "اسکے تل کو" انگوٹھے سے سہلاتے لبوں پر لپ اسٹک لگانے لگا۔۔۔

اور وہ اسکے سحر میں کچھ سمجھ نہیں سکی کہ اسکے لبوں پر سچ میں لپ اسٹک لگ رہی ہے یا صرف وہ ڈبی ہی اسکے لبوں پر گھما رہا ہے۔۔۔

عالم نہیں چاہتا تھا کہ اسکے خوبصورت لب کسی بناوٹی تہہ تلے چھپ جائیں تبھی وہ چاہ کر بھی اسے نہیں لگا سکا۔ کیسی لگ رہی ہے لپ کسٹک۔۔۔۔۔ "؟؟؟ دونوں لبوں کو آپس میں بھینچ کر پھر انہیں الگ کرتی پر جوش سی بولی۔۔۔ "منے زندگی میں پہلی بار لگائی ہے" وہ کہتی شرمائی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بہت خوب"۔۔۔ اسنے ٹھوڑی سے پکڑ کر چہرہ قریب کیا اور حور العین اسکی بھاری گھمبیر آواز سانسوں کی تپش سے "گھبرا گئی

عالم د۔۔ دیر ہو گئی ہے"۔۔۔!! وہ آنکھوں میں گھستی اسکی گرم سانسوں کی تپش پر آنکھیں موند گئی اور سانسوں کی "ڈور کو تھام لیا۔۔

ہونے دو"۔۔۔ بوجھل لہجے میں کہتے وہ اس چہرے پر جھک آیا اور نرم گرم لمس سے اسکے لبوں کو اپنی محبت کی لالی "بخش دی اور اسکے تل کو چھوتے دور ہوا۔۔

میری لل۔۔۔ لپ کک۔ کسٹک"۔۔۔ سانسوں کی تیز رفتار کے بیچ وہ ہلکائی "لگ گئی ہے اور بہت گہرا رنگ ہے نہیں اترے گا"۔۔۔ وہ اسکے پنکھڑیوں جیسے سرخ لبوں پر انگلی پھیر کر بولا تو حور

شرم سے نظریں جھکا گئی۔۔۔

وہ اسکے پاس سے اٹھا اور لپ سٹک کو ڈسٹن میں پھینک دیا۔۔

عالم میری پازیب"۔۔۔ اچانک اسے یاد آیا تو وہ چیخی۔۔۔

جانِ عالم وہی نکال رہا ہوں"۔۔۔ وہ مخمل کے کیس سے پازیب نکالتا بولا اور مضبوط قدم اٹھاتا سینڈلز نیچے رکھ کر اسکے "سامنے نیچے پنچوں کے بل بیٹھا۔۔

حور خوشی سے ہتھیلیاں ٹھوڑی پر ٹکا گئی۔۔

آپ کتنے اچھے ہیں مجھے لپ کسٹک لگائی اور پھر اب پازیب پہنا رہے ہیں"۔۔۔ اپنے گٹھنے پر اسکے پاؤں کو رکھتے ہوئے "عالم سے بولی

عالم نے مسکراتی نظر ڈالی۔۔

کیونکہ میں مطلبی شخص ہوں۔۔۔!! میرا مطلب میری محبت ہے اور میری محبت تم ہو، تم ہو تو میں ہوں اور میں ایک "

مطلبی شخص ہوں"۔۔۔ وہ اپنے مخصوص لب و لہجے میں بولتا حور العین کو الجھا گیا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بعض اوقات مجھے آپکی باتیں سمجھ نہیں آتی بہت مشکل بولتے ہیں۔۔۔ وہ پلکیں جھپکا کر کہتی سامنے ہی دیکھنے لگی " بغیر جانے کہ اسکی نظریں سیر عالم کی بھوری نظروں سے الجھی ہوئی تھی۔۔۔

عالم دنیا میں کتنا اجالا ہے۔۔۔؟؟ پر سوچ سی وہ دیکھتی بولی " عالم نے اسکے سفید شفاف پائوں میں ڈائمنڈ سے چمکتی پازیب پہنا کر لاک کرتے جھک کر وہاں پر لب رکھے کہ وہ جھڑ جھڑی لے اٹھی اور اسکے شدت بھرے لمس پر سمٹ گئی۔۔۔

دنیا میں اجالہ ہوتا تو ابھی تک تمہاری آنکھیں روشن ہوتی یہاں بہت گہرا اندھیرا ہے تمہاری آنکھوں سے بھی زیادہ "۔۔۔ وہ صرف سوچ کر رہ گیا اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا نا ہی دنیا سے بد دل کرنا چاہتا تھا

بہت روشن ہے دنیا کہ آنکھوں میں اسکی روشنی چھبتی ہے اور جو اس سے گہرا کر آنکھیں جھپکتا ہے تو پھر کھول نہیں "۔۔۔ اسکے دوسرے پائوں میں پہنا کر وہاں پر بھی لب رکھے اور سینڈلز پہنانے لگا۔۔۔ " پاتا

کیا اپنے اسکی چھبن والی روشنی پر آنکھیں جھپکی ہیں "۔۔۔؟؟ وہ الجھی الجھی سی سوال کرنے لگی " ہاں جھپکی تھی اور گہری نیند میں چلا گیا کہ پھر آس پاس سے آتی سسکیوں پر بیدار ہوا "۔۔۔ عالم نے مسکراتے اسے کھڑا " کیا اپنے سامنے اور اسکے شانوں پر اپنے ہاتھ لگائے

وہ کس کی سسکیاں تھی عالم "۔۔۔؟؟ اسنے معصومیت سے آنکھیں پھیلائیں " ڈارلنگ ان کی جو اس چھبن سے آنکھیں جھپکتے ہیں اور جب کھولتے ہیں تو سسکا اٹھتے ہیں "۔۔۔ وہ اسکا گال سہلاتے " محبت سے بولا

کیا نور کی آنکھیں میں چھبتی ہوگی یہ روشنی "۔۔۔؟ اسے اپنی بہن کی ٹینشن ہونے لگی " نہیں اس تک کوئی چھبن والی روشنی نہیں پہنچ سکتی "۔۔۔ اسے آلف یاد آیا جسکی آنکھیں اس قدر گہری کالی رات کی " طرح تھی کہ اس پر نا اس سے جڑے رشتے پر روشنی کی آنچ پڑ سکتی تھی۔۔۔

شکر "۔۔۔ حور نے گہرا سانس خارج کرتے اپنے تڑپتے دل کو سکون دیا "۔۔۔

عالم کیا اب آپکو "۔۔۔"

شش۔۔۔! ڈرانگ وہ پہلے کی بات تھی ابھی بہت کالی رات ہے جس کا سورج صرف تب ابھرے گا جب عالم کی " وحشت اسے پورا نکل نہیں لیتی "۔۔۔ اس کے کانپتے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروادیا اور پھر دونوں کے بیچ خاموشی چھائی رہی صرف عین کی دل کی دھڑکن کا شور سنائی دینے لگا کہ عالم کے لبوں پر گہری مسکراہٹ رینگتی۔۔۔

آپ۔۔۔ میری ساری لپ کسٹک مٹا دیں گے "۔۔۔ اس کی انگلی سرسراہٹ پر وہ کانپتی انگلیوں سے اس کی انگلی تھام گئی۔" جب تک میں تمہارے ساتھ رہوں گا یہ رنگ یوں ہی گہرا رہے گا "۔۔۔ اس کی انگلیوں کو لبوں سے لگاتے پر شوق نظروں سے اس کی جھکی پلکوں کو دیکھتے بولا تو وہ خوشی سے سر ہلا گئی آپ مجھے روز لگانے دیں گے "۔۔۔ خوشی سے وہ چہکی "۔۔۔!! سیر نے جھک کر رضامندی دی۔۔۔ "روز" آئی لویو عالم "۔۔۔ وہ اس کے گرد بائیں ڈال کر سینے پر لب رکھ گئی

آپ میری خواہشوں کا کتنا خیال کرتے میری ہر خوشی پوری کرتے ہیں "۔۔۔ وہ نم لہجے میں خوشی سے بولی "میں پہلے ہی کہا ہے ڈرانگ میں مطلبی ہوں "۔۔۔ اس کے کمر سے جکڑتے اپنے سینے میں بھیج کر سرگوشی میں بولا "حورالعین نے نفی میں سر ہلایا

آپ مطلبی نہیں ہو سکتے عالم مطلب پرست ایسے تو نہیں ہوتے۔۔۔! آپ تو محبت دینے والے انسان ہیں ایک پیارے "۔۔۔ وہ سراو پر اٹھاتی ہوئی بولی "شخص محبت باٹنے والے

مجھے نہیں لگتا "۔۔۔ عالم نے جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھے اور دوپٹے سر پر اوڑھا کر روم سے ساتھ لیکر نکلا۔۔۔

\*-----\*

وہ سب لائونج میں بیٹھی تھیں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

خاندان کی کچھ عورتیں اور دو تین لڑکیاں ساتھ آسیہ بیگم بھی منہ بنائے بیٹھی تھی چہرے سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ وہ خوش نہیں اس نکاح سے۔۔۔

سن آسیہ یہ تو حورالعین ہے نا۔۔۔؟؟ سیڑھیوں سے اترتی لمبے چوڑے خوبصورت مرد کے ساتھ دلہن کے لہنگے میں ڈامنڈ کی جیولری میں حورالعین کو دیکھ کر وہ بے یقینی سے سرگوشی میں آسیہ بیگم سے پوچھنے لگی۔۔۔  
کہاں؟؟ آسیہ بیگم نے پوچھا کیونکہ اسے کب سے حورالعین دیکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔  
پیچھے دیکھ یہ کون ہے اسکے ساتھ اور تم لوگوں نے شادی کب کروادی اسکی ہم تو بتایا نہیں اس کے کہنے پر آسیہ بیگم کے ساتھ باقیوں بھی مڑ کر دیکھا۔۔۔  
اور پھر دیکھتے رہ گئے۔۔۔

گرے تھری پیس سوٹ میں لمبا چوڑا اسکا وجود گھنی بھوری داڑھی مونچھیں، سرخ سپیڈرنگت بھوری آنکھوں میں ٹھٹھرا دینے والی برف جیسے سرد تاثر والے سعیر عالم کے ساتھ مسکراتی ڈیپ ریڈ لہنگے میں میک اپ سے پاک چہرے والی حورالعین کو دیکھتے سب کے منہ کھلے کہ کھلے رہ گئے۔۔۔

کیا نصیب پایا ہے اس داغدار لڑکی نے بھی ہمنے تو سوچا تھا اب ساری زندگی روتی دھوتی گزارے گی پر بھی قسمت کا کسے پتا، ویسے آسیہ واقعی مسنی نکلی تو تو ہماری اتنی حسین پاکباز لڑکیاں چھوڑ کر اپنی اس دیور کی بیٹی کو دے دیا جس نے تمہاری بہن کو موت کے حوالے کیا تھا اور چار سال غائب رہنے والی لڑکی کو یہ کیسے قبول کر گیا بھی کہیں سچ چھپایا تو نہیں ہے۔۔۔؟؟  
وہ عورت جھک کر حسد سے سرگوشی میں بولی

چھوڑو بھی نویدہ بیگم ہمیں تو خوش ہونا چاہیے بن ماں باپ کی بچی ہے اللہ اسکے نصیب میں دھیر خوشیاں لکھے اتنے دکھ دیکھے ہیں اب جا کر خوشیاں ملیں ہیں تو اس پر اسکا حق ہے ماشاء اللہ کر دواللہ تمہاری بیٹیوں کا بھی نصیب اچھا کرے گا۔۔۔  
دوسری عورت نے کہا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی اور اب حورالعین کو باتیں کرتے مسکان کے روم کی طرف جاتے ہوئے دیکھنے لگی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پھر بھی پتا تو چلے ہے کون یہ لڑکا۔۔۔ وہ تجسس سے پوچھنے لگی "کمال صاحب کے جان پہچان والا ہے" "آسیہ بیگم نے کہا اور چہرہ موڑ گئی" ہم جا رہے ہیں حور العین کے پاس "وہاں پر موجود لڑکیاں کہتی عالم کو دیکھتی حور العین کے پیچھے مسکان کے روم میں " آئیں۔۔۔

برہان کے انکار کے باوجود عارب نے بڑی سے لیکر چھوٹی چیز تک ہر ضرورت کا سامان پہنچایا تھا علوی ہائوس۔۔۔ اور آسیہ بیگم کو اسکے جہیز سے یہ اندازہ ہوا کہ لڑکی امیر گھر سے ہے وہ تو عالم کے گھر کو دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی پر پھر بھی اسکا منہ مسکان کے جہیز نے بند کر دیا۔۔۔

برہان نے کچھ بھی اپنے روم میں تبدیلی لانے کے بجائے سارا فرنیچر اور اسکا سامان اسٹور روم میں رکھوا دیا۔۔۔ اندر جانو تمہاری بہن بیٹھی ہے اور مسکان سے بھی ملو۔۔۔ عالم اسکے گال تھپتھپا کر پیار سے بولا اور اسے اندر بھیج کر "نور العین کو اشارہ دیا۔۔۔

وہ پلک جھپکے حور العین کے پاس آئی اور اسے گلے سے لگایا۔۔۔

خیال رکھنا کوئی ہرٹ نا کرے اسے "۔۔۔ وہ سرد لہجے میں نور سے بولا تو اسنے زور شور سے سر ہلایا۔۔۔" عالم ایک نظر دلہن بنی بیٹھی مسکان پر ڈال کر ڈرائنگ روم کی طرف چلا گیا جہاں عارب کا میج آپکا تھا سب اسکے انتظار میں بیٹھے ہیں۔۔۔۔

اور حور العین مسکان سے ملی۔۔۔

مسنی میرے بھائی کو تنگ مت کرنا ورنہ میں تمہیں وہیں آکر جوتے لگانے ہیں "۔۔۔ حور العین کی بات پر پورے روم میں لڑکیوں کے قہقہے گونجے

فکر مت کر میرا بچہ تیری یہ مسنی بہت اچھے سے خیال رکھے گی "۔۔۔ وہ گھونگھٹ میں سے بولی تو لڑکیوں نے اوئے " ہوئے کہا۔۔۔

\*-----\*

ڈرائنگ روم میں اس وقت کمال صاحب عالم داد عارب، برہان اور کچھ دوسرے گواہوں کی موجودگی مولوی نے نکاح پڑھوایا۔۔۔

برہان کے پاس ہی اسکی فیری بیٹھی مسکراتی تجسس بھری نظروں سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 بولا۔۔۔ "اور برہان اسکا چھوٹا سا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے دھڑکتے دل کے ساتھ "قبول ہے  
 اسکی نظریں وہاں شہنشاہی انداز میں بیٹھے عالم پر گئی جس کے لبوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا۔۔۔  
 کمال صاحب کا دل دھڑک رہا تھا عالم کے ساتھ رشتہ جوڑنے سے۔۔۔  
 پر وہ اس نالائق بیٹے کا کیا کرتا جس نے ضد پکڑ لی تھی اس لڑکی سے شادی کرنے کی۔۔۔  
 دوسری بار بھی قبول ہے کہا اور تیسری مرتبہ کہتے سائن کیے تو مولوی صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ساتھ سب نے  
 ہی ساتھ دیا۔۔۔

البتہ عالم ویسے ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔۔  
 اور پھر آمین کہتے سب نے اسے مبارک باد دیں اور وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے وصولتار ہا۔۔۔  
 عارب نے مسکرا کر اسے گلے لگایا اور پھر داد دے۔۔۔  
 نکاح مبارک ہو بھائی جان"۔۔۔ اسے بھینچتے ہوئے کہا تو برہان مسکراتے اسکے پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔  
 برہان کمال صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے سر پر ہاتھ رکھتے منہ موڑ لیا۔۔۔  
 سالے صاحب"۔۔۔ وہ تمسخرے بھری نظروں سے عالم کو دیکھتا بولا "۔۔۔  
 عالم مسکراتا اٹھا اور اسکے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔  
 پانوں سے سگریٹ مسلتے اسکی بھوری مسکراتی آنکھیں برہان کی روشن آنکھوں میں آئیں۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نکاح مبارک ہو سالے صاحب"۔۔۔ اسنے حورالعین کا حوالہ دیتے کہا تو اسکا چہرہ اضطراب سے سرخ کر دیا اور عالم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے وہاں سے نکلا۔۔۔

دادنے بے ساختہ ہی شیر، ببر شیر کے کھیل پر مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

اور مولوی صاحب عارب کے ساتھ مسکان کے روم کی طرف جانے لگے کمال صاحب بھی ساتھ تھے۔۔۔

\*-----\*

عارب کے ساتھ کمال صاحب قاضی صاحب مسکان کے روم میں داخل ہوئے جہاں آسیہ بیگم اور دوسری عورتیں سب موجود تھیں۔۔۔

اور بے چینی سے برہان کی دلہن دیکھنا چاہتی تھی جسنے اتنا لمبا گھونگھٹ لیا ہوا تھا کہ مشرقی لڑکیاں بھی پیچھے رہ گئی تھیں۔۔۔ مسکان عارب آپکو برہان ولد کمال علوی سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟"۔۔۔ مولوی کی "آواز پر مسکان کے پیٹ میں گدگدی ہونے لگی۔۔۔

دومنٹ مولوی کیا یہاں ایس پی موجود ہے۔۔۔؟ میرے کو اس سے بات کرنی ہے"!! اسنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے کہا"

---

اسکی بات پر جہاں حورالعین نے مسکراہٹ دبائی وہیں ساری عورتوں کے منہ کھلے۔۔۔ جب اسکے جھٹکے سے گھونگھٹ اٹھایا۔۔۔

مسکان"۔۔۔ عارب نے اسے دبے دبے لہجے میں وارن کیا۔۔۔

دومنٹ یار تو بلا تو سہی اس سے میرے کو ان شرطوں پر سائن چاہئے۔۔۔"۔۔۔ اسنے کہتے بل چباتے ہوئے ایک کاغذ سامنے کیا عارب نے شرمندہ ہوتے سر جھکا لیا۔۔۔

ناوہ تیار ہوئی ناہی زیور پہنے تھے صرف کپڑے ہی ان کے دئے ہوئے پہنے۔۔۔

جائو بیٹا لے آؤ اسے"۔۔۔ قاضی صاحب نے کہا تو وہ مسکان پر ایک نظر ڈال کر روم سے نکلا"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تھینکس "مسکان نے مسکرا کر مولوی سے کہا اور کمال صاحب کو دیکھا جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔"

سلام اپن تیری ہونے والی بہو پسند آئی۔۔۔؟؟ وہ مسکرا کر دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتی شرما کر بولی اور سب کا سکتا توڑا"

---

آسیہ یہ کون سی بلا ہے۔۔۔۔۔ صدے میں بیٹھی آسیہ بیگم کے کانوں میں سرگوشی کی

جو حور العین نے بخوبی سنی۔۔

بلا نہیں ہے آنٹی یہ میری مسنی ہے برہان بھائی کی دلہن۔۔۔ حور العین نے منہ بناتے کہا اسے بلا کہنا برا لگتا تھا"

شش حور "نور العین سامنے والی کا حال آنکھوں سے دیکھ رہی تھی تبھی حور کو باز رکھا"

ہائے میرا بچہ صدقے مجھے پتا تھا تیرے دل میں بھی میرے لئے محبت ہے اور وہ آج ظاہر ہوئی ہے جب میں جا رہی "

ہوں۔۔۔ مسکان انکشاف پر خوشی سے بولتی آخر میں مایوس ہوئی

حور کھلکھلا کر ہنسی۔۔

سب کے منہ سے اسکے صرف انداز نے زبان کھینچ لی تھی۔۔

تو نے جواب نہیں دیا سر صاحب۔۔۔۔۔ کمال صاحب کا منہ سرخ پڑ گیا۔۔۔"

یہی حال ہو گا جب خاندان کی لڑکیاں چھوڑ کر باہر کی لائوگی۔۔۔ نویدہ بیگم نے سرگوشی کی آسیہ بیگم کے کان میں کہ "

اسنے گھور کر دیکھا

کون سی اسنے دیکھی تھی یا اسکی چل رہی تھی۔۔۔

چھوہاڑے لائے ہیں؟؟۔۔۔۔۔ اسنے دوسرا سوال کیا کمال صاحب سے جس پر انہونے لب بھینچ کر سر ہلایا۔۔۔"

قاضی صاحب اور عورتوں نے مسکراہٹ چھپائی اور آسیہ بیگم پہلو بدل کر رہ گئی۔

پاگل ہے مسنی۔۔۔ حور نے منہ ہاتھ ہاتھ رکھا اور نور ہنس پڑی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لو آگیا ایس پی۔۔۔ اسنے ببل چباتے کلفدار سفید شلوار قمیض میں فیری کی انگلی تھامے اندر داخل ہوتے برہان کو دیکھ کر کہا اور اسکی اس قدر بے باکی پر آسیہ بیگم کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

بیٹا دلہن تم سے کچھ۔۔۔۔۔ کمال صاحب نے کہنا چاہا جب مسکان نے انہیں روکا

جی میرے کو بولنے دے۔۔۔ وہ کمال صاحب سے کہہ کر انہیں وہیں شرمندہ چھوڑ کر برہان کے جانب مڑی جس کا "چہر اغصے سے سرخ تھا۔۔۔

تیرے کو یاد ہے نا ایس پی مینے شرطیں کہیں تھی اور یہ لولسٹ انہیں پڑھوا اور نیچے سائن کرو "وہ پاس سے پین اٹھا کر" بولی اور لولسٹ اسے تھمائی جس پر برہان نے دانت پیس کر کسی کی طرف بھی دیکھے بغیر تھام لی۔۔۔

مجھے تیرے پر یقین نہیں کہ تو اپنی بات پر ٹکار ہے گا یا نہیں اسلئے ابھی ہی سائن کرو ورنہ چھوہاڑے اٹھا اور روانہ ہو پھر "ساری زندگی یک طرفہ محبت نہیں نکاح میں گزارنا۔۔۔

اسنا پڑھتے غیض و غضب سے مسکان کو دیکھا جو فیری سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

دانت پیس کر اسنے واپس نظریں لولسٹ پر ٹکائیں۔۔۔

"شرطیں"

"ڈیوٹی آف ہوتے ایک آنسکر ایم کا پیک چھوٹے پیکٹ کیلئے اور دوسرا ببل کا پیک اپن کے لئے" 1)

"تیری شرٹ کا روز ایک بٹن ٹوٹا ہونا چاہیئے جو اپن اپنے ہاتھوں سے لگائی گی" 2)

"ہفتے میں ایک بار اپن کو کوئی رومانٹک مووی دیکھانے کیلئے سنیما لیکر جانے کا" 3)

"روز صبح اپن کو نیند سے جگا کر تعریف کرنے کا" 4)

سونے سے پہلے کوئی رومانٹک ورڈ بولنے کا جس سے اپن کو ساری رات تیرے خواب آئیں اگر نہیں آئے تو تیری" 5)

"نیند حرام کر دینی ہے

"این کو دیکھ کر مسکرانے کا اگر نا مسکرا باتو تیرے دانت منے توڑ دینے ہیں" 6)

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

- " اپن کے بارے میں اکیلے بیٹھ کر سوچنے کا " (7)
- " نکاح ایک مہینے کا ہے اسلئے بیڈ پہ میرے کو سونے کا اور تیرے کو صوفے پہ " (8)
- اپن کی موجودگی میں کبھی مرنے کی خواہش آئے تو دوبانے کا نہیں سیدھا میرے پاس آنے کا، اپن اپنے " (9)
- " خوبصورت ہاتھ سے تیرا گلابادے گی
- صبح تعریف کے بعد اپن کیلئے ایک گلاب لانے کا اور اپن کے بالوں میں اپنے ہاتھوں سے لگانے کا "۔ " (10)
- " چھوٹے پیکٹ کے ساتھ کبھی لانگ ڈرائیو پر لیکر جانے کا " (11)
- " اپن تیرے کو تنگ نہیں کری گی تیری عزت کرے گی تو نے بھی میری عزت کرنی ہے " (12)
- " اور ہاں یاد سے اپنے بچوں کیلئے مستقبل میں نیپی لانے کا " (13)
- برہان جیسے جیسے پڑھتا گیا اس کا چہرہ مضبوط سے سرخ پڑ گیا اور سب کی نظریں اس پر ٹکی تھی جس پہ وہ بمشکل اپنے اندر کے طوفان کو مضبوط کیے کھڑا تھا۔
- اسنے مزید بے ہودہ اسکی شرتین پڑھ کر نظریں اٹھائیں تو مسکان نے شرمناک نظریں جھکائی اور برہان کو دل کیا نکاح کو وہیں چھوڑ کر اس عورت کا گلابادے۔
- سائن کریں نا "۔۔۔ وہ انگلی سے اسکی لہو ہوتی نظروں کو نظر انداز کرتی اشارہ کرنے لگی۔۔۔
- اور برہان نے کانوں سے نکلتے دھنویں کو محسوس کرتے لب بھیجے۔۔۔
- پیٹا کر لو تا کہ نکاح کی رسم ادا کی جائے "۔۔۔ ایک عورت نے اسے کہا تو برہان نے ناچار مضبوط کے کڑے مرحلوں سے " گذرتے پین پہ زور دیتے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے پر اپنے سائن کئے اور مسکان کے پاس کھڑی مسکراتی فیری کی انگلی تھامے اسے باہر لیکر چلا گیا۔۔۔
- یہ ہوئی نا ایس پی والی بات "۔۔۔ وہ خوش ہوتی سب کو ششدر چھوڑ کر دوپٹہ ٹھیک کرتی قاضی صاحب کی طرف " متوجہ ہوئی

ٹاول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

شروع کریں کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ وہ مولوی کو اشارہ کرتی شروع کرنے کا بولی اور وہ ہڑبڑایا نکاح پڑھنے لگا۔۔۔  
مسکان عارب آپکو برہان ولد کمال علوی سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟۔۔۔ مولوی کی آواز  
پر مسکان نے شرماتے عارب کو دیکھا جسے خود ہنسی آرہی تھی اپنی بہن پر۔۔۔

کیا بولنے کا۔۔۔؟؟ اسکے پوچھنے پر اب کی بار قہقہوں کا طوفان اٹھا جو لائونج میں بیٹھے عالم داد اور برہان نے بخوبی سنا۔  
قبول ہے بولنے کا۔۔۔ ایک لڑکی نے لقمہ دیا تو باقی کی ہنسنے لگی

آسیہ بیگم نے کمال صاحب کو دیکھا اور انکے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھ کر خود پہ ضبط کرتی رونے سے باز رکھنے لگی  
انہوں نے حور العین کو ٹھکرایا تھا پر اس لڑکی کو دیکھتے اسکے بولنے کا سائل دیکھتے انہیں حور العین ہزار گنا بہتر لگی برہان کیلئے  
۔۔۔

پر اب کیا کرتی پانی سر سے اوپر چلا گیا تھا صرف ایک نظر حور العین پر ڈال کر سرد سانس خارج کرتی رہ گئی۔۔۔  
قبول ہے بولو "عارب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو اسنے سر ہلایا"

پھر سے شروع کر مولوی اپن اب سیدھا جواب دینا چاہتی ہے۔۔۔ وہ بولی تو سب کی دبی دبی ہنسی گونجی اور عارب نے  
لب دبائے، اور قاضی صاحب نے دل کو دلا سے دیا اور صبر کا گھونٹ پیتے تیسری بار کہا بلند آواز میں۔

مسکان عارب آپکو برہان علوی ولد کمال علوی سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟۔۔۔ مولوی  
کے بلند آواز پر اسنے گھورا

قبول ہے۔۔۔ وہ مسکرائی

مسکان عارب آپکو برہان ولد کمال علوی سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟۔۔۔

پھر سے یہی بولنے کا۔۔۔؟ اسنے عارب کو دیکھا جسنے سر ہلایا

قبول ہے ایس پی اپن کو قبول ہے۔۔۔ اور پھر اسکے تفصیل جواب پر نور العین کے ساتھ حور کا بھی قہقہہ گونجا۔۔۔

کمال صاحب آسیہ بیگم کو خاندان میں بدنامی کی پریشانی ستانے لگی۔۔۔

مولیٰ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان عارب آپکو برہان ولد کمال علوی سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟۔۔۔ اور آخر بار۔۔۔  
مولوی نے جلدی پوچھا جان چھڑوانے کیلئے۔۔۔

تیرے کو پرالہم کیا ہے جب کہہ دیا ہے اپن کو ایس پی قبول ہے پھر بار بار پوچھ کر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اپن زچ؟  
۔۔۔ وہ غصے سے "ہو کر قبولنے سے انکار کر دے؟؟ پر تیری خوش فہمی ہے اپن ایس پی کو مر کر بھی نہیں چھوڑے گی  
بولی

اور سب انگشت بدنداں ہو گئی

بیٹا میں کیوں ایسا چاہوں گا۔۔۔؟ قاضی صاحب اس سائیکی عورت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔  
مسکان کیا کر رہی ہو تین بار پوچھتے ہیں۔۔۔ عارب نے ماتھل پیٹنے کی خواہش دباتے ہوئے دبے غصے سے کہا  
ہیں پر کہتے تو دو بول ہیں؟؟ تین بول کہاں کہتے ہیں۔۔۔؟؟ وہ منہ سے ببل تھوک کر حیرت سے کبھی مولوی کی  
پریشان صورت دیکھتی تو کبھی عارب کو دیکھتی

کو کہتے ہیں۔۔۔ اسنے جھک کر کہا تو "اوہ" کرتی مسکرائی "یو قوف وہ دو بول" قبول ہے  
چل مولوی واپس سے شروع کر اب پر اپر نکاح ہو گا نور وک نوٹوک نان اسٹاپ "وہ منہ میں دوسرا ببل ڈالتی ہوئی بولی  
پیٹا اب ایک بار رہ گیا ہے وہ پڑھتے ہیں "کمال صاحب نے سمجھاتے ہوئے ضبط سے کہا کب سے قبول ہے کا کھیل چل  
رہا تھا

وہ انکار کرتی مولوی سے کو شروع ہونے کا اشارہ "نہیں سر صاحب اپن کو تسلی نہیں ہوگی پر اپر نکاح ہونا چاہیئے"  
دینے لگی

مسکان۔۔۔!! عارب کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ غصے سے بولا  
عارب بچے میں نہیں بولنے کا بھی اپن مصروف ہے۔۔۔ وہ ایک نظر عارب کی وارن کرتی نظروں میں دیکھتی بولی  
اور مولوی کی جانب متوجہ ہوئی جواب پر اپر نکاح کروانے والا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اور اسکے آخری بار قبول ہے کہنے اور سائن کرنے پر سب نے شکر رب کا کیا اور تمسخرے بھری نظروں سے بت بنی بیٹھی آسیدہ بیگم کو مبارک باد دیں۔۔

آسیدہ واقعی انوکھی دلہن ڈھونڈی ہے ہا ہا ہا "نویدہ بیگم نے طنزیہ کہتے ہوئے قہقہہ لگایا"  
سنو مولوی صاحب اگر ایس پی شرطوں سے مکر جائے تو میرے کو کیا کرنے کا اس پر ذرا روشنی ڈالتے جائیں۔۔ پیچھے سے وہ بولی تو جاتے ہوئے مولوی گہرا سانس بھرتے رکا اور مڑا  
بیٹا جودل میں آئے کرو ویسے تو مجھے یقین ہے وہ بچہ اپنی شرطوں سے نہیں مکرے گا۔۔۔ مولوی کہہ کر کمال صاحب عارب کے ساتھ چلا گیا اور پیچھے عورتوں کے قہقہے رہ گئے۔

اپن کی سا سوماں کدھر ہے۔۔۔؟؟ وہ مسکراتی بیڈ سے اتری اور اسکا حلیہ دیکھ کر سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

جو کب سے بڑے سے دوپٹے میں چھپ کر بیٹھی تھی اب جو اتری تھی سب کو ساکت کر گئی تھی۔۔  
گولڈن لہنگے کی چولی پر بلیک پینٹ پہنے بالوں کی ٹیل پونی بنائے وہ انکے سامنے کھڑی تھی۔۔

تمہارا لہنگا کہاں گیا۔۔۔ نور العین نے ہوش میں آتے پوچھا اور وہ جو سب کو پریشان دیکھ کر رہی تھی نور العین کی جانب مڑی۔۔

یار وہ بہت بڑا تھا اور بار بار گرا رہا تھا تو اپن نے سوچا رخصتی کے وقت پہنے گی ابھی اس سے کام چلا لیتی ہے۔۔۔ اسکی بات مکمل کرنے کے بعد پھر سے لڑکیاں ہنس ہنس کر ڈھری ہو گئی

اور عورتوں نے شرم سے منہ پر دوپٹہ رکھا  
آسیدہ بیگم نے حقارت سے نظریں پھیری۔۔

کیا ہوا ہے نور سب ہنس کیوں رہی ہیں۔۔۔ حور العین نے مسکراتے پوچھا

اور نور نے ہنستے ہوئے اسکے کان میں مسکان کا حلیہ بیان کیا تو حور العین بھی قہقہہ لگا اٹھی۔۔

ناٹ فیئر حور تم بھی "مسکان نے منہ بنایا"

سوری "وہ بمشکل کہتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔"

چھوڑو یار چلتا ہے بتاؤ سا سوماں کونسی ہے میرے کو ملنا ہے۔۔۔ وہ ناک سے مکھی اڑاتی ہوئی بولی تو ایک لڑکی نے "چہرے پر نفرت غصے، ضبط، ناپسندگی کے تاثرات سجائے بیٹھی آسیہ بیگم کی جانب اشارہ دیا مسکان کی آنکھیں چمکی۔۔

اوہ یار یہ تو بالکل پٹاخہ ہے۔۔۔ وہ سٹی بجاتی تعریفی انداز میں بولی کہ آسیہ بیگم سٹپٹ گئی

یہ کیا حرکت ہے اپنا بچپنا بند کرو۔۔۔ آسیہ بیگم اسکی سیٹی پر غصے سے ڈھاری کہ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔ مسکان نے برواچکا کرا نہیں دیکھا۔۔

مسکان نے منہ کھولا ہی تھا کہ بیڈ کے نیچے سے نسواری چنچ پر سب ہڑبڑا گئی  
لک۔۔۔ کون ہے "وہ سب خوفزدہ ہوئی کیونکہ آواز لڑکی کی تھی۔۔"

مسکان نے کوفت سے بیڈ کے نیچے دیکھا جہاں اب ڈری سہمی پار لروالی لڑکی کھسک کر نکل رہی تھی۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟؟ آسیہ بیگم کے ساتھ باقیوں کی آواز حیرت سے ڈوبی ہوئی گونجی

یہ۔۔۔ مسکان نے اسکی طرف دیکھا جو روتی ہوئی اس غنڈی دلہن کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ پار لروالی ہے ڈر گئی تھی اپن سے اور بیہوش ہو گئی تو اپن نے تم لوگوں کا خیال کرتے اسے بیڈ کے نیچے سلا دیتا کہ "کوئی بدمزگی ناہو"۔۔۔ وہ مسکرا کر تفصیل بتانے لگی

آسیہ ہم باہر بیٹھتے ہیں۔۔۔ نویدہ بیگم اٹھ کر کھڑی ہوئی اور بغیر مسکان کو دیکھے آہستہ سے روم میں کھسک کر نکلی

---

اسکے پیچھے باقی بھی نکلی تو پار لروالی اپنا بیگ اٹھاتی منہ صاف کرتی بھاگی۔۔

کہا ہوا وہ سب حاکموں رہی ہیں۔۔۔ وہ پریشان سی بولی

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آسیہ بیگم نے اسے دیکھا اور کھڑی ہوئی  
جا کر خود پر غور کرو۔!! تم تم لڑکی کہنے کے لائق نہیں کہاں کہ بہو بنانہ۔۔۔۔۔ وہ نفرت سے کہتی ہوئی منہ پھیر کر "  
چلی گئی مسکان کو سکتے میں چھوڑ کر۔۔

اس بوڑھیا کا مطلب کیا تھا۔۔۔؟؟ وہ پیچھے غصے سے دھاڑی کہ نور پیل کو سہم گئی۔"  
مسنی دل پہ مت لے تائی امی برامان گئی ہے تھوڑا سا اور شاید ناراض بھی۔۔۔ حور العین چل کر پاس آئی اور بیڈ پر "  
بیٹھتی بولی۔۔

تو فکر مت کر میں اس سے فرصت میں پوچھوں گی اس بات کا مطلب۔۔۔ مسکان اسکا سر سینے سے لگا کر پیار سے بولی تو "  
حور ہنس پڑی اور نور محبت سے دیکھنے لگی۔

آ جا چھوٹا پیس تو بھی۔۔۔ اسنے نور کو بلایا۔۔۔"  
اور وہ مسکراتی اسکے پاس آئی تینوں گلے لگ گئی

چلو جانو اب لہنگا پہن کر آؤ پھر میں تمہیں تھوڑا بہت میک اپ کر دیتی ہوں "نور نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا "  
تو وہ منہ بناتی چلی گئی۔۔۔

\*-----\*

میم پلیرز بہت لیٹ ہو گئی ہوں کسے کمیئے ناکہ گھر ڈراپ کر دے ابھی میں کس کے ساتھ جانوں گی۔۔۔ پارلروالی "  
لڑکی اپنا بیگ لیکر آسیہ بیگم کے پاس آئی اور بولی  
آسیہ بیگم نے اسے دیکھا۔۔

اچھا دو منٹ میں اپنے بیٹے کو کہتی ہوں وہ تمہیں گھر ڈراپ کر دے گا۔۔۔ وہ اسکے سر پہ ہاتھ رکھتی داد کو بلانے چلی گئی "



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دائود یہاں آؤ۔۔۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کرتے سب کے بچہ داد کو بلایا تو وہ اپنی ماں کی آواز پر ایک سیوز کرتا اٹھا۔  
آیا۔۔

جی امی کوئی کام ہے۔۔۔؟؟

جی بیٹا جانو بہن کو گھر ڈراپ کر آؤ لیٹ ہو گئی ہے۔۔۔ آسیہ بیگم نے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر ہلا گیا۔۔

آئیے سسٹر۔۔۔ داد سر ہلا کر آگے بڑھا اور لڑکی اس کے سسٹر کہنے پر سر ہلاتی آسیہ بیگم کا شکریہ ادا کرتی پیچھے ہوئی۔  
۔۔۔

بھائی وہ دلہن کون تھی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتی وہ لڑکی ڈری سہمی سی بولی

دلہن۔۔۔۔ داد نے سوچا اور مسکان کا خیال آتے مسکرایا

بھا بھی ہے میری۔۔۔ اس نے مسکراہٹ پاس کی

آ۔۔۔ آپ کو ایک بات بتائوں۔۔۔؟؟ اس نے ڈرتے کہا

جی ضرور گاڑی مین روڈ پر ڈالتے ہوئے اجازت دی۔۔۔

وہ نا اچکی بھا بھی کے پاس پستول ہے اس نے میرے ماتھے پر رکھا مجھے مارنے کی کوشش کی۔۔۔ اس نے گہرا سانس بھرتے  
بتایا آنکھیں پھر سے یاد کر کے بھیگ گئی

اور داد کو افسوس ہونے لگا

نہیں گڑیا وہ اصلی پستول نہیں تھی اس نے صرف آپ کو ڈرانے کیلئے ایسا کیا تھا ورنہ وہ خود ڈرتی ہے۔۔۔ اس نے جیسے اسکی

حالت کے پیش نظر اسے دلا سہ دیا

اور اس لڑکی نے پہلے حیرت سے دیکھا اور پھر اسکی آنکھوں میں یقینی تاثرات دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے بتائے ہوئے ایڈریس پر اسے ڈراپ کرتے دادنے والی سی پر موبائل نکالا اور مسکان کو کال کی کیونکہ نور العین وہیں موجود تھی تو اسکے کام مسکان ہی آسکتی تھی۔۔۔

مسکان سے بات کرنے کے بعد اسنے گاڑی پارکنگ ایریا میں روکی اور خود بیک سائیڈ کی طرف چلا گیا اور وہاں سے اپنے روم میں داخل ہوا۔۔۔

وہ چھوٹی سی وائٹ شاپر میں چھوہارے لیکر مسکان کے بتائی لوکشن پر پہنچی۔

یعنی کہ سیڑھیوں کے دائیں طرف نیچے بنے گلاس ڈور سے اندر گارڈن میں داخل ہوئی تو خوبصورت لائنس پھولوں کی مہک نے اسکا استقبال کیا۔

خوشبو اس قدر خوبصورت سحر انگیز تھی کہ جیسے مہنگا ترین پرفیوم اسپرے کر دیا گیا ہو۔

گارڈن اور وہاں موجود مہکتے لہراتے گلاب چاند کی روشنی میں پول کے نیلے پانی کو دیکھتی وہ اس ماحول کے سحر میں جکڑتی آگے بڑھی۔

اسے بیک وقت اپنی اندھی بہن کے نصیب پر دکھ اور رشک آیا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیسا شخص تھا کیسے ایک اندھی لڑکی سے اس طرح محبت کر سکتا تھا جو پورا کسی چھوٹے بچے کی طرح مقابلے پر انحصار ہوتی ہے۔

مقابل پر ہوتا ہے کہ وہ جس طرح چاہیے اسے موڑے توڑے، جہاں چاہے پھینک دے اور وہاں سے جب تک سہارا دیکر نا اٹھائے پڑی رہے ڈر سے کہ اگر چلی تو گر گئی اور چوٹ موٹ لگی تو۔

اس خوف سے وہ ہل کر پانی ناپیے سو کیسے وہ اس قدر پروتار آدمی ڈان ہی کہہ لیں جو اپنے کالے حیوانی کروتوت چھپائے بیٹھا تھا شاطر انسان۔

کیسے اسکی بہن کو جھیل رہا تھا۔

کیا اسکی بہن سے اسلئے شادی کی تھی کہ اس اندھی سے اسکے سہاہ کروتوت جھیلے رہیں؟؟ وہ سوچ کر لب دبا گئی۔"

یقیناً یہی حقیقت تھی۔"

کتنی اذیتیں سہہ کر آئی تھی کہ اسکا انگ انگ زخمی تھا کہ اسکا جسم پر صرف ہڈیاں بچیں تھی۔  
اور اس ظلم سے نکل کر پھر ذرا سی سانس لینے کے بعد ایک اور جال میں پھنس گئی تھی۔  
مکڑی کا شکار بن کر اسکے جال میں پھنسی ہوئی تھی۔

اور وہ وحشتوں کی ماری کو محبت کی لالچ میں پہلے جو اندھی تھی اسے اور اندھا کیے بیٹھا تھا۔  
کاش میں تمہارا حیوانی چہرہ دنیا کہ سامنے لاسکتی تو اس ملک کے وفادار سپاہی تمہارا وہ حال کرتے کہ تم ساری زندگی یاد رکھتے آہ کاش "وہ صرف ایک آہ بھر کر رہ گئی۔

اور ایک نظر چھوہارے پر ڈال کر آگے بڑھی اور اندر داخل ہوئی۔  
یہاں تو کوئی نہیں ہے شاید مجھے دائیں طرف کہا ہو گا اور میں بائیں آگئی "وہ سر پر ہاتھ مارتی پورے گارڈن پر نظریں گھمانے لگی۔

ویسے تو یہ ظلم ہے مینے آج تک چھوہارے نہیں کھائے کیا ہم انسان نہیں "؟ وہ منہ بنا کر کہتی پول کے پاس آئی اور ایک چھوہارا نکال کر اسے دیکھنے لگی۔

آج اس کیمینے نے میری ذرا سی تعریف نہیں کی۔" چھوہارا منہ میں رکھتے اسے یاد آیا کہ صرف تھر کی نظروں سے دیکھنے کے علاوہ اسنے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ نور تم خوبصورت لگ رہی ہو یا نور تم ان کپڑوں میں اچھی لگتی ہو پہنا کرو۔  
مطلب حد ہے یہاں "وہ چک چک چھوہارے پر دانت گاڑتی خود سے ہی مخاطب تھی جس پر گلاس ڈور دھکیل کر اندر آتا آہستہ سے آلف اسکے پیچھے آیا اور اسکی باتیں سن کر ابرو اٹھائی۔

مطلب بندہ تعریف کرے تو تھر کی ناکرے تو حد ہے واہ جی اس بونی کا انصاف "وہ دل میں سوچتا اپنی قسمت پر دانت گاڑ چکا تھا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ایک اور چھوہارے کھانے میں بھی کوئی گناہ نہیں آفرآل میں ساری زندگی نہیں کھائے اور دنیا تو مٹھیاں بھر بھر کے کھاتی ہے " وہ دوسرا منہ میں ڈالتی خود کو مطمئن کرنے لگی۔

نور امانت ہے "۔ اندر سے آتی آواز پر اسکے چک چک کرتے دانت ساکت ہو گئے۔

ارے ہاں اللہ جی یہ تو میں سوچا نہیں۔ چلو ایک کھایا دوسرا کھایا پر تیسرا نہیں کھائوں گی " وہ اوپر آسمان کو دیکھتی بولی۔ " اور آلف دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔

اب جب منہ خالی ہوا تھا ٹیسٹ زبان پر چڑھ گیا تھا دل کہنے لگا کچھ کچھ ہوتا ہے اور وہ معصوم شکل بنا کر چھوہارے کو دیکھتی رہی۔

اگر میں تیسرا کھایا چوتھا کھایا تو آپکو ضرور دیکھا کر ! مما کہتی تھی میں بہت معصوم ہوں یہ تو آپ بھی جانتے ہیں " کھائوں گی چوری نہیں کروں گی گناہ ملتا ہے، اور اس میں میری کوئی غلطی نہیں اللہ جی آپ دیکھ رہے آس پاس آپ کو کوئی دیکھ رہا ہے نہیں نا تو اب میں کیا کروں اگر یہ خراب ہو گئے رکھتے رکھتے اگر ان میں سمیل ہو گئی تو یہ تو پیسوں کا ویسٹ ہونا اور آپکو برا بھی لگے گا۔ اور یہ نور العین کیسے دیکھ سکتی ہے کہ اسکے اللہ جی کو کچھ برا لگے، آپ فکر نا کریں میں انہیں خراب ہونے نہیں دوں گی نا ہی پیسوں کو ویسٹ ہونے دوں گی "۔ اسنے کہنے کے ساتھ ایک دم دو چھوہارے ساتھ اٹھا کر منہ میں ڈال لیے کہ اسکا چھوٹا سا منہ فل ہو گیا۔

اتنا ثواب کما لیا یہ بھی دیکھ لیتی کہ یہ پیسوں کا ویسٹ نہیں میری امانت میں تمہاری خیانت ہے بیوٹی " آلف نے جھک " سپاٹ آواز میں کہا کہ نور کا سانس اٹک گیا سینے میں۔

پچھے سے گھمبیر سرگوشی نما آواز پر اسنے ایک دم آنکھیں پھیلا کر پول کے پانی پر غور کیا تو اسکے پیچھے سے وہ حلیہ نمودار ہوا جسے صرف سوچ کر ہی اسکی جان جاتی تھی۔

اور اب اسے یوں اپنے پیچھے تنہائی میں اپنے قریب دیکھ کر اسکا فل منہ کپکپانے لگا کچھ کہنے چیخنے کیلئے۔

اسکی ٹانگیں اسے اپنے پیچھے پا کر شل ہو گئی اور بدن پر جیسے خوف کی چوٹیاں رینگنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد"۔۔۔! دل جیسے سدا لگائی اور آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر پول کے پانی میں گرا۔"

اگر تم نے ایسے ہی اپنے آنسوؤں پول کے پانی میں گرائے تو میں کیسے یہ سارا پانی پی سکوں گا ٹل گرل "؟ اسکے نازک سے " سرخ کان پر اپنے لب رکھتے سرگوشی کی کہ ہوا کا جھونکا جیسے اٹھا اور نور العین کو ہمت دے گیا۔

وہ مڑی اور ایک دم شاپر کو مٹھی میں جکڑ کر چھو ہارے اسکے منہ پر مارتی اسے پیچھے دھکیلتی وہاں سے بھاگی۔

آہ۔۔۔" باقی کی آواز اسکے حلق میں ہی دب گئی جب برقی سی تیزی سے آلف نے اسکے منہ پر پیچھے سے ہاتھ رکھا اور " اسے کھینچ کر دیوار سے لگاتے اپنا بھاری ہاتھ اسکے لبوں پر دبا کر اس پر سایہ بن گیا۔

وہ روتی ہوئی آنکھیں میچ کھڑی ہو گئی۔

آنکھیں کھولو "! سرد سپاٹ لہجہ اسکے قریب سے کانوں میں ٹکڑا یادہ نفی کر گئی اور اسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے " ہٹانے لگی۔

اسے معلوم تھا اگر اسے دیکھ لیا تو رہی سہی ہمت بھی جواب دے جائے گی اور وہ ضرور بیہوش ہو جائے گی پھر تو لازمی تھا اسکی جان لے لیتا۔

بند آنکھوں کے پیچھے سے شاپنگ مال کا وہ دل دہلا دینے والا منظور گھوما جس میں ایک انسان دوسرے انسان کی جان لے رہا تھا وہ بھی اس بے دردی سی کہ نور کا انگ انگ کانپ گیا۔ وہ کتنی دیر تک سن سی رہ گئی۔

آلف بڑی فرصت سے اسکے نقوش کو پڑھنے لگا اور وہ وحشت سے زرد ہوتی تھر تھر کانپتی اسکے حصار میں کھڑی تھی۔

اگر آواز نکالی تو اچھا نہیں ہوگا " اسنے منہ سے ہاتھ ہٹا کر دوسرا ہاتھ اسکے بائیں طرف دیوار پر رکھا۔

مم۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ مینے کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ میرے شوہر انتظار کر رہے ہوں گے "۔ وہ روتی ہوئی ذرا سی آنکھیں " کھولتی اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر التجا کرنے لگی۔

کیا کس کو نہیں بتایا "؟ اسنے برو سکیر کر تند لہجے میں پوچھا اور آگے کو جھولتی اسکی لٹ کو انگلی میں لپیٹ لیا وہ سانس " روک گئی۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسکی انگلیاں جو کہ چھوہارے کی شاپر کو تھامے ہوئی کانپ رہی تھی۔ اور اب جب اسنے اسکی لٹ کو اپنی مضبوط انگلی پر لپیٹ لیا تو وہ سن سی رہ گئی۔

بتائو "؟؟ اسکے لہجے میں غصہ تھا کہ اسکے لرزتے لب بھیج گئے۔"

لک۔۔ کہ تم سب خونی ہو۔۔ مم۔۔ مینے تت۔۔ تمہیں مال۔ میں قق۔۔ قتل کرتے دیکھا ہے۔" وہ اٹک اٹک کر روتی ہوئے بتانے لگی۔

اوہ تمہیں یاد ہے لٹل گرل انٹر سٹنگ۔! وہ ستائش سے بولا نور نے اثبات میں سر ہلایا ایک طرح سے اسے دھمکانہ تھا۔

-

ایسے مارا تھا "؟ اسنے ناخون سے بلیڈ نکال کر اسکی شہ رگ پر رکھا اور نور کی آنکھیں پھیل گئی حالت ایسی تھی کا ٹوبدن میں لہو نہیں۔

اگر تم بیہوش ہوئی یا تمنے ان چھوہاروں کو نیچے گرایا تو یہی بلیڈ تمہارے بزدل منکوح کے رگ پر رکھوں گا اور ذرا سی ہاتھ کو تکلیف دوں گا تو تمہیں معلوم ہے ناکیا ہو گا لٹل گرل "؟ اسنے نور العین کے سامنے اپنا ناخون کیا اور ابھرے بلیڈ کو انگوٹھے سے دبائو دیا تو ناخون کے اندر چلا گیا اور نور العین یہ منظر دیکھتی چیخ اٹھتی کہ اسکے تاثرات دیکھتے آلف نے ایک دم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

ڈرو مت یہاں اس (بلیڈ) کا گھر ہے۔" اپنی انگلیوں سے اسکی پھولی ملائم گال سہلاتے بولا وہ روتی ہوئی اسکے ہاتھ جھٹکنے لگی۔

مجھ سے شادی کرو گی بیوٹی "؟ اسے آنکھیں میچے دیکھ کر اسکے چہرے کے قریب ہوتے پوچھا نور کو لگا اسنے اسکے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا ہو،

اور پھر اپنے دل میں داد کو بلاتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

مم۔۔ میں اپنے شوہر پیار کرتی ہوں۔۔ وہ بہت اچھا ہے۔۔ تم سب بہت برے ہو۔۔ اگر اسکی بزدلی ایسی " ہے۔۔ اور تم لوگوں کی بہادری یہ ہے تو مجھے میرا داد پسند ہے وہ سادہ ہے۔۔ مم۔ مجھ سے پیار کرتا اور مم۔۔ میں بھی کرتی ہوں او۔۔ اور دیکھنا اللہ تم لوگوں کے برے کاموں کی سزا دے گا۔" وہ ہمت کرتی اپنے چہرے پر اسکی سانسیں محسوس کرتی اسے بتانے لگی کہ وہ کتنا پیار کرتی ہے اپنے شوہر سے اور اس سے کتنی نفرت ہے۔ اور مبہوت سا وہ سنتا رہا اور اسکے اندر داد کا دل کر رہا تھا بھنگرے ڈالے۔

یہ تو مسنی سے چار ہاتھ آگے تھی مطلب دوسرے کے سامنے اظہارِ محبت اور شوہر کے سامنے جوتی واہرے تیرا انصاف دادے۔

میں تمہارے منکوح کو ختم کر دوں تو؟" اسنے ہاتھ اسکے گردن کے پیچھے سے ڈالا اور چہرا اونچا کرتے اس پر جھک آیا کہ وہ دہشت زدہ سی اسے دیکھنے لگی۔

تو میں تم لوگوں کو پولیس کے حوالے کر دوں گی پھر چاہے تم میری جان لو یا کسی کی بھی " وہ بلبلا کر غرائی اس پر۔ " آپ۔۔۔! اسنے سر زش کرتے اسکے چہرے کو کھینچ کر قریب کیا کہ اسکی چھوٹی موم سی ناک اپنی ناک سے ملتے ہی " اس پر اپنی ناک رگڑی۔

آہ۔۔۔! " وہ چیخ مارنے لگی کہ اسکا انگوٹھا اسکے لبوں پر آگیا اور اسکی چیخ کو اندر ہی دبا گیا۔ " اسکے چپ ہونے پر آلف مسکرایا اسکے ساتھ اسکی گرے سرخ آنکھیں بھی دینے لگی۔

یہ تم ہو ٹل گرل جو میرے سامنے دھمکی دے رہی ہو ورنہ اس کی جگہ کوئی دوسرا یاد دہانی ہو تو اب تک آؤٹ " آف ورلڈ ہوتی " اسنے لبوں سے انگوٹھا ہٹا کر اسکی شہ رگ پہ رکھا اور اسکی رگ کو سہلانے لگا کہ نور سسکتی نامحرم کے لمس پر پھڑپھڑاٹھی

اسکا سر دٹھڑا دینے والا لمس اسکے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔ " مجھے جانے دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا "

چلی جانا " وہ سرگوشی میں بولا اور اسکے ہاتھ میں موجود شایر سے ایک چھوہارہ نکالا اور اسکے منہ کے قریب کیا۔ "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چلور و نابند کرو اور اچھی بچی کی طرح کوئی وش مانگو اور اسے کھاؤ۔" اسنے حکم دیا وہ آنکھیں پھیلائے کبھی چھوہارے کو دیکھتی کبھی خوف سے اسے۔

تم۔ آپکوشش۔ شرم نہیں آتی میں شادی شدہ ہوں مم۔۔ میرے دد۔۔ دو بچے بھی ہیں پھرت۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔" وہ کہتی لب بھیج گئی۔

میرے خیال میں تمہارے نکاح کو ابھی آدھا ماہ ہوا ہے اور اتنے جلدی دو بچے؟ اس پر اس کو تو دو سال لگنے چاہیے!" خیر سائنس نے ترقی کر لی ہے تمہارا قصور نہیں "اسکی بات تھی یا شرم سے مرنے کا مقام نور العین اپنے ہی بات پر شرم سے پانی پانی ہوتی نظریں جھکا گئی۔

جس دن تنے مجھے قتل کرتے دیکھا تھا اس دن سے میری یہ آنکھیں تم پر ہوتی ہیں لٹل گرل "وہ جیسے اپنے سائے سے آگاہ کرنے لگا اور وہ جو کچھ دیر پہلے کی بات پر شرمندہ تھی اب پھر سے خوف کے حصار میں آگئی۔ وہ ایک ہاتھ اسکی گردن میں ڈالے دوسرے سے چھوہارہ اسکے لبوں پر رکھا۔

اور سپاٹ چہرے سے اسے کھانے کا حکم دیا۔

مم۔۔ میں وش کرتی ہوں تمہارہ اور تمہارے بب۔۔ بیسٹ کا مکروہ چہرہ سب کے سامنے آجائے اور تم لوگوں کو ایسی سزا ملے جیسی تم لوگ دوسرے معصوم لوگوں کو دیتے ہو "اسنے روتے ہوئے وش مانگی اور اس چھوہارے پر اپنے دانت گاڑ دیئے کہ آلف نے اسے پکڑے رکھا اور نور اس پر دانت گاڑے اپنے لبوں سے مس ہوتی اسکی انگلیوں پر کپکپا اٹھی۔ اب تو کھانی تھی اسے کیسے بھی کر کے۔

اور یہی اسکی غلطی تھی۔

میں وش کرتا ہوں کہ اب جو آنے والا لمحہ ہے وہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ بنے۔" اسنے کہنے کے ساتھ ہی دوسرا ہاتھ

چھوہارے سے نکال کر اسکی گردن میں ڈالا اور دونوں ہاتھوں سے اسکی گردن کو اوپر کرتے اسکی دانتوں میں دبے

آدھے چھوہارے پر اپنے دانت رکھ دئے۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد"۔۔۔!! وہ تڑپ اٹھی اور جیسے مجرم سی بن گئی۔"

وہ پھر پھراتی اسکے سینے پر مکے برسانے لگی اور مدہوش سے آلف نے گردن میں موجود اپنے ہاتھ پر دباؤ دیتے اسے خود میں بھینچنا چاہا۔

اور دوسرے سے اسکا ایک ہاتھ پکڑ کر دیوار سے لگا دیا۔

چھوہارے پر اپنی دانتوں کی پکڑ سخت کرتے انہیں دو حصوں میں تقسیم کرنے لگا ایک اسکی وش کیلئے دوسرا اپنی وش کیلئے

-

نور العین سخت مزاحمت کرتی اپنے منہ سے وہ کھجور نکالنا چاہتی تھی پر آلف کی گردن پر پکڑا سے ایسا کرنے باز رکھ رہی تھی۔

اب صرف ایک ہاتھ سے اسکے سینے پر مکے برسا رہی تھی۔

اور اسکے لبوں کے دباؤ پر مجبور اسے آدھا چھوہارہ کھانا پڑا۔

پھیلی آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں بہاتی دل میں چیخ چیخ کر داد حور کو بلارہی تھی۔

نور العین"۔۔۔؟ حور العین کی آواز پر بدک کر آلف نے اسے چھوڑا اور چھوہارے کے بیچ کو منہ سے نکال کر زمین پر

پھینکا۔

اسکے چھوڑنے پر اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ وہ حور کا شکریہ ادا کرتی روتی ہوئی کانپتی نیچے بیٹھتی چلی گئی اور وہ اپنی

بے خودی پر نادام سا ہو گیا۔

نور تم یہاں آئی ہونا؟ مسنی نے بتایا ہے۔" وہ گلاس ڈور پر ہاتھ رکھتی دیوار کا سہارہ لیکر اندر چلتی آئی۔"

وہ اسکے سامنے بیٹھا اور اسکی سسکیوں پر لب بھینچ کر نیچے بکھرے چھوہارے اٹھا کر شاہر میں ڈالتا آہستہ سے اٹھا اور حور

سے فاصلے پر ہوتے وہاں سے نکل گیا۔

نور یہ تم ہو؟ ت۔۔۔ تم رو رہی ہو؟" وہ سسکیاں سنتی گھبرائی سی بولی۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آلف کے جانے پر نور نے آنکھیں صاف کرتے سر اٹھایا اور اپنی بہن کو پا کر ایک دم کھڑی ہوتی اسکے گلے لگ گئی۔  
نور "۔۔۔!" اسکے ہچکولے کھاتے وجود کے گرد حور نے بائیں پھیلائیں اور وحشتزدہ سی پکارنے لگی۔  
حور م۔۔۔ میں یہاں اب کبھی نہیں آؤں گی۔" وہ بمشکل حور کے سہارے کھڑی تھی جو پہلے ہی اسکی بھاری بھیگی  
آواز پر گھبرا گئی تھی۔

نن۔۔ نور ک۔۔ کیوں کیا ہوا میری جان کسی نے کچھ کہا ہے؟ ڈر گئی ہو؟" وہ ایک ہاتھ سے نور کی پیٹھ سہلاتی  
دوسرے سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگی اور یہ محسوس کر کے اسکا سارا چہرہ بھیگا ہے آنسوؤں سے، اسکا سانس بچ میں ہی  
اٹک گیا۔

اسنے اپنے لب رگڑے جن پر اس "میں بس نہیں آؤں گی یہاں، اور آپکو میری قسم آپنے مجھ سے کچھ بھی پوچھا"  
درندے کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔  
جب تھکی تو حور کے سینے پر سر ٹکائے سسکا اٹھی۔

بس۔۔ بس بتاؤ نہیں صرف چپ کر جاؤ ورنہ نور میرا دل پھٹ جائے گا۔"۔۔ حور اسے روتے سنتی خود بھی رو پڑی اور  
اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اسے چپ کروانے لگی۔

تم دونوں یہاں ہونے پر رخصتی کا وقت ہو گیا ہے" داد کی آواز پر نور ایک دم ہوش میں آتی دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف  
کرنے لگی۔

ہم بس آرہے تھے۔" حور بمشکل مسکراتی بولی

حور تمہیں عالم نیچے ڈھونڈ رہے ہیں!" وہ چیخ کر کے بھاگ کر آیا تھا اسے دیکھنے۔

اسکا ارادہ اسے اس حد تک ڈرانے کا نہیں تھا نا ہی چھوہارے کھلانے کا پر اس مسنی عورت نے اسکے ساتھ چھوہارے بھیج  
دیئے ورنہ وہ تو بس اس پر ذرا سارو عب ڈالنا چاہتا تھا کہ غلطی سے بھی وہ اپنے منہ سے مال والے واقعے کا ذکر برہان سے نا  
کرے جواب گھر میں شفٹ ہو رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور یہ قریب جانا اسے چھوٹا نہ تو سرا سرا اس داد کمینے کا دل اکسایا تھا اور اس پر چھایا اسکے قیامت برپا کرتے سراپے کا نشہ جس نے کچھ بھی سمجھے کا موقع ہی نادیا۔

اور اب جب وہ اسکے اس قدر قریب گیا تھا کہ اسکی سانسیں تک پی ڈالیں تھیں اب اسے ندامت ہو رہی تھی خود پر کہ کیا ضرورت تھی اسے چھونے کی اب تو وہ پتا نہیں کیا کیا سوچنے لگ جائے ایسا نہ ہو اسکے لئے ہی مشکلیں کھڑی کر دے۔ اس سب سے الگ اگر عالم کو معلوم پڑ گیا کہ اسنے اسکی سالی کو اس قدر رلایا اسکی بیوی کو ہرٹ کیا تو یقیناً اس کی خیر نہیں۔ اور اب تو اسے حور العین سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس بات کا ذکر عالم سے نہ کر دے۔

اسکی نظروں میں عورتوں کا رتبہ بہت معتبر تھا کہ انکی آنکھوں میں مردانگی کے زعم میں آنسوؤں لانے والے کو وہ مرد تو نہیں کہے گا بلکہ اسے معلوم ہو کہ ایسا کوئی شخص اسکے آس پاس ہے تو وہ منٹ نا لگائے اسے مسلنے میں۔ پر آلف نے تو مردانگی کے زعم میں ایسا کچھ نہیں کیا تھا وہ تو اسکے حسن کا جادویوں چلا کہ وہ بے خود سا ہو گیا اور اس میں اسکی آنکھیں بھی گادیں۔

اچھا ہوا د تم آگئے دیکھو نور رور ہی ہے یہاں اکیلی مجھ قسم دے دیا ہے اور نہیں بتا رہی تم پوچھو کیوں رور ہی ہے۔ " حور نے اپنی سماعتوں پر داد کی جانب رخ کرتے اس سے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

اچھا تم جاؤ میں پوچھتا ہوں۔ " اسنے اسکے سر پر ہاتھ رکھا حور نفی میں سر ہلا گئی۔ " نہیں تم اس سے پہلے پوچھ کر مجھے بتاؤ کہ پریشانی والی بات نہیں پھر میں جاؤں گی ورنہ عالم کو بھی یہیں بلا لاؤں گی۔ " وہ غصے ضد سے بولی۔

حور میں ٹھیک ہوں کیوں ضد کر رہی ہو۔ " اس بار نور العین کی بھاری غصے بھری آواز پر وہ چپ ہو گئی۔

"! نور میں تو۔۔۔۔"

تم جاؤ حور " سعیر " تمہیں بلار ہے ہیں۔ " وہ لفظ سعیر چبا کر بولی جس کی اسکی بہن نے عالم کہہ کر رٹ لگائی ہوئی۔ "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور شرمندہ ہوتی اسکے غصہ کرنے پر سر ہلاتی واپس دیوار کا سہارہ لیکر وہاں سے جانے لگی اور نور اسکی پشت دیکھتی سوری لفظ دل میں کہتی سر جھکا گئی۔

!نور"۔۔"

نام مت لو میرا سمجھے"۔ اسکے کچھ کہنے سے پہلے وہ غرائی

اسے رہ رہ کر اس پر طیش آ رہا تھا کہ کہاں مر گیا تھا اتنی پکاریں دیں پھر بھی نہیں آیا اور اب جب وہ چلا گیا اسے ڈرا سہا کر اب یہ ٹپک پڑا تھا۔

وہ اس پر خونخوار سرخ نظریں ڈالتی جانے لگی کہ داد نے اسکی کلائی پکڑ لی اور جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لیا۔

کیا ہوا ہے میری بونی؟؟؟ اسکی دونوں آنکھوں پر لب رکھتے محبت فکر مندی سے پوچھا کہ اسکے آنسوؤں پھر بہہ نکلے۔" کہاں تھے کمینے بزدل انسان وہ پھر آیا تھا مجھے ڈرایا اور زبردستی چھوہارے کھلائے پھر حور العین کے آجانے پر چلا گیا۔"۔۔ وہ اسکے سینے پر مکوں کی بارش کرتے روتی ہوئی بول رہی تھی۔

کون؟؟؟؟ اسنے غصے سے پوچھا اور ٹھٹھکنے کی ایکٹنگ کی۔"

وہی وہ درندہ غنڈہ"۔۔ وہ اسکے سینے پر سر ٹکا گئی اور داد نے اسکے گرد مضبوط حصار ڈالا۔"

آؤ"۔۔ وہ غصے سے اسے لیکر جانے لگا اور زندگی میں پہلی بار نور اسکے اس قدر خطرناک اور سرد تاثر دیکھ کر گھبرا گئی۔"

نن۔۔ نہیں"۔۔! وہ اسکے قدم جکڑ گئی خود وہیں جم کر۔ اسے ڈر تھا کوئی تماشا نا لگے اور وہ غنڈہ داد کو نقصان نا

پہنچا دے۔

کیوں؟؟؟ وہ غصے سے بولا۔"

کیونکہ میرے دامن پر داغ لگ جائے گا میرا تماشا بنے گا" وہ چیخ کر مضبوط لہجے میں بولتی اپنی کپکپاہٹ چھپا گئی۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور تم بیو۔۔۔! اسنے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا کہ نور نے سسکتے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا اور داد نے اسکی آنکھوں میں "دیکھتے اسے خود میں بھینچ لیا۔

اتنا بزدل نہیں تمہارا داد نور۔۔ اسنے شکوہ کیا اسکی سوچ پر "وہ داد جیسا شریف بھی تو نہیں"۔ اسکی بات پر وہ نہال ہوتا اسکی پیشانی پر لب رکھ گیا اور اپنی شرٹ پر آنسوؤں کی

گیلا ہٹ محسوس کرتے بولا۔

اب مزید مت رو تمہارا سرمہ پھیل گیا ہے۔" جیب سے رومال نکالتے اسکی آنکھیں صاف کی تو وہ اسکی شرارت پر اسکے سینے پر زور سے مکہ مارنے لگی۔

آہ۔۔۔! وہ کراہ اٹھا اور اسکی کمر کے گرد دونوں بازو ڈال کر حصار تنگ کیا تو وہ کراہ اٹھی۔

یہ کھیل جا کر گھر کھیلنا بچوں ابھی چلور خصتی ہو رہی ہے "عرب کی آواز داد کے پیچھے سے گونجی کہ نور سنتے ہی بدک کر "پیچھے ہوئی۔

اور عرب پر چور سی نظریں ڈال کر وہاں سے بھاگی۔

اسے کیسے بھی کر کے یہاں سے جلدی نکلنا تھا اور کبھی نہیں آنا تھا کیونکہ اسکی بہن تو خوش تھی اب وہ کیوں اپنی بدنامی کروائے اس غنڈے سے۔

داد طیش سے اسکی جانب مڑا۔

کیا تم دونوں بہن بھائی کا صرف یہی کام ہے کباب میں ہڈی بننا؟؟ اپنی پھری حالت پر اسے ڈھیٹوں کی طرح ہنستے "دیکھ کر اسکا خون کھول اٹھا۔

جی الحمد للہ وہاں رومز کے دروازوں پر ناک کر کے لوگوں کو گناہ سے بچاتے تھے اور یہاں تمہیں رخصتی سے پہلے کی "کمینگی سے بچا رہا ہوں"۔ اسنے شرٹ کے کالر کا ذرا سا جھٹکا دیا اور داد لب بھینچتا اسے اسی ہی کالر سے پکڑ کر اسے پول کی طرف گھسیٹ رلے جاتے اچانک ہی اسکے سنہلے سے پہلے دھکا دیا وہ قبضہ لگاتا دھم سے پانی میں گرا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاہاہا"۔۔۔ عارب کا دلکش قہقہہ داد کے تن بدن میں آگ لگا گیا۔  
اللہ کرے تمہیں تو ایسی ملے کہ تمہیں آس پاس بھٹکنے نادے۔" وہ غراتا وہاں سے جانے لگا کہ پیچھے عارب کے شاندار  
کے قہقہے کے ساتھ آمین لفظ گونجا۔

آمین آمین صرف ملے ہم خود اسے بھٹکا دیں گے۔" معنی خیزی سے کہتے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور انہیں پیچھے کیا۔  
داد اس پر لعنت بھیجتا وہاں اسے چلا گیا۔

اور عارب ایک ڈبکی لگا کر جلدی سے باہر نکلا۔  
"یہ آواز کیوں نہیں کر رہی عالم؟؟؟ وہ مسلسل پائوں میں پہنی پازیب کی خاموش سے اکتا کر پائوں کو  
حرکت دیتی پاس کھڑے سعیر عالم کے بازو کو جھنجھوڑتی پوچھنے لگی۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا"۔ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں دوسرا اسکی نازک کمر میں ڈالتے پراسرار سا مسکرایا  
اور اسکی سیاہ آنکھوں کے الجھے تاثرات دیکھے۔۔

سامنے صوفے پر بیٹھی نور مٹھیاں بھینے اپنی بہن کے ساتھ کھڑے اس حیوان کو دیکھ رہی تھی۔۔  
بھورے بال چوڑی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے بھوری آنکھیں مبہم سی مسکرا رہی تھی اسکی بہن کی معصوم  
الجھن پر۔۔

بھوری آنکھ کے نیچے سے اٹھتا کٹ اسکے سائیڈ فیس کو بیسٹ کاروپ دیتا تھا تو دوسری طرف کا سائیڈ فیس  
ایک نارمل انسان کی گواہی۔۔

وہ کس روپ پر یقین کرے دائیں والے یا بائیں والے پر۔۔

ایسے جسے دنیا جانتی تھی بیسٹ ہے اسکا وجود ہے۔۔!

اس نے بھی انہی تھے بلکہ انہی حقہ میں بہن کے ہاتھ مسکراتے کھڑے تھے۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ صرف ایک حیوان نہیں اسنے اپنے ساتھ کئی حیوان پال رکھے تھے۔۔  
 ایک غنڈہ گینگسٹر درندے سب اسکے پاس موجود تھے اور ساتھ اسکی معصوم بہن بھی۔۔  
 نور کو رہ رہ کر اس غنڈے آلف پر غصہ آ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا سیر کی آگ میں اس غنڈے کو  
 پھینک کر جلا ڈالے۔۔  
 اسے شدید نفرت اور غصہ اس انسان پہ بھی آ رہا تھا جسنے ایسے درندے پال رکھے تھے جو انسان اور انسانیت  
 احساس سے ناواقف تھے۔۔  
 اسکا دل کر رہا تھا اسکے پاس ایسا ثبوت آئے اور اسے اسکی بہن کی زندگی کا خوف نا ہو تو جلدی سے جا کر وہ سب  
 ثبوت برہان کو تھما دے اور ان درندوں کا کھیل ختم کر دے۔۔  
 ابھی بھی اسکی آنکھیں شدید نفرت زہر لیے سیر عالم پر ٹکیں تھی اور اسکی شخصیت سے وہ اندازہ نہیں لگا  
 پارہی تھی وہ کہیں کا بادشاہ ہے یا انسان ذات کیلئے ایک براسایہ اور حیوان۔۔۔  
 ابھی رخصتی میں وقت تھا دلہن نے روم سے سب کو نکال کر دروازہ بند کر دیا تھا جس پر آسیہ بیگم غصے سے  
 بھری بیٹھی تھی۔  
 برہان داد عارب اور ارمان سے باتیں کر رہا تھا۔۔  
 کمال صاحب غصے سے صوفے پر بیٹھے پہلو بہ پہلو بدل رہے تھے عالم کو سامنے دیکھ کر۔۔  
 اسکی حقیقت سے وہ واقف تو ہو گئے تھے جب حور العین کا نکاح ہوا تھا۔۔۔۔  
 اتنے خطرناک انسان کے ساتھ رہنے والی لڑکی کوئی معمولی تو نا ہوگی پھر کیوں اسکے بیٹے کی عقل بلا سٹ  
 ہو گئی تھی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے ایک کوشش کرنی چاہئے کیا پتا حورالعین سے کوئی ثبوت ملے اور میں اس برائی کو ختم کر سکوں۔"

نورالعین نے لب دبا کر سوچا۔

اسکی نظریں سامنے ہی جارہی تھی وقتاً فوقتاً۔

"آپ کیوں نہیں چاہتے "عالم"۔۔۔۔۔؟؟" وہ اپنی انگلیاں آپس میں پھنسا کر آنکھیں یہاں وہاں پھیرتی

بولی۔

عالم نام پر جس قدر اسکی جھجک ہوتی تھی اتنی ہی محبت سے سعیر نے اسکی طرف دیکھا تھا۔

"کیا تم چاہتی ہو "عین" کہ ہم۔۔۔ اس محفل کو چھوڑ کر روم میں چلیں۔۔۔"؟؟ بھاری گھمبیر لہجے میں وہ

پوچھنے لگا۔

اسکے معنی خیز سوال پر حورالعین کی پھولیں رخسار سرخ انارسی ہوتی پلکیں لرز گئی۔

بے ساختہ ہی اسنے اپنی انگلیاں آپس میں بری طرح سے الجھائیں کہ سعیر کی آنکھوں میں ناگواری پھیل گئی

۔۔۔

"ڈونٹ ڈو دس"۔۔۔!! سامنے دیکھتے اسنے کہا پروہ سمجھے تب نا۔

ذرا سی پلکیں اٹھائیں اور آواز کی طرف سر بلند کرتے دیکھنا چاہا پر کیا دیکھے۔

پھر سے سر جھکا دیا۔

"ڈونٹ ڈو دس میرا بچہ۔۔۔۔" سعیر نے جیب سے ہاتھ نکال کر اسکے جارحانہ انداز کو دیکھتے انگلیوں کو ایک

دوسرے سے آزاد کروایا۔

عین جھینپ گئی۔۔۔ "آپ کیا کہہ رہے تھے عالم مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا۔"



ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"میں جو بول ہوں اس سے زیادہ تم میرے لہجے پر غور کیا کرو گی تو سمجھ آ جائے گا۔" حور نے فرمانبرداری سے سر ہلادیا۔ "مطلب کہ جب آپ کہیں گے ڈونٹ ڈو ڈس! تب میں آپکے لہجے پر غور کروں سہی۔۔۔؟"

"انٹر سٹنگ۔۔۔!! وہ ہنسا اسکے عقل پر۔۔۔"

"ہیں۔۔۔۔۔ یہ کیا ہے انٹر کٹنگ یا انٹسٹنگ؟؟؟ وہ ایک بار پھر الجھ گئی اور انگلیاں مروڑنی چاہیں کہ سعیر نے اسے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں محبت سے پکڑ لئے۔۔۔"

"ویٹ روم میں چلیں گے پھر بتائوں گا۔" ہتھیلی انگوٹھے سے سہلاتے اسنے کہا پر اسکے بولنے کے انداز اور حرکت پر حور العین سب کا خیال کرتی سرخ چہرے سے مدہم سی سانسیں بھر کر رہ گئی۔

"حور مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔" کب سے یہ تماشہ دیکھتی آخر کار نور العین ہمت کرتی دونوں کے پاس آئی اور سعیر پر غلطی سے بھی قریب سے نظریں ڈالے سرخ کھڑی حور العین سے بولی۔

سعیر نے اس حد تک اپنی بیوی سے روڈ لہجے پر بات کرتی چھوٹی سی لڑکی نور العین کی طرف آہستہ سے نظریں اٹھائیں۔۔۔

نور العین کے تو جیسے رو نگٹے کھڑے ہو گئے اسنے بے ساختہ ہی لبوں پر زبان پھیریں۔۔۔

اسکی بہن اندھی تھی جو اس خطرناک انسان کے ساتھ اسکے بغل میں بغیر کسی خوف ڈر کے ریلیکس شرمائی کھڑی تھی۔۔۔

اسکے صرف دیکھنے پر نور العین کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

ٹانگوں کی لرزش پر اسنے سینڈلز کی سطح پر اپنی انگلیاں بھیج دیں۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"حور تم نے سنا جو مینے کہا۔۔۔۔!! مجھے تم سے امپورٹنٹ بات کرنی ہے آؤ میرے ساتھ"۔ وہ دبے غصے سے بولی اور سعیر نے لب بھینچ کر داد کی تلاش میں نظریں دہرائیں۔۔  
اور حور اسکے روڈ لہجے پر سر ہلاتی آگے قدم بڑھانے لگی پر کمر میں موجود انگلیوں نے اسے ایسی کسی گستاخی سے باز رکھا۔۔

حور العین نے افسوس سے نور کیلئے نفی میں سر ہلایا۔۔  
جانتی تھی سعیر خاموش بھی اسکی وجہ سے تھا ورنہ وہ کنجوسی سے لفظ ادا کرنے والا شخص کسی کی کیا اتنی سنتا۔۔  
"اس وقت تمہارے لئے یہاں۔۔۔۔!! سب سے زیادہ امپورٹنٹ یہ شادی اور اسکی دلہن ہونی چاہیے  
باقی کی امپورٹنٹ فتور نکال کر باہر پھینکو ٹل گرل اور جائو انجوائے کرو شاباش"۔ سعیر نے اسے دیکھتے سپاٹ  
لہجے میں کہا پر نور کو ایسا لگا جیسے وہ مسکرایا ہو۔۔  
یا اسکا لہجہ مسکرایا ہو۔۔

"کوئی اتنا پر اسرار کیسے ہو سکتا ہے کیا تھا وہ انسان"۔۔!! دل میں سوچتے اسنے نظریں گھما کر اس پر ڈالیں  
اور پل کو جھپک کر نیچے کر لیں۔۔  
جانتی تھی وہ یہاں سب کی موجودگی میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا پر پھر بھی انجانے خوف سے دل کی  
دھڑکنیں ادھم مچائے بیٹھی تھی کہ اسے خود سے خوف ہونے لگا تھا۔۔  
"کیا میں داد سے زیادہ ڈر پوک ہوں؟؟؟ سن ہاتھوں کی انگلیوں کو حرکت دیتے اسنے من میں خود سے سوال  
کیا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں۔۔۔۔!! میں اس سے زیادہ بہادر ہوں بہت اور جانتی ہوں یہ انسان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا صرف بات کرنے تک۔" اسنے خود کو باور کروایا اور مدھم مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔۔

"مسٹر "سعیر" عالم آپ آپکے چچے چاہیں جتنا بھی مجھے میری بہن سے دور رکھنے کی کوشش کر لیں اور آپ اپنا آپ چاہے جتنا میری بہن سے چھپالیں بٹ یونوواٹ میرے بابا کہتے تھے جب ہم پیدا ہوئی تھی تو وہ انتہائی حسین تھی پر اسکے پاس نور نہیں تھا اور میرے پاس نور تھا تو میں اتنی حسین نہیں جتنی میری بہن ہے تب میرے باپ نے کہا نور حور کی پر چھائی ہے اور جس سیاہ تاریکی میں حور رہتی ہے نور اسے کھینچ کر روشنی میں لائے گی اور جو خود دیکھتی ہے وہ اسے دیکھائے گی اور یہ حقیقت بھی ہے مینے ہر وہ چیز اسے دیکھائی ہے جو مینے اپنے نور سے دیکھی ہے اور اب جو میں دیکھتی ہوں وہ میں اپنی بہن کو ضرور دیکھائوں گی جسٹ ویٹ اینڈ وایچ۔" وہ سعیر پر خاص زور دیتی مضبوط لہجے میں بولی۔۔

حور العین مسکرائی اپنی بہن کی محبت اور باپ کی بات یاد کرنے پر۔۔

"ایک بات میں تمہیں بتاتا ہوں تمہارے مشن میں کامیابی کا سبب بنے گا۔" اسنے مسکراتے حور کو چھوڑ کر اسکی طرف قدم اٹھایا کہ نور نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا اور قدم پیچھے لئے۔۔

وہ مقابل کی آنکھیں اور اسکے ظاہر سے اندرونی سوچ کو پڑھنے سمجھنے کا فن رکھتا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے کون سا اگلا قدم اٹھائے گا۔۔

چند چوہوں کو مار کر تو بلا بھی بیسٹ بن جائے۔۔

قابلیت تو وہ ہوتی ہے جب مقابل کو چیرنے پھاڑنے اور اسکے اندر اعضا کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے مردے

سے بھی مطلب کی بات اگلا دے کہ وہ مرا کیوں۔۔۔!!

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور سیر کی تو آنکھوں کی آگ کافی تھی اگلے بندے کو ٹھہر ٹھہرانے کیلئے۔۔۔  
وہ بیسٹ تو ناتھا دنیا کہتی تھی اسے بیسٹ اور نام لیتے روئگئے کھڑے ہو جاتے تھے اب اس میں اسکی صلاحیت  
اسکے ہاتھ کا ہنرا ہم کردار رکھتا تھا یا اسکی شخصیت۔۔۔  
بہر حال اس وقت اسکی نظروں کا شکار وہ معصوم سی نور العین تھی جو اسکے ایک قدم اٹھانے پر خود بخود قدم  
پچھے لے رہی تھی۔۔۔

"راز کی بات ہے ابھی جو مر ڈر ہوئے ہیں وہ مینے کیے ہیں اور میں سوچ رہا ہوں تمہارے لئے یہی ثبوت  
بہت ہیں لٹل گرل کہ میں خود کہہ رہا ہوں۔

اگلی بات۔۔۔!!

اپنے چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا دو میں اپنی بیوی کیلئے بہت پروٹیکٹو ہوں خود کو تو دور تک اجازت نہیں دیتا کہ  
اسے کسی بھی طرح ہرٹ کروں اگر تمہاری طرف سے ایسی کوئی غلطی سے بھی غلطی ہوئی تو تم۔۔۔  
اور تمہاری دنیا مجھ سے ہرٹ ہو جائے گی اور جب میں ہرٹ کرتا ہوں دنیا تو بہہ کرتی ہے مائنڈاٹ۔  
ناؤ موو بیک۔۔۔ بر فیلے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر کہتا وہ نور العین کو وحشر زدہ کر گیا۔

اسنے خشک لرزتے لبوں پر زبان پھیری اور داد دی اپنے آپ کہ وہ اتنا قریب اسے دیکھ کر ابھی بھی زندہ ہے  
جب وہ پوری طرح کسی خوفناک وحشی دیو کی طرح اس پر چھایا ہوا تھا اور وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے سن رہی  
تھی۔۔۔

ہاں یہ بات الگ تھی کہ اقرار پر اسکی ٹانگیں اسکا ساتھ چھوڑ دیتی اگر وہ آدھا سیکنڈ مزید اسکے سامنے کھڑا رہتا

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک نظر اسکے پاس مسکراتی اپنی بہن پر ڈال کر اسکے نصیب پر افسوس کرتی وہ مڑ کر خود کو نارمل کیے لائونج میں چلی گئی۔۔

"یہ تو طے ہے قسمت جب موقعہ دے گی سعیر عالم تمہیں ہرانے اور اپنی بہن کو آزاد کروانے میں میں کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گی۔" اپنی جگہ پر آکر وہ غصے سے قالین کو گھورنے لگی۔۔

"ایک بات تو تم اپنے کانوں میں ٹھونس دو بونی کہ آج کے بعد تم یہاں کبھی نہیں آؤ گی۔۔۔" داد کو بہت ناگوار گذرا تھا اسکا یوں اس سانکو آدمی کے سامنے اسکی بیوی پر حکم دینا۔۔

وہ تو کب کا یہی سوچ رہا تھا کہ اب وہ کیسے وہاں سے اسے نکالے۔۔

نور نے خشک حلق تر کرتے خو نخواستہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہاں جانتی ہوں تمہیں ایک اور بہانہ مل گیا اپنی بزدلی دیکھانے کا۔" اس غنڈے کی حرکت کے بعد جب وہ نارمل ہوئی تھی تب اس کے دماغ میں یہی سوچ آئی تھی کہ اس کا ازالہ تو تم سب کو بھرنا پڑے گا سعیر سے اس غنڈے تک۔۔۔

وہ اہم گواہ تھی اس شاپنگ مال کے اونر کے قتل کی۔۔ وہ واحد شاید دنیا میں واحد بندی تھی جسکو سعیر عالم نے آکر کہا تھا کہ جو بھی مر ڈر ہوئے ہیں وہ اسنے خود کیے ہیں۔۔۔

اسے معلوم نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ موت کیلئے خاص ہوتی جا رہی ہے یا برائی کے اختتام کیلئے۔۔

اتنا جانتی تھی اسنے سعیر عالم کے خلاف ابھی اف کیا تو نا صرف وہ مٹے گی بلکہ اسکی وجہ سے علوی کی ہستی مٹ جائے گی اب کیا کرے۔۔۔؟؟؟

وہ داد کو گھورتی رہ گئی۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جسنے اپنی دو انگلیوں سے اس پر نظروں کا اشارہ دیا کہ وہ اسکی نظروں کے حصار میں ہے۔۔  
 "ہو نہہ اسٹائل تو ٹھہر کی کا ایسا ہے جیسے کہیں کا ہیر و ہو یہ منہ اور مسور کی دال"۔ اسے واپس برہان کی طرف جاتے دیکھ کر وہ پائوں پٹختی صوفے پر بیٹھ گئی اور اب اس دلہن محترمہ کے ڈور کھولنے کے انتظار میں تھیں سب۔۔

"رخصتی کا کچھ سوچا ہے؟؟؟" آسیہ بیگم نے غصہ دبا کر برہان سے پوچھا۔  
 سب ان پر ہنس رہیں تھی کہ انوکھی دلہن نے ناصرف سب کو باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا بلکہ بیوٹیشن کو بیہوش کیے بیڈ کے نیچے دبائے خود ریلیکس سی اوپر بیٹھی تھی۔۔  
 پر اس سب کا برہان کو کیا فرق پڑتا تھا۔۔

اسے تو بس ایک ماہ کیلئے اسکی ماں کی بہو چاہیے جسکا بیک گراؤنڈ مضبوط ہو بلکہ بینک بیلنس شاندار ہو۔۔  
 اور اس سب کیلئے اس مسکان عارب کے علاوہ اور کس کا اتنا شاندار بیک گراؤنڈ ہو سکتا ہے۔۔  
 "کام ہو گا اسے ہو جائے گی رخصتی بھی"۔ نرمی سے مسکراتے اسنے کہا اور اپنی فیری کو دیکھا جو اسکی انگلی پکڑے من چاہی ممانے پر خوشی سے نہال تھی۔۔  
 کمال صاحب نے اسکے جواب پر ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔

\*-----♥-----\*

اسنے سب کو نکال کر اپنا بیگ نکالا اور اسے بیڈ پر رکھا۔  
 پھر جلدی سے الماری کھول کر وہاں سے لیپ ٹاپ اور جدید چاول کی سائیز جتنے ڈیو اس چپ کی ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی اور انہیں دیکھتے مسکرائی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایس پی اپن بھی ایک بہت معصوم لڑکی ہوتی اور ان ہتھیاروں سے انجان سی اگر کسی عزت دار گھر کی بیٹی ہوتی پر اپن ایک کوٹھے میں آنکھ کھولنے والی لڑکی ٹھہری جس نے ہوش سنبھالتے یہ سنا کہ اپن سب سے الگ ہے بولے تو عزت والوں کیلئے گالی ہے۔۔"

نکاح ہونا دور کی بات اسکا سوچنا ایک مزاق سا لگتا تھا۔ عام لڑکی کسی راجکار کے خواب دیکھتی تھی اور اپن لوگ نکاح کا پھر چاہے وہ نوکر سے ہو یا چاکر سے۔

اور پھر مینے بھی وہ خواب غلطی سے دیکھا تھا ایک سیاہ رات میں اور جب وہ سیاہ خواب پورا ہوا ہے تو اب کون سا رنگ لے گا میں نہیں جانتی کیونکہ اس رنگ سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ سرخ ہے یا سفید اپن یہ جانتی ہے نکاح ہوا ہے اپن کی ذات کا مذاق بنانے کیلئے اور تمہیں اجازت ہے ایس پی اپن کی ذات تیرے لئے پر یاد رکھنا میری ذات کو مات نہیں دے سکتا تو۔ وہ مسکراتی کہتی اپنی ماہ کے ضرورت کے حساب سے گولیوں سے بھری میگزین اور وائس ریکارڈنگ ڈیوائس رکھنے لگی۔

اور ساتھ اوپر اپنے کپڑے رکھنے لگی۔۔

بیگ پیک کرتے وہ ہاتھ جھاڑ کر مسکرائی۔۔

"چل اپن تیار ہے رخصتی کیلئے"۔ وہ آئینے کے سامنے آئی۔۔

نور نے اسے لائٹ میک اپ کیا تھا اور وہ کپڑے بھی چینج کیے اب سرخ لہنگے اور کرتی میں موجود تھی۔۔

سر پر بھاری دوپٹہ سجا تھا کسی بھی زیورات سے پاک چہرا گردن۔۔۔

ایک بل نکال کر اسنے دوسرا منہ میں ڈالا اور اس پر دانت رکھے ہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آں ہاں دلہے صاحب آئے ہیں۔" اسنے دروازہ کھولا تو سامنے برہان کو غصے سے پا کر شرارت سے آنکھیں  
نچائیں اور اسے مردانہ شاہکار برہان علوی کی وجاہت کو دیکھا۔  
"ہو گئی ہتھیاروں آئی مین کپڑوں کی پیکنگ یا ابھی باقی ہے؟؟ چلنے کی تیاری کریں محترمہ دلہن صاحبہ  
۔۔۔" اسنے سامنے بیڈ پر رکھے بیگز کو دیکھ کر طنزیہ ابرو اچکایا۔  
مسکان ہنس پڑی۔

"مانتے ہیں حضور ایسے ہی ایس پی نہیں بنیں پر میں معصوم۔۔۔۔!! بہت ہی معصوم دلہن میں کیا جانوں  
ہتھیار کیا؟"

"ابکواس اچھا کرتی ہو پر افسوس مجھے ہنسی نہیں آئی اب چلنے کی تیاری کرو بہت ہو گیا تماشہ"۔ وہ اسے سائیڈ  
کر تا ندر آیا اور اسکے بیگ اٹھائے جس پر لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ بکھر گئی۔  
"بہت خاص سامان پیک ہے؟" سوالیہ برواچکاتے تمسخرے سے ہنسا۔  
"پر سنل شدید پر سنل"۔۔ برہان نے سر جھٹکا۔

ابھی کیا تماشہ بنائے چڑیا ویسے بھی اسکے قید میں آگئی تھی اور اب تو پنجرے میں چل رہی تھی۔  
"گھونگھٹ کر لو"۔ اسکے ایسے ہی منہ اٹھا کر ساتھ چلنے پر اسنے ٹوکا مسکان نے برواٹھایا۔  
اسکے تیکھے نقوش پر اٹھا برویل بھر کیلئے برہان کو دیکھنے پر مجبور کر گیا اور پھر اپنی بے ساختگی پر جلد ہی اسنے  
سر جھٹکا۔۔۔

"کائے کو؟؟؟ بل چباتے اسنے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دلہن ایسے گائے کی طرح منہ ہلاتی اور سر اٹھاتی نہیں چلتی مسزب۔۔ مسکان۔" وہ اپنا نام جوڑتے رک گیا

-

"تو کیسے چلتی ہے آپ سمجھا دیں مسٹر ایس پی۔۔۔" وہ چلتی اسکے سامنے آئی۔

"ویسے ایک بات یاد کروادوں آپ کی طرف سے کوئی شرطیں نہیں تھی نکاح کی یہ صرف اپن کی تھی اور اب اپن چاہے جس طرح چلے پھرے یہ اپن کا پر سنل ہو گا اور یہ پر سنل تب بیچ میں ہٹے گا جب آپ میرے کو یقین دلائیں گے کہ کوئی سوتن نہیں لائیں گے اور آپ کے بچوں کی اماں صرف اپن بنے گی تو ٹھیک! نہیں تو چلیں سو امی دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

"میری طرف سے جائو جہنم میں۔۔۔ وہ دانت پیس کر کہتا آگے بڑھا جب وہ پیچھے سے بولی۔  
"بستر الگا دیا ہے آپ کا بھی سو امی۔"

"واٹ ر بش۔۔۔!! مجھے ایسے خطاب مت دو لڑکی اپنی حد میں رہو ورنہ جب میں حدود کر اس کروں گا مسئلہ تمہارے لئے بنے ڈونٹ فار گیٹ اٹ میرے انڈر ہو مطلب سمجھا دوں ایس پی برہان علوی کی حراست میں جہاں ایک بار چڑیا بھی آجائے تو پر نہیں مار سکتی۔" وہ پلٹ کر وارن کرنا نہیں بھولا۔  
"یہی حال ہے تبھی تو ابھی تک چڑیا تک اٹکے ہو میں بھی سوچوں اتنے ہاتھ پیر مارنے تک ایس پی بیسٹ تک کیوں نہیں پہنچا یہ تو آج معلوم ہوا کہ ایس پی کی اوقات ہی چڑیا مارنے کی ہے ہا ہا ہا۔۔۔۔ وہ کہہ کر کھلکھلائی۔

"بولو اتنا جتنی بساط سہن دے زیادہ بکواس زیادہ برداشت نہیں رکھتی مسکان صاحبہ۔۔۔ سرخ چہرے سے بمشکل غصہ ضبط کیے کہتا وہ بایر نکل گیا مسکان ہنس کر سر جھٹکتی بل چبائے اسکے پیچھے نکلی۔۔۔"

\*-----❤-----\*

"ہاں پھر اپن چلتی ہے اجازت دو"۔۔۔!! وہ مسکرائی سعیر اور حورالعین کے پاس آئی۔۔

داد اور عارب نے بہت مشکل سے سعیر کی ناگواریت پر مسکراہٹ چھپائی۔۔

سب ہونقوں کی طرح پہلی بار کسی دلہن کو یوں مسکراتے رخصت ہوتے دیکھ رہے تھے جو بل بھی چبار ہی تھی اور بتا بھی رہی کہ وہ رخصت ہو رہی ہے۔۔

"مسکان"۔۔۔!! عارب نے اسکے لہجے پر سرزش کی۔۔

"کوئی بات نہیں میری مسنی بہت اچھا بولتی ہے اپن والا"۔ حور نے عارب کی سرزش سن کر مسکراتے کہا اور بانہیں مسکان کیلئے پھیلائیں جن پر سعیر کی سرد نظر گئی۔۔

البتہ مسکان تو نہال ہو گئی اسکی محبت پر

جتنی حورالعین نے مسکان کیلئے بانہیں پھیلائیں تھی اتنی ہی سمیٹ لیں۔

سعیر دیکھ کر مسکرا دیا کہ اسکی عین اسے سمجھنے لگی ہے۔۔ وہ جانتی ہے اسکے عالم کو کیا پسند ہے کیا نہیں۔۔۔ وہ بہت خوش ہوا تھا اور اسکی خوشی اسکی بھوری سحر انگیز آنکھوں میں نمایا ہو رہی تھی جسے دیکھ کر داؤد آلف اور عارب بھی مسکرائے۔

مسکان کے جانے کا عالم کو ایک فائدہ تھا کہ اسکی بیوی کی محبت اب صرف اسکی ہوگی اس میں کوئی نہیں ہوگا شریک اور اسکی محبت پر صرف سعیر عالم کا حق ہوگا۔

اور اسکی بیوی کا مزید پیار بھی نہیں بڑھے گا اس لڑکی کیلئے جسکا وہ فائدہ اٹھا کر اسے غصہ دلاتے تھی۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں نے تمہارے بے بی کیلئے کپڑے لیے ہیں جو روم میں الماری میں رکھے ہیں میرے جانے کے بعد عارب سے کہنا وہ تمہیں لا کر دیگا۔" مسکان نے جھک کر اسکے کان میں کہا اور عالم کو دیکھ کر مسکرائی۔  
حور العین کی جو اسکے جانے کی بات پر آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اسکی محبت خیال پر اسکا دل دھڑک اٹھا  
محبت سے۔۔۔

(مطلب اتنا خیال تھا اسے کہ اسکے بے بی کیلئے کپڑے لادئے جو اسکے شوہر نے اسکے بے بی کو باہر پھینک دیا تھا)

"آئی لو یو مسنی، تم سب سے پیاری ہو۔" حور العین نے ایک دم آگے بڑھتے بائیں پھیلائیں جس میں پورے حق سے عالم کو جتنا فی مسکان سا گئی۔۔۔

"آئی لو یو ٹو میرا بچہ۔ میرے کو تجھ سے یہی امید تھی ڈارلنگ۔" وہ اسکے بالوں پر کس کرنے لگی۔۔  
سعیر کی آنکھوں میں آگ کی دہک سے سرخی اتر آئی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر مسکان کی آنکھوں میں ستارے چمک اٹھے۔۔۔

حور العین اب اسے کس کرنے لگی تھی تبھی عالم نے اسکی کمر میں موجود ہاتھ کو واپس کھینچا تو وہ آہستہ سے سرک آئی اسکے پاس اور اسکے پہلو میں خاموش کھڑی رہ گئی۔۔

مسکان کیلئے اتنا ہی کافی تھا اسنے آگ لگا دی تھی پیٹرول موسم خود ڈالے گا۔۔۔

"آسیہ ہمارے تو پورے علوی خاندان میں ایسی بہو نہیں واقعی تو زبان کی پکی عورت ہے!! جیسے تو نے کہا تھا کہ چن کر بہو لائے آگے آج دیکھ بھی لیا۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حسن تو اپنی جگہ پر ایسی انوکھی بہو ہمیں پورے پاکستان میں نہیں ملی گئی۔" قہقہہ لگا کر آسیہ بیگم کے ساتھ کھڑی ایک عورت نے کہا جس پر مسکان کے مسکراتے لب سکڑ گئے۔۔۔۔۔ وہ تو بھول گئی تھی کہ آج اسکی روایتی لڑکی کی طرح رخصتی ہے۔۔۔۔۔

"پہلی بات میں تم سب پر واضح کر دوں کہ میں دو غلی پالیسی نہیں کرتی! میں خوش ہوں اس شادی سے ایس پی سے نکاح کر کے میں مطمئن ہوں تو کیوں میں جھوٹ موٹ کار و نار و کرد شمنوں کو خوش کروں۔ مجھے معاف رکھو اس سب سے میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی ہاں اگر پھر بھی رونا ضروری اور رسم ہے تو مجھے گلسرین لا کر دیں پھر بات بنے۔ ورنہ رخصتی کی رسم ادا کریں؟" سرے عام بے عزتی اس قدر ذلالت پر اسکی بات سنتے غضب کے غصے کے ساتھ آسیہ بیگم نے نور العین کو اشارہ دیا اور ساتھ چلنے کو کہا وہ سر ہلاتی اپنی بہن کے پاس آئی اور سعیر پر غلط نظر ڈالے بغیر حور العین سے ملتی اسکے دونوں گال چوم کر آسیہ بیگم کے پیچھے چلی گئی۔۔۔

داد نے مسکان کے بیگ اٹھائے اور برہان نے فیری کو گود میں لیا۔۔۔۔۔ سب وہاں سے نکلے اور پورچ میں کھڑی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے۔۔۔۔۔

"ہتھیاروں کے علاوہ کچھ لڑکیوں والے گن ڈالتے تو آج یہ یتیم چہرے لیکر نہیں آتے۔" عارب کے ساتھ چلتے آلف نے مسکراتے طنز کیا۔

"یہ جو اسکے بیگ میں لالی لپسٹک ہوتی تھی یہ میرا نہیں ڈالتا تھا یہ بھی میں ہی ڈالتا ہوں تبھی وہ خود کو رنگ کر احساس دلاتی ہے کہ وہ ایک لڑکی ہے ورنہ یہ جو شادی ہو رہی ہے اسکے تو صرف ہم خواب دیکھتے یا کسی دوسری کو بلاتے۔" عارب نے جل کر کہا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آلف سر ہلا کر رہ گیا۔

"مجھے معلوم ہے میرے جانے سے زیادہ خوشی تمہیں ہو رہی ہوگی سوتیلے بچھو۔ پر اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ میں یہاں اب نہیں آؤں گی! میں آؤں جب دل چاہیے کیونکہ یہ میری دوست کا گھر ہے۔" وہ جتا کر کہتی اسکے گلے ملی۔

عارب نے ہنستے اسکا ماتھا چوما۔

"مجھے معلوم ہے سوتیلی ناگن تم ہمارا پیچھا ایسے نہیں چھوڑو گی۔"

وہ آنکھیں گھما کر داد سے بیگ لیتی اپنی گاڑی میں رکھنے لگی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔۔۔

مدھم سی تمسخرے بھرے مسکراہٹوں کی آوازیں وہاں کے ماحول میں گونجی۔۔۔

اندر عالم عین کے ساتھ کھڑا تھا اور یہاں باہر سب تھے جانے کیلئے۔۔۔

جہاں اتنا تماشا لگایا تھا وہاں یہ کیا چیز تھی۔۔۔۔۔ برہان سر جھٹکا اپنی گاڑی میں بیٹھا اور فرنٹ سیٹ پر سوئی ہوئی فیری کو لیٹایا جسکا سر اسکی گود میں رکھا تھا۔۔۔

اسے پا کر ایک انوکھا شفقت بھرا احساس اسکے دل میں پیدا ہونے لگا تھا جو اس جیسے اکھڑ مزاج بندے کو بہت بھارہا تھا۔

داد کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر کمال صاحب بیٹھے تھے اور بیک سیٹ پر آسیہ بیگم کے ساتھ نور۔۔۔

باقی سب روانہ ہو گئے تھے انکے پیچھے سب کی گاڑیاں نکلی۔۔۔

برہان کی گاڑی آگے تھی اور مسکان کی بیچ میں پیچھے انکے داد کی گاڑی تھی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپکو کہیں جانا ہے عالم؟" عارب اندر آتا سامنے کھڑے عالم سے اشارے دیتے پوچھنے لگا جسکے سامنے حورالعین سر جھکائے انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔

"نہیں تم جانو"۔۔۔۔! عالم نے اس سے کہا جس پہ عارب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"موسم خراب ہے شاید کچھ دیر میں بارش بھی ہو جائے اسلئے اگر لیٹ ہو گیا آنے میں تو میں کہیں اسٹے کروں گا آپ فکر مت کیجئے گا"۔ اسنے آگاہ کیا عالم سر ہلایا۔۔

اور پھر ان دونوں پر آخری نظر ڈالتے وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

اب اس بڑے سے گھر میں غصے بھری نظروں سے دیکھتا عالم اور اسکے سامنے خاموشی پر سہمی حورالعین کھڑی تھی۔۔۔

لب دانتوں میں دباتے اسنے نظریں اٹھائیں۔۔۔

سیاہ پانیوں بھری آنکھوں میں مقابل کا عکس نمایا ہوا۔۔۔

"ایک بار بھی تایا ابو اور تائی امی مجھ سے نہیں ملیں،، وہ مجھ سے ایسا کیوں کرتے ہیں عالم مینے کیا کیا ہے؟

"۔۔۔۔ ضبط کا پیمانہ جب لبریز ہوا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے چوڑے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔

اور اس کے عکس کو آنکھوں میں میچ لیا پانیوں میں قید کر لیا۔

عالم نے گھورتے دونوں بازو اسکے گرد ڈالے اور اسے خود میں چھپا دیا۔۔

حالانکہ وہ کچھ دیر پہلے کی اسکی جرات پر سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

پر دل اجازت کہاں دیتا تھا اپنی عین کے معاملے میں سخت سوچنے کی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا مضبوط حصار پاتے ہی وہ مسکراتی سرسینے پر ٹکائے آہستہ سے اسکے گرد اپنا معصوم حصار ڈالکر اسے حیران کر گئی۔۔

"عالم بارش کو انگلش میں کیا کہتے ہیں؟؟"

\*-----❤-----\*

"کیا ہوا؟؟" مسز مظفر اپنے شوہر کو موبائل تھامے پریشان دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔  
 "کچھ نہیں سو جاؤ"۔ کمشنر نے انہیں سرسری سا جواب دیا اور موبائل کی اسکرین پر رئیس زمان کا نام دیکھ کر بالکنی میں آگئے۔۔

مسز مظفر سرنفی میں ہلاتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔  
 روم کی لائٹ کے آف ہوتے ہی دروازے پر کھڑے وجود نے آس پاس دیکھ کسی کو ناپا کر اسنے کیز نکال کر آہستہ سے دروازہ بغیر آواز کے ان لاک کیا اور اندر داخل ہوا۔۔۔  
 سامنے ہی کمفرٹ میں مسز مظفر سوئی ہوئی تھی اور وہ جانتا تھا ابھی کچی نیند میں ہے۔۔۔۔

اسنے بہت آہستہ قالین پر قدم رکھتے بالکنی کے ڈور کے پاس کھڑا ہوا  
 اور سامنے نظر رکھتے وہ کان سے لگے کمشنر کی موبائل اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود چاول کی سائیز جتنی چپ کو دیکھنے لگا جو اسے کمشنر کی موبائل پہ لگانی تھی کہ فی الحال جو کالز آئیں انکی ریکارڈنگ ہو سکے تاکہ یہ معلوم ہو  
 قہر زمان والوں سے کمشنر ملا ہوا ہے کہ نہیں۔۔۔۔

سوچتے ہوئے اسنے ایک قدم روم کے اندر اور دوسرا قدم بالکنی میں رکھا۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

مظفر حیات کی اسکی طرف پیٹھ تھی اور وہ کسی سے کال پہ بات کر رہا تھا جو زمان تو نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ بے فکری اور رعب سے بات کر رہا تھا جو زمان سے تو قطعی نہیں کر سکتا تھا۔

عرب نے آہستہ سے بیگ سے ایک پلاسٹ کی اسٹک نکالی اور اسکے منہ پر چپ سیٹ کی۔۔۔  
اب اسے صرف موبائل پر رکھنی تھی، آگے وہ چپ خود جدید ٹیکنالوجی تکنیک سے اپنی جگہ سیٹ کرتی وائس کے قریب۔۔۔۔

اسنے سانس روک کر ایک نظر کمشنر کی بیوی پر ڈالتے ہوئے کمشنر کے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھا اور ہاتھ بڑھایا موبائل کے قریب کیا تھا کہ آہٹ پر ایک دم کمشنر نے گردن موڑی عرب سانس روک کر بیٹھ گیا نیچے۔۔۔

اور اپنی اسٹک پر نظر ڈالی وہاں چپ کو ناپا کر وہ ایک پل کو بوکھلایا گیا۔۔۔۔  
پر دوسری ہے پل خود کو سنبھالا کہ اگر بوکھلایا تو سمجھوا سکی زندگی کا اینڈ۔۔۔  
کمشنر نے کال ڈسکنیکٹ کرتے موبائل کو دیکھا اور گہرا سانس بھرتے کال بیک کی رئیس زمان کو۔۔۔۔  
"کہاں مر گئے تھے کمشنر"۔۔۔؟؟؟ عرب کے کان میں گلے ڈوائس سے آواز گونجی وہ خوش ہوتا کمشنر کے موبائل کو دیکھنے لگا۔۔۔

عرب بے آواز بغیر اٹھے بالکنی سے نکل آیا اور آہستہ سے روم سے نکلتے ہی وہ وہاں سے جلدی سے بیک سائیڈ پر آتے دیوار پھلانگی اور بیگ کو ایک ہاتھ سے پکڑتے وہاں سے کچھ دور اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔  
"یہ تو نے اچھا نہیں کیا کمشنر۔ کیسے بھی کر کے مالا بانی کو آزاد کرواؤ اور اسے ایک نئی پہچان دو"۔ اسکی منمنناہٹ گلے سے نکلنے سے پہلے ہی زمان کی پھر سے کرخت آواز گونجی۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"آپ نہیں جانتے اس نئے ایس پی برہان علوی نے اوپر سے آرڈر لیے ہیں کوٹھے پر ریٹ کیلئے۔ اب میں کیسے بچا سکتا ہوں اور یہ ہمارے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ اسکی بیٹی نے خود ایس پی کی مدد کی ہے۔ وہ ریٹ کے وقت کوٹھے سے کچھ دور ہی گاڑی میں بیٹھی ملی تھی۔ سر مجھے تو لگتا ہے سارا کاسارا کھیل اس بیسٹ کا ہے۔

بلیک کنگ اتنا طاقتور ہو گیا ہے اسے اتنے ملکوں کے گینگ کا ساتھ ملا ہے کیا وہ اس ایک بیسٹ کو ختم نہیں کر سکتا کیا پاکستان پر واپس سے اپنی دہشت نہیں پھیلا سکتا۔ ایک دھماکہ کرے کسی اسکول مدرسے پر دیکھنا کیسے واپس سے بیسٹ کی وحشت مٹ کر بلیک کنگ اور قہر زمان کی دہشت پھیل جاتی ہے"۔ کمشنر کی بات پر زمان نے گہرا سانس بھرا۔

"کنگ نہیں کرے گا ایسا"۔۔۔ اس کے جواب پر کمشنر مظفر نے فوراً پوچھا "کیوں۔۔۔!! کیوں نہیں کریگا؟ کیا دیکھ نہیں رہا بیسٹ کی وجہ سے ساری اسکی دہشت ختم ہو گئی ہے،، ہر طرف بیسٹ کی وحشت پھیلی ہوئی ہے اور اب تو یہ پیدا ہوئے دو دن کے بچے پر آشکار ہو رہا ہے بیسٹ بے گناہ کو نہیں مارتا وہ صرف برائی کا خاتمہ کر رہا ہے۔ اچھائی کیلئے سعیر نہیں"۔۔۔۔!!

"یہ سب بلا سنڈ بیوٹی اور اس دو بہن بھائی کی وجہ سے ہوا ہے ورنہ ہمارے بیسٹ کو معلوم نہیں تھا برائی کیا اچھائی کیا۔۔۔۔۔

کنگ جانتا ہے اسکا بیسٹ غصے میں ہے۔ اسکی بہن اسکے پاس سے ملی ہے۔ اور کنگ کو اس بات کا غصہ ہے کہ بیسٹ نے اسکی بیوٹی سے نکاح کر لیا ہے اب حساب برابر ہے اور ہمیں یہ میسج کسی بھی طرح بیسٹ تک پہنچانا

ناول: دشت و دشت / مصنف: مہوش علی

ہے بغیر اپنی آہٹ دے کہ اب بیسٹ کو اسکی بہن مل گئی ہے تو بلیک کنگ کو اسکی بیوٹی اور اسکا بیسٹ لوٹا دے۔" گلاس کو لبوں سے لگاتے زمان نے بلیک کنگ کا حکم دہرایا۔۔۔

کمشنر ہنس پڑا جو زمان کو کافی ناگوار گذرا۔۔۔۔۔

"سر برامت مانے گا پر مجھے نہیں لگتا کوئی یہ میسج بیسٹ تک پہنچا سکتا ہے! کیونکہ میسج پہنچانا ہے تو اس قدر اور درخت کے سائے تلے جانا ہوگا جسکی ٹہنیاں پوری سلطنت پر پھیلی ہوئی ہیں۔۔۔

پاکستان کی عوام کے سر سے وہ آپ سب کی دہشت مٹا رہا ہے۔۔۔۔

دن بدن نئے واقعات اسکی درندگی کے سامنے آرہے ہیں۔ ہمارے لوگ دہشت پھیلانے سے سہم رہے ہیں کہ بیسٹ ناان تک پہنچ جائے۔

ابھی ایک تازہ واقعہ ہی لے لیں جس میں آپکے سلیم بھائی کا دل پائوں تلے کچلا ملا تھا فیکٹ۔۔۔۔۔

"شٹ اپ کمشنر کچھ زیادہ ہی بھونک رہے ہو خبردار یہ بات پھر دہرائی سرکاٹ دوں گا۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے گلاس دیوار پر مار کر وہ چلایا۔۔۔

سیاہ آنکھیں لال انگارہ ہو گئی۔۔۔

"بہت برا ہوگا میری طرف سے اسکے لئے !!! بیسٹ نے صرف ابھی زمان دیکھا ہے اسکا قہر نہیں۔

قہر برستا ہے گرجتا نہیں۔۔۔ اپنے بھائی کا بدلہ تو میں لوں گا بیسٹ سے اور وہ اس شخصیت سے جو اسکے لئے اتنی

اہم ہو جتنا میرا بھائی تھا میرے لئے۔۔۔۔۔" اسکی غراہٹ پر عارب مسکراتا سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وہ چن چن کے نہیں جو بھی سامنے آرہا ہے اسے کاٹ رہا ہے۔ جو کام گناہ، قانون کے اصول، خوف سے بندھے لوگ نہیں کر پارہے وہ کام بیسٹ بے فکر ہو کر انجام دے رہا ہے۔ اب بتائیں بدلہ لے سکیں گے اس سے؟؟؟"

دشمن کے بھیس میں اسکے چچے پھر رہے ہیں۔ اس آلف کو دیکھ لیں۔!! بیسٹ کی کاپی ہے اسکی تیسری خفیہ آنکھ۔ دن دھاڑے شاپنگ مال کے اونر کا قتل کر گیا کوئی ایکشن کوئی ثبوت نہیں۔ اور وہ عارب اسکا بازو جسکا دماغ میں ثانی کوئی نہیں۔۔۔

ایسی چپ ڈیوائس ایجاد کرتا ہے کہ مقابل بندے کے پاؤں یا ہاتھ میں لگانے سے پوری باڈی سسٹم کا ڈیٹا اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ بارہ کلاس پاس ہے پر یہاں اسکا دماغ ٹیکنالوجی دنیا کا ایک کیڑا ہے جو ہر چیز میں گھس کر اسکے عضوے اکھاڑ دیتا ہے۔۔۔۔"

"یہ وہی عارب ہے نائنگ کے محل کا صفائی کرنے والا ملازم اور اس طوائف کا بھائی؟؟؟ حیرت بھری آواز زمان کی دونوں طرف گونجی۔

"ہاں وہی طوائف مسکان۔۔۔!! جس نے ایس پی سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔ اس نے ثابت کیا وہ عورت ہے پر اس نے یہ بھی ثابت کیا ہے عورت کمزور نہیں۔۔۔

اس معمولی سی چیونٹی جتنی لڑکی نے پتا نہیں کتنے قتل کیے ہیں۔۔۔

مارنے پر سوچتی نہیں صرف دیکھتی ہے کہ اسکے بیسٹ کا کیا حکم ہے جس نے اسے چادر پہنائی تھی۔۔۔۔۔ ابھی جو کنگ لڑکیوں کو موت سے خطرناک ٹریننگ دیرہا ہے مجھے لگتا ہے وہ اس لڑکی کے سامنے نہیں ٹکیں گی کیونکہ وہ آگ سے کھیل کر اپنا وجود بنا رہی ہے۔۔۔۔"

"اور آگ کو مات پانی دیتا ہے ریمبر کمشنر!! زمان نے تمسخرے سے کہا۔۔۔

"وہ انکے پاس پہلے ہی موجود ہے۔۔۔ کمشنر نے نظریں پھیرتے جتایا۔۔۔

"کون ہے جو آگ کو بجھانے کی طاقت رکھتا ہے؟؟؟ زمان حیران ہوا کہ اب کون سا نیا وجود آگیا ہے۔۔۔

"بیوٹی۔۔۔!! بلا سنڈ بیوٹی پانی سے نرم جو ہاتھ سے پھسل جائے۔۔۔ اور اسکے سامنے سیر کچھ نہیں اگر وہ نار ہے تو سیر پوری دنیا میں آگ لگا دے۔ یہ بیوٹی ہی ہے جو اسکی آگ کو بجھائے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔

"اسکے پاس کون سی سیفیٹی ہے کمشنر؟ ہمیں بیوٹی چاہیے (وہ میری ہے)؟؟؟

"کہنے کو تو اسکے پاس کوئی سیفیٹی نہیں۔۔۔ اکیلے گھر میں ہوتی ہے۔۔۔ پر اصل میں اسکے پاس کیا سیفیٹی ہے یہ کوئی جانتا۔

کتنی آنکھیں ٹکی ہیں اس پر اسکی سیفیٹی کیلئے کسے بھی نہیں معلوم۔۔۔

ایک آپ نہیں اور بھی بہت ہیں جو بیسٹ کے وجود کو ختم کرنا اور اسکی کمزوری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

پر شیر کی غیر موجودگی میں اسکا شکار بھی شکاری کہلاتا ہے اسلئے کسی میں ہمت نہیں ہو رہی۔۔۔

عارب دونوں کی طرف کی فالتو سی بکواس پراکتا گیا۔۔۔۔۔

وقت گزر رہا تھا سیاہ رات میں ہلکی ہلکی بوندیں برسنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اور وہ روڈ سائیڈ پر اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ پہ بیٹھا سامنے لیٹ ٹاپ پر یہ اب ریکارڈ کر رہا تھا۔

"بیوٹی ہمیں (مجھے) بیسٹ چاہیے اور ان دونوں بھائی بہن کا خاتمہ بھی کرنا ہے بہت عبرتناک موت دینی ہے دونوں کو۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پھر مالا بانی کو بچاؤ نہیں پہنچنی چاہیے آخری پیشی کیلئے اور اسے آؤٹ آف کٹری بھیجو پھر پاکستان لانا کوئی بڑی مشکل نہیں ہوگی۔۔

پاکستان سے وہی ایک ہے جو ہمیں لڑکیاں دیتی ہے اگر یہ بند ہو گیا تو کنگ بگڑ جائے گا۔۔۔

اسکی بیٹی سے ہمیں بہت امیدیں تھی پر سالی۔۔۔۔

بہر حال کسی بھی طرح یہ کام ہونا چاہئے تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا اگر وہ ایس پی اس دوران ختم کر سکو تو تمہیں بڑا انعام ملے گا بڑی رکاوٹ بن رہا ہے ہمارے لیے "۔۔۔۔۔ کہنے کے ساتھ بغیر کمشنر کی سنے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔

آگے کے پلان وہ جانتا تھا سے کیا کرنا ہے کیسے بیسٹ کی وحشت کا اینڈ کرنا اور واپس کنگ کی دہشت پھیلانی ہے۔۔۔۔

سب کچھ تیار تھا۔۔۔۔

ایک نظر ٹیبل پر رکھے میپ پر ڈالکر وہ اس خفیہ جگہ پر رہائش پذیر۔۔

روم میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔۔۔

قطر اور اسرائیل کا ساتھ تو کنگ کو مل گیا تھا انکی پاور بھی اسکے ساتھ تھی اب بس صرف بیسٹ کو واپس لا کر دنیا پر دہشت پھیلانی تھی۔۔۔۔۔

سالوں پہلے رشید عالم ایک کمزور کڑی تھی سعیر عالم کی اب ایسی کونسی کڑی ہوگی جس سے بیسٹ واپس انکے قبضے میں آسکے۔۔۔۔

"مالا بانی"۔۔۔۔۔ بڑبڑا کر عارب نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا۔۔۔۔۔

"نہیں اماں میں بہت اچھا انسان بنوں گا اور اپنی بہن کو یہاں سے دور لے جاؤں گا میں دلال نہیں بنوں گا"

"چٹاخ۔۔۔۔۔بائی۔۔۔!! مالا بائی نام ہے میرا ماں نہیں میں تمہاری! اور دلال تو تیرا باپ بھی بنے گا  
"گالی" بھیج رہی ہو تجھے کنگ کے پاس ساری عقل ٹھکانے آجائے گی جب وہاں کے ٹھوکریں ملیں گی  
دلال تو پھر دور تو کتا بھی بھونکنے کیلئے بن جائے گا"۔۔۔ اس غلیظ لہجے پر وہ چھوٹا سا لڑکا سر جھکائے سرخ  
چہرے سے کھڑا تھا۔۔۔

ماضی سے نکل کر اسنے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔  
ایک راستہ تھا اس قرب سے نکل کر اسکے پاس جانے کا۔۔  
پر کوئی حق نہیں تھا بیٹھ کر اسے دیکھنے کا۔۔۔

\*~~~~~\*

گاڑی سے اترتے ہی آسیہ بیگم نے نور کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ دیا اور خود کمال صاحب کے ساتھ غصے سے اندر بڑھ گئی۔۔۔

انکو جاتے ہوئے برہان دیکھتا رہا اور نور کے جانے پر داد کو بہت غصہ آیا پر جانتا تھا اسکی ماں کا حکم تھا اس پر۔۔۔  
مسکان اپنی گاڑی سے بیگ نکالے انکے پاس آئی۔۔۔

فیری کو گود میں اٹھائے وہ اسے پیچھے آنے کا اشارہ دیتا آگے بڑھا۔

"دو"۔ داد نے مصنوعی خفگی سے گھورتے اس سے بیگ لے لیے اور آگے چلنے کا اشارہ کیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

منہ بنا کر بھاری لہنگے میں الجھتی گرتی پڑتی انکے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی اور پیچھے چلتا داد بہت مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کر پا رہا تھا۔۔۔

آسیہ بیگم نے کسی بھی رسم کو کرنے سے انکار کر دیا تھا اسلئے خاندان کی عورتیں چلی گئی تھی۔۔۔۔  
"رکیے امی ابو"۔ گھر میں داخل ہوتے فوراً سے پہلے ہی برہان نے ان دونوں کو روکا جو اپنے روم کی طرف جا رہے تھے۔

اور نور جو مجبوری میں چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی سیڑھیوں کی ریلنگ تھام کر کھڑی ہو گئی۔  
"خیریت بھائی؟ نور آؤ بھابی کو انکے روم میں لے جاؤ اور فیری کو اپنے ساتھ سلاؤ"۔  
داد کے کہنے پر نور سر ہلاتی آگے بڑھی پر برہان نے ہاتھ سے اسے روک دیا۔  
"جاؤ نور اپنے روم میں اور کیوں روکا ہے اگر تم سوچ رہے ہو ہم اس کا استقبال کریں گے تو یہ تمہیں دھوکہ ہے"۔ آسیہ بیگم نے کیٹلی نظر مسکان پر ڈالتے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔  
مسکان جو خاموش کھڑی تھی ان کے لہجے میں صرف نوکیلی کاٹ ہی نہیں سرد پن اور تضحیک آمیز پا کر اسکا چہرہ متغیر ہوا۔

اسنے کاٹ دار نظر پاس کھڑے اپنی تمام تر مردانہ وجاہت کے شاہکار برہان علوی پر ڈالی جسکے خوبصورت چہرے پر مبہم سی مسکراہٹ تھی۔

اسنے اپنے شکر فی لب آپس میں پیوست کر دے اور لا تعلق سی اس تماشے سے نظریں پھیر گئی۔  
"رک جاؤ نور۔۔۔!! تم علوی ہائوس کی مین فرد ہو جیسے امی جان ہیں ویسے ہی جیسے ابھی میری بیوی اور میری بیٹی ہے،، یہیں کھڑی رہو"۔ برہان نے داد کو دیکھتے نور کو مخاطب کیا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اور پھر اپنے سامنے کھڑی گھر پر سرسری سی نظر ڈالتی سرخ عروسی جوڑے میں ملبوس مسکان کو دیکھا۔  
 "میں اسکے اسٹیٹس، اسٹینڈرڈ اور بینک بیلنس بیک گراؤنڈ سب کا تعارف یعنی کہ اپنی بیوی مسز مسکان برہان  
 علوی کا تعارف کروانا چاہتا ہوں، یہاں موجود علوی والا کاہر فرد اس کا تعارف سنے اور جسے ڈر ہے میری بیوی  
 کے غریب ہونے کا تو وہ ختم ہو جائے! سہی کہانا مسٹر اینڈ مسز کمال علوی؟"  
 "کس کروڑپتی کی بیٹی ہے جس کا نشہ تیرے سر چڑھ گیا کہ تو جس سے زیادہ نفرت کرتا تھا اسی کے گھر سے  
 لڑکی بیاہ کر لایا ہے بتا مجھے؟" کمال صاحب غرائے۔  
 "دوست مجھے ڈر لگ رہا ہے کیا ابو جان ابھی بھی ناراض ہیں آپ سے؟" فیری نے ہر اسماں ہوتے برہان کے  
 گلے میں چھوٹے بازو ڈال کر سرگوشی میں پوچھا۔  
 "دوست کی جان! ابو جان ناراض نہیں بلکہ آج آپ کے دوست ابو جان کی ساری ناراضگی ختم کریں گے۔"  
 باآواز تمسخرے سے کہتے اسنے فیری کے گال پر کس کیا نظریں کمال صاحب کے سرخ چہرے پر ٹکیں  
 تھی۔۔

یقیناً انہیں برہان کا رویہ پسند نہیں آ رہا تھا۔

"آپ ایسا کریں بھاگ کر روم میں جائیں میں آتا ہوں اوکے مائی سویٹ ہارٹ۔"  
 "لو یو ڈیڈ آپ ورلڈ کے بیسٹ ڈیڈ ہیں اور اللہ جی کی طرف سے میرے لئے گفٹ۔" چھوٹی سی مسکان اپنے  
 دوست کی صلح کرنے پر خوش ہوتی اسے کس کر کے وہاں سے بھاگ گئی۔

نور کے قریب سے گذری تو نور اسے پیار دیا۔

کیا فرق تھا دونوں میں وہ بھی یتیم تھی اور یہ بھی۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کس کروڑپتی کی بیٹی ہے یہ!!" وہ ٹھہر ٹھہر کر کمال صاحب کا سوال دہرانے لگا  
"سوال کافی اچھا ہے"۔ وہ آگے بڑھ کر مسکان کے پاس کھڑا ہوا اور اس کا عمومی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام  
لیا

مسکان نے جھٹکنا چاہا پر مقابل کی گرفت اس قدر بے رحم تھی کہ ہڈی ٹوٹ جائے پر گرفت ناچھوڑے۔  
"کروڑ کو چھوڑیں آگے کی سوچیں کیونکہ میری بیوی کی ماں چوبیس گھنٹوں میں کروڑوں سے زیادہ کماتی  
ہے، کیوں ڈارلنگ آئی ایم رائیٹ نا؟" اس نے محبت پاش نظروں سے مسکان کے خوبصورت چہرے کو دیکھا جو  
پہلے ہی قہر برساتی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

اس قدر ذلت آمیز بیانات اور ماحول پر داد نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں "بھائی"۔۔۔!! اس نے باز رکھنے  
کیلئے ٹوکا جس کا رتی برابر برہان پر اثر ناہوا۔

"تم بچ میں مت آؤ داؤد خاموش ہو کر سنو کہ اگر تمہاری بیوی کے پاس ریسٹورنٹ ہے تو غریب میری بیوی  
بھی نہیں جس کا مجھے مستقبل میں طعنہ ملے انڈر سٹنڈ"۔۔۔!!

"کیا کرتی ہے اسکی ماں؟" کمال صاحب نے اسکی طرف کھوجتی نظروں سے دیکھا "اور اسکا باپ؟" مینے تو سنا  
ہے دونوں یتیم ہیں۔"

(اتنی ہی انکی ماں امیر تھی تو دونوں عالم کے درپہ کیوں پڑے تھے) دونوں میاں بیوی الجھ گئے۔  
"امیر لوگ امیر سوچ! ناراضگی کی وجہ سے گھر چھوڑ دیا ہے۔ بھئی امیر بچوں کے چونچلے، باپ کا تو نہیں  
معلوم ڈارلنگ نے بتایا نہیں بہر حال میں کہاں تھا؟" اس نے مسکان کو دیکھتے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔  
وہاں موجود سب کی حیرت بھری نظروں کا یہ دونوں دلہاد لہن مرکز تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"چوبیس گھنٹوں میں کروڑ سے زیادہ کماتی ہے"۔ کمال صاحب نے یاد دہانی کرائی  
داد نے توشاکی نظروں سے دیکھا البتہ نور کے چہرے پر برہان کی طرح معنی خیز مسکراہٹ آئی۔  
"ایک برا محل جیسا میری ڈارلنگ کا گھر ہے جس میں میرے خیال سے ہزاروں کی تعداد میں رومز ہیں"۔  
"آخر کرتی کیا ہے اس لڑکی کی ماں"؟ آسہ بیگم نے چڑ کر پوچھا جسے برہان نے بہت خوبصورت سی نظر انداز  
کیا۔

آلف اور مسکان جیسے انگاروں پر دھک رہے تھے پر انہوں نے ضبط کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ اسے مضبوطی سے  
تھامے رکھا۔

"پورچ میں گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ بے شمار گارڈز بے شمار سکیورٹی، سپورٹ۔" وہ ہنسا کی بار  
مسکان بھی مسکرائی۔

"کرتی کیا ہے وہ عورت مطلب نام کیا ہے اب تم بتاؤ گے یا صرف گاتے ہی رہو گے۔" کمال صاحب کا صبر  
کا پیمانہ لبریز ہوا تو غصے سے بولے

(کیا بزنس وومن ہے اگر ایسا ہوا پھر اس لڑکی نے جو ہماری امیج کو ٹھیس پہنچائی ہے وہ اسکے اسٹینڈرڈ کے  
سامنے دب جائے گی اور شاید آگے وہ دولت اپنی بیٹی کو دے) وہ مسکرائے۔

"میں نے کہا تھا نا ابو کہ ایسی بہو لائوں گا جسے دیکھ کر منہ سے ماشاء اللہ نکلے بلکہ اسکے بیک گرائونڈ مضبوط مشہور  
ترین ہو پھر دیکھئے۔ تو بس برہان علوی اپنی بات سے نہیں مکر تا جو کہتا ہے وہ کر کے دیکھاتا ہے۔ اب آپ  
دونوں بتائیں کیسی لگی آپکو میری پسند میری بیوی؟ دیکھ لیں دونوں ماشاء اللہ چاند سی صورت ہے۔" اس نے  
کہتے مسکان کا رخ اپنے ماں باپ کی طرف کیا جو مسکرا رہے تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ ہنس رہی تھی کہ اب اچانک دونوں کو ہارٹ اٹیک ہو گا مطلب ایس پی خود سٹھیا گیا ہے اپنے ماں باپ کی جان خود نکالے گا۔

ان دونوں کی نظر اس ہر نی سی لڑکی پر تھی۔

سراپے سے تو ہر نی ہی لگتی تھی پر چہرے سے کوئی شیرنی۔

دراز قد پتلی سی، تیکھے نقوش والی وہ لڑکی بلاشبہ انتہائی خوبصورت تھی۔

آسیہ بیگم کے سامنے سرخ لہنگے میں حور العین کا سرخ سراپا لہرایا اور انہوں نے مسکان کو دیکھا غور سے۔

بے شک حور العین کے سامنے اسکی جڑوا بہن بھی کم لگتی تھی اور یہ بھی۔

وہ ایک غیر معمولی حسن کی مالک نوخیز کلی تھی اور یہ حسین نور العین کی طرح۔

پرتینوں میں خامیاں تھیں جیسے ہر انسان میں ہوتی ہیں۔

حور العین کے پاس آنکھیں تھیں پر اس میں نور نہیں۔

نور العین کے پاس سارا حسن تھا پر اپنے قد میں وہ مار کھا گئی تھی تو دوسری طرف مسکان بے مثال تھی پر اسکا لہجہ اسکی چال چلن اسے زیر و کر دیتی۔

پر کہتے ہیں دولت وہ بلا ہے جو سارے عیب چھپا دیتی ہے ویسے ہی اب کمال صاحب اور آسیہ بیگم کو اپنی نئی نویلی بہو بری نہیں لگ رہی تھی بلکہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"تمنے جو کیا وہ غلط تھا برہان پر جو تم کہہ رہے ہو لڑکی اچھے گھر کی ہے تو ہم کیا اعتراض ہو سکتا ہے ہمیں بھی پسند آئی۔ اب بڑے گھر کی لڑکیوں میں اتنا خرخرہ اور غرور اچھا لگتا ہے۔" کمال صاحب کی اظہار پسندگی کا انکی بیگم نے بھی تاکید کی تھی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

داد نے لب بھیج لئے۔

اور مسکان پہلے حیرت سے برہان کو پھر اسکے ماں باپ کو دیکھنے لگی جنہوں نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلہ تھا وہ سچ میں ہو نقوں کی طرح انہیں دیکھنے لگی۔

"کیوں تماشا لگا رہے ہیں بھائی کر لی نا اپنے پسند کی شادی ختم کریں تماشا۔" آلف نے ناگواریت سے تڑخ کر کہا۔

اسکے لہجے کی دھمک پر نور نے بے ساختہ چونک کر اسے دیکھا پر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا اپنے بھائی کو سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا۔

وہ الجھ گئی جب سے اسکے نکاح میں آئی تھی عجب رنگ دیکھ رہی تھی کبھی بزدل کبھی نڈر بے خوف خونخوار۔ وہ بالکل سمجھ نہیں پارہی تھی داؤد آلف کو یا وہ اسے سمجھنے ہی نہیں دے رہا تھا خود کو۔!!

"مالا۔۔۔!!!" برہان کی سرسراتی آواز پر اسنے بے دردی سے لب دانتوں تلے دبایا کہ منہ میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا آنکھیں میچلیں پل کو

وہیں آلف کا چہرہ متغیر ہوا اپنی ساتھی کی یوں سامنے بے عزتی وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں پر وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا تھا۔

کئی جگہوں پر انسان کو اپنی ہی زنجیریں کاٹنے کو دوڑتی ہیں جیسے اس وقت مسکان اور آلف کو۔

"سسر صاحب کا تو نہیں معلوم کہاں رہتے ہیں کہاں نہیں البتہ اپنی ساسو صاحبہ سے ابھی نکاح سے پہلے ملاقات کر کے آیا تھا۔

مالا بانی کو آپ جانتے ہیں ڈیڈوہ بہت مشہور عورت ہے اپنے بزنس کے لحاظ سے۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

محل جیسا کوٹھا جسکے ہزاروں رومز اور وہاں کے بزنس سے ملنے والے کروڑوں کی تعداد میں پیسے۔۔۔  
تو کیا کہتی ہیں امی جان اب بہو آئی ناپسند؟؟ حسن، دولت، نام، ایک بازار و عورت کی بیٹی جسکی ماں  
چوبیس۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو برہان علوی تم میرے گھر میں اس جسم۔۔۔۔۔  
"خبردار!! بیوی ہے میری مسز مسکان علوی۔۔۔!! اگر اسے کسی نے کچھ کہا تو اچھا نہیں ہوگا اسکے کیلئے،  
اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا میں اس گھر کی اور ذرا سی بد اخلاقی ہوئی میری بیوی سے تو یاد رکھیے گا ابو جان میں  
جمال علوی نہیں ہوں رشتوں کے سامنے ہارنے والا۔۔۔۔۔!!! مینے ایک بار جسے کھویا اسی سے سیکھا ہے۔"  
وہ سرخ چنگارتی آواز میں لائونج کے بچوں بچ اپنی پھری آواز میں گھائل شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا جس نے علوی  
ولا کے درد یوار و حشر وہ کردئے تھے  
وہ بھولا نہیں تھا کچھ دیر پہلے ہی کا منظر جب اپنی محبت کو اس حیوان کے بغل میں دیکھ کر کیسے انگاروں پر جلا تھا  
کتنا ضبط کیا تھا وہ سب اس کا خدا جانتا تھا۔۔۔

وہ حیوان اسے پا کر فتح مندی سے سرشار تھا اور اس نے جو راتوں میں تہجد میں اسے مانگا تھا جب وہ کھو گئی تھی  
کڈنیپ ہو گئی کیسے راتوں کو روتا چیختا اسے ڈھونڈتا تھا گلی گلی میں۔۔۔ کیسے کانٹوں میں بسر کیں تھی وہ راتیں وہ  
صرف خود جانتا تھا۔۔۔

پر جب وہ ملی تب اس نے اپنے ماں کی نفرت کے آگے ہتھیار ڈالتے منہ سے لفظ ناز کا لا اور اسے ایک نازک لمحے  
میں کھو دیا۔۔۔

پر اب نہیں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب مزید ان کی حکومت نہیں چلی گی۔۔۔

آلف اور مسکان دم بخود کھڑے اسے حیرت سے تک رہے تھے۔

کس چیز کے کھونے کی اذیت تھی اسکے لہجے میں۔۔ کس طرح دل ٹوٹنے کی کرچیاں تھیں برہان علوی ایک سرد انسان کے لہجے میں جو صرف منہ سے انگارے نکالتا تھا پر آج نخوت انگارے کے ساتھ اذیت کی کرچیاں بھی تھیں۔

"اگر تماشا اینڈرپرنیچا ہو تو میں روم میں جائوں ایس پی"؟ ضبط سے دانت پیس کر اسنے خاموشی میں اپنی آواز کی کرچیاں بکھیریں جو سیدھی کمال علوی اور آسیہ بیگم کے اندر پیوست ہو گئی۔

"خبردار!!! خبردار برہان اگر اس فحاشہ کو اندر بڑھنے دیا"۔ برہان کے کچھ کہنے سے پہلے آسیہ بیگم پاگلوں کی طرح چیختی مسکان کی طرف لپکی پر اس سے پہلے ہی ان کے خطرناک ارادے سمجھ کر دادا نہیں اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

پراسکے باوجود وہ غلیظ القاب سے نوازتی اسے مارنے کے درپہ تھی۔

مطلب پہلے ایک فحاشہ ماڈل نے اسکی بہن کی خوشیاں نوچ لیں اور اب اس کو ٹھے والی نے اسکا بیٹا چھین لیا۔  
"مجھ سے گوپی بہو کی امید مت رکھیے گا مسز علوی"۔ مسکان سرخ لہو آنکھوں سے آسیہ بیگم کے پاس سے گذرتی اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

پیچھے وہ اس پر بدامنی کا دھبا لگا رہیں تھی جسے سب خاموشی سے سن رہے تھے۔

اسے یاد تھا سعیر نے انہیں سیکھا یا تھا "بات جب کسی معصوم اور اپنی ذات پر آئے تو یہ مت دیکھو سامنے کون ہے بس یہ دیکھو کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اور اگلے پل مقابل کی ہستی مٹی میں ملا دو اسکی شناخت مٹا دو"۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا بڑا جی کر رہا تھا آج وہ یہ اصول برہان علوی ہر آزمائے پر۔۔۔۔۔  
وہ نہیں کر سکی خاموشی سے اپنی چادر میلی کر دی جسے اتنے سال سنبھال کر سینے سے لگائے آئی تھی۔ اور آج  
اسی چادر کو بہت استحقاق سے اس ستمگر نے میلا کر دیا تھا۔  
شکستہ قدموں سے وہ روم میں آئی تو سامنے ہی بیڈ پر وہ اپنی تمام تر معصومیت سے گہری نیند میں تھی۔  
اسکا ارادہ روم تھس نہس کر دینے کا تھا پر اس ستمگر کی فیری کا خیال کرتے وہ خاموشی سے چہنچ کرنے چلی  
گئی۔

چاروں اور اسکے ویرانی تھی موت جیسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔  
اسنے کبھی نہیں سوچا تھا اپنی ذات بھی اس قدر اذیت بھری ہو سکتی ہے۔  
برہان کمال علوی اور آسیہ بیگم کو وہیں روتا بلکتا چھوڑ کر خود بھی آگے بڑھا۔  
"تمنے ہمارا بہت دل دکھایا ہے برہان میں تمہیں عاق۔۔۔۔۔"

"پر کر نہیں سکتے کیونکہ یہاں آپکی اولاد ہے بھائی نہیں"۔ وہ کہہ کر رکا نہیں سیڑھیاں پھلانگتا وہاں سے  
اوجھل ہو گیا۔

پیچھے چیختی مسکان کو بد دعائیں دیتی آسیہ بیگم بیڈ کے اس قدر سفاک اور بد دل ہونے پر دھاڑیں مارنے لگیں  
کہ بمشکل کمال صاحب اور دادا سے لیکر روم میں آئے اور نور العین نے انہیں آرام کی دوائی کھائی ساتھ ہی  
لیٹا دیا۔

"میں بتا رہی ہوں سب کو مجھے اگر وہ بازار و لڑکی صبح اپنے گھر میں دکھی تو میں گھر سمیت خود کو بھی آگ لگا  
دوں گی کمال۔۔۔"

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

طلاق دلوائیں میرے بیٹے کو آزاد کروائیں اس فحاشہ کے قید سے۔ پہلے ہی ایک فحاشہ آپکے بھائی کو کھا گئی اور اسکی بیٹیوں نے میرے بیٹوں کو ہڑپنا چاہا پر اس بار میں یہ بھی ہونے نہیں دوں گی۔" وہ ہذیاتی کیفیت میں جو آیا کہہ رہیں تھی اور آہستہ مرحومہ مشعل کے بارے میں اور مسکان کو برا بھلا کہتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

نور اپنی سرخ آنکھوں سے بے ساختہ ہچکیاں دبائے ضبط سے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔  
 "جائو آرام کرو بیٹا اپنی تائی کی باتوں کو دل پر مت لینا ابھی انکی طبیعت ٹھیک نہیں۔" کمال صاحب نے نور العین کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے وہاں سے بھیجا۔

"تم اس سے بات کرو داد اسے سمجھائو یہ رشتہ ہمارے لئے کتنی بدنامی لا سکتا ہے علوی کی ہستی پر دھبہ لگ سکتا ہے اسے سمجھائو جتنی جلدی ہو سکے اس لڑکی کو خاموشی طلاق دیدے اچھا ہو گا اسکے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی، اب تم جائو آرام کرو۔" انہوں نے کہتے کپڑے نکال کر باتھ روم کی طرف قدم اٹھائے۔  
 داد ایک بے بس نظر دونوں پر ڈالتا وہاں سے نکلا اور کچن کی طرف آتے وہاں کھانے کو دیکھا۔

کھانا گرم کرتے اسنے ٹرے میں رکھا اور ساتھ پانی کا گلاس  
 اب اسکے قدموں کا رخ نور کے روم کی طرف تھا۔  
 ڈور لاک نہیں تھا وہ آہستہ سے وا کرتا اندر داخل ہوا تو بیڈ پر منہ کے بل وہ پڑی گھٹی گھٹی سسکیاں بھر رہی تھی۔

اسکے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھ کر داد نے گہرا سانس بھرا اور ٹرے ٹیبل پر رکھتے ڈور لاک کیا جسکی آواز پر اچھل کر نور العین سیدھی ہوئی۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تت۔۔۔ تم۔۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہوداد؟" سرعت سے اپنا سرخ دکھتا چہرہ صاف کرتے وہ غصے سے گویا ہوئی۔

اسکی حالت پر داد ہک دہک رہ گیا۔

"نور۔۔۔!! وہ تڑپ گیا ان دھڑکتے دل کو جیسے کسی نے نوچ لیا ہو۔

"جائو داد یہاں سے نہیں چاہیے کسی کی ہمدردی۔" وہ زخمی شیرنی بنی غرائی

"اتنی ناراضگی اتنا غصہ میری بونی کیوں؟؟ اس خادم سے انجانے میں کوئی گستاخی سرزد ہو گئی ہے؟" پاس بیٹھ کر اسکا چہرہ محبت سے ہوتھوں میں بھر اپر روتی ہوئی نور نے غصے سے اسکے ہاتھ جھٹک دئے۔

"کیا تھی میری ماں بتاؤ داد تم بھی آتے تھے ہمارے گھر کبھی بیرونی دروازے کی دہلیز پر دیکھا میری ماما کو کبھی دوپٹے کے بغیر سرد کیا؟" وہ اسکا کالر پکڑ کر جھنجھورتی چلانے لگی

"نور۔۔۔!!!" بے بسی ہی بے بسی تھی لہجے میں گہرا سکوت چھایا تھا اس لمحے

"مینے کب ڈورے ڈالے تم پر داد یا کب میری اندھی بہن نے برہان بھائی کی طرف دیکھا بتاتے کیوں نہیں داؤد آلف کیوں کیا مجھ سے نکاح آخر کار میں بھی اس فح۔۔۔۔۔

اسکا جملہ ابھی مکمل ہی نہیں ہوا تھا کہ داد نے سختی سے ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ دیا

"غلطی سے بھی مت کہنا!!" سخت غصیلی لہجے میں اسنے وارن کیا نور پھکی سی ہنسی ہنس دی۔

"تم جائو اس وقت یہاں سے داد ورنہ ایک اور بھتان لگ جائے گا کہ مینے تمہیں اپنے روم میں بلا۔۔" زہر

خند ہوتی وہ بولی اور منہ موڑ کر بے دردی سے بہتے آنسوؤں رگڑنے لگی

آسیہ بیگم کی اسکی ماں کیلئے گالیاں سیسہ بن کر اسکے کانوں میں گونج رہی تھی

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔

کیسی عورت تھی مرحومہ کو نہیں بخش رہی تھی۔۔۔

داد خاموشی سے اسکی پشت تک رہا تھا۔

روم میں دونوں وجود کی موجودگی کے باوجود گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

"کیا چاہتی ہو تم نور؟" ہارے ہوئے انداز میں وہ بولا۔

نور کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ پھیلی۔ "طلاق دے دو دادو آلف آزاد کرو مجھے اور آزاد کرو دادو میری بہن

تاکہ ہم اس جال سے نکل کر آزادی کی خوشی کی زندگی گذاریں پلیز"۔ وہ سسکا اٹھی

دادشا کی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھنے لگا

کتنی آسانی سے وہ ظالم طلاق کا نام لے رہی تھی حالانکہ اسکی جگہ وہ ہوتا تو اسی پل دھڑکنوں سے رشتہ ٹوٹ

جاتا اس سے الگ ہونے کے تصور سے۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اٹھو کھانا کھاؤ اور آرام کرو صبح بات کریں گے کسی دوسرے موضوع پر"۔

سر دلچہ میں کہتا وہ کوئی اور ہی لگانور کو۔

اسنے پلٹ کر اسے حیرت سے دیکھا اور اسکی پھیلی آنکھیں دیکھ کر داد کو بھی اپنے لہجے کا احساس ہوا تو سنبھل

کر مسکرایا۔

"جائو یہاں سے۔" اسے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھ کر وہ پھنکارتی کھڑی ہوئی اور دروازے کی

طرف دھکا دیا۔

داد لڑکھڑاتا سنبھل گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا بنے گا ہمارا۔" وہ ٹھنڈی سانس بھر کر کہتا اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر دھکیلتا اسکے ایک طرف صوفے پر لات رکھ دی بوٹ سمیت اسکے سامنے کھڑا ہوا اور ہاتھ میں ٹرے اٹھالی

"بی۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے داد۔" وہ اسکے انداز پر سرتاپا جھلس کر چلائی پر فرق کسے پڑتا تھا وہ ویسے ہی کھڑا تھا اسکے لئے نوالہ بناتا

"مجھے تم سے یہی امید تھی تم ایک گھٹیا ترین شخص ہو دو آؤد آلف تمہیں جبر زبردستی کے علاوہ۔۔۔۔۔ وہ چیختی دوسری طرف سے اٹھنے لگی کہ بروقت داد نے ایک ہاتھ میں ٹرے تھامتے صوفے کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے پورا اپنے شکنجے میں قید کر لیا۔

"تم ایک انتہائی گرے درجے کے آدمی ہو۔" دونوں طرف راستے بلاک دیکھ کر وہ اسپر جھپٹنا چاہتی اس سے ٹرے جھپٹک کر پھینکنا چاہتی تھی پر اس پہاڑ نے اپنا بازو بلند کر دیا۔

"نوٹیشن ساری دنیا جانتی ہے۔" وہ لا پرواہی سے بولا اور نوالہ اسکے منہ کی طرف کیا نہیں بلکہ زبردستی اسکے منہ میں ڈال دیا وہ پھڑ پھڑائی رہ گئی۔

"کیا؟؟؟؟ وہ روتی ہوئی بے بسی سے چیختی

کیوں وہ اس پر اس قدر قابض تھا کیوں وہ اسے ہر ادیتا تھا۔

"کہ داد علوی ایک کمینہ بندہ ہے۔" اسنے کہہ کر کالر جھٹکا اندازہ ایسا تھا جیسے تعریف کی ہو۔

نور روتی دھوتی رہ گئی اور وہ اسے زبردستی کھانا کھلاتا رہا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ناوہ اٹھ سکتی تھی ناہی بھاگ کیونکہ وہ اس قدر قریب کھڑا تقریباً جھکا تھا کہ وہ ذرا اٹھتی سیدھا اسکے وجود کا حصہ بن جاتی بس اس ہی بات سے ڈر رہی تھی تبھی خاموشی سے کھانا کھا لیا تھا۔  
نور پانی کا پورا گلاس پی ڈالنا چاہتی تھی پر اسکے ارادے کو سمجھتے داد نے اسکے منہ سے آدھا پانی چھین لیا اور اپنے لبوں سے لگا دیا۔

"کان کھول کر سن لو نور العین کہ تمہارے جھوٹے پر میرا حق ہے اور میں جب تک یہ نہیں کھاتا کرونا وائرس ایسے لگتا ہے مجھے پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور تمہارا جھوٹا مجھے طاقت دیتا ہے برے جرائم سے لڑنے سے۔" اسے بیڈ پر بیٹھاتے پانی کے گلاس کے ساتھ دوائی دی اور کھلا کر سلا دیا۔  
اسنے چیخ بھی نہیں کیا تھا ایسے ہی سو رہی تھی۔  
پر اب تک اسے اپنے سر پر سوار دیکھ کر وہ ہراساں ہو رہی تھی پچھلی بار کا وہ آخری لمحہ یاد کر اسکے اوسان خطہ ہونے لگے چہرہ متغیر ہو گیا،

اور شاید داد بھی اسکی کیفیت جان گیا تھا تبھی مسکراتا پاس چیئر کھسکا کر بیٹھا اور اسکے ریشمی بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا  
"مجھے موقع ملے تو اپنی بہن کو لیکر تم سے اتنا فاصلہ قائم کر لوں جتنا زمین آسمان کا ہے۔" اپنی بات کہہ کر وہ کروٹ بدل گئی  
داد ہنس پڑا اسکے بچپنے پر۔

اسکے سونے کے بعد جزبات کی ٹھاٹھیں اور بے ایمانی پر خوفزدہ ہوتا وہاں سے نکل کر کھلی فضا میں گہرے سانس بھرتا عارب کے بلاوے پر گھر سے نکلتا چلا گیا۔

\*-----❤-----\*

اسکے سوال پر عالم نے گھورتے اسکے سر کو دیکھا  
مطلب بہانا چاہیے ہوتا اسے انگلش کو پکڑنے کا۔

"بارش پسند ہے۔" باہر بوند باند دیکھ کر وہ مسکراتا اسے لیکر باہر جانے لگا۔

"بہت عالم آپ کو معلوم ہے جب میں چھوٹی ہوتی تھی ناجب ہم اپنے ماں باپ کے پاس ہوتی تھی تب ایسے  
بارش میں پاپا میرے چہرے پر دونوں ہاتھوں کی چھت بناتے اور میں اس چھت کے نیچے کھڑی بادلوں کی  
چنچ دھاڑ سے بچ کر نہاتی تھی۔" جوش سے کہتی آخر میں اسکا لہجہ نرم ہو گیا  
عالم مسکراتا اسے ساتھ لگائے لان میں چلا آیا جہاں وقتاً فوقتاً تیز بجلی کی تلوار اور بادلوں کی گھن گرج اسے سہا  
رہی تھی۔

"بب۔۔ بارش میں۔" رات کے پہر شادی کے بھاری لہنگے میں وہ اپنے نازک سے وجود پر بارش کی بوندیں  
پا کر اسکے چوڑے وسیع سینے میں چھپ گئی۔  
"کیوں میرے ساتھ بارش میں نہیں آسکتی؟" اسے لا کر سر سبز بھگیے لان میں لایا اور فاصلہ قائم کرتے اپنا  
کوٹ اور شوز اتار کر بیچ پر رکھ دئے۔

"عالم۔۔!!!" خود کو اکیلا پا کر وہ بارش کی ٹھنڈی ٹھنڈی بوندیں چہرے سے صاف کرتی جھڑ جھڑی لے  
اٹھی۔

وہ کف فولڈ کرتا اسکے پیچھے آگیا اور حورالعین اسکی موجودگی پر اپنی دھڑکنیں ہمیشہ کی طرح اتھل پتھل  
محسوس کرتی مسکرا دی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ آہستہ سے اسکے بال جڑے سے آزاد کروانا اسکی نازک پشت پر بکھر گیا۔  
اور کان سے ڈائمنڈ کے ٹاپس نکالتے اسکا دوپٹہ اس سے لے لیا وہ خفت سے سمٹ گئی "کک۔۔ کیا کر رہے  
ہیں عالم؟"

"تمہیں بارش پسند ہے اور مجھے تم۔"  
"تم اپنی پسند کو چاہو اسے محسوس کرو اور میں۔۔۔۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر مبہوت نظروں سے شرمائی  
بوکھلائی سی اپنی شہزادی کو دیکھنے لگا۔

"کیا ارادے ہیں تمہارے میرے لئے حور العین؟" اس کے مقابل آتے اسکے چہرے سے بھیگی لٹ کو انگلی پر  
لیتے کان کے پیچھے کی  
اسکا لمس پا کر وہ سرتاپا لرزا اٹھی  
بھیگے چہرے پر چاہت کے رنگ بکھر گئے۔

"مم۔۔ میں ک۔ کیا ارادے رکھ سکتی ہوں عالم آپکے لئے۔" رات کے اس خوبصورت پہر جہاں ہر سوسناٹا  
چھایا ہوا تھا اپنی انگلیاں پٹختے وہ بھیگی سی مدہوش سراپے کے ساتھ ہکلائی سی بولی  
اور اپنی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی پر ناکام۔  
بارش کے پانی کے ساتھ اسکی آنکھوں کی بارش ہونے لگی  
دل سے ہوک سی اٹھی کیوں وہ اپنے مسیحا کو نہیں دیکھ سکتی۔

"عالم آپ مجھے دیکھ رہے ہیں ناں۔" شدید مایوسی کے عالم میں وہ چہرہ اونچا آسمان کی طرف کرتی آنکھیں  
موندیں موسم کی خوبصورتی کو محسوس کرنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپنے بتایا نہیں بارش کو کیا کہتے ہیں؟" بانہیں پھیلا کر گول دائرے میں گھومتی وہ مسکرائی

"I want to spend every second of my life with you".

گھمبیر لہجے میں وہ بولا۔

حور العین اتنے بڑے نام پر ٹھٹھک کر رکی "کیا کیا۔۔۔؟؟ اتنا بڑا نام وہ بھی بارش کا۔ میں تو بالکل نہیں سمجھی

یہ کیسی انگلش ہے عالم اتنی بڑی ہوتی ہے اس سے تو بہتر ہماری اردو ٹھیک ہے کم از کم ایک لفظ کہہ کر جان تو چھوٹ جاتی ہے پر یہاں۔۔۔

اسپنڈ سیکنڈ و ٹھ یو ہا ہا ہا۔" وہ کہہ کر کھلکھلا کر ہنسی۔

اسکی کھلکھلاہٹ کو دیکھتا عالم مسکراتا کندھے اچکا گیا

"اب جو ہوگی وہ بتائوں گا!!!" متبسم لہجے میں وہ اسے سنجیدہ پریشان کر گیا۔

"پر مجھے تو اسکا نام نہیں آتا عالم میں کیا کہوں؟؟" وہ بھیگ کر آہگینہ بن گئی تھی۔

تیز بارش کے ساتھ اب سرسراتی ہوائیں جسم کو جما کر رکھ رہی تھی۔

وہ اسکی پناہوں میں جانا چاہتی تھی سردی سے بچنے کیلئے پر ایک جھجک شرم سی آڑے آرہی تھی۔

اپنی جیب سے رومال نکال کر اسنے اپنی آنکھوں پر باندھا اور اسکے بالکل سامنے قریب کھڑا ہو گیا۔

"کہو آئی وانٹ ٹو سپینڈ ایوری سیکنڈ اوف مائے لائف و تھ یو" اسکی کپکپاتی انگلیاں اپنے ہاتھوں میں لیکر وہ بولا

"I want to spend every second of my life with you"

اسنے ہکلاتے جھجھکتے پورا جملہ مکمل کیا تو کھنکدار قہقہہ لگا اٹھی۔

وہ سرشار سا سے قریب کر گیا۔

حور العین اسکی دھڑکنوں کا شور سنتی شرما کر اسکے شانوں کو جکڑ گئی۔

"میں تمہیں دیکھنا نہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں اور یہی امید تم سے رکھتا ہوں۔" حور العین کی سرکتی انگلیاں اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ مسکرا کر بولا۔

جب سعیر نے بھی رومال کے پیچھے بند آنکھوں سے ہاتھ بڑھا کر اسکی گردن پر رکھا۔

اسکا دکھتا لمس گردن پر پاتے وہ سانس لینا بھول گئی اور ساکت سی اسکی گردن تک کے سفر پر تھم گئی۔

پر عالم نے اپنا سفر ترک نہیں کیا جس سے حور کی انگلیوں میں بھی جان آگئی۔

اسنے انگلیاں بڑھا کر اسکی بھیگی بھوری داڑھی پر رکھیں اور اس پر پھیر کر محسوس کرتی مسکرا دی ان کی چبھن

پر۔

پر سعیر کی انگلیوں کے سفر کو اپنے لبوں پر پاتے وہ ساکت سی رہ گئی

گھنی سیاہ بھیگی پلکیں لرز سی گئیں اور اسنے اپنے دوسرے ہاتھ کی پکڑ کو اسکے شانے پر مضبوط کر دیا۔

وہ ساکت سی اپنی اور اسکی دھڑکنیں سننے لگی جو آپس کے میلاپ پر رقص میں مدہوش تھیں۔

عالم اسے ساکت پاتا مسکرایا اور اسکے شکر فی لبوں پر انگلیاں پھیرتے اسکے رخسار کا سفر کیا۔

سانسیں روکے کھڑی حور العین نے ایک دم اپنا سانس چھوڑا اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

لب دانتوں میں دباتے اسکے ہاتھ کی طرف اپنا چہرہ جھکا دیا اور خود اسکے لبوں سے فاصلہ قائم کرتی اسکی گھنی

بھوری مونچھوں پر انگلیاں پھیرتی مسکرائی۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

بے ساختہ ہی دل کی بغاوت پر اسنے اپنی انگلی سرکا کر عالم کے لبوں پر رکھ دی اور ابکی بارساکت رہنے کی باری عالم کی تھی۔

اسکی دکھتی جھلسا دینی والی سانسوں پر آنکھیں میچے انگلیوں کی پوروں پر اسکے عنابی لبوں کی نرماہٹ محسوس کرتی شرمانے لگی۔

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے بادلوں کی گھن گرج طوفانی بارش کی شدتوں سے بے پرواہ اپنے جزبات میں مدہوش تھے۔

وہ مسکرائی جب اسکی آنکھوں پر رومال بندھا محسوس کیا۔

وہ جنون کی کیفیت میں اسکے رنگ میں رنگی ٹھنڈی تختہ بستہ گھاس سے ننگے پاؤں اٹھا کر عالم کے پاؤں پر اپنے نازک پاؤں رکھتی ان نشانوں پر اپنے لرزتے لب رکھ دئے۔

"میں سمجھ گیا تھا تمہارے ارادے قاتل ہیں۔" اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی نازک کمر میں دونوں بازو ڈالے

وہ جھینپ کر مسکراتی اسکی رخسار پر اپنی ٹھنڈی تختہ بستہ ناک رگڑنے لگی

"مم۔۔۔ مجھے سردی لگ رہی ہے ع۔ عالم۔" اسکی گردن میں بازو ڈالے وجود کا حصہ بنکر کٹکٹاتے دانتوں پر آپس میں بھینچ دیا۔

اسکی پشت پر بھینگے سیاہ آبخار جیسے بالوں کو محسوس کرتا اسے اوپر اٹھائے بھاری قدم زمین پر رکھتا اندر جانے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی آنکھوں پر ابھی بھی رومال بندھا ہوا تھا اور وہ راہداری سے گذرتا لائونج میں آیا اور سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم کے سامنے رکا۔

ہاتھ بڑھا کر اسنے اپنی آنکھوں سے رومال ہٹایا اور

پائوں کی ٹھوکر سے دروازہ کھول کر اندر آتے واپس اسی انداز میں بند کیا

"ع۔ع۔ عالم۔ ای سی۔" روم میں داخل ہوتے ہی اے سی کی کولنگ محسوس کرتی حورالعین چیخی۔

"بند کرتا ہوں۔" اسے قالین پر اتار کر اے سی بند کرتے ہیٹر آن کیا۔

"اب ٹھیک ہے؟" پلٹ کر اسنے اپنی شرٹ اتار کر وجود سے الگ کی اور کائونچ پر پھینک دی۔

نفی میں سر ہلاتی حورالعین اپنے گرد حصار باندھ کر لرزتی کپکپاتی کھڑی تھی۔ "مجھے کپڑے دیں عالم مجھے چیخ کرنا ہے اور جلدی سونا ہے آئی وانٹ ٹو سپینڈ ایوری سیکنڈ مائے لائف و تھ یونے مجھے سارا بھگودیا ہے اور اب میں مر رہی ہوں عالم مجھے جلدی کپڑے دیں۔" وہ روہانسی ہو کر کہتی نیچے قالین پر بیٹھتی گھٹنوں پر سمٹ کر ٹھوڑی ٹکا گئی

وہ اسکی بات پر مسکرایا۔

"معصوم!" بڑبڑا کر اسنے دروازہ لاک کیا اور اسکے سامنے ہی بیٹھا۔

"تمنے کہا تھا گھر چل کر قہقہے لگا کر دیکھا تو گی۔"

"کک۔۔ کب۔۔ مم۔۔ مینے کب کہا؟" وہ بوکھلا گئی اور سر اٹھا کر اسکی آواز پر معصومیت سے نہارنے لگی۔

"مجھے جھوٹے لوگ پسند نہیں۔" عالم نے اسکے چہرے کے تاثرات پر برواٹھائی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور تڑپ گئی وہ قطعی اسکی ناپسند لسٹ میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی وہ تو اسکی دھڑکنوں پر شہزادی بن کر راج کرنا چاہتی تھی۔

"ہ۔۔ ہو سکتا ہے مم۔۔ میں بھول گئی ہوں گی۔" اسنے انگلیاں مروڑی

"مجھے بھولنے والے لوگ ناپسند ہیں۔" اسکے جملے پر تو جیسے حور کی جان پر بن آئی

وہ فاصلہ سمیٹ کر اسکی جانب کھسک آئی

پر عالم اپنے تقاضوں سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔

"اوہ۔۔۔!" وہ گہرا سانس بھر گئی "مم۔۔۔ میں بھولی تھوڑی ہوں مم۔۔۔ مجھے شاید یاد نن۔۔ نہیں رہا

ہوگا۔"

"بھولنا اور یاد نہ ہونا ایک ہی بات ہے۔" وہ جتا کر بولا

"اف۔۔" حور العین نے چہرے پر ہاتھ پھیرے

"مینے آپکو کچھ دیر پہلے قہقہہ لگا کر دیکھا یا تھا عالم۔" اسنے لان کا وہ اپنا قہقہہ یاد دلایا

وہ آنکھیں پھیر گیا "وہ میرے لئے نہیں تھا جبکہ تم جانتی ہو میں وہ حاصل کرتا ہوں جو خالص میرے لئے ہو

جیسے اب تم صرف میرے لیے قہقہہ لگاؤ گی اور دائر میں اسی مال میں جائوں گا اور وہاں ان لڑکیوں کے قہقہے

سنوگا قبول ہے؟" اسکی بات سن کر حور العین کی آنکھیں پھیل گئی

"چھپی عالم بہت بری بات ہے!! میں سناتا رہی ہوں نا آپکو قہقہے میرے خالص آپکے لئے ہیں۔" وہ کہتی

اسکی جانب مزید کھسکی۔

بے بسی ہی بے بسی تھی وہ جانتی تھی اسکی آنکھیں اس پر ہی ٹکیں ہیں منتظر سی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیچارگی صورت سے حور نے سراٹھایا "رات بہت ہو رہی ہے تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔" وہ ٹوک گیا اور حور العین جزبزی ہو کر رہ گئی۔

"قہقہہ لگانے میں کیا ہے میں اپنے شوہر کیلئے لگا رہی ہوں ماما بھی کہتی تھیں شوہر کو خوش رکھنے سے ثواب ملتا ہے" اپنی سوچ پر وہ مسکرائی اور گلا کھنکرا بے ساختہ مسکراہٹ پر عالم نے لب دبا لیا۔

"ہا۔۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔" چہرہ اٹھائے وہ ہا ہا کرنے لگی اور عالم نے حیران ہو کر اسے دیکھا "واٹ دس عین!! کوئی ایسے قہقہہ لگاتا ہے تم نے ان لڑکیوں کے سنے تھے!! تم ایسے کر رہی ہو جیسے میں جبراً تم سے قہقہہ لگا دوں ہوں۔" وہ ناراض ہوا "یہ کیا بات ہوئی عالم آپ بار بار ان لڑکیوں کو کیوں نیچ لارہے ہیں۔ میں نے نہیں رہنا آپ کے ساتھ میں جا رہی ہوں آپ کو میں پسند ہی نہیں، کسی کو نہیں اچھی لگتی۔" چیختی گرتی پڑتی لہنگا سنبھال کر وہ اٹھی اور جانے کو مڑی کہ عالم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

بے ساختہ اٹھنے والی مسکراہٹ کا اس نے بہت جلد ہی گلا گھونٹا۔

"تم ایسے نہیں جاسکتی!" اس نے کھینچا اور

وہ لہراتی اسکے اوپر آگری منہ سے آہ سی نکل گئی پر عالم نوٹس لئے بغیر اسکی کمر میں بازو ڈالے قالین پر لیٹا کر اسے پر جھک گیا۔

"تم مجھے قہقہہ سنائو گی۔" حور اس افتاد پر سانس روکے اسکی دہکتی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی خاموش پڑی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آ۔ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مم۔۔۔ میں تو س۔۔۔۔" اسکا جملہ ابھی مکمل ہی نہیں ہوا تھا کہ عالم کے نرم گرم لبوں کا لمس اسنے اپنی گردن پر پایا۔

اور اگلے ہی لمحے اسکی شریر حرکتوں پر حورالعیین کا قہقہہ گونج اٹھا "ہا ہا ہا۔۔۔۔ دور رہیں، چھ۔۔۔ چھوڑیں ہا ہا آہ۔" وہ اسکے کندھے پر ہاتھ مارتی اسکے ہاتھ ہٹانے لگی پروہ کہاں باز آنے والا تھا۔ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتی حورالعیین کا اب سانس اکھڑنے لگا۔

"ع۔۔۔ عالم۔۔۔ پ۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ پلیز۔" اسکی نڈھال حالت دیکھ کر وہ اس سے دور ہوتا اسکے خون چھلکاتے چہرے کو دیکھتا مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"مجھے سے مکرمت جایا کرو اپنی زبان دیکر۔" وہ اٹھ کر وارن کرتا وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔ نظروں کا والہانہ پن اسکے ہنستے چہرے تو بہ تو بہ کرتی حرکت پر جا رہی تھیں۔

"چلو آؤ چینج کریں۔" کپڑے ہینگ کر کے وہ قالین پر چت لیٹی ہوئی تھی اسکی آواز پر نخوت سے منہ پھیر گئی ارادہ سرا سرا سے تنگ کرنے کا تھا۔

"عین میرا بچہ اٹھو ٹھنڈ لگ جائے گی۔" وہ پچکارتا اسکا بازو تھا منے لگا کہ حوراسکا لمس پاتے ہی بدک کر پیچھے ہو گئی "نو!!"

اسکی نوپر عالم نے گھورتے دیکھا

"اٹھو عین۔۔۔۔" وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار چھینک اسنے ماری اور کھلکھلا اٹھی۔

"مجھے کوئی (چھینک) فرق نہیں پڑتا۔" وہ اسکی حالت کا مزالیتی سرخ لہنگے میں بکھرے بالوں سے نیچے الٹ پلٹ رہی تھی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اپنے آتش فشاں روپ سے بے نیاز "میں یہیں سو رہی ہوں میرا حکم ہے کوئی مجھے ناجگائے۔" ناک منہ چڑھا کر وہ کہتی منہ کے بل لیٹ کر اس نرم مخمل کی قالین پر گال ٹکائے ہاتھ پھیلائے آنکھیں موند گئی۔ کمر پر بھگے بال پھیلے کچھ اس پر تو کچھ قالین پر تھے ہاتھ تیرنے کے انداز میں قالین پر پھیلا رہی تھی پائوں اوپر کواٹھے جھول رہے تھے وہ اپنے ہی آپ میں کھوئی ہوئی تھی۔

طبیعت شگفتہ، مگر کھوئی کھوئی

ہر انداز دلکش، مگر والہانہ

"اگر تیر لیا ہو تو اب چلیں چیخ کر کے سوئیں۔" کافی دیر سے اسکی بیوقوف حرکات ملاحظہ کر رہا تھا جھک کر اسکی کمر کو پکڑتے اوپر اٹھایا

"اوو ہو واہا ہا۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتی عالم کے یوں اٹھانے پر ہاتھ فضا میں پھیلائے جارہی تھی اسکے ساتھ۔ اندازہ ایسا تھا جیسے نشا کر لیا ہو۔

چیخ کرنے کے بعد وہ اسے لیکر بیڈ پر آیا اور احتیاطاً دوائی کھلائی۔

اور خود نہانے چلا گیا

جب تو لیے سے بال رگڑتا باہر نکلا تو سامنے ہی اسے منہ کے بل آنکھیں موندیں اپنی جگہ پر سویا پایا۔ تولیہ پھینک کر وہ مسکراتا اسکی طرف بڑھا اور ٹیبل پر رکھی موبائل پر کالز دیکھتے انہیں نظر انداز کرتا حور العین کو اپنے محبت بھرے آغوش میں بھر کر لیٹا۔

"ہر سیکنڈ گزارنے کا کہتے اتنی جلدی سو گئی؟" اسکے بال سنوارتے اسنے بلینکٹ درست کیا اور اسے سینے میں بھینچ لیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین کسمسا کر لرزتی آنکھوں کھول کر سامنے دیکھنے لگی  
 اور عالم اسکی آنکھوں میں دیکھتا دونوں آنکھیں چوم گیا۔  
 "جھوٹے مینے کب کہا؟" وہ ناک سکوڑ کر کہتی کروٹ بدل گئی۔  
 "میں جھوٹا ہوں!!" وہ اسکے کان کی لو کو لب میں دبا گیا کہ حورالعین سٹپٹا اٹھی "نہیں ہیں چھوڑ دیں پلیز سونا  
 ہے۔" اسکی بیچارگی کو دیکھتے وہ ہنس پڑا  
 "بہت چالاک ہومائی وچ۔" اسکی کمر کو بازو ڈالے اسکی پشت کو سینے میں بھینچے وہ چہرہ اسکی گردن میں چھپاتا  
 گہرے سانس بھرنے لگا۔  
 "مائی وچ مطلب؟"  
 "میری شہزادی۔" اسنے مسکراتے سر اٹھا کر اسکا سرخ اناری چہرہ دیکھا  
 جواب پر وہ مسکرائی  
 "پھر شہزادے کو کیا کہتے ہیں؟"  
 "بیسٹ۔" وہ کہتا لب بھینچ گیا  
 "نہیں غلط بیسٹ تو درندے کو کہتے ہیں عالم اب اتنی تو پڑھی لکھی ہوں میں۔" وہ ناک سکوڑ کر خفگی سے  
 بولتی اسکی انگلیوں سے انگلیاں الجھانے لگی  
 "ایسا نہیں ہماری دنیا میں شہزادہ ہی بیسٹ ہے اگر وہ بیسٹ نہیں ہوتا تو شہزادی کیسے اسکے پاس آتی۔" اسکی  
 انگلیاں سہلاتے وہ بولتا اسکے باقی کے لفظ منہ پر ہاتھ رکھتے دبا گیا۔  
 حورالعین آگے بولنے کی اجازت ناپا کر آنکھیں موند گئی اور سر اسکے بازو پر رکھ لیا۔

\*-----❤-----\*

"ہم۔۔۔!! مجھے لگتا ہے کوئی نئی چال چل رہے ہیں عارب اب انکا قدم اٹھنے والا ہے۔" ریکارڈنگ سننے کے بعد آلف نے کہا

"مجھے بھی یہی لگتا ہے! بہر حال ہم تیار ہیں انکے لئے تم صرف نورپردھیان دینا وہ باہر نکلے اور انکی نظر میں نا آجائے۔" عارب نے چوکننا کیا۔

"ہمیں مالا بائی اور برہان کو سہی سلامت کورٹ آخری سنوائی کیلئے پہنچانا ہے مسکان کو کہہ دو ڈیٹیل حاصل کرے۔" آلف خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتا یہاں وہاں روڈ پر اکادکا بھاگتی گاڑیوں کو دیکھتا رہا۔

"اور سناؤ گھر کی صورتحال کیسی تھیں؟ مسکان نے کوئی شور شرابا تو نہیں کیا نا؟" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا

آلف تلخی سے مسکرا دیا (جسے توڑا بکھیر دیا جائے وہ کیا بولے گی) "مجھے نہیں معلوم یار میں سیدھا ایک دوست کی طرف گیا پھر یہاں آ گیا ہوں۔" نظریں چرا کر وہ بولا عارب گھر اسانس بھر کر رہ گیا۔

"مجھے امید ہے وہ اچھے سے رہے گی اور آنٹی انکل اسے قبول کر لیں گے۔" اسنے مسکرا کر کہتے گاڑی اسٹارٹ

کی

"کہاں جا رہے ہو؟" آلف نے برواٹھائی

"کہیں نہیں یہ جو زمان کی ڈیٹیل آئی ہے اس پر پتہ لگانا ہے کہ اسکی رہائش وہیں ہے کہ نہیں۔"

اسکے باتے پر آلف سر ہلا گیا اور جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھا۔

اسکا دماغ اس قدر گھوما ہوا تھا کہ روڈ پر پہلے مقصد ڈرائیونگ کرتا رہا پھر گھر نہیں گیا۔

\*-----❤-----\*



"But there's a side to you  
that I never knew, never knew  
All the things you'd say,  
they were never true, never true"

وہ جب روم میں داخل ہو تو آئینے کے سامنے پونی ٹیل بناتی بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پر بلیک جیکٹ پہنے وہ کہیں جانے کو تیار تھی اور ساتھ گنگنا بھی رہی تھی۔

برہان نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو رات کے اڑھائی بج رہے تھے۔

"آگے بھی کچھ یوں تھا

And the game you'd play, you would always win, always  
win

But I set fire to the rain...."

"جسٹ شٹ اپ۔۔!!" اسکی آواز سنتی برش ٹیبل پر پٹخ کر وہ اچانک چلا اٹھی

برہان نے پہلے آئینے میں پیچھے اسکے سرخ انگارہ چہرے کو دیکھا پھر ہنس پڑا خوبصورتی سے۔

"غصہ!! بیگم صاحبہ پہلی شادی کی اس قدر خوبصورت بارش میں بھیگی پہلی رات اور آپکا غصہ ہونا ہمیں ذرا

برابر سمجھ نہیں آیا۔" آہستہ سے اسکی کمر میں بازو ڈالتے ٹھوڑی اسکے شانے پر ٹکائی اور اسکی نازک کمر پر پکڑ

اس قدر بے رحم رکھی کہ اسکے منہ سے سی کی آواز نکل گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایس پی تم اپنی اوقات سے بڑھ رہے ہو مت بھولو ایک ماہ کا نکاح ہے اس میں مجھے ذرا بھی۔۔۔۔۔ وہ کہتی کہتی خاموش ہو گئی

برہان جو کافی غور سے اسکے چہرے میں اترتی سرخیوں کو دیکھ رہا تھا اسکے چپ ہونے پر آنکھوں میں دیکھا۔  
 "شرم۔۔۔۔۔ حیا۔" وہ استہزائیہ کہتا ہنستا پکڑ مزید سخت کرتا اسکی سانسیں لینے کے درپہ آ گیا۔  
 "برا کر رہے ہو۔" وہ غرا کر کہتی اسکے پیٹ میں کہنی مار گئی

ابکی بار برہان کا چہرہ اسرخ پڑ گیا۔

پروہ بہت دلاویزہ انداز میں برداشت کرتا اسکی شہ رگ ناک سے سہلاتا مسکان کا حلق خشک کر گیا۔

وہ ساکت بت سی کھڑی اسے دیکھتی رہی (کیا اب وہ میری عظمت سے کھیلنے والا ہے)

"ہائو ڈیر یو ایس پی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟؟؟" وہ ہذیاتی انداز میں چیختی اسے پیچھے دھکا دیکر اپنی بیلٹ سے گن نکالتی اس پر تان چکی تھی۔

سنہری لہو آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا۔

برہان اس اچانک افتاد پر لڑکھڑاتا خود کو سنبھالے اسے دیکھنے لگا جو پاگل لگ رہی تھی

"کیا ہوا اٹس نارمل بے بی ہر شادی شدہ جوڑا فرسٹ نائیٹ۔۔۔۔۔ یونواتنی تو محبت ناچاہتے ہوئے بھی کر سکتا

ہے پھر تمہیں ایشو کس بات پر ہے حالانکہ تم اپنی شرط میں کہہ چکی ہو کہ تمہیں سونے سے پہلے کچھ ایسا کہہ

کر سلانا ہے جس سے تمہاری آنکھوں میں میرے خواب ہوں جس پر مینے سوچا صرف کہنا کیوں عمل انداز

میں خواب سجاتے ہیں پھر تمہیں اب کس بات پر اختلاف ہو رہے ہیں؟" وہ معصوم بنا اسکے ہاتھ میں موجود

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گن سے لا پرواہ پوچھنے لگا اور اپنا کوٹ اتار کر سامنے صوفے پر پھینکتے ٹائی نکالنے کے ساتھ شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے۔

مسکان نے دانت پیستے پہلے سوئی ہوئی فیری کو دیکھا اور پھر اسکے ہاتھوں کو، برہان انتہائی بے غیرتی پر اتر چکا تھا پر وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتی تھی جانتی تھی یہ سب وہ اپنا بدلہ لینے کیلئے کر رہا ہے۔

اور مسکان۔۔۔!! جس کے نام سے اچھے اچھے کانپ جاتے تھے وہ اس ایس پی سے ہارے گی؟

اسنے شرٹ اتار دی اور اب مسکان کی نظروں کے سامنے اسکا بے داغ چوڑا وسیع سینہ تھا۔

"تم جانتے ہو بہت غلط کر رہے ہو۔" وہ وارن کرتی اب بھی خود کو خون خرابے سے باز رکھ رہی تھی۔

برہان نے شرٹ پھینکی اور قدم اسکی جانب اٹھائے "مجھے نہیں لگتا میں کچھ غلط کر رہا ہوں۔" اسکے سراپا نظروں میں اتارتے وہ مزید قدم اٹھانے لگا کہ اسکے قدم خود بخود پیچھے اٹھے۔

"تم بھول گئے ہو ایس پی تم نے کہا تھا کہ تمہیں صرف ایک ماہ کیلئے نکاح کرنا ہے نا تم میری زندگی میں انٹر فیر کرو گے نا میں تمہاری پھر یہ کیا گھٹیا حرکات ہیں!!" وہ پیچھے ہوتی دیوار سے لگی اور سانس جیسے لینا بھول گئی جب وہ بالکل اسکے سامنے آکر رکا اور اطراف میں دونوں ہاتھ دیوار پہ ٹکادے

مسکان کی گن کا منہ سیدھا اسکے سینے پر رکا اور وہ سرخ آنکھوں سے اسکی روشن چمکتی آنکھوں میں دیکھنے لگی اسے ہو کیا گیا ہے وہ اتنا اس آدمی کے سننے کے بعد کیوں اس پر ہاتھ نہیں اٹھا پارہی تھی یا اسے نقصان کیوں نہیں دے رہی تھی حالانکہ اس شخص نے اسکے اندر توڑ پھوڑ مچا دی تھی۔

"کہاں جا رہی تھی؟" اسکے لہجے میں نرمی پاتے اسکی انگلیاں گن پر لرزا ٹھیں

اور ذرا سی چھوٹ پاتے گن پھسل کر نیچے گری  
 برہان نیچے پڑی گن پر تمسخرے بھری نظر ڈالتا اب اسکے سرخ چہرے کی طرف سوالیہ دیکھا۔  
 "تم سے مطلب!!" وہ غرائی  
 بس اب یہی تو کر سکتی تھی جبکہ اسکی قربت اسکے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی  
 دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آ رہا تھا۔  
 "میں سوچ رہا تھا کچھ ایسا عمل انجام دوں جس سے تم صبح تک شرماتی رہو۔" اسکے بھرے بھرے شکر فی  
 لبوں کو دیکھتا وہ گویا ہوا  
 لہجے کا بھاری پن اور گھمبیر تا کافی کچھ جزبات کی عکاسی کر رہی تھی۔  
 پراسکے برعکس مسکان جھلس اٹھی (مطلب اپنی فیملی پر صبح ظہار کرنا چاہتا تھا اپنی خوشحالی)  
 "میں بھی سوچ رہی تھی ایسا عمل انجام دوں جس سے میرا شوہر بھی صبح تک سرخ رہے۔" دانت پیس کر  
 کہتے وہ اپنی بگڑی طبیعت سنبھال چکی تھی اور ہاتھ آزاد ہونے کی صورت میں گھما کر مکا برہان کے منہ پر مارا  
 وہ سٹیٹا کر اس سے دور ہوا۔  
 "بہت چربی چڑھ گئی ہے تجھ پر ایس پی۔" اسنے کہتے برہان کو مکے سے پڑے صدمے سے بھی نہیں نکلنے دیا  
 ایک پائوں زمین پر ٹکاتے دوسرا فضا میں بلند کرتے برہان کے گال پر پائوں کا اگلا حصہ مارا وہ اندھے منہ  
 صوفے پر گرا اور مسکراہٹ لبوں میں دبائی البتہ دماغ ہل کر رہ گیا تھا۔  
 "مجھے سرخ کریگا میں تمہاری ہستی کو مٹی میں ملا کر سرخ کر دوں لو فر گھٹیا انسان۔" وہ غرائی اس پر جھپٹی  
 کہ بروقت اپنا بچاؤ کرتے برہان اسکا وارنا کام کر گیا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان بپھر کر چیخی اور گن اٹھانے کیلئے بڑھی کہ برہان کی آنکھیں پھیل گئیں  
اپنا بچاؤ کرتے اسنے ایک دم مسکان کو پیچھے سے حصار میں لیکر جکڑ لیا  
"چھوڑو مجھے آج میں تمہاری لاش نا اٹھائی۔۔۔۔" باقی کے لفظ گھومتے دماغ کے ساتھ برہان نے اسکے منہ پر  
ہاتھ رکھ کر دبا دیئے۔

بیڈ پر آنکھیں پھیلانے انہیں تکتی فیری وقتاً فوقتاً روم کی بکھری حالت پر بھی نظریں ڈال رہی تھی۔  
اب صورتحال یوں تھی کہ وہ دونوں بکھرے روم میں بچوں پیچ کھڑے تھے۔  
برہان اسکے پیچھے کھڑا ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ جکڑے دوسرا اسکے منہ پر رکھے بیڈ پر بیٹھی فیری کو دیکھ  
رہا تھا تو مسکان بھی مزاحمت چھوڑ کر اسے ہی دیکھنے لگی۔

"آپ دونوں جھگڑا کر رہے تھے؟" خوف سے کپکپاتی آواز میں کہتی وہ گلا پھاڑ کر رونے لگی۔۔۔  
"نن۔۔ نہیں فیری۔" برہان کی جان پہ بن آئی وہ مسکان کو اپنے شکنجے سے آزاد کرتا اسکی طرف لپکا کہ اس  
تک پہنچنے سے پہلے ہی مسکان نے اسکے بڑھتے قدموں کے آگے اپنی ٹانگ کی۔۔۔  
اگلے ہی پل وہ دھرام سے کراہ کر منہ کے بل قالین پر گرا۔۔۔

"آہ میری بیٹی۔۔۔" مسکان نیچے پڑے برہان کی پیٹھ پر لات رکھ کر بیڈ پر چڑھتی اسے اپنے آغوش میں بڑھ  
گئی۔۔۔

"م۔۔۔ مم۔۔۔ ماما دوست۔۔۔" روتے ہوئے فیری اپنے دوست کی درگت پر مچل اٹھی۔  
"میری جان بھاڑ میں بھیجوا سے آجاؤ اپنی ماما کے پاس بس روتے نہیں۔" اسنے کہتے چھوٹی سی روتی ہوئی  
مسکان کو خود میں سمیٹ لیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نیچے پڑا برہان دانت کچکا کراٹھا۔

"دور رہو فیری یہ تمہاری ڈیڈ سے جھگڑا کر رہی تھی۔" اپنا ناک سہلاتے وہ مسکان کو خونخوار نظروں سے گھورتا فیری اس سے چھین گیا۔

"میری بلا سے جانو بھاڑ میں میں جا رہی ہوں۔" وہ کہتی بیڈ سے اتری۔

برہان اپنے ماں باپ اور شادی کی پہلی رات دلہن کا یوں باہر جانے کا سوچتے فیری کو بیڈ پر ڈال کر اسکی بازو کو جکڑ کر کھینچا وہ لہراتی اسکے سینے کا حصہ بن گئی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں ہو؟؟ اگر ابھی تم گھر سے باہر نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔" وہ ہوش میں آ کر اسے کھینچتا بیڈ پر پھینکتے واپس جا کر دروازہ لاک کیا اور کیز اپنی جیب میں ڈال کر گہرا سانس بھرا۔ فیری ایک بار پھر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"تم ہوتے کون ہو مجھے اس طرح روکنے والے؟؟" وہ غرا کر اس پر جھپٹی برہان نے بروقت اسکی دونوں کلاسیاں جکڑیں اور اپنی جیب سے رومال نکال کر اسکے ہاتھ پیچھے باندھ دئے۔

"بیٹا جلدی اپنا دوپٹہ دو۔" اسے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر ڈالا اور اب اسکے دونوں ٹانگیں جکڑ کر فیری کو حواس باختہ دیکھتے خود ہی بیڈ سے اسکا دوپٹہ لیا اور مسکان کی ٹانگیں بھی باندھ لیں۔

"ہاں اب ٹھیک ہے۔" گہرا سانس بھرتے اسنے ہاتھ جھاڑے۔

"حر۔۔۔ وہ انتہائی خطرناک ہوتی بیڈ ہر پھڑکتی حلق کے بل چیخی کہ اسکی گالی مکمل ہونے سے پہلے برہان نے ہاتھ اسکے منہ پر رکھا۔

"ڈیڈی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں ماما کو کھولیں۔" ہراساں سی فیری ڈرتے ہوئے مسکان کو دیکھتی بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں بیٹا اگر کھول دیا تو آپکی خطرناک ماما کر باہر جھگڑا کریں گی اور ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی اسلئے انکا ایسے سونا لازمی ہے۔ آپ ایسا کریں وہ پاس ٹیبل کے دراز سے ٹیپ نکال کر دیں شاباش۔" ایک ہاتھ پھڑپھڑاتی مسکان کے منہ پر رکھے دوسرے سے فیری کی گال تھپتھپائی وہ نیند سے بو جھل آنکھیں مسلتی سر ہلا گئی۔

اپنی ماما کی بھاگنے کی کوشش وہ دیکھ چکی تھی اسلئے وہ دوسری بار اپنی ماں نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔  
(ڈیڈ جو کر رہے ہیں یہی بہتر ہے کم از کم ماما ہمارے ساتھ تو سوئیں گی) وہ مڑ کر دراز سے ٹیپ ڈھونڈنے لگی۔

برہان نے سرخ سی مسکان کو دیکھا جس نے اسکے ہاتھ پر اپنے دانت زور سے گاڑ دیئے تھے۔  
اسنے ایک نظر فیری کی پشت پر ڈالی اور پھر ایک دم جھک کر مسکان کی چھوٹی سی ناک پر زور سے دانت گاڑے وہ سسک گئی۔

اسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے ورنہ اپنی گن کی ساری بلٹس اسکے سینے میں اتار دیتی۔  
کاش یہ کام وہ پہلے کر دیتی اسکی قربت پر کمزور نا پڑتی۔

پر اب تو کاش ہی رہ گیا بلکہ اس انسان نے اسکے منہ پر فیری کا دیا ہوا ٹیپ لگا دیا۔  
فیری اسے افسوس کرتی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور برہان اسکے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔  
"کیا خیال ہے ایسے ہی سو جاؤ گی یا چینج کروادوں؟" اپنی بیٹی کا خیال کرتے وہ معنی خیز نظروں سے دیکھتا انگش میں پوچھنے لگا۔

مسکان کا تن بدن سلگ اٹھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ چاہتی تو ابھی بھی لڑ سکتی تھی پر وہ اس بچی کا خیال کر کے خاموش ہتھیار ڈالے پڑی تھی پر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اس کی بے ہودہ آفر قبول کرتی۔

اس نے ایسی نظروں سے دیکھا کہ برہان کندھے اچکا گیا اور فریش ہونے جانے سے پہلے بول گیا۔  
"فیری آپ کی مباحثہ کی بھرپور کوشش کریں گی اور آپ کو کھولنے کا کہیں گی اگر آپ انہیں کھونا چاہتی ہیں تو کھول دیجئے گا نہیں تو ایسے ہی سونے دیں میں باتھ لیکر آتا ہوں۔"

مسکان تلملا اٹھی اور بے بسی سے اپنے پاس بیٹھی فیری کو دیکھا جو نفی کرتی اسکے گال پر کس کرنے کے ساتھ اسکے گرد معصوم حصار ڈال کر سینے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی۔

وہ مزاحمت ترک کرتی اسکے احساس کو محسوس کرتی آنکھیں موند گئی۔  
باتھ لیکر برہان باہر نکلا اور ان کے ساتھ بیڈ پر لیٹا پر مسکان نے آنکھیں نہیں کھولیں۔  
وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی اس منحوسیت کا چہرہ۔

کچھ ہی دیر بعد وہ اس سے فیری کو لیکر اپنے آغوش میں سلا کر خود آنکھیں موند گیا۔  
مسکان کی اس بے حسی پر رحمی پر آنکھیں بھیگ گئی

وہ کیسے اس طرح رات گزارے۔۔ سوچتے ہی اس نے پائوں اٹھا کر برہان کر پائوں پر مارے۔

وہ جو نیند کی وادیوں میں اتر رہا تھا سٹپٹا کر آنکھیں کھولتے اپنے پائوں کو دیکھنے لگا پھر مسکان کو۔۔

"دل تو نہیں کر رہا۔۔۔!! پر یاد رکھنا اگر باہر جانے کی کوشش کی تو انتہائی سے زیادہ برا کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اور آواز تو بالکل بھی نہیں کرنا۔" سوئی ہوئی فیری کا سر تکیے پر رکھتے وہ اٹھ کر اسکے

پاس آیا اور کچھ دیر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کھینچ کر منہ سے ٹیپ اتارا۔



مسکان کی سسکی نکل گئی۔

وہ جھک کر آہستہ سے اسکے پیچھے نازک کمر کے ہاتھ لے گیا اور اسے جھٹکے سے اوپر کیا۔  
 "اگر تم یہ سوچتے ہو کہ میں تمہاری ان گھٹیا حرکتوں اور قربت پر بہک کر بانہوں میں آجاؤں گی تو نہایت ہی بھونگی سوچ ہے تمہاری۔

فحاش عورت کی بیٹی ضرور ہوں پر یاد رکھنا تربیت اس انسان (سعیر عالم) نے کی ہے جس نے نا کبھی خود عورت کو  
 بری نظر سے دیکھا ہے نا ہی ہمیں نفس کا غلام بنایا بلکہ نفس ہماری غلام ضرور بن گئی ہے۔" وہ ہنستی اسکی  
 آنکھوں میں دیکھتی لفظ لفظ چبا کر اسکے کانوں میں اتارنے لگی۔

برہان کا چہرہ اسرخ پڑ گیا۔

"بات یہ نہیں مسز مسکان بات یہ ہے کہ انسانوں کو مارتے مارتے تم لوگ احساس جذبے سے عاری ہو گئے  
 ہو درندے حیوان صفت بن گئے ہو۔" ہاتھ کھول کر اسے وہیں پٹختے وہ سرد لہجے میں بولا اور ایک نفرت  
 بھری نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈال کر وہاں سے اپنی جگہ پر آیا اور آنکھیں موند لیں۔  
 مسکان ہونہہ کرتی جیکٹ اتار کر پھینکتی کروٹ بدل گئی۔

\*-----❤-----\*

وہ آسیہ بیگم کا ناشتہ ٹرے میں لیکر انکے روم کی طرف جا رہی تھی کہ سامنے ہی وہ لائونج میں داخل ہوا۔  
 "رات سے باہر تھے؟" اسکی بکھری حالت اور آنکھوں میں سرخ ڈورے دیکھتی چبھتے لہجے میں پوچھنے لگی۔  
 اپنی دھن میں جاتا داد اس آواز پر ٹھٹھک کر رکا اور پھر مسکرا دیا۔

"تمہاری دوری نے ایسی وحشت پھیلانی

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کہ ہمیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ "وہ اسکے مقابلے آتا دلکشی سے گویا ہوا۔  
 نورالعیین کے چہرے کے خدو خال میں سرخیاں گھل گئی جو داد کو مبہوت کر گئیں  
 "کہیں جانے کی تیاری ہے؟" خود کو سنبھالتے وہ اسے لان کے میروں سوٹ میں دیکھتا پوچھنے لگا۔  
 "ہاں گھر جانا ہے بی سے ملنے وہ آئیں ہیں ناں۔" وہ کہہ کر گہرا سانس بھرتی وہاں سے جانے کو بڑھی۔  
 "سہی میں فریش ہو کر آؤں تب تک انتظار کرو آفس جاتے تمہیں ڈراپ کر دوں گا۔" وہ کہہ کر انکار کی  
 گنجائش بغیر چھوڑے آگے بڑھا۔

وہ سر جھٹک کر جانے لگی۔  
 کمال صاحب صبح سویر چلے گئے تھے بغیر ناشتہ کیے آفس اور آسیہ بیگم روم میں تھیں جنہیں بہت منتوں سے  
 نور نے چند نوالوں کیلئے آمدہ کیا تھا۔  
 مسکان ابھی سو رہی تھی۔

اور برہان وردی میں اسکول کیلئے ریڈی فیری کی انگلی تھا مے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔  
 "السلام علیکم چاچو! داد کو دیکھتی وہ خوشی سے بولی۔  
 "وعلیکم السلام چاچو کی جان طبیعت کیسی ہے؟" اسکی گال چھو کر وہ محبت سے بولا اور بغیر برہان کو دیکھے آگے  
 بڑھا جب غصیلی برہان کی آواز گونجی۔

"تمہارے کیوں نقش بگڑے ہوئے ہیں داؤد؟؟؟"  
 داد تلخی سے مسکرایا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھائی جب کسی کی بیٹی بیاہ کر لاتے ہیں اسے اپنی عزت بناتے ہیں تو وہ بھی آپکی عزت تھی اسکا ماضی کچھ بھی تھا پر آپکو اسکی ذات کو یوں نہیں بکھرنا چاہیے تھا کیونکہ آپنے اسکا نہیں اپنی عزت کا جنازہ نکالا تھا جو مجھے بہت ناگوار گذر ا معذرت پر مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی۔ آپ بھی ایک بچی کی پرورش کر رہے ہیں۔" وہ کہہ کر رکا نہیں چلا گیا۔

برہان نے کافی غصے سے اسکی پشت کو گھورا تھا۔

"چاچو آپ سے ناراض ہیں دوست؟" فیری اسکے ساتھ ڈائمنگ ٹیبل پر آتی متفکر ہو کر بولی۔

"نہیں بیٹا۔" مسکرا کر جواب دیتے وہ اسے ناشتہ کروانا خود بھی کرتے ایک نظر اپنے بیڈروم کے بند دروازے کو دیکھ کر اسے ساتھ لیکر چلا گیا۔

ملازمین سے بچن کی صفائی کروا کر نور العین مسکان کو جگانے کیلئے آئی پر اسے سویا پا کر گہرا سانس لیتی اس پر بلینکٹ درست کرتی وہاں سے نکل گئی۔  
اسکے جانے کے بعد مسکان مسکرا دی۔

\*-----❤-----\*

صبح آنکھ کھلتے ہی عالم نے سب سے پہلے اپنے حصار میں سوئی حور العین کا ٹمپر پچر چیک کیا جو نارمل تھا۔  
اور پھر انگلی سے اسکی ناک چیک کی جو تھوڑی گیلی تھی پر نارمل تھی۔

وہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا اسے خود میں سمیٹ گیا۔

دو دن ہوئے تھے وہ اپنی سہمی کے پاس نہیں گیا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آج ایک کام نمٹا کر وہ وہیں جانے کا سوچ رہا تھا پر پہلے عارب آجائے تاکہ اسکی وچ مطمئن رہے کسی کی موجودگی پا کر۔

اسے تکیے پر ڈال کر وہ اسکے نازک روئی سے رخسار پر کس کرتا بلینکٹ درست کیے۔  
فریش ہو کر وہ ناشتہ بنانے کی تیار کرنے لگا تھا کہ اتنے میں اوپن کچن میں کھڑا سیڑھیوں پر مدھم قدموں کی آواز پر پلٹا۔

"تم فریش ہو کر نہیں آرہی عین!" اسکے کمر پر سیاہ بکھرے بال نائٹ سوٹ میں ملبوس جمائی لیتی سیڑھیاں اتر رہی تھی جب عالم نے اسکا جائزہ لیکر جتایا۔  
وہ جزبزی ہو کر رہ گئی۔

پر پھر انگور کرتی اسکی آواز کچن سے آنے پر وہیں اپنا رخ کرتی آنے لگی۔  
عالم نا سمجھی سے اسکی بند آنکھیں دیکھتا سامنے کھڑا ہوا جب وہ اسکی مخصوص کلون کی خوشبو پاس پا کر رکی اور اگلے ہی لمحے اسکے سینے پر سر ٹکا کر اسکے گرد با نہیں پھیلا گئی۔  
"آپ اتنی جلدی اٹھ گئے۔" وہ مسلسل جمائیاں لے رہی تھی۔  
عالم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر ساتھ لگا کر کچن میں آگیا۔

"فریش ہو کر نیچے آتی مینے ڈریس مینگ کر دیا تھا۔" سر پر بوسہ دیتے وہ ٹل کھول کر اسکے فیس واش کروانے لگا۔

وہ پانی پی کر آستینوں سے چہرہ صاف کرتی مسکرائی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"ہو جائوں گی! آپ کیا بنا رہے ہیں؟" اسکے بات بدلنے پر عالم گہرا سانس بھرتا اسکے بالوں میں چوٹی کے بل ڈالے۔ "ناشتہ"۔۔۔

"مجھے بھوک بھی لگی ہے بہت جلدی کریں ناں۔" اسکے کہنے کی دیر تھی تب عالم نے سلائس فریج سے نکال کر اس پر بٹر لگایا اور اسکے ہاتھ میں تھمائے۔  
ساتھ ہی جو س کا گلاس بھی بنا کر دیا۔

وہ کائونٹر پر بیٹھی مزے سے کھا رہی تھی اور عالم اسے محبت سے دیکھتا ناشتہ بنا رہا تھا۔  
حور العین کے ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسے لیکر روم میں آیا اور بلوانگ شرٹ پر بلیک ٹرائوزر لایا بنے بالوں کی پونی شوق سے بنائیں شانوں پر بلود وپٹہ پھیلائے وہ عالم کے ساتھ نیچے آئی تب کچن میں موجود عارب ناشتہ کر رہا تھا۔

"تین دن سے کراچی میں بھٹک رہا ہے پاگلوں کے بھیس میں آلف کورات رخصتی کے وقت اپنی گاڑی کے پیچھے نظر آیا تھا یہاں سے نکلتے وقت۔" موبائل میں چلتی ویڈیو ریکارڈنگ کچن میں داخل ہوتے عالم کے حوالے کر کے اسنے کافی کاسپ لیا۔

اسنے سرسری سادیکھا جہاں فقیروں کے بھیس میں وہ آدمی دیواروں کو چیک کر رہا انداز ایسا تھا جیسے اندھا ہو۔

"میں کام سے جا رہا ہوں اسکا خیال رکھنا چھینک وغیرہ آئے تو فوراً ڈاکٹر کو کال کرنا اور کھانے کا خاص خیال رکھنا کچھ بھی اسکی فرمائش پر ٹاسیڈھا نہیں دینا سنڈاٹ!" ناشتہ کے بعد وہ اسے ہدایت دیتا وہاں سے نکلا۔  
پورچ سے گاڑی کے جانے کی آواز سن کر وہ خوش ہوئی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"عارب بھائی مجھے جلدی میرا بے بی اور مسنی کی الماری سے بے بی کے کپڑے لا کر دیں۔"  
اسکی خوشی سے چہکتی آواز پر عارب نے موبائل سے نظریں اٹھائیں۔  
"شکر بھائی کی جان یاد دلایا میں نے اسے کھانا نہیں دیا۔" موبائل فوراً جیب میں رکھتے وہ پی پی کا کھانا لیکر روم میں  
بھاگا جہاں وہ مسکان کے بیڈ پر سویا ہوا تھا۔

عارب کو دیکھ کر ہنسی آگئی۔  
اسنے تصویر بنا کر مسکان کو واٹس اپ کی اور اسے ہوش میں لاتا کھانا کھلا کر باہر لایا جہاں وہ بے صبری سے  
اپنے بچے کا انتظار کر رہی تھی۔

پی پی کے پاس آتے ہی وہ کھل اٹھی۔  
مزید تب کھلکھلائی جب عارب نے اسکے پی پی کو کپڑے پہنا کر دئے۔  
"عارب مسنی کب آئے گی اب؟" کچھ توفیق کے بعد وہ یاسیت سے گویا ہوئی  
"تم مایوس نا ہو جلد آئے گی تم یہ سونگ سنو۔" موبائل پر ایک سونگ لگا کر اسے دیتے وہ کچن میں برتن  
واش کرنے لگا۔

موبائل پاس آتے ہی وہ خوش ہو گئی۔  
عارب اسے کئی دفعہ عالم کی موبائل پر انگلیاں مارتے سونگ سنتے دیکھ چکا تھا تبھی اب اسے فنی سونگ لگا کر  
دئے تھے جس پر اب کچن میں کھڑا عارب بھی پی پی کی بانو اور اسکی کھلکھلاہٹیں سن رہا تھا۔

\*-----❤-----\*

فریش ہو کر بیڈ پر گرتے اسنے ابھی نیند کی وادیوں میں قدم رکھا تھا کہ نور کا خیال آتے ہی دھماکہ سا ہوا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"اسے اپنے گھر جانا تھا اور مجھے آفس گاڈ۔" سوچ کر ہی وہ اچھل کر سیدھا ہوا اور جلدی سے شوز پہن کر کوٹ اٹھاتے وہاں سے نکلا۔

"نور العین کہاں ہے؟" اپنی ماں کو سویا پا کر وہ کچن میں آتا شیر خان سے پوچھنے لگا۔  
 "داد بیٹا وہ اپنے گھر کیلئے گئی ہے۔" شیر خان کے جواب پر اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔  
 "تمہیں ناشتہ دوں؟" شیر خان اسے خاموش دیکھ کر پوچھا  
 "کتنی دیر ہوئی ہے گئے؟؟" بے چین ہوتے اسنے وقت دیکھا گیارہ بج رہے تھے صبح کے۔  
 "ابھی کچھ دیر ہوئی۔۔۔ اسکی آدھی بات سن کر داد نے تیزی سے کوٹ پہنتے باہر کو دوڑ لگائی۔  
 شیر خان اسے بھاگتے دیکھ کر خاموش رہ گیا۔  
 اور اب صرف گھر کی نئی بہو کے انتظار میں تھا کہ وہ آئے اور ناشتہ کر لے تاکہ وہ دوسرے کام دیکھ سکے۔  
 ملازمین بھی مختلف کام سرانجام دیتی اپنے صاحب کی بیوی دیکھنے کیلئے بے چین تھی۔

\*-----❤-----\*

وہ تیز ڈرائیونگ کرتا آس پاس دیکھتا اسے ڈھونڈ رہا تھا۔  
 حالت ایسی تھی کہ اسے کسی نے بھی دیکھ لیا تو پاگل ہو جائے گا۔  
 مسلسل بیوٹی کے لاعلمی سے کنگ پاگل ہو رہا تھا ایسے میں اگر وہ اسکے کتوں کی نظر میں آگئی تو۔۔۔  
 یہ سوچ ہی داد کے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گئی۔۔۔  
 "ہیلو۔۔۔!! ہیلو نور کہاں تمہیں مینے کہا تھا نا کہ انتظار کرنا بتاؤ مجھے کہاں ہوں؟؟" مسلسل کالز کے بعد  
 دوسری طرف ایک پرائیونڈ کرنے پہ وہ غراٹھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔۔ کیا ہوا داد؟؟ میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔" وہ موبائل کو دیکھتی اسکی غراہٹ پر ڈر کر بولی۔  
جب اچانک ہی کسی نے بازو کو جکڑا

"آہہ۔۔۔!!!" بلند چیخ اسکے حلق سے برآمد ہوئی اور موبائل چھوٹ کر نیچے گرا۔  
"کیا پاگل پن ہے نور العین!!!" جھپٹ کر موبائل نیچے سے اٹھاتے وہ اسے سنبھلنے حواس بہال کرنے کا  
موقعہ دیئے بغیر کھینچ کر گاڑی کی سمیت بڑھا کہ اچانک وہ کچھ ٹھٹھکا۔  
اسنے نور کو ڈور کھول کر اندر کیا اور ترچھی نظروں سے بائیں طرف دیکھا جہاں وہی فقیر ایک گھر کا دروازہ  
کھٹکھٹا رہا تھا بھیک کیلئے۔

داد نے لب بھینچ کر نظریں پھیر لی۔  
"اگر یہاں ہے تو مطلب بہت کچھ جان گیا ہے۔" کن پٹی مسلتے اسنے سوچا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔  
"تمہیں اندازہ ہے داد کہ تم کس قدر جاہیلانہ رویہ مجھ سے اختیار کر چکے ہو اسکا جواب دو گے کیوں؟" کوٹ  
کے کالر سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتی وہ چیخ کر بولی۔  
"تم خاموش رہ سکتی ہو نور!!!" اسنے سرد لہجے میں کہا۔  
وہ ٹھٹھک گئی۔

داد نے گاڑی آگے بڑھائی۔  
اگر واپس گھر کی طرف لیتا تو ضرور اسے شک ہو جاتا تبھی نارمل رفتار سے آگے بڑھانے لگا۔  
وہ فقیر اب بھیک مانگ رہا تھا پر داد جانتے تھا اسکی تمام تر حسیں انکی طرف ہیں۔  
"اگر وہ بروقت نور کے پاس نہ پہنچتا تو" اس سوچ پر ہی وہ جھڑ جھڑی لے اٹھا۔



"ہم کہاں جا رہے ہیں یہ گھر کا تو راستہ نہیں؟" جھنجھلا کر نور غصے سے بولی۔

پروہ پرواہ کیے بغیر اپنی سوچوں میں تھا۔

بیک ویو مرر میں پیچھے دیکھتے گاڑی ایک گلی میں داخل کی۔

نور العین حیرت بے یقینی سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔

داد گاڑی گلی میں روکتا خود باہر نکلا اور نور کے باہر نکلے سے پہلے گاڑی لاک کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو داد تم بتانا پسند کرو گے؟ اور یہ گاڑی کیوں لاک کی ہے؟؟" نور گاڑی لاک دیکھ کر غصے

سے چیخ اٹھی پروہ اس پر دھیان دئے بغیر اپنے پائوں سے پینٹ اوپر کرتے اسنے ٹانگ سے لگی پسٹل نکالی اور

لوڈ کی۔

نور غصے سے اب سامنے دیکھ رہی تھی اور داد پیچھے دیوار کے آڑ میں اسکی نظروں سے اوجھل تھا۔۔۔۔

دونوں طرف گلی میں دیکھنے سے وہ کوئی نہیں تھا صرف اکاد کانچے کھیل رہے تھے۔۔۔

پرداد کی حسیں اسے الرٹ کر رہی تھیں کہ کوئی ہے جس کی گہری نظریں ان پر ہیں۔۔۔۔

اسنے کچھ سوچتے ایکدم سر اوپر اٹھایا کہ جو وجود ان پر گہری نظریں ٹکائے بیٹھا تھا بروقت پیچھے کلابازی مار کر

بھاگا۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔۔" !!!

تو مطلب وہ جو کوئی بھی تھا چھتوں سے ان پر نظر رکھ رہا تھا۔۔۔

اسے ٹیشن یہ نہیں تھی کہ اسکا روپ مناسب کے سامنے آئے۔۔۔

اسے ٹیشن یہ تھی کہ نور کو نادیکھ لیا ہوا اسنے۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چاروں طرف نظریں گھماتے اسنے کلائی میں بندھی گھڑی کے پیچھے حصے کو کھول کر وہاں سے چانور نما ایک ڈیوائس نکالا اور اسے کان پر سیٹ کرتے ایکٹو کیا۔۔۔

دوسری طرف عارب سے کونٹیکٹ ہوتے ہی اسکی آواز گونجی۔۔۔ "ہیلو آلف خیریت؟؟؟" "تمنے اس بہرہ و پیہ فقیر کی ویڈیو عالم کو دیکھائی عارب؟؟؟" اسکے سوالوں کو نظر انداز کرتے اسنے جلدی سے پوچھا

"ہاں دیکھائی کیوں خیریت سب ٹھیک ہے؟" عارب نے سامنے پی کے ساتھ کھیلتی حور کو دیکھ کر سرگوشی سے پوچھا

"سب خیریت ہے پر مجھے لگتا ہے انہونے نور کو دیکھ لیا ہے مینے پاگل لڑکی کو کہا تھا دو منٹ ویٹ کرے۔۔۔۔" شدید غصے سے اسکے دماغ کی رگیں پھول چکی تھیں۔

"کیا ااا۔۔۔" عارب کو دھچکا لگا اسے لگا غلط سن لیا ہے "تمہیں معلوم ہے کیا کہہ رہے ہو آلف۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہیں اندازہ ہے تمہاری اس چیخ سے حور تمہاری طرف متوجہ ہو چکی ہوگی بیوقوف انسان۔" اسے ٹوکا عارب نے بے ساختہ حور کی طرف دیکھا جو گردن موڑے پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "کیا ہوا عارب بھائی آلف کو؟؟؟" اسے لگا داند کی بات کر رہا ہے اور عارب اسے اڑے حواس دیکھ کر حقیقت میں سٹپا گیا۔۔۔

دوسری طرف آلف نے اسے جواب دئے بغیر ڈوائس گھڑی میں اپنے مخصوص جگہ پر سیٹ کیا جس سے اسکی سونیاں بھاگنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"حور میں سوچ رہا تھا تم عالم سے کال پہ بات کر لو کیا خیال ہے؟" عارب کی بات پر حور العین کے چہرے کی خدو خال میں سرخیاں پھیل گئیں اور اسکے سٹپٹائے انداز پر وہ بمشکل اپنا قہقہہ دبانے لگا۔

"وو۔۔۔ وہ مینے ابھی تو ان سے بات کی تھی۔۔۔!" اسنے پی کو نیچے چھوڑ کر انگلیاں مروڑیں۔

اسکا معصومیت سے نروس ہونا عارب کو بہت بھایا۔۔۔

"ہاں تو کوئی بات نہیں تم کہہ دینا تم بور ہو رہی تھی بس!! تمہارے انٹر ٹینمنٹ کیلئے کوئی یہاں چیز موجود

نہیں۔" وہ سمجھانے لگا حور العین نے گہرا سانس بھرا خود میں حوصلہ پیدا کرنے کیلئے

اسکی حامی پاتے ہی عارب نے عالم کو کال کی اور اسے کان میں بلو تو ٹھ سیٹ کیے۔۔۔

"یہ کیا ہے؟" حور بلو تو ٹھ کو چھو کر محسوس کرتی اسکی بناوٹ، پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ بلو تو ٹھ ہے جس سے تمہیں عالم کی آواز سنائی دے گی اور اب تم اس سے بات کرناو کے۔" وہ گال

تھپتھپا کر چلا گیا۔۔۔

"بولو عارب عین کی طبیعت ٹھیک ہے؟" کان میں اسکی بھاری دلکش مگر فکر مند آواز گونجنے پر حور العین

کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔۔۔

عالم اس وقت آفس میں موجود بلیک شیشے کی ٹیبل پر رکھی لڑکیوں کی تصویریں دیکھ رہا تھا جو تعداد میں 125

تھی مختلف جگہوں سے اغوا ہونے والی۔

سامنے ہی اسکا آدمی ہاتھ باندھے کھڑا تھا اور عالم ایک ہاتھ میں سگار تھامے دوسرے سے تصویریں الٹ

پلٹ رہا تھا

بلو تو ٹھ سے مدہم سانسوں کا رقص سنتے وہ مسکرایا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"طبیعت کیسی ہے میرے بچے کی؟" وہ برائے راست اس سے مخالف ہوا تھا ہاتھ کے اشارے سے اپنے آدمی کو جانے کا کہا۔

"میں اکیلی بیٹھی ہوں بور ہو رہی تھی۔۔۔ یہاں میرے انٹر ٹینمنٹ کی کوئی چیز موجود نہیں۔" بلش کرتی وہ بدحواس سی پھولی سانسوں کے درمیان بولی۔۔۔

عالم نے سن کر ہنکارا بھرا۔۔۔ "گہرا سانس بھر کر خارج کرو۔" اسنے جیسے حکم دیا اور حور پہلے چونکی پھر عمل کیا

وہ اسکی سانسیں سنتا مسکرا رہا تھا فضا میں دھویں اور اسکی مخصوص کلون کی خوشبو نے سحر طاری کیا ہوا تھا۔۔۔  
"کر لیا۔۔۔۔"

"پھر سے کرو۔" اسنے پھر گہرا سانس بھرا اور سانس خارج کی۔

وہ ریلیکس سی مسکرائی۔۔۔

"عالم یہ انٹر ٹینمنٹ کی معنی کیا ہے؟" وہ صوفے پر پائوں پسارے اب نروس کی جگہ ریلیکس سی بیٹھی پوچھنے لگی

"فضولیت۔۔۔۔" وہ عارب کے بتانے پر غصے دبائے بولا۔۔۔

"اوہ پھر میرے لئے کیوں فضولیت کا بندوبست کریں گے یہ عارب بھائی بھی نا عجیب ہیں۔۔۔" ناک چڑھا کر وہ کہتی عارب کا دیا ہوا اور تیخ جو س پینے لگی۔

"یہ فضول لوگ تمہیں فضولیت ہی سیکھائیں گے تم انکی سوچ سے دور رہا کرو عین۔" نرم لہجے میں وہ بولا  
حور العین نے سر ہلایا۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"آپ کب تک آئیں گے۔۔۔" اسکے سوال نے عالم کے چہرے پر خوبصورت مسکان چھوڑی

"ایک دو ضروری کام ہیں نمٹا کر آ رہا ہوں لنچ ساتھ کریں گے۔۔۔"

"اور مجھے اچل نمکی بھی کھلائیں گے عالم۔۔۔" خوشی سے چمکتے اسنے گالوں پر ہتھیلیاں ٹکائیں

"صرف دو سپون اوکے!" وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے چہرے کی سرخی قائم رکھنے کیلئے راضی ہوا۔۔۔

"ایک پلیٹ عالم ایک ماہ ہو گیا ہے آپ صرف کڑوی دوائیں کھلاتے ہیں کبھی ایسی کھٹی چیزیں بھی کھلائیں

تاکہ انسان خوش رہ سکے اور میرا معصوم پیٹ بھی آپکو دعائیں دیگا۔" وہ منہ بسورے بولی۔۔۔

"انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا عین۔۔۔ اوکے آکر ڈسائیڈ کرتے ہیں میری وچ کو کیا کھانا ہے۔" حور

مسکرائی

"اچھا اب عارب کو پکارو اور اس سے کہو مجھے سے بات کرے شاباش ہری اپ۔" وہ سر ہلاتی عارب کو

پکارنے لگی جو آفس سے بھاگ کر وہاں پہنچا اور اسکی گال تھپتھپا کر بلو تو ٹھکان سے نکالا۔۔۔۔۔

عالم نے 125 لڑکیوں کی تصویریں ڈیٹا دیکھا اور باقی کی 25 کی کوئی خبر نہیں تھی یہ بات اسے طیش دلارہی

تھی۔۔۔

25 "کاڈیٹا میرے پاس ہے عالم پر نا کوئی تصویر ہے نا ثبوت یہ وہ لڑکیاں ہیں جو کھائی دیکھ کر بھی شوق

سے چھلانگ لگاتی ہیں۔۔۔ یہ بھاگی ہوئی لڑکیاں ہیں جو غلط ہاتھوں میں آ جاتی ہیں اور انکے ماں باپ رسوائی

کی وجہ سے بیٹی کے ثبوت ہی مٹا دیتے ہیں کہ انکے پاس کوئی بیٹی بھی پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔" سامنے رکھے

لیپ ٹاپ پر تیز تیز انگلیاں چلاتا وہ عالم کو بتانے لگا۔۔۔

سامنے دوسری اسکرین پر لائونج کا منظر تھا جہاں حورالعیین اٹھ کر باہر کو بڑھ رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سب کا ڈیٹا بھیج دو مجھے اور معلوم کرو انویہ کہاں ہیں۔"

"عالم مجھے یقین ہے یہ گینگ کے پاس سے ہی ملیں گی۔" عارب نے خفیہ طریقے سے سارا ڈیٹا عالم کو بھیجتے کہا۔

"نہیں عارب یہاں کچھ ہے جو ہم مس کر رہے ہیں بہر حال تم عین کا خیال رکھو اور اپنی بکو اس انگلش سے اسے دور رکھو سمجھے۔" ریلیکس سے بات کر آخر میں وہ غصے سے دھاڑا اٹھا کہ ایک پل کو عارب سٹپٹا گیا۔

"سوری وہ میرے منہ سے ایسے ہی نکل گیا۔" اس نے معذرت خواں لہجہ اپنایا۔

سگار کا کش لیتے عالم نے نظریں لیپ ٹاپ پر نکائیں۔۔۔۔۔ "ہمم۔۔۔!! یہ مینے تم سب کو پہلے بتایا تھا کہ تم سب صرف اسکی پروٹیکشن کا کام سرانجام دو گے عارب اسے ہرٹ کرنے کا نہیں۔"

"جی۔۔۔!! چیشم زیران (روس کا گینگسٹر جو بیسٹ سے ملکر اس سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا) سے آپکی میٹنگ ہے آج۔"

"آج نہیں۔۔۔۔!!" دو الفاظ کی ادائیگی کے بعد سکوت چھا گیا۔

عارب نے گہرا سانس بھرتے مسکرا کر چیئر کی پشت سے ٹیک لگا لیا۔۔۔

\*-----❤-----\*

"مجھے نہیں لگتا تم آج کل اس غنڈے کے رنگ کیوں دیکھا رہے ہو داد میں جانتی ہوں تم یہ سب مجھے ڈرانے کا کر رہے ہو پر میں تمہیں بتائوں تم انتہائی گرہے ہو میری نظروں میں۔" اسکے گاڑی میں آکر بیٹھنے پر نور نے اپنی براس نکالی۔۔۔

جو آلف نے خاموشی سے سنی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے دماغ میں ایک جنگ چل رہی تھی بہتر تھا وہ اس وقت اسے ناچھیڑتی۔۔۔  
 "تمہارے پاس تیس منٹ ہونگے نور بی سے ملکر واپس چلنا ہے تاکہ میں آفس جاسکوں ابو کی کالز آرہی ہیں۔۔۔"

اسکے سپاٹ سر دلچے پر پہلے تو نور نے گھورا پھر آجکل کا وائرس سمجھ کر خاموش رہ گئی۔۔۔  
 بی سے ملتی وہ گھر میں اندر آئیں اور لائونج میں رکھے صوفے پر بیٹھے۔۔۔  
 سٹینگ وہی تھی جو اسکے ماں باپ نے بہت محبت سے کی تھی۔۔۔  
 "کیسی ہو؟" اسکے اترے چہرے سرخ سو جھے پوٹے دیکھ کر ٹھٹھکیں۔۔۔  
 "ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے اپنوں کے پاس محفوظ ہوں۔" وہ تلخ طنزیہ بولی۔۔۔  
 بی لب بھینچ کر اسکی سیاہ آنکھوں کی نمی دیکھ کر سر پر بوسہ دیتی تھپتھپانے لگی۔

"گھر میں سب ٹھیک ہیں پیٹا بیگم صاحبہ بھائی صاحب اور برہان، اسکی دلہن کیسی ہیں؟" انہوں نے خاموش بیٹھے داد کی طرف رخ کیا جس پر نور نے بھی داد کو دیکھا  
 "الحمد للہ سب ٹھیک ہیں بھائی بھی ٹھیک ہیں اور انکی بیگم بھی۔۔۔"  
 "تم دونوں کی رخصتی کب ہو رہی ہے؟ اسی ماہ ہونی تھی نا؟" اس سوال پر جہاں سرخ ہوتی نور سٹپٹائی تھی وہیں داد دل سے خوش ہوا تھا۔

"جی۔۔۔ جی ان شاء اللہ اسی ماہ ہو رہی ہے۔" وہ خوش ہوتا شریر نظروں سے نور کو دیکھتا بھاری آواز میں جواب دینے لگا۔۔۔

نور کا چہرہ اسکی لودیتی نظروں سے متغیر ہو رہا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں کچھ لاتی ہوں تمہارے لئے۔" وہ کہہ کر دوپٹہ درست کرتی اٹھی  
 "نہیں اسکی ضرورت نہیں تم بی سے مل لو میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔" کوٹ کا بٹن بند کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا  
 نور نے شک انداز میں برواٹھائی اور داد کو دیکھا۔۔۔  
 "تمہیں یہ کیوں کر خوش فہمی ہو رہی ہے داد کہ میں چل رہی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔!!!" وہ تڑاخ  
 کر چلائی

داد نے دانت پیسے جبرے کی رگیں پھول اٹھیں۔۔۔  
 "بی آپ اسے سمجھائیں میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔۔۔" اس پر ایک ناگوار نظر ڈالتے وہ بی سے کہتا مڑا۔  
 نور غصے سے بلبلا اٹھی اور بھاگ کر اسکا بازو پکڑتے جھٹکا دیا۔  
 "بی کچھ نہیں کہے گی داد میں نہیں چل رہی نہیں بسسس!!! آج رات میں یہیں ہوں اور تم لوگوں کی  
 پر چھائی بھی آس پاس نہیں چاہتی۔" چیختی وہ روتی ہوئی روم کی طرف بھاگ گئی۔۔۔  
 رات سے وہ اپنے اندر گھٹن محسوس کر رہی تھی تائی کی باتوں نے اسکے اندر توڑ پھوڑ مچادی تھی بھلے ہی انکے  
 لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی پر ایک بیٹی سے پوچھا جائے کہ اس پر کیا بتی ہے جب کوئی اسکے مرے ماں باپ  
 پر برے الزامات لگائے انہیں گندے الفاظ میں یاد کرے بد دعائیں دے۔  
 وہ چاہتی تھی یہاں سے دور چلی جائے ان سب کی پہنچ سے پراکیلی کیسے جاسکتی تھی اپنی بہن کو چھوڑ کر۔۔۔  
 "کیا ہوا ہے داد یہ سب کیا ہو رہا ہے بیگم صاحبہ نے کچھ کہا ہے نور سے ہائے میری بچی نور۔۔۔" بی ہوش  
 میں آتی تڑپ کر اسے پیچھے بھاگیں



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کچھ نہیں ہوا ہے دماغ خراب اسکا۔ آپ یہاں ٹھہریں مجھے بات کرنی ہے اس سے۔" وہ بی سے کہتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"نور ررر۔۔۔!!!" دروازہ لاک کرتے وہ اسے کھڑکی سے بھاگنے کی کوششوں میں دیکھ کر دھاڑا  
 "مجھے نہیں رہنا سنا نہیں تم نے مرنا چاہتی ہوں میں نہیں جینا مجھے زہر ہو گئی ہے زندگی داؤد آلف علوی جب سے تم میری زندگی میں آئے ہو۔۔۔ (وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہذیاتی انداز میں اسے سامنے پا کر چیخیں مار رہی تھی) کیوں نہیں مری میں ماما پاپا کے ساتھ مجھے نہیں جینا سمجھے ہمیں آزاد کر دو مہربانی ہوگی تمہاری تم میرے دوست ہو کیوں نہیں سمجھتے میرے دل کی حالت۔۔۔" حلق میں پڑیں خراشوں سے وہ سسکتی ہاتھ جوڑے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

داد کی آنکھیں سرخ انگارہ ہونے لگی۔۔۔

چہرہ اسرخ تھا اور مٹھیاں بھینچیں ہوئی۔۔۔

"نور تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں آؤ چلیں ڈاکٹر کے پاس شہباز میری بونی۔" سب کچھ نظر انداز کرتے لب کشائی کی اور قدم اسکی سمیت بڑھائے۔۔۔

"وہیں رکو داد۔۔۔!!!" جھپٹ کر قریب سٹڈی ٹیبل سے پین اٹھا کر اسنے نوک اپنے گردن پر رکھی۔۔۔

داد کے قدم تھم گئے چہرے پر سائے لہرائے

"کیا پاگل پن ہے نور العین پھینکو اسے پاگل لڑکی۔" اسکا چہرہ اسپید ہو گیا بی پیچھے دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی ہول اٹھے رہے تھے انہیں۔

"نہیں پھینکو گی سمجھے دفع ہو میری نظروں سے۔۔۔!!!" بے دردی سے بہتی آنکھیں رگڑ کر سسکی

"اگر میں کہوں تمہاری ماں۔۔۔"

"شٹ اپ نور۔۔۔!!!" غرا کر وہ اس پر جھپٹا اور اگلے ہی پل ہاتھ سے پین چھیننے کی کوشش میں میں دونوں الجھ گئے اور نتیجہ پین کا نوکدار منہ داد کی گردن پر لکیر ڈال گیا کہ منہ سے سی کی آواز نکلی۔۔۔

"دا۔۔۔د۔۔۔!" نور کے ہاتھ پیر سن پڑ گئے اور اسنے خوف سے اسکی گردن سے خون کی لکیر اسکے گریبان میں جاتی دیکھی۔۔۔

داد نے اسکے اڑے حواس دیکھ کر پین پیچھے پھینکی اور اسے کھینچ کر سینے میں بھینچا۔۔۔

"خ۔۔۔خ۔۔۔خون۔۔۔داد خون۔۔۔" بدحواسی کے عالم میں وہ بڑبڑائی

"کچھ نہیں ہے ٹیک اٹ ایزی۔" اسکے آنسو صاف کرتے وہ اسے بیڈ پر بیٹھاتا دروازہ کھولنے لگا

"بی آپ انکے پاس بیٹھیں میں پانی لاتا ہوں نور کیلئے۔" دروازہ کھولتے روتی ہوئیں بی اندر داخل ہوئیں اور بیڈ پر ساکت بیٹھی نور کی جانب لپکیں۔

"نور میری معصوم بچی۔۔۔" انہوں نے سسکتے اسکے وجود کو اپنے آغوش میں بھر اپر اسے ہوش کہاں تھا۔

اگر وہ اپنے ہاتھوں میں پین کی گرفت نرم ناکرتی تو ضرور داد کے گردن میں چھ جاتی اور پھر کیا ہوتا۔۔۔

"نور پانی۔۔۔!" اندر آتے ہی خاموش بی کے سینے سے لگی نور کے منہ سے پانی لگا یا پراسنے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔

"اس منحوس ہوٹل کے پیپر تول گئے ہیں تم لوگوں کو پھر اگر یہ نہیں رہنا چاہتی تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے

اسے۔" جی کڑوا کر کے بی اسکی حالت دیکھتی بولیں

داد جو لب بھینچے نور کو دیکھ رہا تھا ششدر ہو کر بی کو دیکھنے لگا جنہوں نے بھیگی نظریں نور پر ٹکا دیں۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟؟" بے یقینی ہی بے یقینی تھی

"ٹھیک کہہ رہی ہیں بی ریسٹورنٹ کے پیپر مل گئے تمہارے لالچی باپ کو اب مجھے آزاد کرو داؤد آلف۔" وہ اٹھ کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غرائی۔

داد نے گہرا سانس بھرا اور سرد نظروں سے نور العین کی آنکھوں میں دیکھا جسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے اسکے دیکھنے کے انداز پر۔۔۔

وہ ہر اسامں ہوتی حلق تر کرنے لگی۔۔۔

"چلو۔۔۔!!!" دروازے کی سمیت اشارہ دیتے وہ بولا تو لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی

برفیلہ لہجہ جو روح کانپ جائے۔۔۔

بی بھی حیران ہوتی اسکے انداز کو دیکھنے لگی۔۔

"مم۔۔۔ مینے کہانا میں نہیں چل رہی پھر کس بات کی زز۔۔۔ ز۔۔۔ بر۔۔۔ دستی ہے؟؟؟" وہ لرز نے لگی کہ اسکا

جملہ مکمل ہوتے ہی آلف نے اسکی کلائی جکڑی

"بہت ہو گیا تماشا۔۔۔" غرا کر کہتے وہ اسے گھسیٹ کر وہاں سے لے گیا

"چھوڑو مجھے داد نہیں چلنا۔۔۔ صرف درد دیتے ہیں مجھے میں انسان ہوں تم اپنے ماں باپ کے خلاف ایک

لفظ برداشت نہیں کر سکتے تو میں کیسے سن سکتی ہوں۔" روتے ہوئے وہ گڑ گڑائی

بی بھی روتی ہوئی انکے پیچھے آئیں "داد بچی کو ایک رات تو میرے پاس چھوڑ دو بیٹا۔" انہوں نے التجہ کی پرداد

کیسے اتنا بڑا رسک لے سکتا تھا وہ بھی اپنی بونی پر

کیا حور العین کی حالت وہ بھول گیا تھا جو اپنی معصوم سی جان پر اتنے تشدد برداشت کرے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہم پھر کبھی آئیں گے بی آپ اپنا خیال رکھیں اسکی پرواہ مت کریں میں ہوں نا اپنی بونی کیلئے۔" اسکا سر سینے سے لگاتے وہ مسکرا کر بی سے بولا اور گاڑی کا ڈور کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر زبردستی بیٹھایا جو سسکتی بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہاں سے نکلتے وہ گھٹی گھٹی سسکیاں لے رہی تھی اور علوی ولا پہنچتے ہی وہ گاڑی سے نکلتی سیدھا بھاگ کر سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم میں لاک ہو گئی۔۔۔

"نار سم نار واج

ہم کیا آئے ساس صاحبہ کو چڑھ گیا بخار"۔۔ شیر خان نے سنتے ہی مسکرا ہٹ دبائی۔۔

"کیا ہوا ہے؟" گنگنائی انگلی میں کی رنگ گھماتی مسکان ڈرائنگ ٹیبل سے اٹھ کر اسکے پاس آئی۔۔۔

"کچھ نہیں ناراض ہے۔" کہتے اسنے لب بھیج لئے۔۔۔

"پھر کی ہو گئی کوئی بد تمیزی۔" اسکی گردن کو دیکھتے وہ بل منہ میں ڈالتی بولی

داد نے گھور کر اسے دیکھا

ہمیشہ کی طرح لا پر واہ انداز تھا۔۔۔

سنہری بالوں کی پونی ٹیل بنائے گلے میں اسکا روف میرون لانگ شرٹ بیلو جینز پر نازک سرخ سپید پائوں

میں نفیس سی میرون ہیل، لبوں پر ہلکے سا میرون رنگ چڑھائے وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

لبے ناخون آج بھی مختلف رنگوں کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

"میں تمہیں شکل سے ایسا لگتا ہوں بھابھی صاحبہ؟" جل کر وہ بولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں دیور صاحب مجھے تم اس سے بھی گرے ہوئے لگتے ہو۔" شرارت سے کہتی وہ سنہری آنکھوں پر سیاہ گلاس پہنے وہاں سے جانے لگی

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ پلٹ کر اسکے پیچھے لمبے ڈگ بھرتا آیا

"اسلام آباد۔۔۔!" "موبائل اسکی جانب پھینکتے بولی

داد نے گھور کر دیکھا اسے اور پھر نظریں موبائل پر ٹکائیں

عرب کا پیغام پڑھتے وہ سر ہلا گیا اور موبائل اسکی گود میں پھینکا جو اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی۔

"عرب پاگل ہے کیا آج تمہاری شادی کی پہلی صبح ہے نا سنسنس!" گاڑی کے ڈور پر بازو رکھتے وہ جتا کر بولا  
"غالباً تمہارا بھائی شادی کی پہلی صبح اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا ہے تو میں کیوں پیچھے رہوں؟" مسکان نے بھی جل کر  
برواٹھائی

"ہمم!!!" داد نے افسوس سے سر ہلایا "ویسے صبح بھائی کا چہرہ کیوں سرخ تھا؟" شرارت سے پوچھتا گردن پر ہوتی جلن کو انگور کرنے لگا

مسکان نے گلاس اوپر کیے اور گہرا سانس بھر کر اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔  
"لازمی ہے صرف لڑکی ہی شرمائے؟؟ زمانہ بدل گیا ہے دیور صاحب اپنی سوچ بدلو۔" کہہ کر اسنے آنکھوں پر گلاس ڈالے اور گاڑی سٹارٹ کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

داد ہنس پڑا۔۔۔

نظریں یوں ہی اٹھائیں تو بالکنی میں سامنے ہی روئے ہوئے چہرے کے ساتھ نور کو پایا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ کہنا چاہتی تھی کہ کیوں ساری پابندیاں میرے لئے کیوں اپنی بھابھی کو نہیں روکایوں شادی کی صبح جانے سے۔۔

پر لبوں پر کفل لگائے نفرت بھری نظر سامنے کھڑے اس وجود پر ڈالکر کراندر چلی گئی داد نفی میں سر ہلاتا رہ گیا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے تم یہ سب رخصتی کیلئے کر رہی ہو اگر شام تک تمہارا موڈ سہی نہ ہوا تو صبح تم میرے روم سے نکلو گی شرمائی ہوئی۔" اس نے ٹیکسٹ ٹائپ کیا اور نور العین کے موبائل پر سینڈ کر دیا۔  
گاڑی میں بیٹھتے اس نے کمال صاحب کی کال پک کی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

\*-----♥-----\*

فضا تبسم صبح بہار تھی لیکن

پہنچ کے منزلِ جاناں پہ آنکھ بھر آئی

بند آنکھیں جھکی پلکیں زرد لبوں پر دھیمی مسکان۔۔۔

ستم ایسا تھا بھوری آنکھیں اسکی بھر آئیں۔۔

وہ چیخ کھسکا کر اسکے پاس بیٹھا اور ڈرپ لگے ہاتھ کو آہستہ سے اپنے ہاتھ میں تھاما۔۔

لبوں پر ایک خوبصورت مسکان آئی جب اس نے عقیدت سے اسکے ہاتھوں کی انگلیوں پر بوسہ دئے۔

"صبح ہو گئی ہے جانِ عالم اتنی گہری نیند!" اسکے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کون بہن ہوتی ہے سہمی جو بھائی کو اتنی سزا دے تم نے تو میرے پتھر کے وجود کو مٹی بنا دیا ہے ابھی بھی تمہیں کتنے حساب لینے ہیں اپنے اس گناہگار بھائی سے؟" آنسوؤں صاف کرتے اس نے اسکی دونوں آنکھوں پر بوسے دئے۔۔۔

"ذرا سوچو ہماری شہزادی کو معلوم ہو گا وہ کتنا خوش ہو گی اسکی سہمی زندہ ہے، تم کیوں نہیں اٹھ جاتی سہمی دیکھو باہر کتنی دھوپ نکل آئی ہے، اماں ناراض ہو گی تم سے سگھڑ سیٹیاں اتنی دیر نہیں سوتیں!! اپنے ان ہاتھوں سے نوالے بھی نہیں کھلائے مجھے کیوں سہمی؟ تمہاری شہزادی بھی ٹھیک ہو رہی ہے وہ خوش ہوتی ہے سب کچھ بھول رہی ہے بہت معصوم حرکتیں کرتی ہے سہمی میرا دل کبھی کرتا ہے اسے دل میں سالوں اس پر بیتی ہر ایک اذیت کا بدلہ اتنا خوفناک لوں کہ کسی کی بہن بیٹی بیوی پر نظر ڈالنے سے پہلے جتنی دفعہ اس بدلے کو سوچیں انکی روح کانپ اٹھے ہر دفعہ۔۔۔۔

انہوں نے ہماری شہزادی کو بہت اذیت دی تھی سہمی جب وہ راتوں کو ڈر کر مجھ میں چھپتی ہے تو میرا دل درد کرنے لگتا ہے۔۔

میری روح بے چین ہو جاتی ہے اسکے آنسوؤں پر۔۔۔" اس نے بھوری آنکھوں کے آنسوؤں صاف کیے۔۔۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کے پاس شکوے کر رہا ہو دل کا درد سنارہا ہو۔۔۔ "سہمی میں انسان ہوں اتنا نازناؤ تم۔۔۔۔

کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی اپنے بھائی کو خوشی نہیں دے سکتی میری شفقت بھری چھائوں میں کیوں نہیں آرہی؟؟ مجھ سے اپنی تکلیف کیوں چھپائے گہری نیند سو رہی ہو صرف اسلئے ناکہ تمہارے شہزادے کو تکلیف نا پہنچے!! پر تم نہیں جانتی سہمی تمہیں اتنی گہری نیند میں دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

میں کتنا ٹپ رہا ہوں تمہارے لئے تمہیں اندازہ ہے سچی پلیز۔ "وہ جوان مرد بے آواز رونے لگا  
کون کہتا ہے مرد نہیں روتے؟؟

وہ روتے ہیں بہت روتے ہیں جب انکے دل عزیز رشتوں کو تکلیف پہنچے تو وہ ضرور تنہائی میں روتے ہیں  
کیونکہ سب کے سامنے انہیں مضبوط دیکھانا ہے ورنہ انکی ایک آنکھ کے آنسوؤں پر ہزار مسکراہٹیں اچھالتا ہے  
سماج۔۔۔

کیونکہ مرد تو پتھر کا ہے انکی نظر میں وہ کیوں روئے، اسے رونا ہی نہیں چاہیے انکے پاس دل تھوڑی ہوتا  
ہے۔۔۔۔!!

ایک طرف وہ اسکے ہاتھ پر لب رکھے سسک رہا تھا تو دوسری طرف وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔  
زخم سب ہرے ہیں ساتھ نہ چھوڑو بھائی  
پاؤں اب تھک گئے ہیں ہاتھ نہ جوڑو بھائی  
\*-----❤-----\*

"ہیلو۔۔۔!!" ارمان نے جلدی سے کال کی اور پک ہوتے ہی کہا  
"ایس پی برہان علوی اسپیکنگ" بھاری رعبدار آواز گونجی  
"السلام علیکم میں انسپکٹر ارمان بات کر رہا ہوں۔" ارمان سامنے جاتی گاڑی کو اپنی نظروں کے حصار میں  
رکھے بولا

"ہاں بولو ارمان!" مسکان کی لوکیشن معلوم کرنے میں ناکام ہوتے اسنے غصے سے اسکے نمبر کو گھورا۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"سر میڈم ابھی گاڑی لیکر کہیں جا رہی ہے میں انکے ہی پیچھے ہوں وہ عالم کے گھر نہیں جا رہیں شاید اسلام آباد جا رہی ہیں۔" ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے وہ بول رہا تھا۔

برہان فائل سے نظریں ہٹائے چونک اٹھا۔۔۔

"گڈارمان میں پہنچ رہا ہوں لوکیشن سینڈ کرو فاسٹ اسکے نمبر پر شو نہیں ہو رہی۔" لیٹ ٹاپ شٹ ڈائون کرتے وہ جلدی سے کیپ پہنتا اٹھا۔۔۔

"یس سر!" برہان نے کال ڈسکنیکٹ کی اور آفس سے باہر نکلا

شہر سے باہر کیس کی انویسٹیگیشن کیلئے توڈی ایس پی یا اے ایس پی جاتے تھے پر اس بار وہ خود جا رہا تھا اور ہمیشہ اپنی گاڑی کو ترجیح دیتا تھا۔۔۔

ابھی بھی ڈرائیور کو گاڑی نکلانے سے روکتے وہ اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور تیز رفتاری سے آفس کی حدود سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

بلو تو ٹھکانے میں لگے تھے جب اسنے داد سے کانٹیکٹ کیا۔۔۔

"ہاں بھائی۔۔۔" داد نے مینجر کو فائل تھماتے جانے کا اشارہ دیا اور موبائل کان سے لگایا۔۔۔

"داد تمہیں ایک بچے فیری کو اسکول سے پک کرنا ہے اور اسے اپنے ساتھ رکھنا ہے جب تک تم گھر نہیں جاتے سمجھ گئے نا اسے اکیلے گھر نہیں چھوڑنا۔ کھانے اور ہوم ورک کا خاص خیال رکھنا اوکے۔!" اسنے سخت لہجے میں حکم دیا

وہ تھا ہی حکومت پسند۔۔۔۔۔

داد ٹھٹھک گیا اسکے بے چک لہجے پر۔۔۔ "کہیں جا رہے ہیں؟"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں ایک کیس کے سلسلے میں باہر جا رہے ہیں مجرم دادو میں پایا گیا ہے وہیں جا رہا ہوں تمہیں جو کہا ہے اس پر غور کرو!" کہنے کے ساتھ کال ڈسکنیکٹ کرتے سیل فون پر ارمان کی بھیجی لوکیشن کو دیکھا۔

"کہاں ہے وہ لڑکی؟" برہان ارمان کی گاڑی دیکھتے اس تک پہنچا جو سڑک کے کنارے ایک پیٹرول پمپ سے قدرے فاصلے پر کھڑا تھا گاڑی سمیت۔

"سر۔۔ سر۔۔!!" وہ بوکھلایا ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا بولو۔۔۔؟" برہان پہلے ہی جھنجھلایا ہوا تھا اسکے بوکھلائے انداز پر بھڑک اٹھا۔

"سر گاڑی تو سامنے کھڑی ہے پر وہ اس لڑکے کو کچھ دیتی موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک آدمی آیا اور اس سے موبائل چھپٹ کر بھاگ گیا وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی میں جب تک جاتا کہ وہ وہاں سے غائب تھے گاڑی سب کچھ یہیں ہے۔" ارمان نے ڈرتے ڈرتے بات مکمل کی برہان کی سرخ رنگت دیکھ کر۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔!" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ آگے بڑھا اور پیٹرول پمپ کے ایک لڑکے کو پاس بلا یا۔۔

وہ لڑکا ڈر تا ڈرتا اسکی وردی اور شخصیت سے مودب سا سامنے کھڑا ہوا۔

"جج۔۔ جی صاحب؟" برہان نے آواز پر گاڑی سے نظریں ہٹائیں اور اس چھوٹے لڑکے کو دیکھا۔

"اس گاڑی کی مالک کچھ کہہ کر گئی تھی تم سے؟"

"جی صاحب وہ یہ چٹ ایس پی کیلئے دیکر گئی تھی اور کہا کہ اسکے چچے کو مت دینا۔" اسنے جلدی سے جیب سے چٹ نکال کر برہان کے سامنے کی اور کہی گئی بات دہرائی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"اور کچھ نہیں کہا؟" اسنے مٹھی میں چٹ بھینچتے پوچھا

"نہیں صاحب آپکے لئے صرف یہی کہا اور کہا گاڑی سنبھالو آکر لے جائے گی رات تک۔" بات سننے کے بعد برہان نے اسے جانے کا حکم دیا وہ چلا گیا۔

"میرے دشمن جانِ جاں مجھے پتا ہے تمہارے دماغ میں جو پولیس والا کیڑا ہے وہ تمہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیگا اور تمہیں میری یاد ضرور کھینچ کر میرے پیچھے لائے گی اسلئے ڈونٹ وری میں رات تک آجاؤں گی جائو ڈیوٹی کرو رات کو آکر تمہارا منحوس چہرہ دیکھوں گی۔" جہاں پڑھ کر برہان کا چہرہ اسرخ پڑا تھا وہیں یہ بھی نوٹ کیا تھا رات سے وہ آپ کے بجائے تم کہہ رہی تھی اور یہ بات اسے مزید طیش دلا رہی تھی۔ دھان پان سی وہ لڑکی اسے چیلنج کر رہی تھی۔

"کیا ہوا سر کہاں جا رہے ہیں میں چلوں؟" ارمان اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر جلدی سے بولا۔

"تم واپس جاؤ اور ایس ایچ او ڈی ایس پی سے کہو شہر میں رائونڈ لگائیں۔"

"کوئی بھی افواہ نہیں پھیلنی چاہیے پبلک پہلے ہی ہراساں ہے باقی میرے آفس میں آرڈر کاپی رکھی ہے اسے ڈی آئی جی آفس پہنچاؤ۔" وہ کہہ کر ارمان ایس سر یا سلوٹ دیکھے بغیر غیر معمولی رفتار سے وہاں سے نکلا۔

----

پیچھے ٹائروں کی دھول رہ گئی۔

"واقعی رب نے جوڑی بنائی ہے چور سپاہی۔" ارمان مسکراہٹ چھپائے اپنی گاڑی میں بیٹھا۔

\*-----❤-----\*

"سر ہمیں یقین ہے یہ آلف کوئی اور نہیں ایس پی کا وہ ڈرپوک بھائی ہے۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پر تم لوگوں نے تو کہا تھا وہ ایک ڈرپوک قسم کا بندہ ہے وہ کیسے آلف ہو سکتا ہے؟" زمان نے ٹھٹھک کر کہا۔۔۔

"سرا ایک تو اسکا پورا نام داؤد" آلف "ہے دوسرا آج جب میں بیوٹی کا پیچھا کر رہا تھا تب وہ کافی غصے سے بیوٹی کو لیکر گاڑی میں بیٹھا اور جب میرے دوسرے آدمی نے اسکا پیچھا کیا تو اسکے الرٹ حرکات سے اور ایٹمیٹوڈ سے کوئی شک شبہ نہیں رہا کہ وہ آلف نہیں۔۔۔

اسکے جس طرح کے سرد تاثرات تھے وہ بالکل آلف لگ رہا تھا اور وہاں اسنے پشٹ نکالا۔۔۔ ایک عام شخص ہوتا تو ضرور فائرہ کرتا ڈر سے پر اسنے ایسا نہیں کیا بلکہ خاموش رہ گیا اور یہ خاموش موت آلف دیتا ہے۔"

Urdu Novel Book

زمان تو ساکت موبائل کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

"بیوٹی۔۔۔ ایس پی کے گھر میں تو پھر بیسٹ کے پاس کون ہے۔۔۔؟

اگر بیوٹی بیسٹ کے پاس ہے تو پھر آلف کے پاس کون ہے؟" وہ بڑبڑایا

"اس لڑکی کی تصویریں ہیں تمہارے پاس؟"

"یس سر میرے پاس موجود ہیں۔" وہ مسکرا کر بولا

"ٹھیک ہے مجھے بھیجو۔" اسنے کہہ کر دیوار میں لگی بیوٹی کی تصویروں کو دیکھا جو اسنے کچھ سال پہلے لیں تھی

جب وہ پہلی پہلی بار اسکے روبرو آیا تھا اور پھر اسے اپنی نظروں کے حصار میں رکھتا تھا اس دوران اسنے کتنی ہی تصویریں لیں تھی اسکی جنہیں دیکھ دیکھ کر وہ اپنے اندر کی تشنگی پر ضبط رکھتا تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جو میں سوچ رہا ہوں بیسٹ اگر ایسا ہو گیا تو میری بیوٹی کو میرے پاس آنے سے کوئی نہیں روک سکتا تم بھی نہیں جو میری ہے وہ میری ہی رہ گئی۔"

\*-----❤-----\*

"تمنے آج مسکان کو کیوں بھیجا اسلام آباد عارب؟" برہان سے بات کرنے کے بعد آلف نے فوراً ہی انٹرنیٹ ڈیوائس کی ذریعے برہان کی لوکیشن ٹریک کی تو معلوم ہوا وہ بھی اسلام آباد کے راستوں کی طرف سفر کر رہا ہے۔۔۔

"بھائی نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟" یہ سوچ اسے الجھا گئی پر اس سے پہلے اسے مسکان سے کونٹیکٹ کرنے کی کوشش کی پر ناکام ہو گیا۔۔۔  
اسلئے غصے میں عارب سے رابطہ کیا۔۔۔

"ضروری ہے آلف تمہارے بھائی سے شادی سے پہلے یہ باتیں ڈسکس ہو چکی تھی کہ ہمارے کام کے بیچ کوئی رشتہ نہیں رکاوٹ بنے گا مائنڈاٹ دوسری بات یہ عالم کا حکم ہے اسے کسی بھی حال میں وہ 25 لڑکیاں چاہیے اور انہیں اغوا کرنے والے لوگوں کی تفصیل رپورٹ۔۔۔

میں یہاں حورالعین کے پاس ہوں تم اپنے کام کے ساتھ نورالعین کے پاس اب صرف مسکان رہتی ہے جسے یہ کرنا تھا ڈونٹ وری کوئی نقصان نہیں ہوگا تمہارے رشتوں کا۔" عارب نے ناگواری سے جتایا۔  
آلف ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا

"بھائی اسلام آباد جا رہے ہیں عارب اب کیا کرو گے؟" غصہ دباتے اسنے سپاٹ ہو کر کہا  
"مجھے امید ہے مسکان ہینڈل کر لے گی۔" وہ مسکرایا آلف نے دانت پیستے موبائل میز پر پٹچا۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

فیری کو اسکول سے پک کرنے میں ابھی وقت تھا وہ سر جھٹک کر کام کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔  
 "تمہارے بھائی سے بات کی تمنے؟" کمال صاحب ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوتے پوچھنے لگے۔  
 "نہیں وہ صبح جلدی نکل گئے ڈیوٹی پر اور اب ایک کیس کے سلسلے میں شہر سے باہر جا رہے ہیں آئیں گے تو  
 بات کروں گا۔" ایک نظر کمال صاحب کے مضطرب چہرے پر ڈالتے وہ بولا تو انہوں نے بے بس ہنکارا  
 بھرا

"دیکھو داد میں جانتا ہوں تم بھی اپنے بھائی کے اس قدم سے شک میں ہو پریہ وقت شک میں رہنے کا نہیں  
 اسے سنبھالنے کا ہے میرے بیٹے وہ اپنی زندگی خراب کر رہا ہے۔۔۔  
 پہلے اس چھوٹی سی لڑکی کے پیچھے چلو اسے یتیم سمجھ کر ہم خاموش ہو گئے کچھ اس بد اخلاق بد مزاج کی ضد  
 تھی۔۔۔

بہر حال ہم نے سمجھوتا کر لیا پر پھر اس نے کیا کیا۔۔۔؟؟ ایک کوٹھے والی کی بیٹی سے شادی کر لی بے غیرت نے  
 ہمیں تو سوچ کر شرم گھن آرہی ہے کیا عزت مقام ہے اس کا سماج میں ایس پی ہے وہ وقت دور تو نہیں جب  
 ایس ایس پی کہلائے گا اور اس کی بیوی کیا مقام رکھتی ہو گئی سماج میں اور سوچو جب دنیا کو معلوم ہو گا ایس ایس  
 پی کی بیوی ایک کوٹھے والی ہے تب یہ خود کچھتائے گا اس سے بہتر نہیں کہ کچھتاؤں سے اسے بچالیں ایک  
 عزت بھرا مستقبل دیں۔۔۔۔

وہ تو بیوقوفی میں گہری کھائی میں کود رہا ہے ہمیں تو عقل سے کام لینا چاہئے!! میری بات وہ سن نہیں رہا اس لئے  
 تم سے کہہ رہا ہوں اسے سمجھاؤ دیکھاؤ اسے حقیقت کہ یہ عورتیں کسی ایک مرد۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں سمجھا دوں گا ابوجان ڈونٹ وری اور ویسے بھی مستقبل کا ہم نہیں اللہ بہتر جانتا ہے کیا پتا اسکی رضا کس میں ہو بہر حال آپ بے فکر رہیں میں سمجھا رہا ہوں اسے ابھی تو شہر سے باہر ہے ہو سکتا ہے رات کو نا آئے اسلئے کل بات کروں گا اس سے۔" ان کی بات سچ میں کاٹ کر وہ جبرئنا مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا اور پیپر ویٹ گھمانے لگا۔

کمال صاحب سر ہلاتے لب بھینچ کر پریشان سے باہر جانے لگے۔۔۔۔۔  
 "یہ بھی کہہ دینا اس سے کہ اس لڑکی کو طلاق دے پھر کسی غریب کی بیٹی بیاہ لائے گا تو ہم اسے پوری عزت سے بڑی بہو کا حق دیں گے پر اسے نہیں۔" جاتے جاتے وہ پلٹے اور کہہ کر دروازے سے باہر نکل گئے انکے جاتے ہی آلف نے چیئر کی پشت سے سر ٹکا دیا۔۔۔۔۔

ایک طرف ماں باپ

دوسری طرف بھائی

پھر نور کی سیفیٹی

اپنا فرض

عالم کا حکم۔۔

بز نس کے چکر۔۔۔

ان چکروں میں الجھ کر وہ چیئر گھما کر رہ گیا اور واپس لیپ ٹاپ کے سامنے آتے کام میں لگا۔۔۔

بہر حال سنبھالنا تھا اسے سب کچھ ایک طرف غنڈہ آلف تو دوسری طرف معصوم داد ہو کر۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسنے اپنی عین سے کہا تھا کہ وہ لنچ ساتھ کرے گا پر ایک ضروری کام سے وہ سمی سے ہو کر وہیں چلا گیا۔۔۔  
کامران کا مسئلہ ابھی ٹھنڈہ نہیں پڑا تھا اسکا اثر ابھی سب پر تھا کہ اسکی آفس میں آکر بیسٹ نے اس پر اٹیک کیا ہے

سب جانتے تھے اسلئے ہی کوئی چوں بھی نہیں کر رہا تھا ورنہ کافی بغاوت پر اترنے لگے تھے کامران کو دیکھ کر۔۔۔

پر اب تو جیسے ان کے لبوں پر قفل لگ گئے تھے۔۔

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا علوی ولا کیلئے روانہ ہوا تھا۔۔

عرب کی مسلسل کالز آرہی تھیں کہ حورالعین کھانا نہیں کھا رہی ضد میں کہ وہ عالم کے ساتھ کھائے گی حالانکہ عرب اسے بتا چکا تھا کہ عالم رات تک پہنچ جائے گا تم کھانا کھاؤ تاکہ تمہیں وقت پر دوائی دی جائے پر وہ کہاں ماننے والی تھی۔۔

عالم کی قربتوں محبتوں نے اسے نرم کے بجائے ضدی اور ہٹ دھرم بنا دیا تھا۔۔

غصہ ہوتی تو ایک ہی مطالبہ ہوتا کہ بس جانا ہے گھر۔۔

ابھی بھی گاڑی میں بیٹھا وہ وقت پر لنچ پہنا پہنچنے کی وجہ سے حورالعین کی چیخیں اور کھانا کھانے کیلئے عرب کی منتیں سن رہا تھا۔۔

"نہیں کھا رہی کھانا۔؟؟" اسکی بے جا ضد پر عالم کی ناگوار آواز عرب کے کان میں گونجی۔۔

"نہیں چیخیں مار رہی ہے بس۔۔۔!!" اسنے بے بسی سے بتایا

"ٹھیک ہے منہ پر ٹیپ لگا دو میں آکر دیکھتا ہوں۔" مطلوبہ جگہ پر پہنچتے وہ گاڑی سے اترا



اور عارب نے سر ہلاتے حکم میں فوری طور عمل کیا۔۔۔

دوسرے ہی پل حورالعین سکتے میں بیٹھی تھی۔۔۔

اسنے اتارنا چاہا منہ سے ٹیپ پر درد کی وجہ سے نہیں اتار سکی تو بے ساختہ آنسو بہانے لگی

اسے معلوم پڑ گیا تھا یہ عالم کا حکم ہے اسکے منہ پر ٹیپ لگانے کا۔۔۔

اور اس پر تو اسکے آنسو مزید روانی اختیار کر گئے کہ وہ اسکے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

اب وہ کھانا پانی کیسے کھائے پیے گی۔۔۔۔

اشارے بھی نہیں کر سکتی تھی نا ہی عارب کو دیکھ سکتی تھی نابول

بے بسی سی بے بسی تھی اسکے روح میں۔۔۔

کیسے وہ ظالم شخص اپنے پر آئے تو دو سیکنڈ میں اپنی بے بسی دوسرے میں منتقل کر دے۔۔۔

کیا اسکے کھانا کھانے پر وہ ایسے ہی بے بس ہوا ہوگا۔۔۔

اور کتنی آسانی سے اسے بے بس کر دیا کھانے پینے سے۔۔۔۔

وہ سسک رہی تھی اندر ہی اندر اور اسکے آنے کی دعائیں مانگتی ٹیڈی بیر کو خود میں بھینچے لیٹی ہوئی تھی بیڈ پر تو

دوسری طرف پی اسکے نیچے لٹکے ہوئے پاؤں سے کھیل رہا تھا۔۔۔

اب جتنی شدت سے حورالعین کو اسکے آنے کا انتظار تھا اتنی ہی شدت سے عالم کو اس تک پہنچ کر اسکے

آنسو صاف کرنے کی بے چینی تھی۔

-----

دوسری طرف منہ میں سگار دبائے اس فقیر کی حرکات ملاحظہ کر رہا تھا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ سمجھتا کیا تھا بیسٹ کو کہ اسکے علاقے میں آکر اسکے لوگوں پر خفیہ نظر رکھے گا اور عالم کو بلک نہیں پڑے گی۔

جتنا افسوس ناک اسکا حلیہ تھا اس سے بھی زیادہ افسوسناک اسکا حال ہونے والا تھا۔  
کیونکہ اب شک شبے کی کوئی گنجائش نہیں بچی تھی وہ جس شاطر نظروں سے عالم کو سگار کے کش لیتے وقتاً فوقتاً دیکھ رہا تھا اس سے اندھا بھی جان جائے۔  
یہ فقیر ابنار مل ہے جو عالم کے پاس پہنچ گیا ہے۔  
"کیا آج ہی اس جگہ سے پیٹ بھرنا ہے؟" وہ چلتا اس فقیر کے سامنے آیا جو بوکھلا گیا

اور وحشت سے نظریں پھیریں۔۔۔  
بہت مشکل سے وہ راضی ہوا تھا ایس پی پر نظر رکھنے کیلئے پر یہاں آکر اسے سچ میں موت اب سامنے کھڑی نظر آرہی تھی جس وجہ سے ہی وہ انکاری تھا۔

اسنے ابھی انفارمیشن زمان تک پہنچانی تھی اور اب اسے ایس پی کے گھر پر نظر رکھنی تھی۔۔۔  
اب جو موت سامنے کھڑی تھی اس شعلہ بنے سورج کی تیز جھلساتی دھوپ میں  
بلیک بوٹ، بلیک پینٹ پر سفید شرٹ جسکی آستینیں کمنیوں تک فولڈ تھیں چوڑی کلائی میں قیمتی گھڑی انگلیوں میں دباسگار

سورج کی تیز دھوپ جو اسکے آدھے بیسٹ والے چہرے پر پڑ رہی تھی بھوری آنکھوں کی وحشتناک چمک اور ان نشانوں کو سانس لینے کی حد تک خوفناک بنا رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگلے ہی پل اسے بغیر سمجھنے کا موقعہ دئے سعیر کا ہاتھ اٹھا اور اسکے منہ پر پڑا، کٹور اسید ہازمین پر گرا جس سے اسکے یہاں وہاں پتی سڑک پر بکھر گئے  
اسکے گرنے کے ساتھ ہی عالم نے اسکے گلے سے کھینچ کر وہ لاکیٹ فقیروں کے موتیوں کے ہار نکالے اور ان سے اپنا مطلوبہ لاکیٹ نکال کر اپنی جیب میں ڈالا۔۔۔

اور اسے سہمے لوگوں کے بیچ سے گھسیٹ کر گاڑی میں لے جانے لگا کہ اگلے ہی پل فضا میں ٹھا کے ساتھ فائر کی آواز گونجی۔۔۔

وہ اس قدم کیلئے پہلے ہی تیار تھا اسلئے بروقت اسکی ٹانگ چھوڑتے اسکے سر پر کھڑا ہوا۔۔۔  
اسکا نشانہ ضائع گیا تھا پر عالم نے اسکا چھپاروپ وہاں موجود لوگ کے سامنے دیکھا دیا تھا تبھی دوسرے ہی پل بلیک بوٹ میں مقید اپنا پائوں اسکی گردن پر رکھا وہ تڑپ کر اچھل پڑا تب عالم نے جھک کر پسٹل چھین لی۔۔۔  
وہ چاہتا تھا اسے بچانے کیلئے اسکے ساتھی سامنے آئیں پر وہ خاصے مکروہ ثابت ہوئے تھے اسے تڑپتے دیکھ کر بھی کوئی سامنے نہ آیا حطاکہ بوٹ کے دباؤ سے اس آدمی کے ناک سے خون کی لکیر نکلی جو گڑ گڑ کرتے کھلے منہ میں داخل ہو گئی۔۔۔

چارہ اور نظر دہراتے ہوئے عالم نے جھک کر اس کے کالر کو جکڑا اور گھسیٹنا لے جانے لگا۔۔۔  
ڈگی میں اسے ادھ موئے وجود کو پھینکتے وہ لاک کر تا اپنی جگہ پر آیا۔۔۔

منہ میں سگار دبائے اسنے ڈور بند کیا اور گاڑی سٹارٹ کرتے وہاں سے نکلا۔۔۔  
دھواں فضا میں پھینکتے اسنے گھڑی میں وقت دیکھا۔۔۔

ابھی اسے لیکر اپنی مخصوص جگہ جانا تھا جہاں جہنم اسکے انتظار میں تھی سچ اسکے منہ سے نکلوانے کیلئے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

شاید بہت لیٹ ہو جائے وہ اپنی عین کے پاس پہنچتے پہنچتے پر وہ کھانا بھی تو نہیں کھا رہی تھی۔۔  
 اتنی ضدی ہو گئی تھی کوئی حد نہیں تھی۔۔۔  
 وہ حکم عدولی کر رہی تھی۔۔

غصہ تو اسکے ڈر کو کہیں دبا گیا تھا واپس اپنے غصیلی انداز کو اپنا رہی تھی۔۔۔

\*-----❤-----\*

"زمان کہاں ہے؟؟"

"مجھے نہیں معلوم ب۔۔ بیسٹ اگر معلوم ہوتا تو کیا اپنی زندگی سے زیادہ اسکی زندگی کو عزیز رکھتا مجھے جانے دو۔۔۔!" وہ روتا ہوا کڑکڑایا

اور اسکی بات پر سعیر قہقہہ لگا اٹھا۔ "جانتا ہوں جب اپنے ملک اس میں رہنے والے معصوموں کے نہیں ہو سکتے ٹکے کیلئے تو اسکے کیا ہو گے۔"

"ایس پی کے گھر کے سامنے کیا کر رہے تھے؟" زوردار تھپیر اسکے منہ پر مارتے وہ دھاڑا  
 خاموش چیخ پر بیٹھانندیم اچھل پڑا پر اسے سامنے دیکھ کر وہ کوئی مزاہمت بھی نہیں کر پارہا تھا۔۔۔  
 "ایس پی پر نظر رکھنے کیلئے۔"

"کیوں؟" اسکے گٹھنے پر اسنے اپنا بلیک بوٹ میں مقید پائوں رکھا اور اپنے گٹھنے پر بازو ٹکاتے ہاتھ میں موجود تیز  
 چمکتا خنجر سامنے کیا اور اس پر انگلی پھیری۔  
 یہ سب دیکھتے ندیم کی سانسیں خشک پڑ گئیں۔

"تم میرا قیمتی وقت برباد کر رہے ہو!!!" بوٹ پر دباؤ دیتے وہ غرایا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سچ ہی تو تھا اتنا قیمتی وقت وہ اپنی عین کے رکھ رہا تھا پر اس نے اپنی ٹانگ بیچ میں اڑا کر اسکی بیوی کو ہرٹ کر دیا تھا۔

"قہر زمان ہمیں کچھ نہیں بتاتا وہ اپنے تک رکھتا ہے سب کچھ خود انجام دے رہا ہے مجھے صرف ایس پی پر نظر رکھنی تھی کہ وہ کب بائی کو لیکر تھانے سے نکلتا ہے۔" درد سے اسنے بتایا اور اپنا گھٹنا اسکے بوٹ نکالا چاہا پر اسکی کوشش ناکام گئی۔

"ہمممم!!!" سعیر نے ہنکارا بھرا۔۔۔

"پھر تم ایس پی کے آفس کے بجائے اسکے گھر کے آگے صبح سے کیا کر رہے تھے؟ تمہیں معلوم نہیں تھا اس وقت ایس پی ڈیوٹی پر ہوتا ہے؟" خنجر کی سفید چمکتی نوک اسنے ندیم کے بائیں طرف ماتھے پر رکھی۔

اسکی رنگت زرد پڑ گئی۔۔۔ وہ پھڑپھڑایا سئی کی طرح چبھن اور جلن سے۔۔۔

"میں بتا تو رہا ہوں مجھے یہی کہہ کر اسکے گھر کے سامنے رہنے کا حکم دیا گیا تھا اور میں ابھی کچھ گٹھنے ہوئے ہیں آیا ہوں۔"

"یہ بھی تمہیں نہیں معلوم کہ کتنے لوگ ہیں تم سے ملے اور کتنوں کو معلوم پڑا ہو گا کہ تمہیں میں لیکر گیا ہوں؟"

"نہیں کچھ نہیں معلوم ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ کسی پر شک ہو کہ بیسٹ اسکے پیچھے ہے یا یہ کہ آپکو جس پر حملہ آور دیکھیں انجان بن کر وہاں سے نکل جائیں اگر وہاں زمان کے دوسرے لوگ موجود بھی ہوں گے تو وہ وہاں سے چلے گئے ہوں گے۔" ایک ہی سانس میں اسنے روتے ہوئے بتایا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں معلوم ہے ندیم تم بہت معصوم ہو تمہیں کچھ نہیں معلوم! اس حساب سے تمہارا اعمال نامہ خالی ہوگا، نا ثواب نا گناہ کی لسٹ۔۔۔۔۔

چہ چہ بے مقصد بورنگ زندگی۔۔۔

اگر ایسی زندگی میری ہوتی تو تمہیں پتا ہے میں کیا کرتا اپنے ساتھ؟؟" اسنے اسکی وحشت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھا اور خنجر کی نوک کو ذرا نیچے کھسکایا۔۔۔

سرخ گوشت چہرے سے دو طرف میں حصہ بنانا اسکی شکل خوفزدہ بنا گیا۔۔۔

سیکنڈ کیلئے وہ سفید گوشت تھا گلے ہی لمحے خون کی بوندیں اسکے چہرے پر گرنے لگیں۔۔۔

اسنے بے ساختہ درد سے دھاڑے مارتے اپنا چہرہ اچھٹکا کہ اسکا خنجر لڑکھ گیا اور وہ جو سیدھا کٹ لگانے والا تھا لڑکھ کر کان کو نیچ سے کاٹ گیا۔۔۔

گلے ہی پل روم میں ندیم کی چیخیں بلند ہوئیں۔۔۔۔۔

"تمنے پوچھا نہیں شاید درد کی وجہ سے پر میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔"

اسکے دونوں ہاتھوں کو چیر کی پشت پر رسی سے باندھتے وہ سامنے آیا اور اسکا چہرہ ابلند کیا۔۔

"میں اپنی آنکھوں کو نکال دیتا جسنے میری شہزادی کو نادیکھا ہوتا۔" اسنے کہتے ندیم کی آنکھوں پر خنجر رکھا اور گلے لمحے وہاں دل دہلا دینے والی چیخیں اٹھیں۔۔۔

دوسری بار اسنے یہ کہتے اسکی زبان کاٹی کہ "یہ میری شہزادی کو اگر ایک بار بھی نابلاتی تو میں اسکا یہی حال کرتا۔"

اسکی زبان کے ٹکڑے کو ہتھیلی پر رکھتے وہ تہقہہ لگا اٹھا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور نیچے پھینکتے اسکی بانجھوں پر سرخ خنجر کی نوک رکھی۔۔۔

اب اس میں بچا کیا تھا جس پر وہ چیخیں مارتا۔۔۔

بیہوش پڑے وجود پر نظر ڈالتے وقت کی قلت کا احساس کرتے اسنے خنجر اسکی گردن پر چلایا اور اور کندھے پر

شرٹ سے صاف کرتا وہاں سے نکلا۔۔۔۔

"سریہ کوٹ پہن لیں!" اسکی شرٹ پر سرخ دھبے دیکھتے اسکا آدمی بلیک لانگ کوٹ اٹھائے بھاگتا اسکے پاس

پہنچا۔۔۔

سعیرنے اسے دیکھتے پھر اپنی شرٹ کو دیکھا اور تھام کر پہن لیا۔۔۔

"اسے کتوں کے حوالے کر دو۔" وہ حکم صادر کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

\*-----❤-----\*

اسنے فیری کو ڈنر کروا کر اسے برہان کے روم میں سلایا اور نور العین کے روم کے سامنے آیا پر وہ لاک تھا۔۔۔

لب بھینچتے وہ کچن میں کیبنٹ سے دوسری کیز نکال کر واپس نور کے روم میں جانے لگا کہ ملازمہ آسیہ بیگم کا

پیغام لیکر اسکے پاس پہنچی۔۔۔

"چھوٹے صاحب آپکو بیگم صاحبہ بلارہی ہیں۔" اسنے مودب سے کہا

"کیا نور العین نے لنچ ڈنر کیا تھا؟" سر ہلاتے وہ اپنے مطلب کی بات پر آیا۔۔۔

"نہیں صاحب وہ صبح سے کمرے سے نہیں نکلیں۔" داد نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

آخر کب سمجھے گی اسکی چھوٹی سی بونی اسے۔۔۔

کتنی ڈر پوک ہوا کرتی تھی شعلہ جوالہ بن گئی ہے۔۔۔۔ وہ سوچ کر آسیہ بیگم کے روم کی طرف گیا۔۔۔

"جی امی خیریت آپنے بلایا؟" وہ روم میں آکر انکے پاس بیٹھا

"ہاں بس دل کر رہا تھا میرے ساتھ وقت گزارو داد میں بکھر گئی ہوں تمہارے بھائی نے توڑ دیا ہے مجھے۔"

"پتا نہیں میری بہو کے دل پر کیا گذر رہی ہو گی مینے غصے میں بہت کچھ کہہ دیا صبح اسے بلایا تھا پر اسنے آنے سے انکار کر دیا خیر میں اسے منالوں گی آخر میرے داد کی بیوی ہے۔" اسکا سر گود میں رکھتے داد کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ بولیں

داد خاموشی سے انکے ہاتھوں پر بو سے دیکر رہ گیا۔۔۔

"کھانا کھایا تمنے؟" اپنے خوب رویے کے چہرے کو دیکھتے ماتھے پر بکھرے سیاہ بالوں کو سنوارا۔۔۔

"نہیں آپکی بہو کے ساتھ کھانے کا ارادہ ہے۔" وہ شرارت سے بولا۔۔۔

"بیٹا ایسے مت کرو رخصتی سے پہلے اسے تنگ مت کرو ورنہ عورت بہت احساس جذبے رکھتی ہے اسکے

جذبات کو ٹھیس پہنچی تو اسکی نظر میں تمہاری امیج خراب ہو جائے گی وہ بد ظن ہو جائے گی۔"

"امی آپ بے فکر رہیں میری امیج ویسے بھی خراب ہے پیدا ہوتے ہی اسکی نظر میں۔ کھانا نہیں کھایا میری بونی نے اسلئے اسے کھلانے جا رہا تھا اور کچھ لانگ ڈرائیو کا پروگرام ہے تاکہ موڈ فریش ہو اسکا۔" انہیں اپنے پروگرام سے آگاہ کرتے وہ سر کھجا گیا۔۔۔

آسیہ بیگم سر ہلا گئیں۔۔۔

"ٹھیک!! ویسے تم اسکا جھوٹا کیوں کھاتے ہو داد؟" انہونے کچھ سوچتے پوچھا جس پہ داد کا بلند قہقہہ گونج

اٹھا۔۔۔

"امی وہ اسلئے تاکہ کچھ پیار شیار بڑھے۔" ڈھیٹ تو وہ اول سے تھا بغیر شرمندہ ہوتے ہنستے بتایا۔۔۔



آسیہ بیگم نے حیرت سے دیکھا

"تمہیں کس نے کہا کہ جھوٹا کھانے سے پیار بڑھتا ہے؟" شک کی حالت میں پوچھا

"بچپن میں ٹی وی پر اشتہار دیکھا تھا ایک جوگی کا جو محبوب کو منانے کے ٹوٹے بتا رہا تھا سو مینے فوراً کال کر پوچھا تو اس جوگی نے بتایا جھوٹا کھایا کرو اس کا تب سے لگ گیا اس خفیہ جادو پر۔۔۔ کیونکہ تب نور صرف لڑتی تھی۔" اسے وہ دن یاد تھا جب یہ سنتے ہی اسکرین پر چلتے ہی اس جوگی کے نمبر پر کال کی تھی۔۔۔

یاد کر کے داد کا بلند قہقہہ پڑا۔۔۔

"بہت بد معاش ہو مطلب تب سے تمہاری نیت۔۔۔!! داد!" آسیہ بیگم نے اپنے سپوت کے سر پر چپٹ مارتے گھورا مگر اس کا ہنستا چہرہ دیکھ کر خود بھی ہنس پڑیں۔۔۔

"ہاں ناں بچپن سے اس چھوٹی سی بونی پر آپکے بیٹے کی نیت خراب تھی۔" آنکھ مارتے وہ بولا  
اسیہ بیگم قہقہہ لگا کر ہنسی۔۔۔

کہ اچانک انہیں برہان یاد آیا آنکھیں بے ساختہ بھیگ گئیں۔۔۔

"اسے مینے توڑ دیا ہے داد۔۔۔؟؟" ایک سوچ میں ڈوبی وہ بولیں لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔

"نہیں امی ایسا مت سوچیں پلینز آپ صرف ایک بار مسکان کو قبول کر لیں وہ بہت اچھی ہے آپ کو پسند

آئے۔۔۔

"بس داد۔۔۔!! اب تم جائو۔" انہوں نے رخ موڑتے اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔۔

داد کچھ دیر انہیں دیکھتا رہا اور پھر انکے ماتھے پر بوسہ دیتا دوئی کھلا کر وہاں سے نکلا تو ہاتھ سیدھا جیب پر گیا کیز

نکالتے وہ سیڑھیاں پھلانگتا نور العین کے روم کے سامنے آیا۔۔۔

دل بے ساختہ شور کرنے لگا تھا۔۔

اور وہ نہیں جانتا تھا کیوں۔۔۔

"کیا میں ایسے ڈیٹ پر لے جاؤں؟" اسنے کچھ سوچا اور مثبت جواب پاتے ہی ڈوران لاک کرتے قدم

بڑھایا۔۔۔۔

وہ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ کر ہاتھوں پر سیاہ گلو ز اور منہ پر سیاہ ماسک پہنے پسٹل لوڈ کیے ایک دراز قامت درخت

آڑ میں لیپ ٹاپ گھنوں پر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔

شہر سے دور اس خوفناک جنگل اور رات کی تاریکی میں کچھ فاصلے پر بنی کوٹھی نما گھر پر بھی نظریں ڈال لیتی

جس سے وقفے وقفے سے سسکیاں گونج رہیں تھی۔۔۔

اگر وہ قریب گئی یا ان آدمیوں کی اس پر نظر پڑی تو ضرور وہ اس کو ٹھکی کو لڑکیوں سمیت دھماکے سے اڑا

دیتے۔۔

پراسے ایسا نہیں کرنا تھا بہت احتیاط سے لڑکیاں نکالنی تھی اور آدمیوں کو بھی ختم کر کے ان میں ایک زندہ

لے جانا تھا۔

اور وہ جانتی تھی یہ زیادہ مشکل نہیں تو آسان بھی نہیں تھا۔

برہان کو وہ چکما دیکر بھاگ تو نکلی تھی پر جانتی تھی وہ ایسے بیٹھنے والا نہیں تھا اسلئے اسنے اپنی گاڑی وہیں چھوڑ

دی تھی کہ کچھ تو اچھے تب تک وہ اپنا کام کر لے۔۔۔

کچھ دور ہائی وے پر اسے دوسری گاڑی اور لیپ ٹاپ مل گیا تھا جس سے اسے عارب سے کانٹیکٹ کرنا تھا۔

"سنو میں وہاں پہنچ گئی ہوں۔" اسکی اطلاع پر عارب ایکدم الرٹ ہو کر بیٹھا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"شاباش مسی اب جلدی سے بتائو کتنی لڑکیاں ہیں وہاں اور کیا کام کروا رہے ہیں ان سے۔۔؟"

مسکان نے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر اس کو ٹھٹی کے نقشے اور وہاں موجود نفوس کو گننے لگی جو سرخ ڈوٹ میں شوہور ہے تھے۔

مسکان جو معلومات اکٹھا کیے بیٹھی تھی جلدی اسے بتانے لگی۔

"عرب چھوٹا مسئلہ نہیں یہاں 27 لڑکیاں ہیں۔۔۔!" وہ افسوس سے اندرونی صورتحال کو یاد کرتی لب بھینچ گئی۔

"ہیلو کیا ہوا مسکان جواب دو کچھ ہوا ہے جلدی بتائو میری جان کیا میری ضرورت ہے ہمارے آدمی یہیں موجود ہیں اپنی لوکیشن بتائو میں بھیج دوں نہیں تو واپس آ جائوں میں دیکھ لوں گا۔" عرب گھبرا یا پریشان سا اٹھ کھڑا ہوا اور مضطرب سا پوچھنے لگا۔

"نہیں میں کر لوں گی بات یہ ہے کہ ان لڑکیوں کے پیٹ میں ڈرگز کی پیکٹ ڈالکر انہیں پریگنٹ شوکر کے دوسرے شہر لے جا رہے ہیں سپلائے کیلئے۔" کہنے کے ساتھ اسکی سنہری لہو ہوتی آنکھ سے آنسوؤں ٹپک کر گرا۔۔۔

دوسری طرف یہ سب سنتے عرب بھی سناٹوں کی زد میں آ گیا۔۔۔

ویسے تو انکے لئے یہ بڑی بات نہیں تھی ایسے درندوں کے چہرے وہ مختلف روپ میں دیکھتے رہتے تھے پر خود لڑکی ہو کر ان کے درد کو محسوس کرتے وہ جیسے رونے کی حد تک آ گئی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں چھوڑوں گی نہیں انہیں عارب سعیر سے برا حال کروں گی میں انکا اتنے درندے حیوان موجود ہیں پر سب کو صرف سعیر دکھتا ہے میرا دل کرتا ہے ایس پی کے گلے سے پکڑ کر اسے یہ سب دیکھائوں۔" وہ بے قابو ہو رہی تھی جس پر عارب نے خاموشی سے کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔ وہ اسے لوکیشن سینڈ کرتی لیپ ٹاپ پاس رکھے بیگ میں ڈالتے بیگ کی اسٹیرپس گردن میں ڈالتے پیچھے کر لیا اور کھڑی ہوئی۔۔۔

چڑچڑاتے سوکھے پتوں پر احتیاط سے ہیل میں مقید قدم رکھتی بہت الرٹ ہو کر آگے قدم بڑھائے واپس اسی جگہ پر آئی گھر کی کھڑکی کے پاس جسکے پردے لگے ہوئے تھے۔ سامنے ہی راہداری خالی تھی۔

پر اندر سے اٹھتی سسکیوں کے ساتھ خون کی بونے اسکے حواس جھنجھوڑ ڈالے۔۔۔ بے ساختہ ہی اسنے اپنے منہ پر ماسک چڑھایا جو کچھ دیر پہلے ہی اتار دیا تھا۔

کھڑکی کے پردے برابر کیے وہ اندر داخل ہوئی مدھم نیلی روشنی پوری راہداری میں پھیلی ہوئی تھی۔ جگہ ایسی تھی جیسے کوئی خوفناک ہارر مووی کا سین ہو۔

"مینے رپورٹس بنادیں ہیں اسے پیشینٹ کو جلد از جلد پہنچانا ہوگا کسٹمرز وہیں تمہیں ایئر پورٹ پر مل جائیں گے۔" راہداری کے اختتام پر سامنے بنے روم کا سفید پردہ ہٹائے ڈاکٹر ایک آدمی سے ہم کلام ہوتا باہر نکلا اور دوسرے روم کی طرف بڑھا۔

اسکے پیچھے سلور کی ٹرے میں سفید چھوٹے پیکٹ اور باکس موجود تھا۔

مسکان سانس روکے دیوار کا سہارہ لیے اسکی آڑ میں ہو گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ پل میں وہاں خاموشی چھا گئی اور اس نے قدم بڑھایا ہی تھا کہ اچانک سے پیچھے سے بھاری ہاتھ اسکے منہ پر پڑا اور اسے کھینچ گیا پیچھے۔

مخصوص کلون کی خوشبو پر اسے شدید قسم کا جھٹکا لگا اور پلٹ کر اسے دیکھا جو انتہائی سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں مسکان نے دیکھا تو سانس روک گئی۔

سامنے ہی سرخ لیزر لائٹ پڑ رہی تھی۔۔۔

اسکے حواسوں پر شدید وار ہوا۔

اگر ایس پی بروقت نا پہنچتا تو کیا ہوتا آج وہ خاک ہو جاتی۔۔۔۔

پر اس سے خوفناک تو یہ سوچ تھی کہ وہ اس تک کیسے پہنچا۔۔۔

اور اگر پہنچ گیا تو اسکا اگلا قدم کیا ہوگا؟

دونوں نیلی مدھم روشنی میں کھڑے تھے مسکان کی دیوار سے پشت ٹکی ہوئی تھی جبکہ وہ اسکے سامنے کھڑا تھا

کافی قریب کہ سانسیں اسکے چہرے پر پڑ رہیں تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟" نیچے آواز میں وہ اس پر غرایا کہ مسکان نے اچھل کر اسکے منہ پر اپنا گلووز میں مقید

ہاتھ رکھا۔

"ہشش۔۔۔!!" اسنے گھبرا کر مدھم آواز میں کہا۔

برہان اسکی آنکھوں میں وارنگ دیکھنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے دانت پیستے اسکی دونوں کلائیاں جکڑیں کہ مسکان مچل اٹھی اور برہان نے غصے میں دونوں کلائیاں دیوار سے لگائیں۔

"دیکھو برہان سمجھنے کی کوشش کرو چاہے بعد میں کچھ بھی کرو پر اس وقت اپنے حواسوں سے کام لو یہاں کا حال دیکھو اور فضا میں بومحسوس کرو تمہیں کچھ بھی نارمل لگ رہا ہے؟" جھٹکے سے اپنی کلائیاں چھڑوا کر وہ اسکے کان کے قریب آئی اور ماسک نیچے کرتے سرگوشی میں بولنے لگی۔

برہان نے غیصیلی نظریں اس پر ٹکائیں اور پھر لیزر لائٹ کو دیکھا۔

"اسے کیسے ختم کرو گی؟" لہجے میں کاٹ تھی مسکان صورتحال کے لحاظ سے سمجھوتا کرتی سر ہلا گئی اور عارب سے کانٹیک کرتے اسے لیزر لائٹ کا بتایا۔۔۔

"تمہارے پاس موبائل ہے نامسی اسکی ٹارچ اس لائٹ پر لگاؤ وہ شو ہو جائیں گی پھر تمہارے پاس جو ڈیوائس ہے اسے اس لیزر لائٹ کے بیچ کسی چیز کی مدد سے رکھو اور اسے اپنے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کرو پھر مجھے اپنے ڈوائس سے کنیکٹ کرو۔" اسنے جلدی جلدی بتایا اور ساتھ ساتھ مسکان عمل بھی کرتی رہی۔

برہان خاموش سا اسے بیگ سے ڈیوائس لیپ ٹاپ نکالتے دیکھتا رہا۔۔۔

"کیا اسے لڑکی کہنا ٹھیک رہے گا یا مرد؟" وہ خود سے ہی پوچھ رہا تھا کہ اچانک ہی نیلی مدھم پھیلی لائٹ کو جھٹکا لگا اور لیزر لائٹ وہاں سے ہٹ گئی۔

ایک طرف عارب نے گہرا سانس بھرا تو دوسری طرف مسکان سامنے سے کھلتے ڈور کو دیکھ کر جھٹ سے پیچھے ہٹی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اس گھر میں پوری 27 لڑکیاں ہیں جنہیں یہ پرگنینٹ کے بہانے انکے پیٹ میں ڈر گز بھر کر دوسرے شہر بھیج رہے ہیں ہمیں کیسے بھی کر کے انہیں بچانا ہو گا وقت کم ہے ورنہ ہم انکی زندگی ہار جائیں گے یہ تمہارے ہاتھ میں ہے تم کیا کرتے ہو۔" وہ واپس آتی اسکے کان میں سرگوشی سے بولی اور برہان لب بھیج کر اسکی کلائی جکڑی مٹھی میں۔۔۔

مسکان نے پہلے اپنی کلائی کو دیکھا پھر اسکی آنکھوں میں "مانا کہ حسین ہیں اور غصے میں بہت ہینڈ سم لگتے ہیں پر اسکا مطلب یہ نہیں کہ چوبیس گھنٹے غصے میں رہیں کچھ احساس نام کی چیز ہوتی ہے اسے لیں اور خود کو سنبھال کر آگے کو قدم بڑھائیں۔" وہ اسکے چہرے کے قریب چہرہ لاتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولنے لگی اور آگے بڑھ گئی اور پیچھے برہان اپنے چہرے پر اسکی سانسوں کی تپش کو ابھی بھی محسوس کرتا اسکے پیچھے ہوا۔۔

وہ اسی روم میں داخل ہوئی جہاں کچھ دیر پہلے وہ ڈاکٹر اور آدمی نکلے تھے۔ سامنے ہی بیڈ پر ایک لڑکی نیلے لبادے میں اسٹیچر پر بیہوش پڑی تھی جسے دیکھتے ہی برہان اسکی طرف لپکا پر اسکے پیٹ پر نظریں جاتے ہی اسکی سانسیں رک گئی پر اسکے برعکس مسکان ریلیکس سی اسکے فوٹو نکالتی کیمرہ کو واپس بیگ میں رکھ گئی۔ "ایسے کہیں سے نکال سکتے ہیں؟" کچھ سوچ کر اسنے پوچھا۔

"اگر زیادہ وقت ہو تو یہ جان سے ہاتھ دوہ بیٹھے گی تم اسے لیکر جاؤ کچھ فاصلے پر میری گاڑی موجود ہے اس میں بیٹھا تو تب تک میں دوسری لڑکیوں کو بچاؤ کرتا ہوں گو فاسٹ!!" برہان نے حکم دیا اور مسکان اسکے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر سر ہلا گئی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے یہاں سے صرف لڑکیاں چاہیے تھی اور ایک مین آدمی کے ساتھ اب ڈاکٹر بھی۔  
جب تک برہان لڑتا وہ اپنا کام کر سکتی تھی۔

"اوکے۔۔۔!!" اسنے سر ہلایا اور بیگ گردن میں ڈالتے منہ پر ماسک چڑھایا۔۔۔  
"تم اسے لیکر کیسے جاؤ گی؟" برہان پریشان ہوا پر اسکی سوچ کو ششدر کرتی وہ آگے بڑھ کر اس بیہوش پڑی لڑکی کو گود میں اٹھا چکی تھی۔

"یہ میری بیوی ہے؟" اندر موجود دل نے بے ساختہ سوال داغا۔۔  
"کون ہو تم دونوں؟؟ اور لڑکی کو کیسے لے جا رہے ہو؟" وہ ابھی باہر نکلتے کہ اسی وقت ایک آدمی اندر داخل ہوا ہتھیار سمیت اور ان دونوں کو دیکھ کر دھاڑا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سیاہ فام ان پر فائر کرتا برہان نے پلک جھپکتے اسکے منہ پر مکامارا اور اسکے سنبھلنے سے پہلے سامنے سے روئی اٹھا کر اسکے منہ میں ٹھونسے سائلنسر لگے پستل سے اسکے سر کا نشانہ لیا۔  
یہ سائلنسر اسنے مسکان کی وجہ سے لگایا تھا کہ کوئی حملہ کرے جنگل میں تو وہ فائر کر کے اپنی جان بھی بچائے اور اسے بلک پڑنے نادے پر اسے کیا پتا تھا یہاں یہ سب دیکھنا پڑے گا۔۔  
جو اسکے حواس جھنجھوڑ گئے۔

یہ شہر اسکے انڈر نہیں تھا پر وہ ایک محافظ تھا ایسے خاموش نہیں دیکھ سکتا تھا جبکہ وہ لڑکی جس سے اس ملک میں رہنے والے لوگوں نے کتنا کچھ کیا بغیر عزت کے اسے زمین پر پٹخا پھر بھی وہ اس ملک کی معصوموں کیلئے یہ سب کر رہی تھی حالانکہ اسکے اندر زہر ہونا چاہیے تھا اس ملک میں رہنے والوں کے خلاف۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان اس لڑکی کو لیکر وہاں سے نکلی اور برہان آگے بڑھ کر دوسرے روم میں داخل ہوا جہاں بیڈ سے جکڑیں باقی کی لڑکیاں موجود تھیں اور وہ ڈاکٹر اسکے ساتھ موجود آدمی ڈر گز کے پیکٹ دیکھ رہے تھے جبکہ وہ لڑکیاں خوف سے سسکیاں بھر رہیں تھیں۔۔۔۔

یہ سب دیکھ کر اسے احساس ہو رہا تھا واقعی قانون اندھا ہے جو یہ سب نادیکھ سکا کہ ملک میں کیسے کیسے درندے جنم لے چکے ہیں جو انکی پہنچ سے دور ایسی حیوانیت پھیلا رہے ہیں۔

اگر آج وہ اس لڑکی کا پیچھا کرتے یہاں نہ پہنچتا تو ایک تو اسے ان لیزر لائن میں ہار جاتا دوسرا یہ سب معصوم لڑکیاں کیسے بچ پاتی۔۔۔۔

بغیر وقت لئے ہی برہان نے اس ڈاکٹر کی ٹانگ پر فائر کیا کیونکہ اسے یہ حیوان چاہیے تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔!!!" ڈاکٹر کراہ کر زمین پر گرا ٹانگ پکڑتے تو دوسری سمیت سب پیچھے پلٹ کر برہان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

اور اسے اس روم میں لڑکیوں کو محفوظ رکھنا تھا سی وجہ سے باہر نکل گیا۔۔۔

"مارو اسے زندہ نہیں بچنا چاہیے یہ یہاں اندر داخل کیسے ہوا۔۔۔!!!" ایک آدمی غرایا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ باہر آئے اور وہاں شدید مقابلہ بازی اختیار کر گئی۔۔۔

مسکان اس لڑکی کو عارب کی بھیجی گئی وہاں امبولنس میں ڈاکٹروں کے حوالے کرتی اپنے تین آدمیوں کے ساتھ وہاں داخل ہوئی۔۔۔

اور وہاں مقابلہ دیکھ کر خود بھی میدان میں اتر آئی۔۔۔

"ایس پی عزت سے یہاں سے چلے جاؤ ورنہ بہت نقصان اٹھائو گے۔" ایک آدمی چیخا بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نقصان تو آج میں دیکھاتا ہوں تمہیں!!" دھاڑتے ہوئے کہتے برہان اس پر جھپٹ پڑا اور دونوں گتھم گتھا ہو گئے تب تک مسکان دوسرے آدمیوں پر فائز کرتی اپنے آدمیوں کو لڑکیوں کی طرف اشارہ دیا اور وہ حکم پاتے ہی لمحے کی تاخیر کیے بغیر انہیں وہاں سے نکالنے لگے۔

"اٹھ حرامی!" وہ نیچے کراہتے ڈاکٹر کے منہ پر ٹھوکر رسید کرتی اسکے بالوں سے پکڑ کر اٹھاتی باہر جانے لگی۔  
 "اسے تم میری گاڑی میں بیٹھا رہی ہو مسکان!" اس آدمی سے الجھتے برہان نے کہا وہ سر ہلاتی اسے لیکر وہاں سے نکلی۔۔۔

"جلدی اسے لیکر یہاں سے نکلو اور عالم سے رابطہ کرو ساتھ یہ بیگ بھی اسے دینا فاسٹ۔۔!" امبولنس کے بیک پر ہاتھ مارتی وہ ڈاکٹر کو اپنے آدمیوں کے حوالے کرنے کے ساتھ اپنا بیگ بھی دینے لگی۔  
 اسے واپس جانا تھا برہان کے پاس کیونکہ رہنا اسکے پاس ہی تھا تو اسے ہینڈل بھی کرنا تھا۔  
 بے شک وہ اسکے لئے لڑ رہا تھا اسکا فکر سے تھا مناسبت بہت پسند آیا حالانکہ نہیں آنا چاہیے تھا پر اس غدار دل کا کیا کرتی۔۔۔

سوچ کر مسکراتی سیاہ تاریک رات میں اس خوفناک اندھیرے میں وہ ابھی اس کو ٹھکی کے قریب پہنچی تھی کہ دوسرے ہی پل جنگل میں ٹھااا کی آواز گونجی جیسے دنیا ہلا کر رکھ گئی۔۔۔  
 مسکان جو کچھ فاصلے پر تھی اچھل کر پیچھے گری۔۔۔ ساتھ ہی آگ کے بھڑکتے شعلے فضا میں بھڑک اٹھے۔۔۔۔

"برہااااا۔۔۔۔۔!! اگلے ہی لمحے فضا میں دلخراش چیخ بلند ہوئی  
 "برہان۔۔۔۔۔!! ہذیاتی پاگل سی وہ آگ کی جانب بھاگی۔۔۔"

\*-----❤-----\*

وہ سر تو لیے پونچھتا ہوا بیڈ کے قریب آیا جہاں وہ بانہوں میں ٹیڈی بیر بھینچے پڑی تھی ساتھ ہی نیچے پی اسکے پائوں پر سر رکھے سویا ہوا تھا۔

پہلے تو اسنے لات مار کر اسکے پائوں سے کتے کے بچے کو دور پھینکا اور پھر اسے دیکھا۔

مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان سرخ گالوں پر اور منہ پر ٹیپ۔۔۔

تو لیہ پھینکتے ہی اسنے جلدی سے گرم پانی باتھ روم سے اٹھا کر اس میں کپڑا بھگوایا اور اسکے منہ پر لگایا۔۔۔

ٹیپ میں لچک پاتے ہی اسنے آہستہ سے ہٹادی اسکے لبوں سے اور وہاں اپنا انگوٹھا پھیرا۔۔۔

گلابی پنکھڑیوں سے لب سرخ ہو گئے تھے۔۔۔

"عین۔۔۔!!" اسے کسمسا کر کروٹ بلندتے دیکھ کر عالم نے محبت سے پکارا۔

دوپٹے سے نمدار داس کا خوبصورت سراپا اسکی نظروں کے سامنے تھا

اور وہ اسکی طرف پیٹھ کیے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میرا بچہ ناراض ہے؟" کہنے کے ساتھ ہی اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسے اپنے آغوش میں بھرا۔

"چھوڑیں مجھے عالم نہیں کر ہی نا میں آپ سے بات پھر کیوں سر کھارہے ہیں نہیں بولنا مجھے!" وہ چلاتی مچل

کر اس سے دور ہوئی اور پھر لیٹ گئی۔۔

"اچھے بچے ایسے نہیں کرتے عالم کی جان آجاؤ شاہناشا اپنے عالم کے پاس سوری کر رہا ہے آپکا عالم۔" اسنے

رخ اپنی طرف کیا

پر وہ آنکھیں میچے سپاٹ چہرے کے ساتھ پڑی ہوئی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عالم کھانا۔۔۔!!" عارب ناک کر کے اندر داخل ہوا اور ٹرے ٹیبل پر رکھی

"صبح تک وہ پہنچ جائیں گے مجھے لگتا ہے آپکو کرنل سے رابطہ کر لینا چاہیے۔" اسنے اسکے چہرے کو دیکھتے کہا

عالم نے سر ہلاتے خود پر دوپٹہ ٹھیک کرتی حور کو دیکھا اور آہستہ سے اسکے قریب کرتے اپنے آغوش میں

بھر لیا بغیر عارب کی پرواہ کیے۔

جہاں عارب حیران ہوا تھا وہیں مسکراہٹ دبا کر وہاں سے نکلا۔۔۔

جبکہ عالم اپنی وچ کا سرخ چہرہ اور سٹپٹائے تاثرات دیکھتا محظوظ ہو رہا تھا۔

"ع۔۔۔ عارب بھائی۔۔۔!!" وہ مچل کر اس سے دور ہوئی

"ہوگا بھی تو کیا کر لے گا تم میری شہزادی ہو۔" کہنے کے ساتھ اسنے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور دوسرے ہی پل

اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے چہرے پر جھک گیا۔

"بہت تکلیف دی نامیری شہزادی کو آج!!" نرمی سے اسکے لبوں کو چھوتے وہ محبت سے گھبیر بھاری لہجے

میں بولا پراسکے برعکس وہ بوکھلائی ہوئی تھی۔

اسکا ارادہ لمبی ناراضگی اور جھگڑا کرنے کا تھا پراسکے انداز اور نرمی اسکے ارادوں کو ہلا کر رکھ گئی۔۔۔

"آپکو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں۔" اچانک سے چیختی اپنے لبوں کو ہتھیلی کی پشت پر رگڑتی متغیر ہوتا

چہرا پھیر گئی۔

"عین۔۔۔!!!" عالم کو اسکی بات قلعی پسند نہ آئی تبھی سخت لہجے میں ٹوکتے جھٹکے سے بازو پکڑا اپنی طرف

رخ کیا پراسکی میچی آنکھوں کو دیکھ کر خاموش رہ گیا

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کر لیں غصہ مار دیں مجھے ویسے بھی مار تو دیا تھا آج آپ نے مجھے۔۔" وہ سسک اٹھی اور زبردست مزاحمت کرتی اس سے دور ہو کر بیڈ سے نیچے اترتی بیٹھ گئی۔

سیر سرد سانس خارج کرتا یہ سب دیکھتا رہا۔

وہ آہستہ سے اٹھ بیڈ سے اور کچھ فاصلے پر ہو کر پنجنوں کے بل بیٹھ گیا اسکے سامنے جہاں وہ سو سو کرتی اپنے لبوں کو اور آنکھیں مسل رہی تھی ہتھیلی سے۔

"میں آج مر کر بھی آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی میں جا رہی ہوں آپ بہت برے ہیں عالم آپ نے نا مجھے اچل نمکی کھلائی نا ہی ساتھ لہج کیا بہت برے ہیں میں ہر گز یہاں نہیں رہوں گی میں جا رہی ہوں جان لیں اور مجھے روکیں بھی ناں۔" وہ گردن موڑ کر بیڈ کی طرف کرتی ہاتھ نچانچا کر کہہ رہی تھی جبکہ وہ سامنے بیٹھا بہت دلچسپی سے اسکا جھگڑا لواندا زدل کے تہہ خانوں میں اتار رہا تھا۔

"اگر میں روک لوں تو؟" اچانک سے سامنے آتی آواز پر وہ اچھل پڑی۔۔۔

"آ۔ آپ تو پیچھے۔۔۔۔۔ وہ بدحواس ہوئی۔۔۔۔۔" روک کر دیکھائیں میں جا رہی ہوں ابھی کے ابھی۔"

بروقت اپنے تاثرات چھپائے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسکے اٹھنے ساتھ ہی سیاہ آبنشا لہرا کر بکھرے۔۔۔

سرخ رویار ویا گلاب کی طرح دمکتا جھلملاتا چہرہ اسکی تمام تر توجہ کھینچ گیا۔

"سوری نہیں چلے گی میرا بچہ؟" وہ لجاجت سے بولتا پاس آنے لگا۔۔۔

"نہیں ہر گز نہیں اور میرے قریب بھی مت آئیے گا ورنہ میں چلائوں گی چیخوں گی اپنا گلا پھاڑ دوں گی پھر تکلیف آپ کو ہی ہوگی۔" وہ جتا کر بولی جس پر اسکے لبوں لے ساتھ آنکھیں بھی مسکرائیں

کتنا دلکش تھا اندازِ اعتماد۔۔۔

اسے اٹھتے دیکھ کر عالم نے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور آگے بڑھ کر اسکے دوپٹے کے ساتھ دروازہ بھی کھولا۔۔۔

"میرے پیچھے مت آئیے گا میں بتا رہی ہوں۔" وہ وارن کرتی دروازہ کھولنے کیلئے ہینڈل ٹٹولتی رہی پر دروازہ کھلا دیکھ کر پاؤں پٹختی وہاں سے نکلی اسکے پیچھے ہی عالم آیا اور کندھے پر اسکے دوپٹہ رکھا۔۔۔ وہ جھپٹی خونخوار ہو کر سیڑھیاں اتر رہی تھی اور وہ ٹرے اٹھائے اسکے پیچھے قدم بڑھا رہا تھا۔ لائونج میں بیٹھا عارب اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور سعیر سے اشارے سے پوچھا پر وہ اسکے مسکراتے چہرے اور نفی میں سر ہلانے پر ساری صورتِ حال سمجھ گیا۔ اور واپس مسکراتے بیٹھ گیا۔

تبھی بابو بابو کرتا پی حور العین کی ٹانگوں سے لپٹا وہ مسکرا دی۔۔۔

"خبردار عین کتے کو ہاتھ لگایا تو!!" عالم نے اسے جھٹکے دیکھ کر ناگوار لہجے میں ٹوکا۔۔

حور ٹھٹھک گئی مگر اگلے ہی پل دانت پیستی مڑ کر اسے طرف آئی

وہ اندازہ نہیں لگا پائی کہ فاصلہ کتنا ہے

پر اسکے برعکس وہ بھوری مسکراتی آنکھوں سے اپنی سانسیں روکے اسکی سانسیں چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔

اور عارب نے اس چالاک انسان کی چالاک پر مسکراہٹ روک کر نظریں ہی پھیر لیں ایل ای ڈی کی

طرف۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وہ کتنا نہیں میرا بی بی ہے اب آپ خبردار رہیں ورنہ اچھا نہیں ہوگا آپکے لئے۔" غصے سے کہتی وہ بیک سائیڈ گارڈن میں چلی آئی۔

آنا تھا تو آگئی تھی پر اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس سائیڈ جائے اور کہاں بیٹھے۔  
بھوک پیاس سے بھی نڈھال تھی پتا نہیں وہ اب کھانا کھلائے گا بھی کہ نہیں۔  
اس سوچ نے اسے پریشان کر دیا وہ لبوں پر زبان پھیرتی انگلیاں پٹخانے لگی۔

"بس ہو گیا جھگڑا۔۔۔!" وہ اسکے بازو کو پکڑ کر سامنے ٹو سیٹر صوفے پر لایا اور اسے بیٹھاتے ٹیبل پر ٹرے رکھی۔

"آپ نے شاید سنا نہیں مینے کہا مجھ سے۔۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہی تھی عالم نے اسے آغوش میں بھر کر خود میں سمیٹ لیا۔۔۔

"اگر تم بات نہیں کرو گی تو میری زندگی واپس آگ بن جائے گی شہزادی۔" اسکی گال پر ہاتھ رکھتے سہلا کر وہ بولا جسے سنتے حور سانسیں لینا بھول گئی۔۔۔

"آ۔ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟" وہ ڈبڈبائی نظروں سے بولی جسے دیکھ کر عالم نے دونوں آنکھیں باری باری چومیں۔۔

"صرف وہ اچل نمکی نہیں ملی تھی اسلئے ناراض ہو یا میرے نا آنے سے ناراض ہو رہی ہے۔" ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں وہ دونوں گارڈن میں پھولوں کے قریب پڑے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

"آپ نہیں آئے!! میں بہت خوشی تھی ساتھ لچ کریں گے اور میں آپکو اچل نمکی ٹیسٹ کروائوں گی پر آپ۔۔۔۔۔" وہ کہتی رو پڑی اور اسکی معصومیت پر سعیر مسکرا دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پر اب تو آگیا ہوں نامیرا بچہ بس رونا بند کرو مینے بھی لپچ اور ڈنر نہیں کیا آؤ ساتھ کریں۔" اسکی کمر سہلاتے وہ گالوں پر کس کرتا اسے سٹپٹا کر رکھ گیا۔

وہ جھجک کر اس سے دور ہوئی

"تم اپنا منہ کیوں رگڑ رہی تھی پہلے؟ کیا میرا چھونا پسند نہیں؟" اچانک سے اسنے پٹری بدلی اور اسکے بالوں میں ہاتھ لپیٹ کر اسکا چہرہ اپنے چہرے سے بالکل نزدیک کرتے سرد لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

حور جو اپنے گالوں پر اسکے لمس پہ شرمائی ہوئی تھی اس اچانک سے حملے پر اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔

"بولو عین کیا میرا چھونا تمہیں پسند نہیں؟" اسکی ٹھوڑی پر انگلی پھیرتے وہ اسکی لرزتی پلکیں دیکھنے لگا پر اسکے برعکس حور اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پا کر بالکل حواس کھونے کی حد تک آگئی تھی۔

اسکے وجود سے اٹھتی کلون کی مدہوش کرتی خوشبو اسکی سانسوں میں اتر رہی تھی جبکہ وہ آہستہ سے نفی کرنے لگی اور اپنا نچلے لب دانتوں تلے دبایا۔

"پسند ہے میرا چھونا؟؟ آواز میں جواب دو؟" اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص بہت دلکش تھا کہ وہ خاموشی سے دیکھنے لگا۔

"پپ۔۔۔ پسند ہے۔۔۔!" اپنے ماتھے سے نمی کو صاف کرتی وہ ہکلائی

"کیا؟؟؟" عالم نے متبسم ہو کر اسکے چہرے کو مزید قریب کیا حور العین نے گھبرا کر آنکھیں میچلیں کب جیت سکتی تھی وہ اس سے۔۔۔

جس طرح اسکے حواسوں پر اسکا خاکہ تھا وہ بالکل زیر تھی اسکے سامنے۔۔۔

ویسا ہی ملا تھا شہزادہ جو اسکی ماں اکثر راتوں میں جسکی دعائیں اسے دیتی تھی۔۔۔



ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سمی نے کہا تھا اسکا شہزادہ اسے بچائے گا پر اسکے شہزادے نے ناصر ف اسے بچایا تھا بلکہ اسے گھٹی بے مقصد زندگی سے نکال کر اسے حسین دنیا سے تعارف کروایا تھا جہاں اسکا شہزادہ تھا وہ تھی۔

تو پھر کیوں نا وہ اسے چاہتی۔۔۔

ہاں کبھی کبھی تھوڑا پاگل لگتا تھا پر پھر بھی اسکے ننھے سے دل پر اپنی پوری حکومت رکھتا تھا  
"آپ مجھے پ۔۔۔ پسند ہیں۔۔۔ ب۔۔۔ بہت۔" وہ کہہ کر اسکے چوڑے سینے میں چھپ گئی بلکہ چہرہ اسکے کالر میں چھپا لیا۔

عالم نے کھینچ کر اسے خود پر گرایا اور اسکے نازک تتلی جیسے وجود کو اپنے قبضے میں لیکر خود میں چھپا لیا۔  
"پیار بھی کرتی ہو؟" اسکی لو پر اپنے لب پھیرتے وہ مدھم سی سرگوشی کرنے لگا اور وہ پھگل سی گئی اسکی بانہوں میں جسے وہ امتحان میں ڈالتے سمیٹ رکھا ہوا تھا۔

"کرتی ہ۔ ہوں۔" وجود می اٹھتی سر دلہروں پر اسنے گہرا سانس لے کر کہا  
بہت خوبصورت رات تھی آج اسکے لئے۔۔۔

ایک طرف اسکی سمی کی کنڈیشن میں ڈاکٹر نے بہتری بتائی تھی تو دوسری طرف اسکی شہزادی کا اظہار۔۔۔  
"آپ بھی کہیں۔۔۔" کافی دیر خاموشی پا کر ناک سکڑتے حور نے سراٹھایا۔  
"کیا؟؟؟" اسکے چہرے سے بال سمیٹے انگلیوں میں اسکی چھوٹی سی ناک دبائی۔

"مجھ سے۔۔۔ مطلب میں آپکو پسند ہوں نا؟؟ آپکو برا تو نہیں لگتا نا میری آنکھوں کی وجہ سے؟؟ میرا اندھا ہونا اور پھر غیر مردوں کے پیچ رہنا اتنے س؟؟؟" کہنے کے ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے جنہیں دیکھ کر عالم نے لب بھینچ لئے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں یہ پوچھنا چاہیے کہ تم مجھے پسند ہو کہ نہیں! رہی بات نظر کی تو ڈار لنگ اور کسی میں ہمت نہیں سعیر عالم کی قربت جھیلنے کی جو تم جھیلی ہو شاید اگر تم دیکھتی تو کبھی پاس نہیں آتی۔۔۔۔۔ تبھی تو کہتا ہوں میں مطلبی شخص ہوں۔ اور غیر مردوں کی بات تو وہاں میں بھی تھا تم خوشی اس جہنم میں آئی تھی۔" اسکے چہرے کے خدو خال میں اترتی سرخی دیکھ کر وہ مسکرایا اور اسے منہ کھولتے دیکھ کر منہ میں اچل نمکی کا بھرا سپون ڈال دیا۔۔۔

وہ سٹپٹا گئی اور کھٹی تیکھی سی اچل نمکی کھاتے ہی اسنے خوشی سے اسکے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔۔۔۔۔ "میں آپ سے زیادہ مطلبی ہوں۔" وہ میچی آنکھوں سے اسکی مونچھوں پر لب رکھتی اسکی کھڑی مغرور ناک سے اپنی ناک رگڑنے لگی وہ خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا اور مدھم سا مسکرایا اسکی معصومیت پر۔

"جانتا ہوں۔ ہر کوئی اپنے مطلب کیلئے جی رہا ہے کسی کو کسی سے غرض نہیں۔" نوالہ اسکے منہ میں ڈالتے بولا۔

"پر مجھے آپ سے غرض ہے عالم میں صرف آپ کے لئے جی رہی ہوں ورنہ کچھ بھی نہیں میں بہت بکھری ہوں۔" وہ رونے کو تیار تھی اور عالم نے دیکھتے ہی جلدی سے اسے سنبھالا۔ "عالم آپ کو نسی نوکری کرتے ہیں؟" کافی دیر بعد جب دونوں نے ڈنر کر لیا تو وہ ہاتھ میں اچل نمکی کی پلیٹ تھامے پوچھنے لگی۔

"کوئی نہیں! بیٹھ کر کھاتا ہوں۔" اسکے سنجیدہ ہو کر کہنے پر حور ہنس پڑی

"آپ مزاق بہت کرتے ہیں۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اور تم جھوٹ اچھا بول لیتی ہوں۔" وہ جو ہنستی چیخ منہ میں ڈال رہی تھی حیرت سے اسکی طرف چہرہ کیے گھوری ڈالی۔

"میں جھوٹ نہیں بولتی۔" منہ بناتے دوسرا چیخ لیا ہی تھا کہ عالم نے اس سے پلیٹ لیکر ٹیبل پر رکھتے اسے بانہوں میں بھر لیا۔

"کک۔۔۔ کہاں میری ام۔۔۔"

"ہشش بہت رات ہو گئی ہے پھر دیکھیں گے اس بلا کو۔" وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر جانے لگا تھا اور حور منہ بسور گئی۔۔۔

"آپ صرف اپنی کرتے ہیں۔" شکوہ کرتے اسنے عالم کا تھمایا نائیٹ ڈریس سینے میں بھینچا  
"میں تمہاری سنتا ہوں صرف۔" اسنے جتنا ضروری سمجھا۔

"ہونہ۔۔۔!! آپ کم گو ہیں اسلئے ورنہ قطعی کسی کے ناسنتے کیونکہ آپکو بغیر دیکھے میں جانتی ہوں صرف اپنی کرنے اور چلانے والوں میں سے ہیں جیسے کہ ڈان ہوں آپ نوکری تو کوئی کرتے ہیں۔" وہ کہتی وہاں سے جانے لگی اور عالم سنتا سر ہلا گیا۔

ابھی ہی بتایا تھا کہ نوکری نہیں کرتا اور اسنے وقفہ لیے ہی طعنہ منہ پر مارا۔۔۔

"مجھے اپنے بچے ہر برائی سے پاک چاہیے ان میں یہ عورتوں والے گن نہیں ہونا چاہیے نالٹ کی میں نالٹ کے میں یہ طعنہ طنز وغیرہ کچھ بھی۔۔۔" وہ جو چیخ کرنے ہاتھ روم میں آئی تھی اسکی آواز پرا چھل پڑی اور اپنے دھڑکنوں کے شور پر دل پہ ہاتھ رکھتے سرخ چہرا پھیر لیا۔

"سمجھ گئی میرا بچہ۔۔۔!!" اسکے پیچھے سے حصار میں بھر کر بولا وہ حلق تر کرتی سر ہلا گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم مسکراتا گال پر کس کر کے وہاں سے نکلا۔۔۔ "عجیب انسان ہے بے شرم کہیں کا۔" سرخ چہرے پر ہاتھ پھیرتی وہ بڑبڑائی۔۔۔

عالم کا ارادہ اسے سلا کر عارب سے لڑکیوں والا کیس ڈسکس کرنا تھا۔ وہ باتھ روم سے باہر آئی تو نروس سی انگلیاں مروڑتی سیدھی چلتی اپنی جگہ پر آئی اور خاموشی سے لیٹ گئی۔ عالم کو جہاں اسکی انگلیاں مروڑنے والی حرکت ناگوار گذرتی تھی وہیں اسکے معصوم چہرے پر نروس سے تاثرات بہت اچھے لگے تھے۔۔۔

"تم ابھی سے گھبرا رہی ہو؟" اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسے قریب کرتے کان میں سرگوشی سے پوچھا حور العین نے جھٹ سے نفی کی اور کسمسا کر دور ہونا چاہا پر اسکی مزاحمت پا کر حصار تنگ ہو گیا اور وہ اسکے سینے سے لگی اسکی سانسوں کا آگ ماند لمس اپنے چہرے پر جھیلی آنکھیں موند گئی۔

سہی تو کہتا تھا وہ صرف اسکے لئے تھی اور عالم اسکے لئے دونوں کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا۔ حور نے مسکراتے آہستہ سے اسکی چوڑی انگلیوں میں اپنی نازک انگلیوں کو الجھایا اور انہیں اپنے لبوں سے چھو لیا۔

وہ مسکرایا اور ہاتھ کو لبوں سے چھوا۔ حور کروٹ بدل کر اسکے بازو کو اپنے حصار میں بھینچے آنکھیں موند لیں۔ یہ اسکے سونے کا مخصوص طریقہ تھا برے خیالوں سے بچنے کیلئے کہ اسکے چوڑے بازو کو خود میں بھینچ کر ریلیکس سی سو جاتی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ کبھی دوسرا بازو اسکے سر کے نیچے رکھتا تو کبھی اسکے گرد پلیٹ لیتا۔  
مسکرا کر اسکے سر پر بوسہ دیتا اسکے سونے کے انتظار میں انگلیاں بالوں میں چلانے لگا۔

\*-----❤️-----\*

"برہان۔۔۔۔!!" وہ پاگل سی خونخوار بنکر سامنے کھڑے سیاہ فام پر جھپٹ پڑی۔۔۔  
اور وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا پر اسکے حملے سے پہلے ہی اس آدمی کے چیخنے یا مزاحمت کرنے کا موقعہ دئے بغیر  
مسکان نے اپنے ناخون میں موجود بلیٹ کو اسکی شہ رگ پر بار بار وار کیا۔۔۔  
وہ پھڑ پھڑاتا حلق سے خوفناک آواز کرتا پوری مزاحمت پر تھا۔۔۔

پر وہ ہوش میں کہاں تھی  
اسنے تو صرف فائرہ سنا تھا اور کوٹھی میں بھڑکتا شعلہ  
سنہری سرخ آنکھوں سے آنسوؤں ٹپک کر اس آدمی کے خون میں گرا۔۔۔  
"ایس پی کمنے جواب دو۔۔۔" اسنے چیختے اس آدمی کے بے جان وجود کو پھینک کر آگ کی طرف لپکنا  
چاہا۔۔۔۔

کہ اگلے ہی لمحے کسی نے سختی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے اس خونخوار شیرنی کو قبضے میں کر لیا۔۔۔  
"اس لڑکی کو پکڑو یہیں ہے پکڑو وہ ایس پی بھی مل جائے گا۔" قریب سے آدمیوں کی آواز پر وہ بے قابو  
ہوتی ان پر جھٹتی انہیں نوچ کھوچ دیتی کہ پر برہان نے اسکی کمر میں اپنا بازو حائل کیا اور اسے پیچھے گھسیٹ  
گیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آواز مت کرنا میں برہان ہوں۔" اسکے کان میں سرگوشی سے کہتے وہ آگ کی روشنی سے او جھل ہوتا درخت کے آڑ میں آگیا۔

"وہ رہے باس۔۔۔۔!!!" ایک آدمی کوٹھی میں لگی آگ کی روشنی میں برہان اور مسکان کا حلیہ درخت کی آڑ میں جاتا دیکھتا دھاڑا اور ان کے پیچھے بھاگے۔۔۔

"ہم بھاگ کیوں رہے ہیں ایس پی لڑ سکتے ہیں۔" مسکان جھنجھلا کر چلائی  
برہان اپنے بندھے سے اٹھتی ٹیسوں پر اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

"ابا کے ولیمے کی بریانی کھانے بیوقوف عورت میری گن کامیگزین خالی ہے اور وہ تعداد میں بہت ہیں اسلئے لڑنا ہے تو اب پہلے انکی نظروں میں او جھل ہونا پڑے گا۔" آہستہ سے کہتے وہ چبھتی زخمی کرتی جھاڑیوں کی پرواہ کیے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے بھاگ رہا تھا۔  
آگ جو اٹھی تھی جنگل پیٹرول کا کام ادا کر رہا تھا۔۔۔

"سانس تو لینے دو ظالم۔" مسکان نے جھٹکے سے اسے روکا اور گہرا سانس بھرا۔

وہ کافی دور نکل آئے تھے۔ "بیوقوفی مت کرو ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا آگ پورے جنگل میں پھیل گئی ہے جل کر مرنا ہے تو یہ تمہارا شوق ہو گا میں اس میں ساتھ نہیں دوں گا۔" تاریک گھنے جنگل میں وہ خود سیاہی کا ایک حصہ لگ رہے تھے۔

گھنی جھاڑیاں قد آور گھنے درخت ایسے میں خوفناک جانوروں کی آوازیں اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید ہی ابھی تک زندہ رہتی پر یہاں اسے اپنی پرواہ نہیں تھی ناہی کسی کی وہ صرف پاس کھڑے برہان کے پاس سے اٹھتی خون کی بو پر ششدر تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں گولی لگی ہے نا؟" متردسی وہ اسکے چہرہ اگرد سر اپنی مخروطی انگلیوں سے چیک کرنے لگی۔  
 "ہم!" وہ لب بھینچ گیا اور ایک نظر آس پاس پر ڈالتے پاس سے اٹھتی سانسوں کی گرمائش جھیلنے لگا۔  
 جبکہ گولی لگی جگہ کو ٹٹولتی اسکی سرد انگلیوں کو ویسے ہی اپنے آپ پر الجھتے چھوڑا۔  
 اچانک سے اسکے کندھے پر اسے ابلتا گرم لہوا انگلیوں پر محسوس ہوا وہ دنگ رہ گئی۔ "تمہارا خون بہہ رہا ہے اور گولی اندر ہے!"

"تو؟؟؟" چہرہ موڑ کر وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا ایک پل کو وہ سٹیٹائی دوسرے ہی پل دانت پیستے اسکے لہو نکلتی جگہ پر انگلیوں کا دباؤ دیا وہ سی کرتا رہ گیا۔  
 "ظالم عورت دور رہو مجھ سے۔" جھٹکے سے اسے دور کرتے وہ ٹیسیں برداشت کرتا لب بھینچ گیا۔  
 "مر واس درد میں ہی میرے پاس کچھ نہیں جس سے تمہاری گولی نکالوں۔۔۔!" وہ اسکا درد محسوس کرتی حساس ہونے کے بجائے غصہ ہو رہی تھی۔

دونوں قدم بڑھاتے ہوئے گھنی جھاڑیوں کے بیچ درختوں کے جھنڈ میں آگئے۔  
 "تمہیں مینے دعوت نہیں دی یا منت نہیں کی آؤ میری گولی نکالو ہو نہ۔۔۔!!" وہ پہلے ہی چڑا ہوا تھا غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

"تمہارے پاس موبائل ہے؟" مسکان کے پوچھنے پر برہان کو اپنا اس کو ٹھہی میں گرامو بائل یاد آیا۔  
 "نہیں۔۔!! تمہارے پاس؟" وہ اس سے پوچھنے لگا

"ہاں ہے تو سہی پر بیٹری کم ہے یہاں تو لائٹ نہیں جو چارج کروں۔" جیب سے بیل نکالتے وہ بولی جسے سنتے برہان کا دل کیا اپنے بال نوچ لے۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"موبائل نکالو اور کال ملاؤ کسی کو جلدی!" اسنے غصے سے حکم دیا وہ نخوت سے چہرہ جھٹک کر رہ گئی۔

"تمنے اپنے جیسے جانوروں سے رابطے کیلئے یہاں ٹاور لگایا تھا نائیڈیٹ۔" وہ جل کر بولی۔

برہان کا درد سے چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔

ایک تو آگ سے بچنے کیلئے کوٹھی سے نکلتے گولی کھا کر زوردار دھکا کھایا تھا جس سے گھٹنوں میں درد ہو رہا تھا

دوسرا کندھے میں لگی گولی۔۔۔

یہ بھی شکر اللہ کا جسنے اسے دھکا دیکر سر سے نشانہ ہٹا کر کندھے پر لگایا ورنہ تو وہ آج رعب کو پیارا ہو جاتا۔

"باس یہیں سے آوازیں آرہی ہیں۔۔۔" قریب سے مردانہ بھاری آواز گونجی

مسکان چونک گئی۔

"ہمارا بہت نقصان ہوا ہے ہم تو زندہ نہیں بچیں گے پر انہیں بھی زندہ نہیں چھوڑنا سمجھ گئے اگر ذرہ سے

زندگی کے چانس چاہیے سب کو تو ان دونوں کو پکڑنا ہوگا۔"

دونوں نے سن کر بیک وقت ایک دوسرے کی شکل کو دیکھا۔

"آواز مت کرنا۔" مسکان کے پاس ہوتے اسنے مدھم سی سرگوشی اسکے کان پر کی۔

"تمہیں درد تو نہیں ہو رہا؟" اسکے لہجے کا بھاری پن محسوس کرتے وہ اسکے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی

"نہیں گدگدی ہو رہی ہے۔" اس بیوقوف سوال پر وہ تڑپ گیا۔

"پھر ٹھیک ہے برداشت کرو ہنسنا نہیں۔" دونوں سرگوشیاں کرتے ایک دوسرے کے کافی قریب آگئے تھے

جسکا برہان کو پہلے احساس ہوا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ بے پرواہ سی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی البتہ وہ رات کی تاریکی میں جھاڑیوں کے بیچ بیٹھا اپنی ہاتھ بر کے  
فاصلے پر بیٹھی اسکی سنہری آنکھوں کی چمک دیکھ رہا تھا۔

بلاشبہ وہ ایک شیرنی تھی۔۔۔۔۔ جسے سوچ کر وہ بے ساختہ مسکرایا۔

اچانک اسے احساس ہوا۔۔ ایک پل کو اسے سوچتے اسے درد بالکل بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

دفعۃً مسکان کے دماغ میں خیال آیا۔۔۔

وہ اپنی تمام تر حسیں آس پاس خشک تپوں کو نوچتے پائوں پر بھی جمائے بیٹھی پر ایک حس ایسی تھی جو ناچاہتے  
ہوئے بھی اس بے حس انسان کی طرف تھی۔

"میرے پاس آئیڈیا ہے ایک اگر تم آواز نا کرو تو میں تمہارے کندھے سے گولی نکال سکتی ہوں۔" انگلیاں  
اسکے کندھے پر رکھتی لہو محسوس کرتی اسکے کان میں بے چین ہو کر بولی

"بولو۔۔۔!" لٹھ مار انداز تھا اب یہ درد کی وجہ سے یا اسکی الجھتی سانسوں کی وجہ سے وہ انداز نہیں کر پایا

مسکان نے درگزر سے کام لیا اور اسکے کان کے قریب اپنے لب کیے "میرے پاس چاقو ہے اگر تم برداشت  
کر سکو تو میں تمہارے گوشت سے وہ گولی نکال سکتی ہوں باقی کچھ بھی موجود نہیں۔ ہاں؟ "

"جو کرنا ہے کرو۔" ایک پل کو وہ چونکا پر پھر بے رخی سے بولتا اس سے نظریں پھیر کر جھاڑیوں کے آس  
پاس دیکھنے لگا۔۔۔

"اب شرٹ کندھے سے؟" جتنا روکھا سا اسکا لہجہ تھا اس قدر وہ سرد مہری سے بولی

برہان نے لب بھیج کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اور اسے بیلٹ سے نکال کر اتار کر اپنے آگے رکھ

دی۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"بے وقوف جھاڑیوں میں بیٹھے ہیں روم میں نہیں یہاں سانپ بچھو ہو سکتے ہیں اگر کاٹ لیا تو؟"

"مجھے وقت حالت جگہ سے زیادہ لکھے پر یقین ہے اگر ایسے موت لکھی ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا اب تم اپنا کام کرو۔"

مسکان نے سر ہلاتے اپنے جیب سے چاقو نکالا اور دوسری انگلیوں سے گولی والی جگہ ٹٹول کر وہاں چاقو سے گوشت کو تھوڑا سا کاٹا۔۔۔

برہان اچھل پڑا اس بے دردی پر "آہستہ نہیں کر سکتی ظالم عورت۔" اس کے بازو کو ہاتھ میں پکڑتے درد سے کہا

اور مسکان اس کے لمس پر دھڑکتے دل سے اپنا کام کرنے لگی۔۔۔۔

جب اس کا چاقو گولی سے ٹکرایا ضبط سے بیٹھا برہان کراہ اٹھا اور بے ساختگی سے اسے قریب کیا۔۔

وہ ایک انگلی اسکن پر گاڑ کر دوسری انگلیوں میں چاقو پکڑے مضبوطی سے بلٹ کو نکالنے لگی برہان کی سانسیں رک گئی درد سے۔۔۔۔

بے شک وہ درد برداشت کرنا جانتا تھا پر برداشت کرتے سانسیں بھی رک جاتیں تھیں کبھی۔

بہت بار اسنے مقابلے میں گولیاں جھیلیں تھیں پر تب انہیں انجکشن کے زیر اثر نکالی جاتی تھیں پر اب ہوش و حواس میں نکالنا وہ بھی ایک تیکھے چبھتے کاٹدار چاقو سے سانسوں کا تھمنا تو لازم تھا۔

مسکان نے ایک بازو گہرے سانس بھرتے برہان کے گردن میں حائل کیا دوسرے ہی پل کھینچ کر گولی کو نکالا۔۔۔۔

جہاں برہان نے اسکی گردن میں منہ چھپایا تھا وہیں مسکان نے مسکرا کر گولی زمین میں دفنادی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب خون ابل کر باہر آنے کو مچل رہا تھا اور برہان کو چکر بھی آرہے تھے۔۔۔

"سانسوں کی آواز تو مدھم رکھو پکڑ لیے جائیں گے۔" مسکان نے آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی اور چاقو اس کا رُف پر صاف کرتے واپس جیب میں رکھ لیا۔۔۔

بے شک آس پاس سے آوازیں ہٹ گئی تھیں پر یہ انکی پلاننگ بھی ہو سکتی تھی۔

"تو کیا کرو ان سانسوں کا ختم کر لوں؟" وہ نیچی آواز میں اس پر غرایا

ایک تو گولی نکلنے کا درد اوپر سے زخم پر اسکے کاٹنے کے ساتھ ہی انگلیوں کا دباؤ کوئی کتنا برداشت کرتا عام انسان ہوتا تو اس وقت حواس گنوا دیتا پر وہ اسے اکیلے اس جنگل میں کیسے چھوڑ سکتا تھا۔

کچھ بھی تھا وہ کتنی بھی بہادر تھی پر اسکی عزت تھی اور دوسری لڑکی تھی۔

"اوکے ریلیکس!!" مسکان اسکی حالت کے زیر اثر اسکی گردن میں موجود دوسرے ہاتھ سے سہلانے لگی

دونوں کی دھڑکنیں اس دوسرے سے خائف ہو رہی تھیں۔۔۔

ایک کی سانسیں وقفے وقفے سے چل رہیں تھیں تو دوسرے کی تیز تر تھی۔

"سانسیں بند کر لوں؟؟؟" کچھ ہی وقفے میں اسنے غصے سے پوچھا

مسکان الجھ گئی "نہیں میں صرف۔۔۔۔۔"

ابھی وہ کہنا اسے سمجھانا چاہتی تھی پر اسکے اٹھائے قدم پر جہاں وہ سانس روک گئی تھی وہیں وہ اسکے چہرے پر جھکا اپنی تکلیف کو اسکے لمس سے مٹا رہا تھا۔

مسکان کی آنکھیں پھیل گئی وہ کہاں توقع رکھتی تھی اس سے اس صورتحال میں اس قدم کی۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اپنے لبوں پر اسکا دکھتا لمس پا کر وہ مزاحمت کرنے لگی پر اسکی بات سے جہاں اس پاگل آدمی کے دماغ پر غصہ چڑھا تھا وہ کہاں باز آنے والا تھا۔۔۔

اسکی نازک کمر میں بازو ڈالتے اسے قریب کر لیا۔۔۔

"بیہودہ انسان سر پر موت ہے اور تم۔۔۔۔۔!!!" وہ ذرا سادہ اور ہوا تو مسکان اسے خود سے دور کرنے کیلئے مچل اٹھی۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔۔۔!!!" نرمی سے اسکے لبوں کو چھو کر وہ اپنی شرٹ زخم پر رکھ کر اسکی ابتر سانسیں سننے لگا۔  
"آواز آہستہ رکھو اپنی سانسوں کی۔" اسنے بتایا

"کہاں گئے یہاں سے۔۔۔۔۔!!!" اچانک ہی خاموشی میں تیز دھاڑ گونجی وہ دونوں چونکے۔  
ابکی بار مسکان سے اپنی ابتر سانسیں سنبھالنا مشکل ہو گئیں۔

"باس یہیں کہیں جھاڑیوں میں یا درخت کے سائے میں چھپے ہیں بھاگ نہیں سکتے یہاں سے ہمارے  
آدمیوں نے چاروں طرف گھیر لیا ہے۔" دوسری آواز پر مسکان نے ماتھا مسلہ  
اسے پریشانی برہان کی تھی اسے فوراً ریٹینٹ کی ضرورت تھی۔

اسکے بیگ میں ضرورت کے سامان موجود تھے اور کچھ ڈیوائس جس سے عارب سے رابطہ کر سکتی تھی پر اسنے  
اپنے آدمیوں کے حوالے کر دئے تھے کیونکہ وہ برہان کے ہاتھ چڑھتے تو اسے پکے ثبوت میسر آ جاتے۔

"اگر تم تھک گئی ہو تو لیٹ جاؤ مجھے لگتا ہے صبح تک یہیں رکننا پڑے گا جب تک کچھ اجالا ہو اور ہم یہاں سے  
نکل سکیں! اگر اس وقت اندھیرے میں چلے تو کسی گڑھے کھائی میں گر سکتے ہیں۔" وہ آہستہ سے اسکے کان  
میں کہہ رہا تھا اور مسکان لب بھینچے سن رہی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیٹھ بیٹھ کر تھک تو گئی تھی پر اسکی حالت کی وجہ سے ایسے ہی بیٹھنا تھا کہ کہیں خون کے مسلسل بہنے سے بیہوش نا ہو جائے۔

"میں شرٹ تمہارے کندھے پر باندھ رہی ہوں ایسے تھک جائو گے۔" وہ نرمی سے کہتی اسکے ہاتھ سے بھیگی شرٹ لیکر اپنے اسکارف اسکے زخم پر رکھتے مضبوطی سے جیسے تیسے شرٹ باندھ لی۔  
کچھ دیر خاموشی سے گذری پر دوسرے ہی لمحے برہان نے مسکان کو بازو سے پکڑ کر اپنے حصار میں قید کیا۔۔۔

وہ ششدر تھی جب برہان نے اسکے سر پر نامحسوس انداز میں لب رکھے اور خود نیچے چھپتی زمین پر لیٹتے اسے سینے پر لیٹا دیا۔  
کتنی ہی دیر وہ خاموشی سے اسکی دھڑکنوں پر کان ٹکائے سنتی رہی۔۔۔

کیا اسنے کبھی اس بد مزاج شخص سے یہ توقع رکھی تھی کہ وہ اس طرح نرمی سے بھی پیش آسکتا ہے۔۔۔؟  
کبھی نفرت کی جگہ استحقاق بھی جتا سکتا ہے۔

مسکان مچل کر اٹھی برہان بھی اٹھ گیا۔ "کیا ہوا؟" اسکے لہجے میں چھن ناپسندگی تھی۔  
"ویٹ۔۔۔!" اسنے کہتے ہی اپنی جیکٹ اتاری اور اسے دیکھتے اسکی پشت پر پھیلا دی۔  
پر افسوس اسکی چھوٹی سی جیکٹ اسکے چوڑے کندھے تک نہیں پہنچ سکی۔۔۔

پر اسکے باوجود کچھ تو بچاؤ ہو سکتا تھا کانٹوں سے۔۔۔۔  
برہان خاموشی سے لیٹ گیا اور اسے بیٹھے دیکھتا رہا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جو آس پاس گردن موڑ کر زیرک نگاہوں سے کسی کی موجودگی یا انکی چھپن چھپائی کو سمجھنے کی کوشش میں تھی۔

برہان مسکراتا اپنا ہاتھ بڑھایا اور دوسرے ہی پل اسے خود پر گراتے اسکے نازک وجود کے گرد بازو حائل کر دیا۔

وہ پہلے سٹپٹائی اس حملے سے پر پھر خاموشی سے سرواپس اسکی دھڑکنوں پر ٹکا گئی۔۔۔  
کافی مشکل تھا ایک پل کا گزرنا۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کی قربت سے خائف نظریں چرا رہے تھے دھڑکنوں کی بغاوت سے۔  
برہان کے دماغ کے پردوں پر کچھ دیر پہلے کا وہ لمحہ لہرا یا جب درد سے بے حال ہوتے اسکی بات پر غصہ کرتے  
اسنے وہ گستاخی انجام دی تھی۔  
سوچ کر وہ مسکرا دیا۔۔۔

"بل ہے تمہارے پاس؟" اپنے سینے پر پڑے اسے روئی سے وجود کو محسوس کرتے وہ سرگوشی میں بولا  
جسے سن کر مسکان کے تیکھے نقوش میں سرخی پھیل گئی۔

"نہیں۔۔۔!" کاٹ دار لہجے میں وہ بولی اور ساتھ اسکے سینے میں چٹکی بھی کاٹی۔

اسکا دل تو کر رہا تھا قہقہہ لگائے پروقت کی نزاکت کو جانتے دبا گیا۔  
دل سے شدید خواہش نکلی کہ وہ اسکے سرخ چہرے کے رنگ دیکھے۔

"سچ میں نہیں؟" اسنے چھیڑا

اور وہ چڑ گئی "نہیں س س!"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر دوسرے ہی پل وہ دق رہ گئی جب برہان نے ہاتھ اسکی کمر سے نکال کر اسکی جینز کی جیب میں ڈالا تھا "میں تمہیں ببل کھاتے دیکھ چکا تھا اور پولیس والے سے ایسی بیوقوفی کی توقع مت رکھا کرو کہ وہ مجرم کی لڑکھڑاتی زبان پر یقین کر لے گا۔" وہ پیر سے ببل کو نکال کر اسنے ایک اپنے منہ ڈالا اور دوسرے اسکے لبوں پر رکھا جسے ناچاہتے ہوئے بھی ہوش میں آکر مسکان کو کھانا پڑا۔۔

"تم ایک انتہائی کے چور گھٹیا کمینے پولیس والے ہو!" وہ بڑبڑا کر رہ گئی  
پراسنے سن لیا تھا۔۔

ببل چباتے وہ ہنس پڑا "سو جائو ورنہ مجھے کوستی رہ جائو گی!" اسکا معنی خیز جملہ اسکے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گیا وہ اس سے گھبرا کر الگ ہونا چاہتی تھی پر مسکراتے برہان نے ایسا نہیں ہونے دیا۔  
"بس کرو!" دوسرے پل اسے بھرپور مزاحمت کرتے دیکھ کر برہان نے ناگواریت سے ٹوکا  
"لڑکی سمجھ کر فائدہ مت اٹھانا ایس پی ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔"

وہ ہنس پڑا "یہ بھی خوب کہی بیوی کا فائدہ اٹھائوں گا تنہائی میں!" اسکے بے عقلی پر وہ ہنسا تھا  
"زندگی بھر کا ساتھ نہیں ایک ماہ کا ساتھ ہے بھول رہے ہو۔" وہ جتا کر بولی تبھی ہی جہاں اسکی کمر پر برہان کی پکڑ کچھ نرم پڑی تھی وہیں مسکان مچل کر دور ہوئی  
پر دوسری طرف زمین پر لیٹنے سے سی کی آواز میں سے نکلی تبھی برہان نے نظر انداز کرتے اسے واپس اپنے حصار میں لے لیا۔

مسکان نے مزاحمت کی پر اب اسکے لہجے میں کوئی شرارت چمک نہیں تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شوق نہیں صورت حال کے لحاظ سے مجبوری سمجھ کر خاموش رہو باقی میرے نزدیک تمہاری قربت بے معنی ہے۔"

وہ آنکھیں میچ کر ساکت رہ گئی جیسے اس زہر کو اندر اتارنے میں کافی تکلیف ہوئی تھی۔

اسنے روم میں قدم رکھا تو سناٹوں کی زد میں آ گیا۔۔۔

سارا روم تہس نہس تھا کشنر پھٹے ہوئے تھے جن سے نگلی روئی قالین پر بکھری تھی۔ کانچ کے ٹکڑے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بکھرے تھے وہ ساکت جامد تھا جب پر فیومز کی خوشبو اسکے نچھٹوں سے ٹکرائی جس پر وہ ہوش میں آیا۔۔۔

"نور۔۔۔!!!" ہوش میں آتے ہی اسے سب سے پہلا خیال نور کا آیا اور بو کھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔

سامنے ہی بیڈ پر وہ سرخ سوچی آنکھوں سے آواز پر جھٹکے سے سراٹھائے اسے گھور رہی تھی۔

"کیوں آئے ہو؟" سرد سپاٹ جذبات سے عاری لہجہ اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا۔

اسنے خود کو سنبھالا اور بمشکل مسکراہٹ سرخ لبوں پر سجائی۔

"تمہیں ڈیٹ پر اور لانگ ڈرائیو پر لے جانے۔" اسنے محبت اور لگاؤ سے بھرے لہجے میں کہا۔

نور جو اسے دیکھ رہی تھی ہنس پڑی۔۔۔

اسکی ہنسی میں کانچ سی چھن تھی جو داد کو اپنے اندر محسوس ہوئی۔

"نور آئی پرامس امی دوبارہ تمہیں کبھی ہرٹ نہیں کریں گی بلکہ دنیا کا کوئی شخص تمہیں ہرٹ نہیں کرے گا

بیلیومی سوئیٹ ہارٹ۔" وہ اسکے پاس آتا اسکا سر دہاتھ تھامے بولنے لگا

اسکی حالت اسے اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

نور نے پہلے اسے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو۔۔۔ "اگر ایک وجود مجھے ہرٹ کرتا ہے تو اسکا کیا کرو گے داؤد؟" کچھ چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھتے اسنے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچا۔  
داد نے پہلے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا جہاں کچھ دیر کا اسکا لمس موجود تھا پھر اسکی سوالیہ نظروں میں دیکھا۔  
وہ اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا۔ "تم صرف بتاؤ میں اسکی ہستی مٹا دوں گا جو تمہیں تکلیف دے۔"  
"مٹا دو گے اسے صرف سچ بولو؟" وہ بھی اٹھ کر بیٹھی جس پر داد کی نظریں بے ساختہ اسکے بکھرے سراپے سے ہوتی سوجی خوبصورت آنکھوں پر ٹھہریں۔

"بہت پیار کرتا ہوں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔" اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر بہت چاہت سے اسکی دونوں آنکھوں پر باری باری بوسہ دیا۔۔۔

اور دوسری طرف نور جسکی آنکھیں پہلے ہی غم تھی اسکے اپنے پن کے مظاہرے پر چھلک پڑیں  
"مٹا دو خود کو داؤد آلف۔۔۔ تم ہو میری تکلیف کی مین وجہ تم ہی ہو وہی جس کی وجہ سے میں یہاں قید ہوں جس کی کھوکھلی محبت پر میں یہاں گھٹ گھٹ کر جی رہی ہوں مٹا دو اپنی ہستی پورا کر واپنا کہا مار دو خود اپنا قول نبھائو!!" وہ جھپٹ کر اسکا کالر پکڑتی جھنجھوڑتی ہذیاتی ہو کر کہہ رہی تھی جبکہ وہ خاموش کہیں غم آنکھوں سے اسے تک رہا تھا۔

"مار دوں۔۔۔؟؟" کہیں دور کھائی سے جیسے اسکی آواز آئی  
چینتی روتی نور العین اس آواز پر ایک دم ٹھٹھک کر اسے دیکھنے لگی اور پھر اسکی سیاہ آنکھوں میں تیرتی نمی کو دیکھ کر وہ خوش ہوئی مسکرائی دل سے۔

"ہاں مار دو۔۔۔!!" وہ اسکی آنکھوں میں تک رہی تھی منتظر سی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مردوں خود کو؟" انتہائی صدمے بھری آواز تھی کہ نور جو اسے تک رہی تھی چڑ کر چلائی۔

"ہاں۔۔۔!! ہاں مردو خود سنا نہیں کہہ تو رہی ہوں مردو خود کو۔" اسکے کالر کو پکڑ کر غصے سے پھاڑنے کی کوشش کرتی وہ اسکے سینے پر مکے برسا رہی تھی۔

داد جو انتہائی سنجیدہ ہو کر دیکھ رہا تھا اسکے اگلے قدم پر نور ساکت ہو گئی۔۔۔

سانسیں روکے وہ اسے گھور رہی تھی جہاں۔۔۔

داد چھت پھاڑتہ تہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔

"فوکٹ کا ہوں کہ مردوں ایسے ہی فری میں ہا ہا ہا"۔ نور کے سرخ متمتاتے چہرے کو دیکھتے اپنی سرخ زبان کو چڑانے لگا۔

"چلو اب اٹھو بہت ہو گیا تماشا چلو تیار ہو جاؤ رومینٹک موسم میں رومینٹک سیر پر چلیں۔" اسکے ترتر بہتے آنسوؤں انگلیوں کے پوروں پر چنکرا سکے پھولے سرخ گال پر چٹکی کاٹی وہ ہوش میں آئی۔

"جسٹ شٹ اپ داؤد دفع ہو جاؤ کہیں نہیں جا رہی میں۔" روتی ہوئی وہ اسکے ہاتھ جھٹک کر واپس بیڈ پر منہ کے بل گر گئی۔

"کیا یار بونی لوگوں کے نکاح ہوتے ہیں تو وہ اچھلتے کھیلنے کودتے رہتے ہیں میرا ہوا کہ ہنسنا تو دور مجھ پر الٹا ڈپریشن ہونے لگا ہے فرسٹ نائٹ کا سوچتے۔" وہ چڑ کر بولا اور اسکا روم سنوارنے لگا۔

"داد پلیز یہاں سے جاؤ پلیز۔۔۔!!!" اپنا تکیہ اٹھا کر اسے مارتی وہ بیڈ سے بیڈ شیٹ اور سارے تکیے واپس نیچے پھینکنے لگی جو داد نے سیٹ کیے تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم رات کو تماشا لگا رہی ہو اٹھو تمیز سے اور چہنچ کر کے آؤ اگر چہنچ بھی نہیں کرنا تو آؤ چلیں۔" وہ اسے صبح والے کپڑوں میں دیکھتا نیچے سے اسکا دوپٹہ اٹھائے اس پر پھینکا اور ڈریسنگ ٹیبل سنوار کر نیچے سے کانچ کے ٹکڑے اٹھائے۔ وہ جب فارغ ہو کر اسکے پاس آیا تو وہ ویسی ہی بیڈ پر پڑی تھی۔ البتہ اس بار پیٹھ کے بل پڑی آنکھوں پر دونوں بازو ٹکا دیئے۔

وہ اسکے سامنے کھڑا پیٹ کی جیبوں میں انگوٹھے پھنسائے اسے آنچ دیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تھک کر اسنے لب دبائے اور اپنا گھٹنا بیڈ کے کنارے پہ ٹکاتے اس پر جھک آیا۔ نور جو اسکے جانے کے انتظار میں تھی خود پر سایہ پاتے ہی بوکھلا کر آنکھوں سے بازو ہٹائے کہ دوسرے بل ہی حیرت سے اسکی آنکھیں پھیلیں گلابی سی رنگت بھی زرد پڑ گئی۔

"میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں بونی چھوڑ نہیں سکتا تمہیں ہارتے ہارتے پایا ہے تمہیں۔۔۔!! پر تمہیں کہاں قدر ہو گی میری،، قدر تو تب ہو گئی جب تمہیں بھی مجھ سے میرے جیسا پاگل پیار ہو گا۔" بالکل فاصلہ ختم کیے وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے گہرے سانس بھرتا اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارنے لگا۔ نور کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ سن سی پڑی تھی جب داد کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر پایا۔۔۔ "مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں چل رہی ہوں پپ۔۔۔ پلینز۔" مچل کر کہتی وہ بدحواس اٹھنے لگی۔ "داد۔۔۔!!!" اسکی بڑھتی گستاخیوں پر وہ رونے جیسی ہو گئی جس پر ہنستے ہوئے داد نے اسے دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایک شرط پر چھوڑوں گا اگر پیار سے میرے ساتھ ڈنر کرو گی اور پھر آئس کریم کھانے کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر چلو گی بولوہاں اور کوئی نخرہ بھی نہیں دیکھاؤ گی؟" اسکی پھولی گال پر اپنی ناک کو رگڑتے وہ بو جھل آواز میں پوچھنے لگا۔

نور کی سانسیں تیز ہو گئی اسنے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا "ٹھیک ہے چل رہی ہوں کھانا بھی کھا رہی ہوں آئس کریم بھی۔" اسے کندھوں سے جکڑے پیچھے کرتی وہ منمنائی "یہ ہوئی نامیری بونی گرل۔" اسکی ناک پر دانت جمائے وہ نرمی سے کاٹ کر اسے بازو میں بھر کر اٹھا۔ اور نیچے زمین پر کھڑا کیا۔

نور سرخ سی بدک کر اس سے فاصلہ قائم کیے وارڈروب کی طرف بھاگی۔۔۔ دادا اسکی اس طرح جلد بازی پر قہقہہ لگا اٹھا۔

"فیوچر میں تم کافی فرمانبردار بیوی ثابت ہونے والی ہو بونی۔" وہ اسکے پیچھے آتا اسے کپڑے نکالتے دیکھتا اطلاع دینے لگا۔

پر وہ اس کے لفظوں پر دھیان دئے بغیر ہینگر میں لٹکے فراک اور شلوار قمیض کو الٹا سیدھا کرتی بوکھلائی اسکے احساس سے دور بھاگ رہی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے اگر میں مر گیا تو یہ سماج تمہیں یہ رنگے بھڑکیلے کپڑے نہیں اس کی جگہ سادھے سفید کپڑے پہننے پر مجبور کرے گا اور تم وہ پہننے پر راضی ہو جاؤ گی کیونکہ جو لڑکی اپنے ماں باپ کیلئے کچھ نہیں بول سکتی جو اپنے بارے میں تلخ براسن سکتی ہے وہ اپنی ذات کو بٹوا کر دوسرے کا ماننے پر مجبور ہو سکتی ہے یہ بھی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کر سکتی ہے پھر۔" وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی ٹکائے ہینگر میں کپڑے الٹ پلٹ کرتا نہایت ہی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

نور نے چونک کر اسکے سر کو دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا ذات کے بٹوانے پر شک ہوئی ہو یا میرے مرنے کا کہنے پر؟"

"میری بلا سے جانو بھاڑ میں۔" وہ کندھے جھٹک کر پھاڑ کھانے کے انداز میں کہتی ایک لان کا سوٹ لیکر وہاں سے نکلی۔

"سنو نور دنیا نہیں لڑتی کسی کیلئے جو تمہیں ہرٹ کرے تم اس سے لڑ سکتی ہو اپنے حق کیلئے بول سکتی ہو اپنی ذات پر تمہاری خاموشی خود سب کو دعوت دیتی ہے آکر کہنے کی اگر تم ایک دفع آواز اٹھاؤ تو کسی کو معلوم بھی ہو سکے تمہاری بھی کوئی عزت نفس سے جو تم آسانی سے سب کے پاؤں تلے دیکھ کر خاموش رہتی ہو۔ انتظار کر رہا ہوں کچن میں آجانا۔" وہ کہہ کر بغیر کے وہاں سے چلا گیا۔

نور سکتے میں خاموشی سے سنتی اسکے جانے پر ہوش میں آتی گہر اسانس بھر کر باتھ روم میں بند ہو گئی اور کچھ دیر میں فریش ہوتی چہنچ کرتی بال پشت پر پھیلائے دوپٹہ سر پر ٹکا کر سیڑھیاں اترتی کچن میں آئی۔ وہ سامنے ہی ٹیبل پر کھانے لگائے چیئر پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اسکی بولتی نظروں سے وہ خائف سی ہو گئی اور ماتھے پر بے شمار شکنیں سجا کر چیئر کھسکا کر بیٹھی۔

"بلیک کلر میں خوبصورت لگتی ہو مت پہنا کر جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی۔" گھمبیر لہجے میں کہہ کر وہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا۔

اور نور جو منہ کو نوالہ لے جانے والی تھی اسکی بات پر دانت پس کر رہ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اور تم انتہائی بکواس لگتے ہو مت پہنا کرو میرے سامنے بلیک سوٹ۔" اسنے جل کر کہا  
دادہنس پڑا۔ "کیا تمہیں بھی بہک جانے کا خدشہ ہے؟" جتنا بے باک ہو کر اسنے پوچھا تھا نور کے چودہ طبق  
روشن ہو گئے۔

انتہائی ضبط کا مظاہرہ کرتی وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی کیونکہ حالت ایسی تھی کہ اب انگلی جتنا فاصلہ  
کھانے سے رکھا تو یہیں مرنا جائے۔

کھانے کے بعد وہ کترا کر روم میں جانا چاہتی تھی پر اسکی وارننگ یاد کر کے بھاری قدموں سے لائونج میں  
آئی۔

داد ایک نظریہ کو دیکھتا اسے سویا پا کر دروازہ بند کر کے واپس آ گیا۔

اسکا ارادہ تو اسے بھی ساتھ لے جانے کا تھا پر برہان نے بتایا تھا وہ نیند کی کافی گہری ہے۔

اور جلدی بھی سو جاتی ہے دوسرا اسکی سٹڈی کو دیکھتے اسنے جگانا ضروری نہیں سمجھا البتہ واپسی پر اسکے لئے  
آئسکریم لانے کا ارادہ تھا جو صبح اسے دیتا۔

"اچھا سنو رات کو فیری کو اپنے پاس سلانا بھائی بھابھی شاید کسی کام سے گئے ہیں ٹھیک ہے؟" اسکے گود میں

رکھے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیکر اسے کہا اور دوسرے سے اسٹیرنگ سنبھال لے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

وہ لب دانتوں میں دبائے سنتی اسکی مضبوط انگلیوں کو اپنی انگلیوں سے الجھتے برداشت کرتی رہی۔

پھر کافی دیر وہ اسکی سنگت میں ڈرائیو کرتا تقریباً رات کے ایک بجے خوش قسمتی سے کھلے ایک آئسکریم پارلر  
کے سامنے گاڑی روکی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم یہیں رکو میں تمہارے لئے آنسکریم لاتا ہوں پھر یہیں ساتھ کھاتے ہیں باہر مت نکلا۔" وہ اسکی گال پر انگلیاں پھیر کر گاڑی سے نکلا۔

اسکے جانے کے بعد نور بھی آہستہ سے ڈور کھول کر باہر نکل آئی اور دروازہ بند کیے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑی ہوتی کھلی فضا میں گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔  
اس بات سے انجان کہ کوئی بہت غور سے اس پر نظریں ٹکائے بیٹھا ہے۔

\*-----❤-----\*

"مبارک بلیک کنگ آپکی بیوٹی مل گئی ہمیں۔۔۔۔!" زمان ہاتھ میں پکڑے سیاہ دوپٹے میں لی گئی نور العین کی تصویر کو دیکھتا مسکراتا بولا۔

دوسری طرف بڑی سی پارٹی کے ساتھ بیٹھے کنگ کی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔۔  
ہاتھوں سے شراب خود بخود پھسلا جب حواسوں پر نشہ کرتی خوشبو سوار ہوئی۔  
"بیوٹی۔۔۔ میری بیوٹی بلا سنڈ بیوٹی زمان؟؟" کنگ خوشی سے پاگل ہوتا بولا۔

آج کتنا خوش کن دن تھا ایک طرف اسکا بیسٹ اسے جلد ہی حاصل ہونے والا تھا تو دوسری طرف اسکی بیوٹی بھی مل گئی۔

"سوری کنگ پر وہ اب بلا سنڈ نہیں رہی۔" مکر وہ لہجے میں زمان افسوس کرتا بولا۔

کنگ چونک اٹھا۔۔۔ "ایسے کیسے وہ بلا سنڈ نہیں زمان اسکی آنکھوں میں روشنی کہاں سے آئی؟؟!" وہ غرایا۔  
"اسکے اپنوں نے اسکا علاج کروایا ہے۔" زمان دیوار پر حور کے ساتھ نور کی تصویر لگاتا سرخ مار کر سے اسکے چہرے پر نشان ڈالتا مسکرایا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تباہ کر دو اسکے خاندان کو اور اسے میرے پاس لاؤ اسکی آنکھوں کے سامنے اسکے اپنوں کو ختم کر دو تاکہ وہ یہ کبھی نہ کہہ سکے مجھے اپنوں کے پاس جانا ہے!" اسنے حکم دیا اور کھٹاک سے کال ڈسکنیکٹ کی۔

"سوری لٹل گرل تمہیں اس دیو کو برداشت کرنا پڑے گا کیونکہ تبھی تو میری بلا سنڈ بیوٹی میرے پاس آسکتی ہے۔"

وہ کہہ کر مڑا پر دوسری طرف سے ملی خبر اسکے حواس جھنجھور گئی۔

"کیسے!!! کیسے ہوئی لڑکیاں آزاد اور کوٹھی کو آگ کیسے لگی مرو گے سب مرو گے اور مجھے بھی مرواؤ گے۔" اسکی دھاڑیں عروج پر تھی

"سر۔۔۔ب۔۔۔باس ایس پی تھا ایس پی برہان اور اسکے ساتھ وہ لڑکی خوبصورت سی پتلی سی لڑکی تھی پر باس انتہائی خطرناک تھی ان دونوں نے ملکر سب تباہ کر دیا۔" ڈرا ہوا اسکا آدمی اسے بتانے لگا

اور زمان کا غصے سے برا حال تھا۔

"اتنی بربادی مچادی ایس پی اب اپنی بربادی کیلئے تیار رہو۔" سوچتے ہی اسے برہان اور آلف پر ترس سا آیا۔

"سر اب یہاں پاکستان میں ہمارا بانی کے علاوہ کچھ نہیں اب صرف وہ لڑکیاں ہیں جو وہاں سے نکالنی ہیں دعا کریں بیسٹ نا پہنچے باس ورنہ ہم مر جائیں۔" وہ خوفزدہ آواز میں کہتا موت کے ڈر سے رونے جیسا ہو گیا۔

زمان نے غصے سے موبائل دیوار پر دے مارا اور مٹھیاں بھینچ کر یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگا۔

کنگ کو خوش تو کر دیا تھا پر اسکا مطلب یہ نہیں تھا وہ اس سب کا حساب نہیں لے گا۔

پاک سے اسکی دہشت گردی ماند پڑ گئی تھی۔

جب وہ میٹنگ کے بعد نوٹ کرے گا تو اسکا کیا حال کرے گا۔



یہ سوچتے ہی وہ گھبرا یا۔

اسے کیسے بھی کر کے بیوٹی کو حاصل کر کے یہاں سے بھاگنا تھا بیسٹ اور کنگ سے دور۔

\*-----❤️-----\*

تیز سورج کی چمکتی روشنی پر وہ کروٹ بدلتا سونے لگا کہ کندھے سے اٹھتی ٹیسیں اسکا دماغ جھنجھور کر رکھ گئیں

وہ ایک دم پسینے سے نم اٹھ بیٹھا۔۔۔

پر دوسرا جھٹکا تو اسے تب لگا جب اس ویران سنسان جنگل میں خود کو اکیلا پایا

"مسکان۔۔۔!! مسکان کہاں ہو؟" کھڑے ہو کر اسنے گھبراتے اسے دو تین بار پکارا پر جواب نہ دار

ایسا لگ رہا تھا اس پورے جنگل میں وہ اکیلا ہی ہے۔ پر نہیں اسے کسی کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی۔

جھٹکے سے اسنے گردن موڑی اور خود بخود پیچھے بیٹھے وجود کو دیکھتے پلٹ گیا اسکی طرف۔

"تم۔۔۔! تم کون ہو اور مسکان کہاں ہے؟" وہ اس سیاہ فام کے منہ پر بندھی شرٹ کو دیکھتا اسکی خوفزدہ

سرخ آنکھوں کو دیکھنے لگا۔

ہاتھ تو اسکے بندھے ہوئے تھے پر منہ کیوں بندھا تھا۔ اسنے الجھتے ہوئے دماغ کے ساتھ اس سیاہ فام کے منہ

سے اسکی شرٹ کھولی کہ اگلے ہی پل منہ سے خون الٹی مانند باہر نکلا اور اسکے سیاہ پیٹ گردن پر پھیل گیا۔

"میری بیوی کہاں اسکا کیا کیا؟ وہ کہاں گئی بتاؤ؟" زوردار تھپڑ اس سیاہ فام کو مارتے ہوئے برہان نے غصے

سے پوچھا۔

پر وہ کیا جواب دیتا اس لڑکی نے کچھ بولنے کیلئے منہ میں زبان چھوڑی ہوتی تو وہ جواب دیتا۔

درد تکلیف اور بے بسی سے رو پڑا۔

معاؤہ ٹھٹھکا اور اس سیاہ فام کو سیدھا کرتے اسکے منہ کھولنے کا اشارہ دیا جس نے درد سے اکڑے جڑے کے ساتھ منہ کھولا۔۔۔

"اوہ مائے گاڈائف۔۔" دوسرے ہی پل برہان نے نظریں پھیریں  
"کسے کیا یہ؟" اسکی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا کہ اس سیاہ فام کی نظریں جو ابابہرہان کے سرہانے قد آور درخت پر گئیں

اسنے بھی مڑ کر دیکھا کہ شاید وہ مینٹل لڑکی ہو پر وہاں موجود الفاظ کو دیکھتے وہ گنگ رہ گیا۔  
جہاں درخت پر کسی نوکدار چیز یا بہتر کہ چاقو سے لکھا گیا تھا سرخ رنگ سے  
"یہ تمہارا گواہ ہے اب تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہو یا یہیں سب کے ساتھ  
اسے بھی جنگلی جانوروں کے لئے چھوڑ دیتے ہو یہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے پر ایک بیوی کی حیثیت سے  
ایڈوائس دے رہی ہوں کہ ان جیسے درندے کو زندہ نہیں چھوڑنا انہوں نے ایک نہیں کئی گھرا جھاڑے ہیں  
ایس پی باقی لے جاؤ تو تمہاری مرضی ہو سکے کچھ کام آجائے۔" یہ سب پڑھ کر برہان کو ایسا لگا کہ آخر میں  
ضرور وہ ہنسی ہوگی۔

سرخ رنگت سے اسنے اس آدمی کو دیکھا۔

گواہی کیلئے اسکے منہ میں زبان کہاں تھی جو جواب دیتا پھر کس کام کا اسکے۔۔۔

وہ سر جھٹک کر اسے وہیں چھوڑے اسکی گڑ گڑاہٹ کو نظر انداز کیے آگے بڑھا کہ دو سرا جھٹکا اسے جھاڑیوں  
پر پڑے مرے سانپ کو دیکھ کر لگا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"مسکان بہت بڑا گیم کھیلا ہے جان بوجھ کر بیہوش کیے ثبوت مٹا کر یہاں سے بھاگی ہو بچو گی نہیں تم اب!!!" وہ غصے سے بڑبڑاتا آس پاس نظریں ڈالے بوٹ تلے سوکھے پتے نوچے آگے بڑھ رہا تھا۔ تقریباً تین گھنٹوں بعد درد سے نڈھال وہ اپنی گاڑی تک پہنچا۔۔۔

"ظالم عورت گاڑی ڈرائیو کرنے کو بھی نہیں رکی بیوی ہو نہہ!!!" وہ اندر ہی اندر جلتا کڑھتا شکوہ کر رہا تھا۔ گولی نکالنے سے سوجن اسکے بازو کو اپنے لپیٹ میں لیکر گردن کو بھی قبضے میں کر گئی۔۔۔ شہر کی حدود میں داخل ہوتے اسنے سب سے پہلے اسپتال کا رخ کیا۔

ڈاکٹروں نے ایس پی اور اسکی حالت کو دیکھ کر جلدی سے اسے ایڈمٹ کیا اور ایمر جسینی وارڈ میں لے گئے۔ وہ جو اسکے نظروں سے اوجھل گاڑی کی ڈگی میں قید تھی نکل کر باہر آئی اور اسے ہاسپٹل میں دیکھ کر مطمئن سی عارب سے رابطہ کرنے لگی۔

بھوک تو زور شور کی لگی تھی پر جیب میں بیل کے علاوہ پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی۔

اب اسے سیدھا جا کر اپنے گھر ہی کھانا تھا اور برہان سے پہلے اسے جلدی یہاں سے نکلنا تھا کہ اسکے کسی بھی قسم کے وار سے بچ سکے۔ اور ہوا بھی وہی جلد ہی اسکے لئے گاڑی پہنچ گئی جس میں بیٹھ کر وہ کراچی کیلئے روانہ ہوئی۔

ناشتہ کیے گذری رات کے خیالوں میں گم اپنے روم کی طرف جا رہی تھی پر سامنے راہ داری سے گذرتے داد کو دیکھتے اسکے قدم تھم گئے۔

ماٹھے پر لاتعداد شکنیں نمودار ہوئیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رات گاڑی سے باہر نکلنے پر اسے یاد تھا کتنا بری طرح ڈانٹا تھا اسے اور جو آنسکر یم لایا تھا وہ بھی وہیں راستے پر پھینک کر اسے گاڑی میں بیٹھا دیا۔

اسکے مسلسل رونے پر شاید ہی اس کو اپنے برے برتاؤ کا احساس ہوا تھا کہ گاڑی ایک سائیڈ روکے وہ اسے چپ کروانے لگا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے کی نسبت وہ نرمی سے پیش آرہا تھا پر نورالعیین جس پل اسکی طرف سے بدگمان ہوئی تھی وہی پل ہی اسکے لئے کافی تھے۔

بہر حال کچھ بھی ناسننے وہ خاموش تو ہو گئی تھی پر اسکی طرف سے رخ موڑ لیا تھا۔

آنے والے وقت سے وہ بالکل انجان تھی اپنی ضد کی وجہ سے پر یہ ضد جان بوجھ کر تو نہیں کی تھی یہ تو اسکی بے مقصد پابندیوں پر آئی تھی۔

وہ تو اس غم میں کھائے جارہی تھی یہ اسکا اب داد نہیں رہا تھا بہت بدل گیا تھا وہ مر کر بھی چاہے کتنی بڑی غلطی کر جائے کبھی اس غصے بھری نظر سے نہیں دیکھتا تھا پر یہ داد۔۔۔

سوچتے ہی اسکی آنکھیں بھر آئیں۔ وہ آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتی اسکے پاس سے گذر جانا چاہتی تھی پر دوسرے ہی پل اسکی سانسیں رک گئی جب وہ بالکل اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"ناراض ہوا بھی؟ میں شام کو لوٹے وقت آنسکر یم لے آؤں گا ساتھ کھائیں گے ٹھیک ہے بونی گرل؟" انگلی اسکی ٹھوڑی پر ٹکائے اسکا چہرہ اپنے سامنے بلند کیے وہ کہنے لگا۔

نور نے نظریں پھیر کر لب بھینچ لیے۔ (پہلے بونی اب بونی گرل) اسکی ناک سرخ پڑ گئی غصے سے جو داد کیلئے ثبوت تھا۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

وہ مسکرایا کہ چلو کچھ تو تاثر دیا ورنہ رات سے بولنے سے جیسے قسم کھالی ہو۔  
 "مانڈیور لینگو تاج میرا نام نور العین ہے۔" تڑخ کر کہتی وہ اسے دھکادیکر پیچھے ہوئی کہ اچانک پیچھے لہراتا لمبہ  
 دوپٹہ اسکے پائوں میں الجھا اور اگلے ہی پل وہ پیٹھ کے بل پیچھے گرتی کہ داد نے بروقت خود کو سنبھالتے اسے  
 کمر سے تھاما۔۔۔

"آہ۔۔۔۔ ایک دلخراش سی چیخ اسکے حلق سے نکلی پر آہ پر ہی داد نے اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ جمادیا۔  
 "تم ٹھیک ہو مائی بونی گرل۔" اسکی میچیں آنکھوں اور لرزتی پلکوں پر پھونک مارتے وہ اسے ہوش میں لایا۔  
 نور نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور خود کو اسکے حصار میں پکار کر ایک دم بوکھلائے سیدھی ہونے لگی تھی کہ  
 دوسرے ہی پل اسکے سینے سے لگی۔

وہ جو اس پر جھکا اسکی نازک کمر میں بازو ڈالے اسے سنبھالا ہوا تھا اسکے ایک دم سینے سے لگنے پر اسکے لبوں پر  
 کمینگی مسکراہٹ آئی اور آنکھیں چمک سی گئیں۔

اسکا دل بے ساختہ دھڑکا جو نور کو اپنے وجود کو حصہ لگا اسنے سٹپٹا کر دور ہونا چاہا پر دوسرا بازو بھی مضبوطی سے  
 اسکی کمر کے گرد پڑا اور اسے بھینچ گیا۔

"دد۔۔۔ دا۔۔۔۔" خوفزدہ ہو کر کہتی وہ اسکے چوڑے شانوں کو پکڑے پیچھے کرنے لگی پر داد نے الٹا اسکے  
 گرد حصار تنگ کر دیا کہ سرخ متمتاتے چہرے سے نور العین کی رنگت زرد سی ہو گئی۔  
 بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی وہ راہ داری کو دیکھنے لگی پھر اسے۔

"کک۔۔۔ ک۔ کوئی۔۔۔ آ۔ آجائے گا۔" سن وجود کے ساتھ اپنی مزاحمت ترک کرتی وہ ہکلائی سی اسکے  
 حصار میں کسمائی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"داؤد۔۔۔!!" نیچے سے آتی کمال صاحب کی کرخت آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور اسکے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے دیکھے۔

اسکے لب بے ساختہ ہی ان ننھے قطروں پر گئے۔۔۔ نور کی تو جیسے دھڑکنیں ساکت ہو گئیں اسنے اسکا لمس پشانی پر پا کر سختی سے آنکھیں میچلیں۔

"آج میری صبح اور نصیب کافی حسین خوشگوار ہیں کہ تم میرے حصار میں ہو، موڈ فریش کر دیا ہوئی۔" ایک دم ہی اسکے پھولے گال پر ہونٹ رکھتے وہ بولا۔

اسکی ناک کو چومتے مزید امتحان سے نکال کر اسکے گرد حصار کمزور کیا وہ تڑپ کر دور ہوئی اور گہرے سانس بھرنے لگی۔

"آئی ایم سوری جان رات کیلئے پر تم جانتی نہیں۔۔۔۔"

خیر اگر میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی تو معذرت نور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا میں تو تمہارا موڈ فریش کرنے کیلئے باہر لے گیا تھا صرف اتنی سی ریکویسٹ کی کہ باہر مت نکلا۔۔۔۔" اسکے ہاتھوں کو تھام کر اپنے ہاتھوں میں سہلاتے وہ نادام سا بول رہا تھا اور نور خاموش سی سر جھکائے سننے لگی۔

"معذرت نہیں وجہ بتاؤ اس سب کی داد کیوں آخر تم اس طرح بدل رہے ہو کیوں مجھے گھر میں قید رکھنا چاہتے ہو رات میں صرف گھٹن سے بچنے کیلئے ذرا سی کیا تازی فضا میں سانس لی تم بھڑک اٹھے آخر چاہتے کیا

ہو مجھے بتاؤ کیا ہیں تمہارے ارادے؟؟؟" وہ غصے سے پھٹ پڑی

داد نے بے بسی سے رینگ سے نیچے دیکھتے پھر اسے دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بس آج میں امی سے بات کرتا ہوں جلدی ہی رخصتی کا انتظام کریں اسکے بعد میں تمہیں فرسٹ نائیٹ سب کچھ بتا دوں گا سب کچھ ایک بات بھی نہیں چھپائوں گا۔" اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر وہ محبت سے بول رہا تھا۔

نور نے ہونہہ کرتے سر جھٹکا اور وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

"مجھے معلوم ہے داد وجہ کچھ نہیں صرف یہی تمہاری سوکا لڈ محبت اور پوزیسو نیس ہوگی آئی ایم شیور۔" طنزیہ چہا چبا کر کہتی وہ وہاں سے نکل گئی اور جا کر اپنے روم میں بند ہو گئی۔

"سوکا لڈ۔۔۔! سوکا لڈ ہوتی تو تم میری محبت کی زنجیروں میں نہیں بندھی ہوتی بونی گرل۔" وہ مسکراتا سر جھٹک کر آگے بڑھا۔

آج کیسے بھی کر کے اسے عالم سے بات کرنی تھی کہ اس سب سے اسکا ریلیشن شپ خراب ہو رہا ہے۔ وہ نور سے کچھ چھپا نہیں سکتا۔

لب آپس میں پیوست کیے وہ ڈرائنگ ٹیبل پر آیا اور وہاں چیئر پر اسکول کے ڈریس میں مایوس بیٹھی فیری کو دیکھ کر مسکرایا۔

"چاچو پاپا کہاں گئے نامما ہیں دونوں مجھے چھوڑ گئے پھر سے؟" داد کو دیکھتی وہ بھاگ کر اسکی ٹانگوں میں لپٹتی روتی ہوئی دکھ سے بولی۔

داد نے اپنی ٹانگوں پر اسکے کمزور وجود میں خوف سے دھڑکتے دل کی آواز باخوبی محسوس کر رہا تھا۔

"ارے میری فیری ایسا نہیں پاپا اور ماما۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہاں ہیں۔۔۔" داد نے جو اسے اٹھا کو بانہوں میں بھرے سینے سے لگایا تھا اور ابھی جملہ مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ مسکان نے بیچ میں اچک کر بات کا اختتام کیا۔

چہرے پر ناگواریت تاثرات سجائے لائونج میں صوفے پر بیٹھیں آسیہ بیگم سمیت سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں بیلو کرتی پروائٹ ٹرائوزر بلیک جیکٹ گلے میں وائٹ اسکارف ڈالے مسکان اپنی گھورے کے پونچھ جیسی سنہری بالوں کی ٹیل پونی سمیت موجود مسکرائے سب پر نظر ڈالے فیری کے ساکت نظروں کو دیکھنے لگی۔

"مما۔۔" اچانک وہ ہوش میں آئی اور مچل کر داد کی بازوؤں سے نکلتی بھاگتی مسکان کے آغوش میں سمائی۔ مسکان ہنستی اسکے نقوش پر بوسے لیتی اسے خود میں بھیجنے اندر داخل ہوئی۔ آسیہ بیگم نے تڑپ کر اسکے اندر آنے پر کمال صاحب کو دیکھا۔ جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں چپ رہنے کا اشارہ دیا۔

"کہاں تھی تم لڑکی کل سے یہ تمہارا کوٹھا نہیں کہ جب دل چاہے یہاں سے بھاگ نکلو عزت دار لوگوں کا گھر ہے اگر عزت راس نہیں آتی تو اٹھاؤ اپنا بوریا بستر اسے لو اور یہاں سے نکلتی نظر آؤ۔" کمال صاحب دھاڑ کر بولے

مسکان کا چہرہ احساس توہین سے متغیر ہو گیا۔

اسنے لب بھیجنے کر پہلے داد کو دیکھا جو خود ششدر تھا اپنے باپ کی زبان پر۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھابھی آپ اندر آئیں اور ابواللہ کے واسطے پلیز ایسی زبان استعمال مت کریں وہ آپکے بیٹے کی بیوی ہے کس لہجے میں بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔!! حد ہے یہ گھر تو سیدھے سادہ انسان کو میٹنل کر کے رکھ دے۔" غرا کر کہتے وہ بریفکیس جھٹکے سے اٹھائے وہاں سے نکلا۔

"بات سنو دونوں! شوق میں شادی نہیں کی تیرے بیٹے سے منتیں کر رہا تھا شادی کیلئے اگر آئندہ بات کرنی ہو تو اپنے بیٹے سے کرنا مجھ سے ایسی ویسی زبان میں بات کی تو سیدھا اوپر پہنچا دوں گی بغیر ٹکٹ کے۔" وہ چلاتی ہوئی ان دونوں کے سامنے آئی اور پیچھے سے گن نکال کر دیکھائی۔۔۔  
آسیہ بیگم اور کمال صاحب کی تورنگت زرد پڑ گئی۔

خوفزدہ ہوتے دونوں لبوں پر قفل لگائے پھیکی رنگت سے اسے دیکھنے لگے۔  
جس پر مسکان کو بھی ترس آگیا اسلئے بغیر کچھ کہے پلیٹ میں ناشتہ اٹھائے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔  
فیری مسکان کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے انہیں دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔۔۔  
"دیکھا آپ نے اب بس یہ دن دیکھنے رہ گئے تھے کل کلاں یہ لڑکی ہمیں مارنے میں بھی دیر نہیں کرے گی۔"  
آسیہ بیگم اسکے نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں رونا پیٹنا شروع کر دیا۔

"کچھ نہیں ہوتا چپ کرو تم جاؤ نور کو لیکر شاپنگ پر اسے میں دیکھ لوں گا۔" کہہ کر بریفکیس اٹھائے وہاں سے نکلے۔

سامنے رینگ پر ہاتھ ٹکائے یہ سب دیکھتی نور آسیہ بیگم کو روتے دیکھ کر خود بخود نیچے اتر آئیں انکے پاس۔  
اور انہیں سہارہ دیکر وہاں سے لے جانے لگیں

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمنے دیکھا نور یہ فاش لڑکی میرے بیٹے کو نکل لے گی چڑیل یا ہمیں مار دے گی ابھی دھمکی دی ہے اسنے۔" روم میں آتے ہی آسیہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بولیں

"آپ کو صرف تائی امی اسکی دھمکی نظر آئی۔۔۔!! تائی ابو کا تنضحیک آمیزہ لہجہ اور الفاظ نہیں سنے؟" سرد سانس خارج کرتے بغیر رکھے وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

آسیہ بیگم نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا "تو پھر تم بتاؤ کیا غلط کہا؟ کیسے ایک شادی شدہ لڑکی اپنی شادی کی صبح ہی شوہر کے جاتے گھر سے غائب ہو جائے اور ایک پورا دن رات بعد نظر آئے تو لوگ سوال نہیں اچھالیں گے؟ یہ تمہارے لوگوں کے یہاں ہوتا ہو گا اسلئے عام لگ رہا ہے ہمارے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا بلکہ لڑکی تو شرم سے روم سے باہر نہیں نکلتی۔" انہوں نے غرا کر کہا نور لب بھیج گئی۔

"غلطی آپ لوگوں کی نہیں غلطی ان مردوں کی ہے جنہیں عورت کا مطلب نہیں معلوم۔۔۔۔۔"

عورت عزت ہے اور ایسے مرد کبھی نہیں سمجھ سکتے جو عورت کو صرف کھلونا سمجھیں عزت نہیں۔ اس میں آپ لوگوں کا قصور نہیں ہر شور اپنی بیوی کی خود عزت کروانا ہے اور یہاں جو امیج رکھی ہے بھائی نے وہی اسے حاصل ہو رہی ہے۔" چبھتے لہجے میں کہہ کر وہ وہاں سے نکل گئی۔

اپنی ماں کے خلاف سننے کا موقع دئے بغیر آسیہ بیگم کو۔

پیچھے آسیہ بیگم اس دھان پان سی چھوٹی سی لڑکی کے رنگ بدلنے پر حیرت گنگ رہ گئیں۔

وہ تو اس سے معافی مانگنا چاہتیں تھیں پر یہاں اسکا رویہ ہی بدلہ ہوا تھا بالکل انجان لگ رہی تھی۔

وہ لان میں آکر رکی اور گہرے سانس بھرنے لگی۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دفعۃً اسکے ہاتھ میں بھیچا سیل فون واہریت ہوا۔ نور نے سر جھٹک کر دیکھا تو وہاں انجان نمبر دیکھ کر لب بھیچ گئی۔

"کیا پتا داد کی حرکت ہو۔" اسنے سوچا اور دوسری بار کال آنے پر پک کر لی۔  
"ہوں۔۔۔!" وہ مزید کچھ کہہ ناسکی۔

آگے بڑھتی معنی بولی۔

دوسری طرف اسکی آواز سن کر سکوت چھایا۔

"آپ داؤد آلف علوی کی منکوہ نور العین بول رہی ہیں؟" پوچھنے والا شاطر آنکھوں میں چمک لئے مکروہ لہجے میں گویا ہوا۔

"جی مگر آپ کون؟" نور اپنی سوچ کے خلاف انجان آدمی کو پا کر پہلے ٹھٹھکی پھر اپنے تعارف پر جلدی سے خوف سے بولی۔

"مجھے چھوڑیں آپ صرف یہ بتائیں کیا آپکو معلوم ہے آپکا منکوہ داؤد "دا آلف" معصوموں کو مارنے والا ایک غنڈہ ہے سرے عام غنڈہ گردی وحشت پھیلانے والا بیسٹ کا ساتھی ہے ایک درندہ ہے! وہ آپ سب کے سامنے معصومیت بزدلی کا ڈھونگ رچاتا ہے!" نور العین سپید رنگت سے سیل فون کو گھورنے لگی اسکا دماغ چکرار ہاتھ ہاتھ پاؤں جیسے سن سے ہو گئے تھے۔۔۔ وجود میں بھی ٹھنڈی سرد لہراٹھتی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔

کانوں میں دا آلف اور غنڈہ گردی سائیں سائیں کر رہے تھے۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کیا بکواس ہے آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے داد کے بارے میں بولنے کی میں جانتی ہوں وہ اس غنڈے کی گھٹیا چال ہے وہ مجھے اپنے شوہر سے بدگمان کر کے حاصل کرنا چاہتا ہے پر میں بتا دوں تم لوگوں کو میں کبھی نہیں ایسا کروں گی چھوڑوں گی نہیں تم سب کو بتا رہی ہوں۔۔۔" اچانک ہی وہ حلق کے بل چلائی خوف و حشت سے وہ ٹھٹھڑکا اپنے لگی تھی صرف اس غنڈے کا تصور کرتے ہی۔

کجا کہ اپنے معصوم داد میں اسکا سوچنا۔۔۔

وہ ایک خونی قاتل غنڈہ تھا اور کہاں اسکا داد جو ایک جھڑک دے اسے تو ہزار معافیاں مانگے۔۔۔

"بیوقوف بنا رہا ہے آپکو ہم آپکو ثبوت دیں گے داؤد آلف کوئی اور نہیں وہی غنڈہ ہے آپ صرف ہمارا ساتھ دیں ہم آپکو اور آپکی بہن کو ان دونوں حیوانوں سے آزاد کروائیں گے۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یو ایڈیٹ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔!!!" حلق کے بل غراتے اسنے روتے کال ڈسکنیکٹ کی۔

"کوئی اسکے داد کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتا ہے۔۔۔ اور وہ بھی اس جنگلی حیوان جانور سے ملارہا تھا اسکے داد کو۔۔۔"

روتی ہوئی وہ اندر بھاگی اس کے آدمیوں پر چیخنے سے وہ اس تک پہنچ جائے گا اسکے داد کو کوئی تکلیف نا پہنچائے۔

وہ سیڑھیاں پھلانگتی روتی سسکتی اوپر بھاگ رہی تھی کہ اچانک سے سامنے آتی مسکان سے بری طرح ٹکرا گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اللہ لڑکی۔۔۔۔!!" مسکان نے اسے پیچھے گرنے سے بچانے کیلئے اسکی کلائی تھامی نور پھیلی آنکھوں سے کبھی اسے دیکھتی تو کبھی پیچھے لاتعداد سیڑھیوں کو۔

"تم ٹھیک ہو نور؟" اسے سنبھال کر اسکے پاؤں پر کھڑا کرتے وہ پوچھنے لگی۔

"ج۔۔۔جی مم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔" وہ ہوش مء آتی اسکے چہرے کو تکتی بدحواسی مین سرہلائے بغیر اسکی سننے آگے بڑھ گئی۔

مسکان اسکی پشت دیکھتی کندھے اچکائے برتن لیکر نیچے اتری۔۔۔۔

"اللہ کچھ بھی کیجئے گامیرے داد کو ایسے ہی معصوم رکھیے گا وہ مجھے ایسے ہی چاہیے اسے ان غنڈوں حیوانوں سے دور رکھیے گا۔" وہ بیڈ پر گھٹنوں کے گرد بازوؤں کا حصار ڈالے سسکتی التجائیہ ہوئی اُس ذات کے سامنے۔ اسے لگ رہا تھا یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے وہ غنڈہ ضرور اسکی وجہ سے داد کے پیچھے پڑا ہوگا۔ سوچ کر ہی اسے وہ جھر جھری لے اٹھی۔ اور سامنے پڑے اپنے موبائل کو تکتے لگی جس کی اسکرین تاریک تھی۔

\*-----\*-----\*

"سوری سرپر ہیڈ کو ارٹریا تھانے کوئی شخص یا لڑکیاں نہیں پہنچی۔" انسپکٹر ارمان اور اے ایس پی ہاسپٹل کے روم میں اسکے سامنے الرٹ کھڑے اسکے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔

برہان نے چونک کر ارمان کو دیکھا۔

"اوہ تو وہ مجھے سامنے سے ناکام کر گئی ہے۔!" اسنے سوچ کر لب بھینچے

"اچھا جانوڈ سپارج لیٹر لے آؤ۔" وہ اے ایس پی سے بولا اور پاس پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہاں پہنچتے ہی اسے اچھا ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا۔ اور پٹی وغیرہ کے بعد اسے آرام کیلئے انجکشن لگانے والے تھے پر برہان نے انکار کر دیا۔

اسے کیسے بھی کر کے کراچی پہنچنا تھا کیونکہ اس بار اسے ثبوت کیلئے کچھ نہیں چاہیے تھا کیونکہ وہ ثبوت گواہ خود تھا۔

"اور ایک ایس پی کی گواہی کیا اہمیت رکھتی ہے یہ تو مسکان بی بی ہتھکڑیاں پہن کر ہی معلوم پڑے گا تمہارے گینگ کو۔"

"پر سر آپ کی۔۔۔۔۔" اے ایس پی اسکی طبیعت کے زیر اثر کچھ بولنا چاہا کہ اسکی سخت گھوری پر لب دبا گیا۔

"او کے سر۔" اے ایس پی وہاں سے نکل گیا تو پیچھے برہان اور ارمان رہ گیا۔

انسپکٹر ارمان کو اسنے بطور گارڈ رکھا ہوا تھا گورنمنٹ کی طرف سے ایس پی کیلئے دی گئی سہولت کے تحت۔ ہاں یہ بات الگ تھی کہ اسے سکیورٹی یا گارڈز کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی تھی۔

"میری بیٹی کا بتاؤ ارمان؟" شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگا ارمان مسکرایا۔

"سر الحمد للہ ٹھیک ہیں فیری آج میم کے پہنچنے پر اسکول نہیں گئیں۔" اسنے تفصیل سے آگاہ کیا برہان کے لب سکڑ گئے۔

"اوہ تو میڈم گھر بھی پہنچ گئی۔" سوچتے وہ ہنسا۔

کچھ ہی دیر میں شہر کے ایس پی اور ایس ایچ او کو ایس پی برہان کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی تو دوسرے منٹ وہاں موجود تھے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

دونوں اس سے ملے ایس ایچ اوسائیڈ کھڑا ہو گیا اور ایس پی اس سے جنگل کے حادثے کی تفصیل جانتا  
ششدر تھا۔

کچھ ہی گھنٹوں میں سارا محکمہ الرٹ تھا۔  
پر تب تک کافی دیر ہو چکی تھی ہوائوں کے زور پکڑنے پر آگ کی چنگاریاں اڑتی جنگل کو اپنے لپیٹ میں لیتی  
پوری طرف پھیل گئی تھی۔

اور ثبوت کے طور انکے پاس صرف جلی ہوئی لاشیں موجود تھی۔  
"سر آپکی فلائٹ کا ٹائم ہو چکا ہے۔" پولیس اسٹیشن پر آکر ارمان نے سیلوٹ کرتے کہا۔  
برہان نے سر ہلایا۔۔۔۔

\*-----\*-----\*

آج وہ بہت خوش تھا انتہائی خوش تھا۔۔۔

اور اس خوشی کی وجہ اسکی سوئی ہوئی شہزادی کی انگلیوں نے اسکے ہاتھوں میں حرکت کی تھی۔  
اسکے یاد تھا وہ لمس جب وہ اسکے کمزور نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھ کی چوڑی ہتھیلی میں لیکر بیٹھا تھا تو تب اسنے  
حرکت کی تھی ان انگلیوں میں سر سر اہٹ پائی گئی تھی۔

اور ڈاکٹر کے مطابق وہ کافی سنبھل رہی ہے۔

عالم نے اپنی خوشی خود تک محدود رکھی کسی سے شیئر نہیں کی۔  
پراسکے باوجود عارب کی دھڑکنیں خود شور مچا رہی تھیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس دشمن جان کا تصور کرتے اسکی دل کی دھڑکنیں بغاوت پر اتر آئیں تھی اور وہ پریشان سا عالم کے گھر میں داخل ہونے پر خود وہاں سے نکل گیا۔

ڈاکٹر کی کچھ دیر پہلے دی گئی اطلاع نے جیسے اسے خوشی سے پاگل کر دیا تھا۔ اسکا دل کر رہا تھا جائے اسے دیکھے اسکی انگلیوں کی پہلی لرزش اپنے ہتھیلیوں پر محسوس کرے اس دشمن جان کو پہلی کامیابی پر مبارک دے پر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسکے پاس ہی جاسکے۔ وہ ایک سائیڈ گاڑی روکے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔

اسے خود پر بہت رونا آ رہا تھا اپنے حال پر رونا آ رہا تھا کتنا بے بس تھا چاہ کر بھی اسکے پاس نہیں جاسکتا تھا۔ "کتنی اذیت بھری ہیں یہ محبت کی منزلیں طے کرنا۔" وہ سوچتا ہوا دوسرا سگریٹ سلگانے لگا۔ جانتا تھا جب عالم کو اسکی غداری کا معلوم ہو گا تو اسے زمین میں گاڑ دے گا شاید ہی اسے کاٹنا بھی پسند کرے۔ پر وہ کیا کرتا اسکا کیا قصور تھا جب وہ اپنی سبز چوڑیوں سے بھری کلائی اسے سامنے لائی تھی۔ اسکے سامنے اپنے بھائی کے ساتھ لگ کر روتی تھی۔

دل سے شدید خواہش ہوتی تھی کہ اسکے سارے آنسوؤں چن لے۔ معاً اپنی سوچ پر خود ہی ہنس پڑا "میری اسکے سامنے نظریں نہیں اٹھتی کجا کہ آنسوؤں چن لیتا۔" وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔

اضطرابی کی شدید لہر وجود میں دوڑی جس ہر اسٹیرنگ پہ ہاتھ مارتے وہ گاڑی کی سیٹ سے سرٹکائے آنکھیں موند گیا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ کچن میں کھڑی ڈھونڈ کر نکالی ہوئی جیم کی ڈبی میں انگلیاں گھسا کر وہ منہ میں ڈال رہی تھی تو دوسری طرف کاؤنٹر پر مختلف برتن کو کرسلانس بٹر موجود تھے۔

عالم خاموشی سے سامنے کھڑا اسکی حرکات ملاحظہ کر رہا تھا۔

البتہ ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"ایک بات بتائوں عارب بھائی یہ جو میرا شوہر ہے نایہ بڑا ہی کنجوس آدمی ہے کنجوسی سے مجھے چیزیں کھلاتا ہے اور روک ٹوک بہت کرتا ہے جیسے پیدائشی ڈاکٹر ہو۔" وہ منہ بسورے بولی اور بسکوٹ کے پیکٹ سے نکال کر منہ میں ڈالا۔

"اوہ۔۔۔!" عالم نے اسکے خیالات سن کر لب سکوڑے۔

مطلب آج اس وچ کا اسکے کچن پر حملہ تھا۔ جہاں ہر چیز نیچے زخمی پڑی اپنی قسمت پر ماتم کنا تھی۔

لو زپر پیل شرٹ پروائٹ کیپری پہنے دوپٹہ ایک طرف آدھا کندھے اور پورا زمین پر لٹکائے، لو زبالوں کی پونی باندھے اپنے خوابناک سراپے کے ساتھ وہ اسکی بھوری آنکھوں میں چمک بن کر اتر رہی تھی۔

"ایک بات ہے وہ کھانا بہت اچھا بناتے ہیں میرے پاپا کی طرح۔" وہ مسکراتی جس سے سرخ پنکھڑیوں کے بیچ سے نمودار ہوتے سفید چھوٹے چھوٹے موتیوں جیسے دانت اسکی توجہ کھینچ گئے۔

"آپ جواب نہیں دے رہے؟" وہ کینبنٹ سے ٹول کر ایک ڈبی نکالتی کاؤنٹر پر لائی۔

عالم اسکے ہاتھ میں سرخ مرچوں کی ڈبی دیکھ کر چونکا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے ایک دم سارے ارادوں پر پانی پھینک کر اسکی سمیت قدم بڑھائے جب حور نے وہ ڈبی کھول کر ناک کی قریب کرتے سو نگھنی تھی کہ کیا بلا ہے پر اس سے پہلے ایک مریچ کا کترا بھی اسکے ناک کی نتھنوں سے گھس کر اسے رلاتا عالم نے جھپٹ لیا اس سے۔

"آ۔ آپ آپ کب آئے اور۔۔ اور یہاں۔۔ یہ!" اسکی مخصوص کلون کی خوشبو کے حواسوں پر سوار ہونے پر حور کو سمجھ نہیں آیا کیا کرے وہ اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں تھامے بو کھلائی ہوئی تھی جب عالم ہاتھ بڑھا کر کینبٹ میں وہ مریچ کی ڈبی رکھ رہا تھا۔

"کیا رہی ہو یہاں؟" اسکا دوپٹہ اٹھا کر اسکے گلے میں ڈالتے اسکا ہاتھ پکڑا یہاں سے لے جانے کیلئے۔

"وہ۔۔ وہ آپکا لہجہ تیار کر رہی ہوں عالم!" اپنا ہاتھ مروڑ کر نکالتے ہوئے وہ بے بسی سے بولی جبکہ اسکی بات سن کر عالم نے اسکے چہرے کے سرخی کو گھورا۔

"ہمم! مطلب میرا پیار اچھے اب میرے لیے لہجہ تیار کرے گا؟" اسکے چہرے کو چومتی لٹ کو انگلی کی مدد سے کان کے پیچھے اڑتے وہ بولا حور نے مسکرا کر جھٹ سے سر ہلایا۔

"کیا بنائے گا لہجہ میں میرا اچھے؟" کچن کی بکھری حالت پر نظر ڈالتے وہ مسکرائے پوچھ رہا تھا جبکہ کچن میں اسکی پہلی انٹری نے سارے مصالحہ جات کو اپنی اوقات دیکھاتے زمین پر پھیلا دیا تھا خوشبو کے واسطے۔

"جی وہ سوچ رہی ہوں کیا بنائوں۔ آپ جائیں فریش ہو جائیں تب تک میں آپ کیلئے کھانا بناتی ہوں۔"

جھلملاتے چہرے کے ساتھ وہ پل کو خوشی سے آنکھیں میچیں بولی

عالم نے اسے دیکھ کر لب بھیجنے۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں جارہا ہوں چینیج کرنے اور اگر کھانا اچھا نہیں ہوگا تو سزا ملے گی ٹھیک ہے؟" اسکی سرخ انار جیسی پھولی گال انگلیوں کے پوروں پر سہلاتے وہ اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا بکھیرا سنوارنے لگا۔ اسے دور ہوتے ہی حورالعین نے اپنا رکاب ہوا سانس بحال کیا اور گال پر اسکی انگلیوں کے دہکتے لمس کو محسوس کرتی اپنے ہاتھ سے چھو کر مسکرائی۔

اور دومنٹ میں اسکی مطلوبہ چیزیں کائونٹر پر رکھ کر وہ مصالحوں والے کینٹ کو لاک لگائے اسکے پاس آیا۔ "کھانا ایکدم ٹیسی ہو نا چاہیے ڈرائنگ!" ایکبار پھر اسے جیسے وارن کرتا اپرن باندھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اسکا دوپٹہ سیٹ کیا کندھوں پر اور دوسرے پل وہاں سے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ حورالعین جو کائونٹر سے کمر ٹکائے اسکے سحر میں جکڑی کھڑی تھی اسکے قدموں کے دور جاتے آواز پر فضا میں رچی بسی اسکے کلون کی خوشبو میں گہرا سانس لیکر مڑی۔

اسنے ہاتھ بڑھایا تو اسے وہاں وہی اپنے نکالے ہوئے سلاٹس مکھن جیم سب وہاں موجود تھے۔ وہ خوش ہوتی سلاٹس پر مکھن کے ساتھ جیم لگاتی فریج کے پاس آئی اور اسے کھول کر اندر ہاتھ ڈالتی وہاں سے بوائے انڈے اور جیلی نکال کر واپس کائونٹر کے پاس پہنچی ہاتھ مار کر سلاٹس کی موجودگی کو محسوس کرتی وہاں جیلی لگانے لگی اور ساتھ ہی انڈے کو انگلیوں کی مدد سے ٹکڑے کرتی اس سلاٹس پر رکھ کر اب سوچنے لگی اور کیا ڈالے کہ عالم کو زیادہ ٹیسٹ آئے۔

"یقیناً اس سب کا ٹیسٹ منہ میں جائے گا میری کلنگ پر فخر کریں گے۔" اسکی سوچ تھی کہ جب یہ سب مزیدار چیزیں ملیں گی تو ایک مزیدار ٹیسٹ دریافت ہوگا۔ تبھی ہی سوچ سوچ کر خوش ہو رہی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اگر میں مریچ اور لیمن کارس ڈال دوں تو کتنا مزیدار ہو جائے گا یقیناً۔" وہ چٹکی بجائے واپس فریج کے پاس آئی اور اس سے لیمن اور ہری مریچ نکالیں۔

"بڑا بناتی ہوں کباب تاکہ ہم دونوں کھا سکیں۔" اسنے ہاتھ مار کر اندر سے دوسری سلائس اٹھائیں اور باقی کی اندر پھینک دیں۔

اسی طرح اسکے پھینکے ہوئے بوائل ایک فرش پر گرے اور کونے میں چلے گئے تھے اور اب لیمن ہری مریچ کچھ فریج میں تو کچھ نیچے آگری تھی۔

وہ دیکھے تو پھر سے کچن کی بنائی گئی حالت کو سنوار سکے اسکے مطابق وہ کافی نفاست سے گلنگ کر رہی ہے جس سے صفائی پسند عالم ضرور اپنی بیوی سے متاثر ہوگا۔

چھری اسے ڈھونڈنے سے نہیں ملی اسلئے دانتوں کے بیچ لیمن کو رکھ کر اسنے زور دیا جس سے اسکا پورا منہ کھٹا ہو گیا وہ سٹپٹا گئی۔

اور جھر جھری لیکر لیمن منہ سے دور کیا۔

نچوڑ کر اگلے پل ان سلائس پر ڈالا ساتھ ہی ہری مریچ کو توڑ کر سلائس پر رکھتے اوپر ڈبل سلائس رکھ دیئے۔

"آہ میری پہلی ڈش تیار۔" ایکدم اچھل کر اسنے تالی بجائی کہ پائوں کے نیچے آتے بوائل ایک زخمی ہو گیا۔

"ایسی یہ کچن کی صفائی کس نے کی ہے پتا نہیں کیا پائوں کے نیچے آگیا۔" اپرن اتار کر دوپٹے سے اپنا پائوں

صاف کرتی وہ عالم کو سنانے کیلئے زور سے بولی اور پاس رکھی پلیٹ میں اپنا کباب رکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عالم آجائیں مینے لہجہ تیار کر لیا ہے۔" بلند آواز میں پکار لگاتی ہوئی وہ پلیٹ دوپٹے کے نیچے چھپائے آہستہ سے قدم اٹھائے کچن سے نکلی اور چلتی ٹیبل پر آکر ایک چیر پر بیٹھتی دوپٹے میں پلیٹ چھائے ہوئی تھی سر پر انز کیلئے۔

"آگیا مائے وچ۔" بلو شرٹ کے کف کمنیوں تک فولڈ کرتے وہ جلدی جلدی اسکی فکر میں سیڑھیاں اترتا اسکی پکار پر مسکرایا۔

ٹیبل کی طرف بڑھتے اسنے سرسری سی نظر کچن کی طرف ڈالی اور وہاں بکھرا پڑا کچن دیکھ پل کو تھم گیا۔ اسکی نظریں نیچے پڑے لیمن مرچ فرش پر پھیلی جیلی اور کچھ سالم انڈوں کے ساتھ کچلے انڈے پر گئی۔ "کیا ہوا آپ رک کیوں گئے؟" حور اسکے قدموں کی آواز رک جانے پر ٹھٹھک کر بولی "ہوں۔۔۔!! کچھ نہیں۔" وہ وہاں سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھنے لگا اور خوشی بھرے چہرے کو دیکھتے سر جھٹکا۔

"یہاں تو کچھ نہیں، میرا بچہ کھانے کو؟" وہاں فروٹس اور پانی کے جگ کے علاوہ کچھ ناپا کر وہ اس سے پوچھنے لگا۔

حور نے آنکھیں جھپکیں اور مسکراتے دوپٹے کے نیچے سے اپنی ڈش پیش کی "ٹن ٹران"۔۔۔ وہ سامنے پلیٹ کو رکھتی خوشی سے بولی۔۔۔

عالم کی نظریں اسکے دوپٹے پر لگی انڈے کی سفیدی سے ہوتی اسکے سرخ انگلیوں کے پوروں پر گئیں اور وہاں سے ہوتی پلیٹ پر آئیں جہاں جیم جیلی بٹر سے دونوں اوپر نیچے کے سلائس پلیٹ میں بکھرے پڑے تھے اور بیچ میں رکھی ہری مرچ انوکھا نظارہ پیش کر رہی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کون سی ڈش ہے؟" سپاٹ لہجے میں پوچھا بغیر چھوئے۔

حور چونک گئی "ہیں!! نام ڈش کا۔۔؟ مجھے تو معلوم نہیں۔" اسنے الجھ کر کہا۔

"پھر تمنے بنائی کیسے کہاں سے جان کر حالانکہ میں نے تمہیں کبھی ایسی ڈش بنا کر نہیں کھلائی! اور یہ تمہاری انگلیاں کیوں سرخ ہو رہی ہیں؟ دوپٹے پر انڈے کی سفیدی زردی کا رنگ کیسے لگا؟" سوالات کرتے اسنے لب بھینچے۔

حور جو تعریف محبت کے منظر تھی اسکے اچانک سرد لہجے میں سوالات پر سٹیٹائی دوسرے ہی پل آنکھیں ڈبڈبا گئیں

"آپکو پسند نہیں آئی میری ڈش عالم اور نام میں رکھ لیتی ہوں ناں میں نے بنائی ہے تو عین کباب رکھ لیں اسکا نام۔" اسنے اپنی جلتی انگلیوں کو مروڑ کر آنسو صاف کرنے کیلئے ہاتھ اٹھایا۔

"چہرے کو مت چھونا!" اسکے غصے سے کہنے پر حور بوکھلا کر ہاتھ نیچے کر گئی۔

شرمندی خجالت سے اسکا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

"اپنی سوچ بتاؤ جب اس ڈش کو بناتے ہوئے تمہارے دماغ میں آئی تھی۔" اسنے حکم دیا اور اسکی ڈش کو بغور دیکھا۔

اور انگلی اٹھا کر اس گیلی سلائس پر پھیر کر ناک کی قریب کی تو وہاں سے لیمن کی خوشبو آئی وہ لب بھینچ گیا اسکے عقل پر۔

اس بیسٹ کی بیوی جس کی بادشاہی اس ملک سے لیکر کئی دوسرے بڑے ممالک پر چھائی تھی اسکی بیوی ہر ٹیسٹ کو مکس کر کے اسکے لئے عین کباب مطلب اپنا کباب بنا کر لائی تھی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مطلب یہاں اسنے دماغ نہیں منہ کو سامنے رکھ کر لہجہ تیار کیا تھا۔

"وہ۔۔ وہ عالم سب بہت ٹیسٹی تھے تو میں نے کس کر کے یہ کباب بنایا ہے آپ ٹیسٹ کریں آپکو پسند نہیں آیا تو میں دوسرا کچھ بنا دوں گی۔ پلیز سزا نادیں۔" وہ جلدی سے بھرائی آواز میں بولتی چہرا جھکا گئی۔

"ہمم!" ہنکار ابھر کر اسنے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں پانچ منٹ وہ پہلے ضائع کر چکی تھی۔

کچھ بھی کہے بغیر وہ اسکا منہ چومتا اٹھا اور پلیٹ سمیت عین کباب اٹھا کر کچن میں چلا گیا۔

اس عجیب و غریب کباب کو تین بائٹ میں ختم کرتا وہ ساری چیزیں نیچے سے اٹھا کر کچن ایک بار پھر صاف کرتا چیئر پر سرخ سی بیٹھی اپنی جلتی انگلیوں پر روتی عین کے پاس آیا۔

"یہاں آؤ تمہیں کس نے کہا کہ بڑ جیم اور جیلی کے ساتھ مرچ رکھی جاتی ہے اور چھری سے کاٹنے کے بجائے انگلیوں میں کیوں لیے میرا بچہ؟" وہ اسے اٹھا کر کچن میں لایا اور وہاں نل کے سامنے کھڑا کرتے اسکی انگلیوں ٹھنڈے پانی کے سامنے کرتے ہینڈ واش سے دھونے لگا۔

حورا لعین اسکے حصار میں کھڑی اسکی انگلیوں میں ٹھنڈے پانی کے نیچے اپنی انگلیاں محسوس کرتی بھیگی

آنکھیں موند گئی۔

"آپکو میرا لہجہ نہیں پسند آیا عالم؟" اسنے ہنسی دبا کر پوچھا۔

عالم نے نظریں اسکی انگلیوں سے ہٹا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔

"نہیں!" اسنے جھوٹ سے گریز کیا پر اسکی نہیں سنتے ہی حورا کی ہنسی نکلی وہ ہاتھ چھڑوا کر اسکے گرد حصار ڈال کر روتی ناک اسکی شرٹ سے رگڑنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مینے پوری کوشش کی تھی آپکے لئے لچ تیار کرنے کی پر۔" ایک طرف ناک صاف کرتی دوسری طرف لب رکھے وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔

"پر مینے کھالیا ڈونٹ کرائے!" اسکی کمر سہلاتے وہ سر پر لب رکھے بولا۔

"ہیں! ڈونٹ کرائے؟" ایکدم جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھا۔

عالم اسکے سوال پر ہنس پڑا اور اسے کھینچ کر بازوؤں میں اوپر اٹھایا۔

"ڈونٹ کرائے مطلب مسکرائو۔" اسکی ناک سے ناک ملائے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔

اور وہ بھی رونا بھول کر اس کے چہرے سے سرخ سی اپنا چہرہ دور کرتی کسمسا کر نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی۔

"آپ نے کھالیا پر آپکو تو پسند نہیں تھا نا؟"

"پر تم نے کہا کہ عین کباب ہے تو عین کو کھانے سے میں پیچھے کیسے ہو سکتا ہوں؟ یہ بھی تو نہیں چاہوں گا میری

عین کا کباب ڈسٹبن میں جائے۔" مسکراہٹ روک کر اس نے کہا

حور نے اپنے کباب پر منہ بسورا "میرا کباب!"

"ہاں تمہارا کباب۔" وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

"عالم۔۔۔!!" اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے وہ خفگی سے بولی۔

عالم اسکی ناک کو دیکھنے لگا "رونے پر تمہاری ناک کیوں بہتی ہے؟"

"یہ قدرتی ہے!" حور العین نے منہ بسور کر کہا اور اسکی گال پر ناک رگڑ دی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم اسکی حرکت پر بغیر ٹوکے مسکرا اٹھا۔ "قدرتی ہے پر ظالم شے ہے۔" وہ بڑبڑایا اور اسے نیچے اتار کر خود اپنے ران باندھتا اسے فریش ہونے کیلئے بھیج دیا۔

وہ آج اسکے لئے کھانے کے ساتھ فنکر فراز بنارہا تھا اور جانتا تھا اسے ضرور پسند آئیں۔

پاستا نوڈلز بھی تو وہ شوق سے کھاتی تھی بلکہ کئی بار اسے رات کو جگا کر بنواتی تھی۔

وہ مسکراتا گرم گرم خوشبو انگیز کھانا ٹیبل پر لگاتا عین کو ٹیبل کی طرف آتا دیکھنے لگا۔

حور کی خوشبو پر آنکھیں پھیل گئی۔

"آج کھانے میں بڑا مزہ آنے والا ہے۔" وہ چمکتی ایک آگے آئی تبھی عالم نے اسکے لئے چیئر کھسکائی اور اسکا

بازو پکڑ کر اسے چیئر پر بیٹھایا۔

وہ دونوں کھانے کھانے لگے پر عالم کی نظریں اسکی آنکھوں پر تھیں جو سرخ ہو رہیں تھیں۔

"یہ کیا ہے عالم؟ بہت مزیدار ہے شاید ماما بھی ہمیں بنا کر کھلاتی تھی ذائقہ کچھ یاد ہے پر پوری طرح نہیں منہ

بھول گئی ہوں۔" وہ منہ بسورے اس قید میں کبھی کبھی ایک وقت کا کھانا کھا کر حقیقت میں ہی تو سب کچھ

بھول گئی تھی صرف چیخنے رونے تڑپنے کے علاوہ۔

"کھانا۔۔۔!"

"کیسے بنایا؟" وہ پر جوش ہوئی۔

"ویسے نہیں جیسے تم بناتی ہو۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپ مجھ پر طنز نا کریں۔ اگر اتنا ہی برا تھا نا تو ٹیسٹ کرو اتے مجھے بھی پھر معلوم ہو جاتا۔ مینے مکھن جیم جیلی لیمن مرچ انڈہ سب می چیزیں ڈالی تھیں۔ اور آپ چھپکے سے کھا گئے اسلئے ناں کہ آپ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی آپ سے اچھا کھانا بنائے اور سب اسے پسند کریں۔"

"میں طنز نہیں کرتا ناہیں جلیس ہوتا ہوں۔ صرف ایک کام کرتا ہوں۔۔۔" خاموشی سے سنتے وہ فقط اتنا کہہ سکا۔

"ہونہ۔۔۔۔!" وہ منہ پھیڑ کر سر جھٹک گئی۔ "تم بدل رہی ہو۔" عالم نے اسکے انداز نوٹ کرتے کہا۔  
حور العین بے ساختہ اٹھنے والی مسکراہٹ چھپا گئی۔

"ہاں تو۔۔۔۔؟" وہ برواچکا گئی۔

پروہ کھانا چھوڑ کر اب اسکی ادا کو دیکھ رہا تھا۔ "ایٹٹیوڈ میرا بچہ۔۔۔!!"

"تم روئی کیوں ہو؟" چیئر چھوڑ کر وہ اٹھتا اسکے پاس آیا۔

حور بھی ایکدم سنجیدہ ہو گئی۔ "وہ جب چیلنج کرنے گئی تھی تو فرش گیلا ہونے کی وجہ سے گر۔۔۔۔۔"

"تم گر گئی تھی اور تمنے مجھے بتایا نہیں عین!!!" وہ ایکدم پاگل ہوتا دھاڑا۔ "کہاں چوٹ لگی ہے؟" اسکے

ہاتھ پاؤں دیکھتے وہ اپنے جنونی انداز سے حور العین کو سہا گیا۔

اسنے جلدی سے اپنے کمنیوں اور گٹھنے پر ہاتھ رکھا۔

"وہ۔۔۔ وہ آپ تھک کر آئے تھے نا اور پھر لنچ۔۔۔"

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھاڑ میں بھیجو سب۔ جان لو عین اگر خود کو تکلیف پہنچائی یا تکلیف میں مجھے یاد نہیں کیا تو سانسیں چھین لوں گا اپنی آگ لگا دوں سب کو انڈر سٹینڈ!" اسنے بازوؤں میں بھرے وہ اپنے روم کی طرف بڑھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ٹھا کے ساتھ دروازہ کھولے اپنے روم میں داخل ہوا۔  
عین کی جیسے سانسیں سینے میں اٹک گئیں وہ پوری بات تو سنے۔۔۔  
اسنے سہم کر اسکے سینے میں منہ چھپالیا۔

"کسی کی سخت نظریں برداشت نہیں کر سکتا اور یہاں تم اتنی تکلیف جھیل کر خاموشی مسکراتی رہی ہاؤ ڈیر یو؟" سرد لہجے میں کہتے جب اسے بیڈ پر ڈالنا چاہا تب اپنی شرٹ پر مٹھیوں کی گرفت دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر اسکے سہمے روپ کو دیکھنے لگا۔

اور پھر بے ساختہ ہی مسکرایا۔ اسے بیڈ پر ڈالنے کے بجائے سینے میں بھینچ دیا۔ "جانتی ہو عین آج برداشت نہیں کر سکتا تم پر تمہاری آہ پر میری جان نکلنے لگتی ہے۔ ابھی تمہیں تکلیف پہنچانے والا وجود ہوتا تو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے آگ لگا دیتا۔ اگر پھر بھی آنسوؤں کی نمی ہوتی تو دنیا کے ساتھ خود کو آگ لگا دیتا۔" اسکے سر پر جھک کر بوسہ دیتے وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا سیل فون اٹھا کر اپنے آدمی کو لیڈی ڈاکٹر لانے کا حکم دیا۔  
"کہاں درد ہو رہا ہے بتاؤ مجھے میرا بچہ شاباش۔" اسے بیڈ پر لیٹائے وہ اسکے شلوار کو اوپر گٹھنے سے کرتے وہاں ٹانگوں پر نیلے کٹ کے نشانوں کے ساتھ ہلکے سا سرخ دھبہ دیکھنے لگا۔

اور وہی سرخ دھبہ کہنی پر دیکھا۔

دوسرے پل ہی فرسٹ ایڈ باکس سے جیل نکال کر اسکے گٹھنے اور کہنی پر لگایا۔

اور وہاں ہلکے سا مساج کرنے لگا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ دیر پہلے کا اسکی اس قدر جنونی باتیں سن کر وہ سہمی ہوئی تھی۔۔۔  
ڈری ہوئی بھی تھی کہ اگر یہ اسکا عالم ناہوتا یا اسے وہ نہیں جانتی ہوتی اسکے نرم رحم دل سے واقف ناہوتی تو  
اب تک چیخ چلا کر وہاں سے بھاگ جاتی۔

پر اسکا عالم۔ صرف غصے میں کہہ رہا تھا وہ ایسی بے رحمی نہیں دیکھتا تھا اسنے خود کہا تھا کہ وہ زیادہ برے  
لوگوں کو صرف تھوڑی تکلیف دیتا ہے اور انہیں سزا دیکر سدھار لیتا ہے کہ وہ مر کر دوبارہ برے کام نہیں  
کرتے۔

وہ بگڑے ہوئے لوگوں کو بھی صرف ہاتھ تک کی تکلیف دیتا ہے مکہ یا تھپڑ۔۔۔۔

وہ مطمئن تھی بہت۔۔۔۔

پر وہ نہیں جانتی تھی یہ نرمی یہ جنون صرف اسکے لئے ہے اسکی شہزادی کیلئے ہے محبت جو سوئی ہوئی تھی۔  
باقی دنیا جانتی تھی وہ کتنا رحمدل ہے کہ مقابل کا پیٹ پھاڑ کر اس سے اسکا عضو نکال کر نوچ لیتا تھا تب بھی  
ہاتھ نہیں کانپتا۔۔۔

وہ پائوں تلے پھڑ پھڑاتے دل کو کچلتا پر لرزتا نہیں پھر وہ کتنا نرم دل تھا یہ کون جانے۔۔۔۔

وہ تو صرف وہی دیکھتی تھی جہاں اسکا شہزادہ اسے رکھے بیٹھا تھا سنہری دنیا میں جہاں اسکے سنگ رنگارنگی  
ستلیاں محور قص تھیں۔۔۔

اور اسکا پرنس اسکی دل کی دنیا پر حکمران تھا۔

وہ انگلیوں کے نرم گرم پوروں سے مساج کرتا اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

"بب۔۔ بس پلیز۔۔۔" بالا خرہ برداشت نہیں کر پائی تو ڈرتی بول اٹھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر نے کچھ چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

پیشانی پر چمکتے ننھے ننھے شبنم کے قطرے، سرخ متمتاتے دہکتے رخسار، گھنی سیاہ خمدار پلکوں کا باڑ عارضوں پر گرائے، پھڑ پھڑاتے سرخ شکر فی لب جو اسکے دہکتے لمس کی حدت سے گھبرا کر اسنے سفید موتیوں کے قید میں اپنا نچلے لب دبایا تھا، سپید میدے سی رنگت دہک کر لال ہو گئی تھی۔ اسکی سراپے پر نظریں ڈالتے عالم کو اسکی حالت کا بانو بی اندازہ ہو گیا۔

تجھی پتا نہیں اسکے من میں کیا سمائی بھوری متبسم آنکھوں سے اسکے سانسوں کی مدھم رفتار دیکھتے اسنے انگلیاں ٹانگ پر پھیریں

"عالمم۔۔۔۔!! اگلے پل جہاں عین چیخی تھی وہیں عالم کا زور دار قہقہہ روم کی فضا میں گونجا۔ وہ ہنس رہا تھا اسکی معصومیت پر۔۔۔۔" ہائے میرا معصومہ بچہ "!

"آپ بہت برے ہیں عالم۔" وہ خفگی سے بولی تجھی روم میں ناک کر کے اسکے باہر کھڑے آدمی نے لیڈی ڈاکٹر کو اندر بھیجا۔

وہ سلام کرتی عالم کے اشارے پر عین کے گٹھنے اور کہنی کا معائنہ کرنے لگی پر وہاں کچھ ناپا کر وہ عجیب نظروں سے عالم کو دیکھنے لگی۔

وہیں عالم پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"پریشانی کی بات نہیں سر آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہے۔" ڈاکٹر مسکراہٹ دباے پرو فیشنل انداز اپنایا وہیں عالم نے اپنی برواٹھائی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پر ڈاکٹر عین کے سرخ دہکتے پھولے رخسار دیکھ کر دل سے مجبور ہوتی اس حسین مجسمہ کو چھو کر جیسے یقین کرنا چاہتی تھی کہ اصل میں یہ مکمل حسن کی ملکہ لڑکی ہے۔۔۔۔

اسنے انگلیاں بڑھائیں پر اسکے گالوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے خود پر جیسے پھرے خو نثار شیر کی آنکھوں محسوس ہوئیں۔

ہر اسماں ہوتے اسنے عالم کی طرف دیکھنے لگی پھر تو جیسے سانس رک گیا۔

کچھ دیر پہلے جو انسان بنا پریشان ہوئے بیٹھا تھا اس وقت اسکی جرات پر بھوری خون آشام نظروں سے گھورتا اس ڈاکٹر کو بدحواس کر گیا۔

"س۔۔۔ سوری مم۔۔۔ میں وہ۔۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے تبھی عالم نے والٹ سے فی نکال کر اسکے سامنے رکھی اس لیڈی ڈاکٹر نے بغیر حوراعین کی طرف دیکھنے کی غلطی کرتی اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے جانے لگی۔

"تکلیف تو نہیں ہوگی اسے؟ کچھ بتائے بغیر جا رہی ہو منہ دیکھنے کیلئے بلایا تھا؟" اسے جاتے دیکھ کر پیچھے غصے سے عالم نے کہا۔

حورالعین گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

ڈاکٹر سٹیٹا گئیں۔۔۔ عجیب آدمی تھا دیکھ نہیں رہا تھا معمولی سی چوٹ تھی محض دو سینکڑ کا درد۔۔۔ اور جہاں چوٹ کا بتایا گیا تھا وہاں تو چھوٹی خراش نہیں تھی۔

"جی نہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔" وہ بغیر اسکی طرف دیکھے الجھی سی عین کے خوبصورت پائوں کے تلے پر نیلے نشان دیکھتی بولی۔

ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کیا کو اس ہے۔۔۔۔۔ معلوم ہے اسنے تکلیف میں کتنے آنسوں بہائے ہیں اور تمہارا کہنا ہے کوئی تکلیف نہیں!" وہ بھڑک اٹھا ڈاکٹر کی اتنی لاپرواہی پر۔

"کیونکہ سر آپنے انہیں بہت حساس بنادیا ہے۔ یہ معمولی چوٹ بچے بھی۔۔۔۔۔"

"صابر لے جائو اسے!!" اسنے اپنے باہر کھڑے آدمی کو ناگواریت سے کہا

اور اسنے فوری طور عمل کیا ڈاکٹر کو لیکر چلا گیا۔

"عالم ٹھیک کہہ رہی تھی ڈاکٹر معمولی چوٹ تھی آپنے میری پوری بات نہیں سنی۔ میں منہ کے بل گرنے والی تھی کہ کہنی اور گٹھنے نے بچا لیا اور روئی صرف اسلئے کہ ڈر گئی تھی۔" عین اسکا غصہ سمجھتی تھل سے بولی

"تم اس سائنکو ڈاکٹر کی بات پر یقین مت کرو اور چپ کر کے لیٹ جائو۔" ڈپٹ کر کہتے اسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

تبھی ہی دروازہ ناک ہوا اور لیس سنتے ہی عارب پریشان صورت لیے اندر داخل ہوا۔ "کیا ہوا خیریت ڈاکٹر کیوں آئی تھی؟" وہ پریشان سا اندر داخل ہوا

"ہاں وہ۔۔۔۔۔"

"نہیں بھائی کوئی پریشانی والی بات نہیں وہ بس میں گر۔۔۔۔۔"

"گر۔۔۔۔۔!! گر سے کیا مراد؟ تم گر گئی تھی حور العین تم ٹھیک ہو؟ تمہیں کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟ زیادہ تکلیف ہو رہی ہے تو میں کسی اچھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں یہ تو پوری مجھے سائنکو لگی بڑ بڑاتی جا رہی تھی۔" عارب بوکھلا گیا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور عین جو عالم کی بات کاٹ کر اسے سمجھانے لگی تھی عارب کو یوں اپنی بات کاٹ کر پھر اتنی پریشانی بوکھلاہٹ کا شکار ہونے پر زچ ہوتی عالم کی زانو میں منہ چھپا گئی۔

"پریشانی والی بات نہیں عارب تم جانو کھانا کھاؤ!" عالم نے مسکراتی نظر عین پر ڈالتے ہوئے عارب سے کہا وہ شش پنج کا شکار ہو گیا۔

"پر عالم عین کو تکلیف ہو رہی ہوگی ہمیں ڈاکٹر کو۔۔۔

"وہ ٹھیک ہے تم جانو!" اسنے سپاٹ لہجے میں کہا عارب لب بھینچ کر ایک پریشان مضطرب نظر عین پر ڈالتا جانے لگا۔

"بھائی میں گری نہیں تھی پنج گئی تھی صرف تھوڑی ڈر گئی جس وجہ سے آپکے عالم صاحب نے مجھ پر غصہ کیا بری طرح، اصولاً تو مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے پر پھر بھی میں پڑی ہوں یہاں۔" وہ عارب کی پریشانی محسوس کرتی جلدی سے بولی۔۔۔

پر جانے کا اختیار چھپا گئی کہ یہ اسکے ہاتھ میں نہیں البتہ جتنا ضرور کہ وہ جاسکتی ہے۔ اور عارب نے ہنس کر سکون بھر اسانس لیا۔

"اصولاً تو تمہیں اس وقت میری سانسوں کے قریب ہونا چاہیے پر کوئی بات نہیں میں خود کر لیتا ہوں۔" عارب کے جانے کے بعد اسکا سر تکیے پر رکھتے وہ اسکی طرف جھکا۔

"عالم م۔۔۔ مجھے کچھ آرام کرنا ہے۔" وہ کہہ کر چہرہ موڑ گئی۔

جس پر عالم کی نظروں کے سامنے اسکی رخسار آئی اور کچھ دیر پہلے کی ڈاکٹر کی جرات۔

"اچھا پھر اپنی نیند پوری کر لو۔" وہ جھک کر سرگوشی میں بولا۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پہلے تو عین نہیں سمجھی اور پھر جب دماغ میں بات آئی تو سرخ ہوتی اسکے بے باک ہونے پر آنکھیں میچ گئیں۔

عالم مسکراتا اسکی گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلا اور ڈور لاک کیا۔ اسکے جاتے ہی عین نے گہرا سانس لیا اور پھر آنے والی اسکے شدتوں جسارتوں کا سوچتی شرمائی بوکھلائی اپنے بازوؤں میں تکیے بھیج کر آنکھیں موند گئی۔

جبکہ عالم روم سے نکلتے آفس کا رخ کیا جہاں کرنل اسکے انتظار میں تھے۔ رابطہ ہوتے ہی انہوں نے مسکان کی بہادری کو سراہیا عالم محض مسکرا دیا۔ اسے خود اپنے ساتھیوں پر فخر تھا۔

پھر زمان کے بابت بات ہوئی عالم نے انہیں مطمئن کیا کہ وہ پوری طرح انکے جال میں ہیں صرف بیچ میں کوئی بیوقوفی نا کرے۔ کیونکہ کنگ ہر طرح سے ہار رہا تھا اپنے خاص ساتھی کے ہاتھوں۔۔۔

\*-----❤-----\*

سیل فون کی بیپ پر اسنے ہراساں ہوتے ساتھی بیٹھی آسیہ بیگم کو دیکھا۔ وہ اس وقت گاڑی میں پچھلی سیٹ پر بیٹھی شاپنگ کیلئے جارہیں تھیں ڈرائیور کے ساتھ جس سے داد بے خبر تھا۔

اسنے آسیہ بیگم کو دیکھا جو اپنے ہی غم مسکان میں مبتلا تھیں۔ "کون ہے اٹھالو۔" گاڑی کی خاموش فضا میں سیل فون کی بیپ واضح سنائی دے رہی تھی۔ جس پر آسیہ بیگم نے دیکھتے ناگواری سے کہا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صبح والے نمبر سے اسے مسلسل کالز آرہی تھیں وہ اگنور کرتی رہی پرا بھی مشکوک نظروں سے گھورتی آئیہ بیگم کے کہنے پر اوکے کی۔

"السلام علیکم رابی کیسی ہو؟" وہ بشارت سے بولی حالانکہ دوسری طرف گہرا سکوت تھا۔

"آپ کو مجھ پر یقین نہیں آرہا نا مسز داؤد آلف اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے گا وہیں ہے آپکا شوہر جہاں آپ لوگ جا رہے ہیں۔ آپ سے صرف چھوٹا سا عرض ہے کہ انہیں دیکھ کر ایک کال ضرور کرنا سارا سچ جھوٹ سامنے آجائے گا۔" دوسری طرف کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی گئی اور وہ اپنی ابتر سانسوں خوف سے زرد پڑتی رنگت وہیں بت بنی رہی۔

"کیا ہوا نور سب ٹھیک میری بچی؟" اسکی لٹھ کی مانند رنگت دیکھ کر آئیہ بیگم کو تشویش ہوئی انہوں نے کندھا ہلا کر اسے ہوش لایا۔

"کک۔۔۔ کچھ نہیں وہ۔ وہ رابی تھی میری دوست اسکی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں بس وہی۔۔۔" بہت ہمت جمع کرتے اسنے جھوٹ بولا اور کھڑکی کے بار دیکھتی گہرے سانس بھرنے لگی۔ یہ احساس ہی سوہا روح تھا کہ وہ انکے پیچھے ہے۔

کیسی زندگی تھی کیسا قید تھا ایک غنڈہ درندہ بری طرح اسکے پیچھے پڑ گیا تھا اور وہ نا اپنے شوہر سے ذکر کر سکتی تھی نا برہان سے۔

آنسو سوچ کر ہی چھلک پڑے جنہیں چھپا کر دوپٹے سے صاف کرتی وہ سیدھی ہو بیٹھی۔

"اگر تم کہو تو تمہاری دوست کے پاس چلیں۔" آئیہ بیگم متفکر ہو کر بولیں نور نے نفی میں سر ہلایا تو انہوں نے اسکا سر اپنے کندھے سے لگا لیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سہارا پاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی پر یہاں پبلک پلیس کا خیال کرتی زہر بھرا گھونٹ پی گئی۔  
 شاپنگ مال کے سامنے گاڑی کے رکتے ہی وہ دونوں باہر نکلیں۔۔  
 نور نے سر سری سی نظر پھیری اور آسیہ بیگم کے پیچھے جانے لگی۔  
 وہ بھولنا چاہتی تھی سب کچھ انور کر کے اپنی زندگی میں بڑھنا چاہتی تھی پر کہیں کچھ تھا جو اسے کھٹک رہا تھا۔  
 کچھ تھا جو اس سے چھپا تھا۔۔

جہاں اسکی بہن کا غائب ہونا۔۔ ایک بیسٹ کا اندھی لڑکی کی مدد کرنا کیونکہ ریسٹورنٹ کے پیپر ز انہیں واپس مل گئے تھے اور وہ جانتی تھی یہ صرف اسے مجبور بنا کر ساتھ رکھنے کیلئے اس آدمی نے چال چلی تھی۔  
 اور وہ کامیاب بھی ٹھہرا تھا اسکی بہن چند ہفتوں میں پوری طرح اسکے سحر میں جکڑی اسکی اسیر تھی۔ جیسے انتظار میں ہی اسکے تھی۔

وہیں داد کا عرصے سے غائب ہونا پھر ایک بدلہ مضبوط درحقیقت بزدل داد کا آنا۔۔

کیسی زنجیر تھی جس کی کڑی کڑی الجھی ہوئی تھی۔

سب کچھ اسکے سر کے اوپر جا رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

سر جھٹک کر طویل سانس بھرا کہ دفعتاً ٹھٹھک گئی۔۔

اسنے چونک کر بائیں جانب دیکھا۔۔

اور اگلے پل جیسے سانس سینے میں اٹک گئیں۔۔ وہ سچ میں وہاں تھا اور اسکی نظروں کا مرکز وہی اس دن والا

فقیر تھا جو نور کو صبح بی کے پاس جاتے باہر گھروں کے سامنے کھڑا ملا تھا۔

اسکے وجود میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔۔ ہاتھ پاؤں جیسے بے جان ہوئے

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دل کہہ رہا تھا بھاگ جاؤ چھپ جاؤ اور دماغ کہہ رہا تھا آج جان ہی لوں کہ حقیقت کیا ہے۔

اور پھر آلف کو جاتے دیکھ کر نور ایک دم مڑی۔۔۔

"نور کہاں؟" اسے بھاگتے دیکھ آسیدہ بیگم بوکھلا گئی۔

"تائی امی دو منٹ میری دوست سے بات کرنی ہے یہیں ہے آپ شاپنگ کریں میں آتی ہوں۔" اسنے

موبائل مٹھی میں تھا ما اور جلدی سے کہہ کر انکی ارے سننے سے پہلے وہاں سے بھاگی۔

"یہ لڑکی بھی نا۔" آسیدہ بیگم اسے نیلے دوپٹے میں وہاں سے بھاگتے دیکھ کر سر جھٹکتی ڈرائیور کے ساتھ اندر بڑھیں تاکہ وہ بیگ تھام سکے۔

اسنے نظروں میں آلف کو رکھتے روڈ کر اس کیا اور پھر چھوٹے قدم لیتی دھڑکتے دل پسینے سے نم موت کا جیسے پیچھا کر رہی تھی۔

اور پھر آگے جا کر وہ فقیر ایک تنگ سی گلی میں داخل ہوا۔۔۔

آلف بھی جیسے محسوس کر چکا تھا کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے۔

اسلئے اسنے ایک دم پلٹ کر دیکھا اور جو نور اسکا پیچھا کر رہی تھی یکدم گلی کے کچھ دور کھڑے گول گپے والے کی آڑ میں ہو گئی۔

اسے جلد از جلد اس آدمی کو پکڑنا تھا اس سے پہلے وہ موقعہ دیکھ کر بھاگ جائے۔

اسے یقین تو تھا کوئی پیچھے ہے پر یہ کوئی نور ہو گئی اسے اندازہ نہیں تھا۔

وہیں اسکی بڑھتی جرات پر داد بھی دی اور آگے بڑھ گیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے ہاتھ میں بڑا سا خنجر تھا جسے وہ ہاتھ میں چھپائے اس فیکر کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا جس نے گھر کا دروازہ ناک کرنا چاہا۔۔۔

پر دوسرے ہی پل پلٹ کر وہ کٹورہ آلف کو مارا جو اسکے کندھے پر لگا۔ اور میلے تھیلے جس میں آٹا بھرا ہوا تھا اس سے گن نکال کر آلف کے ماتھے پر رکھ دی۔

"تمہیں کیا لگا آلف ایسے ہی پکڑ لو گے؟" وہ ہنسا

اور آلف کو اسکی اردو سے اندازہ ہو گیا کہ یہ یہاں کو تو نہیں تھا۔۔۔

مطلب یہ اسٹرائیل یا قطر سے آئے گئے تھے۔۔۔

"پکڑ تو لیا ہے جانی۔" تمسخرے سے کہہ کر اس نے ایک دم ہاتھ گھمایا اسکے پیٹ پر۔۔۔

"سب سے پہلے دیکھ لینا چاہیے سامنے والے کے پاس ہتھیار ہیں کہ نہیں دلبر۔" جہاں اس آدمی نے دھاڑ کر پیٹ پر ہاتھ رکھے تھے آلف نے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے گن چھینی۔

پر مقابل پر پھر کر اس پر ٹوٹا۔۔۔

اور دونوں گتھم گتھا ہوتے نیچے گرے۔۔۔ گن اور خنجر کچھ فاصلے پر جا گرے تھے اور وہ دونوں ایک

دوسرے کی جان ہاتھوں سے لینے کے درپر تھے۔

آلف نے سرخ رنگت سے اپنے گلے پر دباؤ برداشت کرتے اپنا گھٹنا سیدھا اسکے کٹے ہوئے پیٹ پر مارا

دوسرے ہی پل فضا میں دل دہلا دینے والی چیخ گونجتی پر بروقت آلف نے اسکے منہ پر اپنا بوٹ سمیت پاؤں

جمع دیا۔ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"بتاؤ زمان کہاں ہے؟" وہ پیٹ پر لگے خنجر کے وار اور گٹھنے سے درد میں تڑپ رہا تھا آلف کے پوری طرح قبضے میں لیکر اسکے منہ سے بوٹ ہٹایا تو اسکی ٹھوڑی اور ہونٹ کچل گئے تھے۔

"مم۔۔۔ مجھے نن۔۔۔ نہیں معلوم۔۔۔!!" وہ نیلا پڑنے لگا جس پر آلف شاکڈ ہوا۔

کیا اسنے پہلے ہی کچھ کھالیا تھا۔۔۔

"اوشٹ ڈیم اٹ۔۔۔!!!" غصے سے اسنے ایک پائوں سے خنجر قریب کیا اور اٹھا کر اسکے گلے پر گھمایا

ساتھ ہی منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ لیا۔

اور دوسری طرف یہ سب دیکھتی نور تھر تھر کانپ رہی تھی اگر دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو ضرور زمین بوس ہو جاتی۔

"اوہ میرے خدایا یہ کیسا حیوان ہے اسنے ایک فقیر کو بھی مار دیا۔۔۔"

یہ میرا داد نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ سسکتی منہ پر ہاتھ جمائے پیچھے ہوئی اور دوسرے پل سیل فون پر داد کا نمبر ڈائل کیا۔

بہر حال وہ کوئی بھی کھسک نہیں رکھنا چاہتی تھی داد کے خلاف۔۔۔

تجھی موبائل کان سے لگایا۔

"ہہ۔۔۔۔۔ ہیلو داد۔۔۔ داد کہاں ہو؟؟" اوکے ہوتے ہی اسنے بوکھلا کر دیوار سے پشت ٹکائے کہا۔

سامنے ہی لوگ آرہے جارہے تھے پر یہ تنگ گلی ویران کچھ اندھیرے میں تھی کیونکہ اسکے دونوں طرح بند بڑے مکان تھے۔

وہ خوفزدہ وحشت سے لرز رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"ایک میٹنگ میں ہوں خیریت نور تم ڈر کیوں رہی ہو سب ٹھیک ہے کہاں ہو اس وقت؟" دوسری طرف فکر مند لہجہ تھا۔

اسنے ڈرتے ڈرتے ہوئے پیچھے گلی میں دیکھا اسی وقت خون کو اس آدمی کے تھیلے سے صاف کرتے آلف نے مسکراتی گرے سرخ آنکھیں اسکی طرف اٹھائیں۔۔۔۔۔  
 "آہہ۔۔۔۔۔!!" نور حواس باختہ چیخیں مارتی وہاں سے بھاگی۔

اسے لگاب اسکی باری ہے اگر وہ ایک بے قصور فقیر کو مار سکتا ہے تو اسے مارنے میں کیوں دیر کرے گا۔  
 اسکے پہنچنے سے پہلے وہ پاگلوں کی طرح بھاگتی جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر دروازے لاک کر دئے اور اندر چھپ کر گہرے گہرے سانس بھرتی نیچے بیٹھ گئی۔  
 لوگ سب حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"پپ۔۔ پانی۔۔!" وہ داد کی کال کو تو بھول گئی تھی اسکی آنکھوں کے سامنے صرف وہ گرے آنکھیں اور وہ درندہ خون صاف کرتے گھوم رہا تھا جسکے سامنے ایک مرے انسان کی پھڑکتی لاش پڑی تھی۔  
 اسنے ہاتھ بڑھا کر سیٹ سے پانی کی بوتل اٹھائی اور لرزاتے ہاتھوں سے منہ سے لگالی۔  
 ایک ہی سانس میں بوتل خالی کرتے وہ اپنے پسینے سے نم چہرہ ہاتھوں میں صاف کرتی رہی۔  
 "وہ داد نہیں تھا۔۔۔ جھ۔۔۔ جھوٹ بول رہا تھا صرف مجھے ڈرا رہا تھا۔" عالم وحشت میں بڑبڑائی۔  
 اور بدستور اندر دہکی بیٹھی رہی۔

"نور آریو اوکے؟" داد کی گھمبیر آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی جس پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔  
 "ایم۔۔ ایم سوری داد۔۔ ایم ریٹکی ویری سوری۔" اسنے روتے ہوئے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کافی دیروہیں بیٹھی رہی کہ وہ اسے ڈھونڈتا کہیں چلا جائے پر اسے یہ گاڑی اپنی سیفٹی کیلئے کم لگی جس پر آہستہ سے باہر نکلتی وہ وہاں سے بھاگنے لگی شاپنگ مال کے اندر پروہیں جم کر رہ گئی جب کچھ فاصلے پر سیاہ مر سڈیز کو وہاں سے گذرتے ہوئے دیکھا۔

اسنے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ جمالیے۔ کیونکہ اس میں بیٹھے وجود کی گرے آنکھیں اس پر ہی ٹکیں تھیں

----

وہ اندر بھاگ گئی بہر حال وہ داد نہیں تھا اور اب اس کو اس کرنے والے کی کالز نہیں اٹینڈ کرے گی۔ اور اپنی شادی کی تیاریوں میں پوری طرح سے متوجہ ہوگی۔

\*-----❤️-----\*

"آگئے سوامی۔" مسکان اپنے سامنے کھڑے برہان کو بارود کی شکل میں دیکھ کر ایک میٹھا سا طنز کیا۔  
 پر وہ اسکی طرف دیکھے بنا فیری کو محبت کرتا اسے چاکلیٹس تھمار ہاتھا۔

"دوست آپ اچانک سے غائب ہو گئے تھے۔" فیری نے منہ بنا کر کہا برہان ہنس پڑا۔

"کچھ ضروری کام تھا سوئیٹ ہارٹ۔" اسے بیڈ پر بیٹھائے وہ مکمل مسکان کو انور کرتا چیخ کرنے چلا گیا۔  
 اور فیری مسکراتی اپنے رخسار سے اسکا چبھتا داڑھی کا لمس مٹا کر کھلکھلائی۔

یہ تو مسکان نے بھی دیکھا تھا بڑھی ہوئی شیو میں کافی زیادہ ہینڈ سم لگ رہا کہ جب اچانک سے وہ اسکے سامنے آیا ایک پل کو دیکھ کر اسکی جیسے دھڑکنیں تھمیں تھی پر دوسرے ہی پل وہ بے نیاز بن گئی۔

"بہت برے ہیں ناڈیڈ۔" فیری کی ناک انگلی سے چھوتے وہ با آواز بولی۔

"نہیں ماما آپ دونوں بہت اچھے ہیں۔" وہ اسکے گلے میں بازو ڈالے مسکان کے گال پر کس کرتی بولی۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"بری شخصیت کو صرف برائی ہے دیکھتی ہے فیری جان۔" کچھ دیر بعد وہ چیلنج کیے باہر نکلا تو بڑی کاٹ دار نظری مسکان پر ڈال کر بولا۔

مسکان کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔ جس پر برہان جل بھن گیا۔

"بیٹا آپ ذرا اور ک کرو جب تک میں آپکی مماسے کچھ باتیں کر کے آتا ہوں۔" ٹی شرٹ کے بٹن بندے کیے وہ آگے بڑھتے مسکان کے بازو دبوچ کر فیری سے بولا۔

جسنے سر ہلا کر اجازت دی تو دوسرے ہی لمحے وہ گھسیٹ کر مسکان کو روم سے نکلا اور دوسرے روم میں آ کر بے دردی سے بیڈ پر پھینکا۔

"کہاں ہیں وہ لڑکیاں اور آدمی ڈاکٹر؟" جھٹکے سے اسے سیدھا کرتے اسکا منہ بے رحمی سے اپنی مٹھی میں دبوچ کر وہ نیچی آواز میں غرایا۔

پر دوسری طرف تو جیسے وہ اس سب کیلئے پہلے سے تیار تھی کندھے اچکا گئی۔

"مجھے کیا پتا میں تمہاری گاڑی میں بیٹھا کرواپس تمہاری طرف بھاگی تھی۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ تم جب آئی تھی تو تمہارے ساتھ ایک آدمی تھا تم اسے اپنے آدمیوں کے ساتھ بھیج دیا مجھے بتاؤ کہاں ہیں وہ مسکان ورنہ وہ حال کروں گا تمہیں اپنے دنیا میں آنے پر کچھتاوا ہوگا۔" اسنے جھٹکے سے اسکی ٹھوڑی چھوڑ کر اسکے گلے کو پکڑا۔

اسکے سر پر جیسے خون سوار ہو گیا تھا۔

خون کے زیادہ بہنے پر وہ جب بیہوش ہو گیا تو اسنے سب سے مقابلہ کیا اور اسے اکیلا چھوڑ کر اسکے لئے بے زبان گواہ چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یوشٹ اپ ایس پی اگر اتنا ہی جوش ہے انہیں پکڑنے کا تو پہلے کہاں مر گئے تھے ہاں؟ جب ایسی بہت سی لڑکیوں کے ماں باپ سماج کی تھوک لعنت سہہ کر پو لیس کا در کھٹکھٹاتے ہیں کہاں مر جاتو ہو تم سب جب بے گناہ معصوم بچیوں کو روندہ جاتا ہے۔ کیوں نہیں ایکشن لیتے کیوں دوپانچ دن بعد جانچ پڑتال ختم کر دیتے ہو۔ اندھے ہو جاتے ہو جب بوڑھا باپ روتا بے گناہ بیٹے کی موت کے انصاف کیلئے گڑ گڑاتا ہے اور اسے ہاں ہاں ہمت رکھ جیسی تسلیاں دیکر قصہ ختم کر دیتے ہو کیوں اپنا نہیں کرتے پو لیس والے ہو قانون کا ساتھ ہے کرو انصاف دلائو بے گناہوں کو!! جنہیں جھوٹے ثبوت گواہوں کی بنا پر پھانسی عمر قید دی جاتی ہے۔" وہ اس سے بلند آواز میں چلائی۔

"یہ ہماری محنت ہے کڑی کڑی جوڑی ہے ماہ لگائے ہیں انہیں ڈھونڈنے میں مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا پر ہمت نہیں ہاری اور جب انہیں حاصل کیا تو تمہارے حوالے کر دوں تاکہ دو تین سال بعد کورٹ کی تاریخ آئے اور وہ بچی کچی عزت دھول میں جھونک کر ذلیل ہوتی پھریں یا اس وردی کے بھیس میں چھپے مکاروں کے ہاتھ چڑھ جائیں اور صبح کے نیوز پیپر ز کی ہیڈ لائن فلاں فلاں کورٹ کی سنوائی پر جاتے مخالف کی شدید فائرنگ میں اللہ کو پیاری ہو گئی۔ نارہے گا بانس نا بجے گی بانسری۔" جھٹکے سے اپنی گردن اسکی گرفت سے چھڑوا کر وہ آتش فشاں اس پر چلا رہی تھی۔

"تم۔۔۔ بری ان نے کچھ کہنا چاہا کہ مسکان ایک دم چلائی

"اگر تم نے ایک لفظ بھی کہا یا مجھ سے گواہی مانگی تو میں آئی جی کے پاس جاؤں گی اور تم پر کیس کر دوں گی تشدد کا اور اسکا ثبوت ابھی اپنی زبان کاٹ کر دوں گی ریمیمبر!" اسنے کہنے کے ساتھ ہی اپنی پینٹ سے چاقو نکالا اور اپنی زبان پر رکھ دیا۔

برہان تو ششدر اسکے سامنے کھڑا تھا۔

بریک فاسٹ ریڈی کر کے وہ جاگنگ پر گیا اور وہاں سے آکر جیم میں کچھ ایکسر سائز کر کے ابھی لوٹا تھا اور فریش ہو کر آنے کے سامنے کھڑا گرے فور پیس سوٹ میں میرون ٹائی پر ٹائی پن لگا رہا تھا پر نظریں وائیٹ بلینکٹ میں دبکی سوئی حورالین کے سائیڈ فیس پر جا رہی تھیں۔  
عنابی گداز لبوں پر ایک مدہم مسکراہٹ تھی۔

بالوں میں برش لگائے مسکراتا بیڈ پر بیٹھا۔

"تمہیں اٹھنا نہیں میں کب سے ناشتہ تیار کیے تمہارے انتظار میں ہوں۔" اسکے سیاہ بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے وہ مسکرایا۔  
"مجھے ابھی سونا ہے عالم۔" وہ کسمسا کر کہتی کروٹ بدل گئی۔

"ٹھیک ہو سو جاؤ۔" جھک کر اسکے سر پر بوسہ دیتے اس پر بلینکٹ درست کیا اور اٹھ کر کوٹ پہننے لگا تبھی اسکی سیل فون کی اسکرین روشن ہوئی۔

کوٹ کا بٹن بند کرتے اسنے موبائل اٹھایا تو وہاں ہاسپٹل سے کال دیکھ کر اسکی دھڑکنیں جیسے تھم گئیں۔  
"میری بہن ٹھیک ہے۔" وہ بڑبڑا کر حورالین کا سر تھپتھپائے وہاں سے نکلا۔

"سر آپ پلینز جتنا جلدی ہو سکے ہاسپٹل پہنچیں۔" دوسری طرف سے ڈاکٹر کی بوکھلائی آواز تھی۔  
اوکے آ رہا ہوں پر یاد رکھنا میری سہمی کو کچھ ناہو! "اپنی طرف سے اسنے سخت وارنگ دی اور کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

البتہ دھڑکنیں جیسے مچلتیں اسکا چوڑے مضبوط وسیع سینا چیر کر باہر کو آ رہیں تھیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سنو لڑکے عین جب اٹھ جائے تو اسے اچھے سے ناشتہ کروانا اور اسکا خیال رکھنا میں آتا ہوں۔" وہ کہہ کر وہاں سے لمبے ڈگ بھرتا نکلا۔

عرب ٹیبل پر ناشتہ لگاتا حیران پریشان کھڑا تھا۔

وہ عین کو بغیر ناشتہ کرائے کبھی نہیں آفس گیا تھا پر آج خود بھی ایسے ہی چلا گیا بلکہ اپنی بیوی کو بھی ایسے چھوڑ گیا۔

وہ جو عالم کے جانے کے بعد ریلیکس سی سوئی ہوئی تھی اچانک سے آئی ابکائی پر اچھل پڑی۔

یہ ابکائیاں گھبراہٹ دل خراب ہونا یہ عجیب و غریب حالت اسکے ساتھ پچھلے دو دن سے تھی پر وہ کافی حد تک عالم سے چھپائے بیٹھی تھی۔

کل آنکھوں کا رو کر سوچ جانا یہ ڈر سے نہیں اچانک ہوتی و وٹنگ تھی جسکا اسنے عالم کو ڈر سے کہہ کر چھپا دیا تھا اور پھسلی بھی اسی گھبراہٹ کا شکار ہوتے پر خدا کا شکر تھا اسنے خود کو بچا لیا تھا اور نہ پتا نہیں کیا ہوتا۔ ابھی بھی بمشکل منہ پر ہاتھ رکھے وہ باتھ روم کی طرف گئی اور سینک پر جھکتے ہی وہ نڈھال ہو گئی۔

اسے لگ رہا تھا وہ اچھل نمکی کھانے سے اسکی یہ حالت ہوئی ہے اگر عالم کے منع کرنے پر ناکھاتی تو یہ حالت نا ہوتی۔

وہ چہرے پر پانی کی چھینٹیں مار کر وہیں بیٹھ گئی پتا نہیں کیا ہو رہا تھا اور جب اسکی خراب حالت کا عالم کو معلوم پڑے گا وہ کیساری ایکٹ کرے گا۔۔۔

سوچ کر ہی اسے ہول اٹھ رہے تھے۔

تھکے تھکے قدموں سے وہ چلتی بیڈ پر بیٹھ گئی تبھی ہی دروازہ ناک ہوا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے ناشتہ ابھی نہیں کرنا میں سونا چاہتی ہوں۔" اسے معلوم تھا عارب ہے تبھی کہہ کر واپس بلیکٹ میں گھس گئی۔

"ٹھیک ہے جب بھوک لگے تو باہر آجانا میں لائونج میں ہی بیٹھا ہوں۔" عارب مسکرایا اور کہہ کر چلا گیا پر دروازہ کھلا دیکھ کر پی ایکنڈم اندر گھس گیا۔۔۔ اس دن عالم کے پھینکنے پر وہ کچھ خوفزدہ ہو گیا تھا اسلئے ہی حور سے دور بھاگ رہا تھا پر اب مسلسل اس سے دور رہنا اسکے بس کی بات نہیں تھی تبھی موقعہ دیکھ کر اندر گھس آیا اور دروازہ بند ہونے پر بھائو بھائو کرتا بیڈ پر چڑھ گیا۔

"بے بی۔۔۔!!" حور کو اس پل پی کی ویسے ہی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اور اسی پل ہی اسے پاکر وہ خوش ہو گئی۔ اسنے بائیں واکیں جس میں وہ بائو سی چھوٹی آواز کرتا لیٹ گیا۔

"شکر ہے بے بی تم آگئے کم از کم کوئی تو ہے جس سے یہ سب شیر کر سکتی ہوں۔ ورنہ عالم پتا نہیں میری

طبیعت کا جان کر پھر کتنا غصہ کریں۔" اسے وسوسے اٹھ رہے تھے

"کیا وہ چلے گئے بے بی؟" اسنے اسکے گھسنے سفید بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا اور وہ فرمانبردار بیٹا بنا بائو بائو کرتا

اسے جواب دینے لگا۔

باقی کا وقت وہ اس سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھتی رہی اور وہ بے بی کپڑوں میں ملبوس اسکے ساتھ بیڈ پر

سو یا وقفے وقفے بعد اسکے سوال کے جواب میں بائو کرتا۔

"کھانا کھا یا پیارے بے بی نے؟" وہ مسکراتی پوچھنے لگی اور وہ ویسے ہی اپنے مخصوص انداز میں مثبت جواب

دینے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گاڑی جھٹکے سے روکتے وہ باہر نکلا اور کوٹ کا بٹن بند کرتے اسنے بھوری آنکھیں اس عمارت کی طرف اٹھائیں  
جہاں اسکی سانسیں ٹکیں تھیں

اگلے پل وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتالفت میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا میری بہن ٹھیک ہے؟" ڈاکٹر کے سر پہنچتے ہی اسنے سرد لہجے میں قطعی بری خبر کی گنجائش دیتے  
پوچھا۔

"ریلیکس عالم۔۔۔!" وہاں پہلے سے موجود بریگیڈ رنے نرمی سے کہا پر اسنے کہاں دھیان دیا اسکی بھوری  
سرخ انگارہ آنکھیں ڈاکٹر پر ٹکیں تھیں

"سر آپ اندر جائیں!" ڈاکٹر نے ہر اسماں ہوتے جلدی کہہ دیا۔

اور بریگیڈ ر اسے دیکھتے سوچ رہے تھے کہ اسے کبھی کوئی سر پرانز نہیں کر سکتا۔

"عالم بات تو سنو!" کرنل نے ایک کوشش کی

"میں وہاں سب پر واضح کر چکا تھا کہ میری فیملی! میری بہن، بیوی، وہ دو بھائی بہن سے سب دور رہیں ازاٹ  
کلیئر!" چٹانوں سی سختی سے کہتے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

پیچھے اسکے پاگل پن پر دونوں مسکرائے۔ "شکر زیادہ ری ایکٹ نہیں کر رہا تھا ورنہ مینے اسکی منع باوجود یہاں  
آکر اس سے کافی توقع رکھ لی تھی!" کرنل نے قہقہہ لگاتے کہا تو وہاں موجود ڈاکٹر مسکرائے۔

اور کچھ ہی دیر میں وہاں سے گاڑیاں روانہ ہوئیں۔۔۔

اور عالم جو پریشان سا اندر داخل ہوا تھا ساکت دروازے پر بت بن گیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سامنے ہی وہ جانِ عالم ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے دوسرے نرس کے حوالے کیے جہاں اسے ڈرپ نکالی جا رہی تھی۔

آنکھیں موندے پڑی تھی پر پلکوں کی لرزش اسکے ہوش کی دنیا میں قدم رکھنے کی گواہی دے رہی تھیں "سمی۔!" اسکے لب ہلے پر آواز جیسے حلق میں دب گئی وہ پکارنا چاہتا تھا بہت کچھ کہنا اسکی آنکھوں کو دیکھنا چاہتا تھا پر لفظ جیسے چھین لیے گئے اس سے۔۔۔

وہ خاموشی سے بھاری قدم اٹھاتا اسکے پاس رکھی چیئر پر بیٹھا اور اسکے بالوں میں دیکھا جہاں ہلکی ہلکی چاندنی بکھر رہی تھی۔

اسکا دل بھاری ہونے لگا اور گھنی پلکیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں۔۔ وہ یک ٹک بغیر پلکیں جھپکائے اسے گھور رہا تھا۔

اسے یاد تھا جب وہ تتلی سی خوبصورت چھوٹی سی لڑکی کھلکھلاتی تھی کیسے گھر میں چہکار کھنک بکھر جاتی تھی۔ اسکی چوڑیوں کی کھنک اسے ہمیشہ مسکرائے رکھتی تھی۔

"سمی اماں کہہ رہی تھی تیرے لئے جہیز اکٹھا کرنا ہے پھر تو مجھے اماں کو چھوڑ کر چلی جائے گی؟"

"دماغ خراب ہے تیرا!! میں کیوں تجھے چھوڑ جاؤں گی اماں ایسے ہی بول رہی ہے حالانکہ اللہ نے مجھے بھیجا ہے عالم کیلئے ٹھنڈی ٹھنڈی لسی بنانے کیلئے۔" اسکے کانوں میں ایک غصے بھری اور پھر کھلکھلاتی آواز گونجی۔

"لسی تو میں ساری زندگی پیوں گا شرط یہ کہ تو ساری زندگی مجھے اپنے ہاتھوں سے پلائے۔"

"سمی میں سوچتا ہوں تو کیسی لگی گی سرخ جوڑے میں۔ کتنی پیاری لگے گی نامیری شہزادی دلہن کے روپ میں۔ میں تمہارے لئے بہت مہنگے خوبصورت کپڑے لائوں گا سونے کے زیورات سے سجاؤں گا تمہیں

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دیکھنا جب میں بڑا آدمی بنو گا تو تمہارے لیے ایک الگ روم بنائوں گا جہاں ہر رنگ کے مہنگے مہنگے کپڑے ہوں گے۔ ہر رنگ کی ڈھیر ساری چوڑیاں ہوں گی خوبصورت سینڈلز ہوں گے تو کبھی روئے گی ترسے گی نہیں اپنی دوستوں کے دیکھ کر، ناہی پھر تیرے پاس یہ پھیکے رنگ کے تین سوٹ ہوں گے میں تمہیں اور اماں کو ہر چیز لیکر دوں گا سہی جسکے تم خواب دیکھتی ہو۔ "

"مجھے یہ سب نہیں چاہیے عالم مجھے صرف اپنا بھائی ویسا ہی چاہیے جیسا ہے بڑے آدمی بدل جاتے ہیں گم ہو جاتے ہیں۔ مجھے بس تو کبھی کبھی چوڑیاں لا کر دیا کر بس اور مجھ تجھ سے کچھ نہیں چاہیے۔ تو صرف ہمارے پاس رہا کر عالم مجھے بہت ڈر لگتا ہے جب اباپی کر گھر میں اماں کو مارتے ہیں جب انکے ماتھے سے خون بہتا ہے جب وہ گھٹ گھٹ کر روتی ہیں۔ میں خوفزدہ ہو جاتی ہوں شہزادے جب ابامیری چوٹی سے پکڑ کر کھانا ہونے پر مارتے ہیں مجھے درد نہیں ہوتا بس ڈر لگتا ہے کبھی یہ نفرت ہمیں جدا کر دے میں نہیں رہ سکتی تیرے اور اماں کے بنا۔ "

بیک وقت دونوں کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر گالوں پر گرے۔۔۔  
 نرسز آہستہ سے وہاں سے نکل گئیں اور اب وہاں صرف سعیر عالم اور اسکی شہزادی تھی۔  
 "دو سال، گیارہ مہینے، دو ہفتے، ایک دن، دس گھنٹے، پچاس منٹ، اٹھائیس سیکنڈ بعد آج تمہیں میرا احساس ہوا ہے کہ کوئی ہر سانس میں تمہیں یاد کرتا ہے سہی؟" اسنے آنسو پونچھ کر شکوہ کیا۔  
 وہ ہولے سے مسکرائی اور بو جھل پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔  
 دونوں کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت اختیار کر گئے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ کچھ بھی کہے بغیر اب ایک دوسرے کو دیکھتے بے آواز رو رہے ایک سب کچھ بھولے اس جوان مرد کو روتا دیکھ کر رو رہی تھی تو دوسرا اسکی تکلیف پر سسک رہا تھا۔۔۔

"میں مجبور تھا مجھ سے نہیں برداشت ہوتا تھا تم دونوں کا بھوکا رہنا پر مجھے کیا پتا بھوک سے بچانے کیلئے میں تم دونوں کو کھودوں گا۔" اسنے بھاری آواز میں سرگوشی سے کم آواز میں بڑبڑاتے گہرا سانس بھرا اور مزید سرگوشی کی

"میں رونا نہیں چاہتا آج میرا عید کا دن ہے۔ پر پتا نہیں کیوں یہ آنسوؤں تمہیں دیکھ کر بے قابو ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ (اللہ) مجھ میں سانسیں روکنے کی طاقت دیتا ہے پر یہ آنسوؤں نہیں سمی جو تمہیں دیکھ کر بہتے ہیں۔" اسنے انگلیوں کے پوروں پر آنکھیں صاف کیں۔۔۔

"تم رو کیوں رہے ہو؟" وہ بھاری بو جھل آواز میں بولی۔

سعیر خوبصورتی سے ہنس پڑا۔ "نہیں بس ایسے ہی تم پھر اپنے بھائی کے پاس آگئی ہو اسلئے خوشی کے آنسوؤں ہیں۔" اسکی محبت پر سنی مسکرا دی۔ ایک معصوم مسکراہٹ اسکے زردی مائل لبوں پر چھائی۔

اور اپنا کانپتا ہاتھ اٹھا کر اسکے چوڑے ہاتھ کی پشت پر رکھا حوصلے کیلئے۔

کیونکہ اسے کہا گیا تھا ابھی جو شخص آئے گا وہ اسکا بھائی ہوگا۔

اور وہ اپنے بھائی کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہی تھی۔ پر اسے کچھ یاد نہیں تھا ہر تلخ ہادیں ختم ہو گئی تھی۔

بس اتنا جانتی تھی وہ کو ما میں تھی اور یہ شخص اسکا بھائی ہے بس جیسے ایک پیدا ہوتا بچہ جانتا ہے کہ وہ جس کے آغوش میں جاتا ہے وہ اسکی ماں ہے۔۔۔

ویسے ہی عالم کی بہن سب کچھ بھلائے ایک معصوم لڑکی کی طرح دنیا میں آنکھ کھول رہی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب عالم جانتا تھا اللہ پاک نے اسکی بہن کو اتنا عرصہ اس سے جدا کیوں رکھا اسلئے ناکہ وہ سب کچھ بھول کر واپس معصوم سہمی بن کر اسکے پاس آئے۔

"تمہاری بھابی تمہارا انتظار کر رہی ہے سہمی وہ تم سے بہت پیار کرتی ہے۔" اسکے ہاتھوں کو چومتے وہ محبت سے بولا وہ مسکرا دی۔

"میری بھابھی بھی ہے عالم؟" وہ خوش ہوئی تھی۔

"ہاں تمہاری بھابھی ہے جو تم نے میرے لئے پسند کی تھی بالکل معصوم شہزادی جیسی۔ جس طرح تم مجھے شہزادہ کہتی ہو اس طرح ہی اسے شہزادی۔" عالم محبت سے بتا رہا تھا اور وہ آنکھوں سے بھوج ہٹائے اس خوبصورت شخص کے آدھے چہرے پر وہ خطرناک نشان دیکھ رہی تھی۔

اسنے اپنا کانپتا ہاتھ اٹھایا اور عالم کے چہرے پر بنے نشانات پر انگلیاں پھیریں۔۔۔۔۔  
 "بی۔۔۔۔۔ یہ؟؟؟" وہ خوفزدہ سی بولی اپنے بھائی کے چہرے پر بنے نشان کو دیکھ کر۔

اتنا خوبصورت پروقار بھائی اور اسکے چہرے پر یہ بے دردی سے دئے گئے کٹ کے نیلے نشان۔۔۔۔۔  
 "یہ میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اسی وجہ سے مجھے بچاتے ہوئے تمہیں چوٹ لگی اور کوما میں چلی گئی۔" اسنے  
 شرمندہ ہوتے بتایا اور اسکی انگلیاں چوم لیں۔

"میں خوش ہوئی ہوں عالم کے اپنے بھائی کو بچاتے میں کوما میں گئیں ہوں۔ پر پھر بھی تمہیں اتنی چوٹیں لگی۔ میں تمہیں نہیں بچا سکی میرے شہزادے۔" وہ روپڑی اور عالم کی جیسے جان پر بن طائی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"نن۔۔۔ نہیں جانِ عالم تم نے مجھے بچالیا تھا یہ اس سے پہلے چوٹیں لگی تھیں بلکہ تم نے میری زندگی بچائی ہے مجھے جینے کیلئے زندگی دی ہے مجھے وجہ دی سانس لینے کی سہی ایسے مت رو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔" وہ اسکا سر سینے سے لگائے بولا اور ماتھے پر بوسہ دینے لگا۔

"تمہیں یہاں لیٹو میں ڈاکٹر ز سے بات کروں اور پھر گھر چلیں۔" وہ اسے لیٹائے مسکراتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔۔

پچھلے وہ اسکی چوڑی وسیع پشت دیکھ کر اپنے بھائی کو ایک پہاڑ کی طرح مضبوط دیکھتی مسکرا دی۔  
عالم کے حکم پر ناصر ف اسکے وجود سے وہ نشانات مٹائے گئے تھے بلکہ کوما سے ہوش کی دنیا میں قدم رکھتے وہ سب کچھ ماضی کا بھول گئی تھی۔

اور اب ایک خوبصورت پر نور چہرے والی عورت کے روپ میں وہ اسکے سامنے تھی۔  
اسکی شہزادی تو اسکے پاس تھی اور اب رب مہربان ہوا تھا اس پر اور اسکی سہی بھی لوٹادی تھی ساری اذیتیں بھلا کر۔۔

جیسے وہ سب ایک خواب تھا جیسے دیکھا اور بھول گئے۔  
اب صرف اپنی عین کے سر سے ان برے سائے کو مٹا کر وہ اسے بھی ایک خوبصورت صبح بخشنا چاہتا تھا۔۔۔  
دونوں کیلئے اتنا کمال تھا کہ اگر وہ نا بھی رہتا تو خوبصورت زندگی انکے منتظر ہوگی۔  
اور عارب ضرور اسکی عزت کی رکھوالی کرے گا اسے پورا یقین تھا۔

"سوری سر پر انہیں ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہی ہوش آیا ہے ہمیں کچھ ٹیسٹس کرنی ہیں انکے باڈی اور برین ٹیسٹ لینے ہیں پھر آپ انہیں لے جائیے گا۔" دونوں ڈاکٹر نے فوری معذرت کی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم نے گھور کر دونوں کو دیکھا اور جیب سے موبائل نکال کر عارب کو کال ملائی  
 "سنو عارب سمعیہ عالم کاروم ان لاک کرو اور کچھ لوگ بھیجو یہاں سے کچھ ڈاکٹرزاٹھوانے ہیں۔" اسنے کہہ  
 کر کال ڈسکنیکٹ کی اور موبائل جیب میں رکھتے ہو نقوں کی طرح گھورتے ڈاکٹر کی طرف دیکھا اور وہاں  
 سے نکلا۔۔۔

دوسری طرف عارب کی سانسیں جیسے حلق میں اٹک گئیں۔۔۔  
 وہ ساکت ساکان سے موبائل لگائے کھڑا رہا۔۔۔

دل نے اپنی رفتار پکڑی اور اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے خوش ہو جائے یا چیخ کر اپنے دل کو مبارک دے  
 کہ اسکی سرزمین کی ملکہ آرہی ہے۔  
 بمشکل خود کو سنبھالا بہر حال اب اتنی جرات کر لی تھی تو ہمت بھی کرنی تھی کیونکہ آگے وہ سعیر عالم کی بہن  
 تھی۔۔۔

سمعیہ عالم۔۔۔۔

اور اس سے کم از کم چودہ پندرہ سال بڑی، اب اسے اپنے عشق کیلئے کتنے پاپر بیلنے تھے وہ سوچ کر دلکشی سے  
 مسکراتا بالوں میں انگلیاں پھیر گیا۔

"اگر مر گئے اس عشق کے کھیل میں تو رہنے دیں گے آپکو آزاد ورنہ آپکو سینے میں چھپالیں گے اور سوہنی  
 کلائیوں میں اپنے نام کی ہری اور سرخ کھنکٹی چوڑیاں پہنائیں گے وعدہ ہے آپ سے۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اب آپکو تہہ دل سے اپنے دل کی سرزمین پر خوش آمدید کہتا ہوں سمعیہ جی۔ "وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگتا جا کر اس روم کے سامنے روکا جہاں سعیر کے سواء کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی دروازے کو چھونے کی اور اب سعیر نے خود کہا تھا اس سے ڈور ان لاک کرنے کا۔

"میں اندر آ جاؤں گڑیا؟" ناک کرتے اسنے اجازت مانگی حور العین سے۔

وہ چابیاں لینے واپس وہیں آیا تھا۔

"جی آجائیں۔۔۔۔!"

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے حور العین؟" عارب اسکے دہکتے سرخ چہرے مر جھائیں آنکھیں دیکھتا پریشانی سے لپک کر بیڈ کے قریب پہنچا۔۔۔

"آپ سب میرے ذرا سے چپ کرنے پر اس طرح پریشان کیوں ہو جاتے ہیں بھائی؟" وہ بمشکل مسکراتی پوچھنے لگی۔

حالانکہ اسے شدت سے عالم کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس تکلیف سے بچنے کیلئے اسکے سینے میں چھپ جانا چاہتی۔ اسکے مضبوط توانا حصار میں خود کو چھپا کر ہر تکلیف سے آزاد کروانا چاہتی تھی کیونکہ اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو پارہا تھا بس کسی بھی وقت لگتا تھا پھوٹ پھوٹ کر رو دیگی۔

"کیونکہ بھائی کی جان ہماری تم میں سانسیں بسی ہیں اور سانسوں کو تکلیف پہنچے گی تو تڑپ جائیں گے ناہم اب شہاباش اچھی بچی کی طرح بھائی کو بتاؤ کیا تکلیف ہے ورنہ عالم کو معلوم ہوا تو وہ میری پٹائی کریں گے۔" اسکے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے وہ محبت سے پوچھ رہا تھا حور العین کی اس خلوص محبت بھائی پن پر آنکھیں نم ہو گئی۔

اور عارب کی تو جیسے جان پر بن آئی وہ اسے مسکان کی طرح ہی عزیز جان تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فرق صرف یہ تھا کہ یہ موم تھی جس پر اپنی محبت ظاہر کر کے تکلیف نہیں ہوتی تھی اور وہ ناگن تھی جس سے محبت کر کے طنز اور تکلیف ملتی تھی۔

البتہ یہ تکلیف بے معنی ہوتی تھی دونوں جانتے ہیں اس نوک جھونک سے ہی انکار شتہ مضبوط ہے۔

"ارے رو کیوں رہی ہو عالم کی شہزادی؟" اسنے بوکھلاہٹ اور بیک وقت شرارت سے پوچھا۔

"نہیں میں کہاں رو رہی ہوں یہ تو بس خود آگئے میرے پاس کوئی بھائی نہیں ناصر فداد اور برہان کے علاوہ

تو اب تم بھی میرے سچ والے بھائی ہو کسی وقت ہمیں بھائی کی بہت ضرورت ہوتی تھی پاپا کو بھی اور آج

جب بھائی ہیں تین تین تو پاپا۔۔۔۔۔" وہ پی پی کو چھوڑ کر سر تک بلیںکٹ اوڑھ گئی۔

عارب کرب سے اس معصوم لڑکی کو دیکھنے لگا جسنے دنیا تو نہیں دیکھی تھی پر اس میں رہنے والے حیوان پہلے

پہچان گئی تھی کیونکہ اب اسکے پاس تو نور تھا نہیں جس سے اسے سفید بھیس میں دھوکہ دیتے۔۔۔

تاریکیوں میں رہنے والی پری کے تو ویسے بھی بہت سے سائے ہوتے ہیں کوئی اسکے پر نوچنا چاہتا ہے تو کوئی

اسے۔۔۔۔۔

"تم دعا کیا کرو ماما پاپا کیلئے اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین وہ خوش ہوں گے تم سے

اور ہو سکے تو میرے باپ کیلئے بھی دعا کرنا کہ اللہ سے بد سے بدتر موت دے۔!" وہ تصور میں کمشنر کو یاد

کرتا آخری بات میں بڑبڑا کر رہ گیا۔

"آپ کے پاپا بھی۔۔۔۔۔" وہ کہتی چپ ہو گئی۔

"ہمممم!! (مرا نہیں اب مرنے والا ہے)۔ وہ مسکرایا۔

اور اس سے اسرار کر پوچھا پر حورالعین نے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ نور کی یاد آرہی ہے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

عرب اسکا سر سہلا کر سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کیز نکالے وہاں سے نکلا۔  
دروازہ کھول کر اسنے جب روم میں قدم رکھا تو اس عشقِ جان کی خوشبو سیدھا اسکی سانسوں سے ٹکرا کر روح  
میں اتر گئی۔

روم ایک دم چمک رہا تھا آخر چمکتا کیوں نہیں عالم خود اپنے ہاتھ سے دوسرے دن چیزیں صاف کیے رکھتا تھا۔  
صفائی بھی خود کرتا تھا۔۔۔

\*-----❤-----\*

کل مسکان کی حرکت بعد برہان اور اسکے بیچ سرد جنگ شروع تھی۔  
وہ اس وقت اسے نکال کر پھینکتا پر اسی وقت آسیہ بیگم کی آمد اور پھر اسرار مسکان کو نکالنے پر اسلئے اسے واپس  
خوشی سے مسکراتے اسے محبت کرنے شوہر کی طرح اپنے ساتھ لگاتے روم میں لے گیا اور پھر وہاں پہنچ کر  
خود سے دور پھینکا۔

مسکان گھر کو سنورتے دیکھتی نور اور داد کی خوشیوں کیلئے دعا گو تھی۔  
دوسری طرف کمال صاحب نے برہان سے کہا تھا اسکی بیوی یہ فنکشنز اٹینڈ نہیں کرے گی تبھی برہان نے  
سن کر غصے سے کہا کہ جہاں اسکی بیوی کی عزت نہیں وہاں رہ کر کیا فائدہ۔  
پراسکے ارادے سمجھ کر آسیہ بیگم چیخ اٹھی وہ ہر گز اس لڑکی کی وجہ سے اپنا بیٹا نہیں کھو سکتی تھی۔  
"سنو ایس پی کب تک یوں معذور ہو کر بیٹھنے کا ارادہ ہے تمہیں تو بائی کو کورٹ لے کر جانے کی تاریخیں ہیں  
نا۔۔۔۔" مسکان روم میں داخل ہوتی کچھ ناگواریت سے بولی۔

جبکہ سامنے بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے بیٹھا برہان نیوز سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بلیک شارٹ شرٹ بلیک پینٹ پر سلیولیس وائٹ لانگ کوٹ پہنے بالوں کی چوٹی بنائے اپنے خوبصورت سر اُپے کے ساتھ اسکے سامنے تیوریاں چڑھائے کھڑی تھی برہان کی نظروں میں وہ نازک لمحے گزرے جب وہ بے خود ہو گیا تھا اور اسکے نازک موم سے وجود کو بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

اسے اپنے وجود پر ریشمی لمس اور دھڑکنوں کے مقام پر مدھم نرم گرم سانسیں اسے رات بھی سونے نہیں دے رہیں تھیں۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ دل پھینک تھا یا موقعہ پرست۔۔۔

وہ ایسا ہر گز نہیں تھا کیونکہ اس نے اپنی آدھی پڑھائی کے دوران گزاری زندگی میں بے شمار لڑکیاں تھیں جو اسکی ایک نگاہ الفت کیلئے ترستی تھیں۔ اسے خاموش سنجیدی زیر و مزاج دیکھ کر کتنی لڑکیوں نے خود پر پوزل کیا تھا اسے بلکہ ایک رئیس کی بیٹی بھند تھی اسکے ساتھ شادی کیلئے جس وجہ سے ہی آسیہ بیگم برہان کے ساتھ مسکان کو برداشت کر رہیں تھی نا ہی حور العین کو۔۔۔

ایک نظر اسکے سر اُپے پر ڈال کر وہ نظریں پھیر گیا۔

وہیں مسکان مٹھیاں بھیج کر رہ گئی اسکے انگور کرنے پر۔۔۔

اسنے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا کہ تبھی دروازہ ناک ہوا "ایس!!"۔۔۔ اسکی بھار آواز گونجی تو دوسرے لمحے ملازمہ اندر آئی۔

"سر نیچے ڈرائنگ روم میں ایس پی شیرین میڈم آپسے ملنے آئی ہیں" اسکی بات ختم ہوتے ہی مسکان نے چونک کر برہان کی طرف دیکھا جسکے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ تھی۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ آہستہ سے بیڈ سے اٹھا اور کپڑے ٹھیک کر وہاں سے جانے لگا کہ تبھی مسکان اپنے دراز قد کے ساتھ اسکے راستے میں حائل ہو گئی۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مسکان گیسٹ انتظار کر رہے ہوں گے۔" کچھ غصے سے کہتے وہ دوسری طرف سے جانے لگا کہ وہ وہاں بھی بائیں پھیلائے سامنے آگئی۔

برہان کی نظریں اسکے وجود سے اٹھی اسکے پرفیوم کی خوشبو پر دھڑکنوں کو لے بدلتے دیکھ کر چڑ گیا۔  
 "نو تم کہیں نہیں جائو گے آرام کرو چلو دفع کرو اس بی بی شیرین کو۔" غصے سے کہتے اس نے برہان کو پیچھے دھکا دیا

وہ حیران ہوا پھر ناگواریت سے اسے ٹوکا۔  
 "تمہارا دماغ خراب ہے وہ میرے لئے اسپیشل گیسٹ سے اور تم۔۔۔۔۔!" اس نے ابھی کچھ کہنا چاہا کہ اسکے اسپیشل سننے ہی مسکان نے اسے بیڈ پر پیچھے زور سے دھکا دیا۔

وہ بوکھلا کر پیچھے بیڈ پر گر اپر اس بوکھلاہٹ میں جہاں مسکان کا ہاتھ پکڑا تھا وہیں نتیجاً وہ سیدھا اسکے اوپر گری اور بروقت دونوں طرف ہاتھ رکھے بیڈ پر، اس پر گرنے سے بچ گئی۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔ تم بد تمیز لڑکی۔۔۔!" اس افتاد پر برہان غصے سے غرایا کہ وہ جھکی اس پر ہنس دی۔  
 اور اگلے لمحے کچھ اسکے قریب جھکی کے اسکے سارے بال لہرا کر برہان کے منہ پر گرے۔۔۔۔  
 اور ان سے اٹھتی شیمپو کی خوشبو پر وہ سانسیں روک گیا۔۔۔۔

وہ صرف اسے اس ایس پی کے پاس نہیں بھیجنا چاہتی تھی پر اسے کیا پتا اس جزباتی حرکت میں خود ہی پھنسے گی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

احساس تو تب ہوا جب اسکی مضبوط انگلیوں کو اپنی نازک کمر پر سرکتا ہوا پایا۔  
 وہ سانسیں روک گئی اور اسے دیکھنے لگی جو اسکے بالوں میں گہرے سانس بھر کر اب اسکی کمر کو دونوں  
 بازوؤں میں جکڑے اسے خود پر گرا لیا۔۔۔۔۔  
 "یہ کک۔۔ کیا بیہودہ حرکت ہے چھوڑو ایس پی جانو باہر وہ ایس پی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔۔۔" اسنے  
 جھنجھلا کر اپنا آپ اس سے چھڑوانا چاہا پر وہ بے خود سا کہاں ہوش میں آنے والا تھا۔  
 اپنے کندھے کے درد کو بھی بھلا دیا۔۔ اور جھٹکے سے پلٹ کر اسے بیڈ پر ڈالتے خود اس پر جھک گیا۔  
 "بیہودہ حرکت تو یہ ہوگی گینگسٹر۔!" اسنے اسکی دونوں کلاسیاں بیڈ سے لگاتے اسکے نازک شکر فی لبوں کو  
 نظروں کی قید میں لیکر اس پر جھک گیا۔ مسکان دہل گئی اسنے پھڑپھڑا کر خود کو چھڑوانا چاہا پر وہ جس طرح  
 قابض تھا اپنی پوری طاقت سے وہ قید ہو گئی تھی۔۔۔  
 وہ لبوں پر نرم گرم دہکتے آگ مانند لمس پر بے جان سی ہو گئی۔۔۔ آہستہ سے اسکے دونوں ہاتھ کو ایک مٹھی  
 میں جکڑے اسنے ایک ہاتھ مسکان کی کمر میں ڈالا اور اسکے ریشمی وجود کو خود میں بھینچ دیا۔  
 ساتھ ہی اسکے سانسوں کے ساتھ کھیلتا وہ انہیں آزادی بخش کر اسکی گردن میں منہ چھپانے لگا اور وہاں جگہ  
 جگہ اپنا لمس چھوڑنے لگا۔  
 وہ بے جان گڑیا کی طرح اسکے وجود کا حصہ تھی اور وہ اسکی خوبصورتی کی مدھم رس گولتی شرگوشی کرتا اسے  
 سراہا رہا تھا۔

اور وہ لمبے سانس بھرتی آنکھیں میچے مزاحمت پر اتر آئی۔۔۔۔۔  
 اچانک سے دماغ میں خیال آیا اور اسنے بلیڈ سے اسکی انگلی کاٹی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کٹ پڑتے ہی برہان کی ساری مدہوشی اڑن چھو ہو گئی اور وہ کراہ کر بل کھاتا اسکے وجود سے دور ہوتا اپنی انگلی کو دیکھنے لگا جہاں سرخ لہو ابل رہا تھا۔

ابھی وہ سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ ایک زوردار مکہ اسکے منہ پر پڑا۔۔۔۔۔

"آہ ظالم عورت!" وہ کراہیا اور اسے گھور کر سرخ چہرے کو دیکھتا ہنس پڑا۔

"اب خوش ہو ادل؟ یہی چاہتی تھی ناتم۔۔۔!!" دل جلانے والے انداز میں کہتا وہ اپنا حلیہ درست کر کے

وہاں سے نکل گیا پر نکلنے سے پہلے اسکے پھیکے ششدر چہرے پر نظریں ڈالنا نہیں بھولا۔

پتا نہیں کیسے اپنی انا کو قائم رکھنے کیلئے بول گیا حالانکہ ساری بے خودی اسکی طرف سے تھی۔

سورج کی تیز تپش میں اسکی گاڑی عالم ولا کے پورچ میں رکی۔ اور اسکے پیچھے ہی اسکے آدمیوں کے حراست میں دو ڈاکٹر ز اور دو نرسز لیے گاڑی آئی۔

وہ مسکرایا اور باہر نکل کر اپنی بھوری چمکدار آنکھوں سے سورج کو دیکھا۔

دل چاہتا تھا اسے اس پل کہے کہ کچھ دیر بادلوں میں چھپ جائو تاکہ وہ اپنی سمی کو لیکر اندر جاسکے۔

اسکی سوچ کو سمجھتے ہی انتظار میں کھڑا عارب دھڑکتے دل سے آگے بڑھا اور گاڑی کی ڈگی سے چھتا

نکالا۔۔۔۔۔

عالم نے مسکراتے اس سائے کو دیکھا۔ اور پھر عارب کے بالوں میں ہاتھ پھیرا شفقت سے۔

وہ سرخ چہرے سے خوشی سے ہنس پڑا۔

گاڑی کا ڈور کھولتے اسنے اندر بیٹھی اپنی سمی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ عالم نے دیکھتے محبت سے مسکرایا

اور اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ دیا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ کھسک آئی اسکے پاس جس پر عالم نے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیتا اسے بانہوں میں اٹھایا اور اسکے اوپر چادر درست کی۔

وہ ابھی چل نہیں سکتی تھی۔

سمعیہ نے مسکراتے اسکے سینے پر سر ٹکایا وہیں عارب کے ہاتھوں لرزش سی ہونے لگی اسنے دھڑکنوں سے گھبراتے آنکھیں پل کو میچیں اور گہرا سانس بھر کر اسے دیکھا پر وہ اپنے بھائی کے پناہوں میں چھپی ہوئی تھی۔

عالم کے قدموں کے ساتھ ہی عارب نے قدم اٹھائے۔۔۔

وہ چلتا ہوا گھر میں داخل ہوا تب عارب نے چھاتا ہٹایا اور عالم نے اسکے چہرے سے چادر ہٹائی وہ آنکھیں موندیں پڑی تھی۔

اسے بار بار دیکھتے اسکی پلکوں کو دیکھتے وہ مسرور سرشار سا کھل کر مسکرا رہا تھا جیسے دونوں جہانوں کا سکون مل گیا ہو۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ روم میں داخل ہوا تو ناک کے نتھنوں سے سرخ گلابوں کی خوشبو ٹکرائی۔۔۔  
اسنے چونک کر دیکھا۔۔۔

سنہری چھت پر لٹکتا فانوس ہر کونے میں لگیں چھوٹی سنہری روشنی روم میں بکھرتی بتیاں۔ گلابی کلر کی دیواریں جن پر گلابی ہی جالیدار پردے لگے ہوئے تھے وہی پردے کھڑکیوں اور گلاس وال پر لٹکے ہوئے تھے۔

سفید گداز مخملی قالین جس میں پائوں رکھے تو جیسے روئی میں دھنس جائے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک سائیڈ تھری سیٹر صوفہ اور شیشے کی ٹیبل جس پر بڑا سا ڈیکوریشن پیش رکھا تھا جس کے پیٹ میں لائٹ جگمگا رہیں تھیں۔

جہازی سائیز بیڈ جس پر گلابی بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی وہیں گلابی ہی بلینکٹ پائوں کے پاس رکھا تھا سفید تکیے اور کشنر سیٹ تھے۔

ڈریسنگ مرر کے سامنے بڑی سی ٹیبل پر رکھیں چوڑیوں کے ہر رنگ، پرفیومز، میک اپ کا سامان، ہر سنگھار کی چیز موجود تھی۔

ایک گلاس کی بنے بڑے سے وارڈروب جس کے اندر ہر رنگ کا فراک اور ہر ڈیزائن لاکر ہینگ کی تھیں کپڑوں کی۔

اسکی نماز کا خاص خیال رکھتے وہ جگہ الگ سے سجائی گئی تھی اور چونکنے والی بات یہ کہ وہاں موجود جتنے بھی ڈیکوریشن پیسز تھے ان میں سرخ گلاب رکھے گئے تھے تازے جو عالم نے نہیں رکھے تھے اسنے حیرت سے عارب کی سمیت دیکھا وہ بوکھلا گیا۔

"وو۔۔۔ وہ سمعیہ جی کیلئے ویلکم کیلئے۔" اسنے وضاحت دی۔ "وہی ہیں جو جاتے ہوئے انہونے بیک گرائونڈ۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ آگے بڑھا اور اسے آہستہ سے بیڈ پر ڈالتے اسکے اوپر بلینکٹ درست کیا۔ "باہر ڈاکٹر ز موجود ہیں انہیں اندر لاؤ اور خیال سے سہمی کی نیند نا خراب ہو۔" عارب نے ایک چور نظر اسکے نورانی خوبصورت سے چہرے پر ڈالی اور جھٹ سے سر ہلایا۔

"عین نے ناشتہ کیا؟" اسکے خجالت بھرے تاثرات نظر انداز کیے پوچھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور عارب چونک گیا۔ "وہ عالم مجھے کچھ بتا نہیں رہی آپ جا کر دیکھیں کیا تکلیف ہے اسے کچھ کھا نہیں رہی۔" وہ پلٹ کر جو سمعیہ کے بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا عارب کی بتانے پر جھٹکے سے اسے دیکھا آنکھوں میں غصہ اُڈ آیا لب بھینچ کر وہ عارب کو گھورنے لگا۔

"تم مجھے اب بتا رہے ہونا نسینس!!" اپنی بہن کا خیال کرتے وہ نیچے آواز میں جیسے اس پر دھاڑنا چاہتا تھا پر ضبط کر گیا جس سے اسکے سپید رنگ میں سرخیاں گھل گئیں۔

بھوری خونخوار نظریں، سرخ رنگت بھورے بال عارب دیکھ کر نظریں پھیر گیا۔

وہ غصے سے اسکے نظریں پھیرنے پر مٹھی بھینچے وہاں سے نکلا۔

"خیال رکھنا اسکا ورنہ یہاں بھی۔۔۔!" عارب نے جھٹ سے نفی کی۔

اسکے جاتے ہی اسنے ہاتھ میں پکڑا چھاتا ایک سائیڈر کھا اور ایک نظر دروازے پر ڈالتا سوئی ہوئی سہمی کے پاس آیا۔

وہ گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیڈ کے نیچے بیٹھا اور بیڈ پر رکھے اسکے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے انگلیوں کی پوروں پر رکھا۔

اسکا دل پوری شدت سے دھڑک اٹھا۔۔۔

"سمعیہ۔۔۔!!" اسنے سرگوشی میں پکارا جس سے سہمی آواز سن کر پلکوں کو لرزش دیتی آہستہ سے آنکھیں وا کر لیں اور کچھ دیر چھت کو دیکھتے اسنے اپنے انگلیوں پر انجان لمس پاتے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا۔

محبت کا جہاں اپنی ڈارک برائون آنکھوں میں سمائے وہ اسکی سرخ نیلی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"کک۔۔۔ کون ہو؟؟؟" وہ اسکے جذبوں سے ہکلا گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اپنی انگلیاں گرفت سے نکالنے لگی پر عارب نے مسکراتے انگوٹھان پر رکھ لیا۔  
وہ اسے تو نہیں جانتی تھی یہ کون تھا کیوں اسے اس طرح دیکھ رہا تھا اور اسکا بھائی۔۔۔ وہ کہاں تھا جو یہ انجان  
اسکے روم میں آگیا تھا۔

"آپکا ملازم آپکا خیر خواہ آپکا منتظر آپکے ساتھ باقی کی زندگی گزارنے کا خواہش مند یہ ناچیز عارب پلس  
خادم۔" وہ دلکشی سے مسکرایا سہمی نے گھوری ڈالتے اپنی انگلیاں چھڑوانی چاہیں۔  
"مم۔۔۔ میرا کیا رشتہ ہے تم سے؟ پھپھو ہوں میں تمہاری؟" اسنے کچھ سوچ کر اس جوان لڑکے سے پوچھا  
عارب پہلے سٹپٹا یا پھر قہقہہ لگا اٹھا

"لا حول ولا۔۔۔ پھپھو ہوں گی عالم کے بچوں کی میری تو آپ مستقبل کی ساتھی (بیوی) ہیں۔ ہمارا روح کا  
رشتہ ہے۔ سمجھیں!" اسنے برامانتے وضاحت دی

"ک۔ک۔ کیا مطلب ہے؟" سہمی الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔ کیسی عجیب بات کر رہا تھا۔ اور اسکی انگلیاں بھی  
نہیں چھوڑ رہا تھا۔

پتا نہیں کہاں گیا اسکا بھائی ورنہ اسکے سامنے یہ شخص ایسی باتیں سوچے گا بھی نہیں۔ وہ خود اپنے بھائی سے اتنی  
متاثر تھی تو ضرور اسے سامنے پا کر اس لڑکے کی بولتی بند ہو ہی جائے گی۔

"مطلب ٹھیک ہو جائیں پھر آپکو سمجھائیں گے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جھک کر عقیدت بھرا بوسہ اسکے بالوں  
پر ثبت کیا۔

سمعیہ اسکے اتنے قریب آنے اور اس طرح بوسہ دینے پر بوکھلا گئی۔

"د۔د۔۔ دور رہو!" اسنے وحشر زدہ ہوتے اسے پیچھے رہنے کا کہا اور اپنی سانسیں بحال کیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عرب ایک مسکراتی نظر اس پر ڈال کر وہاں سے نکلا اور سہمی کی حیران پریشان نظریں اسکی چوڑی پشت پر ٹکیں تھیں۔

"یہ کون تھا جسکی اتنی جرات ہوئی کہ اسے۔۔۔۔۔ باقی کا وہ سوچ بھی نہیں پائی کس طرح ہوا کے جھونکے کی طرح قریب ہوا تھا کہ اسے اپنی انگلیوں اور بالوں پر اسکا لمس محسوس ہوتا اسے بو کھلا گیا۔ وہ اپنے قدم پر ششدر وہاں سے نکلا تھا کیا سمجھے گی اسے۔۔

سوچ کر ہی اسے پریشانی ہونے لگی۔ اور غصے سے دھڑکتے اپنے دل پر مکہ مارا پر خود ہی کراہ اٹھا۔

"سالے سب تیری وجہ سے ہوا اگر اسنے مجھے غلط سوچا تو تیزی خیر نہیں اتنا تڑپاؤں گا کہ پیدا ہونے سے سو بار سوچے گا۔" غصے سے اپنے دل کو مخاطب کرتے وہ لائونج میں آیا اور وہاں کھڑے پریشان خوفزدہ ڈاکٹر زرنر سز کو اندر آنے کا کہا۔

ساتھ ہی انکے بیگ بھی لائے جو سہمی کے علاج کیلئے دوائیاں عالم نے ان سے پوچھ گچھ تفتیش کے بعد لیں تھی۔

"اگر تم میں سے کسی کو کسی ہیلپر یا ڈاکٹر کی ضرورت ہو تو بتائیں ورنہ میں آدمی بھیجوں۔" عرب نے باہر موجود آدمیوں کو دیکھتے ڈاکٹر کی طرف رخ کیا۔

"نن۔۔۔ نہیں!!" وہ ملامت کرتی نظروں عرب کو دیکھتے نفی کرنے لگے۔

اسنے سر ہلایا اور دروازے پر کھڑے مودب سے آدمیوں کو جانے کا اشارہ دیا۔

\*-----❤️-----\*

وہ بے چین بے قرار سادہ رازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو نظریں سیدھا سامنے گئیں جہاں وہ اسکی آمد کے منتظر سماعتیں بچھائے بیٹھی تھی اسکے قدموں کی دمک اور کلون کی خوشبو کا پاتے ہی روتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا ہو امیر اچہ؟؟؟" وہ بھاگ کر اسکے پاس پہنچا جب عین پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکی بانہوں میں سمائی۔۔۔

"مجھے پتا نہیں کیا ہو رہا ہے! مجھے چھپالیں۔" وہ سسکا اٹھی

عالم کی تو اسکی حالت دیکھ کر جان پر بن آئی۔۔۔۔۔ "بس بس روتے نہیں میری شہزادی میں ڈاکٹر زبلا تا ہوں بتاؤ کیا ہو رہا ہے کہاں تکلیف ہو رہی ہے؟ یہاں۔۔۔۔۔؟ یہاں؟" وہ اسکے ہاتھ پیر گھٹنا کمنیاں چیک کرتا اسے سینے سے لگائے کھڑا ہو گیا اور بہلانے لگا تو دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر سہلا رہا تھا۔

"یہ۔۔۔۔۔ یہاں ہو رہا ہے پتا نہیں کیا ہو رہا ہے۔ یہاں بھی اور یہاں۔" وہ خوف سے سپید پڑتی اسکی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے اپنے پیٹ دل اور حلق پر ہاتھ رکھے اسے دیکھاتی رونے لگی۔

جس وجہ سے اسکی چھوٹی سی ناک آنکھیں اور چہرہ رو کر سرخ سو ج گیا تھا۔

سعیر عالم کی حقیقت میں روح لرزا اٹھی اسکی حالت دیکھ کر۔۔۔۔۔

سانسیں بھی جیسے بند ہو رہیں تھیں۔

"شش۔۔!! میں دیکھتا ہوں شہزادہ روتے نہیں میرا بہادر بچہ شش! میں تمہارے پاس ہوں۔" محبت بھری سرگوشیاں کرتے اسنے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔

اسے سامنے پا کر ہی پپی وہاں سے بھاگ گیا تھا اور اب صرف روتی ہوئی عین اور بھوری سرخ آنکھوں سے اس پر جھکا عالم اسکے بتائی جگہ پے چیک کرتا اسے چہرے کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا کہ کہیں زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا جی متلانے لگا وہ بے بس سی پڑی رہی۔۔۔ "و۔۔ وہ وہ آرہی ہے۔" اسکے ہاتھ کو پکڑتے اسنے منہ پر رکھا اور ابکائی دینے لگی۔

عالم چونک اٹھا "عین!! میری جان میری شہزادی کیا ہوا تمہیں میرا بچہ کیا کھالیا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے ایسا؟" اسنے گہبرا کر اسے بازوؤں میں بھرا اور لیکر ہاتھ روم کی طرف بھاگا۔۔۔

سینک پر جھکائے وہ قے کرنی لگی جبکہ عالم اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"کہیں فوڈ پوائزن۔۔۔!!" اسنے سوچتے کانپتے تھر تھر لرزتے اسکے نازک وجود کو اپنے ہاتھوں کے حصار میں پکڑا۔ "نہیں ایسا نہیں ہے۔" اسنے اپنی سوچوں سے نفی کی خوف سے۔

اور دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ دھونے لگا۔ ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اسکے لئے تولیہ اٹھا کر اسکا منہ پونچھتے تولیہ ہینگ کر کے اسے ہاتھوں میں بھرا اور ماتھے پر بوسہ دیا۔

وہ نڈھال سی اسکے کندھے پر سر ٹکائے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

"عارب۔۔۔!! عارب!!" اسنے دھاڑ کر پکار لگائی اور اسے سینے میں بھینچا۔

عارب جو ڈاکٹر کو اوپر چھوڑے اسے لینے کیلئے آرہا تھا اسکی دھاڑ پر بھاگ آیا۔ "کک۔۔ کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟" اسکی آواز پر عالم نے بھوری لہو آنکھیں اسکی طرف اٹھائیں

"کہاں مر گئے تھے اسکی حالت دیکھی ہے اگر اسے آج کچھ ہو جاتا تو اپنے ہاتھوں تمہاری لاش دفناتا۔ جانو سب لیڈی ڈاکٹر کو اٹھالا تو اور انکے ساتھ انکے ای سی جی میشن ایکس رے الٹرا سائونڈ اور کل والی ڈاکٹر کو ضرور لانا گوفاسٹ!!" اسنے غرا کر کہا بدحواسی میں عالم کے سینے سے لگی نڈھال سی عین کو دیکھتے وہ خود پر لعنتیں

بھیجتا وہاں سے بھاگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے بیلٹ سے گن نکالی اور ساتھ جیب سے گاڑی کی کیز۔۔۔

پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھتے اسنے اندھا دھند ڈرائیونگ کرتے تیز رفتاری سے وہاں سے گاڑی نکالی۔

وہ اسے بانہوں میں بھرے دھڑکتے دل سے ٹہلتا کبھی اسکی پیٹھ سہلاتا تو کبھی سر پر بوسہ دیتا پانگلوں کی طرح ہاتھوں پر بوسے دیتا۔

"بس صرف کچھ منٹس۔ پھر ساری تکلیف بھاگ جائے گی میری عین سے دور" اسکی فکر مند مضطرب سی حالت عین سے چھپی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے گلے میں دونوں بانہیں ڈالے مسکرائی۔  
 "آپ مجھے ایسے ہی پیار کریں گے دیوانوں کی طرح ہمیشہ؟" اسکے گردن پر لب رکھتی وہ سرگوشی میں پوچھنے لگی۔

عالم اسکے ہولے ہولے سے لرزتے وجود کو بانہوں میں سمیٹے اسکے کندھے پر لب رکھتے مسکرایا۔ "کوئی شک؟؟"

"نہیں۔۔۔! میں بھی آپ سے ایسے ہی پیار کروں گی۔" اسنے دل سے اظہار کیا۔ عالم خوشی سے اسکے ہاتھ چوم کر رہ گیا۔

"اب کیسا فیل ہو رہا ہے؟" وہ پردے ہٹائے کھڑکی کھول کر گیٹ کو دیکھنے لگا۔

"اب ٹھیک ہے آپ آگئے تو ابکائیاں اور قے بھاگ گئی۔" وہ کھلکھلائی عالم نے مسکراتے ہوئے باہر سے نظریں ہٹا کر اسکے کھلکھلاتے چہرے کو دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پر میں مطمئن نہیں ہوں جب تک سارے ٹیسٹس نہیں ہو جاتے مجھے سکون نہیں آئے گا۔" وہ اسے بیڈ پر لیٹاتا اسکے پاس بیٹھا اور کوٹ اتار اسکے بغیر دوپٹے کے وجود پر ڈال دیا۔

حور آنکھیں موندیں سر اسکے گود میں رکھ گئی۔ اور عالم اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے عارب کو کال کرنے والا تھا پر کھڑکی سے آتی لاتعداد گاڑیوں کی آواز پر اسنے کوٹ ہٹا کر حور العین کے اوپر بلینکٹ درست کیا اور جھک کر ماتھے پر مہر ثبت کرتے کھڑکی سے دیکھا تو سامنے ہی گاڑیوں سے اترتی خوفزدہ پریشان ڈاکٹر ز اور اسکے حکم پر لائیں گئی مشینیں نکال رہے تھے۔

"ریلیکس رہنا ڈرنا نہیں میں اپنی شہزادی کے پاس ہی ہوں پھر ایک سر پرانز ہے تمہارے لئے۔" اسکی گال سہلاتے وہ بول رہا تھا جس پر حور العین مسکرائی اور عالم نے انگوٹھا اسکے ڈمپل پر پھیرا۔

"اندر آئیں پلینز جلدی!" عارب کی گہرائی بو کھلائی آواز گونجی اور ساتھ ہی سات آٹھ مختلف ہاسپٹلز کی لیڈی ڈاکٹر اندر داخل ہوئی اور خاموش ایک سائیڈ کھڑیں ہوئیں

مشینوں کو سیٹ کرنے کیلئے آئے آدمی خاموشی سے سعیر کی موجودگی میں نظریں جھکائے مودب اپنا کام انجام دے رہے تھے۔

اور ڈاکٹر ز بیڈ پر پڑی اس حسین محسمے کو دیکھ رہی تھیں اور پاس ہی بیٹھے اس پہاڑ جیسے وجود کو۔  
دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے دیو نے پری کو قید کیا ہو۔

"یہاں میں ہوں تم جاؤ وہاں۔" پریشانی سے عین کا چہرہ دیکھتے عارب سے عالم نے کہا وہ معذرت شرمندہ نظریں اٹھائے سر ہلاتا وہاں سے نکلا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عالم کیا ہو رہا ہے؟" اتنی آہٹیں اتنی جنبشیں اور مشینوں کے بٹن کے آف آن ہونے کی آواز پر اس نے عالم کا ہاتھ پکڑا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ "کچھ نہیں ریلیکس۔"

حور العین کے سوال پر ڈاکٹر نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا پھر بلیںکٹ میں دہکی حور العین کو۔  
"سر ہو گیا اب یہ کام کر سکتیں ہیں۔" اسکے آدمی نے جھکی نظروں سے عالم سے کہا اس نے وہاں سے جانے کا حکم دیتے اور سب آدمیوں کے جاتے ہی دروازہ بند کیا۔

ان سات میں سے تین آہستہ سے آگے آئیں تب عالم نے پریشانی سے انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔  
"بتاؤ میرا بچہ کیا کیا تکلیف ہو رہی ہے یہ ڈاکٹر نہیں تمہارا علاج کریں گی شاباش۔" وہ حور العین سے کسی معصوم بچی کی طرح ٹریٹ کرتا پوچھنے لگا۔  
اور وہ سر ہلاتی گہرا سانس بھر کر انہیں بتانے لگی۔

"م۔۔۔ مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا کھانے میں صرف اچل نمکی کے علاوہ کیونکہ وہ کھٹی تیکھی بناتے ہیں ناں عالم۔ اور جو بھی کھاتی ہوں وہ قے کی صورت میں باہر آ جاتا ہے۔ میں عالم کو نہیں بتا رہی تھی اسلئے ہی میرا دل خراب ہو رہا تھا قے کر کے اب حلق بھی دکھ رہا ہے۔ اور جب یاد کرتی ہوں تو آ جاتی ہے خود ہی۔" اس نے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں مسلتے بتایا۔

ڈاکٹر پہلے الجھ گئیں پھر ایک دوسرے کو دیکھتے مشینوں کو دیکھا اور مسکرائیں۔۔۔  
جس پر عالم نے گھورا اور وہ سٹپا کر مسکراہٹ کچل گئیں

اب وہ تینوں اسکی طرف متوجہ ہو گئی تھی باقی چار دروازے کے پاس کھڑیں تھی فکر مند خوفزدہ پریشان سی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے تکلیف تو نہیں ہوگی اور تم مجھے حساس کا جتا کر گئی تھی۔ اب دیکھ رہی اسکی حالت۔ اگر کل تم اسکا ٹھیک سے علاج کرتی تو آج اسکی یہ حالت ناہوتی۔" اسکی نظر اچانک دروازے کے قریب ایک ڈاکٹر کے پیچھے چھپی کھڑی کل والی ڈاکٹر پر گئی۔

اور دوسرے ہی پل وہ اسکے سر پر پہنچتا غرایا کہ وہ خوف سے زرد پڑتی اچھل پڑی۔ وہیں دوسری طرف ڈاکٹر ڈر سے عین کاچیک اپ کرتی ہر اسماں ہو گئیں۔

"مم۔۔۔ میری کیا غلطی ہے سر وہ کل تھوڑی انہونے بتایا تھا کہ انہیں ابکائیاں یا کچھ دل خراب ہو رہا ہے قسم سے سر میں ٹھیک سے علاج کرتی پر آپ نے کہا وہ گر گئی ہے تو مجھے چیک اپ کے بعد کہیں چوٹ نظر نہیں آئی تو۔۔۔۔۔"

"انفنف۔۔۔۔۔!! جائو اور اسکا ٹھیک سے علاج کرو۔" اسنے ہاتھ اٹھا کر دھاڑتے اسکے باقی کے لفظ منہ میں ہی دبا لیے بلکہ ہاتھ اسے حورال عین کی طرف جانے کا اشارہ دیا وہ سر ہلاتی اسکے پاس بھاگ آئی۔۔۔ اسنے سرخ لہو نظروں سے عین کی طرف دیکھا جسکا چہرہ اسرخ انگارہ ہو رہا تھا بلکہ ڈاکٹر اس سے سرگوشی میں بات کر رہیں تھیں۔ جس سے وہ جھینپ رہی تھی

"کوئنگر پچو لیشن سرشی ازون ویک پر یگنینٹ۔" ٹیسٹس پازیٹو دیکھ کر انہونے فکر مند مضطرب کھڑے عالم سے کہا۔

وہ جو عین کے سرخ حیران فکر مند چہرے کو دیکھ رہا تھا اس آواز پر جھٹکے سے انہیں دیکھا۔ اسکی بھوری آنکھوں کی آگ کچھ یوں تھیں کہ سب کی موجودگی میں وہ نظریں جھکا گئیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا کہا دوبارہ کہو۔" اس نے حکم دیا اور چلتا حورالعین کے پاس جانے لگا جو ابھی نظروں سے اس انگلش کو سن رہی تھی۔

"عالم کو نگرے پر گنٹ میں نہیں ہوں۔۔۔! میں وہ۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آیا کس طرح بتائے جبکہ وہ اسکے پاس بیٹھا تھا۔

"کیا ہو؟؟؟" اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اس نے گھمبیر لہجے میں پوچھا۔  
دل عجیب سے دھڑک رہا تھا وہیں لبوں کے گوشوں میں مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ان کا کہنا ہے میں وہ۔۔۔۔۔ ماں بننے والی ہوں اور آپ بابا۔ ہم دونوں ماما بابا بننے والے ہیں عالم۔" وہ روتی ہوئی کہہ کر اسکے سینے سے لگی جس پر مسکراتے اسکے سر پر لب رکھے وہ اسے دل کے بے حد قریب محسوس کرنے لگا۔۔۔

"ایک منٹ کیا یہ سب ایک ویک کے بچے کی تکلیف تھی؟" ایک دم ہوش میں آتے اسے اپنی عین کی تکلیف یاد آئی۔

"جی پر یہ صرف ابتدائی۔۔۔۔۔

"بس!!!!!" اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روکا۔

حور پریشان سی لیٹی ہوئی اسے سنتی اسکے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"انجکشن لگاؤ یا ٹیبلٹ سیرپ دو اسے کوئی ایسی جس سے اسے تکلیف نہ ہو اور بچہ پیٹ میں خاموشی سے رہے فاسٹ۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"پپ۔۔۔۔۔ پر سرم۔۔۔۔۔ میں کہاں سے لائوں؟ آئی مین سس۔۔۔ سائنس نے ابھی اتنی ترقی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شٹ اپ تم دیکھ نہیں رہی اسکی آنکھیں وہ رو رہی تھی! اور تمہیں سائنس کی ترقی کی پڑی ہے۔"  
 "کچھ کرو ایسا کہ بچہ دنیا میں آکر پھر چنچے ابھی کوئی ایسی حرکت ناکرے جس سے میری عین کو تکلیف ہو  
 سمجھیں؟"

اسکے سر دلچے میں مطالبے پر جہاں عین پریشان ہوئی تھی وہیں ڈاکٹر زہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

\*-----❤️-----\*

"نوریہ لوداد کی الماری میں رکھ آؤ۔!" آئیہ بیگم نے کچھ فائلز کمال صاحب کی دی ہوئیں اسکے حوالے ہیں۔  
 جو پاس ہی بیٹھی تھی انکے اسرار پر۔۔۔

"پرتائی امی وہ اپنی الماری کو لاک لگائے رکھتا ہے چابی پتا نہیں کہاں ہے۔" اسنے بہانا گڑھا۔  
 "بیٹا کیز وہیں اسکے سائیڈ ٹیبل دراز میں رکھی ہے تم جائو مل جائیں گی۔" انہونے فرار کے راستے بند کر لیے۔  
 نور لب بھینچے اٹھی اور دوپٹہ درست کرتی وہاں سے فائلز اٹھائیں۔۔۔  
 وہ روم میں نہیں تھا اسلئے بے فکر ہو کر جا رہی تھی۔

کچھ خوش بھی تھی کہ اسے پھر سے فون کالز نہیں آرہی تھیں اور اپنے دادا پر شک کرنے شر مندہ بھی ہوئی  
 تھی۔

سیڑھیاں طے کرتی وہ انہی مختلف الجھی سوچوں میں تھی۔

وہ فائلز بیڈ پر رکھتے ٹیبل کے دراز سے کیز نکال لائی۔ اور الماری کا لاک کھولا۔

"کاش میری شادی میں حور تم آتی میں تمہیں مس کروں گی۔" اسکی سوچیں اپنی بہن کے گرد گھوم رہیں  
 تھی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نظریں سرسری سی اٹھیں اور آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

"یہ۔۔۔! یہ تو میری ہے۔" وہ اپنی گڑیادیکھتی پر جوش سی بولی۔۔

اور پھر خوشی سے اندر دیکھا تو وہاں لاتعداد چاکلیٹس ٹوفیز کی ویپر ٹوٹی سینسلز بالوں کے کپلس یہاں تک کے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں بھی موجود تھیں۔

حیرت سے ساکت وہ ایک ایک چیز چھو کر دیکھ رہی تھی۔ "کتنا بیوقوف جنونی انسان ہے کب سے میری

چیزیں جمع کر رہا ہے یہ انسان۔" اپنی چھوٹی سی فروک دیکھ کر اسنے ہنستے ہوئے سوچا

اور دوسری چیزیں دیکھیں جہاں اسکا ایک چھوٹا اسکول شوز بھی تھا۔۔۔

"ای یہ تو مینے اسے سلائی کروانے کیلئے دیا تھا اور اسنے کہا تھا اُس سے گم ہو گیا پھر اسکی جگہ دوسرے لا کر دئے تھے۔" وہ مسکرانے لگی "بزدل چور کہیں کا۔"

اسے یاد تھا اسکا اسکول شوز سائیڈ سے اکھڑ گیا تھا اور نئے لینے کے پیسے نہیں تھے تو اسکی ماں نے سلائی کیلئے

بھیجا تھا داد کے ہاتھوں تب وہ دوسرے انتہائی مہنگے شوز لیکر آیا تھا اور اسکے بارے میں کہا تھا کہ گم ہو گیا اس

سے۔۔۔

وہ حیران تھی اسکی آنکھوں نمی اتر آئی دونوں پٹ الماری کے کھولے وہ ہر چیز دیکھنے لگی جہاں ایک طرف

اسکی امپورٹنٹ ڈاکو منٹس اور فائلز رکھیں تھی تو دوسری سائیڈ نورالین کی چیزیں۔۔۔

"اوہ یہ تو کتنا بڑا چور ہے یہ گلاس تو میرا فیورٹ تھا اس میں میں پانی پیتی تھی۔" اسنے اپنا چھوٹا سا کانچ کا گلاس

دیکھا جو اسے انتہائی پسند تھا وہ اپنی عزیز جان بہن کو بھی اس میں پانی پینے نہیں دیتی تھی اور اسے یاد آیا یہ

اچانک سے گم ہو گیا تھا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جسکے لئے وہ کتنی روتی تھی کہ اسے شدید سر میں درد اور بخار ہو گیا تھا۔ "داد کمینے! میں تمہیں شہید کر دوں گی تم ہمارے گھر میری چیزیں چوری کرنے آتے تھے اور میں روتی پریشان رہتی تھی کہ میری صرف کیوں گم ہوتی ہیں۔" اپنے گلاس پر لب رکھے وہ دانت کچکچا کر بولی۔

"کیا ہوا بونی تم رو کیوں رہی ہو؟" ایک سنجیدہ آواز اسکے کانوں میں گونجی "داد۔۔۔!! داد وہ دیکھو مناسب میری ہی چیزیں گم ہوتی ہیں ماما کی حور کی نہیں ہوتی۔ میری آج پھر ایرنگز چوری ہو گئی کل گلابی والا میرا فیورٹ دوپٹہ چوری ہو گیا ماما کو کہا تو کہتی ہیں میں ہی کہیں گم کر دیتی ہوں۔" وہ رو رہی تھی اور اسے یاد تھا اسنے کہا تھا کوئی بات نہیں چیزیں تو آنے جانے والی ہوتی ہیں وہ اسے نئے ایسے ہی لا کر دے گا

پر نور نے انکار کر دیا تھا اور وہ کندھے اچکا گیا تھا کہ جیسے تمہاری مرضی۔

پر اسے آج یہ سب یہاں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ یہ چور کہتا ہو گا دل میں 'تیری مرضی میرا تو کام ہو گیا میرا چوری والا کیڑا اب پر سکون ہے'۔۔۔

نور العین غصے سے سرخ وہ سب اندر رکھ کر اب دوسری چیزیں دیکھنے لگی کہ اچانک سے اسکی آنکھیں الجھی اپنا بلیک پرس دیکھ کر۔۔۔

"یہ۔۔۔۔!!! وہ یاد کرنے لگی کہ یہ کہاں کھویا تھا۔۔۔

"سنو وہاں جائو"۔۔۔ سرخ گرے آنکھیں بغیر شرٹ کے چوڑا پھیلا وجود کالے لمبے بال اور گھنی داڑھی مونچھوں والا کوئی پچیس سال کا لڑکا ایک ماڈرن لڑکی کے کمر میں ہاتھ ڈالے روم کے بیچوں بیچ کھڑا تھا۔۔۔

ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

نور کے حواس جھنجھلا اٹھے۔۔۔ اسنے بے یقینی سے اپنے ہاتھ میں پرس دیکھا تو اسکی نظروں میں شکیل نامی آدمی سیون اسٹار ہوٹل، ایک لڑکی، اور وہ۔۔۔۔۔ گھوم گئے۔۔۔۔۔ سانسیں جیسے الجھ گئی اور رنگت لٹھ کی مانند زرد ہو گئی۔

"مجھے چھوڑیں آپ صرف یہ بتائیں کیا آپکو معلوم ہے آپکا منکوح داؤد "دا آلف" معصوموں کو مارنے والا ایک غنڈہ ہے سرے عام غنڈہ گردی وحشت پھیلانے والا بیسٹ کا ساتھی ہے ایک درندہ ہے! وہ آپ سب کے سامنے معصومیت بزدلی کا ڈھونگ رچاتا ہے!"

"اک۔۔۔ کیا بکواس ہے۔۔۔۔۔ داد۔۔۔۔۔ داد۔۔۔۔۔ نہیں!!" اسنے ہر اسماں ہوتے نفی کی اور لرزتے ہاتھوں سے پرس اندر رکھا۔

تب ہی دھڑکنیں جیسے سینے میں تھم گئی اور سانسیں تیز ہو گئی جب اسکی وحشت سے پھیلی نظریں اس رنگ پر گئی جو اس غنڈے کی گاڑی میں گر گئی تھی۔۔۔۔۔ اب تو کوئی شک شبہ نہیں تھا کہ داد۔۔۔۔۔

"یہ رنگ تو۔۔۔۔۔!!!" آنسوؤں روانی سے بہنے لگے وہ لرز رہی تھی۔۔۔

دل دھک دھک کر رہا تھا اسے یاد نہیں آیا تھا وہ یہاں کیوں آئی ہے۔

اسکے سامنے تو بس آلف گھوم رہا تھا مختلف انداز میں۔۔۔۔۔

"لٹل گرل۔۔۔۔۔!!!" کانوں کے آس پاس جیسے سرگوشی ہوئی۔۔۔ اسکا تنفس تیز سے تیز تر ہونے لگا ہاتھو پاؤں بے جان ہو گئے۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وو۔۔۔ وہ اب مم۔۔۔ مجھے مم۔۔۔ مار دیگا۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے نہیں چھوڑے گا مارے دیگا سب کو  
ح۔۔۔ حور۔۔۔ بی۔۔۔ برہان۔۔۔!" اسنے ہڑ بڑا کر سب چیزیں اندر رکھیں اور الماری بند کرتے کیز دراز میں  
واپس رکھتے بیڈ پر ڈھے گئی۔۔۔

"تمہیں کس چیز سے ڈر لگتا ہے داد۔۔۔؟؟"

"مجھے خون۔۔۔! زیادہ ڈر مجھے خون اور بے گناہ کے قتل سے لگتا ہے۔۔۔ ایسا لگتا میری سانسیں بند ہونے لگتی  
ہیں۔ جسم میں خون منجمد ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں سن پڑ جاتے ہیں۔ میں برداشت نہیں کر پاتا بے گناہوں کی  
موت۔"

"پھر کیسے داد۔۔۔؟؟؟ کیسے تم ان گناہوں کی دلدل میں اترے کیسے ایک معصوم داد سے حیوان بن گئے  
کیوں معصوموں کے وجود کو کھانے لگے؟؟؟" وہ سسک اٹھی اسکی پرانی باتیں یاد کر کے۔

"تم ایک جھوٹے ہو!! جھوٹے حیوان نقاب پوش بہرہ پیے ہو معصوموں کا خون پیتے درندے ہو۔!!!  
میں تم سے نفرت کرتی ہوں داؤد میں تمہارا چہرہ اسب گھر والوں کے سامنے لائوں گی میں اب چپ نہیں  
بیٹھوں گی نہیں بیٹھوں گی چپ تم سب کا قصہ ختم۔۔۔!!!" وہ چیختی روتی وہاں سے نکلی اور بھاگ کر اپنے  
کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔

صدمہ شاکد کی حالت تھی دماغ شدید جھٹکوں کے زد میں تھا۔ اگر اسنے اپنی آنکھوں سے نادیکھا ہوتا اپنا پرس  
اور وہ رنگ ناسکے پاس سے ملی ہوتی تو وہ کبھی یقین ناکرتی پر اب۔۔۔۔۔

کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی تھی۔

وہ وہی تھا سب ثبوت اسکے خلاف تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صدمہ اس قدر تھا کہ وہ بیڈ پر گرتے ہی ہوش و حواس سے بیگانی ہو گئی۔۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"عالم ایسا نہیں ہوتا۔" ہنستی ہوئی حور نے ہاتھ بڑھایا۔

"شش تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں خاموش رہو ورنہ پھر تکلیف ہوگی۔" وہ چلتا عین کے پاس چیئر کھسکا کر بیٹھا۔

اور ڈاکٹر ز کو اشارہ دیا۔

وہ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتی رہیں۔

اور پھر ابتدائی مرحلے کو دیکھتے انہوں نے اس کے لئے دوائیاں لکھیں۔۔۔

"یہ لیجئے سر منگوائیے اس سے آپکا بچہ نہیں چیخے گا اور نا ہی اپنی بیوٹیفل ماما کو تکلیف دے گا۔" انہوں نے نسخہ اس کے حوالے کیا۔

وہ دوائوں کا نسخہ دیکھنے لگا جہی آلف ڈورناک کر کے اندر داخل ہوا تھا۔

"مبارک!۔۔۔!!!" اسنے خوشی سے کہا پر اسکے روم کو ہاسپٹل کے لک میں دیکھ کر حیران پریشان رہ گیا۔

"میں کہیں غلط جگہ تو نہیں پہنچ گیا؟" اسنے ہنستے ہوئے پوچھا اور اس ہنستے مسکراتے لمبے بالوں والے لڑکے کو دیکھ کر ہی ڈاکٹر ز میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

ورنہ وہ تو آج خوفزدہ تھی کہ صرف ڈاکٹری کر لے انہیں سائنسدان ڈاکٹر بننا چاہیے تھا۔

"نہیں تم سہی جگہ آئے ہو جائو یہ دوائیاں لیکر آؤ۔" اسنے وہ دوائوں کا نسخہ اسکی طرف بڑھایا۔

"اوہ یہ کس چیز کی دوائیاں ہیں اور۔۔۔۔"

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تم جاؤ اب دیر کر رہے ہو!" اسکے غصے سے ٹوکنے پر آلف چونکہ اور اسے اس قدر سیریس دیکھ کر سر ہلاتا وہاں سے نکلا۔

"پر عالم مجھے تو ابھی تکلیف نہیں ہو رہی اور بچہ پیٹ میں تو چیخیں نہیں مارتا۔۔۔۔۔"

"تم نہیں جانتی میری شہزادی یہ بڑی فلم ہوتے ہیں اندر پتا نہیں کیا کیا کرتے اپنی ہی ماں کو تکلیف دیتے ہیں۔ پر یہاں یہ سب نہیں چلے گا اگر انہیں عزت سے دنیا میں آنا ہے تو آئیں ورنہ سائنس تو ترقی نہیں کرے گی پر میں کافی ترقی کر چکا ہوں۔" اسنے حور العین کے بال سنوارتے محبت سے کہا اور آخر میں ڈاکٹر ز کو دیکھ کر جتا یا کہ وہ بیچارے بوکھلا گئیں۔

"تم کہاں اپنا ٹرانسفر کروا رہی ہو؟" پاس کھڑی ایک ڈاکٹر نے عالم کو دیکھ کر سرگوشی میں پوچھا۔

"جب تک یہ ہمارا ٹرانسفر دنیا سے کروائے میں خود لاہور کیلئے نکل رہی ہوں شاید کوئی محفوظ کونال جائے۔" دوسری ڈاکٹر نے سن کر سرگوشی کی۔

وہ سب آپس میں کبھی کبھی پھسر پھسر کرتی عالم کو بھی دیکھ رہی تھی جو حور کے ہاتھ سہلاتا محبت سے اسے باتیں کرتا مسکرا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں آلف دوائی لیکر آیا اور ڈاکٹر نے عین کو کھلا کر اسے بیڈ پہ سلا یا۔

"یہ انہیں وقت پر دیجئے گا ان شاء اللہ بے بی بغیر شور شرابے کے آئے گا۔" اپنی طرف سے انہوں نے پوری کوشش کی عالم کو مطمئن کرنے کی۔

"سر ہم جائیں اب؟" ایک نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں جاؤ آلف انہیں چھوڑ آؤ پر ان میں ایک کو یہیں رکھ لو اگر شور کرے تو تیجے کا خرچہ ہماری طرف سے ہو گا اس کے ماں باپ کو بتا دینا۔" اسکا حکم سن کر سب کا سانس رک گیا وہ ہر اسماں ایک دوسرے کو دیکھنے لگی اور آلف مسکراہٹ دبا کر انہیں۔

"آہاں تو کون رہ رہا ہے اسکا سارا انتظام کیا جائے گا بے فکر ہو کر سامنے آئے۔" سینے پر بازو باندھے اسنے ان سے پوچھا تو وہ سب مزید پریشان ہو گئیں۔

"میں۔۔۔!" ان میں سے ایک ڈاکٹر سامنے آئی۔۔۔

عالم نے دیکھا تو وہی تھی کل والی ڈاکٹر۔۔۔

"کیوں دوسری کیوں نہیں آرہیں۔" اسے اس ڈاکٹر کی ڈگریا بے مطلب لگ رہی تھیں وہ جیسے فرسٹ امپریشن از دالاسٹ امپریشن والا حال تھا یہاں۔

بہر حال وہ خاموش ہو گیا کیونکہ سامنے بھی عالم تھا اگر اسکے سامنے اسکی عین کو غلط انجکشن یادوائی دی تو زندہ تو وہ بھی نہیں رہے گی۔

باقی سب کو آلف انکی فیس دیکر چھوڑ آیا البتہ مشینز وہیں رکھی تھیں کیونکہ اب انکی کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی تھی عالم کے مطابق بچہ عین کے دل کی جگہ نا پہنچے اسلئے سب کچھ وہاں موجود ہونا چاہیے تاکہ اسے باز رکھا جائے اسکے ارادوں سے۔

آلف کی مبارک پروہ مسکرا کر سر ہلا گیا اور اب سب کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا کیونکہ پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہو چکی تھی اسکی عین۔

اس لیڈی ڈاکٹر کو حورالعین کیلئے رکھ دیا تھا۔ تاکہ کچھ پریشانی نا ہو۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مشینز دوائیاں ڈاکٹر وہاں موجود تھی جو اسکے مطمئن ہونے کا کارن تھی پر ایک یہ بھی چبھن تھی کہ اسکے سوا  
دوسرا وجود اسکے کیسے قریب ہو سکتا ہے۔

بہر حال زمین پر آجائے اسکا بندوبست کرنا ہو گا اسے۔۔۔

"آپ خوش ہیں؟" حور العین اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگائے بولی

"ہاں۔۔۔!" آہستہ سے اسے اوپر کر کے احتیاط سے پاس کیا اور جھک کر اسکی پیشانی چومی۔ "خوش ہوں۔"  
"میں تو بہت خوش ہوں میں اسے چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنائوں گی کتنا پیارا ہو گا نا ہمارا بچہ عالم۔" وہ چہکتی  
بولی عالم نے اسکے سرخ دہکتے چہرے اور چمکتی آنکھوں کو دیکھا۔

"تم اسے کیوں کپڑے پہنائو گی اسکے ہاتھ ہوں گے وہ خود پہنے گا تم صرف میرے لئے ہو ایسے کیا کرو مجھے  
شرٹ پہنایا کرو تاکہ یہ جو کبھی کتوں تو ابھی آنے والے بچے کو کپڑے پہنانے کا کرتی ہو ختم ہو۔" اسکے بازو  
اپنی گردن میں ڈالتے اسنے غصے سے کہا۔

حور نے سن کر آنکھیں پھیلانیں۔ "کیا آپکو جیسی ہو رہی ہے ہمارے اپنے بچے سے عالم؟" وہ ششدر تھی  
کہ کوئی باپ اپنے بچے سے بھی جیلس ہو سکتا ہے پر وہ بھول گئی تھی یہ "کوئی" نہیں "سعیر عالم" تھا۔  
جو اپنی شہزادی کا کسی کو سوچنا برداشت نہیں کرتا تھا کجا کہ اسے کپڑے پہنا کر اسکے لاڈ اٹھائے۔  
اسکے جواب نادینے پر حور العین کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں ہمارے لئے ایک نیا گھر بنائوں یہ اسکے نام کر دوں۔" اسنے سوچتے ہوئے کہا تو حور قہقہہ  
لگا اٹھی

"آپکو کیا ہو رہا ہے عالم وہ چھوٹا سا بچہ اس گھر کا کیا کرے گا؟"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"خوش ہو گا اور ہماری طرف دھیان نہیں دیگا میں یہاں اسکی ضرورت کیلئے گورنس میڈ کی لائسنس لگا دوں گا۔" اسنے اپنی سوچ کا اظہار کیا۔ حور سن کر دہل کر رہ گئی

"آپ میرے بچے کو گورنمنٹ کو کیوں دیں گے عالم؟" عالم نے مسکراتے اسکے چہرے کو دیکھا "تاکہ اسکی عقل ٹھکانے آئے اور تمہاری طرف غلطی سے بھی نہ دیکھے۔"

وہ کہہ کر اسے منہ کھولتے دیکھ کر کچھ مزید قریب کرتے اسکے لبوں پر آہستہ سے اپنے لب رکھ لیے۔

"خیال رکھنا چھپانا کچھ مت جو تکلیف ہو مجھے بتانا تاکہ اسکا ٹھیک سے علاج ہو سکے ورنہ اسے تکلیف دینے کی عادت پڑ جائے گی حالت تو مینے ابھی دیکھ لی ہے۔" اپنی ناک اسکے پھولے روئی سے قندھاری گالوں پر

رگڑتے وہ سرگوشی میں بولا

حور اسے اچانک سے بدلتے دیکھ کر اسکی شرٹ کے پیچھے کالر سے پکڑ لیا۔

"آپ کوئی اچھی خبر سنانے والے تھے؟" وہ اسے بانہوں میں بھرے اپنی خوشی کے اظہار پر اسکے نقوش کے بو سے لیکر اسے بدحواس کر رہا تھا۔۔۔

عالم نے سن کر آنکھیں کھولی اور اسکی نرم گرم مدھم سی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگا کچھ پل اسے قریب سے دیکھتے اسکی میچیں آنکھوں پر باری باری بو سے دیتے اسکے کان کے قریب اپنے لب کیے۔

حور العین کا دل اسکے وسیع سینے میں دھک دھک کر رہا تھا۔

"ویسے تو میں پسند نہیں کرتا تمہیں میرے علاوہ کوئی عزیز ہو۔ اسلئے نارمل خوشی کا اظہار کرنا۔

"سمی آگئی ہے۔" تمہاری ساتھی پر یاد رہے ڈارلنگ اسکے سامنے کوئی پرانا ذکر مت کرنا مینے بہت محنت سے

اسکے دماغ سے بری یادیں مٹائیں ہیں کیونکہ اگر ایسا نہیں کرتا تو سمی اٹھ کر ہمارے پاس نہیں آتی۔۔۔۔! یا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شاید وہ کبھی اٹھتی نہیں۔ "حور ساکت سی اسکی سرگوشیاں سن رہی تھی پردماغ میں صرف ایک ہی سدا گونج رہی تھی "سمی"۔۔۔

"رومت میری شہزادی دیکھنا ایک دن میرا شہزادہ آئے گا اور تمہیں اس قید سے لے جائے گا۔" سالوں پہلے ایک نفیس سی آواز اسکے کانوں میں سائیں سائیں کرنے لگی اسکی سپید رنگت دیکھ کر عالم نے اسے اپنی پناہوں میں چھپا لیا کیونکہ جانتا تھا اپنی بہن کی زندگی سے تو وہ باب نوچ لیا پر اپنی شہزادی کا کیا کرے کیسے اسکے ذہن سے وہ سب کچھ نکالے۔

"عع۔۔۔ عالم سم۔۔۔۔ سمی۔۔۔ میری سس۔۔۔ می!!" وہ بدحواسی کے عالم میں گویا ہوئی۔

اور عالم اسکی بڑبڑاہٹ سنتا اسے بہلا کر سلانے لگا۔

تاکہ جب جاگے تو بہت آسانی سے اس سچ کو قبول کر لے اسکا دماغ۔۔۔

وہ اسے کسی بچی کی طرح اپنی پناہوں میں سمیٹے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

\*-----❤-----\*

آج کی میٹنگ میں ڈی ایس پی کے بتائے گئے خود پر الزامات سن کر وہ دنگ رہ گیا۔

انکی رپورٹس کے مطابق وہ کافی غیر قانون کاموں میں بیسٹ کو مدد دیتا ہے اسلئے ہی اسکی لڑکی سے شادی کی ہے۔

اور وہ جنگل سے آدمی زندہ لا سکتا تھا پر جان بوجھ کر سب کو جلا دیا۔

وہ نہیں جانتا تھا یہ غلط رپورٹ کس نے بنا کر دیں تھی پر جو بھی تھا اس پر الزامات لگائے جا رہے تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کمشنر ڈی ایس پی ایس ایس پی نے وارن کیا تھا اگلی بار اسکی رپوٹس آئیں تو اسے ڈسمس کیا جائے گا بلکہ اسے سزا دی جائے گی مجرم سے ملے ہونے کی وجہ سے۔

بہر حال انکے پاس ثبوت نہیں تھے ناہی گواہ سوا سے صرف وارن کیا جا رہا کیونکہ دوبارہ یہ سب موصول ہو سکتے ہیں کیونکہ کالے کارنامے نہیں چھپتے۔

اسنے اپنی بہادری پر کتنے میڈل ایوارڈ جیتے تھے۔ کتنوں کو اندر کروایا تھا خطرناک سے خطرناک کیس حل کیے تھے نتیجہ یہ مل رہا تھا کہ کسی کے کہہ دینے سے اسے فوراً وارن کر دیا۔

پرسوں گھر میں مایوں کی رسم تھی اور وہ کسی سے یہ شیئر بھی نہیں کر سکتا تھا۔  
پراس سب کی کارن مسکان تھی مسکان عارب۔

ان ہی غمیض و غضب کی سوچوں میں وہ اسکول کی طرف جا رہا تھا کہ ڈیش بورڈ پر رکھے اسکے موبائل کی سکریں روشن ہوئی۔

ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھالتے دوسرے سے موبائل اٹھایا تو سامنے ہی انجان نمبر سے مسیج شو ہو رہا تھا۔  
"ہم سے الجھ کر بہت برا کیا ایس پی اب ہماری طرف سے خوشیاں سنبھالو یہ آنے والا صدمہ ہو گا تمہارے لیے چھوٹا سا گفٹ۔"

مسیج پڑھ کر اسکا دماغ سنسنا اٹھا۔۔۔

جلد ہی اس دھمکی پر کال بیک کی پر دوسری طرف نمبر آف تھا۔

سب سے پہلے ہی ڈرا اسکے دماغ میں اپنی کمزوری فیری کا آیا۔ "کہیں اسے خطرہ تو نہیں" خوف سے سوچتے  
اسنے گاڑی بھگائی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور جلد اسکول کے گیٹ پر رکا جہاں چھٹی کا وقت ہو چلا تھا۔

"سلام سر۔" گارڈ نے اسے دیکھ سلام کیا برہان نے سر ہلاتے وہیں چہل قدمی کی۔

"اچھا سنو میری بیٹی سے کوئی ملنے یا اسکا پوچھنے تو نہیں آتا نا؟" اپنے دماغ کے خدشات اسے گارڈز سے

پوچھے۔

وہ اچھے سے جانتا تھا فیری کو کیونکہ وہ صبح جاتے ہوئے روز اسے سلام کر جاتی تھی۔

"نہیں بیٹا بھی تو کوئی نہیں آتا ہاں پہلے اسکی ماں آتی تھی پر اب نہیں آتیں۔" اسنے مسکان کا سوچتے بتایا۔۔۔

برہان ماں پر پہلے تو چونکہ پھر مسکان کا خیال آتے ہی سر ہلا دیا۔

"اچھا ایک بات یاد رکھنا کبھی کوئی بھی میری بیوی یا میرے علاوہ پوچھے تو فوراً مجھے کال کرنا اور اسے انکار

کر دینا۔" اسے اپنا نمبر دیتے سمجھایا تو گارڈ سر ہلا گیا۔

اسنے اسکی پریشان صورت دیکھ کر پوچھا کہ خیریت ہے بیٹا جس پر اسنے تسلی دی کہ سب ٹھیک ہے۔

وہ نہیں ڈرتا تھا ان اٹیک دھمکیوں سے پر اب اپنی بیٹی نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔

وہ اپنی فیری پر خراش برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"السلام علیکم ڈیڈ۔۔۔۔۔!!" اپنے خیالوں میں اسے معلوم ہی نا ہوا کب چھٹی ہوئی اور کب وہ اسے دیکھ

کر سلام کرتی سامنے آئی۔

"فیری۔۔۔۔۔ میری جان۔" برہان بے بے قراری سے بے چینی خوف سے اسے بانہوں میں سمیٹ کر اپنے

وجود میں چھپا دیا کہ کہیں سے خراش نا پڑ جائے اسے۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا ہوا دوست آپ ڈرے ہوئے ہیں ممانے پھر جھگڑا کر لیا کیا؟" وہ فکر مندی سے برہان کے چہرے کو ہاتھوں کے چھوٹے پیالے میں بھر کر پوچھنے لگی۔

"نہیں اس کی ہمت آپکے ڈیڈ سے لڑے۔" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے برہان نے محبت سے کہا اور لیکر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

پیچھے ایس پی کو اس قدر اپنی چھوٹی سی مگر کمزور بیٹی سے والہانہ محبت کرتے دیکھ کر وہاں آئے پیرنٹس مسکرا دئے۔

"بیڈ بوائے ڈیڈ ممانے لڑا نہیں کریں وہ بہت پیاری ہیں مجھے بہت پسند ہیں۔ مجھے رات کو بانہوں میں سلاتی ہیں کبھی آپ لیٹ آتے ہیں تو سٹوری سناتی ہیں۔" برہان زیرک نگاہیں آس پاس گھمائے اسے اپنے حصار میں لیے اپنی بلٹ پروف گاڑی میں بیٹھایا اور دوسری طرف خود آکر بیٹھا۔۔۔ اور وہ دادی کی طرح سمجھانے لگی۔

"ہاں تمہیں بھی میری لڑائی دیکھائی دیتی ہے اپنی ممانے کی نہیں وہ مجھے ایسے کاٹتی ہے۔ پنچ مارتی ہے تب تم اس سے کیوں نہیں کہتی؟" برہان نے برامانتے ہوئے کہا اور اسکی سیٹ بیلٹ باندھی۔۔۔

فیری ہنس پڑی۔۔۔ "مینے ممانے کو بھی کہا تھا ڈیڈ سے نا لڑا کریں تو وہ کہتی ہیں۔۔۔۔۔" وہ کہہ کر پھر مسکرائی برہان کو نا جانے کیوں جاننے کا تجسس ہوا "پھر کیا کہا آپکی گینگسٹر ممانے؟" متبسم سا مسکراتے وہ گاڑی ڈرائیو کرتا پوچھ رہا تھا۔

انداز مسکراہٹ ایسی دلکش دیکھ کہ فیری نے گھور کر دیکھا تھا۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اور برہان کو بھی شاید اپنی بے خودی کا احساس ہوا گڑ بڑا گیا۔ "یقیناً اس محترمہ نے انگارے چبائے ہوں گے۔" اسنے خالی کھولی نفرت ناپسندگی کا اظہار کیا جو کچھ دیر پہلے تھی۔۔۔ جبکہ کافی جھٹلانے کے بعد بھی وہ اپنے حصار میں اسکے ریشم لمس اور تیکھے پن کو جھٹلانا پارہا تھا۔ لب بھیچے موڑ کاٹا۔۔۔

"کہتی ہیں ایس پی لائق ہی اسکے ہے۔ اگر میں یعنی کہ میں خود۔۔۔" اسنے سمجھاتے چھوٹی سی انگلی اپنے ماتھے پر رکھی

"اگر میں ناہوتی تو وہ آپکو صرف مکے نہیں لاتیں بھی مارتی۔" وہ مسکراہٹ سرخ چھوٹے سے لبوں میں چھپاتی بولی اور منہ پھیر کر مسکرا نے کیلئے ونڈو کو دیکھنے لگی۔

برہان نے سن کر غصے سے اسٹیرنگ وہیل کو جکڑا اور اسے گھور کر دیکھا۔

"تم اپنے ڈیڈ پر ہنس رہی ہو فیری افسوس کی بات ہے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔" اسنے خفگی سے کہا۔

"وہ عورت تو ہے ہی سائیکو!!" وہ بڑبڑایا مسکان سنتی قہقہہ لگا اٹھی اور اسے دیکھا

"بابا۔۔۔!" اسنے مسکراتے برہان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر لبوں سے لگایا۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دئے۔

اسکا بابا کہنا برہان کے روح میں سکون کی لہر بن کر اتر۔۔۔ "بابا کی جان۔" اسنے جھک کر اسکے سر پر بوسہ

دیا۔

"لنچ کریں بابا کو بہت بھوک لگی ہے۔" اسنے اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فیری نے اسے دیکھا اور چھوٹی سی انگلی ٹھوڑی پر رکھ کر سوچا برہان اسکی ایکٹنگ پر معصوم صورت بنائے دیکھتا رہا۔۔۔

"ہاں تو اجازت ہے جانِ بابا؟" کچھ دیر بعد پوچھا فیری ہنستی سر ہلا گئی۔  
 "جی اجازت ہے بابا جان مجھے خود بھوک لگی ہے اگر ممما ہوتی تو تینوں ساتھ لے جاتے پر۔" اسنے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

برہان خاموشی سے سنتا رہا۔ اور گاڑی ایک خوبصورت ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں روکی۔  
 "یہاں کا کھانا کافی مشہور ہے سوچا آج اسکے چسکا اپنی فیری کے زبان پر لگاؤں کیا پتار ات کو اڑ کر یہاں آئے کھانے۔" وہ اسکا بیگ وہیں رکھ کر اسے اٹھائے گاڑی لاک کرتے وہاں کھڑے کانسٹیبل کے حوالے کیز کر کے آگے بڑھا۔

یہ ایک اوپن ایئر فیملی ریسٹورنٹ تھا۔ اور وہاں پہلے ہی کافی رونق لگی ہوئی تھی کافی ٹیبلز بک تھیں پر اسے دیکھ کر میجر بھاگ کر پاس آیا۔

"سر یہاں آئیں۔۔۔" سلام دعا کے بعد وہ اسے کہتا آگے بڑھا اور ایک خوبصورت گلاس وال کے قریب پر سکون جگہ پر ٹیبل پیش کی۔

برہان تھینکس کہتا فیری کو بیٹھانے لگا کہ میجر نے آگے بڑھ کر اسکے لئے چیئر کھسکائی۔  
 "تھینکس انکل۔" وہ مسکرا کر بولی جس پر اسکے معصوم پیارے سے چہرے کو دیکھتے میجر نے احترام سے سر کو خم دیا۔

اور ویٹر کو بلا یا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ تب تک وہیں کھڑے رہے جب تک برہان نے آرڈر دیا۔۔۔

وہ آرڈر لیے وہاں سے ہٹ گئے۔ فیری خاموشی سے ٹیبل پر سر ٹکائے اپنے مسیحا کو دیکھ رہی تھی جس نے اسے جہنم سے نکال کر اپنے پرسکون آغوش میں بھرا تھا بلکہ اسکے لئے اسکا باپ بنا اسکی مزید کمی کو پورا کرتے اسکے لئے خوبصورت سی اسکی پسند کی ماں لایا۔

"بابا میرے مرحوم بابا ماں کتنے خوش ہوں گے ناں۔" نم آنکھوں سے اس نے برہان سے کہا اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور جلدی موبائل ٹیبل پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر اسکی دونوں نم آنکھیں انگلی سے پونچھیں۔

"ہاں خوش ہوں گے اپنی اتنی پیاری کیوٹ سی فیری کو مجھے دیکر میں ان کا بہت شکر گزار رہوں گا جنہوں نے تمہیں میرے لئے بھیجا۔" اس نے ہانپیں پھیلائیں تو وہ چیئر سے اٹھ کر اسکے آغوش میں آگئی۔۔۔  
کھانا لگنے تک وہ اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا اسے نوالے بنا کر کھلا رہا تھا۔

"السلام علیکم ایس پی صاحب کیسے ہیں؟" ایس پی شیرین جو اپنی سسٹرز کے ساتھ یہاں آئیں تھیں برہان کو دیکھ کر ان سے ایکسیوز کرتی برہان والوں کی ٹیبل پر آئی۔

"وعلیکم السلام الحمد للہ میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟" ہاتھ ملا کر جواب دیتے اس نے اخلاقاً پوچھا۔  
"ایم فائن کیسی ہو لٹل ڈول؟" چیئر کھسکا کر بیٹھتی وہ فیری کا گال چھو کر محبت سے پوچھنے لگی۔

جس پر فیری اپنی ماما کی جگہ اسے پا کر برہان کو دیکھنے لگی۔ اور برہان اسکی آنکھوں میں چھپی ناپسندگی دیکھتا پلکیں جھپکا کر ماتھے پر بوسہ دیا۔



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں؟ اوہ سوری میں آپکو بتانا بھول گئی یہ میری ماما کی چیز ہے وہ یہاں آنے والی ہیں۔" وہ معصومیت سے مسکرا کر بولی۔

شیرین شرمندہ ہو گئی۔۔۔ "اوہ سوری مجھے پوچھ کر بیٹھنا چاہیے تھا۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور مسکان اسکی بات سے متفق ہو کر سر ہلانے لگی اور برہان کے ہاتھ میں موجود نوالہ جھک کر کھالیا۔

"ارے نہیں وہ نہیں آرہی آپ بیٹھ جائیں مس شیرین لنچ کریں ہمارے ساتھ۔" اسکا چہرہ سرخ دیکھ کر برہان نے بات سنبھالی ورنہ اسے اپنی معصوم سی بیٹی سے یہ امید نہیں تھی۔

اس عورت نے اسے اتنا تیز کر دیا تھا۔ کہ وہ جانتی تھی کہاں اسکی ماں کی جگہ ہے کہاں دوسری غیر لڑکی کی۔ اور شیرین برہان کے خلوص پر مسکراتی بیٹھ گئی۔ "آپکی انگلی کیسی ہے کٹ گئی تھی ناکل؟ آپنے بتایا نہیں کہ یہ کٹ کیسے لگا؟" اپنے لئے پلیٹ میں کھانا نکالتے وہ فیری کوزہر سے بری لگی۔

وہ جانتی تھی اسکی ماما نہیں آرہی اسے تو اسکے بابا نے بلایا ہی نہیں پھر کیسے آتی۔ پر وہ اپنی طرف سے کوشش کر کے اپنی ماما کو خوش تو کر سکتی تھی کہ اسکی غیر موجودگی میں اسکی بیٹی اپنے بابا کے پاس کسی کو آنے نہیں دیں گی۔

برہان نے حیدر آبادی بریانی کا چچ بھر کر فیری کے منہ میں ڈالا اور اپنی انگلی کو دیکھا جہاں سرخ کٹ کا نشان تھا۔ "جی ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔ اسکی نظروں کے سامنے وہ لمحہ لہرایا۔۔

وجود میں ایک سرور بھری لہر ڈور گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کتنی ظالم لڑکی تھی کچھ اثر نہیں ہوتا تھا اس پر، کیسی محبت تھی جسکی سدا نہیں لگاتی پھرتی تھی۔ اور اب جب وہ محبت اسکے اتنے قریب تھی اسے چھوتی تھی تو اسکے جذبات نہیں جاگتے تھے البتہ ظلم کی انتہا کرتے یہ بھی نہیں سوچتی کہ مقابل کو کتنا درد ہوگا جسکی محبت کی آہیں بھرتی ہے۔

"شاید میرے ایک ماہ کے کانٹریکٹ کی وجہ سے گریز برت رہی ہے" اسکی سوچیں طویل ہونے لگی۔  
 "ہاں سہی تو ہے میں کون سا اسکے ساتھ زندگی گزارنے والا ہوں کچھ دن بعد تو چھوڑ دوں گا اسے"۔۔۔۔  
 "کہاں کھو گئے برہان صاحب؟" شیرین اسے سوچوں میں گم فیری کے منہ میں خالی چیچ رکھے دیکھ کر ہنستی ہوئی اسکے سامنے چٹکی بجا کر بولی۔

"ہوں۔۔؟ کہیں نہیں وہ اچانک لگ گئی تھی چوٹ۔" ہوش میں آتے وہ اپنی بے خودی پر شرمندہ سا بولا  
 اور مسکراتے فیری کے منہ سے خالی چیچ نکالا تو وہ ہنس پڑی۔  
 شیرین سر ہلاتی کھانے لگی۔۔۔۔

"ہاہا بابا آپ بھی نا!! یہ ایسے ہی ہیں جب ماما کسی کام سے جاتی ہیں تو بابا انکے خیالوں میں چلے جاتے ہیں۔"  
 وہ مصنوعی قہقہہ لگا کر بولی جس پر شیرین تو گر بڑا گئی البتہ اسکی بات پر برہان کے خوبصورت چہرے پر سرخی پھیل گئی۔

وہ اپنی چھوٹی سے بچی کو کیا سمجھاتا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔

"فیری۔۔۔!!" برہان نے آنکھیں دیکھا کر سر زش کی ایسی باتوں سے۔

"پر مینے کیا کیا بابا آپنے کہا تھا سچ بولا کروں۔" وہ منہ بسور کر بولی برہان نظریں چرائے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر سہلا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شیرین اسکی کلاس فیلورہ چکی تھی۔۔۔ پر پہلے دونوں میں سرسری ساہائے ہیلو بھی نا تھا پر اب جب دونوں ایک شعبے میں ایک ہی ضلع اور ایک ہی رینک کے تھے تو دونوں میں اچھی خاصی بات چیت جاب کی نوعیت سے ہو جاتی تھی۔

اس طرح کی گھریلو باتیں اپنی بیوی یا بچی کی کسی سے نہیں کرتا تھا پھر چاہے اسکا اپنا بھائی ہی کیوں نا ہو وہ اپنے جذبات اپنے تک رکھنے والا شخص تھا۔

کافی حد تک حساس بھی ہوا کرتا تھا پر وقت نے ایسی ٹھوکر رسید کی کہ اس میں حساس پن کہیں غائب سا ہو گیا۔

اور مزید اسکی شخصیت کو اس شعبے نے بدل دیا۔۔۔

وہ اس وقت عارب آلف کے ساتھ آفس میں موجود تھی اور ٹیبل کے پیچ رکھی لڑکیوں کی تصویریں دیکھتے ڈسکشن کر رہے تھے تبھی مسکان کے جیب میں رکھا موبائل رنگ ہوا۔  
"ایکسیکوزمی!" وہ ان سے معذرت کرتی وہاں سے نکلی۔۔

"ہاں بولو نسیم!" ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے سے سیل فون کان سے لگایا۔

"میڈم سر اپنی بیٹی کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ موجود ہیں جہاں انکے ساتھ ایس پی شیرین بھی موجود ہے۔"  
اسکی بات سنتے ہی مسکان نے لب بھینچ لیے اور جیکٹ میں مٹھی بھینچ دی۔

"اوکے۔۔۔!!!" وہ کہہ کر سیل فون جیب میں رکھتی کچھ پل وہیں لان میں گہرے سانس بھر کر اپنے اندر کی دہکتی آگ کو دبائے کھڑی رہی۔

"یہ تمنے کہاں سے باندھا؟" برہان کے انگلی پر رومال دیکھ کر مسکان نے غصے سے پوچھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"دوست نے باندھا ہے۔" اسنے جواب دیکر فائل اٹھائی۔ وہ غضب ناک نظروں سے اسکی پشت گھورتی رہی اور جب ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تو آگے بڑھ کر جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا۔

"کیا یہ دوست ایس پی شیرین ہے جسنے آپکا ہاتھ تھاما اور اسکی انگلی پر اپنا رومال باندھا؟" وہ چیخ کر بولی۔  
برہان نے ریلیکس انداز میں اسکا سرخ چہرہ لہو آنکھیں دیکھیں۔ "ہمم! ہاں وہی ہے شیرین میری دوست کیوں تمہیں پر اہلم ہے کوئی۔ اسنے ہی باندھا ہے رومال میری انگلی پر ورنہ تمنے کاٹنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی۔" اسنے کاٹ دار لہجہ اپنایا۔

مسکان نے اسکی آنکھوں میں گھورتے اچانک جھپٹ کر اسکی انگلی پکڑی اور کھینچ کر اس سے رومال ہٹایا۔  
برہان خاموشی سے دیکھنے لگا جب اسنے اچانک ہی اس کٹ لگی انگلی پر بے رحم دباؤ دیا۔۔۔  
"کیا کر رہی ہو پاگل عورت؟" وہ درد سے چونک گیا اسے جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیلتے اپنی لہو بہاتی انگلی کو دیکھا

اور اب وہ پہلے کی نسبت پُرسکون اسکی انگلی کا بہتا لہو دیکھ کر وہ رومال لیے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے لائٹرنال کر بالکنی میں آئی اور وہاں آگ لگا کر اسکے اوپر اپنا ننگا پائوں رکھ لیا۔۔۔  
آگ سے اسکی اسکن تو جلی پر سکون جو اس رومال کو جلا کر ملا تھا وہ درد سے کئی گنا زیادہ تھا۔ برہان تو وہ سب دیکھ کر شاکڈ تھا اتنا جنونی پن وہ بھی ایک لڑکی کا۔۔۔

اسکا دماغ گھوم گیا وہیں غصہ اس قدر آیا کہ منہ توڑ دے اس نفسیاتی لڑکی کا۔  
اور وہ انتظار میں ہی رہا کہ درد سے مجبور ہو کر کچھ پائوں پر لگائے گی پر یہ اسکی سوچ ہی تھی کہ وہ پاگل لڑکی کچھ لگائے گی۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوچوں سے سر جھٹک کر اندر بڑھی "مسی کیا یہ پارسل تم اس ایڈریس پر پہنچا دو گی؟" عارب نے ایک پارسل میں کچھ پیپر ز ڈال کر اسکے حوالے کیے۔

"سوری مجھے ایک ارجنٹ کام ہے آلف سے کہہ دو یا خود چلے جائو۔" وہ کہہ کر اپنے بیگ کو کندھے پر ڈالے اس میں سے نکالی نیل پالش ناخون پر لگائے جارہی تھی۔

گاڑی میں بیٹھی تب تک نیل پالیش لگالی تھی اور اب ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھے انہیں دیکھ کر مسکرائی۔  
 "تم بھول رہے ہو برہان علوی کہ تم صرف میرے ہو مسکان کے۔۔۔ اگر ذرا سادہ رادہ دیکھا تو آنکھیں پھوڑ دوں گی۔" مسلسل خطرناک سوچوں کو سوچتے وہ تیز سپیڈ سے ریسٹورنٹ پہنچی۔

اپنے آدمی کو دور رہنے کا اشارہ دیتے وہ گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔

"ایس پی کہاں بیٹھا ہے؟" چارو طرف ہال میں نظریں گھمائے اسنے مینجر سے پوچھا۔

وہ پہلے حیران ہوا اسکے انداز پر پھر ایک سائیڈ کونے والی ٹیبل کی طرف اشارہ دیا جہاں ایک خوبصورت فیملی کا ویو دیتے وہ کھانے کے ساتھ مسکرا کر باتیں بھی کر رہے تھے۔

"آہ میرا شو نا، بے بی میں آگئی۔" اسنے والہانہ انداز اپناتے ہوئے اچانک سے پیچھے برہان کی گردن کو دبوچہ

اور جھٹکا دیکر پیچھے کرتے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ دیا کہ شیرین تو سٹپٹائی برہان سرخ پڑ گیا اسکے سرے عالم محبت کے انداز پر۔۔۔

"اوہ سوری جانو میں کچھ لیٹ ہو گئی تم ناراض تو نہیں ہونا۔" ایک کس اپنی بیٹی کو کرتی وہ دوسری چیئر کھسکا کر شیرین اور برہان کے بیچ خاص کر برہان کے قریب بیٹھ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں سہی وقت پر آئی ہو مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔" شیرین کو وہاں پا کر وہ بیچ تاب کھاتا جبراً مسکراہٹ سجائے بولا۔

"کیسی ہیں ایس پی صاحبہ کیا حال مزاج ہیں؟" برہان کی پلیٹ سے کھاتی وہ شیرین سے پوچھنے لگی۔  
جوا سے یوں بیچ میں بیٹھنے پھر برہان سے جس طرح کی محبت کا اظہار کرتے دیکھ کر وہ شاکڈ تھی۔  
بیوقوف نہیں تھی زیرک نگاہیں رکھتی تھی برہان کی گردن پر اسکا دباؤ وہ دور سے محسوس کر گئی۔  
"ایس پی صاحب مجھے لگتا ہے آپ پانی پی لیں۔" برہان کو ہلکی سا کھانستے دیکھ کر شیرین نے مسکان کے سوالات کو انکسور کرتے برہان کو پانی پیش کیا۔

"نہیں آپ رہنے دیں میں اپنے سوامی آئی مین شوہر کو خود پانی پلاتی ہوں یہ آپ پی لیں شاید زیادہ ضرورت ہو۔" اسنے چبا کر کہا اور کچھ اٹھ کر پانی کا گلاس اٹھائے برہان کو دے بغیر اسکے لبوں سے لگالیا۔  
اور زور دیا کہ اسے جھٹ سے سارا پانی پینا پڑا۔ اگر یہاں شیرین یا فیری ناہوتی تو وہ اس بے رحم سلوک کا اچھے سے جواب دیتا پر مجبور تھا۔

پانی پلا کم وہ جبر زیادہ کر رہی تھی پتا نہیں کس بات کا غصہ تھا برہان صرف اسکی سنہری سرخ آنکھوں میں دیکھتا رہ گیا۔

اگر گود میں فیری نا بیٹھی ہوتی تو جھٹکے سے پیچھے پھینکتا۔

"آئی مینے کہا تھا یہ جگہ ماما کی ہے دیکھیں وہ آگئی آپ خوام خواہ انکی جگہ پر بیٹھیں ہیں۔" فیری نے خاموش بیٹھی برہان کو دیکھتی شیرین سے کہا۔ وہ چونکی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"رہنے دو میری فیری خالی جگہ پر سائے آجاتے ہیں کوئی بڑی بات نہیں کیوں مس شیرین!" اسنے چھتے لہجے میں کہا جہاں دونوں ماں بیٹی کے طنز سے برہان ہرٹ ہوا تھا وہیں شیرین لب بھیج گئی۔

"ایکسیوزمی۔" ایک غصیلی نظر مسکان پر ڈالکر سرخ چہرے سے وہ معذرت کرتی اپنا کلچ اٹھا کر وہاں سے نکلی۔

"یہ کیا حرکت ہے تم دونوں کی وہ میری دوست تھی پاگل لڑکیوں اسے ہرٹ کر دیا نان سینس!" برہان پھر کر کہتا اپنی کیپ اٹھا کر پہنتے وہاں سے جانے لگا۔

پر شیرین کے غصہ ہونے پر نافرمانی کو فرق پڑا تھا نا ہی مسکان کو۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی چیزوں پر غیر حق برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اور خاص کر کے فیری کے بابا اور دوست تو مسکان کا سوامی اور ایس پی۔۔۔

"سوری بابا۔" فیری نے فوراً معذرت کی شاید باپ کا دل دکھنا پسند نہیں آیا تھا۔ "میں نہیں چاہتی کہ آپ کی توجہ ممایا میرے علاوہ کسی پر جائے بی کا زوی لوو یو سو سو مچ، یو آر مائی سپر ہیرو مائی اینجل بابا۔" وہ کہتی برہان کے غضب ناک تیوروں پر برف ڈالتی اسکی گردن میں بازو ڈالکر منہ چھپائے رونے لگی۔

"ارے ارے فیری کیوں رو رہی ہو سوئیٹ ہارٹ میں بھی صرف آپ سے پیار کرتا ہوں میری جان بابا صرف آپکے ہیں۔" اسکا سر بلند کیے کیپ پہناتے وہ محبت سے اپنے سینے سے لگا گیا۔

آس پاس جو بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا مسکرا دیا۔۔۔

"آپ پر افس کریں کہ آپ صرف مجھ سے مماسے اور میرے چھوٹے بہن بھائی کے علاوہ کسی کو پیار نہیں کریں گے!" وہ اسکے گال پر کس کرتی دونوں چھوٹے ہاتھ اسکے گال پر رکھتی پوچھنے لگی۔

برہان چونکہ "بہن بھائی؟"

"آپکو نہیں معلوم بابا؟ وہ مسکرائی "مما کہتی ہیں کہ اگر آپ سدھر گئے تو میرے چھوٹے بہن بھائی آئیں گے۔" اسکی بات پر برہان کو صدمہ لگا اسنے ششدر ہو کر مسکان کو دیکھا جو بغیر شرمائے بغیر کچھ کہے بے نیاز سی کھانا کھا رہی ہو جیسے صدیوں سے بھوکی رہی ہو۔

برہان غش کھاتے کھاتے بچا۔ "بابا پرامس کریں نا۔" وہ بے ضد ہوئی۔

"آپکو اپنے بابا پر شک ہے؟" اسنے کترانا چاہا۔ جس پر مسکان نے زہر مار کر نوالہ حلق سے ترکیا پر ظاہر ہونے نہیں دیا۔

"نہیں بابا میں شک نہیں کر رہی پر آپ بہت بینڈ سم ہیں ناسپر ہیر واسلئے آپ جہاں جاتے ہیں وہاں آپکو دیکھتی ہیں ٹیچرز لڑکیاں مجھے پسند نہیں کہ میرے بابا کو میرے علاوہ یا ممما کے علاوہ کوئی دیکھے اسلئے میں چاہتی ہوں آپ پرامس کرنے آپ ہمیشہ صرف ہمیں چاہیں گے ورنہ میں ابھی اتنا روئوں گی پھر کبھی چپ نہیں کروں گی۔" اسنے تفصیل سے سمجھایا اور آس امید بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

برہان ان معصوم کبھی ویران آنکھوں میں آج جگنور وشن دیکھ کر اسکی دونوں ہتھیلیاں چوم گیا۔

"میں تم سے پرامس کرتا ہوں کہ میں صرف اپنی فیری کو پیار دوں گا۔ بابا السو لویو فیری۔"

"نہیں بابا ممما اور چھوٹو چھوٹی کو بھی بولیں۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولی

برہان ایک ترچھی غضب ناک نظر بے نیاز اس خود سر منہ پھٹ لڑکی پر ڈال کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہم! بابا سب سے پیار کریں گے چھوٹو چھوٹی سے بھی اور انکی ممما سے بھی۔" اسکے اظہار پر پرامس پر فیری

یا ہو و کرتی برہان کے گلے سے لگ گئی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ جانے لگا اسے بانہوں میں بھرے تبھی پیچھے مسکان نے خونخوار نظروں سے اسکی پیٹھ دیکھی۔  
 "اگر تم نے ایک قدم آگے بڑھایا بغیر میرے ساتھ لنچ کیے تو میں یہاں سب کچھ تھس تھس نہس کر دوں گی۔"  
 پیچھے بہت سرد سپاٹ آواز آئی برہان کے بڑھتے قدم تھمے اور اسنے ٹھٹھک کر مڑتے اسے دیکھا۔  
 جو آنکھوں میں چنگاریاں لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ برہان کے دیکھنے پر پاس والی چیئر کا اشارہ دیا۔  
 اسکا چہرہ اسکی دھمکی پر متغیر ہوا دل کیا جا کر ایک کھینچ کر رکھے پہلے ہی اسے ایس پی شیرین کے سامنے اتنا  
 بے عزت کر چکی تھی اور اب یہ دھمکی۔

اسنے بے ساختہ ہی نظریں آس پاس دہرائیں تو اکاد کا لوگ انکی طرف ہی متوجہ تھے اور ساتھ شیرین بھی۔  
 اچانک ہی ٹھاکی آواز گونجی برہان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو نیچے گلاس کے ٹکڑے پڑے تھے۔ اور  
 وہ دوسرے گلاس کو پکڑے چیئر کی سمیت اشارہ دینے لگی۔

"مسکان یہ کیا بچپنا ہے کچھ احساس ہے ہم کہاں موجود ہیں!!! وہ اسکے پاس پہنچتا چیئر پر بیٹھ کر نیچے آواز  
 میں برہمی سے بولا وہ مسکراتی کندھے اچکا گئی۔

"میں تو جہنم میں بھی ایسے کروں گی۔" وہ بے نیازی مغروریت سے بولی اور بتایا کہ اسکا ساتھ جہنم میں بھی  
 نہیں چھوڑے گی۔

"اور اگر میں جنت میں چلا گیا تو؟" اسنے پتا نہیں کس رو میں بہک کر پوچھا۔  
 مسکان چونکی اور پھر تمسخرے سے مسکرائی "تم جا کر تو دیکھاؤ۔" اسنے کہہ کر مسکراتی فیری کو دیکھا اور  
 برہان اپنے پیٹ پر اسکی گن کا منہ باخوبی محسوس کر چکا تھا۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عجیب زبردستی ہے سائیکو عورت۔" وہ چڑ گیا اور زہر مار کر مزید تماشے سے بچنے کیلئے کھانے لگا کہ مسکان نے روک دیا۔

"ویٹر۔۔۔!" اسکی پکاڑ پر دوسرے پل مودب ویٹر وہاں موجود تھا۔

"اس سب کو اٹھاؤ اور ایک زبردست سانچ لگائو۔۔۔!" آرڈر دیتے وہ چیئر کی پشت سے ٹیک لگائی۔ ویٹر سر کو خم دیتا وہاں سے سب اٹھا کر لے گیا۔

"یہ سب کیوں اب؟؟" برہان نے چڑ کر پوچھا وہ ہنس پڑی۔  
البتہ فیری بھی اپنی ماما کے اس قدم کو نہیں سمجھ پائی۔

"کیونکہ اب جو لنچ لگے گا وہ خالص ہمارا ہو گا ایک لولی فیملی کا ہر برے سائے سے پاک۔" مسکرا کر کہتے وہ آخری نظر شیرین پر ڈالنے لگی جواب وہاں سے جارہی تھی اپنی فیملی سمیت۔  
"مسکان تم کافی بد تمیزی کر چکی ہو وہ میری فرینڈ۔۔۔۔۔"

"ڈونٹ یو ڈیر ڈارلنگ تمہارے دشمن اور اپنے صرف ہم ہیں۔" وہ ٹیبل پر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے جتا کر بولی۔

برہان نے نا محسوس جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور بے بس سانس خارج کیا۔  
کچھ ہی دیر میں کھانا لگا اور بہت مسکراہٹوں سے کھایا گیا جس میں زیادہ مسکراہٹیں فیری کی تھیں اور برہان کا دل جلاتی مسکان کی۔

پر وہ یہ بھی سوچ رہا تھا اس مصیبت کو کیسے پتا لگا وہ یہاں ہے۔۔۔۔۔؟

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اپنے چہرے پر بھیگے لمس کو محسوس کرتے نور نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔  
اور اسکی سرخ کھلی بند آنکھیں سیدھا سیاہ چمکتی مسکراتی دوپرتیش آنکھوں سے ٹکرائیں۔  
"کیا تمہیں بار بار بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں بونی؟ اگر یہی حال رہا تو میرا کیا ہوگا؟" وہ مسکراتا پوچھ رہا تھا۔۔۔

اور نور نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی اسکا دماغ ابھی بیدار نہیں ہوا تھا وہ بے چین سی کیفیت میں خاموش اسکی نظروں میں دیکھ رہی تھی۔

اور دادا اسکی دماغی غیر حاضری محسوس کرتا ایک بار پھر جھک گیا۔  
اور باری باری دونوں آنکھوں کو چوم کر اسکے پھولے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔  
"اب کیوں روئی تھی؟ کیوں یاد مجھے اتنی تکلیف دیتی ہو بونی؟ جان گئی ہونا کہ تمہارا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے اسلئے مجھے تڑپاتی ہو۔" وہ شکوہ کرنے لگا۔

پر وہ تو سانسیں روکے بے حس و حرکت اسکے مضبوط حصار میں پڑی تھی۔۔۔۔  
اسکے دماغ کو جھٹکا لگا اور کسی فلم کی طرح گذرا وقت پہلی ملاقات سے آخری ملاقات اسکی نظروں میں سمائی۔  
اسکی سرخ انار جیسی رنگت لمحوں میں زرد ہو گئی اور وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پھٹی آنکھوں سے خود پر جھکے داد کو دیکھ رہی تھی۔

وہ چیخنا چلانا بھاگنا چاہتی تھی دھاڑے مار کر رونا چاہتی تھی کہ جن سے شدید نفرت کی وہی اسکے مقدر بن گیا۔

یہ داد نہیں یہ آلف تھا وہ غنڈہ جو بے رحمی سے لوگوں کو کاٹ کر درندہ صفت کو تسکین پہنچاتا ہے۔

ناولہ: وحشت / مصنف: مہوش علی

اسکا دماغ مائوف ہو رہا تھا ہاتھ پیرخ ٹھنڈے پڑ گئے اور خوف سے آنکھوں ساکت جامد ہو گئی۔

"نور۔۔۔!! نور کیا ہوا بونی۔۔۔!!!" دادا اپنے حصار میں اسکا بے حس حرکت ہونا اور پیرخ ٹھنڈہ پڑنا

محسوس کرتا بوکھلا کر سیدھا بیٹھا اور اسکے ہاتھ پائوں کو سہلایا۔

"نور آریو اوکے بے بی کیا ہوا بتاؤ تو سہی؟" اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تبھی پریشان بدحواس اسے دیکھتا ہاتھ پائوں سہلانے لگا۔

وہ لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔"مما۔۔۔مما۔۔۔حورمم۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔پپ۔۔۔پاپا۔۔۔!!" وہ

ہاتھ پیرماری چیخنے لگی دادا نے بوکھلا کر اسکے منہ پر ہاتھ جمایا۔

"چپ۔۔۔!! ایکدم چپ!" اسے غصے سے کہا کہ اگلے لمحے وہ اسے چپ ہوئی جیسے کوئی ربورٹ۔

صرف وحشتناک ہراساں نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آنکھیں جو سیاہ بڑی تھیں اسے پھیلانے پر داد کو عجیب سی لگیں۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔۔؟؟" اسکے ماتھے پہ سے پسینہ صاف کرتا وہ اسکی گال سہلا کر پوچھنے لگا اور اسکے

سرد وجود کو دیکھا۔

پر وہ کچھ بھی کہے بغیر اسے گھورتی رہی۔ داد زچ ہو گیا۔

اور پھر اچانک سے اسکی آنکھوں میں وحشت خوف دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ کل ہی تو وہ آلف کو دیکھ کر

بیٹھی تھی وہ بھی اس قدر خطرناک لمحوں میں شاید ڈر گئی ہوگی سوچتے۔۔۔۔

"ریلیکس ریلیکس!" اسے سنبھال کر اپنے آغوش میں بھرتے وہ بالوں پر بوسہ دیتا اسکی وحشت کم کرنے لگا

پر وہ کیا جانتا تھا اس سے وحشت کم نہیں بڑھ رہی ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ لو پانی پیو۔۔۔۔!" اسنے جھٹ پانی کا گلاس بھر کر اسکے منہ کے قریب کیا پر اسکے لب ویسے ہی بھیجنے ہوئے تھے۔

داد نے چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھا پھر خود ہی لبوں سے گلاس لگا کر اسکے حلق میں پانی انڈیلے کہ اسے زبردستی پینا پڑا۔

"تت۔۔۔۔ تم ایسے کیوں ہو۔۔۔۔؟؟؟" ہکلا کر کہتی وہ ہوش میں آتی مزاہمت کرتی اسے سے الگ ہو کر بھاگنے کی کوشش کرنا چاہتی تھی پر اسکا مضبوط حصار اسے باز رکھ رہا تھا۔

"کیونکہ میں تم سے پیار کرتا ہوں جنون کی حد تک بس تم نہیں کرتی۔ ورنہ تو تمہارے پیدا ہونے پر جو بارش پڑی تھی اسنے ہی مجھے بتا دیا تھا کہ میری بونی دنیا میں آچکی ہے اور اسکے ساتھ جو بجلی تھی اسنے بتایا کہ وہ میرے لئے صرف انگارے چباتی رہے گی کبھی رومینٹک نہیں ہوگی اپنے شوہر کے جذبات کو نہیں سمجھے گی ناہی اسے کبھی ایک کس کرے گی۔ پر بادلوں نے گرج کر جبلی کے کہے کا اختلاف کیا اور مجھ سے کہا کہ وہ دل ہی دل میں تم سے محبت ک گی دیوانی ہو کر صرف مجھے کچھ محنت کرنی پڑے گی اور وہ کس تو کیا۔۔۔۔" شرارت سے کہتے کہتے وہ رک گیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے پریشان ہوا۔

"لگتا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔ میں کھانا لایا ہوں وہ کھانو پھر میں تمہیں دوائی دیتا ہوں۔" وہ کہتا اٹھا نور کی سوچیں بہت دور پہنچ چکی تھیں اس سے کو سودور۔۔۔۔

"اچھا اب گھورنا بند کرو جانتا ہوں بہت ہیٹڈ سم ہوں اپنے بھائی کی طرح تم یہ کھانا کھانو۔" وہ کہتا نوالہ بنا کر اسکے منہ کے قریب لایا۔

نور نے نارمل ہو کر بغیر احتجاج کے منہ کھولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ویسے مجھے لگتا ہے تمہیں عادت سی ہو گئی ہے میرے ہاتھ سے کھانے کی۔ اور یہ بہت اچھی ہے یونو میں کافی رومینٹک بندہ ہوں۔ اس دوران محبت بھی کر لی جائے گی۔" ہنستے مسکراتے وہ کہتا رہا اور نور خاموش اسکے جانے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

"تمہیں یہ جو بار بار بخار آرہا ہے یار کوئی پریشانی ہے تو نکال دو دل سے وسوسے اپنے داد پر یقین رکھو میری محبت کا اعتبار کرو نور شادی کی پہلی رات میں تم پر ساری اپنی حقیقت بیان کروں گا کہ تم پر کیوں پابندیاں لگاتا ہوں سوٹیک اٹ ایزی جانم۔" اسکے دونوں ہاتھوں کی پشت باری باری چومتے وہ بولا۔

"ضرورت نہیں داد۔۔۔!!" وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی داد چونکا پھر ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے تمہیں ایک کیئرنگ لونگ شوہر مل گیا ہے باقی کچھ کی ضرورت نہیں پر میں اپنی بونی کے دل سے ہر شک و شبہ مٹانا ہے سو بس تھوڑا ویٹ کرو۔۔۔" وہ اسے کھانا کھلا کر اسکا بچا ہوا پانی پیتا دوائی کھلانے لگا۔

"اچھا اب آرام کرو میں کچھ کام کر لوں بعد میں چکر لگائوں گا اگر بخار اترتا نہیں تو ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔" اسے لیٹا کر بلینکٹ درست کرتے وہ جھک کر ماتھے پر بوسہ دیتا وہاں سے نکل گیا۔

لرزتے وجود سے وہ اپنا رکھا ہوا سانس بحال کرتی دروازہ بند ہونے پر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

"تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے داد۔۔۔!!! میں تمہارے اس بہروپیے کے جال میں نہیں پھنسوں گی تم نے جتنی مجھے ذہنی افیت دی ہے اسکا حساب تمہیں دینا پڑے گا۔" وہ بڑبڑاتی اپنے کانپتے وجود کے ساتھ بخ پائوں زمین پر رکھتی دروازے کے پاس آئی اور ٹھیک سے چیک کرتی لاک لگا کر واپس بیڈ کے پاس آتے موبائل پکڑا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ دیر دھک دھک کرتے دل سے سیل فون کو گھورتی رہی پھر ایک نمبر ڈائل کیا۔  
 رات کے گیارہ بج رہے تھے ضرور سب اسے سوتے ہوئے دیکھ کر چلے گئے تھے پر وہ اسے کھانا کھلا کر دوائی  
 دیتا پھر گیا تھا کب تک اسکے پاس بیٹھا کیا کیا کرتا سوچتا رہا یہ سب اسکی سوچ سے بہت دور تھے۔  
 وہ اس وقت صرف جو سوچ رہی تھی اسے ہی انجام دینے والی تھی۔۔۔۔  
 "کون؟؟؟" سپاٹ مضبوط لہجے میں اسنے دوسری طرف سے پوچھا۔  
 "پاک ایجنٹ۔۔۔۔! اگر آپ ساتھ دیں تو بہت سی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔" دوسری طرف بھاری  
 گھمبیر لہجہ اپنایا گیا۔  
 نور ساکت رہ گئی۔۔۔۔  
 "ہیلو مسز داؤد آلف آپ سن رہی ہیں؟" گہرے سکوت پر دوسری طرف سے آواز گونجی۔  
 "ہاں میں آپکے ساتھ ہوں۔۔۔۔!" وہ ہوش میں آتی فیصلہ کن انداز میں بولی اور موبائل کان سے ہٹائے  
 کچھ گہرے سانس بھرنے لگی جیسے تپتی دوپہر میں ریگستان کی تپتی ریت پر ننگے پاؤں چلی ہو۔۔۔۔  
 "ہمیں آپ پر فخر ہے مسز آلف ملک کو بھی آپ پر فخر ہو گا ان شاء اللہ۔۔۔۔  
 "مجھے کیا کرنا ہو گا؟" وہ اسکی بات کاٹ کر بولی۔  
 "گڈ۔۔۔!! دوسری طرف سراہیا گیا۔ "آپ شادی کیلئے راضی ہیں؟" پہلے سوال پر وہ چونکی۔  
 اور پھر سنبھل کر بھگی آواز میں بولی۔ "ہاں میں راضی" تھی۔۔۔۔! "اسکی بات پر دوسری طرف لمحہ کو  
 خاموشی چھائی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تھی نہیں مسز آلف آپکو ہونا چاہیے سب سے پہلا قدم ہی یہی ہوگا آپکا۔" دوسری طرف کے حکم پر نور ششدر منجمد رہ گئی۔۔۔

"نہیں!!! ہر گز نہیں میں بھاگ جاؤں گی پر شادی نہیں کروں گی۔۔۔!!" وہ چلائی اور دوسری طرف شاید یہی توقع تھی اسلئے خاموشی رہ گئی۔۔۔

"آپ پہلے میری بات تحمل سے سنیں پھر کوئی ایکشن لیں مسز آلف۔۔۔!!" غصہ سے بھرا غرایا ہوا الہجہ نور خوفزدہ ہو گئی۔

پر دوسری طرف آگے جو سمجھایا گیا اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔۔  
کہیں رخصتی کرنے پر اداس بھی ہوئی۔۔۔۔

\*-----❤❤-----\*

اسکا حکم جاری ہوتے ہی سارے گھر میں کونے کونے تک سٹنگ کی چینجنگ اور دبیز بھاری سفید قالین بچھا لیے گئے کہ اگر وہ لڑکھڑائے بھی تو اسے چوٹ نا آئے۔

سٹینگ اس طرح کی گئی کہ کوئی رکاوٹ اسکے راستے میں نا آئے کہیں بھی جائے بے فکر ہو کر چلے۔  
حور العین کے سو کر اٹھنے پر اسکے شوہر کے حکم سے چیک اپ کے بعد ڈاکٹر مشال انونج میں بیٹھی وہاں بچھے قالین پر پاؤں رکھے ہوئی تھی۔

اور احساس ایسا جاگ رہا تھا جیسے پاؤں مکھن میں دھنس گئے ہوں۔  
اتنا نرم و ملائم خوبصورت قالین تو اسنے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔



وہ ششدر تھی اس آدمی پر جس نے ناصر ف ایک اندھی لڑکی کو ہمسفر بنایا تھا بلکہ اسے کسی پرستان کی پری کے طرح پھولوں میں بیٹھائے بیٹھا تھا خراش سے بھی دور۔۔

کیا اس آدمی کیلئے لڑکیوں کی کمی ہو سکتی تھی اسکی سوچ کے مطابق اگر وہ ایک اشتہار لگائے اپنی شادی کیلئے تو لڑکیوں کی لائن لگ جائے اسکے لئے۔۔۔۔۔ پیروہ۔۔۔۔۔

بہر حال وہ اس سے انجان تھی کہ اتنا سوچ لیا ہے اگر اسکی بھنک بھی سے پڑ جائے کہ وہ اسکی شہزادی کے بارے میں کیا سوچ رہی ہے تو ضرور اسکی سانسوں کی نلی اپنے ہاتھوں سے نوچ کر نکالتا۔۔۔

اسنے صبح کا ناشتہ دوپہر کا کھانا کھایا تھا اور اس قدر لذت تھی اس آدمی کے ہاتھ میں کہ وہ دل کر رہا تھا بار بار کھائے۔

ابھی تو وہ نہیں جانتی تھی یہ اچل نمکی کیا تھی جس کیلئے اسکی بیوی بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی اور وہ متبسم مسکراہٹ کے ساتھ اسے سمجھا رہا تھا پر وہ تب بھی نامانی تو سب کی پرواہ کیے بغیر اسے بانہوں میں بھرے وہاں سے نکل گیا۔

جب وہ اسکے پاس سے گذرا تھا ساکول اسکے شخصیت سے سہم کر دھڑکا تھا اور ماحول میں رچی بسی اسکے سحر زدہ کرتی کلون کی خوشبو اسے ساکت کر گئی۔

وسیع مضبوط چوڑے سینے میں اسکی بیوی ضد کرتی مکے بر سار ہی تھی اور وہ سیڑھیاں چڑھتا اسے بلند کیے کان میں کچھ کہنے لگا تھا کہ وہ پہلو بدل گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ابھی بھی وہ فریش ہو کر پریل کلر کے پھولوں دار فراک میں دوپٹہ شانوں پر ڈالے اسکے ساتھ ایک کمرے میں گئی تھی جہاں سے ڈاکٹر کچھ دیر پہلے نکل کر گئے تھے۔  
دل کر رہا تھا وہ جائے دیکھے کیا ہو رہا ہے پر اسکی اوقات جو یہاں ملازم سے کم تھی اس پر اسکی جرات نہیں رہی تھی تو خاموشی سے بیٹھی تھی۔

حور و ناچاہتی تھی اسے کے آغوش میں جانا چاہتی تھی کیونکہ اسکی سہمی ایک ماں جیسی ممتا بھرا آغوش رکھنے والی اسے گرم سرد ہوائوں سے بچا کر پاگل پن میں بھی ظلم خود پر جھیل کر اسے محفوظ رکھنے والی سہمی اسکے اتنی پاس تھی کہ وہ چھو رہی تھی اسے۔

پر کوئی بھی سہمی یا بچگی کو اجازت نہیں دے رہی تھی جو اسکے حلق سے باہر آئیں۔  
وہیں سہمی ششدر تھی کہ کیا اسنے اپنے بھائی کیلئے اندھی لڑکی پسند تھی اور اسکا بھائی اتنا خوش تھا اسکے ساتھ یا صرف شو کر رہا تھا۔

اسنے یہ سوال رات کو چھوڑے جب وہ اسکے پاس آکر اس سے میٹھی میٹھیں باتیں کرتا رہا اور وہ اسکے بالوں میں اسکی خواہش پر انگلیاں گھماتی رہی۔

وہیں دوسری طرف اس قدر غیر معمولی حسن کی مالک اور نازک سے پھول جیسی لڑکی اپنے بھائی کیلئے اسے بے انتہا پسند آئی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں شہزادی تم رو نہیں۔" اسکے بار بار "آپ ٹھیک ہیں" پوچھنے پر سہمی نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تو ایک بچگی بے ساختہ اسکے حلق سے برآمد ہوئی۔

"عین۔۔۔!" اسکے رونے پر عالم جو دو انیاں چیک کر رہا تھا ٹپ کر پاس پہنچا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی بہن حیران ہوئی جب وہ اسے اپنے حصار میں لیکر پیٹھ سہلانے لگا۔  
 "میں نہیں رو رہی دیکھیں۔" اپنا سر بلند کیے اسے دیکھا کہ وہ شوں کرتی ہمیشہ کی طرح رونے پر بہتی ناک  
 اسکی شرٹ پر رگڑنے لگی۔  
 وہیں عالم اپنی بہن کی مسکراہٹ دیکھ کر حور کی ہمیشہ والی حرکت پر خود بھی مسکرا دیا۔  
 "ڈر گئے ایس پی اتنی جلدی۔۔۔! ویسے اس ڈرنے ہمیں بتا دیا کہ ہائی ریکارڈ ایس پی برہان کی دل عزیز ہستی  
 کون ہے۔" وہ اس وقت بالکنی میں سگریٹ پھونک رہا تھا جب موبائل کی بیپ ہوئی  
 اسنے نکال کر دیکھا تو وہی میسج تھا دھمکی والا پر نمبر مختلف تھا۔  
 اسکے تاثرات غضب کے ہو گئے چہرہ اسپاٹ اور آنکھوں میں لہو اتر آیا۔۔۔  
 "وعلیکم السلام میں تمہیں جو دو نمبر سینڈ کیے ہیں انکی لوکیشن ڈیٹیل مجھے ابھی ہی اپنی سکرین پر دیکھنی  
 چاہیے۔" اسنے فوراً سے پہلے دونوں نمبر ایس ایچ او کے نمبر پر بھیجے اور دوسرے پل اسکی کال آنے پر حکم دیا۔  
 "اوکے سر۔" ایس ایچ او نے جلدی سے کہا برہان نے کال کاٹ دی۔  
 "بابا۔۔۔!" اندر سے فیری کی آواز آئی جس پر وہ نارمل ہوتا سگریٹ مسل کر اندر آیا۔ "ہوں۔۔۔؟" وہ  
 کپڑے لیکر چینج کرنے چلا گیا واپس آیا تو فیری اپنے پاس اسکی جگہ بنانے لگی۔  
 "بابا ممانے کچھ شرطیں رکھیں تھی وہ آپ پوری نہیں کرتے؟" فیری نے معصومیت سے پوچھا جس پر  
 برہان نے پاس بیٹھ کر سر سری سا اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔۔۔  
 جب سے آئی تھی ایسے ہی چپ لگی تھی جو غیر معمولی تھی اور اسے پسند بھی نہیں آرہی تھی اسکی خاموشی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بیٹا شرط رکھنا حرام ہیں گناہ ملتا ہے اس سے اسلئے گریز کرنا چاہیے ایسی چیزوں سے جو اللہ کو ناپسند ہیں۔" اسے اٹھائے اپنی گود میں بیٹھا کر وہ بولا۔

مسکان آنکھیں پھیر کر رہی گئی البتہ فیری نے سمجھ کر سر ہلایا۔

آپ دونوں ایسے سڑے موڈ کیوں بنائے بیٹھے ہیں؟" وہ دونوں کے سنجیدہ تاثرات دیکھتے چڑ کر بولی۔

"سڑا منہ میرا نہیں تیرے باپ کا ہے۔" مسکان غصہ دبائے بولی۔ "پتا نہیں کیا سمجھتا ہے ہو نہہ!" وہ بڑبڑائی برہان نے کافی کوشش کی پر سن ناپایا۔

"تمیز سے بات کرو سڑا میرا منہ نہیں تمہارا بندری جیسا منہ ہو نہہ۔" برہان چیخ کر بولا دونوں غصے سے ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔

اور فیری نے افسوس کرتے سر چھوٹے ہاتھوں میں گرا لیا۔

"تمنے مجھے بندری کہا ہاؤڈیریو؟" وہ فیری کا بک اسے مارتی چلائی۔

برہان کے ماتھے پر سلوٹیں پڑ گئیں۔

"تمنے مجھے مارا؟؟؟ مجھے! ایس پی برہان کو!" وہ فیری کو ایک سائیڈ بیٹھا اسکی طرف لپکا جسکے لئے مسکان پہلے

سے تیار بیٹھی سیدھا اسکے گردن کو دبوچہ اسی دیکھا دیکھی میں برہان بھی اسکی پتلی گردن کو دونوں ہاتھوں

میں دبوچ کر نامحسوس انداز میں اسے قریب کیا۔

"میں آج تمہارا خون کر دوں گی۔" مسکان گھٹنا اسکے پیٹ میں مارتی اسکی گردن چھوڑ کر اسکے گھڑے

سیاہ بالوں کو مٹھی میں بھرا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں تمہیں ذبح کر دوں گا بھتنی۔" جھٹکے سے اسے بیڈ پر گرا کر وہ اسے مارنے تک آگیا مزید بیوقوفی مسکان نے اس کے بالوں کو جو پکڑا ہوا تھا کھینچا جس سے وہ اس کے اوپر آگرا  
دونوں بری طرح گتھم گتھا اس دوسرے کو جان سے مارنے کی کوششوں میں تھے وہیں فیری سرسری سی نظر ڈال کر اپنا بیگ اور بکس کا پیزا اٹھا کر سائیڈ ہو بیٹھی اور اپنا ہوم ورک کرنے لگی۔  
مسکان کو ہوش تب آیا جب برہان کی تمسخرے بھری مسکراہٹ کے ساتھ اسکی انگلیوں کی سرسراہٹ اپنی کمر پر ریختی پائی۔

اسکی سانسیں تھم گئیں اور آنکھیں پھیلانے سے دیکھتی فیری کی طرف دیکھنے لگی۔  
"نہیں آپ پہلے لڑ لیں ماما۔" اس کے دیکھنے پر فیری نے بھی اسی کی طرف دیکھا اور غصے سے چھوٹی ناک کی نتھنے پھولائے بولی۔

"آپ دونوں کے منہ میں مجھے فیڈر ڈال دینا چاہیے۔ کچھ عمر کا لحاظ نہیں بچوں کی طرح لڑتے ہیں کیسے سدھریں گے آپ دونوں میں تنگ آچکی ہوں اس روز روز کے جھگڑے سے۔" پین کا پی پر پٹچ کر وہ بڑی بوڑھی دادی کی طرح غصے سے انہیں کہہ رہی تھی۔

دونوں بیک وقت شرمندہ ہوئے "سوری جانو آئندہ نہیں ہوگا۔" اور ساتھ بولے۔  
"اٹس اوکے اب دونوں ایک دوسرے سے سوری کریں اچھے بچوں کی طرح شاباش۔" وہ صلح کرانے لگی۔  
برہان اور مسکان نے سر ہلاتے ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور برہان نے ایک ہاتھ اس کے بالوں سے آزاد کیا تو دوسرا اسکی کمر سے انگلیاں پھیرنے کی انداز سے ہٹائیں۔

کہ مسکان کا وجود سنسنا اٹھا۔ ایک سرد لہر اس کے وجود میں دوڑی، لب بھیج لیے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"سوری گینگسٹر ڈارلنگ۔" فیری سے چھپا کر آنکھ دباتے ہوئے وہ بولا۔

مسکان کے تن بدن میں آگ لگ گئی اسنے بھی اسکے پھٹے کالر سے ہاتھ نکال کر دوسرا ہاتھ بالوں سے نکالا تو کئی بال اسکی مٹھی میں تھے۔

"سوری ایس پی بابو۔" آنکھ دبا کر خود بھی کہتے اسنے دوسرے ہی پل شکوہ برہان کو جھٹکے سے کمر کے بل بیڈ سے نیچے پھینکا۔

"آہ۔۔۔۔۔ فیری۔۔۔۔۔!" اسکی کراہ کے ساتھ فیری کو ششدر دیکھ کر سدا نکلی۔

وہیں مسکان ہاتھ جھاڑ کر اپنے بکھرے بم پھٹے بالوں کو ہاتھوں سے سیٹ کیے فیری کے سامنے بیٹھی جسنے شکوہ کرتی نظروں سے دیکھا۔

"مماسارا جھگڑا آپ میں ہے پاپا نے جب پیار سے سوری کہا پھر آپنے اتنی بے دردی سے انہیں زمین پر کیوں پھینکا؟" وہ مسکان کی کلاس لینے لگی۔

"اے تم نہیں جانتی اسے بڑا ایک نمبر کام۔۔۔۔۔ میرا مطلب تیز انسان ہے اسنے۔۔۔۔۔ وہ کہتی کہتی رکی۔

"بتائیں کیا کیا بابا نے انہو نے آپ سے سوری کیا اب آپ کان پکڑ کر اگین سوری کریں پاپا سے ڈٹس اٹ۔" اسنے فیصلہ سنایا جس پر مسکان کی آنکھیں پھیلیں۔

"تم ہوش میں تو ہو چھوٹا پیکٹ اپن سوری کرے کان پکڑ کر ناٹ پاسیبل۔" وہ ششدر ہوئی پر دوسرے ہی پل غصے ہٹ دھرمی سے بولی۔

فیری گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"گریٹ مائی ڈاٹر دیکھنا ایک دن تم بچ بنو گی تم میں وہ ساری خوبیاں ہیں جو ایک انصاف کرنے والی بچ میں ہوتی ہیں مائی جسٹس ڈاٹر۔" برہان کمر پکڑ کر اٹھا اور اپنی شرٹ کے کالر جو بٹن سمیت نیچے لٹک رہا تھا اٹھا کر گلے میں پہنا اور نہال ہوتے فیری کے پاس آیا۔

اسکا ہونٹ پھٹا ہوا تھا وہیں مسکان کی گردن سرخ تھی۔

مسکان اسے گھور رہی تھی۔ "مما۔۔۔!!" اسکی سخت نظروں کا فیری نے احساس دلایا۔ مسکان سر جھٹک کر رہ گئی۔

"اپن اس سے قطعی سوری نہیں کرے گی تو نہیں جانتی اس نے کیا کیا۔۔۔!!" وہ چیخ کر کہتی بیڈ سے اٹھی۔  
"بھاگتی کہاں ہے سوری تو تم کرو گی کینکسر۔" وہ جو بیڈ کے دوسری طرف کھڑا تھا کلا بازی مار کر اسکے سامنے پہنچا۔

"نہیں کروں گی کیا کرو گے؟" اسنے کمر پر ہاتھ ٹکائے، دونوں کے خطرناک تاثر دیکھ کر فیری پھر دہل گئی۔

"سوری تو تم کرو گی ورنہ۔۔۔۔ وہ اسکے کان کے قریب جھکا اور سرگوشی میں بولا "ایک کس کر دو۔"

مسکان نے غصے کی شدت سے مٹھیاں بھینچ دی اور وہ نظروں سے مسلسل اسے زچ کر رہا تھا۔

"اچھا نہیں لگتا تمہیں میرے قریب کسی کا آنا تو تم ہی آ جاؤ کہو تو دوسرے بیڈ روم سیٹ کرو انوں؟" بڑے

بے باک انداز میں کہتے پھٹی شرٹ کے سامنے پینٹ کی جیب میں انگلیاں پھنسنیں برواچکایا۔

مسکان کا تو گویا انگ انگ سلگ اٹھا جیسے کسی نے بھڑکتی آگ میں پھینکا ہوا اسکے الفاظ پر پورا وجود جھلس اٹھا۔

"تمہاری تو۔۔۔۔۔ اسنے کہتے اپنا مکہ بلند کیا تھا کہ ایک دم بیچ میں فیری آگئی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"او کے لڑائی نا کریں بابا میں ماما کی طرف سے سوری کرتی ہوں۔" ایکدم ہی اسنے کانوں کو پکڑ کر کہا دونوں کے بیچ جیسے سناٹا چھایا۔

"نہیں بابا کی جان تم کیوں سوری کر رہی ہو سوری تو ماما کو کرنی چاہیے۔" وہ جھک کر اسکے ہاتھ کان سے ہٹائے بولا تو فیری نے مایوسی سے مسکان کو دیکھا جسکی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئیں۔

"او کے سوری۔۔۔۔!" اسنے ہار مانتے کہا برہان نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا۔ "کیا کہا میں نے سنا نہیں۔" اسنے کان کو ہاتھ رکھتے پوچھا جیسے اسے کان پکڑنے کا اشارہ دیا ہو

مسکان نے پیچ و تاب کھاتے اسے گھورا جس کی مسکان اسکے عنابی گداز لبوں کے بیچ بھینچی ہوئی تھی

"سوری۔۔۔۔! اپنی بیٹی کی آنکھوں کے جگنوؤں دیکھ کر اسنے کان پکڑے اسنے سینے پر ہاتھ رکھ کر عقیدت سے اسکا سوری قبول فرمایا اور بیڈ کی طرف بڑھا

فیری مسکان کا ہاتھ چوم رہی تھی اور مسکان برہان کے پاؤں کو دیکھ رہی تھی اگلے ہی لمحے اسنے نامحسوس انداز میں پاؤں آگے بڑھایا اور دوسرے ہی پل اف ف کہتے برہان منہ کے بل بیڈ پر گرا پڑا تھا۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔۔۔!!!" دھرام کی آواز جو گونجی فیری ہڑ بڑا گئی۔

"ہا ہا ہا بابا خیال سے۔" وہ چڑھ کر اسکے پاس آئی اور اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اسنے بھی مسکان پر دانت کچکچاتے فیری کو گد گدی کرنا شروع کر دی۔ ساتھ ہی فیری کی کھلکھلاہٹیں پورے گھر میں گونجنے لگیں۔

وہ فتح مندی سے چلتی اپنا ڈریس نکال کر ہاتھ روم میں بند ہوئی تھی۔۔

"بابا ماما کا پاؤں جلا ہوا ہے پر وہ کچھ نہیں لگا رہیں۔" اسکے جاتے ہی فیری نے سنبھل کر برہان کو بتایا۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپکی ماما ایک بھتہنی ہے غنڈی کہیں کی مجھے اسنے ہی گرایا۔" وہ نظر انداز کرتا جل کر بولا اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

فیری افسوس سے نفی میں سر ہلاتی رہ گئی۔ "آپ دونوں کبھی نہیں سدھریں گے شاید میرے بوڑھے ہونے تک۔" برہان پہلے چونکا پھر ہنسا۔

"اچھا اب اٹھیں بیڈ شیٹ درست کریں۔" اپنا بیگ کا پیز ٹیبل پر رکھ کر اٹھی تو سر ہلاتے برہان نے تاکید کی۔

پھر دونوں نے ملکر بیڈ شیٹ بچھائی اور تکیے کشنزیٹ کیے دونوں کے بیچ اسکا پرس کور والا تکیہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

پرافسوس پرسنز کے ہاتھ میں گن جو اسکی ممانے خاص کر کے پکڑائی تھی۔

جہاں اسکے نائیٹ ڈریس کے ٹراؤزر پر جگہ جگہ چاقو خنجر پسٹلز سے پر نٹڈ تھا وہیں ٹی شرٹ پر ایک باربی ڈول تھی جو اسکے باپ نے لی تھی۔

جہاں ایک طرف وارڈروب میں فراک شلوار قمیض رکھیں تھی وہیں دوسری طرف ماما کی لی گئیں پینٹ ٹی شرٹ اسکرٹ رکھیں تھی۔

اسکا باپ اسے معصوم لڑکی بننا چاہتا تھا اور وہی تربیت دینا چاہتا تھا وہیں اسکی ماں اسے مضبوط سب سے لڑنے کی ہمت دیتی ہتھیار بھی تھما نا چاہتی تھی اور وقتاً فوقتاً اسے بہت کچھ سیکھا دیتی تھی۔

اور برہان بھی اپنے مشن پر تھا اسے پیاری سی لڑکی بنانے میں۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہوم ورک کروا کر جب برہان نے اسے ڈریس چینج کرنے بھیجا تو اسی وقت مسکان نائیٹ ڈریس میں باہر آئی۔

سلک کی بلیک پائوں کو چھوتی نائیٹ میں اسکا وجود برہان کی آنکھوں میں تپش پیدا کر گیا۔ اور اسکی تپش کا کرم تھا کہ وہ بالوں کو برش کرتی مرر میں اسے دیکھنے لگی پر دوسرے پل غصے سے منہ پھیر لیا۔

وہ مسکرایا اور چلتا اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔

آئینے میں دونوں کا عکس جھلملانے لگا ایک خوبصورت مکمل کیل کی تصویر تھی۔۔۔ "ناراض ہو؟" اسکی گھمبیر آواز گونجی۔

"منہ دھو کر رکھو۔" وہ تمسخرے سے ہنسی اور بے نیازی سے برش کرنے لگی۔

"نہیں تمہارے سے کام چلا لیں گے۔" اسنے مسکرا کر کہتے ذرا سا آگے جھک کر پرفیوم کی شیشی اٹھائی اور اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔

دل جیسے لڑکھڑا گیا راستے سے اسکے تیکھے نین نقوش میں سرخی دیکھ کر۔

"کافی نفس پرست لگتے ہو۔" مینے تو تمہیں ایسا نہیں سوچا تھا میں سوچتی تھی کہ کافی اچھے ہو پر تمہارے بار بار قریب آنے اور بہانے سے چھونے پر تمہاری بد کرداری کا واضح ثبوت ہے۔ کبھی شیرین کے ساتھ تو کبھی میرے ساتھ وا۔۔۔۔۔ وہ اسکے کانوں میں زہر اندیلنے لگی برہان کا چہرہ جو متبسم تھا پل میں پھیکا پڑا پھر ایک سایہ آیا دوسرا گذر اساتھ ہی وہ غصے احساس توہین کردار پر داغ لگنے سے غصے سے بھڑک اٹھا

"شٹ اپ ول یو شٹ اپ بد تمیز لڑکی۔۔۔!!" ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر دھاڑا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہا ہا ہا برا لگانا۔۔۔؟؟؟ مجھے بھی لگتا ہے جب میرا دامن پاک ہونے کے باوجود مجھے تمہاری ماں تمہارا باپ۔۔۔۔۔ ایسے دیکھتے ہیں جیسے کہ مینے ہزار مردوں کا بست۔۔۔۔۔ وہ گلا پھاڑ کر چلائی پر برہان نے غصے ضبط سے اس کے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ کر اس کے باقی کے لفظ حلق میں دبا دئے۔

"تمہیں جھوٹی ذات کی کیوں ضرورت پڑتی ہے مسکان؟؟؟ اگر میں کوئی ایسی جگہ سے ہوتا تو کیا اپنی ذات چھپاتا نہیں ہر گز نہیں کیونکہ وہاں پیدا ہونا میرا جرم نہیں تھا۔۔۔ اور مائنڈاٹ مینے تمہیں داغدار نہیں کیا تھا صرف یہ بتایا تھا کہ تم کس کی بیٹی ہو۔۔۔ کیونکہ میرے نزدیک کوئی جرم نہیں تم ایک کوٹھے والی کی بیٹی ہو مینے جو سچ تھا وہ بتا دیا ہاں تم سے شادی کرنا نہیں ایک دھچکے دینا تھا پر تمہاری ذات چھپا کر میں تمہاری شخصیت نہیں چھپانا چاہتا تھا کہ کل کلاں یہ سوچ تمہارے دماغ میں آئے کہ میں کسی کو شرم سے بتا نہیں سکتا کہ تم کس کی بیٹی ہو اگر مجھ سے منسٹر بھی پوچھے تو میں بغیر شرم جھجک کے بتاؤں گا کہ میری بیوی کس کی بیٹی ہے۔۔۔ عزت عورت ذات کی ہوتی ہے اسکی پیدائش کی جگہ کی نہیں۔۔۔۔۔! اور امی ابو جو کہتے ہیں وہ تمہاری کمزوری ہاتھ آجاتی ہے لوگوں کو تو وہ ٹارچر بھی ویسے ہی کرتے ہیں تمہاری ذات ہی تمہاری کمزوری ہے۔" وہ سرد لہجے سرخ آنکھوں سے کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑ کر اپنا ڈریس لیکر باتھ روم میں بند ہو گیا۔ مسکان ساکت سی وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں آکر بیڈ پر لیٹے تو فیری تکیے میں منہ چھپائے منہ کے بل پڑی تھی۔  
دونوں کی بیک وقت اس پر نظریں پڑیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"فیری۔۔۔۔!!" دونوں نے اسکے پیٹھ پر ساتھ ہاتھ رکھا کہ اسکی نازک انگلیوں پر برہان کی مضبوط انگلیاں آئیں اسکے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں اسنے جھٹکے سے مسکان کا ہاتھ پیچھے کیا۔  
وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

"مجھے بعد میں بلائیں پہلے آپ خود جھگڑ کر اپنا شوق پورا کر لیں۔" اسنے چڑ کر کہا اور تکیہ مزید منہ میں بھیج لیا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں کسی سے لڑنے کا۔" برہان نے غصہ دبا کر کہا۔  
"ہونہ۔۔۔!! جیسے میں مر رہی ہوں لڑنے کیلئے۔" وہ جل کر بولی اور آنکھیں گھمائیں فیری کا دل کیا اپنا سر پھاڑ دے۔

"مر جاؤ۔۔۔!!" وہ بھنا کر بڑ بڑایا۔  
"تم فوت ہو جاؤ۔۔۔" وہ سن کر زور سے بولی۔ "ساتھ میں وہ تمہاری دوست بھی مر جائے کیڑے پڑ جائیں دونوں میں بد بو آ جائے تم دونوں میں۔"

"تم بڑھ رہی ہو میں دھکے دیکر یہاں سے نکالوں گا۔" وہ بلبلا کر غرایا۔  
"نکال کر تو دیکھو فوگٹ میں نہیں آئی نکاح کر کے لائے ہو گڑ گڑا کر۔۔۔" اسنے جتایا۔  
"ہاں یہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی تمہاری جگہ میں ایس پی شیرین کا پریوزل ایکسیپٹ کر لیتا تو آج یہ دن دیکھنے نا پڑتے۔"

"اوہ تو سارا ماجرہ یہ ہے۔۔۔!!" وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی "اسلئے ہی محبوب کو تکلیف پہنچی دوسرے دن ٹپک پڑی۔" وہ بھی غرائی

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

برہان اٹھ بیٹھا ساتھ فیری بھی شرافت سے اٹھ بیٹھی تکیہ بانہوں میں بھینچ کر جمائیاں روکنے لگی۔

"وہ میری عیادت کیلئے آئی تھی۔" اسنے جتایا۔

"اوہ پھر پھول بھی لاتی تمہاری قبر پر چڑھانے کیلئے۔"

"ہاں لاتی ضرور لاتی پر مینے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ میری بیوی ابھی منحوس زندہ ہے اسکے مرنے کے بعد

لانا۔"

"اب بس بھی کر دیں اللہ جی کون سے انسان ہیں یہ دونوں۔" دونوں طرف ہاتھ اٹھا کر اسنے ٹوکا اور وہ چپ

بھی ہو گئے توفیری نے گہرا سانس بھرا۔

"اور اب اگر لڑنا ہے تو روم کے باہر چلے جائیں دونوں بس۔ مجھے سونا ہے۔" وہ حکم دیتی تکیہ درست کرتی

لیٹی۔

دونوں نے چور نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور جب نظریں چار ہوئیں تو وہ چور نظریں کھا جانے والی

نظروں میں بدل گئیں۔

اور اگلے لمحے سیدھے لیٹے کچھ دیر تینوں کی نظریں چھت کو گھورتی رہیں پر دوسرے ہی پل روم میں

کھلکھلاہٹیں چنچیں گونج اٹھیں جب دونوں کے ہاتھ فیری کو گد گدانے لگے۔

"بس کر دیں۔۔۔۔۔ اب۔۔۔۔۔ مینے کیا کیا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔؟" وہ نڈھال سی ہنستی پھڑ پھڑانے لگی۔

تب ہی اسے گد گدانا چھوڑ کر دونوں کا بازو اسکے گرد پھیلا۔۔۔۔۔

برہان سے نا آسیدہ بیگم بات کر رہی تھی نا ہی کمال صاحب۔۔۔۔۔ پروہ مطمئن تھا اپنی کر کے کیونکہ اسنے

حور العین کو انکی جائداد کی ہوس میں کھو کر بہت ناصور پایا تھا اب کوئی ایسا ارادہ نہیں تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ دیر میں موبائل پر رنگ ہوئی وہ چونکا ساتھ مسکان نے بھی آنکھ کھول کر اسے دیکھا۔

وہ اسکی طرف توجہ دے بغیر وہاں سے اٹھا اور واپس بالکنی میں آیا۔

"سریہ دونوں نمبر اب بند ہیں میسنز استعمال میں نہیں پر انکی لوکیشن میسج سے اسلام آباد اور لاہور سے شو ہوئی

ہے۔"

ایس ایچ او نے تفصیل دی نمبر کی وہ حیران ہو گیا۔

"ٹھیک ہے تم لوگ تیار ہو؟" اسنے کہہ کر دوسرے کام کا پوچھا۔

"یس سر۔۔۔!" جواب سننے کال ڈسکنیکٹ کی۔

اور واپس آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔

مسکان اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھتی رہی اور چڑانے کیلئے اپنا پائوں اسکی ٹانگ پر رکھا۔

برہان کو تو جیسے کرنٹ چھو گیا۔ اسنے نظریں اٹھا کر اسکی ٹانگ کو دیکھا اور پھر اسے "یہ کیا بیہودگی ہے؟"

اسنے آہستہ سے کہا سوئی ہوئی فیری کے خیال سے۔

مسکان کندھے اچکا گئی "میرا حق ہے۔" اسنے جتایا۔

"بھول گئی ہو صرف ماہ کیلئے ہو یہاں۔۔۔!" وہ بھی جتنا نہیں بھولا۔

"خوش فہمی ہے کہ میں اب تمہارا پیچھا چھوڑوں گی یا تو تمہیں ماروں گی یا خود کو الگ ہونے کی صورت

میں۔" اسکے پائوں کی انگلیوں سے اپنی انگلی کی چھیڑ چھاڑ کرتے وہ ایک جذب سے بولی۔

برہان کا چہرہ اسرخ پڑ گیا۔ اور اسنے اسکے پائوں کے تلے پر جلا ہونے کا سوچتے اپنے انگوٹھے سے زور دیا کہ وہ سی

کرتی رہ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ مسکرایا پر دوسرے پل اسے آنکھ مارتے دیکھ کر اسکی مسکراہٹ غصے میں بدل گئی۔

"بے شرم۔۔۔۔!!" بڑبڑا کر اسنے کروٹ بدلی۔

"کیا میں خوبصورت لگ رہی ہوں بلیک نائٹی میں۔" وہ آہستہ سے فیری کو اپنی جگہ سلا کر اسکی جگہ خود لیٹ گئی اور اسکے گرد بازو ڈال کر کان میں بولی کہ برہان اس افتاد پر ساکت پڑ گیا۔

اسنے شک کی حالت میں جو نہی کروٹ بدل کر دیکھا تو دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ گئیں۔  
برہان نے سر بلند کر کے فیری کو دیکھا جو بلینکٹ میں دبکی سوئی ہوئی تھی اور پھر اپنے قریب دیکھا جو اسکے سینے پر سر رکھے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

اسکے نازک وجود کا لمس اسکی مہک اسکے اعصاب سن کر گئی۔۔

اپنے چہرے پر اسکی گرم سانسیں اسکی آنکھوں میں خمار کی سرخی گھول گئی۔

"دور رہو کیا بد تمیزی ہے۔" وہ بمشکل خود پر ضبط کرتے اپنے بھڑکتے جذبات کو لگام لگائے اسے خود سے دور کرنے لگا۔

پر وہ کہاں دور ہونے والی تھی "سوری"۔۔ سرگوشی نما آواز میں کچھ دیر پہلے کیلئے سوری کرتی اسکے لبوں پر بھولی بھٹکی مسکراہٹ کو کھینچ لائی۔

"ہاں ہٹو اب پیچھے ہو گیا تمہارا سوری۔" وہ جلد از جلد اس حواس کھونے والے احساس سے نکلنا چاہتا تھا۔

اسلئے ہی بہت احتیاط سے اسے خود سے الگ کیا۔

مسکان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ جسکا برہان کو شدت سے احساس ہوا پر وہ لب بھینچ گیا۔

وہ اسے پیچھے دھکا دیتی خود غصے سے دانت کچکا کر کروٹ بدل گئی برہان ہنس پڑا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس سے برنال نکال کر اسکے پاؤں کے پاس بیٹھا مسکان اسکی انگلیوں کا لمس پا کر لب بھینچ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ باتھ روم میں گیا ہاتھ دھو کر برنال واپس رکھتے بلینکٹ میں گھس آیا وہ غصے سے آگے ہو گئی جسے محسوس کرتے وہ مسکرایا۔

"اتنا بھی کیا گریز۔۔!!" اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسکی پشت سینے سے لگائی اور کان میں سرگوشی سے بولا۔  
 "چھوڑ مجھے۔۔!!" اسکے پیٹ میں کہنی مار کر وہ پھڑپھڑائی "میں تمہیں نہیں کہا تھا میرے قریب آؤ۔" دوسرے ہاتھ سے اسکے بال گردن سے ہٹا کر اسنے اپنا منہ اسکی گردن میں چھپایا مسکان سانس روک کر رہ گئی۔

"میں چاہتا تو اسے انا کا مسئلہ بنا سکتا تھا پر تم پر احسان کیا معاف کر کے۔" جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسنے کان میں کہتے اسکی لو کو دانتوں میں دبایا اور بازو کا گہرا تنگ کر دیا اسکے گرد۔

"آہ کیا بیہودگی ہے چھوڑ وف۔۔۔ فیری کا خیال کرو میں صرف ت۔۔۔ تمہیں تنگ کرنے آئی تھی۔" وہ جھنجھلا کر مزاحمت کرتی بولی

برہان نے مسکراتے سراٹھا کر فیری کو دیکھا۔۔۔

"کچھ شرارتیں تو کر سکتے ہیں نا۔ سزا تو قریب آنے کی ملے گی گینگسٹر وہ بھی عمر قید کی۔" اسنے کہتے اسکی ٹھوڑی اوپر اٹھائی اور اسکی بند آنکھیں دیکھ کر مسکرایا۔

"بہت خوبصورت ہو۔۔" اسنے جھک کر اسکی بند آنکھوں کو چھوا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان کی سانسیں رک گئیں وہ دھک دھک دل کے ساتھ بمشکل ضبط سے اسکے حصار میں پڑی تھی جبکہ اسکی انگلیوں کی سرسراہٹ اسے بھاگنے پر مجبور کر رہی تھی۔

اسکی مزید جسارتوں پر اسکے جسم کا سارا خون سمیٹ کر چہرے پر آیا اور وہ خود میں سمٹ گئی۔  
برہان نے اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتے اسکے نچلے لب پر انگوٹھا پھیرا مسکان کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دینے لگیں۔

وہی حال برہان کی دھڑکنوں کا تھا دونوں ایک دوسرے کی سانسوں سے الجھتے ایک دوسرے کی دھڑکنیں بھی سن رہے تھے۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر خود وہ اس پر جھک گیا اور اوپر بلیںکٹ ڈال کر اسکے لبوں پر جھکا ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اسنے سائیڈ ٹیبل سے مطلوبہ چیز اٹھائی۔

اسنے اسکے دونوں ہاتھ اوپر کواٹھائے البتہ سانسیں ابھی بھی دونوں کی الجھی ہوئی تھیں۔  
اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے برہان نے اسے سانس لینے کیلئے چھوڑا وہ ابھی سنبھلتی یا اپنی سانسیں بحال کرتی اس سے پہلے ہی اسکی دونوں کلائیوں میں ہتھکڑیاں لگا دیں۔

"نہیں برہان۔۔۔!!!" اسنے غصے سے کہا پر وہ جھپک کر اٹھا اور اسکا اسکارف اٹھا کر اسکے دونوں پاؤں بھی باندھ لیے۔

"ہاں برہان کی جان۔۔۔!!" وہ ہنستا اسکے پاس آیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا سمجھتی ہو یوں پاس آ کر مجھے بیوقوف بنا لو گی اور میں بن جاؤں گا سوئیٹ ہارٹ تم جیسی انا پرست گینگسٹر لڑکی اتنی جلدی اپنی انسلٹ بھلا کر میری بانہوں میں آ جائے ناٹ پاسیبل۔۔۔۔! اور تمہیں بتا دوں جہاں تم پڑھتی تھی وہاں میں تمہارا استاد تھا۔" وہ اسکا مزاق بنارہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنی تیاری بھی کر رہا تھا۔

"نائیں پڑھتی تھی بیوقوف نا ہی میرا کوئی استاد تھا۔"

"پلیز برہان سمجھنے کی کوشش کرو اگر تم گئے تو وہ تمہارے پیچھے پڑ جائیں گے۔" اسنے ہاتھ پاؤں کھولنے کی کوشش کرتے بے بسی سے زندگی میں پہلی بار کہا پراسکی بے بسی برہان کو آگ بن کر لگی۔

"شٹ اپ تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟؟ اس بار نہیں ڈارلنگ مجھے کسی بھی حال میں ثبوت چاہیے تم نے جو اس دن کہا تھا کہاں جاتے ہیں ہم جب لڑکیاں اغوا ہوتی ہیں تو بس وہیں جا رہا ہوں، اپنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا صبح تک پہنچ جاؤں گا۔" جھک کر اسکے سرخ لبوں کو دوبارہ نرمی سے چھوا۔۔۔

مسکان غصے سے بلبلا کر اسے ہاتھوں سے پیچھے دھکا دیتی اٹھ بیٹھی۔

"اگر تم نے ایک قدم بھی باہر نکالا تو میں تمہارا حشر کر دوں گی اور چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھالوں گی۔" اسنے خونخوار انداز میں دھمکی دی۔

برہان نے پہلے اسے دیکھا "کیا یہ محبت ہے یا تمہارے کام کی پلاننگ؟" پرسوج سے اسنے پوچھا۔

مسکان نظریں پھیر گئی تو وہ تلخی سے ہنسا۔

"شوق سے کرو۔" وہ کہتا ٹیبل کی دراز سے ٹیپ نکال کر اسکے منہ پر لگا دیا۔ مسکان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ

گئی۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جب وہ سپاٹ نظریں اس پر ڈال کر فل تیار اپنی سوئی ہوئی بیٹی کو بوسہ دیکر بلیسٹک درست کرتا وہاں سے نکلا پر آخری نظر اس پر ڈالنا نہیں بھولا۔

وہ چلا گیا ضدی انسان اور مسکان تھک کر تکیے پر گر گئی۔

\*-----❤️-----\*

وہ ہاتھ مروڑتی اتھل پتھل سانسوں کے ساتھ داد کے روم کے سامنے کھڑی تھی۔

اور کانپتا ہاتھ اٹھا کر دروازہ ناک کیا۔ وہ شاید جاگ رہا تھا تبھی جلد ہی گھمبیر آواز میں یس کی صورت میں اجازت ملی۔

اسکا دل ڈوب گیا۔ کانپتے پائوں کے ساتھ اسنے دروازہ دھکیلا اور ایک نظر سنسان راہ داری پر ڈالتے قدم اندر رکھے۔

داد سفید آنچل اور پھر اسے اس وقت اپنے سامنے پا کر جھٹکے سیدھا ہو کر بیٹھا۔ "خیریت نور کوئی کام تھا؟" نور کی ساکت نظریں اسکے وجود پر ٹکیں تھی اور وہیں دماغ پر وہ وسیع پھیلے سینے والا آلف گھوما کیا فرق تھا دونوں میں کچھ بھی نہیں صرف وہ خود ہی بیوقوف بنی تھی۔

"کیا ہو انور؟" داد اسکی پھیلی آنکھیں اپنے سینے پر پا کر مسکراہٹ روک گیا۔ وہیں سخت ہر اسماں نور العین ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

"مم۔۔۔ مجھے آ۔۔۔ آپ سے کک۔۔۔ کچھ کام ہے؟" اسکے منہ سے بے ساختہ آپ نکلا تھا کیونکہ وہ اسے داد تصور نہیں آلف تصور کر کے بات کر رہی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"واللہ تم، کمینے، سے آپ، میں مرنا جانوں اپنی بونی کے منہ سے آپ سن کر۔" وہ مسکراتا بیڈ سے اتر کر اسکے پاس آنے لگا

نور ہر اسماں اسے قریب آتے دیکھ کر اپنی بات پر لعنت بھیج کر وہاں سے بھاگنے کیلئے مڑی کہ داد نے ایک دم ہی اسکی کلائی پکڑ کر کھینچا وہ آہ کرتی لہراتی اسکے سینے سے ٹکرائی۔

"بات تو مکمل کر کے جائو۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ بھاری آواز میں بولا نور نے لبوں پر زبان پھیری اور سانس روکتے سر ہلایا۔

"جج۔۔۔ جی وو۔۔۔ وہ میں چاہتی ہوں مم۔۔۔ ہماری شادی پر حور بھی آئے ورنہ میں۔۔۔۔۔" وہ کہتی رو پڑی خوف سے۔۔۔

داد کو اس پر ترس سا آگیا۔ "تو اس میں اتنا گھبرانے والی کیا بات ہے بونی میں کوشش کرتا ہوں ڈونٹ وری رو مت۔" کافی مشکل تھا پراسکی خواہش دیکھ کر وہ حامی بھر گیا۔

اسکی آنکھیں صاف کرتے وہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جو سپید تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے یار تم اتنی ہر اسماں کیوں ہو؟" وہ شدید ہریشان ہوا

نور گڑ بڑا گئی "نن۔۔۔ نہیں میں۔۔۔ میں ہر اسماں نہیں نا ہی خوف زدہ ہوں! اب میں جانوں؟" وہ کسمسا کر دور ہونے لگی پر داد کو کہاں منظور تھا۔

"چلی جانا پہلے آؤ کچھ باتیں کریں۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے بیڈ کے پاس لایا "کتنے دن ہو گئے ہیں تم ٹھیک منہ بات نہیں کرتی اب اتنی ہمت کر کے آگئی ہو تو تھوڑی بات کر لیں موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔" اسے بیڈ پر بیٹھا

کر خود اسکے سامنے دو زانوں بیٹھا اور اپنا سر اسکے زانوں پر رکھ دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور تو جیسے مرتے مرتے بچی اسکے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہو گئیں اور ماتھے پر بھی ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے۔

"اچھا یہ بتاؤ روم کا کلر کون سا کروائوں؟ اور فرنیچر میرے ساتھ پسند کرنے چلو گی یا میں خود ہی پسند کر کے آؤں؟" اسکے ہاتھ چوم کر پوچھنے لگا نور نے طویل سانس لی۔

"تم پسند کر لو سب کچھ۔" اسنے جان چھڑوائی

"شکر انسانوں کے روپ میں آئی۔" داد اسے نارمل دیکھ کر ہنسا

"ویسے تمہاری ہمت کو داد دینی پڑے گی اس وقت میرے روم میں آنے پر۔" اسنے شرارت سے کہا۔

"مم۔۔۔ مجھے جانا ہے۔" اسنے گڑ بڑا کر اٹھانا چاہا اور داد کے جگہ دینے پر وہ اٹھ کر بھاگ بھی جاتی کہ اسنے

ایک دم ہی اسکے نازک وجود اپنے حصار میں بھر لیا۔

"پپ۔۔۔ پلینز۔۔۔!!" وہ رونے جیسی ہو گئی

"بس یہی کہنا تھا کوئی فرمائش کوئی لاڈ کوئی محبت نہیں؟" جھک کر اسکے کان کے قریب لب کیے وہ پوچھنے

لگا۔

نور اپنے کان پر اسکی دکھتی سانسیں محسوس کرتی آنکھیں میچ گئی۔

"نہیں۔۔۔!!" وہ جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیل کر بھاگ گئی اور داد قہقہہ لگا کر ہنسا۔ "پاگل۔۔۔"

"کیا تم حورالعین کو بلاؤ گے ہماری شادی میں۔" وہ بیڈ کی سمیت بڑھ رہا تھا کہ نور نے سر اندر ڈال کر پھر سے

تسلی کیلئے پوچھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد چونکا اور پھر مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ "قریب آؤ مجھے مناؤ تو مانو۔" شریر لہجے میں بانہیں پھیلا کر اسنے کہا تو نور حلق تر کرتی نفی کرنے لگی۔

"تو جانو میں کچھ نہیں کر رہا۔ مجھے خود وہاں جاتے ڈر لگتا ہے پتا نہیں کب اور کون سے وقت انہیں کیا برا لگے اور تم بیوہ بیٹھی رہو یہاں۔" اسکی سیریس بات پر نور کے اندر زہر گھل گیا۔ "تم بتا رہے ہو کہ نہیں؟" نور غصے سے پوچھنے لگی

داد نے سنجیدہ ہو کر اسے دیکھا "ٹھیک ہے کوشش کرتا ہوں۔" اسنے پھر لٹکائے رکھنے والا جواب دیا "داد مجھے کنفرم جواب دو مجھے کچھ پلاننگ کرنی ہے اپنی بہن کے پہلی بار یہاں آنے کیلئے۔"

"اوکے ٹھیک ہے اب خوش۔" اسکی ہٹ دھرمی پر وہ حامی بھر گیا۔ اور نور سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی داد سوچنے لگا کہ اب کیسے عالم کو منائے حور کو اپنی شادی پر لانے کیلئے۔ "پتا نہیں عالم راضی ہوگا بھی کہ نہیں پر اسے اپنی بیوی کی خوشی بھی تو عزیز ہوتی ہے اگر حور ضد کرے گی تو وہ ضرور مانے گا۔" اس سوچ کے آتے ہی داد مطمئن ہو گیا۔

اور وہیں نور خوشی سے لیٹ گئی اپنی بہن کا سوچتے۔۔۔ اسکا دل کر رہا تھا سب کچھ بی کے ساتھ شیئر کرے پر کیا پتا داد کو معلوم پڑ جائے اور پھر آلف۔۔۔ "نہیں مجھے یہ زار کی طرح سینے میں دبا کر رکھنا پڑے گا۔" یہ اسکا حتمی فیصلہ تھا کہ اسکی اصلیت کا کسی سے ذکر نہیں کرے گی اس پاک ایجنٹ کے کہنے پر۔

رات کی تاریکی میں وہ سب اس وقت کراچی کے اس ویران علاقے میں داخل ہوئے جہاں عمارتیں تو بنی ہوئی تھیں پر وہ آباد نہیں ویران تھیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہر سو گہرا اندھیرا تھا اس پہ آسمان کو چھوتی ویران عمارتیں، اسکے آفیسرز کی تفتیش کے مطابق لڑکیاں یہاں رکھیں گئی ہیں اور کل یہاں سے بحری راستے دوسرے ممالک پہنچائی جائیں گی۔

"یہاں تو بہت سی عمارتیں ہیں ایس ایچ او کون سی عمارت میں لڑکیاں ہیں؟"

"سر چوتھی عمارت ہماری مطلوبہ ہوگی۔" ایس پی برہان کی رہبر آواز پر اس نے جلدی سے بتایا

تب انہیں پیچھے آنے کا اشارہ دیتے سب آگے بڑھے اور اپنی مطلوبہ عمارت کو پہلے چاروں طرف سے دور سے گھیر لیا۔

وجہ آس پاس انکے آدمی پہرہ داری کر رہے تھے۔

"پیچھے ہو جائو۔۔۔!" برہان اور اسکی فورس دیکھ کر عارب نے سب کو پیچھے رہنے کا کہا انکا بھی آج ہی یہاں ریٹ مارنے کا ارادہ تھا۔

اور مسی کو سمجھایا بھی تھا کہ وہ یہاں نہیں پہنچنا چاہیے پر یہ بگڑا آدمی کچھ سمجھے تو۔۔

کنگ سے الجھ کر اپنی بربادی کو خود دعوت دے رہا تھا۔ شاید وہ اس لڑکیوں کو کڈ نیپنگ میں بھی بیسٹ کی انوائمنٹ سمجھ رہا تھا۔

"سعیر یہاں ایس پی موجود ہے۔" کچھ دور جا کر ایک سڑک کے کنارے اس نے سعیر سے رابطہ کیا۔

وہ اس وقت سمی کے پاس موجود تھا اسکی رابطے پر کچھ ہٹ کر کھڑکی کے پاس آگیا تھا تب ہی عارب نے کہا جس پر اسکی پیشانی پر سلوٹیں نمودار ہوئیں۔

"تمہاری بہن کہاں ہے؟" کافی سرد ٹھہرا لہجہ تھا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شاید اس انسان نے کچھ کیا جس سے وہ رابطہ نہیں کر پار ہی بلکہ مسکان کی ہارٹ بیٹ فاسٹ شوہر ہی ہیں۔ اور اسکے مطابق وہ غصے میں ہے۔"

"ہم! چھوڑو اسے اور اپنے آدمی لیکرو ہاں سے نکلو ایک بھی اسکے ہاتھ نہیں چڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بیوقوف نہیں جانتا بیسٹ کے خلاف کس کا اشارہ ہے۔" تمسخرے بھر الہجہ تھا

"ٹھیک ہے! پر کیا مجھے اس وقت کمشنر کا کام تمام نہیں کرنا چاہئے؟" کچھ سوچ کر وہ بولا۔

"نہیں!! اگر اس کا قصہ ختم ہوا تو پھر شہر میں شور مچایا جائے گا اور ضرور اتنی بڑی ہستی کے بیسٹ کے ہاتھوں موت پر مالا بائی کی سنوائی پوسٹیوں کر دی جائے اسلئے جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو مجھے جلدی ہی کنگ کا قصہ ختم کرنا ہے تم صرف اپنی بہن کی ہارٹ بیٹ تیز کرو تاکہ اس ناکارہ لڑکی کا قصہ ختم ہو۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے آخر میں وہ غصہ ہو گیا۔

عارب نے بمشکل مسکراہٹ روکتے سب کو واپس چلنے کا اشارہ دیا۔

"کیا ہم اسکی مدد کریں؟" اسنے شریر ہو کر پوچھا۔

"تم وہیں رشتداری بنھائو یہاں مت آنا ورنہ تمہاری صحت کیلئے اچھا نہیں رہے گا یہ گھر۔" سعیر نے جتا کر بلو ٹوٹھ غصے سے کان سے نکالے۔

عارب ہنس پڑا "آؤں گا کیونکہ صحت تو پہلے ہی بگڑ گئی ہے۔"

وہ علاقے سے دور اپنی گاڑی میں بیٹھے اور وہاں سے روانہ ہو گئے انکا مقصد صرف لڑکیوں کو بازیاب کرانا تھا سو وہ کرتے یا ایس پی کوئی فرق نہیں تھا۔

"مجھے تمام مجرم زندہ چاہیے انڈر سٹینڈ!"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"انسپکٹر ارمان اگر لیڈی آفیسر پہنچ گئی ہیں تو مجھے مثبت جواب دیں۔ اور اپنے ہتھیار پہ سائنسلر لگائیں تاکہ لڑکیوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے انکی طرف سے۔"

"یس سر ایوری تھنگ از ریڈی۔ لیڈی آفیسر پہنچ گئی ہیں ہم آپکے آرڈر کے منتظر ہیں۔" اسنے مثبت جواب دیتے کہا۔

برہان نے فوراً آرڈر جاری کیے جس کے نتیجے میں اسکے پیچھے ہی سارے اس عمارت پر آہستہ آہستہ حاوی ہو گئے۔

اور پھر دیکھتے دیکھتے انہونے کچھ کو جو مقابلے پر اتر آئے تھے انہیں سیدھا موت کے نشانے پر رکھا جبکہ کافیوں کو وہ اپنی حراست میں لے چکے تھے اب انہیں عمارت کے اندر جانا تھا جہاں صرف ایس پی برہان ایس ایچ او اور انسپکٹر جا رہے تھے اسکے بعد لڑکیوں کو بازیاب کر کے ہاسپٹل پہنچانے کا معاملے برہان کی نگرانی میں لیڈی آفیسر زکا تھا۔

ایک بڑے سے گیٹ کو دھکیل کر ان میں برہان نے اندر قدم رکھا۔

یہاں وہاں دیکھتے وہ آگے بڑھا کہ اچانک عمارت کے اندر سے ایک سایہ نمودار ہوا جو کسی اور زبان میں غلیظ باتیں بھونکتا کسی سے مخاطب تھا۔

یاشاید باہر کسی سے رابطہ ناہونے پر غصہ کر رہا تھا۔ برہان اسے دیکھتے ہی تھوڑا سا بیڈ ہوا کہ ناپائوں کی آواز آئے ناہی سانسوں کی۔

وہ آہستہ سے گھوم کر اسکے پیچھے آگیا۔

"کون ہے؟" اب کی بار وہ اردو میں گھبرا کر پیچھے سائے کی موجودگی پاتا دھاڑا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمہارا باپ۔!" کہنے کے ساتھ ہی برہان نے اسکے ماتھے کا نشانہ لیا اور ٹریگر دباتے ہی وہ پھڑپھڑاتا نیچے گرا۔  
 "آجاؤ۔۔!" اسنے آنے کا حکم دیا اور وہ دونوں اندر آئے تو راہداری سے گذرتے ایک نیچلے پورشن میں گیا  
 انسپکٹر دوسرے اور برہان تیسرے پورشن کی جاتی سیڑھیوں پر چڑھا پر سیڑھیوں کے اینڈ پر ہی چرس کی بو  
 اسکے نتھنوں سے ٹکرائی ساتھ ہی مدھم سسکیاں بھی گونج رہیں تھیں۔

"اے کتے نے اتنی دیر کر دی ہے دیکھ تو سارے موج خود کرے گا۔" ایک کی دھاڑ تھی تو دوسرہ فوراً اٹھ کر  
 اندر بڑھا۔

موبائل ٹارچ کی روشنیاں تھی جو وہاں پھیلی ہوئی تھی اور برہان سب سمجھ کر لب بھینچ گیا۔  
 اسکا دماغ پھٹنے کے قریب تھا اور ارادہ خونی ہو گئے سر پر جیسے خون سوار تھا۔  
 پسٹل کا میگنیزین چیک کرتے اسنے ایک دم آگے بڑھ کر سیڑھیوں پر نشے میں مدھوش پڑے لڑکوں کے سروں  
 پر فائر کیا۔

تبھی ہی اچانک اسکے پیچھے کوئی جھپٹا اندھیرے میں اس اچانک افتاد پر دونوں لڑکھڑا کر سیڑھیوں سے نیچے  
 گرے تب تک شور شرابا مچ اٹھا اور فائرزدہشت چیخیں پھیل گئی۔  
 برہان سنبھل کر اٹھا اور اپنے سامنے اس لڑکے کو کر دیا جسکے سینے میں ان ہی غداروں کی گولیاں سوراخ کرتی  
 گئیں۔

اس گتھم گتھائی میں تمام آفیسرز بھی اندر پہنچ چکے تھے اور مقابلہ دونوں طرف سے شدید ہوتا گیا۔  
 یہ کوئی عام شرابی نہیں تھے کوئی گینگ کے لوگ تھے جو ناصرف مقابلہ کرنا جانتے تھے بلکہ چرس شراب  
 کے نشے میں بھی شدید فائرز کی بارش کر رہے تھے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس مقابلے کے دوران برہان کی طرف سے کافی شہید ہوئے اور کافی زخمی۔۔

اسے خود بازو میں گولی لگی تھی اور ارمان کو کندھے میں۔۔۔

اور وہ جانتا تھا وہ ہارے گا نہیں۔۔۔

مقابلے کیلئے لوگ بڑھتے ہی جا رہے تھے شاید وہ اوپری منزل سے آرہے تھے۔ اور اسکے کافی اہلکار زخمی ہو رہے تھے۔

"انکی لائنس کا خاتمہ کرو۔" اسکے حکم پر فوری طور عمل کیا گیا اور کافی پسٹلزر انفل کارخ لائنس کی طرف ہوا تو پوری عمارت میں سیاہی پھیل گئی۔

اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کون کس کا آدمی ہے کون پولیس تھا۔

"احتیاط سے مل جاؤ انکی ٹیم میں۔"

اور جلدی ہی بہت احتیاط سے وہ نیچے سرک کر بغیر آواز کے انکے ساتھ شامل ہو گئے۔

سب ایک دوسرے سے رابطے میں تھے اسلئے کسی کو الگ سے حکم دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

"ہم جو نیچے ہیں ان سے مقابلہ کریں گے تب تک تم لوگوں کو انکے بیچ رہ کر تعداد کم کرنی ہے۔"

وہ سمجھ گئے تھے کیا کرنا ہے تبھی ہی سر کو جنبش دیتے برہان والوں کی طرف کیے گئے فائر پر جب انکا بیچ آدمی کراتب پھر ایک بار اندھیرے میں جنگ شروع ہو گئی۔

وہاں موجود اسکے آفیسرز آہستہ سے منہ پر گلووز میں مقید ہاتھ رکھ انہیں پیچھے کرتے اور دوسرے پر دماغ کا

نشانہ کوئی گردن کا تو سینے کا دو منٹ انکی پھڑ پھڑاہٹ رہتی ساکت ہونے پر ہی پیچھے سلا دیا جاتا۔

ایک طرف سامنے سے مقابلہ دوسری طرف پیچھے سے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"رکویہ ہمارے لوگ کیوں کم ہو رہے ہیں ایڈیٹس!" ایک کو جلدی ہی احساس ہوا وہ دھاڑا۔  
 "کیونکہ قانون کی چار آنکھیں ہیں۔ دو آگے دو پیچھے کہاں سے بچ سکتے ہو۔" برہان کی تمسخر اڑاتی آواز اسے  
 اپنے کانوں کے قریب موجود ہوئی۔

"یو باسٹر۔۔۔۔۔"

اسکا بھی جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ اسکے بھاری ہاتھ کا مکہ ہوا میں لہراتا اسکے منہ پر پڑا۔  
 اور دوسرے پر وہ ابھی کراہیا ہی ہو گا کہ بلند فضا میں بوٹ میں مقید لات جڑے پر پڑی ایک فلک شگاف چیخ  
 کے ساتھ وہ زمین پر گرا۔

اندھا دھند فارنگ سے انکی میگزین خالی تھی پر ہاتھ کمزور نہیں تھا۔۔۔  
 باقی جو بچے تھے انکے لئے انکے ہاتھ پاؤں ہی کافی تھے

شدید چیخوں پولیس کے سیاہ بوٹوں کے وار پر انکی آہیں بلند یوں کو چھو رہیں تھیں۔

لڑکیاں سہمی اس جہنم میں بیٹھی تھیں تو کوئی دب کر چھپنے کی کوشش میں ناکام ہوتا انکے بوٹوں کے وار سہتا  
 سیڑھیوں سے گھسیٹ کر انہیں گاڑیوں میں دھکیل دیا گیا پر اس دوران وہ خود کافی زخمی تھے۔

وہاں موجود ڈرگز کے بیگز اور لڑکیوں کو لیڈی پولیس جو باہر کھڑی تھی برہان کے فوری حکم پر اندھر پہنچی اور  
 انہیں آہستہ سے لیے سیڑھیاں اتر کر گاڑیوں میں بیٹھانے لگے تو کسی کی بانہوں میں بھر کر۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں فوراً ہسپتال جانا چاہئے ورنہ میٹنگ میں غیر حاضری الگ مصیبت بنے گی۔" ایس ایچ او  
 نے انکے بہتے خون کو دیکھتے کہا۔

انکے دو سولوگوں میں سے چند ہی رہ گئے جنہیں فوراً ہتھکڑیاں پہنائی گئیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب اس عمارت کو پولیس حراست میں لیکر کل میڈیا کے سامنے ان دہشتگردوں کے اپنے پیارے ملک میں خفیہ اڈے کو سامنے لانا تھا کہ ایسے جگہ کو دیکھتے حکومت کو فوری ایکشن لینا چاہیے سخت سے سخت۔ اور پولیس کی سپورٹ کرنی چاہیے۔۔۔

"پہلے اس جگہ پر سیکیورٹی کا انتظام کرنا ہے کہ کوئی ثبوت نامٹائیں۔" اسکے سوچ کو وہ سر اہتے ہوئے سیکیورٹی کا انتظام کرنے لگے۔

واقعی جہاں اتنے لوگ اچانک سامنے آسکتے تھے وہاں اس عمارت کو مٹانے میں کتنی دیر لگاتے۔  
"سر آپ کو کیا لگتا ہے اس میں بیسٹ کا ہاتھ ہوگا؟" انسپٹر ارمان پر اسکے پاس بیٹھتے پوچھا۔

یہ سوال کافی غور سوچ رکھتا تھا "کوئی لنک ضرور ہے ورنہ ہمیں یہاں دیکھ کر گاڑیاں دھول اڑا کر نابھا گئی۔" وہ اتنا اندھا نہیں تھا جتنا اسکے سالے نے اسے سوچ لیا تھا۔

\* -----❤️----- \*

"کیا تم حور العین کے ساتھ سے خوش ہو عالم؟" سہمی اسکے گھنے بھورے بالوں میں انگلیاں پھیرتی دل میں مسلسل اٹھتا سوال پوچھنے لگی۔

"کیا آپ کو وہ پسند نہیں آئی؟" عالم کو یہ سوال چبھا تھا دل میں بے شک محبت عشق تھی اسکی بہن پر حور العین کا الگ مقام تھا شاید روح کا جو نکاح کے بعد اس سے پاکیزہ رشتے میں جڑا تھا

تب جب وہ اسکے پیروں میں گر کر اسکی بہن کیلئے گڑ گڑائی تھی یا تب جب وہ سیاہ رات میں اس سے بیسٹ کہہ کر مدد مانگ رہی تھی مطلب وہ اسکے لئے اہمیت رکھتا تھا اسکی مدد سے وہ جان گئی تھی کہ اسکی مدد پھر کرے گا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ پکار یہ احساس اسے بہت پسند آیا تھا۔۔۔

اگر اسکی بہن نا بھی کہتی تو بھی شاید سعیر عالم کا انتخاب وہی ہوتی۔۔۔

کوئی خوف کے بجائے مدد کیلئے بیسٹ کو بلارہا تھا یہ احساس اسے کافی بھایا تھا۔۔

"تمہیں برا لگا؟" سہمی اسکے لہجے کی ناراضگی بھانپ گئی

"جی۔۔۔!" بغیر ہیر پھیر کے اسنے بتا دیا کیونکہ وہ اپنی بہن سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔

"بہت پیار کرتے ہو اس سے؟" سہمی نے مسکراتے اسکی بھوری چمکدار آنکھوں میں دیکھا وہ ہولے مسکرایا۔

"وہ کرتی ہے۔" اپنی بہن کے چہرے سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھنے لگا۔

"میں تمہارا پوچھ رہی ہوں۔" وہ جتنا بولی اسکی بھوری آنکھوں میں پراسرار سی چمک پیدا ہوئی جو سہمی کا دل دھڑکا گئی۔

"میں اسے اپنے مطلب کیلئے رکھا ہے۔" بہت پراسرار لہجہ تھا

"مطلب؟؟ کونسا مطلب؟" اسنے الجھ کر پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے وہ ذرا سی بھی دور ہوئی میں سانسیں نہیں لے پاؤں گا۔ اور آپ جانتی ہیں مجھے اپنی زندگی کتنی

عزیز ہے اور میری زندگی کیلئے اسے میرے پاس ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جب اسکا احساس پاس ہوتا ہے

تبھی ہی مجھے سانسیں آتی ہیں انسانوں کی طرح۔ ورنہ میرا دل وحشی بن جاتا ہے اسکی دوری پر۔

جب اسے تکلیف پہنچتی ہے دل کرتا ہے ساری دنیا کو وہی تکلیف پہنچائوں۔ کیونکہ اسکی تکلیف مجھے محسوس

ہوتی ہے۔ وہ جب ہنستی ہے تو میں ہنستا ہوں۔

اسکی خوشی میرے وحشی دل کو خوشی دیتی ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سکون میں رہتی ہے تو میں سکون فیل کرتا ہوں۔ وہ کسی چیز کی فرمائش کرتی ہے تو مجھے وہ اپنی فرمائش لگتی ہے۔ جیسے یہ فرمائش میرے اپنے دل نے مجھ سے کی ہو۔

وہ دیکھ نہیں سکتی مجھے خوشی ہوتی ہے دل بس چاہتا ہے وہ مجھے محسوس کرے۔ یہ ڈر بھی ہے اگر اس نے یہ رنگین دنیا دیکھ لی تو مجھے شاید بھول جائے گی۔

کیونکہ اسکی دنیا تاریکی میں ہونے کے باوجود کافی رنگین ہے۔ اسے انگلش سیکھنی ہے۔ اسے انگلش میں بولنا اچھا لگتا ہے۔ وہ کلنگ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دنیا گھومنا چاہتی ہے۔ کبھی وہ میرے پاس رہنا چاہتی ہے تو کبھی دنیا کا پوچھتی ہے جو مجھے پسند نہیں آتا وہ مجھ تک رک کیوں نہیں جاتی؟

وہ میری زندگی ہے میں اس میں جیتا ہوں۔ اور اسے چاہیے کہ وہ مجھے جیے۔ اسکی یہ عادت مجھے پسند نہیں کافی سخت ناپسند ہے وہ سب سے رشتہ جوڑ لیتی ہے منٹوں میں۔ کبھی کتوں کی خواہش کبھی بلیوں کی تو کبھی گلابوں کی۔

وہ عارب کو بھائی کہتی ہے یہ اسنے مجھ سے بغیر پوچھے رشتہ باندھ لیا۔ اسنے اس لڑکی سے دوستی کر لی جو میری سخت مخالف ہے۔ اسنے آلف کو بھائی بول دیا۔ وہ اپنی بی بہن سب کیلئے سوچتی ہے مجھے یہ سب پسند نہیں آتا۔ اسکی سوچوں کا وسیع دائرہ عالم کا ہونا چاہیے۔ اسکی ہر سانس میں میرا نام ہونا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں وہ میری زندگی میں قید ہو جائے کیونکہ وہ کافی حساس ہے۔ اسے خراشیں پڑ سکتیں ہیں جو مجھے پڑیں گی اور میں خود پر ایک خراش برداشت نہیں کر سکتا، بس سعیر عالم چاہتا ہے کہ اسکی زندگی محفوظ رہے اور وہ تب رہے گی جب عین محفوظ رہے گی۔ "وہ کہہ کر خاموش ہو گیا سہمی بے ساختہ ہی ہنسی اور اسکے سر پر چیٹ ماری۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پگلے۔۔۔!! پیار کرتے ہونا اس سے؟ کوئی مطلبی نہیں ہوا اگر ہو بھی تو صرف اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہو کیونکہ تمہارا روح کا رشتہ بن چکا ہے۔" اسنے خوشی سے بتایا  
سعیر خاموش پڑا رہا۔۔۔

"ویسے وہ ناک تمہاری شرٹ پر کیوں صاف کرتی ہے؟" اسنے یاد کی وہ عادت جو اچھی بھی نہیں تھی پر اس پر کافی اچھی لگی تھی۔

"کیونکہ روتے ہوئے اسکی ناک بہت بہتی ہے۔" وہ مسکرایا یہ بھی ایک احساس تھا جب وہ اسکی شرٹ پر بے فکر ہو کر صاف کرتی تھی بڑے مان اعتماد سے اسے اپنا مان کر۔

"کیا میں تشریف لا سکتا ہوں؟" عارب کی شریر آواز گونجی جہاں سعیر نے آنکھیں گھمائیں وہیں سہمی کے ماتھے پر سوچ کی لکیریں پڑ گئیں

"اوکے خود آجاتا ہوں آخر کار میں بھی کچھ حیثیت رکھتا ہوں۔" وہ کہتا تین کپ کافی کے ٹرے میں رکھتے اندر آیا۔

اور ٹرے بیڈ پر رکھی۔

"تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ اسکی صحت کیلئے کافی ٹھیک نہیں!" کافی غصے سے وہ بولا کہ سہمی کے ساتھ عارب سٹیٹا گیا۔

"ریلیکس عالم! مینے سوچا۔۔۔"

"تم سوچو مت۔۔۔!!" وہ جتا کر کپ اٹھا گیا عارب نے شرافت سے سر ہلایا (اوکے آئندہ فوری عمل کروں گا)۔۔۔ سوچ کر وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسنے ذرا سی نظریں سہی کی طرف اٹھائیں اور سعیر کی بھوری نظریں خود پر پاتے گڑ بڑا کر روم کا جائزہ لینے لگا۔  
 "یہ کون ہے عالم؟" سہی نے اسے گھورتے عالم سے پوچھا عارب کا سانس اوپر تک رک گیا۔  
 اسنے عالم کی طرف دیکھا جو اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ کر رہا تھا۔  
 "تم سے کون سا تعارف کروایا ہے موصوف نے؟" اسنے عارب سے چبھتی نظریں ہٹا کر اپنی بہن کے پریشان چہرے کو نرمی سے دیکھا۔  
 "وہ۔۔۔۔۔"

عارب کو سپ لیتے لیتے زبردست اچھو لگ گیا۔ سہی کی بات بچ میں ہی رہ گئی وہ حیران پریشان سرخ چہرے سے کھانستے عارب کو دیکھنے لگی وہیں عالم نے بھی سر سری نظریں ڈالیں  
 "تم بتاؤ وہ نہیں مرے گا بھی۔" اسنے جتایا تو عارب مسکرا کر سر ہلایا گیا۔  
 (مرکیسے سکتا ہوں سہی جی (اسکی نظروں کے پیغام پر سہی سٹپٹا گئی  
 "یہ کہہ رہا تھا کہ یہ خادم ہے شاید یہاں کا۔۔۔۔۔!" اسنے معصومیت سے بتایا عالم کی آنکھوں میں اسکا چہڑا  
 تعارف سن کر خون اتر آیا۔

اسنے غصے سے پلٹ کر صوفے کی سمیت دیکھا تو وہ خالی تھا البتہ سیاہ ٹیبل کے شیشے پر کافی سے "میں خادم ہی تو  
 ہوں یار" لکھا تھا اور خود وہاں سے غائب تھا۔

"جھوٹ بول رہا تھا! خادم نہیں ایک فرد ہے یہاں کا۔" عالم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے بتایا اور کچھ مزید  
 چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد اپنی نگرانی میں ڈاکٹر ز کے چیک اپ اور دوائوں کے بعد اسے سلا کر وہ وہاں سے  
 ڈور لاک کر تانکا البتہ ایک نرس وہیں سو رہی تھی سہی کے ساتھ والے سنگل بیڈ پر۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے عارب کو ڈھونڈتے اسکا روم لائونج ڈرائنگ روم سب جگہ دیکھا پروہ نہیں تھا۔  
اسکا ارادہ دو لگانے کا تھا پر ان دونوں بھائی بہن کے بھاگنے والی عادت انکا کافی بچاؤ کر لیتی تھی۔  
سر جھٹک کر مسکراتے اسنے اپنے روم کی طرف قدم اٹھایا۔

\*-----❤-----\*

"کیا سرنے تم سے پسند کی شادی کی ہے حوری؟" اسکے سیاہ گھنے بالوں میں اپنی خوشی سے تیل سے مساج کرتی وہ پوچھنے لگی  
حور العین مسکرائی اور سر اثبات میں ہلایا۔ "دھوکے سے شادی کی۔" وہ ہنس پڑی یاد کر کے کیسے ریسٹورنٹ کا سہارا لیا تھا اسے مجبور کر کے۔  
"دھوکے سے؟ کیسے مطلب تمہیں کیسے دھوکہ دیا؟" وہ حیران ہوئی۔  
اس بندے کو دھوکہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ اسے تعجب ہوا  
"اوہ یہ اندھی تو دیکھ نہیں سکتی ضرور دھوکے کا ہی سہارا لینا پڑا ہو گا بچا رہے کو۔" وہ سوچ کر تمسخرے سے مسکرائی۔

"وہ میری خوش قسمتی سے کہ میں کچھ بیوقوف سی ہوں۔" وہ کہتی کھلکھلا کر ہنسی۔  
"تم خوش قسمت ہو کہ تم اندھی ہو۔ ورنہ اسے تمہاری بیوقوفی سے غرض نہیں نا ہی وہ تمہارے حسن کا دیوانہ ہے۔ یہاں تک کہ اسے تم سے پیار بھی نہیں۔" وہ غصہ دبا کر حقارت سے بولی۔  
حور العین کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ "نہیں! ایسا نہیں عالم کہتے ہیں وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں کیونکہ میں انکی زندگی ہوں۔" اسکی آنکھیں فوراً ڈبڈبائی اور اسنے یقین ڈلایا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تم نہیں سمجھو گی بہت معصوم ہو۔" ریشا نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اسکے گال کو چھوا۔ وہ اس سے جلد ہی دوستی جیسا رشتہ باندھ چکی تھی کیونکہ وہ کافی نرم مزاج بھولی تھی۔

"تم یہاں رکو میں انہیں بلاتی ہوں پھر انکے سامنے پوچھ گے کہ وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں اور ویسے بھی وہ مجھے کہتے ہیں میں انکی شہزادی ہوں انکی وچ ہوں وہ مجھے بچہ بھی کہتے ہیں تم جاؤ بس مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔"

مجھے دوسری ڈاکٹر چاہیے تم نے میرا موڈ خراب کر لیا ہے میں عالم سے پوچھتی ہوں وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں بہت۔ تم نہیں جانتی۔" اس نے ایک دم اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیا دکھ سے۔

اسکا غصہ ہونا ناراض ہونا اور رونا رونا مشاکی جان پر بن آیا۔

"ارے ارے حوری میں مزاق کر رہی تھی جانو پلیز ایسے مت رو میں تمہاری دوست ہوں میں اچھا چاہتی ہوں میں، صرف چاہتی ہوں کہ میری دوست خوش رہے۔

تمہیں معلوم ہے ہمارے فلیٹ کے قریب ایک فلیٹ تھا جس میں ایک اندھی لڑکی رہتی تھی۔

اس سے ایک لڑکے کو پیار ہو گیا اور اس نے اسے کڈنیپ کر کے شادی کی کچھ ماہ اسے پیار دیتا رہا اسے بہت چاہتا تھا اسکا خیال رکھتا تھا پھر ایک دن وہ اکتا گیا کیونکہ وہ اندھی تھی خود چل نہیں سکتی تھی۔

ہر چیز کیلئے اپنے شوہر کو بلاتی اس سے ضد کرتی کھانا بنواتی، اسکی پسند کے کپڑے پہنتی اس سب سے اکتا کر اسکے شوہر نے اسے سب سے چھپ کر مار دیا۔" وہ کہتی بغور حورال عین کا چہرہ اٹکنے لگی جو کہ خلاف آرزو

نارمل تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بہت برا کیا اسنے پھر یہ پیار نہیں تھا یہ ہوس پرستی تھی کہ اسے کچھ دن رکھا پھر مار دیا مجھے نام بتاؤ میں عالم سے کہہ کر سخت سزا دلوانوں گی۔" وہ مسکرائی اور چلتی جا کر کانوچ پر بیٹھی

اسے اپنے بال تیل سے بھاری ہونے پر تکلیف ہو رہی تھی کافی الجھن ہو رہی تھی کیونکہ عالم کافی تھوڑے مقدار میں تیل ڈالتا تھا اسکے سر میں، پر اسنے تو شاید پوری بوتل ڈال دی تھی آئل کی۔

رمشا کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے کیا اعتماد کیا شان بے نیازی تھی میڈم کی۔

وہ غصے سے لب بھیج کر ہاتھ واش کر کے واپس روم میں آئی۔

"کیا میں نہا نہیں سکتی مجھے ایسے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ تمنے کافی زیادہ تیل لگا دیا ہے۔" اسکے باہر آنے پر حور نے پریشانی سے کہا۔

"نہیں تمہیں صبح نہا نا پڑے گا ابھی نہیں اس سے تمہارے بال بہت پیارے ہوں گے۔ اور ہو سکے تو نیچے سونا اوپر بیڈ خراب ہو گا۔ سر کے بھی کپڑے خراب ہو جائیں گے شاید وہ غصہ کریں تم پر۔" وہ مسکراتی بولی اور اسکے پرفیومزدیکھنے لگی۔

تبھی اسکی نظر سعیر کے کلون پر پڑی۔ اسکا دل کر رہا تھا اسکی ایک ایک چیز کو دل سے محسوس کرے۔

کتنا بے رحم تھا کہہ رہا تھا آنکھیں نکال دو پھر زندگی میں آؤ۔

اب اسکا دل کر رہا تھا اسکے سینے سے لگ کر بتائے کہ دیکھو میں آنکھوں سمیت تمہارے اتنے قریب رہ رہی ہوں کہ تمہاری خوشبو میرے ہاتھوں میں ہے۔

اسنے مسکراتے اپنے ہاتھ پر اسپرے کیا اور ناک کے قریب کر کے سونگھا جیسے نشہ چڑھ گیا اسے۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"ابھی ہی یہ اتنا خطرناک ہے جب تمہاری روح جھنجھوڑنے والی خوشبو سے ملتا ہوگا تو کیسا ظلم کرتا ہوگا۔" وہ پیاسی نظروں سے کلون کو دیکھتی رشک سے حورالعین کو دیکھنے لگی جو ہر لمحہ ہی تو اسکی خوشبو میں سانس لیتی تھی۔

پر دوسرے ہی پل اسکی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا۔۔۔ اسے وہ اپنی خوشیوں کی دشمن لگی بیچ کا کاٹا دل چاہتا تھا یہ کلون کی شیشی اسکے سر پر دے مارے۔۔۔

وہ جذبات میں فوری عمل بھی کر دیتی کہ اسی پل کمرے کے نزدیک بھاری قدموں کی دھمک سنائی دینے لگی۔۔۔

"سس۔۔۔ سعیر۔۔۔!!" وہ حواس باختہ سی کلون کو وہیں رکھ کر حورالعین کے پاس آئی۔

"سوئیٹی بات سنو تم عالم کو مت بتانا کہ میں تم سے کونسی سی باتیں کی ہیں وہ مجھے سزا دیں گے اور میرے بچے اتمہیں معلوم ہے نا ایک میں ہی ہوں جو کماتی ہوں اس روزگار سے باپ تو مر گیا انکا۔" وہ بھرائی آواز میں اپنی کہانی رونے لگی۔

"نہیں۔۔۔! تم بے فکر رہو میں عالم کو نہیں بتاؤں گی بس تم یہ سمجھ جاؤ کہ وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں تم یہ غلط فہمی دل سے نکال دو کہ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔" اسنے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے پیار سے کہا پر آخر میں جتا یا بھی۔

رمشا سے نفرت سے دیکھ رہی تھی جس سے وہ انجان تھی۔

"اوکے میں مان لیتی ہوں بس تم خوش رہو۔" اسنے ایک مٹھی بھیج کر دوسرے ہاتھ سے اسکا گال چھوا۔

وہ کہہ کر جیسے وہاں سے نکلی سیدھا دروازہ کھولتے عالم سے ٹکرائی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی جیسے دعا ہی قبول ہو گئی اسکی خوشبو میں گہرا سانس لیتے جھٹکے سے عالم کے دوسری طرف پھینکنے کے انداز میں کرنے پر وہ بمشکل سنبھلی۔

"دیکھ کر نہیں نکل سکتی اور اب تک یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ برہمی سے گھورتا ہوا بولا اور ٹھاکے ساتھ دروازہ بند کیا وہ اچھل پڑی۔۔۔

"خیال کیا کریں مادم اور خاص نظریں ڈالنے سے پرہیز کریں۔" پتا نہیں کہاں سے عارب نکل آیا اسکی حسرت بھری نظریں دیکھ کر غصہ دبائے بولا کہ رمشا شر مندہ ہو گئی۔

"نہیں میں وہ سوری کرنا چاہتی تھی۔" وہ منمنا کر وہاں سے نکلی عارب گھورتا رہا اسکی پشت کو۔۔۔

پھر سر جھٹک کر ایک آہ بھری نظر سعی کے بند دروازے پر ڈالتے غصے سے عالم کے روم کو دیکھا اور دیوار پر لات مارتے وہ پائوں پٹخ کر اپنے روم کی طرف بڑھا۔۔۔

"میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں کیا ہوتا سعی جی کہ آپ خادم والا راز دل کے تہہ خانوں میں چھپا لیتیں۔۔" وہ منہ بسورے بڑبڑایا۔

"کیا ہوا اتنی پریشان کیوں ہو؟" عالم دروازہ بند کر کے ڈریسنگ ٹیبل پر غور کرتے گھڑی اور والٹ وہاں رکھتا مرٹا اور کوٹ ہینگ کرتے کف کمینوں تک فولڈ کیے۔

شوز پائوں سے نکال کر وہ اسکی سمیت متوجہ ہوا تو اسکے پریشان مر جھائے چہرے کو دیکھ محبت سے پوچھا پر در حقیقت پریشان ہوا تھا۔

"آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں عالم؟" اسکی آواز پر وہ جیسے خواب سے جاگی ہوئی انتہائی سنجیدہ آواز میں بولی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ مسکراتا اسکے سوال پر چلتا اسکے پاس آیا کہ وہ جیسے اسکے وجود کے سامنے دب گئی۔

"کیوں شک ہے میری شہزادی کو؟"

اسکے گھمبیر بھاری آواز پر حور العین کے ہاتھ عرق آلودہ ہو گئے۔

"مجھے جواب دیں عالم کیا آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں؟" وہ جھنجھلا کر پاؤں پٹختی غصے سے بولی۔

"ہاں کرتا ہوں، عالم عین سے پیار کرتا ہے اب خوش نامیرا بچہ؟" اسکے دونوں شانوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑتے وہ بولا اور حور جیسے گلاب کی طرح کھل اٹھی۔

"کتنا پیار کرتے ہیں؟" اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے اب وہ قدرے منمنائی۔

عالم اسے گہری بھوری نظروں سے دیکھنے لگا۔

دوپٹے کے بھوج سے عاری گلابی آتش لباس میں نکھری نکھری سی گلاب جیسے رنگ چہرے پہ سجائے، سیاہ آبخار ریشمی بال کمر پر لہراتے بکھرے پڑے تھے، اسکی سیاہ گھنی خمیدہ پلکیں اٹھتی گرتی ایک الگ سے رقص میں مدہوش تھیں، چھوٹی سی ناک کی نتھنیں سرخ، اور گلاب سے گالوں پر مدہم پڑتے ڈمپل سرخ شکر فی لبوں پر بکھری مدہم شرمیلی مسکراہٹ، اپنے خوبصورت خدو خال حشر سمانیوں سمیت اسکے سامنے کھڑی جھنجھلائی بہت پیاری اور دل کے بے حد قریب لگی۔

"تمہیں آج کیا ہوا ہے عین؟ کیا تمہیں میرے پیار میں کمی محسوس ہوئی ہے؟" وہ متفکر ہو کر پوچھنے لگا

"اگر ایسا ہے تو میں تمہیں اب دل کی دنیا میں قید کر لوں گا پھر تمہیں شکایت ہوگی مجھ سے۔"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"نن۔۔۔ نہیں عالم کمی کی بات نہیں۔ میں بس چاہتی ہوں کہ کوئی مجھ سے پوچھے کہ عالم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں تو میں اسے بتاؤ سکون کہ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں، مجھے معلوم ہی نہیں پڑتا۔" اسنے اپنی بے بسی سنائی۔

جس پر وہ کھل کر مسکرایا۔

"تمہارا دل جواب نہیں دیتا۔" وہ اسے شانوں سے پکڑ کر فاصلے مٹا کر قریب کیے استفسار کرتے اسے بوکھلا گیا۔

"دیتا ہے پر آپکے کپڑے گندے ہو جائیں گے۔" وہ کہہ کر مچل کر دور ہوئی اچانک کہ وہ جلدی سے اسے نا تھا متا تو وہ لڑکھڑا کر ضرور پیچھے گرتی۔

"اوں ہوں سنبھل کر کیا جلدی ہے۔" اسے سنبھال کر سینے سے لگاتے وہ ڈپٹنے والے انداز میں گویا ہوا۔  
"لو اب آپکے کپڑے خراب ہو گئے مجھ پر الزام مت دیجئے گا۔" وہ اپنا بھاری سر تھامتی اسے سے خفگی سے بولی۔

وہیں عالم نے چونک کر اسکے سر کو پھر اپنی شرٹ پر لگے داغ کو دیکھا۔

"یہ کس نے سرسوں کا تیل تمہارے سر میں ڈالا ہے؟ تمہیں اس سے تکلیف ہوتی سر درد ہو جاتا ہے پھر کیوں ڈالا ہے یہ۔" وہ رومال نکال کر اسکے چہرے کی سائیڈ صاف کرتا غصے سے بولا۔

"آہاں درد تو ہوتا ہے پر اس سے بال خوبصورت اور اچھے ہوتے ہیں۔" وہ ناک سکوڑ کر بولی عالم نے گھور کر دیکھا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اور کتنا خوبصورت ہونا ہے اتنے اچھے بال ہیں، تم ویٹ کرو میں تمہارا ڈریس ہینگ کر کے آتا ہوں۔" وہ اسے کانوچ پر بیٹھا کر خود وارڈروب کی سمیت بڑھا کہ حورالعین بوکھلائی سی بالوں سے تیل نکالنے کا سوچتی ہڑبڑا گئی۔

"نہیں۔۔۔۔!!!" وہ بے ساختہ چیخی سعیر نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا۔  
 "زور سے آواز نہیں نکالتے تکلیف ہو سکتی ہے۔" اسنے سمجھایا پر وہ کہاں سمجھنے والی تھی۔  
 "میں یہ تیل نہیں نکالوں گی میں چاہتی ہوں میں اتنی اچھی بن جاؤں کہ آپ مجھے آخر میں مار۔۔۔۔ میرا مطلب چھوڑیں نا۔" وہ بوکھلا کر کہتی اپنے بال لپیٹ کر جوڑا بنانے لگی۔  
 "اور یہ بکواس تمہارے چھوٹے سے دماغ میں کیوں آئی کہ میں تمہیں ماروں گا یا چھوڑ دوں گا؟" وہ جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا اسکا جوڑا کھول چکا تھا۔

اسکے گلابی لباس پر تیل کے دھبے لگ چکے تھے جن سے عالم کو چڑھور ہی تھی وہ اسکے بازو کو پکڑتا ہاتھ روم میں لے گیا اور اسے شاور کے نیچے کھڑے کرتے اسے بالوں میں شیمپو ڈال دیا۔  
 یہ سب اس قدر اچانک ہوا کہ حورالعین کچھ سمجھ بھی ناپائی۔

"لگتا ہے تمہارے حواس بہک گئے ہیں جو تم ایسی بکواس سوچ رہی ہو یا تمہارے پیٹ میں پڑا یہ چھوٹا فتنا تمہارے کان بھر رہا ہے۔" وہ غصے سے بڑبڑاتا اسکے بالوں میں اچھی طرح شیمپو سے تیل نکالتا اب پھر شاور کے نیچے لایا۔۔

وہ حواس باختہ سٹپائی بوکھلائی ہوئی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ع۔۔ عالم ب۔۔ بات تو سنیں!" اپنے منہ پر پڑتے شاور کے پانی کو صاف کرنے کی کوشش میں نڈھال ہو گئی۔

"کیا سنو یہ کہ میری بیوی میری غیر موجودگی مجھ سے بدگمان ہو رہی ہے۔۔!!!" وہ غصے سے غرایا اور جھٹکے سے اسے پھیر کر اپنی طرف پیٹھ کر لی۔

شاور بند کیے وہ آہستہ سے اسکے بال کھولے ان سے بوسو نگہ رہا تھا جبکہ عین کپکپاتی اپنے گرد بازو لپیٹے آنکھیں میچے کھڑی تھی۔

"دیکھا کتنا تیل ڈالا ہے یہ ابھی تمہارے بالوں میں پڑا ہے۔

حد ہوتی ہے احمق پن کی کیا ضرورت ہے تمہیں حسین دکھنے کی کیا مینے تمہاری تعریف نہیں کی کہ تمہارے بال خوبصورت نہیں ہیں؟"

وہ حقیقت میں تپا ہوا تھا اپنی ہتھیلی پر شیمپو نکالے وہ اسکے بالوں کے اندر تہہ میں لگا رہا تھا اور اب انگلیوں سے اندر شیمپو کی مساج کرتا غصہ بھی ساتھ ساتھ کر رہا تھا۔

"ہاں نہیں کرتے آپ تعریف کبھی کہا کہ ع۔۔ عین تمہارے بال بہت لمبے ہیں تم اتنی محنت سے کیسے سنبھالتی ہو بتائیں کبھی کہا ہے؟" وہ غصے سے بولی عالم اسکے جھوٹ پر گھورنے لگا اسکے سر کو۔

"تم حد سے زیادہ جھوٹ بول رہی ہو۔ میں ہر صبح تمہارے بالوں میں برش کرتے کہتا ہوں تمہارے بال خوبصورت ہیں۔" وہ الزامات پر تیز لہجے میں بولا کہ وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

"رہنے دیں مینے تو کبھی نہیں سنا۔" وہ صاف مکر گئی اور اسکے ہاتھوں کے مساج کو سکون سے محسوس کرتی رہی۔

وہیں عالم اس قدر جھوٹ پر لب بھینچ گیا۔۔۔

وہ ایسے انسان کے سامنے جھوٹ بول رہی تھی جس نے ذرا سے جھوٹ پر لوگوں کی زبانیں کاٹی تھیں۔

انکے جبرے توڑ دئے تھے صرف جھوٹ پر۔۔۔

پر یہ سب باہر تھا، یہاں اسکی بیوی چاہیے جو کچھ آئے کر لیتی تھی دل چاہا جھوٹ بولے دل چاہا الزام لگائے کوئی روک ٹوک نا تھی۔

یہاں تک اسنے جو اسے اتنا سراہا تھا اسکے پور پور اسکے نقوش اسکے بالوں سے لیکر پاؤں تک اپنے قیمتی جذبات سے اسکی تعریفیں اسکے کانوں میں سرگوشیاں سب کہیں بھول گئی تھی مگر گئی تھی۔

اسکارخ واپس اپنی طرف کرتے اسکے بالوں سے تیل نکالتے اسکی گردن اسکے چہرے سے اچھی طرح واش کرتے بے ساختہ ہی اسکی نظریں تھمی۔۔۔

وہ آنکھیں میچی لب آپس میں پیوست کیے بھیگے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ عالم کے ہاتھ اسکی گردن میں تھے جہاں وہ آئل صاف کر رہا تھا جھاگ سے۔۔۔

اسکے دلکش ہوشربا سراپے سے نظریں ہٹا کر اسنے جھاگ والے ہاتھ اسکی پھولی گال پر رکھے اور انہیں آہستہ سے سہلانے لگا

وہ کسمسا کر اسکے چوڑے سینے میں چھپ گئی۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔ "اچھا اب بتاؤ کیوں سوچا کہ میں تمہیں

چھوڑ دوں گا؟" وہ اسے لیے شاور کے نیچے آیا خود پوری طرح بھیگنے کے ساتھ اسے بھی نہلانے لگا۔

"کیونکہ اب آپ پیار ہی نہیں کرتے۔" اسنے شکوہ کیا جو ایسے ہی عالم سے اس ڈاکٹر کو بچانے کا تھا کیونکہ

جانتی تھی اگر اسنے کہہ دیا تو اسے دھکے دیکر نکالے گا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کتنا پیار چاہیے؟" اسکے چہرے سے بھیگے چپکے بال کان کے پیچھے کرتے وہ پوچھنا لگا حور جیسے باقی سارے سوال گول کر گئی اس سے بھی کترا جانے لگی تبھی اپنی کلائی اسکے مضبوط ہاتھ میں پاتے وہ لب دبا گئی۔

"مجھے نہیں چاہیے، بہت ہے۔" وہ شرمائی سی کلائی چھڑوانے لگی "شاہد تو اب بند کر لیں"

وہ مسلسل پانی کی آواز سنتی بوکھلائی بولی۔

"نہیں بہت نہیں! تمہیں کمی محسوس ہوئی ہے تو وہ پوری کرنے دو مجھے۔" شاہد بند کرتے اپنے چوڑے سینے سے چپکی بھیگی شرٹ اتار کر اسے واپس اپنے حصار میں بھر کر اسکی بھیگی گردن میں منہ چھپانے لگا۔

حور العین تو اس اچانک کی افتاد پر سخت ہراساں سٹیٹا گئی۔

"عالم میں مزاق کر رہی تھی سچ میں۔" وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے دور کرنے کی تگ و دو میں تھی پر وہ جیسے اب اسکے سارے شکوے دور کرنے کے موڈ میں تھا دوسرے ہی پل اسے ہانہوں میں اٹھالیا۔

"تمہارے مزاق بہت خوبصورت ہیں۔" اسنے جھک کر کان میں کہا اور ہاتھ روم کے ڈور کو پائوں کے ٹھوکر سے کھول کر باہر آیا۔۔۔

"نہیں بہت برے ہیں۔ میں اب کبھی مزاق نہیں کروں گی۔" وہ رونے جیسی ہوتی نچلے لب پھیلا کر بولی

جس پہ عالم نے مسکراتے اسکے بھیگے وجود کو سفید نرم ملائم بیڈ پر ڈالا۔۔

"تم مزاق کرو تمہارا حق ہے۔" اسکے پاس بیٹھ کر وہ اسکی ٹھوڑی پر انگلیاں پھیرتا اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

چھت پر لٹکے بڑے سے فانوس سے روم میں بکھری دودھیار وشنی اسکے وجود سے ٹکراتی اسکی بھوری آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کر گئی وہ اٹھا اور وارڈروب سے گائوں لیکر اسکے پاس آیا اور لائٹ آف کرتے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔

جبکہ حورالعین وقت کی نزاکتوں کو سمجھتی اس معنی خیز گھیر خاموشی سے گہرا کر بلینکٹ کو اٹھا کر خود پر ڈالنے لگی تھی کہ اسکا اٹھا ہاتھ سیدھا عالم کے بازو پر پڑا۔۔

اسکے نازک سے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا عالم اسکے تاثرات پر مسکرا کر پاس ہی لیٹ گیا اور اسکے وجود کو آہستہ سے بانہوں میں بھر کر اسکے گرد حصار قائم کرتے خود پر بلینکٹ ڈالا اور ریموٹ اٹھا کر سامنے ایل ای ڈی آن کی۔

وہ جھینپ گئی اسکے دہکتے حصار نرم گرم پناہوں میں آکر، مسکرا کر اپنے دماغ سے رمشاکی بکو اس جھٹکتی اسکے گرد اپنی بانہیں پھیلائے سینے پر سر رکھے ایل ای ڈی سے آتی آوازیں سننے لگی۔  
 "یہ لڑکی چیخ کیوں رہی ہے؟" وہ قہقہوں اور چیخنے کی آواز پر پریشانی سے پوچھنے لگی۔

"کیونکہ اسکے پیچھے سیریل کلر پڑا ہے۔"

"وہ کیا ہوتا ہے؟" وہ بالکل نہیں سمجھی۔

"وہ اسے اپنے ہاتھ کا ہنردیکھنا چاہتا ہے پر لڑکی راضی نہیں بھاگ رہی ہے جنگل میں۔" وہ مسکرا کر بولا

حالانکہ سامنے سیریل کلر لڑکی اور لڑکے کو کاٹ رہا تھا۔

اور خود ہذیاتی انداز میں قہقہہ لگا رہا تھا جو بہت خوفناک تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہم! بیوقوف جنگل میں بھاگ رہی ہے اسکا ہنر دیکھ کر اسے سراہے تاکہ وہ بچا رہ خوش ہو جائے۔" اسنے منہ بسور کر کہا اور اسکی انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھانے لگی۔

جن کا لمس سعیر کو بہت بھار ہا تھا تبھی وہ ریموٹ بیڈ پر پھینک کر اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے۔  
 "عالم مجھے کوئی کہانی بتائیں ناپیار والی جس میں لڑکا لڑکی راستے میں پیار کر کے پھر اپنے ماں باپ کو بتائیں پھر شادی ہو جائے انکی۔ پر پلیر سماج کو بیچ میں مت لائیے گا۔" اسکی فرمائش پر سعیر نے آنکھیں سکڑ کر اسے دیکھا۔

"راستے میں کیسے پیار ہوتا ہے؟" وہ حیران ہوا

حور نے اسکی بے عقلی پر گھورا۔

"راستے پیار مطلب کہ وہ ٹکرائیں۔ لڑکی گرے پھر لڑکا اسے تھام لے پھر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھے پھر انہیں پیار ہو جائے پھر لڑکا اپنے ماں باپ کو انکے گھر بھیجے، پھر ہاں ہو جائے اسکے بعد شادی پھر انکے بچے ہوں ہماری طرح۔" وہ شرم سے کہتی مسکراتی اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی۔

"مجھے تمہارے پھر کے سواء کچھ سمجھ نہیں آیا صرف یہ کہ جتنی تمہاری رفتار ہے کچھ دیر بعد انہیں دفنایا جا رہا ہوگا۔" وہ ہنس کر بولا حور برامان گئی۔

"عالم بتائیں ناپیسی کہانی مجھے آج پیار والی کہانی سننی ہے۔ پہلے نور مجھے اتنی مزے والی اسٹوریز لایا ہے میری سے لا کر سناتی تھی۔" وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر ضد کرنے لگی۔

"اچھا سوچنے دو مجھے حالانکہ میں ابھی تک کوئی لو سٹوری نہیں سنی۔" حور سر ہلا گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہم! راستے والی بتائوں، گھر والی، روم والی یا کالج والی؟" کچھ سوچ کر وہ بولا اور ہاتھ بڑھا کر ایل ای ڈی آف کی۔

روم کے ملگجاندھیرے میں وہ مہکتاروئی سازم وجود اسکے سینے پر پڑا انوکھی فرمائش کر رہا تھا۔  
"پہلے تو آپ کو ایک نہیں آرہی تھی اب روم والی بھی آگئی۔"

"نہیں مائی وچ کہانی ایک ہی ہے صرف سوچ رہا ہوں تمہاری خواہش پر بنائوں۔"  
"اچھا پھر یونی والی کر لیں اور ہاں وہ فل انگلش بولے اسے اچل نمکی کی روز ایک پلیٹ کھانے کے ٹائم ملے۔"  
وہ خوشی سے کھل اٹھی جھٹ فرمائش کی۔

"نہیں یہ مچلی شجلی تمہاری ہیں اسے اپنے تک محدود رکھو۔" اسے اپنے بازو پر ڈال کر پورا اپنے وجود میں  
چھپالیا۔

"ہاں تو۔۔۔"

"نہیں نہیں عالم پہلے مجھے کچھ کھلائیں خالی منہ کچھ سننے میں مزا نہیں آئے گا۔" عالم نے اسکے چہرے کو  
گھورتے گالوں پر ڈمپل دیکھ کر خود بے ساختہ مسکرایا اور خود میں بھیج کر ماتھے پر بوسہ دیا۔  
"ٹھیک ہے دیکھتا ہوں کچھ۔ جب تک چہنچ کر لو۔" وہ کہہ کر اٹھا اور وارڈروب سے نائٹ گائون نکال کر  
پہنتے باہر نکلا۔

وہ کچن میں آیا اور وہاں فریج میں رکھا ہوا چاکلیٹس کے پیکیٹ سے ایک نکال کر مڑا کہ سامنے ڈاکٹر کو پا کر  
حیران ہوا۔

"آپنے اس وقت باتھ لیا ہے سر؟" وہ متفکر ہو کر بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم نے اپنی فراغ پیشانی پر بکھرے بھیکے بالوں کو دیکھا۔ "اپنی بیوی کو دلویا ہے اسکے سر میں ایڈیٹ نے آئل ڈال دیا سلئے۔" اسکا چھتا ہوا ایڈیٹ لفظ رمشا کو سٹپٹا گیا مزید تو وہ حور العین باتھ دلوانے پر جھلس گئی۔

"کیا کر رہی ہو اس وقت؟" اسنے گھورار مشا گڑ بڑائی

"وہ پانی پینے آئی تھی کہ آپ۔۔"

"ہم ! مینے ابھی ایک مووی دیکھی۔" لا پرواہ سے انداز میں بولار مشا چونکی آخر اسے کیوں بتا رہا تھا مووی کا۔ دیکھا کیا خاص تھا مووی میں۔

"جی کک۔۔۔ کون سی؟" وہ خوشی ہوتی بولی۔

"مووی کے بہت کریکٹرز تھے پر مین کریکٹر دو تھے ایک بیسٹ اور اسکی شہزادی، پھر انکے بیچ ایک لڑکی آئی وہ بیسٹ کی شہزادی کو بدگمان کرنے لگی کہ اسے بیسٹ پیار نہیں کرتا۔ اسکے سر میں جان بوجھ کر آئل زیادہ ڈالتی ہے۔ جھوٹی کہانی سناتی ہے جس میں بلا سنڈ گرل کو لڑکا مار دیتا ہے شاید اکتا وکتا کر سہی کہانا؟؟"

ہاں پھر بیسٹ۔۔۔!! وہ خاموش کیوں ہے یہ سمجھ نہیں آرہا۔ مجھے یہ لگتا ہے وہ سوچ رہا ہوگا کہ اسے کون سی موت دے جسنے بیسٹ کی شہزادی کو بدگمان کرنا چاہا۔۔

بدگمان۔۔۔!!! مجھے لگتا ہے اس بیسٹ کو چاہیے اس بیچ والی لڑکی کو دنیا سے بدگمان کرنا چاہئے۔ کیوں؟" وہ ٹھہر ٹھہر کر سرد لہجے میں بولتا رمشا کو پتھر کی مورت بنا گیا۔

"ڈونٹ وری آپ خوفزدہ ناہوں میں اسے میرا کلون گفٹ کر دوں گا۔" اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپاتے وہ آگے بڑھا۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔ کلون۔۔!!! پی۔۔ یہ ایسے بب۔ بہلا بہلا کر مم۔۔ مارتا ہے۔!" وہ سوچتی وہاں سے قدم پیچھے لینے لگی۔

جبکہ عالم سیڑھیاں چڑھتا اسکی سپید رنگت دیکھ کر تمسخرے سے مسکرایا۔  
وہ روم میں آیا تو حور مسکراتی اپنی ڈوریاں باندھ رہی تھی۔

"کیا لائے ہیں؟" اسکے آغوش میں آکر اسنے پوچھا تب عالم نے اسکے لبوں سے چاکلیٹ لگایا اسکی آنکھیں جگمگاٹھیں۔

"واؤ چاکلیٹ۔" وہ جوش سے بولتی اسکی گردن میں دونوں ہانہیں ڈالے کھانے لگی تبھی عالم باقی کا ٹیبل پر رکھتا اسکے لبوں پر بوسہ دیکر کہانی کو سٹارٹ کیا۔  
"ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی۔۔"

"شروع میں ہی اتنی بونگی مجھے پتا ہے لڑکا لڑکی ہی ہوں گے آپ کسی اور طریقے سے شروع کریں جیسے گرائونڈ میں کینیٹین میں، ایسے مزا نہیں آرہا۔" اسنے بچ میں کاٹ کر کہا۔

سعیر نے خاموشی سے سنتے سر ہلایا۔ "ان دونوں کی پہلی ملاقات گرائونڈ میں ہوئی تھی۔۔۔"

"ہائیں۔۔۔! بتا رہے ہیں مجھے یا کہانی سنارہے ہیں" اسکے برامانے پر سعیر نے گھورا۔

"وہ بک پڑھ رہی تھی کہ سامنے سے لڑکا صاحب چلا آیا اور سیدھا اس سے ٹکرا گیا۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ! کیا یہ لڑکا اندھا تھا؟؟ مطلب کوئی شرم نہیں سیدھا ٹکرا گیا۔ ایویں ہی میں ہوتی

سیدھا جوتے مارتی۔۔۔" وہ غصے سے بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایک منٹ یہ تم وہاں کیا کرتی۔۔۔؟؟ خبردار جو خود کو اسکی جگہ رکھا میں اس کہانی کی جان نکال دوں گا  
سمجھی۔" ابکی بار اسنے ٹھٹھک کر سنا اور سمجھ کر تیز لہجے میں بولا کہ حور سٹیٹا گئی  
"نہیں میں تو بس بتا رہی تھی۔۔۔۔"

"تم صرف سنو بتاؤ نہیں۔۔۔!" اسکے جتانے پر وہ سر ہلا گئی۔  
"ہاں تو وہ لڑکا اس لڑکی سے ٹکرایا، لڑکی کی چیخ نکل گئی ناک سے تیزی سے خون نکلنا شروع ہو گیا اسے چکر  
آنے لگے کیونکہ اسکے ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اسے فوراً ٹریمنٹ کیلئے۔۔۔۔  
"عالم پیاری والی کہانی سنائیں خوفناک خون خرابے والی نہیں۔" عین نے دہل کر کہا کہانی کا اسٹارٹ ہی اتنا  
خوفناک تھا اختتام کیسا ہو گا وہ سوچ کر جھڑ جھڑی لے اٹھی۔  
"مانسڈاٹ ایک ٹکراؤ سے ایسے ہی خون خرابا ہوتا ہے۔"  
"اچھا! پھر آپ روڈ ایکسیڈنٹ والا بتائیں۔ جیسے ہیر وئن گرتی ہے سامنے گاڑی سے ٹکرا کر پھر ہیر و۔۔۔  
"اوکے میں سمجھ گیا۔۔۔!"

"وہ چھٹی کے وقت یونی سے نکلتی سامنے روڈ کر اس کرنے لگی تھی کہ اچانک سے گاڑی آئی جس میں وہ لڑکا  
صاحب بیٹھا تھا لڑکی صاحبہ نے دیکھا نہیں یہ سب اچانک تھا سو گاڑی سیدھا لڑکی سے ٹکرائی۔۔۔  
لڑکی کافی نازک تھی اسلئے ہوا میں اڑ گئی۔ وہ اچھل کر کئی فٹ دور گری اسکی گردن ٹوٹ چکی تھی اس لئے  
مڑ گئی دوسری طرف سر سے خون بہہ رہا تھا یہ سب اس قدر اچانک تھا کہ سامنے سے دوسری آتی گاڑی اسکی  
ٹانگوں پر سے چڑھ گئی، اس افتاد سے لڑکا صاحب گھبرا گیا کیونکہ وہ اسکی ہیر وئن تھی، بھاگ کر اسکے پاس گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اور اسکے ٹکڑوں، مڑی گردن، ٹوٹی کچلی ٹانگوں کو اٹھا کر اپنی ہیر و سن لے گیا دفنانے ٹھیک؟" ڈبڈبائی آنکھوں سے وہ چیخی۔

"نہیں میری شہزادی ابھی انکی شادی۔۔۔۔"

"آپنے چھوڑا کیا ہے لڑکی میں شادی کیلئے عالم؟" وہ کتنی خوشی سے سن رہی تھی کہ ٹکڑاؤ ہو گا وہ اسے لے جائے گا ہاسپٹل پھر ان میں پیار ہو گا پراسکے شوہر صاحب نے ٹکڑاؤ ہی اس قدر خطرناک کیا تھا کہ بھیانک پیار سن ہی نہیں سکی۔

"اچھا پھر تم بتاؤ کون سی سناؤں؟" اسکے خفگی بھرے چہرے کو دیکھتے وہ جھک کر پیار بھری شرارت کرنے لگا حور سٹپٹا گئی۔

"آپ مجھے کینٹن والا پیار سنائیں گے اس میں کوئی خون خرابا نہیں ہونا چاہیے۔" وہ چڑ کر بولی "کینٹن والا پیار؟؟ یہ کیسا ہوتا ہے؟" عالم نے حیران ہو کر اسکے چہرے کو دیکھا

"سوری وہ کینٹین میں ملاقات اور پھر آہستہ آہستہ پیار۔" اسنے ہستے ہوئے کہا پر عالم آج اسکے موڈ کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"پہلے تمہیں مجھ سے پیار چاہئے تھا اور جب میں پیار کرنے لگا تو تمہیں اب پیار والی سٹوریز چاہیں۔۔۔!" "آپ گھمائیں مت مجھے بتائیں ایک بھی اچھی نہیں بتائی، ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔" وہ ناراضگی سے بولی

عالم نے سن کر گہرا سانس بھرا اور اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے اپنے سینے پڑ ڈالا۔  
"لڑکی۔۔۔"

"پلیز ہیر وئن بولیں۔! اسنے ٹوکا

"اوکے! ہیر وئن صاحبہ کینیٹین میں تھی اسے بھوک لگی تھی وہ آرڈر دے کر ایک ٹیبل پر بیٹھی۔۔۔

"پلیز وہ پہلے سمو سے کھائے۔" اسکی فرمائش پر عالم نے گھورا

"کینیٹین بوائے میرا مطلب لڑکا وہ آرڈر لیکر آیا جس میں سمو سے چٹنی اور کچھ دوسری کھانے کی چیزیں تھی ایک کولڈ ڈرنک تھی۔

اسے بھوک لگی تھی وہ جلدی جلدی کھانے لگی سمو سے بہت گرم تھے جس وجہ سے اسکا منہ سرخ ہو رہا تھا

اور یہ سرخی بہت اچھی لگ رہی تھی ہیر وئن صاحبہ کے چہرے پر اسلئے ہی ہیر و صاحب جیسے کینیٹین میں

داخل ہوئے اسے اپنی ہیر وئن کا سرخ چہرہ دیکھ کر پیار۔۔۔

"عالم ایسے نہیں معلوم ہوگا کہ ہیر وئن دراصل اسکی ہیر وئن ہے۔" حور نے بیچ میں ٹوک کر کہا۔

"تو پھر کسے معلوم ہوگا؟ اگر اسے معلوم نہیں یہ اسکی ہیر وئن ہے تو پھر پرانی لڑکی کو تنکے کی وجہ؟" اسنے برو

سکوڑ کر پوچھا حور سٹپٹا گئی

"اچھا سہی ہے اسے معلوم ہونا چاہئے اس سے پیار بڑھتا ہے۔" اسنے سمجھوتا کر لیا۔ تو عالم نے کہانی کو مزید

کھینچا۔

"ہیر و صاحب کو پیار ہو گیا اور وہ اپنی محبت کو گرم سمو سے کھاتے دیکھ کر اسکے پاس گیا اور اسے سے نوالے

لیکر پھونک کر اسے کھلانے لگتا ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تبھی ہیر و کو اپنی اتنی کیئر کرتے دیکھ کر ہیر وئن صاحبہ کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں اور وہ اسے اپنی زیست کا حاصل سمجھتی خوشی سے کھانے لگتی ہے وہیں یہ سب دیکھ کر ہیر وئن صاحبہ کی دوست اسکے ماں باپ سے اسکے کارناموں کا ذکر کر دیتی ہے۔۔۔۔

"اتنی جلدی اسکے ماں باپ کو معلوم ہو گیا ہیر وئن نے تو ابھی انگلش بھی نہیں بولی ہیر و سے۔" وہ برامان گئی۔

"بول رہی تھی یار۔۔۔۔" اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ پرانے قصے سناتا سخت بدمزہ تھا۔

"کب؟؟؟" حور حیران ہوئی

"وہ جب اسے سمو سے پھونک کر کھلا رہا تھا تب ہیر وئن اس سے انگلش میں باتیں کر رہی تھی۔"

"ہیں تب بولی پر مینے تو سنی نہیں۔" اسے دکھ ہوا۔

"کیا تم وہاں تھی؟"

"نہیں۔۔۔" اسنے گڑ بڑا کر جواب دیا۔

"تو پھر تم سنو گی کیسے؟" اسنے جتایا تو حور سر ہلا کر اسے آگے سنانے کا کہنے لگی۔

"اسکے ماں باپ کو بتایا کہ اسکی بیٹی اسکے شوہر پر ڈورے ڈال رہی ہے۔۔۔

"کیا وہ سچ میں اسکی بیوی تھی عالم؟"

"نہیں وہ بیچ کا سماج تھا۔" اسنے جواب دیا حور سمجھ کر سر ہلا گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پھر کیا تھا لڑکی کے باپ نے لڑکی کے گھر آنے پر اسے محبت سے ڈانٹا (بری طرح پیٹا) وہ کچھ دیر روئی اور بیڈ پر لیٹ گئی (وہ روتے ہوئے بیہوش ہو گئی) ہیر و صاحب کو جب معلوم ہوا اس قدر ماں باپ کی محبت (ظلم) کا وہ بھاگتا آیا۔ وہاں اسکی ملاقات ہیر و سن صاحبہ کے والدین سے ہوئی۔

ہیر و سن کا باپ کافی نرم مزاج (سفاک مزاج) تھے۔ ہیر و سے خوشی (غصے) سے ملے اسے سمجھایا اور آخر میں گاڑی میں روانہ کیا (ہیر و کو پیٹا آخر معذور ہونے پر گاڑی میں بھیجا گیا)۔

ہجر کے کافی سال بیت گئے وہ انکی طرف سے دی گئی محبت میں کافی سال مدھوش رہا اور جب یہ مدھوشی اتری تب واپس لڑکی کے پاس جانے لگا تھا کہ اسکی یونی کی دوست وہاں آگئی اور اس سے اپنے کیے کی معافی مانگی کیونکہ اسکا شوہر اسے بہت محبت (نفرت) کرتا تھا جسے سمیٹے سمیٹے وہ تھک میرا مطلب کہ بہت خوش تھی اور اپنے دوست کو خوش رکھنے کیلئے حقیقت بتا کر اپنی نادانی کی معافی مانگی۔

ہیر و صاحب نے اسے فوراً معاف (موت کی گھاٹ اتار دیا) کر دیا جو کہ اسکی دوست کے شوہر کو معلوم ہوا تو وہ اس سے ملنے (بدلہ) کیلئے بے چین تھا۔

ادھر ہیر و صاحب ہیر و سن سے ملنے جاتا ہے کہ راستے میں اسکا ٹکراؤ (ایکسیڈنٹ) ہو جاتا ہے۔ اور یہ ٹکراؤ اسکی دوست کا شوہر سے ہوتا ہے جو اس سے ملنے (بدلہ) لینے کیلئے بے تاب ہوتا ہے اتفاق تھا کہ وہاں ہیر و سن کی گاڑی گذرتی ہے اور وہ ہیر و کو دیکھ کر مچل جاتی ہے فوراً گاڑی روک کر باہر آتی ہے اور ماہ و سال انتظار کی سولی پر لٹکتے اب اپنے ہیر و کو دیکھتی ہے جو کہ خوشی (موت) سے ساکت (خون میں لہو لہان) تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہیروئن صاحبہ بھاگ کر اس سے لپٹ جاتی ہے جو کہ تمہیں چاہیے تھا راستے والا پیارو ہی سین تھا وہ اس کے پھلے چوڑے (بے جان) وجود سے لپٹی خوشی سے نہال ہوتی دعائیں (چیخ مارتی) مانگتی ہے ملن کے۔  
تبھی انکی دوست کے شوہر صاحب اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور انکے ملن کو دیکھتے ملنے (بدلے) کیلئے بے تاب ہوتا ہے فوراً گاڑی سے نکلتا (بیٹھتا) ہے اور انکی طرف بھاگتا ہے۔

پر ہیروئن سالوں بعد کے ملن پر خوشی (صدے) میں ہوتی ہے اسلئے خاموشی سے آگے بڑھ (گاڑی انکے اوپر چڑھا دیتا) جاتا ہے۔۔

انکے ملن (موت) کی خبریں نیوز پر چلتی ہیں اور انکے ماں باپ دیکھ کر دیکھ کر اشک بار ہوتے ہیں قدرت کے اس انمول میلاپ پر سو فوراً وہاں پہنچتے ہیں اور جان جاتے ہیں یہ بنے ہی ایک دوسرے کیلئے ہیں اسلئے انکی ساتھ شادی (ساتھ دفن) کر دیتے ہیں۔

شادی کی پہلی رات وہ اپنے بیٹے کل (قبر کا حساب کتاب) ذکر کرتے ہیں اسکے بعد وہ ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں کہ دونوں کا دکھ (اعمال) برابر کا ہے اسلئے وہ دونوں ایک راستے (جہنم) کے ہمسفر ہیں خوشی والا ملن اور اختتام۔

اب بتائو کیسی لگی؟ "بمشکل مسکراہٹ دبائے وہ اسکی دونوں پھیلی آنکھوں پر بوسہ دیتا بولا حور ہوش میں آئی۔

"بہت بہت زیادہ والی اچھی اتنی زبردست کہانی تھی عالم آئی لو یو سب خوشی خوشی سے ہو گیا اور آخر میں ایک راستے کے ہمسفر والا سین بہت خوبصورت تھا۔" وہ خوشی جوش سے اسکے گال پر کس کرتی اسکی گردن میں منہ چھپا گئی شرما کر۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہیں عالم اسکے گرد حصار تنگ کرتا سوچ رہا تھا (میرا معصوم بچہ تم کیا جانو کس قدر بھیانک اختتام تھا)  
 "عالم نور کہتی تھی انکے سیزن ٹو بھی آتے ہیں کیا آپ وہ سنائیں گے؟" وہ سکڑی سمیٹی اسکے حصار میں پڑی  
 کچھ دیر بعد بولی۔

عالم نے حیران پریشان ہو کر اسکی گردن سے منہ نکال کر اسے دیکھا۔  
 "سیزن ٹو کس کا؟"

"انکے بچوں کا اور کس کا۔" اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے مسکرائی۔

عالم چونک گیا "کیا جہنم میں بچے بھی ہوتے ہیں؟" وہ سوچ میں پڑ گیا  
 "مجھے دونوں کو ایک ساتھ بھیجنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ مجھے کیا پتا تھا وہاں بھی باز نہیں آئیں گے۔" اسنے سوچ  
 کر دانت پیسے۔

"اچھا سہی میں سوچتا ہوں۔ پرا بھی کچھ مت بولو۔" اسے منہ کھولتے دیکھ کر اسنے اپنی انگلی اسکے لبوں پر رکھی  
 وہ آنکھیں میچ گئی تب عالم نے مسکراتے روم میں گجے اندھیرے کو تاریکی میں تبدیل کیا اور اسے نرم روئی  
 جیسے تکیے پر ڈال کر خود اسے پر جھک آیا۔

"اس بار شروعات کلاس روم سے کیجئے گا۔" وہ باز نا آئی اور مچلی خواہش کو لبوں کے راستے اس تک پہنچایا  
 "نہیں! بیڈ روم (شمشان گھاٹ) سے کروں گا۔"

\*-----❤️-----\*

"سر آپ جارہے ہیں؟" ایس ایچ او برہان کے پاس آیا جو کمشنر کی آفس سے نکل کر جا رہا تھا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

صبح کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ سارے صورتحال سے نمٹ کر میڈیا میں ان دہشتگردوں کے گینگ کے آدمیوں کو سامنے رکھتے لڑکیوں کو ہاسپٹل پہنچا کر اس نے کمشنر کے بلاؤے پر حاضری دی تو وہاں اسے ویلڈن کہا گیا پر کمشنر کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ کافی غصے میں تھے جیسے دبائے بیٹھوں ہوں۔ اس نے سر جھٹک دیا البتہ دوسری طرف سے آتی کالز کو انٹینڈ کرتا آفیسرز کی تعریف بدلی سے وصول تارہا۔ اسے جلد از جلد مسکان تک پہنچنا تھا۔

پتا نہیں کیسے رہی ہوگی ساری رات اور کتنا غصہ ہو گا کیا وہ پھر سے لڑائی کرے گی۔ اسکی نظریں اپنے بازو پر گئی جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

انجکشن کی وجہ سے درد کافی کم تھا۔

پر کچھ ورک اور سائن کرنے کی وجہ سے ہلکے ہلکے درد اٹھ رہا تھا۔ "کیا میں اپنی بیوی کی لڑائی سے جھجک رہا ہوں؟"

"استغفر اللہ۔۔"

"ہاں زوہیب اب جارہا ہوں تم مجرموں کا خیال رکھنا اور جب تک منہ ناکھلے ایک سیکنڈ کیلئے بھی مہمان

نوازی میں کمی نہیں آنی چاہیے۔" وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھا

"سر آپ اجازت دیں تو میں ڈرائیونگ کروں؟" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا

"نہیں باہر کھڑی میڈیا کو کنٹرول کرو تا کہ میں آسانی سے نکل سکوں، اینڈ کھینکس۔" اس کے کہنے پر وہ سر ہلاتا

گیٹ کی سمیت بھاگا۔

اور کچھ ہی دیر میں کمشنر کے حکم پر ایک گارڈ کی گاڑی اس کے پیچھے گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اسے باحفاظت علوی ولا چھوڑ آئی۔

"چڑھا آئے چاند ایس پی صاحب۔" گھر میں داخل ہوتے کمال صاحب کی کراخت آواز گونجی وہ ابھی اسکا بیان اور لڑکیوں سمیت جگہ کو دیکھ چکے تھے اور اندازہ لگا چکے تھے یہ لاکھوں کانہیں کروڑوں کا نقصان کیا تھا انکے سپوت نے۔

"جی بس آپ دونوں کی دعائیں ہیں۔" وہ مسکرا کر آسیہ بیگم اور کمال صاحب کو دیکھتا خوشی سے بولا جس پر وہ بھڑک اٹھے۔ البتہ آسیہ بیگم نے نم آنکھوں سے نظریں پھیر لیں کلیجہ جیسے چھلنی ہو گیا تھا اسکے بازو پر بندھی سفید پٹی دیکھ کر۔

"ابکواس بند کرو سمجھتے کیا ہو! کچھ نہیں میرے پاس ان دہشتگردوں کو لٹانے کیلئے ایک معصوم بیٹے کی جان ہے جس نے ابھی دنیا بھی ٹھیک سے نہیں دیکھی ایک بہو ہے اور بیوی اگر انہیں کچھ ہوا تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے دفن کروں گا ایس پی۔"

اگر یہی سب کرنا ہے تو نکلو یہاں سے اپنی بھکاری بے نشان فیملی کو لیکر۔ جنکانا کوئی آگے ناپچھے۔ "وہ زہر خند ہو گئے۔"

"اوکے جلد ادکا حصہ دیں نکل جائوں گا۔" وہ کندھا اچکا کر بولا۔

کمال صاحب غرا اٹھے۔۔۔ "شکل دفعہ کرو میری نظروں سے۔"

"پیسیوں کی بات آئے تو شکل دفع کروں واہ کمال صاحب واہ۔ ویسے کہاں جائوں باہر یا بیوی کے پاس؟"

کیپ سے سیڑھیوں اور بیرونی دروازے سمیت اشارہ دیتے معصومیت سے پوچھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جاؤ اندر خاموشی سے میں ناشتہ بھیجواتی ہوں ان دونوں مہارانیوں کو بھی اٹھا دونوں گھسی پڑی ہیں اندر۔"  
آسیہ بیگم نے جلدی سے کہا مبادہ وہ چلا ہی نا جائے یہاں سے۔  
وہ مسکرا کر سر ہلاتا اوہر کی طرف بڑھا آسیہ بیگم اپنے خوب و مردانہ وجاہت کے شاہکار بیٹے کی پیچھے ہی پیچھے  
نظر اتاری۔

"السلام علیکم کیسے ہیں بھائی؟" اس دن کے بعد وہ آج اس سے مخاطب تھا۔  
محبت سے مسکراتا۔ برہان پہلے چونکہ پھر اسے کھینچ کر سینے سے لگایا۔  
"وعلیکم السلام تھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟ اسکی چوڑی پشت پر ہاتھ پھیرتے اسے تھپتھپا دیا دھنس پڑا۔  
"آپ جتنی نہیں ہو سکتی باڈی کچھ نہیں یار بس۔۔۔۔۔" الگ ہو کر اسنے سر کھجایا۔  
"بکو اس نا کر پانچ سال چھوٹے ہو کر قد میں باڈی میں برابر کا کھڑا ہے ایک لگاؤں گا ناشادی کے شوق نے عمر  
سے پہلے ہی۔۔۔۔۔"

"بھائی۔۔۔!!!" اسنے احتجاج کیا پاس سے گذرتی نور کو دیکھ کر برہان قہقہہ لگا اٹھا۔  
"السلام علیکم بھائی کیسے ہیں؟ آپکو گولی لگی ہے صبح بتایا ابو بہت پریشان تھے۔" اسنے تفصیل بتایا۔  
"میں اسکے لئے پریشان نہیں تھا خوش فہمیاں مت دوا سے۔" اسکی مسکراہٹ دیکھ کر کمال صاحب پھر سے  
بھڑکے اور اٹھ کر وہاں سے نکلے اپنے روم کی طرف۔

"میں ٹھیک ہوں گڑیا۔" اسکا سر تھپتھپا کر کمال صاحب کی پشت دیکھنے لگا۔  
"ویسے بہت بہت مبارک ہو بھائی واقعی فخر ہو رہا ہے آپ پر کیسے اتنے سب گینگ کے آدمیوں سے لڑیں  
ہیں آپ؟" وہ حیران ہوتا بولا۔

برہان ہنس پڑا

"پگلے ہمت کرو سب آسان لگتا ہے۔ ویسے یہ میرے جان بازوں کی وجہ سے کامیابی۔" اسکے بال بکھر کر وہ چھپ کر روتی آسید بیگم کی طرف جاتا واپس سیڑھیاں اترنے لگا۔ وہیں نور کو داد کی بات سراسر تمسخرہ طنز لگی اسلئے مٹھیاں بھیج کر وہاں سے نیچے بھاگی اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرے۔

"میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی برہان بہتر ہے کہ تم مجھ سے بات نا کرو۔" اسے پاس بیٹھے دیکھ کر آسید بیگم کہتی وہاں سے اٹھ گئیں

اور کمال صاحب کے پیچھے روم میں چلی گئی۔

نور نے بہت افسوس سے برہان کی یونیفارم میں پشت کو دیکھا تھا جسکی نظریں نیچے اپنے بوٹ پر جھکی ہوئیں تھیں۔

"سنجالیں خود کو بھائی دیکھیے گا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بھابی کو اسکی اپنی حیثیت امی خود دیں گی اور مسکان کو بھی۔" اسکے پاس بیٹھتے اسے حوصلہ دیا برہان طویل سانس بھر کر رہ گیا۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ میری بیوی کو حیثیت دیتے ہیں کہ نہیں کیونکہ میری بیوی اتنی کمزور نہیں کہ وہ ان کھوکھلی حیثیت سہارے کو ڈھونڈتی پھرے، بات صرف میری بیٹی کی ہے جو انہیں داد دادی سمجھ کر حسرت بھری آنکھوں سے دیکھتی ہے۔

بہر حال انہیں لگتا کہ انکے رویے سے میں دلبرشتہ ہو کر انہیں خود سے الگ کر دوں گا تو بتادیں انہیں کہ یہ دونوں کی خوش فہمی ہے۔" وہ کہہ کر وہاں رکا نہیں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دادوہائوس ڈیکوریشن والے آئے ہیں۔" شیر خان نے آکر اسے بتایا داد سر ہلا کر اٹھ گیا۔  
 "اچھا تم انہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھائو میں آتا ہوں۔" اسنے کہہ کر کچن میں غائب ہوتا نور کا آنچل دیکھا۔  
 "دادوہ میڈیا والے اینکر گیٹ پر کھڑے ہیں صاحب کیلئے۔" اسنے دوسری پریشانی بتائی۔  
 "یار آپ انہیں چھوڑیں اپنا کام کریں پولیس باہر موجود ہے ہینڈل کر لے گی۔" وہ کندھا تھپتھپا کر کچن میں آیا۔

آہٹ پر نور نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہاں داد کو دیکھ کر گنگ سی رہ گئی۔  
 "آہم۔۔۔! کیا آج کچھ زیادہ خوبصورت لگ رہا ہوں؟" وہ چلتا اسکے پاس آیا تو نور کچھ نامحسوس انداز میں کھسک گئی پیچھے۔  
 "کل شام مائیوں کی رسم ہے اور اس وقت تم یوں۔۔۔ آئی مین کہ دلہے کے سامنے چل رہی ہو بندے کی نیت کا بیڑا غرق کرنا ہے مدام؟" اسکا سپ لیے کپ کو اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے متبسم نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھتا گویا ہوا۔

لہجے میں دہکتے جذبات کی آنچ سی تھی کہ نور کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں۔۔۔  
 ہرے رنگ کے لباس میں سر پر دوپٹہ جمائے وہ نظریں سلیب پر ٹکائے جانے کیا سوچ رہی تھی داد کے گلا کھنکارنے پر بھی متوجہ نہیں ہوئی یا جان بوجھ کر انور کر رہی تھی۔

"کچھ بولو گی نہیں؟" کپ رکھتے وہ اسکے ہاتھ کو تھام کر بولا نور نے غصہ دبا کر چھڑوانا چاہا پر داد نے گرفت سخت کر لی جیسے کہہ رہا ہو چھڑوا کر دیکھائو۔

"تمنے حور سے بات کی شادی میں آنے کیلئے۔" جھنجھلا کر وہ مزاحمت ترک کیے بولی۔

"ہاں جا رہا ہوں وہیں بات کرنے پر اس سے پہلے تم آگئی ہو سامنے تو موڈ جیسے بدل رہا ہے۔

کیا ہوتا صرف نکاح والا سسٹم ہوتا اور تم میری، بیچ میں یہ صدیوں جیسے دن ناہوتے۔" وہ اسکے چھوٹے سے ہاتھ کی ہتھیلی اپنے چوڑی ہتھیلی پر رکھتا اسکے اوپر دوسری ہتھیلی رکھ دی۔

نور نے حیرت سے آنکھیں اسکی ہتھیلیوں میں قید اپنے چھوٹے ہاتھ کو دیکھا۔

"بی۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔" وہ گھبرائی باہر کو دیکھتی ہاتھ چھڑوانے لگی کہ کسی بھی وقت شیر خان آسکتا تھا۔

"تحفظ دینا چاہتا ہوں تمہیں جس سے بھاگتی ہو۔" اپنی ہتھیلی میں موجود ہاتھ کو دیکھتے اسنے لب رکھے ہاتھ اسکا اپنے کندھے پر رکھتے جھٹکے سے اسے پاس کیا۔

ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ بلند کرتے اسکی ڈبڈبائی آنکھوں میں دیکھا۔

"پلیزیار اب رونے مت بیٹھ جانا قسم سے بہت خوش رکھوں گا تمہیں ناز کرو گی اپنی قسمت پر۔" اسکی نازک کمر میں بازو ڈالتے اسے قریب کیا اور جھک کر پیشانی پر بوسہ دیتا اسے سمٹنے پر مجبور کر گیا۔ "مجھے اس لمحے کا انتظار ہے شدت سے جب تم مکمل میرے دسترس میں آؤ گی اور میں اپنی جنونی محبت سے تمہارے اس نازک پھول جیسے وجود کے پور پور پر اپنی محبت کی بارش کروں گا۔۔۔

"پلیزی۔۔!!" اسکے جذبات سے بو جھل گھمبیر سرگوشیوں پر بے ساختہ ہی اسکی آنکھیں برس پڑیں اور وہ روتی اسکے سینے پہ سر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے ہلکے مکے برسانے لگی۔

داد نے مسکراتے ہوئے اسے بازوؤں میں سمیٹ لیا۔ کچھ دن سے جو شک و شبہ تھے اسکے بدلے انداز پر اب وہ جاتے رہے اسے اپنے سینے پر سر رکھ کر دل کا غبار نکالتے ہوئے دیکھ کر۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم بہت برے ہو داد بہت برے آئی ہیٹ یو۔۔۔!!" کچھ دیر اپنے دل کا غبار نکالتے وہ بھاری آواز میں کہتی اسے جھٹکے سے پیچھے کرتی وہاں سے بھاگی۔

"نور۔۔۔!!" اسے دہلیز پار کرتے دیکھ کر داد نے مچل کر پکارا وہ لب دانتوں میں دبا کر غیر دانستہ رکی۔  
"کیا اس دن میرے روم میں تم آئی تھی؟" وہ چلتا کچھ قریب آیا کہ اسکے سوال پر نور سر اسیمہ ہو کر بت بن گئی۔۔۔

"وہ آپ سے کسی بھی طرح کے سوال کرے تو آپ کو انکار کر کے انجان بن جانا ہے۔" اسکے کانوں میں آواز گونجی

نور نے اپنے لرزتے ہاتھ دوپٹے میں چھپا کر سر کو نفی میں جنبش دی۔  
"تم نہیں تھی؟" اس نے ابرو اچکا کر پوچھا وہ ہر اسماں نظروں سے دیکھتی پھر سے نفی کرنے لگی۔  
"پر مجھے اس شام روم میں تمہاری خوشبو، احساس، زمین پر آنسوؤں کے قطرے ملے تھے بیڈ کے پاس وہ کیوں؟" اسکی گال پر ہاتھ رکھے وہ محبت نرمی سے پوچھ رہا تھا پر نور کو یہ نرمی محبت سے خوف سا آ رہا تھا عجیب انداز تھا بہلا کر پوچھنے کا کہ اسکے وجود میں سرد لہر ڈور گئی۔۔۔

"وو۔۔۔ وہ میں آئی تھی۔۔۔!!" آنکھیں میچ کر اس نے جیسے زہر کا گھونٹ حلق سے تر کیا  
"ہاں تم آئی تھی پھر؟"

وہاں روئی کیوں تھی اور کس وجہ سے روم میں آئی تھی مجھے پوری بات بتاؤ نور العین۔" اس نے کہتے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرا بھرا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں میں آئی تھی۔۔۔! پروہاں فائلز رکھ کر جانے والی تھی کہ حور کی یاد آگئی اور میں تم برہان بھائی حور سب کا ساتھ یاد کر کے وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔" بھیگی آواز میں ترتر آنسوؤں گراتی وہ بولی۔

اسے روتے دیکھ کر داد نے اسے سینے سے لگا کر سر تھپتھپایا۔

"اوکے کوئی بات نہیں بس روتے نہیں،، تم روم میں جاؤ آرام کرو اور خود پر سکون کرو کیونکہ پھر سارا سکون مینے جو لوٹ لینا ہے۔" اسکے آنسوؤں صاف کرتے گال سہلائی وہ جھر جھری سے انداز میں دور ہوئی اور سر اثبات میں ہلا کر وہاں سے بھاگ گئی۔

"میں بھی کیا کیا سوچ نے لگ جاتا ہوں۔ اس میں ٹھیک سے داد کا سامنے کرنے کی ہمت نہیں کجا کہ آلف کو پہچان کر ایسے گھر میں چلے وہ بھی میرے یوں نزدیک۔" اسکی پشت دیکھ کر وہ سر جھٹکا سوچ کر مسکرایا۔ اسے یاد تھا جب اس دن روم میں گیا تھا تو اسے روم میں کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا۔ اسنے پورے روم پر نظریں گھمائیں تو ایک جگہ ٹھٹھک گئیں وہ تھے بیڈ کے پاس زمین پر آنسوؤں کے گول قطرے۔۔۔

اسنے بچوں کے بل بیٹھ کر وہ قطرے دیکھے تو سب سے پہلا چہرہ اسکے آنکھوں میں نور کا اتر ا۔ پھر رات کے انداز خوف ہر اس نے بھی اسے ٹھٹھکا دیا البتہ اسکے ڈاکو منٹس اسکی چیزیں سب اپنی جگہ رکھی تھیں۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پایا کہ یہ سب آلف کا خوف تھا یا اسکی اصلیت جان گئی تھی پر اس وقت اسے قریب روتے پا کر وہ اسکے دل کا دکھ سمجھ گیا تھا۔



ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

پہلے اپنوں سے دوری داد ادا دی تا یاتائی کی نفرت، اسکے بعد سخت غربت پھر ماں باپ کا بچھڑنا وہ بھی بہن کی موجودگی میں اسکی ضد سے۔

اسکے بعد بہن کا غائب ہونا خاندان کی چبھتی باتیں اکیلے پن ماں باپ سے دوری بہن کی ناموجودگی وہ کیا سکھ کا سانس لیتی۔

اسکا ٹوٹنا بکھرنا ضد کرنا سب اسکی نظر میں جائز تھا اور وہ اپنی بونی کے سارے لاڈ اٹھانے کو تیار تھا کہ وہ صرف ایک بار اسے محبت سے دیکھے۔

یا اسکے اندر نرم جذبات اسکے لئے پیدا ہوں اور وہ جانتا تھا داد کیلئے وہ بہت خاص جذبات رکھتی ہے صرف اپنے بکھرے وجود میں سمجھ نہیں پارہی۔

اسے تو ڈر تھا کہیں اتنی پریشانیوں میں نروس بریک ڈائون نا ہو جائے۔

بس وہ چاہتا تھا اب اسکی زندگی میں آجائے کہ دل کی بونی ہونے کے ساتھ وہ اسکی راز دار بھی بن جائے پھر وہ اسے چھپا دے خود میں ہر غم سے چھپا کر۔

"بس میری جان ایک بار بونی برائیڈ بن کر اپنے داد کے پاس آجائو۔" وہ بڑبڑاتا ہوا ڈرائنگ روم کی جانب بڑھا اسکا ارادہ پہلے ملازمین ہدایات دینی تھی گھر کی سجاوٹ کی جو کمال صاحب نے اسے ذمے ڈالی تھی۔

"کہاں ہو بے غیر توں ابھی اپنے بوتھوں کے ساتھ حاضری دو۔!!" موبائل نکال کر اسنے اپنے دونوں کو کال کی اور انکے ہیلو کہنے سے پہلے ہی غصے سے بولا۔

"یار ابھی سونے دے دادے کچھ دیر بعد کال کرنا۔" سمیر نے کہتے کروٹ بدلی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"خبردار اگر تم نے سونے کی کوشش کی مجھے دو منٹ میں یہاں سامنے چاہیے سب کمینے میری شادی ہے مزاق نہیں سمجھے۔" وہ غصے سے بولا۔

سمیر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اتنا توتا ولا سر (شہریار) بھی نہیں ہوا تھا جتنا تم ہو رہے ہو چل پہنچ رہا ہوں کہیں بھاگ ہی نا جائو۔" سمیر تمسخرے سے بولتا اٹھا۔

"آچل مجھے مت بتاتا ولا کے کا ذرا جا کر سر کو انوائٹ تو کرنا میری شادی کا۔" اس نے دانت پیستے کہا کیونکہ شہریار کی ابھی شادی ہوئی تھی اور وہ چھٹی پر تھا انہیں بھی سخت منع کیا تھا کہ کوئی اسے ڈسٹرب نا کرے۔

"کیا بکواس ہے میں کیوں جائوں فہد سے بول۔۔۔" وہ بھڑک گیا۔

"لعنتو میں مجھ تم سب سے یہی امید ہے آنے دو اپنی شادی کے دن پھر دیکھتا ہوں۔" غصے سے کہتے ان سے کال ڈسکنیکٹ کی اور آگے بڑھا۔

عالم کے پاس کچھ دیر بعد جانے کا ارادہ کرتے وہ اس وقت پوری طرح کام میں جٹ گیا پھر کچھ ہی دیر میں علوی ولا میں جھڑمٹ اٹھ آیا اسکے دوستوں کا اور پھر قہقہوں چھیڑ چھاڑ مستی میں اسکا ہاتھ بٹانے لگے ساتھ بری طرح نور کے حوالے سے ٹانگ بھی کھینچ رہے تھے۔

جس سے داد کا چہرہ اسرخ تھا اور وہ قہقہہ لگا کر انہیں اور جلا دیتا۔

"کوئی مانے یا نامانے یہ ہمارے گروپ کا ایک خفیہ کمینے بندہ ہے۔ مجھے تو معصوم بھابھی پر ترس آرہا ہے

بیچاری چہ چہ ہماری ساری ہمدردیاں انکے ساتھ ہیں۔" ذاکر نے انتہائی افسوس سے کہا اور پھولوں کی سجاوٹ کرنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بکواس بند کر اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھ۔" داد جھڑک کر بولا کہ سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا۔  
 "سچ کہہ رہا ہے ذاکر اس جیسا معصوم مکینہ نہیں دیکھا۔" فہد کے کہنے پر داد سخت الفاظ سے ٹوک رہا تھا۔  
 سب نور روم میں بیٹھی سن رہی تھی وہیں کمال صاحب اور آسیہ بیگم مدہم مسکرا رہے تھے۔  
 دونوں نے اپنے بیٹے کو دل سے دعا دی خوشیوں کی۔

\*-----❤️-----\*

اسکی نظریں سامنے ٹکی تھیں جہاں اسکی بیٹی کی گود میں مسکان کا سر تھا اور وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ سر پر پھیرتی اسے شاید کوئی پری والی اسٹوری سنارہی تھی۔  
 دروازے کی آہٹ پر دونوں نے چونک کر اسکی سمیت دیکھا۔۔۔  
 وہ فراغ دلی سے مسکرایا۔ "یہاں آؤ"۔ اسنے بانہیں پھیلائیں درد کے باوجود فیری کیلئے۔  
 "سوری بابا آپ بہت گندے ہیں اپنے میرے سونے کے بعد میری ماما سے فائٹ کی اور انہیں باندھ کر  
 چلے گئے۔۔۔"

مما پوری رات جاگتی رہیں انہیں بہت تکلیف ہو رہی تھی وہ بیٹھی رہیں، آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بابا؟ "انتہائی  
 دکھ بے یقینی سے کہتی وہ آخر میں اپنی بھیگی آنکھیں مسل گئی۔  
 جھٹکا اس قدر زوردار تھا کہ وہ سنبھل بھی ناپایا اور سر جیسے چکر اگیا اپنی بیٹی کے منہ گنداسن کر۔  
 "فیری بیٹا یہ جھوٹ بول رہی ہے اسے مینے باندھا تھا پر یہ مجھے ڈیوٹی سے جانے پر روک رہیں تھیں۔" وہ  
 تڑپ کر اسکے پاس پہنچا اور اسے بانہوں میں بھرنا چاہا کہ وہ مسکان کی سمیت کھسک گئی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"اسلئے بابا کیونکہ مما جانتی ہیں فیری کے پاس صرف ایک ہی بابا پیار کرنے والے ہیں اگر اللہ ناکرے انہیں کچھ ہو گیا تو فیری کا بابا کون بنے گا اسے پیار کون دیگا آپکی طرح۔" وہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر بری طرح رونے لگی۔

"فیری بے بی۔۔!" وہ مچل کر اسے اٹھانے لگا پر وہ مزید ناراضگی میں آگے کھسکی۔

"تم کچھ کہہ کیوں نہیں رہی۔" وہ غصے سے مسکان سے بولا

"وہ کیا بولے بابا انکے منہ پر تو جاتے ہوئے ٹیپ لگادی ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں بندھے کوئی ماما سے اس طرح کرتا ہے۔" اسکی سنتے برہان جلدی سے کیپ اور بیلٹ نکال کر ٹیبل پر رکھتا بیڈ پر آیا۔

"دیکھو بابا کی جان بابا ماما کو مجبوری میں باندھ گئے تھے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔" جھپٹ کر اسے بانہوں میں بھرتے سینے سے لگایا اور اسکے چہرے پر بو سے دینے لگے۔۔

"آپ ماما کو کھولیں ہم نے ناشتہ نہیں کیا۔" وہ ابھی بھی روٹھی ہوئی اسلئے برہان نے جلدی اسکے حکم پر سر کو خم دیا۔

"دیکھو میں تمہیں کھول رہا ہوں پر تم کوئی جھگڑا نہیں کرو گی مجھے سخت نیند لگی ہے پھر رات کو شاپنگ پر چلیں گے۔" اسکی رخسار تھپتھپا کر وہ بولا اور جیب سے کیز نکال اسکے ہاتھوں کی ہتھکڑیاں کھولیں۔ پاؤں تو اسکی بیٹی شاید کھول چکی تھی پر منہ پر ٹیپ ابھی بھی تھا۔

گوکہ اسے ہٹانا نہیں چاہیے تھا پر وہ اپنی بیٹی کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتا تھا تبھی منہ کھول دیا۔ مسکان ویسی ہی ساکت وہیں پڑی اسکے بازو کو دیکھ رہی تھی جبکہ اب فیری مطمئن تھی۔

وہ انٹرکام پر دونوں کیلئے ناشتہ شیر خان کو بھیجنے کا کہتا چلیج کرنے چلا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے زندہ دیکھ کر صدمے سے فوت ہو گئی ہو کیا؟" وہ جب فریش ہو کر باہر آیا تو اسے اسی پوزیشن میں دیکھ کر طنز پھینکا۔

برہان کو حیرت ہوئی جب اسنے کوئی جواب نہیں دیا البتہ فانوس کو گھورتی رہی۔  
تولیے سے بال رگڑتے اسنے تولیہ گردن میں ڈالا اور ڈور ناک ہونے پر ملازمہ کو اجازت دی جسنے آکر ٹیبل پر ناشتہ لگایا۔

"اچھا دفن بعد میں کروں گا پہلے جا کر فریش ہو آؤ اور ناشتہ کرو۔۔۔" تولیہ صوفے پر پھینکتے وہ بیڈ پر لیٹا۔  
بلیک بنیان اور بلیک ایزی ٹرائوزر میں ملبوس چٹ لیٹ گیا۔  
"جائو فیری بیٹا تم کھا آؤ۔۔۔" اسے ہٹ دھرمی ضد میں پڑے دیکھ کر وہ دانت کچکا پاتا پھرا پنی بیٹی سے محبت سے بولا

فیری سر ہلا کر ہاتھ روم سے ہاتھ دھو کر ٹیبل پر آئی۔۔۔  
"چھوڑو دلربا کینگسٹر غصہ اب جائو کھان۔۔۔ اسکا بھی جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا اسکا مکہ گھومتا ہوا اسکے جبرے پر پڑا اسنے دہل کر اسے دیکھا اور اپنے جبرے کو سہلایا۔

"بات مت کرو مجھ سے خون کردوں گی تمہارا۔۔۔!" وہ اچانک حلق کے بل دھاڑی  
برہان نے جبر اسہلاتے گھور البتہ فیری نارمل انداز میں بیٹھی تھی۔

"مجھے ہی شاید اس سب کی عادت ڈال دینی چاہیے۔" اسنے بڑبڑا کر ایک پیس منہ میں رکھا۔  
اور نظریں بے ساختہ اٹھائیں تو دونوں کو ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے پایا اور وہ جانتی تھی اب خطرناک دو فائٹر کی فائٹ ہونے والی ہے اسلئے وہ پہلے ہی اپنا پیٹ بھر لینا چاہتی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے بتادیں بریانی کس میں پکائی ہے چنے میں یا گوشت میں؟" اسکی بات پر دونوں ٹھٹھک کر اسے دیکھنے لگے جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے نوالہ لیتی انہیں بہت پیاری لگی۔

"کس لیے؟" بیک وقت دونوں بولے اور اگلا لفظ کہنے سے پہلے ایک دوسرے کے منہ پر زبردستی ہاتھ جمع دیا

"ارے بھی جس طرح گھور رہے ہیں اس سے تو ایک ہی بریانی اخذ کی جاسکتی ہے نتیجے کی۔" اسکی بات پر دونوں کی آنکھیں پھیلی جبکہ فیری کا قہقہہ روم کی فضا میں گونج اٹھا۔

\*-----♥-----\*

"عالم۔۔۔!" خاموشی پر اسنے بے ساختہ پکارا  
 "ہوں۔۔۔!" وہ اپنی آفس میں بیٹھا فائل دیکھتا ساتھ ہی ہاتھ میں موجود سگار سے کش لیتے کان میں لگے بلو ٹوٹھ سے داؤد بات کر رہا تھا۔

"کیا تم اجازت دے سکتے ہو میری شادی میں عین کو بھیجنے کی؟" کچھ جھجھک کر وہ پھر بولا۔  
 "نہیں۔" بغیر وقت لیے عالم نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا وہ سانس کھینچ کر رہ گیا۔

"اور میری بیوی کو نہیں معلوم پڑنا چاہیے کہ اسکی بہن کی شادی ہے۔"

"عالم میں اسکا پورا خیال رکھوں گا۔" وہ التجائیہ بولا۔

"مجھے امید ہے آلف تم اس فرمائش کے ساتھ میرے سامنے نہیں آؤ گے۔" اسنے کہہ کر کھٹکے سے رابطہ منقطع کیا۔

دادا بے بسی سے موبائل دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"پر مجھے کوشش ضرور کرنی چاہئے۔" وہ حوصلہ بڑھانے لگا خود کا۔  
وہیں سوچتے عالم کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

\*-----\*\*-----\*

"تم۔۔۔!" سہمی نرس کی جگہ اسے پا کر غصے سے بولی۔  
"سہمی جی پانی لیں۔" اسنے معصومیت سے پانی کا گلاس سامنے کیا وہ منہ پھیر گئی۔  
"دیکھو لڑکے میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں اسلئے بہتر ہے مجھے مخاطب مت کرو۔" وہ منہ پھیرے ہی اسکی  
طرف سے واک کرنے لگی۔

شام کے سنہری سائے پھیل رہے تھے اور وہ اس حسین وقت میں نرس کے ساتھ لان میں واک کر رہی تھی  
کہ اسے اچانک پیاس لگی اسنے نرس کو بھیجا پانی لانے پر اب نرس کی جگہ عارب کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑ  
گئے۔

منہ بھی پھیر لیا۔۔۔

"اس میں کوئی بڑی بات ہے ہم رشتہ بھی بنالیں گے۔" وہ شرارت سے بولا۔  
"جس طرح تم معصوم دیکھتے ہو ویسے ہو نہیں انتہائی بد تمیز لڑکے ہو۔" وہ کپکپاتی آواز میں کہہ کر آگے  
بڑھی۔

"مجھے برا نہیں لگا سہمی جی بہت اچھا لگا کہ آپ مجھے جانتی پہچانتی ہیں۔ صرف اس بات کا دکھ ہوا تھا کہ آپ  
میرا ایک راز نہیں چھپا پائیں ظالم سماج سے۔  
مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی سہمی جی۔" اسنے جتا کر کہا وہ جزبز ہو کر رہ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بد تمیز لڑکے جائو یہاں سے ورنہ میں اپنے بھائی سے تمہاری شکایت کر دوں گی۔" وہ چلائی۔

"شکایات کیسی شکایات؟؟" اسنے آنکھیں پھیلا لیں۔

گرے کلر کے سوٹ میں میرون شانوں پر بڑی سی چادر ڈالے گرے دوپٹہ حجاب اسٹال باندھے وہ خفاور زچ لگ رہی تھی۔

اور ستم یہ کہ وہ سیدھا عارب کے دل میں اترتی اسے بے چین کیے رکھ رہیں تھی۔

"دیکھو لڑکے۔۔۔"

"آپ پیار سے مجھے عاری کہہ سکتی ہیں۔" وہ شرمانے کی ایکٹنگ کرتا نظریں جھکائے بولا سہمی جھٹکے سے مڑی

اور اپنی آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھنے لگی۔

"عاری۔۔۔ کہاں سے کس سے عاری۔۔۔؟" اگلے ہی لمحے اسنے مسکراہٹ چھپائی۔

البتہ پیار پر اسنے سخت گھوری دی۔

وہ اپنی عمر سے اچھی طرح واقف تھی اور سمجھ بھی رہی تھی کہ یہ اسکے ساتھ مزاق کر رہا ہے ورنہ پاگل کتے

نے تھوڑی کاٹا ہو گا کہ اس سے پیار یا کوئی ایسی غلط سوچ رکھے گا۔

"نہیں نہیں وہ والا عاری نہیں الحمد للہ میں جذبات سے پُر مرد ہوں۔۔۔" اسنے گڑ بڑا کر صفائی دی پر

جذبات لفظ پر کچھ یوں سہمی کی آنکھوں میں گھوراکہ وہ جزبہ ہو کر رہ گئی۔

"میں تو وہ والا عاری کہہ رہا ہوں مثال طور جیسے عالم حور العین کو کہتا ہے عین، داؤد نور العین کو کہتا ہے بونی یا

نور، میں مسکان کو کہتا ہوں مسی اور حور کہتی ہے مسنی اس طرح سے چاہتا ہوں آپ بھی مجھے عارب سے

"ارب" کہیں یا "عار" کہیں "اربی" کچھ بھی کہیں "عاری" بھی کہہ لیں دل چاہے تو "عربہ عربی" کہہ



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دیں بس صرف "پیار و محبت" سے کہیں دل خوش ہوتا ہے ناں۔ "دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے وہ بڑے دلربا انداز میں کہتا مسلسل شرما کر فرمائشیں کر رہا تھا ہاتھ میں پانی کا گلاس اب بھی موجود تھا۔ سہمی کے توکان سائیں سائیں کر رہے تھے۔

وہ کان کی لو تو سرخ پڑ گئی۔

"اس ساری بکواس کا مطلب کیا ہے؟ میری بلا سے جانو بھاڑ میں، دماغ سے عاری ہو جانو، تمہیں شرم نہیں بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں۔" ہاتھ مار کر پانی کا گلاس پھینکتی وہ غرائی۔

عارب سٹیٹا گیا۔ پر فوراً خود کو سنبھالا

"میں ایک ناول ریڈر ہوں سہمی جی، مجھے ناول پڑھنا بہت پسند ہے اور جب سے آپ کو دیکھا ہے تب سے میں "اتج ڈفرنس" ناول بہت خوشی چاہت سے پڑھتا ہوں کیونکہ ہماری کہانی بھی کچھ یوں ہی ہے۔" سہمی نے حیرت سے دیکھا وہ کیا کہہ رہی تھی اور یہ کیا بتا رہا تھا اسے سچ میں یہ لڑکا دماغ سے عاری لگا۔

"میں السیدھا السادہ الشریف النیک المضبوط العقل مند بندہ ہوں، گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا، بس میں آپ کو الپسند کرتا ہوں سہمی جی۔ امید ہے آپ سمجھ گئی ہوں گی،

کھانا پکانے کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں، میں عالم کے ساتھ رہ کر سب سیکھ گیا ہوں، کما چھالیتا ہوں، گھر لے لیا ہے جس میں ایک بیڈ روم دو بے بیز روم، اوپن کچن ڈرائنگ روم ڈائننگ ہال، چھوٹا اور خوبصورت لائونج ہے،

مہمان کیلئے کوئی ٹھکانا نہیں کیونکہ میں نے آنے نہیں دینا پھر میری بہن کیوں نا ہو وہ بڑی ناگن ہے آئے گی تو ہمارا جھگڑا کروالے گی، اسلئے دروازے پر ہی ہائے ہیلو کریں گے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ال لگانے کا مطلب صرف اپنے اظہار کو یونیک بنانا چاہتا ہوں جیسا ابھی تک دنیا میں کسی نے نہیں بنایا ہو گا۔  
کیونکہ میں بھی کچھ ایونیک بندہ ہوں۔

بچوں کے رونے تنگ کرنے کی ٹینشن نالیں، میں ایسی چپ تیار کروں گا کہ وہ آپکو صرف دور سے دیکھ کر خوش ہوں گے

اب پلیز اس راز کو تب تک دل میں رکھیے گا جب تک آپکے دل میں کچھ کچھ ہونا شروع نہیں ہو جاتا پھر میں خود آپکے اس سنگی ہٹلر بھائی سے بات کروں گا۔ "اسکی سفید کلائیوں کو میں کھنکتی گرے چوڑیوں کو دیکھتے وہ سنجیدہ ہو کر کہہ رہا تھا۔

جبکہ سہمی کو لگا اسکے سر پر ساتوں آسمان آگرے ہوں۔۔۔  
وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی ہو جیسے آنکھوں دیکھا دھوکہ اور کانوں سنا جھوٹ ہو۔

"مجھے آپ سے بہت سی امیدیں ہیں سہمی جی۔" وہ آنکھیں پٹیٹا کر بولا۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے فضا میں تھپڑ کی آواز گونج اٹھی۔

اور ساتھ سہمی کا آنسو بھی پھسل کر گالوں پر گرا۔

"میں یہ زندگی صرف اپنے بھائی کیلئے جینا چاہتی ہوں خبردار اگر بیچ میں کوئی بکواس کی منہ توڑ دوں گی تمہارا۔

اور ایک بات سنگی ہٹلر میرا بھائی نہیں تم ہو دماغ سے عاری انسان کہیں کے، شرم تو تمہیں چھو کر نہیں

گذری۔" غصے غضب کے قہر سے اسکا چہرہ سرخ متمتا اٹھا۔۔۔

"بد تمیز عمر تمیز کا لحاظ نہیں۔" وہ بڑبڑا کر کھا جانے والی نظروں سے گھورتی اندر کی سمیت بڑھ گئی۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

جبکہ پیچھے وہ اسکے تھپڑ اور چوڑیوں کے کھنک کے سحر میں جکڑا ہوا تھا۔ "الشرم و لتیمیز تو مجھ میں پیدائشی نہیں۔ دوسرا لمحبت کہاں عمر دیکھتی ہے وہ تو لاندھی ہوتی ہے۔"

"آہم آہم۔۔۔۔!!" پیچھے سے آواز پر اچھل کر ہوش کی دنیا میں لوٹا کہ مسکان کا بلند قہقہہ گونجا۔  
"کیوں ٹپکی ہوا ب؟" جھٹکے سے مڑ کر وہ غصے سے غرایا۔

پر ساتھ چھوٹی سی فیری کو دیکھ کر وہ قدرے سنبھل کر مسکرا دیا۔

"ارے ہماری فیری ماموں سے ملنے آئی ہے۔" خوش ہوتے اسنے فیری کو اٹھایا وہ مسکرا دی۔

"ماموں آپ غصہ کیوں تھے کیا آپ بھی پھر ماما سے فائننگ کریں گے؟

مما تو آپ سب سے لڑ کر ہی تھک جائیں گی۔ اور وہ کون تھی جہونے آپ کو ٹھاسے تھپڑ مارا۔" وہ منہ بسورے لگی کہ سہمی کو یاد کر کے مسکراہٹ چھپا کر بولی۔

عارب ہنس پڑا "ارے نہیں ماموں کی فیری ماموں تو بس آپکی ماما اور میری ناگن سے بات کر رہے تھے اور آپکو معلوم ہے وہ کون ہیں؟ کیوں بتائوں؟" وہ مسکان کی چڑاتی مسکراہٹ کو نظر انداز کرتا اندر کی جانب بڑھا۔

پیچھے وہ بھی ہنستی آئی اسکی نظروں کے سامنے تو صرف وہ کچھ لمحے پہلے والا سین گھوم رہا تھا جب اسکے بھائی کے منہ پر تھپڑ پڑا اور وہ مبہوت سے تھپڑ مارنے والی کو دیکھ رہا تھا۔  
"احمق۔۔۔ بچھو" وہ ہنستی اسکے پیچھے ہوئی۔

"السلام علیکم میں مسکان عارب کی سوتیلی بہن۔" لائونج میں بیٹھی سہمی کے پاس آکر اسنے اپنا تعارف کروایا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سہمی نے غور سے اس پینٹ شرٹ لانگ کوٹ میں ملبوس لڑکی کو دیکھا جسکے سنہری بالوں کی ٹیل پونی جھول رہی تھی اور سنہری ہی آنکھوں میں تبسم لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں سمعیہ عالم، عالم کی بڑی بہن۔" اسنے چور نظروں سے لائونج میں بچی کو لیکر اسکے سامنے صوفے پر بیٹھے عارب کو دیکھتے بڑی پر زور دیا۔

"اور میں انکی بیٹی مسکان برہان علوی ماما بولے تو چھوٹا پکیٹ بابا کی فیری۔" عارب کے اشارے پر فیری نے بھی جھٹ سے اپنا تعارف کروایا سہمی سر ہلاتی مسکرائی۔

پر جلد ہی اپنی مسکان سمیٹ گئی جب اس اخلاق سے "عاری" انسان کی گہری نظریں اپنے چہرے پر پائیں۔  
"کیا مصیبت ہے بندہ اپنے گھر میں بھی سیف نہیں۔" غصے سے بڑبڑا ہٹ سے ذرا بلند آواز میں کلس کر کہتی وہاں سے نکلی۔

"شرم کی گولی ہوتی پہلے تمہیں کھلاتی۔" مسکان نے طنز کرتے عارب کو شرم دلانا چاہا

"اب میں کیا کر سکتا ہوں جب سائنس ترقی نہیں کر رہی۔ چین یا امریکہ ہوتا تو اب تک بن جاتی شاید پھر میں بھی بنا کر تمہیں کھلا دیتا کہ یوں منہ اٹھا کر نہیں چلے آتے۔" وہ فیری کو اٹھا کر سہمی کے چلے جانے پہ بد مزہ ہوتا روم کی طرف بڑھ گیا جہاں پی پی موجود تھا۔

"کوئی ڈیوائس چپ وائر س ہی خود میں منتقل کر دو شرم کیلئے کہ جس نے پناہ دی اس کی عزت۔۔۔۔۔"

"شت اپ مسکان میں کوئی برا کام نہیں کر رہا مسلمان ہوں اور مجھے تم سے زیادہ معلوم ہے کہ عالم کی عزت میری عزت ہے اسلئے میں اسے جائز طریقے سے اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں یہ غلط طریقہ نہیں، ہاں میں بس

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے بتانا چاہ رہا تھا کہ اچانک سے عالم کے سامنے میرے پر پوزل پر وہ ہرٹ ناہوانڈر سٹینڈ! "تڑخ کر کہتے وہ روم میں بند ہو گیا۔

فیری کیا کہہ سکتی تھی اسے معلوم تھا جہاں اسکی ماں ہوگی وہاں بحث جھگڑا تکرار تو ہوگا۔ اسلئے پی کو دیکھ کر عارب کے ساتھ خوش ہوتی اسکی سمیت متوجہ ہو گئی اور اب دونوں ملکر اسے کھانا کھلا رہے تھے۔

"تمہارا پاپا کہاں ہے فیری؟" اسکی گال چھو کر وہ محبت سے پوچھنے لگا فیری نے مسکراتے پی سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"گھر میں ہیں ماما باندھ کر آئی ہیں۔" وہ مسکراتی بولی۔

عارب کو تو جیسے دھچکا لگا۔ "باندھ کر آئی ہے؟؟ رسیوں سے کیوں؟"

"ہوں ہوں۔۔۔! ہتھکڑیاں لگا کر منہ پر ٹیپ لگائے پائوں اپنے اسکارف سے باندھے، پھر سینے کے گرد مضبوطی سے میرا دوپٹہ باندھ دیتا کہ وہ ہاتھوں کو حرکت نہ دے سکیں حالانکہ پاپا نے صرف انکے ہاتھ پائوں باندھے اور منہ پر ٹیپ۔" وہ نارمل لہجے میں بتا رہی تھی جیسے کوئی بڑی بات نہیں۔

"پاپا نے کچھ نہیں کہا؟" خود کو فوراً سنبھال کر اسنے دھچکے کے باوجود لہجہ سرسری سار کھا۔

"نہیں بابا کیا کہیں گے ماما کافی اچھی فاسٹر ہیں سو بابا کو جلدی ہینڈل کر لیتی ہیں۔" وہ نظریں پی سے ہٹا کر عارب کی پھیلی آنکھوں میں دیکھتی مسکرائی۔

"آپ ڈر گئے ہیں ماموں؟ آپ ڈرے نہیں وہ دونوں صرف ایک دوسرے کو مارتے ہیں باقی سب سے

ناراض رہتے ہیں مارتے نہیں۔" وہ اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی حوصلہ دینے لگی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"بیٹا وہ میری بہن ہے ڈونٹ وری میں نہیں ڈر رہا۔" وہ مسکرا کر ہاتھ لبوں سے لگاتا بولا۔  
 "ہی ہی ہی۔۔۔ آپ کو معلوم ہے مما کہتی ہیں کہ آپ انکے بھائی نہیں سوتیلے بچھو ہیں اور انکا خون سرخ ہے  
 جبکہ آپکا سفید۔" عارب کا منہ سرخ پڑ گیا، اسے مسکان سے امید نہیں رکھنی چاہئے تھی کہ وہ اپنے بچوں سے  
 اچھا تعارف کروائے گی اسکا۔

"نہیں بیٹا میرا سرخ خون ہے ذرا کاٹ کر دیکھو پیور سرخ خون ہوگا، آپکی مماکا کالا خون ہے گھڑ جیسا۔" وہ  
 جھٹ سے اپنی انگلی اسکے منہ کے سامنے کرتا بولا

فیری نے پہلے اسے دیکھا پھر انگلی کو "اچھا۔۔۔ پر مماکا گھڑ جیسا کالا خون کیوں ہے ماموں؟" اسکی حیرت  
 بے یقینی سے آنکھیں پھیل گئیں

"وہ بیٹا کیا بتائوں بہت لمبی والی داستان ہے کیسے بتائوں دل دکھتا ہے میرا۔" اسنے مایوسی سے کہا  
 فیری کو اس پر ترس آ گیا "اچھا رہنے دیں مت بتائیں۔" اسکی بات سن کر عارب گڑ بڑا گیا۔

"ارے نہیں میری جان تمہیں ضرور سننا چاہیے آخر کار تم اسکی بیٹی ہو۔" اسے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھاتے وہ اسکے  
 پاؤں میں سامنے بیٹھ گیا۔

اسے بہت پسند آئی تھی بالکل مسکان جیسی حساس نا سمجھ سی۔۔  
 وہ بھی ایسی ہوتی تھی ذرا سی تکلیف پر ترس کھانے والی رحمدل۔۔۔  
 "بتائیں ماموں کیا ہوا تھا؟"

"بیٹا وہ کیا بتائوں (دکھ سے اسنے چہرا جھکا لیا) گھر کے پاس باہر کھیتے تھے ہم جب میں بارہ سال کا تھا اور وہ چھ  
 کی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہمارے گھر کے پاس ہی بہت بڑا نالہ تھا گھڑ کا، میں مسمی وہاں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، جب اچانک وہ غائب ہو گئی۔ مینے بہت ڈھونڈا بہت زیادہ پکارا پھر تھک کر گھر چلا گیا، کیونکہ میں سمجھ گیا تھا قسمت سے کوئی نہیں لڑ سکتا اسکی زندگی گھڑ میں گرنا لکھا تھا تو وہ گر گئی، میں دو دن اسے گم ہونے پر بیٹھا رہا حالانکہ مجھے رونا چاہیے تھا پر مجھے آنسو نہیں آئے آنکھوں میں کیونکہ مجھ میں الحمد للہ صبر بہت تھا،

تیسرے دن ہمارے گھر کے ملازم کو مسکان نالے کے قریب ملی روتی ہوئی ملازم نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں تھی مسکان یہ تمہارا حال کیوں گھڑ جیسا ہے وہ ملازم سے لڑ پڑی اور اسے بتایا کہ وہ دو دن سے گھڑ میں تھی اسلئے اسکا یہ حال ہے، ملازم اسے فوراً لیکر گھر پہنچا اور ہم اسے لیکر ہسپتال گئے اسکی حالت دیکھ کر مجھے دکھ صدمہ ہونا چاہئے تھا پر مجھے نہیں ہوا،

اور پھر ٹیسٹ چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے بڑے افسوس سے بتایا کہ اسکا۔۔۔۔۔ مسمی کا خون کالا ہو چکا ہے اور وہ ایک گھڑ کی مرض ہے اسلئے ایسی ہو گئی ہے۔ "عارب نے سارے قصہ بڑے افسوس دکھ سے سناتے آخر میں سراٹھایا۔

فیری تو ششدر بیٹھی تھی۔ اسکی ماما گھڑ کی مرض ہے اور اسکا خون کالا ہے۔ سوچ کر ہی وہ جھرجھری لے اٹھی۔

"ماموں یہ گھڑ کی مرض کیسے ہوتی ہیں مطلب یہ کیا کیا کرتی ہے؟"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بیٹا یہ گھڑ کی مرضہ تمہاری مما جیسی ہوتی ہیں جو دوسرے کا مزاق بناتی ہیں، ان سے لڑتی مارتی ہے، عجیب و غریب نام رکھتی ہے دوسرے پر، یہ سب مسمی نہیں کر رہی بیٹا" وہ اب اسکے ہاتھ پکڑے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھتا بہت پیار سے سمجھا رہا تھا

"تو پھر کون کرتا ہے؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی

"بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے یہ سب اسکے دل و دماغ میں رہنے والے گھڑ کے کیڑے کر رہے ہوتے ہیں۔" عارب کو کہتے ہوئے خود بھی جھرجھری سی آئی پر بدلہ تو چکانا تھا۔

"ابی ماما کے دل اور دماغ میں گھڑ کے کیڑے رہتے ہیں؟" اسنے گھبرا کر سہمے دل سے پوچھا عارب نے افسوس سے زمین پر بچھے قالین پر انگلی سے لکیریں ڈالتے سر ہلادیا۔

"وہ خود ایک گھڑ کی کیڑی ہے یونونانی میل، کیڑا کیڑی وہی۔"

"ماموں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ بیڈ سے اتر کر اسکے آغوش میں آگئی

"اگر یہ کیڑی میرے پیٹ میں رات کو چلی گئی تو؟

مجھے آپ ساتھ رہنا ہے پاپا کو بھی یہیں بلا لیں۔" اسکی باتیں سن کر عارب کا دل کیا اپنی پلاننگ کی کامیابی پر تہقہہ لگائے۔

"ارے ماموں کا شو نابے بی ڈرتے نہیں وہ ماما کے پالتو کیڑے ہیں ماما کے پیٹ سے کہیں جائیں گے، تم صرف جب ماما لڑے تو کہہ دینا" ریلیکس ماما گھڑ کی کیڑی،" اس سے فوراً چپ ہو جائے گی۔" وہ مسکراہٹ بڑے ضبط سے پکلتا اسکے سر پر بوسہ دیکر بولا تو وہ پہلے معصومیت سے عارب کی جگمگ کرتی آنکھوں میں دیکھتی پھر سر ہلا گئی۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"پھر مجھ سے ناراض تو نہیں ہوں گی ناں سچ بتائیں ماموں میں ماما کو ناراض نہیں کر سکتی۔" وہ اس کے آغوش میں چھوٹے بچے کی طرح بیٹھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی آس سے پوچھ رہی تھی۔ عارب کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

وہ مسکان کی قسمت پر خوش ہو رہا تھا کہ اللہ نے اسے اتنی چاہنے والی بیٹی دی۔ اور اس کے وسیلے اسے اتنی پیاری بچی کا ماموں بنادیا۔

وہ جب ماموں کہتی تو اس کے روح میں اس کے لہجے کی مٹھاس پکار محبت اتر جاتی۔۔۔

"نہیں ناراض ہوگی میرا شو نابس یہ کہہ دینا کہ ماموں نے بتایا آپ گھڑ کی فی میل کیڑی ہیں۔"

"اچھا۔۔۔ پھر ٹھیک ہے! یہ لیں ماموں ماما کہتی ہے ببل کھانے سے انسان کا دماغ تیز چلتا ہے اور اس کے دماغ میں اس کے ہنر کے زبردست آئیڈیاز آتے ہیں۔" وہ اپنے پہنے پنک بنی روپیر کی جیب سے دو ببل نکالتی ایک عارب کے سامنے کرتی بولی۔

"ہو نہہ اسے کون سے آئیڈیاز چاہیے وہ تو صرف سوچتی ہو گئی ایک کے ساتھ ایک ببل فری کیوں نہیں ملتا۔" وہ جل کر سوچنے لگا اور ببل لیکر منہ میں ڈال لیا۔

"اچھا تمہیں کون سے آئیڈیاز چاہیے؟" وہ اسے دیکھا برواچکانے لگا۔

"مجھے۔۔۔۔۔ فیری نے اپنے ماتھے پر انگلی رکھی عارب نے ہوں کرتے سر ہلایا۔

"میں ڈرائنگ کرتی ہوں ناں اسلئے ماما کہتی ہیں یہ کھانے سے اچھے اچھے آئیڈیاز آئیں گے جبکہ بابا کہتے ہیں ببل کھانے سے انسان کے دماغ کو بر بھر جاتا ہے بابا کے مطابق جیسے ماما کے، اور اس پر ماما بابا کی فائٹ بھی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہوئی تھی جس میں ماما کے ناک سے خون آیا تھا اور بابا کے گٹھنے پر ممانے پیچھے سے لات ماری تھی تو وہ درد سے ساری رات نہیں سو سکے۔ "

"استغفر اللہ۔۔۔۔۔ وہ دہل کر بولا

"اچھا کیسی ڈرائنگ کرتی ہو؟ "

"ماما بابا کی دادا کی دادی چاچو چھوٹی سی کیوٹ سی چاچی جو سارا دن روتی رہتی ہیں ہا ہا ہا، شیر خان کی جو مجھے کیک بنا کر دیتے ہیں اسپیشلی والے اور یہاں کی بھی کرتی ہوں۔" جوش خوشی سے بتاتے وہ آخر میں زار داری سے بولی عارب چونک گیا۔

"یہاں کس کی کرتی ہو؟" وہ بھی اسکے انداز میں سرگوشی سے بولا۔

تبھی فیری نے اسکے چوڑے کندھے کے پیچھے سے دروازے کو دیکھا وہاں کسی کو ناپا کر اسکے کان میں بولی۔  
"وہ جو اس دن بابا کی شادی میں ایک بڑا والا آدمی تھا ناں جسکے ایک گال پر نشان تھے اور اسکی آنکھیں کتنی تیز رنگ والی تھی بھوری بھوری سی انگی۔" وہ سرگوشی میں بولتی اسکے چہرے کو دیکھنے لگی جیسے ملک کا بڑا زار بتایا ہو

"عالم کی؟؟" عارب نے کافی مشکل سے مسکراہٹ چھپائی۔

"ہشش سن لیں گے اتنے موٹے ہاتھ ہیں انکے مجھے ماریں تو میں غائب ہو جاؤں ہا ہا ہا۔" وہ کہہ کر کھلکھلائی۔  
"مارتے نہیں ہیں وہ۔۔۔"

"ہاں پر دیکھتے تو ایسے ہیں نا مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔" وہ منہ بسورے بولی پر عارب نے اسکی آنکھوں کی چمک واضح دیکھی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا اسکی ڈرائنگ کیوں بناتی ہو؟ میری بناؤ میں بھی تو خاصا بینڈ سم ہوں، تمہارا ماموں اپنی ٹیچرز کو دیکھاؤ داد و صولو پھر دیکھنا ٹیچرز جب میری تصویر دیکھیں گی تو تمہیں بہت پیار دیں گی اپنی بچی کی طرح۔" وہ کچھ کالر جھڑکا بولا کہ اسکے انداز پر فیری کا قہقہہ گونج اٹھا۔

"سوری پر مجھے اپنی ٹیچرز بہت عزیز ہیں میں انہیں چھوٹی سی عمر میں مارنا نہیں چاہتی۔" وہ طنزیہ بولی عارب نے مصنوعی گھورا پھر ہنس پڑا

"ہاں بیچاریوں کو جب معلوم ہو گا اس دل میں کسی اور کا بسیرہ ہے تو ضرور خود کشی کر دیں گی۔ تم بہت ٹیلنٹڈ ہو پہلے ہی جان گئی ہاں شاباش۔" اسنے فیری کو سراہتے سر ہلایا کہ وہ ہنسنا بھول کر اسے گھورنے لگی عارب قہقہہ لگا اٹھا۔

"ماموں آپ بھی اچھا مذاق کر لیتے ہیں۔" وہ ہنستی ہوئی اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر بولی اسکی چالاکی پر عارب ٹھٹھک گیا۔

"تمہارا قصور نہیں میری جان۔"

"اچھا بتایا نہیں عالم کی کیوں ڈرائنگ بناتی ہو؟" اسے اپنا سوال یاد آیا۔

"میں جب رضو والوں کے گھر ہوتی تھی ناں تو اللہ جی سے دعا کرتی تھی مجھے یہاں سے بیسٹ لیکر جائیں اور میرے جیسے جتنے بچے ہوں انہیں بھی لیکر جائے کیونکہ میں نے اپنی دوست سے سنا تھا ایک بیسٹ ہے، وہ سب کی مدد کرتا ہے پر اسے کوئی پسند نہیں کرتا سب اس سے ڈرتے ہیں نفرت کرتے ہیں اور میں نے دعا کی تھی کہ مجھے بیسٹ لیکر جائے تو میں ان سے بہت پیار کروں گی ان سے نفرت بھی نہیں کروں گی، اور پھر بیسٹ نے مجھے نہیں بچایا اسکی جگہ مجھے میرے اینجل بابا نے بچایا پر میری دعا آدمی قبول ہو گئی تھی کیونکہ بیسٹ نے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بہت سے بچوں کو بچا یا تھا جنہیں زبردستی بھیک منگواتے تھے اور دوسرے بھی تو بچائے تھے تین بچے جنہیں ایک آدمی چھپائے بیٹھا تھا اور بیسٹ نے انہیں بچا یا تھا پر لوگ اسکی اچھائی کو چھوڑ کر صرف اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ برے لوگوں کو بہت بری طرح مارتا ہے، پر میں نہیں ڈرتی اور مجھے پتا ہے اگر بیسٹ یہاں ہے تو وہ آپکے گھر میں بیٹھایہ بڑے والا آدمی ہی ہے۔ "وہ بہت رازداری سے اسکے کان میں بتا رہی تھی اسکی خوبصورت آنکھوں میں آنسوؤں چمک اٹھے۔

"نہیں بیٹا یہ وہ نہیں، تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" عارب اسے بانہوں میں بھر کر اٹھ کھڑا ہوا۔  
 "ہو نہ مجھے جیسے معلوم نہیں مینے بابا کو بہت بار کال پر بات کرتے سنا ہے وہ کہتے ہیں سعیر عالم اور یہاں سعیر عالم یہی ہے ناں۔" عارب کا چھپانا اسے پسند نہیں آیا تبھی خفگی سے بولی۔  
 "اچھا چھوڑو اس قصے کو تمہیں عالم پسند ہے تو ضرور بناؤ اسکی تصویریں پر یاد سے اسکے ساتھ اسکی بیوی کی تصویر ضرور بناؤ اور اسے بھیج دینا پھر دیکھنا کیسے تمہیں پیار کرے گا۔" وہ اسے اوپر کو اچھال کر کیچ کرتا ہوا بولا کہ فیری کی چیخ نکل گئی۔

"ماموں میں اڑ جاؤں گی۔۔۔!!!" وہ اسکے اچھالنے پر چھت سے تھوڑا فاصلہ پا کر چلائی عارب کا ہتھہ گونج اٹھا۔

"اڑ جاؤ چھت کی سیر کر کے آؤ ہا ہا ہا۔" وہ کہہ کر اسے کیچ کرتا کندھے پر ڈالے باہر نکلا  
 فیری لمبے لمبے سانس بھرتی پیچھے بھاؤ بھاؤ کرتے پی کو دیکھ کر ہنس پڑی اور دونوں مٹھیوں میں عارب کے گھنے بال جکڑ لیے۔

"بہت برے ماموں ہیں۔"

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا۔۔۔۔۔! عارب نے آنکھیں پھیلا کر اچھا کو کھینچا  
 "پھر یہ لو۔" کہنے کے ساتھ ہی روم سے باہر آ کر اس نے بانہوں میں بھرتے فیری کو اوپر اچھالا اسکی دل دہلا  
 دینے والی چیخ پورے عالم و لا میں گونج اٹھی ساتھ ہی عارب کا ہنقہہ بھی۔  
 "میری چھوٹی مسی۔" اسے کسی گڑیا کی طرح سینے میں بھینچے وہ ہنستا بولا جبکہ دھک دھک کرتے دل کے  
 ساتھ روتی ہوئی فیری نے اسے سینے پر دانت گاڑ دئے عارب بلبلا اٹھا۔  
 "قصور کسی کا نہیں میرے نصیب میں بہن کا سکھ ہی نہیں لکھا ظالموں۔" فضا میں اسکی دہائی گونجی۔

\*-----❤-----\*

"میں سچ میں عالم کو کچھ نہیں بتایا۔" حور نے سامنے بیٹھی خفاسی رمشا کے ہاتھ تھام کر یقین دلانے بولی پروہ  
 مان ہی نہیں رہی بس خفا تھی اس سے جو جتا بھی رہی تھی۔  
 رمشا اسکے چہرے سے نظریں پھیر کر اسکا چیک اپ کرتی اب طبیعت سہی دیکھ کر مطمئن تھی۔  
 "تم مجھ سے بات نہیں کر رہی رمشا؟" اسے خاموش پا کر وہ رو دینے کو تھی  
 یہ سوچ ہی دکھ بھری تھی کہ اسنے اپنی دوست کا دل دکھا دیا۔ "تم نہیں جانتی عالم سب جان جاتا ہے نا ہو کر  
 بھی مجھے بھی کئی بار غلط حرکتوں سے ٹوکتا ہے آکر۔" وہ اسے سمجھانے لگی  
 رمشا نے چونک کر دیکھا پھر فوراً اپنے تاثرات نارمل کر لیے۔  
 "کیا ہو رہا ہے یہاں؟ اور میرا بچہ کیوں اسے منت کر رہی ہو؟" مسکان حور کی بھرائی آواز سن کر غصے سے  
 بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نسوانی تیز آواز پر رمشانے گڑبڑا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایک دراز قد بلیک لانگ بوٹ کوٹ میں اونچی پونی والی کوئی خطرناک سی لڑکی تھی۔

جسکی سنہری آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہیں تھیں۔

"مسنی۔۔۔!! تم کب آئی؟" حور خوشی سے چیخ کر بولی

مسکان نے خوفزدہ سی رمشانے سے نظریں ہٹا کر بیڈ سے اترتی حور العین کے خوشی سے میدے جیسی رنگت میں اترتی سرخی کو دیکھا۔

آنکھوں میں پانی کے بجائے چمک اتر آئی۔

"ویٹ سوئیٹ ہارٹ!" وہ اندر آتی ایک کاٹ دار نظر رمشا پر ڈال کر حور العین سے بولی اب اتنا تو وہ جانتی تھی اسلئے فوراً وہیں رک گئی جبکہ مسکان جا کر رمشا کے سامنے رکی۔

"خفا ہو میڈم؟ وہ بھی اپن کے بچے سے؟

اسے ہرٹ کرو گی ہائوڈیر یو ایڈیٹ گرل!!!" اسکے بالوں سے پکر وہ دھاڑی اور جھٹکے سے باہر کی سمیت پھینکا۔

رمشا کی اس اچانک افتاد پر چیخ نکل گئی اگر بروقت دروازے کو ناکھامتی تو ضرور سر پھٹ جاتا۔

"مسنی۔۔۔!" رمشا کی چیخ پر حور نے دہل کر پکارا

"تم چپ کرو جب تمہیں پتا ہے تمہاری دوست صرف میں ہوں پھر کیوں تمنے اسے بنایا۔" وہ غصے سے بولی حالانکہ دل کر رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ صرف اسکی دوست تھی اور کتنے چاہ سے اسے مبارک دینے آئی تھی کہ اسکی منتیں کان میں پڑی وہ ایک معمولی ڈاکٹر کے نخرے اٹھا رہی تھی۔

اسے خونخوار روپ میں دیکھ کر رمشا وہاں سے جن کی طرح غائب ہو گئی اور ہانپتی کانپتی اپنے روم میں بند ہو گئی

-

"اچھا سوری آئندہ نہیں کروں گی کسی سے دوستی تم صرف اسے تکلیف مت دو وہ بہت اچھی ہے میرا بہت خیال رکھتی ہے۔" حور آگے بڑھ آئی

جب اسکا فیصلہ سن کر مسکراتے مسکان نے اسے دیکھا اور کھینچ کر سینے سے لگا دیا۔

"آئی لو یو میرا بچہ مینے تمہیں بہت یاد کیا۔" اسکے دونوں گالوں کو چومتی وہ اسے سرخ کر گئی۔

اور اسے جھینپتے دیکھ کر مسکان نے قہقہہ لگایا "اچھا بتا کیسے آیا یہ چھوٹا پیکٹ پیٹ میں۔" اب وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود اسکے پاس بیٹھ کر بولی۔

حور سٹپٹا گئی "کیا بد تمیزی ہے مسنی۔"

"ہا ہا ہا بد تمیزی تو نہیں باقی بہت کچھ ہے۔" معنی خیزی سے کہتے اسکی لرزتی پلکوں کو چھوا۔

"تم شادی کے بعد بہت بے شرم ہو گئی ہو۔" اسنے ہاتھ جھٹک کر منہ بنایا۔ "اور میرے پاس آتی بھی نہیں میں اکیلی اکیلی رہتی ہوں۔"

اسکی شکایت شکوہ پر مسکان نے اسکا سر سینے سے لگایا "میں آجاتی پرا بھی کچھ کام تھا نا اسلئے نہیں آسکی۔ تم

میرے چھوٹے پیکٹ سے ملو گی؟" وہ ایک دم فیری کے یاد آنے پر بولی

"ایک تو تم بچوں کو پیکٹ کیوں بولتی ہو مسنی؟" اسنے چڑ کر پوچھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان ہنس پڑی "میرا بچہ! میری بچی تو صرف تم ہو یہ تو چھوٹے چھوٹے پیکٹ ہوتے ہیں جو دنیا میں آتے ہیں پر تمہیں معلوم ہے مجھے یہ اپنی فیری بہت پسند ہے تم سے کم پھر بھی دل کے قریب ہے بہت بیٹی کی طرح، پر یاد رہے بڑی بیٹی میری تم ہی ہو۔"

"تو کیا تم عالم کی ساس ہو؟" ساری بات سن کر حور نے ہنستے ہوئے کہا  
 "تو اس میں کونسے شک کی بات ہے اسکی ساس تو میں ہوں۔" کوٹ پیچھے جھٹکے سے اسنے گردن اکڑائی۔  
 "خیال سے سن نالیں ورنہ تمہاری ساری ساس گری یہیں پڑی رہے گی اور تم باہر۔" حور نے کھلکھلاتے کہا  
 مسکان نے اسے گھورا

"ویسے یہ کپڑے وہی لایا ہے؟" وہ اسے بلیک وائٹ فرائڈ میں دیکھتی بولی جس میں وہ کوئی حور لگ رہی تھی

رنگت بھی دمک رہی تھی۔

"ہوں! رات انہوں نے موبائل پر دیکھتے منگوایا تھا۔ اور صبح چھ بجے جب وہ جاگنگ سے لوٹے تب انکے ہاتھ میں تھا پھر انہوں نے مجھے چینیج کروایا۔۔۔"

آگے پھر اسکی بے خودی یاد کر کے شرم سے انار ہو گئی۔

آنکھیں بھی سختی سے میچ لیں جیسے مسکان اسے دیکھ لے گی۔

"ہا ہا ہا میرا معصوم بچہ!" مسکان نے قہقہہ لگاتے اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔

"اچھا سن تمہاری بہن کی شادی ہے تم آؤ گی نا وہ تمہیں بہت یاد کر رہی تھی۔" مسکراہٹ ضبط کرتے اسنے بتایا اور گلے میں پڑے پینڈنٹ کو غور سے دیکھتے ہنسی۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پراسکے برعکس حورالعین شکڈ تھی

"نور کی شادی ہو رہی ہے اور عالم نے مجھے بتایا نہیں۔" اسنے دکھ سے سوچا اور مسکان مطمئن ہو گئی کے دا

بیسٹ کیلئے اتنا ہی جھٹکا کافی ہے

معلوم پڑ گیا ہو گا کہ مسنی آئی تھی۔۔۔

اور اسکی آگ کا پورا انتظام بھی کر لیا۔۔۔

"ہاں یار داد اس سے اجازت لے رہا تھا کہ حور کو چھوڑے پراسنے انکار کرتے کہا کہ میرے سامنے مت

آنا۔" اسکا سر کندھے پر رکھتے وہ اسکے دکھ میں شریک تھی۔

آج ہی آنے سے پہلے اسنے داد کو داد اس دیکھا تھا پھر پوچھنے پر معلوم ہوا نور کی خواہش اور عالم کا انکار

اسے غصہ تو بہت آیا پر وہ اپنے انداز سے ہینڈل کرنا چاہتی تھی سب۔

"تمہیں معلوم ہے وہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے اکیلی سی ہے اور وہ تمہاری بوڑھی تائی بالکل اچھی نہیں اسے

بہت تنگ کرتی ہے۔

اور وہ معصوم گڑیا جیسی لڑکی بہت روتی ہے اکیلی۔" وہ اسکے کان میں آہستہ آہستہ بتا رہی تھی جو سب سنتے نور

کا پارہ ہائی ہو رہا تھا جبکہ دوسری طرف میٹنگ میں بیٹھے عالم نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے گاڑی کی کیز اٹھائی۔

\*-----❤-----\*

اسنے سوچا تھا کہ وہ آرام کرے گا پر سکون نیند لے گا پر وہ کیسے بھول گیا کہ جہنم وہ خود لایا تھا اپنے گھر میں۔

کچھ ہی دیر پہلے اسنے مسکان کو انکار کیا تھا کہ نا وہ جائے گی عالم کے گھر نا ہی اسکی بیٹی۔

اگر باز و ناباندہ تھی تو ضرور سو بھی جاتا اب سوئے بھی کیسے جبکہ بازو سے سخت ٹیسیں اٹھ رہیں تھیں۔ کسی کو بلا بھی نہیں سکتا تھا منہ جو باندھ کر گئی تھی خاموش مردے کی طرح لیٹا تھا سیدھا بیڈ پر۔ اور باہر سب اسکے آرام کے خیال سے اسے ڈسٹرب نہیں کر رہے تھے۔

"یا اللہ کیسی عورت سے شادی کر لی میں تو بہت معصوم بندہ تھا تیرا۔" دکھ سے اوپر دیکھتے اسنے شکوہ کیا۔

رات کو پھر شاینگ پر جانا تھا نیند بھرتا نہیں کب نصیب۔۔۔

اسنے سرگھما کر دیکھا تو شام کا وقت تھا۔ تھک کر سرواپس تکیے پر بیٹھ دیا اور دروازے کو دیکھنے لگا۔  
 ڈر تھا کہ کوئی آنا جائے ورنہ کیا میج رہے گی ایس پی کی۔۔۔  
 موبائل بار بار بج رہا تھا اور وہ جانتا تھا کس کی کال ہوگی۔۔۔  
 پریشان بھی تھا اسکے لئے۔۔۔

وہ میٹنگ چھوڑ کر غصے سے نکلا تھا۔

پیچھے اسکے اچانک غصہ ہو کر نکلنے پر سب شندر خاموش بیٹھے تھے۔۔  
کسی کی ہمت نہیں تھی اسے روکنے کی۔۔

صرف جاتے دیکھنے کے علاوہ۔

کافی رش ڈرائیونگ کے بعد وہ عالم ولاپور ٹیکو میں گاڑی روکتے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور کوٹ کا بٹن بند کرتے اسنے اپنے قدم اندر بڑھائے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کہاں گئی وہ میری ساس۔۔۔؟؟؟" لائونج میں اسکی غراہٹ نما دھاڑ گونجی

عارب جو ایک آدمی کی لوکیشن ٹریک کر رہا تھا سنتے فوراً آفس سے نکل کر لائونج میں پہنچا پر سعیر کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھ کر دہل گیا۔

"سس۔۔۔ ساس۔۔!" وہ حیران پریشان کچھ ہکلا گیا۔ (وہ تو اللہ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اوپر ہے شوہر سمیت)

"ہاں وہ میری بیوی کی ماں اور میری ساس۔۔!" اسنے غرا کر بتایا

سسی بھی بوکھلائی سی سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔

"کیا ہوا عالم ایسے گھر میں کوئی بات کرتا ہے تمہاری بیوی کی طبیعت کا سوچو کیا اثر پڑے گا اس پر۔" اسنے اپنے مخصوص نرم لہجے میں ٹوکا

سعیر کا اسے دیکھتے جیسے گھومتا ہوا سر ٹھنڈا ہونے لگا ورنہ وہ پورے ارادے سے نکلا تھا اپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ کر کہ آج ضرور اس ناسور کو شوٹ کرے گا۔

"تم مسی۔۔۔ میرا مطلب مسکان کی بات کر رہے ہو؟" عارب نے سنبھل کر پوچھا۔

لہجے میں معصومیت لائی ورنہ جو آج اظہار کر بیٹھا تھا سسی سے ایسا ناہو وہ اپنے العالم کو دیکھ کر اس سے شکایات کر دے اور وہ موقع دیکھ کر بہن کا بدلہ بھائی سے لیتے اسے گولیوں سے اڑا دے۔

"ہاں میں اپنی اس سانس ناسور کا پوچھ رہا ہوں جسکی گردن میں اپنے ہاتھوں سے مروڑ کر توڑنا چاہتا ہوں۔"

وہ تند و تیز لہجے میں بولا

عارب جزبز ہو گیا "وہ تو ارجنٹ چلی گئی کسی ضروری کام سے۔"

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

معلوم تو ہے وہ بھاگنے میں ماہر ہے۔ "نظریں جھکائے وہ مسکراہٹ چھپاتا بولا۔  
عالم نے مٹھیاں بھیج لیں دل کر رہا تھا ابھی اپنے گینگ کی لڑکیاں اسکے گھر بھیج دے اور وہیں اس ناسور کا کام  
تمام کروائے۔

"عالم آؤ یہاں بیٹھو اور ریلیکس ہو کر بتاؤ کیا بات ہے غصہ کیوں ہو۔" سہمی نے ہاتھ پکڑا  
یہاں پر بیسٹ ٹریٹ منٹ کی وجہ سے وہ جلد ہی ٹھیک ہو رہی تھی  
ابھی جو کچھ کمزوری تھی وہ بھی مسلسل بھائی کی توجہ علاج سے جاتی رہی تھی۔  
وہ کافی بہتر فیل کر رہی تھی حالانکہ اسے ایک ماہ ریسٹ کرتے بیڈ سے اٹھنا ہی نہیں چاہیے تھا پر اسکے بھائی نے  
پانی کی طرح پیسا بہاتے اسکا علاج کروایا تھا۔  
"شکریہ جانِ عالم۔" پانی کا گلاس لیتے وہ صوفے پر بیٹھا اور انگاروں کے طرح دہکتے حلق سے اتارنا چاہ  
تبھی اوپر سے ٹھاکی آواز آئی۔۔۔  
سب نے چونک کر اوپر دیکھا

"یہ آ۔۔۔ آواز ع۔۔ عین کے روم۔۔۔ عارب ابھی کہہ رہا تھا کہ عین پر عالم نے سخت گھوری ڈالی وہ  
گڑ بڑا گیا۔" میرا مطلب حورالعین کے روم سے آواز آرہی ہے۔"  
"میں آتا ہوں۔" پانی کا گلاس واپس رکھ کر پریشان سی سہمی کے سر پر بوسہ دیتے لمبے ڈگ بھرتا اوپر کو بھاگا۔  
"یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟" روم میں داخل ہوتے اسے ڈرینگ ٹیبل سے اسکے پرفیوم اور اپنے کلون نیچے پھینکتے  
دیکھ کر غصے سے بولا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حورالعین اچانک اسکے غصے بھری آواز پر اندر سے سہم گئی پر جلد ہی خود کو سنبھالا کیونکہ جانتی تھی عالم کچھ نہیں کرے گا۔

"بات مت کریں مجھے سے مجھے اپنے گھر چھوڑ آئیں میں یہاں ہر گز نہیں رہوں گی۔" اسکی غصے سے چنگارتی آواز پورے روم میں گونج اٹھی  
رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج گئی تھی اور لب مسلسل پھڑپھڑا رہے تھے۔  
"آپ جھوٹے دھوکے باز پتا نہیں کیا کیا ہیں۔"

آپ مجھے میری بہن، میری فیملی سے دور رکھ رہے ہیں، مجھے یہاں قید کر لیا ہے، کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا  
ہر کوئی صرف قید کرنے کو دوڑاتا ہے میری کوئی زندگی کوئی اپنا نہیں۔ "وہ ہدایتی انداز میں چختی پھوٹ  
پھوٹ کر روتی نیچے بیٹھ گئی۔

گہرا سانس بھرتے عالم نے سن کر افسوس سے سر ہلایا اور اندر آتے دروازہ بند کیا ساتھ ہی جھک کر دبیز  
قالین سے پرفیوم کلون دوسری چیزیں اٹھا کر اپنی اپنی جگہ پر رکھیں۔

"آپ سے بڑا کوئی جھوٹا انسان نہیں۔۔۔!" اسکے قدموں کی آہٹ پر وہ انگلی اٹھاتی غرائی۔  
"صحیح کہا اس میں کوئی شک نہیں۔" وہ مدھم آواز میں بڑبڑایا اور بیڈ پر بیٹھتے اپنے پائوں سے شوز نکالے۔  
"میری ساس کو دعوت پر بیٹھاتی مجھ سے ملاتی پھر جانے دیتی ایسے ہی بھاگ جاتی ہے۔" وہ تمسخرے سے  
بولا۔

"ہاں اسے بیٹھاتی تو آپ آکر اسے حق پر ہونے کے باوجود مارتے، اپنا غصہ نکالتے اس معصوم پر کیونکہ وہ مجھے  
سچ بتاتی ہے۔"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

آپ صرف جلتے ہیں مسنی سے کیونکہ وہ آپکے خلاف بولتی ہے جبکہ آپ چاہتے ہیں آپ کے خلاف کوئی اف بھی نہ کرے۔

پرسن لیں میں جائوں گی نور کی شادی میں

میں جائوں گی، میں جائوں گی "وہ ضدی لہجے میں کہتی ہاتھ پاؤں قالین پر مارنے لگی۔

عالم اسکی حرکتیں دیکھتا وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔

اور جب باتھ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو اسکا سر گھوم گیا۔

صدمے سے وہ ساکت سی بیٹھی رہی مطلب اسکے نظروں میں کوئی اوقات نہیں اسکی۔

وہ رو رہی تھی ضد کر رہی تھی اور اسنے بس ایک لفظ کہا پھر خاموش ہو گیا۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عالم میں جائوں گی سمجھے آپ۔" وہ غصے سے اٹھتی باتھ روم کی سمیت

بڑھی اور دروازے پر پوری قوت سے ہاتھ مارا

شاور کے پانی کی کولنگ بڑھاتے عالم نے دروازے کی سمیت دیکھا اور آگے بڑھتے دروازہ کھول دیا۔

وہ ڈرائزر میں ملبوس اب شاور کے نیچے آکر کھڑا ہوا تھا اور پانی اس حد تک ٹھنڈہ تھ تھا کہ جسم میں موجود

خون جم جائے۔

پراسے تو اس کی عادت ہو گئی تھی کم عمری سے، انہیں نیند سے بیدار کرنے کیلئے کبھی ٹھنڈے تھ پانی تو کبھی

گرم روح کو بللاتے پانی سے جگایا جاتا تھا سردیوں اور گرمیوں میں۔

ضبط سے سرخ چہرے آگ سے دہکتے دماغ کے ساتھ وہ تھ پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

بھوری سرخ آنکھیں سامنے دروازے پر کھڑی حورالعین پر ٹکیں تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے جانا ہے۔۔۔!!" بھرائی آواز میں وہ منمنائی

"جبکہ جانتی ہو میں نہیں جانے دوں گا۔" وہ سرد لہجے پر ضبط کرتا نرمی سے بولا۔

"نہیں میں جانتی ہوں آپ چلیں گے میرے ساتھ اور مجھے بھی لے جائیں گے عالم میری صرف ایک ہی

بہن ہے جیسے ہماری سہیلی۔" وہ ہچکیوں سے روتی اسکی طرف بڑھنے لگی

عالم نے ہاتھ بڑھا کر ایک دم شاہرہ بند کر لیا۔

اور عین نے بانہیں اسکے گرد پھیلا کر روتے اسکے سینے پر سر رکھ لیا۔

اسکی حرکت پر عالم ایک گہرا سانس بھرتا رہ گیا۔

"ایسے مجبور کرتی ہو مجھے، میں بے بس ہو جاتا ہوں، کیوں کرتی ہو ایسے عین؟" اسکی بھاری آواز کی سرگوشی

حورالعین کو روتے ہوئے بھی مسکراتے پر مجبور کر گئی۔

"مجبور تو نہیں کرتی میں پیار کرتی ہوں۔" اب وہ لاڈ سے بولی جانتی تھی وہ راضی ہونے والا ہے۔

"پر میں اس بار مجبور نہیں ہوں گا، تمہیں وہاں ہرٹ کرتے ہیں سب کیوں جانا چاہتی ہو وہاں۔" وہ ایک دم

اسکے بازو سے پکڑ کر سامنے کرتا غصے سے بولا۔

"ہاں تو میں نہیں ہوتی ہرٹ بس مجھے جانا ہے عالم میری بہن کی شادی ہے آپ مجھے کل کیلئے تیار کریں میں

جائوں گی شادی میں وہ بھی ساڑھی پہن کر مسنی کی طرح تیار ہو کر۔" وہ جھٹکے سے بازو چھڑوا کر پھر سے

اسکے سینے پر سر رکھے رعب سے کہہ کر دانتوں میں لب دبا گئی۔

اسے اپنے سینے پر بہتی ناک رگڑتے محسوس کر کے عالم نے نظریں اسکے سیاہ بالوں والے سر پر جمائیں۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا باہر نکل گیا اور بیڈ سے کپڑے اٹھائے کہ پیچھے پھر وہ چمٹ گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں ناراض ہوں۔" اسنے جتنا یا اور اپنے گرد اسکے ہاتھ ہٹائے۔۔  
 "آپ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔" وہ کھلکھلائی اور اپنا دوپٹہ گردن سے نکال کر اپنی کمر سے لیکر اسکے سامنے باندھ لیا

سوچ اراد تھا وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتی اسلئے خود کو اسکے ساتھ باندھ لیا کہ وہ الگ نہ کر سکے۔  
 "یہ کیا بچپنا ہے کھو لو اسے۔" عالم نے بمشکل مسکراہٹ دباتے مصنوعی غصے سے کہا۔  
 "ہاں تو میں بچہ ہوں بچپنا تو کروں گی اپنے شوہر سے۔" اسکی پیٹھ پر سر رکھے وہ آنکھیں موندیں انگلی سے لکیریں نکالنے لگی۔

"اچھا ناراض نا ہوں بتائیں میں کیا لکھ رہی ہوں؟" وہ اسکی چوڑے پشت پر انگلی پھیرتی بولی  
 عالم نے اپنی ساری حسیں اسکی انگلی کی حرکت پر نگا دیں۔ اور نظریں اپنے ہاتھ میں موجود سوٹ پر تھیں۔  
 وہ کچھ بھی نہیں لکھ رہی تھی کیونکہ اسے کچھ لکھنا بھی نہیں آتا تھا کہاں وہ اے الف سے واقف تھی۔  
 وہ متسجم ہوا اسکی حرکتوں پر۔

بے ساختہ ہی آہستہ سے دوپٹے کو کھولا۔

گھوم کر اسکے سامنے آتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر اور سراونچا کیا کہ اسکے بالوں سے ٹپکتی بوندیں سیدھا  
 حورالعین کے چہرے پر گریں  
 وہ سرخ سی آنکھیں موند گئی

"تم لکھ رہی تھی کہ تم بہت ضدی ہو۔" وہ ہار گیا اور اسے ہارنا تھا کیونکہ مقابلے اسکی زندگی اسکی عین تھی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے بانہوں میں بھرتے وہ اسکے آنکھوں پر بوسے دیتا مسکرایا حور العین نے مسکراتے اچک کر اسکی گردن میں بازو ڈالے اور عالم نے مسکراتے اسے کچھ بلند کیا۔۔

"سوری سب کچھ کیلئے آپ بہت اچھے ہیں میں کہیں نہیں جا رہی۔" وہ اسکے کانوں پر لب رکھے سرگوشی میں بولی

اسکی نادان معصوم حرکتیں بہکانے والی تھی ساری حسیں سماعتیں حواس کھونے والی۔

"میں بہت برا ہوں اسلئے تمہیں میرے پاس خوش نہیں ملتی بد صورت ہوں نا تمہارے مقابلے۔" وہ مصنوعی دکھ سے بولا

حور کے حواس جھنجھلا اٹھے "آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں عالم

آپ تو اتنے پیارے ہیں میں دیکھتی ہوں آپ کو بند آنکھوں کے پیچھے سے بھی

میں اندھیرے میں بھی آپ کو جان جاتی ہوں، اور بہت خوش ہوں آپ کے پاس آپ سے بہت پیار کرتی ہوں

عالم، پہلے مجھے ڈر رہتا تھا کہ وہ مجھے لے جائیں گے مجھے مار دیں گے یا توڑ کھیل۔۔

پر اب مجھے ڈر نہیں لگتا کیونکہ آپ میرے پاس ہیں آپ مجھے ہر جگہ سے بچالیں گے۔" وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے سرگوشی میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"ہوں تو مجھے سمجھ جانا چاہئے کہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی یہ دھمکیاں صرف مجھ معصوم شوہر کو ڈرانے کیلئے ہیں ہاں۔" وہ اسے حصار میں لیکر بیڈ پر بیٹھا

"ہائیں۔۔!! نہیں اگر آپ میری بات نہیں مانے گے تو میں سچ میں کہیں غائب ہو جاؤں گی۔" وہ سٹیٹا کر جلدی سے بولی پر اسکی نظروں کی تپش پر بوکھلا گئی۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں کہیں نہیں جا رہی۔" وہ منمنائی

"اس فتنے کا حال بتاؤ تمہیں تنگ تو نہیں کر رہا ناں؟" اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے اسنے پوچھا  
حور سمٹ سی گئی اسکے سینے میں "یہ تو ابھی بڑا نہیں ہوا ر مشا کہتی ہے۔" وہ سرخ چہرے سے بولی عالم ہو نہہ  
کر تارہ گیا۔

"یہ بڑی فلم ہوتے ہیں بچے انہیں بڑے یا چھوٹے کی ضرورت نہیں پڑتی بہت تیز ہوتے ہیں۔" وہ اسے  
سمجھانے لگا۔

"ہوں آپکو تو بڑا تجربہ ہے۔" اسنے منہ بسور کر کہا اسے اپنے بچے کیلئے عالم کے لفظ پسند نہیں آئے۔  
"نہیں تجربہ تو نہیں پر میں دیکھ کر سمجھ جاتا ہوں کون کتنے پانی میں ہے۔" وہ بچپن کا عالم بنا اسے سمجھا رہا تھا  
ساری سختی زندگی کی تلخی پیچھے جاسوئی تھی۔

اس وقت عین کے سامنے ویسا بنا تھا جیسے زندگی نے اس پر کوئی ستم ناڈھائے ہوں۔

"ہاں تو آپ اپنے ماں کے پیٹ میں بھی ایسے ہوں گے۔" وہ دو بدو بولی

عالم نے پہلے برواچکائے سر جھٹکا

"اماں کہتی تھی سہی انہیں بہت تنگ کرتی تھی جبکہ میں بہت معصوم تھا۔"

"ہائے معصوم اور آپ ہا ہا ہا اچھا مزاق تھا۔" وہ مزاق اڑاتے ہوئے کھلکھلائی عالم نے گھوری سے نوازہ

"کیوں میں معصوم نہیں ہوں؟" وہ برامان کر بولا

"نہیں!

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

معصوم تو میں ہوں میں ماما کے پیٹ میں خاموشی سے پڑی رہتی تھی نور انہیں بہت تنگ کرتی تھی جبکہ میں خاموش معصوم تھی۔ "

"مذاق اچھا تھا پر مجھے ہنسی نہیں آئی۔" اسے بیڈ پر بیٹھا کر وہ کپڑے اٹھائے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔  
 "ہاں تو آپ قسطوں پر ہنستے ہیں صدی میں ایک بار۔ اب پھر وہی سال آئے گا پھر آپ ہنسے گے۔" وہ ناک  
 بھنویں چڑھا کر بولی

"ہم زندہ دل انسان ہیں سارا دن ہا ہا ہا کرتے رہتے ہیں آپ کی طرح نہیں "  
 "تم بھول رہی ہو کہ تمہارا کام مجھ میں پھنسا ہوا ہے اگر میں ماسنڈ کر گیا تو روتی رہنا میں نہیں جانے دوں گا"  
 اسنے جاتے ہوئے جتنا حورا لعین جو بڑھ چڑھ کر اسے سنار ہی تھی اسکی سٹی گم ہو گئی۔

\*-----❤️-----\*

حورا لعین باہر جھولے میں سہمی کے پاس بیٹھی تھی اسکے گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی جبکہ عارب لان میں  
 تھا۔

اور عالم اس وقت رمشا کے سامنے جو سر جھکائے کھڑی تھی۔  
 "تمہیں مینے اس لئے یہاں روکا تھا کیونکہ دوسری ڈاکٹر ز تقریباً ہی شادی شدہ بچوں والی تھیں انکی گھر میں  
 ضرورت تھی۔

پر تم جب خوشی سے سامنے آئی تو ناچا ہتے ہوئے بھی میں تمہیں یہاں رکھنے پر مجبور ہو گیا۔  
 اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ سعیر عالم کسی کو بھول جاتا ہے۔

مجھے تم اچھی طرح یاد ہو پہلی ملاقات سے لیکر مجھے فالو کرنے کی ناکام کوشش تک تم یاد ہو

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور میں ایسے انسان کو تو قطعی نہیں بھولتا جو میری ذات میں میری بغیر اجازت کے گھنسنے کی کوشش کرے۔  
کیونکہ پھر میں انہیں انکی ذات کو سمجھنے کیلئے وقت نہیں دیتا بہر حال تمہیں مینے تمہاری نادانی کی وجہ سے  
چھوڑا تھا۔

مینے سوچا یہ بیوقوفی تم میری بیوی کو دیکھ کر چھوڑ دو گی پر تم اسے دیکھ کر مجھ سے بدگمان کرنے کی کوشش کر  
رہی ہو۔

دیکھو لڑکی میں عورت ذات کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ ان عورتوں میں میری ماں بہن بیوی شامل ہیں۔  
میں ان پر ہاتھ اٹھانے والے کو مرد نہیں سمجھتا نہ ہی انہیں بری نظروں سے دیکھنے۔۔۔

میری بات تم سمجھ گئی ہو اور اگر پھر بھی نا سمجھی تو میں صرف تھپڑ مارنے سے گریز کرتا ہوں گلا کاٹنے یا  
دبانے سے نہیں۔ "وہ کافی ٹھہرے لہجے میں رمشا سے کہتا اسے رونے پر مجبور کر گیا۔

"پر میں آپ سے محبت کرتی ہوں آپکی بیوی سے پہلے میں آپ سے محبت کرتی ہوں وہ تو بعد میں آئی تھی  
آپکی زندگی۔۔۔

وہ نظریں جھکائے روتی ہوئی ڈر کر بولنے لگی۔

"میرا دل تو کہہ رہا ہے اس محبت کے بدلے تمہاری زبان تمہارے ہاتھ پر رکھ دوں جو میری شہزادی کو  
میری زندگی میں بعد کا لقب دے رہی ہے۔

وہ تب میری زندگی میں آئی ہے جب تم پیدا بھی نہیں ہوئی تھی بیوقوف لڑکی۔ اب خبردار اپنی زبان پر اسکا  
نام بھی لیا۔ "وہ نیچے آواز میں غرایا کہ روتی ہوئی رمشا تھر تھر کانپنے لگی۔

عالم اس پر ایک قہر بھری نظر ڈالکر وہاں سے مڑا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہاں سے نکلو اس سے پہلے کہ میرے ارادے بدل جائیں۔" رک غصے سے کہتے وہ وہاں سے نکل گیا  
 "ایسے تو آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی اگر آپ میرے نہیں تو کسی کے نہیں ہو سکتے۔" وہ موبائل مٹھی میں  
 بھینچے لب کچل کر اپنی اوشن نیلی آنکھیں مسلتی سوچنے لگی۔

\*-----❤️-----\*

وہ گھر پہنچی تو سارا علوی ولاد لہن کی طرح سیلے لباس میں سجا ہوا تھا۔  
 کل مایوں تھی تو اس لحاظ سے پورے گھر کو سیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا جب کہ انٹرنس کو سرخ گلابوں سے  
 مہکایا گیا تھا۔

وہ اندر آئی تو لان میں ہلاکلا کرتے داد اور اسکے دوستوں نے اچک کر فیری کو اٹھالیا اور اب اسے فضا میں  
 اچھالتے اسے کھلکھلاتے ہوئے دھکے چھپے الفاظ میں داد کو چھیڑ رہے تھے اور شیر خان کے ہاتھوں کے لذیز  
 کھانوں سے بھی پورا انصاف کر رہے تھے۔۔  
 سنسان رہنے والے گھر میں قہقہوں کی چہکار گونج اٹھی تھی۔۔

شام کے سنہری سائے چاروں اطراف پھیل چکے تھے جبکہ پرندے اپنے آشیانوں کی طرف رواں دواں  
 تھے۔

لاؤنج میں بیٹھی نور کے ساتھ اسکے بری کے کپڑے دیکھتی آسیہ بیگم نے اسے دیکھتے ہی غصے حقارت سے منہ  
 پھیر لیا۔

"بھابھی آئیں نادیکھیں۔" نور کو آسیہ بیگم کی حقارت ذرا نا بھائی تبھی انکی سرزش غصے کی پرواہ کیے بغیر بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں جانو تم دیکھو مجھے اس بڑھیا کے ساتھ بیٹھے الرجی ہونے لگتی ہے۔ کیوں کو کیلا بہن؟" نور کار خسار چھو کر اسنے آسیہ بیگم کی جانب رخ کرتے پوچھا انہیں جیسے پتنگے لگ گئے۔

"کیا بکواس ہے یہ داد۔۔۔۔!!!" دھاڑ کر انہونے زور سے داد کو پکاڑا جسے شاید شور میں سنائی نادیا البتہ روم سے کمال صاحب ضرور نکل آئے۔

"کیا ہوا؟" مسکان کو غصے سے دیکھتے انہونے اپنی بیگم سے پوچھا۔

"پوچھو اس سے کیا بول رہی ہے میرے بارے میں۔" انہونے تیز لہجے میں کہتے مسکان کی سمیت اشارہ دیا جو بیزاریت سے کھڑی تھی۔

"پوچھنا کیا ہے جو حقیقت ہے وہی بتائی ہے حلیے کو چھوڑ کر باقی کام سب آپکے کو کیلا جیسے ہیں اور یہ سامنے بیٹھی آپکی گھوپہ بہو۔" اسنے تمسخرے سے کہتے نور کی جانب اشارہ دیا جسکی آنکھیں پھیل گئیں

"یہاں رہنا ہے تو بکواس مت کرو لڑکی اور دوسری بات یہ شریفوں کا گھر ہے یہاں لڑکیاں ننگے سر مردوں کے سامنے نہیں چلتی ناہی ایسے لباس سے انہیں متوجہ کرتی ہیں بہتر ہے اپنا پہنا وابدلو۔" اسکے لباس پر تنقیدی نظر ڈالتے انہونے کہا۔

مسکان ہنس پڑی۔

"عورت چاہے سات پردوں میں بھی چھپ جائے اگر مرد کی سوچ غلیظ ہو تو اسے وہ سات پردے بھی نہیں دکھتے۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اگر اسکی سوچ اچھی اور وہ حاکم قسم نفس پر حکومت کرنے والا مرد ہو تو اسے برہنہ عورت بھی سات پردوں میں دیکھتی ہے سسر صاحب۔ اسلئے پہنا و اضرو پر پر اول اپنی سوچ بدلیں۔ "وہ کہہ کر رکی نہیں وہاں سے چلی گئی پیچھے وہ حیرت سے اسے دیکھتے رہے۔

ایک لحاظ سے حقیقت ہی لگی انہیں سب ذہنیت کا فرق تھا۔

"چھوڑیں آپ اس منحوس کو جائیں کام کریں۔" آسیہ بیگم نے جلدی سے کہا کمال صاحب انہیں گھورتے نور کے سر پر ہاتھ پھیر کر چلے گئے۔

وہ جب روم میں آئی تو بے ساختہ ہی لبوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

آہستہ سے دروازہ لاک کر کے اسنے قدم اسکی طرف اٹھائے اور بیڈ پر ایک پائوں ٹکائے اسے دیکھنے لگی۔ سو گیا تھا یا سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا معلوم کرنا مشکل تھا پر ناممکن نہیں۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکی ناک بند کر لی

بالکل سانس لینے سے روک دیا اسے، اس قدر بے رحمی سفاکیت سوئے ہوئے برہان کے چودہ طبق روشن ہو گئے

دوسرے سیکنڈ اسنے آنکھیں کھولیں اور سامنے ہی اس دشمن کو پایا دلاویزی سے مسکراتی ہوئی۔

سیاہ روشن بڑی آنکھوں میں کچی نیند کے لال ڈورے اسکے حسن و جاہت میں آتش برپا کر گئے۔

مسکان کی مسکراتی سنہری آنکھیں اسکی آنکھوں پر ٹکی تھیں اور مخروئی انگلیاں اسکے ناک پر

برہان بالکل سانس بند ہونے پر پھڑپھڑایا اور وہ مبہوت سی اسے دیکھ رہی تھی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"بیوقوف جاہل عورت۔۔۔" وہ دانت کچکچا کر اسے غصے سے گھورنے لگا تب وہ ہنس پڑی اور احسان کرنے والے انداز میں ہاتھ ہٹایا۔

کہ برہان نے کب کار کا ہوا سانس بھرا اور کافی گہرا سانس بھرا۔  
"کتنے پیارے لگ رہے ہونا ایسے نرم پر سکون۔" وہ اسکے پاس بیٹھتی اسکے دونوں اطراف ہاتھ ٹکائے اس پر جھک آئی۔

"تم کھولو مجھے۔" اسنے غصے بھری آنکھوں سے اپنے بندھے جسم کی طرف اشارہ دیا۔  
"ہیں کیا کہا میں نے سنا ہی نہیں۔" اسنے مسکراہٹ ضبط کرتے کان اسکے ٹیپ لگے منہ کی طرف کرتی اسکی بے بس حالت پر مخطوظ ہو رہی تھی۔

"مرو جاؤ دفع ہو۔۔۔!!" وہ بے آواز چیختا آنکھیں موند گیا  
تبھی خود پر سایہ پا کر اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں  
وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکے سر کے دونوں طرف ہاتھ ٹکاتی اسکی پیشانی پر بکھرے بالوں پر پھونک ماری اور جھک کر وہاں اپنے لب رکھے۔

برہان کی توجیسے چلتی سانسیں رک گئیں دھڑکنوں نے اس انوکھے انداز پر دھڑکنے سے انکار کر دیا وہ بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔

"خوش قسمت ہو جو میں نے تمہیں چنا ہے بیوقوف ایس پی۔" اسکی دکھتی سانسیں برہان کو اپنے چہرے پر بہت اچھی لگ رہی تھی اور وہ جان بوجھ کر اسکی سانسوں کا وقفہ ختم ہونے پر سانسیں لینے لگا۔  
پراسکا بیوقوف کہنا بہت برا لگا تبھی غصے سے گھورنے لگا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان نے ہنستے اسکے منہ سے ٹیپ ہٹائی۔

اب وہ کھل کر سانسیں لے رہا تھا یہ بات الگ تھی کہ یہ سانسیں اسکی سانسوں کو کھینچ رہی تھی۔

"تم اتنی بے رحم لڑکی ہو گی میں سوچا نہیں تھا اب جلدی کھولے مجھے۔

کوئی کسی کی اس طرح سانسیں بند کرتا ہے۔"

"میں کرتی ہوں۔۔۔!!" کہہ کر وہ کھلکھلائی کیا تھا اسکی کھلکھلاہٹ میں غرور سفاکیت۔۔۔

انوکھا سرور۔۔۔

"کھولو مجھے یار صبح سے بندھا ہوا ہوں کچھ بازو کا رحم کر لو۔" وہ منتوں پر اتر آیا

مسکان کو بھی شاید رحم سا آگیا تبھی اپنی انگلی اسکے بازو پر رکھتے

برہان کی پھیلی آنکھیں دیکھ کر وہاں زور دیا کہ وہ بلبلا اٹھا۔

"بے رحم دل جلاڈالا۔۔۔" درد سے اسنے آنکھیں میچ لیں

تبھی مسکراتے اسنے اسکے بازو سے کھولے اور پھر جیب سے کیز نکال کر اسکے ہاتھ آزاد کرتی دوپٹہ نکال کر

پاؤں کھولنے لگی۔

"چلو تیاری کرو شاپنگ پر جانا ہے۔" اپنے بازو سے نکلتے خون کو روئی سے صاف کر کے اسنے غصے سے کہا اور

منہ کے بل تکیے پر گر گیا۔

مسکان اسے سوتے دیکھ کر کندھے اچکاتی اسکی کمر پر سر ٹکا کر لیٹ گئی۔

"تم کیوں مر رہی ہو؟" کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے برہان نے گھورا

"کیونکہ تم مر رہے ہو اور میں نے طے کیا ہے جب تم مرو گے تب میں مروں گی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پر یاد رہے پہلے تمہیں مار کر کیونکہ مجھے تم پر ذرا برابر بھروسہ نہیں ایسا ناہو مجھے مار کر خود پیچھے عیش کرو۔" وہ منہ بنائے بولی

تبھی ہی جھٹکے سے برہان نے مسکراتے کروٹ بدلی مسکان کا سر سیدھا اسے پیٹ پر گرا اور اسنے اسکے بازو سے پکڑ کر کھینچتے اپنے حصار میں جکڑا۔

"برا شوق ہے تمہیں میرے ساتھ مرنے جینے کا۔" وہ طنزیہ کاٹ سے بولا۔

"شوق نہیں محبت ہے تم سے ایس پی

اس لڑکی کو تم سے محبت ہے جسکے حصول کیلئے کئی عالم کے در پر بھکاری بن چکے ہیں۔

اس لڑکی کو تم سے محبت ہے جسکے نام سے اچھے اچھے ڈرتے ہیں۔" وہ مسکراتی اسکے گلے میں بازو ڈالتی بولی  
برہان ہنس پڑا

"کون بیوقوف ڈرتا ہو گا تمہارے نام سے مینے تو آج تک کسی کو مسکان نام سے ڈرتے نہیں سنا۔" وہ تمسخرہ اڑا رہا تھا

"تو تمہیں کسے کہا مسکان سے ڈرتے ہیں لوگوں کیلئے صرف مسی کافی ہے" مسی لیڈی باس۔ "

اسکی بات پر برہان کی آنکھیں کھل گئی۔

اسنے پاکستان میں تو نہیں البتہ دوسرے ممالک میں مسی لیڈی باس کے اٹیک کافی نیوز میں سنے تھے اور اب وہ ششدر تھا اپنے حصار میں پڑی لڑکی کو دیکھ کر۔

اسنے گیٹ اپ تو اسکا نیوز میں دیکھا تھا بلیک ماسک سنہری دراز پونی میں جکڑے بال، سیاہ فل لباس میں۔

اور اب اسکی مسکراتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیوں کرتی ہو یہ سب وہ بھی اتنی دور جا کر ڈر نہیں لگتا موت عزت کا؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔  
 "سعیر نام ہی کافی ہے عزت کی رکھوالی کیلئے جب سننے ہیں نا اسکی بندی ہے تو روح کانپ اٹھتی ہے۔۔  
 اور پھر کیا اسکے پاس رہنے والی لڑکی اپنی عزت یوں ہی ہتھیلی پر لیکر نکلے گی،  
 انسان کے وجود کی یہ جو دوسو چھ ہڈیاں ہیں ان سب کو توڑنے کا فن رکھتی ہوں۔  
 گردن کہاں سے کاٹنی ہے آسان طریقہ کون سا ہے جلدی مارنا ہے تو کیا کرنا پڑے گا سب حفظ ہے۔  
 اور میں ایک سیکنڈ میں سامنے والے کی غلیظ آنکھوں زبان نکال سکتی ہوں ان انگلیوں سے۔" وہ برہان کی  
 آنکھوں اور لبوں کو چھو کر بولی۔

"میری خواہش کبھی ایسی جیون ساتھی کی نہیں رہی میں سادہ اور سیدھی لڑکی چاہتا تھا۔" سب سننے کے بعد  
 برہان نے جھٹکے سے اسے پیچھے پھینکا۔  
 وہ تو آج تک اسے مسکان سے جانتا تھا

مسی کے تو کئی واقعے سن کر وہ خود جھر جھری لے اٹھتا تھا۔  
 کتنی بے رحم موت دیتی تھی وہ کئی لڑکیوں کے ٹکڑے اسنے دیکھے تھے وجود کے اور میڈیا پر مسی لیڈی باس  
 کا ذکر ہو رہا تھا تب وہ اسے کوئی سیریل کلر سمجھتا تھا کیونکہ ایسے بڑے شہروں اکثر پائے جاتے تھے  
 پر اسے کیا معلوم تھا اسکی جیون ساتھی ہی۔۔۔۔

"میں تمہاری خواہش کی پابند نہیں ایس پی۔" اسے پیچھے دھکیلنے پر مسکان غصے سے بولی۔  
 "رہنا بھی مت کیونکہ بڑا اذیت ناک ہے وہ احساس جب ہم کسی دوسرے کے پابند ہو جاتے ہیں۔۔  
 یہاں تم میں محبت نہیں خود غرضی نبھار ہی ہو۔" اپنا ڈریس نکالتے وہ چپا چپا کر کہہ رہا تھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں تو میں ہوں خود غرض اور بتا رہی ہوں اگر میری خود غرضی میں ٹانگ اڑائی تو جینا حرام کر دوں گی تمہارے خاندان کا۔" وہ پھیل کر بیڈ پر لیٹے بولی۔

برہان گہرا سانا بھر کر رہ گیا۔

"اچھا سنو یہ عزل کون ہے؟" سر سری لہجے میں برہان نے رخ اسکی طرف کیا۔

یہ بھی تو مشہور تھا اپنے دماغ سے انڈر ورلڈ کا ٹیکنالاجی کیڑا۔۔۔

جو ایک چپ سے انسانی عضاء کی ڈیٹیل تو کمپیوٹر پر شو کر دیگا پر ان سب کی فطرت کی طرح ہی وہ عضاء باہر بھی لا کر رکھ دیتا تھا۔

عزل مسی آلف یہ تینوں روپوش تھے ابھی تک۔۔۔

ایک تو سامنے آگئی تھی خود ہی اب یہ دونوں۔۔۔

"عزل۔۔۔"

"لو سنبھالو اسے۔" ایک دم ہی بغیر ناک کیے داد غصے سے اندر داخل ہوا اور مسکان کے سامنے فیری کور کھا۔

البتہ اسے سر د نظروں سے گھورنا نہیں بھولا۔۔۔

"جبکہ برہان داد کی اس قدر گستاخ انداز میں آمد اور آنکھوں کے تاثرات دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

اسنے فوراً مسکان کی سمیت دیکھا۔

پر وہ مسکرا رہی تھی۔

"سوری بھائی میں وہ فیری کے رونے پر۔۔۔" اپنا رخ برہان کی سمیت کرتے وہ معذرت کرتا وہاں سے نکل

گیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

یہ تو شکر تھا کہ وہ وقت پر فیری کو دینے آگیا تھا جو یہ سب سن لیا ورنہ کیا ہوتا اس بیوقوف لڑکی کی وجہ سے۔  
کام بننے سے پہلے اسکا بھائی اسے پہچان لیتا۔  
اور پھر سب کچھ برباد۔۔۔

مسکان کے کندھے اچکا کر انجان بننے پر برہان ساری سوچوں کو سائیڈ پر محفوظ رکھتے فریش ہو کر انہیں لیکر وہاں سے نکلا۔

آسیہ بیگم تو نور کو جانے پر روکتی رہ گئی پر اسنے کسی کی نہیں سنی اور اسے بھی ساتھ لے آیا۔  
"میری چھوٹی سی گڑیا کا ڈریس بھائی پسند کرے گا کیوں نور۔" وہ نور کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا بولا اب وہ کیا کہتی خاموشی سے سر ہلا گئی البتہ گھر پر الگ سے سارے کپڑے داد کی پسند اور پیسے کے رکھے تھے۔  
"بابا میرا اور ماما کا بھی آپ پسند کریں۔" فیری نے جھٹ سے فرمائش کی  
برہان نے لاپرواہ سی شاپنگ مال میں داخل ہوتی مسکان کو دیکھا جسکا منہ بل ہونے کی وجہ سے ہل رہا تھا۔  
"ضرور۔۔۔!" اسنے سر ہلایا۔

پیلے اور میرون امتزاج کلر خوبصورت نگینوں سے سجا جس پر گولڈ کے ستاروں کا نفیس سا کام تھا اسنے خاص وہ لہنگا نور العین کیلئے لیا تھا۔

ساتھ ڈائمنڈ کی جیولری اور خوبصورت سی ہیل لیکر دی اسے۔  
وہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور برہان کی لاجواب چوائس کو سراہیا بھی تھا۔  
مسکان نے بھی مسکرا کر سر ہلایا کہ اسے پسند آئی جب برہان نے کہا تمہیں ایسے لیکر دوں تو وہ نخوت سے سر جھٹک گئی کہ اس سے ایسے بھاری کپڑے نہیں پہنے جاتے۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فیری کی شاپنگ دونوں نے ملکر کی تھی اپنی اپنی پسند سے۔ اسکے پاس ہر فنکشن کے حساب سے دودو سوٹ تھے اور طے پایا تھا کہ ٹائم کے حساب سے پہنے گی۔

نور انکی نوک جوک پر مسلسل مسکرا رہی تھی، تو کبھی حیرت سے دونوں کو دیکھتی۔

"تو پھر تم کون سے کپڑے پہنو گی؟" وہ اسکے سامنے آتا کڑی نظروں سے گھورنے لگا۔

مسکان نے پرواہی سے کندھے اچکائے "یہی جو پہنتی ہوں۔" اسنے اپنے لباس کی طرف اشارہ دلویا جہاں گرے پر بلیک نفیس سے کڑائی والی شرٹ ٹرائوز پہنا تھا اور گلے میں اسکارف کے ساتھ بلیک جیکٹ، عجیب سا پہناوا تھا برہان کو بالکل نہیں پسند آیا۔

"بالکل منہ مت کھولنا زبان کاٹ دوں گا اور جو میں پسند کروں گا اگر تمنے وہ نہیں پہنے تو میں شہرین کو گفٹ کر دوں گا۔" اسنے دھمکا یا مسکان نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

"باز آ جاؤ سو امی ورنہ بہت پیچھتاؤ گے اور اگر اسے دینا ہے تو سفید دینا کیونکہ شاید تمہاری موت کے سوگ میں پہنے۔" وہ غصے سے کہتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی کہ برہان نے جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑی اور اپنے برابر کر لیا۔

اور پھر وہ چپ تھی شاید اسکی دھمکی کام آگئی تھی کہ وہ اپنے لئے شرٹس دیکھ رہی تھی جبکہ برہان اسکے لئے ڈریسز پسند کر رہا تھا۔

کافی دیر شاپنگ میں وقت گزرنے کے بعد وہ انہیں لیکر ایک خوبصورت پرسکون ماحول کے ریسٹورنٹ میں لایا جہاں ارمان نے پہلے ہی ٹیبل بک کروالی تھی۔

بہت خوشگوار ماحول میں ڈنر کرتے وہ واپسی کیلئے روانہ ہوئے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور باہر کے راستوں کو دیکھتی رہی فیری اسکی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی جبکہ برہان اور مسکان کے درمیان پرسوں کسی مالا بائی کی کورٹ میں سنوائی والی بات زیر بحث تھی۔  
وہ گھر آئے تھے پورٹیکو میں ہی برقی قتموں سے سجے گھر کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے  
اور برہان بے ساختہ داد کی تیاریوں پر ہنسا۔  
نور جھینپ سی گئی برہان کی معنی خیز ہنسی پر۔  
اور داد کتنا پاگل تھا کیسے پاگلوں کی طرح تیاریاں کر رہا تھا بغیر کسی شرم جھینپ کے سب کی چھیڑ چھاڑ سنتا۔  
اور اسکا یہی جملہ تھا

"جیسے زندگی ایک بار نصیب ہوتی ہے ویسے ہی شادی ایک بار ہی تو ہوتی ہے اور اس میں بھی شرم جھینپتے  
رہے پھر رہنے دو میاں۔

میں تو اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتا ہوں۔"

برہان نے اسکا سر محبت شفقت سے تھپتھپایا اسکا چہرہ اتنا اٹھا بے ساختہ ہی سب کچھ وہیں چھوڑ کر اسے اندھا  
دھند دوڑ لگائی۔

اور پھر روم میں آکر ہی دم لیا۔

"اتنی دیر کردی میں تو کبکا انتظار میں ہی رہا یار۔"

وہ جو ڈور بند کیے اس سے پیٹھ ٹکا کر بھاگنے سے پھولی سانسیں بہال کرتی برہان اور مسکان کا قہقہہ یاد کیے  
مسکرائی ہی تھی کہ کان کے پاس ہی گھمبیر سرگوشی ہوئی  
اسنے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چچ لبوں سے گو نجی دوسرے پل داد نے سر زش کرتی نظروں سے دیکھتے اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی۔  
 "اتنی بے مروت ہو ایک بار بھی مجھے سے نہیں کہا کہ میں بھی چلوں ساتھ۔" اسکے لبوں سے انگلی ہٹائے  
 ماتھے پر بکھرے بال سنوارے اور آہستہ سے کان کے پیچھے کیے۔  
 وہ سانس روک کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"تت۔۔۔ تم پی۔ یہاں؟؟؟" اپنے کان سے اسکا ہاتھ جھٹک کر وہ وہاں سے کتر کر نکلنے لگی کہ داد نے اسکے  
 دونوں اطراف ہاتھ رکھ کر اسے قید کیا کہ اسکی روح لرزا اٹھی۔

"ہاں میں یہاں کیونکہ تم سارا دن مجھ سے چھپتی پھر رہی تھی تو میں سوچا اپنا مبارک چہرہ خود دیکھانے چلا  
 آؤں تم تو شرم سے سامنے آنے سے رہی۔" اسکے گال انگلیوں سے چھو کر وہ شرارتوں پر آمده تھا  
 "داد جانو یہاں سے تائی امی ناراض ہوں گی۔" وہ خود پر اپنی کیفیت پر ضبط کرتی کتر کر بولی۔

پراسنے جیسے سنا نہیں بلکہ جھٹکے سے اسکے سر کے پیچھے ہاتھ ٹکائے دروازے پر اسے اپنے حصار میں لیا گیا  
 نور شندر ہر سالاں اسے دیکھتی رہی۔

"ایک اتنی سی تو ہوا اوپر سے یوں آنکھیں پھیلا کر مجھے دیکھتی ہو دل کرتا ہے کھا جائوں تمہیں۔" وہ اسکے کان  
 کی طرف جھکا سر گوشیانہ بول رہا تھا نور اسکے رفتہ رفتہ کم ہوتے فاصلوں پر خفت خفگی سے گھورتی سرخ  
 دکھڑے چہرے کے ساتھ اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے فاصلہ قائم کرنے کی ناکام کوششیں کرنے لگی۔  
 "پپ۔۔۔ پلیر داد کل مایوں ہے۔" وہ ایک دم منہ موڑے بھرائی آواز میں منمنائی۔

داد نے مسکراتے ہوئے اسکے پھولی سرخ رخسار پر لب رکھے وہ یوں اسکے گستاخی پر مرتے مرتے بچی  
 لہرا کر گرجاتی کہ بروقت داد نے اسے اپنے حصار میں سنبھالا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں تمہیں یہ بتانے آیا تھا کہ میرے کپڑوں کے علاوہ کسی کے مت پہننا ورنہ جائز حق رکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

سمجھ تو گئی ہوگی میری بونی۔ "وہ بہت معنی خیزی سے کہہ رہا تھا

نور اسکے پر حدت بھرے حصار میں جھپینی سمٹی سر ہلا گئی۔

"بہت فرمانبردار ہو اور سنو جو تیاں ذرا ہلکے والی لویا ایسی لے رہی ہو میری کمردرد کرنے لگ جاتی ہے۔" وہ

منہ بنا کر بولا کہ نور نے حیرت سے سنا اور پھر جو سمجھ آیا کھلکھلا اٹھی۔

احساس تب ہو واجب داد نے اسے حصار میں ذرا اوپر اٹھائے سینے میں بھیج لیا۔

"داد چھوڑو۔۔۔!" اسنے کسمسا کر جان چھڑوانی چاہی۔

"چھوڑ رہا ہوں پر کچھ نادانیاں کر لیں پھر۔" اسے گہری نظروں سے دیکھتے وہ بولا

نور کا مانوسانس رک گیا وہ کانوں کی لوتک سرد سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔

"مزاق کر رہا تھا یا ر چھوڑ رہا ہوں۔" اسے رونے کو تیار دیکھ کر داد نے اسے آزاد کیا وہ جھٹکے سے اسے گھورتی

بھاگ کر باتھ روم میں بند ہو گئی

داد اسکی رفتاری پر بو کھلایا حیرت زدہ کسی جن کی طرح سامنے سے غائب ہوتا دیکھتا رہ گیا۔

اور پھر بے ساختہ سر کھجالتے ہنسا۔

"کہاں جاؤ گی بونی میرے پاس ہی آنا ہے۔"۔۔۔۔۔

\*-----❤-----\*

"آپ ناراض تو نہیں ہیں ناسمی جی!" عالم کے جانے پر سہمی جب حور کو سوتے ہوئے دیکھ کر واپس نیچے آرہی

تھی کہ اچانک جم سے پسینا صاف کیے نکلتا عارب اسکے راستے میں آ گیا۔

"دیکھو بیٹے تم۔۔۔۔۔"

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم، اَسْتَغْفِرُ اللہ، نعوذ باللہ اللہ معافی واللہ کیا بول رہی ہیں سہی جی آپ سیدھا لائیں مارلیں پر یہ تو نا کہیں آپ میرے جذبوں کی نا قدری کر رہی ہیں، مجھے آپ سے بہت سی امیدیں ہیں۔" وہ دہل کر اس افتاد پر بوکھلا یا بولا کہ سہی کا دماغ جھنجھلا گیا۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ "تم ایک بد تمیز لڑکے ہو سدھر جاؤ ورنہ میں سچ میں عالم کو بتا دوں گی۔" اسکی امید کے بدلے آج پھر چائٹا ملا تھا وہ مبہوت سا اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔  
ہوش تو تب آیا جب موبائل رنگ ہوا۔  
"کیا مارتی ہے ظالم۔"

پرمانے یا نامانے پیار تو آپکو ہے مجھ سے سہی جی ورنہ میرے ایک دفعہ خواہش کرنے پر آپ مجھ یوں محبت سے عاری نا کہہ کر پکارتی۔ "گنگنا تا وہ تولیہ لہرائے اندر کی سمیت بڑھا۔  
"مجھے ایک کام سے جانا ہے میں جانوں؟" رمشا حور کے سونے پر عارب سے پوچھنے لگی۔  
"کہاں جانا ہے؟" عارب نے گھورا وہ گر بڑا گئی۔

"کچھ شاپنگ کرنی ہے پرسنل۔" اسنے ہچکچاہٹ کے بعد جھجھکتے کہا وہ لب بھیج گیا۔  
"او کے لسٹ بنا دو مل جائے گیں۔" وہ اسکی ویران اوشن نیلی آنکھوں میں دیکھتا بولا  
رمشانے نظریں چرائیں "مجھے خود اپنی چیزیں لینیں ہیں آپ اجازت دیں مجھے۔" اب کی بار وہ جھنجھلا کر غصے سے بولی۔

"اور اگر میں اجازت نا دوں تو؟" اسکا ہٹ دھرمی بھرا لہجہ عارب کو غصہ دلا گیا تبھی تیز تمسخرے بھری نظروں سے گھورتے ابرو اٹھائی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رمشانے ہر اسماں ہو کر اس نرم مزاج والے ہنستے مسکراتے شخص کے یکسر بدلے تاثرات دیکھتے قدم پیچھے لئے

عرب بھی شاید اسکے نیلی پھیلی آنکھوں کی نمی دیکھ چکا تھا تبھی خود کو ملامت کی۔

"اچھا رکھو کو جانو پر میرا ایک آدمی تمہارے ساتھ ہوگا۔

تم اپنی گاڑی میں نہیں ہماری گاڑی میں جاؤ گی۔" اسکے قدرے نرم لہجے پر وہ خود کو سنبھالتی سر ہلا گئی ورنہ

عالم کے ایک بار پھر انکار نے اسے توڑ دیا تھا۔

اسنے سوچا تھا اگر عالم جیسا شخص اسکی زندگی میں آئے گا تو ہر غم ختم ہو جائے گا پر شاید ابھی بہت اذیتیں لکھیں تھیں۔

بچپن میں ایکسیڈنٹ میں ماں باپ کا چھوڑ جانا پھر ماما می کی انگور نس اپنے بچوں پر توجہ اور اسکا اکیلے اکیلے چھپ کر گھٹ کر جینا۔

پھر ایسے ہی ڈاکٹر کی تعلیم لیتی وہ اپنی ویران زندگی میں گم تھی کہ زندگی میں جیسے بہار سی آگئی جب نظریں

بے ساختہ اس مغرور بے نیاز بھوری آنکھوں والے دراز قامت

باڈی بلڈر سیر عالم کو دیکھا تھا۔

کانوں میں لگے بلوٹو تھ پر مدھم آواز میں باتیں کرتا اس پاس کے ماحول سے لاپرواہ بے نیاز اپنے سحر انگیز

شخصیت سے انجان جاگنگ کرتا اسکے دل کی تاروں کو چھیڑ گیا۔

زندگی جیسے گنگنا اٹھی اسکے گرد تتلیاں گھوم گئیں پر جلد ہی ان پر اوس پڑ گئی جب اس انسان نے اسے آنکھیں

نکلنے کا کہا تھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اس سے بھی گریز نہ کرتی پر پھر اسکا غائب ہو جانا۔۔۔

جاگنگ پر عرصہ نا آنا اور ایک دن اسے شاپنگ مال میں خوبصورت غیر معمولی حسن کی مالک دھان پان سی لڑکی کے ساتھ اسے نخرے اٹھاتے دیکھا تھا۔

تبھی زندگی میں پہلی بار دل چاہا تھا سو سائیڈ کر لے ویسے بھی پیچھے تھا کون اسکا رونے والا کوئی بھی تو نہیں تھا۔  
مامامی اور انکی نخریلی سیٹیاں تھیں جو خوش ہوتیں اگر وہ سو سائیڈ کر لے کیونکہ پھر تو اسکی جائداد انکے نام ہو جاتی۔۔۔

بیک وقت اسے اپنی بد قسمتی بد نصیبی پر بہت رونا آیا وہ عارب کو ساکت چھوڑ کر منہ پر ہاتھ رکھتی وہاں سے بھاگ گئی

جبکہ وہ پیچھے ارے اوئے بہن ڈاکٹر نی کرتا رہ گیا۔

"میں کچھ نہیں کر سکتی بہت مشکل ہے وہاں سے کچھ بھی ثبوت حاصل کرنا۔" رمشانے پریشانی سے پاس کھڑے سیاہ کیپ میں موجود برہان کو کہا۔

اسنے تیز نظروں سے گھورا۔

"تو پھر کیوں آئی تھی میرے پاس کہ میری مدد کرو گی بیسٹ کے خلاف ثبوت حاصل کرنے میں۔ مینے تمہیں اسکے ہاسپٹل میں جاب دلائی جہاں سے وہ اپنی بیوی بہن کیلئے ڈاکٹر ز بلاتا ہے اور تم اسکے گھر میں بسیرا پا کر اب مکر رہی ہو مس رمشا۔" وہ نیچے لہجے میں غرایا ورنہ بس نہیں چل رہا تھا اتنے قریب آ کر اس لڑکی کے دھوکے بازی پر اسے شوٹ کر دے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دیکھو مینے پوری کوشش کی پر کچھ کر نہیں پائی بس اتنا معلوم پڑ گیا ہے بیسٹ کوئی اور نہیں سیر عالم ہی ہے اور کوئی کنگ کا آدمی تھا پہلے پر اب اسے وہ مارنا چاہتا ہے۔"

"کوئی قہر زمان بھی ہے شاید رئیس زمان نام سے جانا جاتا ہے۔" اسنے ڈرتے ڈرتے اتنے دنوں میں حاصل کی گئی سیر کے خلاف معلومات برہان تک پہنچائی۔

وہ چونک گیا۔ "رئیس زمان۔۔۔" اسکے دماغ میں دھماکہ ہوا

اور رئیس زمان کی میٹنگ یاد آئی جب وہ حور العین کو بلا سنڈیوٹی کہہ کر بلارہا تھا پھر اس پر ایک۔۔۔

"کنگ۔۔۔ کیا بلیک کنگ۔۔۔!!" اسنے دہشت گرد کا نام لیا۔

"ہاں وہی بلیک کنگ نام ہے پورا۔" رمشا اپنی مطلوبہ چیزیں لیتی سر ہلا گئی۔

"سیر کا اس دہشتگرد سے کیا تعلق اور اگر اس سے تعلق ہے تو حور العین کا ان سے کیا تعلق۔۔۔" وہ الجھ گیا

پورا تبھی کچھ بھی کہہ بغیر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

رمشا اسکے یوں چلے جانے پر ششدر کھڑی رہ گئی۔

"کہیں یہ سب جان کر اور ایس پی کی مدد کر کے مینے اپنی موت کو خود تو دعوت نہیں دے دی۔" خوف سے

سفید پڑتی وہ سوچنے لگی۔

اسکے ہاتھ پاؤں سیر کا سوچتے لرزش کرنے لگے۔

اسنے رات کے دوسرے پہر اتفاق سے سیر کی غراہٹ سنی تھی آفس سے کچھ فاصلے کھڑی ہو کر جبکہ وہ

دوسری طرف کسی کو موت سے وارن کر رہا تھا۔

تب اسنے نام لیا تھا بیسٹ کا یعنی اپنا حوالہ دیا تھا پھر کنگ کی موت کا بھی کہا تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"چلو میڈم بہت دیر ہو گئی ہے۔" ابھی وہ اپنا کچھ سوچ بھی نہیں پائی تھی کہ ایک دم عارب کا بھیجا ہوا آدمی اسکے شاپنگ بیگز اٹھائے خود پیمینٹ کرتا اسے آگے چلنے کا اشارہ دیا۔ وہ ڈر گئی جانتی تھی اسکے پاس گن موجود ہے اگر اسنے کوئی بھی ہوشیاری دیکھائی یا مشکوک ہوئی تو ضرور اسکا کام تمام کر دے گا۔

تبھی خاموشی سے آگے چلکر گاڑی میں بیٹھ گئی اور اس آدمی نے بیگز اسکے پاس سیٹ پر رکھتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گاڑی لاک کرتے ہی اسٹارٹ کی۔

وہ کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گئی۔۔۔

\*-----\*

"مجھے مسکان نے بتایا عارب۔۔۔!" داد نے گہرا سانس بھرتے کہا۔

"سہی بتایا ہے۔" اسکی چلتی لیٹ ٹاپ پر انگلیاں لمحے کو ساکت ہوئیں تھی پھر سے اسی رفتار سے چلنے لگی۔

شہر رنگ آنکھیں پل کو سکڑیں۔۔۔

وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھا آفس کے مختلف دیوار گیر اسکرینز کی وجہ سے صبح جیسی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

ایک دیوار گیر سکرین پر مختلف ڈیوائس شو ہو رہے تھے۔

اسنے اپنی میک کی گئی چپ مطلوبہ جگہ پر فکس کی اسکے اندر مشین میں غائب ہوتے ہی واپس جگہ پر بیٹھتے تیزی سے انگلیاں چلانے لگتا ہی اس دیوار گیر اسکرین پر چپ کا فالٹ شو ہوا کہ کیوں اسکی چپ رکاوٹ کر رہی تھی مقصد میں۔۔۔

"مطلب پھر سے ری میک کرنا پڑے گا۔" وہ اس فالٹ سے اخذ کرتا بڑبڑایا

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"کیا۔۔۔؟؟" داد نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں، تم بتاؤ ڈسٹرب کرنے کی وجہ۔" وہ گہرا سانس بھرتا پوری آفس روم پر نظریں گھمانے لگا جہاں اسکی ضروریات کی ہر چیز موجود تھی۔

یہ ایک بڑا روم تھا جہاں ایک سائیڈ سیر کی ٹیبل اور فائلز رکھیں تھی تو کئی جگہ کے میپ رکھے ہوئے تھے وہیں دوسری طرف عارب انڈر ورلڈ عزل سیر کا مین پرسن جو اسے ایسی چپ ڈائوس بنا کر دیتا تھا کہ اسے لوگوں کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔۔

بلکہ وہ ایسا بندہ تھا جس کا دماغ ایک میشن کے حساب سے چلتا تھا۔

اسکی یہ خاصیت کسی اور نے نہیں البتہ سیر عالم نے ضرور پہچان لی تھی۔

ہاں یہ وہی عارب تھا جو کنگ کے محل میں باتھ روم اور رات گزارنے کے بعد انکے بسترے اور روم صاف کرتا تھا۔

اسکی صلاحیت اسکی ذہنیت اسکی شہد رنگ آنکھیں بیان کرتی تھی جب وہ کچھ یوں آنکھیں سکڑ کر دیکھتا جیسے مقابل کے اندر نظریں اتر جاتیں۔

جس طرح مسی لیڈی باس کے خواہش مند کئی تھے گینگ کیلئے ویسے ہی عزل ٹیکنالاجی کے ماہرین بندہ ہر گینگ کو چاہیے تھا اور ان سب کا بیسٹ اسے حاصل کرنا یا ہاتھ ملانا ممکن تھا۔

پر بلیک کنگ ہار نہیں ماننے والا تھا جس طرح اسکا بھیجا پیغام زمان نے ڈر سے سیر تک نہیں پہنچایا تھا کنگ غضب میں آگیا تھا کہ اسے بلا سنڈیوٹی اور بیسٹ واپس چاہیے کسی بھی حال میں۔

عارب نے عزل نام انڈر ورلڈ میں خود تجویز کیا تھا۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آلف تو تھا ہی آلف اسکی پہچان وہی تھی جہاں بیسٹ نہیں وہاں آلف۔۔۔

اور جہاں آلف نہیں وہاں عزل۔۔۔

مسی انہیں لڑکیوں کو ہینڈل کرنے کے کام آتی تھی۔ ان لڑکیوں کے جو لڑکیاں کہلوانے کی لائق نہیں ہوتی تھی۔

انکے راستے میں صرف مرد ہی نہیں برائی میں لڑکیاں بھی کہیں جگہ اپنا اہم کردار ادا کر رہیں تھی۔

اور کئی گینگ کا مین حصہ ہوتی تھی اسلئے انہوں نے مسی لیڈی باس کو وجود میں لائے۔

اصل گینگ کے مین بندے صرف عزل مسی سعیر تھے۔

آلف کنگ کے خاتمے تک انکا حصہ تھا اس کھیل میں سعیر عالم کارائیٹ ہینڈ۔۔۔

جب کنگ کا خاتمہ ہو جائے گا تب یہ ٹیم صرف سعیر عالم عارب اور مسکان تک رہ جائے گی اور بیک پر موجود انکے گینگ۔

آلف کو پھر اپنے دوسرے مشن پر چلے جانا تھا۔۔

اور عزل بیسٹ کے رائیٹ ہینڈ کی جگہ واپس آ جاتا یہ تو صرف لوگوں کو گمراہ کرنے کی ایک چال تھی کہ

اصل بیسٹ کارائیٹ ہینڈ کون ہے۔

آلف یا عزل۔۔۔

"تم جانتے ہو سمعیہ عالم کا پاسٹ۔۔۔!!"

داد نے کچھ جھجھکتے ہوئے آگاہ کیا۔

کیونکہ وہاں وہ بھی آیا تھا جب سمعیہ کو قید سے نکالا گیا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دیکھو داؤد مینے جہاں اپنی آدھی زندگی گزاری تھی وہاں میرے نزدیک جسم کا کھیل کھیلنا کبیرہ گناہ اور اس بابت سوچ کر اپنا نفع نقصان دیکھنا ایک قسم کی ہوس ہے۔

مجھے اپنی زندگی خوش گوار گزارنی ہے ایک اچھی جیون ساتھی کے ساتھ۔۔

اور کیا کمی ہے سمعیہ جی میں وہ ایک حافظ قرآن پاک ہے پانچ وقتی نمازی ہے میں سوچتا ہوں حقیر سا وجود رکھنے والا ایک کوٹھے والی کایٹا جسکی قسمت یوں چمکے گی کہ اللہ اسکے دل میں اس پیاری بندی کے جزبات ڈالے گا۔۔

میں سوچ کر اپنی خوش بختی پر ششدر ہوں۔ جتنا خود پر ناز کروں خوش ہوں سجدے کروں کم ہیں۔  
مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انہوں نے اپنی بیتی زندگی کہاں گزاری مجھے صرف اس سے فرق پڑتا ہے کہ میرا دل بس اسے چاہتا ہے۔

اور مینے سنا ہے کہ حافظ قرآن بندہ بندی جس گھر میں ہوں گی ناصر ف اس گھر پر رحمت اللہ کی ہوگی بلکہ اس محلے پر اسکی رحمت بر سے گی تو بس میں بھی اسی قسم کے لالچ میں آکر اسے انتہائی خود کے قریب کر دینا چاہتا ہوں۔ "ایک ہی سانس میں کہتے اسنے آلف کو سانس لینے کا موقع دیئے بنا کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

اسے مسی سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ یوں اسکے جذبات سب پر عیاں کر کے سہی کو سب کی نظروں میں لائے گی۔

اسکا موڈ بے حد خراب ہو گیا کہ وہیں سب کام چھوڑ کر باہر نکل آیا حالانکہ اسکا ارادہ اس چپ کا فالٹ ختم کرنے کا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ ایک الیکٹرونک چپ میک کر رہا تھا، جو کتنا بھی وسیع محل ہو اس چپ کو کسی الیکٹرونک جگہ پر فٹ کرنے سے اس محل کا سارا نقشہ سکمرین پر شو کرے گی۔

باہر آیا تو نظریں سامنے تسبیح پڑھتی سہمی پر پڑی شاید ظہر کی نماز کے بعد کی تسبیح پڑھ رہی تھی۔ وہ کھل کر مسکرایا چہرے آنکھوں میں جیسے بہار اتر آئی۔

یہ اسکی نظروں کی آنچ ہی تھی کہ سہمی کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئی البتہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی کیونکہ وہ اسکی شہد رنگ آنکھوں کے جذبات سے بوکھلا ہی تو گئی تھی۔

"کھانے میں کیا کھائیں گی؟" وہ سر جھٹکانرمی سے پوچھنے لگا لہجے میں اسکے لئے عقیدت محبت عزت تھی۔

"مینے کھانا بنا دیا ہے شکریہ۔" ایک پل کے خاموشی کے بعد وہ بولی جسے سن کر عارب کھل اٹھا۔

"واللہ شکر کسی کے نرم ہاتھوں کا کھانا تو ملا ورنہ عالم کے ہاتھوں کا کھا کھا کر اب دل خراب ہوتا جا رہا تھا۔"

وہ چہک کر بولتا کچن کی سمیت بھاگا

سہمی صرف اسکی پشت کو گھورتی رہی۔ "احسان فراموش بھائی اتنے تھکے ہونے کے بعد بھی اتنے زبردست کھانے بنا کر دیتا ہے اور نواب کو کھلاتا ہے اور اسکے شکوے۔" وہ سوچ کر رہ گئی واپس اپنی تسبیح کی جانب متوجہ ہو گئی۔

کیونکہ فارغ اس سے بیٹھا نہیں جاتا تھا۔

کبھی حورالعین کے بال سنواری تھی تو کبھی اسکی ضد پر اسے مجبور ہو کر اپنی بنی کہانیاں سناتی کہ آخر میں جمائیاں لیتی منہ بنا کر کہتی آپ سے تو عالم اچھی کہانیاں سناتا ہے۔

سہمی اپنے بھائی کے حال پر ہنس پڑتی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پھر رمشا کو اسے کہانیاں سنانے کا کہتی کہ اسکی محبت والی کہانیاں حورالعین کے دل کو چھو جاتیں اور وہ جھپپنی  
شرمائی سی پوری کہانی سنتی جب تک سہی اور رمشا کا ہنس ہنس کر برا حال ہو جاتا اسکی رنگت دیکھ کر۔  
عرب لہک چہک کر عربی لینگوئج میں کوئی یاد کیا گانا گنگنا تا (جسکی معنی سے خود لا علم تھا) ٹیبل پر لذیذ کھانے  
لگا کر خوشبو سونگھتا ٹھنڈی آہیں بھر رہا تھا۔  
سہی نفی میں سر ہلاتی رہ گئی۔۔۔۔

"اوڈا کٹرانی صاحبہ ذرا حورالعین کو تولے آئیں۔" اسنے زور سے ہانک لگائی۔

رمشا سنتی سر ہلا کر گارڈن کی جانب بڑھ گئی۔

کیونکہ کچھ دیر پہلے وہ اسے وہیں چھوڑ کر آئی تھی۔

وہ اب حورالعین سے کچھ نہیں کہتی تھی کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ اس انسان نے ناہوتے بھی اپنی بیوی پر  
پوری نظر رکھی ہوئی تھی۔

پراسے اب اپنی زندگی کا سوچنا تھا۔۔۔

یا اپنی قسمت کا۔۔۔

\*-----❤-----\*

آج مایوں کی رسم تھی ہر طرف شور شرابا تھا۔ مسکراہٹیں قہقہے چوڑیوں کی کھنک نے فضا میں سحر پھونک  
دیا تھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

سفید شیر وانی میں ملبوس گلے میں ہلدی رنگ مفلر پہنے اپنے دراز قامت سمیت شرارتوں اور کھلکھلاہٹوں سے سب کی آنکھوں میں چمک رہا تھا لڑکیوں کو نور کی قسمت پر رشک آنے لگا تو کوئی حسد کی آگ میں جل رہا تھا۔

کافی آسیہ بیگم کو سنانے لگیں کہ اس عورت کی بیٹی کو بہو بنالیا جس نے ساری عمر غیر مردوں سے داد و وصولیں تھی انکے بیچ رہی ایک۔۔۔

بہر حال انہیں دکھ تھا آسیہ بیگم نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی کر دی وہ بھی ایسی لڑکیوں سے جنکا نا آگے کوئی تھانا پیچھے۔

یہ بات آسیہ بیگم کو جھلسا گئی کہ یہ انکے ہی الفاظ ہیں جو انہیں پلٹ کر مل رہے ہیں کہ آج انکے سامنے انکی بہو کو یہ سب سنارہے ہیں۔۔۔

پھر کیا تھا دیکھنے والے روم میں دیکھتے رہے جب آسیہ بیگم ان پر چڑھ دوڑی یہ تک کہہ دیا کہ اگر اتنی ہی چھ رہی ہے تو شکل دفع کریں پر یہ مت بھولیں کہ انکی بہو کوئی ایسی ویسی نہیں انکے دیور کی بیٹی ہے۔  
علوی خاندان کی بیٹی ہے۔۔۔

پتا نہیں کس جذبے سے وہ سب بول گئیں کہ نور سنتی ساکت انہیں دیکھتی رہ گئی۔  
وہ الجھ گئی کہ کون سا روپ ہے تائی امی کا کبھی بالکل انجان بنی نفرت کے تیر برساتی تو کبھی بالکل اپنی سگی ماں بن جاتی۔۔۔

پر آج اپنے بیٹے کی خوشی میں وہ کوئی بد مزگی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انہوں نے بہت خواب دیکھے تھے اس دن کے اور وہ کبھی انہیں خراب نہیں کرنا چاہتی تھی ناہی اپنے بیٹے کو ناخوش۔۔۔

کمال صاحب خوش تھے کہ چلو انکے بھائی کی ایک بیٹی کو انہوں نے اپنے تحفظ میں لے لیا۔۔۔  
کچھ منہ دیکھانے کے لائق تو بنے گے اپنے بھائی کے۔

وہیں اپنے بیٹے کی خوشی پر وہ انتہائی خوش تھے ہاں برہان نے غلط کیا تھا پر اسے یوں ہٹ دھرم دیکھ کر وہ کوئی زور نہیں دے رہے تھے مسکان کو نکالنے کا کیونکہ اس لحاظ سے انہیں اپنے بیٹے کو کھونا پڑ جاتا جو ہر گز نہیں چاہیں گے وہ۔

وہ داد کے لائے سوٹ میں ملبوس تھی۔

ہلدی کلر کا انتہائی خوبصورت گھیریدار لہنگا جس پر بلیک اور وائٹ ہیلوی کڑائی تھی اور اس میں لگے نگینے ستارے۔۔۔

وہ لہنگا کافی بھاری تھا اور اس پر کئی گئی محنت انتہائی مہنگی مہینوں پر مشتمل۔۔۔

بارڈر پر سونے کی تاریں اور نگینے سجے تھے ڈیزائن سے جنگی چمک آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔

ہر کوئی مبہوت تھا اسکے کپڑوں کو دیکھتا۔ نور خود پہلی بار دیکھ کر مبہوت رہ گئی تھی۔

اسنے ہاتھوں سے چھوا تھا کہ حقیقت میں یہ لہنگا اسکا ہے۔

ساتھ ہی خوبصورت ہیلز پھولوں کی جیولری جس میں گولڈن کی سجاوٹ تھی۔

بیوٹیشن کے پہنچنے پر اسے وہ خوبصورت سالہنگا پہننے کو بھیجا گیا۔

نور شرم دکھ سے کٹ گئی کہ یہ اسے بڑا ہوگا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پروہ تب ساکت رہ گئی جب اسکی فٹنگ اور ہائیٹ کا تھا۔  
کہیں وہ بہت خوش ہوئی تھی اور اسی خوشی میں مگن تھی بیوٹشن نے اسکا میک اپ کیا اور پھولوں کی جیولری پہنائی۔

آسیہ بیگم نے دیکھتے اسے ماشاء اللہ کہتے صدقہ اتارہ۔۔۔  
اسکے سیاہ خوبصورت بالوں کی ذیزائن بنائے آگے رکھے تھے اور ان میں چھوٹے چھوٹے سرخ پیلے پھول لگائے اسکے حسن میں چار چاند لگادئے۔

بی اے مسکراتا دیکھ کر مطمئن تھیں کہ چلو وہ خوش ہے انہیں اور کیا چاہیے۔

بھاری دوپٹہ سر پر سجائے اسپر جالیدار گھونگٹ ڈالا گیا۔

اچانک سے اسے گھبراہٹ ہوئی۔۔

اسے جیسے کسی اپنے کی ضرورت تھی اس پل کوئی دل کے بے حد قریب رشتے کی۔

جیسے حورالعین۔۔

سوچ کر آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

"ارے آسیہ وہ تمہاری بڑی بہو کہاں ہے؟" خاندان کی ایک عورت نے تمسخرے سے پوچھا مسکراہٹ چھپا کر

اسکے باوجود دبی دبی ہنسی بکھر گئی۔۔

پر آسیہ بیگم آج اپنے تمام تر ضبط آزمانے پر تلی تھیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وہ اپنے روم میں ہے تیار ہو رہی ہے اکیلی نہیں ہے بچی بھی ہے اسے تیار کرنا ہے پھر خود ہونا ہے برہان کو بھی مدد دینی ہے تیاری میں اسلئے اسے آنے میں دیر ہو جائے گی، چلو تب تک ہم اسے نیچے لے چلیں۔" انہوں نے مسکرا کر نرمی سے کہا کہ نور غش پر غش کھا رہی تھی۔ ہو کیا جا رہا تھا اس گھر میں اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

بی بھی کچھ چونکی پھر سنبھل گئیں

"ہاں چلو۔۔۔ انہوں نے حامی بھری تو آسیہ بیگم نے سر جھکائے بیٹھی نور کا سر چومہ اور اسے اپنے حصار میں لیکر اٹھایا۔

دوسری طرف بی نے آکر اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

وہ جھینپی بھاری کپڑوں میں ہیلز میں بمشکل کھڑی ہوئی۔

ریشم بھری نظریں نور العین کے اٹھے قدم پر بچھ رہیں تھیں۔۔۔

کوئی مبہوت تھا تو کوئی سراہا رہا تھا۔۔۔

"تو تو بڑا نکھر رہا ہے ہاں۔۔۔" سمیر نے کندھا مارتے کہا

داد ہنسا اور پھر زور سے قہقہہ لگا اٹھا۔

"ظاہر ہے یار پر سوں رخصتی ہے میں ناکھروں گا تو پھر کیا میری دلہن نکھرے گی۔" اسنے بے باکی کی حد کر دی کہ ایک ساتھ کئی مکے اسکی چوڑی پیٹھ پر پڑے

"کمینوں تم سب کیوں مجھ سے جل کر مر رہے ہو جائو اپنے ماں باؤ سے کہو لا دیں گے کوئی اٹھا کر میری قسمت پر جل کر مجھے کیوں مارے ہو بد نصیبو منحوسوں۔" وہ بھنا کراہ کر ان پر چڑھ دوڑا



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کہ ابکی بار قہقہہ لگانے کی باری انکی تھی۔

"بڑا تاتو لاہور ہا ہے جا کر دیکھانا ہمیں بھا بھی کے روم میں ہم اپنی مونچھیں کٹوا دیں گے۔" فہد نے اپنی مونچھوں کو مروڑتے ہوئے کہا کہ داد کا صدمے سے منہ کھل گیا۔

"پر کیوں۔۔۔؟؟" اسکی آواز صدمے سے حلق میں پھنس گئی

"بس رخصتی والی رات ہمارا معصوم در حقیقت کمینہ دائود ہمارے ساتھ رہے گا دوستی کے خوبصورت پلوں کو یاد کریں گے ملکر۔" سمیر نے فوراً اپنا منصوبہ پیش کیا سب نے اقرار میں ہاں بالکل کہتے سر ہلایا۔

اسکا صدمہ سے برا حال تھا اگر بروقت ذیشان پانی ناپلاتا تو وہیں ڈھیر ہو جاتا۔۔۔

"ختم یاری بالکل ختم نکلو میرے گھر سے ابھی اسی وقت تم سب کی جیسی منحوس شکل ہے ویسے ارادے میری خوشیوں کے دشمنوں کو میں ایک پل اپنی دہلیز پر ٹکنے نہیں دوں گا۔" بھنا کر وہ اٹھا اور انہیں دھکا دیتا باہر نکالنے لگا۔

لان کی فضا میں اسکی حالت پر بلند و بانگ قہقہے گونجنے لگے۔

سب دلہے کے لبوں پر مسکراہٹ کی جگہ پریشانی چہرے پر دیکھتے خود مضطرب ہو گئے تھے جبکہ اسکے دوست پر سکون دیگوں میں منہ دیئے وقفے وقفے سے کچھ ناپکھ منہ میں ڈالے گھوم رہے تھے آزاد بے فکر پر سکون۔۔۔۔

"نہیں چھوڑوں گا میں تم سب کو روک کر دیکھانا مجھے۔" وہ پیچھے پیچھے سب کے کالر پکڑتا انہیں باور کروا رہا تھا

جبکہ وہ تمسخرے سے ہنستے کندھے اچکا دیتے "دیکھتے ہیں "

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور داد جانتا تھا وہ ان میں تھے کہ جان جائے مونچھیں ناجائیں۔

"یا اللہ مینے تو سنا تھا دوستی نعمت ہوتی ہے یہاں تو میرے لئے زحمت بنی ہوئی ہے۔" تھک کر اسنے چھت نما برقی قتموں کے پار آسمان کو دیکھا۔

"دلہن آگئی۔۔۔۔!!" اچانک فضا میں شور مچا لیاں سرگوشیاں عروج پر پہنچ چکیں تھیں۔

داد نے مڑ کر دھڑکتے دل سے دیکھنا چاہا کہ اسی پل اسکے دوستوں نے گردن دبوچی۔

"تو کیا دیکھ رہا ہے معصوم بچے۔" بلاول نے کان میں دل جلانے والی سرگوشی کی اور اسے ایک طرف گھسیٹنے لگے پھولوں سے مہکتے اسٹیج سے دور۔

"چھوڑو بے غیر توں میری شادی ہو رہی ہے یہ ظلم نا کرو اللہ پوچھے تم سب سے۔۔۔" اسنے بلند دہائیاں دیں پھڑپھڑایا چیخا

پردس جوانوں پر مشتمل اسکے دوستوں سے وہ کہاں تک بچ پاتا گھسیٹ کر لے گئے

اور گھر کے پیچھے کرسی پر باندھ دیا جہاں پہلے ہی سارا انتظام کیا گیا تھا۔

داد ششدر تھا انہیں قہقہہ لگاتے ہنستے دیکھ کر۔۔۔

"چلو یار بھابھی سے تول آئیں کیا غضب کی لگ رہی تھیں" داد کے بال بکھر کر وہ اٹھے کہ داد تڑپ گیا۔

"اللہ پوچھے تم سب سے مر مٹ جاؤ کیڑے پڑ جائیں تم سب میں۔۔۔

تمہاری بیویاں تم سب کو جوتے مارے۔۔۔

لاتیں مار کر پہلی رات گھر سے نکالے فوت ہو جائو۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

قبر میں مرغی کے دورے پڑیں ظالموں مجھ پر رحم کرو۔۔۔ "وہ چیختا رہا چلاتا رہا پر وہ کہاں ماننے والے تھے  
قہقہہ لگاتے ہاتھ پر ہاتھ مارتے وہاں سے نکلے۔  
کسی کو اس معصوم پر رحم نہیں آیا۔۔۔

غصے سے وہ پھڑپھڑایا اور پیچھے سے ہاتھ کھولنے کی بھرپور کوشش کرنے لگا جبکہ لڑکیوں کی تالیاں شور گانوں  
کی گنگناہٹ اسے گھر کے پیچھے سنائی دے رہی تھی جہاں وہ اکیلا اندھیرے میں بندھا ہوا تھا۔  
"کہیں نور یہ نا سمجھے کہ میں بھاگ گیا۔۔۔

یا اللہ میری بونی کو ہر بدگمانی سے پاک رکھنا۔ "دہل کر سوچتے اسنے اوپر آسمان کی طرف سدا اٹھائی۔  
"مسی یار کہاں ہو میری بہن بھائی کو سخت ضرورت ہے پہنچ جائو۔" اسکی سدا میں گونجنے لگی۔  
"کتنے بے رحم دوست تھے۔ دلہے کو کڈنیپ کر لیا میں کبھی اس گناہ کو بخش نہیں کروں گالاتیں ماروں  
گا۔۔۔

مینے اپنی بونی کو ایک نظر دیکھا بھی نہیں ہائے میرے مولار رحم کر مجھ معصوم پر۔۔۔۔۔ "   
اتناسب کچھ ہونے جانے کے بعد بھی اسکی رٹ معصوم والی ابھی جاری تھی۔  
"تم اب باہر نکلو گی یا وہیں سونے کا ارادہ ہے۔" انتظار میں بیٹھے ہاتھ کیلئے برہان نے چڑ کر کہا۔  
"تو تمہیں کس نے کہا تھا یہ لنگی لانے کیلئے"  
اندروہ بھی غصے میں تھی فوراً دھاڑی برہان سٹپٹا گیا۔

"بیٹا تم تو اٹھ جائو باہر چاچی کی مایوں رسم ہے اٹھو شام۔" وہاں سے ناکام ہوتے اسنے منہ کے بل سوئی  
فیری کے سر پر ہاتھ پھیرے کر جگایا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیسے تیار ہوں بابا پہلے ماما کو تو ریڈی ہونے دیں۔" وہ برہان کی طرح چڑ گئی ظاہر تھا گھنٹہ ہونے کو آیا تھا اندر سے کوئی باہر آنے کی کرن نظر نہیں آرہی تھی۔۔

"بابا ایک راز والی بات بتائوں۔۔۔؟؟" دفعتاً خیال آنے پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور جوش و سرگوشیانہ انداز میں بولی۔

"ضرور بتائو بابا کی جان۔" برہان نے ہانپوں میں بھرا اسے

"بابا ہم کل گئے تھے ماماؤں کے پاس۔۔۔" اسنے آغاز کیا جس پر برہان نے سر ہلایا کہ مزید بولا۔

"بابا وہاں ماماؤں نے ماما کی ایک بات بتائی کہ وہ کیوں لڑتی ہے سب سے، ورنہ میری ماما بہت پیاری اچھی ہیں۔"

"کون سی بات۔۔۔؟" برہان نے چونک کر دیکھا۔

"بابا! ماما جب چھوٹی تھی میرے جتنی تب وہ ماماؤں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے وہاں قریب نالہ تھا گھڑ کا نالہ اس میں گر گئی،

اور دو دن اس گھڑ کے نالے میں رہیں پھر جب باہر آئی ماماؤں والے اسے ہاسپٹل لیکر گئے تب وہاں معلوم ہوا ماما کا خون کالا ہو چکا ہے جبکہ میرے ماماؤں کا خون پیور ریڈ ہے،

ڈاکٹر نے ماماؤں والوں کو بتایا کہ ماما کے اندر اپ گھڑ کے کیڑے رہتے ہیں اور میری ماما اب گھڑ کی فی میل کیڑی ہے۔

اسلئے یہ سب جو جھگڑے ہوتے ہیں یہ ماما نہیں گھڑ کی کیڑی کرتی ہے۔" وہ برہان کے کان پر منہ رکھے اسے رازدارانہ بتا رہی تھی

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اور ماموں نے بتایا کہ جب ماما جھگڑا کرے تو انہیں صرف یہ کہو کہ ماما گھڑ کی کیڑی وہ چپ ہو جائے گی۔"

فیری انتہائی سنجیدگی سے اسے بتا رہی تھی کہ برہان قہقہہ ضبط کرتے سرخ پڑ گیا۔

"یہ کس ماموں نے بتایا؟" اس نے منہ پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

"گھڑ کی کیڑی" وہ بڑبڑایا ساتھ ہی ایک چھت پھاڑ قہقہہ روم کی فضا میں گونج اٹھا۔

"جس بھی ماموں نے کہا ہے سو فیصد سچ کہا یہ واقعی گھڑ کی کیڑی ہے ہا ہا ہا۔۔۔!" وہ ہنستا بولا

کہ اتنی سیریس بات پر برہان کو ہنستے دیکھ کر فیری حیران پریشان انکا چہرہ اتکنے لگی

دوسری طرف مسکان اچانک سے اسکا قہقہہ سنتی حیران تھی "آخر اچانک سوامی کو کیا ہو گیا؟"

"کوئی مر گیا ہے کیا؟" وہ اندر سے بولی

بریان نے چونک کر دروازے کی سمیت دیکھا منہ بسور لیا "نہیں میری بیوی ابھی زندہ ہے۔"

"اللہ سو سال عمر دے اسے آمین۔" دروازہ کھول کر اس نے کہا۔

برہان نے مسکراتی فیری سے نظریں ہٹا کر اسکی آواز اب واضح سننے باتھ روم کے دروازے سمیت دیکھا

دوسرے لمحے نظریں جیسے ساکت ہوئیں۔

کئی پل وہ کچھ بول ہی ناسکا مبہوت سا بس اسے تکتا رہا۔

سیاہ بلیک جھلملاتی ساڑھی جس پر گولڈن خوبصورت کام کیا گیا تھا۔

اسکے دراز قدر پر اس قدر بچ رہی تھی کہ برہان کی آنکھیں خیرا ہو گئی۔

وہ کوئی حلق سے لفظ ادا کر سکا گنگ سا اسکے نازک سراپے کو تکتا رہ گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سنہری ریشم کے گچھے مانند اسکے لمبے بال شانوں پر بکھرے پڑے تھے۔  
 صراحی گردن پر چمکتے پانی کی بوندیں، گلاب کی پتکھڑیوں جیسے شنگرفی بھگے لبوں کی تمسخرے بھری  
 مسکراہٹ بھی آج اسکا بیڑا غرق نہیں کر پائی،  
 تیکھی ناک، سنہری آنکھیں بھیگی سیاہ لابی پلکیں، اسکی نظریں بار بار جھٹک کر اسکے تیکھے نقوش میں الجھنے لگی۔  
 اسکا موم سا سراپا اسے اپنی سمیت کھینچے لگا۔

معاً اسے اپنی فیری کا خیال آیا۔

نظریں کافی ضبط آزما کر ہٹائیں

"آج یہ گھڑکی کیڑی ناصر ف دل بلکہ میدہ پھپھڑے گردے سب کی حالت خراب کرنے لگی ہے۔"  
 ٹھنڈی سانس بھرتے فیری کو چیخ کرنے جانے کا اشارہ دیا۔

وہ سر ہلاتی بیڈ پر رکھے سیلو خوبصورت فراک کو اٹھا کر برہان کے گال پر کس کرتی باتھ روم میں بند ہو گئی۔  
 ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی مسکان نے منہ بنا لیا۔

فیری کے جاتے ہی برہان مسکراتا ساڑھی میں اسکے وجود کو دیکھتا بے خود سا آگے بڑھا اور آکر اسکے پیچھے کھڑا  
 ہو گیا۔

مسکان نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا وہ سر کو نفی میں جنبش دیتا رہ گیا۔

"ڈوریاں نہیں باندھیں؟" اسکے بالوں کو پشت سے ہٹائے سپید بے داغ دمکتی رنگت کو دیکھا۔

اس پر بلیک ڈور یا انتہائی خوبصورت لگ رہیں تھی کہ بے ساختہ ہی اسنے اسکی پشت پر انگلیاں پھیریں۔

پل کے پل دونوں کی نظریں آئینے میں ٹکرائیں اگلے ہی پل اسنے جھٹکے سے اسکا رخ موڑا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ گھور کر اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ خمار آلودہ نظروں سے اسکی سنہری آنکھوں میں دیکھتا مسکرایا اور ہلکی سی پھونک اسکے لابی پلکوں پر ماری۔۔

وہ بیہوش ہوتے ہوتے بچی۔۔۔

"کیا ہوا سوامی۔۔۔؟؟" اسنے ڈرامائی انداز میں پوچھا۔۔

"پاگل ہو گیا ہے سوامی! گھڑکی کیڑی۔۔۔" ہنس کر کہتے وہ اسکا نام بڑبڑایا

مسکان نے نا سمجھی سے دیکھا تبھی ہی اسنے اسکی صراحی دار گردن میں انگلیاں گھمائیں۔۔۔

"آج تمہیں نہیں لگتا ہمیں الگ سے روم بک کروانا چاہئے۔" وہ اسکا سر کھینچ کر قریب کرنا کان کے پاس

سر گوشیانہ انداز میں بولا۔

یہ ایک اسکی رنگت متغیر ہو گئی

اور بمشکل خود کو سنبھالا "اچھا وہ کیوں؟" وہ اسکے تنگ ہوتے حصار میں کسمپائی

"کیوں سے کیا مطلب؟ کیا تم بچی ہو جو مجھے سمجھانا پڑے گا؟" وہ سراٹھا کر اسے گھورتا بولا

"بکواس زیادہ مت کریں میری ڈور یا بندھ لیں تاکہ میں باہر جاسکوں۔" جھٹکے سے اسکے حصار میں مڑ کر وہ

بولی۔

برہان نے سخت نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا۔

"تمہارے دماغ میں میری بات نہیں آرہی!" وہ غصہ دبا کر بولا۔

"نہیں!" وہ لا پرواہی سے بولتی برہان کی لائی گئی جیولری دیکھنے لگی

جبکہ وہ اسکے پیچھے دانت پر دانت جمائے کھڑا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دفعاً وہ کچھ سوچ کر مسکرایا۔

اور اسکی پشت پر بوسہ دیتا اسکی ڈوریا باندھنے لگا۔

"تم اگر لیڈی باس ہو تو ایس پی میں بھی ہوں مجرم کو پکڑنا اور بے بس کرنا مجھے اچھی طرح آتا ہے۔" اسنے

کہتے بلاؤز کندھے سے سر کا یا

"کیا بد تمیزی ہے بیہودہ ایس پی۔۔۔!!" وہ غرائی جس پر برہان نے خوبصورتی سے قہقہہ لگا کر اسے محبت

سے اسے اپنے تنگ حصار میں بھرا

"میرادل نہیں کر رہا ڈوریا باندھنے کو۔" اسنے جھک کر اسکے کانوں کی سرخ لو کو چھوا

ناچاہتے ہوئے بھی اسکے تیکھے نقوش میں سرخی پھیل گئی۔

"چھوڑو مجھے ورنہ میں چیخ کر تمہارے ماں باپ کو بلا کر یہ بیہودگی دیکھاؤ گی۔" وہ مچل گئی

آج وہ جیسے مقابلے پر اتر آیا تھا۔ "دیکھو مینے یہ لنگی والا ڈریس پہنا ہے، میں گرجاؤں گی چھوڑو آج یہ۔" وہ

پھڑپھڑائی

برہان نے دل کھول کر قہقہہ لگایا "یہی تو ہے بس ہے میری باسنی۔" وہ اسکی گردن پر اپنا دھکتا لمس چھوڑتا

اسے بے بس کر گیا۔

اسکی بڑھتی جسارتوں پر وہ آنکھیں میچی حلق تر کرنے لگی۔ تبھی اسکی انگلیاں ڈوریا باندھتے اسکا لمس اسکی

پشت پر رینگنے لگا۔

"فیری آجائے گی پلیز برہان۔" جھنجھلائی سی التجا کرنے لگی

برہان نے سر نفی میں ہلاتے اسکے بازو کو جکڑا اور گھسیٹ کر ڈریسنگ روم میں لایا



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"اب بولو۔۔؟" دیوار سے اسکی پشت ٹکا کر اسکے دونوں طرف ہاتھ ٹکائے

"شرم کرو باہر تمہارے اپنی کی رسم ہے۔" وہ دانت کچکچائے بولی برہان ہنس پڑا۔

"ہاں تو ہم جارہے ہیں پر پہلی بار میری بیوی نے انسانوں والا حلیہ اپنایا ہے تعریف تو بنتی ہے جان۔" اسکی

ناک سے ناک ٹچ کرتے وہ بولا۔

وہ اسکی جذبات سے چوڑا آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ دونوں کی نظریں ملی اور وہ بغیر شرمائے اسے دیکھتی رہی۔۔

جس پر داد دیتے برہان نے ابرو اٹھائی۔

وہ نظریں پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔

"اب کرو میری تعریف!" وہ کچھ چڑگئی اسکی مسلسل خاموشی سے۔

"کرو۔۔؟؟" وہ آنکھوں میں دیکھتا کچھ قریب ہوا کہ اسکی سانس کی تپش پر وہ جھپٹنے لگی۔

"کرو پھر۔۔؟" اسنے زچ ہو کر کہا۔

پراسے نہیں معلوم تھا وہ کس کی اجازت چاہا رہا ہے۔

اندازہ تو تب ہوا جبکہ اچانک سے اسکے چہرے پر جھکا اور اسکے نازک وجود کو اپنے حصار میں بھر لیا۔

وہ جھلس گئی اسکے جھلسا دینے والے لمس پر، آنکھیں میچے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے

"بہت خوبصورت ہو میری سوچ سے زیادہ!" وہ اسکے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا اور مسکان گہرا سانس

بھرتی اسے پیچھے کرنے لگی۔

"مما۔۔!!" فیری روم میں دونوں کو ناپا کر حیرت سے پکارنے لگی۔

"پاگل ہو گئے ہو چھوڑو۔" اسنے غصے سے کہا پر وہ کہا راضی ہونے والا تھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بالکل مدہوش اسکے لمس میں کھویا ہوا تھا۔

"تم ایسے نہیں مانو گے جیسے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔" اسنے طنزیہ کہا۔

"کچھ پل بس۔" اسکے گال کو سہلاتے ہوئے وہ گھمبیر بو جھل بھاری آواز میں بولا۔

مسکان نے دانت پیسے اسکا دماغ گھوم گیا۔

اور دوسرے ہی پل اسے نیند سے جگانے کیلئے اپنا ہاتھ گھما کر اسکے منہ پر مکہ جڑ دیا کہ وہ سٹیٹا کر کر راہ سے دور

ہوا۔

"آہ اب کون سی موت پڑ گئی تھی۔" اپنے جڑے کو پکڑے وہ اس پر غریبا۔

"موت مجھے نہیں تم پر فوتگی کے دورے پڑ رہے تھے بیہودہ۔۔۔!" وہ اپنی ساڑھی کا پلو شانوں پر درست

کرتی کاٹ کھانے کو دوڑی وہ لمحے کو گھبرا گیا۔

"تم مجھے کیسے مکارا سکتی ہو؟" وہ اپنی شرٹ درست کرتا اس پر چڑھ دوڑا۔

"تم لائق اسکے ہو یہ لو اب معلوم ہو گا کیسے مارا۔" اسنے کہنے کے ساتھ ہی دوسرا مکہ گھما کر اسکے گال پر مارا کہ

منہ میں خون کا ذائقہ گھل گیا۔

"تم۔۔۔!!" وہ جھپٹا اس پر اور اسکے بازو کو پکڑ کر دیوار سے لگایا

پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی نرمی برت گیا۔

"تمنے مجھے مارا۔۔۔؟؟" مسکان چیخ پڑی۔

"ہاں مارا کیونکہ تم ایک سائیکو عورت ہو دوپیل خوشی کے نہیں دے سکتی شوہر کو گھڑکی مرٹضہ۔"

"ایس پی تمنے مجھے گھڑکی مرٹضہ کہا۔۔۔!" وہ۔۔۔ صدمے سے چلائی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں کیونکہ تم ہو!! دو دن گھڑ میں گزار کرو ہاں کے کیڑے کیڑیاں کھا کر آئی ہو کھا تھو۔۔۔!" اسنے کہتے ابکائی کے انداز میں گھن کھائی۔

اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا جیسے اس میں سے سمیل آرہی ہو۔۔۔

"میں گھڑ کی مرضہ ہوں جسکے ساتھ ابھی تم منہ۔۔۔" وہ غرائی اور ساڑھی اپنی گردن میں لپیٹ کر وہ اس پر جھپٹی اور دیکھتے ہی فیری کے دیکھتے دونوں بری طرح گتھم گتھا ہو گئے۔

"اف میں کیا کہوں اب۔۔۔!" وہ پائوں کو چھو تیلو فراک انگلیوں میں تھامے لب دانتوں میں دبا گئی۔  
"مما گھڑ کی کیڑی۔۔۔!" تھک کر وہ بولی۔

برہان کا گلا دباتی مسکان ساکت ہو گئی

جبکہ اسکے نیچے بے بس پڑا برہان شاندار قہقہہ لگا اٹھا اور ہنستے اسکی حالت دیکھ کر لوٹ پوٹ ہو گیا۔  
"کیا کہاتمنے؟" بال پیچھے جھٹکتی وہ فیری کے سامنے آئی اسنے معصومیت سے نظریں اپنے نیچے پڑے باپ سے ہٹا کر ماں کو دیکھا۔

"بولو۔۔۔!!" اسنے سخت لہجے میں ٹوکا۔

"مما۔۔۔ گھ۔۔۔ گھڑ کی ک۔۔۔ کیڑی!" اسنے ڈرتے بتایا اور اسکے پیٹ کی سمیت دیکھا۔

"کیا ہاں کہاں میں گھڑ کی مرضہ کیڑی لگتی ہوں اتنی ینگ خوبصورت ہوں پیارا سا چہرہ ہے کہاں سے گھڑ جیسی لگتی ہوں۔" وہ سر پکڑ کر بولی برہان ہنستا وہیں لیٹا سر کے نیچے بازو رکھتے بڑی فرصت سے اسکی پشت دیکھ رہا تھا۔

جہاں سیاہ گولڈن کڑائی والی ساڑھی پر دراز بال بکھرے ہوئے تھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بے ساختہ خود پر ہنس پڑا کہ اکثر لڑتے جنگ کے وقت وہ اسکے وجود میں کھو جاتا تھا اور وہ جی بھر کر خون خرابا کر کے جاتی تھی۔

"مما میں نہیں ماموں کہتے ہیں کہ آپ گھڑ کی کیڑی ہیں آپ دو دن گھڑ میں رہی ہیں اسلئے آپ کا خون کالا ہے اور انکا سرخ پیور آپ کو ڈاکٹر گھڑ کی مرضہ کہتے ہیں۔" وہ ساری حقیقت اسکے گوش گزارتی ہوئی سر جھکا گئی "نہیں بیٹا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اب ہم گھڑ کی کیڑی کو گھڑ کی کیڑی نہیں بولیں گے تو کیا کیڑی بولیں گے۔" برہان اسے زچ کرتے معصومیت سے الفاظ ادا کرتا بڑا محظوظ ہو رہا تھا۔

"بچھو سوتیلا بچھو۔۔!! سہی دنگ مارا ہے بچھو۔" وہ بڑبڑا کر رہ گئی اور وہاں سے نکلی

"مما ماموں نے کہا تھا جب میں آپ کو یہ کہوں گی کیڑی آئی مین فی میل کیڑی تو آپ جھگڑا نہیں کریں گی۔" وہ اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ کر بولی۔

اندازہ صاف تھا کہ آپ تو سچ میں ثابت ہو گئی ہیں۔

"وہ تمہارا ماموں نہیں ہے اس دن بھی سمجھایا تھا بچھو ہے سوتیلا مینا گھنا۔"

"چھوڑو گی نہیں میں تمہیں۔" وہ دانت کچکچائے برش کرنے لگی۔

جبکہ فیری پاس آکر کان پکڑتی کھڑی ہو گئی تو مسکان نے دیکھ کر اسے بے ساختہ خود میں بھیچا۔

ڈریسنگ روم سے نکلتے یہ منظر برہان نے کچھ چونک کر دیکھا تھا۔

"ایک یتیم ہی دوسرے یتیم کا دکھ سمجھ سکتا ہے۔" وہ بڑبڑایا اور اپنا بلیک تھری پیس سوٹ لیکر باتھ روم میں بند ہو گیا۔

ٹاؤنچ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لاؤنچ لان سارا مہمان سے بھر گیا تھا۔

ملک خاندان کی طرف سے عالیہ بیگم دراب مشال، نوشین حسن، سفیان اور حوریہ آئی ہوئیں تھیں۔ جبکہ تقویٰ اور صائم نے مہندی اور شادی میں آنے کا کہا تھا وہ ابھی اپنی نئی نئی جاب اور ہاسپٹل کی تعمیرات میں کافی مصروف تھے۔

"داد کہاں ہے کمال؟" آسیہ بیگم پریشان سی کمال صاحب کے پاس آکر بولیں  
"مجھے کیا معلوم یہیں تھا۔" انہوں نے لائونچ میں نظریں گھمائیں۔

"کہاں چلا گیا یہ لڑکار سم شروع ہونے والی ہے۔" وہ پریشان سی دوسری طرف چلی گئیں۔  
جبکہ اسکے دوستوں میں دبی ہنسی اور شرمندگی بھی تھی۔

"سمیر بیٹا وہ تم لوگوں کے ساتھ تھا نا۔" کمال صاحب ان کے پاس چلے آئے وہ بوکھلائے سٹپٹا گئے۔  
"جی جی انکل وہ ہمارے ساتھ تھا پھر اچانک کال آئی تو ارجنٹ چلا گیا۔" فہد نے فوراً بہانا گڑھا۔

"اوہو ایک تو اس لڑکے کی بیوقوفیاں کوئی اس موقع پر کہیں جاتا ہے بیوقوف گدھا۔" وہ بڑبڑاتے وہاں سے  
ہٹے

تب سب نے افسوس سے اسکی گمشدگی اور کمال صاحب کی بات پر بے شک کہا۔

"ویسے کیا کہاں تم لوگوں نے کہیں دیکھا ہے۔" وہ مصنوعی حیرت سے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔

"نہیں یار ہم نے تو نہیں دیکھا ہاں کچھ دیر پہلے گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔" ذیشان نے مسکراتے سیریس انداز  
میں بتایا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا آجائے گا تم سب دل چھوٹا مت کرو۔" بلاول نے سب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں یار کی گمشدگی پر حوصلہ دیا۔

"یار میرا سانس گھٹ رہا ہے کوئی ٹھنڈہ پلا دے پتا نہیں میرا معصوم بزدل شو نامنا سا یار کہاں گیا۔" سمیر سینا مسلتا چیئر سنبھال کر بیٹھا تب سب پریشان اسکا چہرہ اتکنے لگا۔

"یہ لے جلدی سے پے لے کیا پتا گھبراہٹ دماغ پر چڑھ جائے۔" سب نے ایک دم اپنا جوتا پائوں سے نکال کر اسکے منہ کے قریب کیا انتہائی فکر مندی سے۔

سمیر نے پہلے ان کی شکل دیکھی پھر انکے جوتے جو ٹھنڈے کے طور ملے تھے۔

"لعنت ہو تم جیسے شیطان صفت دوستوں کے شر سے اللہ سب کو محفوظ رکھے دفع کرو ایراسوفٹ کے جوتے جیسی شکل لیکر۔" وہ دھاڑتا وہاں سے اٹھا کہ سب بلند قہقہے لگا اٹھے۔

"آیا بڑا گھبراہٹ ہو رہی ہے بچے کو۔ پی لیتا ہمارا جوتا دس دن بیڈ سے نا اٹھتا۔" سب نے باری باری ناک بند کر کے جوتے سونگھے اور ابکائی دیکر پائوں میں پہن لیے۔

"ماشاء اللہ آسیہ تیری بڑی بہو تو بڑی سوہنی ہے۔" ایک عمر رسیدہ خاتون نے مسکان کو دیکھ کر بے ساختہ تعریف کی۔

کرتی بھی کیوں ناسیہ ساڑھی میں نفیس سی جیولری دراز قد دھان پان سا وجود۔۔

کھلے بال جو پشت کے ساتھ شانوں پر بکھرے پڑے تھے۔ سنہری آنکھوں پر بلیک اور گولڈن آئی شید و کاٹچ لبوں پر ڈیپ ریڈ لپ اسٹک۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جب سیڑھیاں اترتی باہر لان میں آئی تو سب کے منہ کھلے پڑے تھے وہیں آسیہ بیگم جہاں اسکے پہناوے کے ڈر سے کچھ سہمی ہوئی تھیں اسے یوں تیار ہوتے پا کر انکی گردن خاندان میں کچھ اونچی ہو گئی۔ جیسے یہ ساری تعریف انکی ہو رہی ہو۔

"دادی میں کیسی لگ رہی ہوں؟" فیری بھاگ کر آسیہ بیگم کے سامنے آ گئی۔ انہوں نے کچھ سٹپٹا کر اسکے یوں سب کے سامنے مخاطب پر گھور اپروہ بھی اپنی ماما کی بیٹی تھی چڑھ کر انکی گود میں بیٹھ گئی۔

"دادی بتائیں ناں؟" اسکی ضد کی وجہ اور سب کے دیکھنے پر انہوں نے اسکی گال کو چھوا۔ "بہت پیاری جیسی سچ کی فیری۔" انکی تعریف پر جہاں گھورتی مسکان ریلیکس ہو کر مسکرائی تھی وہیں فیری کھل اٹھی۔

"لو یو سوچ دادی۔" اسنے کہتے ہی آسیہ بیگم کے گال پر کس کر دیا اور انکے سامنے اپنی گال پیش کی۔۔۔ وہ سب کو مسکراتا دیکھ کر مسکرائیں اور ناچا ہتے بھی اسکے گال پر لب رکھے کہ عجیب سے احساس ہوا وہ مسکرا دیں۔۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔" ایک بار پھر وہ خالص محبت سے بولیں۔ فیری خوش سے کھلکھلائی اور جھپٹ کر نور کی گود میں چڑھی۔ "واؤ ماما یہ تو کتنی پیاری لگ رہی ہیں ماشاء اللہ۔" اسکی چیخ بلند ہوئی نور جھینپ گئی جبکہ باقی سب اسکی معصومیت پر ہنسی۔

"داؤد بھائی کہاں ہے؟" حوریہ نے حیرت سے پوچھا

"واقعی بہت دیر ہو گئی ہے رسم کو۔" عالیہ بیگم نے سر ہلایا

تبھی آسیہ بیگم نے نور کے پاس بیٹھی مسکان کو دیکھا۔

"جائو برہان سے کہو داد کو بلائے۔" انہوں نے تنک کر کہا وہ برواچکا کرا نہیں گھورتی اٹھی۔

انکا مخاطب کرنا اچھا لگا تھا پر بیٹی بھی کہہ سکتی تھیں۔

"سنو تم داد کے دوست ہونا وہ کہاں ہے؟" کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے بریانی سے انصاف کرتے مسلسل

بڑبڑاتے سمیر کے سر پر پہنچی جو ٹھنڈے کا گلاس منہ کو لگا چکا تھا۔

مسکان کے سر دلہے پر اچانک اسے اچھو لگا۔

اور وہ بری طرف کھانسنے لگا۔

وہ خاموشی سے اسے کھانستے دیکھتی رہی۔

"چلو اب بس بھی کرو سارے سال کے جراثیم یہیں نکالنے ہیں کیا۔" وہ اکتا گئی۔

سمیر نے چور نظریں اٹھائی۔

"مجھے کیا معلوم بھابھی باہر گیا تھا۔" وہ معصومیت کا ریکارڈ توڑتالیگ پیس منہ سے لگانے لگا۔

"بھابی کے دیور اب سیدھے بتائے گا یادوں ایک۔" وہ اسکی نظروں کا کترانہ دیکھ چکی تھی اور کیا وہ زیرک

نگاہیں رکھنے والی مسکان سے بچ سکتا تھا۔

"بھابی مجھے سچ میں نہیں معلوم وہ باہر کام سے گیا تھا آپ دوسروں سے پوچھ لیں وہ بھی تو کمینے میرے ساتھ

تھے۔" اسنے بوکھلا کر کہا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اوہ گریٹ! جب وہ تمہارے ساتھ تھے تو جو انہیں معلوم ہو گا وہ تمہیں اور جو تمہیں وہ انہیں، اب

شرافت سے سیدھا بتاتے ہو یا نکالو ان ساری خالی پلیٹس کے سو سو روپیے۔"

"کیا مسی جی اب ہم غریبوں شادی کے کھانے کے پینے دیں جبکہ معلوم ہے ہمارا گزارا اس پر ہے، کیوں

تاریخ رقم کر رہی ہیں۔"

"تیری تاریخ کی تو تو ایسے نہیں مانے گا سب کو حد سے زیادہ شریف ہونے کا بخار چڑھا ہے۔" وہ چب کر کہتی

پلیٹ سے فورک اٹھا کر اسکی شہ رگ کے قریب لائی۔

"دیکھو اب بتا رہے ہو یا۔۔۔"

اس سے دو منٹ میں تمہارا کام تمام اور تیس سیکنڈ میں تمہارے اس ناکارہ دل کا۔" اسنے زور دیا شہ رگ پر وہ

جھرجھری لے اٹھا۔

"بھابی مینے سب کو اسے گھسیٹ کر گھر کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔" وہ بمشکل بولا اور پائوں سے بوٹ

اتارے۔

"اگر وہاں ناملا تو پھر بتاتی ہوں تمہیں۔" وہ گھورتی ہوئی وہاں سے نکلی جبکہ آیت الکرسی پڑھتے سمیر نے اور

زوردار بھرا ہوا نوالہ لیا اور جوتے اٹھا کر وہاں سے بھاگا۔

"آئے بڑے مجھے جوتے پلانے والے اب معلوم پڑے گا۔"

وہ ہونہہ کرتا رہ گیا جبکہ دوسری طرف بے بسی سے پڑے داد کی نظریں جب مسی پر پڑی تو وہ جی جان سے

کھل اٹھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آہ بھائی کی جان اللہ کی رحمت نازل ہو گئی آہ میری بہن اپنے چھوٹے معصوم بھائی کو آزاد کروا۔" وہ چہک کر پھنسی آواز میں بولا مسکان ہنستی ہوئی اسے کھولنے لگی تب ہی باہر پارکنگ ایریا میں سیاہ لینڈ کروزر رکی۔۔۔

اسکے پیچھے ہی اسکے آدمی کی گاڑی جو وہاں الرٹ ہو کر کھڑے ہو گئے۔

"کوئی مشکوک لگے آرڈر کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔" وہ سخت لہجے میں بولا

اسکے آدمی مودب سے سر ہلا گئے۔۔۔ "آپ بے فکر رہیں میڈم کی سیفٹی ہمیں اپنی زندگی سے عزیز ہے سر۔"

وہ سر ہلا کر مسکرایا اور دوسری طرف آکر دروازہ کھولا۔

ہلدی کلر جس پہ گلابی پھولوں جیسی کڑھائی کی گئی تھی بھاری پائوں کو چھوتے فراک میں نفیس سی ہیل پہنے لمبی چوٹی میک اپ کے نام پر ہمیشہ کی طرح لبوں پر اسکے لمس کی رنگت لیے۔

شانوں پر دوپٹہ پھیلائے چوٹی میں بندھے بال عالم نے ہاتھ بڑھا کر اسکا نازک سا ہاتھ تھاما اور اسے احتیاط سے باہر نکال لایا۔

اسکے دوسرے ہاتھ میں سگار تھا جسکا دھواں حورالعین کی پہنچ سے دور تھا۔

عالم نے متبسم نظروں سے اسکے دکتے چہرے کو دیکھا اور اسکی نازک کمر میں بازو ڈالا۔

وہ اسکے قریب ہوتی جھینپ گئی۔ "ہم پہنچ گئے ناں؟"

"ہمم!" اسنے ہنکاراہ بھرا اور قدم اٹھایا۔

حورالعین نے سہم کر قدم اٹھایا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"یہ بہت مشکل ہے میرے پائوں دکھ رہے ہیں۔"  
 "پھر تم نے ضد کیوں کی؟" وہ رک کر پریشانی سے اسے پائوں دیکھنے لگا۔  
 "ہاں تو مجھے کیا پتا یہ ایسے تکلیف دیتے ہیں۔" وہ شرمندگی سے آنکھیں میچ گئی۔  
 برقی قمتوں کی روشنی پھولوں کی خوشبو لائٹوں کے جھومر۔۔  
 لان میں چھوٹی چھوٹی لائٹ سے سجے قد آور درخت۔۔۔  
 ماحول کافی سحر انگیز تھا۔

اور وہ اسکے ساتھ دونوں اطراف سجے لان کے بیچ سفید روش پر گھیریدار پیلے رنگ کے پائوں کو چھوتے  
 فراک میں، خوبصورتی سے دوپٹے پنوں سے سر پر سجائے اپنی انگلیاں آپس میں الجھائے مضطرب ہو کر کھڑی  
 تھی۔

اس سے سچ میں نہیں چلا جا رہا تھا ڈر لگ رہا تھا اگر خاندان کے سب لوگوں کے بیچ وہ اس ہیلز میں گر گئی  
 تو۔۔۔۔

سوچ کر ہی اسکی خوبصورت بڑی سی آنکھوں میں نمی گھل گئی۔  
 سامنے ہی وہ گرے فور پیس سوٹ میں خوبصورتی سے بھورے بال سجائے لبوں میں سگار دبائے اسکے سامنے  
 کھڑا تھا کہ آس پاس سے گذرتے لوگ انہیں رک رک کر دیکھ رہے تھے۔  
 خاص کر سب کی نظریں سعیر عالم کی طرف اٹھ رہیں تھیں جسکے سائیڈ چہرے کے نشان بھوری آنکھیں لمحہ  
 مبہوت کر دیتی۔

اور اس پہاڑ جیسے وجود کے سامنے ایک خوبصورت پیلے فراک میں حور کھڑی ہو۔

"یہ جمال کی بیٹی ہے اندھی جو۔۔۔۔۔ پاس سے گذرتی عورت حور کو غور سے دیکھتی اپنے ساتھ کھڑی لڑکیوں کو بتانے لگی تھی پراسکے جملے مکمل ہونے سے پہلے ہی عالم نے کافی غصے سے گھوری ڈالی وہ ہڑبڑا آگے بڑھ گئیں۔

حور نے سن کر کافی مشکل سے تاثرات چھپائے کیونکہ وہ جانتی تھی عالم اسکے چہرے پر دکھ کے تاثرات دیکھے گا تو بہت غصہ ہو گا اور شاید اس سے بھی ناراض ہو جائے۔

جو وہ قطعی انورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

"اینی پر اہم سر؟" انہیں رکتے دیکھ عالم کا ایک آدمی آگے بڑھ آیا اور بہت مودب سے پوچھا۔  
 "ہوں۔۔۔!" وہ سر ہلا گیا

پر کیسے گوارا کرے اسکی شہزادی کے سینڈلز کوئی اور لائے۔۔

اسے قطعی طور پر پسند نہیں تھا کہ کوئی اسکی چیز کو چھوئے کجا کہ اسکے سینڈ لزلانا۔۔۔

"نہیں جاؤ تم۔۔!" ایک فیصلہ کرتے اسنے کہا وہ سر ہلاتا پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا تم بالکل نہیں چل سکتی تکلیف ہو رہی ہے؟" اسکے گال پر ہاتھ رکھتے نرمی سے حور سے پوچھا وہ جھٹ سے سر ہلا گئی۔

"مجھے تکلیف تو ہو رہی ہے پر مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے پاؤں چلتے وقت ایسے ایسے ٹیڑھے میڑھے ہو رہے ہیں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ کو دائیں بائیں گراتی ہوئی۔

"ہمم!۔۔۔" وہ سمجھتا سر ہلا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انگلیوں میں دبا سگار واپس منہ میں دیتے وہ بچوں کے بل روش پر اسکے قدموں میں بیٹھا۔۔۔  
جہاں حور کی سانسیں اسکے یوں سب کے سامنے پاؤں میں بیٹھنے پر تھمی تھیں وہیں سب لوگ حیرت سے  
ششدر دیکھ رہے تھے۔

اس سے زیادہ حیرت زدہ تو بیسٹ کے آدمی تھے اسے یوں اتنے لوگوں کے بیچ بیوی کے قدموں میں بیٹھے دیکھ  
کر۔۔۔

"پاؤں تھوڑا اوپر اٹھائو۔" وہ بولا تو حور ہوش میں آئی اور احتجاج کرنے لگی تھی پر سعیر کے پاؤں پکڑنے پر  
فوری اسکے سر پر ہاتھ ٹکایا کرنے سے بچنے کیلئے۔

"س۔۔۔ سب دیکھ رہے ہوں گے۔" اسکے اپنے پاؤں سے kitten heels نکالتے محسوس کرتی  
منمنائی۔

کیا اب وہ ننگے پاؤں جائے گی اپنی بہن کی مایوں میں۔۔۔  
"ان لوگوں کو کوئی کام نہیں۔۔۔!" ناگواریت سے کہتے اسنے پاس نظریں اٹھائیں۔  
وہ سٹیٹا کر حیرت زدہ وہاں جانے لگے۔

عالم نے آہستہ سے اسکی ہیلز کی ایرٹی کھینچ کر نکال دیں۔۔۔  
"اب پہن کر دیکھو۔" دونوں ایرٹی اپنی جیب میں رکھتے اسنے واپس اسکے پاؤں میں وہ بغیر ایرٹی والی ہیلز  
پہنائیں جواب flats کی طرح بن گئی تھی۔

"ہاں اب ٹھیک ہے۔" وہ خوش ہوئی اپنی ایرٹیاں زمین پر دیکھ کر۔۔۔ "آئی لویو"  
اسنے انعام کی صورت میں سرگوشی میں کہا ساتھ ہی اسکی پلکیں لرز گئی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم نے متبسم نظریں اسکے کھلتے مسکراتے چہرے کو دیکھا سرگوشی پہ سرہلاتے انعام قبول اور اسکی ہیلز کی اسٹرپس لگائیں۔

"You are adorable, I love you too"

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی جیب سے رومال نکال کر ہاتھ صاف کرتے سگار منہ سے نکال کر دوسری طرف دھواں چھوڑا اور اپنا بازو واپس اسکی نازک کمر میں ڈالتے آگے بڑھ گئے۔۔۔

"آپنے کیا کہا تھا؟" حور الجھ کر پوچھنے لگی۔

باقی کچھ نہیں پرا نگلش ضرور وہ پکڑ لیتی تھی۔

"گھر چل کر بتائوں گا ابھی فنکشن انجوائے کرو۔" وہ مان کر سر ہلا گئی۔

تب ہی کمال صاحب اور انکے ساتھ کھڑے لوگوں کی اسکی طرف نظریں اٹھیں۔۔۔

پل کو تو ساکت رہ گئے اور دوسرے ہی پل ہوش میں آتے اسکی جانب لپکے۔۔

وہیں برہان نے اسکی موجودگی پر نظریں پھیر لیں۔۔

البتہ حور العین کی سرخ رنگت کو کچھ ٹھٹھک کر ضرور دیکھا تھا۔

یہ بیسٹ کا کون سا روپ تھا۔۔۔

وہاں موجود اسکے آدمی ششدر تھے۔۔۔

وہ کیسے اتنے لوگوں کے سامنے اتنے بڑے اسٹینڈرڈ اسٹیٹس والا شخص اس لڑکی کے پائوں میں جھک گیا۔

انہیں یاد تھا اگر کہیں دوسرے ممالک میں میٹنگ کیلئے گینگ اسے بلاتے تھے تو اسکا پہلا جواب انکار ہوتا تھا

کہ وہ ناکسی کے پاس جاتا ہے نہ ہی کسی کام کیلئے جھکٹا ہے۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پھر یہ کیا تھا۔۔۔؟؟

بیسٹ کوئی مزاق یا عام شخصیت نہیں تھی جو وہ آسانی سے قبول کر لیتے اس منظر کو۔۔۔  
وہ سب، یہ ایک خواب، اپنا وہم، سمجھنے لگے کیونکہ انہیں معلوم تھا بیسٹ نہیں جھکتا۔  
بلکہ جھکاتا ہے۔۔۔

"سر نے میڈم کے سینڈلز کی ایڑیاں اپنی جیب میں رکھ لی۔" بہت مشکل سے حلق سے برآمد ہوئے یہ الفاظ۔۔۔

"ہاں دیکھا۔۔۔!!" دوسروں نے سرگوشی سے جواب دیا اسکے حیرتزدہ بات پر۔۔۔  
"میں تمہارا شکریہ ادا کیسے کروں مسکان میری سگی بھابھی۔" داد نے اپنا کوٹ پہنتے کپڑے درست کرتے  
ممنون آبدیدہ ہوتے اسکے ہاتھوں کی پشت پر عقیدت سے بوسہ دیا  
وہ سٹیپٹا گئی۔۔۔

"اب چھوڑو ایکٹنگ زندہ بچ گئے ہو چلو رسم کیلئے دیر ہو رہی ہے۔" اپنا ہاتھ چھڑوا کر اسنے ٹوکا  
اس اپنائیت پر آنکھیں پونچھتا داد چونک گیا۔۔۔

"ہاں ہاں چلو یار میری بونی جان انتظار میں خفانا ہو جائے۔" وہ ہڑبڑا کر کہتا اسے پیچھے چھوڑ کر لمبے ڈگ بھرتا  
نکلا۔۔۔

"آہ آلف۔۔۔! مسکان ساڑھی کے آگے گھیرے سے الجھ کر گرنے والی تھی تبھی بے ساختہ اسے پکارا۔  
"آجائو یار دیر ہو رہی ہے۔" وہ عجلت میں کہتا وہاں سے غائب ہو گیا  
مسکان ہونقوں کی طرح اسے نظروں سے غائب ہوتے دیکھتی رہ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ابھی ہی تو اتنی دعائیں محبت بہن بھائی بھابھی ماں دیور آپکا بیٹا ہو رہا تھا  
اور ابھی ہی وہ گرنے والی تھی پکارا تو حوصلہ بڑھا کر چلا گیا۔

"یہ سچ میں معصوم ہے یا معصوم بننے کی کوشش کر رہا ہے۔"  
وہ بمشکل اپنی ساڑھی کو ٹھیک کرتی وہاں سے نکلی۔۔۔

لان میں آکر اسے جھٹکا لگا وہیں داد بھی حیرت سے ششدر تھا عالم کو حورالعین سمیت کھڑا دیکھ کر۔۔۔  
وہ جیسے کھل اٹھا۔۔۔

اور آگے بڑھ کر عالم سے بغلگیر ہوا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی آپ دونوں آئے۔" وہ حورالعین سے ملتا عالم سے خوشی سے بولا  
اسنے سمجھتے سر ہلایا اور ایک غصیلی نظر وہاں شرارت سے مسکراتی مسکان پر ڈالی  
"بہت بہت شکریہ آنے کیلئے۔" کمال صاحب ایک بار پھر بولے۔

"آؤ حور تمہیں نور کے پاس لے جائوں۔" عالم سے اجازت لیتے ہوئے وہ حور کا ہاتھ پکڑے وہاں سے  
جانے لگا۔

"مسنی کہاں ہے داد؟" وہ اسکے ملنے کے انتظار میں تھی۔۔۔

"وہ آجائے گی تم آؤ۔" اسے لیکر وہ اسٹیج پر جھولے کے پاس آیا۔۔۔

"نور۔۔۔!" داد کے رکنے پر وہ سمجھ گئی کہ اپنی بہن کے پاس ہے

وہیں دوسری طرف نور سکتے میں سر اٹھائے حور کے آجانے پر بیٹھی تھی۔

"ملو گی نہیں مجھ سے؟؟"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تمہاری شادی ہو رہی ہے ناں جیسے مما کہتی تھی کہ وہ تمہاری شادی ایسے دھوم دھام سے کرائیں گی۔ تم خوش ہو نور؟

مما پاپا بہت خوش ہوں گے ہے ناں؟ "وہ کہنے کے ساتھ ہی ضبط کا دامن چھوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔"

جہاں دادا سے یوں رونے پر بوکھلایا تھا وہیں نور روتی ہوئی اٹھ کر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔  
 "حورالعیین۔۔۔!" وہ اسکے نقوش پر بو سے دیتی اسکے سینے سے لگ کر دونوں رونے لگی۔  
 "مما پاپا نے تو کہا تھا کہ وہ ہماری شادی کسی شہزادوں سے کرائیں گے۔۔۔"

ہمارے لئے کوئی شہزادے آئیں گے اور ہم دونوں کو ساتھ لے جائیں گے۔۔۔ "وہ روتی ہوئی بڑبڑائی  
 حور نے بمشکل سے اسکے وجود کو سنبھالا۔۔۔"

"روتے نہیں پاگل ہمارا دادا کسی شہزادے سے کم ہے کیا۔۔۔  
 وہ تمہیں بہت چاہے گا۔" حور مسکراتی اسکی پیٹھ سہلا کر بولی نور محض سر ہلا گئی  
 "اب کیا میرے بچے کو رلا کر برا حال کرو گی۔" مسکان وہاں آتی دونوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔  
 "مسنی۔۔۔!" حور چمکی اس سے لیٹ گئی۔۔۔  
 مسکان نے نور کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لیا۔

"مما میں؟" فیری اپنا بھاری جالیدار فراک سنبھالتی منہ بسورے بولی۔۔۔  
 "یہ تمہارا چھوٹا پیکٹ ہے ناں۔" وہ ہنستی پوچھنے لگی مسکان نے بھی ہنستے ہاں کہا  
 اور حور نے فیری کیلئے محبت سے بائیں واکی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فیری کے تو جیسے بھاگ کھل گئے وہ اس حور جیسی لڑکی اور اپنے کرش بیسٹ کی بیوی کی با نہیں دیکھ کر یا ہوو کرتی ان میں سما گئی۔

"فیری آہستہ۔۔۔!" داد نے نرمی سے ٹوکا حور العین کی حالت کو نظر میں رکھتے۔

"کوئی نہیں داد یہ بہت پیاری ہے۔" وہ ہنس کر فیری کے چہرے پر انگلیاں پھیرتی اسکے گال پر کس کرنے لگی۔۔۔

اسٹیج کے نیچے کچھ دیر پہلے جب بہنوں کے پیار پر آبدیدہ تھے اب مسکرا رہے تھے۔  
"بہت خوبصورت ہے ناں کتنی حسین ہے ماشاء اللہ اللہ فرصت سے بنایا ہوگا اسے۔" حور یہ کہہ بنا نہیں رہ

سکی

اسیہ بیگم پھیکی مسکراہٹ سے ہنس دیں۔

"ہاں حسین تو ہے اللہ نظر بد سے بچائے دیکھو سب کی نظریں ٹکی ہیں اس پر نظر نا لگ جائے بچی کو۔ کتنی معصوم ہے۔" عالیہ بیگم نے بھی ستائش فکر مندی سے حامی بھری۔

"مجھے تو وہ چھوٹی سی گڑیا جیسی نور پسند ہے کتنی کیوٹ ہے دل کرتا کاٹ لوں اسکے گالوں پر۔" مشال نے جھٹ سے اپنے دل کی خواہش ظاہر کی حور یہ نے اپنی آپنی کو دیکھا۔

"ہا ہا ہا تم کیوں ایسے دیکھ رہی ہو یا دونوں ہی ایک سے بڑھ کر ہیں۔۔۔ بڑی تو بڑی چھوٹی بھی دھماکہ ہے۔" اسنے آنکھ ماری۔۔

"اللہ اللہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں دراب بھائی کو بتائوں گی۔" وہ فوراً بولی

"نوشی آپنی آپ بتائیں کون سی پیاری ہے حور یا نور؟"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نوشین نے مسکان کے پاس ہنستی جھینپی حور کو دیکھا اور پھر نچلا لب دانتوں میں دبائے داد کی موجودگی میں گھبرائی بوکھلائی نور کو۔

"سچ کہوں تو دونوں بے مثال ہیں بلکہ تینوں وہ جو انکے پاس بلیک ساڑھی میں برہان بھائی کی بیوی کھڑی ہے ناں وہ بھی بہت خوبصورت ہے۔"

سب نے نظریں اسٹیج کی جانب اٹھائیں جہاں مسکان کے حصار میں حور کھڑی تھی جبکہ فیری نور اور اپنی ماما ہاتھ تھامے ہوئی اور اس انتہائی خوبصورت لمحوں کو داد اپنی موبائل میں قید کر رہا تھا۔

"ہا ہا ہا آپ کمال آپ کی چوائس کمال سنا ہے اسکے بارے میں؟"

ایسا بولتی بے ناں بھئی دوبارہ سامنے کھڑی نہیں رہ پائیں گی اور مینے تورشیدہ آنٹی سے سنا تھا وہ گئیں تھی برہان بھائی کے نکاح پر کہ اتنے مزے کیے دلہن نے شرائط پانچ چھ دفع نکاح پڑھوانا پھر بیوٹشن کو بیڈ کے نیچے چھپا کر خود پینٹ شرٹ میں نکاح پڑھوانا ہا ہا انوکھی لڑکی ہے

پھر بولتی بھی ہے میرے کو تمہارے کو۔۔۔ "بہت مشکل سے ہنسی کنٹرول کیے بعد بھی مشال ہنستی نوشین حور یہ اور عالیہ بیگم کو مسکان کے بارے میں بتا رہیں تھی۔

وہ حیران ہوئیں۔۔۔۔

"ہاں تو کیا ہوا اسکی اپنی شخصیت ہے۔" نوشین فوراً بولی۔۔

لان میں موجود ہر عورت ولڑکی کے منہ پر حور العین کی کھسر پھسر شروع ہو گئی تھی۔

وہیں وہ انجان اب اپنی بہن کو جھولے میں داد کے ساتھ بیٹھانے لگی۔۔۔

"تم ناراض تو نہیں ہونا؟" سب سے نظریں بچا کر اسکے دوپٹے کے اندر اسکے ہاتھ کو پکڑے وہ بولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور گھبرا گئی۔۔ "بی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو داد سب دیکھ رہے ہیں۔" وہ کچھ فاصلے پر کھڑی مسکان اور حور کو دیکھتی اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی

پر داد نے الٹا مسکراتے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا دیں اور اپنی چوڑی ہتھیلی اسکی چھوٹی گلابی ہتھیلی سے ملاتے پشت کو انگوٹھے سے سہلایا کہ اسکی سانسیں اکھڑ گئیں

چہرہ ادھک کر جیسے لہو ٹپکانے لگا۔ اسنے مزاحمت چھوڑ دی۔

"ناراض ہو؟" گھمبیر لہجے میں سرگوشی سے پوچھنے لگا۔

جبکہ اب انگلیوں کو آزاد کر کے اسکے بے جان ہاتھ کی نبض سہلائی۔

نور حلق تر کرتی اسکے لمس پر سر جھکائے آنکھیں میچے بیٹھی تھی۔۔۔

اور تب مزید سمٹ گئی جب دوپٹے کے اندر اسکا بازو اسکی کمر کے گرد لپٹ گیا۔

"تمہیں اندازہ ہے تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو بونی۔" وہ مدھم آواز میں بولا۔۔۔

پر وہ کہا جواب دینے والی تھی مزاحمت کرنا بھی چاہتی تھی پر وہ کچھ نہیں کر پائی۔

"پلیز داد۔۔۔ اسکے لمس پر وہ کسمسائی۔۔۔۔۔

"ناراض ہو بونی؟؟" اسے کچھ مزید اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بولا۔

نور سانس روک کر نفی میں سر ہلانے لگی۔

"ناراض ہونے کیلئے وجہ چاہیے پر میرے پاس تو وہ بھی نہیں بلکہ شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں میرے دل کے

قریب وجود کو یہاں لانے کیلئے۔" تنگ آ کر دبی آواز میں بولی

داد چونکا اور پھر ہنستی ہوئی حور کو دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اوہ واہ شکریہ میری بونی۔" وہ خوش ہوا تھا اور آہستہ سے ہاتھ اسکی کمر میں نکالا  
 نور نے گہرا سانس بھر کر فاصلہ قائم کرنا چاہا کہ اسی وقت پھر سے آہنی بازو حائل ہو گیا۔  
 "نہیں کر رہی۔" تھک کر وہ بے بسی سے بولی وہ ہنسا دلآویزی سے۔۔۔  
 مرد حضرات سب ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے تھے جہاں عالم کے سامنے برہان بھی اپنے خوب رو شخصیت  
 کے ساتھ بلیک تھری پیس سوٹ میں بیٹھا تھا۔  
 عالم کی ساری توجہ عین کی طرف تھی جبکہ کان میں لگے آلے سے وہ اسکی ساری باتیں مسکراہٹیں سن رہا تھا۔  
 وہیں برہان اسکے چہرے پر موجود سرخ سپید رنگت پر اس نیلے نشان کو دیکھ رہا تھا جیسے کسی نے کاٹا ہو  
 اسے۔۔۔  
 اور کلائی پر بھی تو تھی سرخ جلی ہوئی اسکن۔۔۔۔  
 جیسے اس ٹکڑے کو آگ لگا کر جلا یا ہو۔۔  
 وہ پوری طرح اسکی ذات کی پہلی میں الجھا ہوا تھا۔۔۔  
 رسم کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔  
 پہلے سرخ پھولوں سے سجے جھولے میں بیٹھے داد نور کو باری باری سب ہلدی لگانے لگے۔  
 حور مسکان کے ساتھ آکر نور کو لگانے لگی۔  
 جہاں حور کی آنکھیں نم تھی خوشی سے وہیں نور کی جگہ لگانے لگی۔  
 "حور کل پرسوں آؤ گی ناں؟ نور نے امید سے پوچھا  
 وہ ہنسی۔ "ضرور میری جان تمہاری شادی ہے اور حور نا آئے۔" اسکے گالوں پر ہلدی لگاتے وہ بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان نے نور کو تو سہی لگائی پرداد کے پاس آتی وہ ہاتھ پورا بڑھ کر اسکے منہ پر مل چکی تھی۔  
داد کا ہلدی سے بھرا منہ دیکھ کر فضا میں بھرپور قہقہے گونج اٹھے۔

اور یہ قہقہے کسی اور کے نہیں اسکے دوستوں کے تھے جو کچھ فاصلے پر بیٹھے تھے۔

"او ظالموں ہماری باری کب آئے گی۔۔۔؟" انہوں نے ہانک لگائی وہاں سب ہنس پڑے۔۔۔

"آجائو پھر بتانا ہوں اب میں اکیلا نہیں ہوں۔" اسنے مسکان کی سمیت دیکھ کر ان پر جتایا۔

"سوری پر میں آج کوئی جھگڑا کرنے کے موڈ میں نہیں۔" مسکان نے فوراً ہری جھنڈی دیکھائی۔۔

وہ ساکت رہ گیا۔۔۔ "مم۔۔۔ مس۔۔۔ مسکان۔"

پر وہ انگور کرتی حور فیری کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکلی۔۔۔

داد کی حالت کا ٹو بدن میں لہونا ہو جیسی ہو گئی۔۔۔

وہیں ذیشان فہد والوں نے قہقہہ لگایا تھا۔

شور شرابا عروج پر پہنچ گیا۔۔

تقریب پورے زور شور سے چل رہی تھی یہاں داد کا منہ سمیت پورا وجود ہلدی تھا اور زور دار چیخیں دہائیاں  
مار رہا تھا۔۔۔

"اتنا خوبصورت ہے کہ دیکھتے پلکیں نا جھپکا پائے ہاں کچھ ڈر لگتا ہے پر۔" اسے جس ٹیبل پر فیری کے ساتھ

مسکان بیٹھا کر گئی تھی پاس ہی آواز آئی۔

"اچھا۔۔۔!" دوسری کی حیرت بھری آواز آئی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں آیا ہے بیٹھا ہے اندر دیکھنا بھی اس کے پاس آئے گا نالینے پھر۔۔۔ اس لڑکی کو جیسے اب معلوم ہوا

ہو۔۔۔

"ویسے بیوی کم نہیں ہے اتنی حسین اللہ قسمت والے کو دیتا ہے۔" یہ تیسری کی آواز تھی۔

حور ٹیبل پر سر ٹکائے خاموشی سے سننے لگی۔

"حسن کا کیا کرے بندہ جب وہ کسی کام کا نہیں۔۔۔۔۔" یہ کوئی عورت تھی جو کہتی معنی خیزی سے ہنسی تھی

"کیا مطلب۔۔۔؟" دوسری الجھ گئیں

"مطلب کیا بھئی! حسن کو گھوٹ کر پیے گا وہ۔۔۔

سنا تھا یہ منحوس تھی۔۔۔

اپنے یار کے ساتھ ملکر ماں باپ کو مروایا تھا پھر اسکے ساتھ بھاگ گئی اور کئی سال غائب رہی یہاں انہوں نے

پورا پاکستان ایک کر لیا۔

پراسکے یار نے تو پتا نہیں کون سے کونے میں چھپایا تھا اسے کہ مل نہیں پائی۔

اور پھر سالوں بعد ہاتھ آئی ایک ہسپتال میں لاوارث پڑی ملی برہان کو،

تب تھوڑی نا اتنی حسین تھی ہڈیاں رہ گئی تھی جسم میں۔

سنا تھا اس یار نے اپنا مطلب نکال کر دوسرے آدمیوں کے حوالے کر دیا تھا پھر انہوں نے اسے بے دردی سے

کاٹ شاٹ کر بالکل مردہ بنا کر راستے پر پھینک دیا۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔؟؟؟ انہیں تجسس ہوا

حور آنکھیں میچی درد سے سن رہی تھی اس انجان داستان کو

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا کوئی اسکے درد غم کا اندازہ لگا سکتا تھا  
اس وقت وہ منحوس ہے اسنے اپنے ماں باپ کو مروایا۔  
مہینو بعد اسکے دماغ میں وہیں چنچیں زہر گھلنے لگا  
سارے وجود پر جیسے چیونٹیاں چبھنے لگی تھی اسکے زخموں سے بہتا خون چوستی  
اور کوئی مہربان ہاتھ انہیں نوچ کر دور پھینک رہا تھا۔۔  
"آپی کیا ہوا؟" فیری پریشان اسکے منہ سے نکلتی ٹیبل پر سفید جاگ اور آنکھوں سے بہتے روانی سے آنسوؤں  
دیکھ کر گھبرا گئی۔

اور حور العین کی بو جھل ہوتی پلکیں دیکھتی خوفزدہ ہو گئی۔  
جبکہ وہ تو خود کو اسی جہنم میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔  
کوئی اسے منہ کے بل زمین پر لیٹائے اسکی پیٹھ پر خنجر کی نوک سے اسکی سفید اسکن کو کاٹنے لگا تھا۔۔  
"مع۔۔۔۔۔ عالم۔۔۔۔۔!!!" وہ اپنے ہاتھ پاؤں سن محسوس کرتی بڑبڑائی۔  
اسے یاد تھا روز کی طرح آج اسنے دوائی کھائی نہیں تھی بلکہ زبان کے نیچے چھپا کر پھر آہستہ سے تھوک دی  
تھی

صرف عالم کو دیکھانے کیلئے کہ اب وہ ٹھیک ہے بالکل۔۔۔۔

"عین۔۔۔۔۔!!!"

دوسری طرف ڈرائنگ روم میں بیٹھا عالم عورتوں کی باتیں شور گلاسوں کی آوازوں قہقہوں کے بیچ کچھ کچھ  
سننا جھٹکے سے بڑبڑا کر اٹھا۔۔۔



"کیا ہوا یہ اچانک کیوں چلا گیا؟" کمال صاحب بوکھلا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"چلو دیکھتے ہیں۔۔۔!!" وہاں سب انکے پیچھے لپکے۔۔۔

"مما پاپا وہاں آپنی کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے؟" فیری روتی ہوئی بھاگتی مسکان کے پاس آئی جو نور کو روم میں چھوڑ آکر اب آسیہ بیگم کی ہدایات سن رہی تھی۔

"کیا ہوا اسے؟" مسکان ہاتھ میں موجود ہلدی والا تھال وہیں پھینک کر بھاگی

"ہائے اللہ یہ کیا کر دیا لڑکی۔۔ !

مر تو نہیں گئی ہوگی نا پھر کیوں میرے بیٹے کی خوشیوں کو خراب کر رہے ہیں۔" انکی ناگوار بڑ بڑاہٹ گونجی اور جھک کر تھال واپس سمیٹنے لگی تھی۔

فیری ان پر ایک نظر ڈالتی واپس بھاگ گئی۔۔۔

"عین؟ شہزادی!!" وہ اس کے پاس پہنچتا اسکا وجود ایک دم بانہوں میں بھر کر سینے سے لگا گیا

"مع۔۔۔ عالم چلو۔۔۔" وہ منہ اس کے کوٹ پر صاف کرتی بڑبڑائی

"حورالعین!!" مسکان برہان داد بھاگتے اسکے پاس پہنچے

اور سعیر کے آغوش میں اسکا وجود دیکھ کر حیران رہ گئے

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟" مسکان نے ہمت کرتے پوچھا۔

"شٹ اپ!!! " وہ اچانک حلق کے بل دھاڑا کہ ہر کسی کا دل سہم کر کانپ اٹھا

سب خوفزدہ ہو کر اسکی آنکھوں میں سرخی دیکھتے پیچھے ہونے لگے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہاں آؤ تم!" بیہوش عین کی پیٹھ سہلاتے اسنے مسکان کو پاس بلایا

برہان چونکا

"کیا کہنا ہے مجھ سے کہو!" اسنے مسکان کا بازو پکڑ کر خود کو آگے کیا۔

اس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ اسکی بیوی کو مار رکھتا

سعیر نے قہر بھری نظروں سے مسکان کو دیکھا

دادا سکے رکے قدم دیکھ کر دانت پیس گیا۔

"بولو۔۔۔!" وہ برہان کا بازو جھٹک کر اسکے سامنے آگئی۔

تبھی سعیر نے بغیر فیری کو سینے سے لگائے کھڑے برہان کے شکڈ سرخ چہرے کو دیکھے دوسری طرف

تھر تھر کانپتی تین لڑکیوں اور ایک عورت کو دیکھا۔

وہاں سب جمع ہو گئے تھے ہر کوئی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہا تھا جو بگڑا پھرا کھڑا تھا۔

"سزا دوا نہیں ان کے دماغ کے حساب سے۔۔۔۔"

اسکے دماغ میں بھرے سٹوریز کے اسٹاک کو نکالو باہر۔۔

اور بھیج دو انہیں لاک اپ میں انہو نے سعیر عالم کی بیوی کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔" سرد خو نخوار لہجے

میں کہتا وہ وہاں سے نکلا۔۔۔

اسکے پیچھے گارڈز بھاگتے گئے۔

اس فیصلے کو سنتے سارے ماحول پر سکتا چھایا تھا جبکہ خونخوار نظروں سے مسکان پھری ان چاروں کو دیکھ رہی

تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔" برہان اسکے بچے آیا  
 "یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے ایس پی تم بچے میں نہیں آؤ گے انہوں نے میرے بچے کی جان لینے کو شش کی ہے میں  
 انہیں جان سے مار دوں گی۔" وہ غرائی  
 اور جھٹکے سے اپنے وجود میں چھپا پسٹل نکال کر سب کو وحشرہ چھوڑتی ان تینوں لڑکیوں اور عورت کو باہر  
 چلنے کا اشارہ دیا۔  
 "اگر تم انہیں لیکر گئی تو پھر یہاں نہیں آؤ گی! میں تم پر کیس کرونگا اگر تم نے انہیں کچھ کیا تو۔" برہان سرد  
 لہجے میں بولا

کچھ پل تو مسکان سن رہ گئی اسکی بات سن کر۔۔۔  
 اور دوسرے ہی لمحے دھاڑی  
 "چلو ورنہ یہیں ساری گولیاں کھوپڑی میں ڈال دوں گی۔" اسکی غراہٹ سب کے کان سن کر گئی  
 یکایک ہنسی کھلکھلاہٹ سے وہاں وحشت پھیل گئی اور وہ گھسیٹ کر ان چاروں کو گن پوائنٹ پر لے گئی۔  
 مشال نوشی عالیہ بیگم حوریہ سب انگشت بدنداں تھیں  
 آسیہ بیگم خود سکتے میں پیچھے کھڑی یہ سب دیکھتی رہیں۔۔۔۔  
 سب کے منہ سے جیسے زبان نکل گئی ہو فیری انجان سہمی برہان کی گردن میں منہ چھپائے ہوئی تھی۔  
 داد سر جھٹکا عالیہ بیگم والوں کی جانب متوجہ ہوا۔  
 "معذرت آنٹی آپ کو سب کو یہ فیس کرنا پڑا۔"  
 اسکی بات پر وہ کیا کہتی خاموش تھیں

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انکے سامنے ابھی روتی بلکتی عورتوں کو وہ لڑکی لیکر گئی تھی کیا کہہ سکتی تھی وہ۔۔۔

"چلیں۔۔!" دراب سفیان نے ان سے کہا۔ تو وہ فوراً ہراساں سر ہلا کر انکے پیچھے ہوئیں گاڑیوں کی طرف

یہاں تک آسید بیگم سے ملنا بھی یاد نہیں رہا۔۔۔

اس لڑکی منہ سے بہتی سفید جاگ انکی آنکھوں کے سامنے تھی جیسے اسنے زہر کھالیا ہو۔

یا کسی سانپ نے دنگ مار لیاں ہو۔۔۔۔

ویسی ہی تو پہلی پڑ رہی تھی وہ۔۔۔

"مینے کہا تھا نا نظر لگ جائے گی بچی کو سب گھور کر دیکھ رہیں تھی۔" عالیہ بیگم نے آیت الکرسی پڑھتے کہا۔

"نہیں ماما وہاں بہت کچھ کہہ رہے تھے اسکے بارے میں کہ کسی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں وہ بس کڈنیپ ہو گئی تھی۔" سفیان نے بات کاٹ کر کہا حوریہ لب بھیج گئی۔

"چہ چہ اللہ حفاظت فرمائے اسکی کتنی حسین لگ رہی تھی مسکراتی ہنستی دو منٹ میں کیا حال بنا دیا بچی

کا۔۔۔"

اور وہ لڑکی تو کتنی خطرناک تھی برہان بھائی کی نہیں سنی گھسیٹ کر لے گئی انہیں۔۔۔

اب کیا ہو گا؟" مشال پریشان مضطرب سی بولی۔

"کچھ نہیں اللہ سے دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" دراب نے نرمی سے کہا سب سر ہلا گئیں۔۔۔

مہمان چہ میگوئیاں کرتے آہستہ سے رخصت ہونے لگے برہان فیری کو اپنے روم میں سلا کر مسکان کے پیچھے

جانے والا تھا

جبکہ دادا انکے گھر میں جاتے ہی منہ دھو کر وہاں سے گاڑی نکال کر بھاگا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا اگر وہ مسی کو نابینا عالم کے اجازت نادینے کی بات تو آج یہ کچھ نہیں ہوتا جانتا بھی تھا کہ اسکا علاج چل رہا تھا اسے خطرناک زہر دیا گیا تھا مارنے کیلئے جو اسکے دماغ تک اثر کر چکا تھا آدھے جسم پر پھیل چکا تھا پھر کیسے وہ سب کچھ جان کر اتنی بڑی غلطی کر سکتا ہے۔

"آپ جائیں سو جائیں سہی جی عالم کو آنے میں دیر ہو جائے گی۔۔!" وہ اپنے لئے کافی کا کپ اور اسکے لئے چائے بنائے ٹرے میں لیکر لائونج میں آیا۔۔

سہی نے پہلے اسے پھر ٹیبل پر رکھے چائے کے کپ کو دیکھا۔

"پھر یہ کیوں لائے ہو؟" اسنے تنکھے چتون سے پوچھا

عارب مسکرایا اور اسکے چہرے کو دیکھا۔

"معاملہ سارا یہ ہے کہ میں کہوں گا آپ جائیں آرام کریں۔۔۔

پھر آپ ہیر و سن کی طرح کہیں گی نہیں ان کے آنے تک میں تم سے بات کر لیتی ہوں۔۔

تب آپ مجھ سے میرا تعارف پوچھیں گی اور میں الشریف بندہ اپنی پوری الشرافت والی زندگی آپکے سامنے کھول کر رکھ دوں گا۔۔

پہلے آپکو مجھ پر الترس آئے گا کہ بغیر ماں باپ کے بچے کا یہ حال ہے اسکے بعد الرحم۔۔

پھر دن گزریں گے آپکو مجھ سے الاپنائیت کا احساس ہوگا۔

میرے نظروں کے سامنے ناہونے پر آپ الفکر مندی ہو جائی گی

الروح میں ولے چینی سی ہونے لگے گی

آپ یونہی مجھے السوچتے میرے لئے ہر روز کچھ بنا کر رکھیں گی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پھر آپکو فیل ہوگا میرا یعنی مابدولت کا آپکی المبارک ولزنگی میں ہونا کتنا ضروری ہے۔  
اسکے بعد العارب ولعاری سے سہی جی آپکو محبت ہو جائی گی اور جب یہ راز کھلے گا تو آپ الناراض ہوں گی خود  
سے، اسکے بعد پیپی شروعات۔۔۔ "متبسم نظروں سے اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا ٹانگ پر ٹانگ  
چڑھائے ایک بازو صوفے کی پشت پر ٹکائے دوسرے ہاتھ میں بلیک کافی کا کپ پکڑے وہ چھوٹی چسکیاں  
لینے لگا تھا۔۔۔

"اور یہ سب خالی دماغ پیٹ سے نہیں ہوگا صرف بندہ ہی خرچ ہوگا اسلئے لچسکیاں بھریں اور آپکے سامنے  
موجود الشریف بندے کا تعارف پوچھنا شروع کریں۔"  
سہی نے اس ساری بکواس پر دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا۔۔۔  
عارب جو ریلیکس بیٹھا شیر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھوں میں سر دیکھ کر ہڑبڑا گیا۔  
فورآسیدھا ہوا "کیا ہوا سہی جی آپکے سر میں درد ہے؟" اسنے کپ ٹیل پر رکھا اور اٹھ کر اسکے پاس آنا چاہا کہ  
سہی نے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

وہ سر ہلاتا بیٹھ گیا اور پریشان مضطرب ہو کر اسے دیکھنے لگا۔  
"کون نامر جائے اس معصومیت پر۔۔۔!!" وہ تڑخ کر طنزیہ بولی  
"نہیں نہیں پلیز آپ نامریں مینے بڑی پلاننگ کی ہیں فیوچر کی سہی جی۔" وہ مچل اٹھا سہی کا دل کیا سامنے رکھا  
کپ کر سٹل واس اس دماغ سے عاری انسان کے سر پر مار دے۔۔۔  
"مار دیں سوچیں مت سہی جی میں محبت کی شروعات سمجھ کر قبول کر لوں گا۔" اسنے فوراً کہا سہی گھبرا گئی بھلا  
اس لڑکے کو کیسے معلوم وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر سامنے اسکی اپنے چہرے پر شہد رنگ سکڑی نظریں دیکھ کر وہ پیل کو گھبرا گئی۔۔۔  
بے ساختہ ہی پہلو بدلا۔۔۔

ایک تو اسکا "جی" انسان کو زچ کر دیتا تھا سہمی بہن بھی تو کہہ سکتا تھا یا آپ۔۔۔  
وہ اسے دیکھنے سے گریز کرتی سوچنے لگی۔

دوسرے ہی لمحے وہ "استغفر اللہ" بولا سہمی سچ میں بوکھلا گئی۔  
کچھ پل خاموشی سے اسکے چسکیوں کی آواز پر گزر گئے۔۔۔

"تمہیں عربی آتی ہے؟" وہ تنگ آ کر بولی

عرب دلکشی سے مسکرایا  
"تعارف کی سیڑھی نمبر ون۔۔۔" اسکے دل میں گد گدی ہونے لگی

"جی الحمد للہ !

صرف لکھ نہیں پاتا، ناہی لکھا ہوا پڑھ پاتا ہوں، اور ناہی اسے سمجھ پاتا ہوں باقی بول اچھی لیتا ہوں۔" وہ  
مسکرا کر سچائی سے بولا اور پھر اسکے تاثرات جانچنے کیلئے لبوں سے کپ لگا کر آنکھیں سکڑ لیں۔۔۔  
"نالکھ پاتے ہو!

ناہی لکھا پڑھ پاتے ہو!

بلکہ سمجھ بھی نہیں پاتے!

تو بول کیسے لیتے ہو؟" وہ ششدر بولی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ ہلکے سا ہنسا جس پر جیسے اسکی شہد رنگ آنکھیں مسکرائی سمی الجھن سے اسکے چہرے پر نظریں نہیں ڈال پارہی تھی

وہ اس سے اس قدر بڑھی ہونے کے باوجود بھی نروس ہو رہی تھی  
اور یہ سارا قصور اسکی سکڑی روح کو جانچتی نظروں سے الجھتی شہد رنگ نظروں تھا۔۔۔  
"اس میں کون سی بڑی بات ہے سمی جی آپ نے اپنے اس الشریف و لعاری کو سمجھا ہی نہیں ہے  
چلیں ایک لفظ بتا دیتا ہوں۔۔۔"

اُنت ما کنت اُبَحْث عَنْه  
رَاحَةُ اَنْفَاسْکِ اُنت عَطَشِ  
(مجھے جس کی تھی، وہ تلاش ہو تم  
خوشبو تیری سانسوں کی، میری پیاس ہو تم)"

"مطلب؟؟؟" سمی نے لب دبا کر غصے سرخ اناری چہرے سے پوچھا  
وہ بہت نہیں تو تھوڑا کچھ سمجھ لیتی تھی عربی کو اور پھر اس میں لکھے صاف واضح بد تمیز جملہ وہ کیسے نہیں جان پاتی۔۔۔

"سمی جی مطلب میں کیسے بتائوں میں آپکو پہلے ہی بتایا کہ مجھے ان کی سمجھ نہیں آتی۔" وہ معصومیت سے بولا  
ورنہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ سمجھ جائے گی

"آج تو ڈبل تہجد پڑھنے پڑیں گے جھوٹ جو اتنا بول لیا ہے۔" وہ خود ہی سوچ کر شر مندہ ہو گیا۔  
سمی جیسے اسے گھورتی سمجھ گئی وہ سچ میں اس سے انجان تھا۔



اسنے گہرا سانس بھرا

"ایسے نہیں بولتے، کس نے بتایا تمہیں یہ؟" اب وہ اعتراض اٹھانے لگی

پھول عارب کے دل پر برس پڑے

"وہ سہمی جی میرے دوست نے آپکو تو معلوم ہے مجھے سمجھ نہیں آتی تو اسنے بتایا اور میں نے آپکو سنا دیا۔

کیا غلط بات تھی؟" وہ معنی خیز مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا سہمی گھبرا گئی

"نن۔۔۔ نہیں مطلب اچھا تھا۔۔۔ ہاں سہمی تھا غلط نہیں تھا بس تم آئندہ ایسا کچھ نہیں بولو گے وہ بھی

میرے سامنے سمجھ گئے۔۔۔؟" وہ اسکے اچانک آنکھوں میں دیکھنے پر اپنی بوکھلاہٹ چھپائے صرف اسکی غلط

سوچ کو جھٹکنے کیلئے وہ صحیح کہہ گئی تھی۔۔۔

ورنہ وہ جان بوجھ کر اس سے یہ بولتا تو وہ اسکا قیمہ بنوادیتی عالم کے ہاتھوں

"اچھا پھر تو مجھے بہت پسند ہے یہ

اُنت ماکنت اُبَحْثِ عَنْہ

رَاحِۃُ اَنفَاسِکَ اُنتَ عَطَشِی

کتنا پیارا۔۔۔۔۔ (اظہار) لفظ ہے۔" وہ خالی کپ رکھتا اب سیدھا ہو کر بیٹھا تھا سہمی مزید گھبرا گئی۔

اسکا دل کیا بتا دے کہ لفظ نہیں الفاظ ہیں وہ بھی ناقابل قبول۔۔۔

پر وہ اس دماغ سے عاری انسان کو کیا سمجھاتی جو بغیر معنی مطلب جانے ایسے بول گیا تھا۔۔۔

اسکے تو سوچ کر ہی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

"اچھا اور آپکو کون کون سے لینگوتج آتی ہے سہمی جی؟"

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاں؟؟" وہ جو اپنی سوچوں میں تھی چونک کر دیکھا۔

"اور کون کون سے زبانیں آتیں ہیں آپکو سہی جی؟" وہ پھر سے دہرانے لگا اپنا سوال

اور سہی اسکے جی میں جذبات ڈالنے پر پیچ و تاب کھاتی رہ گئی

"کوئی نہیں صرف اردو انگلش اور تھوڑی سی عربی آتی ہے۔" اسنے سرسری سا جواب دیا اور چائے کے کپ

کو اٹھا پیر وہ ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔۔

"لائیں میں گرم کر کے لائوں۔" عارب نے اسکے جواب سن کر شکر کیا اور اس سے کپ لینا چاہا تو سہی نے

انکار کر دیا۔۔۔

"میرا پینے کو دل نہیں چاہ رہا تھا یہ تو بس ایسے ہی سامنے رکھی تھی رزق ہے تو۔۔۔" اسنے وضاحت دی

"ہاں تو رزق کو واپس ایسے چھوڑ دینا بھی تو گناہ ہے جب وہ آپکے حصے کا ہو اور آپ ایسے ناکھائیں تو اچھا نہیں

لگتا آپ لائیں میں گرم کر کے آتا ہوں۔" اسنے کہنے کے ساتھ اسکے ہاتھ سے کپ لے لیا۔

سہی نے تو فوراً ہی ان شہد رنگ آنکھوں کو قریب سے دیکھنے سے سرگھوما لیا۔

عارب اسکے گریز پر ہلکا سا ہنس کر وہاں سے نکلا۔

"ارمٹا سوئی ہوئی ہے؟" خاموشی سے اکتا کر اسنے سوال کیا

"جی وہ جلدی سو جاتی ہے اور پھر بارہ کے بعد اٹھ کر باہر بیٹھی رہتی ہے اکیلی۔" وہ اپنے لیے بھی کپ لے آیا

دوسرا بلیک کافی کا۔۔۔

"تمنے ابھی وہ بھرا ہوا پیا تھا۔!" سہی پہلے کپ پھر اسکے گلابی لبوں کو دیکھ کر ٹوکے بنا نہیں رہ پائی

"اسکے بنا گذارا نہیں۔۔۔!"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یوں سمجھ لیں گریفرینڈ ہے میری۔ "گہر اسانس بھرتے وہ بولا  
رات رات بھر مشینوں کے سامنے بیٹھ کر سر کھپانے کے ساتھ یہ بلیک کافی ہی تو تھی جو اسکا ساتھ دیتی تھی  
اس حال میں۔۔۔

"یہ بھی کوئی بات ہوئی بھلا اب تم کھانے پینے والی چیزوں سے بھی یہ رشتے رکھو گے مطلب حد ہے عاری  
پن کی۔" وہ بڑبڑائی اور چائے کا کپ منہ سے لگایا  
چائے تو تعریف کے لائق تھی پر وہ نہیں کر پائی اسے معلوم تھا اسکا کچھ کہنا ہوتا اور وہ فوراً پھیل جاتا۔۔۔  
"شکرانہ۔۔۔!" وہ مسکرا کر بولا سہمی گہر اسانس بھرتی رہ گئی

اس بندے سے کچھ چھپا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔۔  
"تم فیس ریڈر ہو یا ناول ریڈر؟" اسنے کوفت سے زنج ہو کر پوچھا عارب ہنس پڑا  
"میں ملٹی ٹیلنٹڈ بندہ ہوں۔" لا پرواہی سے کہتا وہ اسکے تاثرات سے محفوظ ہو رہا تھا  
سہمی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"تم عاری ہو۔۔۔" وہ تڑخ کر بولی  
"شکرانہ۔۔۔!" وہ دودو بولا

تب سہمی کو احساس ہوا اسنے دماغ نہیں ساتھ جوڑا  
"تم دماغ سے عاری ہو۔۔۔!" وہ فوراً بولی  
"شکر دل تو ہے، میں چلتا ہی اسی پہ ہوں۔  
دماغ سے میرا دور کا واسطہ نہیں۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کواس مت کرو عالم کو کال ملاؤ پوچھو اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے۔۔!" وہ ٹائم دیکھتی بولی

عارب چونکا اور سیدھا ہو بیٹھا

"میری مجال جو کال کر کے پوچھوں کہ کب آئیں گے خادم کی کیا اوقات سمی جی۔" وہ عالم کو ڈسٹرب کرنے سے جلدی انکار کر گیا۔

"تم کال کرو میں خود بات کرتی ہوں۔"

اسکے اٹل انداز کو دیکھ کر وہ سر ہلاتا اپنا موبائل جیب سے نکال کر عالم کو کال کرنے لگا تھا کہ ناگن کالنگ دیکھ کر سمی سے ایکسیوز کرتا سائیڈ ہو گیا۔

وہ حورالعین کا پوچھ رہی تھی پروہ تو ابھی آئے نہیں تھے۔۔۔

عارب نے الجھ کر پوچھا کہ کیا ہوا حورالعین کو، تب مسکان نے اسے بتایا جسے سن کر وہ خود طیش میں آ گیا۔۔۔ اس سے بات کر کے جو معلوم ہوا اس نے جلدی عالم کو کال کی۔۔۔

دوسری کال پر اٹینڈ کرتے ہی عارب کی پریشان آواز گونجی۔۔۔

"کہاں ہیں عالم حورالعین کہاں ہے اسکی طبیعت کیسی ہے اب؟"

"وہ ٹھیک ہے ڈرپ لگی ہے ختم ہوتے ہی پہنچ جائوں گا، سمی سو گئی؟" عارب نے اللہ کا شکریہ ادا کرتے گہرا سانس بھرا

"نہیں وہ آپکے انتظار میں بیٹھی ہے کہ آئیں گے پھر جائے گی سونے۔" اس نے سامنے غصے سے گھورتی سمی کو دیکھ کر مسکراہٹ دباتے کہا۔

"اچھا اسے دو موبائل۔۔!" عارب نے سر ہلاتے قدم سمی کی طرف اٹھائے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ لیں عالم آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔" اسنے موبائل اپنی ہتھیلی پر رکھتے پیش کی  
سمی پل میں سمجھ گئی

"یہاں رکھو۔" اسنے دانت پیس کر سامنے ٹیبل کی جانب اشارہ دیا  
عارب کندھے اچکا گیا۔

بے ظہارہ تو مسکراتے مگر اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے موبائل رکھا  
کتنا سوچ لیا تھا اسنے کہ وہ جب موبائل اٹھائے گی تو اسکے نرم ہاتھوں کے پورا سکی ہتھیلی کو چھو کر لکیروں کو  
نایاب کر دے گے پر ظالم کا دماغ اس سے بھی زیادہ چلتا تھا۔  
"اپنی تو سالی قسمت ہی خراب ہے بہن تھی وہ دشمن ثابت ہوئی  
جسے بیوی بننا چاہتا ہوں وہ بہن بننے کیلئے مچل رہی ہے۔

اب اتنا بھی بد صورت نہیں اچھا خاصا خوب مرد ہوں۔" اپنی کلین شیو ہلکی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا وہ شکوے  
کرتی نظروں سے سمی کو دیکھنے لگا جو عالم کی کوئی بات سن رہی تھی  
سر جھٹک گیا۔۔۔

عالم کے سمجھانے کہ وہ کافی لیٹ آئیں گے اسلئے وہ سو جائے صبح نماز پر ملیں گے۔۔۔  
سمی تو انہیں دیکھ کر سونا چاہتی تھی پر بھائی کا حکم بھی آنکھوں پر تھا اور کچھ اس حد سے زیادہ شریف بندے کی  
باتوں سے بھی پک گئی تھی اسلئے حامی بھر لی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" وہ جب موبائل ٹیبل پر رکھ رہی تھی عارب نے اٹھاتے پوچھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں بھلا میں کیوں ناراض ہونے لگی تم سے، ہاں صرف بری باتیں سوچنا چھوڑ کر پڑھائی پر توجہ دو۔" وہ کہہ کر چادر سنبھالتی سیڑھیوں کے سمیت بڑھ گئی اور پیچھے عارب کا منہ کھل گیا

"کیا میں اسے زسری کا بچہ لگتا ہوں یا اللہ؟ اسنے صدمے سے بال مٹھی میں جکڑ کر اوپر دیکھا "میرے جتنے لڑکوں کے تودو اونچے ہوتے ہیں۔ اور ایک میں انہیں بچہ لگتا ہوں۔"

لگتا ہے مجھے مونچھیں بڑھادینی چاہیے پھر تو انہیں احساس ہو کہ میں شادی کے لائق اچھا خاصا جوان مرد ہوں۔ "وہ جھپٹ کر موبائل اٹھاتے بڑبڑاتا ایل ای ڈی آن کر کے صوفے میں دھنس گیا۔۔۔"

اب اسکی ساری سوچیں مسکان اور داد کی طرف تھیں پتا نہیں کیا کر رہے ہوں گے۔۔۔ وہیں حور شکر تھا کہ اسے کچھ ہوا نہیں۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"مینے اسے اپنے ہاتھوں سے روز کی طرح دوائی کھلائی تھی تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو اسنے دوائی نہیں کھائی؟" عالم کرخت لہجے میں ڈاکٹر زپر دھاڑا

"دیکھیں سریہ رپورٹس دیکھیں اور یہ پچھلی دیکھیں۔۔۔!" انہونے دونوں رپورٹس سامنے کی جسے عالم نے جھپٹ کر پڑھا۔

"آپ سمجھ رہے ہیں! جانتے ہیں، میڈم کی ابتدائی حالت تو یاد ہو گئی جب اسے منٹس کے حساب سے ان امریکن ماہر ڈاکٹرز نے زہر دیا تھا یہ تو اللہ کی رحمت تھی جو میڈم پر اثر دیر سے ہوا ایک جادو تھا اللہ نے انکی زندگی لکھی تھی مزید تبھی ان ڈاکٹرز کی جان لیوا سازش ناکام رہی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ زہر کتنا بھی کیوں نا ختم ہو پر اپنا اثر ضرور چھوڑتا ہے جیسے میڈم پر۔۔۔  
انہیں دورے پڑتے ہیں اس سے آپ واقف ہیں اور منہ سے جاگ نکلنا یہ زہر نہیں، وہ دہشت کے زیر اثر  
ماضی میں پہنچ جاتی ہے اور خود پر ظلم جھیلی چننا چاہتی ہے پر آواز خوف سے جو حلق میں دب جاتی ہے اور اس  
کی غوغا کی صورت میں تھوک جاگ کی طرف باہر آتی ہے۔۔۔

آپ کو معلوم ہے ہم نے پہلے بتایا تھا ان دوروں سے انکار و سبریک ڈائون ہو سکتا ہے وہ خود کی جان لے سکتی ہے  
کیونکہ وہ تب آپ کے پاس موجود نہیں ہوتی وہ خود کو اسی قید میں محسوس کرتی اور سب جھیل رہی ہوتی ہے  
حق اس پر گزرا ہو گا۔۔۔

یہ ایک خطرناک بیماری ہے جس میں انسان ماضی میں ناصرف چلا جاتا ہے بلکہ گذرہ ہوا کل اسے آج لگتا ہے  
اور اس کل میں کیے گئے ظلم، باتیں، دہشتیں اسے سب آج میں جھیلنی پڑتی ہیں  
اور میڈم کے ساتھ یہی مسئلہ ہے۔۔۔

ہم نے کہا تھا کہ انہیں تب تک دوائی دینی ہے جب تک وہ بالکل بھول نا جائے اپنے ماضی کو جیسے آج دور اپڑنے  
کے باوجود وہ آپ سے مخاطب تھی کہ آپ اسے وہاں سے لے جائیں مطلب اس پر اثر ہو رہی ہیں دوائیاں وہ  
ٹھیک ہو رہی ہیں

اگر وہ آج دوائی کھاتی تو یہ نا ہوتا جو آج ہوا ہے انکے دماغ پر ماضی کی یاد کی اثر نہیں کرتی پر۔۔۔  
بہر حال آپ انہیں صرف دکھ تکلیف اور ماضی کی پہنچ سے دور رکھیں ورنہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے  
کہ۔۔۔۔۔

"شٹ اپ!" لب بھیجئے سنتا عالم غصے سے ٹوک اٹھا ڈاکٹر ز خود خاموش ہو گئے۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے اسے دوائی کھلائی تھی تو کیا اسنے پھر منہ سے نکال دیں تھیں کیوں آخر۔۔۔

وہ اسکی زندگی سے کیسے کھیل سکتی ہے اتنی بے رحمی سے۔۔۔

"دوائی دی اسے؟" رپورٹس انکے حوالے کرتے وہ بولا اور موبائل واپس جیب میں رکھی۔۔

"جی دوائی دی ہے ڈرپ بھی لگا دی ہے۔" دائیں طرف کھڑے ڈاکٹر نے کہا

وہ اس وقت روم کے سامنے کوریڈور میں کھڑے تھے جہاں دوسرے ڈاکٹر آتے جاتے سینئر ڈاکٹر کو اس

آدمی کے سامنے دائیں بائیں کھڑے دیکھ رہے۔۔۔

وہیں عالم سن کر سر ہلا گیا

"کتنے بجے جاسکتے ہیں؟"

"صرف آدھا گھنٹہ۔۔۔!" ان میں ایک بولا

اور عالم سر ہلاتے وہاں سے جانے کا اشارہ دیا۔

وہ چلے گئے جب ہی لفٹ سے نکل کر بھاگتا آلف سعیر کو کوریڈور میں کھڑا دیکھ کر اسکے پاس پہنچا۔۔۔

"عالم حور العین کیسی ہے؟" اسنے جلدی سے پوچھا اور ڈور میں بنے چھوٹے سے گول نما ونڈو سے جھانکا اندر

جہاں وہ خاموشی آنکھیں چھت پر ٹکائے پڑی تھی۔۔

"اندر مت جائو۔۔!" سعیر اسے اندر جاتے دیکھ کر غصے سے بولا

آلف نے ٹھنڈی سانس بھرتے مڑ کر اسے سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھا

"وہ جاگ رہی ہے!" اسنے بے بسی سے کہا "آئندہ ایسا نہیں ہوگا انکی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں بھلے

ہی مسکان انہیں سزا دے میں بیچ میں نہیں آ رہا پر حور سے مل لوں مجھے تسلی ہو جائے گی۔"



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی بات سنتے سیر نے سختی سے لب پیوست کرتے خود پر ضبط کیا اسکے باوجود بھی وہ پوری طرح خود پر کنٹرول نہیں کر پایا

"تم آئندہ کیسے کہہ سکتے ہو؟؟" وہ اچانک اس پر جھپٹا اور اسکے کالر کو پکڑ کر جھٹکا دیتے اس پر غرایا کہ سارے ہاسپٹل میں جیسے سناٹا چھا گیا

جس جس نے اسکی غراہٹ سنی وہ جھر جھری کے اٹھا۔۔۔

"نہیں کہوں گا آئندہ!" وہ اس وقت عالم کی جگہ بھوری سرخ آنکھوں میں بیسٹ کو پہچانے بمشکل خود کو سنبھالتے بولا تھا۔

"شکل دفع کرو سب اپنی وہ میرے لئے جاگ رہی ہے تم سب کبھی اسے خوشی نہیں دو گے دور ہو جائو اس سے ورنہ میں اپنے ہاتھوں سے دور کروں گا اس وجہ کو جو اسے اپنے قریب کرنا اور تکلیف دینا چاہتی ہے۔"

وہ دروازے سے دور کوریڈور کے فرش میں آلف کو پھینکتا دھاڑا۔۔۔

"تم نور کیلئے یہ نہیں بول سکتے عالم!" آلف تڑپ کر غرایا

"میں کسی کے بارے میں بھی بول سکتا ہوں ڈسپینڈ تم پر کرتا ہے کہ تم اسے کتنا بچاتے ہو!" وہ سرد لہجے میں بولتا خود پر ضبط کرتے اندر بڑھ گیا

جبکہ آلف نے اسکی پشت کو دیکھتے زور سے مکہ فرش پر مارا

اور کھڑا ہوتا ونڈو کے قریب آیا جہاں وہ اب اسکے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

اسے پوری طرح قید کیے حق جمالیا تھا اس پر جیسے تھی ہی اسکی۔۔۔

غصے سے سوچتے وہ مٹھیاں بھینچ گیا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور مڑا تو سامنے خاموش کھڑے برہان کو پا کر کرا کر ایک پل کیلئے ساکت ہو گیا  
 "تم اس سے ڈرتے ہو رائیٹ!" اسکے ماتھے سے نکلی ہلکی سی بوند کو انگوٹھے کی مدد سے صاف کرتے وہ جتا کر  
 بولا

"میرے حساب سے تمہیں ابھی تک زندہ ہی نہیں رہنا چاہئے تھا جہاں تک تمہارا ڈر ہے۔۔۔!" وہ چبا چبا کر  
 الفاظ ادا کر رہا تھا  
 "میرا ڈر اپنی جگہ بھائی پر اسکے پاس ہماری کزن ہے حور العین جس پر اسکا حق نہیں ہمارا بھی ہے۔" وہ زور  
 سے بولا۔

"دوسروں کی سزا وہ ہمیں نہیں دے سکتا۔"  
 "دوسرے چھوڑو داد وہ ہی ہماری نہیں رہی سب کچھ جانتے وہ اسکا ساتھ دے رہی ہے اسکے ہم قدم  
 ہے۔"

برہان کو جو شک تھا سیر سے اسے اس انداز میں بات کرتے دیکھ کر وہ اسکے ابھی بھی غصے کو دیکھ کر زائل  
 ہو گیا۔

وہ فیری کو بمشکل مسکان کی غیر موجودگی میں سلاتے باہر داد کے پیچھے جانے لگا تھا کہ ملکر اسے ڈھونڈے وہ  
 کہاں گئی ہے

پر اسکے باہر نکلتے ہی لائونج میں بیٹھے ان تینوں لڑکیوں کے والدین اور عورت کے جوان بیٹے شوہر بھی موجود  
 تھے

اسے دیکھتے اسکے دونوں ماں باپ اس پر چڑھ دوڑے

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ماں کے طنز کے تیر کہ بڑی اچھی لڑکی بیاہ کر لائے تھے جو اپنے شوہر کے حکم کو جوتی کے نوک پر رکھتی ایک غیر محرم کے حکم پر سر کو خم دیکر اکیلی رات میں نکل گئی اور وہ بھی انہیں سارے خاندان میں بدنام دہشتگرد ثابت کرتے سب کے سامنے پسٹل نکال کر۔۔۔

آسیہ بیگم کمال صاحب کے الفاظ اسکے کان میں گونج رہے تھے جو وہ کہہ رہیں تھی کہ ایسی لڑکیاں کبھی گھر نہیں کرتی۔۔۔

اور وہ تو شروع سے ہی ایک کریکٹر لیس ماں کی بیٹی ہے کچھ رنگ تو ہوں گے اس میں۔

اس بات پر برہان ان سے لڑ کر یہاں پہنچا تھا پھر داد کا اندازہ غصے ہٹ دھرمی غراہٹ بھرا دیکھ کر وہ پوری طرح الجھ گیا

تب اسے وہ اپنا داد نہیں لگا جو معصوم کے ساتھ ڈرپوک بھی انتہا کا تھا یہ تو کوئی اور تھا ڈر بے خوف بہادر۔۔۔

پر اب اسے ایسے ہی اپنے سامنے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا وہ کافی جذباتی ہو گیا تھا "بھائی وہ نادان ہے کچھ نہیں سمجھتی آپ اس سے بدگمان ناہوں۔۔۔"

"مسکان کا معلوم ہے؟" اسنے اپنا سوال پوچھا حالانکہ دل کر رہا تھا ابھی اندر جائے اور اس سے چھین لے حور کو

اسے دیکھے اسکی حالت کا پوچھے

پر وہ نہیں کر سکا کیونکہ وہ بھولا نہیں تھا اپنی بے عزتی۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں معلوم۔" داد انکار کرتا ایک تھکن بھری نظر بند دروازے پر ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جبکہ اسکے جاتے ہی برہان نے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

"اس نمبر کی لوکیشن دیکھو اور فوراً ہی لیڈی آفیسرز کے ساتھ مجھے بھی یہاں سے لیتے جائو۔"

اسنے ایس ایچ او سے کہا جو اس وقت رائونڈ پر تھا۔

اور اسے اپنی لوکیشن بھیجتے وہ ہاسپٹل سے باہر آگیا۔۔۔

-----

"ہم گھر کب چلیں گے؟" حور نے اکتاہٹ سے پوچھا

"چل رہے ہیں صرف کچھ دیر۔۔۔!" اسکے گال سہلاتے وہ بولا اور جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا۔

"آپ ناراض ہیں؟" وہ اسکا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں پکڑتی کچھ خوفزدہ ہو کر پوچھنے لگی

"ہونا چاہئے تھا پر میں ہو نہیں پا رہا حالانکہ تمہاری اس غلطی پر مجھے تمہیں تھپڑ مارنا چاہیے۔" وہ اسکی انگلیوں

کے پور لبوں سے لگاتا بولا

سارا غصہ قہر و حسرت اسکا چہرہ دیکھتے جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی اور وہاں صرف اسے سینے میں بھینچنے کی

تڑپ تھی جو کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔

"میں سہمی کو بتائوں گی آپنے مجھے تھپڑ مارا۔" وہ منہ بنا کر بولی

عالم نے حیرت سے دیکھا

"میں نے مارا نہیں مارنا کہا ہے۔" اسنے ٹھہر کر الفاظ ادا کرتے جتایا

"ہاں تو مارنا مارا ایک ہی تو بات ہے اس میں بھی میم رے الف آتا ہے اور اس میں بھی۔" اسکا دماغ تیز تھا

جس سے عالم قطعی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ایسی بیوقوفیوں میں۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تمنے مجھے ہرٹ کیا ہے دوئی کیوں نہیں کھائی میرا بچہ؟ اگر کڑوی لگی تھی تو تم مجھ سے کہہ دیتی میں اس کے بعد تمہیں کچھ کھلاتا پر تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔" وہ خفا ہو کر بولا

ابکی بار حور تڑپ گئی فوراً ہی اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا

"میں تو عالم بس آپکو دیکھنا چاہتی تھی کہ میں ٹھیک ہو گئی ہوں مجھے اب ویسا محسوس نہیں ہوتا جیسے پہلے ہوتا تھا

پر مجھے کیا معلوم میں کبھی ٹھیک نہیں ہو پائوں گی میں بہت بری ہوں ہے ناں؟" وہ رونے لگی تھی

اور عالم اسکی ساری بات سن کر مسکرا دیا۔

"تم ٹھیک ہو رہی ہو روتے نہیں میری شہزادی ٹھیک ہے کس نے کہا تم ٹھیک نہیں۔" عالم نے کہتے چیئر چھوڑ کر اسکے پاس بیٹھا اور آہستہ سے اسکا سر اپنی گود میں رکھتے آنسوؤں صاف کیے

جبکہ حور العین نے گردن اٹھا کر اسکے کوٹ پر اپنی ناک رگڑی۔۔۔

"آپ اب ہرٹ نہیں؟"

"نہیں!" اسکے ڈر کو دیکھتے وہ نرمی سے بولا

"اچھا پھر اس دن والا موبائل میں گانا لگا کر دیں۔

پتا نہیں نور اور مسنی کیا سمجھ رہی ہوں گی کہ میں بہانا بنا کر انہیں چھوڑ آئی اچانک

نور نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ میرا روم میں انتظار کر رہی ہے مجھ سے باتیں کرنا چاہتی ہے۔" وہ اس سے

فرمائش کر کے اداس ہو گئی

عالم نے بغیر کچھ کہے موبائل پر اسکے لئے ڈائون لوڈ کیے گئے سونگ میں سے ایک پلے کیا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

حالانکہ وہ سمجھتی کچھ نہیں تھی پھر بھی اسے سننا اچھا لگتا تھا کبھی کبھی جب موڈ ہوتا۔۔  
عالم سے موبائل لیکر اسنے اپنے سینے پر رکھ دیا اور خود اسکے ہاتھ کی گرمائش لمس گال پر محسوس کرتی آنکھیں  
موند پڑی تھی۔  
فضا میں مدھم سی خوبصورت آواز بکھری ہوئی تھی اور وہ ہاسٹل میں بڑے مزے سے پڑی تھی اسکی گود میں  
سر رکھے۔۔

جبکہ گلوکار میوزک کے مدھم سروں میں کہہ رہا تھا

Gotta let you know what's on my mind

These feeling for you I can't have

You heart is what I hope to find

I lose myself within your eyes

Thank God, I found someone like you

These feelings I have like anew

Guess that's why I'm so afraid

I need to say that

I don't wanna waste another minute

Without your love

Without your love

ٹاؤل: رشتہ و حشت / مصنف: مہوش علی

Driving me crazy  
 But you're driving me crazy  
 I need you girl  
 I need you girl  
 Cause I don't wanna spend another lonely night  
 Lonely night  
 Without you my baby  
 Without you my baby  
 I need you girl  
 I need you girl  
 I need you now  
 Gotta let you know that you're the one  
 Into your arms know I can run  
 And I won't by to fade away  
 You're like my skies with brighter days  
 Thank God, I found someone like you  
 There feelings I have like anew

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

Guess that's why I'm so afraid  
 I need to say that  
 I don't wanna waste another minute  
 Without your love  
 Without your love  
 Driving me crazy  
 But you're driving me crazy  
 I need you girl  
 I need you girl  
 Cause I don't wanna spend another lonely night  
 Lonely night  
 Without you my baby  
 Without you my baby  
 I need you girl  
 I need you girl  
 I need you now  
 As time goes by, yah



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

I realize that  
 I need your love, yeah  
 As time goes by, yah  
 I realize that  
 I need your love, yeah  
 I need your love girl  
 As time goes by, yah  
 I realize that  
 There's no one else for me  
 There's no one else for me  
 I don't wanna waste another minute  
 Without your love  
 Without your love  
 Driving me crazy  
 But you're driving me crazy  
 I need you girl  
 I need you girl

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گانا کے ختم ہوتے عالم نے متبسم نظروں سے اسکے گلابی لبوں کی مسکراہٹ دیکھی اور آہستہ سے انگلی اٹھا کر اسکے پنکھڑیوں جیسے گلابی لبوں پر پھیری جیسے اسکی مسکراہٹ کو چھونا چاہتا ہو۔۔۔  
پر جانتا تھا اگر مسکراہٹ کو چھونے کی چیز ہوتی تو ہزاروں لوگ نوچ کر پھینک دیتے ایک دوسرے کے لبوں سے۔۔۔

ویسے بھی وہ اب بھی باز نہیں آتے تھے اپنی زہریلی زبان کے جوہر دیکھا کر۔۔  
اسکا ہاتھ آہستہ سے اسکے پیٹ پر گیا جہاں وہ سمٹی تھی وہیں عالم نے جھک کر اسکے سر کا بوسہ لیا اور مدھم آواز میں گنگنا یا اسکے کان میں۔۔۔۔

Driving me crazy  
But you're driving me crazy

I need you girl

"آپ گارہے ہیں!" حورالعین نے بوجھل آنکھیں پھیلا کر حیرت سے پوچھا  
"نہیں میں تمہیں بتا رہا ہوں۔" وہ ہنس پڑا اسکی پلکوں کو چھو کر  
"آپ گنگنا رہے تھے کتنی اچھی پیاری آواز ہے میری مانیں تو ایسے بے روزگار بیٹھنے سے بہتر ہے گانے گائیں  
بہت پیسے ملیں گے نور نے مجھے بتایا تھا۔۔۔" وہ مشورے سے نوازنے لگی  
"ایک تو اس نور نے تمہارے دماغ میں فالتو کافور بھر دیا ہے۔" وہ بڑبڑایا کہ حورالعین سننا سکی  
"اچھا کیا بتا رہے تھے مجھے؟" وہ سرخ ہوتی پوچھنے لگی  
عالم نے ڈاکٹر کے نمبر پر میسج کرتے

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

بوتل کو دیکھتے ڈرپ نکالی

"میں کہہ رہا تھا کہ تم مجھے پاگل کر رہی ہو شہزادی۔۔!" وہ اسکے چہرے پر جھک کر نرمی سے محبت بھری شرارت کرتا اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔

وہ وہاں سے نکل رہا تھا تب ہی ڈاکٹر بھی اسکے پیچھے آئے کچھ نئی دوائوں کا نسخہ اسکے حوالے کرتے فیس لیکر اندر واپس بڑھ گئے

اور عالم کو باہر آتے دیکھ کر اسکے آدمی نے بھاگ کر گاڑی کا پچھلا ڈور کھا جہاں سیٹوں کو جوڑ کر اسکے آرام کیلئے بیڈ کی شکل دی گئی تھی۔

آہستہ سے اس پر لیٹا کر وہ ڈور لاک کر کے اپنی جگہ پر آیا حور العین کی سیٹ بیلٹ باندھ کر اپنی باندھی اور گلاس پر پردے برابر کر دئے۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"ہمیں معاف کر دو ہم نے کچھ نہیں کیا

یہ تو انہوں نے کہا تھا ہم بے قصور ہیں بہن!" وہ تینوں لڑکیاں روتی اسکے ہاتھ میں ہنٹر دیکھ کر زمین پر گر گڑا رہی تھی

اور ان سے مختلف حالت اس عورت کی بھی نہیں تھی۔۔۔

"تم بے قصور ہو؟؟"

تم جیسے لوگ ایسی باتیں سن کر انہیں بڑھاوا دیتے ہیں بجائے ٹوکنے روکنے کے انہیں مزید ہمت دیتے ہیں کہ وہ آگے بڑھائیں اس بات کو اور تم کہہ رہی ہو کہ تم بے قصور ہو یو\*\*\*" وہ انکے بالوں کو مٹھی میں

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جکڑے اپنے بوٹ کی ٹھوکر سید کر رہی تھی جبکہ اس عورت کے وجود پر وہ اپنے ہاتھ میں وجود ہنٹر سے وار کرنے لگی

بند فلیٹ کے اس سائونڈ پر وف روم میں دہلا دینے والی چیخیں گونج اٹھی  
 "معاف کردوں میں تم سب کو!" وہ غضب ناک ہوئی ان پر غرائی کہ لہو لہان وجود لیے روتی وہ ایک دوسرے میں سمٹ گئیں

"میری بیٹی میری بچی مجھے معاف کردو میں آئندہ کبھی ایسے باتیں نہیں بنائوں گی مجھ بخش دو معاف کردو۔۔۔" وہ عورت سسکتی اسکے پاؤں میں گر گئی  
 "پھر سے غلطی پھر مجھ سے معافی۔۔۔!!"  
 تمہیں احساس خدا کا نہیں ڈر ہے جو توں کا جاہل عورت۔۔۔" اسنے بھاری لانگ سیاہ بوٹس والی ٹھوکر انہیں رسید کرتی سرد آواز میں بولی

اور گھما کر ہنٹر اسکی پیٹھ پر مارا کہ چیخ لڑکیوں کی نکل گئی  
 اسکے بعد وہ رکی نہیں اسکا ہاتھ کسی ظالم کی طرح چلنے لگا کہ انہیں لگا انکی سانسیں جانے لگی ہیں۔۔۔  
 "احساس ہوا کہ کیسے تکلیف دیتی ہیں باتیں؟" وہ گہرے سانس بھرتی ادھ موئے انکے وجود کے پاس بیٹھی  
 "ایسے ہی تکلیف ہوتی ہے الفاظ کی بے حس بے راہ روی پر ڈال دیتی ہے تم جیسوں کی زبانیں۔۔۔  
 احساس نہیں ہوتا قہر خدا سے نہیں ڈرتے باتیں کہانیاں بنانے میں ماہر ہوتے جارہے ہو۔۔۔

اگر آلف کا حکم نا ہوتا تو میں سب کی زبانیں کاٹ دیتی اس حرام حرکت پر

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر خوش ہو جاؤ اپنی ذات کی وجہ سے بچ گئی۔۔۔ "وہ تلخ تیز لہجے میں ان پر ایک نفرت بھری نظر ڈال کر وہاں سے نکلی

پیچھے وہ بیہوش لہو لہان وجود اسکی باتوں سے لا پرواہ بے نیاز پڑے تھے۔۔۔

جبکہ وہ پہلے ساڑھی میں تھی اور اب بلیک پینٹ وائٹ شرٹ پر بلیک ہی جیکٹ پہنے ہاتھوں پر گلووز پاؤں میں لائنگ بوٹس بالوں کی ٹیل پونی تھی

وہ کچھ دیر کی مسکان سے یکسر مختلف تھی

اپنے ہاتھوں سے گلووز اتار کر اسنے وہاں موجود آدمی کے حوالے کیے ساتھ ہنٹر بھی

"ہوش آجائے تو انہیں سہی سلامت انکے گھر پہنچا دینا۔۔۔!" وہ کہہ کر وہاں سے نکلی اور موبائل پر عالم سے

رابطہ کرنے کی کوشش کرتی گیٹ تک پہنچی تھی کہ تب ہی پولیس کی گاڑی اسکے فلیٹ کے باہر آ کر رکی۔۔۔

"لڑکیاں اور وہ عورت کہاں ہے؟" برہان کرخت لہجے میں اسے سر سے پاؤں تک دیکھتا غصے سے بولا

"اندر ہیں، لے جاؤ ویسے بھی میرا کام ہو چکا۔" وہ موبائل آف کرتی جیب میں رکھ کر منہ میں ببل ڈالنے

کے ساتھ کندھے اچکاتی بولی۔

پیچھے کھڑے ایس ایچ او ارمان اور لیڈی آفیسر زحیرت بے یقینی سے مسکان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ فلیٹ شہر سے کافی دور تھا اور اس پہر میں وہ لڑکی اس وقت یوں اکیلی یہاں

حیرت سے مرنے کا مقام تھا۔۔۔

اور حلیہ بھی تو عام نہیں تھا۔۔۔

"اریسٹ ہر۔۔۔!" اسنے نفرت سے اسے دیکھتے اے ایس آئی شاملہ سے کہا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ فوراً حرکت میں آئی اور ایس پی کا حکم ملتے ہی اسنے آگے بڑھتے ہی مسکان کی کلائیوں میں ہتھکڑیاں پہنائیں۔

"یہاں جو کوئی بھی اسے اریسٹ کرو جلدی۔۔" اسنے دوسرا حکم دیا  
 "یہاں کوئی نہیں جو تھا وہ جا چکا ہے۔" اسنے بل چباتے ہوئے بے نیازی سے بتایا  
 تبھی ہی پوری زور سے برہان کا ہاتھ گھوما اور اسکے چہرے پر نشان چھوڑ گیا  
 "جب بولا جائے تب بولو مسکان عارب۔۔!" اسکے جڑے کو مٹھی میں جکڑے وہ اسکے منہ پر حقارت سے  
 بولا

سب سن کھڑے تھے برہان کے غصے پر جسنے مسکان کا چہرے کو ایک طرف جھٹک کر اندر بڑھ گیا  
 اور اے ایس آئی اسے لے جا کر پولیس موبائل میں بیٹھانے لگی۔۔۔  
 ارمان وہیں کھڑا تھا لیڈی آفیسر کے ساتھ البتہ باقی سب اندر گئے تھے۔۔۔  
 مسکان اندر گاڑی میں بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جہاں اندھیرے کی وجہ سے وہ صرف اتنا ہی دیکھ سکی  
 جیسے وہ انکے بیہوش وجود کو گاڑیوں میں ڈال رہے تھے  
 وہ ہنس پڑی تلخی سے "نادان ایس پی۔"  
 "دادوہا یوں میں ہے تم اسکے پاس نہیں جاسکتے۔ اور یہ تمہیں چوٹ کیسے لگی؟  
 برہان کہاں ہے؟" آسیہ بیگم جو داد کے آنے اور اسکے ماتھے پر چھوٹا سا زخم دیکھ اسکے پیچھے آئیں تھیں اسے نور  
 کے روم میں جاتے دیکھتی ٹوک کر بولیں۔  
 داد نے دروازے پر ہاتھ رکھتے مڑ کر انہیں دیکھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپکو معلوم ہے میں ان رسموں کو نہیں مانتا جنکا اسلام میں بنیاد ہی نہیں یہ دنیاوی ہیں اور انہیں انہی تک رہنے دیں۔۔

میں آپکے مجبور کرنے پر یہ سب نبھار ہا ہوں مزید کوئی امید مت رکھیں۔۔

اور یہ چوٹ کچھ نہیں چوٹھا سا ایکسیڈنٹ تھا بس گھبرانے والی بات نہیں۔۔" وہ انکے ہاتھ تھام سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا آسیہ بیگم خاموشی سے اسے دیکھتی رہی

ہاں یہ بھی حقیقت تھی کہ انہوں نے بہت منتوں سے اسے ان رسموں کیلئے منایا تھا ورنہ وہ بس سادگی سے رخصتی چاہتا تھا۔

اور آسیہ بیگم اپنے اور ہر لڑکی کی طرح نور کے ارمانوں کا سوچتے اسے فورس کیا تھا۔

آسیہ بیگم نے سر ہلایا

"برہان کہاں ہے آیا نہیں؟"

"آتے ہی ہوں گے بھائی۔۔۔!" وہ کہہ کر انکے ہاتھوں کی پشت پر بوسہ دیتا اندر روم میں چلا گیا۔

آسیہ بیگم ایک نظر برہان کے روم میں بیڈ پر سوئی ہوئی فیری پر ڈالکر ڈرائنگ روم میں آگئی جہاں سب بیٹھے تھے۔

داد کو بہت افسوس ہوا تھا کہ انہوں نے ایک بار بھی یہ نہیں پوچھا کہ حور کی کیا حالت ہے وہ ٹھیک بھی ہے کہ نہیں۔۔۔

وہ جب روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی مٹے مٹے میک اپ، بغیر چیلنج کیے وہ صرف دھلے ہوئے ہاتھ منہ کے ساتھ، بیٹھے کے انداز میں سوئی ہوئی تھی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شاید حور کا انتظار کرنے کیلئے بیٹھی تھی پر تھکن کی وجہ سے سو گئی تھی اور اب اسکا سر لڑکھ کر کندھے پر آ رہا تھا۔۔۔

وہ جی بھر کر فرصت سے اسے دیکھنا چاہتا تھا مایوں میں، وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ جب بھی اسکے جھکے سر کی طرف نظریں اٹھتی تو سکت سی ہو جاتیں۔۔۔

پر سب کچھ اسکی سوچ کے خلاف ہو گیا تھا اسکے دوست اسے حوصلہ بڑھا کر جا چکے تھے۔۔۔ مہمان بھی چلے گئے تھے اب کوئی نہیں تھا گھر میں۔۔۔

اس وقت وہ دوپٹے سے بے نیاز نازک توبہ شکن سراپے کھلے سیاہ بکھرے بال سوئی ہوئی کوئی معصوم پری لگ رہی تھی چھوٹی سی۔

داد کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا دل نے چاہا سینا چیر کر اسے اندر چھپا دے ایسے پاگل جذبات تھے اسکے لئے۔ جانے کیوں وہ بچپن سے ہی اسے دیکھ کر اسکی طرف کھینچ گیا تھا۔

اسے یاد تھا جب وہ چھوٹا تھا تو برہان کی مسلسل جدوجہد کی وجہ سے وہ جمال اپنے چاچا کے پاس پہنچ پائے تھے۔۔۔

اور پھر پہلی بار انکے گھر گیا تھا تو چھوٹے سے جس زدہ صحن میں ایک چھوٹی سی بونی جیسے لڑکی نیچے رکھی کاپی پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔

انکی چچی نے اس سے تعارف کروایا کہ وہ انکی بڑی بیٹی ہے حور العین سے کچھ منٹس بڑی نور العین۔۔۔

برہان داد نے جب حور العین کو دیکھا اسکے قد کو دیکھا پھر اسے دیکھ کر برہان کو کچھ حیران ہوا پھر خاموش رہ گیا محض مسکرا کر۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پرداد نے وہیں بلند قہقہہ لگایا تھا کہ یہ تو ابھی اتنی ہے جیسے اپنی پانچ سال کی لڑکی جبکہ حور العین اس سے بڑھی لگ رہی تھی آٹھ سال کی۔۔۔

وہ غصے سے گھورتی منہ بسور کر رہ گئی تھی اور اپنی ماما کے تعارف کروانے پر ناک بھنویں چڑھا لیے البتہ حور العین ان سے کافی اچھی طرح ملی تھی۔۔۔

داد نے فوراً ہی پہلی بار اسے بونی کا لقب دیا تھا کہ اسنے چیخ چیخ سارا گھر سر پر اٹھا لیا جس کی وجہ سے برہان کو معذرت کر کے داد کو وہاں سے لے جانا پڑا

اور گھر جا کر اسکی روم میں کافی بے عزتی کی تھی۔۔۔

پر اس سب کا کہاں اثر ہونے والا تھا داد پر، وہ تو مسلسل مسکرا رہا تھا اسکے سامنے اسکی کزن تھی چھوٹی سی بونی جیسی۔۔۔

دل بے ساختہ اسکی طرف کھینچا تھا اور وہ اسے تنگ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اسلئے ہی وہ اس سے بہت خار کھاتی تھی البتہ سب کی طرح اسے بھی سنجیدہ برہان کافی پسند آیا تھا۔۔۔

پرداد کہاں باز آنے والا تھا نور العین کی صورت میں تو جیسے اسے الہ دین کا چراغ مل گیا تھا وہ اسکے پیچھے ایک جن کی طرح پڑ گیا تھا بچپن سے ہی۔۔۔

وہ چڑتی اسے گالیاں دینے سے گریز نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ بہت بد تمیز مزاج کی لڑکی تھی داد کے معاملے میں۔۔۔

مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے پھر سر کو دیکھا تو ایک جست میں سارا فاصلہ مٹائے اسکے پاس بیٹھا۔۔۔ اسے سیدھا لیٹاتے سر اپنی زانو پر رکھا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اسکا سائیڈ فیس دیکھتا چہرے سے بال سنوارنے لگا  
یہ اسکے لمس کا ہی دکھتا احساس تھا کہ وہ کسمائی اور مانوس سی خوشبو پا کر اسکی گود میں منہ چھپا کر سونے لگی۔  
اسکے اس ادا پر داد کی آنکھوں میں ستارے چمک اٹھے وہ حیرت سے اپنے گرد پھیلا اسکا بازو دیکھنے لگا پھر اسکے  
سیاہ بالوں والے سر کو۔۔۔

"یہ بونی مجھے خود چھیڑتی ہے۔" اسنے فضا میں شکایت چھوڑی۔۔  
اسکے وجود سے اٹھی پرفیوم ہلدی خوشبودار تیل کی خوشبو اسکے حواسوں پر چھانے لگی۔۔  
"حور نہیں آئی ناں؟" وہ غفلت میں بڑبڑائی۔۔  
"اسے جانا تھا۔۔" دادنے لیٹ کر اسے حصار میں لیتے کہا  
نور کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔۔

وہ پھر سے کسمانے لگی پر دادنے اسے اپنے قریب کر لیا اور اس لمس پر ہی نور کا دماغ بھک سے اڑا وہ ہراساں  
ہو کر پوری آنکھیں کھولے سامنے داد کے چہرے کو دیکھنے لگی تھی۔  
"تت۔۔۔ تم؟؟؟" وہ آنکھیں جھپک کر ہتھیلیوں سے مسلتی پھر سے اسے دیکھنے لگی جیسے یہ خواب ہو۔۔۔  
پر نہیں وہ سچ میں اسکے سامنے پڑا تھا بلکہ اسکی کمر میں اپنا مضبوط آہنی حصار ڈالے۔۔۔  
نور کو اپنا دل دماغ میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"ہاں میں بونی کا داد۔" اسکی ناک کے قریب گال پر اپنی ناک رگڑتے اسنے سرگوشی کی  
"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے داد۔" وہ خوف سے پھڑپھڑائی اسکے دماغ میں خطرے کے سائر ن ہونے  
لگے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہیں؟ کیا کر رہا ہوں میں؟" اسنے سر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھا  
نور نے نم ہوتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو ناجانے کیوں سرخ تھی پر اسکے ماتھے پر چھوٹا زخم  
تھا۔۔

"کیا وہ پھر کسی بے گناہ کو مار کر آ رہا ہے؟" یک بیک اسے خوف کے ساتھ گھن آنے لگی اس سے وہ پیچھے  
سر کنا چاہتی تھی پر کچھ نہیں کر سکی  
"رو نامت نور پلینز!" اسنے التجا کی

"تو کیا کروں بتاؤ کیوں آئے ہو یہاں اس وقت؟" وہ بولی نہیں چلائی تھی اس پر  
اور داد اسکی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر مسکرایا  
"اتنا برا مت سمجھو مجھے میں بس تھوڑا سا ٹائم تمہارے ساتھ سپینڈ کرنے آیا ہوں، کسی غلط سوچ کے نہیں اتنا  
نفس کا مارا نہیں میں اپنی حدود جانتا ہوں۔" وہ منہ بنا کر بولا اور اسے چھوڑ کر خفگی سے کروٹ بدل لی۔۔۔  
نور آزاد ہوتی بدک کڑ پیچھے ہوئی

"اگر تم اس بیڈ سے اتری تو تمہاری سوچ سے زیادہ برا ہو جاؤں گا۔" اسکے ارادے سمجھ کر اسنے وارن کیا اور  
سچ میں نور ساکت سی ہو کر لیٹ گئی۔

اسنے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اپنا موبائل اٹھایا اور آف کر دیا اسے۔

پھر ایسے دیکھا تو نظریں کلائی پر پڑی جہاں وہ واچ پہنی ہوئی تھی جسکے بارے میں حاصل کرنے کا کہا گیا تھا  
اسے۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کیا میں سچ میں تمہیں برا لگتا ہوں سچ بتانا نور؟" وہ موبائل رکھ کر ابھی سیدھی ہوئی تھی کہ ایک دم داد نے اسے کھینچ کر اپنے سینے پر ڈالا اور اب اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگا۔  
وہ سانس روک گئی۔۔۔

"تم ایک گھٹیا انسان ہو۔۔!!" نور چیختی اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ گئی  
داد بھی اس اچانک افتاد پر قہقہہ لگا اٹھا

"سچ بتا کر تم نے اپنے لئے آپ گھٹیا چنا ہے اب بھگتو۔" کہنے کے ساتھ ہی اسے بیڈ پر ڈالے جھک گیا اور اسکے مزاحمت کرتے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اسکی پیٹھ پر باندھ لئے۔۔

"اب دیکھو یہ گھٹیا آدمی تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے۔" اسنے کہتے اسکی گردن میں منہ چھپالیا اور ایک گہرا سانس بھرا کہ وہ سمٹ گئی۔۔۔

وہ ساکت تھی "پلیز۔۔۔!!" وحشرہ ہوتی مچلی

"یہ داد نہیں!! ایک غنڈہ حیوان ہے مجھے نہیں پیار اس غنڈے سے۔۔۔" وہ لب بھیچنے اسکے لمس پر آنکھیں میچ کر سوچنے لگی

"یہ زخم کیسے پڑا تمہیں؟" نور نے ہمت کر کے پوچھا

داد نے سراٹھا کر اسے چہرے کو دیکھا سرخ دہکتے چہرے سے وہ آنکھیں موندیں پڑی تھی اسے پاگل کرتی  
"تمہارے بارے میں سوچتے سوچتے دیوار سے ٹکرا گیا۔

اب کوئی شک نہیں تمہاری محبت نے مجھے پاگل کر دیا ہے نور۔" اسکی کلائیاں چھوڑ کر اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اگر محبت تمہیں موت دے تو؟" وہ آنکھیں کھولے اسکی آنکھوں میں دیکھتی جرات سے بولی

داد نے پہلے دیکھا پھر گہری سوچ میں پڑا

"نابابا پھر ایسی محبت ہی نہیں چاہیے مجھے۔" وہ بدک کر انکار کر گیا نور ساکت ہو نقوں کی طرح اسے دیکھنے

لگی۔۔۔

"سچ ہی تو کہہ رہا ہوں یار محبت شحبت تو ہوتی رہے گی پر زندگی صرف ایک بار ملتی ہے اب اسے بھی اس محبت

میں ختم کر لوں تو محبت کرنے کا فائدہ؟" اسکی باتیں سن کر نور نے لب بھینچ لیے وہ اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔

"ہٹو پیچھے۔" وہ چلائی

داد قہقہہ لگا اٹھا "اچھا بتاؤ تم کہتی ہو میں مروں؟" وہ محبت سے چوڑلجے میں پوچھنے لگا

نور نے اسکی آنکھوں دیکھا "ہاں!" بھرائی آواز میں وہ کہہ کر آنکھیں میچ گئی

داد کچھ دیر خاموش رہا

"اچھا پھر محبت نہیں تم مارو مجھے میں ضرور قبول کر لوں گا اس موت کو۔

ورنہ قطعی اس محبت سے نہیں مروں گا۔

کیونکہ محبت بعد میں پہلے میری زندگی میں میری بونی آئی تھی اسلئے میری زندگی پر زیادہ حق اسکا ہے ناکہ

محبت کا۔"

اسکے دونوں پھولی گالوں کے بوسے لیتے وہ سرگوشی میں گویا ہوا اور اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکادی

فسوں خیز لمحات یوں ہی گزرنے لگے خاموشی کا وقفہ کافی لمبا ہوا تو اسنے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جہاں

اسکی مدھم سانسیں اسکے چہرے پر پڑ رہی تھیں وہیں واپس نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد کو اسکی معصومیت پر بے انتہا پیار آیا پر وہ کچھ گستاخیاں کر کے اسکی نیند نہیں خراب کرنا چاہتا تھا تبھی خاموشی سے اسکا سر سینے پر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

"تمہیں تمہارا جواب مل گیا یا اتنی ہمت نہیں میری جان نکالنے کی میری بونی میں۔" اسکی رخسار سہلاتے ہوئے وہ سوچتا رہا۔۔۔

اگر آج بروقت سیر اس سے برابر تانوں کا کرتا تو ضرور برہان اسے پکڑ لیتا آلف لفظ ابھی تک اس سے خفیہ تھا پر وہ اس تک پہنچ گیا یہ انکے لئے شک کی بات تھی۔۔۔

جتنا سیدھا اسنے اپنے بھائی کو سمجھا تھا اتنا تھا نہیں۔۔۔

وہ اب اپنے لاڈلے معصوم بھائی کو بھی مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا تھا ایک پولیس والا بن کر۔۔۔  
اسے اب چونکا رہا تھا برہان کی نظریں بدل گئیں تھی۔۔۔

اسے تو یہ بھی شک ہو گا کہ کیسے اسے عالم نے اجازت دے دی عین کو یہاں بھیجنے کی۔۔۔

بہر حال کچھ بھی تھا اسے نور کیلئے دھمکی نہیں دینی چاہیے تھی جب جانتا تھا کہ وہ آلف کی کمزوری ہے حور العین کی کمزوری ہے۔۔۔

وہ اس سے سخت ناراضگی رکھنے والا تھا اسنے سوچ لیا تھا۔۔۔

مسکرا کر سر جھٹکتے اسے بانہوں میں سمیٹ کر سینے میں بھینچے گردن میں منہ چھپا کر مدھم سانسیں بھرتے اسکے تنفس کو بے ترتیب کر لیا۔

\*-----❤️-----\*

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سرا نہیں بری طرح مارا گیا ہے ابھی تک ہوش نہیں آ رہا، ڈاکٹر زکا کہنا ہے کہ شاید دو دن تک یا تین بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔" ارمان اس کے سامنے الرٹ کھڑا ساری انفارمیشن دینے لگا

"ہوں۔۔۔! ٹھیک ہے انکے ہوش میں آتے ہی بیان لو ان سے۔" اس نے حکم دیا اور جانے کا اشارہ دیا پر وہ نہیں گیا کچھ کہنے کیلئے ہچکچا رہا تھا تبھی برہان نے برواٹھائی اور وجہ پوچھی یہاں کھڑے رہنے کی۔

"سر کیا میڈم یہیں رہیں گے؟؟ مطلب کہ وہ یہاں کیسے؟" اس نے نظریں جھکائے پوچھا۔

"پاس جا کر دیکھو معلوم پڑ جائے گا۔" وہ اس کے دھکے چھپے الفاظ میں بات کو سمجھ گیا تھا تبھی بولا۔

"سر پر پھر بھی وہ۔۔۔۔!"

"میں ابھی زندہ ہوں ارمان۔" اس نے جتنا وہ سر ہلا کر اجازت لیتا وہاں سے نکل گیا۔

مسکان کو اس نے جیل میں ڈالا ہوا تھا جہاں ایک لڑکی پہلے سے بیٹھی تھی۔۔۔

مسکان نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے روتے ہوئے بتایا کہ یونی میں ایک لڑکا اسے تنگ کرتا تھا بہت گندے گندے فقرے اچھالتا اس کا راستہ بلاک کر نامیس اسٹینڈ پر بانیک سے گھیر لینا۔۔

اور اس دن تو حد ہو گئی وہ اس کا بازو پکڑے ایک طرف گھسیٹنے لگا تھا جس کے ڈر سے اس نے اسے تھپڑ مار کر بھاگ گئی تھی۔۔

وہ ایک مزدور بات کی اکیلی بیٹی ہے۔۔

بہت تنگ حالت تھی گھر کی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے تھپڑ مار کر وہ خود ڈر گئی تھی اسلئے کچھ دن وہ یونی نہیں گئی پر کب تک گھر میں چھپی رہتی اسکے ماں باپ پریشان ہونے لگے جن کی پریشانی دور کرنے کیلئے اسنے کچھ نہیں ہے سب ٹھیک ہے کامنہ پر لیبل لگایا اور یونی آگئی۔۔۔

اور پھر اچانک اس لڑکے نے اس سے تھپڑ کا بدلہ لیا اور اسے راستے سے کڈنیپ کر لیا۔۔  
وہ اپنے دوستوں سے ملکر اسے ایک فلیٹ میں لائے اور اس سے اپنے تھپڑ کا بدلہ لینے کیلئے اسکی عزت دامن کو ملکر داغدار کرنا چاہتے تھے کہ۔۔

وہ لڑکا اسکے پاس آیا تو وہ روتی اسکے پاؤں میں گڑ گڑائی پر اس پر تو شیطان سوار تھا اس سے زبردستی کرنے لگا تبھی کچھ نا سمجھتے اپنی عزت دامن اپنے باپ کا سر بلند رکھنے کیلئے اسنے کر سٹل کا واس اٹھا کر اس سے وار کیا جو کافی زوردار تھا جس سے اسکی جان چلی گئی۔۔۔

وہاں سے تو وہ جیسے تیسے کر کے بھاگ نکلی کیونکہ اسکے دوست صدمے میں کھڑے تھے اسکی لاش دیکھ کر۔۔۔

وہ گھر تو آکر چھپ گئی اپنی عزت تو حوا کی بیٹی نے بچالی اس درندے سے پر بہت کچھ کھو آئی۔۔  
اور کچھ ہی دن میں بخار میں تپتنے کا راز سامنے آچکا تھا جب اسکے بوڑھے باپ کے در پر پولیس کھڑی ملی۔۔  
اسکی زندگی تباہ ہو گئی تھی حوا کی بیٹی کس راستے بھی محفوظ نہیں تھی۔۔۔

اگر عزت لٹائے تو بھی مرے اگر عزت بچانے کیلئے کسی کو مارے تو بھی خود مرے۔۔  
اسے پولیس لے گئی وہ چادر میں چھنی والی لڑکی بدنام ہو گئی تھی پولیس اسے لیکر آئی۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا باپ غریب تھا سب اسے غلط سمجھ رہے تھے کہ بیٹی کو اتنا پڑھانا نہیں چاہیے تھا نکل گئی ناہاتھ سے خون کر آئی۔۔

دوسری طرف وہ لڑکے کے ماں باپ امیر تھے تو انکا کیس زور پکڑ گیا۔  
وہ اب جیل میں پڑی تھی اور وہ لڑکے کسی دوسری لڑکی کا شکار بنا رہے ہوں گے۔۔  
اور اسکا حال دیکھ کر تو شاید ہی وہ لڑکی انہیں مارنے کی جرات کرے  
کیونکہ حوا کی بیٹی کو سماج تو کہتا ہے جب عزت پر ہاتھ آئے تو ہاتھ کاٹ دو اور جب اسنے عمل کیا تب بھی وہ  
بری ثابت ہو گئی

عزت تو بچالی تھی پروقا نام باپ کھو دیا تھا۔  
کل یہ لوگ درس پڑھاتے ہیں یہ کرو وہ کرو ایسا کرنا ویسا کرنا  
اور آج اسنے اس درس پر عمل کر لیا تو اسکا بوڑھا باپ ہر دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا پر ہر جگہ یہی سننے کو مل رہا تھا کہ  
لڑکی فحاشہ تھی پتا نہیں کتنی دفع دیکھ چکے تھے فلاں فلاں گلی میں فلاں کے ساتھ۔۔  
لڑکے کو جال میں پھنسا یا پیسے مانگے لڑکے نے انکار کر لیا تو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

"ایس پی کچھ نہیں کہہ رہا؟" اسنے حیرت سے سن کر پھر پوچھا  
"سر کہتے ہیں وہ مجھے انصاف دلائیں گے جلد ہی اسی وجہ سے انہیں بہت بار دھمکیوں بھری کالز موصول  
ہو چکی ہیں۔" مسکان سر ہلا گئی

"لڑکے کے باپ کا نام معلوم ہے؟" بل چباتے ہوئے وہ پوچھنے لگی اس لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے بتایا تو  
مسکان نے حوصلہ دیا۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"صرف آج کی رات تکلیف برداشت کرو تمہیں یونی میں اور گھر گلی میں۔۔۔  
تم نے بہت زبردست کام کیا ہے جلد ہی یہاں سے باہر نکلو گی مجھے تم پر فخر ہے۔۔۔" اسکا کاندھا پتھپتھا کر  
بولی۔

اب وہ لڑکی ہو کر کیا کر سکتی تھی اسکے لئے جب خود ہی جیل میں آگئی تھی۔  
پر یہ پوچھنا گوارہ نہیں کیا کہ کیوں آئی ہے یہاں۔۔۔  
مسکان نے اسے تو ہمت بندھائی تھی اب اپنے لئے بیٹھی تھی اور جانتی تھی اسکا یہ انتظار طویل نہیں ہوگا۔  
سامنے چیئر پر بیٹھا ایس ایچ او بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اور مسکان کا دل کیا ابھی باہر نکل کر اسکے منہ پر  
اپنے بچے فٹ کر دے۔

اچانک ہی آفس روم سے آواز آئی برہان ایس ایچ او سے مسکان کو لانے کا کہہ رہا تھا۔  
ایس ایچ او معنی خیز سے مسکرایا

"آؤ میڈم سربلار ہے ہیں۔" اس نے مسکان کو بلایا جو مسلسل بیل چبار ہی تھی  
"کیوں تمہارے سر کی ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں جو میں آنکوں یا لنگڑالو لاندھا ہے؟  
اس سے کہو تمہاری ذاتی ملازم نہیں ملزمہ کا بھی ایک اسٹینڈرڈ ہوتا ہے۔" وہ نخوت سے بولی  
اس لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا جسکی ناک کی نتھنیں پتا نہیں کس احساس سے پھول رہی تھی حالانکہ وہ  
خاموش بیٹھی تھی

"کیا وہ غصہ تھی ایس پی سر سے؟" اپنے سوال پر وہ خود ہنس پڑی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھلا ایک مجرم کی کیا اوقات ناراض ہونے کی اور مجرم بھی وہ جو بیک وقت چار چار کو مار آئے اور چار پانچ دنوں کیلئے دنیا سے ہوش آکوٹ کر گئے۔"

ایس ایچ او اسے گھورتا آفس میں داخل ہوا اور منتظر بیٹھے برہان کو ملزمہ کے اسٹینڈرڈ کا بتایا۔  
 "اسکی تو میں۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑا کر طیش کے عالم میں آفس سے باہر نکلا اور لمبے ڈگ بھرتا سب کو نظر انداز کیے اندر داخل ہو کر سامنے بیٹھی مسکان کے بازو کو جکڑا اور کھینچتا واپس آفس میں لایا۔۔۔  
 "ڈونٹ ٹچ می۔۔۔!" وہ اسے پیچھے دھکادتی غصے سے بولی

برہان اسکے فیس کو دیکھ کر ہنس پڑا۔

"کیوں؟ مجھے حق ہے تمہیں چھونے کا۔" وہ اسکی کلائی مروڑ کر پیٹھ پر کرتا تمسخرے سے بولا

"یو کین ٹچ می۔" وہ منہ پر آئی سنہری لٹ کو پھونک کی مدد سے پیچھے کرتی بولی

"اتنا بدلا تو ایک سیکنڈ میں واہ۔" وہ ابرو اٹھا کر اسکی کلائی کو مضبوطی سے جکڑنے لگا

"اوہ! کم آن۔ میں سمجھ سکتی ہوں تمہاری فیلنگس جو ہیں۔" وہ بغیر پیچھے کلائی کی تکلیف کو چہرے پر لائے اسکی آفس کو دیکھ رہی تھی۔

"اچھا کیا ہیں میری فیلنگس مسی جان؟" وہ چبا کر بولا

"ڈونٹ کال میں مسی! کوزا اگر میں مسی بنی تو اپنا تھو بڑا خود پہچانے سے انکار کر دو گے سو بی کیئر فل

ڈارلنگ۔" وہ دوسرے ہاتھ سے منہ سے بل نکال کر اسکی جیب میں رکھنے لگی

"اتنا غرور۔۔۔!" وہ ہنستا اسکی بچکانہ باتوں بولا

"جبتا ہے سوامی۔"

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"میری فیلنگس کا بتاؤ؟" اسنے کلانی چھوڑ کر اسکے سنہری بالوں والی پونی کو ہاتھ پر لپیٹ کر کھینچا وہ قریب ہو کر سینے سے لگی۔

برہان حیران تھا کہ خاموش کیوں ہے۔۔۔

"جیلز!! تم جیلز ہو رہے ہو کہ میں نے تمہاری نامان کر سیر کی بات مان لی۔"

اسنے دوسرا بل نکالنا چاہا کہ برہان نے اسکی کوشش ناکام کر دی اور خود جیب میں ہاتھ ڈالا تو غش کھا کر بچا کیونکہ جیب ساری بل سے فل تھی

"یا اللہ کیسی عورت ہے یہ؟" اسنے دل میں سوچا

اسے اسکے دماغ پر شبہ ہوا۔

"تم وہ شوہر ہو جسنے سب کے سامنے اپنی بیوی کو تھپڑ مار کر اریسٹ کیا ہے!" وہ جیسے اکتانے لگی

"اور تم وہ بیوی ہو جسنے بھری محفل میں اپنے شوہر کے حکم کو جوتے پر رکھ کر اسکے پیچھے چلی گئی۔

میری انسلٹ کا اندازہ لگا سکتی ہو؟؟؟" وہ غصہ ہوتا اسکے بالوں پر پکڑ سخت کر گیا۔

وہ ہنسی "یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ایس پی۔۔۔

تمہیں معلوم ہے اگر کبھی سیر اور تم دونوں مصیبت میں ہو جسٹ تھنک کہ مجھے دونوں میں کسی ایک کو بچانا

ہو تو تمہیں معلوم ہے میں کیا کرتی۔۔۔؟"

اسنے برہان کی آنکھوں میں دیکھا جو خود بے چین ہو گیا سننے کیلئے "آف کورس تم مجھے بچاتی میں تمہارا شوہر

ہوں اگر میں مرا تو تم بیوہ ہو جاتی۔" وہ مان غرور سے بولا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تب میرے ہاتھ میں پسٹل ہوتی تو میں اسکی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دیتی۔۔۔" وہ چبا چبا کر بولی

برہان کی مسکراہٹ سکڑ گئی "اتنی نفرت کرتی ہو؟" وہ حیرت سے بولا

"نہیں میں تم سے محبت کرتی ہوں اتنی کہ تم خود اندازہ نہیں لگا سکتے۔" وہ لا پرواہی سے بولی

"یہ کیسی محبت ہے جس میں تم خود مجھے مارو گی؟" وہ صرف سوچ سکا

اسکا غور مان جو ٹوٹا تھا کچھ کہنے کے لائق کہاں بچا تھا۔

"پھر تمہیں پتا ہے تمہیں پھانسی چڑھا کر میں کس سے شادی کرتا۔۔۔؟؟ اسکی بات پر مسکان نے ایک ادا

سے برواٹھائی کہ حقیقت میں۔۔۔۔

"شیری۔۔۔۔۔"

"سوچنا بھی مت!!! دماغ اپنی مٹھیوں میں کچل دوں گی اور یہ نکارہ دل میری ہیل کے نیچے نظر آئے گا دنیا

کو۔۔!" وہ غرا کر اسکے جبرے کو جکڑے بولی۔

برہان نے اسے جھٹکے سے پیچھے کیا

وہ خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی جبکہ اسکے ناخون کی چھن برہان اپنے جبرے پر ابھی بھی محسوس کر

رہا تھا

"پتا نہیں کیوں تم اس لڑکی کے جان کے دشمن بن چکے ہو!

بٹ آئی وارن یو اگین اگر میں دور ہوئی تمہاری زندگی سے تو قریب اسے بھی رہنے نہیں دوں گی۔۔" وہ

بولی نہیں سر دلچے میں وارن کرتی سامنے چیئر پر بیٹھ کر جھولنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور وہ پتھر کا پہاڑ بنا حیرت سے ششدر اسے دیکھ رہا تھا  
"کیسی محبت تھی؟؟"

میرے سینے میں چھ گولیاں اتار سکتی ہے۔۔۔۔۔ وہ مجھے مار سکتی ہے اس سعیر کی وجہ سے اور میں کسی کے  
بارے میں کہوں تو یہ حال!"  
"جانو!! وہ غریبا سرخ رنگت سے  
"دومنٹ!" کچھ معنی خیزی سے بولی

برہان اسے گھورتا اپنی چیئر پر بیٹھا اور وہاں رکھا پانی کا گلاس اپنے انگارہ حلق سے اتارا۔۔۔  
ابھی ٹھیک سے ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے سیکنڈ بھی نہیں گذرا تھا کہ پولیس  
اسٹیشن میں ہلچل مچ گئی

ایس ایچ او بھاگتا اسکے پاس آیا  
"سر آئی جی صاحب آئے ہیں خود وہ بھی وکیل کے ساتھ۔۔۔!" برہان چونک کر کھڑا ہوا۔  
اسے دیکھا تو لا پرواہ سی ببل کھانے لگی تھی جس سے اسکے گلابی لب مسلسل ہل رہے تھے۔۔۔  
وہ عجیب سے تشنگی کا شکار ہوا۔

"سر سعیر عالم بھی ساتھ ہے! اور بہت غصے میں لگ رہا ہے۔" ارمان نے آکر بتایا وہ بوکھلایا ہوا تھا جو برہان کو  
سخت ناگوار گزارا

اور سعیر نام پر جہاں مسکان کھڑی ہوئی تھی وہیں اسکے بدن روح میں ایک غصے بھری لہر کے ساتھ جیلز کی  
آگ میں بھڑک اٹھا۔

\*-----❤️-----\*

وہ ابھی عین کو لیکر گھر آیا اور اسے بیڈ پر ڈال کر باہر نکلا تھا کہ اسکا آدمی لائونج میں داخل ہوا۔۔

"سر مسی کو وہ ایس پی لے گیا ہے ساتھ ان عورتوں کو بھی ہاسپٹل ایڈمٹ کروادیا۔

مجھے میسج کیا کہ نکل جاؤ میں وہاں سے نکل گیا پر مسی کو وہ لے گئے۔۔

اس ایس پی نے اسے سب کے سامنے تھپڑ مارا۔۔!" ظفر ان نے سر جھکائے بتایا اور اسکے گلووز ہنٹر وہاں رکھے۔۔

عارب سن کر غصے سے پھر گیا۔۔

"اس دو ٹکے کے ایس پی کی یہ جرات اسکی ہمت کیسے ہوئی میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی۔" وہ عین اور سمی کا خیال کرتے نیچے آواز میں غرایا۔

عالم کا اس سے برا حال تھا۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ہوم منسٹر صابر کی کال آگئی۔۔

سعیر کا دل کر رہا تھا ایس پی کا منہ سرخ کر دے بلکہ اسکی نوکری کا رعب چھین لے۔

جس وجہ سے اسنے اسکی لڑکی پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

ہوم منسٹر نے اس سے معافی مانگی برہان کی طرف سے اور کہا کہ دو منٹ میں تمہاری لڑکی تمہارے پاس ہوگی۔۔۔

بیسٹ کے نام سے ناسہی پر منسٹر سعیر عالم کے رعب دبدبے سے واقف تھا۔

اسکا سٹیٹس اسٹینڈرڈ سے وہ سب واقف تھے۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بزئس مین سعیر عالم اس سے کون ناواقف تھا۔۔۔

پر کوئی یہ نہیں جانتا تھا اسکا بزئس کس نوعیت کا ہے۔۔۔

یہ ضرور جانتے تھے کہ وہ پاک سمیت کئی ممالک پر چھایا ہوا ہے۔۔۔

اسکی ایک کال انکے بہت کچھ بگاڑ سکتی تھی۔۔۔

تبھی اطلاع ملتے ہی اسنے فوراً سے پہلے سعیر عالم کے غصے کو سمجھتے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا پر اسکی دھاڑ سے وہ خود دب گیا۔

"دومنٹ ہیں تمہارے پاس منسٹر مجھے اپنی لڑکی اپنے گھر میں دیکھنی چاہیے۔۔۔!" اسکی گھن گرج لان میں گونجی

"آپ خود پہنچے پولیس اسٹیشن!!" وہ اس سے بولا سعیر نے کال ڈسکنیکٹ کی اور گاڑی نکال کر وہاں سے لے گیا

وہیں عارب مٹھیاں بھیجنے ٹہلتا رہا

"آخر وہ خاموشی سے کیسے تھپڑ کھا کر رہ گئی

کیا اسکے سامنے ہتھکڑیاں زور تھی؟؟؟

ہر گز نہیں وہ بھاگ سکتی تھی نکل سکتی تھی بچاؤ کر سکتی تھی۔۔۔

لڑ سکتی تھی۔۔۔

بلکہ اس ایس پی کو مزا اچکھا سکتی تھی پر وہ خاموش رہی۔۔۔!

آخر کیوں؟ "



ناولٹ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

سعیر گاڑی لیے پولیس اسٹیشن پہنچا جہاں ہوم منسٹر کے احکام پر آئی جی اور وکیل خود موجود تھے۔۔۔

وہ انہیں نظر انداز کرتا سرخ بھوری آنکھوں میں لہو لیے اندر داخل ہوا

"کہاں ہے ایس پی؟" اسکی غراہٹ پر سب نے آفس کی جانب اشارہ دیا۔

"سرریلیکس میں بات کرتا ہوں۔۔" وکیل نے اسے ریلیکس کرنا چاہا

جس پر اسنے گھوری ڈالی وہ ہڑا کر پریشانی سے آئی جی کو دیکھنے لگا۔

آفس کا ڈور دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا تو سامنے ہی وہ کھڑی تھی اسے دیکھ کر مسکرا دی

سعیر کے پیچھے آئی جی اور وکیل بھی اندر داخل ہوئے۔۔۔

برہان انہیں دیکھ کر سیلوٹ کرتا تمسخرے سے مسکرایا۔۔۔

"یہ ہے قانون ایک مجرم کے رعب پیچھے بھاگ پہنچے۔" وہ بڑبڑایا آئی جی نے سخت گھوری ڈالی۔۔۔

مسکان چلتی ہوئی سعیر کے سامنے آئی اور اسنے اسکے ٹھوڑی انگلیوں میں پکڑ کر چہرے کو دائیں بائیں گھما کر

دیکھا

اسکی گال پر سرخ انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔

آئی جی دیکھ کر گرٹ بڑا گیا۔

"تمنے کیسے اس پر ہاتھ اٹھایا ایس پی برہان علوی۔۔۔؟" آئی جی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر ہمیں پورے اختیارات ہیں مجرم سے اس جیسا برتاؤ کرنے کا۔" اسنے سنجیدگی سے کہا۔

"آپکے پاس کیا ثبوت ہیں مسز برہان علوی مجرم ہے؟" وکیل نے چہتے لہجے میں سوال کیا

برہان نے مسکان کی طرف دیکھا جواب سعیر کے کندھے پر سرٹکائے کھڑی تھی

جیسے ایک باپ کے آغوش میں اسکی جان عزیز بیٹی۔۔۔

"ایسے حیوان باپ کی ایسی ہی حیوان اولاد ہو سکتی ہے۔" وہ سوچنے لگا اور وکیل کی طرف رخ کیا  
 "مسز برہان علوی فنکشن میں موجود سب کے سامنے ان چار وکولے گئی اور وہاں فلیٹ پر موجود انکی چاروں  
 لیڈریز کی حالت کے ساتھ وہاں کھڑی ملی کیا اب بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے؟" اسنے جتا کر کہا  
 "کیا تمنے دیکھا مینے انہیں مارا ہے؟"

میرے پاس کوئی ہتھیار ملا جس سے مینے انہیں مارا ہے؟" وہ بھڑک کر بولی  
 برہان کو اسکا مکروہ چہرہ دیکھ کر ششدر رہ گیا  
 کتنی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔

"کیا تمنے سعیر عالم اسے حکم نہیں دیا تھا کہ اسے لیکر جائو اور سزا دو؟" اسنے طنزیہ عالم کی طرف رخ کیے پوچھا  
 "ہاں دیا تھا۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

"پر مینے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا۔" مسکان معصومیت سے بولی  
 "ہاں کیونکہ تمنے ہنٹر سے انہیں مارا تھا تو ہاتھ کیسے لگاؤ گی۔"

"ثبوت دو وہ ہنٹر کہاں ہے ان پر فنکر پرٹس دیکھاؤ؟" وہ طیش میں آکر اس پر غرائی  
 "ایکسیکوزمی برہان علوی آپکے پاس جب تک ثبوت نہیں آتے کوئی جو مسکان علوی کے خلاف جائیں آپ  
 انہیں لاک اپ نہیں کر سکتے۔"

اور آپ کو کوئی حق نہیں تھا کسی لیڈری پر ہاتھ اٹھانے کا یہ خلاف ورزی ہے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ رہے کورٹ کے سپر ز آپ پہلے ان عورتوں کے بیان لائیں کہ انہیں مسز علوی نے مارا ہے یا وہ ہنٹر لائیں پھر آپ کوئی ایکشن ان کے خلاف لے سکتے ہیں۔

آپنے بغیر ایف آئی آر کے انہیں ہر اسماں کیا ہے بلکہ کسی حد تک آپ پر ہر اسمنٹ کا کیس درج ہو سکتا ہے اگر مسز علوی چاہیں تو۔ "وکیل کی باتوں پر برہان کو شاک لگا اسنے آئی جی کے سمیت دیکھا

"سر۔۔۔!!" اسنے کچھ کہنا چاہا کہ آئی جی اسے ٹوک دیا

"تم پہلے ہی ہمیں کافی شرمندہ کر چکے ہو تمہارے گھر کے فنکشن میں مسز عالم پر جان لیوا اٹیک ہو چکا ہے جسکی رپورٹس ہیں ہمارے پاس عالم صاحب چاہیں تو وہ آپ سب پر کیس کر سکتے ہیں پروہ ایسا نہیں کر رہے ہیں۔ آپ کو انکا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔" آئی جی جتا کر بولا اور ممنون نظروں سے عالم کو دیکھا جو غصے سے برہان کو گھور رہا تھا

"سر آپ لے جاسکتے ہیں مسز برہان علوی کو۔" وکیل نے کہا جب عالم نے برہان کی طرف قدم اٹھائے پر بیچ میں ہی مسکان نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسنے غصے سے اسے دیکھا پل کیلئے وہ سہم گئی "میں پلیز"۔ اسکی ریکویسٹ پر وہ تھم گیا

جب وہ فتح مندی سے مسکراتی ہوئی اسکے سامنے آئی

"میں تم پر کیس نہیں کروں گی سوامی۔۔" اسکے کوٹ کے کالر پر ہاتھ پھیرتے وہ اسکی لہو آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"تمہارے لیے یہی طمانچہ کافی ہے کہ تم صحیح ہو کر غلط ٹھہرے۔"

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"ریممبر ڈارلنگ تمہاری بیوی ادھار نہیں رکھتی۔

آگے مجھ سے الجھنے سے پہلے سو بار سوچنا کیونکہ وہ تمہارا اسٹینڈرڈ تھا مارنے کا اب میرا ہوگا۔"

آئی جی وکیل ارمان ایس ایچ او اور سعیر اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔

"سی یولیٹر۔۔!" اسکی گال تھپتھپا کر وہ عالم کے ساتھ وہاں سے نکلی۔۔

پیچھے وکیل بھی ساری کاروائی ختم کیے نکلا۔

"آئی ایم شیور ایس پی آسندہ اس پر ہاتھ اٹھانے سے ہزار بار سوچو گے۔"

برہان کے کان میں سعیر کے الفاظ گونجے۔

اس قدر انسلٹ ذلالت پر اسکا چہرہ سرخ انگارہ ہو گیا۔۔

"میںے سنا ہے ایس پی تم بیسٹ کا کیس ہینڈل کر رہے ہو تو بہتر ہے اسکا ہی ہینڈل کرو سعیر عالم کے پیچھے مت

پڑو۔" آئی جی نے غصے سے کہا

آئی جی بھی چلا گیا

اب صرف برہان اور ارمان بچے تھے ایس ایچ او بھی آئی جی کے اشارے پر نکل آیا۔

"بہت برا کیا ہے تم نے مسکان بہت برا۔۔!!" وہ بڑبڑایا حالت ایک زخمی پھرے شیر کی تھی کہ ابھی سب

کو نوچ کھونچ کر ختم کر دے گا۔۔۔

وہ وہاں سے نکلا اور ہاسپٹل گیا جہاں لڑکیوں کے ماں باپ موجود تھے اسنے انہیں ایف آئی آر کٹوانے کا مشورہ

دیا پر وہ اپنے بیٹیوں کے ہوش میں آنے کا کہنے لگے۔۔۔

برہان نے بھی بہتر سمجھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سوچ لیا تھا وہ اس انسلٹ کا بدلہ ضرور لے گا۔

اسنے ڈاکٹر زپر سخت پریشرد ڈالا کہ انہیں جلد از جلد ہوش میں لایا جائے بیسٹ سے بیسٹ ٹریٹ منٹ دے کر۔۔۔

اسنے دعا کی تھی کہ مسکان اسے گھر میں نظر نا آئے اور ہوا بھی وہی وہاں نہیں تھی اگر ہوتی تو آج شاید اسکے ہاتھوں اسکا قتل ہو جاتا۔۔

"ہاں طارق طلاق کے پیپر ریڈی کرو انو۔۔۔! وکیل کو کال کرتے اسے ساری ڈیٹیل دیکر وہ بولا

دوسری طرف چند باتیں سن کر اوکے کہتے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

"میری زندگی میں تم جیسی بٹی ہوئی لڑکی کی کوئی ضرورت نہیں مسکان۔۔۔

ہمارا کانٹریکٹ ختم۔۔۔!" نہایت ضبط کے عالم میں وہ بولا اور ہاتھوں میں سر تھام

"بابا ممما بھی نہیں آئی۔۔۔؟" فیری اسکے گود میں سر رکھ کر بولی

برہان نے کوئی جواب نہیں دیا سوا اسے سینے سے لگانے کے۔۔۔

اسے معلوم تھا دنیا میں صرف یہی واحد وجود ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"کل لیے تم تیار ہو؟" عارب روم میں آکر پوچھنے لگا

وہ سونے کیلئے کروٹیں بدل رہی تھی

"ہاں دس بجے کا وقت ہے وہ مالا بائی کو لیکر نکلے گے۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آدھا گھنٹا انہیں راستے میں لگے گا اور اس دوران ہمیں پوری پروٹیکشن دینی ہوگی پولیس کو تاکہ وہ قہر زمان والو کے اٹیک سے بچ جائیں۔

پر یاد رکھنا اسے خراش بھی نہیں آنی چاہیے۔ "مسکان نے سنجیدگی سے کہا وہ سر ہلا گیا  
"تم ٹھیک ہو؟" وہ پاس آکر بیٹھا

وہ غصے سے گھورنے لگی کہ عارب نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے کہ کیا کر دیا  
"اپنی بکواس بند رکھو تم نے میری بیٹی کو کہا ہے میں گھڑ کی کیڑی ہوں دو دن گھڑ میں رہی ہوں۔" وہ غرائی  
عارب چونکا اور قہقہہ لگا کر بل کھاتا بیڈ سے دور ہو گیا

"اچھا تو اس نے کہہ دیا تمہیں کافی ٹیلنٹڈ بچی ہے یار۔۔ فرمانبردار بھی ہے اور معصوم بھی۔" وہ ہنستے بتانے لگا  
تب ہی مسکان نے پاس رکھنا ٹائم پیس اٹھا کر اسے مارا

وہ بچنا چاہتا تھا پر اسے معلوم تھا وہ نیچے جھکے گا تبھی ایک بار ہوا میں ہاتھ لہرایا دوسری بار اسکے جھکنے پر تیزی سے  
اسکی پیٹھ پر وار کیا وہ کراہ اٹھا

"ظالم ناگن مار دیا انف۔۔۔!" اسکی آہ گونجی

"کہانا جائو یہاں سے۔۔!" وہ چلائی

"اوہ کم آن یار مسی بنو شادی میں جو شوہر گھر سے نکال دیں ویسی بے بس عورت لگ رہی ہو حالانکہ تمہارے  
اپنا فیصلہ تھا یہاں آنے کا۔" قریب آکر اسکا سر سینے سے لگاتے وہ بولا

"دفع کرو بے بس ہوگی میری جوتی میں تھوک آئی ہوں اس کی دی ہوئی عزت پر۔" آنکھ مسلتے ہوئے وہ بولی  
عارب نے اسے گھیرے میں سمیٹ لیا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"اسپین جانا چاہو گی؟" اسکا سر سہلا کر وہ پوچھنے لگا۔

"اب اتنی بھی بڑی قیامت نہیں آئی اسکے غصے سے یہاں آئی ہوں کہ وہ ریلیکس رہے کچھ پل ورنہ بہت جھگڑا ہوتا۔۔۔"

کل چلی جانو گی مہندی میں۔ "وہ بول کر خاموش ہو گئی۔  
"او کے ایز یوروش۔"

"اب نکلو۔۔۔! وہ اسکے ہیڈ پر کس کرنے لگا تھا کہ وہ دھکادیکر پیچھے پھینک چکی تھی عارب ہنستا اسکا گلا  
گھونٹنے کیلئے قریب پہنچا کہ وہ گن کامنہ اسکی سمیت کر کے باہر نکلنے کا اشارہ دینے لگی  
"تم ایک غنڈی ہو۔۔۔"

ناگن ڈائن بھتنی چڑیل۔ "بھنا کر کہتا کندھا سہلا کر وہاں سے نکلا مسکان دروازہ بند کیے بیڈ پر گر گئی۔۔۔  
عالم جب اسے وہاں سے لیکر نکلا تھا تو اس سے پوچھا تھا کہاں جانا چاہو گی تب مسکان نے اسکے گھر کو ترجیح دی  
تھی۔۔۔"

اور عالم نے اسکے سر پر بوسہ دیکر کہا تھا اپنے وقار عصمت پر کبھی کمپر وائزمت کرنا۔۔۔  
اسکے لئے وہی کافی تھا۔

وہ ساری رات اسے سوچتا رہا۔۔۔

اور پھر یاد آنے پر اپنی جیب میں پڑے ببل کو دیکھتا مٹھیاں بھیجنے دیتا۔۔۔

وہ اس ببل کو پھینکنا چاہتا تھا پر پھینک نہیں پایا۔ اسکے سامنے وہ ہلتے سرخ لب گھوم جاتے۔۔۔

جنہیں یاد کرتے تھک کر واپس ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی پریا میں ڈال کر اس ببل کو جیب میں رکھ لیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فیری اس سے وقفے وقفے سے جاگ کر پوچھتی "رہی ماماں"۔ اب وہ کیا کہتا کہ وہ اس ماما کا قصہ ہی ختم کر دینا چاہتا ہے

اسنے طلاق کیلئے طارق کو کہہ تو دیا تھا پر اب روح میں بے چینی اتر آئی تھی۔  
وہ ساری رات سونا سکا نتیجاً صبح آنکھوں میں سرخ ڈورے گہرائی سے اتر آئے تھے۔  
روح میں تھکن پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔

روز صبح کی طرح اسنے اپنی بیٹی اور اس پر بلینکٹ ٹھیک کرنا چاہا پر خالی جگہ اسکا منہ چڑھا رہی تھی۔  
اپنے ماں باپ سے سرسری طریقے سے سلام کرتے بیٹی کو ناشتہ کروا کر اسے نور کے روم میں چھوڑ کر وہاں سے نکل گیا۔

وہ سوچنا چاہتا تھا کہ اسکی زندگی نارمل کیوں نہیں پر خالی سوال ہی لوٹ آتا۔  
وہ مانتا تھا مسکان سے شادی اسنے اپنی مرضی سے کی تھی وہ لڑکی اس سے شادی کیلئے تیار نہیں تھی اسنے تو بس اسکی آنکھوں میں محبت دیکھی تھی کبھی پانے کی چاہ نہیں دیکھی تھی شاید وہ اپنی اصلیت کی وجہ سے اسے بھاگتی تھی پر جب اسنے ہاتھ پھیلا یا تو پیچھے وہ بھی نہیں ہٹی۔۔۔

کاش وہ اپنے ماں باپ کو سبق سیکھانے کیلئے اس جنونی لڑکی کا چناؤ نہ کرتا۔۔۔  
اور اگر اسنے ایسی بیوقوفی کر لی تھی تو وہ انکار کر دیتی اور اس انکار میں اپنے روپ میں آکر ضد پراڑ جاتی تو آج یہ سب، ایسا نہ ہوتا۔

اور شاید کہیں اگر وہ انکار کرتی تو وہ انا کا مسئلہ بنا لیتا۔ جس طرح بیسٹ کے کیس کو اسنے زندگی کا مقصد بنا لیا تھا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی کڑی آہستہ آہستہ ملتی جا رہی تھی وہ سعیر عالم کے باپ رشید عالم تک پہنچ چکا تھا اور یہ سن کر ششدر رہ گیا کہ اسے کسی نے کاٹ کر کیچڑ میں پھینک دیا تھا۔  
ہونا ہو برہان کو سو آنا شک تھا کہ یہ حرکت اس حیوان کی ہوگی ضرور اسنے اپنی حیوانگی کا نشانہ اپنے باپ کو بنایا ہوگا۔

یہ بھی دیکھا اور حیران ہوا کہ اس بیسٹ کا گھرا تنہا چھوٹا اور گھٹن سے بھرپور تھا۔۔۔  
دو چھوٹے جس زدہ رومز پر مشتمل وہ چھوٹے ایک روم کے سائز جتنے صحن والے گھر میں سعیر عالم رہتا تھا۔۔۔

وہ یقین ناکرتا اگر وہاں کے موجود بوڑھے لوگ اسے نابتاتے کہ یہ عالم کا گھر ہے۔۔۔  
اور پھر اسکا باپ ڈر گز لیتا تھا۔۔۔

اسکی بہن بھی تھی جو اتنے ٹائم کو ما میں پڑی ہوئی تھی یہ انفارمیشن اسے رمشانے پہنچائی تھی۔  
کہ سعیر عالم کی بہن ہے جسکا نام سمعیہ ہے وہ کو ما میں تھی اسکا پاسٹ کیا ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔  
وہ کیوں کو ما میں گئی کوئی نہیں جانتا بس اتنا جانتا تھا کہ وہ کو ما سے آئی تھی۔۔۔  
اسنے سعیر عالم کے بارے میں بہت جاننے کی کوشش کی ان محلے والوں سے پر سب نے جیسے منہ پر قفل لگا لیا تھا اور پھر جبر وہ نہیں کر سکتا تھا بس شکستہ لوٹ آیا۔

پر اس شکست کے پیچھے ارمان بھرپور تفتیش میں لگا ہوا تھا۔  
اس شکست کے باوجود وہ کافی حد تک کامیاب رہا تھا۔ اسکے بارے میں جاننے کیلئے کہ وہ ایک چھوٹی سی عمر میں ڈر گزرا سمگلر تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ضرور اس ڈر گز سے ہی آگے سیریل کلر بنا ہوگا۔"

یہ ایس پی برہان علوی کی سوچ تھی کہ وہ خوشی سے اس روپ میں آیا ہوگا۔۔

پر وہ نہیں جانتا تھا ایک چھوٹی سی عمر والا لڑکا اپنی پڑھائی چھوڑ کر ماں بہن کا پیٹ پالنے کیلئے ڈر گز سپلائے کرنے والے اس معصوم کو دماغی ٹارچر کیا گیا تھا۔

اسکے وجود کے پور پور کوکاٹ کر اس میں درندگی بھری گئی تھی۔

اس کم سن لڑکے کو برف کی تہہ پر منہ کے بل ننگا لیٹا کر پیٹھ پر ہنٹر مارتے، ہر طرح کی درندگی پر مجبور کیا گیا۔

وہ خوشی سے بیسٹ نہیں بنا تھا نا ہی اسے خوشی سے اپنی چہر اکاٹا تھا۔۔

وہ خوشی سے درندوں کے پاس نہیں گیا تھا کہ اسے دماغی جھٹکے دیں لائٹ کے۔۔۔

یہ حقیقت تھی اسکی ابکی زندگی اسکی اذیتوں پر پردہ ڈال گئی تھی۔

اس چھوٹے سے وجود کو بھول گئے تھے جو دن رات ٹھوکرٹوں کے زد میں ہوا کرتا تھا۔ دونوں ایک گھونٹ کیلئے سسکتا تھا۔

یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ ایک حیوان ہے۔۔۔

معصوموں کا خون بہاتا ہے۔۔۔

وہ معصوم جو سفید لباس میں گھومتے ہیں۔۔ اور رات دن کے حساب سے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے

ہیں۔۔۔

-----

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ساس کے ساتھ ایسا سلوک داماد صاحب!" مالا بانی نے سوچوں میں کھڑے برہان کو دیکھ کر تمسخرے سے کہا۔

وہ چونکا اور اسکی طرف دیکھنے لگا جو لیڈی آفیسرز کے ساتھ ہتھکڑیاں پہنے کھڑی تھی۔  
سنہری آنکھیں سیاہ بال وہ اس عمر میں بھی انتہائی پرکشش خوبصورت نظروں کو بھٹکانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

برہان کا دل کیا اسکی آنکھیں نوچ لے کیسی غلیظ مکروہ آنکھیں تھی۔۔۔  
"مجھے حیرت ہے قہر زمان نے زندہ کیسے چھوڑ دیا دونوں کم بخت کو۔  
اور ایس پی تمنے کیسے اس لڑکی سے شادی کر لی جسے میں بیچ چکی تھی تو ضروری نہیں وہ پاک۔۔۔۔  
"شٹ اپ۔۔۔!! نام مت لو اسکا اپنی زبان پر ورنہ جان سے مار دوں گا۔" وہ پھر کر اس پر غرایا مالا بانی اسکا طیش دیکھ کر پہلے حیران رہ گئی اور پھر قہقہہ لگایا۔

"چل گیا اسکا جادو آخر کیوں نہیں چلے گا وہ بھی تو مالا بانی کی بی۔۔۔۔۔  
"اسے میری نظروں سے دفع کرو ورنہ میں اسکا ابھی خون کر دوں گا۔" وہ۔ لیڈی آفیسرز پر دھاڑے  
جنہونے دھکیل کر بانی کو گاڑی میں بیٹھایا  
وہ مسلسل اسکی حالت پر قہقہہ لگا رہی تھی۔

اور گاڑی میں بیٹھی بھی وہ غلاظت منہ سے ہانکتی برہان کا ضبط آزماتی قہقہے لگا رہی تھی کہ اسکا منہ بند کروانے  
کیلئے لیڈی آفیسر کو ہی کھینچ کر تھپڑ مارنا پڑا۔

تب ہی جا کر اسنے زبان بند کی تھی پر مسلسل بڑبڑا کر بہت کچھ کہتی بھی رہی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بہت مشکل سے خود پر کنٹرول کیے وہ سر جھٹک کر سگریٹ منہ میں دبائے اپنی جگہ پر بیٹھا۔  
سامنے اسکی گاڑی بیچ میں وہ گاڑی تھی جس میں مالا بائی تھی اور پیچھے اے ایس آئی کی گاڑی تھی۔  
وہ سب پورے دس بجے وہاں سے نکلے تھے طارق جو مالا بائی کا کیس لڑ رہا تھا گورمنٹ ایڈوکیٹ تھا۔  
اور اب اس سے ہی طلاق کا کہا تھا کیونکہ طارق اور برہان کے بیچ کافی انڈرسٹنڈنگ تھی۔۔  
گاڑی اپنے سفر کیلئے رواں دواں تھی۔۔۔ برہان ونڈو پر کہنی ٹکائے دوسرے ہاتھ سے سموکنگ کر رہا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا پیچھے سے اسے کون سی قیامت گھیر رہی ہے۔۔۔  
وہ ایک بار نہیں بار بار آیا تھا قہر زمان کے راستے میں۔  
اسنے ٹرانس پورٹ پر بغیر چیکنگ کے گاڑیوں کے جانے پر سخت پابندی لگادی تھی۔۔  
اور جن پر تھوڑا شک گذرا انہیں حراست میں لیکر پوری ایمانداری سے خفیہ تفتیش کی گئی اور اس طرح کئی مجرم انکی حراست میں تھے آج۔۔۔  
اسکے انسانوں کے وجود ذریعے اسمگلنگ روکنا، لڑکیوں کو بازیاب کرنا، کوٹھے کو بند کرنا اور بائی کو سزا تک لے جانا۔۔

ایک بربادی تھی قہر زمان کی۔ جو ایس پی برہان علوی نے اپنے ہاتھوں سے دی تھی۔  
وہ نہیں جانتا تھا کمشنر کیوں اسکے راستے کا کاٹنا بن رہا تھا پر اسنے بھی اپنی ایمانداری کا ثبوت دیتے آئی جی سے  
کانٹریکٹ کیا تھا اور ان سے ڈائریکٹ رابطہ کر لیا۔۔۔  
برہان اتنا معصوم بھی نہیں تھا کہ نا جانتا ہو کمشنر کی روک ٹوک۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر اب اسکے پاس اوپر سے آرڈر تھے تبھی کمشنر بھی مجبور تھا اسکے سامنے۔۔  
اور کہتے ہیں جب ارادے مضبوط ہوں تو پہاڑ بھی جھک جاتے ہیں۔۔  
وہی ہوا تھا اسکے مضبوط ارادوں کے سامنے پہاڑ خود بخود جھکنے لگے تھے اور وہ خوش بھی تھا اپنی اس کامیابی کے  
ساتھ۔

دفعۃً وہ چونکے اور چونکنے کی وجہ فضا میں اچانک ٹھکی آواز گونجنا۔۔  
"اسٹاپ!!!" وہ دھاڑ ایک ویو مر میں اسنے اے ایس آئی کی گاڑی پر اٹیک دیکھا تھا۔  
اسکے حکم کے ساتھ ڈرائیور نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔۔  
"اوہ شٹ! اس نے گاڑی کیوں روک دی۔۔!!" عارب نے ہاتھ پر تیغ مارا آلف چونک اٹھا۔  
"اگر وہ ناروکتا تو دوسرہ اٹیک اسکی گاڑی پر ہوتا۔" مسکان نے گھورتے اپنے بھائی کو کہا۔  
"تو اب کیسے۔۔۔۔"

"تم دونوں لڑنا چھوڑو اور یہ دیکھو وہ پہنچ گئے ہیں۔ اٹیک کہاں سے ہوا ہے؟" وہ دور اپنی اپنی گاڑیوں میں  
تھے اسکو فالو کرتے۔۔

"جلدی نکلو باہر۔۔۔" گاڑی الٹے پچی تھی، برہان نے انہیں جلدی سے باہر نکالا۔۔  
اسکے ساتھ آئے کانسٹیبل رائفل پکڑے الرٹ کھڑے تھے۔ جبکہ اچانک اٹیک پر ڈرائیور کو سر پہ کافی گہری  
چوٹ لگی تھی۔

وہ اسے دوسری گاڑی کے اندر بیٹھا رہا تھا تب اچانک ہی مخالف طرف سے فضا میں اندھا دھند فائرنگ  
شروع۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لوگوں کی چیخ پکار مچ گئی سب اپنی گاڑیاں روڈ پر ہی چھوڑے بھاگ گئے تھے۔۔۔  
برہان نے بھی اپنی گن نکال لی تھی اور دائیں بائیں سے گھیرتی گاڑیوں پر فائر کرنے لگے۔۔۔  
دوسری طرف گاڑیوں سے وہ باہر نکلتے انکی طرف بڑھنے لگے پولیس اہلکار شدید مقابلہ بازی میں اپنی جان بحق ہو رہے تھے۔۔۔

کراچی کے مین روڈ پر اس وقت قہر زمان کے آدمی اور پولیس کے ساتھ عارب مسکان آلف تینوں اسلحہ لیس خود بھی گاڑیوں سے اتر آئے۔۔۔

"بڑا کمینہ ہے پھر سے دھوکہ دے گیا۔" آلف نے دانت کچکچائے اور سامنے والے آدمی کا نشان لیتے ہوئے  
ریپیٹر پکڑے آگے بڑھے۔

"اسنے تم سے آنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔" کلاشکوف پکڑے وہ بیل چباتی سنہری آنکھوں میں رت جگے کی  
سرخی لیے بائیں طرف فائرنگ کرنے لگی۔

عارب کی اور اسکی پیٹھ ملی ہوئی تھی دونوں مخالف طرف فائر زکمر رہے تھے جبکہ آلف برہان کے  
قریب تھا جو ان سیاہ نقاب پوشوں کو اچانک اپنی مدد کیلئے دیکھ کر حیران تھا۔

دفعۃً ان گاڑیوں کے پیچھے کئی دوسری سیاہ مرسڈیزز کی اور ان سے کلا بازی مار کر نکلتے گاڑیوں کی چھت پر  
چڑھ کر ان پر نشانہ لیتے کوئی غیر ملکی ہی لگ رہے تھے۔

"مجھے یہ صرف بائی کو لے جانے کا پلان نہیں لگ رہا شاید یہ یہاں عوام کو ہر ساں کرنے آئے ہیں۔۔۔"

عارب کا دماغ تیزی سے چلا پر آلف کی نظریں نشانہ کے ساتھ اپنے بھائی پر تھی جو اب رائفل تھامے پولیس  
اہلکاروں کے خون سے سرخ یونیفارم میں اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر فائر زکمر کرتا آگے بڑھا رہا تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ پاگل آدمی کیا کر رہا ہے؟" مسکان عارب کی پیٹھ چھوڑ کر اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔

فضا میں دھند پھیل گئی تھی پر اس دھند میں ٹھاٹھا کی آوازیں کان کے پردے پھاڑ رہیں تھیں۔

عارب آلف اپنے تمام ساتھیوں سمیت مقابلے میں تھے۔۔

"برہان!!! اچانک وہ چیخی جب برہان پر نشانہ لیتے اس غیر ملکی شوٹر کو دیکھا

وہ جھپٹ کر کھینچتی ایک سائیڈ گری۔۔

کلاشنکوف اسکے ہاتھ سے دور جا گری جب وہ گاڑی کے پاس فائرز کی دھند میں برہان کے نیچے پڑی تھی۔

دونوں کچھ پلکیں بول ہی ناسکے۔۔

مسکان کا دماغ گھوم رہا تھا۔

"اوہ تو یہ تم ہو!"

میں بھی سوچوں ایسے کون سے فرشتے نازل ہو گئے میرے لئے۔ پر میں کیسے بھول گیا۔۔۔۔۔ "برہان نے

اسکی میچی آنکھوں کو دیکھتے طنزیہ کہا۔

مسکان اپنے کندھے پر لگی گولی پہ ضبط سے پڑی تھی جبکہ برہان اسکے ماسک میں چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"منہ کیوں چھپایا ہے مسی میڈم ڈرتی ہو؟" وہ اسکا نقاب اتارنے لگا مسکان بھڑک کر اسے پیچھے دھکا دیکر

اٹھنے لگی تب ہی برہان نے اسکی ٹانگ کو پکڑ کر کھینچا اور اسے واپس خود پر گرا لیا۔

"تم۔۔۔۔۔

"شٹ اپ تمہیں اندازہ ہے تم مرنے جا رہے تھے اگر آج تمہیں گولی لگ جاتی تو میں تمہاری جان نکال

دیتی۔" وہ اسکی بات کاٹ کر اس پر غرائی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے حیرت سے دونوں ابرو اچکا لیے۔۔۔ "یہ دھمکی ہے یا کچھ اور۔۔۔" اسکا منہ اپنی طرف کرتا اسنے بولتے اپنے ہتھیار سنبھال لیے۔

"یہ کچھ نہیں ایس پی! جنون ہے میرا، وہ صرف تم ہو۔" وہ آنکھوں میں دیکھتی بولی دونوں کی آنکھیں ساری رات کی بے چینی، رتجگے کی چغلی کھا رہیں تھی پراگلے پل دونوں ہی نظریں چرا گئے۔

"اس جنون کا انعام میں تمہیں جلدی ہی دوں گا۔" اسکی گال تھپتھپائے بولا "انہونے گیس پھینکا ہے خیال کرنا۔" عارب کی آواز اسکے کان میں گلے آ لے سے گونجی وہ چونکی اور برہان کو دیکھا جو بغیر نقاب کے تھا۔

"یہ پہنو تمہیں اسکی ضرورت ہے۔" وہ اپنا ماسک اتار کر اسکے منہ پر رکھتی کہنے کے ساتھ زبردستی پہنا گئی اور خود اپنی گولی کے درد سے چلتی دھونکنی کے مانند سانسوں کو روکے اٹھ کر اپنی کلاشنکوف سنبھالے ایک طرف دھند میں غائب ہو گئی

برہان ابھی ٹھیک طرح سے حیران بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اچانک اسے اپنی گاڑی کے قریب کھڑی گاڑی جس میں اسنے بائی کو اٹیک ہونے سے پہلے لاک کیا تھا اسکے قریب پاؤں کی چاپ سنائی دی۔

پاؤں کی دھمک بتا رہی تھی کہ وہ ایک نہیں تھے۔۔۔

اسنے گن تھامی اور اٹھ کر گاڑی کی اوٹ میں ہو گیا۔

"اس میں ہے"۔ انگریزی میں بھاری آواز گونجی



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"ایس پی کوڈ ہونڈوں ختم کرنا ہے اسے۔ اور یہاں سے نکلا ہے بیسٹ کے آدمی پھیل رہے ہیں مریں گے سب فاسٹ۔" دوسری رو عبد ار دبدبے والی آواز برہان کو اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہوئی۔

"ایس پی تک پہنچنے سے پہلے مجھ سے ملو۔۔۔" آلف قریب سے ہی دھاڑ کر سپیٹر پھینکتا ان پر جھپٹا اور ایک کے بعد دوسرا اور خنجر سے انکی گردن پر کیا۔۔۔

برہان نے جھپٹ کر بائی کا ڈور کھولتے آدمی کو گلے سے پکڑا اور ریڑھ کی ہڈی پر گن رکھ کر ٹریگر دبایا۔

چنچ کے ساتھ ہی اسنے دوسرا فائر اسکے حلق میں کیا جب اچانک سے اس پر دونوں آدمی دائیں بائیں سے جھپٹے اور گتھم گتھا ہو کر نیچے روڈ پر گر پڑے۔۔۔

دوسری طرف داد والوں کا ٹارگیٹ انہیں ختم کرنا تھا کہ وہاں سے ایک بھی زندہ بچ کر ناسکے۔۔۔

عاب اپنے آدمیوں سمیت شدید مقابلہ بازی میں تھا جبکہ آلف ایک طرف گتھم گتھا انکی گردنوں پر تیزی سے خنجر گھما رہا تھا۔

تو دوسری طرف برہان ایک کی گردن پر گھٹنا ٹکائے دوسرے کے منہ پر پوری قوت سے ایک کے بعد دوسرا مکار رہا تھا۔

اور اس سے فائدہ اٹھاتی دروازہ جوں کھلا مالا بائی سیٹوں کے نیچے سے نکل آئی۔

کیونکہ اندر فائرنگ سے بیٹھی لیڈی کا نسٹیبلز شہید ہو چکی تھیں۔

فضا ساری شعلوں کے لپیٹ میں تھی۔۔۔

وہ آہستہ وہاں سے نکلی اور بھاگی ایک طرف۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کہاں؟؟" وہ ہانپتی کانپتی سانسیں روکنے میں بمشکل کامیاب ہوتی بھاگ رہی تھی جب اچانک سامنے وجود کے ٹکڑاؤ سے نیچے جا گری۔

اب آنکھیں پھیلانے دھند میں اس وجود کو پہنچانے کی کوشش میں تھی۔  
جب اسکی مشکل آسان کرتے سامنے کچھ قریب ہوا وہ وجود۔۔۔  
ماسک ناہونے وہ مسکان کو دیکھتی ششدر رہ گئی تھی۔

برائون لانگ کوٹ، لانگ بوٹ پر کندھے پر کلاشنکوف لیے سنہری آنکھیں جوزہریلی گیس کی وجہ سے شاید سرخ ہو گئی تھی، سنہری کھلے لمبے بال کے ساتھ اسکے سامنے کھڑی تمسخرے سے دیکھتی مسکرا رہی تھی۔  
"میں سوچتی تھی ماں ہو اسلئے عزت سے موت دیتے پولیس کے حوالے کر دیا پر تمہیں تو ابھی اور زندگیاں برباد کرنی تھی، کوٹھے والی کو عزت کہاں راس آتی ہے۔" اسنے کہتے سانسوں میں تکلیف دیکھتے اپنے منہ پر پلک جھپکتے سنہری بال لپیٹ لئے۔

"تم۔۔۔!! وہ حلق تر کرتی شاکڈ تھیں پھر اچانک گرگٹ کی طرح رنگ بدلہ۔۔۔

"مسکان میری بیٹی مجھے بچالو میں بدل گئی ہوں میرا یقین کرو میں تمہارے لئے بہت تڑپی ہوں مجھے بچالو  
میرے عارب کو بلاؤ۔"

"شٹ اپ میرے بھائی کا نام مت لو اپنی گندی غلیظ زبان پر!!!!

اور چالاک عورت تم کیا سمجھتی ہو تم مجھے دھوکہ دو گی مسی کو ہا ہا ہا

اگراتنے ہی ہم تمہیں عزیز تھے تو ہمیں ان حیوانوں کے حوالے نہیں کرتی چند پیسوں کے عوض۔۔۔" اس  
پر غراتے وہ اسکی سمیت بڑھی ہی تھی کہ اچانک سے اسکے سر پر پیچھے سے کسی نے وار کیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک درد بھری آہ نکلی اسکے منہ سے دوسرے ہی پل اسکا ایک پائوں زمین پر جبکہ دوسرا فضا میں بلند ہوتا گھومتا پیچھے کھڑے وجود کے گال پر آگاہ۔۔۔

وہ چیختا نیچے گرا اور دوسرے لمحے سنبھل کر کلابازی لیتے پیچھے ہوتے اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھوں سے مسکان کو فائٹ کی دعوت دی۔ وہ کوئی فائٹر لگ رہا تھا باڈی سے ہی۔

وہ دھند میں کلاشکوف ایک طرف پھینک کر اس دعوت کو گردن اکڑا کر قبول کر چکی تھی۔ اسے چکر آرہے تھے کندھے سے ٹیسیں اٹھ رہیں تھی اسکے باوجود وہ یہ لٹکار قبول کر چکی تھی۔ وہ دونوں تیار تھے اک دوسرے کو دیکھتے رفتار پکڑے لپکے۔۔۔

وہ دونوں مکے سامنے کرتا نکلی کمینیاں اپنے پیٹ میں ٹکائے مکے مسکان کے پیٹ میں مارنے کیلئے اسکی طرف بھاگا دوسری طرف مسکان اسکے مکوں کو دیکھ کر ایک دم لیٹنے کی انداز پر روڈ پر گری اور اپنا ایک پائوں اسکے پیٹ میں تو دوسرا اسکے گٹھنے میں مارا۔۔۔

خود کروٹ بل نیچے گری۔

ابھی وہ سنبھلتا مسکان کلابازی مار کر اٹھ کھڑی اور دونوں گھٹنوں سمیت اسکے اوپر گری ساتھ ہی گردن کو پکڑ کر بائیں جانب موڑا۔۔۔

کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی دہل دہلا دینے والی بھیانک چیخ لمحے کو گونجی اور وجود ساکت سا ہو گیا۔

"خبردار جو میرے قریب آئی۔" اسے اپنی سمیت دیکھ کر بائی نے پاس پڑے بے جان خون میں لت پت وجود سے پسٹل اٹھا کر اسکے سامنے کی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ چونک کر اپنے ہاتھ بلند کر گئی۔۔۔

جس پر بائی نے خوشی سے قہقہہ لگایا۔

"اتنی خطرناک ہو گئی میری چوہیا جیسی بیٹی کہ ایک ہٹے کٹے آدمی کی سیکنڈ میں گردن گھٹنا۔۔۔

جانتی ہوں یہ سب اس بیسٹ نے کیا ہے۔۔۔۔"

"ہاں ماں نے بھیج دیا تھا اس انجان نے بے حس بے رحم ہو کر بھی میرے آنسو دیکھتے ناصر ف اپنی چادر دی

تھی بلکہ میرے جان عزیز بھائی کی زندگی بچائی۔۔۔" وہ غرائی

"اے چپ کر \*\*\*\* مجھے سیکھا رہی ہے ایک بار یہاں سے نکلنے دے تجھے تو ایسا سبق سیکھائوں گی یہ سب

تیری وجہ سے ہوا ہے تیرے خون کی صرف میں نہیں زمان کنگ بھی پیاسے ہیں۔۔۔

نوج دے گا تمہیں کنگ۔۔۔

اور میں اپنی آنکھوں سے تمہارا وہ حال دیکھوں گی جب تم اپنی اوقات میں آؤ گی اسکا بستر گرم۔۔۔۔

"خبردار ایک لفظ بھی کہا آگے !!!" وہ چیختی اسکی سمیت بڑھی اسکا منہ نوچنے کیلئے کہ اچانک ہی گھبرا کر بائی

نے ٹریگر دبا یا۔۔۔

جہاں ٹھاکا آواز فضا پر چھائی تھی وہیں

وہ ایک پل کیلئے ساکت ہوئی دوسرے ہی پل دھڑام سے نیچے گری۔

"مسکان۔۔۔۔!" وہ دھاڑا

برہان نے دوبارہ ٹریگر دباتے نیچے پڑے بائی کے وجود کا نشانہ لیا اور وہاں گری مسکان کی جانب بھاگا۔۔۔

پر سوا شہیدوں کے اسے کہیں مسکان کا وجود نظر نہیں آیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پولیس کی سائرین رینجرز دھمک اسکے سن دماغ میں گونجنے لگی پر اس میں حواس کہاں تھے۔  
اچانک اسے بھی ایک طرف دھکا دیا گیا اور اسکے پاس پڑے وجود پر فائر ہوا تھا جو نشانہ اسکا لیا گیا تھا پر اس نے  
پھر سے بچا لیا تھا۔

برہان نے ویران آنکھوں سے دیکھا جہاں نقاب میں آلف اسے دیکھتا اپنا لہو بازو پکڑ کر لڑکھڑاتا اٹھا اور وہاں  
سے غائب ہو گیا۔

اسنے پھر صرف چیخوں کی آوازیں سنیں تھی شاید وہ اس انسان کو مار رہا تھا جس نے اس پر نشانہ لیا تھا۔  
اس جنگ دوران وہ صرف یہ جان پایا تھا کہ یہ جو کوئی بھی انگریز شکل والے وجود نمودار ہوئے تھے وہ اسکی  
جان لینا چاہتے تھے۔۔

جبکہ دوسری طرف اسے بیسٹ کے آدمی کسی حال میں بھی بچانا چاہتے تھے کیوں آخر۔۔۔؟؟  
اسکی نظریں کراہتی بائی پر گئی۔۔۔

"تم جیسے لوگ ایسے نہیں مرتے !!!" وہ دھاڑا اور پاس پڑی کلاشنکوف اٹھا کر بغیر کسی کے پرواہ کیے اسنے  
بائی کے وجود میں ساری گولیاں اتارنا شروع کر دیں کہ اب فضا میں خون کی چھینٹیں اڑ کر اسکے منہ کیڑوں  
پر آرہیں تھی۔۔۔

جبکہ وہ تو پہلے ہی اپنے جوانوں کے خون سے انہیں بچاتے خون میں نہایا ہوا تھا۔  
"کنٹرول یور سیلف۔۔۔!" جھٹکے سے اسکے ہاتھوں سے کلاشنکوف چھین کر اسے جھٹکا دیتے ہوش میں لائے پر  
اسکے سامنے تو وہ لہراتا وجود گھوم رہا تھا۔۔۔

اسکا دل کیا اسکے نام کی ایک دنیا میں دھاڑ لگائے۔۔۔۔۔

سب خوف سے سہم جائیں۔۔۔

\*-----❤️-----\*

"ہمنے ایسا نہیں سوچا تھا یہ انتہائی خوفناک تھا کئی آفیسرز شہید ہو چکے ہیں ہمارے آدمی مارے گئے ہیں۔۔۔!!" عارب آلف کے بازو پر پٹی کرتے سرخ آنکھوں سے بولا

"مسی کیسی ہے؟؟" آلف نے گھور کر اپنا بار بار پوچھا جانے والا سوال دہرایا

"کیسی ہو سکتی ہے جس طرح کی اسنے بیوقوفی کی ہے کوئی کر سکتا ہے اس زہریلی گیس میں اسنے سانس لیں ہیں جبکہ اپنا ماسک اسنے ایس پی کو پہنا دیا۔۔۔

اسکے بدلے گولی کھالی ہے۔۔۔

اس حالت میں اس آدمی سے لڑی ہے وہ تو شکر تھا کہ خوف سے اس آدمی کا شروع والا سٹیپ غلط تھا اسلئے اسکا بچاؤ ہو گیا اور پھر اس میں۔۔۔

وہ کہتا کہ تار کا جب سعیر آفس میں داخل ہوا۔

"تمہاری آج مہندی ہے جارہے ہو؟" اسنے سیدھا آلف کو مخاطب کیا

"نہیں حالت دیکھ رہے ہو شہر پور ابند ہو گیا میڈیا دروازے پر ڈھیر جمائے کھڑی ہو گئی بھائی ہاسپٹل میں ہے انہیں زخم آئے ہیں۔۔۔

وہاں الگ نیوز بنائی جارہی ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولتا نظریں پھیر گیا تھا۔

"اچھا پھر گھر کہہ دو تم کچھ ضروری کام سے دوستوں کے ساتھ باہر ہو۔" اسنے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھ اس سے بہتر آئیڈیاز آتے ہیں شکریہ فوگٹ کے مشورے کا۔" وہ چبا کر بولا کہ پلٹتا سعیر تھم گیا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں

تمہارے پاس اسکے علاوہ کوئی بہتر آئیڈیاز نہیں اسلئے شرافت سے یہی کہو کیونکہ وہی کام آسکتے ہیں تمہیں۔" وہ جتا کر کہتا وہاں سے نکل گیا

پیچھے آلف منہ بسورے عارب کو دیکھ کر غم گین ہو گیا۔

"دل بڑا کرو اس سب میں جانیں جاتی ہی رہتی ہیں۔" اسیا کندھا پتھپتھائے وہ خود جھکے کندھوں سے وہاں سے نکلا

پیچھے عارب نے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اسکی پیٹھ پر دے مارا جو کراہ کر رہ گیا۔

"اس سب کا تمہارا بھائی ذمہ دار ہے۔" وہ دھاڑا اور غصے سے ٹھاکے ساتھ دروازہ اسکے منہ پر مارتے سرخ خون چھلاکاتی نظروں سے اسکا چہرہ اگھورتے وہاں سے نکلا۔

\*-----❤️-----\*

اتنی لاشیں اتنا خون خرابا اتنے شہید، لوگوں میں کہرام مچ گیا تھا۔۔۔

راستے بلاک تھے عوام ہر اس گھروں میں دبکی ہوئی تھی دکانیں سڑکیں سنسان پڑیں تھی۔

پولیس پوری تفتیش میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

ٹی وی کے ہر چینل پر وہ ان غیر ملکی دہشتگردوں کے مردہ چہرے سامنے لا رہے تھے۔

کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ اٹیک بیسٹ نے کروایا ہے ایس پی کو اپنے کیس سے ہٹانے کیلئے تو کوئی بائی کو لیکر باتیں بنا رہے تھے جسے ایس پی نے خود مارا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

علوی میں سکتا چھایا ہوا تھا صرف نیوز چینل چل رہے تھے جہاں کورٹ جاتے راستے میں ہوئے دہشتگردوں کے اٹیک اور ان میں جان بحق ہوتے وجود کو دیکھا رہے تھے۔

فضا میں زہریلے گیس کے اثرات ختم کرنے کیلئے اسپرے کیا جا رہا تھا جبکہ برہان ہاسپٹل میں پڑا تھا۔

"تمہاری واج کہاں ہے آلف؟" عارب نے کچھ چونک کر اسکی کلائی کو دیکھا وہ صبح سے نوٹ کر رہا تھا۔

"یار وہ گھر رہ گئی ہے صبح لینا بھول گیا تم فکر مت کرو سیف ہے۔" وہ اپنی کلائی کو دیکھتا یہ بات چھپا گیا تھا کہ نور کو گرفت میں لینے پر اسے چھینے سے اتار کر وہیں رکھ دی تھی۔

"تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو آلف تمہیں اندازہ ہے کہ اگر وہ واج تمہارے بھائی یا کسی کو بھی مل گئی تو وہ ہماری ساری انفارمیشن نکال سکتا ہے اس ڈیوائس سے کیونکہ اس واج میں موجود چپ مینے اس کمپیوٹر سے کنیکٹ کی ہے جب بھی تم کنیکٹ کرو گے یہ سسٹم الرٹ ہوں گے اور اگر وہ چپ کسی قابل بندے کے ہاتھ چڑھی تو وہ ہیک کر کے ساری انفارمیشن نکال سکتا ہے اس گھر کی۔"

"میں جارہا ہوں عارب ڈونٹ وری میں لے لوں گا سیف جگہ پہ ہے یار۔" اسکے کندھے پر ہاتھ ٹکا کر وہ ایک نظر سوئی پڑی مسکا پہ ڈالکر وہاں سے نکلا۔۔۔

وہ گہرا سانس بھر کر مڑا تو مسکان کو اٹھتے پایا۔

"کہاں؟؟" عارب اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر جلدی سے بولا۔۔

"کہاں کا کیا مطلب مہندی ہے آلف کی۔" وہ بھڑک کر اسکے سامنے آنے پر بولی۔۔



ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے معلوم ہے تمہیں مہندی میں جانے کی بے چینی نہیں اس سے ملنے کی ہے۔" وہ غصے سے بولا۔  
 "ہاں ہے تو؟ اپنی پر اہلم؟

راستے سے ہٹو ورنہ سیدھا سعیر کو بولوں گی اس کے سہارے اپنی بہن چھوڑ جاتے ہو جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے بچی کو ہراساں کیے رکھتا، گھورتا رہتا ہے اسے۔" اسکی دھمکی پر عارب ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"مسکان۔۔۔۔!" وہ صدمے سے بولا

"اونٹنی کال مسی! جسٹ مسی ڈرانگ۔" اسکی گال تھپتھپائے وہ بولی تبھی ہی پیچھے عارب نے اسکے گلے میں بازو ڈالکر اسے قید کر لیا۔

"تمہیں اندازہ ہے تم مرتے مرتے بچی ہو، عالم نے مجھے خاص کر کے تم پر نظر رکھنے کیلئے کہا ہے میں تمہیں یہ چوکھٹ پھلانگنے نہیں دوں گا۔" وہ گرجتا اسے گھسیٹ کر بیڈ کی سمیت لے جانے لگا۔۔۔

مسکان نے ایک نظر اپنے بازو کو دیکھا جس پر پیٹی بندھی ہوئی تھی اور دوسری نظر برواٹھا کر اسے۔۔۔ اسکا بازو اسکی نازک گردن میں تھا اور وہ اسے آہستہ احتیاط سے گھسیٹ کر بیڈ کے پاس آیا۔

ابھی اسے بیڈ پر ڈالا نہیں تھا جب اچانک ہی اسنے کہنی گھما کر اسکے جبرے پر ماری۔۔۔

"آہ۔۔۔۔!!!" وہ کراہ کر اسکی گردن چھوڑ اپنا جبر ا پکڑ گیا تب ہی اسنے جھک کر اسکی ٹانگ نیچے سے پکڑے باہر کو کھینچا وہ دھڑام سے پیچھے بیڈ پر گرا۔۔۔

"مسی۔۔۔۔!!!" وہ دھاڑا جب اسنے پاس رکھی ڈرپ سے ملحقہ نلی کو کھینچ کر نکالتے دوسری بھی اٹھائی اور دونوں کو جوڑ کر عارب کو ششدر دیکھتے اسکے ہاتھ پاؤں کے ساتھ باندھ لیے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب وہ اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھتی ہنس پڑی۔۔۔

"بیٹا الشرافت مجھے لگتا ہے تمہیں بہت غصہ آنے والا ہے اسلئے یہ لو آکسیجن ماسک۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ اسے آکسیجن ماسک پہنائے جھک کر اسکی سلوٹوں سے بھری پیشانی پر بوسہ دیکر گال تھپتھپاتی اسکی جیب سے کریڈٹ کارڈ نکال کر وہاں سے نکلی۔۔۔  
پچھے وہ ہوں ہوں مسسی کرتا رہ گیا۔۔۔

"مسکان میرا بس چلے تمہارا گلابادوں نکمی عورت۔۔۔!" دانت پیس کر سوچتے وہ اب آکسیجن میں سانسیں لینے لگا۔

بائی کی گولی لگنے سے پہلے ہی وہ لہرا کر اس زہریلے گیس کی وجہ سے گری تھی۔۔۔  
اور جب عارب کی نظریں اس پر پڑی تو وہ سب کچھ پھینک کر اسکی جانب لپکا تھا اور اسے بانہوں میں بھر کر وہاں سے نکلا اور ہاسٹل پہنچا تب معلوم ہوا اس زہریلے گیس کے ساتھ اسے گولی بھی لگی ہے اور سر بھی پھٹا ہوا ہے۔

اسکے سر پر چارا سٹیچز لگے تھے۔۔۔

گولی ابھی بارہ بجے ہی تو نکالی گئی تھی، ساتھ دوسرے زخم بھی تو تازے تھے پھر وہ کیسے اس فنکشن میں جاسکتی ہے۔

-----

شہر کی حالت بدتر تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایسے میں مہندی کا فنکشن پوسٹپون کر دینا چاہتے تھے پر ایک بیٹے کیلئے دوسرے کی خوشیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔

اسلئے انہوں نے شادی میں کوئی گڑ بڑ نہیں کی البتہ آسیہ بیگم کمال صاحب ہاسپٹل میں تھے اسکے پاس۔  
ڈیڈ باڈی سب کی اٹھائی جا چکی تھیں روڈ صاف تھا۔۔۔ شام تک ساری تفتیش ہو چکی تھی وہ دہشتگرد کا گروہ تھا۔

جو ایس پی کو رکاوٹ سمجھ کر ختم کرنے آئے تھے بلکہ وہاں سامنے عمارتوں میں لگے سی سی ٹی وی فوٹیج سے بائی کو بچانے کے بھی کچھ منظر سامنے آئے تھے۔۔۔

جیسے وہ انہیں وہاں سے نکالنا چاہتے تھے۔  
"امی اب آپ جائیں گھر میں نور فیری اکیلی ہیں میں کچھ ہی دیر میں آرہا ہوں۔" وہ اٹھ بیٹھا آسیہ بیگم کے ہاتھوں سے سوپ پیتا بولا۔

"وہاں خاندان کے لوگ موجود ہیں تم فکر مت کرو تمہاری بیٹی کا بھی پورا خیال رکھا جا رہا ہے۔" انہوں نے خفگی سے کہا۔۔۔

برہان مسکرایا "لگتا ہے آپ ناراض ہو گئی ہیں ایسا کریں ساتھ چلتے ہیں دو منٹ ویٹ کریں۔" وہ اپنی ماں کے سر پر بوسہ دیتا بولا

"آپ لگتا ہے ساری زندگی مجھے ایسے ہی گھورتے گذاریں گے کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ برہان علوی مجھے تم پر فخر ہے۔" وہ خود کو گھورتے اپنے باپ کو سامنے بیٹھا دیکھ کر مسکراہٹ روکتا بولا۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"بکواس بند کرو تم جیسے بیٹے سے اللہ نادیتا تو ہی بہتر تھا پل پل میں میری جان نکالتے ہو تمہیں میری حالت کا احساس ہے برہان علوی اللہ ناکرے کیا ہو گا میرا جب میرے ایسے جوان بیٹے کو کچھ ہو جائے گا میں تو پاگل بن جائوں گا دیواروں میں ٹکریں مارتا پھروں گا۔" وہ کب کے بھرے غصے غضب میں بیٹھے تھے بولنے پر آئے تو دھاڑنے لگے۔

وہ مسکراتا ان کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر مچل اٹھا تھا۔

شاید زندگی میں پہلی بار اسنے اپنے باپ کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھے تھے۔

وہ رشتوں کے معاملے میں کافی پتھر ثابت ہوئے تھے پر آج آخر کار پتھر بھی پگھل گیا کیونکہ اولاد ہوتی ہی

ایسی شے ہے پہاڑوں کو پانی کی طرح پگھلا دے۔

"کچھ نہیں ہوتا ابو پلیز! آپکا بھروسہ ہی میری ہمت ہے جب آپ مجھ کچھ نہیں سمجھیں گے تو میں خود سے کیا

امید رکھوں؟" وہ بولتا بیڈ سے اتر کر کمال صاحب کے پاس آتے رکا۔۔

"نالائق نافرمان اولاد ہو تم میری۔ یہی تمہاری ہمت کیلئے کافی۔

کیونکہ میری نافرمانی سے ہی تمہیں ہمت ملتی ہے۔" وہ اسے سینے میں بھینچے غصے سے بولے برہان قہقہہ لگا اٹھا۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے میں کافی فرمانبردار بچہ ہوں صرف آپکو ہی میرے وہ گن دیکھتے نہیں باقی ماشاء اللہ

ہوں۔" اسنے دہائی دی

آسیہ بیگم پاس آکر اسکے سر کو پکڑے جھکا کر ماتھے پر بوسہ دیتی اسکے ساتھ لگ گئیں۔

دوسری طرف اپنے باپ کو آنکھ مارتے انہیں گھیرے میں لیا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تو مطلب غصہ ختم؟" وہ شرارت سے دیکھتا پوچھنے لگا۔

"ہوں۔۔۔!" کمال صاحب سر ہلا کر رہ گئے۔

"داد نہیں آیا یا ابھی تک؟" وہ حیران تھا اسکا لاڈلا بھائی اسکی اس حالت پر بھی نہیں آیا تھا۔

جبکہ یہاں کانسٹیبل سے لیکر ہائی رینک آفیسر ز آئی جی صاحب

ڈی آئی جی تک آئے تھے کیونکہ وہ دہشتگرد عام نہیں تھے خطرناک تھے۔

کئی ممالک کی پولیس سیکرٹ سروس انکے پیچھے تھی جہاں یہ دہشت پھیلا کر بھاگ جاتے تھے پر یہاں یہ

بھول گئے تھے کہ یہ پاکستان ہے

یہاں میلی نظر رکھنے والے کی گردن پر لات رکھی جاتی ہے اسکا سر کاٹا کر پائوں ٹھوکڑوں سے کھیل کھیلا جاتا

ہے۔

"بیٹا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ شہر سے باہر ہے اسنے نیوز سنی تھی اور اب آنے ہی والا ہوگا۔" برہان نے سر

ہلا دیا

حقیقت تو یہ تھی کہ اسکی ابکی حرکتیں اسے مشکوک لگنے لگی تھی۔۔

اسکا پر اسرار سا انداز ایک پولیس آفیسر سے کیسے چھپ سکتا تھا اسلئے ہی برہان کچھ سوچ میں چلا گیا۔

چوٹوں کی وجہ سے وہ ریسٹ میں تھا اور گھر کے فنکشن کی وجہ سے وہ اس وقت گھر جا رہا تھا۔

-----

جگمگ کرتے مہندی رنگ گھیریدار لہنگے میں نازک سی ہیلز پہنے،

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ لبوں پر ڈیپ سرخ لپ اسٹک لگائے نفیس سی ہیرون کی جیولری میں وہ انتہائی خوبصورت آتش فشاں دکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ تو ہر روپ میں غضب ہیں۔" ڈیزائنر اسکا سٹائل سے دوپٹہ سیٹ کرتی بولی نور مدہم سا مسکرائی۔۔۔

مہندی کے لحاظ سے ہر طرح کے گیتوں کی نیچے سے آتی عورتوں کی آواز کے ساتھ دھولک کی آواز اندر سہا رہی تھی۔

"ڈریئے نہیں میم۔ انجوائے کریں یہی تو خوبصورت دن ہوتے ہیں زندگی کے۔" بیوٹیشن اسکی گال انگلیوں سے چھوئے بولی نور جبراً مسکرائی۔۔۔

رات جب وہ اسکی سانسوں کی تپش سے سہم کر سو گئی تھی پر صبح جب آنکھیں کھولی تو وہ اسکے پاس نہایت ہی قریب سو رہا تھا۔

اسکی ایک ٹانگ اسکے اوپر تھی جبکہ دوسرا بازو اسکی کمر میں، وہ بالکل کسی بچی کی طرح اسکے سینے میں چھپ گئی اوپر سے نواب اسکی گردن میں منہ چھپائے پڑا تھا۔ وہ اسکے لمس کو یاد کرتی پانی پانی ہو گئی۔۔۔

پھر اٹھنے کی لئے بھی آنسوؤں بہانا رو ناکافی منٹیں کرنی پری تھیں اسے تب جا کر کہیں آزادی ملی تھی اس

سے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور العین۔۔۔۔!" وہ بیوٹیشن سے جیولری سیٹ کروا رہی تھی تب آسیہ بیگم کے ساتھ بی روم میں داخل ہوئیں۔۔۔

"بی۔۔۔۔" نور کی جیسے بھیڑ میں اپنوں کی تلاش ختم ہوتی بھاگ کر انکے سینے سے لگی۔  
 "ماشاء اللہ نظر بد سے بچائے ہماری چھوٹی سی دلہن جیسے حور لگ رہی ہے۔" آسیہ بیگم نے کہتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ بی سے ملکر آسیہ بیگم کے گلے لگی شرمائی سی۔۔۔۔  
 "چلیں بیٹا باہر سب آگئے ہیں۔" وہ دونوں اسے لے جانے لگی

شور ہنگامہ اس دن کی نسبت آج کچھ زیادہ تھا کیونکہ آج مہندی کی رات تھی۔۔۔۔  
 "آئے ہائے آسیہ چاند لائی ہے قسمے۔۔۔!" سیڑھیاں اتر کر وہ جب لائونج میں آئی تو اس پر نظر پڑتے ہی خاندان کی ایک عورت نے بے ساختہ کہا۔

"ماشاء اللہ بول بہن میری معصوم سی بچی ہے۔" آسیہ بیگم نے فوراً ٹوکا وہ ماشاء اللہ کہتی نور کے آنکھوں کو خیرہ کرتے روپ کو دیکھتی رہیں۔۔۔۔

"چاچی۔۔۔۔!" فیری مہندی رنگ کے فراک میں بالوں کی پونی بنائے اسکے سامنے آئی۔۔۔  
 "والو بہت پیاری لگ رہی ہو کسے ریڈی کیا؟ ممّا آگئیں؟" وہ اسے پیار دیتی بولی

"نہیں بابا تو کچھ دیر ہوئے ہے آئے آرام کر رہے ہیں پر ممّا ابھی تک نہیں آرہی یہ دادو نے تیار کیا ہے اچھی ہوں ناں انہو نے مجھے پیار کر کے کہ کہا کہ بہت پیاری لگ رہی ہوں۔" فیری جوش و خروش سے بتا رہی تھی نور حیرت سے سامنے بیٹھی آسیہ بیگم کو دیکھ رہی تھی جو خوشی سے انتہائی، ڈانس کے حساب سے عورتوں کے فورس پر ہاتھ گھما کر رہی تھی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہی بی کا بھی یہی حال تھا وہ بھی لڑکیوں کے زور پر ہاتھ گھمانے لگی تھی۔۔۔  
 "حور نہیں آئی ابھی تک؟" اسنے دل میں چلتا سوال کیا اور راہ میں نظریں اٹکائیں

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہے سکھیاں، اب کلیاں

ہاتھوں میں کھانے والی ہیں

تیرے من کو، جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہے

تیرے من کو، جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہے

اوہریالی بنو۔۔۔۔۔

لے جانا تجھ کو کوئی غیریاں

آنے والے ہیں سیاں

تھا میں آ کے بھیاں

گو نچے گی شہنائی

انگنائی انگنائی

مہندی ہے رچنے والی



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاتھوں میں گہری لالی  
کہے سکھیاں، اب کلیاں  
ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں  
تیرے من کو، جیون کو  
نئی خوشیاں ملنے والی ہے  
تیرے من کو، جیون کو  
نئی خوشیاں ملنے والی ہے

لہک چہک کر گاتے سمیر ذیشان فہد بلاول ساراٹولا اندر داخل ہوتا بلند آواز میں گانے لگا۔۔۔  
لڑکیوں کو قہقہوں سے برا حال تھا وہیں نور ہو نقوں کی طرح انہیں دیکھنے لگی جنکے بیچ گرے تھری پیس سوٹ  
میں قہقہہ لگاتا وہ اپنی آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

بغیر خیال لحاظ کے اسکے یوں دیکھنے پر قریب آتے داد نے آنکھ مار کر اسے سٹپا ڈالا۔۔۔  
وہ بوکھلائی سرخ سی گھبرائی سمٹ گئی خود میں جب وہ بڑے روعب دار انداز میں آکر اسکے ساتھ بیٹھا۔۔۔  
"ہائے آج تو لیڈیز فنکشن ہے آپ سب کیوں آئے ہیں؟" ایک لڑکی دھوکلی سے اٹھ کر برامانتی بولی  
آسیہ بیگم خود داد کے یوں اچانک تیار ہو کر آنے پر پریشان تھی جو نور کے ساتھ چپک کر بیٹھ گیا تھا۔  
"بے بیز کیونکہ لیڈیز کے آگے ہم ہیں میسز بوائز۔" فہد نے کالر جھٹکتے کہا تو وہ منہ بسورے بیٹھ گئی جس پر وہ  
قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔

ان سب کے یوں پھیل کر بیٹھنے پر آسیہ بیگم سمجھ گئی کہ اب وہ یہاں سے نہیں اٹھنے والے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"چاچو۔۔!" فیری نور کی گود سے اتر کر داد کی گود میں آگئی

"کیا ہوا چاچو کی جان مزا نہیں آیا چاچی کی پاس؟

مجھے تو بہت اچھا لگا ہے اسکے "قریب" رہنا۔" وہ نور کو بتانے کے واسطے معنی خیزی سے بولا جسے نا سمجھتی

فیری ہنس پڑی

"ارے مجھے تو آپ دونوں اچھے لگتے ہیں۔" وہ کھلکھلائی اور انکے گلے لگتی داد کی گود میں بیٹھ گئی۔

جبکہ نور کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں پسے سے وہ لب کاٹتے ہوئے بی کی طرف بے بسی سے دیکھنے لگی جنکار خ آسید بیگم کی طرف تھا۔

"اوہ بھی دولہا صاحب آگئے ہیں شروع کرو پھر سے ہماری بھابی کی مہندی ہے۔" دھو لکی لڑکیوں سے چھین کر خود سنبھالتے وہ اپنے بھاری ہاتھ مارتے بے سرے آوازوں میں اپنے حلق پھاڑنے لگے۔۔۔

گائے میاں اور ماسی

گائے بہنا اور بھائی

کہ مہندی کھل جائے

رنگ لائے۔۔۔۔

ہریالی بنو

گائے پھوپھی اور چاچی

گائے نانی اور دادی

کہ مہندی من بھائے

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سج جائے ہریالی بنی  
 مہندی روپ سنوارے او  
 مہندی رنگ نکھارے ہو  
 ہریالی بنی کے آنچل میں اتریں گے تارے  
 مہندی ہے رچنے والی  
 ہاتھوں میں گہری لالی  
 کہے سکھیاں، اب کلیاں  
 ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں  
 تیرے من کو، جیون کو  
 نئی خوشیاں ملنے والی ہے  
 تیرے من کو، جیون کو  
 نئی خوشیاں ملنے والی ہے  
 گاجے باجے باراتی  
 اور ہاتھی

کوئی لائیں گے ساجن تیرے آنکھن  
 ہریالی بنی تیری مہندی یہ کمینہ دیکھے گا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فہد نے گاتے گاتے اچانک سمیر نے بیچ میں فقرہ چھوڑا جہاں داد کا اڑتا جوتا آیا تھا وہیں لڑکیوں کے قہقہے  
زوردار پڑے تھے۔۔

وہ انہیں سزا کے طور پر لایا تھا گانے اور سب نے رات جم کر گانا یاد کیا تھا اب گارہے تھے  
جہاں انکے لائوڈا سپیکر جیسے آواز سے سب کانوں میں انگلیاں لا گئے بیٹھی تھیں وہیں دھولک کی تھاپ پر سینہ  
منہ کو آجاتا۔۔۔

ہریالی بنی تیری مہندی وہ دیکھیں گے  
تو اپنا دل رکھ دیں گے چپکے سے تیرے پیرون میں

ہریالی نور العین

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہے سکھیاں، اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو، جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہے

تیرے من کو، جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہے

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گانا اینڈ پر پہنچا جہاں سب نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ زندہ ہیں وہیں سب کا شکریہ ادا کرتے تمسخرے بھری حالت والے قہقہے وصول کر کے رومال سے پسینہ صاف کرنے لگے۔  
نور العین لب بھینچیں انکی حالت پر مسکراہٹ چھپانے لگی جو قالین پر ایک سائیڈ بیٹھے تھے اور اب انکی جگہ واپس لڑکیوں نے سنبھال لی تھی اور پیاری میٹھی آواز میں گانے گاتی انکا مزق بنا رہی تھی۔  
جو وہ کہاں برداشت کرنے والے ایک دم میدان میں اتر آئے اور مقابلہ شروع ہو گیا جس میں فیری بھی بھاگ کر سمیر والوں کے بیچ میں بیٹھی۔

سب کی نظریں ان سے ہٹیں تو دادا اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا دیں  
"رات نیند آئی سکون؟" گھمبیر بھاری لہجے میں وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتا پوچھنے لگا۔  
نور آنکھیں میچی انگلیاں آزاد کروانے کی کوشش میں چھوٹی موٹی سی ہاتھ مروڑتی بے بس ہو گئی۔  
"دادیپ۔۔ پلیز!!" شرم سے کٹ کر وہ رونے جیسی آواز میں بولی دادا نے بمشکل قہقہہ دبایا  
"کیا ہوا ڈر گئی کیا؟ یار مینے تو بہت گہری نیند لی بہت پر سکون مزیدارد لکش مدہوش سی۔" وہ بو جھل ہوتے لہجے میں مسرور اسکے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا

نور کو لگا ابھی اگر وہ وہاں سے نا اٹھا تو ضرور یہیں بیہوش پڑی ملے گی۔  
ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اچانک ہی اللہ نے اسکی سن لی سمیر فہد نوید سب نے اسکی ٹانگوں کو پکڑ کر سبے تخت سے نیچے کھینچا وہ دھڑام سے اس اچانک کی افتاد پر انکے پاس گرا۔

"آجا بھائی اسکے لئے زندگی پڑی ہے ہماری عزت بچا۔" وہ قہقہہ لگاتے اسے اٹھا کر بیٹھاتے بولے

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد خو نثار نظروں سے دیکھتا بازو کے درد سے لب بھیچے سب کو ایک زوردار مکہ رسید کیے انکے پاس بیٹھا۔۔۔

سب حیران ششدر دلہے کو اپنے مہندی سنگیت میں ایسی حالت میں دیکھنے لگے جو لڑکیوں سے مقابلے پر اتر آیا تھا۔

آخر وہ معصوم تھا کیا جانے۔۔۔۔

"میرا نام داؤد آلف علوی ہے اور میں پیدا ہوں داد و وصولے کیلئے ہوا ہوں سو بی کیئر فل لیڈرز" دھولک سنبھالتے وہ سب کو وارن کرنے لگا۔

لڑکیوں قہقہے لگاتی ہو نہہ کڑ گئی

"ہمنے بھی چوڑیاں نہیں پہنی آجائو بھی میدان میں۔" انکے چوڑیوں والے ڈائلاگ پر لڑکوں نے چونک کر انکی بھری پڑی کلائیوں کو دیکھا

"یہ خود بیوقوف ہیں یا ہمیں بنا رہی ہیں۔" سمیر نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"اے نکل کمینے تو تو پہلے اسٹیپ پر ہی ہر اے گا ان چڑیلوں کی ادا ہے الگ الگ جالوں میں پھنسا کر شہزادوں کو ہرانے کی۔" نوید نے چیٹ رسید کرتے کہا۔

لڑکیاں انکی اوور کانفیڈنس پر کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔

رسم شروع ہو چکی تھی نور العین کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر داؤد نام کی مہندی سجائی جا رہی تھی۔

اور وہ پر تیش لودیتی نظروں سے اسے دیکھتا اپنی قسمت پر جتنا ناز کرتا کم تھا۔

مہندی رنگ کی ساڑھی جس پر سرخ نفیس سی کڑائی کا کام کیا ہوا تھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بھاری بارڈرنے پاؤں کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا  
جیولری کے نام پر گلے میں گولڈ پینڈنٹ جو اسکی صراحی دار گردن میں انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا۔  
کلائیوں میں ہم رنگ سرخ مہندی رنگ چوڑیاں ہیلز پہنے وہ لائٹ میک اپ لبوں پر سرخ لپ اسٹک لگائے  
گھر میں داخل ہوئی۔۔۔

لائونج کا سماہی کچھ الگ تھا شور شرابا قہقہے آسمان کو چھو رہے تھے  
وہ مہندی لگواتی جھینپی بیٹھی نور پر ایک مسکراتی نظر ڈالکر اندر گھر کی سمیت بڑھ گئی۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتی وہ اپنے روم کے پاس آئی  
اور گہرا سانس بھر کر دوازہ کھولا تو سامنے ہی آنکھوں پر بازو ٹکائے وہ نیم دراز تھا۔  
روم میں ملگجاسا اندھیرا تھا وہ مسکراتی اسے رف حلیے میں دیکھ کر اندر داخل ہوئی  
اور مڑ کر دوازہ بند کیا۔

اس آہٹ خوشبو پر برہان نے ذرا سا آنکھوں سے بازو ہٹایا تو سامنے ہی پیٹھ پر بکھرے سنہری بالوں کو دیکھا جو  
اسکی کمر کو چھونے لگے تھے۔۔۔

"مسکان۔۔۔!!" وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور جب مسکان نے رخ بدلہ تو وہ کچھ ٹھٹھکا۔

\*-----❤️-----\*

"میں بتا رہی ہوں میں شادی میں جانوں گی کچھ بھی ہو۔" عالم کے ہاتھ جھٹک کر وہ روتی ہوئی بولی۔  
"اوکے اوکے چلیں گے بس رونا بند کرو میرا بچہ آؤ یہاں۔" وہ کب سے اسے چپ کروانے کی کوشش میں  
تھا پر وہ تھی کہ مان نہیں رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

کھانا تو وہ زبردستی کھلا چکا تھا ایک جھڑک پر، باقی کی وہ خود ما لکن تھی اسے انگلی پر گھما رہی تھی۔۔۔  
 "آپ تو دور ہی رہیں مجھ سے قریب آنے کی کوشش مت کیجئے گا۔" انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ دوپٹے سے  
 ناک صاف کرنے لگی۔

عالم کو کافی برا لگا وہ ہمیشہ اسکے کوٹ پر ناک صاف کرتی تھی اور اب اسکی موجودگی میں یوں نظر انداز کرنا کافی  
 تکلیف دہ تھا۔

"عین شہزادی اپنے عالم سے ناراض ہو رہی ہو آج تو میں تمہیں اس کہانی کا سیزن ٹو سنانے والا تھا۔" وہ  
 پچکارتے محبت چاش سے بھرپور ہو کر کہتے اسکے پاس ہی آ گیا۔

حور نے نفی میں سر ہلاتے بلینکٹ مٹھیوں میں بھیج کر سر کے نیچے دبا دیا۔

"نہیں بس نہیں آج آپ سے کبھی حور العین بات نہیں کرے گی آپنے مجھے ہرٹ کیا ہے عالم  
 میں مہندی لگانے والی تھی میں تیار ہونا چاہتی تھی پر آپنے مجھے کچھ نہیں کرنے دیا بلکہ سلا دیا۔۔۔" وہ اٹھ کر  
 اسکے سینے پر مکے مارتی چیختی واپس اندر چھپ گئی۔

"اوکے مینے تمہیں ہرٹ کیا ہے تو میں اب خود کو ہرٹ کروں گا۔" وہ کہتا ہوا بیڈ سے اترنے لگا جب حور نے  
 جھپٹ کر اسکا بازو تھاما

"کک۔۔۔ کیا مطلب؟ میرا ایسا تو مطلب نہیں تھا ناں۔" وہ ہر ساں ہو گئی

اپنے مزاجی خدا کی تکلیف کا سوچتے۔

"تو پھر تم بات بھی تو نہیں کر رہی کیا یہ تکلیف کم ہے میرے لئے؟" وہ بھاری آواز میں بولا اور اسکا بازو پکڑا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اگر تم میری کہانی نہیں سنو گی تو میں اس سیزن ٹو والوں کو مار دوں گا۔" وہ وارن کرتا اسے بازوؤں میں بھر کر اسکی تکلیف کا اندازہ لگاتے سینے میں بھینچ گیا  
 پروہ کیا کرتا ڈرتا تھا اسے کھونے سے اگر پھر کوئی سرگوشی ہوئی اسکے آس پاس پھر کوئی بات بڑھی تو کیا وہ ایک کے بعد دوسرے اٹیک پر زندہ رہ سکے گی۔  
 اگر کچھ چانس ہوتے تو وہ اسے ضرور لے جاتا پر ڈاکٹر نے صاف کہا تھا اگر ابھی ہی کوئی ایسی ہی بات اسکے آس پاس کی گئی تو اسکی دماغی نبض پھٹ سکتی ہے۔  
 وہ ڈر گیا تھا۔۔۔

ہاں سعیر عالم ڈر گیا تھا کیونکہ سالوں پہلے انہیں باتوں نے اسکے باپ کو انسان سے حیوان بنایا تھا انہیں باتوں نے اسے احساس کمتری کا شکار کرتے ڈر گز لینے پر مجبور کیا تھا۔۔۔  
 وہ پھر سے کچھ ایسا نہیں چاہتا تھا

وہ ان تلوار سے تیز ہتھیار کے آگے اپنی جان عزیز ہستی نہیں رکھ سکتا تھا۔  
 کیونکہ وہ جانتا تھا لوگ باز نہیں آئیں گے وہ ہر نئے تماشے سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔  
 "آپ انہیں کیسے مار سکتے ہیں وہ تو ابھی پیدا ہوئے ہیں۔" حور دکھ صدمے سے بولی  
 "اوہ ابھی پیدا ہوئے ہیں!" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولتا سوچ میں چلا گیا کہ اسکی بیوی کو کیسے پتا؟؟  
 وہ ان پر کیا نظر رکھتی ہے

یا اسکے پیٹ میں پڑا فتنا اسے وہاں کی رپورٹس دیتا رہتا ہے۔  
 اسے ٹھٹھکتے دیکھ کر وہ مسکرائی اور چہرے پر لہراتی لٹ کو اوپر کی طرف پھونک ماری۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم یہاں؟" برہان ہوش میں آتا جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے جھلملاتے سر اپنے کو دیکھا۔

وہ آج جیسے دونوں شانے چٹ کرنے آئی تھی وہ ابرو اچکا گیا۔

"کیوں؟ یہ میرا گھر ہے میں یہاں نہیں آسکتی؟" وہ چلتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔

برہان اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا پر جلدی ہی اسکی نظریں بازو پر تھمی جہاں سفید پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"غالباً تم اپنی مرضی سے یہ گھر چھوڑ کر گئی تھی۔" وہ چبا کر بولا۔

"شاید تم بھول رہے ہو سوامی! تم نے ہی کہا تھا میں ایک بھتنی ہوں اور بھتنی کبھی اپنے جنون کو نہیں

چھوڑتی۔" وہ اپنے لمبے ناخون والی انگلی اسکے گال پر پھیرتی برہان کو ساکت کر گئی۔

"ہا ہا ہا شاید یہ تمہیں کرنا چاہئے رائیٹ؟" وہ کھلکھلاتی آئینے کے سامنے آئی اور وہاں رکھتی لپ اسٹک اٹھا کر

اپنے لبوں پر لگاتی مزید لپ اسٹک کو گہرا سرخ کر گئی۔

ساتھ ہی نیل پالش اٹھا کر چیئر پر بیٹھتی اپنے ناخون پر لگانے لگی۔

وہ طیش میں چلتا اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ سے نیل پالش چھین کر نیچے قالین پر پھینکی دوسرے ہی پل اسکا

ہاتھ پکڑ کر اٹھایا کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

"تمہیں گولی لگی تھی مجھے بچاتے؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا

جہاں سنہری پن میں سرخی کچھ منفرد حسن بخش رہی تھی اسے۔

"تمہیں یہ خوش فہمی کیوں کر ہوئی۔۔۔؟"

میں نے تمہیں نہیں اپنے سوامی کو بچایا ہے بولے تو اپنا بگڑا ایس پی۔" وہ اسکی گردن میں بازو ڈالے استہزائیہ

ہنس کر بولی

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"ایس پی نہیں ایس ایس پی۔۔۔"

پروموشن ہو رہا ہے میرا۔ "اسنے سب سے پہلے یہ بات اسے ہی بتائی اور اسکی آنکھوں میں جھانک کر مجرم کا کوئی تاثر ڈھونڈنا چاہا تو وہ ناکام ہوا۔

اسکی سوچ کے مطابق اسے ڈرنا چاہیے کیونکہ اسکے پاس مزید پاورز آگئے تھے وہ ایس پی سے ایس ایس پی بن رہا تھا۔

اسکے بعد اسکا خواب پایہ تکمیل تک پہنچے گا جب وہ ڈی آئی جی بنے گا۔۔۔

وہ جو مسکان کی آنکھوں میں تاثرات دیکھنا چاہتا تھا بری طرح ناکام ہو گیا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے مسز برہان علوی تمہاری فائل میرے پاس تیار ہے تم جلد ہی سلاخوں کے پیچھے پائی جانو گی۔" وہ اسکی بازک کمر میں دونوں بازو ڈالکر اسے پاس کرتا ہنس کر بولا۔

"تو۔۔۔؟" اسنے لاپرواہی سے کہتے فضا میں پھونک میں ببل پھینکا جو اڑتا دیوار سے چپکا۔

"تو تمہیں اپنے لئے ڈرنا چاہیے کہ تمہاری غنڈہ گردی کچھ دن کی ہے۔۔۔" وہ جتا کر انگارے اگلنے لگا۔

وہ سن کر معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر حیران ہوئی

"سو امی آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے مجھے بخش دیں ایس ایس پی صاحب میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی

ہوں میں مر جائوں گی فلاں فلاں وغیرہ۔۔۔" وہ گڑگڑانے کی ایکٹنگ کرتی آخر میں بیزاریت سے بولی

کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا بے بس عورت کون کون سے واسطے دیتی ہے۔۔۔

وہ تو کبھی ان بے بسیوں کا شکار نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ویل اچھی ایکٹنگ تھی گھورنے کے بجائے انعام دے سکتے ہو۔" وہ اسکی گھوریاں دیکھ کر نظریں گھمائے  
بولی البتہ کھڑی ابھی اسکے حصار میں تھی۔۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔" برہان نے سر ہلایا

"تمہیں معلوم ہے ہمارے مزاج کتنے مختلف ہیں۔۔۔! تم ٹھہری ایک ہزاروں قتل کرنے والی ایک بد تمیز  
غنڈی اور میں سنجیدہ بندہ۔۔۔

تمہیں معلوم ہوگا آفٹر آل تم جس طرح کی لڑکی ہو یہ بھی جانتی ہوگی میں پیدا کس وقت پر ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔  
"آف کورس سوامی 4:20pm جون کا مہینہ چوبیس تاریخ سنڈے کا دن۔۔۔

تمہارے دادا دادی کا کی جی یعنی ساسوماں کے ساتھ ہاسپٹل میں جبکہ سر صاحب آفس میں تھے جہاں  
انہیں 4:30 کو خوشخبری ملی تھی کہ بیٹا ہوا ہے۔۔۔

سر صاحب تمہارا نام داؤد آلف رکھنا چاہتے تھے جبکہ تمہاری دادی برہان اور دادا صاحب بیوی کی رضا میں  
خوش تھے تو تمہیں 4:50 کو سب سے پہلی دادی صاحبہ نے چوم کر برہان نام سے پکارا۔۔۔

اتنا کافی ہے یا مزید سننا چاہو گے؟" وہ برہان کو ششدر کر گئی

"کہاں سے جمع کی میری انفارمیشن؟" کڑے تیوروں سے وہ سختی سے چیخ کر استفسار کرنے لگا۔

"کہاں سے کیا مطلب بھئی دنیا سے باہر نہیں گئی تھی انسان مردے اکھاڑ رہا ہے میں تو پھر بھی اپنے ہونے  
والے سوامی کی انفارمیشن لینے گئی تھی۔۔۔

آفس کے میجر سے حاصل کی کچھ جو وہاں موجود تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ٹائم، باقی کی ڈیٹیل ہاسپٹل سے معلوم کی۔۔۔ "وہ اسکی کان میں انگلی ڈال کر بولی برہان نے غصے سے سر جھٹکا۔

اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کوئی اسکے پرسنل میں اس قدر گھس گیا تھا کہ اسے بھنک بھی نا پڑی۔۔۔ پڑتی بھی کیسے اسنے اپنی ذات پر کبھی توجہ دی کہاں تھی۔۔۔

"اور ضرور وہ گن پوائنٹ پر حاصل کی ہوگی کیوں؟" اسنے تلخی سے طنزیہ مسکرا کر دانت پیسے۔  
 "ہا ہا ایک طرف غنڈی کہتے ہو دوسری طرح اچھے کی امید رکھتے ہو۔" وہ کھلکھلائی برہان کی نظریں اسکے لبوں سے ٹکرائی۔

سفید چمکتے موتیوں جیسے دانت بھرے بھرے پنکھڑیوں جیسے لب اسٹک میں رنگے لب وہیل کو چاہ کر نظریں نا ہٹا پایا۔۔۔

"ہاں میں کہاں تھا؟" وہ خود کو سر زش کرتا مہوش کی دنیا میں داخل ہوتے بولا  
 مسکان نے آنکھیں جھپکائیں

"تم یہاں تھے۔" اسنے اپنا نچلہ لب پھیلا کر اسے دیکھایا  
 برہان کبھی اسکی آنکھوں کو دیکھتا تو کبھی اسکے لبوں کو۔۔۔

دوسرے ہی بل سرخ رنگ کی کشش نے اسے کھینچا اور وہ اسے دیکھتا کچھ مزید قریب کر کے ایک دم اسکے چہرے پر جھک گیا۔

وہ کچھ سنبھلتی یا کوئی بچاؤ کرتی برہان نے دونوں طرح اپنی گرفت سخت کر لی۔۔۔

اور اسکی کمر کو چھوڑ کر ایک ہاتھ اسکی گردن میں ڈالا تو دوسرا اسکے سر پر پیچھے بالوں پر رکھا لیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ اسکی بے رحمی پر وہ مچل اٹھی۔۔۔  
وہ اسے چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھا جبکہ وہ اب آنکھیں پوری واکیے اسے دیکھ رہی تھی۔  
جب وہ نڈھال سی ہوئی تب آہستہ سے اسکے لبوں کو آزاد کیا اور اسکی میچی آنکھوں میں دیکھتے پھر سے جھک کر  
نرمی سے چھوا۔

"مجھے بھی معلوم تھا میں یہیں رکا ہوا ہوں۔" وہ معنی خیزی سے ہنستا اسے سانسیں بھرتے دیکھ کر اسکے کان  
کی لولبوں سے چھونے لگا۔

اور وہاں سے ہوتے اسکی گردن پر اپنی مغرور کھڑی ناک کو رکھتے مسکان کی سانسوں کی رفتار مزید  
بڑھادی۔۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے تمہارا پرفیوم بہت خوبصورت خوشبو والا ہے۔" وہ بوجھل آواز میں پوچھتا اسکی گردن  
میں گہرا سانس بھرنے لگا۔

"تمہارے بال بے حد خوبصورت ہیں سنہری جیسے سونے کے۔" وہ اسکے شانے پر ٹھوڑی ٹکائے اپنی انگلیوں  
پر اسکے بالوں دیکھتے مسکرا کر بولا۔

"تمہاری بیل کھانے والی ادا، تمہارا الیٹھیوڈ، تمہارا غرور سب منفرد ہیں۔۔۔۔

تمہاری یہ دودھیا رنگت۔۔۔!" وہ ساڑھی کا پلوڈر اساشولڈر سے سرکا کر وہاں اپنے نرم گرم لب رکھ کر  
بولا۔۔۔

نچلے لب دبائے اسکے تنگ حصار میں آنکھیں موندیں کھڑی مسکان گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

وہ اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا گھوم کر اسکے پیچھے آگیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور آہستہ سے اسکے بال ایک طرف رکھتے پیچھے بوسہ دیا وہ سمٹ گئی۔۔۔۔۔  
عجیب احساس اسکی رگ و روح میں اترنے لگا کہ وہ خاموشی سے اسکے سحر انگیز حصار میں جکڑی کھڑی کوئی  
احتجاج مزاحمت غصہ نہیں کر رہی تھی۔

جبکہ وہ معنی خیزی سے مسکرا کر ان پلوں کو قید کرتا اس پر حصار تنگ کر کے بے باک ہو کر جسارتوں  
گستاخیوں پر اتر آیا کہ اسنے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔۔۔

"پر افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے میں تمہیں مزید اس رشتے میں قید نہیں رکھ سکتا کیونکہ میں نہیں چاہتا جب  
تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہتھکڑیاں پہنائوں تو تم پر اپنا نام پائوں۔۔۔۔۔

پر اسکے باوجود اگر تم میری رہنا چاہتی ہو مجھے چاہتی ہو اپنے جنون کو ہمیشہ حاصل کرنا چاہتی ہو تو ایک کام کرو  
برہان علوی خود کو لکھ کر تمہارے نام کر دیگا۔" وہ اسکے کان کو لبوں سے چھوتا سرگوشی میں کہہ رہا تھا  
کہ مسکان کی بند آنکھیں پہلے نا سمجھی سے کھلی پھر حیرت سے پھیلیں اسکے بعد اس میں قہر سا اتر آیا۔۔۔۔۔  
"کون سا کام؟؟؟" وہ ضبط کرتی بولی۔۔۔۔۔

"گو اہی دوا اپنے آپ کو میرے لئے چھوڑ کر سیر عالم اور اسکے ان دو چمچوں کے خلاف۔۔۔۔۔  
پر امس کروں گا انکے جیل کی سلاخوں میں بھیجنے پر میں تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں دوں گا۔۔۔۔۔  
"تم خود کو کاٹ کر میرے پیروں میں رکھ دو برہان علوی پر تمہارا یہ خواب قطعی پورا نہیں ہوگا۔!" وہ  
جھٹکے سے مڑ کر اسے پیچھے دھکا دیتی غرائی۔۔۔۔۔

پل میں ایسے لگا تھا وہ کمزور ہو گئی ہے اپنے جنون کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرے گی اس گھٹیا حرکت پر۔۔۔۔۔  
پر اس وقت سیر کی باتیں دماغ میں آگئی تھی کہ غصہ میں کیا کام شیطان کا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو وہ کیسے اس انسان کی باتوں سے مڑ کر وہ کام کرتی، اپنے پیارے اللہ کے ساتھ اپنے محسن اپنے بھائی باپ کو ناراض کرتی۔

تبھی دوسرے پل اے سی کی فضا میں گہرا سانس بھرتی اپنا حلیہ سنوار کر نارمل ہوئی اور مسکرا کر اسے دیکھا۔  
 "بی ریڈی بے بی تمہاری فائل تو بالکل مکمل ہے میرے پاس پروف سمیت مسی جان تین دنوں میں تمہیں لاک اپ کروں گا وہ بھی تمہیں یعنی مسکان عارب کو۔۔۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنستا بولا

"تمہیں پتا ہے ایس ایس پی! تم بہت خوش قسمت ہو کہ تم میرے یعنی مسی کا جنون ہوا اگر نہیں ہوتے تو کل شادی کے بجائے میت نکلتا وہ بھی تمہارا۔۔۔" وہ ناپسندگی سے دیکھتی بولی

"تمہارے پاس دو دن ہیں تم میرے پاس آؤ گی اگر مجھے چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔  
 اگر انہیں تو ابھی اسی وقت نکلو میرے گھر سے میں اس وقت تمہیں طلاق۔۔۔۔۔

"برہان۔۔۔۔۔!!! خبردار میرے لئے یہ الفاظ بھی استعمال کیے۔۔۔

جان سے ماردوں کی سمجھے۔۔۔۔۔" پاس رکھا ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھا کر دیوار پر مارتی دھاڑی اس پر۔۔۔

"پراک بات یاد رکھو نا تمہیں اب مسکان ملے گی نا ہی سعیر عالم۔۔۔!"

کاز یہاں کمپر ومانز نہیں چلے گا اپن کی عصمت سے۔۔۔

میں تیرے پاس آئی عزت سے پر تجھے وہ راس نہیں ایس پی کرو اپنی ڈیوٹی اپن دیکھتی ہے کس حد تم مسی کو پکڑ سکتے ہو۔" وہ کہتی جھٹکے سے وہاں سے مڑی۔۔۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے ہمارے ماہ کے رشتے میں ناکامی کسے کی۔۔۔؟؟" اسکے ریلیکس انداز میں کہنے پر مسکان

جاتی ہوئی تھمی اور سرخ لہو آنکھیں میچی۔۔۔



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عارب تم سہی کہہ رہے تھے مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"۔۔۔ وہ سوچ کر لب دبا گئی۔

"تمہارا ہجہ تمہاری بد تمیزی تمہارا غرور تکبر تمہیں لے ڈوبا مسکان!!

اگر پھر کبھی اپنے سوکا لڈ جنون سے تنگ آکر میری طرف بڑھو تو سر جھکا کر آنا کیونکہ مجھے وہی لڑکی پسند ہے

ناکہ تم۔۔۔!" وہ اتنی بے رحمی سے کاٹنے لگا کہ مسکان کو لگا اتنی بے رحمی سے اسنے بھی کسی کو نہیں

کاٹا۔۔۔

"ہا ہا ہا تمہیں کیا لگا برہان علوی کہ مسکان ان لڑکیوں میں ہے جو پھر لوٹ کر تمہارے پاس آئیں گی؟

چہ چہ اتنی خوش فہمی اچھی نہیں۔۔۔۔

مسکان صرف ایک بار آتی ہے زندگی میں یا تو ہنسائے کیلئے یا رلانے کیلئے۔۔۔

اور آئی ایم شیور ایس پی تم ضرور اس مسکان کو یاد کرو گے جسٹ ویٹ اینڈ وایج۔۔۔

رہی بات،، ہمارے مزاج بالکل بھی ناملتے ہوں پر یاد رکھنا تم صرف میرے ہوا گر زندگی میں کسی کے بارے

میں سوچا تو اس دن اپنی لاش پر کسی کو روتے نہیں پائو گے بلکہ میں تمہارا وجود تمہیں بھی دیکھنے نہیں دوں

گی۔" وہ کہہ کر رکی نہیں ٹک ٹک کرتی ہیلز کی آخری آواز چھوڑتی نمی اس سونے جیسی آنکھوں میں لیکر

وہاں سے سیڑھیاں اتری۔۔۔۔

"مما۔۔۔!!! فیری کی اچانک اس پر نظر پڑنے سے بلند چیخ مارتی بھاگتی سیڑھیاں چڑھ کر اسکی ٹانگوں سے

لپٹ گئی۔۔۔

مسکان کو لگا اسکا دل پھٹ جائے گا کہ وہ شکست ناکھانے والی لڑکی لگتا تھا اس بے رحم کی بے رحمی پر اپنا وجود

ہار گئی ہے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مما آپ کہاں تھی کل سے مینے آپکو بہت یاد کیا۔۔۔!" فیری اسکے بات ناکر نے پررو پڑی اور سر اونچا کر کے اسے دیکھا۔۔۔

ابھی وہ جھک کر اسے اٹھاتی کہ اسی پل اس سے پہلے ہی پاس سے نمودار ہوتے وجود نے اسے اٹھالیا۔

"بیٹا ممما کو ابھی بہت کام ہے اسلئے انہیں جانا ہے۔۔۔" برہان اسکے آنسوؤں بوسوں پر چنتا ہوا بولا

فیری مسکان کی ساکت آنکھیں سامنے دیکھ کر سسک اٹھی

وہیں لائونج میں جہاں اسکی حالت پر آلف غیض و غضب میں مٹھیاں بھینچ گیا تھا وہیں سب پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا سب ہر اسماں اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

"گھبرانے کی بات نہیں یہ جانے کیلئے آئی تھی کیوں مسی ڈارلنگ؟" برہان نے سب سے کہتے آخر میں اسکی حالت کا جیسے مزاق بنایا۔۔۔

وہی تو ہوا تھا اسکے ساتھ جب وہ آفس میں تھا اور وہ اسے بری طرح شکست دے گئی تھی۔۔۔

"ہاں جارہی ہوں ڈونٹ وری یار۔۔۔"

میں کوئی چڑیل تھوڑی ہوں جو ایسے ڈر رہے ہیں مجھ سے۔۔۔

وہ میرا صرف ایک چھوٹا ٹیلر تھا سو بی ریلیکس۔۔۔

اور رہی بات آپکی ایس پی صاحب کبھی کسی رات جب دل کرے اور خود کو تنہا محسوس کرنے لگو تو رات کے

بارہ بجے وہی ببل ضرور لیکر کھانا جو میں کھاتی ہوں چلتی ہوں اجازت دیجئے گا۔" آنکھ دبا کر کہتی وہ جھک کر

فیری کے گال پر ایک کس کر کے وہاں سے پلٹی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا سنو طلاق کے پیپر ز جیل میں سائن کرو گی یا پھانسی کے وقت؟" استہزائیہ ہنستے اسنے پوچھا۔  
 "دم ہے تو کبھی پکڑ کر دیکھنا تب مانوں گی تم ایس ایس پی ہو۔۔۔!!" سرد لہجے میں کہتی وہ مسکان سے یکسر بدلی ہوئی تھی

ذرا سی گردن گھما کر ترچھی نظروں سے دونوں کو دیکھتی آنکھ دبا کر وہاں سے نکلتی چلی گئی

پر جاتے ہوئے ایک نظر فتح مندی سے مسکراتی آسیہ بیگم کے چہرے کو دیکھنا نہیں بھولی وہیں نور العین کا سپید پڑتا چہرہ بھی نظروں میں آیا پر اسنے کسی پر توجہ نہیں دی۔۔۔  
 گاڑی میں بیٹھتے ہی اسنے ایک گہرا سانس لیا اور مڑ کر اس گھر پر آخری نظر ڈالتے لب بھینچ کر ضبط سے سرخ آنکھوں پہ سیاہ گلاس پہنے اور گاڑی سٹارٹ کرتی زندگی کا تجربہ یاد کرتی ایک تلخ مسکراہٹ اسکے لبوں پر چھائی۔۔۔

گاڑی تیزی رفتار سے وہاں سے نکلی پیچھے فیری کو تھامے کھڑا برہان سر جھٹک گیا۔  
 پلٹنے پر اسنے سامنے کھڑا سرخ آنکھوں سے تاسف بھری نظروں سے دیکھتے آلف کو پایا۔۔۔  
 وہ اسے گھور کر اندر کی سمیت بڑھ گیا۔

"بھائی اچھا نہیں کیا آپنے۔" اسنے دکھ سے کہا

"میں سوچا تھا آپ کا ظرف ماشاء اللہ اتنا بڑا ہے آپ میرے آئیڈل مین ہیں پر مجھ خود پر افسوس ہو رہا ہے کہ  
 میں یہ سوچا کیسے۔" اسکی گھبیر آواز گونجی۔۔۔  
 "تم کچھ نہیں جانتے دادا سب سے دور رہو۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں نے اس سے شادی ہی ایک ماہ کیلئے کی تھی اور وہ ایک ماہ ختم آج تو یہ رشتہ بھی ختم۔۔۔ "وہ کہہ کر رکا نہیں روتی ہوئی فیری کو حصار میں لیے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

"تم کہاں؟" نور کو اٹھتے دیکھ کر آسیہ بیگم نے گھورا وہ بوکھلا گئی

"وہ۔۔۔ وہ برہان بھائی سے پوچھنے کہ مسکان۔۔۔۔۔" اسکے آنسو بہہ نکلے

"چپ کر کے بیٹھو نور تماشا مت لگاؤ اچھا ہوانگلی میں برہان کی اب دھوم دھام سے شادی کروائوں گی۔" انکی خوشی سے بھرپور آواز گونجی

"کس سے؟" اسنے خوف سے پوچھا۔

اسیہ بیگم اسکا گال سہلا کر بولی

"شیرین سے،، بہت محبت کرتی ہے برہان سے وہ بھی ابھی سے نہیں شروع دن سے اسلئے ہی وہ اپنے ماں باپ کی لاڈلی بیٹی ہونے کے باوجود یوں اس پولیس کی نوکری کے دھکے کھا رہی ہے یہ پاگل تھا اس اندھی۔۔۔

میرا مطلب کہ حورالعین کیلئے اسے شیرین کی محبت کبھی دیکھائی نہیں دی

میں تو پہلے دونوں کی شادی کر دینا چاہتی تھی کہ اچانک وہ اس فحاشہ کو بیاہ لایا۔۔

پر اب اسکی ایک نہیں سنوگی شادی تو اسکی شیرین سے ہوگی وہ بھی اتنی بڑی کہ دنیا دیکھے گی۔" وہ

سرگوشیوں میں نور کو بتا رہی تھی جسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔۔

"مسکان کہاں گئی ہوگی؟" اسکے دماغ میں صرف یہی سوال گھوم رہا تھا۔

سکتا ٹوٹا سب پھر سے جوش و خروش میں آگئے۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مہندی کا فنکش عروج پر تھا اور پھر آخر اختتام کو پہنچا اسے روم میں پہنچا دیا گیا۔۔  
داد جو گیا تھا لوٹ کر نہیں آیا۔۔

جبکہ نور مسکراتی گہری نیند لینے لگی اس روم میں آخری رات کی۔۔۔

\*-----❤️-----\*

HOOR-UI-AIN



She Was Broken....

She Was Hurt....

Silently She Was Falling Apart.....

She Was Crying...

She Was Screaming....

Everyday She Was Blamed.....

She Suffered A Lot.....

Cried In Pain She Used To Thought Everything Is Bad

And Love Is No Where....



But Then.....

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی



Aalam Walked Into Her Life And Get Her Right Where

Everyone Else Got Her Wrong.

That Day She Finally Met Someone Who Wasn't Afraid

To Give "LOVE" A Second Chance.

That Day She Wasn't Be The Only One Giving Her All.

That Day She Finally Met Someone She Could Trust

With Everything.

That Day She Found Her Best Friend, Biggest Supporter,

And Her Teammate.

That Day She Finally Met Someone Who Tryna Help

Grow In Her Dissmal Life.

That Day She Finally Met Someone Who Brings

Happiness In Her Creepy, Sick Life.

That Day She Finally Met Someone Who Knew That It's

Too Hard To Handle Her , Knows All About Her Bad

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

Sides But Still Loved Her, Care For Her , And Never  
Leave Her.

That Day She Finally Met Someone Who Hadn't Cared  
About Her Past.

That Day She Finally Met Someone Who Wants Her To  
Be With Him In His Future.

That Day She Finally Met Someone Who Made Her  
Realize That Pain Is Just Temporary.



All Wrapped In One Person.....

Sa'eer Aalam ♥

The "BEAST" For Enemies But....

A True Blessing To His "AIN".

(Anaan khan)

"مجھے کہانی ابھی نہیں سننی آپ مجھے اچل نمکی کھلا دیں۔" وہ اسکی شرٹ پر ناک رگڑے بولی۔

"ابھی؟" اسنے کلائی میں واچ کو دیکھا جہاں رات کے بارہ بج رہے تھے۔

"ابھی سے کیا مطلب آپکا؟؟"

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نہیں کھلانی تو صاف کہیں یہ آپ وقت کا احساس دلا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ "وہ غصے سے گستاخ لہجے میں بولی۔

"ہشش!! ایسے بات نہیں کرتے بڑوں سے۔" عالم نے فوری ٹوکا اور حورالعین ہونہہ کرتی رہ گئی۔۔۔

"میں ایسے ہی کرتی ہوں! آپکو برداشت نہیں ہو رہی تو آسان ہے دور ہو کر بیٹھ جائیں مجھ سے۔" ڈبڈبائی نظروں سے سامنے دیکھتی وہ بولی

البتہ اسکا بازو بھی تھما ہوا تھا جیسے ابھی نکل کر چلا جائے گا۔

وہ بغیر چینج کیے بیٹھا ہوا تھا اور حورالعین کسی ننھی بچی کی طرح اسکے گود میں سرخ شرمندہ سی، وہ نکلنا چاہتی تھی پر اپنے سامنے اسکے بازوؤں کا حصار اسے ایسا کرنے کی جرات نہیں بخش پارہا تھا۔ "تم بد تمیزی سے بات کر رہی ہو میرا بچہ ایسے نہیں کرتے۔

مجھے معلوم ہے تم غصہ ہو پر غصے میں بھی خود پر کنٹرول رکھنا چاہئے ورنہ وہ کام ہم سے انجام ہو جاتے ہیں جنکا ہم ہوش و حواس میں تصور نہیں کر سکتے۔

اور میں چاہتا ہوں میری پیاری سی شہزادی اپنے تمام جذبات پر قابض ہوتا کہ زندگی کا کوئی بھی موڑ اسے کمزور نہ کر سکے، سمجھ رہی ہوں امیری بات۔ "وہ اسکے کھلے بکھرے بالوں پر ہاتھ پھیرتا انہیں سنوارتا رہا جبکہ عین مبہوت سی اسکے لہجے کی زماہٹ محبت شفقت سب میں کھوئی ہوئی تھی۔

یہ انداز مخاطب تو اسکے باپ کا تھا۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ بھی ایسے ہی ٹھہر کر اپنے نرم لہجے میں اسے سمجھاتے تھے کہ تم مایوس ناہو اللہ نے تمہارے لئے بہت بہتر سوچا ہو گا۔

ہاں جب وہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا فیل کرتی تھی تنہائی میں تو اکثر اس پر مایوسی کے دورے پڑتے تھے اور تب اسکے ماں باپ کو پتا نہیں کیسے بھنک پڑ جاتی کہ وہ فوراً اسے اپنے حصار میں لیکر ایسے ہی سمجھاتے تھے کہ اللہ اسکے لئے بہتر سے بہتر سوچا ہو گا۔

باپ کی باتیں یاد آئی تو وہ سسک اٹھی۔۔۔

"عالم مینے کبھی اپنے ماں باپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ نے اتنے جلدی انہیں مجھ سے میرے سامنے چھین لیا اور میں کچھ نہیں کر سکی انکے لئے۔

مجھ سے بڑھ کر کوئی بد نصیب ہو گی عالم جس نے اپنی جنت کا دیدار۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی عالم نے اسے سینے میں چھپا دیا۔

"شش! بد نصیب نہیں کہتے۔" وہ ٹوک کر بولا

"روتے نہیں اگر بہت زیادہ یاد آتی ہے تو میں تمہیں صبح سورتیں پڑھائوں گا وہ پڑھ کر ان کے لئے دعا

مغفرت کی کر دینا میری طرح۔" اسکے سر کا بوسہ لیتا سائیڈ ٹیبل پہ بختا موبائل اٹھانے لگا۔

"آپکی طرح؟؟؟" حور آنکھیں صاف کر کے سر اٹھا کر جیسے اسے دیکھنے لگی۔

اور یہ ادا اسکی اس قدر حسین ہوتی تھی کہ عالم مبہوت سا رہ جاتا تھا۔

"ہم! میری طرح کیونکہ مجھے بھی تو میری ماں کی یاد آتی ہے۔" اسکا گال سہلاتے وہ بولا۔

اور عارب کی کال دیکھنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپکی ماں کو کیا ہوا عالم آپنے کبھی بتایا نہیں آپکے ماما پاپا کہاں ہیں؟ اور سہی وہاں کیسے پہنچی تھی۔۔۔ وہ تو وہاں پہ پپ۔۔۔ پاگل تھی ناں پپ۔۔۔ پھر کیسے مطلب۔۔۔" ماضی کو یاد کر کے اسکی زبان خود لڑکھڑانے لگی۔

"کچھ باتیں راز میں اچھی لگتی ہیں شہزادی۔۔۔! انہیں یاد کر کے صرف تکلیف ملتی ہے۔" اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اسکے بھگے چہرے کے بو سے لینے لگا۔  
حورالعین سٹپٹا کر سینے میں منہ چھپا گئی۔

"آپ تو بس۔۔۔ شروع ہو جائیں۔" جھپنی آواز میں کہتی اسکے سینے پر چٹکیاں بھرنے لگی۔  
"اچھا۔۔۔؟؟ میں شروع ہو جانا ہوں؟" وہ اسکی بات سے محظوظ ہوا تھا تبھی ہنس کر پوچھا۔  
پر حورالعین کی توساری توجہ اسکے سینے پر پتھر جیسی جسامت پر چٹکیاں بھرنے میں مصروف ہوتی اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔

"آپ کیا کھاتے ہیں عالم ایسے موٹے کیوں ہیں؟ اور یہ آپکا گوشت ہاتھ میں کیوں نہیں آرہا۔" بری طرح جھنجھلا کر وہ اپنی کلائیوں پر چٹکیاں بھرتی اسکی چوڑی کلائی کو پکڑے اس پر کاٹنے لگی  
وہ اسکی حرکتوں سے متنبہ لطف اندوز ہوتا عارب کو کال بیک کرنے لگا۔  
"عالم مسکان یہاں سے چلی گئی!" عارب کی پریشان آواز آئی

کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر روم میں آئے تھے اور اسے چیک کرنے پر مسکان کی جگہ عارب کو آکسیجن ماسک میں سانس لیتے دیکھ کر حیران رہ گئے جبکہ عارب کی حالت بگڑ گئی تھی۔

انہوں نے جلدی سے اسے کھولا تب وہ بھڑکا ماسک دور پھینک کر اٹھا اور سیدھا عالم کو کال کی۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم سمجھ گیا کہ وہ کہاں گئی ہے۔

"تمہیں یہ سمجھ جانا چاہئے کہ وہ اس قابل ہے کہ اپنا اچھا برا سوچ سکتی ہے رہی بات اسکے علاج کی تو مجھے یقین ہے وہ ہمیں تکلیف نہیں دے گی۔" اسکی بات سن کر سمجھتے عارب قدرے نرم پڑ گیا۔

شاید وہ کچھ زیادہ ہی کر گیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں میں آتا ہوں۔

ارے پر میرا کارڈ تو وہ لے گئی اب میں پے کیسے کروں؟"

"کیوں اسکا کارڈ کہاں گیا؟" عالم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہ شاید وہیں رکھ کر آئی تھی اسلئے میرا لے گئی تیار ہونے۔" وہ تیار پر چبا کر بولا۔

"اچھا! کوئی بات نہیں میں کسی سے بھیجتا ہوں پیسے۔" اسنے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی

عارب نے گہرا سانس لیا۔

"سر آپکی بہن کہاں گئی؟" ڈاکٹر پیچھے آتا پریشانی سے پوچھنے لگا۔

عارب نے مڑ کر انہیں دیکھا۔

"ارے آپکو نہیں معلوم آج اماوس کی رات ہے اسلئے وہ چلی گئی اپنے سپیرے کے پاس۔" وہ حیران ہوتا

بتانے لگا۔

"پر آج تو منگل کی رات ہے۔" ڈاکٹر الجھ کر بولا۔

"کیونکہ آپ زیادہ پڑھ گئے ہیں اسلئے۔" کندھے اچکا کر بولتا وہ ڈاکٹر کو جزبہ کر گیا۔

اسکی ہونقوں والی شکل پر عارب نے بمشکل ہنسی دبائی۔۔۔

موبائل رکھتے عالم نے چونک کر اسکے سر کو دیکھا جواب دانتوں سے کاٹنے کی کوشش میں تھی۔

"یہ کیا رہی ہو عین؟" اسے مسلسل کوشش میں دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔۔

"میں یہاں کاٹنا چاہتی ہوں پر منہ میں نہیں آ رہا نا ہی چٹکیوں میں یہ کیا ہے عالم؟ کیا لگایا ہے؟" اسنے غصے سے سرخ چہرے سے تپ کر کہا

وہ اسکی پھولتی نکتھوں کو دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھا۔

"یہ تمہارے منہ میں نہیں آئے گا ایسا کرو میرے گال پر کاٹو تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی مائی وچ۔"

اسکا منہ پکڑ کر کہتے اپنے گال پر اسکے لب رکھے۔۔۔

حور بوکھلا گئی

"نن۔۔۔ نہیں یہاں نہیں۔۔۔!" وہ سرخ سی نفی کرنے لگی۔

"عین!!! میں نہیں چاہتا تمہاری کوئی خواہش ادھوری رہے ٹرائے کرو ویسا ہی ٹیسٹ آئے گا۔" اسنے

سر زش کرتے پر محبت سے کہا وہ ہنس پڑی

"آپکو تکلیف ہوگی پھر؟" اسنے چمکتی آنکھوں سے دیکھا۔

عالم اسکی ہیر پھیر کرتی آنکھوں میں دیکھ کر جی اٹھا

"اپنی وچ کیلئے ہر تکلیف سہنے کیلئے تیار ہوں یہ کبھی مت بھولنا۔" اسنے کہتے جھک کر پھر اپنے گال کو اسکے منہ پر رکھا۔

یہ خواہش صرف اسکی نہیں عالم کی بھی بن گئی تھی تبھی اسنے منہ کھول کر اسکے گال پر دانت گاڑ دیئے۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کچھ تیز۔۔۔!" اسکی نرم پکڑ دیکھ کر وہ سرگوشی میں بولا۔

حور نے جھجھکتے فوری عمل کیا۔

"کچھ مزید۔۔۔!" اسکی گردن میں انگلیاں ڈالتے ہوئے کہا۔

حور نے ہنستے ہوئے مز آتے پھر پکڑ سخت کی۔۔۔

جبکہ اسکا دوسرا ہاتھ اسکی بھوری کچھ بڑھی ہوئی شیونرمی سے نوچ رہا تھا۔۔۔

سعیر نے لبوں میں مسکراہٹ دبائے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور فرنٹ کیمرہ آن کر کے اس خوبصورت

چڑیل کو اپنے گال کو کاٹنے والے منظر کو موبائل میں ہنستے ہوئے قید کر لیا۔

اسکا ارادہ یہ فیوچر میں اپنی بیوی کو دیکھانے کا تھا اسکے کارنامے۔۔۔

"تم میں تو طاقت نہیں ابھی تم میرے سینے میں کاٹنے لگی تھی وہاں طاقت چاہیے۔" وہ ہنستا ہوا بولا کہ حور کو

اپنا مذاق لگا۔۔۔

"آپ نے مجھے ابھی دیکھا کہاں ہے اب دیکھیں میں تو آپ پر رحم کر رہی تھی کہ زیادہ لگ گئی تو پر اب

نہیں۔" عالم کی لکار پر وہ جذباتی ہوتی بولی۔۔۔

"اچھا؟؟؟" وہ ہنسا اور حور کو مزید پتنگے لگ گئے۔۔۔

اور اسنے پوری قوت سے اسکے گال پر دانت جمائے کہ عالم قہقہہ لگا اٹھا اور ایسے ہی کھڑا ہوتا قد آوار آئینے کے

سامنے آیا۔

"اب دیکھا۔۔۔" وہ خوش ہوتی انگلی اسکے گال پر پھیرتی ہوئی کھلکھلائی۔۔۔

عالم نے ہنستے اپنے گال پر سرخ دانتوں کے نشان پر جذب لٹاتی نظریں ڈال کر اسکی ناک سے ناک رگڑی۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"چلو اس خوشی میں آج تمہیں کچھ ایکسٹرا تیکھی ایکسٹرا کھٹی، مناسب نمک والی ایکسٹرا اچل نمکی کھلائوں۔۔" وہ اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا کر اپنے بٹن بند کرتا

استینیں فولڈ کر کے اسے اپنے حصار میں لیا اور روم سے نکلا تو سب سوئے ہوئے تھے۔۔

"مینے سہی سے کہا اچل نمکی کا تو وہ ہنسنے لگی کی یہ کیا بلا ہے۔۔۔"

اب آپ بتائیں عالم یہ بلا ہے بھلا؟ "وہ کانوٹر پر اسکے سامنے بیٹھی پائوں جھلا کر بولی۔۔

"سہی نے کبھی دیکھی نہیں یہ ڈش اسلئے کہہ رہی ہے تم سیڈ مت ہو میں انہیں دیکھا دوں گا۔"

"آہاں یہ سہی ہے۔" وہ سر ہلا گئی عالم اپرن باندھتا مطلوبہ چیزیں نکالنے لگا فریج سے۔۔

سب سے پہلے سرخ مرچ کا پیسٹ اٹھایا

اور پھر املی کا۔۔۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتا بیچ بیچ میں اس سے بھی باتیں کر رہا تھا۔

بلکہ اسے زیادہ باتیں بنانے پر اکسار ہا تھا۔

"آپکو معلوم ہے عالم مینے رات کو جن دیکھا۔۔۔!" اچانک وہ بولی عالم پل کور کا اور پھر ہنس پڑا۔

"پھر کیا ہوا؟" وہ دلچسپی سے پوچھتا املی کے گاڑے پیسٹ سے انگلی بھر کر اسکے لبوں پر پھری۔۔

اسنے جیسے ہی زبان پھیری سٹیٹ گئی

"ہونا کیا تھا وہ مجھ سے اظہار کرنے آیا تھا پر پاس آپکے سویا دیکھ کر بھاگ گیا ہا ہا ہا۔" وہ کہتی دونوں ہاتھوں کی

تالی بجا کر کھلکھلائی

"بھاگ کیوں گیا۔۔؟؟" وہ سرسری سا پوچھتا دماغ میں اس جن کو جلانے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وہ اسلئے کیوں اسنے دیکھا اتنی حسین اتنی پیاری پری دیو کے قید میں سوئی ہوئی ہے وہ بھاگ گیا۔" وہ اپنی بے مقصد بے بنیاد باتوں پر خود ہی قہقہے لگا رہی تھی

عالم سمجھتا سر ہلا گیا

اور چچہ بھر کر پھونکتے اسکے پاس آکر اسکے لبوں سے لگایا۔

حور العین نے منہ میں لیتے حلق سے اتارا۔۔

دل میں گدگدی سی ہونے لگی کھا کر۔۔۔

عالم غور سے اسکے تاثرات چیک کر رہا تھا اور یہ دیکھ کر سکون کا سانس لیا کہ اسنے کوئی ناپسندگی والا تاثر نہیں دیا۔

"عالم روم میں چلیں وہیں کھائیں۔۔۔" وہ اتر کر بولی

اسے کیا اختلاف ہو سکتا تھا سر ہلا دیا۔۔۔

وہ لائونج سے گذرا کہ وہاں جگ پکڑے نکلی رمشا کو دیکھا

وہ ان دونوں کو دیکھ کر پھر عالم کے ہاتھ میں ٹرے دیکھتی سر جھکا گئی

"کیا تمہیں مہندی لگانا آتی ہے؟" وہ اس سے مخاطب ہوا رمشا چونک گئی

"میں تم سے ہوں کیا تمہیں مہندی لگانا آتی ہے؟" وہ کچھ روعب سے بولا رمشا نے فوراً سر اثبات میں

ہلا ڈالا۔۔۔

"میں تمہیں اسکے پیسے دیتا ہوں میری بیوی کے دونوں ہاتھوں پر لگائو۔" وہ حور العین کی جانب اشارہ دیتا

بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ابھی۔۔۔؟؟ پر مہندی؟" وہ اس پاگل انسان کی بات پر ششدر تھی  
 "اسکی تم فکر مت کرو میں منگو لیتا ہوں ابھی رات ایک بجے کہیں سے مل جائے تم مائنڈ سیٹ کرو کہ اسے  
 بہت پیاری مہندی لگانی ہے۔" وہ باور کروا کر حور العین کو لیتا اندر کی سمیت بڑھ گیا۔  
 اور پھر حقیقت میں ہی کچھ دیر میں ایک آدمی ہاتھ میں مختلف مہندیوں کو شاپر میں لیے کھڑا تھا۔  
 "ارمٹانے دوپٹے سے چہرہ صاف کرتے سر ہلایا کہ اس سے زیادہ پاگل انسان کوئی نہیں ہو سکتا۔۔  
 رات کے ایک بجے بیوی کو مہندی لگوار ہا ہے۔۔۔

اور وہ نواب زادی خوشی سے کھلکھلاتی اس سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

"اچھی لگانا۔۔!"

کچھ دیر میں وہ حور العین کو لیکر لائونج میں آیا جہاں آدمی مودب کھڑا تھا اسے جانے کا اشارہ دیتے وہ ریموٹ  
 لیکر بیٹھا اور اسکے پاس حور العین کو بیٹھا جو کافی پر جوش لگ رہی تھی مہندی لگانے کیلئے۔۔

عالم باور کروا کر ایل ای ڈی کی جانت متوجہ ہو گیا جب تک وہ فری ہو جائے۔۔۔

حور کا دل کیا اب اس خوشی میں وہ اسکے دونوں گال دانتوں سے کھالے۔۔۔

وہ بتا نہیں سکتی تھی کتنی خوش تھی

کہ کاش اس پل مسنی ہوتی اسے مہندی لگاتے دیکھ کر کافی خوش ہوتی۔۔۔

اور شاید خود ہی لگاتی اسے مہندی۔۔۔

\*-----❤-----\*

عرب کی آنکھ مسلسل کال کی رنگ پر کھلی۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ابھی چار بج رہے تھے وہ تہجد کچھ دیر پہلے پڑھ کر سویا تھا۔

پر آلف کی کال دیکھ کر وہ چونکا اور سنبھل کر بیٹھتے موبائل کان سے لگایا۔۔

دوسری طرف آلف مسکان کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"وہ تمہارے گھر ہے خیریت کوئی پریشانی تو نہیں؟" عارب نے پریشانی سے استفسار کیا

"پر یہاں سے تو جا چکی تھی رات ہی۔۔

کیا وہاں نہیں آئی؟"

"یہ کیا بکواس ہے آلف وہ وہیں آئی ہے۔" اسکا دماغ بھنک سے اڑا وہ بغیر سلیپر پہنے روم سے باہر نکلا اور مسی

کے روم کی طرف بھاگا۔

مسکان کے روم کو خالی دیکھ کر اسکی آنکھوں میں قہر اتر آیا وہ غمیض و غضب میں گر جا۔۔

"کیا تمہارے بھائی نے اسے کچھ کہا ہے؟" اسکے لہجے میں شعلوں لپک تھی۔

آلف گہرا سانس بھرتے کن پٹی دبائے لگا۔

اسکے بھائی کی مسکان سے شادی ہونے پر اسنے سوچا تھا۔

اس ٹوٹی بکھری لڑکی جو اپنی شخصیت آپنا آپ بھول کر لوگوں سے خائف انکی نظروں کی ہوس سے ڈر کر

ہتھیاراٹھانے والی کو اسکا بھائی تحفظ مان اعتماد دیگا۔ وہ غنڈی سے ایک پیاری سی معصوم لڑکی بن جائے گی۔۔

پر اسکے بھائی نے اسکی ساری سوچیں غلط ثابت کر دیں۔

وہ ایک عقلمند سنجیدہ شخص تھا سمجھ سکتا تھا مسکان کو سنبھال سکتا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جس طرح عالم نے عین سے زبردستی شادی کر کے بھی اسے خود میں سمیٹنے کے ساتھ اپنی شخصیت کا اسیر بنا ڈالا۔ اسکا بھائی بھی کر سکتا تھا۔

ایک طرف اسکا بھائی غلط تھا اسنے رشتہ بنایا تھا تو اسے نبھانا چاہیے تھا۔

تو دوسری طرف سے وہ غلط بھی نہیں تھا اپنی جگہ سہی تھا۔

برہان علوی کو جرم سے سخت نفرت تھی، اور پھر ایک ایسے وجود کا زندگی آنا جس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا، صرف یہ جانتا تھا کہ وہ لوگوں کو مارتے ہیں جان سے قتل کرتے ہیں انہیں بری طرح درندگی کا شکار بناتے ہیں۔

قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں اسکی بندش توڑتے ہیں یہاں اسکا یہ عمل عام تھا۔  
دونوں طرف سے لا تعلقی تھی ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے تیار نہیں تھے۔

مسی پابند تھی جب تک کنگ پکڑا نہیں جاتا اپنی ذات کے بارے میں خود سے بھی سرگوشی نہیں کرنی۔  
یہ ناصرف عالم بلکہ اوپر سے احکام تھے۔

پراسنے سعیر عالم کے حکم کو زندگی میں پہلی بار نامانتے برہان علوی کو بتا دیا کہ وہ مسی لیڈی باس ہے۔۔۔۔  
برہان چاہے نا سمجھتا ہو پر آلف علوی سمجھتا تھا کیونکہ اسے بھی تو محبت تھی اور محبت کی خوشبو تو وہ ہزاروں  
میں پہچان جاتا تھا۔

اسنے اس دن مسی کے لاپرواہ انداز میں اپنے روپ کے بارے میں ذکر کرتے اسکے لہجے میں آنچ پائی تھی  
جذبوں کی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس لا پواہی میں اسنے اپنے آپ کو اس پر آشکار کر دیا تھا کہ وہ مسیٰ ہے مطلب وہ اس سے مخلص ہونا چاہتی تھی۔۔۔

کاش کاش دونوں ایک دوسرے کو سمجھتے، قصور دونوں کا نہیں تھا جس رشتے میں مان عزت، محبت یک طرفہ، شک کی آنچ پائی جائے وہ رشتے کبھی پائیدار نہیں ہوتے کبھی اپنی خوشبو نہیں پھیلاتے بلکہ اس پھول کی طرح دو دن کھل کر تیسرے دن مر جھا جائے۔۔

انہیں ٹوٹنا ہی تھا۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ کیسے برہان علوی مسکان کو پاتا ہے اور مسکان کیسے اسکا دل جیتتی ہے۔۔۔

سوچ کر اسکے لبوں پر تلخ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں آلف۔۔۔!! اگر میری بہن کو ہرٹ کیا ہو گا تمہارے بھائی نے تو تم مجھ سے کوئی شکوہ نہیں کرو گے مائنڈاٹ!" گاڑی میں بیٹھتے وہ دھاڑا

"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے عزل۔" اسنے اسے ٹھنڈہ کرنا چاہا

عرب سرخ رنگت سے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا سوچ کر ہی اسکا جڑ اتن گیا۔

"دعا کرو آلف سب ٹھیک ہو۔۔۔!"

میری بہن نے شادی کیلئے نہیں کہا تھا اسے وہ خود آیا تھا اسکے پیچھے، اب اگر اسنے ذرا اسی اسے تکلیف دی تو میں

چھوڑوں گا نہیں ہستی مٹا دوں گا ایس پی کی۔" گاڑی وہاں سے نکالتے وہ اس سے بر فیلے لہجے میں کہتا موبائل

ڈیش بورڈ پر پھینک گیا۔۔۔

عالم کو اسلئے نہیں بتایا کہ اگر وہ جان جاتا تو پھر آلف کو شکوہ ہوتا۔۔۔

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اور اگر اسکی بہن اسے کسی دکھ میں ملی تو وہ عالم کو آگاہ کرنے سے پہلے ہی برہان کو مٹا دیگا۔۔۔

\*-----\*-----\*

ساحل کا موسم رات کے تیسرے پہر کافی تھخ تھا۔ چاند کی سنہری روشنی پورے آسمان پر پھیلی ہوئی تھی ایسے میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سمندر کی لہروں سے ٹکرا کر اسکے وجود سے ٹکرا جاتیں۔

آب و تاب سے چمکتے چاند کی سنہری لہریں اسے بالوں سے ٹکراتی انہیں مزید سونے جیسا بنادیتی۔۔۔ کوئی اداس اپسر رات کے اس پہر سمندر کے کنارے تنہا بیٹھی ہو۔۔۔

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں سونے جیسے۔۔۔" بھاری گھمبیر سرگوشی اسکے کانوں میں گونجی آنسوؤں لڑیوں کی صورت بہتے گالوں پر کانچ کے ٹکڑوں کی صورت بکھر جاتے۔۔۔

"میں واقعی بہت بری ہوں برہان علوی۔ میں کبھی اچھی نہیں بن سکتی کیونکہ میں ایک کوٹھے والی کی بیٹی ہوں،

جو تمیز عزت کے دائرے احساس سے ناواقف ہے۔

میں نے خوشی سے تو ان ہتھیاروں کو نہیں اٹھایا سوامی۔۔۔

تم آتے مجھے یقین دلاتے کہ میں کوٹھے کی ہوں ضرور، پر میں ہوس کیلئے نہیں بستر اگرم کرنے کیلئے نہیں، عزت کیلئے بنی ہوں تو میں کبھی ایسی نہیں بنتی۔

تم مجھے یہ یقین دلاتے کہ میں ایک ماہ کیلئے نہیں زندگی بھر کیلئے بیوی بننے کے لائق ہوں تو میں کبھی ایسی ناہوتی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم مجھ سے پوچھتے کہ مسکان تمہارے لبوں کی مسکان سچ ہے یا صرف ایک فریب، تب بھی میں ایسی ناہوتی  
برہان۔۔۔۔

تم میرا کبھی محبت سے ہاتھ تھامتے تو مجھے اپنا ہمسفر پاتے۔

کبھی مجھ سے ہتھیار لیکر کہتے کہ "میں ہوں"۔۔۔ تو میں اپنا آپ تم پر فنا کر دیتی۔۔۔

پر تمہیں اسکی ضرورت نہیں پڑی ایس پی، تمہیں کبھی یہ ضرورت نہیں پڑی کہ میں نے آپ سے تم تک کا  
سفر کیوں پلوں میں طے کر لیا۔۔۔

کیوں مینے آپ سے سفر شروع کیا اور تم پر اختتام کیا۔ "وہ سسکا اٹھی

"کیونکہ ایس پی تم نے مجھے عزت نہیں دی میرا سودا کیا تھا۔ تم نے بیوی لفظ اپنے ساتھ جوڑنے کیلئے خریدہ، مجھ  
سے سے اپنی پہچان کا سودا کیا۔

مجھے بیوی نہیں بنایا اپنے مطلب کا شو پیس بنا کر لے گئے۔۔۔ اپنے ماں باپ کو سبق سیکھانے کیلئے میری ذات کا

تماشا لگایا ابھی کس لحاظ سے یہ مسکان تمہاری عزت کرے کیا میں عزت کے لائق نہیں اللہ۔۔۔۔؟؟؟"

بھگی سرگوشیوں میں وہ چاند سے نظریں ہٹا کر اب آسمان کو دیکھتی پوچھنے لگی۔

"مینے دنیا کے سامنے خود کو کمزور نہیں دیکھا یا، مینے تو بس آپ کو اپنی کمزوریاں سنائیں کہ میں اس سے عشق  
کرتی ہوں۔

مینے اسے کہا تھا وہ میرا جنون ہے۔۔۔

پر آپ کو تو سب معلوم ہے وہ میرا عشق ہے۔۔۔

کیا یہ کافی نہیں کہ آپ جانتے ہیں میں کمزور ہوں۔ کیا یہ کافی نہیں میری ذات بے نشان ہے؟

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ان بکھرے کانچ کے ٹکڑوں جیسی جنہیں سمیٹنے میں زخم ملتے ہیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔  
میرے لئے تو یہی کافی تھا کہ آپ مجھے جانتے ہیں، مینے تو کبھی نہیں سوچا تھا خود کو بیان کرنے کیلئے بکھرنا  
پڑیگا۔۔۔

آپکو تو معلوم ہے میں صرف آپکے سامنے بکھرتی ہوں تو کیسے ہو جانوں بے مول ذرا بتائیں۔۔۔۔؟" وہ  
سسیوں میں اپنا دکھ درد بیان کرتی پھوٹ پھوٹ کر روتی گھٹنوں میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔  
"میں چلی جانوں گی اسکی زندگی سے کیونکہ میں اپنی ماں کی کہی بات سچ ثابت نہیں کرنا چاہتی انہیں سچا نہیں  
بنانا چاہتی کہ وہ صحیح تھیں کہ میں نکاح کے قابل نہیں۔۔۔۔  
سچ میں آج ایس پی نے مجھے نکاح کے قابل نہیں سمجھا۔۔۔۔  
میرا بھرم قائم رکھنا میرا مولا میری ماں کو کبھی مت بتانا کہ مسکان طلاق لیتے لیتے بچی ہے۔  
اس پر یہی آشکار کرنا کہ وہ ایک عزتدار ایماندار پولیس والے کی بیوی ہے۔ اور ہمیشہ رہے گی۔  
پر میں جھکوں گی نہیں۔۔۔۔!

دنیا بھلے ہی مجھے قصور سمجھے میں نہیں جھکوں گی کیونکہ جب ایس پی نہیں تھا تب مسکان کو مسی نے سہارا دیا  
تھا اور میں اس مسی کو نہیں مار سکتی۔

کیونکہ وہ صرف خود کی نہیں کافیوں کی آس ہے۔۔۔۔ ان بہتی تڑپتی آنکھوں کی امید۔۔۔۔ "وہ روتی اپنے اندر  
کا غبار ہمیشہ کی طرح سمندر چاند ہوا کی موجود میں نکالتی اپنی خوبصورت مسکان کے ساتھ مسکرائی۔۔۔۔  
"تم میرا عشق ہو مجبوری نہیں برہان علوی۔۔۔۔ تم لا حاصل بھی رہو گے تو عشق کہلاؤ گے۔۔۔۔ اگر خود  
سے مکر گئی تو بے وجود بے روح کہلاؤں گی۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بیچ پر رکھے اپنے کوٹ سے بیل نکالتی ریپر سے آزاد کروا کر منہ ڈالتی کچھ دیر بعد بے فکری سے آس پاس کے مناظر کو دیکھ رہی تھی  
دور دور تک سمندر کی لہریں پھیلی ہوئی تھیں۔

"مسکان۔۔۔!!!" عارب کو یقین تھا وہ اسے یہیں ملے گی تبھی گاڑی کا پہلا رخ ساحل سمندر کی طرف ہی موڑا۔۔۔

اور اسکی توقع کے مطابق وہ اسے یہاں ملی تھی۔۔۔

وہیں مسکان اسکی آواز پر چونکی اور جلدی سے چہرہ ہاتھوں سے صاف کرتی مسکراہٹ کے ساتھ گردن موڑ کر دیکھا تو وہ لمبے ڈگ بھرتا اسکی سمیت ہی آ رہا تھا بے چین تڑپا ہوا۔  
وہ سیدھی ہو بیٹھی اور کب کے اپنے سکرے سمیٹے وجود کو سیدھا کیا اور پاؤں ٹھنڈے پانی کی لہروں میں ڈال دئے۔۔۔

"مسی بھائی کی جان تم ٹھیک ہو؟؟؟" وہ پاس بیٹھتا اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر ماتھے پر بو سے لینے لگا اور چہرہ اسینے میں تڑپ کر چھپا دیا۔

"بھائی کو بتاؤ کیا تکلیف ہے میری جان کو؟" اسکا سر سہلاتے وہ پوچھنے لگا جبکہ مسکان آسودہ مسکراہٹ سے اسکے سینے پر سر رکھے نفی میں سر ہلاتی اسکی شفقت کو محسوس کرنے لگی۔

"مجھے کیا تکلیف ہو سکتی ہے عارب کسی میں ہمت ہے مجھے تکلیف دینے کی۔" وہ سر اٹھائے اسے دیکھتی بولی اور عارب اسکی سوجی بھیگی آنکھوں کی کانچ کے ٹکڑوں میں بٹی کر چیاں دیکھتا لب بھینچ کر آنکھیں میچ گیا۔

"تم اتنی پتھر کیوں ہو مسی کہ اپنے بھائی کو بھی اپنی تکلیف میں شامل نہیں کرنا چاہتی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بتاؤ مجھے اس ایس پی نے تمہیں تکلیف دی ہے مجھے بتاؤ مسی میں اسے گدی سے پکڑ کر تمہارے پاس لائوں گا بولو کچھ۔۔۔!! "وہ بولا نہیں گھن گرج کی طرح برساتا تھا۔۔۔

مسکان خاموش سی اسکے کندھے پر سر ٹکائے بیٹھی رہی۔۔۔۔

"کوئی کچھ نہیں کہہ رہا عارب۔۔۔! تم میرے شوہر سے جلو نہیں وہ اچھا ہے۔۔۔" ہنس کر کہتے اسے لگا اسکے حلق میں پتھر کا گولا پھنس گیا ہو جس سے آواز گھٹ گئی آخر میں۔

آنکھیں بھی برسنے کو تیار تھی پر لبوں پر وہی فریبی گہری مسکان تھی۔۔۔

"تم مجھے نہیں بتاؤ گی میں خود ہی اس ایس پی سے پوچھ لوں گا۔" وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اوہاں سے جانے لگا کہ مسکان نے بدک کر اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"شور مت مچاؤ عارب مجھے میرے وقار سے جینے دو۔۔۔۔

شور کرو گے تو وہ مجھے مزید کمزور سمجھے گا میری خاموشی ہی کافی ہے اسکے لئے۔" جھٹکے سے اسے واپس بیٹخ پر کھینچ کر گراتی خود اسکی گود میں سر رکھ کر سکڑی بیٹخ پر لیٹ گئی۔۔۔۔

عارب نے ششدر ہو کر اپنی بہن کا یہ بدلاؤ دیکھا۔

اسکا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔

"کیا آج پھر میں تمہیں تکلیف سے نہیں بچا پایا ہوں مسی؟؟؟" وہ بھاری آواز میں بولا اور ہاتھ اسکے سر پر

پھیرنے لگا

مسکان نے اسکا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

جبکہ عارب نے اپنا کوٹ اتار کر اسکے اوپر ڈال دیا۔۔۔



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں بیوقوف تم تو دنیا کے سب سے پیارے بھائی ہو پر تھوڑے کمینے سے ہا ہا ہا۔۔۔" وہ کھلکھلائی عارب نے کمینے پر آنکھیں پھیلا لیں

"اے چھوڑ ہم میں یہ چلتا ہے بہن ہوں تیری۔۔!" وہ اسکی غصے بھری آنکھوں سے متاثر نہ ہوتی اسکی انگلیوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"سچ میں بہت بد تمیز ہو مسی!" وہ دانت پیسے بولا جس پر مسکان کھلکھلا کر ہنسی

"ویسے ہمنے ایک وعدہ کیا تھا یاد ہے؟" اسنے کوٹھے میں کیا جانے والا وعدہ یاد دلایا تو عارب جھک کر اسکے سر پر بوسہ دیے سر ہلا گیا۔

"کچھ بھی ہو جائے ہمیشہ مسکراتے رہیں گے چاہے کوئی کتنا توڑے ہمیں۔" دونوں یک زبان ہو کر بولے

اور قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔

واقعی دونوں سب کچھ جھیل کر بھی قہقہہ لگانے والوں میں سے تھے۔۔۔۔

"تمنے اسپین کا کہا تھا یاد ہے؟" وہ اٹھ بیٹھی اور سیریس انداز میں بولی

عارب چونک کر اسے دیکھنے لگا "ہاں یاد ہے ایک مجرم کو اوپر پہنچانے جانا ہے جو یہاں سے بھاگا ہے۔"

"ٹھیک ہے آج چھ بجے کی میری ٹکٹ بک کروانا یہ نیک کام میں ہی کر آتی ہوں۔" اسکی نظریں اسکی طرف سے گھومی ہوئی تھی

"مسی۔۔۔۔"

"عارب پلیر!! میں خوش ہوں خبردار جو عالم کو کچھ بتایا یا خود کچھ کیا برہان کے ساتھ

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

تم جانتے ہو اسے تکلیف دو گے تو اپنی بہن کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے، تو مجھے اب یقین ہے تم ایسا نہیں کرو گے۔" وہ سر دلچے میں کہہ کر اٹھی اور انگلی پر آنسو اٹھاتی اسے سامنے کرتے چاند کی طرف پھونک ماری۔۔۔

"کاش میں تمہیں گلا گھونٹ کر مار دیتا تو آج مجھے یہ دن دیکھنے نہیں پڑتے تمہیں اندازہ نہیں میری تکلیف کا مسکان۔۔۔

تم ایسے بچانا چاہتی ہو جسے تمہاری ذرا برابر قدر نہیں۔۔۔

تم مجھ سے کہو کہ تم اس سے پیار نہیں کرتی پھر میں اسے بخش دوں گا ورنہ تم جانتی نہیں میں اسکا جینا حرام کر دوں گا۔" وہ چلا کر بولا اور اسکے کندھوں سے جکڑا مسکان اسکی سرخ لہو پڑتی آنکھیں دیکھ کر گہرا سانس بھر گئی۔۔۔

"میں برہان علوی سے محبت نہیں کرتی۔۔۔" عارب کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی

"میں برہان علوی سے عشق کرتی ہوں۔" وہ شرارت سے کہتی کھلکھلائی اور عارب کے بگڑے خونخوار مزاج دیکھ کر وہاں سے بھاگی۔۔۔

"ارکو مسی!!" وہ ہنستا سر نفی میں ہلا کر بیچ سے اپنا اور اسکا کوٹ اٹھائے اسکے پیچھے بھاگا سمندر کی ٹھنڈی ریت پر دونوں بھائی بہن اپنے پائوں کی چاپ چھوڑتے کھلکھلائے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔۔۔ جبکہ دور گاڑی میں بیٹھا آلف مسکرا رہا تھا انہیں ایک دوسرے کو پانی کی چھینٹیں مارتے دیکھ کر۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

دور صبح کا سورج آسمان پر اپنی سنہری روشنی بکھرنے لگا عالم و لامیں سعیر عالم کی گود میں سر رکھی سوئی  
حور العین انگڑائی لیکر بیدار ہوئی۔۔۔

جبکہ ٹیبل پر پائوں رکھے صوفے کی بیک پر سر ٹکائے اپنے بازو پر حور العین کی دونوں کلائیاں ٹکائے وہ سو رہا  
تھا۔

اور اسکی انگڑائی لینے عالم نے آنکھیں کھولیں

جب سامنے نظریں اسکے کسلمندی سے پڑے وجود کو دیکھا۔۔۔

رات مہندی لگاتے کافی دیر ہو گئی تھی اور جب ریشا لگا کر چلی گئی تو عالم اسے لیکر روم میں آیا اور اب اسکے  
سکھانے کی ٹینشن تھی۔۔۔

تبھی ہی خود صوفے پر بیٹھ کر اسے لیٹا دیا اور اسکا سر گود میں رکھتے دونوں کلائیاں اپنے سامنے بازو پر ٹکائیں۔۔۔  
اور ایسے ہی ناجانے کب دونوں سو گئے۔۔۔۔۔

"گڈ مارنگ میری شہزادی" جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر ڈالتا بلینکٹ ڈال کر خود  
فریش ہونے چلا گیا۔

مہندی انتہائی خوبصورت تھی عالم اسکے ہاتھوں کو دیکھتا کئی بار مبہوت ہوا تھا۔

وہ جاگنگ کیلئے روم سے باہر آ کر لائونج میں داخل ہوا تب ہی نظریں سیدھا مسکان پر پڑیں وہ کچھ چونکا۔۔۔  
وجہ اسکے ہاتھ میں بیگ۔۔۔

بلیک پروائیٹ دائرے والی اسکرٹ بلیک ٹاپ پر لانگ کوٹ پہنے جو گر میں سنہری بالوں والی وہ لڑکی عجلت  
میں سفید کانچ کے گلاس میں جو س پیٹی کچن سے نکلی۔۔۔

ٹاؤل: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

وہ جیب میں ہاتھ پھنسا کر کھڑا ہو گیا کہ مسکان گڑبڑا گئی

"میں آپکا ہی ویٹ کر رہی تھی۔۔۔!" اسنے گلا کھنکار کر عالم کو مخاطب کیا

"وجہ؟" ابرو اچکاتے چہرے کو جنبش دی

"وہ میں ایک کیس کیلئے اسپین جا رہی ہوں پندرہ دنوں کیلئے کچھ دیر میں فلائٹ ہے تو سوچا آپکو بتا دوں عارب سے بات کر لی ہے۔۔۔"

کیا اجازت ہے؟" وہ بیگ چھوڑ کر چلتی ہوئی اسکے سامنے آئی اور لاڈ سے لب دبا کر سر کندھے پر ٹکا دیا۔

لاؤنج میں داخل ہوتی سمی بھی مسکرائی اس پیار بھرے منظر کو دیکھ کر۔۔۔

"اگر تم اپنی مرضی سے جانا چاہتی ہو تو جائو اگر مجبوری میں جا رہی ہو تو وہ مجبوری بتاؤ مجھے؟" اسکے چہرا ہاتھوں میں بھر کر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

مسکان نے ہڑبڑا کر ان بھوری آنکھوں کی تاب نالائے نظریں پھیر لیں

"مجبوری کوئی نہیں مجھے عالم کچھ فریش ایئر اور دماغی سکون کیلئے جا رہی ہوں تو سوچا یہ کام بھی کر دوں۔"

اسکے بتانے پر عالم نے اسکا گال تھپتھپا کر سر پہ بوسہ دیا۔۔۔

"مجھے امید ہے تم اپنا خیال رکھو گی۔" وہ کہتا وہاں سے نکلا

اور مسکان نے کب کا اپنا رکاسانس بحال کیا۔

اور پھر وہ نئی آنکھوں میں لئے سمی سے گلے ملکر رمشا کے پاس آئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم میرے بچے کی ڈاکٹر ہو خیال رکھنا اسکا میں صرف کچھ دن کیلئے جارہی ہو پر رہو گی اسکے پاس ہی خبردار اسے ہرٹ کرنے کی کوشش کی۔" وہ اسے دیکھتی وارن کر رہی تھی جبکہ رمشا کا سہارو پ دیکھ کر عارب ناگواریت سے اپنی بہن کو دیکھنے لگا جو بلاوجہ اسے خائف کر رہی تھی

"اوہ بچے کی اماں ڈاکٹرانی جی کو مت سمہاؤ وہ بہت اچھا خیال رکھتی ہے تم اپنا خیال رکھو بس۔" عارب کے کہنے پر وہ ہونہہ کر کے گردن اکڑا کر سیڑھیاں چڑھتی روم میں داخل ہوئی تو نظریں سیدھا بلینٹ پر رکھے اسکے ہاتھوں پر گئی جہاں مہندی لگی ہوئی تھی

اور وہ گہری نیند میں تھی۔

مسکان آنسوؤں کا گولا سینے میں اتار کر گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھی۔۔۔

اور بے خودی میں دیکھنے لگی۔۔۔

"تم میرا سب کچھ ہو میری جان۔" جھک کر اسکے سر پہ بوسہ دیتے وہ اپنی ہچکیاں دبا گئی

اور زور سے منہ پر ہاتھ ٹکا کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

یہ شکر تھا کہ یہ عالم کاروم تھا جو یہاں کوئی نہیں تھا۔

ورنہ وہ اپنے بھائی کا بھی ضبط توڑ دیتی۔۔۔

کچھ دیر بعد منہ سے ہاتھ ہٹا کر اسنے گہرے سانس بھرے اور پھر جھک کر اسکے چہرے کے بوسے لئے۔۔

"مسنی !!!!" حور جھپٹ کر آنکھیں کھولے خوشی سے بولی۔۔۔

"تم ! تم کب آئی مجھے بتایا نہیں

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

دیکھو میں نے مہندی لگائی ہے میں کب کی تمہیں دیکھانے والی تھی۔ "وہ خوشی سے چہکتی اٹھ بیٹھی جبکہ مسکان اسکے ہاتھ پکڑے بے آواز رو رہی تھی۔۔۔۔"

"سو جائو میں پھر آکر دیکھوں گی کیونکہ ان کا رنگ کافی گہرا ہے نہیں اترے گا میرے آنے تک۔" اسے لیٹا کر وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ حور بوکھلائی سی مسنی مسنی کرتی رہ گئی۔

"ہیں! اسے کیا ہوا ایسے جگا کر پیار دیتی چلی گئی۔" وہ واپس لیٹتی پر سوچ سی بولی۔۔۔

"میں اتنی امیدیں لگائے بیٹھی تھی مسنی پر تمنے تو ٹھیک سے ڈیزائن نہیں بتائیں کہ کیسی ہے۔" وہ اداس ہو گئی اور اس اداسی نے اسکی روح کو اداس کر دیا

پر درحقیقت تو یہ اداسی اس لڑکی کی تھی جو اسکے گرد چھوڑ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "برہان علوی مجھے یقین ہے ہم پھر نہیں ملیں گے۔" آخری اناؤنسمنٹ سننے آلف اور عارب کو بائے کرتی سوچتی وہ انکی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئی۔ پیچھے عارب نے اسکی تکلیف کو محسوس کرتے آنسوؤں کا پھندا حلق سے اتارتے نظریں پھیر لیں

"کچھ ریلیکس ہونے دو اسے پھر سوچتے ہیں کچھ۔" عارب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ بولا

"ان شاء اللہ۔" وہ سر ہلاتا اپنی گاڑی کی سمیت چلا گیا۔

"ایک ہی تو بہن تھی وہ بھی اتنی تکلیف میں۔"

\*-----\*-\*-\*-----\*

"کیا ہوا؟" بی روم میں آتی اس سے پوچھنے لگی جو موبائل ہاتھ میں تھامے اسے گھور رہی تھی

بی کی آواز پر چونک کر انکی طرف دیکھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"کچھ نہیں تقویٰ اپیانے معذرت کر لی ہے شادی میں آنے سے کیونکہ انہیں ارجنٹ حویلی جانا پڑا آغا جان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔۔۔" اسنے گہرا سانس بھرتے مایوسی سے بتایا

"اچھا پھر کہا نہیں کب آئے گی؟"

بی انکے گائوں سے تھی اور انکے وسیلے ہی نور العین حور العین کی دوستی تقویٰ سے ہوئی تھی

"ہاں کہا ہے کہ پرامس ولیمے میں آئے گیں۔" وہ منہ بسورے بولی

اور بیڈ پر گر گئی

"اچھا دل بڑا کرو آئے گی تو سہی نا۔۔۔" وہ اسکے پاس آ کر بیٹھی

نور انہیں دیکھتی مسکرائی اور انکے کندھے پر سر ٹکا دیا۔

باہر سے دھولک کی آواز زور شور سے آرہی تھی خاندان تقریباً آدھا لڈ آیا تھا گھر میں۔۔۔۔

گھر میں ابھی سے پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔۔۔ رات کو اسکی رخصتی تھی محفل عروں پر تھی ساری

تیا ریاں مکمل تھی۔۔۔

بیڈ پر اسکا گولڈن سرخ امتزان کا بھاری لہنگا رکھا تھا ساتھ ہی ہیوی جیولری کنگن چوڑیاں پازیب نتھ ہیر وں

سے جڑی تھی۔۔۔۔

بیوٹیشن کچھ دیر میں پہنچنے والی تھی کیونکہ تیار کرتے کافی دیر ہونے والی تھی۔۔۔

ابھی دن کے دو بج رہے تھے۔۔۔

نور چونکی تب جب اچانک دروازہ کھلا اور عجلت میں داد اندر داخل ہوا

بی اور نور نے حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ مسکرایا نور جھینپ کر سر جھکا گئی۔۔۔

"داد تم یہاں بیٹا؟" بی بوکھلا کر کھڑی ہوئیں تب داد ہوش کی دنیا میں لوٹا اور جھینپ گیا انکے سامنے۔۔۔  
 "کچھ کام تھا بی دو منٹ کا۔" اسکے کہنے پر بی نور کے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھتی سر ہلا کر وہاں سے نکلی۔۔۔

بی کے جاتے ہی وہ لپک کر اسکے پاس آیا۔

"تم پہلے سے زیادہ حسین ہوتی جا رہی ہو یا میری نظروں بہکاوا ہے بونی؟"

اسکے رخ موڑنے پر داد جھک کر کان میں سرگوشی کرتا پھونک مارنے لگا۔۔۔

"پلیز داد جائیں۔۔۔!" سٹپٹا کر وہ باتھ روم میں بھاگ گئی

داد قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔ یہ کیا خوش ہونے کیلئے کافی نہیں تھا کہ وہ اس رشتے سے خوشی تھی اسلئے ہی شرمارہی تھی

اس سے چھپ رہی تھی بغیر چیخ چلا ہٹ کے۔۔۔۔

کچھ سوچتے سر ہلا کر وہ اپنی وایچ ڈھونڈنے لگا۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر ناپا کر وہ سلوٹیں ماتھے پر سجا کر دراز میں ڈھونڈنے لگا۔۔۔

پر وہاں سے بھی ناکام۔۔۔۔

اسنے پھر سے ٹیبل کو دیکھا اور غصے سے سب کچھ نیچے پھینکتے وایچ کو ڈھونڈتا رہا۔۔۔

"بی۔۔۔ یہ کیارہے ہیں داد؟" حواس باختہ ٹھاک کی آواز سے روم میں آتی بولی

جہاں اسکا روم بکھرنے لگا تھا وہیں وہ خوف سے سہم رہی تھی اسکی بپھری حالت دیکھ کر۔۔۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"نور یہاں مینے واچ رکھی تھی کہاں گئی؟" وہ صوفے ڈریسنگ ٹیبل کے دراز قالین پر بیڈ کے نیچے ڈھونڈتا ہوا اسکے پاس آیا اور لہو آنکھوں سے اسکی خوف سے پھلی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔  
 "وو۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ وارڈروب میں رر۔۔۔ رکھ دی مینے۔۔۔!" رونے کی پوری تیاری کرتی اسنے وارڈروب کی طرف اشارہ دیا۔

آلف اسے چھوڑ کر لپک کر وہاں گیا۔۔۔  
 نور تا سف سے اسکی پشت کو دیکھتی آنکھیں مسلنے لگی۔۔۔  
 وارڈروب کھولتے ہی وہ اندر کیڑے نکالتا دیکھتا رہا کہ اچانک نظریں اس پر پڑی۔۔۔  
 "اوہ شکر میری جان میری تو بری حالت ہونے والی تھی تمنے بچا لیا۔۔۔" داد اپنی گھڑی سہی سلامت نور کے یوں سنبھالنے پر کلائی میں باندھتا اسکے پاس آیا اور ماتھے پر بوسہ دیتے آنسوؤں لبوں سے چن کر اسے سینے میں بھینچ دیا۔۔۔۔

"ا۔۔۔ ایسا کیا ہے اس گھڑی میں داد۔۔۔؟؟" وہ ہمت کرتی اس سے دور ہو کر بولی  
 "اس میں؟" داد نے چلتی ہوئی گھڑی کو دیکھا۔

"بس اب صرف گھنٹوں کا انتظار کرو جب تم میری شریک سفر بن کر میرے روم میں آؤ گی تو ہر چیز تم سے شیر کروں گا بہت کچھ جو تم سے چھپا ہوا ہے ٹھیک ہے۔" وہ کہتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا اچانک ہی جھک کر اسکے پھر پھڑاتے سرخ لبوں کو نرمی سے چھونے لگا  
 نور بوکھلا کر پیچھے بھاگی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہا ہا آج تو ایسا نہیں چلے گا۔۔۔" اسے پیچھے سے حصار میں لیکر جذبوں سے چور لہجے میں کہتے کان کی لو کو چھو نانا چاہا کہ نور مچل اٹھی

"دو۔۔ داد پلیز۔۔۔!!" وہ سانسوں کے بے رطب ہونے پر بمشکل سے کہتی اسکے حصار سے نکلی۔۔۔ داد اسکے برائوں کپڑوں میں سراپے کو دیکھتے وہاں سے جانے لگا۔۔۔

"اچھا سہی ڈرو نہیں بس رات کو انتظار کرو آج تم گئی میرے ہاتھوں۔" معنی خیزی سے کہتا وہ ہنستا ہوا چلا گیا۔۔۔

جبکہ اسکے جاتے ہی نور نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا۔ وہ بھاگ کر دروازے کے پاس آئی اور لاک کر کے چیزیں سمیٹنے لگی۔ ساتھ ہی روم سنوار کر وہ مسکراتے ہوئے باتھ روم میں گئی اور وہاں سے چھپائی ہوئی وایچ نکال کر اسے ہنستی دیکھنے لگی۔۔۔

صبح اسے وایچ جب ملی تو داد کی پرواہ کیے بغیر اسے اس سیکرٹ ایجنٹ کو جلدی سے تصویریں بنا کر بھیجیں اور بارہ کے وقت تقریباً اسکے لئے دوسری وایچ آگئی۔۔۔

وہ اس ایجنٹ سے بات کر کے سب کچھ سمجھتی اب وایچ اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "چلو پہلی شروعات کرتے ہیں آلف کے اینڈ کی۔۔۔!" وہ کھلکھلاتی ہوئی دوپٹے میں وایچ چھپا کر سلیپر پہنتی روم سے نکلی تو سامنے ہی پھولوں کے تھال پکڑے خاندان کی دولڑکیاں اسے دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔ "برہان بھائی گھر میں ہیں؟" اسنے وہاں سے گذرت ملازمین سے پوچھا وہ سر ہلا گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جی بی بی جی وہ فیری کی طبیعت ٹھیک نہیں ناں انکے پاس بیٹھے ہیں ہل بھی نہیں رہے۔" اسکا جواب سنتے نور سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔۔۔

"بابا آپ پھر مماسے ناراض ہیں؟" بخار کی تپش کہ وجہ سے اسکی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔ معصوم وجود کے ساتھ برہان کے آغوش میں پڑی بڑبڑائی۔۔۔

ابھی ڈاکٹر اسے چیک اپ کر کے دوائی دیکر گیا تھا اور ہدایات بھی دیں تھی کہ بچی کو ٹیشن سے دور رکھیں انہیں خوش رکھیں۔۔۔

پر مسکان کے جانے پر اسکی حالت بگڑتی جا رہی تھی ابھی آسیہ بیگم یحییٰ بنائے اسے کھلا کر گئیں تھی۔۔۔  
پراسکے آنسوؤں نہیں رک رہے تھے اسے اپنی ماما کے ہاتھ سے کھانا تھا جو ناراض ہو کر بغیر اسے کس کر کے گئی تھی۔۔۔

"نہیں بیٹا میں آپکی ماما سے ناراض نہیں ہوں۔" اسنے محبت سے کہا۔۔۔

"تو بابا وہ کہاں گئیں؟؟ انہیں بتائیں ناں انکے چھوٹے پیکٹ کو بخار ہے۔۔۔ میں انکی بانہوں میں سونا چاہتی ہوں بابا انہیں بلا کر لائیں ناں آپ تو میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں میرے اینجل ہیں ناں۔" وہ بہت مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھتی سسک کر بولیں۔

برہان نے سن کر سختی سی لب پیوست کر لیے۔۔۔

"مما ایک کام سے گئیں ہیں جلد آئے گی اپنی بیٹی کے پاس اور اسے خوب سارا پیار کرے گی دیکھنا، رات کو جب آئے گی اور تمہیں مجھے سے چھین کر سو جائے گی۔" وہ اسکے آنسوؤں صاف کرتا محبت سے بتانے لگا فیری کی آنکھیں چمک اٹھی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سچ میں بابا وہ مجھے کل کی طرح چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔" وہ اٹھ بیٹھی

"جی میرا بچہ وہ تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی۔" اسکے گال پہ بوسے لیتے ہوئے بولا۔

وہ اسکی حالت کے زیر اثر جھوٹے دلا سے دینے لگا کہ وہ سنبھل کر بہل جائے۔۔

اور وہی ہو اوہ سچ میں خوشی ہو گئی رونا بھول کر خیالوں میں گم ہو گئی۔۔

برہان لب بھیج گیا اسے معلوم تھا مسکان نے ہمیشہ اپنے پیشے کو ترجیح دی تھی اسے اول رکھا تھا۔۔

وہ مانتا تھا کہ اسنے ایک ماہ کا نکاح، کانٹریکٹ کیا تھا پر اسے اپنی زندگی میں آنے کا حق تو دیا تھا۔

اسے وہ طاقت وہ اہمیت دی تھی جس سے وہ بڑے حق سے اسکے دل میں داخل ہو سکتی تھی۔

پر اسنے ایسا کچھ نہیں کیا کوئی کوشش پہل نہیں کی۔

ویسے بھی وہ کیوں اس مجرم کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے جسے انسانوں پر ترس نہیں آتا کل کلاں انکے پیچھے اپنے

آپ کو ختم کر لے تو کیا رہے گی اسکی فیملی۔۔

"اگر تم یہ کام نہیں چھوڑ سکتی سچ کا ساتھ نہیں، برائی سے لڑ نہیں سکتی مسکان تو میری زندگی میں سچ میں

تمہارے لئے جگہ نہیں۔

تم اس قابل نہیں کہ میں تمہیں چاہوں کیونکہ تم ایک بے رحم لڑکی ہو۔۔ برائی شر پھیلانے والی۔" وہ سوچ

کر لب بھیج گیا

"بابا میں آپ دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔ میں آپکو تنگ نہیں کرنا چاہتی پر میں ماما کے بغیر رہ نہیں سکتی

بابا وہ مجھے بہت پیار کرتی ہیں مجھے پی دیتی ہیں بانہوں میں بھر کر سلاتی ہیں اور جب پیٹھ پر بیٹھا کر ایکسر سائز

کرتی ہیں تو مجھے بہت مزا آتا ہے۔" وہ مسکراتی آنکھیں مسل کر بتانے لگی برہان حیران رہ گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کب ایکسر سائز کرتی تھی؟" وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔

فیری کھلکھلا کر ہنسی "یہ مما اور میرا سیکرٹ ہے انہوں نے کہا تھا کسی کو نہیں بتانا پر آپ کو بتا دیتی ہوں کیونکہ مما بھی آپ کو بتا دیتیں۔۔۔" وہ چمکتی بولی برہان سرہلانے لگا

"جب آپ ڈیوٹی پر چلے جاتے ہیں نا پھر مما مجھے پیٹھ پر کبھی پیٹ پر تو کبھی کندھوں پر بیٹھا کر ایکسر سائز کرتی ہیں پھر مجھ سے بھی کرواتی ہیں۔" اسکی باتیں سنتے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

مطلب وہ اسکے پیچھے اسکے جیم میں بھی جاتی تھی پھر چھوڑا کیا تھا اسنے بھول جانے کیلئے۔۔۔

دفعۃً دروازہ ناک ہوا اور نور مسکراتی اندر آئی۔۔۔

"نور تم یہاں؟" برہان حیران سا اسے دیکھتے پوچھنے لگا۔

"آپکے لئے کچھ لائیں ہوں بھائی اور فیری کو بھی دیکھنے آئی تھی تائی امی نے بتایا انکی طبیعت کافی خراب ہے۔" وہ دوپٹہ سر کے آگے کھینچتی بولی۔۔۔

"تو پھر اندر آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو گڑیا۔" برہان نے مسکراتے اس چھوٹی سی کزن کو دیکھا جو اسکی بھابی کے عہدے پر فائز تھی۔۔۔

وہ سرہلاتی انکے پاس آئی اور جھک کر فیری کو محبت کرنے لگی۔۔۔

"اسے تو ابھی بھی بہت بخار ہے بھائی آپ انہیں ہاسپٹل لے جائیں ناں۔"

"ڈاکٹر آیا تھا جلد ہی اتر جائے گا بخار ان شاء اللہ اور میری فیری پھر سے کھلکھلانے لگی گی۔" وہ فیری کو گدگدی کرتا بولا اور وہ ہنستی ہوئی سرہلاتی نور کو دیکھنے لگی۔۔۔

"میرے لئے کیا لائی ہو تم؟" وہ متبسم نظروں سے نور کو دیکھتا بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ۔۔۔۔!!" نور گہرا سانس بھرتی دوپٹے سے ہاتھ نکال کر اسکے سامنے کیا۔۔۔

برہان نے چونک کر پہلے نور پھر اسکی ہتھیلی پر رکھی داد کی گھڑی کو دیکھا۔

"یہ تو داد کی ہے نا؟ یہ میرے کیوں لائی ہو؟" برہان نے الجھ کر دیکھا اور ابرو اٹھا کر پوچھا

"یہ آپکے لئے لائی ہوں آپ اسے کسی ٹیکنالوجی کے ماہر کو دیکھائیں وہ آپکو جواب دے دیگا پر پلیز ابھی جائیں

تاکہ آپکو حقیقت معلوم پڑ جائے پلیز بھائی۔" وہ آہستہ سے کہنے کے ساتھ منت پر اتر آئی برہان کافی الجھ گیا

"کیا ہوا ہے نور گڑیا مجھے الجھا رہی ہو سہی بتاؤ کوئی پر اہلم ہے مجھ سے شیر کر بیٹا؟" وہ کھڑا ہوتا نور کے سر پہ

ہاتھ رکھتا بولا

"نہیں میں کچھ نہیں بتا رہی آپ یہ لیکر جائیں اور خود جان لیں کیا حقیقت ہے۔۔" وہ کہہ کر رکی نہیں منہ پر

ہاتھ رکھتی روتی وہاں سے بھاگ گئی

برہان پیچھے ششدر کبھی گھڑی کو دیکھتا تو کبھی دروازے کو جہاں سے وہ غائب ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا بابا چاچی کیوں رورہیں تھی؟" برہان فیری کے مخاطب پر ہوش میں آیا اور سرنفی میں ہلاتے بیڈ پر

بیٹھ کر گھڑی کو غور سے دیکھنے لگا۔

یہ داد کی فیورٹ گھڑی تھی وہ اسے خود سے دور نہیں کرتا تھا ایک پل بھی پھر یہ نور کے پاس کہاں سے

آگئی۔۔۔

اور وہ اتنی خوفزدہ گھبرائی ہوئی کیوں تھی؟؟ آخر میں روتے ہوئے منت کرتے کیوں گئی کیا راز تھا اس گھڑی

کا کیا وہ بتانا چاہتی تھی اسے۔۔۔

برہان نے لب بھینچے موبائل اٹھایا اور ارمان کو کال کر کے اپنے گھر بلا دیا۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"داد مجھے تم پر فخر ہے بیٹے کہ تم نے ناصر ف مجھے برے وقت میں ساتھ دیتے میں بھتیجی سے شادی کی بلکہ اسے آج عزت سے رخصت کروا رہے ہو بیٹا تم نے ہمیشہ میرا سر خوشی سے بلند رکھا ہے۔" کمال صاحب اسے ساتھ لگاتے خوشی سے بول رہے تھے۔۔۔  
داد سن کر مسکرایا۔۔۔

"ان شاء اللہ ابو ہمیشہ رہے گا آپکا سر بلند۔" وہ انہیں اپنے حصار میں لیکر بولا۔۔۔  
اور ساتھ آسیہ بیگم کو بھی بلا یا جو اسکے کپڑے رکھتی مسکرائی پاس آئی۔۔۔  
"آئی لویو ابوامی۔" وہ دونوں کے سر پر بوسہ دیتا بولا کمال صاحب اسکی پیٹھ تھپتھپانے لگے۔۔۔  
"ابوامی حقیقت یہی ہے کہ ماں باپ کے فیصلے میں ہی اچھائی محبت ہے جیسے اب میرے لئے کہ اپکی اس چھوٹی سی بونی بھتیجی سے آپکا بیٹا۔۔۔" وہ کہتا کہ تارک کر کمال صاحب کی پھیلی آنکھیں دیکھتا قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔

"میں نے کل شام ولیمے کیلئے ہال بک کروا دیا ہے بہت دھوم دھام سے ولیمہ ہو گا کہ ساری اداسیاں دھل جائیں انکی جگہ میری بھتیجیوں اور بیٹیوں کے مسکراتے چہرے ہوں۔" کمال صاحب بول رہے تھے جبکہ داد بہت محبت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ بدل گئے تھے داد بہت چاہت سے انہیں دیکھ رہا تھا کہ اب زندگی حسین لگنے لگی تھی سب کچھ بہتر ہو رہا تھا اسکی بونی ہمیشہ کیلئے اسکی ہو رہی تھی اس پر اعتماد یقین رکھتی تھی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس سے محبت کرتی تھی اور اب جب وہ اسے حقیقت بتائے گا کچھ خفا ہوگی پر پھر اسے محبت مزید اسکی بڑھ جائے گی داد ضرور جانتا تھا۔

"میں نور کو دیکھ کر آئوں بیوٹیشن آگئی ہوگی۔" آسیہ بیگم وہاں سے نکل گئی پیچھے کمال صاحب اور داد رہ گئے جواب صوفے پر بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔

\*-----\*-----\*

"برہان۔۔۔!!" آسیہ بیگم ناک کرتی اندر آئیں اور بیڈ پر سوئی ہوئی فیری کو دیکھ کر برہان کو ڈھونڈنے کیلئے نظریں روم میں گھمائیں۔۔۔۔

"برہان کہاں گیا؟" وہ بڑبڑا کر مڑی کہ بالکنی سے برہان علوی لبوں میں سگریٹ دبائے باہر آئے۔  
"خیریت؟" سگریٹ پھینک کر وہ پاس آتا انکے ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔

"بیٹھو یہاں میں مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔" انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھایا برہان خاموشی سے الجھا گیا۔  
"برہان اب جب تم مسکان کو چھوڑ چکی ہو تو مینے اور تمہارے ابو نے ایک فیصلہ لیا ہے تمہارے لئے۔" وہ گلا کھنکار کر بولی برہان سمجھتا چونک کر انہیں دیکھنے لگا

"آمی آپ جانتی ہیں ایسا ناممکن ہے تو مہربانی کر کے کچھ بھی بولنے سے پہلے خیال کیجئے گا۔" وہ غصے میں آکر بولا۔۔۔

"مینے تمہارے لئے شیرین کو پسند کیا ہے کیسی ہے؟" انہوں نے جیسے دھماکہ کیا برہان کے سر پر۔۔۔  
وہ ابھی داد کی گھڑی نور بوکھلایا گھبرائے لہجے سے نہیں سنبھالا تھا کہ یہ۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں ناصر ف آپکو بلکہ شیرین کو بھی صاف منع کر چکا ہوں کہ میں اب شادی نہیں کروں گا۔" وہ دو ٹوک لہجے میں بولا آسیہ بیگم حیران ہوئیں۔۔۔

"تو کیا ایسے ہی ساری زندگی اس کے تکیے سے سر لگا کر بیٹھے رہو گے؟" انہوں نے کہتے فیری کی سمیت اشارہ دیا۔

"امی پلیزا اگر ایسا ہوا بھی تو میں ایک سیکنڈ کیلئے فیری سے دور نہیں رہو گا نا ہی آپ سب سے۔۔" اس نے کہہ کر آسیہ بیگم کو شا کڈ کی حالت میں منہ کھولتے دیکھ کر نظریں پھیر لیں۔

ابھی اس نے معذرت کیلئے منہ کھولا ہی تھا جب ملازمہ نے اسے ارمان کے آنے کی اطلاع دینے لگی۔۔۔

"سوری مجھے کچھ کام ہے۔" وہ کہہ کر انہیں دیکھے بنا وہاں سے نکلا۔۔۔

پیچھے وہ غصے سے اپنا سامنہ لیے کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

اسیہ بیگم نے خاموشی سے دیکھا اور گہرا سانس بھر کر اٹھیں۔۔۔

"اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا کہ اسکے سر سے اس لڑکی ک بھوت اترے۔" وہ سوچتیں اسکے کپڑے اور

فیری کے نکال کر ہینگ کرتی وہاں سے نکلی۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"تم ٹھیک ہو؟" سہمی اسے خاموش زمین کو گھورتے دیکھ کر پاس آ کر دوسرے صوفے پر مقابل بیٹھی۔۔۔

عرب نے آواز پر چونک کر سر اٹھایا اور سامنے سمعیہ کو پا کر خوش دلی سے اسکے مخاطب کرنے پر مسکرایا۔۔۔

"پہلے نہیں اب الٹھیک ہو گیا۔" وہ جذب کے عالم میں بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ویسے میں نے سوچا ہے تمہاری اس فالتو بکواس پر چڑنا چھوڑ دوں کیونکہ مجھے لگتا ہے تم نہیں سدھر وگے۔" وہ ناک سکڑ کر بولی عارب نے ہائے کرتے ہتھیلیاں جبرے پہ ٹکا کر اسے دیکھا سہمی اسے اچانک سے پٹری سے اترتے دیکھ کر بوکھلا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔۔۔ وہ تو اسکی بہن کے جانے پر اسے صبح سے مایوس اداس دیکھتی انسانیت کے ناتے ہی آگئی تھی پھر اسے کیا پتا تھا یہ غم کا مارا اسے دیکھ کر مرض کا مارا بن جائے گا۔۔۔

"آپکو میری اتنی فکر ہے سہمی جی کہ آپ خود اپنے المبارک پاؤں سے چل کر میرے پاس اس العاری کی اداسی کو پوچھنے آئیں ہیں قربان نا جائیں تو کیا کریں بتائیں؟" وہ شریر نظروں سے دیکھتا گھمبیر ہو کر بولا کہ سہمی گھورنے لگی۔

"دیکھو مجھ سے ایسی باتیں مت کیا کرو میں تم سے بڑی ہوں کچھ شرم ہی کر لو۔۔۔" وہ غصے سے بولی "تو آپ بتائیں کیسے بات کریں جس سے آپکا المارک دل و لعاری کیلئے راضی ہو؟ بتائیں کیسے آپکو کہ اس ناچیز میں یہی مسئلہ ہے کہ اس میں شرم لحاظ ہی نہیں۔۔۔

ویسے وصی شاہ کی ایک شاعری ہے

رات پوری گزار دوں

تجھ سے گفتگو کر کے

تو ایک بار کہہ تو دے

تیرے بنانیند نہیں آتی

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تو کیا خیال آج پھر گپ شب ہو جائے؟ "اسکے گھمبیر لہجے نے جہاں سہی کو سرخ کرتے سٹپٹایا تھا وہیں خود اب منتظر تھا اسکے جواب کے۔۔۔۔

"میں ہیں غلط تھی تم عزت کے لائق نہیں دماغ سے عاری انسان انتہائی کے بد تمیز ہو تم۔۔۔۔۔ بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں تم میں بچپن میں تمیز سیکھتے تو یہ حال ناہوتا۔" وہ کھڑی ہوتی اسے پر چنگارتی اور اندر جانے لگی تبھی وہ بوکھلا کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

"سہی جی۔۔۔!!" وہ تڑپ کر بولا کہ سہی کے قدم جکڑ لیے گئے

اسنے گردن گھما کر اسکی طرف غضبناک نظروں سے دیکھا تو وہ سرخ آنکھوں سے بے بس اسے دیکھ رہا تھا۔ "پیار کرتا ہوں آپ سے اسے عزت میں ٹرانسلیٹ کر دیں ورنہ میں گوگل سے کروں گا اور وہ جو کہے گا پھر آپکو سنائوں گا ٹھیک ہے؟" اسنے معصومیت سے کہا کہ وہ جو اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر لمحہ خاموش رہی تھی دوسرے ہی پر بلبلا اٹھی۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ فضا میں اسکے تھپر کے ساتھ ہی چوڑیوں کی کھنک گونجی عارب کھلکھلا اٹھا۔۔۔۔ "ایک تو آپکی چوڑیاں بندے کو تھپر کا احساس نہیں دلانے دیتی ویسے آج انکی کی آواز کچھ چینج ہے کنگن پہنا ہے نانچ میں۔۔۔" وہ ہنستا محظوظ ہوتا اسکی ہونقوں والی حالت سے بولا

"ان نظروں کا ظلم ہے سہی جی

دل ہمارا معصوم ہے خیال رکھیں اسکا۔۔۔۔ وہ جھک کر اسکے کان کے قریب کہتا اسکی ساکت آنکھوں میں دیکھتے پلکوں پر پھونک مار کر اندر کی طرف بڑھ گیا کہ سہی اس افتاد سے خود کو بچا بھی نا سکی اور مڑ کر اس گستاخ لڑکے کی پشت دیکھتی اسکی مدھم گنگناہٹ سنتی رہی۔۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"موڈ فریش کر دیا قسم سے۔" اندر جاتے ہوئے اسنے فقرہ اچھالا کہ سہی پاؤں پٹختی تلملا کر رہ گئی۔۔۔  
 "بد تمیز موڈ خراب کر دیا استغفر اللہ کتنا بے شرم ہے۔" وہ چادر اپنے چہرے پر پھیرتی ہوئی جھولے پر بیٹھ گئی۔۔

"ایسا آپ چلیں نانور کی شادی پر۔۔۔" حور العین وہاں آتی ہوئی بولی  
 سہی اٹھ کر اسے اپنے حصار میں لے گئی۔۔۔  
 "ضرور چلتی میری شہزادی پر مجھے ابھی یہ سب پسند نہیں آرہا تنہائی اچھی لگتی ہے ان شاء اللہ ویسے میں چلیں  
 گے۔" وہ اسے لیے جھولے میں بیٹھتی بولی  
 حور سمجھ کر سر ہلا گئی اور گود میں موجود پی پی کو سہلانے لگی  
 "تمہیں معلوم ہے عالم مجھے سختی سے کہہ کر گیا ہے کہ تم اس کتے سے دور رکھو۔" وہ ہنستی ہوئی بولی حور  
 بھی مسکرا دی

"کیونکہ انہیں جلن ہوتی ہے ناں جب میں کسی سے پیار کرتی ہوں وہ چاہتے ہیں میں صرف انہیں ہی پیار  
 کروں۔" اسنے خاص کر کے سعیر کو بتانے کیلئے بلند کہا  
 جو اسنے غور سے سنا اور ابرو اچکا دیا۔۔۔

"اچھا!!!" سہی اسکی معصومیت پر مسکرا دی  
 "کپڑے دیکھے اپنے اپنا؟" اسنے گردن موڑی اسکی طرف  
 "ہاں دیکھے ہیں بہت پیارے ہیں تم پر بہت خوب لگے گے دیکھنا۔۔۔"  
 "ہم!! عالم میرے لئے لاتے ہی ایسے ہیں پیارے پیارے۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اپنا بھی مسنی نے مجھے کال کر کے بتایا کہ عالم مجھے تیار نہیں کرتا وہ صرف جھوٹ بولتا ہے اسلئے مسی نے کہا ہے میں عالم سے نہیں آپ تیار ہوں۔

آپ کریں گی نا مجھے تیار؟" وہ کچھ دیر پہلے کی گئی مسکان کی کال اور پھر نور کی شادی کی باتیں کرتے مسکان نے اسے بتایا کہ عالم اسے لپ اسٹک نہیں لگاتا اور کوئی لپ کسٹک نہیں ہوتی

لگانے سے پہلے اور لگانے کے بعد بھی لپ سٹک رہتی ہے وہ بندہ تم سے جھوٹ پر جھوٹ بولتا جا رہا ہے اور تمہیں میک اپ بھی نہیں کرتا اسلئے اب سہی سے تیار ہونا۔

تب سے ہی حور نے سوچ لیا تھا وہ اب کبھی عالم سے تیار نہیں ہوگی وہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اسے لپ سٹک نہیں لگاتا۔۔

دوسری طرف عالم کا دل کر رہا تھا سو شوٹر بھیج کر اپنی اس ساس کا قصہ ہی ختم کر لے جو یہاں نا ہو کر بھی آگ لگا گئی۔۔۔

اب پھر اسے اتنی محنت کر کے اپنی بگڑی بیوی کو سیٹ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔  
مشکل سے سیٹ ہوتے ابھی کچھ دن گزرتے ہیں کہ وہ آکر کوئی دھماکہ پھاڑ جاتی ہے۔۔۔

\*-----\*-----\*

اسنے ارمان کو وہ گھڑی دیتے سب کچھ سمجھا دیا تھا کہ جلدی ساری انفارمیشن نکال کر بھیجو مجھے۔۔۔  
اور ارمان لیکر وہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔

برہان اب گھر میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہا ہے ویسا نا ہو ورنہ اسے چھوڑے گا نہیں۔۔۔  
"جی مینے کر دیا جیسا آپنے کہا تھا۔" وہ باتھ روم میں شاور کھولے بیٹھی بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"گڈ مجھے امید تھی تم یہ کر سکتی ہو مسز آلف اب بس رات ہونے دیں۔۔۔"

آپکی تیاری ہے نا پوری؟ "دوسری سے پوچھنے پر نور مسکرائی

"جی سر میں تیار ہوں پوری طرح سے حورالعین بھی آنے والی ہے اب انکا پردہ فاش ہوگا۔"

اور ان درندوں کی حقیقت سامنے آئے گی میں اور میری بہن بھی آزاد ہو جائیں گی۔ "اسنے سرگوشی میں کہا دوسری طرف وجود کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ڈونٹ وری تم دونوں آزاد ہو بس اب اپنا کام وقت پر کر دینا پر یاد سے ہمارا سائن دیکھ کر پھر۔۔۔"

"جی جی آپ فکر مت کریں سب بہت اچھے سے ہو جائے گا اور پوری دنیا کے سامنے انکے کارنامے آجائیں گے۔" وہ خوشی سے بولی

"پھر آئی ایم شیور حور بھی انکا ساتھ چھوڑ دے گی۔" وہ چہکی دوسری طرف وہ ہنسا۔

"ضرور چھوڑے گی اسے چھوڑنا پڑے گا تم صرف اب جلدی تیار ہو جاؤں فاسٹ۔" وہ معنی خیز لہجے میں بولا نور سر ہلاتی موبائل کی سم نکال کر چھپاتی سامنے ہینگ دلہن کے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔

"میں سچ تو رہی ہوں پر تمہیں میری سچ نصیب نہیں ہوگی کیونکہ دھوکہ کیا ہے تمنے مجھ سے اب میرا دھوکہ دیکھو۔" وہ نفرت سے پھنکاری۔۔۔

"میں نے کہہ دیا ہے مجھے اپنا سے تیار ہونا ہے آپ مجھے تیار نہیں کرتے۔" وہ بھڑک کر بولی اور اپنے بال اسکے ہاتھوں سے چھڑوا کر دور ہو گئی۔

"تمہیں مجھ پر یقین کیوں نہیں؟" وہ نرمی سے بولا اور اسکے ہاتھ کو تھاما پر وہ چھڑوا کر مزید پیچھے ہو گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیونکہ آپ انگلش پڑھاتے ہیں وہ جسکا ناسر ہے ناپیر، آپ مجھے کسی کے ساتھ انگلش شیئر کرنے نہیں دیتے، صرف کہتے ہیں کہ میں آپکے کانوں میں سرگوشیوں سے بولوں، آپ مجھے پازیب پہناتے ہیں پراسکی آواز نہیں ہوتی۔۔

تیار کرتے ہیں پر کسی کو دیکھائی نہیں دیتا۔۔" وہ غصے سے پھولتی نتھنوں کے ساتھ بول رہی تھی اور ہونہہ کر کے منہ پھیرتے ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی ہو گئی۔  
عالم متبسم نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"اب لوگوں کو دیکھائی نہیں دیتا تو انہیں اپنی آنکھوں کا علاج کروانا چاہیے میں تو اپنی پوری کوشش کر کے تمہیں تیار کرتا ہوں۔۔۔" وہ مسکراتا ہوا برش رکھ کر بولا  
"میں۔۔۔۔" اسنے کچھ بولنا چاہا کہ وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا۔

"کیا تم چاہتی ہو ہم دیر سے پہنچے شادی میں؟" چلتا ہوا اسکے پیچھے آیا اور اسکے نازک وجود کے گرد حصار ڈال کر شانے پر ٹھوڑی ٹکادی۔

"جانا ہے مجھے پر آپ مجھے تیار کریں ورنہ میں نہیں چل رہی اور کبھی بات نہیں کروں گی سچ میں۔۔۔" وہ بھرائی آواز میں بولتی مزاحمت کرنے لگی۔۔۔

پراسکی معصوم سی مزاحمت کہاں طاقت رکھتی تھی اسکے وجود کے سامنے۔۔

"آپ مجھے تیار کریں ورنہ میں۔۔۔۔" وہ روتی ہوئی کہنے لگی پر آگے یاد نہیں آیا کیا کہے۔۔ اسکی میں پر آکر رکنے پہ عالم ہنس پڑا۔

"میں؟؟؟" اسنے شرارت سے اکسایا اور وہ سچ میں بھڑک گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں آپکا کچھ کر دوں گی،، گنجا کر دوں گی آپکو، کاٹ کر کھا جائوں گی، خون پی جائوں گی سارا۔" وہ چڑ کر بولی  
 "ہا ہا ہا ایسے ہی تو میں تمہیں وچ نہیں کہتا۔ میری اور یجنل وچ ہو۔" وہ اسکی گردن میں منہ چھپا کر  
 سرگوشی میں بولا کہ حور جھینپ گئی۔۔

وہ ایسے ہی اسے غصے میں نروس پزل کر کے شرمانے پر مجبور کر دیتا تھا جس سے اسکے غصے والے تاثرات کہیں  
 غائب ہو جاتے تھے۔

"پلیز مجھے تیار ہونا ہے پلیز پلیز پلیز۔" وہ اسکے ہاتھوں پر ہاتھ مارتی ضد میں کہتی گئی کہ عالم کو ہی اسکے  
 لبوں پر انگلی رکھنی پڑی۔

"تیار ہو کر کیا کرنا ہے پہلے مجھے یہ بتاؤ؟"  
 "کیا مطلب کیا کرنا ہے آپ اچھے کپڑے کیوں پہنتے ہیں اچھے دکھنے کیلئے ناں؟ اسی طرح ہم لڑکیاں میک  
 اپ کرتی ہیں بہت اچھی دیکھنے کیلئے آپ مجھے میک اپ کریں ورنہ میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جائوں گی میں بتا  
 رہی ہوں۔" وہ وارن کرتی بولی

"پھر دنیا کیا کہے گی کہ میک اپ نا کرنے پر عالم کی بیوی اسے چھوڑ گئی چہ کتنا بدنام ہو جائوں گا میں تمہیں  
 احساس ہے۔" وہ اسکے مہندی سے سرخ ہاتھ سامنے کرتے بولا

خوبصورت سرخ سپید ہاتھوں پر گہرے رنگ والی مہندی انتہائی پیارے اسکے ہاتھ بنا گئی کہ عالم نے دونوں  
 ہاتھ چوم لیے۔

"واہ دنیا کا پہلا شوہر ہوں جسکی بیوی میک اپ نا کرنے پر اسے چھوڑ جائے گی۔" وہ افسوس سے بولا اور اسکا  
 ہاتھ پکڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس لایا۔۔۔۔



ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

حور سن کر کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

"اور دنیا کی پہلی بیوی ہوں جو نادکھنے والے میک اپ کے ساتھ بیوقوف بن کر جاتی ہے۔" وہ کہہ کر منہ بسور گئی

عالم چونکا اور پھر قہقہہ لگا کر اسے خود میں بھیج لیا۔

"آپ بہت برے ہیں عالم آپکو معلوم ہے میں مسنی کی شادی میں فیل کر رہی تھی کہ مجھے لپ اسٹک لگی ہے اور مسنی نے آج بتا کر مجھے شرم سے پانی پانی کر دیا ہے کچھ، خیال ہے آپکو۔" وہ خفگی سے گویا ہوئی۔

"میں نے تمہیں لپ اسٹک لگائی تھی شاید تم بھول رہی ہو۔" اسکا رخ سامنے کرتے وہ اسکا چہرہ اوپر کر کے

بولا

"ہیں کب؟ جھوٹ نا بولیں عالم گناہ ملتا ہے۔"

"مجھے لگتا ہے تم بھول گئی ہو اور اب میں تمہیں یاد دلانے لگا ہوں۔۔۔" وہ اسکے لبوں پر جھکتا بولا

حور العین اسکے اچانک حملے سے آنکھیں پھیلا گئی۔۔۔

اسکے کسمسانے پر عالم نے جب مسکراتے فاصلہ قائم کیا تو غور سے اسکا گلاب چہرہ دیکھا۔

"تمہیں کیا ضرورت ہے میک اپ کی شہزادی میرے ایک ٹچ سے تم پور پور گلاب ہو جاتی ہو۔" انگلی سے اسکے بال پیچھے کرتے وہ گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا جبکہ حور آنکھیں موندیں انگلیاں الجھائے کھڑی تھی۔

"میں پہلی بیوی ہوں جسکا شوہر اسے شادی میں ایسے تیار کر کے بھیجنا چاہتا ہے۔" وہ سوچتی ہنس پڑی۔

عالم اسکے تاثرات دیکھتا سر ہلا گیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"چلو پہلے چہنچ کر کے آؤ تاکہ میں تمہیں تیار کروں۔۔" اچانک ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا کہ وہ کچی ڈور کی طرح کھینچتی اسکے سینے سے لگی۔

اسکی دھک دھک کرتی دھڑکنیں عالم کو اپنے سینے میں سنائیں دے رہیں تھیں۔

وہ اسکے سیاہ بالوں والے سر پہ بوسہ دیتا ہاتھ روم میں لایا اور اسے اندر بھیج کر خود اسکے لئے مسکان کے روم سے میک اپ لینے نکلا۔۔

"عین کو تم تیار کر رہے ہو یا میں کروں؟" سہمی اپنے روم سے نکلتی ہوئی انکے پاس آرہی تھی کہ سیڑھیوں کی طرف جاتے عالم کو مخاطب کیا۔

"نہیں میں کر لوں گا جانِ عالم تم آرام کرو۔۔" وہ چلتا اسکے پاس آیا اور ماتھے پہ بوسہ دیتے کہا۔۔

"میں تو آرام کر لوں گی پر یاد سے اسے تیار کر دینا اسکا دل کرتا ہے تو کر دو کیوں تنگ کرتے ہو میری شہزادی کو۔" وہ گھور کر بولی تو عالم ہنس پڑا

"ناراض نا ہوں میری جان میں کر رہا ہوں اسے تیار۔۔" اسکا گال تھپتھپا کر بولتا اسے دیکھنے لگا۔۔

"آپ سب کچھ چھوڑ کر ایک پار لڑکھول دیں عالم۔" عارب ہنسنا ہوا بولا۔

"نہیں مجھے اسکی ضرورت نہیں میرے پاس ایک ہی کافی ہے میک اپ کیلئے، تم یہ کام انجام دے دو تاکہ تمہاری آسانی ہو جائے۔" وہ اسکا مطلب سمجھتا فوراً بولا کہ سہمی کے سامنے عارب سٹیٹا گیا۔

"استغفر اللہ۔۔!! مجھے الشریف بندے کو بھی ایک لادیں اتنیوں کو کیا کروں گایار۔" وہ شریر ہوا

البتہ عالم کی موجودگی میں سہمی کو دیکھنے سے گریز کیا کہ کہیں اسے برا لگے اور اگلے پل وہ اسکی ٹھوکروں میں

پڑا ملے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اس آدمی پر بھروسہ نہیں تھا۔

ایک دفعہ سہمی ہاں کہہ دے اسکی محبت کے بدلے کچھ تو اشارہ دے جس سے اسکی رضا سمجھ کر وہ عالم کو کنوینس کر سکے، نہیں تو سہمی کے انکار پر وہ اسے لاتوں سے ہی زمین میں غائب کر دیتا۔۔۔

"عالم اسے کب یہاں سے نکال رہے ہو؟" سہمی گھور کر عارب کو، عالم سے بولی وہ چونکا اور عارب کے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"جلد ہی تم ٹینشن ناں لو بس تم نے کہہ دیا ہے اب جلدی دفع کریں گے۔" وہ کہتا سہمی کے سر ہلا کر عارب کی شکوہ بھری نظریں دیکھے بغیر وہاں سے مڑی اور اپنے روم میں واپس چلی گئی۔۔۔

"ہمت تو دیکھو لڑکے کی ایک تو بکو اس طریقے سے عربی بولتا ہے دوسرا شکوہ شکایات کرتا ہے حد ہے عاری پن کی۔" وہ بڑبڑا کر کپڑے لیتی چینچ کرنے چلی گئی۔

"عالم آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپکے چھوٹے بچے جتنا ہوں۔" وہ منمننا دہائی دیتا عالم کے پیچھے تھا

"تو پھر کوئی قد بڑھانے کی دوائی لو اور کل یہاں سے نکلو۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا مسکان کے روم میں داخل ہوا اور اسکی ڈریسنگ ٹیبل سے میک اپ دیکھنے لگا جو پتا نہیں کیا کیا رکھے تھے۔۔۔

وہ موبائل پہ تیاری کیلئے میک اپ دیکھتا وہاں سے وہی اٹھانے لگا۔۔۔

اور اسنے صرف مسکارہ لپ اسٹک آئی شیڈوز اٹھائے تھے۔۔۔

اسکے روم پر ایک نظر ڈالتا وہاں صدمے میں کھڑے عارب کو ایسے نظر انداز کیا جیسے اسکے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اگر یہاں سے اکیلی جائی گی تو وہ میری لاش سعی جی، ورنہ میں آپ سے شادی کر کے جاؤں گا۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر کہتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

عالم زیر لب مسکراتا ہوا جب روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی حورالعین اپنے بال پیچھے سے نکال رہی تھی۔۔۔ پیچ کلر کے گھیریدار پھیلے فراک جس پر بلیک نگینوں سے ہیوی خوبصورتی سے کام کیا گیا تھا فل آستینیں بغیر دوپٹے کے کھلے سیاہ بالوں کے وہ اس قدر دلکش لگ رہی تھی کہ عالم کی نظریں اس پر ٹھٹھک کر رکیں اور پھر اسکا جائزہ لیتا وہ مبہوت سا ہو گیا۔۔۔

"عالم میں چوڑیاں کیسے پہنوں گی؟" وہ پریشان سی بولی جبکہ عالم اسے دیکھتا دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا اور بڑی فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔ کھڑکی سے آتی ہوا کی لہروں پر اڑتے اسکے سیاہ بال اسکے خوبصورت چہرے کے گرد کافی مدہوش کن منظر پیش کر رہے تھے۔

ایک گہرا سانس بھر کر اسنے میک اپ ٹیبل پر رکھا اور اسکی طرف قدم اٹھائے۔۔۔ "عالم جواب تو دیا کریں ایسے بھی کیا خزرے آپکے۔" وہ منہ بسورے بولی "اگر بیوی تمہاری جیسی ہو پھر تو خزرے جائز ہیں شہزادی۔" اسکی انگلی پکڑے وہ اسکا ہاتھ اب بلند کیے عین کو سمجھنے کو موقعہ بھی نادائے گول گھمانے لگا۔۔۔

"عالم۔۔۔! عالم رکیں کیا کر رہے ہیں۔۔۔!" وہ گول گول گھومتی ہوئی ہال نما اسکے روم کو حسن بخش گئی۔ اسکا پیچ کلر کا گھیریدار فراک دائرے میں گھوم رہا تھا اور بال بھی ساتھ فضا میں لہراٹھے۔ عالم نے مسکراتے اسے گھمایا اور حور کھلکھلاتی اسکے سینے سے چپک گئی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہاہا ہا ہا ب کریں۔۔۔!" اسنے منہ اسکے سینے میں چھپاتے کہا  
تب پھر سے ہی اسنے اسے زبردستی خود سے الگ کیا اور گھما کر قہقہہ لگاتے اسے آئینے کے سامنے لایا۔۔  
"لو کر دیا اب۔" وہ چڑانے کیلئے بولا حور منہ بنا کر رہ گئی۔

اور عالم نے جھک کر اسکے سر پہ بوسہ دیتے ہاتھ بڑھا کر برش اٹھالیا۔  
اسکے بالوں کو برش کرتے کچھ ہی دیر میں بالوں کو ہلکا سا کرل کر کے پیٹھ پر کھلا چھوڑ دیا۔  
"اب تیار کیسے کریں گے آپکو آتا ہے تیار کرنا؟" اپنا رخ اسکی طرف کرتے وہ خفگی سے بولی  
"تو اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔۔؟"

یہ لال رنگ لبوں پر لگانے کا۔ "اسنے لپ اسٹک اٹھا کر عین کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے  
اسکے لبوں پر لپ اسٹک لگانے لگا۔

"ایسے تو تمہارے لب چھپ رہے ہیں اس رنگ میں عین۔" لگانے کے بعد اسکے لبوں کا جائزہ لیتے وہ  
ناگواریت سے بولا۔

"ہاں تو پھر ایسی تو ہوتی ہے یہ دوپٹہ ہے ہو نٹوں کا۔" اسنے اپنا عقل استعمال کرتے کہا۔  
"تم بلش خود کر رہی ہو اسکی تمہیں ضرورت نہیں رہی کا جل کی تو وہ تمہارے کان کے پیچھے لگا دیتا ہوں تاکہ  
نظر نہ لگے۔" اسنے کہتے حور کو ہونقوں والی صورت میں چھوڑ کر اسکے کان کے پیچھے سچ میں لگا دیا  
"اب اس آنکھوں والے کلر کی باری۔" وہ آئیز شیڈ واٹھا کر اسکی آنکھوں پر کپڑوں سے میچ رنگ لگانے  
لگا۔۔۔

حور بغیر مزاحمت کے بت بنی اسکے سامنے کھڑی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اس مسکارے کو چھوڑو یہ میرے ہوتے تم پہ مسکے نہیں لگا سکتا۔" اسنے ناپسندگی سے مسکارے کا نام پڑھ کر ڈسٹبن میں پھینک دیا۔

"آہ پروہ تو مسکارا ہے عالم پلکو۔۔۔۔۔"

"عین! تمہیں نہیں معلوم یہ تمہاری پلکوں پر آکر مسکے ماریں گے یا رکچھ عقل کرو تم میری ہو۔" جھک کر اسکا ماتھا چومتا وہ بولا تو حور نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"بے بی فتنہ ہے، مسکارا مجھے مسکے مارے گا وہ عالم آپکی کوئی بات نہیں بے مثال اور ایک ہیں۔" وہ تپ کر بولی اور اس سے ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے نکلی۔۔۔

"تم نہیں مانو گی، تم نے میری بات کبھی مانی ہے؟"

میں تو تمہیں ہمیشہ غلط لگتا ہوں، چلو تم ہی بتاؤ یہ فتنہ تمہیں کچھ نہیں کرتا پیٹ میں؟" اسکے پاؤں میں پازیب پہناتے وہ سنجیدہ پوچھ رہا تھا

"اوہ اللہ اللہ عالم وہ ظاہر ہے بن رہا ہے تو تکلیف تو کرے گانا، مثال کے طور پہ جیسے کوئی گڑیا مشین میں بنتی ہے تو مشین بھی تو ڈگ ڈگ کر کے روتی تو ہے ناں۔" اپنے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے وہ سمجھانے لگی اور عالم نے چونک کر اپنی عقل مند بیوی کو دیکھا۔

"کیوں حیران رہ گئے ناں کہ شہزادی اتنی ہوشیار کیسے ہو گئی؟ ہاں ہاں بتائیں ہا ہا ہا۔"

ٹینشن نالیں میرے ساتھ رہتے ہوئے آپکو بھی ہوشیار بنادوں گی۔۔" وہ کہہ کر اپنے لبوں پر لگی لپ اسٹک کی خوشی سے نہال ہوتی انہیں آپس میں ملانے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عالم لودیتی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھتا پاس رکھے کپڑوں کے میچ پیچ کلر کے سینڈ لزا اسکے سپید پائوں میں پہنانے لگا۔

اور پہنا کر جب دونوں پائوں ہتھیلیوں میں بھر کر آنکھوں کے سامنے کیے تو دل دھڑک اٹھا اسکا۔  
پیچ کلر کے پاجامے پر سفید چمکتی چھوٹے چھوٹے ڈامنڈ سے سچی پازیب اسکے پائوں میں اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہ جھک کر دونوں پائوں پر بوسہ دینے سے خود کو روک ناں سکا۔

"میرے فتنوں کی جنت دل کرتا ہے سینے میں چھپا دوں کہ میرے علاوہ کوئی نا دیکھے تمہیں۔" اسکے پائوں نیچے رکھ کر وہ اسکے سامنے آیا اور اس پر جھکا کہ اپنے پائوں پر اسکے نرم گرم لبوں کے دہکتے لمس پر جو ششدر تھی اب ایک دم اسکی دہکتی سانسیں چہرے پر محسوس کر کے وہ پیچھے بیڈ پر گر جانا چاہتی تھی پر عالم نے بروقت ہی اسکے سر کے پیچھے اپنا ہاتھ دیا اور اسے آہستہ سے بیڈ پر ڈالا۔

"آ۔ آپ یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں عالم جائیں تیار ہو جائیں۔" وہ آنکھیں موند کر چہرہ دوسری جانب موڑے پڑی اسکی دہکتی سانسوں پر جھینپی بو کھلائی ہوئی تھی۔

"تمہاری یہ خوبصورتی اپنے تک محدود رکھنا چاہتا ہوں پلیز عین۔"

میں چاہ کر تمہارے اس روپ کو کسی کے ساتھ شیر نہیں کر سکتا آئی ایم سوری کہ میں بہت برا ہوں پر میں مجبور ہوں۔" وہ سرگوشی میں اسکے کانوں میں کہتا اسکا چہرہ سامنے کرتے اسکی لرزتی پلکوں اور پھڑپھڑاتے لبوں کو دیکھنے لگا۔

"تم میری باتوں پر یقین کیا کرو عین، مجھے سوچا کرو مجھے چاہو، مجھ سے رشتہ جوڑو میں ہی ہوں تمہارا سب کچھ، دنیا کو چھوڑ دو، وہ دو دن تمہیں اپنا احساس دلائے گی تیسرے دن تنہائی کا قید نصیب کر دے گی۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور العین سے بے شک محبت کرو میں نہیں کہتا اسے چھوڑ دو اسے اس حساب سے محبت دو پر یاد رکھو بیوقوف لوگ ہمیشہ نقصان دیتے ہیں،

تمہیں یقین رکھنا ہے تو اپنی مسنی پر رکھنا وہ ایک عقل مند لڑکی ہے میرے بعد وہ تمہیں سائے کی طرح چاہے گی یاد رکھنا۔

باقی کسی پر یقین مت کرنا سوا اپنے شوہر اور اپنی مسنی کے۔ "وہ گھمبیر بھاری آواز میں کہتا اسکی کمر میں اپنا مضبوط ہاتھ ڈال کر اسے قریب کر گیا۔

اور وہ سر ہلاتی آنکھیں موندیں مدھم سانس لے رہی تھی یہ جانتے کہ وہ اس پر پوری طرح چھایا ہوا ہے اسے اسکے علاوہ کسی پر یقین رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔  
اسکا عالم اسے کبھی تنہا نہیں کریگا۔۔۔ اسے یقین تھا تو اس پر ہی۔۔

دفعۃً اپنے نقوش پر اسکا شدت بھرا لمس پا کر وہ سانس لینا بھی بھول کر اسکے رحم کرم پر پڑی تھی۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"بابا میں نے باہر نہیں جانا ماما میں گی تو انہیں یہیں بھیجے گا۔" اسکائی بلوکلر کے پرس فراک زیب تن کیے وہ واپس اپنے شوز اتار کر بیڈ پر چڑھ کر بلینکٹ میں گھس گئی۔

"فیری بیٹا چاچو کی شادی ہے آپ انجوائے نہیں کریں گی؟" وہ خود رف حلیے میں تھا اسکے پاس آکر بیٹھتے پریشانی سے پوچھنے لگا۔

"نہیں بابا ماما کے بغیر میرا دل اداس ہے وہ آئیں گی تو ساتھ ملکر انجوائے کریں گے۔" بھرائی آواز میں کہتی وہ برہان سے آنسو چھپانے کیلئے تکیے میں منہ چھپا گئی۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے سنکر بالوں پر ہاتھ پھیرتے ایک بوجھل سانس فضا میں خارج کی۔  
 "اچھا پھر آؤ پونی تو باندھ دوں پھر ایسے کھلے بالوں سے سوگی تو بال الجھ جائیں صبح اسکول جاتے بھی پر اہلم  
 ہوگی شہاباش اٹھو میرا بہادر بچہ آؤ آؤ۔۔۔" وہ اسے پچکارنے لگا پر فیری نے جیسے سنا نہیں۔  
 "فیری بابا کیا بول رہے ہیں بیٹا۔" اسنے چہرے سے بلیںکٹ ہٹا کر کہا۔  
 "بابا ماما سلجھا دیں گی زور کی طرح، انہونے کہا ہے وہ میرے بال اپنے بالوں جتنے لمبے کریں گی۔" وہ واپس  
 کھینچ کر چہرے پر بلیںکٹ ڈالکر اندر سے بولی برہان نے پھر سے ہٹا دیا۔  
 "بابا!!!" وہ گھورنے لگی اور پھر دونوں ہی ہنس پڑے  
 "میری فیری اتنی پیاری کیوں ہو؟" وہ جھک کر شفقت سے اسکی پیشانی چومتا بولا۔  
 "کیونکہ میرے بابا ماما تنے پیارے ہیں۔" وہ اپنی آنکھیں جھپکا کر بولی اور برہان کے ماتھے پر اپنے لب رکھ  
 دئے۔

وہ تو جیسے جی اٹھا فوراً اسے اپنے آغوش میں بھر کر اپنی شفقت لٹانے لگا۔  
 "ہاہاہاہا بابا مجھے گد گدی ہو رہی ہے۔" برہان کے بوسے پر اسکی ہلکی ہلکی مونچھوں کی چھن سے وہ کھلکھلانے  
 لگی۔

"ہونے دو ابھی تو بابا تمہیں کھائیں گے و تمہ سلاؤس۔" وہ ہنستا اسے مزید گد گدانے لگا۔۔۔  
 دماغ میں اسکی یہی بات گھوم رہی تھی کہ وہ لڑکی اسے جنون کہنے والی کہاں غائب ہو گئی تھی۔  
 "کیا وہ سچ میں اپنی محبت چھوڑ کر عالم کو آگے رکھ رہی ہے؟" ہنستی فیری کو سینے سے لگاتے وہ اسکے بارے  
 میں گہری سوچ میں چلا گیا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

آہستہ آہستہ مہمان بڑھتے گئے چاروں اور رونق پھیل گئی تھی۔  
 پھولوں اور برقی قہقہوں سے سجا علوی ولا خود ایک دلہن کا روپ لیے ہوا تھا۔  
 کھلکھلاہٹ قہقہے سرگوشیاں عروج پر تھیں۔  
 لان اور لائونج میں رنگ بے رنگی آنچل لہرا رہے تھے۔۔۔  
 آس پاس اور خاندان کو انوائٹ کیا گیا تھا رخصتی میں، جبکہ ولیمے کو شاندار طریقے سے کرنا چاہتے تھے کمال صاحب۔۔۔

اور اس میں داؤد آلف کی پوری رضا تھی۔  
 لڑکیوں کا جھر مٹ نورالعین کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا جبکہ آسیہ بیگم اور بی اندر ہی موجود تھی۔  
 "ماشاء اللہ" وہ دلہن کے بھاری لہنگے میں ڈائمنڈ کی جیولری سے اسکا پور پور سجایا گیا تھا۔  
 مانگ پٹی کانوں میں بڑے ہیوی ایئرنگز، گلے میں بھاری ڈائمنڈ سے جڑا ہوا نیکیلیس، انگلیوں میں رنگز،  
 کلائیوں چوڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔ ناک میں پہنی خوبصورت نتھ جسکا موتی اسکے لبوں پر مسلسل  
 شرارتیں کیے جا رہا تھا۔

بھاری گولڈن دوپٹہ سر پہ سجائے وہ مہندی لگے سرخ ہاتھ گود میں رکھے بیڈ پر بیٹھی تھی۔  
 کیا ہونے والا تھا کیا ہو رہا تھا۔۔۔ سوچ کر اسکا دل دھک دھک کرتا دماغ میں دھڑکنے لگا۔  
 اے سی کی ٹھنڈک کے باوجود اسکا پور پور پسینے سے شرابو تھا۔  
 وجود کی لرزش کپکپاہٹ حلق کا بار بار خشک پڑنا، اسکی سانسیں رک رہی تھیں۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور بچی گھبراؤ نہیں۔" بی اسکی ہتھیلیاں سہلاتی ہوئی بولیں۔

"یہ لو پانی پیو سوئیٹ گرل۔" شیرین اپنی بلیک رنگ کی ساڑھی کا پلو سنبھالتی ہوئی پانی کا گلاس بھر کر اسے پلانے لگی اور نور نے بغیر کچھ کہے منہ سے لگا دیا

"کیسا فیل کر رہی ہو؟ اب ٹھیک ہے؟" اسکے ماتھے سے پسینہ صاف کر کے وہ اپنائیت سے پوچھنے لگی۔۔۔  
رومال سے منہ صاف کرتی نور گہرا سانس بھر کر سر ہلا گئی۔۔۔ "شکریہ"

"شیرین بیٹا جانو دیکھو برہان تیار ہو گیا ہے تو ساتھ آنا۔" آسیہ بیگم نے نور کے پاس بیٹھی شیرین سے کہا جسکا چہرہ برہان کے نام سے بلش ہو گیا۔

نور نے پہلے چونک کر آسیہ بیگم کو دیکھا پھر شیرین کے بلش کرتے چہرے کو جبکہ شیرین جی آنٹی کہتی اپنی ماں کو مسکراتی دیکھ کر اٹھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

نور کا دل کیا جاتی ہوئی شیرین کا منہ نوچ لے پر کچھ نہیں کر سکی بے بسی اور ضبط سے۔  
وہ برہان پر کیسے ڈورے ڈال سکتی تھی وہ تو صرف مسکان کا تھا۔۔۔

"مسکان کہاں ہو؟" لب دبا کر اسنے سوچا اور افسوس سے آسیہ بیگم کو دیکھا جو خود آج تیار شیار خوشی سے نہال شیرین کی ماں سے باتوں میں مشغول تھیں۔

نور نے اپنی زبان دانتوں کے بیچ رکھ لی۔۔۔

"مے آئی کم ان سر؟" دروازہ ناک کرتے شیرین نے اجازت چاہی۔۔۔

وارڈروب سے سوٹ نکالتے برہان نے چونک کر بند دروازے کو دیکھا اور پھر بلیںکٹ سے چہرہ نکال کر دیکھتی فیری کو۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے نو کہنے کیلئے منہ کھولتے دیکھ کر برہان جلدی سے "جی آجائیں" بولا۔

"بابا۔۔!!" فیری نے شکوہ کرتی نظروں سے دیکھا

اور برہان نے فلائنگ کس بھیجتے التجا کی تو وہ منہ بسور کر کر وٹ انکی طرف سے بدل گئی۔

"مبارک ہو پر و موشن کی۔" سرخ چہرے کے ساتھ وہ اسکی چوڑی پشت کو دیکھتی گلا کھنکار کر بولی۔

وہ مسکرایا اور مڑ کر اسے دیکھنے لگا کہ نظریں اس پر پڑتے ہی ٹھٹھک گئیں۔

بلیک ساڑھی پہ گولڈن بلاؤز میں اپنے سیاہ بال کھولے اسے کسی کی یاد دلا گئی۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے مسکان کا نازک سراپا لہرا گیا اور اسکے ساتھ کی گئی اپنی جسارتیں۔۔

وہ نظریں پھیر کر اسے یاد کر کے خود ہی مسکرا دیا۔

اسکے دئے ہوئے زخم زخم آہ کر کے جیسے پکارنے لگے تھے۔۔

اسکے روئی سے وجود کا لمس وہ اپنی انگلیوں پر محسوس کرتا لب دانتوں میں دبا گیا۔۔

شیرین اسے رف حلیے میں دیکھ کر سوچ نہیں سکتی تھی کہ کوئی اس قدر ہینڈ سم بھی لگ سکتا ہے۔ یا اسکی

آنکھیں ہی بغاوت پر اتر آئیں تھی۔

اسکی نظروں کا اٹھنا اور ٹھٹھک کر رکننا وہ مسرور سی اپنی تیاری پر مغرور ہو گئی تھی۔۔

اور کیوں نا ہوتی مغرور، اس آئس مین کی زندگی میں پہلی بار اس پر نظریں رکیں تھی آخر ناز کیونکر نا کرتی۔

"تھینکس۔" وہ سر ہلا کر ہینگر سے سوٹ نکالتا ٹائی سلیکٹ کرنے لگا۔

"وہ آنٹی پوچھ رہی تھی کہ تم ریڈی ہو تو ساتھ چلیں نیچے۔" وہ اپنا یوں خاموش کھڑا رہنا عجیب سمجھتی جھجک

کر بولی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

برہان نے چونک کر اسکی سمیت دیکھا۔

وہ پوری ویسی ہی تھی جیسے وہ حورالعین کے بعد ہمسفر کے روپ میں دیکھنا چاہتا تھا۔

پراسکی نظروں میں مسلسل وہ گھائل کر دینے والی شیرنی گھوم رہی تھی۔

اسکے ساتھ وہ گزرے پل جنہیں یاد کرتے اسکا لہجہ بوجھل ہو رہا تھا۔

طبیعت میں بے چینی سے اٹھ آئی۔

لب بھینچ کر وہ سپاٹ نظروں سے شیرین کو دیکھنے لگا۔

"میرے ساتھ آئیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" سوٹ بیڈ پر پھینک کر اپنی پیشانی پر بکھرے بال پیچھے

کرتا فیری پر ایک نظر ڈال کر شیرین کے پاس سے گزرا۔

وہ جیسے سانس لینا بھول گئی اسے اتنے قریب سے دیکھ کر۔

اسے مسکان پر رشک ہونے لگا کہ وہ کتنا قریب سے دیکھتی ہوگی اسے۔

کیا وہ اسکی آنکھوں کی تاب لا پاتی ہوگی۔

اسکی پرفیوم کی خوشبو اسکے گرد جیسے ہالا بنا کر اسے قید کر گئی وہ شرمگین مسکراہٹ لبوں پر سجا کر مڑی۔

"میرے بابا صرف میری ماما سے پیار کرتے ہیں آنٹی۔" فیری دانت پیس کر بلینکٹ ہٹائے غصے سے بولی

شیرین نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ اسے ہی غصے بھری نظروں سے گھور کر دیکھ رہی تھی۔ اسے ہنسی آگئی

"اور نیلی سوئیٹ ہارٹ؟" وہ ہنس کر وہاں سے نکل گئی اور پیچھے فیری تلملا کر رہ گئی۔

"ماما آپ بابا کو اس آنٹی کے حوالے کیسے کر سکتی ہیں۔" اسنے شکوہ کیا اور نم آنکھوں سے واپس لیٹ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دیکھیں شیریں امی نے آپ کو جو بھی آس امید دی ہے ایم سوری کہ میری طرف سے ناہے۔" وہ باہر آنے پر بغیر لگی پٹی رکھے بول گیا۔

شیریں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب میں سمجھی نہیں برہان؟" اسکے سوال پر ایک پل کو برہان کو لگا اسے غلط فہمی ہو گئی ہے۔

"یا ہو سکتا ہے امی نے اسے کچھ نا کہا ہو وہ صرف اپنی طرف سے مجھے راضی کر رہی ہوں۔" وہ شش و پنج میں پڑ گیا۔

"کیا امی نے تم سے کچھ کہا ہے میرے بارے میں؟ آئی مین کہ میری شادی۔۔۔۔۔" گہرا سانس بھرتے اسنے پاس سے گذرتے مہمان کا خیال کرتے لہجہ دھیمار کھ لیا۔

شیریں لمحہ میں پھر سے سرخ پڑ گئی اور پلکیں لرز سی گئی جس سے برہان کو کوفت سی ہونے لگی۔ اسے جانے کیوں مسکان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے والی ادا یاد آئی۔۔۔

اسکا ہلتا بل کو چباتا منہ۔۔۔

ان پھڑ پھڑاتے لبوں سے وہ بیزار سا ہونے لگا تھا۔

"جی کہا ہے۔" وہ ذرا سی پلکیں اٹھا کر مسکرائی۔

"کیا کہا ہے بتانا پسند فرمائیں گی تاکہ میں آپ کی غلط فہمی دور کر سکوں۔" وہ بولتا اپنی پینٹ کی جیب میں انگوٹھے پھنسائے کھڑا ہو گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"انہونے کہا تھا کہ آپ مجھے۔۔۔! مجھے پسند کرتے ہیں اور آپ نے پہلی شادی مجبوری میں کی تھی کیونکہ وہ لڑکی آپ پیچھے پڑ گئی تھی آئی میسنز انہونے کہا کہ وہ اچھے کردار کی نہیں تھی اسلئے کل آپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔" وہ جھجک کر بولی پتا نہیں کیوں اسکے سامنے اسکی تیز تراری گم ہو گئی تھی۔۔۔

حقیقت تو یہ تھی کہ وہ سچ میں بول نہیں سکتی تھی اسکے سامنے۔۔۔ اتنے مجرم کو ہینڈل کرنے والی لڑکی جو خود ایس پی کے عہد پر تھی وہ برہان علی کے سامنے کچھ کہنے بولنے کی ہمت نہیں پاتی تھی۔۔۔

ایک دفعہ کی تھی اسکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر جب یونیورسٹی کے دن تھے۔۔۔ تب اس کھڑوس نے بری طرح جھڑک دیا تھا کہ وہ ایسے ریلیشن شپ کا قائل نہیں۔۔۔ پھر صرف دور سے دیکھ کر ہی وہ اپنی آنکھوں کو سکون دیتی تھی۔

اور دوسری بار اسکی شادی سے پہلے پرپوز کیا تو پہلی فرصت میں انکار ملا کہ اسکا بھی شادی کا دور دور تک ارادہ نہیں۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے شیرین وہ میرے پیچھے نہیں پڑی تھی میں اسکے پیچھے پڑا تھا، مجھے اس سے شادی کرنی تھی کیونکہ میری بیٹی اسے چاہتی تھی ماں کے روپ میں، اس سے اچھا کردار کیا ہو گا کہ میرے صرف ایک ماہ کہنے پر اسنے کبھی پیش قدمی نہیں کی۔  
مجھے امید ہے اب تم سمجھ گئی ہو گی کہ میں۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آئی ایم سوری کہ میں آپ سے کبھی شادی نہیں کر سکتا اگر مسکان ناہوتی تب بھی۔ "برہان کو اپنی ماں کی باتوں پر جتنا غصہ تھا اتنا ہی خود پر کہ وہ اپنی ماں کو سہی جواب کیوں نادے سکا جھونے دو منٹ نالگائے اس لڑکی کو جگنو تھما دئے۔

ساکت سی سنتی شیرین کے آنسو گالوں پر لڑکھ گئے۔۔۔

"آخر مجھ میں کمی کیا ہے برہان علوی میں نے سالوں لگا دئے تمہارے انتظار میں کہ ایک دن تم میرے ہو جائو گے اور اب جب ہو رہے ہو تو ایسا کیوں پلیز میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں ایسا مت کرو۔ میں اس لڑکی سے بھی بہت زیادہ محبت دوں گی تمہاری بیٹی کو پلیز مجھ سے شادی کر لو آئی ریلی لو یو برہان مجھے اپنالو۔" وہ روتی ہوئی بولی برہان سٹپٹا گیا لوگوں کو متوجہ ہوتے دیکھ کر۔۔۔۔۔

"شیرین اسٹاپ اٹ!! رو کیوں رہی ہو تمہیں اندازہ ہے لوگ کیسے دیکھ رہے ہیں تمہیں۔۔۔" وہ غصہ ہوا "دیکھنے دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

مجھے بتائیں کیا کمی ہے مجھ میں اتنی خوبصورت تو ہوں میں تم ایک بار غور کرو مجھ پر پلیز بس انکار نا کرو۔۔۔" اسکی منتوں پر برہان ساکت سارہ گیا۔۔۔

اسنے صرف سنا تھا کہ محبت اندھی کر دیتی ہے اور یہ لڑکی تو سچ میں اندھی ہو گئی تھی کہ اپنی عصمت کا بھی جنازہ ایک غیر کے سامنے نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکا ذہن خود بخود مسکان کو اسکے مقابلے لیکر آ گیا۔۔۔

"پہلی بات تو تم وہ تربیت نہیں دے سکتی میری بیٹی کو جو وہ دے سکتی ہے۔ شیرین آئی سوری مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ تم نہیں، جو وہ ہے۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں حیران ہوں وہ بھی مجھ سے پیار کرتی تھی اور تم بھی۔۔۔

تم یوں منتیں کر رہی ہو اور اسے میں آفر کرنے لگا کہ مجھے چنوں اپنی محبت کو چنو پر وہ ٹھکرا کر چلی گئی۔۔۔  
حالانکہ جنون کے رنگ میں نے اسکی آنکھوں میں دیکھے ہیں۔ پھر بھی وہ اپنی اتنی چاہنے بیٹی اور شوہر کو چھوڑ  
کر چلی گئی کیونکہ وہ کمروماز نہیں کر سکتی تھی اپنی عصمت پر اور مجھے لگتا ہے ہر لڑکی کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔" وہ  
بغیر اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا بولتا گیا۔

"آخر میں امی کی طرف سے میں تم سے معافی مانگو گا آئی ایم سوری۔" وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا تبھی  
ہچکیاں روکتی شیرین نے اسکی پشت کو دیکھا۔

"سنو برہان!!" اسکی پکار پر وہ لب بھینچ کر رکا اور مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔  
"کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟" وہ رک رک کر پوچھتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

وہ مسکرایا۔۔۔ "میں اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہوں صرف اس سے ڈونٹ وری آئی ایم شیور مجھے اس سے  
محبت نہیں ہوگی۔" نظریں چرا کر کہتا وہ اندر روم میں چلا گیا۔

اور روتی ہوئی شیرین اسکے جھوٹ پر لب بھینچے اپنی ماں کو لیکر وہاں سے نکلی بغیر بوکھلائی آسید بیگم بی کی  
سنیں۔۔۔

وہ اسکے پیچھے پور ٹیکو تک آئی پر وہ اپنے ماں باپ کو لیکر وہاں سے بغیر اف کیے نکلتی چلی گئی۔۔۔  
اسکا ارادہ اب اپنے بکھرے دل کو سنبھالنے کیلئے یہ شہر ہی چھوڑنے کا تھا۔

"آہ! آہ برہان یہ کیا کر دیا۔" آسید بیگم غصے سے سرخ دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے بیٹھ گئیں۔۔۔  
"سنبھالیں بہن خود کو یہ لیس پانی پی لیں۔" بی نے جلدی سے پانی کا گلاس بھر کر دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آسیہ بیگم نے شکریہ کہتے تھام لیا۔

انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے دل کیا اپنا سر پھاڑ دے اس لڑکے نے تو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔  
 "بھائی آپ! کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا۔" آلف جب باتھ لیے نکلا تو سامنے ہی بلیک تھری پیس سوٹ میں اپنے وجیہہ شاندار بھائی کو دیکھتے مسکرا کر پوچھا۔

برہان ایک سرسری سی نظر اسکے پھولوں سے سچے روم پر ڈال کر مسکرایا۔  
 اسے یقین تھا جیسے انکا شک ہے آلف پر وہ سب غلط ہوگا محض ایک غلط فہمی ہوگی۔  
 اسکا بھائی بہت معصوم تھا۔۔۔

پر دوسری طرف اسکا یوں رات کو چھپ کر گھر سے نکل کر ہڈی میں جانا پھرنا آنا۔۔۔  
 یہ بھی بڑا ثبوت تھا اگر وہ سچ میں آلف ہوا تو۔۔۔ اگر اسکی گھڑی کا کانٹیکٹ سیر عالم سے ہوا تو۔۔۔۔  
 "ہاں! کچھ نہیں بس تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔" وہ پاس آ کر مسکرائے بولا اور سامنے ہینگ اسکی شیروانی اٹھا کر بیڈ پر رکھی جبکہ آلف محبت بھری نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھتا گلے سے تولیہ نکال کر کائوچ پر پھینکتے بالوں میں برش کرنے لگا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے آج تمہاری شادی ہے اور اس حال والے روم میں اپنی بیوی کو لائوگے۔" برہان جھڑکتا تولیہ اٹھا کر ہینگ کرنے لگا

تب ہی برش پیچ کر ہنستا داد اسکے گلے میں بازو ڈالے اس سے لپٹ گیا۔

"میں تو اسے اپنے دل میں لا رہا ہوں بھائی صاحب آپ فکر نہ کریں ہماری بونی کا قہر اتنا ہے وہ سما جائے گی۔"  
 اسنے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"داد تمیز کرو خبردار آج تم نے اسے بونی کہا تو۔۔" برہان نے گھور کر جھڑکا

"اچھا تو پھر کیا کہوں جانو شو نا بے بی؟" اس نے شریر نظروں سے دیکھتے ابرو اچکایا

برہان نے بازو بلند کر کے اسکی گردن میں ڈالا اور اسے شکنجے میں لے لیا کہ وہ کراہ گیا۔

"کچھ بھی کہہ دینا پر آج اسے ہرٹ مت کرنا اپنی بکواس سے۔۔" اس کے بال بکھیرتے وارن کیا

"نہیں بھائی! آج تو پیار والی رات ہے میں کیسے اسے ہرٹ کروں گا اسکے لئے تو پھر ساری زندگی پڑی ہے۔"

آنکھ دبا کر کہتے وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"بہت بد تمیز ہو گئے ہو داد یہ سب تمہارے دوستوں کی لینگو تاج بول رہے ہو شرم کرو میرے سامنے۔"

برہان اپنی جھینپ مٹانے کیلئے مصنوعی غصے سے بولا۔

"ہا ہا کیا بھائی! انہیں تو آج انٹری نہیں دی کیونکہ مجھے معلوم تھا وہ کوئی حرکت ضرور کریں گے میرے روم میں جانے پر اسلئے سب کا پتہ گیٹ پر ہی کاٹ دیا۔"

اس نے فخریہ اپنا کارنامہ سنایا۔۔۔

جب اس نے گارڈ سے سب کو پٹوا کر وہاں سے نکالا تھا۔

بہت چیخ چلا رہے تھے داد کے مطابق کرونا دائرے کی طرح پر اسے ایک نہیں سنی۔

"اچھا اچھا بہت کر لی بکواس چلو جلدی تیار ہو کر باہر آؤ۔۔" اس نے چیٹ مار کر کہا اور زیر لب مسکراتا وہاں سے نکلا۔۔۔

پیچھے داد بالوں میں انگلیاں پھنسا کر سرخ سفید پھولوں کی لڑیوں سے سبے بیڈ کو دیکھتے قہقہہ لگا اٹھا۔

آنے والے وقت کو سوچ کر اس کا پور پور مسرور، مدہوشی کی دھن گائے جا رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آج تو بونی نہیں دل کی ملکہ آئے گی میری آنکھوں کی نور آئے گی۔" وہ گنگنا تا گولڈن شیر وانی پہنے لگا۔  
گاڑی پور ٹیکو میں روکتے وہ باہر نکلا بلیک ٹکسید و میں اسکا چوڑا پھیلا وجود سحر انگیز تھا۔۔۔  
کلائی میں پہنی مہنگی گھڑی پائوں میں بلیک چمکتے شوز۔۔۔  
بھورے بال جیل سے سیٹ کیے گئے تھے۔۔

اپنی باوقار مضبوط چال چلتا وہ دوسری طرف عین کے پاس آیا اور آہستہ سے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالتے اسکا  
فراک ٹھیک کرنے لگا۔

"میں ٹھیک لگ رہی ہوں؟" اپنے بال پیچھے کرتے نرم مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ عالم سے پوچھنے لگی۔  
میک اپ کی جگہ صرف اسے آئی شیڈ لگا ہوا تھا باقی کی ہمیشہ کی طرح وہ سمپل ہی تھی۔  
"خوبصورت!" سنجیدگی سے کہتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔۔  
وہ ہنستی اسکے ساتھ اندر آئی۔۔۔

کمال صاحب نے پہلی فرصت میں انہیں رسیو کیا اور لے جا کر انہیں صوفے پر بیٹھایا۔  
حورا بھی اپنا فراک سیدھا کیے بیٹھی ہی تھی کہ تبھی ہی پچیاں بھاگتی اسکے پاس آئی۔۔۔ "آپی حور وہ دلہن آپی  
آپ کو اوپر بلارہی ہیں۔"  
حور نے سن کر سراٹھایا۔۔۔

"عالم میں جاؤں؟؟" وہ ابھی کسی سے ملی بھی نہیں تھی حالانکہ کمال صاحب کا بہت دل کر رہا تھا زندگی میں  
پہلی بار اسے سینے سے لگانے کیلئے۔

اسکی معصومیت شویر کی فرمانبرداری وہ کافی غور سے دیکھ رہے تھے۔

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

"ڈر۔۔۔۔"

"جی مجھے یاد ہے جب ڈر لگے تو مجھے آیت الکرسی پڑھنی ہے۔" وہ مسکرائی بولی عالم نے سر ہلاتے اسے کھڑا کیا۔

اور وہ دائیں بائیں لڑکیوں کے ہاتھ تھامنے پرانکے ساتھ ساتھ قدم اٹھانے لگی تھی کہ سیڑھیاں چڑھ کر نور کے روم کے قریب ہی تھی جب تین لڑکیاں قہقہہ لگاتی سامنے سے بھاگتی اچانک سے اسکے ساتھ ٹکرائیں۔۔۔۔

"اوہ سوری سوری میم ایم ریٹی سوری میم آپکو چوٹ تو نہیں لگی۔" مٹھی میں پکڑے پینڈنٹ کے ساتھ، وہ اسے سنبھالے معذرت کر رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں کوئی بات میں ٹھیک ہوں۔" حور مسکراتی اپنی گردن پر جلن محسوس کرتی ابھی جیسے کسی نے کھینچ کر کچھ اتارا ہو۔۔۔۔

پراسنے تو ڈائمنڈ نیکیس پہن رکھا تھا کیسے وہ اتارتی۔۔۔۔

"تھینکیو میم تھینکیو سوچ۔" وہ شکریہ ادا کرتی وہاں سے بھاگیں۔۔۔۔

جبکہ کان میں لگے عالم کے بلوٹو تھ سے اچانک سے آواز آنا بند ہو گئیں وہ چونک کر اٹھا۔ اور اوپر دیکھا تو وہ دروازہ کھولے اندر جا رہی تھی۔

"سب ٹھیک ہے؟" کمال صاحب اسکے بگڑے تیور دیکھ کر بوکھلا کر بولے

عالم ان پر ایک سرد نظر ڈالکر اوپر کی سمیت بھاگا۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سب کی نظروں کو انگور کرتا اوپر آیا تو نور کے روم کے قریب ہی اسے حورالعین کا پینڈنٹ ٹوٹہ ہوا ملا جیسے کسی نے کچل ڈالا ہو۔۔۔

اسنے اٹھا کر دیکھا تو وہ ٹوٹ چکا تھا اور چپ ڈیج ہو چکی تھی۔۔۔

وہ لب بھینچے روم کے بند دروازے پر نظریں ڈالے وہاں سے نیچے اترا۔۔۔۔

وہ حورالعین کو بدگمان نا کرتے اسکے اور بہن کے بیچ مداخلت نا کرتے لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا اور اسکی نظریں سامنے ٹکی تھیں نور کے روم پر۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"ہاں ارمان بولو!" موبائل کان سے لگائے برہان نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"سر ہمارا شک صحیح تھا بالکل آپکا بھائی ہی آلف ہے یہ گھڑی عالم کے گھر کی ہے اس میں موجود چپ سے وہ سب آپس میں کانٹیکٹ کرتے ہیں، سر ہم وہ بھی معلوم کر لیتے کہ کیا باتیں کرتے ہیں پر سر دوسری طرف انہیں پتا لگ گیا تھا اسلئے وہ اپنے بچائو کر گئے اور چپ سیکنڈ میں ناکارہ ہو گئی کسی نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے اس چپ کو ڈی ایکٹوئیٹ کر دیا۔۔۔

کہ ہم مزید کچھ جان ناپائے۔" ایک ہی سانس میں بتاتا ارمان رکا۔

برہان سپید رنگت کے ساتھ روم کی وسط میں بالکل پتلے مانند کھڑا تھا۔۔۔

شاکڈ بے یقین سن دماغ کے ساتھ۔۔۔۔

"داد۔۔۔!! اسکا چھوٹا معصوم بھائی وہ ایک غنڈہ بن گیا تھا پر کیوں؟" بے یقینی ہی بے یقینی کا عالم تھا

"سر ہمارے لئے کوئی آرڈرز؟" ارمان کی آواز اسے ہوش میں لائی۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"پوری فورس کے ساتھ یہاں پہنچوں خاموشی سے، جلدی چند سیکنڈ مینز سیکنڈز میں۔" سرد بر فیلے لہجے میں اسنے حکم جاری کیا۔۔۔۔

اسے معلوم تھا عالم باہر موجود ہے اور وہ کیوں آیا۔۔۔

اپنے آدمی کی شادی اٹینڈ کرنے آیا ہے اب دیکھتا ہوں اسے۔۔

وہ سوچ کر یونیفارم اٹھائے ہاتھ روم میں گھس گیا اور جلد ہی چینج کیے باہر نکلا ساتھ ہی ایک نظر اپنی سوئی ہوئی بیٹی پر ڈال کر پاس آیا اور ماتھے پر بوسہ دیتے اس پر بلیںکٹ ٹھیک کیا۔

فل تیار ہوتے ڈیوٹی کیلئے اپنی پسٹل کی میگزین چیک کرتا اپنی لہو لہان ہوتی نظروں میں وہ لاش گھوم رہے تھے جو آلف نے قتل کیے تھے جنہیں اسنے خود ٹکڑے اٹھا کر جمع کیے تھے۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"فقط چند الفاظ کہنا چاہتے ہیں،

نظروں کا وہ پیام دینا چاہتے ہیں،

توجہ دیں۔۔

عرض یہ ہے۔۔۔۔

عشق دل آتش ہے،

محبت دلوں کی قاتل ہے،

دیوانگی تو حیوانگی ہے،

جنون موت کا پیغام ہے،

چاہت نے توڑ دیئے ہیں دل،  
 ہم آپ سے یہ کہنا چاہتے ہیں،  
 "جان" پڑھ کر تو سب روئے ہیں،  
 عمروں میں کچھ نہیں رکھا،  
 مان گئے ہیں یہ سب،  
 آپ ایک بار ہاں کر دیں،  
 ہم سیدھا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔"

کائونٹر سے ٹیک لگائے وہ گنگنا رہا تھا جبکہ سسی ضبط سے سرخ چہرے کے ساتھ اسکے لئے بلیک کافی بنا رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی عالم اور عین کے جانے پر سسی اپنے روم کیلئے سونے گئی تھی۔۔  
 پر ابھی کچھ منٹس ہی گزرے تھے کہ وہ اسکے روم کے دروازے پر موجود تھا۔

سسی نے غصے نا گواریت سے پوچھا تو اسنے معصومیت سے کہا کافی بنا دیں  
 اور اسنے اسکے سہی سلامت ہاتھوں کی جانب اشارہ کیا کہ وہ سمجھ کر سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔ اور سسی سمجھی کہ  
 بات سمجھ آگئی ہوگی ابھی اسے آنکھ موندیں کچھ دیر گزری تھی کہ وہ پھر اسکے روم کے سامنے موجود تھا۔  
 اور سسی تھپڑ مارنے کی پوری نیت سے نکلی تھی پر اسکی خون بہاتی ہتھیلی کو دیکھتے اسکے اوسان خطا کر دئے۔  
 وہاں گہرائی سے کٹ دیا گیا تھا کہ سسی بوکھلا کر اسکی کلائی پکڑے اندر لائی اور اسے کوستی عالم کو بتانے کی  
 دھمکیاں دیتی پٹی کی۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تب پھر سے اسنے کافی کا کہا اور سہی اب اسکے ہاتھ کا کہہ نہیں سکتی تھی تبھی پائوں میں سلیر پہن کر وہاں سے نکلی،

ر مشا تو کچھ دیر پہلے ہی عالم سے اجازت لیکر چلی گئی تھی۔ اور اب خود کے جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

---

وہ آئی تو پیچھے پیچھے خود بھی آگیا اور اب اسکی بکواس۔۔۔

سہی کا دماغ کھول اٹھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟" وہ چیخ کر بولی

"مجت ہے یہ سہی جی آپ کیوں نہیں سمجھ رہی؟" وہ بھی آج ساری شرارتیں چھوڑ کر میدان میں اتر آیا پوری سنجیدگی کے ساتھ کہ سہی اسکے تیور دیکھ کر گھبرا گئی۔

"دیکھو دماغ سے عاری انسان سمجھنے کی کوشش کرو میں نہیں کر سکتی تم سے شادی میری عمر کافی بڑھی ہے، تم کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر لو اچھی زندگی گزارو گے میں کچھ نہیں دے سکتی تمہیں کیوں نہیں سمجھتے میری بات۔" وہ کہتی آخر میں چلا اٹھی کہ خاموشی سے سنتا عارب گلا کھنکارنے لگا۔

"مجھے نا آپکی عمر سے غرض ہے نا جسم کی طلب بس مجھے آپ سے شادی کرنی ہے تو چاہے کچھ بھی ہو مجھے سمعیہ عالم سے شادی کرنی ہے۔" وہ اپنی بادامی برائون آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑھ کر بولا کہ سہی کا سانس رک گیا۔

"رہی بات عزت کی تو میں آپکی بہت عزت کرتا ہوں، اتنی جتنی میں خود کی نہیں کرتا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں چاہتا ہوں آپ مجھے صرف ہاں میں جواب دیں تاکہ میں جب عالم سے بات کروں تو وہ مجھ سے ناراض نا ہو۔" وہ تھل سے بولا سہمی نے گہرا سانس بھرا

"نہیں!! نہیں کروں گی تم سے شادی سمجھے کسی سے بھی شادی نہیں کروں گی۔" وہ دانت پیس کر بولی اور رخ موڑ کر اپنے آنسوؤں پینے لگی

آخر کیوں وہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔

کہاں وہ نوجوان عمر کا لڑکا اور کہاں وہ اسکی ڈبل عمر کی۔۔

کسی بھی اینگل سے تو جوڑ نہیں بن رہا تھا پھر یہ کیوں پیچھے پڑ گیا تھا۔

"اگر آپ اپنے انکار کیا تو سہمی جی میری موت کی ذمہ دار آپ ہوں گی۔

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟" اسنے اچانک وار کیا تھا کہ وہ ساکت سی رہ گئی۔

جبکہ وہ پیچھے کھڑا اسکے سر کو دیکھ رہا تھا۔

"عارب۔۔۔!!!" دھچکے کی صورت حال سے اسنے رخ موڑ کر اسے دیکھا جسکی آنکھیں اسے دیکھتی مسکرا رہیں تھیں۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو مجھے ایسے؟" اسکی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"میں ہی کہہ سکتا ہوں آپکو یہ سہمی جی۔" وہ انگلی بڑھا کر اسکے آنسوؤں پور پر اٹھاتا سہمی کو دیکھنے لگا جو ششدر سی اسے دیکھ رہی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے اسے لگا اسکی سانسیں بند ہو جائیں گی جب عارب نے وہ آنسوؤں اسکی آنکھوں میں جھانکتے

اپنے لبوں پر رکھ دیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اچانک ہی سہمی کو یہ بڑا سا کچن تنگ پڑنے لگا اور وہ لب بھینچ کر سرخ متغیر رنگت کے ساتھ وہاں سے جانے لگی تھی کہ ایک دم عارب اسکے سامنے آگیا۔

نتیجہ وہ بری طرح اسکے سینے سے لگی کہ دونوں کے وجود میں کرنٹ سا پھیل گیا وہ دونوں بروقت خود کو سنبھال کر پیچھے ہٹے۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے جگہ دو۔" اسنے گھور کر کہا

عارب لا پرواہی سے کندھے اچکا گیا۔

"مجھے پہلے جواب دیں؟ ویسے آپکے آنسوؤں کافی نمکین ہیں۔" وہ مسکرا کر بولا

سہمی بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم مجھے مجبور کر رہے ہو کہ میں عالم کو بتائوں آج میں ضرور بتائوں۔۔۔۔۔" ابھی اسکا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا

کہ ایک دم آگے بڑھتے عارب نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

سہمی کی آنکھیں پوری پھیل گئی اور ان سبز نین کٹوروں میں دیکھتے عارب ہلکا سا ہنسا۔۔۔

"پیار کرتا ہوں آپ سے یہ بات آپکو سمجھ کیوں نہیں آرہی؟ عالم کو بتائیں یا اب ساری دنیا کو شادی تو میں

آپ سے ہی کروں گا چاہے پھر آپکے لئے مرنا ہی کیوں نا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی اپنی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے خود کو سنبھال بھی نہیں پائے تھے کہ اچانک نوٹیفکیشن سائرُن

بجا

لائونج کے چھت کے کونے میں لگی سرخ بتی اپنے مخصوص آواز کے ساتھ جلنے لگی۔۔۔

عارب کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سہمی پر ایک نظر ڈالے اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے بھاگا اور اپنے آفس میں آکر کمپیوٹر چیک کئے تو اسکا دماغ مائوف ہوتے ہوتے بچا۔۔۔

کسی نے ہیک کر لیا تھا انہیں۔۔۔۔

"پر کس نے؟؟ وہ مائی گاڈ کہیں آلف کی واج؟" گھبرا کر سوچتے وہ چیئر گھسیٹ کر دیوار گیر لگے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا اور سامنے رکھے کی بورڈ پر تیزی سے انگلیاں چلانے لگا۔

سہمی مسلسل سائرن سے گھبرا کر اسکے پیچھے آگئی اور اب آفس اور کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے عارب کو دیکھ کر حیران رہ گئی جو پتا نہیں کن کن چیزوں سے الجھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی حیران پریشان دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک فضا میں جہاں فائرز کی ٹھاٹھا کرتی آوازوں کے ساتھ عارب کی غصے بھری دھاڑ نے اسے اندر تک سہا دیا۔

"میں نے اسے کہا تھا واج سنبھالنا پر نہیں!! سارا سسٹم ہیک کر والیا۔۔۔" غصے سے غراتے اسنے اپنا موبائل نکالا اور سہمی کی کلائی اچانک پکڑتے اسے اندر کر لیا۔

وہ اس قدر حواس باختہ تھی کہ اس اچانک افتاد پر اسکا دماغ کچھ سمجھ نہیں پارہا تھا خاموش سی عارب کے ساتھ کھڑی سہمی ہر نی لگ رہی تھی۔

"ہاں عارب۔۔۔!" دوسری طرف آلف کی مصروف سی آواز آئی۔۔۔۔

"کہاں گئی تمہاری گھڑی آلف؟؟" وی غرایا آلف نے ٹھٹھک کر سنا اور پھر ناگواری سے ٹوکا

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا عارب؟"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"طریقاً بعد میں سیکھنا پہلے تمہیں عالم چھوڑے گا تب ناتمنے اپنی واج کہاں کر دی وہ پولیس اسٹیشن میں کیا کر رہی ہے آلف؟"

"ایک منٹ کیا بکواس کر رہے ہو واج تو میرے پاس ہے تم پاگل تو نہیں ہو گئے وہ باہر کیا کرے گی؟ میرے سامنے میری ٹیبل پر رکھی ہے۔"

میں نے کل ہی نور سے لے لی تھی۔ "وہ جتا کر بولا اور برش پھینک کر اپنی گھڑی کے پاس آیا اور اسے غور سے اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔۔"

پل کو اسکی آنکھیں سکڑیں۔۔۔

دوسرے پل اسے زوردار دھچکا لگا کہ وہ ساکت سا اس واج کو گھورتا رہا۔

"آلف تمہارے بھائی کو معلوم پڑ گیا ہو گا بھاگو وہاں سے یہاں بھی فائرنگ ہو رہی ہے جلدی نکلو باہر

فاسٹ۔" عارب نے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی

جبکہ آلف وہیں کھڑا تھا گھڑی کو دیکھتا بت بنا۔۔۔

"نور۔۔۔۔۔!!!"

مسلسل بجتے موبائل نے کمال صاحب اور انکے ساتھ بیٹھے سب لوگوں کو متوجہ کر لیا۔۔۔

عالم نے ناگواریت سے اس وقت مداخلت کرتے بندے کو سوچا اور موبائل نکال کر دیکھا تو ان ناؤن نمبر سے کال آرہی تھی۔

وہ ایک نظر سامنے بندروم پہ ڈالکر آس پاس شور شرابے سے تنگ آکر اٹھا۔۔۔

جبکہ عالم موبائل تھا مے وہاں سے سائیڈ آگیا کہ ایسی بھی کیا آفت دو منٹ کیلئے بھی نہیں بند ہو رہی تھی۔  
دوسری طرف ایسا کون سا بندہ تھا جو اسے اس جرات کے ساتھ ایسے بد تمیزی سے مسلسل کالز کرے۔  
وہ لان میں ایک سائیڈ آگیا جہاں آواز کم سکوت زیادہ تھا۔۔۔

"کیا بکواس ہے؟" سن کر کچھ پل تو وہ بول نہیں سکا اور جب بولا تو آواز میں ایسی گھن گرج تھی کہ انسان کی روح کانپ جائے۔

اور سعیر کو لگا اسکے سر پر ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے ہوں۔۔۔

"سمی۔۔۔!!" اسکی دھڑکنیں بڑھ گئی۔۔

کیا اس بار اسکے پاس ہو کر بھی اسکی بہن کو تکلیف پہنچے گی اسکی موجودگی میں اسکی بہن تکلیف اٹھائے گی۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"میں آ رہا ہوں! پہنچ رہا دو منٹ۔۔۔"!! دھاڑ کر بولا اور کال ڈسکنیکٹ کرتے مڑا تو پیچھے کمال صاحب کو خوفزدہ کھڑا پایا۔۔۔

"سب ٹھیک ہے سعیر عالم کیا ہوا؟" وہ گھبرا کر اس کے پھرے روپ کو دیکھتے پوچھنے لگا جسکی سپید رنگت سے خون ٹپکنے لگا تھا جیسے۔

"سب ٹھیک ہے میری بیوی کا خیال رکھنا میں دو منٹ میں آتا ہوں داد کو کہنا اسکا پورا خیال رکھے میں اپنے گارڈز بھی بھیج رہا ہوں،

بتادوں پہلے اگر اسے خراش بھی آئی تو اچھا نہیں ہو گا یہاں سے جائو اور سیدھا داد سے کہو حورالعین کے پاس رہے گو فاسٹ۔" وہ سرد لہجے میں ٹھہر کر بولا تو بوکھلائے ہوئے کمال صاحب سر ہلاتے پیچھے کی طرف بھاگے اور سعیر ایک نظریں سارے ماحول پر ڈال کر اپنے آدمیوں کو کال کرتا وہاں سے بھاگنے کے انداز میں نکلا۔۔۔

اسے امید تھی برہان اور داد کی موجودگی میں اسکی بیوی پر آنچ نہیں آئے گی اور اب تو اسکی بہن کے روم میں تھی اسکے پاس ضرور مزید کچھ نا تو اسے لوگوں کی باتوں سے بچائے گی جب وہ یہاں پہنچے۔۔۔۔۔

جہاز کی رفتار سے اسکی سیاہ لمبی گاڑی علوی ولا سے نکلی۔۔۔

دماغ دل پر صرف اسکی بہن چھائی ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ سے وہ بار بار عارب کو کالز کر رہا تھا پر کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اسے مزید ٹینشن ہونے لگی۔۔۔

اب اس سب میں وہ صرف ایک ذات کو ہی یاد کر سکتا تھا کہ اب اسکی بین کو کسی آزمائش میں نا ڈالے ورنہ عالم نہیں جی سکے گا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

\*-----\*-\*-\*-----\*

"اب تو مینے کال کر دی اب مجھے آزاد کرو جانے دو مجھے۔۔۔" اپنی محبت کی اپنے ہاتھوں سے بربادی پر

پھوٹ پھوٹ کر روتی رمشا گڑ گڑائی

اور اسکی گڑ گڑا ہٹ پر سامنے بیٹھے وجود قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔

"یا اللہ یہ مینے کیا کر دیا ایک تو اپنے ہاتھوں سے اس ایس پی کو اپنی محبت کی سچائی بتائی دوسرا اب جان بچانے کیلئے اسکی زندگی خوشیاں تباہ کر دیں، میں سچ میں سعیر عالم آپ کے لائق نہیں۔۔۔ آپ مجھے کیسے معاف کریں گے اب۔۔۔

میں کیسے خود کو معاف کروں گی آپکی بربادی پر۔۔۔۔۔" وہ دل میں سوچتی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

سامنے اسکے ماما می جی پر بندھے بے جان پڑے تھے جبکہ اسکی کزنز ایک شادی اٹینڈ کرنے گئی تھیں۔ یہ بھی شکر اللہ کا تھا کہ وہ وہاں موجود نہیں تھی ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی یہاں گھر پہنچی تھی۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی ماما می کے ماتھے پر بل پڑ گئے جیسے وہ اپنے گھر نہیں ان کے گھر آئی ہو۔۔۔۔۔

اسکا دل کیا واپس بھاگ جائے سعیر عالم کے گھر جہاں وہ خوشی سے سانس لے سکتی تھی جی سکتی تھی اسکی موجودگی میں۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر وہ جانہیں سکتی تھی کیونکہ اسکا دل اسے چین سے رہنے نہیں دیتا تھا جب وہ سعیر کے قریب اس لڑکی کو دیکھتی تھی وہ کبھی خوشی سے نہیں رہ پاتی وہاں بھی اور شاید یہ اس لڑکی کا ہی قصور تھا جس وجہ سے وہ اپنی محبت کو تکلیف دے چکی تھی۔

ابھی اسے گھر آئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک سے گھر میں بلیک سوٹ بوٹ میں دراز قد والے آدمی اندر گھس آئے اور انہیں اپنے ہتھیار سے ہراساں کر کے اسکے ماما می کو اسکے سامنے چیڑ پہ باندھ کر ان پر گن پکڑے کھڑے ہو گئے تھے اور اسے سامنے بیٹھایا گیا جب ہی گرے سوٹ میں دراز قد کا بڑی اتج کا ایک سرخ سپید رنگت والا آدمی اندر داخل ہوا جسکے منہ میں سگار دبا ہوا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر ناجنے کیوں رمشا کے انگ انگ میں خوف کی لہریں اٹھیں وہ ہراساں پھیلی خوفزدہ آنکھوں سے اس مکر وہ مسکراہٹ والے حیوان کو دیکھنے لگی۔

کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی اسکے ماما کی ٹانگ پر فائر کیا گیا اور اسے موبائل تھا ما گیا کہ وہ سعیر کو کال کرے اور کہے اسکی بہن مصیبت میں ہے اسے گولی لگی ہے۔۔۔۔

اسنے تڑپ کر انکار کیا کیونکہ وہ پریشان ہو جاتا اور کچھ الٹا سیدھا ضرور ہوتا تبھی وہ بھڑک کر انکار کر گئی پر اسے کیا پتا تھا اسکا انکار اسکے ماما کی دوسری ٹانگ کو بھی ناکارہ کر دیگا۔۔۔

اسے مجبور کر دیا گیا اسکے بازوؤں پر کٹ مار کر اسکے پائوں کے تلے پر جلتے شعلے رکھ کر کہ وہ خوفزدہ ہو روئے اور انکا کام آسان ہو۔۔۔۔

اور واقعی اسکی نانا اسکے پائوں کی جلتی اسکن اسے مجبور کر گئی کہ وہ کرے سب جو وہ کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

فضا میں اٹھتی اسکی چیخیں ساتھ اسکن کے جلنے کی بو وہ سامنے بیٹھامزے سے اسے دیکھ رہا تھا کہ اسے چیخ چیخ کر ہاں کرنا پڑا کہ وہ کرے گی کال عالم کو۔۔۔

"شباباش ہمیں معلوم ہے زندگی میں بڑی کشش ہے محبت سے زیادہ پر یہ کشش مجھے پھسکی لگتی ہے کیونکہ بلا سنڈ بیوٹی میرے پاس نہیں۔" وہ اپنی چمکتی مکروہ آنکھوں سے حورالعین کو یاد کرتا بولا۔۔۔ وہ صرف اسکی پہلی محبت نہیں اسکا جنون تھی۔۔۔

اسے حاصل کرنا قہر زمان کا جنون بن گیا تھا۔ کہ کیسے بھی کر کے اسے بلا سنڈ بیوٹی حاصل کرنی ہے۔۔۔ اسے حاصل کر کے کنگ کو نچا دیکھانا ہے جو اسنے شروع میں شروعات کر کے قہر زمان کو دیکھا یا تھا۔ اور پھر وہ کر گئی جلنے سے بچنے کیلئے جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اسنے اپنا موبائل اٹھایا اور عالم کو کال کرنے لگی۔۔۔

اسکی ہچکیاں بندھ گئی، چیخوں پر حلق میں خراشیں پڑ گئیں تھی۔۔۔

اسنے اپنی قسمت پر روتے ہوئے کچھ کالز کے بعد اسکے بولو کو دل کے تہہ خانوں میں اتارتے روتے بھاری آواز میں کہا تھا کہ سہی کو گالی جبکہ عارب زخمی ہو گیا ہے۔۔۔

سب کچھ قہر زمان کے پلان کے مطابق ہوا تھا وہ بات کرنے لگی تھی کہ فضا میں ٹھاٹھا کی آوازیں اسکے کانوں کے پردے پھاڑ گئے اور نشانہ اسکے مامامی تھے۔۔۔

جن کے چہرے پر گولیوں کے سوراخ دیکھتے ان سے خون رستے دیکھ کر وہ بلند چیخ مارتی قہر زمان کی گن کے نشانے پر اسے کہنے لگی۔۔۔

"کہ سہی کو بچالو"۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وقت واپس وہیں آکر کھڑا ہو گیا تھا جہاں بلا سنڈ بیوٹی نے سہمی کو بچانے کیلئے ایک بیسٹ کے قدموں میں آخری سانسیں لینا چاہیں تھی۔۔۔

اور آج محبت میں سسکتے جلتے وجود نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنوں کو گنواتے ہوئے اس سے جھوٹ بولا کہ سہمی کو بچالو۔۔۔۔

دونوں ہی محبت کی ماری تھیں ایک شہزادے کے انتظار میں بیسٹ کے سامنے جھکی تھی اپنی عزیز جان کو بچانے کیلئے جبکہ دوسری بیسٹ سے محبت کرتی شہزادے کو دھوکہ دے بیٹھی تھی۔۔۔۔  
"سراسر کا کیا کرنا ہے؟؟؟" بیہوش پڑی رمشا کو دیکھتے اسکے آدمی نے پوچھا۔۔۔

دھڑکتے دل سے زمان حور العین کا سوچتے سر ہلایا۔۔۔  
"چھوڑ دو اسے بیسٹ کیلئے گفٹ۔۔۔۔!"

کہ اسکے راستے میں بہت پڑی ہیں پر قہر کو بیوٹی کے علاوہ کوئی نہیں بھاتی۔ "خوشی سے قہقہہ لگاتے وہ بولا اور ایک بھر پور نظر رمشا کے سر اُپے پر ڈالتے وہاں سے مڑا۔۔۔  
اسکے قدموں میں رفتاری تھی وہ جلد از جلد بیوٹی کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔  
اور گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکے موبائل پر مطلوبہ کال آنے لگی۔۔۔  
اسنے دیکھتے پھر سے قہقہہ لگایا "یور ایجنٹ از کمنگ انوسنٹ بیوٹی۔"  
گاڑی گھر سے رخ موڑ چکی تھی اور ایک کے بعد دوسری گاڑیاں علوی ولا کیلئے روانہ تھیں۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور تم کچھ بول کیوں نہیں رہی میں کب سے خاموش بیٹھی ہوں تمہیں کچھ نہیں کہنا مجھ سے؟" حورا کتا کر بولی

نور نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسکے چہرے کو دیکھا اور پھر لاک ڈور کو دیکھا۔۔۔

"صرف دو منٹ حور پھر ہم آزاد اپنی زندگی گزاریں گے۔" وہ دل میں بولی

"وہاں ہوں گے جہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔ میں تمہاری آنکھوں کا نور تمہاری زندگی کی خوشی بنوں گی، ہم دونوں صرف ایک دوسرے کیلئے ہیں تم اس حیوان کی نہیں ناہی میں اس غنڈے کی ہوں۔

اسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں یہاں سے لے جائے گا اور سکون والی زندگی دیگا۔۔۔" من ہی من میں مسکراتی وہ حور کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر بوسہ دے گئی۔۔۔

"نور۔۔۔!" حور نے نم آنکھوں سے اسکے پیار پر کچھ کہنا چاہا کہ تب ہی باہر دوسری طرح برہان کی دھاڑیں آلف کے روم پر تھی۔۔۔۔

"میں کہہ رہا ہوں داؤد دروازہ کھولو ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔۔۔۔

جواب دو مجھے اس سب کا کیوں آخر کیا تمنے یہ سب جواب دو دروازہ کھولو۔۔۔۔" وہ دھاڑتا دروازے پر لائیں رسید کر رہا تھا جبکہ حور ساکت سی سن رہی تھی البتہ نور العین کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی۔۔۔

وحشت کا سانپ پھر سے کنڈلی مار کر سینے پر بیٹھ گیا۔ وہ کپکپاتی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں کمال صاحب کی پکاریں تھیں جبکہ دوسری طرف برہان تھا آلف کے روم پر۔۔۔۔

وہ مضبوط نہیں تھی کافی ڈرپوک تھی اور اب تو اس صورتحال سے اسکی جان نکل رہی تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اللہ ہمیں ان سے بچالیں یا اللہ ہم معصوم ہیں ہمنے کچھ نہیں کیا۔" وہ روتی ہوئی خاموش بیٹھی حور کو دیکھتی منہ پر ہاتھ رکھے بولی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے نور برہان اور تم دروازہ تو کھولو تا یا ابو ہیں دروازے پر پاگل۔" وہ اٹھنے لگی کہ نور نے لرزتے ایک دم اسے تھام لیا۔

"نہیں یہیں بیٹھی رہو حور آج تمہاری آزادی کا دن ہے انہیں چھوڑ دو انہوں نے ہمیشہ ہمیں تکلیفیں دیں ہیں مت سنو انکی۔۔۔" وہ سسکتی ہوئی بولی کہ حور کچھ سمجھ نہیں پائی۔۔۔۔

"عالم آپ سن رہے ہیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے باہر نکالیں یہاں سے۔" وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھتی ہر اسماں ہو کر بولی

"نور دروازہ کھولو مجھے عالم کے پاس جانا ہے پلیز۔۔۔۔" وہ تڑپ کر کھڑی ہوئی اور بے چینی سے بولی۔۔۔  
 "کچھ نہیں ہو رہا میری جان تم بیٹھو یہاں سب ٹھیک ہے ابھی۔۔۔۔ اسکا ابھی جملہ مکمل ہی نہیں ہوا تھا کہ دھاڑ سے کھڑکی پٹ کھلا اور آلف کوڈ کر اندر روم میں داخل ہوا۔

حور نور نے ہر اسماں ہو کر کھڑکی کی سمیت دیکھا  
 وہ اندھیرے کی رانی کیادیکھتی خاموشی پریشان کھڑی رہی جبکہ نور کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔  
 وہ خوفزدہ سی پیچھے ہوئی۔۔۔

"کھڑی کہاں ہے نور العین؟؟" سرخ انگارہ آنکھوں سے وہ بلیک بنیان اپنے چوڑے سینے پر پہنے اسکی سمیت بڑھتا سر دلچے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔۔ ک۔۔۔ کون سی گھڑی۔؟؟" وہ روتی ہوئی ہکلا کر بولی اور اسے وحشت سے بھری آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

اسکا پور پور اسے دیکھ کر سن پڑ گیا تھا ٹانگیں شل ہو رہی تھی۔۔۔

"شٹ اپ!! میری گھڑی کہاں ہے جو مینے یہاں رات کو رکھی تھی اور پھر مجھے یہ اسکی جیسی دوسری ملی؟؟؟  
کیسے کیا تمنے یہ سب کون ملا ہوا ہے تمہارے ساتھ دھوکہ دیا ہے تمنے آلف کو!!! چیٹ کیا ہے داؤد کو!!!"  
ایک جست میں فاصلہ ختم کرتے اسنے غصے سے دھاڑتے اسکے دونوں بازو جکڑ لیے۔۔۔

چھ۔۔۔ چھوڑو مجھے جانے دو۔۔۔!!" وہ روتی ہوئی خود کو چھڑوانے لگی۔۔۔

"جواب کس کے ساتھ ملی ہوئی ہو ایڈیٹ؟؟؟" وہ غرایا اور اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا

"نہیں بتائوں گی مار دیں مجھے تم جیسے حیوان کو پھانسی تک پہنچا کر رہوں گی! خونی ہو تم غنڈے دھوکے باز  
انسان ہو کر انسان کو مارنے والے آدم خور ہو۔۔۔" وہ بھی گلا پھاڑ کر بولی  
حور سن ہوتے دماغ سے خوف سے نیلی پڑتی وہیں کھڑی کیکپار ہی تھی۔۔۔

"عالم آجائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ داؤد اور نور کی چیخوں پر سہمی ہوئی تھی اور سر گوشیوں میں اسے بلاتی  
اب آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ دوسرے ہی پل زوردار تھپڑ کی آواز روم کے فضا میں گونج اٹھی

"تم مجھے دھوکہ دو گی اپنے داد کو میرا اعتبار توڑو گی مجھے تکلیف پہنچاؤ گی!!!" وہ چیخا اس پر اور اسکا جبرامٹھی  
میں جکڑ گیا

"تیار رکھنا خود کو میرے انتقام کیلئے۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مجھے تو برباد کر دیا بونی اب اپنی بربادی کا سوچنا۔۔۔ کہ آلف دھوکہ بازی پر کیا سزا دیتا ہے۔ "اس کے چہرے کو بالکل اپنے سامنے کرتے اسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا غرایا جبکہ باہر آسیہ بیگم، کمال صاحب، بی سب کی دھاڑیں تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے اسکے ساتھ۔ برہان لاتوں اور کندھوں کے وار سے ڈور کالا ک توڑ کر جب اسکے روم میں داخل ہوا تو پہلے ہی اسے وہاں سے غائب پایا

"آلف۔۔۔!!" وہ دھاڑا اور باہر نکلا کہ پاس والے روم سے آلف کی آوازیں سنائی دی اور وہ چونک اٹھا۔ "سرہمنے سارے گیسٹ کو نکال دیا ہے اور گھر کو بھی گھیر رہے ہیں۔" ارمان ایس ایچ او بھاگتے اسکے پاس پہنچے۔۔۔

"نور حور دروازی کھولا۔۔۔!!" وہ اپنے ماں باپ کو پیچھے کرتا خود دروازہ توڑنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو برہان پاگل ہو گئے ہو؟" کمال صاحب اسکا بازو جکڑ کر غرائے اور پیچھے کھینچا۔ "پاگل نہیں ہو گیا بلکہ ہوش میں آ گیا ہوں۔۔۔

پورا سال جس حیوان کو ڈھونڈتا رہا وہ میرے ہی گھر میں معصومیت کا چولہ پہن کر درندگی کرتا رہا اور میں اسکے کاٹے ہوئے ٹکڑے اٹھاتا رہتا تھا۔ "وہ بولا نہیں گرجا تھا کہ کمال صاحب کو لگا اسکا دل بند ہو جائے گا وہیں آسیہ بیگم اپنے معصوم بیٹے پر الزام بھائی بھائی کو دشمن دیکھ کر سینہ تھام گئی کہ بی نے بروقت انہیں سنبھالا ورنہ وہ ضرور زمین بوس ہوتیں۔

"کیا بکواس ہے دماغ خراب ہے جو میرے بیٹے کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو؟" اسے بازو سے پکڑ کر دروازے سے دور پھینکتے کے انداز میں کرتے غرائے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہا ہا ہا ابو ہو گئے ہم اس معصوم انسان کے ہاتھوں بیوقوف بنالیا اسنے سب کو بیوقوف مگر اب نہیں وہ کوئی نہیں نہیں آلف ہے عالم کا آدمی وہی غنڈہ جسنے اتنے خون کیے ہیں لوگوں کو کاٹا ہے۔" قہقہہ لگاتے اسنے اپنے باپ کو پیچھے کیا اور ارمان ایس ایچ او کو اشارہ کیا جو دروازے پر ٹوٹ پڑے۔۔۔ آلف نے روتی کانپتی نور کو دیکھتے حور کو دیکھا۔۔۔

"گھبراؤ نہیں گڑیا عالم یہیں ہو گا وہ تمہیں لے جائے گا یہاں کوئی تمہیں تکلیف نہیں دیگا خاموش۔" وہ اسکا کانپتا وجود محبت سے ساتھ لگاتے سر پہ بوسہ دیکر نور کو دیکھا جو ہاتھوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔ دلہن کے سراپے میں وہ داد کو اس قدر زہر لگی کہ دل کیا اسکے وجود سے نوج کر اپنے سجاوٹ کو اتارے۔۔۔ "برہان کے ساتھ ملی ہوئی ہونا یاد رکھنا بھولوں گا نہیں میں تمہیں صرف دو دن۔" دروازے کو ٹوٹے دیکھ کر وہ کھڑکی کی طرف جاتا ہوا بولا اور اس پر ایک آخری نظر ڈال کر وہاں سے نیچے پائپ پر اتر گیا۔۔۔ اسی پل ٹھاکے ساتھ دروازہ کھلا کہ حور اور نور کی چیخ نکل گئی۔۔۔

بی نے بھاگتے ہوئے آگے بڑھتے حور کو آغوش میں بھرا جو سانس مشکل سے لے رہی تھی۔ جبکہ روتی ہوئی نور شکایت کرتی نظروں سے برہان کو دیکھتی رہی جو کھڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ "چلو۔۔۔!!" اسنے سرد لہجے میں حکم دیا۔

"برہان بیٹے وہ تمہارا چھوٹا بھائی داد ہے" آسیہ بیگم نے روتے ہوئے احساس دلایا "کچھ نہیں میرا وہ ایک مجرم ہے اسی وقت صرف اور اسے وجہ بیان کرنی ہوگی اگر اسنے سچ میں یہ راستہ چنا ہے تو میں اسے پھانسی تک خود پہنچائوں گا جسنے پتا نہیں کتنے معصوم یتیم کیے ہیں۔" گرج کر کہتا وہ حور العین پر آخری نظر ڈال کر وہاں سے نکلا۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پیچھے وہ بے دم ہو کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔  
 "مرکیوں نہیں جاتا میں!! میرے بھائی کی بددعائیں ہیں مجھ پر آج میں برباد ہو گیا میرے پاس کچھ نہیں  
 بچا۔۔" کمال صاحب کی دھاڑیں عروج پر تھی  
 دفعتاً باہر فائر ز ہونے لگے

حور عالم کی سدا لگائے روتی بی میں چھپ گئی جبکہ نور کے چہرے پر رونق آگئی۔۔۔  
 وہ اب چلی جائے گی اپنی بہن کے ساتھ یہاں سے۔۔۔ اسنے حور کو دیکھا اور سوچا۔  
 "مائی بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔!!"

سٹی کی دھن کے ساتھ لائونج میں قہقہہ گونجا  
 "مما۔۔!!" حور سن کر اچانک چیختی وحشت زدہ سی قہر زمان کی آواز پر دھاڑیں مارتی خود کو نوچنے لگی۔۔۔  
 "عالم۔۔۔ عالم مجھے بچا لو وہ آگئے عالم۔۔۔"

مجھے نہیں بننا رکھ۔۔۔۔" اسکی چیخوں پر نور کے ساتھ سب کو سانپ سونگھ گیا۔  
 جبکہ وہ ہاتھ پیر مارتی اپنے بال نوچتی پیچھے کھسک رہی تھی۔

قدموں کی دھمک سیڑھیوں کی طرف آئی اور حور کو لگا وہ آخری سانس لے رہی ہے۔۔۔  
 "مجھے نن۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔ پاپا۔۔۔!!" وہ سسکی ارنفی میں ہلایا تب ہی گردن اسکی ایک طرف لڑکھ  
 گئی۔۔۔

\*\_\_\_\_\_\*\*\_\_\_\_\_\*

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے عارب تم جلدی سے عالم اور شہزادی کو بلا لو جلدی کرو میرا دل پھٹ جائے گا۔"

سمی روتی ہوئی بولی

"کچھ نہیں ہوتا آپ لیٹ جائیں میں بلاتا ہوں دونوں کو۔۔" وہ اسے زبردستی بیڈ پر لیٹا کر بولا۔

"اگر گولیاں یہاں آگئی تو؟؟؟" اسنے ڈر کر پوچھا عارب مسکرا دیا

"نہیں آئیں گی کیونکہ گھربلٹ پروف ہے اتنی آسانی سے نہیں بنا۔" وہ کہتا اس پر کمفرٹر درست کرنے لگا۔

"تم عالم کو کال کرو جلدی۔" وہ گھبرائی بولی

"اوکے۔۔" وہ کہہ کر اٹھا کہ سمی بدک کر بیڈ سے اٹھ بیٹھی اور گھبرا کر عارب کی کلائی تھامی۔

"یہیں کال کرو۔"

"یہاں موبائل نہیں آفس میں رکھا ہے دو منٹ کر کے آتا ہوں یہاں آپ سیف ہیں۔" وہ اسکا ہاتھ تھپتھپا

کر بولا

سمی اسکا لمس پا کر مچل کر ہاتھ کھینچتی جلدی سے سر ہلا گئی۔۔۔

"ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے جانو جلدی۔۔۔!" اسنے نظریں پھیر کر کہا عارب مسکراتا وہاں سے نکلا۔

اسکے لبوں پر صرف ایک ہی دعا تھی کہ آلف بچ گیا ہو۔۔۔

وہ لائونج میں داخل ہوا تو سامنے سے بھاگتے اندر آتے سعیر کو پایا

فائر زکب کے رک چکے تھے شاید وہ صرف اسے ہر اسال کرنے کیلئے تھے۔

"سمی!! سمی میری جان کہاں ہو تم!" وہ اندر داخل ہوتے چلتے دھاڑا کر پکارا کہ بوکھلائی سی اسکی دھاڑ پر سمی

ایک دم باہر کو بھاگی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب عالم دونوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔  
 "تم دونوں ٹھیک ہو؟" وہ نا سمجھی سے دیکھتا پوچھنے لگا۔  
 "عالم شہزادی!! میری شہزادی کہاں ہے؟" سہمی اسے اکیلے دیکھ کر بولی  
 اور سعیر کا پہاڑ نما وجود ہوا ہونے لگا۔۔۔  
 اسکی زرد رنگت پر عارب کا دل دھڑکنا بھول کر سست پڑ گیا۔  
 "کچھ ایسا مت کہنا کہ تم اسے چھوڑ آئے ہو عالم۔" عارب اچانک غرایا  
 وہ ہوش میں آیا اور اپنی بہن کی پھیلی آنکھوں کو دیکھا۔  
 "میں اسے کھو نہیں سکتا تھا!" اسنے بے بسی بتائی اور قدم پیچھے لیے۔  
 کانوں میں زندگی سے کھلکھلا ہٹیں گونج اٹھیں۔  
 "مت کہنا یہ کہ تم اسے کھو آئے ہو!" عارب زخمی شیر کی طرح گرجتا باہر کی طرف بھاگا کہ اسی پل سعیر  
 نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔  
 "میری زندگی کا خیال رکھنا۔" وہ سہمی کی ویران آنکھیں دیکھتا زخمی سا مسکرا کر بولا  
 "مجھے معاف کرنا ہر بھائی ایسا ہوتا ہے۔" اسنے ہنستے ہوئے کہا۔  
 اور اٹے قدموں سے مڑا۔  
 "اس ڈاکٹر کے سو ٹکڑے کرنا عارب یہ میرا آخری حکم ہے تم پر۔۔۔۔۔" وہ ساکت اسکی پشت کو دیکھتے  
 رہے جو نظروں سے اچانک ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔۔۔  
 "مائی بیوٹی۔۔۔!!" مکروہ مسکراتی آواز کے ساتھ اسنے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے پٹ کو کھولا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

روم میں موجود کمال صاحب اس انجان کو یوں اندر داخل ہوتے دیکھ کر پھر گئے۔  
 "کون ہو اور اندر کیسے آئے۔۔۔؟؟" وہ آگے بڑھے جبکہ زمان مسکراتی نظریں دلہن بنی نور کے پورے  
 سراپے پر بھرپور ڈالتا اپنی بیوٹی کو ڈھونڈنے لگا۔  
 "بیوٹی دیکھو میں آگیا میرے پاس آؤ۔" وہ تمسخرہ اڑاتا بولا اور نور اس انجان کو سامنے دیکھتی و حشرزدہ  
 تھی۔۔۔

اس شیطان جیسے شخص کو دیکھتے اسے اعصاب شل ہونے لگے تھے۔۔۔  
 یہ کون تھا اور ایسے کیسے اندر آگیا تھا۔  
 باہر شدید مقابلہ بازی ہو رہی تھی پولیس اور زمان کے آدمیوں کے بیچ۔۔۔  
 اور خود انہیں مقابلے کیلئے چھوڑ کر ان دونوں کو جلد از جلد یہاں سے لے جانا چاہتا تھا۔  
 کمال صاحب کی بات تو اسنے جیسے سنی نہیں تھی۔۔۔ بلکہ بے تابی سے اب حور کے وجود کو ڈھونڈ رہا جو بی کے  
 بھاری بھر کم وجود کے پیچھے تھی جس پر زمان کر تڑپزدہ نظریں نہیں پہنچ پارہی تھیں۔  
 اسکا پہلے ہی پلان تیار تھا۔ جب سے اسنے حور العین کو دیکھا تھا اس دن سے اسکی نظریں اس پر ہی تھی اور وہ  
 ہر حرکت پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا۔۔۔  
 اسکا دوسرا پلان تھا عالم کے گھر سے حور العین کو نکالنا پر وہاں اس قدر سیکیورٹی تھی کہ ایک چڑیا کا گھسنا بھی  
 ناممکن میں سے تھا۔

اور پھر اسنے آلف پر نظریں رکھائیں جہاں اسے جلد ہی اسکی کمزوری سامنے اور بغاوت کی بو آگئی۔۔۔  
 نور العین جو آلف سے انجان تھی اور اسے سعیر عالم اسکے آدمی آلف سے سخت نفرت تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسی کا ہی زمان نے فائدہ اٹھایا اور اس کا نمبر حاصل کرتے اسے جلدی سے یقین دلا کر قبضے میں کر لیا۔ اور وہ تو جیسے آزادی کی آہٹ پر بیٹھی تھی جلد ہی اس نام نہاد ایجنٹ کے قبضے میں آگئی۔۔۔ اور پھر جیسے جیسے وہ کہتا گیا وہ فرمانبرداری سی کرتی گئی کیونکہ بہت معصوم تھی دنیا کی سیاہی سے انجان جو اسکی بہن جھیل چکی تھی۔

وہ چاہتا تھا وہ ایس پی کو برباد کرے جس نے اسے برباد کر دیا تھا۔ پر اس عالم اسکے آدمیوں نے اسے ہر جگہ سے بچا لیا۔۔۔

ہر جگہ سے ناکام ہوتے اس نے صرف آلف کی شادی کا انتظار کیا تھا اور اسکی خوش قسمتی کہ وہ بھی جلدی سے ہو گئی۔۔۔

اور اپنی اس معصوم پارٹنر کے ہاتھوں آلف کو ہٹایا گھر سے برہان کو اسکے پیچھے بھیجا پلان کے تحت عالم کو رمشا کے وسیلے نکالا اور اب خود منزل پر کھڑا تھا۔۔۔

"کک۔۔ کون ہو تم؟" لٹھے کی مانند پڑتی رنگت سے وہ سن وجود کے ساتھ اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔

زمان نے مداخلت پر کچھ ناگواریت سے اسکی طرف دیکھا

اور اس حیوان کا دیکھنا کچھ اس طرح تھا کہ وہ روح تک لرزا اٹھی۔۔

"مجھے نہیں پہچانا؟؟" اس نے مصنوعی حیرت سے پوچھا نور خوف سے اپنی بہن کی حالت اور کمال صاحب سب کی نظریں اپنی طرف دیکھ کر رونے جیسی ہو گئی۔۔۔

"کون ہو دفع ہو جانو میں نہیں جانتی آپکو۔۔"

"زبان سنبھال کر!!" اسکی چیخ کر وہ غرایا کہ سب کے سب سہم کر رہ گئے۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"ہو کون بھی نکلو پاگل ہو گئے ہو۔۔!" کمال صاحب باہر شدید فائرنگ کی آواز پر غصے سے دھاڑے

"ہونے والا داماد۔۔۔!! بیوٹی کا پرنس۔۔!" وہ قہقہہ لگاتا ہوا

نور نے وحشت زدہ ہو کر حورالعین کی طرف دیکھا اور اسکے تعاقب میں زمان نے بھی دیکھا  
پیچ کلر کا اسکا آنچل اور شوز میں مقید پاؤں اس میں پہنی پازیب دیکھتے اسکی شیطانی آنکھیں چمک اٹھی بلکہ  
لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی۔

اسنے مچلتے دل کو سنبھالا اور اسکے پورے وجود کو دیکھنا چاہا کہ سامنے ہی بی کو پایا۔۔۔

"خبردار میری بہن کی طرف دیکھا بھی۔" وہ غرا کر کہتی حور کی طرف بھاگی اور اسکے سر کو خود میں

چھپالیا۔۔۔

اسے تو اس پاک ایجنٹ کا انتظار تھا یہ حیوان کہاں سے آگیا تھا جس کی آواز سننے اسکی بہن چیخ چیخ کر حواس کھو  
بیٹھی تھی۔۔۔

سالوں پہلے حور کا بلا سنڈ بیوٹی سے انکار کہ وہ بلا سنڈ بیوٹی نہیں۔۔۔۔

اور آج اس حیوان کا بلا سنڈ بیوٹی کہنا اور اسکی بہن کی حالت۔۔۔

کیا بیان کر رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بس دل کر رہا تھا یہ شیطان نظروں سے دور ہو جائے جس  
دیکھتے خوف سرد لہرے وجود میں اٹھ رہیں تھی۔

برہان کہاں چلا گیا تھا کیا وہ داد کے پیچھے بھاگ گیا تھا اور اسے بچانے کیلئے ایجنٹ کیوں نہیں آ رہا تھا ابھی۔۔۔۔

اور یہ کیوں اسے پار ٹنر کہہ رہا تھا کچھ بھی تو وہ چاہ کر نہیں سمجھ رہی تھی صرف خوف سے کمال صاحب کو

دیکھتی ہچکیاں لیتی اپنی بہن کا سر سینے میں چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"دور رہو میری بہن سے میں اسے کسی کو نہیں دوں گی۔" وہ چلاتی اپنے پہنے دوپٹے سے حور کے وجود کو چھپانے لگی۔۔۔ "مما پاپا ہم دونوں کو بھی بلا لیں۔" وہ سسکا اٹھی

"انوسنٹ بیوٹی کیوں وقت برباد کر رہی ہو ہٹو پیچھو چلو میرے ساتھ شاباش !

اور تو بھی بوڑھیا ہٹ سامنے سے۔" اسنے بی کو کہا جو ہر اسماں اسے دیکھ رہی تھی۔

"کوئی نہیں ہٹے گا! بکواس بند کر کے نکلو ورنہ سیر آگیا تو آگ لگا دے گا تمہیں۔" کمال صاحب بپھر کر غرائے

جسے سنتے زمان قہقہہ لگا اٹھا۔ "ایسے ہی آجائے گا؟ اسنے قہر زمان سے اسکی بیوٹی چھینی ہے۔۔۔ اسنے دھوکہ دیا ہے مجھے! میری بیوٹی کو اٹھا کر لے گیا تھا میں وہاں انتظار میں بیٹھا رہا کہ کب دن ختم ہوں گے اور میں اپنی بیوٹی کو واپس حاصل کروں گا اور یہ کنگ مجھے دگا دے گئے۔ پر اس بار نہیں۔۔۔۔!" وہ زخمی شیر کی طرح گرج رہا تھا اسکے زخم ہرے ہو گئے تھے اور بیوٹی کو دیکھنے کی تڑپ مزید بڑھ گئی۔۔۔

پر سامنے کھڑی بی کو دیکھتے اسکے اندر شعلے بھڑک اٹھے۔۔۔

"مار دو تو مار دو میں اپنی بچیاں نہیں دوں گی۔" بی خونخوار بنی چلائی اور نور کو سینے سے لگائے حور العین کے آگے دیوار ہو گئی۔۔۔

"ہا ہا ہا راستہ مجھے خود اچھی طرح سے صاف کرنا آتا ہے۔" کہتے قہقہہ لگانے کے ساتھ ہی اسنے اپنی گن سامنے کی اور کسی کو بھی سمجھنے کا موقعہ دیے بی کے ماتھے کا نشانہ لیتے فائر کیا۔۔۔

ٹھا کے ساتھ جہاں بی کے منہ سے اللہ کی سدا نکلی وہیں نور کی دل دہلا دینے والی چیخیں تھیں۔

اسنے جیسے ہی بی کی کا حصار خود پر کمزور پایا چیخ اٹھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بی!! بی!! بی!! اٹھیے بی ہمیں چھوڑ کر مت جائیں بی۔۔!!" وہ چیختی ایک جانب لڑکھتی بی کوروتی جھنجھوڑنے لگی۔۔۔

"داد۔۔۔۔۔ برہان۔۔۔۔۔!!!" اسکے دل سے داد کی پکار نکلی اور وہ وحشرزدہ سی بی کے ماتھے سے بہتے خون کو دیکھتی پکاریں لگا رہی تھی۔۔۔

جبکہ پیچھے پڑی حورالعین کے کپڑوں پر بی کے خون کی چھینٹیں پڑیں تھی۔۔

"اب کون بچانا چاہتا ہے انہیں۔۔!!" زمان نے کہتے حورالعین کی طرف قدم اٹھائے اور آسیہ بیگم نے خوف سے زرد ہوتے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔

"کوئی نہیں! کوئی نہیں بچا رہا لے جائو دونوں کو مجھے اور میرے شوہر بچوں کو چھوڑ دو۔" کمال صاحب کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آسیہ بیگم بولی۔۔

زمان نور کو پتھر کا ہوتے دیکھ کر ہنس پڑا۔۔

"آسیہ۔۔۔!!" صدمے کی طرح کمال صاحب نے اسے پکارا۔۔۔

"چپ کریں آپ! منحوس ہے پوری سب کو کھا گئی۔۔ پر میں اپنی فیملی کو اسے نکلنے نہیں دوں گی چلیں

یہاں سے یہ جانے انکے کرتوت۔۔!" وہ سفاک بے رحم بنی بولی اور کمال صاحب کا ہاتھ پکڑا جنہونے غضبناک ہوتے جھٹکے سے چھڑوا دیا۔۔

"بکواس بند کرو اور نکلو یہاں سے۔۔" دھاڑتے انہونے اسے آگے دروازے کی طرف دھکا دیا اور خود

ڈھال بن کر اپنے بھائی کی بیٹیوں کے سامنے کھڑے ہو گئے موت کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں اندھا تھا پر میرے بیٹے نہیں۔۔۔!! اب تک انہوں نے رشتے نبھائے ہیں آج میں نبھائوں گا اور میرے ہوتے ہوئے میری بیٹیوں کو تم شیطان چھو بھی نہیں سکتے۔" وہ بے خوف ہو کر بولے اور ساکت بیٹھی نور بیہوش پڑی حور کو دیکھا۔

انکی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے کہ اتنی معصوم بچیوں کے پیچھے یہ شیطان کیوں پڑ گئے۔۔۔ زندگی میں پہلی بار اسے سعیر کی سمجھ آئی تھی کہ وہ کیوں جلاتا ہے ایسے لوگوں کو یقیناً ایسے حیوان ہوں گے جنہوں نے بی کی طرح معصوم لوگوں کو مارا ہوگا

کیا اسکے بھائی بھابھی کو بھی اس درندے نے مارا ہوگا۔۔ سوچ کر انکی آنکھوں سے خون چھلکنے لگا۔۔ جبکہ سامنے کھڑا زمان اس وقت بربادی پر بد مزہ ہو گیا۔۔۔

"میں آپکو ایسا نہیں کرنے دوں گی کمال۔۔۔!" روتی ہوئی آسیہ بیگم غرائی جس پہ کمال صاحب نے بہت ناگواریت سے دیکھا اسے۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔!" زمان دھاڑتا حور کی سمیت بڑھا کمال صاحب پھر کر اس پر جھپٹے "تم نکلویہاں سے نور بیٹا بھاگو میں بچ گیا تو ضرور میری بیٹی کو لائوں گا جاؤ یہاں میری بچی۔" زمان کو آگے بڑھنے سے روکتے وہ نور سے کہنے لگے۔۔۔

جو پتھر سی بنی وہیں انہیں دیکھتی رہی۔۔۔

"نہیں نور میں تم دونوں کو یہاں سے لینے آیا ہوں میں تمہارا پاک ایجنٹ ہوں انوسنٹ بیوٹی ہا ہا ہا۔۔۔" تضحیک آمیز کہتے وہ قہقہہ لگا اٹھا

کہ اسکے الفاظ نور کے سر پر ہتھوڑے کی طرح برس نے لگے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"حج۔۔۔ حور۔۔۔!!" وہ خوف سے پہلی پڑتی زمان کی شیطانی آنکھیں دیکھتی خاموش پڑی حور کو ہلانے لگی۔۔۔

"حج۔۔۔ حور ک۔ ک۔ کیا مینے ت۔۔ تمہیں مم۔۔ مارا ہے!" بے ربط سانسوں کی بندش ہاتھ پاؤں کے ٹھنڈے پڑنے پر وہ ویران اپنے سہاگ کے جوڑے اور حور کو دیکھنے لگی۔۔

تبھی ہی فضا میں دل خراش چیخوں کے ساتھ کمال صاحب اور آسیہ بیگم کی آہیں گونج اٹھی۔۔

دروازے سے اندر داخل ہوتے قہر زمان کے تینوں آدمیوں نے سب سے پہلے نشانہ کمال صاحب کو منہ کھولتے دیکھ کر اسکے منہ کا لیا جو کہ ٹھا کے ساتھ پیچھے سے خون کا پھوار انور العین کے سجے چہرے پر سرخ گرم لاوا بن کر پڑا۔۔۔

ابھی وہ سنبھلتی یا اپنے منہ سے خون صاف کرتی۔۔ اندھا دھند فائرنگ کمال صاحب اور آسیہ بیگم پر شروع کر دی گئی نتیجاً جہاں انکے لہو لہان وجود دھڑام سے نیچے گرے وہیں نور انکے پھڑکتے وجود دیکھ کر ہذیاتی چیخیں مارتی پیچھے کھسک گئی۔۔۔

اب وہ خود کو کیا کہتی رب سائیں نے رسی کھینچی تھی کہ حور کو جو کہتی تھی منحوس خوشیاں نکلنے والی خود کو تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔

اسکے ماں باپ کو تو درندے نکل گئے تھے اور اسنے خود اپنے رشتوں کو نکل لیا۔۔

سب کچھ ختم کر دیا اسنے اپنے ہاتھوں سے کیا کچھ کر ڈالا اسنے اپنی بہن کو برباد تائیاتی بی کو مروادیا۔۔۔

اب وہ کیا ہے۔۔۔؟ کون اسے اب کہے گا کہ وہ کیا ہے؟

کیا داد اسے چھوڑے گا۔۔۔؟؟

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"میں تمہارا ایجنٹ ہوں بیوٹی!!! "کانوں میں سرسراتی ہوئی سیسے کی طرح پگھلتی آواز گونجی۔۔۔

جبکہ نظروں کے سامنے وہ ہتھیار لیس لمبے سیاہ دیو جیسے آدمی خون سے رنگے تھے۔۔

اور انکے بیچ کھڑا وہ شیطان اسکی ویران آنکھوں میں دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

"یہاں آؤ بیوٹی میں تمہیں آزاد کروانے آیا ہوں۔" اسنے بائیں نور کی طرف پھیلائیں

سکتے ٹوٹا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر بی آسیدہ بیگم کمال صاحب کی لاشیں دیکھتی نفی کرنے لگی۔۔۔

"ہمیں معاف کر دو! میں نے جھوٹ بولا تھا ہمیں جانے دو ورنہ سعیر داد تمہیں چھوڑے گے نہیں۔" وہ

روتی ہوئی گڑ گڑائی اور پاس پڑا شوز اٹھا کر اسے دے مارا جو سیدھا اسکے سینے پر لگا جبکہ خود بیٹھی ہوئی ہچکیاں

بھرتی لرز رہی تھی

زیادہ خوف تو اسے آسیدہ بیگم کی خود پر ٹکی آنکھوں سے آ رہا تھا جیسے کہہ رہی ہو تمنے ہمیں برباد کر دیا

منحوس۔۔۔

"نہیں!! نہیں ہیں ہم منحوس جانے دو ہمیں!!" وہ خود کو نوچتی گھٹی گھٹی آواز میں دھاڑی

اور ہنستا ہوا زمان بیچ میں پڑے بے جان کمال صاحب پر اپنا چمکا بوٹ میں مقید پاؤں ایک اسکے سینے دو سرا

اسکے منہ پر رکھتا اسکی طرف بڑھا۔۔

اور یہ دہلا دینے والا حیوان کا منظر دیکھنے کی وہ کہاں تابلا سکتی تھی تبھی ہی حور کے ساتھ خود بھی ایک جانب

ڈھیر ہو گئی۔۔

"اٹھاؤ اسے۔۔!!" قہر زمان نے اپنے آدمی کو اشار کیا جو وہاں پڑی لاشیں پھلانگتا ہوا اس تک پہنچا اور ایک

جھٹکے سے اسکے بازو کو پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور زمان اپنے سامنے پڑی حورالعین کے نقوش پر انگلیاں پھیرتا اسے بازوؤں میں بھرتے اپنی تڑپ پر اسے سینے میں چھپالیا۔

"اب ہمارے بچ کوئی نہیں آئے گا بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔!" اس کے وجود کو سینے سے لگاتے وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے بھاگنے کے انداز میں نکلے اور بیرونی گیٹ سے لیکر لائونج تک پڑی اپنے آدمیوں اور سعیر کے، پولیس والوں کی لاشیں پھلانگتے گاڑیوں میں بیٹھے اور وہاں سے جہاز کی رفتاری لیتے نکلتے چلے گئے۔۔۔ پیچھے دلہن کی طرح سجا علوی ولا ذرا سی بیو قونی پر لہو لہان تھا۔۔۔

سرخ خون گردوں منہ پیٹ سے نکلتا فرش پر بہہ رہا تھا۔۔۔ جن سے بھیگا زمان کا بوٹ سفید روش پر چھاپ چھوڑ گیا تھا اپنی قہر میں پائوں بھیگوائے چلا گیا۔۔۔

"تم صرف میری ہو بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔!"

دیکھو آج پھر میرے پاس ہو باہا" وہ پیچھے بیٹھا گاڑی میں اپنی گود میں سر رکھے پڑی حورالعین کے چہرے کے خدو خال کو چھوتے اسے خواب نہیں حقیقت مانتا مہوش اور خوشی سے بانگ قہقہہ لگایا۔۔۔

"دیکھو بیسٹ کنگ دیکھو اپنی ہار کو، بیوٹی صرف قہر کی ہے۔ قہر زمان کی۔" اپنی جیت پر وہ پاگل بنا ہذیاتی عالم میں قہقہے مارتا آہستہ سے اس کے وجود کو سمیٹ گیا خود میں۔۔۔

جبکہ وہ اول سے اندھیروں میں رہنے والی شہزادی انجان تھی کے اس پر کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔۔۔ وہ اپنے شہزادے سے نکھر گئی ہے اسکی ڈور سے ٹوٹ چکی ہے اور اسے توڑنے والے اس کے نادان اپنے ہی تھے۔۔۔

"ضد مت کیا کرو میرا بچہ !

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیا کھانا ہے میری شہزادی کو؟" ایک گھمبیر آواز اسکی تاریکی میں رحمت خدا بن کر گونجی کہ بیہوش پڑے وجود کے پنکھڑیوں سے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

دل خود بخود اس سے ضد کرنے لگا اور من تن بڑے لاڈ سے اسکے نرم گرم مضبوط حصار میں کھڑا فرمائش کرنے لگا تھا۔۔

رات کی تاریکی میں گاڑی اپنی منزل کی طرح رواداں تھی۔۔

آگے والی گاڑی میں اس شیطان کے حصار میں پڑی شہزادی اپنے شہزادے کی سحر انگیز باتوں میں کھوئی ہوئی تھی جبکہ کچھے آتی گاڑی میں وہ نادان تھی جسے لگ رہا تھا اسنے اپنی بہن کا دل دکھایا تھا اور آج وہ خود جو اپنی بہن پر بیتی خود پر جھیلی اسکی تکلیف محسوس کر رہی تھی کہ وہ کہاں سے آئی تھی۔۔

اور اس حور نے کیا کیا تھا؟ جس پر نور العین نے منحوس ڈائن کا دھبا لگایا تھا ایک معصوم اندھیروں کی حور پر۔۔۔

اور خود اجالوں کا نور ہو کر سب کو نگل گئی۔۔۔

داد کون تھا اور یہ ایجنٹ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا سواء اسکے کہ اسنے اپنے ہاتھوں سے تایا تائی بی کو مارا ہے۔۔ اپنوں پر یقین ناکرتے غیروں کی موت کھائی ہے۔۔۔

اس نے بیوقوفی میں اپنے مزاجی خدا سے کچھ بھی پوچھے بغیر اسکے گرد دائرہ حیوان کا بنا ڈالا۔۔۔

وہیں چند آنسوں داد پر بھی گرے کہ اسنے اس لائق نا سمجھا کہ اسے ذرا سا سچ ہی بتا دیتا تو آج یہ قہر ناٹو ٹا سب

پر۔۔۔۔

\*-----\*-----\*

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آلف۔۔۔!!" وہ گاڑیوں میں بیٹھے اسکے پیچھے تھے جبکہ برہان ہاتھوں میں گن پکڑے اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

اور داد اس تنگ سی گلی میں بھاگتا وقتاً فوقتاً فارز بھی خود کا بچاؤ کر رہا تھا۔۔۔

"داد میری بات سنو ایک بار رکو اور مجھے بتاؤ دائود!!" برہان اسکے پیچھے بھاگتا دھاڑا پر وہ خود پر کہاں بھروسہ کر سکتا تھا جو اس پر کرے۔۔۔

اگر وہ کہہ دیتا کہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے تو کیا اسکے دشمنوں تک یہ بات نہیں پہنچ جاتی۔۔۔ کیا جو ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے وہ پھر دیکھ پاتا کیا اسکی ڈیوٹی رہتی اسکے بعد۔۔۔ کیا اس فرض کے چھیننے سے آلف رہتا پھر۔۔۔

کیا اسنے کم چوٹ کھائی تھی اپنی محبت کے ہاتھوں۔۔۔ اسنے اتنا گہرا اور کیا معصومیت کی موت دی اسے۔ اسنے سوچ لیا تھا کہ داد اب کبھی زندہ نہیں رہے گا۔۔۔

اسنے ہمیشہ اسکی محبت کو انور کیا برہان اسکے بھائی کو چاہا اسکے بعد بھی دائود نے اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑی۔۔۔

اور وقت پر اسے سمیٹ بھی لیا اپنا نام دیکر۔۔۔

پر اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اسے ناپسند نہیں اس قدر نفرت بھی کرتی ہے۔۔۔ اسنے اپنے ہی داد کو کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھیر دیا تھا۔

چند لمحوں تک کا انتظار نہیں کیا تھا۔۔۔

اتنا یقین نہیں تھا اسے داد پہ ناسہی اپنے پر ہی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے معاف کرنا بھائی آپکا داد کبھی غلط کام نہیں کر سکتا۔۔۔!! نم آنکھوں سے کہتے گلیوں کے ختم ہونے پر روڈ پر بھاگتے پل پر چڑھا اور ایک دم چلانگ لگا کر پل کے نیچے بہتے پانی میں خود کو پھینک دیا۔۔۔  
برہان کا سینا منہ کو آگیا "داد!!!" وہ پھر کر دھاڑا اٹھا اور گرل سے نیچے جھانک کر سیاہی میں اس بہتے پانی کو دیکھا۔۔۔

دائیں بائیں سے پولیس کی گاڑیوں جمع ہو گئی جبکہ وہ ساکت سا جھکا کھڑا تھا۔۔۔  
"سر آریو اوکے۔۔۔!!" کئی بار پکارنے کے بعد ناکام ہوتے ارمان نے جرات کرتے اسکے کندھے کو جھنجھوڑ کر اسے ہوش دلایا پر وہ کہاں ہوش میں تھا۔۔۔  
اسے لگا وہ پاگل ہو گیا ہے کوئی بات کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔  
سب کے صرف منہ ہلتے دیکھ رہا تھا جبکہ اسکا دل پھٹ رہا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح کبھی پانی کو دیکھتا کبھی انہیں کہ

انہو نے دیکھا کیا سچ میں اسکا داد گر گیا اندر۔۔۔  
"سر چلیں آپکے گھر پر اٹیک ہو گیا ہے۔۔۔

کمشنر نے ساری فورس کو واپس بلا لیا اور کچھ جور کے تھے ان پر اٹیک ہوا ہے کچھ دیر پہلے ایس ایچ او کی کال آئی تھی وہ ارجنٹ آپکو بلا رہے ہیں۔" ارمان نے نظریں اسکے چہرے سے ہٹائے کہا  
"کیا بکواس کر رہے ہو!! نیوی کو بلاؤ ابھی میرا بھائی نیچے گر گیا ہے۔۔۔!" وہ غرایا اس پر کہ ارمان خوفزدہ ہو گیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"وہ ہم سنبھال لیں گے سر! آپ جائیں آپکی فیملی اکیلی ہے۔۔!" ارمان نے سمجھاتے ہوئے کہا کہ برہان کے سامنے وہ روڈاٹیک اپنے ماں باپ فیری اور نور حور کی تصویر لہرائی۔۔۔  
وہ چونکا پڑا۔۔۔

اور دوسرے ہی پل انہیں وہاں کے آرڈرز دیتے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔  
جبکہ دماغ میں ارمان کی باتیں تھی کہ کمشنر نے کیوں آفیسر زبلو الیہ تھے اسکے گھر سے جنہیں وہ پہرے کیلئے چھوڑ آیا تھا۔۔۔

اسکی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں ہر طرف وحشت ہی پھیلتی نظر آرہی تھی۔۔۔  
آخر یہ اچانک کیا ہو گیا تھا۔۔۔

اسکے چاچا چچی کا مرنا حور العین کا غائب ہونا پھر سالوں بعد داد کو ملنا۔۔۔  
آخر داد کو ہی کیوں ملی اور اسنے کیسے یقین کر لیا کہ وہ سچ میں اپنے دوستوں کیلئے گیا تھا ہاسپٹل جہاں اسے حور العین ملی اور اسنے اتنی جلدی پہچان بھی لیا جبکہ وہ زخم زخم چور ہڈیاں تھی۔۔۔  
"مجھے بلا سنڈیوٹی دو۔۔۔!" رئیس زمان کی آواز سرسراتی ہوئی کہیں دور کھائی سے سنائی دینے لگی۔۔۔  
"میں بلا سنڈیوٹی نہیں ہوں پاپا۔۔۔!" ایک گھٹی گھٹی آواز ساتھ ہی آئی۔۔۔  
"کیا سعیر اور حور کو دہشت گرد لیکر گئے تھے؟" وہ بے خیالی میں خود سے سوال کرنے لگا۔۔۔  
"کیا رئیس زمان کنگ کا آدمی قہر زمان ہے؟"

"کیا اسکا بھائی دہشتگردوں سے لڑتا ہے؟ سعیر مسکان عارب آلف حور العین سب کی ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔۔۔؟؟" سوچوں میں گم اسکی گاڑی علوی ولا کے سامنے رکی۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

جس کی پہلی فضا، سبچ پھولوں کی نہیں، سرخ خون کی بوا اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔  
گاڑیوں کے ہارن بوٹوں کی دھمک ریختر ز فوج گھر کو پوری طرح گھیرے وہاں جمع بھیڑ کو دور رکھ رہے  
تھے۔۔۔

"کیا قیامت آئی ہے؟؟" وہ کچھ بھی نا سمجھتے ہوئے بڑبڑایا اور گاڑی سے نکل کر سامنے آیا جسے دیکھتے ہی لوگ  
سائیڈ ہوتے گئے بلکہ آوازوں کے شور میں سب کے کیمرہ کارخ اسکی طرف تھا۔۔۔  
"حوصلہ رکھنا ایس پی برہان علوی!" ڈی آئی جی نے آگے بڑھتے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا  
اسنے دیکھا اور جھٹک دیا۔

"کس بات کا حوصلہ وہ کیوں رکھے حوصلہ اکسا بھائی مل جائے گا اسکے ماں باپ بیٹی سب ٹھیک ہیں۔۔۔ پھر  
کیسا حوصلہ رکھے؟"

ہونہہ کرتے وہ آگے بڑھتے ہوئے دماغی طور غیر حاضری سے لاشیں دیکھتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔

خون کی بونے سانسیں روک دی۔۔۔

ہوائوں کا سرد جھونکا وحشتناک ہو گیا۔۔۔

آس پاس ہتھیار لیس انجان لوگوں کے ساتھ اسکے آفیسر پڑے تھے جبکہ ایس ایچ او کی لاش سفید روش پر  
پڑی ملی

کچھ پل تھم کر اسکی کھلی آنکھوں میں دیکھتا اسکے سینے میں لگی گولیوں کو دیکھا اور لہو فضا میں ایک گہرا سانس  
بھر کر آگے بڑھا جبکہ پیچھے سب اسکے بارے میں بہت کچھ کہہ رہے تھے اسکی ہمت اسکی ایمانداری اسکے  
پر و موشن۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کس کام کے برہان علوی جب تم اپنوں کو ہی بچانا سکے۔۔۔" اندر سے ایک تھکی سی آواز آئی۔۔۔  
وہ نڈھال ہو گیا۔۔۔ "ایسا کچھ نہیں میرے اپنے سب ٹھیک ہیں!"  
"بابا۔۔۔!!" کہیں فضا میں سسکتی سرگوشی ہوئی وہ چونک اٹھا اور سیڑھیاں چڑھتے اپنے روم کو دیکھا جسے وہ بند کر کے گیا تھا ویسے ہی بند تھا۔۔۔

تو وہ آوازیں کون دے رہا تھا۔۔۔  
سسکتے کون پکار رہا تھا اسے۔۔۔  
"یا اللہ! میری معصوم فیری پر آنچ بھی نا آئی ہو۔" بغیر زبان ہلائے دل نے سدا لگائی۔۔۔  
اسکے بوٹ میں مقید من من بھر کے قدم اس کھلے خود آلودہ کسی ہارر مووی کے سین والے دروازے کے سامنے رکے۔۔۔

اور پل کیلئے آنکھیں میچ کر آیت الکرسی پڑھتے اسنے نظریں اٹھائی۔۔۔  
"سعیر ہماری بات سنو! ہم آپکو آپکی بیوی سہی سلامت لا کر دیں گے۔۔۔!"  
تم کچھ مت کرنا ورنہ سب بگڑ جائے گا دیکھو وہ صرف ایک جان ہے جبکہ ان دہشتگردوں کے سامنے ہزار جانیں ہیں۔۔۔

تمہارے ذرا سے ایکشن پر کنگ بدگمان ہو جائے گا تم سے اور وہ کبھی تمہارے سامنے نہیں آئے گا"  
بریگیڈر اس کے سامنے کھڑا اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ بھی خاموش ایک ہاتھ میں پازیب پکڑے دوسرے میں موبائل تھا مے کھڑا تھا۔۔۔  
بریگیڈر کی بات پر ہلکا سا ہنسا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میری شہزادی ایک جان ہے۔" وہ بڑبڑا کر موبائل کا بٹن دوبارہ پیش کیا جس سے وہ سارا کھیل سمجھا تھا کہ شہزادی کو اسکے عالم سے دور کرنے والے اسکے اپنے ہی تھے۔

روم کی فضا میں بار بار آواز گونج رہی تھی وہ کچھ یوں کہہ رہا تھا۔۔۔

"بیسٹ! کیوں لڑکی کے پیچھے اپنا نام خراب کر رہے! تم خود کو دیکھو تم کیا ہو!

تمہاری ایک دھاڑ روح فنا کرتی ہے اور تم سرگوشیوں میں ایک لڑکی کے سامنے باتیں کرتے ہو۔

جانو کنگ تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے، صرف کنگ ہی نہیں اب ہزاروں تمہارے انتظار میں ہیں۔

ہم سے دشمنی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا! بیوٹی میری تھی اور اسے میں لے گیا، تمہاری اتنی سخت سیکورٹی

کے بعد بھی میں اتنوں کے بیچ اسے لے گیا کیونکہ بیسٹ صرف مارنے کیلئے ہے، بچانے کیلئے نہیں۔

تمہیں مینے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے بھول گئے تمہارا وہ پہلا قتل۔۔۔ ہا ہا ہا

لوگوں کے دماغ سے کھیلتا ہوں پھر کیسے بچ سکتے تھے مجھے سے۔

کیسے میری بلا سنڈ بیوٹی کو اپنی شہزادی کہہ سکتے تھے؟

وہ اب میرے پاس ہے میرے سینے سے لگی سوئی ہوئی ہے گہری نیند میں اپنے قہر کے آغوش میں۔

ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے تم خود میرے راستے میں آئے ہو مجھ سے میری بیوٹی پہلے تمنے اور پھر کنگ نے

چھینی تھی، میں دن رات ایک کر کے اسے حاصل کرنے کیلئے ٹرینگ دے رہا تھا سخت سے سخت کہ وہ جلد

از جلد تیار ہو جائیں اور مجھے میری بیوٹی مل جائے۔۔۔

پر کنگ پھر تمنے مجھ سے چھین لیا اسے۔۔۔

بہر حال مینے اپنی بیوٹی واپس پالی ہے اور دوسری لڑکی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ہاں انوسنٹ بیوٹی ہا ہا ہا۔۔۔

سیکریٹ ایجنٹ دائود آلف۔۔۔ !!!

اس سے کہنا بیسٹ کہ بیوی کی پیپی جشن آزادی۔ "تمسخرے سے کہتے وہ ہنسا تھا اسکے بعد روم میں واپس سکوت چھا گیا۔۔۔

برہان کے لبوں پر تلخی چھا گئی اور وہ چلتا ہوا اپنے باپ ماں کے پاس گھٹنوں کے بل کرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

ماں کو تو وہ پہچان گیا تھا پر باپ۔۔۔۔

اسکا تو چہرہ مسل دیا تھا اس حیوان نے۔۔۔

آنسوؤں اسکی آنکھوں سے گرتے گالوں پر پھسل گئے اور ہاتھ بڑھا کر پھٹے دل کے ساتھ اپنی ماں کی کھلی آنکھوں پر رکھ دیا۔۔۔۔

مرد اتنے مضبوط کیوں ہوتے ہیں وہ ایسی صورت حال پر بھی آنسوؤں بہا کر خود کو سنبھال لیتے ہیں۔۔۔

حالانکہ برہان کا دل دعا مانگ رہا تھا کہ اسکا دل پھٹ جائے وہ پاگل ہو جائے یا کوما میں چلا جائے تاکہ یہ منظر نا دیکھ سکے۔۔۔۔

"ایم سوری ابوامی۔۔۔۔!!" وہ بھاری آواز میں سرگوشی سے بولا اور اپنے باپ کے سر کو سینے میں چھپالیا

ساتھ ہی اپنی ماں کو بھی حصار میں لے لیا اور بے آواز روتارہا۔۔۔

اسکی نظریں سامنے بے جان پڑی بی پہ گئی۔۔۔

کتنی ہی حسین یادیں جڑی تھی اس ممتا بھرے وجود کے ساتھ۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بے غرض بے مطلب کے اسنے دونوں بہنوں کو چاہا تھا۔

وہ حیران نہیں ہوا تھا کہ اتنے آفیسر کے سامنے اسے بیسٹ کہا جا رہا تھا اور کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ اسکی خاموشی سے پریشان تھے۔۔۔

وہ دکھ میں تھا کہ اسکے بھائی نے کبھی اسے اپنا سمجھا ہی نہیں تھا اگر سمجھا ہوتا تو آج وہ ایک ہتھیار ہوتے دشمن کا سینا چیر دیتے پرتے۔۔۔

آج وہ انکے پیچھے نہیں سیر برہان آلف عرب مسکان سب ان دہشتگردوں کی گردن پر پاؤں رکھے کھڑے ہوتے ناکہ ایک دوسرے کو نیچا دیکھاتے۔۔۔

سب کچھ گنوا دیا تھا خالی ہاتھ بیٹھا تھا اپنے ماں باپ کی لاشوں کے سامنے۔۔۔  
 "آلف کہاں ہے ایس پی؟" مٹھی کی سخت پکڑ میں موجود اسنے نور العین کی نادانیوں کو مٹا دیا۔۔۔  
 پر جانتا تھا پھر بھی وہ آلف سے نہیں بچ پائے گی۔۔۔

اسکی بھاری سرد آواز پر برہان نے گردن اٹھائی اور اسے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔  
 "نہیں معلوم!" وہ کہہ کر اپنی ماں کے سر پر بوسہ دینے لگا۔۔۔

جبکہ وہاں ایک مضبوط ایس پی کو اپنے ماں باپ کیلئے روتے دیکھ کر کسی میں اسکی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

"کہاں جا رہے ہو سعیر مت بھولنا کہ ہمیں کنگ زمان زندہ چاہیے آپنے وعدہ کیا ہے ہم سے!" بریگیڈرنے اسے اکیلے جاتے دیکھ کر غصے سے جتایا۔۔۔

سعیر نے گردن گھما کر سرخ لہو ہوتی بھوری آنکھوں سے دیکھا جس میں ایک حیوان سانسیں لیتا تھا۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شرط یہ کہ میرا بچہ اور شہزادی کو کچھ ناہو!

اگر ان دونوں کو ذرا سی تکلیف بھی آئی تو بیسٹ کو بھول جانا کہ وہ کسی کی مدد بھی کرتا ہے۔" وہ کہتا وہاں سے نکل گیا اسکے پیچھے بریگیڈر کے اشارے پر شہر یار بھاگا۔

"کیا گھر میں صرف یہی تھے فیملی میں؟" اب انکار خبر ہان کی سمیت تھا جبکہ کافی آفیسرز باہر بھاگے تھے سعیر کے پیچھے۔

"فیری۔۔۔!!" وہ بوکھلایا ہوا اٹھا وہاں موجود آفیسرز اسکی بوکھلاہٹ خوفزدہ چہرے کو دیکھتے چونک اٹھے۔۔۔

"کیا کوئی اور بھی ہے اس گھر میں؟" یہ آواز سرسراتی ہوئی اسکے پیچھے آرہی تھی۔  
پیچھے ڈی آئی جی کی آواز انگور کرتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"فیری۔۔۔!!" بیڈ خالی دیکھ کر تڑپ اٹھا۔

"فیری بابا آئے ہیں بابا کو جواب دو جان! بابا بہت اکیلے ہو گئے ہیں!" وہ نم لہجے میں تڑپتا اسے بلانے لگا  
بیڈ کے نیچے بالکنی میں ڈھونڈا پر وہ نہیں تھی۔۔۔

"فیری اب تم مجھے ستاؤ گی بابا کو ستاؤ گی جو پہلے ہی مرنے کے قریب ہیں۔" وہ درد سے بولا اسکا جسم کا پور پور زخم سے چور تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی زہریلے خنجر سے کاٹا گیا ہو۔

وہ سارے روم کو دیکھتا ہاتھ روم کے پاس آیا۔۔۔

اور ڈرتے ہوئے دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوتے ٹھنڈی سانس بھری۔۔۔

پیچھے دروازے پر افسوس سے برہان کی پشت دیکھتے آفیسرز کھڑے تھے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"فیری۔۔۔!!" سامنے ہی ٹب میں بیٹھی فیری کو دیکھتے وہ بھاگ کر اسکے پاس پہنچا۔۔

"فیری!! فیری میری جان!" اسکے وجود کو پانی سے نکالتے وہ باہر آیا۔۔

اور بوکھلایا ہوا بیڈ پر ڈالتے اوپر بلینکٹ ڈالا۔

"فیری بابا آگئے فیری میری جان آنکھیں کھولو اگر تمہیں کچھ ہوا تو بابا جی نہیں پائیں گے فیری۔۔!!" وہ

تڑپ کر روتا ہوا اسکے وجود کو سینے میں بھینچ چکا تھا جبکہ آفیسر نے دیکھتے ہی فوراً ڈاکٹر کو کال کی۔۔

"بیٹا دیکھو ماما آگئی مسکان۔۔ اگر تمہیں کچھ ہوا تو سچ میں میری مسکان روٹھ جائے گی مت کرو ایسا کھولو

آنکھیں بابا کی جان۔۔!!" وہ اسکے چھوٹے سے وجود کو سینے سے لگائے سسکتا کہہ رہا تھا۔

جبکہ کچھ دیر پہلے کی صورتحال سے گھبرا کر جو باہر بھاگنا چاہتی تھی پردر وازہ لاک دیکھ کر اندر باتھ میں

آوازوں سے چھپ کر بیٹھی تھی ٹب میں کہ کمال صاحب کی دھاڑیں سن کر وہ خوف سے بیہوش ہو گئی

تھی۔۔۔

برہان نے خوفزدہ ہوتے اسکی ڈھڑکنیں سنی تو جو مدھم سی چل رہی تھی اسنے گہرا سانس بھرا اور اوپر آنکھیں

میچ کر شکریہ ادا کیا کہ پلکوں کا باڑ توڑ کر آنسو اسکی بڑھی ہوئی شیو میں غائب ہو گئے۔

"میری بیٹی میری دنیا میری زندگی رب کی رحمت مجھے معلوم تھا تم کبھی مجھے زخم نہیں دو گی۔" وہ جھکا اسکے

گالوں آنکھوں ماتھے کے بو سے لیتا آہستے سے بلینکٹ میں لپٹے وجود کو بانہوں میں بھر لیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں ڈاکٹر پہنچ گئیں جو مسکان کا چیک اپ کرتی اسے فوراً طور ہاسپٹل لے گئی کیونکہ اسکی

دھڑکنیں کافی مدھم چل رہی تھی وہ زندگی سے ہاتھ بھی دھو بیٹھ سکتی تھی۔۔

انکا کہنا تھا کہ اس حادثے نے بچی کے دماغ پر کافی اثر ڈالا ہے وہ اکیلی اس صورتحال میں خوفزدہ ہو گئی۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اس کا اسکے دماغ پر اثر پڑا ہے نتیجاً کچھ بھی ہو سکتا ہے۔  
وہ مشینوں میں جکڑی ہوئی تھی جبکہ برہان اسکے وجود پر تھکی نظر ڈالتا تھا ویران کھڑا تھا۔۔۔  
"مسی کہاں گئی ہو یار!!" دیوار سے سر ٹکائے بھیگی پلکوں سے اسنے اس دشمن کو پکاڑا جسے خود ہی گھر سے نکالا تھا۔۔۔

"بہت تھک گیا ہوں ذرا سا اپنا کندھا دے دو۔!" وہ بڑبڑایا پر اسے کہاں آنا تھا سو وہ آئی بھی نہیں برہان علوی خاموشی سے راہ تکتا رہ گیا۔۔۔

"فیری تمہاری مما بہت دھوکے باز ہے غدار ہے مجھ پر حق تو کہتی تھی پر کبھی جتایا نہیں نا ہی اسے استعمال کیا۔"

"سر آپکا بھائی نہیں ملا۔" ارمان نے سلوٹ کرتے کوریڈور میں بیٹھے برہان سے کہا۔  
وہ خالی نظریں ارمان پر ڈالے رہ گیا۔۔۔

"کیسے ملیں گے؟ وہ ہی نہیں آرہی ابھی تک حالانکہ اسکی بیٹی مشینوں میں جکڑی ہوئی ہے۔" وہ بڑبڑا کر ونڈو کے پاس آگیا اور نرم آنکھوں سے اپنی بیٹی کے چھوٹے وجود کو دیکھا۔  
ارمان حیرت سے اسکی چوڑی پشت پر نظریں ڈالے کھڑا تھا شاید وہ اتنا غمگین اپنے بھائی کے نالمنے پر بھی نہیں ہوا تھا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

سورج کی مدھم روشنی اسے چہرے پر پڑی۔۔۔

بیزاریت سے کروٹ بدلتے ہوئے چہرے کے سامنے ہاتھ کیا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تبھی ہی اڑتا ہوا کچھ سیدھا اسکے منہ پر لگا۔۔۔

وہ بوکھلا کر اٹھی۔۔۔

"شٹ تیری تو۔۔۔!" وہ پاس پڑے بیڈ پر گول کاغذ کو دیکھتی دانت پیس گئی۔۔۔

اسنے گھورتے ہوئے کھڑکی کو، کاغذ کھولا تو اس میں سے پتھر باہر گرا۔ "ٹھہر کی کہیں کا۔"

"گڈ مارنگ" پورے کاغذ پر بڑے الفاظ میں بس یہی لکھا تھا مسکان کا دماغ گھوم اٹھا۔۔۔

"اپن کی نیند خراب کرنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی!" وہ دانت کچکچاتی کھڑکی کے پاس آئی اور نیچے دیکھا تو آج بھی وہ وہیں کھڑا تھا۔

اسے دیکھتے ہی بڑی سی مسکراہٹ پاس کی۔۔۔

"جولیٹ۔۔۔! میری جولیٹ گڈ مارنگ!" وہ نیچے کھڑا اسے دیکھتے ہی دل پر ہاتھ رکھ کر خوشی سے بولا۔

جبکہ اسکے پیچھے ہی اسکا ریسٹورنٹ تھا اور خود اسکے سامنے موجود تھا۔

مسکان کیلئے شاک کی یہ بات تھی کہ اسے کیسے معلوم پڑا کہ وہ آئی ہے حالانکہ وہ اس سے کافی چھپ کر گھوم رہی تھی۔۔۔

وہ اندر گئی اور کاپی پین اٹھالائی۔۔۔

"سب سے پہلے رومیو اپن تمہاری جولیٹ نہیں!"

دوسری بات تمہیں کیسے معلوم پڑا؟" اسنے پتھر اندر ڈال کر اسکے منہ کا نشانہ لیتے پھینکا پر وہ چالانکہ بندہ کیا کم تھا کہ اسکی کھائے۔۔۔

رومیو نے پڑھتے اسکی طرف دانت دیکھائے

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھلارو میو سے اسکی جولیٹ چھپ سکتی ہے؟ سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے تبھی جا کر تمہارا یہ مبارک بوتھا دیکھنے کو ملتا ہے جولیٹ، میرے درد کو سمجھ سکتی ہو؟" وہ وہیں آتے جاتے لوگوں کے بیچ نیچے بیٹھ گیا اور ساتھ لائی کاپی پین سے لکھنے لگا۔

تب تک مسکان کھڑکی پر بازو ٹکائے آس پاس کے ماحول کو دیکھ رہی تھی۔  
وہ اس وقت اسپین کی ایک خوبصورت پرسکون بلڈنگ کی تیسری منزل پر موجود تھی جبکہ وہ نیچے اپنے ریسٹورنٹ کے آگے بیٹھا اس سے اب باتیں کرنے لگا تھا۔  
بال نما خط اڑتا ہوا آیا جسے ایک دم کپچ کر لیا اور پڑھتے ابرو اچکائی۔۔۔  
"تمہارا درد میری جوتی پر ایک بات سنو میری شادی ہو گئی ہے۔" وہ پڑھ کر ساکت ہو گیا۔۔  
کہ مسکان کو دوسرا لیٹر لکھ کر اس میں گملے سے مٹی نکال کر کاغذ میں ڈالتے میسج بھیجنا پڑا۔  
رومیونے کچھ بھی کہے بغیر سلور گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے کال ملائی جسے مسکان نے بیزاریت سے پک کی۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں؟"

"میں صدمے میں ہوں۔" وہ بت بنا بیٹھا بولا۔

اسے ہنسی آگئی پر روح میں موجود بے چینی سے وہ سیریس ہی رہی۔

"مر تو نہیں گئے؟" اسنے تاسف سے پوچھا

رومیونے کندھے اچکائے "اب ایسا بھی نہیں دیکھ رہا ہوں رومیو کے بعد شاہ جہان بنو یا رانجھا بنو۔" ایک ہاتھ

پیچھے ٹکائے وہ مسکراتا اسے دیکھتا بولا جسکی سنہری زلفیں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"قسم سے بڑا صدمہ لگا ہے تمہیں میں نے اپنے بچوں کی اماں کیلئے سیوا کیا تھا۔

سوچا تھا ایک کڈ نیپر کی بیوی ایسی ہونی چاہیے پر ظالم تو نے جگر اجلاڈالا میرا۔" وہ دہائی دیتا بولا  
مسکان خاموشی سے بکواس سنتی رہی۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے میں سعیر سے پوچھنے ہی والی تھی کہ یہ افواہ کڈ نیپر کی پھیل رہی ہیں یہ سچ ہے کہ جھوٹ پر  
تمہاری یہ منحوس بے غیرتی والی شکل دیکھ کر مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ ایسی بے غیرتی تم ہی کر سکتے ہو۔"  
وہ دانت پر دانت جمائے بولی رو میونے قہقہہ لگایا۔۔۔

"خود کو کیوں جلاتی ہو جاناں !

ویسے پرانی بیوی پر لائن مارنا بھی ایک کلا ہے ہا ہا ہا۔" اسنے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور سیدھا نیچے لیٹ گیا۔

"اور پرانی بیوی جب منہ پر جوتے تھوپتی ہے تب؟" وہ تمسخرے سے بولی

رو میونے گرل سے جھانکتی اسکی ہیلز کو دیکھا

"اَسْتَغْفِرُ اللہ! ایک تو یہ لڑکی پاکستانی ہو کر کیسے پہن لیتی ہے؟" وہ سوچ کر جھرجھری لے اٹھا۔

"تم تو میری بہن ہو یا ناراض کیوں ہو رہی ہو؟

اچھا بتاؤ کس سے شادی کی ہے کون ہے وہ بد نصیب جس کا نصیب پھوٹا ہے تم سے؟" وہ مسکراہٹ دباتا

چاکلیٹ منہ میں ڈالتے پوچھنے لگا

آس پاس گزرتے لوگ اسے سرسری سادیکھ رہے تھے جبکہ وہ کبھی کبھار گوری ٹانگوں کو دیکھ لیتا پھر سامنے  
دیکھنے لگتا۔۔۔

"ایس پی !

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایس ایس پی برہان علوی۔ "وہ بڑبڑائی اسکے نام پر دھڑکنیں دھڑک اٹھی۔۔ لبوں پر خود بخود تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اب کیا ہوا؟" دوسری طرح پھر خاموشی دیکھ کر وہ چلائی  
 "صدمہ لگا ہے!" وہ چاکلیٹ کھاتا لڑکیوں کی ٹانگیں کمر کو دیکھتا بولا۔  
 "یہ کون سا صدمہ ہے؟" وہ غصے سے بولی اور وہ ہنسا

اسپین میں اسکی دوستی صرف رومیو سے ہی رہی تھی جو کہ پیشے سے ایک کڈنیپر تھا اور یہ اتفاق تھا کہ اسکی کڈنیپنگ صرف بڑے لوگوں تک رہتی تھی اور وہ بھی پاکستان یا انڈیا کے۔۔۔  
 رومیو تو اسنے فرسٹ ٹائم اسے دیکھتے اپنا نام رکھا تھا جبکہ اسکا نام جولیٹ۔۔۔  
 پر آج ان خوابوں پر بھی اوس پڑ گئی کیونکہ وہ ہیل سے گھبرا کر بہن بنا چکا تھا اسے۔  
 اصل میں تو دنیا اسے کڈنیپر سے جانتی تھی۔۔

جسکا نام کنیپر

کام کیڈنیپنگ

بیک گراؤنڈ کڈنیپ تھا۔

یہ ایک اللہ کی عجیب مخلوق تھی جو یہاں پائی جاتی تھی۔

"یہ رومیو والا صدمہ ہے!"

ویسے کیا خیال ہے کہیں لانگ ڈرائیو! آج میں فارغ ہوں۔" اسنے معنی خیزی سے دیکھتا پوچھا

مسکان نے ایک ادا سے مدھم مسکرا کر ابرو اٹھائی

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"آہ ظالم کیا ادائیں ہیں مارڈالارے ابا۔۔۔!" دونوں ہاتھوں میں سینا تھامے وہ وہ کراہیا

"آریو اوکے؟" ایک لڑکی پریشان اسکی حالت پر بولی رومیو نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم نہیں سمجھ سکتی گوری میرے دکھ کو۔۔

اس لڑکی نے مجھے چھوڑ کر ایک پولیس والے کو چنا ہے۔۔"

"بکو اس ناکرو تم نے ابھی میرے کو بہن کہا ہے!" وہ غرائی

رومیو اسکی سرخ رنگت دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھا۔

"تمہیں بہن بنایا ہے ایس پی کی بیوی کو تو نہیں؟

تمہیں معلوم نہیں بڑا قرض ہے ایس پی پر عزت سے کام چل رہا تھا کہ پابندیاں لگا کر مجھے یہاں بیٹھا دیا

ہے۔" وہ اپنے ریسٹورنٹ کو دیکھتا بولا

"اچھا اتنے دن کسی کو کڈ نیپ نہیں کیا اسلئے طبیعت خراب ہو رہی ہے؟" وہ طنزیہ بولی رومیو ہنس پڑا۔

"ایسے ہی تو نہیں ہو میری منظور نظر۔۔۔!"

بندر یا جیسا دماغ پایا ہے قسم سے ایک کڈ نیپر لیڈی باس کافین ہے۔" اس لڑکی کو جانے کا اشارہ دیتا وہ بانہیں

پھیلا کر بولا۔

مسکان ناگواریت سے مڑی اور اندر چلی گئی فریش ہونے۔۔۔

"میرے جوتے کی ایرٹی تھوڑی موٹی ہے۔" بولی اور اپنے کپڑے نکالے

کلانی میں بندھی گھڑی کو دیکھتی وہ جلدی سے ریڈی ہونے لگی موبائل وہیں ٹیبل پر رکھ دیا۔

جبکہ باہر روڈ پر پڑا آتی جاتی گاڑیوں لوگوں کے بیچ اب اسکا انتظار کرتا مسلسل چاکلیٹ کھا رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ دونوں کی ایک بات تھی کہ ایک ببل کھاتی تھی جبکہ رومیو چاکلیٹ۔۔  
خود لیڈی باس تھی تو وہ کڈ نیپر۔۔۔

"تم جس بندے کو ڈھونڈ رہی ہو کل سے، وہ مابدولت کو معلوم ہے کہاں پایا جاتا ہے۔" اسنے اپنی زیرک نگاہوں سے آشنائی دی اور اسے صدے میں چھوڑ کر کال ڈسکنیکٹ کرتا کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔  
جبکہ دوسری طرف اسکے کال کاٹنے پر مسکان اس چالاک لومڑ پر لعنت دینے لگی۔۔  
اور مطلب سمجھتی جلدی سے تیار ہو کر کوٹ پہنتی بیلٹ میں گن لگائے ہاتھوں پر گلووز، لانگ لمبی ایری والا بوٹ پہنتی وہ اپنے فلیٹ کو لاک کر کے لفٹ میں داخل ہوئی۔۔  
"کہاں ہے وہ کمینہ ایک سے بڑھ کر ایک۔" ویٹر کی ٹرے سے جو س لیتی وہ ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ اندر آئی

آج اسنے کیپ پہن رکھی جبکہ پیچھے سنہری بال کھلے پڑے تھے۔  
اسنے ابھی جو س کا گلاس منہ سے ہٹایا تھا ہی کہ سامنے باینک پر بیٹھا اسے دیکھائی دیا۔  
اسکے دیکھتے ہی مسکراہٹ پاس کی اور کیز اسکی طرف پھینکی جسے اسنے بھاگتے تھا ما کہ رومیو قہقہہ لگا اٹھا۔  
اسکے سامنے دھویں چھوڑ کر بھاگنے پر مسکان اپنا کوٹ جھٹکتی باینک پر بیٹھی اور کیز گھما کر کل لگائی۔۔ ببل چباتے اسنے کلچ پکڑا اور آہستہ آہستہ ریس دیتے کچھ ہی دیر میں خود وہاں دھویں چھوڑتی فضا میں تیز باینک کی آواز چھوڑتی فضاؤں سے باتیں کرنے لگی کہ آنکھوں پر لگے سیاہ گلاسز سر پر پہنی ٹوپی اور اڑتے اسے سنہری بال کئی نظروں کو ساکت کرتی گئی۔۔۔

اسے دور روڈ پر رومیو کی بائیں سائیڈ ٹرن موڑتیلے جھلک دیکھائی دی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور خود اسے ریس دیتے جہازی سی رفتاری پکڑ لی۔۔۔  
 وہ جانتی تھی وہ یہاں رہتا ہے اور ہر کسی کی انفارمیشن رکھتا ہے۔۔۔  
 اسے بھی کچھ تنگ کرنے کے بعد دے دیگا اس آدمی کا پتا۔۔۔  
 صبح دل گھبرانے سے اس نے نماز پڑھ کر عارب سے بات کی تھی جو کہ کچھ پریشان تو لگ رہا تھا پر اسے اچھی طرح مطمئن کر لیا تھا۔۔۔  
 پر وہ مسی کیا جو خطرے کی بونا سو گئے وہ جان چکی تھی کچھ ہے جو اس کا بھائی اس سے چھپا رہا ہے اور وہ جلد از جلد یہ کام ختم کر کے وہاں پہنچنا چاہتی۔۔۔  
 پر پہلا یہ کام کیونکہ یہاں موجود درندہ پاکستان کا غدار تھا۔۔۔  
 وہ معصوم پھول کو نوچ کر یہاں آیا تھا۔  
 رو میو کا وینگ آفر دیکھ کر وہ مسکراتی وائے ناٹ پھینکتی ٹائرا اٹھائے آگے کو جھک آئی۔۔۔  
 اور ایک مخصوص آواز کے ساتھ اس کے منہ پر دھواں چھوڑتی ریسنگ بانیک اڑاتی ہوئی وہاں سے نکلی۔۔۔  
 وہ سٹپٹا گیا۔۔۔ "آدمی کا مجھے بتانا ہے یا اسے۔" اس نے سوچا اور کندھے اچکا کر اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔  
 "تم رک نہیں سکتی یہاں؟" وہ اس کے برابر آتا بولا  
 مسی نے گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا اور بانیک کو ریس دی۔۔۔  
 "نہیں! کیونکہ میں اپنے سوامی کو بگاڑ نہیں سکتی۔ اپنی بیٹی بچے سے دور نہیں رہ سکتی۔" وہ کندھے اچکا کر بولتی آگے نکل گئی۔۔۔  
 پر دوسرے بل اسے بریک لگانی پڑی جب ٹھاکی آواز نکلی اور وہ گھسیٹتا ہوا آگے نکلا۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اب کیا ہوا ہے؟" بد مزہ ہوتے وہ بولی اور گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔

"صدمہ لگا ہے۔" وہ بایک کے ساتھ ڈھیر پڑا بولا۔

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ اسنے بچے بھی پیدا کر لیے اور رومیو جولیٹ کی وفائی میں وہیں سڑتا بیٹھا رہا۔  
 "مرے رہو یہیں! ویسے راستہ دیکھانے کا شکریہ۔" وہ کہہ کر نیچے جیب سے گرے اسکے چاکلیٹ اٹھاتی  
 وہاں سے انگلیوں کا سلام کرتی نکلی۔۔۔

\*-----\*-----\*

"تم ٹھیک ہو؟" عرب گھبرا یاد کی حالت پر اسکے پاس پہنچا۔۔

"ہاں یار ٹھیک ہوں۔ سعیر کہاں ہے؟" سرخ سیاہ آنکھیں اس پر ٹکائے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ چلا گیا۔" عرب نے سمی کی بھیگی آنکھیں دیکھتے کہا

آلف چونکا "کہاں چلا گیا؟" اور نا سمجھی سے پوچھا۔

ساتھ ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہاتھ لینے کیلئے۔۔۔

پانی کا بہاؤ اتنا تیز تھا کہ وہ خدا خدا کر کے وہاں سے نکل پایا تھا۔ اسکا ارادہ اپنے ماں باپ کے پاس جا کر انکی غلط  
 فہمی دور کرنی تھی۔۔

وہ جانتا تھا اسکا باپ اسے غلط نہیں سمجھے گا کیونکہ اسکا باپ جانتا تھا آلف کبھی غلط کر نہیں سکتا۔۔۔

وہ اپنی ماں کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا کہ کہیں انہیں اپنی ممتا یا تربیت پر دکھ نا ہو۔۔۔

وہ انہیں جا کر بتانا چاہتا تھا کہ آلف کوئی غنڈہ نہیں انکا اپنا داد، ملک کا محافظ ہے بات صرف یہ ہے کہ انکی یہ

شخصیت گہراہ ہوتی خود سے ہی۔۔۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر وہ پہلے سعیر سے بات کرنا چاہتا تھا کہ کیا سوچا ہے برہان کا، اسکا بھائی ایماندار ہے وہ اب تک چیک کر چکے ہیں تو ایسا اچھا نہیں کہ انہیں برہان علوی کا بھی ساتھ مل جائے۔۔۔

اسکے روم میں بند ہونے پر عارب نے بے بسی سے سہمی کو دیکھا جواب ہچکیاں بھر رہی تھی۔۔۔  
 "عارب میرا بھائی میری شہزادی! وہ مجھے بچانے کیلئے اپنی شہزادی کھو گیا۔" اسنے سسک کر کہا۔  
 عارب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے نفی میں سر ہلایا

"بچی مت بنیں سہمی جی حوصلہ رکھیں یہ بھی مت بھولیں کہ آپکی وجہ سے ہی انہیں شہزادی ملی ہے۔۔۔  
 اگر عالم کو اپنی بیوی کیلئے قہر زمان سے ڈرہوتا تو اب تک وہ پاکستان ہلا چکا ہوتا۔۔۔

اسے معلوم ہے یہ عورتوں کو استعمال کرنے والے، مرد کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔  
 دیکھا نہیں سب کو بھگادیا آلف برہان سب کو سامنے ہٹا کر پھر آیا ہے کیونکہ وہ ان میں سے کسی کے سامنے  
 بھی آیا تو سیدھا سعیر کی گرفت میں آئے گا سلتے ہی اسنے ایسا بذلوں والا کھیل کھیلا ہے۔ "وہ اسکا ہاتھ تھام  
 کر سمجھا رہا تھا جبکہ پیچھے سرخ آنکھوں سے کھڑے آلف کے چہرے پر سختی پتھروں کی طرح چھائی۔۔۔۔  
 "مطلب میں سمجھا نہیں! تمنے بتایا نہیں عالم کہاں ہے سسٹم پر اسکی پوری رات اور دن کی غائبی شوہر ہی  
 ہے کیوں؟" وہ عارب کے سامنے کھڑا بولا۔

"تم ایسے سرد ہو کر بات کیوں کر رہے ہو؟" عارب نے ابرو اٹھا کر پوچھا  
 حالانکہ غلطی اسکی ہی تھی کہ اسے گھڑی اتارنی ہی نہیں چاہیے تھی اور اب ان سے غصہ ہو رہا ہے۔۔۔  
 "تم جواب دے رہے ہو!" اسنے جتا کر کہا اور اسکے سوال کو نظر انداز کر دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سمی جی آپ جائیں کھانا کھائی میں آتا ہوں۔" وہ مسکرایا اور آگے آفس کی طرف بڑھ گیا جبکہ مٹھیاں بھیجنے سپاٹ چہرے کے ساتھ آلف اسکے پیچھے گیا۔۔۔

وہ ساکت پتھر کا بت بنا آفس میں دیوار گیریل ای ڈی پر چلتی رات کی نیوز دیکھ رہا تھا۔ جواب بھی وقفے وقفے سے دیکھا رہے تھے۔۔۔

دلہن کی طرح سبے علوی ولا جو برقی قمقموں سے داد نے اپنے ہاتھوں سے دوستوں کے ساتھ ملکر سجایا تھا بڑے ارمانوں سے۔۔۔

ان ارمان کی جگہ وہاں لاشیں نکالی جا رہی تھیں۔۔۔

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ کل رات ہونے والے ایس پی برہان علوی کے گھر پر دہشتگردوں کے اٹیک سے ناصر ف کئی جوان شدید مقابلہ بازی میں شہید ہوئے ہیں، بلکہ مشہور بزنس ٹائیگون کمال علوی انکی بیگم ساتھ دونوں بہنوں کی بی اماں، انکا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔۔۔!"

نیوز اینکر تیز تیز بولتا ساتھ دل دہلا دینے والا منظر بھی دیکھائے جا رہا تھا۔۔

لوگوں میں پھیلے خوف ہر اس دہشتگردوں کا دونوں بہنوں کو لے جانا۔۔

آلف نے عارب کی طرف ویران نظروں سے دیکھا۔

"یہ کس کا گھر ہے عارب؟" اسکے الفاظ اسے خود سمجھ نہیں آرہے تھے کہ کیا بول رہا ہے۔

"آلف۔۔۔!!" عارب نے افسوس کرتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا وہ بدک کر پیچھے ہوا

"مجھے بتاؤ یہ کس کا گھر ہے؟؟؟"

کس کے گھر سے ماں باپ کی لاشیں اٹھ رہی ہیں؟

کسی کی بیوی لاپتا ہے؟

کس کی گڑیا پھر غذاب میں چلی گئی مجھے جواب دو عزل؟" وہ غرا کر اسکا کالر پکڑ کر آپے سے باہر ہو گیا۔  
 "تمہارے!! تمہارے گھر کا ہے یہ حال ہے۔" گہرا سانس بھرتے اسکے ہاتھ جھٹک کر اسنے تلخی سے کہا۔  
 "کیا بکواس کر رہے ہو یہ میرا گھر کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ چلا اٹھا کہ باہر موجود سہمی بھی سہم گئی  
 "آلف ہوش میں آؤ۔۔۔!!

تمہارا ہی گھر ہے۔" کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے وہ غرایا۔  
 کہ بپھرے زخمی شیر کی طرح گرم گرم تیز سانس لیتا لہو لہان آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔  
 "اگر یہ میرا گھر ہے تو میرے ماں باپ کہاں ہیں؟ میری بونی کہاں ہے؟ میری گڑیا کہاں ہے؟۔۔ کہاں  
 ہیں وہ دھول جشن لوگ؟؟

یہ لہو لہان کیوں ہے۔۔؟؟ لاشیں کیوں نکل رہی ہیں شادی والے گھر سے؟؟" وہ ایک کے بعد دوسری  
 چیزیں اٹھائے ایل ای ڈی پر مارتا خونخوار بنادھاڑ رہا تھا۔

"کیونکہ آلف صاحب نے غلطی کی ہے! اسکی ایک چھوٹی سی غلطی اسکی دنیا برباد کر گئی۔  
 تم جانتے تھے تمہاری ذرا سی غلطی تمہاری دنیا تباہ کر سکتی تھی پر تمنے اسے نظر انداز کر دیا اور وہ کر دیکھا یا جو  
 ایک ایجنٹ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

کبھی کوئی سیکرٹ ایجنٹ بھروسہ نہیں کرتا کسی پر ناہی خود پر۔۔۔ پر تمنے اندھا اعتماد کیا اور ٹھوکر کھائی۔  
 پر یاد رکھنا اس میں غلطی نور العین کی نہیں ہے۔۔

ناول: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

اسنے جو کیا ایک فخر کی بات تھی کہ اسنے اپنے شوہر کو بھی نادیکھتے ملک کا غدار سمجھتے اسے پھانسی تک پہنچانا چاہا۔۔۔

تمہیں اس پر فخر ہونا چاہیے پر۔۔۔

وہ معصوم تھی نا سمجھ! تمہیں اسکے سامنے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔

اور اگر آئے تو اسکا شک دیکھ کر حقیقت بتا دینی چاہیے تھی اگر ہو سکتا تو اس پر نظر رکھ لیتے۔۔۔

عرب آہستہ سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ آلف لب بھینے آنکھیں درد سے میچے سرخ چہرے کے ساتھ نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

"تباہ ہو گیا عرب سب کچھ چھین گیا مجھ سے وہ میری ماں۔۔۔

میرا باپ۔۔۔

سب چلے گئے بی اماں بھی چلی گئی عرب سب ختم ہو گیا۔" وہ سسکتا ہوا بولا۔۔۔

"میرا سب انسورہ گھر ماتم میں بدل گیا اور اسے بدلنے والی صرف وہی تھی۔۔۔

وہی نوالعین تھی جسے میں خود سے زیادہ چاہتا تھا۔۔۔

اس پر میں نے آنکھ بند کر کے یقین کیا۔۔۔

اسے مینے اپنی سانسوں سے زیادہ چاہا۔۔۔

اسکی ذرا سی تکلیف پر میں خود تڑپ جاتا تھا۔۔۔

اسنے کیا کیا عزل۔۔۔؟

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ناصر ف ایک وار میں داد کو مار دیا بلکہ آلف کو بھی زیرہ زیرہ کر دیا کیوں۔۔؟؟ کہاں کمی رہ گئی تھی میری محبت میں؟

تم کہتے ہو کہ اسنے وطن کیلئے کیا حیوان کو پھانسی دلانے کیلئے کیا۔۔!  
نہیں اسنے سب مجھے برباد کرنے کیلئے کیا۔۔ اسنے آلف کو صرف دھوکے کی اتنی بری سزا دی۔۔۔  
میںے اسے کہا تھا صرف کچھ وقت دو مجھے لمحات کا فاصلہ رہا تھا۔۔۔

اندازہ لگا سکتے ہو میرے ارمانوں میری محبت کا جنازہ اٹھائے میں بھاگ رہا تھا کیسی تکلیف ہوئی تھی جب میرا  
بھائی مجھ پر گولیاں چلا رہا تھا۔

کیسی تکلیف ہوئی تھی جب پیچھے اپنے ماں باپ کی اذیت کو سوچتا کہ انکا بیٹا حیوان ہے۔۔ "وہ پھر کر لہوں  
آنکھوں سے اسے دیکھتا گر جا

"اسنے تباہ کیا ناصر ف علوی کو، داد کو بھی مار دیا ختم کر لیا سب کچھ میں چھوڑوں گا نہیں اسے تڑپادوں گا زندگی  
جہنم بنادوں گا اسکی۔۔۔

نفرت ہے نا اسے آلف سے۔۔؟

حیوان ہے نا اسکی نظروں میں آلف۔۔!

اب حیوان ہی رہے گا۔۔۔

کبھی معاف نہیں کروں گا اسے۔۔! اسنے میرے ماں باپ چھین لیے۔۔ مجھ سے میری بونی چھین لی!!  
میں نور العین کو کبھی معاف نہیں کروں گا اسنے مجھے برباد کیا ہے اپنے شک میں اسنے میرے وجود کو کانچ کے  
ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ توڑوں گا اسے ذرہ ذرہ بے نشان کر دوں گا میں اسے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سب کچھ ختم کر گئی عارب کسی کو نہیں چھوڑا میرے لئے۔۔۔" وہ نیوز میں دیکھائے اپنے باپ کا دھندلا  
چہرہ یاد کرتا بے آواز قالین کو دیکھتا رونے لگا۔۔۔  
عارب خاموش سا اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"عالم کہاں ہے؟ اور قہر زمان کیسے پہنچا میرے گھر؟ اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں یا ہم سب گھر میں نہیں؟"  
ایک دم اٹھ کر وہ سرخ آنکھوں سے عارب کو دیکھتا سر دلچے میں پوچھنے لگا۔  
عارب کب سے اسکی بدگمانیاں نور العین کیلئے سن رہا تھا اسکے ایک دم سامنے آنے پر گہرے سانس بھر کے  
اسکی اذیت سے چور نظروں سے آنکھیں پھیر گیا۔  
"عالم کا کچھ معلوم نہیں وہ کہاں گیا ہے۔۔۔"

اسے جب یہاں سمعیہ کے بارے میں کال کر کے بلایا گیا تو اسے ٹھیک دیکھ کر جب جا رہا تھا کہ راستے میں ہی  
اسکی گاڑی پرائیک ہو گیا اور وہ ان سے لڑنے کیلئے اتر اٹھا پر وہ بھاگ گئے تھے۔۔۔  
البتہ اسکی گاڑی بلاسٹ ہو گئی تھی۔۔۔

اور جب تک وہ بھاگتا وہاں پہنچا زمان دونوں کو لیکر جا چکا تھا۔ پھر وہاں جب ہم پہنچے تب وہ خاموش کمرے میں  
کھڑا تھا۔۔۔

اسکے بعد بریگیڈ رُجنرل نے بھی اسے سمجھایا کہ ہمیں کنگ اور زمان دونوں زندہ چاہیے پر اسنے کہا اگر میری  
بیوی کو کچھ ہوا تو اس سے کوئی امید نہ رکھے۔۔۔ "شہر یار آفس میں داخل ہوتا بولا۔  
عارب اور آلف دونوں اسکی سمیت پلٹے۔۔۔

"کسی کو نہیں معلوم ہے کیا مراد ہے کیا وہ اب ہمارے ساتھ نہیں؟" داد چونک کر بولا

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"ظاہر ہے اسنے سب ہم پر چھوڑا تھا اور جب ہماری طرف سے چوٹ پڑے گی تو کیا وہ اب بھی ہمارے ساتھ کام کرے گا۔" وہ نور العین کی بات گول کر گیا کہ اسنے کچھ کیا ہے۔۔۔

کیونکہ جاتے ہوئے سعیر عالم ہی اسکے ثبوت مٹا گیا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسکی نادانی کے بارے میں کسی کو نہیں بتانا چاہتا خاص کر کے داد کو شاید۔۔۔

تبھی وہ بھی چھپا گیا تھا کہ زمان نور العین سے بات کرتا ہے یا اسنے کوئی وائس بھیجی تھی سعیر کو نور العین کی موبائل سے جاتے ہوئے۔

"پراپسیا کیسے ہو سکتا ہے زمان کو کیسے معلوم کہ گھر میں ہم نہیں اور یہ اسکا وقت پر سب کے ناہونے پر اندر کیسے آگیا۔۔۔؟"

مطلب کوئی تو گھر میں اس سے ملا ہوا ہے جسنے اسے ہر لمحے سے واقفیت دی اور ساتھ دیا اتنا بڑا قدم اٹھانے سب سے کھیلنے پر۔۔۔۔

ورنہ اتنے سال کتنا قریب رہا بیسٹ کے اسکی جرات نہیں ہوئی اسے نقصان پہنچانے کی اور اب اچانک؟" داد کے سوال کی بوچھاڑ ہو گئی جس سے شہریار نظریں چرا گیا۔۔۔

کیسے بھول گیا تھا کہ وہ ایجنٹ ہے۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں اسنے ڈبل گیم کھیلی ہے آلف۔" اسنے نرمی سے سمجھانا چاہا

"نہیں ڈبل گیم نہیں کھیلی گئی شیر۔۔۔

یہاں ڈبل کھیلانی گئی ہے۔۔۔۔ اسے ڈبل ساتھی ملا ہے اپنا ہی کوئی غدار۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور میں وہ جان کر رہوں گا، اس غدار کو اپنے ہاتھوں سے سزا دوں گا۔" وہ کہتا وہاں سے دونوں کی سنے بغیر نکل گیا۔۔۔

"یہ پاگل ہو گیا ہے! اپنی غلطی نہیں دیکھ رہا اسے مینے وارن کیا تھا کہ گھڑی اٹھالے پر اسنے وہ نہیں سنبھالی اب سارا قصور اس پر ڈال دیا ہے۔" عارب غصے سے بولا۔۔۔

"ابھی اسکے زخم ہرے ہیں اسکاری ایکشن یہ نرا مل ہے مینے اس سے کئی بڑا سوچا تھا پر چلو اللہ کا شکر کہ وہ خود کو سنبھالنا جانتا ہے۔" شہریار اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے بولا۔

"تمہیں بہت خیال رکھنا ہے سمعیہ کا عارب۔۔۔

اسنے کچھ سوچ کر پھر تمہیں اسکی رکھوالی کیلئے چنا ہے۔۔۔

ایک بھائی اپنی عزت تمہارے حوالے کر گیا ہے اسکی ایسے ہی عزت کرنا جیسے اسنے تمہاری عزت کی۔" وہ سمجھانے لگا عارب ہنس پڑا۔۔۔

"تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں الحمد للہ میں سمی جی کی بہت عزت کرتا ہوں۔ اور مجھے معلوم ہے اسکی عزت کیسے کرنی ہے وہ میری آنکھوں پر ہے فکر مت کرو۔

اچھا اب تم لوگ جا رہے ہو۔۔۔؟؟" اسنے بات بدلی

"ہاں اوپر سے آرڈر آئے ہیں کہ سعیر کو روکیں وہ اور دونوں کو زندہ لائیں۔۔۔!" وہ بتا کر لب بھینچ گیا۔

"عجیب خود غرضی ہے۔۔۔

زندہ پکڑنے کیلئے انہونے اس حد تک لادیا اسے۔۔۔

اسکی تکلیف کا کسی کو احساس نہیں۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انہوں نے تو سچ میں اس بیسٹ سمجھ لیا ہے پتھر کا وجود ہے نا۔  
اگر انکی ضد نا ہوتی کنگ زمان کو زندہ پکڑنے کی تو آج وہ زندہ رہ کر اسکی شہزادی پر پھر سے اٹیک نا کرتے۔۔"  
وہ غصے سے بولا شہریار کیا کہہ سکتا تھا۔۔  
سمعیہ کو یقین دلایا کہ سعیر کو کبھی کچھ نہیں ہو سکتا وہ صرف یہاں حیوانوں کیلئے جہنم بنائے بھیجا گیا ہے۔۔۔  
آگ کو آگ نہیں جلا سکتی۔۔۔

پتا نہیں کہاں تھا زمان اور کہاں تھا سعیر۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے عالم ولا سے نکلا۔۔۔۔  
\*-----\*-----\*

"میں نہیں کھانوں گی سنا نہیں۔۔۔!!" وہ ہاتھ مار کر ٹرے کو پیچھے پھینکتی چلائی  
زمان کے ساتھ موجود اسکے دیو نما آدمی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔  
چٹاخ چٹاخ۔۔۔۔ "ہم سے زبان چلائے گی نہیں کھائے گی؟" زوردار تھپڑ مارتے وہ اسکے بالوں کو پکڑ کر  
چہرہ اونچا کرتا اس پر دھاڑا کہ اسکی ہچکیاں نکل گئی جبکہ منہ میں خون کا ذائقہ گھل گیا۔  
"اسے چھوڑ دو!! وہ کھائے گی مت مارو!!" حور سسکتی ہوئی زمان کے ہاتھوں سے زبردستی کھانا کھاتی بولی  
اسکا پور پور زخم تھا وہ ہوش میں آتی چلائی چیخی تھی نتیجاً اسکے ٹھوکروں پر رکھ دیا۔۔۔۔ بال منہ نوچ کر اس پر  
جتایا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر آئی ہے۔۔۔  
وہ کسی کنگ کے پاس جانے والی ہے۔۔۔۔

رونے سے شاید اسکی آنکھوں سے نکلا خون پوری آنکھوں پلکوں پر پھیل کر جم گیا تھا جس سے نا وہ دیکھ پار ہی  
تھی نا ہی خود کا یا اپنی بہن کا بچاؤ کر پار ہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بلکہ اس ہال نما روم کے کونے میں سکڑی سمیٹی پڑی تھی اور سامنے اسکی بہن کے بالوں سے پکڑے وہ حیوان زبردستی اسکے منہ میں نوالے ڈالتا اسکی سانسیں روک رہا تھا۔

ناجانے کتنے گھنٹے، رش ڈرائیونگ کمشنر کی پوری سپورٹ کے ساتھ وہ افغانستان کے شہر جلال آباد کے ایک چھوٹے سے گھر میں موجود تھیں۔۔۔

جب ہوش آیا تو اسنے چیخنا چلانا شروع کیا اپنی بہن کو خود میں چھپانا چاہا پر اسکے چھوٹے سے نازک وجود کو ہی زخم لہو لہان کر دیا گیا کہ اب وہ مدہم سانسیں لیتی نیچے پڑی تھی۔۔۔۔۔  
"چپ کر کے کھاؤ کل ہمارا نکاح ہے۔۔۔"

اور میں چاہتا ہوں اسے کنگ کے پاس بھیجتے ہم یہاں سے نکاح کر کے چلے جائیں۔۔۔۔۔" مٹھی میں جکڑے اسکے بالوں کو سختی سے جھٹکا دیتے وہ بولا کہ حور کی آپہں نکل گئی۔۔۔۔۔  
"عالم۔۔۔۔۔!" ان آہوں میں صرف اسکی ہی سدا تھی اسکی ہی پکار تھی۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں زندہ رہ گئی کیوں واپس اس جہنم میں آگئی کیوں اپنے شہزادے سے بچھڑ گئی کچھ بھی تو وہ معصوم نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

اسکا دماغ کہاں کام کر رہا تھا وہ صرف ہاں ہوں میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔  
ہمیشہ جو خوف اسکے رگوں پلتا آیا تھا کہ جب اسے وہ لے جائیں گے تو اسکی کیا حالت ہوگی شاید مر جائے گی۔۔۔۔۔

پر نہیں وہ مری نہیں بلکہ اپنا ہی دماغی توازن کھو کر بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔۔  
وہ نہیں سمجھ رہی تھی نکاح پر نکاح ہونے سے کیا ہو گا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکا عالم کب آئے گا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بس اتنا جانتی تھی ایک عالم تھا جو اسے موم کی گڑیا کی طرح رکھتا تھا۔۔۔  
اسکی یادیں اسکا لمس اسکی آہٹیں تھی جن کی آس پر وہ اسے پکار رہی تھی باقی کچھ بھی تو نہیں جان پارہی  
تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی اسکی بہن ماری جارہی ہے اسکا برا حال ہے پر وہ کچھ نہیں سوچ پارہی تھی بس اسکی چیخوں پر ذرا  
سی ہمت کر کے گڑ گڑا جاتی جیسے وہ اسکے لئے۔۔۔

"پھر اس۔۔۔ اسے چھوڑ دو اسے مت مارو۔۔۔ وہ میری بہن ہے اسے جانے دو۔۔۔!" وہ روتی ہوئی  
بولی زمانہ ہنس پڑا۔۔۔

"ضرور چھوڑ دیں گے۔۔۔! کچھ ہی دیر میں اسے چھوڑ دیں گے ہم۔۔۔!" وہ فرش پر نڈھال پڑی اس  
چھوٹی سی لڑکی کے مدھم سانسیں لیتے وجود کو دیکھتا بولا

"اٹھو کھائو۔۔۔!" اس سیاہ فام نے گردن سے پکڑ کر نور کو اٹھا کر بیٹھایا  
جو زخم کی تاب نالاتی تکلیف سے غنودگی میں تھی بلبلا تو تب اٹھی جب گرم پانی کا کٹور لبوں سے لگا اور اسکی  
چیخوں کی پرواہ کیے بغیر وہ گرم مادہ اسکے حلق سے اتارہ گیا۔۔۔  
"مما پاپا۔۔۔"

داد۔۔۔۔!! "وہ اپنا گلا پکڑے درد سے غوغا کرتی پھڑ پھڑاتی گھٹی گھٹی چیخیں مارتی انہیں پکار رہی  
تھی۔۔۔۔

پر احساس کہا تھا اس معصوم کی حالت کا بلکہ اسے زمین پر گلا پکڑے پھڑ پھڑاتے دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔  
اور حورا اسکی غوغا کی آواز پر حیران سی اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اسے جانے دو یہ میری بہن ہے اسنے مجھ سے کہا ہے معاف کر دو اسے۔۔" ڈر کر وہ زمان کے ہاتھ پکڑے سسکی۔۔۔

وہ نہال نظروں سے اسے دیکھتا اسکے بال چھوڑ کر ہاتھ چوم گیا۔  
"چھوڑ دو۔۔!" اسنے کرخت لہجے میں کہتے سیاہ فام کو جانے کا اشارہ دیا اور ایک نظر لہو چہرے والی بیہوش پڑی نور العین پر ڈال کر پاس بیٹھی حور کو دیکھا۔۔۔

"بلا سنڈ بیوٹی تیار ہونا پھر نکاح کیلئے؟" وہ اسکے چہرے پر اپنے تھپڑ کے نشانوں پر انگلیاں پھیرتا بولا۔  
"وہ۔۔۔ وہ عالم آجائیں پھر۔۔۔" آنکھیں گھماتی وہ بولی

زمان غصے سے دیکھتا اچانک ہی جبراً پکڑ گیا  
"عالم کون؟؟؟" اسنے غرا کر پوچھا کہ حور العین خوفزدہ ہوتی رونے لگی

"وہ میرا شہزادہ سہمی کا شہزادہ جو میرے لئے آئے گا۔۔!" اسنے روتے ہوئے بتایا زمان ہنس پڑا۔۔۔  
"وہ نہیں آئے گا بیوٹی۔۔۔ وہ تمہارا برا خواب تھا شہزادے نہیں ہوتے۔۔! صرف میں ہوں تمہارا  
قہر زمان۔۔۔!" وہ پر اسرار سی آواز میں اسکے کان میں بولا۔

"وہ۔۔۔ وہ خواب ہے۔۔؟؟ میرا شہزادہ نہیں؟" اسنے معصوم بچی کی طرح روتے پوچھا جس سے جیسے کوئی  
من پسند چیز چھین لی گئی ہو۔۔

"ہاں! شہزادہ نہیں۔ شہزادے نہیں ہوتے کوئی نہیں ہوتا صرف حیوان ہوتے ہیں جو تمہارا ہے  
قہر زمان۔۔۔" وہ اسکے کانوں میں سیسہ انڈیل رہا تھا جبکہ وہ اپنے غم میں روئے جارہی تھی کہ اسکا شہزادہ  
نہیں

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور جو وہ سوچ رہی تھی اسکا شہزادہ آئے گا وہ صرف ایک خواب تھا سہی جھوٹ بول رہی تھی اس سے۔۔۔  
عالم نہیں۔۔۔۔؟؟  
صرف قہر زمان ہے۔

\*-----\*\_\*\_\*-----\*

"بھائی!!! "ہاسٹل میں ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے برہان کو دیکھتا آلف اسکی طرف لپکا۔  
"یہاں کیوں آئے ہو؟ کون بھائی؟" برہان اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور غصے سے بولا۔  
داد کو شک لگا اسکے سر دسپاٹ لہجے پر۔۔۔

"بھائی میں داد۔۔۔!" نم آنکھوں سے کہتا وہ پاس آ کر کھڑا ہو گیا  
برہان سن ہنسا اور ہنستے ہوئے ارمان کو دیکھا

"سن رہے ہو ارمان یہ میرا بھائی ہے؟ یہ میرا داد جسے میں نے اپنے بچے کی طرح پالا یہ وہی داد ہے جو اپنے بھائی کو  
خوار کرتا اسکا تماشا بناتا رہا۔" تلخ لہجے میں کہتے اسنے اسے نفرت سے دیکھا۔  
"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہو گے تم داد پر میرا داد اور سب رات چلے گئے۔۔۔  
میں تنہا ہوں اور تنہا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔

بہت دیکھ لئے اپنے رشتے۔۔۔! جان لیا کہ وہ اذیت زخم دینے کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتے۔ مہربانی ہوگی  
یہاں سے نکلو ورنہ میں سیکورٹی بلا کر تمہیں باہر پھینکو!" اسکے الفاظ نہیں تھے خنجر کے وار تھے جو آلف کے  
سینے پر چلے تھے وہ ششدر اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو بالکل انجان بن گیا تھا ذرا سی رمت نہیں تھی آنکھوں میں پہچان کی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بھائی۔۔۔!!" اس جوان کے آنسوؤں آنکھوں سے بہتے شیو میں جذب ہونے لگے۔۔۔

پر برہان نے پلٹ کے نہیں دیکھا وہ تو لمحہ بے لمحہ سانس لیتی چھوڑتی اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا۔

آلف سارا ٹوٹ گیا اور دیوار کا سہارہ لیکر بیچ پر بیٹھا۔۔۔

عالم کے گھر سے نکلتے وہ اپنے گھر کی طرف بھاگا تھا کہ شاید وہ سب جھوٹ ہو۔۔۔

پر وہاں پولیس ریجنرز کی سخت سیکورٹی گھر پر اندر موجود سناٹا خشک خون کے فرش پر دھبے فضا میں پھیلی

خون کی بو۔۔۔

اسے خود کو ہی نوچنے پر مجبور کر گئے۔۔۔

ہر کونے سے اسے اپنی ماں کی پکاریں سنائیں دینے لگی ہر رخ پر باپ کی جھڑکیں سنائیں دینے لگی۔۔۔

کوئی کھلکھلاہٹیں تھی جن سے اسے وحشت سی ہونے لگی تھی۔۔۔

کوئی روعب کرتا اپنا تھا تو کوئی پر ایسا سب اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے اور وہ جا کر منہ کے بل اپنے ماں

باپ کے بیڈ پر گرتا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔۔

سر پٹخنے لگا بالوں مٹھیوں میں جکڑ کر نوچے پر کچھ ناہوا کہیں سے کوئی واپس نہیں لوٹا۔۔۔

کہ اسے تنہائی سے خوف آنے لگا اور اسے اپنے بھائی اہنی بھتیجی کا خیال آیا وہ وہاں کھڑی پولیس سے اسکا پوچھتا

یہاں آیا تھا کہ اپنے بھائی کے سینے سے لگ کر روئے گا اس سے پوچھے گا کہ ابوامی کو دفنانے پر میرا تو انتظار کیا

ہوتا پر اسنے اتنا بھی حق نہیں دیا۔۔۔

ایک آخری دیدار نصیب نہیں ہونے دیا کیوں کس لئے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسلئے کہ داد وہ دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گا اسکا دل پھٹ جائے گا اسلئے اسکے پہنچنے سے پہلے انہیں دفنادیا گیا یا اسے یہ حق نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔!!" اسنے پھر سے کوشش کی اور آگے بڑھ کر اسکے گلے سے لگنا چاہا کہ بریان نے دھاڑتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔

"خبردار میرے قریب آئے کہانا نہیں ہے کوئی میرا بھائی۔۔۔" سرخ لہو جیسی آنکھیں اس پر نکالتے انگلی سے وارن کیا اور ڈاکٹر کی طرف بڑھ گیا جبکہ داد بت بنا کھڑا رہ گیا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسکے حوالے دوائوں کا ایک نسخہ کیا جسے تھامتے برہان ارمان کی جانب آیا۔

"یہیں کھڑے رہنا اگر ذرا سی ٹانگیں اس دروازے سے آگے پیچھے ہلائی یا کسی ایڑے غیرے کو میری بیٹی کے پاس جانے دیا تو تمہارے اچھا نہیں ہوگا۔" وہ سرد لہجہ میں کہتا نسخہ تھامے وہاں سے نکلتا چلا گیا کہ داد لب بھیجنے اسکی پشت کو او جھل ہوتے دیکھتا رہا۔۔۔

"محض ایک غلطی تھی۔۔۔!! ہستیاں مٹا گئی۔" وہ سر تھامے وہیں بیٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"عالم کہاں ہے؟" دفعتاً وہ چونکا اور ایک نظر ہاسپٹل کے روم پر ڈالتا وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا۔۔۔

پارکنگ ایریا میں کھڑا برہان اسے جاتا دیکھتا رہا

اور نم آنکھیں میچ کر خود کو سنبھالا۔۔۔

وہ اگر اپنے ماں باپ کو نادفنا تا تو ضرور داد اپنے باپ کا چہرہ دیکھتا پاگل ہو جاتا۔۔۔

تبھی اسنے یہ قدم اٹھالیا تھا کہ جہاں بھی جائے بس زندہ رہے اور خوش رہے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گاڑی میں بیٹھا وہ اب اپنی بیٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا کی ناجانے وہ اب اسکے لئے آئے گی بھی کہ نہیں۔۔۔

کل رات جب وہ علوی ولا میں داخل ہوا تھا تو سب سے پہلے اسکی سسکیاں کانوں نے سنی تھی پتا نہیں کتنا اسے پکارا تھا کتنا اسے خوف میں یاد کیا تھا کہ جب وہ اندر داخل ہوا تو فضا اسکی سسکیاں اسکے کانوں تک پہنچانے لگی تھی۔۔۔

دوائیاں لیتے اسے اچانک ایک خیال آیا تبھی تھک کر اسنے وہ ریپر سیلر کے سامنے رکھی۔۔۔  
 "سوری سریہ بل یہاں نہیں صرف ایک ہی دکان پر ملتی ہیں اور وہ کچھ آگے ہے۔" سیلر کی بات پر وہ چونکا اور ریپر کو دیکھا کیا وہ خاص بل کھاتی تھی یا اسکے لئے کوئی اشارہ تھا۔۔۔  
 "ہم! ٹھیک۔" سر ہلاتے ہوئے وہ واپس جیب میں رکھتے وہاں سے روانہ ہوا۔۔۔  
 پرالچھا ہوا تھا پورا۔۔۔

دوائیں ہاسپٹل پہنچا کر سخت سیکیورٹی میں اپنی بیٹی کو چھوڑے وہ ریپر کو دیکھتے وہ سیلر مین کے بتائی جگہ پر پہنچا جہاں ایک بڑا شاپ تھا۔۔۔

"مجھے یہ بل دو؟" ریپر کاؤنٹر پر رکھتے وہ کلائی میں بندھی واپس کو دیکھتا بولا۔۔۔  
 سیلر بوائے نے کچھ چونک کر برہان کو دیکھا۔۔۔

"یہ رات کو بارہ بجے ملتی ہے۔" وہ کچھ سرگوشی میں بولا برہان نے حیران الجھتے اسے دیکھا۔  
 "ابھی تو دس بجے ہیں تم دے سکتے ہو۔۔۔!" وہ جتا کر بولا۔۔۔

سیلر بوائے نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔



"سوری سر مجھے رات کو بارہ بجے بولا گیا ہے آپ اسی وقت آ سکتے ہیں۔" اس نے ہری جھنڈی دیکھائی برہان پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔

"یہ بھی بتا دو بارہ سے ایک منٹ پہلے یا۔۔۔" اسنے غصے سے طنز کیا وہ لڑکا اسے دیکھتا مسکرایا۔۔۔

"وہ آپکے دل پر ہے کب آنا چاہیں گے سر۔" اسکے کہنے پر برہان اسے گھورتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔۔

ابھی دس بج رہے تھے وہ ہاسپٹل جانا چاہتا تھا۔۔۔

ہر چینل ہر ٹی وی پر نیوز چل رہی تھی انکی بربادی کی۔۔۔

گھر ساراویر ان تھا اور وہ وہاں جانا نہیں چاہتا تھا۔ اپنے بنگلے پر بھی نہیں کیونکہ اب اسکا دل اکتا گیا تھا۔  
کمشنر سے تو اب اسکا حساب شروع ہو رہا تھا پر اسکا ریکارڈ اسکا بیک گراؤنڈ اتنا صاف تھا کہ وہ کچھ کر نہیں پارہا  
تھا۔۔۔

پراسنے اب سوچ لیا تھا وہ انہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔ ایک بار اسکی بیٹی کو ہوش آجائے پھر ملے گا ان سے۔۔۔

گاڑی سے نکلتے ہوئے وہ لمبے ڈگ بھرتا اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچا۔

"کون؟" سامنے کھڑا آدمی اسے دیکھتا غصے سے بولا۔

"گیٹ کھولو!" اس نے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔

پراسکے سرد لہجے سرخ آنکھوں سے وہ کچھ گڑ بڑا گیا۔۔۔

"نہیں کھلے گا سر کا حکم ہے کوئی انجان اندر نہیں آئے گا!" وہ غصے سے بولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جس پر وہ تمسخرے سے مسکراتا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"زیادہ عزیز کیا ہے، زندگی یا حکم؟" پراسرار سی آواز تھی گارڈ غصے سے گھورنے لگا یہ الگ بات تھی کہ اسے دیکھتے اس وقت اسکا حلق خشک ہو گیا تھا۔۔۔

مری کی سرد سنسان رات میں جہاں چارواور اندھیرا پھیلا ہوا تھا اس میں اس انجان کا اس طرح سامنے آنا ایک تو اسکی جسامت۔۔

دوسرا سائیڈ فیس پر کٹ، بھوری چمکتی آنکھیں میں پھیلی سرخی، ان میں پھیلی عجیب پراسرار سی چمک۔۔۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اس کے سوال پر۔۔۔

"زندگی۔۔۔" کچھ جھجھکتے ہوئے جواب دیا اس نے سر ہلایا

"تو ہٹوراستے سے!" اس نے گیٹ کے سامنے سے ہٹنے کا کہا

"نہیں! آپکو سمجھ نہیں۔۔۔۔۔"

اسکا جملہ ابھی مکمل ہی نہیں ہوا تھا کہ ایک دم مٹھی میں اس کے بال جکڑ کر دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر سے اس کے گردن پر گھمایا۔۔۔

"مجھے منافق لوگوں سے سخت نفرت ہے!" اسکی گردن سے پھوارے کی مانند نکلتا خون اس کے کپڑے پڑ پڑ رہا تھا۔۔

اور اسکی ابلی آنکھوں میں دیکھتے کیز نکال کر ایک جانب پھینک دیا جہاں وہ ذبح ہوئے جانور کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گیٹ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور آس پاس نظریں ڈالتے ہوئے اپنے قدم اٹھاتا دھمک کی آواز سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اسکے ہاتھ میں موجود خنجر کی نوک سے ٹپ ٹپ کر خون کی بوند گر رہی تھی۔۔۔  
فضا میں سفید برف کے چھوٹے چھوٹے قطرے اڑ رہے تھے۔۔۔ ٹھنڈک سے جسم کا سارا خون رگوں میں جم رہا تھا پر اسکے اندر بھڑکتی آگ اسے ٹھنڈک کا احساس کہاں ڈلا پارہی تھی۔۔۔

وہ حیوان بنا ہوا تھا وہی جسے وجود میں لایا گیا تھا کسی کے ہاتھ میں نا آنے والا کسی کی ناسننے والا حیوان۔۔۔  
بیسٹ کاروپ لیے وہ ہر جذب سے عاری ہو گیا تھا۔۔۔

صرف ایک جذبہ تھا اسکے اندر جسکے لئے وہ مر مٹ سکتا تھا۔۔۔  
اسکی شہزادی کا جذبہ وہی جذبہ اسکے اندر پل رہا تھا باقی اسکا دماغ کچھ بھی سوچنے کے لائق نہیں بچا تھا۔۔۔  
وہ پیچھے کتنے خون کر آیا ہے کتنی لاشیں بچھائیں ہیں وہ نہیں جانتا تھا اسے صرف کمشنر تک پہنچنا تھا اور اسکے لئے اسے خون کی ندیاں بھی بہانی پڑیں تو اس سے وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔

وہ لائونج میں داخل ہوا تو دھند نما اندھیرا پھیلا ہوا وہ چلتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔۔۔

ایک روم کے سامنے رکتے اسنے دروازہ ناک کیا۔۔۔

"کون؟" اندر سے کمشنر کی کرخت آواز آئی۔۔۔

اسنے جواب نہیں دیا بلکہ پھر سے ڈور ناک کیا۔

مضبوط انگوٹھے کی آواز فضا میں ٹھک ٹھک سے ہونے لگی۔۔۔

"مرے جارہے ہو" \* \* "وہ اپنے گارڈ کو گالی دیتا ہوا اٹھا اور دروازہ کھولنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر کے لب پر اسرار سے مسکرائے۔۔۔

کمشنر گاؤں کی دوریاں باندھتا دروازہ کھولا نظریں اسکی جھکی ہوئی تھی دوریوں پر مرکوز۔۔۔

"تمہیں کہا تھا ناڈسٹرب مت کرنا اور کسی کو بتانا بھی مت کہ میں یہاں ہوں پھر کیوں\*\* شکل یہاں لیکر

آئے ہو۔" کمشنر نے کرخت لہجے میں کہتے پاس دیوار پر ہاتھ بڑھا کر لائٹ جلائی۔۔۔

وہ اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

"آ۔ آپ سس۔۔ سعیر!!" کمشنر نے جب دروازہ بند ہوتے دیکھا اور پھر گارڈ کی جگہ سعیر کو دیکھ کر اسکی سانسیں رک گئیں

وہ خوفزدہ سانس بچھے ہوا۔۔۔

"قہر زمان کہاں ہے؟" سعیر اسکی حالت کو نظر انداز کرتا بولا۔

"اک۔۔۔ کون فق۔۔۔ قہر زمان؟؟ سعیر آپ۔۔ ایک کمشنر کے گھر میں گھس آئے ہیں اندازہ ہے آپکو

میں آپکو کیا سزا دے سکتا ہوں؟" اسے اپنے ہاتھ پاؤں کپکپاتے ہوئے محسوس ہوئے جب وحشر زدہ نظریں

اس سرخ خنجر پر پڑی۔۔

"تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا میرا وقت برباد مت کرو کمشنر!" اسنے سخت لہجے میں کہتے خنجر سامنے کیا اور

خون سے رنگے خنجر پر انگلی پھیری۔

اسکے کپڑوں پر لگے خون خنجر کے ساتھ ہاتھ کو بھیگا سرخ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ ایک قتل نہیں کر کے آیا۔۔۔

وہ بالکل حیوان بن گیا ہے۔۔۔ اسنے سوچا تھا صبح ہوتے ہی وہ یہاں سے بھی چلا جائے گا سعیر کو اسکا معلوم

نہیں پڑے گا پر اسکے تاثرات دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا سعیر عالم سب جانتا تھا کہ وہ قہر زمان سے ملا ہوا ہے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سعیر میرا یقین کرو میں کسی قہر۔۔۔ اس کے باقی کا جملہ مکمل کرنے سے پہلے سعیر نے ہاتھ گھمایا اور اس کے چہرے پر سیدھا کٹ دیا کہ وہ چیختا بلبلاتا کر بروقت بائیں آنکھ میچ گیا ورنہ وہ بھی ساتھ چلی جاتی۔۔۔"

"سچ بتاؤ کمشنر ورنہ اب آنکھ جائے گی۔" اس نے وارن کیا

"مارنا ہے تو مار دو پر میں نہیں جانتا کون قہر زمان۔" روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے وہ درد سے دھاڑا جبکہ خون نکلتا اس کے گردن گائون کے اندر جا رہا تھا۔

"تم جتنی سیفٹی سمجھ کر مجھ سے چھپتے یہاں آئے ہو پر یہ تمہاری بھول تھی کہ سعیر تم تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔"

بات اس بار ملک، معصوموں کی نہیں بات اس وقت شہزادی کی ہے اس کی بہن کی ہے۔ "وہ بیلٹ میں خنجر لگا کر کہتا چیئر وسط میں کھینچ لایا اور اب کچھ ڈھونڈنے لگا تھا۔۔۔"

کمشنر اس خون میں لت پت سعیر کو دیکھتا خوفزدہ تھا جو اس کی سمجھے سے بغیر اپنی کیے جا رہا تھا۔ اسے نظروں میں رکھتے ہوئے آہستہ سے ٹیبل کے دراز سے گن نکالنے لگا بہت آہستہ سے بغیر آواز کیے۔۔۔"

پر وہ کیا جانتا تھا کہ سامنے والا وجود انسان نہیں رہا۔۔۔

ابھی اس کا ہاتھ دراز پر گیا ہی تھا کہ جھٹکے سے پیچھے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑے زوردار ٹکڑیو پر ماری۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آہہ۔۔۔۔۔! ایک دلخراش چیخ کمشنر کے منہ سے نکلی جبکہ اسکا سر پورا گھوم گیا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔

"کوئی ہوشیاری نہیں!" سرسراتی آواز میں کہتے اسے بالوں سے پکڑ کر چیئر پر پھینکا اور اسکے گرنے سے پہلے چیئر کو پکڑ لیا۔

کمشنر خاموش سر تھامے بیٹھا تھا۔

سعیر نے بیڈ کے نیچے پڑے لڑکی کے دوپٹے کو دیکھا اور اٹھالیا۔۔۔

"کون کون ہے گھر میں؟" ایک پائوں اسکے گٹھنے پر رکھتے مٹھی میں بال پکڑ کر سراونچا کیا۔

پھٹے سر سے خون بہتا کمشنر کے چہرے پر گر رہا تھا اور وہ دھندلی آنکھوں سے سعیر عالم کو دیکھنے لگا۔

"کک۔۔۔ کوئی نہیں ہے۔" ہکلا کر وہ اتنا ہی بول سکا۔

"تو پھر یہ دوپٹہ کہاں سے آیا؟" اسنے سبز کلر کا دوپٹہ سامنے کیا

کمشنر نے دیکھتے تھوک نکلی "بب۔ بھاگ گئی لڑکی"

"لایا کون تھا اسے؟" سب سمجھتے ہوئے اسنے دوسرا سوال کیا

"گگ۔۔ گارڈ جسے تم ابھی مار چکے ہو۔ وہی لایا تھا راستے سے جا رہی تھی۔۔۔

پر یہاں آتے میرے ارادے سمجھ کر بھاگ گئی ہمنے کافی ڈھونڈنے کی کوشش کی پر نہیں ملی بچ گئی ہے تو مجھے

معاف کر دو۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

"زمان کہاں ہے؟" وہ اپنی بات پر آگیا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے گھمانے یاٹانے کی صورت تمہیں اپنی زندگی دینی پڑے گی کمشنر۔۔۔" خنجر اسکی شہ رگ پر رکھتے وہ کمشنر کو ساکت بت بنا گیا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا تھا باہر کہو گے اپنی بیٹی کی برتھ ڈے پرامریکہ گئے ہو تو میں مان لوں گا، تمہارا ہاتھ نہیں میری شہزادی کی اغوا کے پلاننگ میں؟ تم بہتر جانتے ہو مجھے۔۔۔

آخر تمہارے ایریا انڈر اتنے مرڈر کیے ہیں اور کس طرح کیے ہیں! اب اگر خود کو بھی ان میں شامل کرنا چاہتے ہو تو ضرور نابتاؤ۔۔۔"

"مم۔۔۔ میں بتا دیتا ہوں بب۔۔۔ بیسٹ پر مجھے پروٹیکشن دو زمان سے۔۔۔ اور صرف تم پھر بچا سکو گے مجھے بچاؤ گے؟" وحشت سے زرد رنگت کے ساتھ اسنے کہا۔۔۔  
 "ہوں ہوں!! میں نہیں تمہیں تمہارے سپاہی بچائیں گے ڈونٹ وری۔۔۔!" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے تھپتھپایا کہ وہ جھک گیا اسکے ہاتھ کی سختی پر۔۔۔

"ڈونٹ ویسٹ مائی ٹائم!!" اسے خاموش دیکھ کر وہ دھاڑا  
 "افغانستان میں جلال آباد۔۔۔ وہیں۔۔۔ وہیں گئے ہیں۔۔۔!" کمشنر خوف سے چیختے بتانے لگا۔۔۔  
 اور سعیر نے بری طرح گھور کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جو خون سے سرخ تھی۔۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں قسم لے لو اب صرف مجھے بچا لو یا زمان کو مار آؤ بیسٹ۔۔۔!" وہ ہاتھ جوڑ کر گر گڑا یا  
 "آفکوریس تم جیسوں کی ہمارے ملک میں بہت ضرورت ہے۔۔۔"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ملک چھوڑوا اگر تمہاری اپنے ڈیپارٹمنٹ سے وفاداری ہوگی تو ضرور تمہاری جان بچ جائے گی۔" اسنے کہتے  
خنجر کو منہ میں دبایا۔۔۔

اور بھوری چمکتی آنکھوں سے اسکے چہرے کو دیکھتے دوپٹے کو پھاڑ کر اسکے ہاتھ پیچھے چیر سے باندھے پائوں  
باندھ کر وہ اسکے سامنے رکھی دوسری چیر پر آئینہ رکھنے لگا۔

کمشنر و حشر دہ سا آئینے کے سامنے بندھا بیٹھا آنکھیں پھیلانے یہ سب دیکھتا رہا۔۔۔

جبکہ اب اسکے سامنے آئینہ رکھا گیا تھا اور وہ حواس باختہ تھا کہ کیا کرنے والا ہے یہ اسکے ساتھ۔  
آئینہ رکھ کر سعیر نے منہ سے خنجر نکالا اور اپنے لب صاف کیے۔۔۔

آئینے میں ٹکی کمشنر کی آنکھیں خود پر دیکھتا وہ ہنسا۔۔۔

"جس لڑکی کو اٹھا کر آئے تھے اس جگہ تمہاری بیٹی کو اٹھا کر کوئی جانتا تو؟" اسکے گٹھنے پر خون آلودہ اپنا بوٹ  
رکتے وہ پوچھنے لگا۔

جبکہ خود پورا قصائی کا روپ لے چکا تھا۔

کمشنر کے آنسو بہنے لگے۔۔۔

"میں ایسا نہیں کروں گا بیسٹ میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔"

"تمہاری معافی کس کام کی؟؟ تمنے علوی ولا سے اپنے آفیسر زہٹا کر اس آشیانے کو ویرانے میں بدل دیا

کیوں؟" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنا چاہتا تھا جبکہ کمشنر خوف سے اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں پارہا تھا۔

"کیونکہ اس ایس پی نے میرے حکم کو خاطر میں نہ لاتے وہی کیا جو میرے خلاف تھا۔۔۔"

"تمہارے خلاف تھا یا جرم کے خلاف۔۔۔؟؟؟"



ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایسا کچھ نہیں۔۔۔ کوئی برا گناہ ہم نہیں کر رہے تھے۔۔۔"

سو کھی سیلری لیتا ہے میں نے اس سے کہا تھا ہمارا ساتھ دو ہم تمہیں ماہ کے پچاس لاکھ ستر لاکھ دیں گے ہفتے کا الگ۔۔۔"

"اور اسنے انکار کر دیا ٹھیک؟ پھر تم سب نے اسکے خلاف جنگ لڑنی شروع کر دی۔۔۔"

پہلے اسے نو کری سے نکالنے کے بڑے پاپر بیلے!

پروہاں اسکا صاف ریکارڈ کام آگیا اور تم لوگ ناکام ہو گئے۔۔۔

پھر اسکے باپ کو کالز کر کے ٹارچر کیا نو کری چھڑوانے کیلئے پروہ نہیں مانا۔۔۔

اور اس پر اسٹیکس ہر اسائنمنٹ۔۔ کیا یہی ہوتا ہے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں اپنے ہی آفیسرز کے ساتھ؟

خود رکھوالے ہو کر عزت سے کھیلنا۔۔۔۔۔!

اپنی اولاد کو ہائر اسٹڈی سیلف ڈیفینس شوشل پروٹیکشن اور دوسرے کی عزت پر کتے والی نظر رکھنا۔۔۔ کہ یہ

جاتی عورت نوالہ بن کر منہ میں آئے یہی سوچتے رال ٹپکاتے رہتے ہونا؟ "

"تم اب دھوکہ کر رہے ہو بیٹ! "کمشنر اسکی باتیں سن کر چیخ اٹھا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں دھوکے کی معنی سمجھا دیتا اور عمل بھی کروا دیتا پر خیر۔۔۔۔۔!"

اسنے کہتے ساتھ ہی کمشنر کے نچلے لب کو چپٹی میں کھینچا اور اسکی بانچھوں کے نزدیک سے خنجر رکھ کر کٹاتا ہوا

اسے خوفناک شکل دے گیا۔۔۔۔۔

کمشنر کی دل دہلا دینے والی چیخی عروج پر تھیں جبکہ آئینے میں اسکا بھیانک روپ سامنے تھا جہاں لمبے دانت

دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔

"مع۔۔۔ع۔۔۔ف۔۔۔بب۔۔۔بی۔۔۔س۔۔۔ٹ" اس سے بولا نہیں جا رہا تھا جبکہ اب سفید گوشت کی جگہ سرخ لہو ابل کر باہر نکل رہا تھا اور درد سے اسکی چیخیں غرغریں بدل گئیں تھیں۔۔۔

"بہت اچھا کیا اتنا دور اور ویرانے میں بنگلہ لینے کا۔۔۔ ہا ہا ہا " وہ قہقہہ لگاتا اسکے دوسرے لبوں کو کاٹ گیا جبکہ اب صرف اسکے پورے دانت اور خوفناک کھلا منہ دکھ رہا تھا جو عام انسان دیکھے اسکا دل پھٹ جائے دہشت خوف سے۔۔۔۔۔

سعیر نے آئینے میں اسکی شکل دیکھتے ہوئے سر ہلایا اور اپنے خون سے بھگے ہاتھ اسکے گائون پر صاف کیے۔۔۔۔

"جب تک ہوش رہتا ہے دیکھتے رہو اپنی شکل۔۔۔ کہ کتنے بھیانک ہو تم۔۔" خنجر بیلٹ میں لگاتے ہوئے وہ گن کی گولیاں نکال کر آئینے کے سامنے چیئر پر رکھ چکا تھا اور اسکی موبائل اٹھا کر برہان کے نمبر پر مس کال دی۔۔۔۔

"لڑاؤ اپنا دماغ ایس بی!" موبائل وہی پھینک کر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

\* \* \* \*

"نہیں ملا کہاں چلا گیا کوئی اندازہ نہیں۔" دادا اپنی پوری ٹیم کے ساتھ بیسٹ کے ساتھ زمان کے اڈے کو خالی دیکھ کر بپھر گیا تھا۔

"ہمیں کوشش جاری رکھنی چاہیے وہ ہمیں ضرور ملے گا۔" شہریار نے ہمت بندھائی۔۔۔

"ملے گا! کیسے ملے گا۔۔؟ اسنے کمشنر کے سب لوگوں کو مار دیا ہے۔۔"

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب ہم کیسے معلوم کروائیں کہ کمشنر کہاں ہے تمہیں معلوم ہے ہمیں صرف اسکا پتا ہے کہ زمان سے ملا ہوا ہے اور اسے ضرور معلوم ہوگا زمان کہاں ہے۔

اسکی بیٹی کے پاس نہیں وہ صرف افواہ ایک جھوٹ تھا۔ "داد غصے سے بولا  
"مجھے لگتا ہے ہمیں کمشنر سے نظریں ہٹا کر بیسٹ پر فوکس کر دینا چاہیے کیونکہ وہی صرف ہمیں قہر زمان تک پہنچا سکتا ہے باقی کوئی نہیں۔" شہریار کی بات میں دم تھا پر بیسٹ بھی ملے تب نا۔۔۔  
وہ بیچ میں ایسا دھوکہ دیگا نہیں اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

"اور وہ کہاں ہے؟" چبھتے لہجے میں پوچھا  
"مل جائے گا ہمارے آفیسر ز کی تلاش جاری ہے۔" اسکی بات پر آلف گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔  
"آلف نورلع۔۔۔۔۔ شہریار کی ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اسنے ایکسیوز کرتے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

لب بھینچے ہوئے جگہ چیک کر رہا تھا جہاں بیسٹ کی موجودگی یقیناً تھی۔۔۔  
پر وہ یقین کی حدوں سے نکل چکا تھا۔ اپنے آپ ہی سب کچھ کر رہا تھا۔۔۔!  
ہاں اسنے لئے مشکل کیا تھا؟ کچھ بھی تو نہیں۔

آلف انڈر ورلڈ کا ایک اہم فرد تھا اور وہاں بیسٹ کی غیر موجودگی کی ہلچل مچی ہوئی تھی۔ جسے عزل سنبھال بیٹھا تھا۔ سارے گینگ کو۔۔۔

آلف یہاں سے بھی ناکام ہو گیا تھا۔۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بیسٹ تمہارا سیکرٹ سروس سے اتنے سالوں کا ساتھ ہے یوں ایک منٹ میں توڑ رہے ہو۔۔۔" وہ دکھ سے سوچتا ہوا گاڑی تیز رفتاری سے ڈرائیو کرتا کراچی کی حدود سے نکل چکا تھا۔۔۔

-----  
 "کین آئی کم ان سیٹھ؟" وہ دروازہ کھولے اندر فلیٹ میں داخل ہوتی مسکرا کر بولی۔  
 اسکے پیچھے رومیو اسکے انداز پر مسکراتا ہوا آیا۔

"تم آلریڈی اندر داخل ہو چکی ہو!" سیٹھ بلیک لانگ کوٹ بلیک گلاس پہنے لیڈی باس کو اندر آتے دیکھ کر غصے سے بولا۔

"گریٹ! میں تمہاری آئی سائیٹ چیک کر رہی تھی۔" وہ کہتی ہوئی اسکے سامنے صوفے پر بیٹھی۔۔۔  
 سیٹھ نے اسکے بیٹھے پر گلاس لبوں سے ہٹا کر اپنے پاس بیٹھی لڑکیوں کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ سر ہلاتی چلی گئیں تب وہ اسکی جانب متوجہ ہوا جبکہ نظریں رومیو پر تھی جو بے تکلف سامنے سے انگور اور لیگ پیس اٹھا کر کھا رہا تھا۔

"تمہاری یہاں آنے کی وجہ لیڈی باس یہ تمہارا پاکستان نہیں۔ تم جانتی ہو یہاں تمہاری حکومت نہیں۔۔۔"  
 "آہ ہاں سیٹھ! حکومت نہیں ہماری وحشت ہے جو پوری دنیا پر چھائی ہے ملک ممالک گننا چھوڑ دو۔" ٹانگ  
 ٹانگ پر چڑھائے اسنے کہنی صوفے کے بیک سے ٹکائی

بادام سے فل منہ بھرے رومیو اسے دیکھتا دل پر ہاتھ رکھ گیا جو دھک دھک کر رہا تھا۔  
 "آہ یار کتنے دن ہو گئے چلغوزے نہیں کھائے۔" وہ دوسرے طرف چلغوزے دیکھ کر تڑپ کر ان سے  
 مٹھیاں بھر کر اپنی جیبیں بھرنے لگا۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کام کی بات کرو۔" وہ غصے سے بولا۔

"ہمم! پاکستان کیوں آئے تھے؟" رومیو کو مزید مٹھیاں بھر کر اپنا رومال باندھتے دیکھ کر اسنے بوٹ کا منہ

ٹیبل کی ایک سائیڈ مارا کہ ٹھا کے ساتھ وہ ایک جانب گری رومیو اور سیٹھ ہڑبڑا گئے۔۔۔

ٹیبل سمیت سب کچھ اب نیچے پڑا تھا اور رومیو خونخوار نظروں سے مسکان کو گھور رہا تھا۔۔۔

"جواب نہیں دیا؟" سیٹھ کو پہلو بدلتے دیکھ کر وہ بیلٹ سے گن نکالتی بولی

"دیکھو مسی لیڈی باس! میں وہاں کام سے آیا تھا اس لڑکی کے ریپ کا مجھ پر الزام لگایا ہے تمہارے گینگ

نے۔۔۔"

"او کے!" وہ مان کر سر ہلا گئی اور اپنے کوٹ سے ایک لفافہ نکال کر اسکی گود میں پھینکا

سیٹھ نے نا سمجھی سے دیکھتے وہ لفافہ اٹھایا اور اسے کھولتے دیکھا تو اسکی خود کی تصویریں تھیں جس میں اسکے

چہرے پر ناخون لگے تھے۔۔۔ جبکہ دوسری میں وہ لڑکی روتی ہوئی اسکے گھر سے نکل کر بھاگ رہی تھی۔۔۔

سیٹھ کی رنگت زرد پڑ گئی۔۔۔۔

"یہ کیس تمہارا نہیں میں اس کے بارے میں عزل سے بات کروں گا تم بیچ میں مت آؤ مسی۔" وہ غرا کر

بولتا اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھ جاؤ سیٹھ ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے!" وہ غرا کر بولی

رومیو کی آنکھوں میں تارے چمک اٹھے جبکہ سیٹھ گڑبڑا کر بیٹھا۔

البتہ اب لائونج میں گارڈز چاروں طرف ہتھیاروں لیس آچکے تھے۔۔۔

چلغوزے کھاتے رومیو نے تو حیرت سے دیکھا پر مسی سرسری نظر ڈال کر سیٹھ کی طرف رخ کیا۔

ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"تمہارے پاس دو منٹ ہے یا تم خود کو گولی مارو یا میرے آگے سر جھکاؤ۔"

کیس اوپر لڑیں گے جب ملاقات ہوئی۔ "وہ ٹریگر پر انگلی رکھ کر بولی اور اپنا پائوں ہلانے لگی۔"

"تمہیں سمجھ نہیں آ رہا میں نے نہیں کیا اس کا ریس۔۔۔"

میں کیوں سر جھکاؤں نکلو ابھی ورنہ یہاں سے لاش جائے گی تمہاری۔ "وہ پھر کراٹھ کھڑا ہوا"

مسکان متبسم ہو کر اسکے چپوں کو دیکھتی کندھے اچکا گئی۔

وہ اٹھی۔۔۔۔۔ رومیو حیران ہوا

کیا سچ میں اسکی جولیٹ جا رہی تھی ہارمان کر۔۔۔۔۔

"ویل سی۔۔۔!" اپنے گلابی لبوں کو مدھم سی حرکت دیکر لانگ بوٹ کی ٹک ٹک کے ساتھ اسنے جانے

کیلئے رخ موڑا۔

"بھائی ایک!" رومیو شذر سا اسکے سنہری بال پشت پر دیکھتا کندھے اچکا کر سب کی اجازت لیکر اسکے پیچھے

بھاگا۔۔۔

جہاں گارڈز نے ہتھیار نیچے کیے وہیں سیٹھ نے سکون کا سانس لیا اور اپنا خشک حلق تر کرتے مشروب کا گلاس

منہ سے لگایا تھا ہی کہ تبھی فضا میں ٹھاکے ساتھ اسکے پیچھے کھڑا گارڈ ڈھرام سے نیچے گرا۔۔۔

آہہ کرتے چیخ کے ساتھ سیٹھ کے منہ سے گلاس نیچے گر پڑا اور اسنے وحشت زدہ ہو کر پیچھے پڑے اپنے آدمی

کو دیکھتے سامنے دیکھا تو وہ دراز قد سنہری بالوں والی لڑکی اسکے دیکھنے پر مسکان پاس کرتی سر کو دائیں طرف

مخصوص جنبش دی۔۔۔

"باقی کی تمہارے لئے۔" کہنے ساتھ اسنے گن کو بیلٹ میں لگایا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جہاں رو میو ششدر تھا وہیں فضا میں فائر کی آواز گونج اٹھی۔۔۔

وہ کلابازی مارتی ایک سے انکا ہتھیار چھین کر ان پر ہی حملہ آور ہوتی اسکے گارڈز کے سر منہ سینے کا نشانہ لے رہی تھی۔۔۔

اور پلر کے پاس کھڑا تیز تیز ہاتھ چلاتا چلغوزے چھیل کر منہ میں ڈال رہا تھا۔

"اوہ تیری!" ابھی وہ جولیٹ کے سحر میں جکڑا ہوا تھا کہ ایک گارڈ کی گھومتی ہوئی لات اسکے سر کا نشانہ لینے لگی یہ تو شکر تھا وہ وقت پر جھک گیا۔

نتیجاً اسکے سارے چلغوزے فرش پر پڑے تھے۔۔۔۔

"سالے تیری!" آنکھ تو نے میرے چلغوزے ضائع کر دئے۔۔۔ "وہ زخمی بنادھاڑتا اسکے کانوں کو پکڑے سر اپنے گٹھنے پر مار رہا تھا۔۔۔

"پروہ تو سر کے تھے!" گھومتے سر کے ساتھ اس گارڈ نے اپنے بچاؤ کیلئے ہاتھ پیر مارتے چیخ کر کہا۔

رو میو چونک گیا۔ "ہاں یار بات میں تو دم ہے!" ایک دم اسے چھوڑتے ہوئے خجالت سے کہا۔

گارڈ اپنا سر تھامتا لڑکھڑانے لگا اور رو میو نیچے بیٹھا چلغوزے سمیٹ رہا تھا۔

وہ اکیلی ہی مقابلہ کر رہی تھی وقتاً فوقتاً اس پر بھی نظریں جارہی تھی اور وہ جانتی تھی یہ اس کا بدلہ ہے شادی کا نا بتانے پر۔۔۔

اور اگر وہ بتاتی تو وہ اسے کڈ نیپ کر لیتا یہ بھی جانتی تھی۔۔۔

یہاں آتے ہوئے وہ اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ آج تم مر جاؤ گی۔۔۔

اور ایس پی بیوہ ہو جائے گا کیونکہ اگر مسی کڈ نیپ کی نہیں تو ایس پی کی بھی نہیں ہو گی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگر وہ چاہتا تو سینڈ میں کھیل ختم کر سکتا تھا پر وہ انجان بن رہا تھا جیسے کچھ ہو ہی نہیں رہا البتہ گولیوں سے اپنا بچاؤ پوری طرح کر رہا تھا۔

"یو وو۔۔۔۔ مسلسل گھومتے سر کو سنبھالتے اس گارڈ نے گن اٹھائی اور رومیو کے سر کا نشانہ لینے لگا۔ وہ سرسری سی ایک نظر ڈال کر واپس نیچے دیکھنے لگا جبکہ اس گارڈ کی انگلی ٹریگر پر بھی نہیں پہنچی تھی کہ اسکے کان منہ آنکھوں ناک سے آہستہ سے خون کی بوندیں نیچے گریں اور ساتھ ہی خود لہرا کر رومیو کے رومال میں رکھے چلغوزے کے ڈھیر پر گرا۔۔۔۔"

وہ صدمے میں اسے دیکھتا رہا  
ہوا میں آتی گولی اسکے سر کو جنبش دینے پر کان کے پاس سے سرسراتی ہوئی پلر میں ٹھاسے لگی اور وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

"سالے کی بد نظر لگ گئی ہوگی۔" بڑبڑا کر ہاتھ اسنے جھاڑے جب نظریں مسکان کی طرف اٹھائی تو وہ آخری بندے کا نشانہ لے رہی تھی۔

اسے پھر سے صدمہ لگا اسے زندہ دیکھ کر۔۔۔۔

سیٹھ حواس باختہ سا کھڑا تھا جبکہ مسی گارڈ کے سینے پر اپنا بوٹ میں مقید پاؤں رکھے اب اسکے سینے کا نشانہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔

"اب سیٹھ؟" وہ چلتی ہوئی سیٹھ کے سامنے رکی

"مسی میں تم لوگوں کے گینگ کا حصہ رہ چکا ہوں۔۔۔۔۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسنے گن کا رخ اسکی طرف کیا۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سیٹھ کانپتا لرزتا ہوا اسکے قدموں میں بیٹھ چکا تھا۔

"یہاں سائن کرو۔" اسنے پیپر زپین کوٹ سے نکال کر اسکے سامنے کیے

وہ ہر اسال الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔

"ڈرو نہیں! یہ بس تمہاری پراپرٹی کے پیپر زہیں کہ تم اپنے ہوش حواس میں رو میواسپین کے جولیٹ ریسٹورنٹ اونر کی موجودگی میں اپنی ساری پراپرٹی انزلہ شفیق کے نام کر رہے ہو۔" وہ رو میو کے ساتھ وہاں موجود تینوں لڑکیوں کے نام لیتی ہوئی بولی۔۔۔

سیٹھ کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا اپنی زندگی کی جمع پونجی سسکتے اس لڑکی کے نام کر گیا جسکے ساتھ اسنے زیادتی کی تھی۔

پیپر ز سائن کرنے پر رو میو نے اٹھا کر پڑھے تو آنکھیں چندھیاں گئیں

"مجھے لگتا ہے نیکسٹ مجھے اس لڑکی کو کڈنیپ کرنا چاہیے!" وہ دل میں سوچتا ہوا معنی خیزی سے مسکرایا۔

"منہ کھولو!" اسنے آرڈر دیا سیٹھ حواس باختہ ہو گیا

"کک۔۔۔ کیوں؟ دیکھو مینے کر دیا سب جو تمنے کہا اب مجھے جانے دو۔۔۔!" وہ ڈرتا ہوا ہاتھ جوڑ گیا۔

"منہ کھولو سیٹھ!" وہ چبا کر بولی پر وہ ہر اسال نفی کرنے لگا رو میو نے اکتا کر دیکھا

اور اگلے ہی لمحے اسکی دونوں انگلیاں اسکی آنکھوں میں موجود تھی۔۔۔

جہاں لائونج میں دل دہلا دینے والی چیخیں گونجی تھی وہیں اسکا منہ پورا کھل گیا۔۔

رو میو نے اپنی خون آلودہ دونوں انگلیاں آنکھوں سے نکال کر اسکے کپڑوں پر صاف کی اور مسی نے مسکراتے

ہوئے اسکے کھلے منہ میں گن گن کا منہ ڈال کر ٹریگر دبا لیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اس لڑکی کا گھر کہاں ہے؟" بانیٹ پر بیٹھتے وہ سرسری سا پوچھنے لگا۔  
پر مسی اسکی سوچ کو جانتی تھی۔۔۔۔

"وہ لڑکی نہیں ابھی پندرہ سال کی بچی ہے۔۔۔۔ اور گھر تیرے جیسے خبیث کی نظروں سے اوجھل ہی رہے  
تو بہتر ہے۔" وہ ریس دیکر اس سے پہلے وہاں سے نکلی۔

رومیو دانت پیسے اسکے اڑتے بال دیکھ رہا تھا۔ اور خود بھی اسکے پیچھے ہوا۔

"مجھ سے کوئی چھپ سکا ہے بھلا۔۔۔!" فضا میں قہقہہ لگاتے ہوئے اسنے کہا۔

مسکان جب اپنے فلیٹ پہنچی تو وہاں اپنے آدمی کو موجود پا کر حیران رہ گئی۔

"تم یہاں؟" فلیٹ کا ڈور ان لاک کرتے ہوئے اسنے پوچھا۔

"میم آنا پڑا آپ سے کونٹیکٹ نہیں ہو پا رہا تھا جبکہ آپ تک صورتحال پہنچانا ضروری تھیں۔" وہ اسکے پیچھے

مودب سا اندر داخل ہوتا بولا

"بولو کیا کہنا ہے؟" صوفے پر بیٹھ کر اپنے بوٹ اتارتی ہوئی وہ بولی

پر دوسرے لمحے اسکے ہاتھ ساکت پڑ گئے اور نظریں اسکی جانب اٹھیں۔ جہاں وہ اسکی غیر موجودگی میں

ہوئے حالات سن رہا تھا۔

"میم آپکی بیٹی ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔۔

جبکہ میڈم۔۔۔۔ آئی مین آپکا بچہ۔۔۔۔ وہ قہر زمان۔۔۔۔۔

"مجھے ابھی اسی وقت پاک کی ٹکٹ چاہیے موبیک فاسٹ !!!" وہ غرا کر اٹھی اور اپنے اتارے بوٹ واپس

پہنے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میرا بچہ۔۔۔۔!!" وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑاتی ہوئی اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ گئی جبکہ نظروں کے سامنے وہ سفید بلینکٹ میں دہکی سوئی ہوئی گلابی چہرے والی حور العین لہرائی۔۔۔  
ساتھ ہی کانوں میں ماما گونجا۔۔۔۔

"سوامی۔۔۔۔!!! اسکی کیا حالت ہوگی۔۔۔؟؟" برہان کے چہرے کے ساتھ آسیہ بیگم کمال نور العین سب کے چہرے لہرائے اسے لگا وہ طیش میں پاگل ہو جائے گی۔

سنہری آنکھوں میں لہو سا تر آیا اور وہ ضروری چیزیں سمیٹ رہی تھی۔  
بریف کیس اٹھا کر اسنے فلیٹ لاک کیا کہ پیچھے ہی رومیو کو کھڑا پایا۔۔۔۔  
"تم پاکستان جا رہی ہو؟" وہ حیران سا پوچھنے لگا۔

مسی نے خاموشی سے سر ہلایا البتہ اسکی آنکھوں پر گلاس تھے جن سے وحشت دیکھنا ناممکن میں سے تھا۔  
"پر میرے ریسٹورنٹ میں ابھی لوگ بیٹھے ہیں!" وہ صدمے سے بولا۔  
"تم زیادہ بکواس کرتے اچھے نہیں لگتے بل۔۔۔۔!"

"آہاں رومیو" اسنے مسکراتے ہوئے کچھ سرد نظروں سے گھورا کہ وہ لب بھینچ کر وہاں سے نکلی۔  
"ویسے اماں نے بھی یہی کہا تھا۔" وہ پیچھے آتا ہوا بولا

"تمہارے چلغوزے ختم ہو گئے؟" اپنی گاڑی میں بریف کیس رکھتی وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی جو خود بیٹھنے کیلئے ڈور کھول رہا تھا۔

"ہاں یار وہیں بد نظر لگ گئی اس سیاہ گینڈے کی۔" اسکی توجہ بٹی کہ مسی کا گھومتا ہوا مکا اسکے منہ پر پڑا جس پر وہ کراہتا ہوا آہ کر کے پیچھے ہوا اور وہ پھرتی سے گاڑی میں بیٹھتی لاک لگائے وہاں سے نکلی۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں جو لیٹ دھوکہ دیا ہے تم نے دو دفعہ مجھے۔" رومال سے اپنے ناک کا خون صاف کرتے وہ بڑبڑایا اور جیب سے چلغوزے نکال کر کھانے لگا۔  
اسے لگا تھا وہ اس سے مانگے گی اسلئے ہی چھپا دئے تھے۔۔۔۔۔  
پراسے کیا معلوم تھا وہ ایسا دھوکہ دے گی۔  
\*-----\*-----\*

"اب دو میں بارہ بجے ہی آیا ہوں۔۔۔!" برہان غصے سے ریپر اس اکیلے لڑکے کے سامنے کرتا ہوا بولا۔  
اسنے دیکھا اور معنی خیزی سے مسکرایا۔  
اسنے ریپر لیکروہاں ایک بڑا ڈبار کھا  
برہان نے چونک کر دیکھا  
"آپ کے لئے ہے۔" اسنے مسکرا کر کہا برہان نے سر ہلاتے ہوئے ڈبا کھولا تو مزید چونک اٹھا اس میں ریپیٹر  
موجود تھا

"نکالیں مت سرا بھی۔" برہان نکالنے لگا جب وہ لڑکا بولا اور اسکے برواچکا کر دیکھنے پر پیچھے کی جانب اشارہ  
دیا۔۔۔۔۔

"آپ ٹھیک دن آئے ہیں آج یہاں میٹنگ ہے ان آفیسرز کی جن کا چہر آپ سے چھپا ہوا ہے۔۔۔  
اور یہ میڈم کی طرف سے آپ کیلئے تحفہ ہے۔" اسنے کہا برہان شاکڈ تھا۔  
سامنے بلڈنگ کی ایک کھڑکی سے روشنی باہر پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔  
"یہ ریپیٹر اٹھا کر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بن سکتے ہیں ہماری فل سپورٹ ملے گی۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگر نہیں تو اپنا دماغ استعمال کریں اور انہیں پکڑیں۔۔۔۔۔ "برہان نے وہاں سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔  
 "اپنی میڈم کو میرا شکریہ کہنا۔" وہ کہتا موبائل نکالتا وہاں سے ببل لیکر ہٹا۔۔۔  
 اس لڑکے نے کندھا اچکا کر رمپیٹر واپس رکھ لیا۔

اسنے ایک میسج اور لوکیشن اپنے رپورٹر دوست کو سینڈ کرتے اسکا وکے باس والا میسج وصولتے مسکرایا۔۔۔  
 دوبارہ اسنے کال ملائی اور اے ایس پی کو فورس سمیت یہاں پہنچنے کا حکم دیا۔  
 یہ سب کر کے اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ بیسٹ کے گینگ کالٹر کا اسکے دیکھنے پر آل دابیسٹ کہا۔۔۔  
 برہان مدھم سا مسکرایا اور اپنی ہتھیلی میں پڑے ببل کو دیکھا۔۔۔

"تمہارے ببل بھی تمہاری طرح انوکھے ہیں۔" وہ ہنسا تھا جسکا اندازہ اسے خود نہیں ہوا البتہ نمی اسنے آنکھوں  
 میں فوراً محسوس کر لی۔

"یہ تم رات رات کو ڈیوٹی کرنا کب چھوڑو گے؟ دوسرے آفیسرز تو آرام سے پڑے ہوتے ہیں اور تم اتنی  
 بڑی رینک پر ہونے کے باوجود سپاہی کی طرح گلیوں میں گھومتے رہتے ہو۔" اسکے کانوں میں غصے بھری آواز  
 گونجی۔۔۔

وہ نمی خود آنسوؤں کی صورت لیتے اسکی ہلکی ہلکی شیو میں چھپ گئے۔  
 "آج ابو فرق دیکھ لیں آپ گھر میں آرام کرنے والوں اور مجھ میں۔

کاش میں آپکو اب جو ہونے والا ہے دیکھا پاتا تو ضرور آپکو اور امی کو مجھ پر فخر ہوتا۔" وہ سوچتا مسکراتا ہوا اس  
 بلڈنگ کی سمیت بڑھا۔

پرانی بلند عمارات قد آور درخت یہ شہر کی سنسان جگہ تھیں جہاں لوگ کم ہی آباد تھے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گیٹ پر کوئی سیکورٹی نہیں تھی شاید انہیں یقین تھا کہ ان تک کوئی پہنچ نہیں سکے گا۔  
 پروہ انجان تھے کہ یہاں مسی رہتی ہے سب کی نظروں میں تو دھول جھونک سکتے تھے پریسٹ کی ٹیم کی  
 آنکھوں میں نہیں برہان کو یہ مانتے کوئی عار محسوس نہیں ہو رہی تھی۔  
 وہ ابھی گیٹ کے پاس پہنچا تھا کہ پیچھے قدموں کی آواز پر مڑا جہاں دو رکئی گاڑیاں رکیں تھی جبکہ اسکا دوست  
 پوری ٹیم کے ساتھ آ رہا تھا۔

برہان ظفر کو دیکھ کر مسکرایا تب اسنے فلائنگ کس پاس کی۔۔۔ برہان ہنس پڑا اسکے جوش پر  
 اور دوسری طرف اپنی لیڈی باس ک کے شوہر کو کس کرتے اس رپوٹر کو دیکھتے مسکان کا آدمی مٹھیاں بھیجنے  
 گیا۔۔۔

اسنے سوچ لیا تھا یہ سین ضرور مسی باس تک پہنچائے گا۔  
 وہ سب الگ الگ ہوتے ہوئے اس بلڈنگ میں داخل ہوئے۔۔  
 چھوٹے چھوٹے رومز پر بنی یہ بلڈنگ سات منزلہ عمارت تھی۔۔  
 "سر آگے پہرہ ہے۔" اے ایس پی نے رپوٹر کو سمجھاتے ہوئے برہان کو مخاطب کیا۔  
 وہ آگے بڑھا اور اس جگہ کو دیکھا تو سچ میں آگے ہتھیار لیس آدمی کھڑے تھے۔۔  
 "ہم! ایسا کرو تم لوگ یہیں رکو جب میں میسج کروں تب آنا۔" برہان ظفر والا سے کہتا بلڈنگ کو دیکھنے لگا  
 جہاں آگے کیمرہ بھی لگے تھے۔

انہیں حکم دیتے برہان نے اس عمارت کو دیکھا۔۔۔  
 یہاں سے بغیر انکی نظروں میں آئے وہاں پہنچنا تھا اور اگر یہاں جاتا تو وہ ضرور الرٹ ہو جاتے۔۔۔

ٹاؤ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"باہر آؤ۔۔!" وہ کہتا وہاں سے نکلا اور باہر آکر اے ایس پی کو اشارے دیئے اوپر چڑھنے کے وہ مسکرا دئے۔۔۔

"ظفر تم سب یہیں رکو اے ایس پی صغیر جب تم جا کر سویچ بورڈ آف کر دینا اور جب اندھیرا ہو جائے تو سب کو سیکنڈز میں اوپر جا کر خاتمہ کرنا ہے انڈر سٹینڈ آفیسرز!"

"یس سر!" وہ آہستہ سے بولے اور برہان کی اجازت ملنے پر صغیر اوپر چڑھ گیا۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں پوری بلڈنگ میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔

وہ جلدی سے اندر بڑھے تو کچھ پائپ کے وسیلے اوپر چڑھے۔۔۔

برہان اندر سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور اندھیرے میں وہ بغیر ہتھیار کے اپنے ہاتھوں کا ہنر دیکھتا مضبوط ہاتھ سے منہ بند کیے انہیں گراتے گئے۔

مزید اوپر سیڑھیاں چڑھتے اسنے پیچھے ظفر کو میسج کیا جسے پڑھ کر وہ اپنی ٹیم کے ساتھ اندر ہر بڑھے۔۔۔

"سر یہاں تو بہت کچھ موجود ہے۔" اے ایس آئی نے برہان کو مخاطب کیا وہ اسکی طرف متوجہ ہوا تو نظریں وہاں رکھی پیٹیوں کی پر پڑیں۔۔۔

"گلووز ہیں؟" اسنے ایک آفیسر سے پوچھا اسنے فوراً اپنے گلووز اتار کر دیئے جنہیں پہنتے برہان نے وہ پیٹیاں کھولیں۔۔۔۔

"یہ ہتھیار ہیں سر۔" وہ ششدر بولے اور وہاں روم میں رکھی دوسری پیٹیوں کو دیکھا۔

"شروع ہو جائو ظفر!" وہ معنی خیزی سے مسکراتا ہوا بولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور میسج اے ایس پی کو کیا حسنے پڑھتے ہی سویچ آن کیا۔۔۔ بلب کی روشنی ہر طرف بکھر گئی اور وہ سب اپنا فرض نبھانے لگے۔

رپورٹر اینکرسارے روم کی حالت دنیا کے سامنے رکھنے لگے جبکہ کیمرہ تھامے ایک لڑکا اور مائیک پکڑے ظفر برہان کے پیچھے تھے۔۔۔

"جی تو ناظرین یہاں موجود ہیں ہمارے ملک کے بڑے بڑے باعزت بااحترام شخصیات۔۔۔" روم میں اچانک داخل ہوتے کیمرہ کارخ سامنے کرتے ظفر وہاں موجود آفیسرز کو دیکھتا ہوا بولا

"ایس ایس پی برہان علوی تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔!" ظفر کو نیوز چھوڑتے دیکھ کر غصے سے دھاڑے اور منہ کے آگے ہاتھ رلھ دیئے۔۔۔

"ایک ایماندار آفیسر کی ہمت کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے سر آپ اپنا بٹوارے کا شغل جاری رکھیں۔" وہ سامنے موجود ٹیبل پر رکھے بیگ کی طرف اشارہ دیتا بولا جو پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔

"ہم تمہیں چھوڑیں گے نہیں!" وہ وہاں سے بھاگنے کیلئے باہر نکلتے ہوئے بولے پر آہاں کرتا برہان بیچ میں ہی آگیا

"چھوڑیے گا بعد میں پہلے اس وقت خود کو چھڑو ایسے سر!

آفیسرز اریسٹ ہم۔!" اسنے کرخت لہجے میں آرڈر دیا جس پر فوری عمل کیا گیا۔۔۔

جبکہ ٹی وی چینل پر نیوز سننے بلڈنگ کے باہر کئی نیوز رپورٹر اینکرس گاڑیاں بھر کر پہنچ چکے تھے۔

بلڈنگ میں ہلچل مچ گئی چیخیں دھاڑے سینئر آفیسرز کی دھمکیاں عروج پر تھی جنہیں ظفر اپنی نیوز چینل کی زینت بنا رہا تھا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور برہان اینکر زر پوٹر میں گھیرا ہوا بتا رہا تھا کہ "سب آفیسرز ایک جیسے نہیں ہوتے کوئی اپنا ایمان بھیج کر کھاتا ہے تو کوئی حلال اپنے حق کا۔۔۔"

آپ سب دیکھ رہے ہیں یہاں آج جو اپنے ہی ملک کے چھپے جڑیں کاٹتے ہوئے دشمن سامنے آئے ہیں وہیں انہیں سامنے لانے والے بھی ہم ہی ہیں۔۔۔

تو مہربانی ہوگی سب کو ایک ہی ترازو میں مت تولے آپکے الفاظ بہت قیمتی ہیں ان سے کسی کی دل آزاری مت کریں بلکہ سچ اور حق کا فیصلہ کریں انصاف مانگے خود کیلئے اپنے پیاروں کیلئے۔۔۔

آج آپکی خاموشی کل ملک کی خاموشی بنے گی اور ایسے ہی کیسز سامنے آتے رہیں گے پھر بدنام وہی سندھ پولیس ہے۔۔۔۔"

"ہم آپ جیسے آفیسرز کو سیلوٹ کرتے ہیں سر۔۔۔"

واقعی ملک میں آپ جیسے آفیسرز بھی موجود ہیں جو اپنی بیٹی ہاسپٹل میں چھوڑے ماں باپ کے مرڈر ہونے کے باوجود اس وقت جان پر کھیل کر اپنی ڈیوٹی کو سب سے آگے رکھ رہے ہیں،، ہم ایسے جان باز آفیسرز کی عزت کرتے ہیں سر۔" ایک اینکر نے کہتے ساتھ برہان اور اسکے پیچھے کھڑے اسکے آفیسرز کو سیلوٹ کیا۔

"ہم اپنے حق اپنے ملک کیلئے آواز اٹھائیں گے!! ایسے درندوں کو سزا دلائیں گے۔" وہاں موجود لوگ نعرے بلند کرنے لگے

لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے یہ تو وہی ایس پی تھا جسکے ابھی کل ہی رات ماں باپ مارے گئے تھے۔۔۔ اسکی بیٹی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی اور خود اپنی ڈیوٹی نبھا رہے تھا۔

حیرت کی بات تھی اسکی وردی پر ابھی بھی اسکے ماں باپ کا خون لگا ہوا تھا۔

ٹالو: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پر سرسنے میں آیا ہے کمشنر بھی اس سب میں ملوث ہے جیسا کہ ابھی ایک آفیسر کے منہ سے سنا جو ناظرین بھی سن چکی ہے آپکا انکے بارے میں کیا کہنا ہے؟

کمشنر تو آؤٹ آف کنٹری ہیں۔" رپوٹر کی بھیڑ سے سوال اٹھا

"وہ آؤٹ آف کنٹری نہیں روپوش ہیں۔۔۔

انہوں نے آرڈرزد دیکر میرے گھر سے سیکورٹی فورسز کو ہٹایا۔۔۔

وہ ہشتگرد سے ملے ہوئے ہیں جنکے ثبوت بہت جلد آپکو ملیں گے۔

اور یہ سچ ہے ہم نے ابھی سنا کہ بلیک منی میں انکا حصہ بھی نکالا گیا ہے۔۔۔

میں پوچھتا ہوں کیوں آخر کب تک معصوموں کے خون چوس کر حرام کھاتے رہیں گے؟؟

کب تک گناہ بڑھا کر ان پر رویہ وصولتے رہیں گے؟ بند کریں یہ سب انصاف دیں اپنی عوام کو۔۔

ہم انکے محافظ ہیں یہ ہماری اولاد جیسی ہے جیسے ایک باپ اپنے بچوں کا محافظ ہوتا ہے انہیں سرد گرم ہوائوں سے بچاتا ہے ویسے ہی ہم اپنی عوام کے رکھوالے محافظ ہیں پھر کیوں ہم نے ان پر ہی ظلم ڈھانا شروع کر دیا ہے،

کیا یہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ کر سکتے ہیں؟

کیا اپنے بچوں پر ہوئے ظلم پہ دوسری پارٹی سے تگڑی رقم وصول کر، انکی ایف آئی آر جھوٹی کر کے اس بے گناہ پر ہی کیس کروا سکتے ہیں؟" سرخ آنکھیں، غصے سے وہ کہہ رہا ماحول میں سکوت چھا گیا۔

"ان شاء اللہ کمشنر جلد ہی یہاں آکر ہمارے سوالات کے جوابات دیں گے۔ جو آپکو اپنے حق کیلئے اٹھانے ہیں۔"

وہ کافی کچھ کہتا لوگوں کے دل دھڑکا رہا تھا۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میری آخری بات یاد رکھیں رونے آنسوؤں بہانے سے کچھ نہیں ہوتا قدم بڑھائیں اپنے ہم آپکے ساتھ ہیں۔۔"

یہ ہاتھ پیر رب نے صرف سجاوٹ کیلئے نہیں دیئے اپنے حق کیلئے لڑیں اے ایس آئی کے پاس جائیں وہاں سے کچھ ناہو تو سب انسپیکٹر، ڈی ایس پی، ایس پی، ایس ایس پی، آئی جی تک جانا پڑے تو جائیں خود کو کمزور مت سمجھیں کیونکہ خاموشی ظلم کی ہم شریک ہے۔ "اپنی بھاری سحر انگیز آواز میں کہتا کتنوں کی آنکھیں چمکا گیا۔"

اور کتنوں کی ہمت باندھائی کہ ہر طرف ناکامی نہیں ہوتی انصاف آپکی راہ میں ہے، گھر بیٹھے ملتا نہیں تو خود اس راہ پر چل کر حاصل کریں پر خاموش نارہیں۔

وہ جب وہاں سے نکلا تو سامنے موجود مسکان کا آدمی اسے دیکھ کر سیلوٹ کرنے لگا۔

برہان مسکرایا اور اپنی گاڑی میں بیٹھا۔

اسے ضرورت نہیں تھی کسی دوسرے ہتھیار کو اٹھانے کی اسکے پاس اسکے ہتھیار موجود تھے جن سے وہ بے خوف لڑ سکتا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جب اسکے موبائل پر مس کال آئی۔۔

"کون ہو سکتا ہے اللہ خیر!" اپنی بیٹی کو یاد کرتے اسنے دھڑکتے دل سے موبائل نکالا تو کوئی ان ناؤن نمبر تھا جسے فوراً ٹریک کیا۔۔

لوکیشن مری کے ایک بنگلے کی جبکہ نمبر کمشنر کا تھا۔۔۔

"ہیلو! ارمان فیری کی طبیعت کیسی ہے؟" اسنے ارمان کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اسکے پک کرنے پر پوچھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سرا بھی کوئی امید نہیں دلائی بٹ ان شاء اللہ ہمیں یقین ہے وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔" وہ اپنے سر سے کافی امپریس تھا اور آج کی باتوں نے اسکا دل جیت لیا تھا۔

اسکا دل سے دعا آئی کہ اللہ نے چاہا تو وہ ہمیشہ اپنے سر کا گارڈ بن کر رہے گا۔

"ان شاء اللہ! اچھا ارمان میں صبح تک پہنچ جاؤں گا میری بیٹی کا خیال رکھنا کوئی بھی ایمر جنسی ہو تو فوراً مجھ سے رابطہ کرنا۔" وہ کہتا اسکی جی سراو کے سنتا کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔

اسے کمشنر سے اپنے حساب لینے تھے اپنی بربادی کا جس نے اسکی بیٹی کو موت کے قریب اسکی کزنز کو ان درندوں کے حوالے جبکہ ماں باپ کو چھین لیا تھا ہمیشہ کیلئے۔۔۔

اسے ایسے ہی تو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

گاڑی ہاسپٹل کے پارکنگ ایریا میں روکتے وہ اندر بڑھا اور دوسری طرف سے سب کو دھول جھونک وہاں سے نکلا۔

وہ نا اپنی گاڑی لے رہا تھا نا ہی کوئی لوکیشن شو کرنی تھی تبھی موبائل لاک کر گیا اور لوکل ٹرانسپورٹ کو اہمیت دی۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"حج۔۔ حور!" اسکے دکھتے حلق سے بھاری زخموں پر خراشیں ڈالتی سرگوشی حلق سے برآمد ہوئی۔۔۔

آنسوؤں باہر آنے کو مچل رہے تھے پر آنکھوں کا چپک جانا بھی افیت ناک تھا۔

اسکا سجا سراپا پور پور زخم بن چکا تھا جبکہ وجود سے ٹیسس اٹھ رہیں تھیں۔۔

ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"مما۔۔!!" وہ زمین پر ہاتھ مارتی کروٹ بدلنے کیلئے کوشش کرنے لگی پر ناکام ہو گئی ٹیسیں اس قدر جان لیوا تھی کہ اسکے منہ سے سسکیاں نکل گئیں۔۔۔

اسے اپنی بہن کی فکر ستانے لگی پتا نہیں کیا کرے گا اسکی معصوم بہن کے ساتھ وہ۔۔۔

"یا اللہ مجھے ہمت دیں میرے مالک۔۔!!" وہ اپنے حلق سے کچھ کہہ نہیں پار ہی تھی زمین پر سیدھی پڑی سسک کر بے آواز بے آنسو رونے لگی۔

وہ اسے پکارنے لگی۔۔۔ اور ذرا سی کوشش کی لگا جیسے حلق میں کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔۔

کیا ان حیوانوں نے اسکے گلے میں اسلئے گرم مادہ انڈیلا تھا کہ وہ زخمی ہو کر کچھ بول ناسکے

"ح۔۔ حور۔۔!!" ایک بار پھر اسنے کوشش کی اور وہ ناکام نہیں ہوئی۔۔

مدھم بھاری غ کے ساتھ اسکی سرگوشی نکلی اور وہ درد سے تڑپ کہ چیخنے کیلئے مچلنے لگی۔۔۔

"پاپا ہمیں بچالیں۔۔۔

مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔

مجھ سے نہیں برداشت ہو رہا یہ اندھیرا یہ اذیتیں وحشتیں۔۔۔ کوئی تو ہماری مدد کرے کوئی تو ہمیں یہاں

سے نکالے، یا اللہ آپکے پاس اتنی سی غلطی کی یہ سزا ملتی ہے یا یہ دنیا ہی درندگی کا گھر بن چکی ہے۔" وہ دل ہی

دل میں روتی اپنے حلق سے تھوک نہیں نکل پار ہی تھی جبکہ پیاس سے اسکا پورا وجود ناکارہ ہو گیا تھا وہ تڑپ

رہی تھی پانی کیلئے پر وہ کہہ نہیں سکتی تھی نا ہی پی سکتی تھی۔۔۔

"یہ کتنا اچھا ہے ناں!" وہ سلیو لیس سفید برائیدل گائون میں بالوں کا جڑا بنائے صوفے پر بیٹھی تھی

"ہاں اور تم نے پہنا ہے تو اور بھی خوبصورت ہو گیا ہے۔" زمان پاس بیٹھا ہوا بولا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نکاح ہو جائے گا ناں تو میں نور العین کو دیکھاؤں گی۔" وہ مسکرائی اور گائون کی جالی پر ہاتھ پھیرتی محسوس کر کے مسکرائی

سامنے بیٹھا وہ لودیتی نظروں سے اسکے وجود کے خدو خال میں کھویا ہوا تھا  
"فلائٹ کا وقت ہو رہا ہے یہ مولوی ابھی کیوں نہیں لایا۔" غصے سے غراتے زمان نے دروازے کی سمیت دیکھا۔

"نکاح۔۔۔!! کس کا نکاح!" نور سنتی و حشر بدہ سی ہو گئی

اسکی بہن کا تو پہلے نکاح ہو چکا ہے۔۔۔

پھر کیا یہ حیوان اس سے نکاح کر رہا ہے اور حور کیوں خوش ہوتی خاموش ہے؟ کیا وہ اس نکاح سے خوش ہو رہی ہے یا کچھ اور بات ہے۔۔۔!

پروہ نہیں جانتی تھی اس پر رب سائیں کی رحمت برسی ہے جو وہ جدائی کی افیت سے آزاد ہوتی اپنی مستی میں مگن تھی۔۔۔

اگر یہ ہوش حواس میں ہوتی تو ضرور اسکا دل پھٹ سکتا تھا اپنے عالم کی دوری پر۔۔۔

ضرور اسکی سانسیں بند ہو جاتیں ان حیوانوں کے قبضے میں خود کو پا کر۔۔۔

"یہ مت کرو میری بہن کے ساتھ حیوان۔۔۔!!" وہ اپنے حلق کی پرواہ کیے بغیر پوری قوت سے چلا کر بولی اور اٹھ کر بیٹھتی تڑپ اٹھی۔۔۔

"مما۔۔۔!!" اسنے سسکتے اپنے گلے کو تھما اور آنکھیں زور دیکر اپنی بہن کو بچانے کیلئے ہر درد کی پرواہ کیے بغیر کھینچی اپنی آنکھیں کھولنے لگی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور۔۔۔!!" حور نے چونک کر اس چیخ کی سمیت دیکھا پر وہ اندھیرے کی شہزادی کیادیکھتی کہ اجالوں میں کیا قیامتیں ڈھائی جا رہی ہیں۔

نور درد سے نڈھال ہوتی مزید کچھ بھی کہنے کی ہمت ناپاتی زمین پر سر ٹکائے ہچکیاں کھاتی ہوئی سر پیٹنے لگی۔۔۔

"اللہ میری بہن کو بچا لیا اللہ اسے بدلے مجھے مار دیں انکے حوالے کر دیں میری بہن کو بچالیں۔۔۔" وہ روتی ہوئی دل میں اللہ سے مخاطب ہوتی سر زمین پر پیٹ رہی تھی

اور دوسری طرف زمان جو پہلے سے ہی پھر ابیٹھا تھا نور کی حرکت پر قہر بھری نظروں سے گھورا۔

وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور جب زور سے نور نے سر زمین پر مارنا چاہا تو وہ سیدھا زمان کے سیاہ بوٹ پر لگا۔۔۔ وہ چونکی اور ہاتھوں سے اسکے پاؤں کو ٹٹولا۔۔۔

"اللہ کے واسطے میری بہن کو چھوڑ دوا سکے بدلے میرے ساتھ جو آئے کر لو میری معصوم بہن کو چھوڑ دو جانے دوا سے اسنے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا۔۔۔" وہ پوری قوت جمع کیے بول رہی تھی جبکہ منہ گرم پانی سے پڑے چھالے پھٹ گئے اور ان کا درد برداشت کرتے دماغ سنسنا اٹھا۔

"قصور نہیں اسکی خوش قسمتی ہے وہ میری بلا سنڈیوٹی ہے۔۔۔"

تم فکر مت کرو بے بی اسے میں دنیا کی ہر خوشی دوں گا اسنے دماغی توازن کھو کر مجھے جتنی خوشی دی ہے اس سے بڑھ کر دوں گا اسے خوشیاں۔۔۔

اور رہی تمہارے بات ہا ہا۔۔۔" وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

جبکہ دماغ توازن کا سننے نور بے جان ہو گئی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اندر جیسے وہ مرنے لگی۔۔

"تمہیں تو اس کے پاس بھیج رہا ہوں جسکے پاس حیوان بھی توبہ کرتا ہے۔۔

بہت جلد تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تمہاری زندگی کیا ہے۔" وہ کہہ کر اسکے سر کو ٹھوکر رسید کرتا اسے  
گڑ گڑاتے سسکتے چھوڑ کر وہاں سے ہٹا۔۔۔

"بخش دو ظالم میری بہن معصوم ہے، اللہ کا قہر پڑے گا تم پر میرے مالک کا قہر تمنے دیکھا نہیں۔۔۔  
سعیر تمہیں جلائے گا۔۔

اسکی آگ میں تم جلو گے، اسکی آگ تم لوگوں کو جلائے گی جل کر مرو گے تم حیوانوں۔۔۔!!" وہ پیچھے  
گری چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی جسے سن کر حور العین خود میں سمٹ گئی۔۔

"بی۔۔۔ یہ میری بہن رو کیوں رہی ہے اسے کک۔۔ کیا ہوا ہے؟" وہ حور سی بنی بیٹھی اپنی بہن کی لہو لہان  
حالت سے انجان پر اسکے لہجے اسکی تکلیف پر تڑپ اٹھی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک ہے تم اپنا موڈ ٹھیک کر وایسے کسی کیلئے پریشان نہیں ہوتے سمجھایا ہے نا مینے؟" اسکے  
جبرے کو پکڑ کر چہرہ اونچا کرتے وہ غرا کر بولا ڈبڈباتی آنکھوں سے حور نے فوراً سر ہلایا۔۔

ہاں اسے کچھ دیر پہلے اپنے نکاح اور کچھ باتیں سمجھائی تھیں کہ وہ صرف اسکی ہے اسکی رہے گی۔۔  
شہزادہ نہیں ہوتا اور ایسے اپنے ہونے والے شوہر کے سامنے کسی کیلئے پریشان نہیں ہوتے۔۔۔

وہ کیا سمجھتی! خاموشی سے سر ہلا گئی۔۔

"سر۔۔۔!" مولوی کو لیکر اسکا آدمی اندر داخل ہوا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کہاں مر گئے تھے تمہیں معلوم نہیں نکلنا ہے یہاں سے!" چٹاخ کے ساتھ اسکے منہ پر تھپڑ مارتے وہ

دھاڑا۔۔۔

"سوری سر کچھ دیر ہو گئی۔" اسنے معذرت کی جب زمان نے مولوی کو اندر داخل ہونے کیلئے کہا اور مولوی پریشان سا صوفے پر بیٹھی سفید لباس میں حور کو دیکھتے دور ایک کونے میں تڑپتی روتی پڑی سرخ لہنگے میں لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

"آجائو جلدی وہاں کیا گھور رہے ہو بڑھے!" زمان اسے وہیں کھڑے دیکھ کر گرجا جبکہ اسکے پیچھے کھڑے اسکے آدمی نے آگے کو دھکا دیا

"پی۔۔۔ یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔!!" اسنے ڈرتے ڈرتے کہا۔

تب ہی فضا میں سرسراتی ہوئی سائلنسر لگے پستل کی گولی اس مولوی کی ٹانگ پر لگی۔۔۔

"اب اور بکواس کرنی ہے یا سیدھا نکاح پڑھو گے۔! اسے گھسیٹ کر صوفے پر پھینکتے ہوئے بولا

اور خود آکر حور العین کے پاس بیٹھا جو بے چین سی ہوتی پھڑ پھڑا کر دور ہو بیٹھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا کچھ خوفناک ہونے والا تھا کچھ بھاری آوازیں اسکے کانوں میں ہونے لگی

جیسے کوئی دیو اسے قید کرنے کیلئے اسکی طرف بڑھ رہا ہو جیسے سرد ہوائوں کا جھونکا اسکی سمیت اٹھ رہا

ہو۔۔۔۔

وہ نا سمجھ بچی کی طرح الجھتی رونے لگی۔۔۔

"کوئی آ۔۔۔ آ رہا ہے۔۔۔!!" خوفزدہ سرگوشی اسکے حلق سے نکلی

قب

"کک۔۔ کنگ آآ۔۔ آپ بی۔۔ یہاں؟" سپید پڑتے چہرے کے ساتھ زمان نے کہا

اور اسکی آواز پر ہوش میں آتے کنگ نے نظریں اس پر ٹکائیں۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے ہاں؟ زمان جسے تمہیں ڈھونڈنے کیلئے بھیجا تھا۔؟؟" اسکے قدم اندر رکھنے سے سارے سیاہ فام گارڈز جدید ہتھیار لیس اندر پھیل گئے۔۔۔

جبکہ باقی کے باہر کھڑے تھے پہرہ دیتے۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگازمان میں نے تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا تھا بیوٹی کی تلاش میں۔۔۔"

اور بلیک کنگ اندھا ہو کر بیٹھ جائے گا وہ بھی بیوٹی کے معاملے میں؟ "اسکی مکروہ بھاری آواز حور العین نور العین کے کانوں پر ٹھو کریں بن کر برس نے لگی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نکلو شہر یار سیر افغانستان کی طرف جا رہا ہے مجھے ابھی معلوم پڑا ہے جلدی۔۔۔!" "آلف نے کال لگاتے ہوئے شہر یار سے کہا۔

"ہاں! میں اسکے پیچھے جا رہا ہوں مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کچھ دیر ہوئے۔۔۔" "شہر یار نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے کہا

داد سر ہلا کر اپنے افیسر زکی طرف سے ملی اس کی نیوز کے پیچھے بھاگ رہے تھے یہ بھی سنا تھا کہ اسکے ہاتھ میں سرخ خنجر ہے جبکہ خود لانگ کوٹ میں ملبوس افغانستان جا رہا تھا۔۔۔ داد کیلئے بہت مشکل ہو رہا تھا نور العین کا سامنہ کرنا وہ لب بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔ خفیہ جگہ بنی ہیڈ آفس پہنچ کر اسنے ساری صورتحال سے آگاہی دی اور اپنے ہتھیار لیکر وہاں سے نکلے۔۔۔ اسکے پیچھے ہی شہر یار کی گاڑی آرہی تھی۔۔۔

\*-----\*-----\*

اسکی گاڑی کے روکتے دیکھ کر اسکے آدمی انتظار میں کھڑے بھاگتے ہوئے اسکے پاس پہنچے اور گاڑی کا ڈوران لاک کیا۔

"سر کہاں ہے تمہارے؟" کوٹ جھٹک کر وہ گاڑی سے نکلتی آنکھوں پر پہنے گلاس سے نظریں محفوظ رکھتی بولی

"باس سر تو ایک کام سے گئے ہیں بتا کر نہیں گئے البتہ آپکی بیٹی ہاسپٹل کے ایک روم میں ہے۔" اسنے

مودب جواب دیا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گلووز میں مقید ہاتھوں سے بریف کیس اسکی طرف پھینکتی وہ لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ہسپتال کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔

پیچھے بریف کیس تھا مے اسکا آدمی بھگتا آرہا تھا۔

"سعیر کہاں ہے؟؟ ملا؟" وہ رک کر بولی

"لیڈی باس وہ کمشنر کے آدمیوں کو مار کر پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے مجھے لگتا ہے آپکی تھوڑی توجہ کی ضرورت ہے وہ ضرور آپکو ملے گا۔" وہ مودب سا بولا

مسکان نے نظر انداز کرتے ہوئے کچھ سوچ کر داد کو کال ملائی رنگ جا رہی تھی

اور اسنے کال کاٹ دی۔۔۔۔

وہ پارکنگ ایریا میں کھڑی موبائل میں داد کے نمبر کی لوکیشن معلوم کر رہی تھی جو میپ میں کراچی کے حدود سے نکل چکا تھا بلکہ اسکا رخ افغانستان کے بارڈر کی طرف تھا۔۔۔۔

وہ سر کو خفیف جنبش دیتی سر ہلائے اندر کی سمیت بڑھی جبکہ لوگوں کی شکاڈ ششدر حیران نظریں اس پر تھی جو لانگ کوٹ، بلیک بوٹ میں سنہری بالوں پر بلیک کیپ پہنے آنکھوں پر چشمہ ہاتھوں میں سیاہ گلووز چڑھائے ہوئی تھی۔۔۔

لوگ مبہوت تھے جبکہ خود انکی نظروں سے لاپرواہ لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔

"سیڑھیوں سے جائوں اور یہاں موجود سب ڈاکٹرز کو وہیں اکٹھا کروا کر کوئی اف کر تو ٹھوک دینا کہیں

بھی۔۔۔" وہ سرد لہجے میں تحکم بھرے لہجے میں بولی اور لفٹ بند ہو گئی۔۔۔

اسکے حکم پر فوراً عمل کرتے وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دودن ہونے والے تھے اسکی بیٹی کی حالت نہیں سنبھلی تھی سالے حرام کھا رہے تھے سب "اسنے سوچ کر دانت پر پیسے اور موبائل پر سوتیلے بچھو کی کالزدیکھ کر موبائل آف کر دیا۔

"اومائی گاڈ!" برہان بنگلے کے گیٹ کے پاس پڑے بے جان ساکت برف سے جمے وجود کو دیکھتے برہان ششدر اسکے پاس بیٹھا اور گلووز پہنے ہاتھوں سے اسکی نبض چیک کرنے لگا۔۔۔  
پر ذبح جانور کی طرح دیکھ کر وہ افسوس کرتا اٹھ کر اندر بڑھ گیا۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا اس سے پہلے یہاں سعیر آچکا ہے۔۔۔

اور ہو سکتا ہے مس کال بھی اسنے ہی دی ہو اسے۔۔۔ برہان سوچ کر مسکرایا۔۔۔

جس طرح مسکان نے اسے ایک ریپر کے ذریعے وہاں تک پہنچایا تھا۔۔۔  
اور ریپر اپنا دے کر آفر دی تھی اپنی ٹیم کا حصہ بننے کی پر برہان ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔  
انکی ٹیم میں کئی دفعہ ایسے غیر قانون کام ہوتے تھے جو برہان کرنے سے قاصر تھا۔

پراسکے بعد آج اسے ماننا پڑ رہا تھا کہ بیسٹ کی ٹیم نے اسکے اتنا مخالف ہونے کے باوجود ہمیشہ مدد کی تھی۔۔۔  
سب سے بڑھ کر اسکی سر پھری بیوی نے جو جاتے ہوئے ریپر دے کر گئی تھی کہ کام آئے گی۔۔۔  
اور کام آگئی تھی۔۔۔

وہ سب کچھ پہلے سیٹ کر چکی تھی اسکے لئے کہ یہاں اسے ایسے بھیجنا ہے، آفر بھی ریپر کی دینا مطلب گینگ میں آنا۔ ساتھ فرض بھی سامنے رکھنا ہے۔۔۔۔

اور اسنے خوش دلی سے اپنا فرض چننا تھا۔

روم میں آتے اسنے سامنے دیکھا جہاں کمشنر باندھا ہوا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے منہ نکلے باہر دانتوں کو دیکھ کر وہ چونکا نہیں بلکہ اس بات پر خوش ہوا کہ چلو اس بار تو ٹکڑے سمیٹنے نہیں پڑیں گے بلکہ کرنے پڑیں گے۔۔۔

"ہاں تو سعیر صاحب ہمارے لئے چھوڑ کر گئے ہیں! مطلب احسان ایک اور۔۔۔

آخر چاہتا کیا ہے یہ بندہ مجھ سے؟؟

کیا سب کا ٹھیکا لے رکھا ہے یا بہت حساس ہے سب کے درد محسوس کرنے والا اور اپنی طرف سے مٹانے کی جدوجہد رکھنے والا۔۔۔" وہ بڑبڑا کر مسکرایا جبکہ قدموں کی آہٹ پر درد سے بے جان ہوتے کمشنر فوراً آنکھیں کھولیں اور سامنے برہان کو دیکھ کر پھڑپھڑایا۔

"آف۔۔ آفیسر۔۔! اسکی غرغراہٹ گونجی برہان سر ہلا کر مسکرایا۔۔

"یس سر!" وہ چلتا اسکے پاس آیا اور اسکی شکل آئینے میں دیکھنے لگا جسکے سامنے بھیانک بنا کر سعیر اسے بیٹھا کر گیا تھا کہ یہ ہے تم لوگوں کی اصلی شکل جہیں تم دنیا سے تو چھپا سکتے ہو پر سعیر عالم سے نہیں۔۔۔

"مم۔۔۔ مجھے بب۔۔۔ بچاؤ!" کمشنر نے ہل کر کہا

"ہاں ضرور سر پر سر صاحب تو یہاں اپنا ہتھیار بھی رکھ کر نہیں گیا اب میں کیسے آپکی جان بچاؤں؟"

وہ پریشان ہوتا مسکرایا

اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اسکے ماں باپ کا قاتل اسکے سامنے تھا۔

روتے ہوئے کمشنر کی آنکھیں سے آنسوؤں نکل آئے جبکہ خوف سے اب اپنی موت کو سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں کیسے آپکی تکلیف کم کروں سر؟" وہ پریشانی سے یہاں وہاں دیکھنے لگا

کہ سامنے ہی اسکی نظریں گن پر گئی اسکی پرکشش چمکتی آنکھوں میں مزید چمک آگئی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آئینے کے پاس ہی تو گولیاں وہ رکھ کر گیا تھا۔۔۔

"اتنے احسان،، یا اللہ یہ بندہ مجھ سے کیا چاہتا ہے بتا بھی دیں؟

گیا کہاں؟" وہ گولیاں اٹھاتا بولا۔۔۔

"بہت شوق تھا آپکو مجھے نوکری سے نکالنے اور دنیا سے بھیجنے کا سر!" گن سامنے کرتے وہ اسپیشل گلووز پہنے

ہوا تھا جن سے ناتوا سکے فنکر پر نٹس مل سکتے تھے نا ہی کمشنر کی موت کی وجہ۔۔۔

ظاہر ہے کل کی اخبار میں دہشتگردوں کے ہاتھوں ہوئی موت کمشنر کی لکھا ہو گا۔۔۔

اور فضا سے دھندہٹ کر سویرہ پھیلے گا۔۔۔

ایک نئی صبح ہوگی کل۔۔۔

اچانک فضا میں ٹھاک کی آواز گونجی اور خون کا پھوار آئینے پر پھیل گیا۔۔۔

برہان کے دل کی دنیا میں ٹھنڈک اتر آئی۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کا وجود سامنے رکھتا کمشنر کے سینے میں گولیاں اتارتا لب بھینے ہوا تھا۔۔۔

جبکہ کمشنر اسے دیکھ رہا تھا، سعیر نے اسے کہا تھا کہ اگر تم نے اپنے سپاہیوں سے انصاف کیا ہو گا تو وہ ضرور

تمہیں بچائیں گے۔۔۔

دفعۃً ہی اس نے اپنا بوٹ اسکے منہ پر مارا اور اسے کرسی سمیت پیچھے گراتے ہوئے منہ پر اپنا بوٹ رکھ کر چہرا

مسلنے لگا۔۔۔

وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے گن اسے تھمائی اور باہر آتے ہوئے واپس اپنی راہ کیلئے روانہ ہو گیا۔۔۔

"کہاں سے سفر شروع ہوا تھا اور کہاں آکر اختتام ہوا ہے"۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب تو اسے بس اس دشمن جان کے پاس جانا تھا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"سب آگئے میم!" وہ یہاں اسے لیڈی باس نہیں کہہ سکتا تھا تبھی میم کہہ کر پکار تالائے ہوئے ڈاکٹر کی سمیت توجہ دلانے لگا۔

مسکان نے سوئی ہوئی فیری سے مسکراتی نظریں ہٹا کر قہر بھری سنہری آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" وہ اپنی بیٹی کی طرف اشارہ دیتی کرخت لہجے میں بولی  
پر ڈاکٹر تو اسکی سنہری لہو آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔

"میم علاج چل رہا ہے ان شاء اللہ جلد ہی بہتر ہو جائے گی۔" ایک ڈاکٹر نے اسکے سراپے سے نظریں ہٹا کر  
تھوک نلگتے ہوئے کہا۔۔۔

"کب ٹھیک ہوگی؟؟ اتنے دن کیا کر رہے تھے چوڑیاں پہن لیں تھی کیا؟ تم لوگوں سے ایک بچی کا علاج  
نہیں ہوتا نو نسنس!" وہ غرائی اور ایک کو پکڑ کر بیڈ کے قریب کیا۔

"دیکھو اسے! ڈر کر بیہوش ہوئی تھی اور تم لوگوں نے اسے یہ آکسیجن یہ یہ انجکشن کیا ہے سب؟؟" وہ  
چنچیں۔۔۔

اور کھینچ کر سے اس سے الگ کیے۔۔۔

اسکی بیٹی ہو کر اتنی کمزور کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

"میم آپ ہوش میں ہیں آپ ہیں کون؟ کیوں انکی جان کی دشمن بنی ہوئی ہیں؟" سینئر ڈاکٹر غصے سے بولا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان نے گھورتے ہوئے انجکشن اسکی سمیت پھینکا۔۔۔ "آج اگر میری بیٹی کو کچھ ہوتا تو میں تمہاری اور اس ہاسپٹل کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتی"

اسکی غراہٹ دھمکی پر سینئر ڈاکٹر نے مسکان کو گھورتے ہوئے وہ انجکشن دیکھا جو ایک جوان کو لگانے کا تھا۔۔۔

جبکہ سامنے بسترے پر وہ تقریباً آٹھ نو سال کی کمزور بچی تھی۔۔۔

انکی رنگت زرد پڑ گئی اور برہان کا خوف آنے لگا اسکی محبت تو وہ دیکھ چکے تھے اگر انہیں انکی لاپرواہی کا معلوم پڑتا تو وہ کیا کرتے اسے ساتھ۔۔۔

اور اگر انکی بیٹی بھی انکی لاپرواہی سے چلی جاتی تو کیسا حشر کرتا انکا۔۔۔

"ا۔۔۔ ایم سس۔۔۔ سوری میم!" وہ گھبرا کر فیری کی طرف بھاگا اور اسکا چیک اپ کرنے لگا۔

نرسسز کو حکم دیتے وہ فیری کا علاج کرنے لگا۔

"کون کر رہا تھا اسکا علاج؟؟" وہ گرج کر بولی ایک ڈاکٹر سامنے آیا

"سوری میم غلطی سے لگا دیا یہ انکا نہیں تھا وہ غلطی سے بھول کر ہم نے انہیں لگا دیا۔" وہ ڈرتے ہوئے بولا

جبکہ مسکان نے آگے بڑھتے چٹاخ کے ساتھ اسکے منہ پر نشان چھوڑے

"تمہیں اندازہ ہے تمہاری اس بھول سے میری بیٹی کا کیا حشر ہوتا؟" وہ غرائی سب کو جیسے سانپ سو نگھ گیا۔

"میم آپ فکر مت کریں اسے ہم دیکھتے ہیں ایسے لاپرواہ ڈاکٹر کی وجہ سے کتنوں کی جان جا چکی ہیں۔۔۔

جب ان سے ذمہ داری نبھائی نہیں جاتی تو کیوں اٹھاتے ہیں؟" ارمان نے کہتے اس ڈاکٹر کو گرفتار کیا کہ وہ

گڑ گڑا کر معافی مانگنے لگا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

پر وہ تو جیسے کانوں سے بہری ہو گئی تھی کیونکہ اسکی وجہ سے انکی بیٹی ایک خوف سے نکل کر زندگی اور موت کے بیچ چلی آئی تھی۔۔

اگر آج اسنے ساری دوائیاں چیک ناک کی ہوتی ڈسٹن سے نکال کر بھی تو اسے کبھی پتا نہیں لگتا اسکی بیٹی کیوں اس حالت کو پہنچی ہے۔۔۔۔

کیسے کیسے سادہ لوگوں کو دھوکہ دیتے تھے یہ لوگ۔۔۔

اسے برہان پر افسوس ہونے لگا۔۔۔

وہ چلتی اپنی بیٹی کے پاس آئی آئی اور پاس بیٹھتے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

"مجھ سے چیک کرو انڈیم فول!" اسے انجکشن لگا رہے تھے کہ وہ غرائی

ڈاکٹر نے اسے دیکھتے لب بھینچ کر ایک نظر کوٹ سے جھانکتی بیلٹ میں لگی اسکی گن کو دیکھا اور پھر خاموشی سے انجکشن اسکے حوالے کیا۔

ساتھ دوائیاں بھی سامنے رکھی جنکے حوالے سے وہ سوال کرتی رہی جبکہ وہ جواب دیتے رہے۔۔۔

"سب کے دماغ میں یہ سوال تھا کہ یہ تھی کون؟

کیا ایس پی صاحب کی بیوی تھی۔۔

ایک غنڈی۔۔۔۔"!!!

"کہاں گیا ہے تمہارا سر؟" اسنے ارمان سے اچانک پوچھا وہ بوکھلا گیا

"میم وہ سر ایک۔۔۔ آئی مین آتے ہوں گے ایک آپریشن پر گئے ہیں۔" وہ مودب سا بولا

کچھ بھی تھا سر کی وائف تھی انکے لئے قابل احترام تھی۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ فیری کے جاگنے تک تھی پھر اسے ایس پی کے حوالے کر کے اسے بھی سعیر کے پاس جانا تھا۔

"میم آپ سب باہر جائیں ہمیں بے بی کو ٹریٹمنٹ دینا ہے!۔" ڈاکٹر زڈسٹرب ہوتے بولے

مسکان نے اسکی جرات پر حیرت سے دیکھا اور ابرو اچکایا

"سیر سلی۔۔؟؟ ایڈیٹ بکواس بند کر کے کام کرو ورنہ ایسا ٹریٹمنٹ تمہارا کروں گی بغیر آکسیجن اوپر پہنچ

جائو گے!" جھٹکے سے گن نکالتے وہ ڈاکٹر کے سامنے کرتی بولی کہ وہ بوکھلا گیا۔

ارمان نے لب بھیج کر اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔

اب وہ کیا کر سکتا تھا۔۔

اسکے سر کی بیوی تھی اوپر سے ان ڈاکٹر کی اتنی بڑی غلطی اسکا تودل کر رہا تھا ان کی طرح اگر اس وردی نے

ہاتھ ناباندھے ہوتے تو ایسے انسانوں کی جان لے لیتا جو دوسری کی جان معمولی سمجھ کر کھیتے ہیں۔۔

ابھی تو اس ڈاکٹر کی اسکا سر آکر خبر لے گا جب انہیں معلوم پڑے گا اسکی بیٹی کی طبیعت ان ڈاکٹر کی لاپرواہی

کی وجہ سے بگڑ گئی تھی۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"تم بھول گئے کہ کنگ کتنا ٹپا ہے اپنی بیوی کیلئے؟

تم زمان!! کہ تم میرے کتے ہو کر مجھے ہی کاٹنے لگے ہو۔ تم بھول گئے یہ میری رکھیل ہونے والی ہے،

تمہیں اسلئے پاکستان اتنی محنت سے بھیجا کہ تم میری بیوی پر بری نظر رکھو؟" اپنے پھولے لمبے دیو نما وجود سیاہ

رنگت سے وہ مزید دہشتناک لگ رہا تھا۔

بھاری قدم اٹھاتا ہوا بالکل کانپتی نچلے لب پھیلائے روتی حوراللعین کے سامنے کھڑا ہوا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

زمان کی آنکھیں پھیل گئی اسے اپنی بیوٹی کے اتنے پاس دیکھ کر۔۔  
جبکہ کنگ چمک اپنی حیوانی مکروہ سیاہ آنکھوں میں لیے گہرے گلے سیلو لیس سفید جالیدار گائون میں ملبوس  
ہاتھوں پر سفید ہی کمنیوں تک گلووز، سیاہ بالوں کا بڑا خوبصورت بنا جڑا جس میں سفید چھوٹی چھوٹی مصنوعی  
پھول سجادیے گئے تھے۔۔

لبوں پر لگی ڈیپ سرخ لپ اسٹک اسکے حسن میں آگ سی برپا کر گئی تھی۔  
وہ معصوم بچی کی طرح خود پر سایہ محسوس کرتی پیچھے کھسکتی یہاں وہاں دیکھتی رو رہی تھی۔۔۔۔  
"مم۔۔۔ ممما کہتی ہے شہزادہ ہے!" وہ زمان کو مخاطب کرتی سوں کر کے بولی۔  
"نن۔۔ نور مم۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے!" وہ سسکتی ہوئی ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے اپنی بہن سے  
بولی

نور جو ذرا سی آنکھیں کھولے اس دیونما سیاہ انسان کو دیکھ رہی تھی اسے اپنی بہن کے سامنے خاموش کھڑے  
دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوتی گرتی پڑتی اٹھی۔۔۔۔

"پیچھے ہٹو حیوان کتوں میری بہن سے!" وہ اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر زخمی حلق سے غراتی ہوئی بولی۔۔  
بھاگتے ہوئے حور کے وجود کے گرد اپنی شادی کا سرخ خون آلودہ دوپٹہ اٹھائے لپیٹ دیا۔  
"ہٹاؤ اپنی کتے جیسی غلیظ نظریں میری بہن سے۔" سو بے منہ، جلے سرخ ہونٹ، جگہ جگہ پڑے نیلے سرخ  
نشان درد ذافیت سے اسکا معصوم نازک وجود کانپ کر ہل رہا تھا جبکہ اسکی ادھ کھلی لہورنگ آنکھیں اس  
بد صورت انسان پر ٹھہری تھیں جو شکل سے جتنا خوفناک بد صورت تھا اسکی آنکھوں اتنی ہی غلیظ تھی اسکا  
دل کیا نوچ لے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بلیک کنگ نے حیرت سے اسکی سمیت دیکھا اور پھر اپنی بیوٹی کی طرف جو روتی سر اثبات میں ہلاتی سوں سوں خوف سے کر رہی تھی

اور اب اسکے سحر انگیز نازک دلکش وجود کے گرد سرخ دوپٹہ دیکھے وہ پھر گیا  
 "تمہاری یہ مجال۔۔!!" اسنے غراتے ہوئے اپنے گارڈ کے ہتھیار کا نشانہ نور العین پر دیکھتے ہاتھ سے  
 روکا۔۔

"تم اس بار میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے کنگ! پہلے مینے ڈھونڈہ تھا اسے، یہ میری پسند میری محبت تھی پر  
 تم لوگوں نے حق جمع لیا پر اب نہیں، تم اسے چھو نہیں سکتے  
 یہ میری ہے میری رہے گی، آپکے لئے مینے اس اٹھوایا ہے۔" زمان حور العین کی طرف اٹھتا کنگ کا ہاتھ دیکھ  
 کر چیختا بیچ میں آگیا انکے، نور حور کو لیکر پیچھے ہٹی اس حیوان سے بھی جسنے سب کو ختم کر دیا تھا۔۔۔  
 "زمان بیچ میں مت آؤ یہ میرے بیسٹ کی کمزوری ہے اور میں اپنے بیسٹ کو اسکے وسیلے ہی پاسکتا ہوں اسلئے  
 بہتر ہے تم بیچ میں مت آؤ ورنہ میری موت بہت بری ہے۔۔

کہ نایہ تمہاری ہوگی نامیری اور ناہی بیسٹ کی۔۔" بازو سے پکڑ کر زمان کو ایک طرف پھینکتا وہ نور کو غور  
 سے دیکھنے لگا۔۔

"تم خوبصورت ہو بہت پر تم بلا سنڈ بیوٹی نہیں ہو بے بی۔۔

تم وہ نہیں ہو جو پہلی نظر دیکھنے پر کمزور مدہوش کر دے۔۔۔

وہ یہ ہے جو جادو کرتی ہے سب پر۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہی ہے اندھیرے کی شہزادی اجالوں کے کنگ پر راج کرنے والی۔۔ "وہ بے دردی سے نور کے بال مٹھی میں جکڑے سرد آواز میں بول رہا تھا جسکی آنکھیں درد سے آنسوؤں کی رفتار بڑھا گئی تھی نظر بالکل دھندلی سی پڑ گئی تھی۔۔۔

"دور رہو اس سے۔" وہ دھاڑتا نور کو بے جان مٹی کے ڈھیر کی طرح نیچے پھینک گیا تھا کی اسکا سر سیدھا زمین پر جا لگا۔

آہ۔۔ حلق سے ایک دل خراش چیخ گھر کی فضا میں گونجی جبکہ زمان ساکت بت بنا روتی چلاتی ہاتھ پر مارتی کبھی حور کو دیکھتا تو کبھی پیٹھ کے بل پڑی نور کو۔۔۔

"تمہیں اس غداری کی سزائیں نہیں میرا بیٹا آکر دے گا قہر زمان۔" کنگ اچانک اسکی سمیت پلٹا اور اسکے کالر کو جھکے سے پکڑ کر اسکا منہ سیدھا دیوار کی طرف پھینکا کہ بروقت اسنے خود کو سنبھالا

پر ابھی وہ سنبھلا ہی کہاں تھا کہ پیچھے سے اچانک سر پر ہاتھ مارتے اسکا منہ دیوار سے لگا دیا۔۔۔

آہ۔۔۔۔ بھیانک دھاڑ نما چیخ زمان کے منہ سے نکلی اور وہ مسلسل چیختا اپنے منہ ناک ہاتھوں میں چھپائے رونے لگا۔۔۔

جبکہ سر سے خون بہاتی نور زمین پر پڑی تھی۔۔۔

"تم سب یہیں رکو اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو۔" اسکے حکم پر اسکے آدمی نے فوراً بیگ کندھے سے اتارے

اس میں سے ایک چھوٹا لیپ ٹاپ نکال کر دیوار میں کلپ فٹ کرتا وہاں رکھتے اسے آن کر دیا۔۔۔

اور ڈیوائس ایکٹیو کیے۔۔۔۔

"چلو بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔!" اسنے کہتے ہی خوف سے لہرا کر گرتی حور العین کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور مسکراتا ہوا خود اکیلا وہاں سے نکلا۔

"یہ تمہارے لائق ہے زمان اس سے خوش رہو کنگ کی بیوٹی کے بارے میں سوچنے کی ہمت بھی مت

کرنہ۔" دروازے پر رک کر وہ غرائے بولا اور نیچے پڑی نور کی سمیت اشارہ دیا

زمان پھر آج پھر اسے خود سے دور ہوتے دیکھتا رہا۔۔۔ پر کر کچھ ناسکا۔

"مائی فٹ! اس میں بچا کیا ہے؟" وہ نور کے سر سے نکلتے خون کو دیکھتا غرایا جس پر سارے گارڈ نے گھورتے

ہتھیار کا منہ اسکی طرف کر لیا۔

"او کے! او کے ریلیکس۔" وہ سٹیٹا گھبرا کر سر ہلاتا جا کر صوفے پر سر تھامے بیٹھ گیا۔

اسنے سب کے ساتھ اتنا بڑا گیم کھیلا اور اسکے ساتھ کنگ نے کھیل کھیلا۔۔۔

مطلب وہ سمجھ گیا تھا وہ کیسے بھی کر کے بیوٹی تک پہنچ سکتا تھا تبھی اس پر نظر رکھائی اور بیوٹی کے ملتے ہی فوراً

پہنچ گیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف اپنے طیارے میں بیٹھتے بیہوش سفید جالیدار فراک میں ملبوس اس حور کی کمر کے گرد

بیلٹ باندھتے ہوئے وہ مسرور ہونے لگا۔

اسکے سیاہ بڑے بھاری ہاتھ جب اسکی کمر کے گرد گھومے تو وہ غلیظ مکروہ نظروں سے اسکے سپید گلابی رنگت

والے چہرے کو دیکھتا بیسٹ کی قمست پر رشک کرنے لگا۔

"اب تمہیں آنا پڑے گا میرے پاس بیسٹ۔۔۔!"

اگر اپنی شہزادی چاہیے تو اپنی زندگی میرے حوالے کرنی پڑے گی۔۔۔" طیارے کے فضائوں میں بلند

ہوتے وہ اس گھر کو دیکھنے لگا جس میں بلا سنڈ بیوٹی موجود تھی کچھ دیر پہلے۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب اسکے پاس بیٹھی تھی پر ہوش و حواس سے بیگانی۔۔۔  
 اس گھر کے گرد وہ اپنے سارے قطر اور اسرائیل کے گارڈ چھوڑے جا رہا تھا۔۔۔  
 "آنکھ ملے ہیں بیسٹ اسرائیل میں ہا ہا ہا۔۔۔" وہ ہنسنے لگا کر بولا اور فضائوں میں اوجھل ہو گیا۔۔۔ "جہاں  
 میری سلطنت تمہاری سانسیں چھینیں گی۔۔۔  
 اور اب سے میرا دوسرا بیسٹ جنم لے گا۔۔۔!" وہ حورالعین کے پیٹ کو دیکھتا پر اسرار سا مسکرایا۔۔۔

\*-----\*-----\*

"بیسٹ تمہیں کنگ بلا رہا ہے۔۔۔!" سیاہ گاڑی کے شور کے ساتھ رکنے اور اس سے بلیک ہڈی میں ہاتھ  
 میں خنجر پکڑے بیسٹ کو دیکھتے بلیک کنگ کا آدمی بھاگتے اسکے سامنے آیا اور مودب سا بولا۔۔۔  
 سعیر نے اپنی نظریں اٹھائیں اور اسکے سر کو دیکھا۔۔۔  
 یہ اسکی رکاوٹ تھی اندر بڑھنے کی۔۔۔  
 "کنگ۔۔۔!!" وہ بڑبڑایا اور دوسرے ہی لمحے ہاتھ میں موجود خنجر اسکی سائیڈ گردن کے اندر گھونپ کر  
 اسے گول گھما دیا۔

"میری شہزادی کو کچھ ہوا تو اس سے برا حال کنگ کا ہو گا۔۔۔" وہ اسکے دھردھر پھواروں کی صورت نکلتے  
 سرخ خون سے بھیگتا سر کو پکڑ جھٹکا دیا اور کھینچ کر ہڈی کو کھٹک کی آواز سے ٹوڑتے ہوئے نیچے پھینک کر اس  
 آدمی کے چہرے پر اپنا بوٹا مسلنے لگا۔۔۔

آس پاس کھڑے گارڈ جو اتنے سال ٹریننگ کے دوران اسکی مثالیں سنتے تجسس رکھتے تھے بیسٹ کو دیکھنے کا  
 اسکی درندگی دیکھ کر سانسیں روکے زمین پر پڑے اپنے ساتھ کو خوف سے دیکھ رہے تھے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ڈر کر انہوں نے ہتھیاروں کا منہ اسکی طرف کر لیا۔۔۔

"کیا وہ سچ کا حیوان ہے؟" سب کے دل میں ایک ہی بات تھی جب سعیر نے چہرے سے ہڈی ہٹائی اور گھر اور اسکے چاروں اور کھڑے آدمیوں کو دیکھا۔۔۔

اسکی لہو نما بھوری آنکھ وہاں موجود سب کی آنکھ میں چمکتی انہیں ہراساں کر گئی۔۔۔

اسکے چہرے پر پڑے سائید کٹ، جب وہ عام انسان بننا تو پر اسرار بن جاتے اور جب وہ حیوان کا روپ لیتا تو حیوانی شکل اختیار کر لیتے۔۔۔

وہ آگے بڑھا بھاگنے کے انداز میں اور بند دروازے کو لات مار کر کھولتے اندر داخل ہوا۔۔

زمان کی سانسیں خشک ہو گئی اور جھٹکے سے صوفے سے اٹھ کر دروازے کی سمیت آہٹ سے پہچانتا نفی کرنے لگا۔۔۔

"بب۔۔۔ بیسٹ میں نے کچھ نہیں کیا تمہاری بیوٹی کے ساتھ۔۔۔

ووہ۔۔۔ وہ کک۔۔۔ کنگ اٹھا کر لے گیا اسنے مجھے مجبور کیا بیوٹی کو وہاں سے لانے کیلئے اسنے میرے بچوں کو کڈنیپ کروایا اور مجھے بلیک میل کیا میں سچ میں ایسا نہیں ہوں۔۔

مینے تو تمہیں اپنے بچے کی طرح پالا ہے۔۔۔" وہ بے ربط بولتا اپنی پھولی سانسیں درست کرنے لگا۔۔

"شہزادی کہاں ہے" بھاری خوفناک یکسر مختلف آواز میں بولتا وہ اپنے قدم اندر رکھنے لگا تو ویسے ہی زمان نے قدم پیچھے لیے۔۔۔

"کنگ تمہیں بلا رہا ہے بیسٹ۔۔۔" زمان کا آدمی اسکے سامنے کھڑا ہوتا دھاڑا۔۔

اسکا نہیں سب کا یہی پیغام تھا جتنے بھی یہاں موجود تھے سب کی آنکھوں میں یہی بیسٹ کیلئے پیغام تھا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

جبکہ زمان کی خوفزدہ نظریں کبھی نورالعیین پر جاتیں تو کبھی سعیر کے ہاتھوں میں موجود ٹپ ٹپ خون کی بوندیں گراتے خنجر پر۔۔۔

کوئی اس سے لڑ نہیں رہا تھا مطلب صاف تھا یہ زمان کیلئے نہیں گاڑیہ کنگ کی طرف سے بیسٹ کو لانے کیلئے تھے۔۔

سعیر نے پھر سے اس سیاہ فام کو دیکھا۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکی گردن میں بازو ڈالنا چاہا کہ وہ بدک کر پیچھے ہوتا اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرتے مکے سامنے کرتا فائٹ کی دعوت دینے لگا۔۔۔

ابھی سعیر نے فیصلہ بھی نہیں لیا تھا کہ اس ہال نما روم کی فضا میں فائرنگ کی آواز شدت سے گونج اٹھی اور نشانہ وہ تھا جو بیسٹ سے لڑنے کیلئے آیا تھا۔۔۔

گولیوں سے چھانی وہ لہو لہان ہو کر زمین پر گرا اور ڈھیر ہو گیا۔۔۔

بیسٹ کے دیکھنے پر وہ مودب سے سر کو خم دینے لگے۔۔۔

"بب۔۔۔ بیسٹ یہ یہ تمہاری شہزادی یہ رہی۔۔۔!" زمان نے بوکھلا کر خوف سے جھٹکے سے کھینچ کر نورالعیین کو اسکے سامنے کیا۔۔۔

سعیر نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے نورالعیین کا معصوم خوفزدہ چہرہ اگھوما۔۔۔

اور اب اسکی جگہ یہ لہو لہان بے جان وجود دیکھتے اسکا خون اسکی رگوں میں ٹھو کریں مارنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ میری شہزادی نہیں۔۔۔۔!" وہ بھاری سرد آواز میں کہتا اسکی طرف قدم اٹھانے لگا اور زمان قدم قدم موت کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر نور العین کو گھسیٹتا پیچھے ہونے لگا۔

"ا۔۔۔ اگر بیسٹ مجھے کچھ ہوا تو میں۔۔۔۔ میں اسے ختم کر دوں گا۔۔۔۔!" وہ اپنی گن نور کی ٹھوڑی پر ٹکائے دھاڑا۔۔۔

"راستے سے ہٹو مجھے جانے دو بیسٹ ورنہ میں اسے مار دوں گا۔۔۔۔"

اور نہیں ملے گی تمہیں بیوٹی۔۔۔ وہ کسی کی نہیں ہو سکتی صرف موت کے علاوہ۔۔۔ ہا ہا ہا وہ میری نہیں۔۔۔

تمہاری نہیں۔۔۔۔ کنگ کی نہیں۔۔۔۔ کسی کی نہیں۔۔۔۔" وہ ہڈیاتی انداز میں قہقہے لگانا ہوا بولا

"وہ مر جائے گی دیکھنا۔۔۔ یا اسے بچاتے تم مر جاؤ گے پردونوں کبھی ساتھ نہیں جی سکتے کیونکہ یہاں وحشت ہے دشت و حشت جس میں کبھی دو وجود نہیں رہ سکتے۔۔۔۔"

وہ حور ہے۔۔۔ اور تم بیسٹ!! تم دونوں کا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔ ہا ہا ہا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔۔

مجھے مار کر تمہیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا بیسٹ۔۔۔ ہا ہا ہا کچھ نہیں! کیونکہ میں تباہ کر چکا ہوں تمہیں۔۔۔

تمہاری شہزادی۔۔۔ شہزادہ کہتے جہنم میں چلی گئی۔۔۔ جہاں سعیر نہیں وحشتوں کی آگ جلائے گی

اسے۔۔۔۔" وہ پاگل ہو گیا تھا خوف سے اسکا دماغی توازن پل میں بکھر گیا۔۔۔

وحشت نے اسے پاگل کر دیا اور وہ گن کو دیکھتا سعیر کو دیکھتا تو کبھی اپنے پاس موجود نور العین کو دیکھتا۔۔۔

"مجھے بیوٹی چاہیے مجھے بلا سنڈ بیوٹی۔۔۔۔ وہ بچوں کی طرح چلانے لگا۔۔۔۔"

اور نور العین کو غصے قہر سے نیچے پھینکا ہی تھا کہ ایک جست میں سارا فاصلہ مٹاتے سعیر نے اسے تھام لیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہاں موجود سب زمان کی حالت شکوہ کر دیکھ رہے تھے جبکہ سعیر بیڈ پر پڑا حور العین پیچ کر لباس۔۔۔۔۔  
پاس مردہ وجود پڑا مولوی کا دیکھتا پھر سے ہنستے کھلکھلاتے زمان کو دیکھنے لگا جو بیوٹی کی باتیں خود سے کرتا پاگل  
ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"تمنے مجھے مارا میرے بھائی کو مارا۔۔۔۔۔ میں تم سے تمہاری بیوٹی چھین لی ہا ہا ہا وہ چلی گئی اسے لیکر چلا گیا وہ  
دیو۔۔۔۔۔" وہ قہقہہ لگاتا سعیر کو دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

"نور۔۔۔۔۔ ال۔۔۔۔۔ عین۔۔۔۔۔!" سعیر ٹھہر ٹھہر کر اپنے حصار میں بے جان پڑی نور العین کے وجود کو دیکھتا  
پکارنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اسکی حالت پر ایک نظر ڈالتا اسکا جلا ہوا منہ سرخ آنکھیں چہرے پر پڑے نشانات کو دیکھتا آنکھیں میچ کر  
اسکا سر سینے سے لگا گیا۔۔۔۔۔

ان کی وجہ سے اس معصوم کی یہ حالت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔  
انکی وجہ سے وہ اس قدر درندگی کا نشانہ بنی تھی نم آنکھوں سے دیکھتے سعیر نے جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ  
دیا۔۔۔۔۔

اسے لگا سا منہ اسکی سہمی ہے اور وہ کئی سال پھر پیچھے چلا گیا ہے۔۔۔۔۔  
"نور آنکھیں کھولو بیٹا۔۔۔۔۔! وہ اسے صوفے پر ڈالے، اپنی دیر اور شہزادی کی دوری پر خود ٹوٹا ہوا تھا پر اسکی  
تکلیف تو مزید نور العین کی حالت دیکھ کر بڑھ گئی۔۔۔۔۔  
اسکے گال پر انگلیاں رکھ کر اسکا چہرہ اٹھتھپانے لگا۔۔۔۔۔  
وہ حور العین تھوڑی تھی ناہی سہمی ناہی مسکان تھی جو یہ سب برداشت کرتی اور ہنستی رہتی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ان جیسا درد تو ابھی اسنے برداشت نہیں کیا تھا اسنے وہ تکلیف کہاں دیکھی تھی جو اس وحشت کی شہزادیوں نے دیکھی تھی۔۔۔

پر وہ جانتا تھا اسکے معصوم وجود نے ابھی بھی بہت سے ظلم برداشت کیے ہیں۔۔۔۔

اسکے منہ میں پڑے بوائے پانی کا درد تو سعیر سہ چکا تھا کتنی تکلیف دیتا تھا۔

جب بھی انہیں کوئی ہارڈ ٹریننگ دینی ہوتی تھی تو ایسے ہی تو انکی آواز بند رکھتے تھے۔

ناس درد سے بچتے نا ہی اس درد سے۔۔۔

سعیر نے لہو حیوانی آنکھوں سے مڑ کر زمان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"قہر۔۔۔ زمان۔۔۔!"

تم زمانے پر قہر تھے تو میں تم سب کا بادشاہ دنیا کا بیسٹ ہوں۔۔۔۔" وہ چلتا زمان کے سامنے رکا ایک اسکا

وجود ایسے پھیلا تھا یا زمان کو لگا جیسے اسکے سامنے کوئی پھرا حیوان آکر کھڑا ہو گیا ہے۔

زمان نے خوف سے قدم پیچھے لیے۔۔

"آگ بچھاؤ یہاں۔۔۔۔!" اسنے وہاں موجود آدمیوں کو حکم دیا جو پھرتی سے اسکے حکم پر عمل کرتے وہاں

لکڑی کی پڑی کر سیاں اور میزا اٹھا کر توڑتے ہوئے اسے ڈھیر کر کے دوسرے مٹی کا تیل اٹھالائے کچن سے

اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں آگ شعلہ بن کر بھڑک اٹھی۔۔۔۔

زمان کبھی بھڑکتے شعلوں کو دیکھتا تو کبھی سعیر کو۔۔۔

اسے دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

سعیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکی جیب سے موبائل نکالا اور ویڈیو ریکارڈنگ آن کی۔۔۔

ناولٹ: وحشت و وحشت / مصنف: مہوش علی

"میں ہوں بیسٹ! سعیر عالم!" اسنے اپنا چہرہ سامنے کیاریکا رڈنگ میں تاکہ دنیا جستجو سے بچ سکے۔۔۔  
جب بھی انکے ذہن میں بیسٹ آئے تو سعیر عالم کا چہرہ فوراً ہی لہرا جائے تاکہ وہ مایوس ہوں کہ بیسٹ انہونے دیکھا نہیں۔۔۔۔

"میں وہی بیسٹ ہوں جسنے درندگی پھیلائی۔۔۔ کیونکہ مجھے امید نہیں تھی کسی سے کوئی انصاف کرے گا!  
مجھے خود سے امید تھی۔۔۔ کہ میں انصاف کروں گا! اور میں نے کیا۔ میں نے اپنا قانون بنایا اور یہ بنا رہے گا ہمیشہ۔۔۔

میں اس قانون کو ختم نہیں کروں گا اسکے لئے چاہے برہان علوی آئے چاہے کوئی بھی۔۔۔۔  
اگر تم سب کو انصاف دینا ہوتا تو آج سے کئی سال پہلے سعیر عالم اور اس جیسے ہزاروں گمشدہ بچوں کی فائل لاوارث ہو کر بند ناکی ہوتی۔۔۔

کوئی معصوم ناجلی ہوتی آگ میں۔۔۔۔  
میری وحشت کبھی ختم نہیں ہوگی اور میں آؤں گا جب جب مجھے لگا میرا آنا ضروری ہے۔۔۔  
تب تب میری وحشت دنیا دیکھے گی۔۔۔ "وہ کہہ کر رکا اور موبائل کی کیمرہ آنکھیں پھیلائے کھڑے زمان کے سامنے کی۔۔۔

"کون ملا ہوا تھا تمہارے ساتھ قہر زمان؟" اسنے اس دہشتگرد سے دھاڑتے ہوئے پوچھا جسنے خود اس وجود کو جنم دیا تھا۔

آج اس سے ہی خوفزدہ تھا۔

"کک۔۔۔ کمشنر۔۔۔ ملا ہوا تھا۔" زمان نے جلدی سے بتایا۔

"سب کچھ بتاؤ!" وہ گرجا

"کمشنر نے مدد دی تھی بلکہ اسنے بلاسٹ کا کہا تھا بیوٹی اور بیسٹ کو حاصل کرنے کیلئے، برہان علوی اور اسکی فیملی کو تباہ کرنے کیلئے، اسکی بیٹی پر فائر۔۔۔ پر میں اپنے بیسٹ سے غداری نہیں کر سکتا تھا، مجھے جتنا سپورٹ دیا کمشنر نے میں نے اس سے کم کیا اور صرف بیچ میں جو آیا اسے ہٹا کر اپنی بلاسٹ بیوٹی کو حاصل کیا بس۔" اسنے ہکلاتے ہوئے ساری حقیقت اس ریکارڈنگ میں بیان کی۔۔۔

جسے سعیر نے خاموشی سے بریگیڈر اور برہان علوی کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔۔۔

اور موبائل اس بھڑکتی آگ میں پھینک دی۔۔۔ جس طرح زمان کی موبائل جل رہی تھی زمان کو خوف سا آیا اسنے تھوک نگلی۔۔۔

"ہمت کیسے ہوئی میری زندگی پھر سے آنے کی۔۔۔؟ میری شہزادی کو چھونے کی؟

آغوش میں ہے وہ تمہارے۔۔۔! قریب ہے وہ تمہارے! تمہاری ہے وہ! تم اسے چھین لو گے؟؟" دفعتاً کسی کو سمجھنے کا موقعہ دیئے بغیر اسنے پوری قوت سے دونوں ہاتھوں کے پنجے اسکے کانوں پر مارے کہ ٹھاکے ساتھ ہی اسکے ناک منہ سے خون کے پھوارے پھوٹ نکلے۔۔۔

سرپور اگھوم اٹھا۔۔۔ نظریں دھندلی سی اور کان کے پردے پھٹ گئے وہ ایک وار پر لہرانے لگا۔۔۔

"میری شہزادی کے خواب دیکھو گے؟" اسنے غراتے ہوئے اسکے کان مٹھیوں میں جکڑے اور اگلے ہی لمحے کھینچ کر نوچے کہ دردناک چیخوں کے ساتھ وہاں موجود سب نے نظریں آگ پر ٹکادیں۔۔۔

سب کی روح بلبللا اٹھی خوف کی سرد لہریں ان کے وجود میں ہلچل مچانے لگی تو کسی کی ٹانگیں لرز گئی۔۔۔

کوئی تھوک نگلتا اپنے کان محسوس کرنے لگا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ان کانوں سے سنا ہو گا تم نے اسے قہر زمان؟ ان کانوں سے تم نے اسکی باتیں سنی؟" وہ گرجتا ہوا بولا اور لہو آنکھوں سے اسکے نوچے ہوئے کان آگ میں پھینکے۔۔۔

"یہی وہ آنکھیں ہیں ناجوا اسکے خواب دیکھتی اسے دیکھنے لگی تھی؟" وہ زمان کے ہاتھوں کی پھڑپھڑاہٹ نوچنے کی کوشش ناکام کرتا اسکی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"انہیں آنکھوں سے تم نے شہزادی کی بہن کو اذیت دی؟" وہ غرایا اور بھاری ہاتھ کا پنجمار کر زمان کی آنکھ نوچ کر نکالی۔۔۔

ایک بلور جیسی گول پتھر مانند سرخ مادے سے لپٹی وہ غلیظ آنکھ نیچے گری جس پر سعیر نے اپنا بوٹ رکھ کر مسل دیا۔

آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ کرناک چنچیں مارنے لگا اور سامنے کھڑے گارڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر ان سے مدد لینے لگا تھا۔

"مجھے بچاؤ یہ حیوان مار ڈالے گا میں تم لوگوں کا باس ہوں بچاؤ مجھے۔۔۔۔" وہ چنچیں مارتا دوسری آنکھ سے اپنا بہتا خون دیکھ رہا تھا۔۔۔

پراس حیوان کی موجودگی میں کسی میں ہمت نہیں پڑ رہی تھی اسکی سمیت بڑھنے کی۔۔۔

اسکا حال دیکھ کر انکے پاؤں جیسے سن ساکت پتھر کے بن گئے کئی کی تو سانسیں چڑھ گئی تھی جب انہوں نے بوٹ سے مسلی آنکھ دیکھی اور قہر زمان کے چہرے کے نوچی آنکھ کا گڑھا، وہ ایک بھیانک شکل اختیار کر چکا تھا۔

"تم نظر ڈالو گے سعیر کی عزتوں پر۔۔۔۔"



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تم لوگ مجھے اذیتیں دو گے؟ تم لوگ مجھ سے میری شہزادی چھینوں گے؟ ہا ہا ہا بیسٹ کا خوف صرف دنیا پر نہیں زمان! کنگ کی نس نس میں بستا ہے۔۔۔ "وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا اور انگلیاں اسکی دوسری آنکھ میں گھونپ دیں۔

زمان کے سن دماغ کے پردوں پر وہ لڑکا لہرایا جو خوفزدہ سا ہوتا تھا جسے مارچر سیلوں میں رکھ کر حیوان بنایا گیا تھا۔۔۔

جسکے ہاتھ میں سب سے پہلے سعیر عالم نام کا خنجر اسنے تھمایا تھا کنگ تو بعد میں سب سے پہلے تو قہر زمان نے اسے قتل کرنا سیکھایا۔۔۔

اور آج وہی درندہ اسکے سامنے کھڑا اسکی گڑھے نما آنکھوں میں دونوں انگلیاں پھنسائے خون سے لہو لہان "سعیر عالم" کے نام سے بنا خنجر اسکے سینے کو چیرنے لگا تھا۔

"ن۔۔۔ن۔۔۔" اسے جب سعیر نے زمین پر پھینکا تو زمان ہاتھ پاؤں مارتا چلایا۔۔۔

جبکہ اب سعیر اسکے سینے پر بوٹ رکھ کر بیلٹ سے خنجر نکال کر اسکے منہ میں خنجر دیتا سر کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے اسکی بانچھوں سے لیکر کانوں تک چیرنے لگا۔

زمان اسے نوچنے لگا پھڑ پھڑانے غر غر کی آوازیں نکالنے لگا پر وہ حیوان بنا اسکے سینے پر چڑھا اسکے دونوں طرف بانچھیں چیر کر اس میں ہاتھ ڈالتے زبان گدی سے کھینچ کر نکالی۔۔۔۔ ہنستے ہوئے اسنے اس لو تھڑا بھی اسنے اسی بھڑکتی لگتی آگ میں پھینکا۔۔۔

اسکا منہ دو حصوں میں کھلا ہوا تھا باہر شدید اندھا دھند فائرنگ کی آوازیں آرہی تھیں جبکہ اندر وہ حیوان بنا ہوا تھا جو اب قہر زمان کی انگلیاں کاٹتا ہوا، اسکے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے آگ میں پھینک رہا تھا۔۔۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"قہر زمان اب تمہیں معلوم ہوا ہو گا۔۔۔"

قہر نہیں وحشت بھاری ہے۔۔۔

پیٹھ پیچھے بیسٹ سے کھیلنے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔" قہقہہ لگاتا اسکے چہرے ہوئے وجود سے

اندرونی عضاء میں پھٹکتا پھڑپھڑاتا ہوا مادہ جسے دل کہا جاتا ہے بیسٹ نے اسے دیکھا۔۔۔

اسی نے جرات کی تھی اسکی شہزادی کے خواب دیکھنے کی۔۔۔

خنجر دوسرے خون آلودہ بھیگے ہاتھ میں رکھتے اسنے وہ لو تھڑا کھینچ کر ہر رگ سے جدا کرتے ہوئے اپنے ہاتھ

میں دیکھا۔۔۔

جوا بھی تک پھڑپھڑا رہا تھا جبکہ زمان تو کب کا ساکت کانوں تک چہرے منہ۔۔۔۔۔

گڑھے نما آنکھیں جن سے ابل ابل کر خون باہر نکل رہا تھا نیچے پڑا تھا۔

کوئی اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا سوا سوا منے لگی اسکرین کے اس پار بیٹھے دہشتگردوں کے جن کے چہرے پر

جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

اسکا دل دہلا دینے والا چیخیں مارنے والا ایک ایک لمحہ وہ بہت شوق سے دیکھ رہے تھے بلکہ سراہا رہے تھے

کنگ کو جسنے واقعی ایک بیسٹ بنایا تھا۔

میرے دشت کے زخمی آسمان

پر پھیلے سیاہ غموں کے بادل

جب بھی برستے ہیں تب

خون کا دریا بہتا ہے

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اشکوں کا سیلاب آتا ہے  
 یہ جو دشت جنوں ہے  
 یہاں عشق و حشت ہے  
 یہ دشت ہجر ہے  
 و حشت ہے  
 یہ گھنے دکھوں کے سایے  
 پھر سے منڈلانے لگے ہیں  
 لبوں پر یہ دعا ہے کہ  
 خدا میرے اب اس کی چشم کو  
 اشکوں سے بچائے  
 وہ بچپن جو گزارا ہے ہم نے  
 وہ ہم ہی تھے یا تھا کوئی اور اس میں  
 اب تو ان یادوں سے و حشت ہوتی ہے  
 سسکتے ہوئے جذبوں کی  
 درد بھری آپیں ہیں  
 یہ زیست نہیں ہے  
 یہ افیت ہے اور اب

اس افیت کے سوا باقی بچا کیا ہے

اب تو یہی زیست

دشت وحشت ہے میری

(شیخ اقرء نور)

اسنے اٹھ کر زمان کے مردہ وجود کو اس بھڑکتی آگ میں پھینکا۔۔۔

"یہ جنگ میری ہے اور میں اس جنگ میں وحشت آگ لگائوں گا۔۔۔" وہ بھاری آواز میں کہتا خنجر بیلٹ میں

لگا کر نور العین کی طرف بڑھا۔۔۔

\*-----\*-----\*

پاک فوج کی گاڑیوں کے پہنچنے پر افغانی فوج بھی وہاں پہنچ چکی تھی۔۔

جنرل اشرف محمود، بریگیڈر یوسف، شہر یار ملک، دائود آلف علوی افغان کی سرحدیں لانگ کراندر داخل

ہوئے اور جلال آباد میں موجود اس گھر پر پہنچے جہاں اسرائیل اور قطر کے گینگ کے دہشتگرد ہتھیار لیس وہاں

موجود پہرہ دے رہے تھے جبکہ پاک فوج کا سننے ہی افغانی فوج وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

ڈیو نیٹرز، دستی بم، اسلحہ بارود راکٹ لانچر گولے، مارٹر گولے، ڈائنامائٹس، گرینیڈز سمیت سینکڑوں

خطرناک و ممنوعہ بور کے کارتوس لیے وہ سب مقابلے میں تھے۔۔۔

شیر، آلف کے ہاتھوں راکٹ لانچر تھے۔۔۔

فضا میں شعلے بھڑک اٹھے تھے سب اس گھر کو گھیرے میں لیے مقابلے میں تھے جن سے اندازہ لگانا مشکل

تھا کہ وہ اندر موجود بیسٹ کو سیف کر رہے ہیں یا زمان کو۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آلف کے اندر کہیں جو تڑپ تھی کہ بونی کیسی ہوگی۔۔۔

اب اندر عالم کا سوچتے وہ کچھ پر سکون ہوا تھا پر وہ خود پر ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اسکی نظریں شیر پر گئی اور اسکی گاڑی پر جسکے اوٹ میں تھا وہ۔۔۔

پر مخالف سمیت سے آتاراکٹ۔۔۔۔

"شیر۔۔۔!!" وہ دھاڑا اور بھاگتے ہوئے جھپٹ کر شہریار کو کھینچتا نیچے جھکا اور گھسیٹ کر کافی دور ٹرائی کے

آڑ میں آئے۔۔۔۔

دن کے وقت بھی فضا میں دھند پھیل گئی تھی راکٹ فائر کی آوازوں نے کان کے پردے پھاڑنے لگے

تھے۔۔۔

جبکہ انکے سامنے کئی نمک حرام آگئے تھے۔۔۔۔

"ہمیں اندر تک جانا ہے آلف!" زمین پر لیٹا شیر آنکھوں پر دو رہین لگائے دیکھ رہا تھا بلکہ اس پر نصب جدید

تھرمل امیجنگ سائٹ کی مدد سے ویڈیو ریکارڈنگ کر رہے تھے۔

پاس ہی آلف راکٹ لانچر لیے دشمن کا سینا چیر رہے تھے۔۔۔

"میں جارہا ہوں۔۔۔!" آچانک آلف اٹھا تو ساتھ شہریار بھی اسکے کھڑا ہوا

"ضرور جائیں گے۔۔۔۔!" اسنے کندھے پر راکٹ لانچر رکھا۔۔۔

دونوں نے اللہ ہوا کبر کا نعرہ لگاتے ہوئے بوٹ میں مقید بھاری قدم انکی سمیت بڑھائے۔۔۔

انکے حوصلہ کو دیکھتے پاک آرمی نوجوان بھی بلند نعرے لگائے پیچھے ہوئے۔۔۔

اور وہ بیچ میں آتے ہر پتھر کو ٹھوکر رسید کرتے انکے سینے چیرتے جارہے تھے۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

زمین لہو لہان ہو گئی حوصلہ بلند ہوتے گئے دشمنوں کے سینے پر بوٹ رکھتے وہ گھر کو خود گھیر گئے۔۔۔  
دفعۃً ایک ٹولہ آلف پر چھپا۔۔۔

وہ جو پہلے ہی ان نمک حراموں کی اصلیت پر پھرا ہوا تھا بھڑک اٹھا۔۔۔  
پیچھے کھڑے اسکی گردن دبوچے افغانی فوج کے بندے اور آگے کھڑے اسکے سینے چیرنے کیلئے کنگ کے  
آدمی کو دیکھتے اسکی آنکھیں لہو لہان ہو گئی۔۔۔

ایک دم وہ جھکا اور نیچے سے اسکی ٹانگ کھینچ کر پیچھے والے کوٹھا کے ساتھ پیٹھ بل نیچے گرایا جب اسکی پیٹھ پر  
مضبوط کمئیاں ماری گئی آلف نے لب بھینچ غراتے ہوئے باخون میں بلیڈ لگا اپنا نیچہ اس سیاہ فام کے سینے میں  
مارا وہ جب تک سنبھلتا اسنے جھک کر اپنا لانا پچرا اٹھایا۔۔۔

نیچے پڑے وجود کے منہ پر بوٹ رکھتے اسنے نشانہ اس سیاہ فام کا لیتے پیچھے کلاباری ماری۔۔۔  
تیز بھڑکتے شعلوں کے ساتھ وہ دوسروں سے گتھم گتھا ہو گیا جسے دیکھتے شیر بھاگتا اسکے پاس پہنچا اور اب  
دونوں ملکر ان سے لڑ رہے تھے۔۔۔

"آگے بڑھو۔۔۔!!" بریگیڈر کی آواز پر انکے حوصلے مزید بڑھے اور شیر کی غراہٹ کے ساتھ انہونے  
خود لہو لہان ہوتے انہیں بے جان کر دیا۔۔۔

"ہمارے ملک پر اپنی مکروہ نظریں رکھو گے تو ہم گھر میں گھس کر وہ نظریں نوچیں گے۔" آلف نے  
دھاڑتے ہوئے نیچے پڑے آدمی کی آنکھیں نوچیں۔۔۔

اور اسے چیختے چھوڑ کر آگے بڑھا۔۔۔

"رکو۔۔۔!!" یکایک فضا میں اس دھاڑ سے خاموشی چھا گئی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اور بے شک یہ دھاڑ فضاؤں میں گونجی والی انکے بیسٹ کی تھی۔۔  
 خاموشی کے ساتھ ہی دھند چھٹی شام کے سائے میں وہ دروازہ کھلا۔۔  
 جس سے لہو لہان پھیلا چوڑا وجود باہر آیا۔۔۔  
 "سعیر۔۔!!" شہر یار اسے دیکھتا مسکرایا  
 "نور۔۔!!" آلف اسکی بانہوں میں موجود سرخ لہنگے میں وجود کو دیکھتے بڑبڑایا۔۔۔  
 "بب۔۔۔ بونی۔۔!!" اسکے دل نے سرگوشی کی اور وہ جو اس سے نفرت جتا رہا تھا اسے سامنے پا کر تڑپ  
 گیا۔۔۔  
 سعیر سب کو دیکھتا مسکرایا۔۔  
 اور چلتا ہوا داد کے پاس آیا جس پر اسنے لب بھینچ کر سرخ لہو آنکھوں سے نور کے وجود کو دیکھا اور مشکور  
 نظروں سے سعیر کو دیکھتے بانہیں پھیلائیں۔۔۔  
 "قہر زمان کہاں ہے بیسٹ؟" جنرل نے فضا میں جلنے کی بو اور گھر سے دھواں دیکھتے کرخت لہجے میں پوچھا۔  
 "اندر ہے۔۔!" سعیر نے کہتے نور العین کو داد کے حوالے کیا۔۔۔  
 جبکہ بریگیڈ ر اپنے موبائل پر ایم ایم ایس دیکھنے لگا۔۔۔  
 "آپ کہاں سعیر؟" وہ ان سیاہ فام کے ساتھ جاتے دیکھتے شیر بھاگتے اسکے سامنے آیا۔  
 "حور العین کہاں ہے؟"  
 داد نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا جبکہ باقی سب زمان کیلئے اندر بڑھے تھے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اسے ہی پانے جا رہا ہوں ایک بار پھر۔۔۔!" وہ کہہ کر رکنا نہیں انہیں ششدر چھوڑے وہاں سے

نکلا۔۔۔

"عالم کیا کہہ رہا ہے آلف یہ کہاں جا رہا ہے؟ حور العین کہاں گئی؟

کیا ہمنے دیر کر دی؟" شیر بھڑک کر بولا

"آلف نے ضبط سے سرخ چہرے کے ساتھ دھند میں اوجھل ہوتی اسکی چوڑی پشت اور پیچھے جاتے سوٹ

بوٹ میں ہتھیار لیس آدمیوں کو دیکھا۔۔۔ اور پھر شیر کی آنکھوں کو۔۔۔۔۔

"یہ عالم نہیں رہا۔۔۔!!" وہ صرف اتنا بولا۔

"ہمیں دھوکہ دیا ہے بیسٹ تم نے!!"

زمان کو جلا دیا ہے۔" جنرل غصے سے دھاڑتا ہوا باہر آیا پر وہاں سعیر کو ناپا کر وہ سچ میں ششدر رہ گئے۔۔۔۔۔

"اسے فوراً ٹریمنٹ کیلئے لے چلو!" داد کے سینے سے لگی نور العین کو دیکھتا شہر یار بولا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"سر!" ہیلی کاپٹر کے کچھ فاصلے پر کھڑا وہ آدمی سیاہ کپڑا لیکر سعیر کے سامنے آیا جبکہ دوسرا سرخ کپڑا ہاتھوں

میں پھیلا کر لایا۔۔۔

سعیر نے پہلے اس سر کپڑے پھر اپنے خنجر کو دیکھا تھا جس میں کئی حیوانوں کی طاقتیں تھیں۔۔۔۔۔

اب وہ نہیں جانتا تھا یہ کون تھا مے گا۔۔۔ اور اس پر کس کا نام لکھا جائے گا۔

اسنے آہستہ سے اس خنجر کو اس کپڑے پر رکھا تو سر کو خم دیتے مسکراتے ہوئے وہ اس میں لپیٹ گئے۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے سر کی خفیف جنبش کو اجازت سمجھتے ہوئے پیچھے کھڑے آدمی نے اسکی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اسے لیکر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے۔۔۔

سعیر کی اس بند آنکھوں کے پیچھے وہ ہنستی شہزادی کا چہرہ اہرایا جس پر وہ مسکرا دیا اور اسے مسکراتے دیکھ کر سب حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

ہیلی کاپٹر کے پروں نے جب بلندیوں کو چھوا تب نیچے سے شہر یار کی غراہٹ گونجی۔۔۔  
"مت کرو ایسا سعیر۔۔۔!!" وہ چلایا

پر سعیر عالم اس روک سے آگے نکل چکا تھا۔۔۔

"عالم مار دیں گے تمہیں۔۔!!" پیچھے وہ چیخیں دھاڑیں تھی جب کہ وہ اپنا سب کچھ لٹانے کیلئے تیار تھا کیونکہ ابھی تو اسے اپنی شہزادی کو اجالے دیکھانے تھے کہ کتنی روشنی ہے دنیا میں۔۔۔

اسے ڈر تھا تو صرف اسکا کہ اسکے پیچھے وہ پاگل سر پھری لڑکی نا آجائے۔۔ جسے دیکھتے ایک باپ کے احساسات جنم لیتے تھے۔

اسکے پیچھے وہ عزل نا آجائے جسے اسنے بیڑی کی طرح سنبھالا تھا۔۔۔

بس وہ چاہتا تھا کہ اب وہ اپنا بچاؤ کر سکتے تھے، اس قابل تھے کہ اب انکی طرف بری نظر اٹھانے والی کی آنکھ نوچ لیں۔۔۔

تو اب اپنی زندگی میں خوش رہیں اور اسکی سہمی کو خوش رکھیں۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ شکوہ کرے گی پر جب اسے اسکی شہزادی ملے گی تو ضرور اسکے زخم بھر جائیں گے۔۔۔

اور اسکی نمازوں قرآن پاک کی تلاوت کے بعد دعائوں میں ضرور ہوگا۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اب پیچھے جو وہ چھوڑ کر جا رہا تھا وہ اسکی زیست کا حاصل تھا۔

جتنکی مسکراہٹوں کو دیکھ کر تنہائی میں یاد کرتا ہنستا تھا۔۔۔

جتنکی خوشی اسکی خوشی ہوتی تھی وہیں اسکی زندگی کا اٹناشہ تھی۔

"سمی جی!" وہ دروازہ ناک کرتا بولا

اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی جسے وہ تھامے کھڑا تھا۔

سمی نے اسکی آواز پر بلیںکٹ سے چہرہ نکال کر دروازے کو دیکھا۔۔۔

"عاری جاؤ یہاں سے مجھے کچھ نہیں کھانا سمجھ نہیں آ رہا تمہیں؟"

"آپ کیوں غصہ کر رہی ہیں سمی جی! آپ کو اپنے بھائی کیلئے دعائیں کرنی چاہئے اور آپ رو رہی ہیں۔" وہ خود

ہی ڈور کھول کر اندر داخل ہوتا کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے بولا۔

سمی نے گھور کر اسے دیکھا "تمہیں ذرا کی ذرا تمیز نہیں کسی لڑکی کے روم میں بغیر اجازت کے اندر نہیں

آتے۔" وہ بھڑک اٹھی

"اوہ! شکر آپ نے مانا تو سہی کہ آپ لڑکی ہیں ورنہ تو اس دن بیٹے والے سین پر میں صدمہ میں تھا، اور یہ تمیز

کیا ہمارا تو پالا التمیز سے پڑا ہے سمی جی۔ پر اگر آپ چاہتی ہیں تو میں اپنی التمیز چھوڑ کر تمیز سیکھنے کیلئے تیار ہوں

بشرطیہ آپ سیکھائیں۔" وہ اس پر ایک نظر ڈالتا نظریں روم میں گھمانے لگا۔۔۔

اسکے اس انداز اور باتوں پر سمی نے نا سمجھی سے دیکھا اور پھر خود کو دیکھنے لگی۔۔۔

پہلے تو اسنے سٹیٹا کر اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیدھا کیا اور سر پر پہنا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جائو یہاں سے!" اسنے ڈبڈباتی نظریں جھکائے کہا کہ عارب کی مسکراہٹ فوراً سمٹ گئی اور وہ ایک جست میں اس تک پہنچا۔

"سمی جی!" ٹھوڑی پرانگی ٹکائے اسنے سر بلند کیا سمی نے غصے سے ہاتھ جھٹک دیا اسکا۔

"میں دعائیں کر رہی ہوں اسے، میری ہر دعا میں میرا شہزادہ اور شہزادی ہے عارب،، وہ میرے جینے کی وجہ ہیں۔

مجھے یوں گہری نیند سے جگا کر خود جانے کہاں چلا گیا ہے۔۔

کیا اسے نہیں معلوم اسکی سمی اسکے بغیر کھانا نہیں کھاتی؟

کیا وہ نہیں جانتا اسکی سمی اس سے باتیں کیے بغیر اسکے شفقت بھرے ہاتھوں کا لمس سر پر محسوس کیے بغیر نہیں سوتی۔

کیا اسے نہیں معلوم جب وہ صبح آکر مجھے نہیں دیکھتا باہر نہیں جاتا۔۔

اسنے تو کہا تھا کہ وہ جب میرا چہرہ دیکھتا ہے تو اسکے دن خوبصورتی سے گذرتے ہیں تو اب اس سے پوچھو کیسے گذر رہے ہیں اسکے دن۔۔؟؟

مجھے بہت درد ہو رہا ہے عاری اسے یاد کر کے، بہت بے چینی، بہت تڑپ ہے، پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے، ایسا کیسے کر سکتے ہیں "اللہ پاک" میرے ساتھ؟ میں بھی تو اسکی بندی ہوں مجھ پر ترس کیوں نہیں آتا اسے؟ کیا میں صرف اس دنیا کی درندگی جھیلنے کیلئے پیدا ہوئی ہوں۔۔؟ "وہ ہاتھوں میں چہرا چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ ششدر شا کڈ عارب اسکے سامنے بیٹھا گنگ تھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ کچھ نہیں بول رہا تھا اور بولے بھی کیا اسے سمجھ ہی کچھ نہیں آ رہا تھا البتہ اسکی خاموشی پر سہمی نے بھیگی آنکھیں اٹھائیں اور اسکی آنکھوں میں سوال پڑھ کر ہلکے سا ہنسی۔۔۔

"یہ جو اپنے دل کے بے حد قریب ہوتے ہیں ناعار ب! یہ انسان کو جھوٹ بولنے انجان بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔۔۔"

میرے ساتھ کچھ ایسا ہی ہے۔۔۔

میں کچھ نہیں بھولی اس درندوں کی درندگی، مجھے خود پر بتی ایک ایک اذیت یاد ہے، پر مجھے انجان بننا پڑا مجھے جھوٹ بولنا اور بلوانا پڑا ڈاکٹر ز سے کہ میں سب کچھ بھول گئی ہوں۔

پر میں نہیں بھولی کچھ۔۔۔! مجھے اپنے جان سے زیادہ پیارے بھائی کیلئے بھولنا پڑا سب کچھ۔

اسے ہنسانے مسکرا نے کیلئے میں سب بھول گئی۔۔۔ "وہ سسکی۔۔۔"

عارب کی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی۔۔۔

بھائی بہن بھی کتنی حسین نعمت ہے۔

بہن کو تکلیف ہو تو بھائی دوسروں کی جان نکالنے پر آ جاتا ہے

اور بہن بھائی کی مسکراہٹ کیلئے ساری اذیتیں خاموشی سے جھیل لیتی ہے۔۔۔

"آپ روئے نہیں سہمی جی میں سب آپکو بھلوا دوں گا۔" وہ اسکا ہاتھ بڑی جرات سے تھامے بولا

سمعیہ نے رونا چھوڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ یہ کھانا کھالیں میں کچھ کام سے باہر جا رہا ہوں۔ جب آئوں تو آپ مسکراتی ملیں مجھے۔" اسکے گال کو پتھرتھپا کر کہتا وہ اٹھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم کہاں جا رہے ہو لڑکے اس وقت؟ اور کیا بھلوا دو گے مجھے؟ مطلب کیسے؟" اسکے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بھجیں

عرب مسکراتا رکاوٹ اور مڑ کر سویٹ شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتا اسے اپنی سکڑیں آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ سہمی جو اسے دیکھ رہی تھی غصہ پیتی نظریں چراگئی۔۔۔

"نکاح! مابدولت! یعنی میں الشریف العاری اپنی السہمی جی سے نکاح کر رہا ہے وہ بھی کل صبح۔" وہ چلتا بیڈ کے پاس آیا اور مسکراتے ہوئے نرمی سے بولا جبکہ سہمی جو اسے سن رہی تھی سن رہ گئی۔۔۔

"لگ گیا ناشاک! ہا ہا ہا بس کیا کریں میں بندہ ہی ایسا ہوں کہ شک پر شک کرنا میری عادت ہے اور آپ سے پیار کرنا میری زیست کا حاصل۔۔۔" وہ مسکراتا اسکی آنکھوں میں جھانک کر گھمبیر جذبات سے چور لہجے میں بولتا اسے کانٹوں پر گھسیٹ گیا

"تمہارا دماغ تو کام کر رہا ہے؟ کیا بکواس کیے جا رہے ہو، منہ توڑ دوں گی اگر آئندہ ایسی بکواس میرے سامنے کی !

اور کچھ نہیں تو بد تمیز لڑکے اپنی عمر ہی دیکھ لو۔" وہ غرائی عرب بھی سنجیدہ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔  
 "کیا ہوا ہے میری عمر کو؟ اچھا خاصا جوان مرد ہوں! اور بد تمیزی میں نے ابھی کہاں کی ہیں؟ یہ تو سراسر الزام ہے سہمی جی۔" وہ معصومیت سے بولا سہمی کا دل کیا اسکا منہ نوچ لے مطلب پاگل تھا یہ لڑکا جو اندھا بن کر اسکے پیچھے پڑ گیا تھا۔

"جائو یہاں نکلو میرے روم سے تم سے بات کرنا ہی فضول ہے فضول دماغ سے عاری انسان۔۔۔!" وہ کہتی منہ پھیر گئی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا آپ کو میری عمر سے پر اہلم ہے؟" وہ کافی سنجیدہ سپاٹ لہجے میں بولا

سمی نے ناگواریت سے دیکھا

"ہاں ہے یہی پر اہلم ہے اب بس!" وہ چلائی

عارب نے دیکھتے ہوئے نچلے لب دانتوں میں دبا لیا۔۔۔

"اب کیا ہے جائو یہاں سے!" تلخ ہو کر بولی اسے یونہی کھڑے دیکھ کر سر پر اسے الجھن ہونے لگی تبھی

پلکیں جھپکا کر نمی اندر اتارنے لگی تھی کہ اچانک اسکا سانس رکا

دفعۃً اسے بیڈ پر دھیلے وہ اسکے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھے اس پر جھک آیا۔۔۔

سمی آنکھیں پھیلانے خود پر جھکے اسے بے یقینی ششدر ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہی سوچتی ہیں آپ کیا؟ اب چھڑوا کر دیکھائیں خود کو۔" مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہنسا

"اب چھڑوائیں کہاں کھو گئی۔۔؟ بہت ہی بڑی ہیں نا آپ مجھ سے۔۔۔

میں تو چھوٹا دودھ پیتا بچہ ہوں میرے تو ابھی دانت بھی نہیں گئے۔۔۔" اسنے دانت پیس کر طنز کیا جبکہ وہ

سانسیں روکے پڑی تھی

اور کہاں اس سے اس قدر جرات کی توقع رکھتی تھی کہ وہ ایسا کرے گا۔۔

وہ تو اسے نظریں بھر کر دیکھتا نہیں تھا اور اچانک۔۔۔۔

اسکی گرم دکھتی سانسیں چہرے پر محسوس کرتے اسنے ڈر سے آنکھیں میچ کر پھڑ پھڑانا چاہا۔۔۔

"تمہیں شرم کیوں نہیں آتی میں تم سے عم۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"اب اگر آپ نے ایسی فضول بات کی تو میں ابھی کے ابھی نکاح پڑھوادوں گا ہمارا۔ عالم کو تو ویسے بھی منظور ہو گا کیونکہ میرے جیسا الشریف بندہ اسے بہنوئی مل جائے تو وہ ناز کرے گا خود پر اور فخر کرے گا اپنی قسمت پر۔۔۔"

اور آپ سے تو مجھے صرف محبت چاہیے سہی جی! وہ محبت جو میرے عشق میں پائی جاتی ہے۔  
عمر خواہشات ضرورت کو مت دیکھیں۔۔۔

میں بہت خوش رکھوں گا آپکو۔۔۔" وہ اسکی میچی آنکھوں دیکھتا سرگوشی میں کہہ کر اٹھا۔  
تب ہی سسکتے ہوئے سہی نے اپنے بازو سہلائے اور خود پر بلیںٹ پھیلا دیا۔  
عارب کو افسوس تو ہوا پر وہ خاموش رہ گیا۔  
"سہی۔۔۔"

بکواس بند کرو اور دفعہ ہو جاؤ نہیں کروں گی تم سے شادی سمجھے مر جاؤں گی پر تم سے شادی نہیں کروں گی۔" وہ ایک دم پھر کر غرائی اور پاس پڑا کشن اٹھا کر اسے مارا۔  
"ٹھیک ہے ایسے تو ایسے سہی !

میں نے آپ سے ہزار بار پوچھا پر آپ نے انکار ہی کیا پر میں اس انکار کو نہیں مانتا کیونکہ مجھے آپ سے ہی شادی کرنی ہے۔

میں اپنے بچوں کو جلد ہی بلندیوں تک پہنچانا چاہتا ہوں، جو میں نہیں کر سکا وہ اپنے بچوں کو کرتے دیکھنا چاہتا ہوں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

خوشیاں چاہتا ہوں اور میں جانتا ہوں بلکہ مجھے یقین ایمان ہے میں آپکو بہت خوش رکھوں گا آپ کی افیت پر اپنی محبت کا مرہم رکھوں گا پر آپ ماننے کو تیار نہیں سو۔۔۔  
یہ العاری اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ کل صبح ہمارا نکاح ہوگا، اور بہت جلدی آپ میرے سنگ کھلکھلانے لگیں گی۔۔۔

اب جب عالم واپس آئے گا تو آپ کو خوش دیکھ کر ضرور مجھ پر فخر کرے گا۔ "وہ ایک ہی سانس میں بولتا اسے دیکھنے لگا جس سے تھوک نکلنا محال ہو رہا تھا  
"تم جانتے نہیں ہو میرے بھائی کو کاٹ دیں گے تجھے۔" وہ چیخی  
"آہ قسم سے کیا فلمی ڈائلاگ بولا ہے میں بھی یہی چاہتا تھا کہ کچھ بدلاؤ آئے۔۔۔  
اور سیٹ ہو گئی نا آپ عارب کی ہیروئن کی سیٹ پر ہا ہا "اسنے قہقہہ لگاتے کہا  
"رہی بات عالم کی تو اسنے مجھے آپکا خیال رکھنے کیلئے کہا ہے سو میں اسے کہہ دوں گا کہ میرے خیال رکھنے والا یہی اسٹائل ہے۔

کہ عالم کی زندگی کو اپنی زندگی بنانا چاہتا ہوں  
میری سادگی دیکھو میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ کہتا کھلکھلا کر ہنسا  
سمی بت بنی اسے دیکھ رہی تھی یہ تو کوئی اور ہی بد تمیز دماغ سے عاری لگ رہا تھا۔  
"عالم کب آؤ گے۔" وہ گھٹنوں میں منہ چھپائے سسکی۔

"آپ ضدی نا کریں سمی جی۔۔۔!" وہ تڑپ کر قریب آیا کہ وہ چلائی  
"خبردار میرے قریب بھی آئے یا مجھے چھوا۔" اسنے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عرب لب بھیج کر وہیں رکتا گہرا سان بھر کر اسے دیکھنے لگا۔

"ضد سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا اسلئے خوش رہیں اور اٹھ کر نماز پڑھیں۔۔

رہی بات چھونے کی تو مجھے کوئی جلدی نہیں ہے ویسے بھی کل تو آپ میری ہونے والی ہیں پھر دیکھیے گا۔۔۔ کیا کیا ہوتا ہے۔" معنی خیزی سے کہتے خود کو گھورتی سعی کو دیکھ کر آنکھ دبا لی اسکی تو جیسے سانسیں تھم گئی۔۔۔

"چلیں ڈریں نہیں میں ایک کام سے جا رہا ہوں دو منٹ میں آتا ہوں جب تک آپ یہ کھانا ختم کریں نہیں تو مجھے کھانا آتا ہے اور جب میں کھاناؤں گا اس سے آپکو ہی تکلیف ہوگی کہ چھو اکیوں۔" وہ ٹرے اٹھا کر اسکے بیڈ پر سامنے رکھتا بولا۔

سعی نے خاموشی سے دیکھتے ہوئے کھانا قریب کر لیا اور عرب اس پر ایک جان لٹاتی نظریں ڈالتے وہاں سے نکلا۔۔۔

"ہاں بولو نظم۔۔؟" روم سے نکلتے اسنے بجٹا موبائل جیب سے نکال کر دیکھا تو اپنے آدمی کا نمبر دیکھ پک کرتے پوچھ رہا تھا۔

"سرایس ایس پی برہان نے کمشنر کو ختم کر لیا۔ اور مسی لیڈی باس انکی بیٹی کے پاس بیٹھی ہیں۔"

"ٹھیک! اچھا میں دیکھتا ہوں۔" وہ کہتا موبائل رکھ کر گیٹ لاکڈ کرتا وہاں سے نکلا جبکہ پیچھے لا تعداد گارڈ فورس کھڑی تھی۔۔۔

عالم کے حکم پر وہ رمشا کو ڈھونڈنے اسکے گھر گیا تھا پر وہاں سے صرف اسکے ماما می کی لاشیں ملی تھی جبکہ خود غائب تھی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اب وہ اسکی ہی تلاش میں تھا کہ وہ اسکے ہاتھ چڑھے تو وہ اسے سیدھا اوپر پہنچا دے بغیر ٹکٹ کے۔۔۔۔۔  
اس سوتیلی ناگن کی خبر تو بعد میں لینی تھی اس وقت تو اسکے دماغ میں عالم چھایا ہوا تھا پتا نہیں کیسے لڑ رہا ہوگا  
ان دشمنوں سے جو ناصرف اسے ملک کے دشمن تھے بلکہ اسکے اور اسکی شہزادی کے بھی تھے۔۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"آریو شیور شیر کہ ہمیں تمہارے گھر جانا چاہیے؟ مطلب کہ بھابھی کافی نازک مزاج ہیں اگر انہوں نے اسے  
ایسی حالت میں دیکھ لیا تو خوفزدہ ہو جائیں گی۔" شہریار کی گھوری پر وہ تفصیل سے بولا۔  
اسکی آنکھوں میں پری کا سراپا گھومتے ہی لبوں پر گہری مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔  
"ایسا کچھ نہیں وہ نہیں ڈرے گی بلکہ اس وقت نور کو اپنوں کی ضرورت ہے اور اب آنٹی (آسیہ) بی تو۔۔۔۔۔  
ایم سوری پر حقیقت یو نہیں ہے۔" اسنے بات بچ میں چھوڑ کر کہا  
دادا اپنے وجود میں اٹھتی ٹیسوں پر لب بھینچ گیا۔

اور اپنے گود میں سر رکھے پڑی نورالعیین کو دیکھا جسکے ماتھے پر داد کی شرٹ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
گاڑی شہریار چلا رہا تھا جبکہ پیچھے گود میں سر رکھے پڑی نورالعیین اور داد تھا۔  
"ہمم! جیسا بہتر لگے پھر نکلتا ہے۔" وہ کہتا سر سیٹ سے ٹکا کر نور کا چہرہ دیکھنا لگا جو زخم سے نیلا تھا  
دفعۃً اسکی آنکھوں میں وہ منظر لہرایا جب وہ اسکے روم میں گیا تھا گھڑی لینے۔۔۔۔۔

وہ شادی کا گھر۔۔۔ اور گھر میں بھرے پڑے مہمان مسکراتی اسکی ماں ہنستا فخر سے سر بلند کیے چلتا اسکا

باپ۔۔۔ اسکا ہنستا بھائی

متبسم سی بی۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

باری باری سب اسکی نظروں میں گھومنے لگے اسنے اذیت سے دانت پیستے آنکھیں میچلیں۔  
 "ویسے تمہارا کیا خیال ہے عالم کا دنیا سے تعارف سامنے آجائے گا یا سراسے ایسے ہی خفیہ رکھیں گے لوگوں سے۔" عالم کے چلے جانے کے بعد وہ وہاں سے باقی کے لوگ لیے پاکستان لوٹ آئے تھے وہ بھی بریگیڈر کی بات پر کہ یہ جنگ صرف عالم کی نہیں ملک کی ہے برائی کے خلاف ہے اس میں ہمیں ضرور ساتھ دینا۔۔

انہیں اجازت ملی تھی نور کی حالت دیکھتے اسے اپنوں کے پاس چھوڑنے کی اور اب وہ اسلام آباد شہر یا ملک کے گھر جا رہے تھے تاکہ پری کے حوالے نور کو کر سکیں۔۔۔  
 "اگر وہ خفیہ رکھتے ہیں بیسٹ کو دنیا سے تو سمجھو ہمارے تعلقات کبھی خراب نہیں ہوں گے بیسٹ اور اسکی ٹیم سے۔۔۔

اگر نہیں ہوا تو سمجھو بیسٹ سے ہمارے تعلقات ہمیشہ خوشحال نہیں رہیں گے وہ پاک کا بیسٹ نہیں رہے گا۔۔۔

"میں نے روم سیٹ کروا دیا ہے تمہارے لئے۔" اسکی بات پر داد نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور مرمر میں اسکی آنکھوں میں اپنی لہو نما کالی آنکھیں گاڑھ دیں  
 "ایک؟" وہ ناگواریت سے بولا تھا۔

"ہمم! کیونکہ اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ تم اسکے پاس رہ کر علاج کرو۔" وہ سنجیدگی سے بولا کہ داد تلخ سے ہنس کر خاموش ہی رہنا بہتر سمجھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سر میم آئیں ہیں!" ارمان نے اسے کوریڈور میں اپنی طرف تیزی سے آتے دیکھ کر بھاگتے ہوئے سرگوشی میں بتایا۔

"کون میم؟" برہان حیران ہو کر پوچھنے لگا۔

"سر! وہ آپکی بیوی۔" اسنے پھر سے سرگوشی سے بتایا جبکہ برہان ساکت ہو گیا۔

"بیوی!" بڑبڑاہٹ پر اسکے نظروں میں چھنک سے مسکان کا سراپا لہرایا لبوں پر بڑی گہری مسکراہٹ آنے دیا۔

"کیوں آئی ہے؟؟" وہ غصے سے بولا پر یہ تو وہی جانتا تھا کہ کتنا خوش ہوا ہے اس ظالم عورت کے واپسی کا سن کر مسکراہٹیں بکھر گئی۔

قدموں میں تیزی آگئی اور وہ روم کے سامنے کھڑا ہوا۔  
اسکی دھڑکنیں ساکت تھی۔۔

اسکے موبائل پر ایم ایم ایس آیا ہوا تھا پر اسنے نہیں سنا، سوچا تھا فرصت سے دیکھوں گا پر شاید اب ضرورت پڑ گئی تھی سننے کی۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر دبے قدموں سے اندر داخل ہوا۔

حورالعین کے جانے کے اتنے عرصے بعد آج پھر اپنی دھڑکنیں بکھری محسوس کر رہا تھا۔

بغیر اسکی طرف دیکھتے اسنے اندر سے روم لاک کیا۔

اور نظریں اسکی طرف اٹھائی کہ مبہوت رہ گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سامنے ہی وہ دشمن جان چیئر پر بیٹھی بیڈ پر سر رکھے سوئی ہوئی تھی، سر پر پہنی ٹوپی اور کندھے چیئر پر بکھرے سنہری بال۔۔

"فیری!" وہ مسکان کے پاس بیٹھی اسے مسکرائے دیکھتی فیری کو دیکھتا ششدر ہوا۔۔

"شش! بابا ماسور ہی ہیں آواز نا کریں

وہ میرے لئے ساری رات جاگتی رہی ہیں۔" فیری نے ڈرپ لگے ہاتھ کی چھوٹی سی انگلی زرد لبوں پر رکھی اسے ہوش میں دیکھتے برہان نے خوشی سے لب آپس میں بھینچ لیے اور پیل کو آنکھیں میچ کر اوپر اس پاک ذات کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اپنی رحمت اسے لوٹادی۔۔

برہان چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔

اور آہستہ سے مسکان کو چیئر سے اٹھا کر ایک سائیڈر کھے تھری سیٹر صوفے پر ڈالا۔۔

وہ اپنا بازو اسکی گردن سے نکالنے والا تھا جب نظریں اسکی پلکوں پر ٹھہریں۔۔

اسکا دل کیا تھپڑ مار کر اسکا منہ سرخ کر دے جو اسکے ایک دفعہ کہنے پر چلی گئی تھی یوں کہیں دور کہ اسکے سائے کے جاتے ہی وہ پیچھے ذرا ذرا سا ہو گیا۔۔

اسکے سوئے ہوئے تیکھے نقوش سے بمشکل نظریں چراتے وہ اسکے سر کے نیچے کشن ٹھیک کرتا سیدھا ہوا کہ نظریں اسکی بیلٹ میں لگی گن پر گئی۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر نکالنا چاہا کہ تب ہی مسکان کا ہاتھ اسکی کلائی میں گیا دوسرے ہی لمحے وہ ششدر تھا جب اسکی نبض پر بلیڈر کھے سنہری سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بی کیئر فل سوامی!" وہ چبا کر بولی برہان نے لب بھینچ کر ہاتھ پیچھے کر لیا اور اسکے اوپر کوٹ سیٹ کر دیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"انا کے پیشنٹ!" وہ بڑبڑائی اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا

برہان کو اس سے یہ امید نہیں تھی۔۔

تبھی تملکرا سے دیکھا پر وہ سونے لگی تھی۔

"نفسیاتی مریض!" اسنے بھی غصے سے بلند آواز کہا اور فیری کی طرف مڑا جو اسکے پلٹنے پر اپنی بانہیں پھیلا چکی تھی۔۔۔

"بابا دادا دادو کہاں ہیں؟" سسکتی ہوئی فیری اسکی بانہوں میں سمائی۔

"مر گئے ہیں۔" برہان کے بجائے پیچھے مسکان کی آواز آئی فیری کی آنکھیں پھیل گئی خوف سے جبکہ برہان نے غصے سے اسے گھورا

"تم اپنا منہ بند رکھ سکتی ہو؟" اسنے چبا کر پوچھا جس نے مسکان نے نفی میں سر ہلایا

"تم اسے بہادر بنا سکتے ہو؟ ناکہ ڈر پوک جو ذرا سی آوازوں پر اتنے دن بے ہوش رہے۔" وہ تلخی سے بولتی اٹھ بیٹھی۔۔

اسکی تلخی پر برہان نے اسکے لبوں کو دیکھا جن سے وہ کانٹے جھاڑ رہی تھی۔

اسے اندازہ نہیں تھا کیا، کہ وہ اسکے ماں باپ تھے جن کے بارے میں وہ اتنی آسانی سے کہہ رہی تھی مر گئے۔۔۔۔

کچھ تو احساس ہوتا ہے انسان میں۔۔۔۔

"وہ تمہارے ساس سسر تھے! تمیز سے بھی بتا سکتی ہو۔"

"ساس سسر نے کبھی یہ بھی تو تسلیم نہیں کیا کہ یہ انکی پوتی اور میں بہو ہوں۔" وہ غصہ ہونے لگی۔

"ریلیکس! وہ تسلیم کر چکے تھے انہوں نے فیری کو تسلیم کر لیا تھا۔  
اور اب کیا تک بنتی ہے بحث کی، وہ تو جا چکے ہیں۔" برہان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے اسے۔۔  
"ویل آپ کہہ سکتے ہیں۔ پر انہوں نے مجھے تسلیم کیا نا ہی میری بیٹی کو اور یہ حقیقت ہے جسے آپ جھٹلا نہیں  
سکتے۔

صرف اپنے بیٹے کیلئے اس لڑکی کو آپ کی زندگی شامل کرنا چاہیہ سامنے رکھتے ہوئے کہ وہ پڑھی لکھی خاندان  
والی، امیر ویل اسٹیٹس اسٹینڈرڈ، بیک گراؤنڈ مضبوط اعلیٰ قسم کا تھا، اور ظاہری بات ہے ایسی لڑکی ملی تو آپ  
بھی شادی کے بعد دوسرا پیار سمجھ کر اللہ اللہ خیر صلح پڑھ کر نئی شروعات کر دیتے اور آپ کے بچے فیملی پھر  
کہاں اس یتیم کی اہمیت رہنی تھی، آپ کی امی جی کا خواب تو پورا ہو جاتا اور وہ بیوی صاحبہ کہاں برداشت کرتی  
کہ اپنے منے چھوڑ کر دوسرے کو پیار کر دے اور کہیں یہاں آپ کو بھی اپنے بچوں سے زیادتی لگتی۔" وہ کہتی اٹھ کر  
واش روم میں چلی گئی فیس واش کرنے۔

"بابا ماسچ کہہ رہی ہیں؟" فیری نے کمزور کو اس کے آغوش میں چھپاتے ہنسی لیکر پوچھا  
برہان سرخ پڑتی آنکھیں میچے لب اس کے سر پر رکھے خاموش کھڑا تھا  
"اس کے نظر میں میں نے اپنا میج خراب کیا ہے یا وہ سوچتی ہی مجھے ایسا؟" وہ خود سے سوال کرنے لگا اور فیری  
کے سوال پر ہوں کرتے سر ہلا دیا۔

"آپ سیڈ مت ہوں بابا میرے دادا دادا وہ بھی جنت میں جائیں گے میرے اماں ابا کی طرح۔" وہ دعا کیلئے  
اپنے چھوٹے ہاتھ اٹھاتی مدھم آواز میں اللہ سے مغفرت اور جنت کی دعا مانگنے لگی، برہان نے نم آنکھوں سے  
مسکراتے اسے خود میں بھیج کر آمین کہا تو واش روم سے باہر نکلی مسکان بھی آمین کہنے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اس بار برہان نے اسکی طرف نہیں دیکھا کیونکہ جانتا تھا وہ بہت ظالم ہے فوراً دل جلانے لگی۔۔۔۔۔

"آپکے ابو صاحب نے بتایا نہیں کہ اتنے پیسوں کا اب کیا کرنا ہے؟ آئی مین کہ ماشاء اللہ اتنی دولت جمع کر گئے ہیں اور معلوم ہی نہیں کہاں کھپانی سے سالی ہا ہا۔۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولی برہان نے غصے سے اسے دیکھا

"آخر چاہتی کیا ہو؟ نمک چھڑکنے آئی ہو؟" وہ نیچے آواز میں گرجا۔

"آپ دونوں کبھی ہنس کر بات کر سکتے ہیں پلیز!" اپنے ماں باپ کا موڈ دیکھتے وہ بوکھلائی التجا کرتی بولی

مسکان نے خاموش نظر فیری پر ڈالی جو اسے محبت سے دیکھ رہی تھی۔

"آفکوریس سوئیٹ ہارٹ! میں تو کرتی ہیں نرم لہجے میں بات ہوں۔

ہماری نیچر ایسی ہی کہ غصہ کر ہی نہیں پاتے۔" وہ پر جوش سے فیری کو بتانے لگی جو خود سن کر مسکرا دی۔

"میں کیا چاہوں گی آپ سے ایس ایس پی؟ ہمنے تو کبھی نمک کو چھوا نہیں چھڑکنا دور !

یہ تو میں بس بتا رہی تھی آپکو کہ دولت شولت تو سالی یہیں پڑی ہے کام وہیں گزبھر کی گئی زمین کا ٹکرا آیا اور

حیرت کی بات ہے وہاں سب کے ساتھ لوگ مٹی میں سو جاتے ہیں پتا نہیں یہاں کیوں اتنا فرق بنایا ہوا

ہے۔۔۔۔۔

خیر چھوڑ مجھے لگتا ہے میں دل جلانے میں اکسپرٹ ہو گئی ہوں۔

میں چھوٹے پیکٹ کو دیکھنے آئی تھی چلتی ہوں۔

"وہ ٹوپی پہنتی فیری کے پاس آئی اور اسے روتے دیکھ کر سینے سے لگا دیا

برہان اسکے پیچھے کھڑا سر کو دیکھتا اسکے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں آجائوں گی کچھ کام ہے شاباش ماما کی جان روتے نہیں۔۔۔۔۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

بہادر بن کر دیکھا تو۔۔۔۔۔"

"لایک یو ممما؟" وہ سسکتی سراٹھا کر اسے دیکھتی بولی مسی پہلے چونکی پھر ہنس پڑی

"یس! سوئیٹ ہارٹ لایک می۔" وہ اسکے دونوں گال چومتی گویا ہوئی جبکہ پشت پہ اسکی گرم سانسیں

نظروں کی تپش شکوے خوب محسوس کر رہی تھی پر بالکل انجان بن کر

"کہاں جارہی ہو؟" وہ غصے سے اسکی کلائی پکڑ کر بھڑکا

"اور پہلے اتنے دن کہاں تھی؟"

مسکان نے حیرت سے یوں ابرو اچکا کر کچھ اسکے ہاتھ کو پھر اسکی آنکھوں میں دیکھا کہ وہ دانت کچکا کر پکڑ میں

سختی کر گیا۔

"کہیں بھی! اور آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے ہاں؟ کیا آپ نے بلایا تھا مجھے۔۔۔؟"

آپ نے بتایا تھا مجھے کہ آپکے ماں باپ مر گئے ہیں یا آپ اکیلے ہو گئے ہیں یا یہ کہ میری بیٹی ہاسپٹل آئے ہے؟

نہیں نا! پھر کس حق سے پوچھ رہے ہیں؟

دیکھیں ایس ایس پی صاحب آپکی انا کی بڑی مضبوط دیوار ہے جو ہم غریبوں سے گرانا بہت مشکل ہے اسے

صرف آپ ہی لات مار سکتے ہیں۔۔۔

اور ریمبر سوامی! جب تک آپکی یہ انا نہیں جاتی تب تک مجھے مت بلایئے گا، میں اپنی عزت نفس نہیں روندوا

سکتی۔۔۔

نائوڈو یوانڈر سٹڈمائی ورڈز؟

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

لینے آؤ ایسے جیسے اپنی بیوی کو مان عزت سے لایا جاتا ہے پر پہلے، کال کرنا پھر منانا، اور ڈیٹ پر لے جانا، اسکے بعد کوئی پر گرام سوچنے۔۔۔۔

اب چلتی ہوں اللہ حافظ! "دوانگلیوں کا سلام بھیجتی وہ اسے ساکت چھوڑ کر اسکی آنکھوں کی پیاس بجائے بغیر ٹک ٹک کی آواز اسکی سماعتوں میں چھوڑتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"کیا آپ انہیں نہیں لانا چاہتے بابا؟" فیری نے بیٹی ہو کر اسکا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر پوچھنے لگی

برہان ہوش میں آتا اسکے چھوٹے مگر کمزور ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھ کر اسکی آنکھوں چمک آگئی

"نہیں ایسی بات نہیں! آپکی اماں بنا چکے ہیں اس بد تمیز کو لانا تو پڑے گا۔" جبراً مسکراتے ہوئے اسنے اسے سینے سے بھینچا۔

"اچھا سنو ایس ایس پی! اس ڈاکٹر کو ایسے مت چھوڑنا اگر اسے پنیش نامی تو میں اپنے طریقے سے دوں گی اور

آئی ایم شیور وہ تمہیں پسند نہیں آئے گی اسلئے اس بے غیرتے کو اچھا سبق سیکھانا۔" وہ موبائل پر آنکھیں

ٹکائے آدھی روم میں داخل ہوتی بولی

"کون ڈاکٹر کیوں پنیش دینی ہے؟" وہ حیران فیری کو انجان ہو کر کندھے اچکاتے دیکھ کر اس سے بولا پر اسکا

ایڈیٹیوڈ ہی اپنا تھا بات ختم کر کے اسکی سننے بغیر موبائل سے الجھتی وہاں سے نکلتی چلی گئی اور پیچھے وہ ارے

کہتے رہ گیا

"آپ جیل والوں سے پوچھ لیں نا" فیری نے آئیڈیا دیا برہان نے سر ہلاتے موبائل نکالا اور اسکی بات کو

سمجھنے کیلئے پولیس اسٹیشن کال کی اور وہاں اس ڈاکٹر کی لاپرواہی کا سنتے اسکی آنکھیں انگارہ جبکہ دانت دانت پر

جمع دیئے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ تو کل افغانستان میں تھے نا پھر یہاں اسلام آباد کیسے پہنچ گیا۔۔۔!"  
 کیا عالم واپس آ گیا ہے۔ "وہ حیران پریشان سوچتی موبائل ڈیش بورڈ پر پھنکتے اسنے سوچا  
 پیچھے اسکا آدمی بیٹھا تھا ہتھیار سمیت جبکہ اسنے گاڑی کا رخ عالم ولا کر لیا۔

\*-----\*\_\*\_\*-----\*

دروازہ ناک ہوا عارب نے مڑ کر دیکھا تو سہمی انگلیاں مروڑتی اندر داخل ہوئی  
 "زے نصیب واللہ السہمی جی ولعاری کے دربار میں حاضری خیریت تو ہے؟" وہ شوخ ہوتا اسے غصہ دلا گیا  
 "اپنی بکواس بند کر کے میری۔۔۔"

"اچھا سنائی کون سی البکواس کرنی ہے مابدولت حاضر جی جان سے۔۔۔" وہ اسکی بات کاٹ کر بولا۔  
 "میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔!"

"پھر وہی بات!" اسنے جتا کر کہا سہمی سٹپٹا گئی

"میرا مطلب کہ میں ابھی تم سے شادی کرنا نہیں چاہتی عالم آجائے تب کروں گی ابھی تم مولوی کو انکار  
 کر دو مجھے تم سے شادی نہیں کرنی۔" اسکی جھجھکتی باتیں سن کر عارب پہلے دونوں آنکھیں پھیلا گیا کہ اسکی  
 چھوٹی آنکھوں کو یوں اچانک پھیلا ہوا دیکھ کر سہمی گھبرا گئی۔

"ناں ناں الجانم! اینا بھی الشریف نہیں مانا کہ شرافت مجھ پر ختم ہے، پر یہ مت بھولیں ختم ہے شروع  
 نہیں۔۔۔"

آپ کے کپڑے بھیج دیئے ہیں جا کر تیار ہو لیں مولوی آنے ہی والا ہے۔ "وہ خود پر پر فیوم چھڑکتا بولا  
 سہمی صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"اگر آپ نکاح نہیں کریں گی تو میں جا کر آپکو پورا لاک کر دوں۔ اور زبردستی نکاح چہ چہ مطلب گناہ۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا ابولا جبکہ روتی ہوئی سہمی اسے دیکھتی گالیاں دیتی پائوں پٹخ کر وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔

"اچھا آپ ٹینشن نالیں فرسٹ نائیٹ والا سسٹم عالم کے آجانے پر رکھیں گے ٹھیک ہے؟" روم سے باہر نکلتے اسکی پشت کو دیکھتا بولا

سہمی منہ پر ہاتھ رکھتی روم میں آکر دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔۔۔۔

کتنی ہمت کر کے عرضی لیکر گئی تھی وہ اپنی بکواس کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"اللہ کہاں پھنس گئی۔۔۔۔۔" بیڈ پر رکھے سرخ جوڑے کو دیکھتی وہ آنکھیں مسلنے لگی۔

صبح ہوتے وہ آیا اور اسے کپڑے دیکر گیا کہ نکاح ہے جلدی تیار ہو لیں مولوی گواہ آنے والے ہیں۔"

سہمی جو ساری رات سوئی نہیں تھی اسکی باتوں کی وجہ سے اب یہ سب سن کر اسکا دماغ گھوم گیا مطلب وہ جو خود کو ساری رات دلا سے دیکر کہہ رہی تھی کہ جھوٹ ہے بکواس کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اصل میں وہی اسکے دلا سے جھوٹے تھے۔

وہ اسکے ساتھ نکاح کیلئے سیریس تھا۔۔۔۔۔

وہ بند کیے خود کو اندر بیٹھ گئی اور خدا سے دعا کرنے لگی کہ یہ سب جھوٹ ہو۔۔۔۔۔

پرا بھی اسکی باتوں نے ساری خوش فہمی ہوا کر دی۔۔۔۔۔

"سہمی جی تیار ہیں مولوی صاحب آگئے ہیں۔۔۔۔۔!" دروازہ ناک کرتے باہر سے عارب کی آواز آئی کہ سہمی کے پسینے جھوٹ گئے۔۔۔۔۔

"میں ہر گز نہیں کروں گی یہ نکاح چاہے تم مجھے مار دو یا میری موت آجائے۔" وہ بھیگی بھاری آواز میں چلائی

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

بلیک تھری پیس سوٹ میں موجود ننگ سک سے تیار عارب نے حیرت سے دروازے کو دیکھا۔  
 "اور میں نے یہ بھی کہا تھا آپ سے صبح اگر آپ نے انکار کیا تو اس صورت میں میں اپنی جان دینے سے گریز  
 نہیں کروں گا۔

کیوں نہیں سمجھتی پیار کرتا ہوں آپ سے! پاگل ہوں آپ کے لئے سمعیہ عالم۔۔۔  
 اگر آپ نہیں ملی تو اپنی جان دیدوں گا پر ساتھ آپ کی بھی لے لوں گا۔" وہ دروازے پر ہاتھ مار کر دھاڑا۔  
 سسی ساری باتیں سن کر سہم گئی

ہاں وہ پاگل انسان اسے کپڑے تھما کر دھمکیاں بھی دیکر گیا تھا۔۔۔  
 اور سسی نے اسکی آنکھوں میں جو جنون دیکھا تھا اس سے خفا ہو گئی تھی جبکہ وہ خود مگن ساساری رات باہر  
 کہاں گزار کر صبح شاپنگ بیگز لیے اندر آیا اور اسکے لئے ناشتہ بنا کر ٹیبل پر رکھتا پھر سے تیار یوں میں لگ گیا۔  
 صفائی کیلئے ملازمہ اور مالی آکر چلے گئے اور اب اسکا نکاح تھا۔۔۔  
 "تم کر لو مجھ سے نکاح تمہیں تو میرا بھائی آکر پوچھے گا۔۔۔۔۔! " وہ سسکتی ڈور ان لاک کرتی ہوئی

بولی

"آپ تیار نہیں ہوئیں؟" وہ ایک بھر پور نظر اسکے سادہ سراپے پر ڈالتے پوچھا  
 سسی چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی اور غصے سے اسکا ڈریس اٹھا کر قالین پر پھینکا۔  
 "چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔" اسے بیڈ پر ایسے ہی بیٹھتے دیکھ کر وہ بولا اور وہاں سے نکل  
 گیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پیچھے وہ ہاتھوں میں چہرہ اچھا کر پھپھک کر روئی پر اس بے حس پر ذرا سا بھی اثر نہ ہوا بلکہ کچھ ہی دیر میں مولوی اور کچھ گواہوں کی موجودگی میں اسکے روم میں واپس داخل ہوا۔ سہمی نے گھبرا کر اپنے ہی چہرے پر گھونگھٹ کر لیا خوف شرم سے کہ یہ سب کیا کہیں گے اتنی بڑی عورت سے شادی کر رہا ہے پاگل ہو گیا ہے۔۔۔

اسکے برعکس اسے گھونگھٹ میں دیکھ کر عارب دل و جان خوش ہو گیا۔۔۔  
 "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی کی آواز دوسرے دفعہ روم میں گونجی پر ہوش کسے تھا۔  
 مولوی نے حیرت سے عارب کو دیکھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ رہا تھا۔  
 اور سہمی سچے دل سے کسی کے آجانے کی منتیں کر رہی تھی رب کو کہ آئے اور اسے قید سے نکالے۔۔۔  
 "سمعیہ عالم آپ کو عارب ہمدانی سے نکاح قبول ہے؟" مولوی نے پھر سے دہرایا

"سہمی! کیا چاہتی ہیں آپ؟" عارب نے غصے سے سخت لہجے میں ٹوکا اور اسکے سر کو گھورتے اٹھے قدم لیتا سچ میں اپنی کلائی کاٹنے کیلئے وہاں سے جانے لگا تھا کہ پیچھے آتی آواز نے اسکے قسم روک دیئے۔  
 "قبول ہے۔" اسکی ہچکیاں بندھ گئیں۔

اور عارب جانتا تھا یہ صرف اب کیلئے ہیں آئندہ وہ اس پیاری لڑکی کو کبھی رونے نہیں دیگا۔  
 اسے اتنی محبت دیگا کہ وہ خود پر ناز کرے گی۔۔۔

بلکہ وہ اپنے عالم کی آنکھوں میں چمک لائے گا جب وہ سہمی کو منستہ کھلکھلاتا دیکھے گا۔۔۔  
 روم میں دوسرے پھر تیسری دفعہ اسکے قبول ہے کی آواز گونجی۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آخری قبول ہے پر عارب پھولے نہیں سما پارہا تھا جبکہ سہی ہاتھوں میں چہرا چھپا کر پھوٹ پھوٹ پڑی پر اسے ترس نا آیا۔۔۔

"میں آتا ہوں سہی جی دروازہ مت لاک کرنا۔" مولوی کو لیکر وہاں سے جاتے ہوئے بولا پر سمعیہ نے دانت پیس لیے۔۔۔

انکے وہاں سے نکلتے ہی اسنے گھونگھٹ ہٹا کر بھاگتے دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر منہ بل گر کر سسک کے رونے لگی تھی

کہ آخر آج وہ ہو گیا جسکا اسے ڈر تھا۔۔۔

اسنے دماغ سے عاری لڑکے نے اپنی ضد منوالی اور سمعیہ عالم پھڑ پھڑا بھی ناسکی۔۔۔

"پر میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں ایک بار عالم کو آنے دوساری حقیقت بتاؤں گی۔"

"یہ مولوی اور اتنے لوگ کیوں آئے تھے؟" مسکان وہاں سے بھری گاڑی کو نکلتے دیکھ کر لائونج میں چھوہاڑے کو دیکھتے عارب کو دیکھا۔

مسکان کی نظریں جب چھوہاڑوں پر پڑی تو سکت ہو گئی اسکے نکاح میں بھی تو ایسے چھوہاڑے تھے۔

"یہ سب کیا ہے سوتیلے بچھو؟" وہ غرائی عارب نے کافی ناگواریت سے دیکھا۔

"شادی کر لی ہے میں نے یعنی تمہارے سوتیلے بچھو نے شادی کر لی ہے بغیر کسی جھنجھٹ بغیر کسی روک ٹوک کے۔۔۔" وہ چھوہاڑے اسکے منہ میں ڈالتا پوچھنے لگا پر مسکان سر جھٹک گئی۔

"کس سے پاگل انسان؟"

"پاگل! کیا پاگلپن ہے بھئی شادی کی ہے ایک تو اسے الگ صدمہ چڑھ گیا ہوگا۔" وہ منہ بنائے بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا نام ہے اس سوتیلی بھابھی کا؟" وہ دھڑکتے دل سے پوچھنے لگی تبھی قہقہہ لگاتے عارب نے کہا  
"سمعیہ عالم!" وہ خوشی سے بولا

"تمنے سمعیہ جی سے نکاح کر لیا عقل سے عاری انسان ہو؟ عالم کی بہن ہے سے۔۔۔۔۔!" وہ سر تھامے  
گر گئی صوفے پر جبکہ عارب حیرت سے اسے دیکھتا چھو ہاڑے کی پلیٹ سامنے کرتے بولا  
"لو کھالو ایسا نا ہو صدمے میں فوت ہو جائو۔ اور میرے معصوم الشریف بچے پھوپھو پھو کرتے روتے  
رہیں۔۔۔۔۔"

"بکواس بند کرو اور سیدھی طرح بتاؤ یہ کیوں کیا تم نے؟ تمہیں معلوم نہیں کہ عالم تمہارا کیا حشر کریں گے؟  
کیوں مرنا چاہتے ہو اسکے ہاتھوں۔۔۔؟ اسنے تمہیں خیال رکھنے کو کہا اور تم!" وہ بھڑک کر بولی  
"تم دونوں کو میری باتیں بکواس کیوں لگتی ہیں؟

کیا شریف بندے کی کوئی ویلیو نہیں ہوتی؟" وہ زچ ہو کر بولا

"کیونکہ تم کرتے ہی بکواس ہو! اور شرافت تو تمہیں آکر عالم دیکھائے گا۔۔۔

یہ جو چنی چنی آنکھیں ہیں ناکال کر مسل دے گا جب اسے معلوم پڑے گا تم نے اسکی بہن پر ایسی نظر رکھی  
ہوئی تھی کہ اسکے جاتے ہی اپنی اوقات دیکھا دی۔" مسکان کو اسکی یہ گستاخی قطعی پسند نہیں آئی تھی تبھی  
بھڑک رہی تھی۔

"تم تو کہو گی ایسے، جلتی جو ہو میری حسین آنکھوں سے !

ارے لڑکیاں مرتی ہیں میری آنکھوں پر۔۔۔

دن میں سود و سومیت اٹھتے ہیں جب میں کسی کی طرف دیکھتا ہوں۔۔۔" کالر جھٹکتے ہوئے وہ بولا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان ایک افسوس کرتی نظر اسکے خوبصورت چہرے پر ڈال کر رہ گئی۔۔۔

اب کیا کہے اس سے، کس طرح سے ہرٹ کیا تھا اسنے عالم کو۔۔۔

"کیا تم بھول گئے اپنی بہن والے دن عارب۔۔۔؟

کیا بھول گئے جب وہ حیوان ہوا کرتا تھا پھر بھی ہمارے لئے احساس کو جنم دیا اور تمہاری بہن کو بھیڑیوں سے بچایا؟

ہم کچھ نہیں تھے ہمیں اس قابل بنایا کہ آج ہم سب سے لڑ سکتے ہیں، اپنے حق کیلئے بول سکتے ہیں، کسی کی غلیظ اٹھتی نظر نوچ سکتے ہیں اتنی ہمت دی کما کر کھا سکتے ہیں وہ ہنر دیئے، خود کو بھوکا رکھ کر ہمارے پیٹ پالنے والے کیلئے ہمارے پاس یہی ہے بدلے میں کہ جب وہ ہمارے سہارے اپنی عزت چھوڑ گیا تو ہم نے اسے یہ دیا موٹ میں؟" اسکی آنکھیں بھیگ گئی اور وہ پہلی دفعہ سسکا اٹھی

عارب جانتا تھا وہ عالم کے معاملے میں کافی حساس ہے تبھی مسکراتا ہوا اسکے پاس بیٹھا۔ اور اسکا سر سینے سے لگایا

"تم کیوں ایسا سمجھتی ہو کہ ہم اسکے احسانوں کا بدلہ چکائیں پاگلی۔

کیا اسنے کبھی ہم پر احسان جتائے ہیں کہ مجھے بدلے میں یہ چاہیے یا وہ۔۔۔؟

بے شک اسنے خود کو بھوکا رکھ کر ہمیں کھلایا ہے، کیا اسنے یہ کبھی کہا کہ مجھے کھلاؤ تم دونوں؟ اسنے ہمیں اپنا

سمجھ کر پالا ہے دل کے بے حد قریب۔۔۔

تم یہ سوچ کر فاصلے مت بنائو مسی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایسا سوچو کہ اسنے جو کیا وہ ایک باپ، ایک بھائی ایک بڑے کا حق ادا کیا ہے، اسکی ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ ہم اسے اپنا سمجھیں اس سے جھجھکنا کریں اسے اپنا سب کچھ سمجھیں اور میں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔  
رہی بات سہمی جی کی تو مجھے نہیں لگتا میں نے کچھ غلط کیا ہے۔۔۔۔۔

کیا کوئی بھائی چاہے گا اسکی بہن ایسے ہی زندگی بسر کرے؟ اسکا کوئی جیون ساتھی ناہو۔  
اسے کوئی ناچاہے دوست عزیز ہمسفر کے روپ میں۔۔۔ وہ ایسے افیت دیکھنے دنیا میں آئی تھی اور ویسے ہی  
سسکتی چلی جائے مسکان!

کیا اسکا خوشیوں پر کوئی حق نہیں؟ کیا وہ اس رشتے کیلئے لائق نہیں اسے لئے کہ وہ اتنے سال اس حیوان کے  
قید میں رہی ہے۔ تم خود سوچو کیا عالم کی خواہش نہیں ہوگی اسکی بہن کا کوئی ہاتھ تھامے؟  
ضرور ہوگی۔۔۔! ہم زیادہ اسکی زندگی کے بارے میں نہیں جانتے پر اتنا تو جانتے ہیں نا کہ اسکی بہن چھوٹی  
تھی تب اس سے بچھڑ گئی، تو کیا تب اس بھائی کے آنکھوں میں بہن کی خوشیوں کیلئے کوئی خواب نہیں ہوں  
گے؟

مسی جس طرح میں نے خواب دیکھے کہ میری بہن کو کوئی ایسا جیون ساتھی ملے جو اسے ہمیشہ خوش رکھے  
اسکے ہر دکھ سکھ میں شریک رہے، اسے کوئی دکھ نا پہنچائے ویسے ہی عالم کے بھی خواب ہوں گے جن سے تم  
ناواقف ہو سکتی ہو پر ایک بھائی ہونے کے ناتے میں سمجھ سکتا ہوں میں فیل کرتا ہوں جب وہ اسکے ہاتھوں کو  
دیکھتا ہے، جب وہ اسکی مانگ کو دیکھتا ہے مجھے وہ سب فیل ہوتا ہے،

اور میری زندگی تو ویسے بھی اسکی ہے۔۔۔۔۔

اب اسکی بہن کی ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے میں سچ میں چاہتا ہوں سہمی کو، میں اسکے بنا نہیں رہ سکتا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور مجھے یہ بھی معلوم ہے سمعیہ کبھی مجھ سے شادی کیلئے راضی نہیں ہوگی اور جب میں عالم سے بھی مانگوں گا اسکا رشتہ تو وہ پہلے اپنی بہن کی مرضی دیکھے گا اور جب وہ انکار کرے گی تو آئی ایم شیور وہ کبھی راضی نہیں ہوگا اسکی شادی مجھ سے کروانے پر۔۔۔

اسلئے مجھے یہی بہتر لگا اور مجھے امید نہیں یقین ہے کہ سہی جی کو میں منالوں گا کیونکہ عورت صرف عزت اور محبت چاہتی ہے اور جب میں وہ دونوں دوں گا اسے تو یقیناً مان جائے گی۔ "وہ ایک ہی سانس میں سب کچھ کہتے مسکان کو لاجواب کر گیا۔

مطلب ایک طرف وہ عالم کی بہن کی زندگی بچا رہا تھا تو دوسری طرف اپنی محبت کو لا حاصل ہونے سے بھی بچا گیا۔

"سو تیلے بچھو۔۔۔!!" مسکان نے اسے محبت لگاؤ سے دیکھ کر مکہ مارتے پکارا  
"مر و نکلو گھر کی کیڑی تنے میری المبارک آنکھوں کو چنی چنی کہا نکلو ورنہ ضائع ہو جائو گی۔" منہ پھیر کر وہ ناراض ہو گیا۔

مسکان نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا۔  
"ہاں تو دفع ہو منا کون رہا ہے سدا ناراض رہو۔" اسنے فوراً اسکی خوشنمیوں کو ٹھوکر ماری کہ وہ بلبلا اٹھا ایسے جیسے چھت سے گرایا ہوا سے

"عالم کہاں ہے؟" ایک دم وہ سنجیدہ ہو کر بولی  
"مجھے نہیں معلوم میں آلف سے رابطہ کرنے کی کوشش میں ہوں۔" عارب بھی سنجیدہ ہوتا اٹھا اور اسکے پیچھے آفس کیلئے بڑھے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عالم کی لوکیشن نہیں معلوم ہو رہی البتہ آلف شیر دونوں اسلام آباد میں موجود ہیں۔۔۔" وہ اسے پتہ بتاتا

بولا

"اگر یہ دونوں یہاں پہنچ گئے تو عالم کی کیوں لوکیشن نہیں معلوم پڑ رہی ہے؟ یہ ہو کیا رہا ہے کوئی مجھے بتائے گا؟" وہ بھڑک کر تیز لہجے میں بولی

"ریلیکس! میری جان مجھے لگتا ہے ہمیں شیر کے گھر چلنا چاہئے وہیں سب کچھ معلوم ہو گا کیوں؟" عارب نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر کہا۔

مسی لب بھیج کر سوچ میں چلی گئی۔۔۔

"یہی بیڑر ہے گا! پر سہمی جی کا کیا کریں گے اسے کہاں چھوڑیں گے ابھی خطرہ ٹلا تو نہیں ہے انہیں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتے نا!" وہ عارب کی پشت پر کھڑی چیئر پر ہاتھ ٹکاتی بولی

"اسے ساتھ لے چلتے ہیں اچھا رہے گا کچھ کھلی تازی فضا میں سانس لے گی۔۔۔!" عارب نے کھڑے ہوتے کہا مسکان سر ہلا گئی

"یورائیٹ! ویسے بھی ایسے ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھے نہیں بیٹھ سکتے۔ پر اس سے پوچھے گا کون کہ وہ چل رہی ہے کہ نہیں؟"

"اسکی فکر مت کرو میں بات کرتا ہوں اس سے۔" عارب نے اسکی ٹوپی اتار کر پہنی

"چلو میں چینیج کر کے آتی ہوں جب تک تم اپنی السمی جی کو ول منالو۔۔۔"

دنیا کچھ کرے نا کرے ہمیں اپنے عالم تک پہنچنا ہو گا۔" وہ ہاتھ مار کر اسکے سر پر سہمی اپنی ٹوپی گراتی ہوئی کہہ

کر چلی گئی

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عرب اسکی پشت گھورتا ٹوپی اٹھا کر واپس پہن گیا بلکہ سمی کا مقابلہ کرنے کا سوچتے ہوئے منہ پر رکھ دی۔  
اور اپنی ضرورت کی چپ ڈیوائس اٹھا کر بیگ میں رکھتے اپنے ہتھیار الماری سے نکالے اور انکے میگزین چیک  
کر کے بیگ میں رکھتے زپ بند کرتے وہاں سے نکلا اور اپنے روم میں گیا وہاں سے ایک سنہرا کیس لیکر سمی  
کے روم کی طرف قدم اٹھائے

\*-----\*-\*-\*-----\*

وہ دروازہ ناک کر کے دھڑکتے دل لبوں پر آیت الکرسی کا ورد کرتا اندر داخل ہوا۔  
اسے لگا تھا اسکا سواگت جو توں سے ہو گا پر وہاں سکوت چھایا دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔  
"سمی جی!" وہ اسے بیڈ پر سوئے دیکھ کر پاس آ کر بیٹھا۔

"سمعیہ!" کندھے سے پکڑ کر اسکا رخ زبردستی اپنی طرف کرتے وہ اسکا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھتا لب بھیج  
گیا۔

"سمی!"-----

"نام مت لو۔۔۔ نگو یہاں سے میں تمہیں کبھی معاف۔۔۔۔۔"

"پلیز۔۔۔!" عرب نے تڑپ کر اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا "ایسا تو مت کہیں! چاہے جوتے مار لیں مجھے دکھ  
نہیں ہو گا پر ایسا مت کہیں کہ آپ مجھے معاف نہیں کریں گی۔۔۔"

میں مانتا ہوں میں گناہگار بن بیٹھا ہوں پر میں مجبور تھا پلیز۔۔۔!" وہ التجا کرتا منتوں پر اتر آیا سمی نے سرخ  
بھگی غصے بھری آنکھوں سے دیکھنے نظریں پھیر لیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے کچھ نہیں سننا تم سے میرے سامنے اپنی شکل مت لائو جاؤ یہاں سے،، میرا بھائی آکر خود تم سے حساب لے گا۔" وہ سوچ نہیں سکتی تھی اسے سوچتے خود سے شرم آرہی تھی کہ یہ سامنے جو ان لڑکا بیٹھا اسکا شوہر ہے۔

ڈوب کیوں نہیں مر گئی اس مقام پر۔۔۔

کیا دے سکتی ہے وہ اسے کچھ بھی نہیں پھر کیوں اسے خود کی زندگی برباد کی بلکہ اسے بھی نظریں اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا

جل گئے ہمارے دشمن، عشق ہم پاگل ہا ہا۔" وہ بھونگی شاعری پڑھتا قہقہہ لگا اٹھا

"ویسے اتنا بھی کیا بندے کا سڑا ہوا ہونا، ہنسنا نہیں واہ تو کر ہی سکتی ہیں۔" وہ اسے اپنی بھونگی باتوں سے

ہنسانے لگا تھا جس پر سہمی کے اندر طیش برپا تھا

"تم جارہے ہو یا میں تمہارا سر پھوڑ دوں!" اچانک وہ چیخی ہڑبڑاہٹ میں عارب کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"جاؤ یہاں سے ابھی اسی وقت نکلو میرے سامنے میرے روم سے۔" اسے کشن مارتے وہ بیڈ سے اٹھانے

لگی تھی کہ بروقت بوکھلا کر عارب نے اسکا بازو پکڑتے واپس بیڈ پر گرایا۔۔۔

سہمی کی تو آنکھیں پھیلی تھی ساتھ عارب بھی اپنے اس عمل پہ حیران تھا۔

اسکی سپید رنگت دیکھ کر وہ مسکراہٹ دبا کر شرارت پر مچل اٹھا اور آہستہ سے اپنا بازو اسکے اوپر سے لے جا کر

دوسری طرف رکھا اور اس پر جھک آیا۔

"کیوں اتنا چڑتی ہیں سہمی جی اپنے اس الشریف و شوہر سے۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چراغ لیکر نکلی گی تب بھی مجھ جیسا شریف نیک بندہ پوری دنیا میں بھی نہیں ملے گا۔  
 آپ مانے یا نامانے مجھے شرافت کا ایوارڈ مل چکا ہے۔" وہ اسکی سبز بھگیے نین کٹوروں میں دیکھتا ہوا بولا۔  
 سہمی نے اسے دیکھتے تھوک نگلا۔۔۔۔۔  
 "دو۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔" وہ مچل کر اٹھنے لگی کہ عارب شریر مسکراہٹ کے ساتھ مزید جھک گیا  
 کہ سہمی سانسیں روک کر سیدھی ہو کر لیٹ گئی۔۔۔  
 "پیار کرتی ہیں؟" اسکے سفید گال پر انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا سہمی نے سختی سے بھگی آنکھیں میچ لیں۔۔۔  
 "یا اللہ یہ کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔!" وہ لب دبا کر سسکی  
 "بتائیں ناں سہمی مجھ سے پیار کرتی ہیں؟" وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا اسکے رونے پر مجبور کر گیا "میں تم  
 سے نفرت بھی نہیں کرتی محبت تو دور۔۔۔"  
 بے شک وہ بڑی ہو گئی تھی وہ بہت بڑی تھی اس سے، پرہمت نہیں تھی۔۔۔  
 ہمت حوصلہ اس میں بالکل نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ حیوان کبھی نانوچ سکتا اسے۔  
 اور اب اسے یہ چھوٹا سا لڑکا بھی اس طرح مجبور نہیں کر پاتا۔  
 وہ کافی کچھ اس سے امید رکھ چکی تھی، کہ یہ لڑکا اسے اکیلا دیکھ کر اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔  
 وہ اسکی نرم گرم چہرے پر پڑتی سانسوں سے سمجھ گئی تھی کہ وہ اب کیا کرنے والا ہے۔  
 عارب نے مسکراتے اسکے بیڈ پر رکھے کپکپاتے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ان میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے  
 جھک کر عقیدت سے اسکی مانگ پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔  
 سمعیہ کا سانس اسکے شدت بھرے لمس پر رک گیا کہ اسے لگا وہ مر جائے گی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آپ چاہیں ساری عمر نفرت بھی کرتی رہیں سہی جی پر میں آپ سے محبت کرنا نہیں چھوڑوں گا پھر چاہے اپنے الشریف شوہر کو کٹ ہی کیوں نا پڑوائیں اپنے باڈی بلڈر بھائی سے۔۔۔

میں الشریف المعصوم بندہ خاموشی سے کھالوں کا مار۔۔۔۔۔" وہ اسکے کان میں سرگوشی سے کہہ رہا تھا۔

سہی نا اس سے اپنی انگلیاں آزاد کروا پارہی تھی نا ہی اسکے حصار سے نکل پارہی تھی۔

عارب سیدھا ہوا تب اسنے گہرا سانس بھر اپرا بھی سنبھلی ہی کہاں تھی جب وہ پاس رکھا سنہری رنگ کا کیس کھول کر ان میں سے سرخ چوڑیاں نکالتا اسکی سونی کلائیوں میں پہنانے لگا۔

"آپکو معلوم ہے آپکی چوڑیوں سے بھری بھری کلائیوں مجھے پاگل کرتی ہیں، انکی کھنک مجھے اپنے دل میں سنائی دیتی ہے۔۔۔" وہ اسکی دونوں کلائیوں دیکھتا بولا

"چلیں تیار ہو لیں اسلام آباد جانا ہے ہم تینوں کو اٹھیں فاسٹ میری دلہن۔۔۔" اسکی سپید ہتھیلی پر لب رکھتا وہ اسکے وجود میں سر دلہریں پیدا کر گیا۔

سہی نے غصے سے جھٹک کر ہاتھ کھینچے جس سے روم کی خاموش فضا میں چھنک مچ اٹھی۔

"مجھے کہیں نہیں جانا سنا تمنے!" وہ غصے سے سرخ چہرے سے بولی اور منہ دوسری طرف کر گئی۔

عارب نے کچھ پریشانی سے اسکے چہرے کو دیکھا۔

"کیا ارادے ہیں سہی جی؟" وہ ہنستا ہوا معنی خیزی سے اسکے گلابی لبوں کو دیکھنے لگا۔

سہی اسکا اشارہ سمجھ کر سرخ اناری ہو گئی۔۔۔

"دفع ہو جائو یہاں سے بد تمیز لڑکے میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔" ہاتھ مار کر اسے بیڈ سے دھکا دینے کی کوشش کرتی چلائی



"اگر آپ اپنے نازک پائوں کو ذرا اسی تکلیف دے دیں تو ٹھیک ورنہ یہ نیکی میں آکر کر سکتا ہوں پھر تو چینج بھی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے باک بن کر دروازے پر کھڑا ہوتا بولتا اسکے سر پہ اپنی سکڑی نظریں گاڑھ  
دیں۔

سہمی کا دل کیا اسکا منہ نوح لے۔۔۔

"تم دفع ہو رہے ہو یہاں میں تمہارا سر پھاڑ دوں؟" وہ آنسوؤں روکنے کی کوشش میں نڈھال ہوتی چلائی۔۔۔

عرب دونوں ہاتھ معافی کیلئے اٹھاتا اسے فلانگ کس کرتے وہاں سے نکل گیا  
اور سسی نے گھبرا کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا جیس کس چہرے پر لگی ہو، وہ سوچ کر جھرجھری لے اٹھی۔۔۔  
اور بیزاریت سے اٹھ کر تیار ہونے لگی۔۔۔

پتا نہیں اسے کہاں لیکر جا رہے تھے اسکا بھائی کہاں تھا۔۔۔  
اسکی شہزادی کہاں چلی گئی تھی۔۔۔

"میں تنہا ہو گئی ہوں پھر سے شہزادے۔۔۔" وہ سسک کر دیوار سے پشت ٹکائے رونے لگی۔۔۔

"کہاں ہو تم۔۔۔؟ تمہیں اپنی بہن یاد نہیں آرہی؟ کہاں لیکر چلے گئے میری شہزادی کو۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا اسے پھول کی طرح رکھنا، اسکی تاریک اندھیری دنیا میں جگنو بن کر جانا پر تم نے تو اسے کھو دیا کہیں۔۔۔۔"

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

لیکر آؤا سے میرے بھائی کو سیر! میرے عالم کو مجھ تک پہنچا دو۔۔۔ میری شہزادی کو واپس کر دو سیر ایسا مت کرو۔۔۔! "اسکی مدھم بھگی آواز کے ساتھ سسکیاں گونج رہی تھی جو وہ دونوں بھائی بہن نم آنکھوں سے دروازے پر کھڑے سن رہے تھے۔۔۔

"میں دیکھتی ہوں۔" مسکان عارب کی آنکھوں میں اذیت کرب دیکھتی ہوئی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

"اپنا۔۔۔!" اسنے محبت سے پکارا کہ ڈرینگ ٹیبل کے پاس روتی سمی بوکھلا کر چہرے دوسری طرف کرتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

"میں ابھی تیار نہیں ہوئی جاؤ آجائوں گی خود!" وہ سرد لہجے میں کہتی اٹھ کر چلتی وارڈروب کے پاس آئی اور اسے کھولا تو سامنے ہی اسکے بھائی کے لائے کپڑے بھڑکیے چمکیلے پھولوں والے فراک شلوار قمیض ہر ڈیزائن موجود تھی جو اسکی سمی پہن سکتی تھی۔۔۔

وہ بے دردی سے لب کچلتی ہوئی اپنی ہچکیاں دبانے لگی تھی۔۔۔

تب ہی پیچھے سے مسکان نے اسے اپنے حصار میں لیا اور سر کندھے پر ٹکاتے اسے دیکھا۔ سمی کسمائی پر کہاں خود کو اس سے چھڑوا سکتی تھی۔۔۔

"آج میں اپنی جانم کیلئے کپڑے سلیکٹ کروں گی۔" وہ ہاتھ بڑھا کر ہینگ کپڑوں میں سے سلیکٹ کرنے لگی جبکہ اسکے حصار میں کھڑی سمی اپنے آنسو دوپٹے سے صاف کیے۔۔۔

"آں یہ بیسٹ ہے!" اسنے ایک سرخ رنگ کا سوٹ نکالا جو کافی گہرے رنگ میں تھا جسے سمی دیکھ کر سٹپٹا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں ایسے گہرے رنگ کے کپڑے نہیں پہنتی مسکان، ہٹو پیچھے میں خود سلیکٹ کرتی ہوں اپنے کپڑے۔" وہ ایک پھیکے کلر کے سوٹ کو نکالتی ہوئی خفگی سے بولی بلکہ اپنی کلائیاں بھی اس سے چھپا رہی تھی جسکی یہ معصوم کوشش مسکان کی زیرک نگاہوں سے کہاں چھپ سکتی تھیں۔

"آپ یہی پہنیں گی سوئیٹ ہارٹ۔۔۔"

عالم جب وہاں تمہیں دیکھے گا تو کتنا خوش ہو گا سوچیں۔ "وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتی بولی

"ک۔۔ کیا عالم کے پاس جارہے ہیں مطلب شہزادی کے پاس؟" وہ خوش ہوتی یقین دہانی کرنے لگی مسکان نے سر ہلاتے پلکیں جھپکی۔۔۔

"چلیں اب اس خوشی میں ایک ببل ہی کھالیں موڈ فریش رہے گا۔" اسنے کہتے سہمی کو سمجھنے کا موقعہ دیئے بغیر منہ میں ببل ڈال دیا زبردستی کہ وہ بلبلا اٹھی۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مسکان۔۔۔!" اسنے غصے سے جھڑکا پر بیٹھے ببل کے ذائقے کو محسوس کرتی جھینپ کر ہنس پڑی۔

"اب آئی ہے نا اونٹنی پہاڑ کے نیچے ہا ہا ہا" ہنستے وہ اسے باتھروم کی طرف دھکیلتی اندر بند کر چکی تھی اور سہمی بھی اپنے بھائی کے پاس جانے کا سوچتی مسکرا رہی تھی۔۔۔

مسکان اسکے بالوں کا ہیرا سٹائل سوچتی جیب سے موبائل نکال کر دیکھنے لگی جہاں اسکے آدمیوں کے کالز کے علاوہ جسے وہ دیکھنا چاہتی تھی وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

"تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں ایس ایس پی بڑا غور رہے خود پر بڑی انا ہے نا تمہیں۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

معلوم پڑ جائے گا بچو جلد ہی کہ مسمیٰ کیا چیز ہے۔۔۔۔۔ "سمی کیلئے ایک بالوں کا ہیئر سٹائل سلیکٹ کرتے وہ بڑبڑائی اور وہاں رکھی نیل پالیش اٹھا کر ناخنوں پر لگانی لگی۔۔۔۔۔

خود اس وقت بلیک جینز وائٹ شرٹ کے ساتھ لیڈر کا جیکٹ گلے میں مفلر اور کمنیوں تک فولڈ آستینیں، بالوں کی فرینچ چوٹی بنائے بل چباتی دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں پھنسائے کھڑی روم پر سرسری سی نظر ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

سمی اور اسکے روم میں فرق یہ تھا کہ اسکے پاس بھاگنے کیلئے کھڑکی موجود تھی جبکہ سمی کو یہ سہولت مہیا نہیں تھی۔۔۔۔۔

اور وہ بیچاری تو اپنے بھائی پر جان دیتی تھی کہاں اسے ٹیس کر کے گدگدی کر تا مزاح حاصل کرنا جو مسکان کو عالم کو تنگ کر کے ملتا تھا۔

\*-----\*-----\*

گاڑی شہر یار کے بنگلے کے سامنے رکی گاڑ ڈنے بھاگ کر گیٹ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

"گھر میں کون کون ہیں؟" گاڑی سے باہر نکلتے آلف نے پوچھا

شہر یار نے دور دور تک پھیلے سرسبز لان کو دیکھا

"اس وقت تو صرف میری بیوی موجود ہے ماما صبح ہی مشال کی طبیعت خراب ہونے پر نکلی ہیں۔" آلف نے

سنتے سر ہلادیا اور شہر یار کے پیچھے نورالعمین کو بانہوں میں بھرے چلنے لگا۔

انہیں چاہیے تھا کہ وہ نور کو کسی بہترین ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرواتے پر وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک تو خطرہ ابھی ٹلا نہیں تھا دوسرا اگر باہر کسی کو بھی معلوم پڑ گیا کہ جس دلہن کو دہشتگرد لیکر گئے تھے اسکی اس حالت میں واپسی ہوئی ہے تو دھماکہ بن جاتا۔۔۔

اور اسکے اشتہار لگ جاتے۔۔۔ پھر ضرور اسکے گرد دوسرا خطرہ منڈلاتا رہتا اور شاید آگے زندگی میں وہ بڑھ نہیں پاتی بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا اسلئے اس سب کو دیکھتے بریگیڈ نے فیصلہ لیا تھا کہ ساری ضرورتیں انہیں مہیا کی جائیں گی، اور آرمی سے ماہر ڈاکٹر بھی بھیجے جائیں علاج کیلئے انہیں صرف سیف جگہ پر تم لوگوں کو رکھنا ہے ایسا نا ہوتا ہوا کنگ پھر دوسری بہن کو نشانا بنائے۔۔۔

دیکھ کر تو وہ حیوان گیا تھا اسے واپس حاصل کرنا اس حیوان کیلئے بڑی بات نہیں تھی بلکہ انہیں خفیہ رکھنا تھا۔۔۔

"یہاں پلیز۔۔۔!" وہ اسے کہتا ایک خوبصورت ہال نما روم میں داخل ہوا اور آلف کو بیڈ کی طرف اشارہ دیا۔

آلف نے آگے بڑھتے ہوئے نور العین کو بیڈ پر ڈالتے لب سختی سے بھیج کر اسکے چہرے لبوں کو دیکھا "میں سر کو کال کر کے پہنچ جانے پر انفارم کرتا ہوں تاکہ وہ جلد از جلد ڈاکٹر ز بھیج سکیں۔" شہر یار نے موبائل نکالتے ہوئے کہا اور ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر وہاں سے ڈور بند کرتا نکل گیا۔

اسکے جاتے ہی آلف نے نور کے گال پر ہاتھ رکھتے انگلیوں سے اپنے زخمی نقوش کو چھوا۔

"بونہ۔۔۔!" جھک کر ماتھے پر پیار کرتے وہ اسے خود میں چھپا کر رونے لگا۔

"کیوں کیا ایسا بونہ دیکھو سب ختم ہو گیا۔" بھگی بھاری آواز میں سرگوشی کرتا اسکے گالوں کو چومتا سینے سے لگا کر اسکی حالت پر اپنے اندر کی تڑپ مٹانے لگا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ عالم آپنے اچھا نہیں کیا اسے حیوان کو ہمارے حوالے نہیں کیا جس نے میرے ماں باپ کے ساتھ میری بیوی کی یہ حالت کی ہے۔۔" وہ بے آواز آنسوؤں بہاتا اسکے جلے لبوں کو آہستہ نرمی سے چھوتے اسکی خون آلودہ آنکھوں کو چومنے لگا۔

"سینہ چیر کر میں اسکے ٹکڑے کر دیتا عالم اس نے میری بونی کی یہ حالت کی۔۔۔

کیسے برداشت کی ہوگی اس نے اتنی تکلیف جسے میں نے پھول بھی کانٹوں والا نہیں تھا منے دیا میری معصوم بونی کی حالت کی ہے اس حیوان نے رہنے دیتے میرے لئے میں آنکھیں نوچ لیتا کتے کی۔۔۔" غصے طیش سے اسکی رگیں پھول چکی تھی وہ بالکل آپے سے باہر ہو رہا تھا کہ اسکا دل کر رہا تھا ابھی زمان اسکے سامنے آئے تو وہ اسے دو حصوں میں چیر کر کتوں کو کھلا دے۔

یا اس کتے کنگ کی گردن کاٹ کر اسے گھسیٹتے کانٹوں پر جیسے وہ معصوموں کو بھگاتا تھا

"نور۔۔۔! میری بونی آنکھوں کھولو دیکھو میں آگیا تمہارا داد آگیا ہے آنکھوں کھولو جان۔۔۔!" اپنی سرخ آنکھیں مسلتا ہوا وہ اسکی ہتھیلیاں دیکھتا ان پر بوٹ کے نشان کچلی ہوئی اسکن، اسے درد سے دوچار کر گئی کہ تڑپ کر اسے سینے میں چھپائے وہ اوپر دیکھتا آنکھیں میچ گیا

"کہاں ہے ڈاکٹر ز سر کب بھیج رہے ہیں؟" وہ بے چین ہوتا اپنی موبائل پر کانٹیکٹ کرتا ہوا اپنے افیسر سے بولا۔

"ریلیکس آفیسر نکل چکے ہیں کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے ہیں۔" آفیسر نے تحمل سے کہا وہ غصہ پیتا کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔

"آجاؤ۔۔۔!" دروازہ ناک ہونے پر اس نے اجازت دی اور تیکے پر پڑی اپنی متاع جان کو دیکھا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سریہ صاحب نے دیئے ہیں۔" ملازمہ سامنے بیڈ پر بیٹھے لڑکے کو بلیک یونیفارم میں دیکھتی اسکے خون آلودہ بوٹ ہلکی ہلکی شیو ہلکی مونچھیں، ہاتھوں پر پہنے بلیک گلووز وہ ملازمہ کا دل ساکت کر گیا۔

اسنے اپنے صاحب کو تو دیکھا تھا وہ خوبصورت تھا کافی اور فوجی کی وردی میں اس قدر حسین لگتا تھا کہ وہ بیان نہیں کر پاتی تھی خود سے

پر اس سامنے بیٹھے دھول مٹی خون سے آلودہ سیکرٹ ایجنٹ کی وردی والے نے اسکی دھڑکنیں ساکت کر دیں تھی۔

مسلسل خاموشی پر آلف نے سرگھما کر دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں خاموش گم سم کھڑی ملازمہ کو پایا جسکے ہاتھ میں کپڑے تھے۔

"فرمائیے؟" گلا کھنکارتے آلف اسے ساکت مزید نہارنے پر چڑ کر مگر تمیز سے بولا۔

"اوہ جی! سرجی وہ صاحب نے یہ کپڑے آپکی بہن کیلئے دیئے ہیں۔" پری نے بتایا بھی تھا کہ وہ اسکی بیوی ہوگی جسے کپڑے دینے ہیں پر اسکا دل نہیں کر رہا تھا اس قدر سوہنے منڈے کی بیوی کا سوچنے کا۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے بہن آپ کپڑے یہاں ٹیبل پر رکھ کر جاسکتی ہیں۔" اسنے بیٹھے لہجے میں چبا کر کہا اور رخ نور کی طرف کر لیا جبکہ اسکے منہ سے اپنے لئے بہن سن کر وہ ہکا بکارہ گئی۔۔

"سوری پر میں آپکی بہن نہیں ہوں!" ملازمہ نے کپڑے پٹختے غصے سے کہا کہ آلف نے سرخ آنکھوں کی گھوری ڈالی وہ ہڑبڑا کر مڑی اور دل پر ہاتھ رکھتی وہاں سے نکلتی بھاگ گئی۔۔

"عجیب مخلوق ہے!" بڑبڑا کر اسنے دروازہ بند کیا۔

اور اس ٹرے سے کاٹن اٹھاتا ہاتھ روم سے ایک کٹورا نیم گرم پانی کا لا کر اسکی آنکھیں صاف کرنے لگا تھا۔

وہ پور پور زخم تھی آلف اسکے نازک سراپے کے پور پر اپنے ہاتھوں سے مرہم کرتا لب دانتوں تلے دبا کر اس پر اپنے لب رکھ چکا تھا

یہ سوچیں دماغ کی رگیں پھاڑنے کیلئے کافی تھیں کہ اسے ٹھوکرے ماری گئیں ہیں۔۔۔۔۔  
جھک کر اسکی پشت پر لب رکھتے زب بند کر دی۔۔۔۔۔

خود پر گرم شدت بھرا لمس پا کر پری کسمائی اور کروٹ بدلنے لگی تھی کہ شیریں نے اسے جکڑ کر اسکی کوشش ناکام کر دی۔

"چھ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔!" اسے پیچھے دھکیلتی وہ پھڑپھڑائی۔۔۔

"ڈارلنگ۔۔۔!!" اسکے ہاتھ تکیے سے لگاتے شیریں نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

اسنے جھپٹ کر آنکھیں کھولیں

مطلب یہ خواب نہیں حقیقت تھی وہ سچ میں اسکے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

"آآ۔۔ آپ ک۔۔ کب آئے؟" وہ آنکھیں مسلتی اسے دیکھ کر خوش ہوتی چلائی۔

"شش! بتایا تھا نا کہ گھر میں مہمان آنے والے ہیں آہستہ۔۔۔" ایک دم اسکے سرخ لبوں پر انگلی رکھتے وہ بولا

یری کی آنکھیں پھیل گئی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔۔ کون۔ وہ ٹی وی والی دلہن آئی ہے؟" اسنے رازداری سے پوچھا شیر نے سر ہلایا جس پر پری کی آنکھیں چمک گئی۔۔۔

"ہمم!" وہ اسکے بالوں میں چہرہ چھپا کر بولا۔

"جلد سے مزید ارناشتہ تیار کرو! تو بہت بھوک لگی ہے پھر نکلتا ہیں جلدی کرو۔۔۔" اسکا گال تھپتھپا کر بولتا وہ سیدھا لیٹ گیا۔

پری کا دماغ تو کہیں اور پہنچا ہوا تھا اگر حوریہ بیمار ناہوتی تو ضرور اسے بتاتی کہ اسکے پاس وہ ٹی وی والی دلہن آئی ہے۔۔۔

"شش۔۔۔ شیریں۔۔۔ وہ میں سیلفی لے سکتی ہوں اسکے ساتھ؟" وہ انگلیاں مروڑتی اجازت چاہنے لگی شیریں نے آنکھیں کھول پاس بیٹھی بیوی کو دیکھا جو اسکی غیر موجودگی میں اسکی ٹی شرٹ پہن کر سوئی تھی۔۔۔

"تم میرے ساتھ سیلفیاں لوہنی۔" جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا اور اسے بازوؤں میں جکڑتے پھڑ پھڑانے کی اجازت نہیں دی۔

"خوش آمدید خوش آمدید آخر آہی گئے واپس اپنی دنیا میں بیسٹ" ہیلی کا پٹر سے اسے اترتے دیکھ کر کنگ اپنی کامیابی پر قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔

"کیسا رہا سفر بیسٹ؟ مجھے امید ہے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہو گی اپنے کنگ کے پاس واپس لوٹنے میں۔" وہ طنزیہ جتا کر بولا۔۔۔

وہ مضبوط چال چلتا ہوا سرد تاثرات کے ساتھ بالکل اسکے سامنے رکا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہماری دنیا میں واپس آنے پر خوش آمدید!" اسرائیل کی زمین پر قدم رکھے سامنے کھڑا کنگ اور اسکے ساتھ کھڑے باقی کے اسکے ساتھی خوش آمدید کرنے لگے۔

"اتنا خوش آمدید مت کہو کنگ کہ تمہیں رخصت کرتے وقت میں ٹھیک سے بائے بھی نابول پاؤں۔

تم اچھی طرح مجھے جانتے ہو میں ان فار میلٹیر سے دور رہتا ہوں، اسلئے سیدھے طرح بتاؤ۔۔۔

میری بیوی کہاں ہے؟" اسنے فالتو کی بات کو نظر انداز کرتے سر دلچے میں پوچھا۔

کنگ اسکے ہاتھ کی کلائی کو دیکھنے لگا جو خون سے آلودہ تھی پر اسے وہاں وہ (BK) کا اپنا نشان نظر نہیں آیا۔۔۔

اسنے مٹا دیا تھا وہ بالکل الگ بن چکا تھا اس سے۔۔۔ مطلب قطر اسرائیل کے ساتھی ٹھیک کہہ رہے تھے اس سے وہ اسکا نہیں رہا وہ پاکستان کا بن چکا ہے۔۔۔

"اپنے رائیٹ سائیڈ والے کو مار دو!" کنگ نے حکم دیا سب نے بڑے تجسس سے دیکھا تھا اور منتظر رہے بیسٹ کے ایکشن کے پر وہ خاموش کھڑا رہا جیسے سنا نہیں۔۔۔۔۔

"میری بیوی کہاں ہے کنگ؟" اس بار وہ ٹھہر ٹھہر کر غرایا، کنگ نے بہت ناگواریت سے دیکھا اسے جسنے اسکے حکم کو سنا ان سنا کر دیا تھا۔

وہ سب اسے حیرت بے یقینی سے سامنے کھڑے دیکھ رہے تھے۔

کنگ کے تعارف کرانے پر معلوم ہوا تھا وہ تاریک اندھیرے میں بغیر آہٹوں کے لڑ سکتا ہے۔

آنکھوں پر پٹی باندھے بھی ہزاروں کے دل نوچ سکتا ہے۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ اس قدر خطرناک تھا کہ منٹ میں کنگ کے قدموں میں دس لوگوں کے وجود کے پھڑپھڑاتے لو تھڑے نکال کر رکھ دیتا تھا۔

وہ تجسس کا پہاڑ جس نے دنیا میں اپنے بیسٹ نام، اپنی حیوانی سے تھر تھری مچادی تھی آج سامنے تھا، آنکھوں پر پٹی خون آلودہ لمبا پھیلا وجود سینا تان کر دشمن کے سامنے بے فکر بے خوف تھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ کنگ غداری پر سزا موت دیتا ہے پر اسے فکر نہیں تھی۔

جبکہ اسکے پیچھے پروں کو گھماتا ہیلی کاپٹر تھا اور دائیں بائیں وہی باڈی گارڈ جو اسے یہاں لیکر آئے تھے۔ "تمہاری بیوی بالکل سیف ہے" میرے پاس "بیسٹ۔۔۔" اس نے میرے پاس پر کافی زور دیکر کہا جیسے اسکی مجبوری سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔۔۔۔

"میری طاقتوں کو آزمانے کی جرات مت کرو کنگ، میں آج بھی وہی حیوان ہوں۔" اسکے کہنے پر کنگ نے پاس کھڑے اپنے گارڈ کو اشارہ دیا۔

جسنے بے آواز بغیر آہٹ کے قدم پیچھے لیتے ہوئے بالکل بیسٹ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور دوسرا سامنے۔۔۔ دونوں نے فضا میں آہستہ سے ہاتھ بلند کیے اور اسکے کانوں پر اپنے پنچے مارنے چاہے۔۔۔ وہ قد و جود میں اسکے برابر کے تھے سفید سرخ رنگت والے۔۔۔

سب دم سادہ کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے کیا کنگ کا کہا سچ ہو گا یا وہ پہلے وار پر ہی اپنے کان کے پردے پھاڑ چکا ہو گا۔

"آہہ۔۔۔۔۔!" دونوں نے پوری قوت سے غراتے ہوئے اپنے پنچے مارنے چاہے ہی تھے دفعتاً وہ برقی کی تیزی سے جھکا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ٹھا کے ساتھ دونوں کے ہاتھ کی تالیاں بجی اور اگلے ہی لمحے چیخیں بلند ہوئی جب نیچے سے بڑا سا بھاری پنجا دونوں کے منہ پر آیا اور کھینچ کر دونوں کی پشت ایک دوسرے سے ٹکراتے اسنے پوری قوت لگائی اور اپنی انگلیاں انکی آنکھوں کے اندر تک گاڑ کر نوحہ۔۔۔۔

"آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ آہ۔۔۔!" وہ دونوں منہ پر ہاتھ رکھے بلند چیخیں مارتے دھاڑ رہے تھے اور متبسم سا سعیر آہستہ سے آنکھوں سے پٹی کھولتا اس سرخ کپڑے پر انکی آنکھوں کا لہو صاف کرنے لگا۔

"اپنے کتے مجھ پر بھیجنے سے پہلے یہ کیوں بھول جاتے ہوئے کہ انکی فطرت ہوتی ہے بھونکنے سے پہلے کاٹیں گے نہیں۔" پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنسائے وہ تمسخرے سے سامنے محل دیکھتا اور آگے انہیں کھڑا دیکھ کر

بولا

"تم واقعی میں بدل چکے ہو بیسٹ آئی ایم امپریس! تم اور بھی وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔۔

تیز تلوار شیر کی دھاڑ ہو۔۔۔۔" کنگ نے خوش ہوتے کہا

"تمہیں معلوم ہے یہاں یہ سب پچاس ملکوں کے میرے ساتھی دہشتگرد موجود ہیں صرف تمہیں دیکھنے کیلئے بیسٹ۔۔۔۔

ہزاروں سالوں میں، ہزاروں وجودوں میں صرف ایک وجود ملتا ہے بیسٹ کا۔۔۔۔ اور وہ تم ہو کروڑوں میں ایک۔۔۔۔"

"بہت کر لی بکو اس کنگ! بتاؤ میری شہزادی کہاں ہے اگر اسے کچھ ہوا ہے تو یہ بیسٹ بعد میں، مت بھولو پہلے یہ سعیر ہے!

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر عالم۔۔! عالم میں موجود ان حیوانوں کیلئے سعیر!۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات کاٹ کر غرایا فضا میں سکوت چھا گیا اسکی غراہٹ کے بعد۔۔۔

قطر کے شہزادے نے گھور کر کنگ کو دیکھا وہ گڑ بڑا گیا۔۔۔

"آؤ پہلے آؤ بیسٹ اندر آؤ اور اپنی شہزادی سے بھی مل لو اسکے بعد ہم تمہیں بتائیں گے تمہارا مستقبل کیا ہوگا۔" دائیں بائیں ہوتے اسنے سفید روش پر بچھے سرخ مٹل کے قالین کی سمیت اشارہ دیا۔

جسکے اینڈ پر وہ بڑا سا سفید گیٹ تھا جہاں سالوں پہلے بھی کچھ یوں ہی ایک گیٹ بنا تھا جس کے اندر داخل ہوتے اسکی زندگی بدل چکی تھی۔۔۔

سعیر نے سر جھٹکتے ہوئے قدم آگے بڑھائے کنگ نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھا۔

"رشتے انسان کو کمزور کر دیتے ہیں بیسٹ! یہ میں نے تمہیں سمجھا کر پھر ہی جذبات سے عاری کیا تھا۔ پر تم بھٹک کر وہیں پہنچ گئے جہاں تمہیں نہیں جانا چاہئے تھا۔" کنگ اسکی پشت کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا۔ اور سعیر کی سوچ اس سے مختلف تھی۔۔۔

رشتے احساسات کمزوری نہیں انسان کی طاقت ہوتی ہے۔۔۔

جیسے آج اسکی شہزادی کا احساس اسے کھینچ کر لایا تھا اس حیوان کے خاتمے کیلئے۔۔۔

یہ رشتوں کا مان احساس طاقت ہی تو تھی کہ جن پر آنچ آنے کا سوچتے ہی اسکے رگوں میں حیوان جوش سے ٹھو کریں مارتا اسے جگا کر درندگی تباہی پر اکسار ہا تھا۔۔۔

اور وہ خود پر برف کی تہہ جمائے پہلے اپنی شہزادی کو دیکھنا چاہتا تھا سہی سلامت اسکے بعد ہی وہ فیصلہ کرے گا ان حیوانوں کو کیسی موت دینی چاہیے۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گیٹ کے پاس پہنچنے پر گارڈز نے مودب سے سر کو خم دیکر سلام کیا اور بڑا سا گیٹ کھول دیا انکے اندر جانے کیلئے۔۔۔۔

اسکے اندر جانے سے پہلے اسکا ہیلی کاپٹر پرواز ہوا اور اسکی جگہ دوسرے نے سنبھالی جس میں ایک دیو قد کا سرخ انکاروں جیسی رنگت والا بلند پہاڑ جیسا وجود باہر نکلا۔۔۔۔  
جو نہایت ہی پھیلے وجود کا مالک تھا۔۔۔۔

"تم خوش نصیب ہو تمہیں پک کرنے اتنے لوگ آئے تھے بیسٹ جبکہ یہ سامنے آنے والا امریکہ کا ہر مقابلہ جیتنے والا ڈیول ہے۔۔۔۔

دنیا جانتی ہے اسے پردیکھو یہاں کیسے اکیلے آ رہا ہے۔۔۔۔" سعیر نے سر جھٹک دیا اور اندر بڑھ گیا جبکہ اسکے دماغ کے کونے میں مقابلہ لفظ باز گشت کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا اسے یہاں بلانے کیلئے کنگ کا مفاد تھا؟

کیا یہاں ان کا مقابلہ ہونے والا تھا پر کیوں؟

وہ اس محل کے اندر داخل ہوا سب مختلف راہداریوں سے گذر کر اندر بڑھ گئے جبکہ کنگ اسے لیکر ایک ہال نما روم میں لایا۔۔۔۔

جسکے ایک طرف بڑا سا بیڈ تھا تو دوسری طرف ایک سرسائز کے ساری مشین موجود تھیں۔

ٹریڈ مل، ویٹ، بار بیل، کروس ٹرینز، ڈیمب بیل سب کچھ تھا ہر وہ چیز تھی جو اسکی تیاری کیلئے ضروری تھی۔۔۔۔

ساری روم پر نظریں ڈالنے کے بعد جب وہ اپنی شہزادی کو نہیں پایا تو رخ کنگ کی جانب کیا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے الجھتے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کنگ اسے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے تمہیں سنائی نہیں دیتا؟" ایک دم آگے بڑھتے اسکے کالر کو جکڑتے ہوئے وہ اس پر دھاڑا کہ کنگ کو لگا اسکے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔۔۔

جبکہ اسکی لہو بھوری آنکھیں اسکی آنکھوں میں گھور رہی تھی۔

اسکی حرکت کو دیکھتے سینکڑوں دیوار میں لگے الیکٹرونک سپرکارخ سعیر کی جانب ہو گیا۔

جسے کنگ نے مسکراتے اور سعیر نے غصے سے دیکھا۔

"قید سعیر عالم۔۔۔ ہا ہا ہا ہا" وہ مکر وہ انداز میں قہقہہ لگاتا اسکی بے بسی کا مزاق بنا رہا تھا۔۔۔

"تم بے خبر نہیں کنگ مجھے کوئی قید نہیں کر سکتا، اور جو یہ جرات کرے گا وہ خود کو ہی جلا کر راکھ کر دیگا اسلئے

سنجھل جاؤ میری بیوی میرے حوالے کر دو اسکے بعد ہم حساب کتاب شروع کریں گے۔" وہ غرایا

"آں ہاں! بیسٹ سالوں بعد تمہاری کمزوری ہاتھ آئی ہے ایسے ہی جانے دوں تمہیں؟

چلو تمہیں بتا دیتا ہوں اس لحاظ سے کہ تم میرے بیسٹ ہو تمہیں میری طرف سے لڑنا ہے اب۔۔۔۔" وہ

کہہ کر رکا اور چلتا ہوا دیوار گیر اسکرین کے سامنے آتے اسے آن کیا۔۔۔

سعیر کی نظریں جب اسکی طرف اٹھیں تو ساکت رہ گئیں۔۔۔

"دیکھو تمہاری شہزادی کو شہزادی کی طرح رکھا ہے،، مجھے احساس ہے وہ میرے بیسٹ کی شہزادی ہے میں

اسکی قدر کرتا ہوں اسی طرح اب تم میری کرو گے!" وہ اسکے سرد سپاٹ چہرے کو دیکھتا بولا

سعیر کی نظریں اس اسکرین پر موجود تھیں جس میں اسکی شہزادی مخمل کے ایک بڑے سے بیڈ پر دونوں

ہتھیلیاں گال کے نیچے ٹکائے گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا پہنا لباس جسکی وجہ سے سعیر بپھر گیا۔۔۔

گہرا گلاسلیو لیس بازو بڑے سے سرخ لباس میں وہ کسی شہزادی کی طرح ہی سوئی ہوئی تھی۔

اسکے سیاہ کھلے بال بکھرے پڑے تھے۔۔۔

دائیں بائیں دولڑکیاں بیٹھی تھی۔

سعیر کی حسیں اسے الرٹ کرنے لگی وہ کیوں اس طرح آرام سے اس سے الگ ہو کر سو رہی تھی۔

اسکی شہزادی ٹھیک تھی۔۔۔؟؟؟ کیا ہوا ہے اسے کیا وہ اسے بھول گئی تھی؟

"بہت رو رہی تھی شہزادے کیلئے ہا ہا ہا

اسکی سہمی نے کہا تھا اسکا شہزادہ آئے گا اور وہ ابھی تک نہیں آیا اسلئے رو رہی تھی اور چپ نہیں کر رہی تھی

اسلئے ہی مینے اسے آرام کی دوائی دی ہے وہ اس وقت سکون میں سو رہی ہے۔

گھبراؤ مت تمہارے بچے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی۔

کیا پتا وہ ایک الگ سعیر ہو مضبوط۔۔۔ بیسٹ!"

"خبردار میرے بچے کو بیسٹ کہا میں تمہاری جان نکال دوں گا!" ایک دم اس پر دھاڑتے وہ اسے مارنے

کیلئے آگے بڑھتا ہی فضا میں آواز ٹھاکی گونجی اور سکوت چھایا۔۔۔

پر یہ آواز اسکے پاس نہیں اسکے روم میں نہیں یہ آواز تو اس اسکرین کے پاس رکھے لائوڈ سے آئی تھی۔

سعیر نے چونک کر دیکھا جہاں حورالعین کے پاس دائیں طرف بیٹھی لڑکی بیڈ پر منہ کے بل پڑی تھی اور خون

اسکی گردن سے ابل کر نکلتا بیڈ پر گر رہا تھا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر نے دھڑکتے دل سے نشانے کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر اسکی جان پر بن آئی کہ وہاں بھی وہی دیوار میں سپینز نصب کئے گئے تھے اور کوئی دوسری طرف بیٹھا انہیں کنٹرول کر رہا تھا۔

دفعۃً اسکرین سیاہ ہو گئی۔۔۔۔

سعیر ہوش میں آتا کنگ کو دیکھنے لگا۔

"کھیل رہے ہو میرے ساتھ؟" اس نے تمسخرے سے پوچھا جبکہ نظروں کے سامنے اسکی معصوم بہن اور شہزادی کا چہرہ اگھوم رہا تھا۔

"اس محل میں چار سو رومز ہیں۔۔۔۔

اور ان چار سو روم میں ایک میں تمہاری شہزادی موجود ہے۔

اور اسے پانے کیلئے تمہیں وہ کرنا پڑے گا جو میں چاہتا ہوں!" اسنے مکروہ آواز میں اصلی مقصد کیلئے آغاز کیا۔

"کیا چاہتے ہو؟" اسنے گرج کر پوچھا اور اس سکرین کو دیکھا جواب سیاہ تھی

"یہ کی ہے نامیرے بیسٹ والی بات ہا ہا ہا" خوش ہوتے بلیک کنگ نے قہقہہ لگایا

سعیر نے ناگواریت سے اسکے شیطانی روپ کو دیکھا۔

"کل رات مقابلہ ہے سب دہشتگرد کو بیچ !

تمہیں معلوم ہے چمن سے پاک فوج نے ہمیں برباد کر کے نکال دیا اب میرا مستقبل ٹھکانہ کوئی نہیں

رہا۔۔۔۔

پاکستان سے اسکی فوج پولیس نے سارے راستے بند کر دیئے، میرے سارے لوگ مارے گئے ہیں، تمنے

زمان کو بھی ختم کر دیا تو اب مجھے اپنے مستقبل کا سوچنا ہے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میرا اسرائیل اور قطر کے دہشتگردوں کے ساتھ مقابلہ ہے جس میں تمہیں اپنے جان کی بازی لگا کر وہ جنگ جیتی ہے اور انکی حکومت کو مجھے دلانا ہے، پھر چاہے تم میرا ساتھ دے سکتے ہو ہم ملکر حکومت کریں گے اگر نہیں تو جیتنے کے بعد تمہیں تمہاری شہزادی دی جائے گی اور آزاد کیا جائے گا، اور اگر ہار گئے! تو اس کی صورت میں تم تو وہیں جان سے جانو گے اور پیچھے تمہاری شہزادی کو بھی بھیج دوں گا،

جس طرح کا مجھے تم پر یقین ہے بیسٹ تم جیتو گے !

اور وہ مقابلہ جیت کر زندگی سے ہار بھی گئے تو میرا تم سے وعدہ ہے تمہاری شہزادی باحفاظت پاک بھیج دوں گا۔ "وہ بات ختم کر کے اسے دیکھنے لگا۔

"اور ایک بات تمہیں باور کروادوں یہاں اپنا دماغ مت استعمال کرنا کیونکہ یہاں جتنے لوگ نہیں ان حساب سے کیمرہ لگے ہیں، اتنے ہی ہتھیار ہیں، تم پر اور تمہاری ایک ایک حرکت پر میں نے خاص نظر رکھائی ہے اگر تم میں کہیں سے بھی دھوکے کی بو آئی تو میں تمہیں جو دھوکہ دوں گا اسکی صورت تم ساری زندگی روتے رہو گے۔" انگ کہتا بغیر رکھے وہاں سے نکلا پر نکلتے ہوئے یہ بولنا نہیں بھولا۔

"وقت ہے جتنی جو تیاری کرنی ہے کر لو، یہ دماغ میں رکھتے کہ تمہاری ذرا سی خاموشی تمہاری بیوی کی ہمیشہ کیلئے خاموشی بن سکتی ہے مائی بیسٹ ہا ہا ہا !"

وہ اپنی سیاہ مکروہ صورت لیے چلا گیا۔۔۔

اسکے جاتے ہی سعیر نے سر جھٹکتے ہوئے اسکرین کو آن کرنا چاہا پر وہاں سیاہی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

"وہ ٹھیک نہیں!" اسنے بڑبڑا کر سامنے ٹیبل پر ہاتھ مارا اور غرایا

"تمنے اپنی موت کو دعوت دی ہے کنگ!

مجھے یہاں بلا کر اپنی موت کو بلایا ہے۔" وہ غرایا اور روم تہس نہس کرنے لگا تھا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"کیا ہوا؟" موبائل کان سے لگاتے اسنے کرخت آواز میں پوچھا۔

دوسری طرف اسکی آواز پر الفاظ تو ترتیب دینے لگے۔

"وی آر سوری بلیک کنگ۔۔۔!"

بچہ ابھی تین ماہ کا نہیں ہوا، ہمیں اسے ماں کے وجود سے نہیں نکال سکتے، اگر ہم نے ایسا کیا تو سب برباد

ہو جائے گا!

آپ سمجھ رہے ہیں مطلب ابھی ہم بچے کا جنس معلوم نہیں کر پا رہے اسے ماں سے جدا کرنا مشکل ہوگا  
ڈسٹر ویڈ ہو جائے گا۔" ڈاکٹر زتحل سے اسے اپنی بات سمجھانے لگی جبکہ ان کے بیچ مشینوں میں جکڑی بیڈ پر  
وہ سوئی ہوئی تھی۔

"کچھ بھی کرو جو چاہے کرو مجھے وہ بچہ چاہیے اور یہ تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے کیسے کرتی ہو مجھے بس اپنے  
بیسٹ کا بچہ چاہیے اس پر میرا حق ہوگا۔۔۔۔" وہ غصے سے دھاڑا ڈاکٹر ز سب سہم گئی اور ایک دوسرے کو  
دیکھا۔

"تم سب جانتی ہو اگر مجھے وہ بچہ سہی سلامت دوسری عورت کے وجود میں ناملا تو میں تم سب کو ختم کر دوں  
گا اور یہاں سے نکل کر تم سب باہر جانیں سکتی جب تک میرا کام نہیں کر سکتی۔" اسکی آواز نے انکے روح  
لرزہ دیئے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہہ۔۔۔ ہم سوچتے ہیں کیا کرنا ہے!" پاس کھڑے ہتھیار لیس گارڈ سے خوفزدہ ہوتی وہ موبائل بند کر چکی تھیں اور اب ملکر سوچنے لگی تھی کہ کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔  
قسمت آزمانی چاہیے یا کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں ایک بار قسمت ضرور آزمانی چاہیے! ہو سکتا ہے ہم کامیاب جائیں" ایک ڈاکٹر حور العین کے معصوم چہرے پھر اسکے پیٹ کو دیکھتے کہا۔

"تم جانتی ہو اس سب میں وہ اپنی جان سے جائے گی اگر ہم ہارے تو!" دوسری ڈاکٹر فوراً بولی  
"تو اسکے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ بھی نہیں۔ اگر یہاں سے سب ڈسٹر ویوڈ ہوا تو ہمیں کنگ کو دوسرا آپشن دیں گے،

اور اگر ہمنے یہ ناکیا تو ہم کبھی اس قید سے آزاد نہیں ہو سکتے ہیں۔۔۔ پھر بھی تم سب کے پاس وقت ہے سوچ  
لوا چھی طرح کیا اپنی قسمت آزمانے کیلئے میرے ساتھ ہو۔۔۔۔۔"  
سینئر ڈاکٹر نے کہا وہ چار سوچ میں چلی گئی۔۔۔

"اچھے سے سوچ و چار کے بعد بتاؤ۔" وہ انکی پیٹھ تھپتھپا کر اٹھی۔۔۔

+

"9 ہمیں انہیں ہاسپٹل شفٹ کرنا ہوگا اگر جنٹ!" ڈاکٹر نے چیک اپ کرنے کے بعد شہریار اور آلف کو مخاطب کیا۔

"ٹھیک تو ہو جائے گی خطرے کی تو کوئی بات نہیں نا؟" آلف نے تڑپ کر پوچھا ڈاکٹر کافی سیریس لگ رہا تھا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جبکہ شیریں اسکی بھیگی پلکوں سرخ آنکھوں سے نظریں چرا رہا تھا۔  
 پری ساکت سی دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی سامنے پڑی لڑکی کی حالت دیکھتے اسکا سانس خشک ہو گیا تھا۔  
 بلکہ اسے خوف آ رہا تھا وہ دیکھ نہیں پارہی تھی اسے پر اس کے بعد بھی ایک بار کا دیکھا بار بار اس کے سامنے گھوم رہا  
 تھا کہ گھبرا کر سپید ہوتی رنگت کے ساتھ اسے وہاں سے نکل کر بھاگنا پڑا۔  
 "ہاں ایک قریب ہاسپٹل۔۔۔" خوفزدہ پری کو جاتے دیکھتے شہر یار نے کہا  
 "اچھا ہوا گروہ گور نمٹ ہو!"

"گور نمٹ ہاسپٹل کافی دور ہے یہاں سے، یہ پرائیوٹ ہے، اور جس کا ہے وہ کافی جان پہچان کا بندہ ہے۔"  
 اس نے تفصیل بتائی۔

"ہم ایسے کسی پر یقین نہیں کر سکتے لوگ آجکل کامیاب ہونے کیلئے کچھ بھی کر رہے ہیں ایسا ناہو جس ہاسپٹل  
 میں ہم اسے ایڈمٹ کریں وہاں کا مالک ہاسپٹل کی کامیابی کیلئے اسے میڈیا کے سامنے کر دے، دیکھ تو رہے  
 ہیں وقفے وقفے سے ٹی وی، نیوز، کیسے دونوں بہنوں کیلئے میڈیا نے ادھم مچایا ہوا ہے!  
 اگر کسی کو معلوم پڑ گیا، تو اسکی جان کو سو فیصد خطرہ ہو سکتا ہے آگے آپ سب کی مرضی۔" ڈاکٹر ز کہہ کر بیڈ  
 پر پڑی نور کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔

آلف کا دل کر رہا تھا دنیا ہی تھیں نہںس کر دے بالکل پاگل ہو رہا تھا  
 کیا کرے اپنی بونی کو کہاں لے جائے اگر ایسے چھوڑا پھر تو وہ یا گونگی ہو جائے یا شاید بلا سنڈ۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔!!" تصور کرتے ہی وہ جھرجھری لے اٹھا اور اپنی سوئی ہوئی زندگی کو دیکھا۔۔۔

کیا بچا تھا اسکے پاس اسکے علاوہ صرف یہی تو تھی اور ایک بھائی جس نے منہ پھیر لیا تھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں میں کچھ ہونے نہیں دوں گا کچھ بھی نہیں۔۔۔" وہ بڑبڑایا اور اسے دیکھنے لگا۔  
 اسکے پاس صرف یہی تو روپ نہیں تھا وہ صرف داؤد آلف ایجنٹ تو نہیں تھا وہ آلف بھی تو تھا۔  
 "کیا چاہیے ہو گا علاج کیلئے آپ سب کچھ بتائیں آپکو سب کچھ ہمیں مہیا کر دیا جائے گا۔" سرد لہجے میں اسنے  
 کہا اور اپنا موبائل نکال کر گینگ کو کال کرنے لگا تھا۔  
 "آلف یہ غلط ہے۔" شیریں اسکے ارادے سمجھ کر بولا  
 آلف نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا اور بولا تو صرف اتنا  
 "محبت میں سب جائز ہے!  
 اگر ضرورت پڑی تو ہسپتال بنا دوں گا اپنی بونی کیلئے اگر اسے کچھ ہو تو دنیا کو آگ لگانے سے گریز نہیں کروں  
 گا "  
 سرد بر فیلے انداز میں کہتا ڈاکٹرز کی بتائیں وہ ساری مشینز اور دوائیاں ہر ضرورت کی چیزیں منگوانے لگا چھوٹی  
 سے چھوٹی کہ بعد میں پریشان ناہو نا پڑے یا ذرا سالیٹ ناہو اسکی بونی کا علاج  
 "جلد لیکر یہاں پہنچو فاسٹ!" اس نے گرج کر حکم دیا وہ یس سر کہتے اپنے اپنے گھروں ٹھکانوں سے  
 نکلے۔۔۔  
 آلف نے کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے موبائل جیب میں رکھا  
 "عالم نہیں اسکا گینگ سہی!" "معنی خیزی سے مسکراتا ہوا بولا شیریں سر ہلا گیا۔۔۔  
 "آؤ تب تک فریش ہو جائو پھر کھانا کھاتے ہیں۔" شیریں نے اسکے بازو کو پکڑا آلف نفی میں سر ہلاتا رہ گیا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"جب تک اس کا خون بہتا نہیں دیکھوں گا اسے تڑپتے نہیں دیکھوں گا جنہوں نے ہمارے ملک میں اس قدر حیوانیت پھیلائی ہے ایک بوند پانی نہیں پیوں گا۔" وہ سر دلچے میں بولا شیر کا دماغ سنسنا اٹھا

"کچھ دیر میں ہمیں آرڈر ملنے والے ہیں ہمیں نکلنا ہو گا اسرائیل اور تم یہ سب کر رہے ہوں پاگل ہو؟"

"ہمارے ملک کے دشمنوں کو پہنچانے والے کا جب لہو ندی کی طرح بہتا دیکھوں گا تب ہی سکون سے کچھ کھائوں گا بس" وہ اپنے الفاظ ارادوں سے پیچھے ہونے کیلئے تیار نہ تھا۔

شیری اسے خاموشی سے دیکھتا رہ گیا جسکی کرب بھری نظریں نور العین پر ٹکی تھی۔۔

جبکہ وہ کتنے دنوں سے بغیر کھائے پیے چل رہا تھا۔

"صاحب کوئی عارب اور مسی آئے ہیں۔" ملازمہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوتی شیری کو بتانے لگی

دونوں نے چونک کر دیکھا اور فوراً سر ہلاتے انکے پیچھے آئے۔۔۔

"عالم کہاں ہے؟" مسکان آلف کو دیکھتی اسکی طرف لپکی

جبکہ سمی انہیں خاموشی سے دیکھ رہی تھی

وہ اسے یہاں اپنے بھائی سے ملانے لائے تھے پر یہاں تو پوچھا جا رہا تھا عالم کہاں ہے۔

اسنے حیرت سے عارب کی طرف دیکھا جسکی آنکھیں لہو ہو رہی تھی۔

"آلف جواب دو میری حور العین کہاں ہے؟" وہ آپے سے باہر ہو کر غرائی

پری حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے تو وہ مووی والی ہیر وئن لگی جو غنڈوں سے لڑتی ہیں۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا دل آج اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر مچل تھا کہ کاش وہ اس کے ساتھ بھی سیلفی لیتی اور حوریہ کو دیکھاتی پر سدا افسوس یہاں ماحول اس قدر خطرناک لوگوں کو دیکھ کر گرم ہو رہا تھا اور اس چڑیا سی دل رکھنے والی لڑکی کا سانس رک رہا تھا مجبور آشیری کے آتے ہی وہ کھسک گئی۔۔۔

"پتا نہیں کون سے غنڈے غنڈی آئے ہیں،، ویسے یہ کون سا ان سے الگ ہیں لوگوں کو تو ایسے ہی بے دردی سے مارتے ہیں شاید اللہ نے ایک ہی کمپنی کے بنائے ہیں، اور جو میری جیسی ہیں وہ تو غنڈہ موالی کمینہ لے گیا۔" وہ سوچ کر وہاں سے نکلی۔۔۔

"کنگ کے پاس گیا ہے حور العین کو چھڑوانے!" شہریار نے آلف کو خاموش دیکھا تو بتایا مسکان عارب سمی تینوں کے سروں پر جیسے آسمان ٹوٹ پڑے۔۔۔

کانوں سے بہرے اور آنکھوں کے سامنے جیسے دھند سی چھا گئی ہو۔۔۔۔۔

وہ تینوں ہی تو کنگ سے واقف تھے کہ وہ کتنا گھٹیا چالاک حیوان ہے اسکے بھائی کا کیا ہوگا۔۔۔۔۔

"ح۔۔۔ حور۔۔۔ مم۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔ لے گیا!" مسکان سپید پڑتی بڑبڑائی۔۔۔

"عالم نے نہیں بچایا اسے؟" وہ حیران ششدر سا بولا

"اسے بچانے کیلئے ہی وہ کنگ کے بلاوے پر چلا گیا جانتے ہوئے کہ وہ حیوان ضرور کچھ پلان کیے بیٹھا ہوگا۔"

آلف نے کرب بھرے لہجے میں کہا۔

مسکان عارب سکتے میں چلے گئے کسی کا سہی کی طرف دھیان نہیں گیا۔۔۔

جسکی رنگت پل پل زرد پڑ رہی تھی۔

"لوکیشن کیا ہے جہاں عالم کو لیکر گئے ہیں؟" مسکان ہوش میں آتی شیری سے پوچھنے لگی



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے قریب آتے ہی ملازمہ جو آلف کے پاس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اسے دیکھتی آنکھیں پھیلانے پر ہٹ گئی۔

"تمہیں یہیں رہنا ہے مسی کچھ دیر میں ہم یہاں سے نکل رہے ہیں اور عارب کی وہاں کافی ضرورت پڑ سکتی ہے اسلئے تمہیں یہیں پیچھے رہنا ہوگا۔" وہ اسے اسرائیل میں موجود کنگ کے ٹھکانے اور محل کی لوکیشن دیتا بولا۔

مسکان خاموشی سے موبائل میں لوکیشن دیکھتی محل کی، پیچھے ہٹ گئی۔

"نن۔۔ نہیں مم۔۔ میرا ششہ۔۔ شہزادہ!!" سسی سانسوں کے اٹکنے پر گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش میں نڈھال سی نفی میں سر ہلاتی بولی عارب نے تڑپ کر اسکی سرگوشی سنی۔۔۔

"سمعیہ۔۔!!" اسے لہرا کر صوفے پر گرتے دیکھ کر وہ چیخا

"سسی۔۔!!" مسکان بوکھلا کر اسکی سمیت بھاگی جسکا سر عارب کی گود میں تھا اور وہ اسکا گال تھپتھپا رہا تھا۔

"سرپانی!" ملازمہ نے آلف کو پانی دیا جسنے جھپک کر لیتے سمعیہ کے پاس آیا ہی تھا کہ عارب نے اسکے ہاتھ سے گلاس چھین کر چھینٹیں خود ماریں اسکے چہرے پر۔۔۔

شیری اور آلف نے چونک کر اسکے جنونی روپ کو دیکھا۔

"سسی آنکھوں کھولو دیکھو کچھ نہیں ہوگا عالم کمزور نہیں وہ لڑ سکتا ہے سب سے،، وہ اپنے دشمن کو ضرور ختم کرے گا ضرور اسے مٹی میں ملا دیگا آپ آنکھیں کھولیں پلیز سسی تنگ مت کریں۔" اسکے گال پر ہاتھ رکھے وہ اسکا چہرہ اتھامے عاجزی التجائیہ انداز میں کہتا اسکی آنکھوں سے بہتے اذیت کے آنسوؤں چننے لگا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اس دوران کسی کو احساس ہی نہیں ہوا مسکان کا کہ وہ کہاں غائب ہو گئی بیچ سے۔۔۔

اسے معلوم تھا سب کچھ پیچھے وہ سنبھال لیں گے پر اس کا عالم اور اس کا بچہ اکیلا ہے۔۔۔

وہ ناک کیے اندر داخل ہوئی ڈاکٹر نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکان ان پر دھیان دیئے بغیر لب بھینچے بیڈ پر

پڑی نور کو دیکھ کر پل کو آنکھیں تکلیف سے میچ گئی۔۔۔

"اگر اسکی یہ حالت ہے تو اسکے بچے کی کیا حالت کریں گے" اس کا دماغ سوچ کر سنسناتا اٹھار گوں میں خون لاوا

بن کر بھڑک اٹھا اور وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے وہاں سے بھاگنے کے انداز میں سنہری آنکھوں میں لہو لیے

نکلی۔۔۔

آخری بار اس نے موبائل نکال کر دیکھا اور جو دیکھنا چاہتی تھی ویسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"آئی ہیٹ یو اڈیٹ!" وہ غراتی موبائل پوری قوت سے دیوار پر مار کر کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

گاڑی کا ڈور کھول کر اس نے اپنا مفطر وہیں پھینک دیا اور جیٹک کی زپ بند کرتی وہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

"اب یا ہم نہیں یا تم نہیں کنگ۔۔۔!!" وہ ایک عزم سے کہتی وہاں سے گاڑی بھاگ لیکر گئی۔۔۔

"ع۔۔۔ عارب میرا بھائی۔۔۔!" آنکھیں جھپک کر سہمی روتی ہوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر سسکی

"کچھ نہیں ہو گا آپ ہمت کریں دعا کریں کچھ نہیں ہو گا آپکے بھائی کو سہمی جی۔" آلف گھٹنوں کے بل پاس

صوفے کے بیٹھ کر بولا عارب نے آنسو صاف کرتے سر ہلایا

"آپکے بھائی ابھی زندہ ہیں انکے ہوتے ہوئے ہمارے عالم کو کچھ نہیں ہو سکتا آپ دعا کریں اللہ آپکی سنتا ہے

وہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے اپنے بھائی شہزادی کیلئے دعا کریں کہ انہیں اپنے حفظ امان میں رکھے۔" شیریں

بھی محبت سے بولتا سمجھانے لگا

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سمی تینوں کے چہرے کو دیکھتی سر ہلا گئی۔۔۔

"مجھے نماز پڑھنی مجھے جائے نماز دیں۔۔۔" وہ فوراً اٹھتی رب کے دربار کی طرف بھاگی کہ اس بار نہیں۔۔۔

اب وہ برداشت نہیں کر سکتی پہلے سسکتی حیوانوں کے چنگل میں پھنس گئے دونوں بہن بھائی ساری جوانی ان درندوں نے نوچ لی ساری زندگی افیت میں گزری اب نہیں۔۔۔۔

انہیں بخش دے اب اور امتحان نالیں اسکے بھائی کو اپنے حفظ امان میں رکھے۔۔۔۔

پری نے اسے وضو کا پانی دیا وہ روتی ہوئی وضو کرتی انکی آنکھیں نم کر گئی۔۔۔

اسکے آنکھوں کے سامنے وہ سیاہ حیوان گھومنے لگا جس نے اسکی کلائی میں پہنی وہ سرخ چوڑیاں توڑیں تھی۔۔۔

جس نے اسکے خوبصورت سے خواب آنکھوں سے نوچ کر اسکے پور پور پر اپنی حوانیت کا ثبوت دیا تھا۔۔۔

جسکی درندگی نے اسے ہفتوں تک دنیا جہاں سے غافل کر کے ڈاکٹروں کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

اسکا وجود ابھی بھی تودکھ رہا تھا وہ سجدے میں سر جھکائے پھوٹ پھوٹ کر روتی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں میرے مالک کوئی تکلیف مت دینا۔۔۔۔

میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

جوانی سے اس عمر تک تکلیفیں جھیلیں ہیں اب نہیں۔۔۔۔

اماں کہتی تھی جن پر تکلیف امتحان آتے ہیں ان پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔۔۔

یا اللہ میرے بھائی پر اپنی رحمت نازل کر اسے ہر امتحان میں سرخرو کر

وہ ایسے نالوٹے دشمنوں کا سینہ چیر کر واپس آئے اپنی شہزادی کے ساتھ۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

ان حیوانوں کا سینہ نوچ کر انکی غلیظ آنکھیں نوچ لے میرے مالک اسے طاقت دینا وہ ان حیوانوں کا مقابلہ کر سکے اسے وہ طاقت دینا جو آپ شیطان سے لڑنے کیلئے اپنے پیارے بندے کو دیتے ہیں میرے سوہنے رب "

روم کے کونے کونے سے اسکی سسکی اٹھ رہی تھی اسکی پکاریں آہیں اٹھ رہی تھی جبکہ آلف عارب شیریں مشینیں اندر رکھواتے انہیں سیٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

پری کچھ ناسوجھتے وضو کر کے سمعیہ کی تکلیف کو محسوس کرتی روتی ہوئی قرآن کی تلاوت کرنے لگی۔  
"تم لوگ یہاں کی فکر مت کرو یہاں میرے آدمی انکی پوری پروٹیکشن کریں گے۔۔۔" عارب سب سیٹ کرتے کہا

"گڈ ابھی کچھ دیر میں آفیسرز پہنچنے والے ہیں یہاں رکنے کیلئے۔۔۔  
ہمیں لگتا ہے اب ہمیں نکلنا چاہیے آرڈرز آگئے ہیں۔" آلف نے سوئی ہوئی گہری نیند میں نور العین پر ایک نظر ڈالتے اپنے موبائل کی اسکرین پر موجود میسج کو پڑھ کر کہا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"یہ۔۔۔! اسکا ڈیٹا ٹریک کرو" اسنے دیوار میں لگالیپ ٹاپ نکال کر آفیسر کے حوالے کیا وہ لیکریس سرکہتا باہر کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔

ابھی رات ہی تو اپنی بیٹی کو سلا کر اسنے وہ ایم ایم ایس دیکھا تھا اور پھر اسلام آباد میں صرف آلف شہریار کی موجودگی عالم کی غیر موجودگی کو سنتا فوراً فوسرز لیے افغانستان کی وہی جگہ پہنچا جہاں زمان کو عالم نے موت دی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ عالم کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا اسکا احسان اسے چکانا تھا اور اسنے سوچ لیا تھا وہ چکائے گا کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

اپنی بیٹی کو پروٹیکشن دیئے وہ اب یہاں ایسا ثبوت ڈھونڈ رہا تھا جس سے وہ عالم تک پہنچ جائے۔۔۔  
یہاں سوال صرف عالم کے احسانوں کا نہیں اسکی کزن کا تھا اس ملک کے محسن جسنے بغیر کسی مفاد کے اتنے درندوں کا خاتمہ کیا تھا اسے ایسے کیسے اب اکیلے چھوڑ سکتے تھے۔۔۔۔  
"بے شک سعیر عالم تمہاری گمشدگی کی فائل پہلے بند کی گئی تھی پر اب نہیں۔۔۔  
اب یہاں کوئی فائل بند نہیں ہوگی۔۔۔

اس بار اس درندوں کی آنکھیں نوچی جائیں گی جسنے ہمارے معصوموں پر ظلم ڈھائے ہیں۔"  
"سر۔۔۔۔! یہ کوڈورڈز۔۔۔!" وہی آفیسر ایک چٹ پر کوڈورڈز لکھ کر اسکی سمیت بھاگتا آیا۔

"(PFZPW+CY)"

"اسکا کیا مطلب ہوا سر؟ صرف یہی شوہورہا ہے آئی تھنک جسنے بھی یہ کنیکٹ کیا ہے بہت چالاکی سے کسی ماہر سے کنیکٹ کروایا ہے کوئی ڈیٹا شو نہیں ہو رہا۔"

ارمان نے حیرت سے دیکھتے پوچھا۔

برہان لب بھیج کر دیکھ رہا تھا۔

"PFZ PW + CY"

یہ کس کا کوڈ ہو سکتا ہے۔۔۔۔ کوڈ کو چیخ کیا ہے الجھانے کیلئے۔۔۔۔"

وہ سوچتا بھجی آگ سے ایک کوئلہ اٹھا کر نیچے بیٹھا اور زمین وہ الفاظ لکھنے لگا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

دوسرے ہاتھ میں موبائل تھا مے وہ انکے بیک ورڈز بھی دیکھ رہا تھا پر ایسا کچھ ان سے معلوم نہیں ہوا تو وہ زمین پر لکھے الفاظ پر غور کرنے لگا۔

"P9, F7, Z2, P9, W3+C5, Y....."

وہ انہیں لکھتا غور کرنے لگا۔

"PW+ , 93+ "

وہ مسکرایا یہ یہیں کا کوڈ تھا۔۔۔۔

"سریہ تو افغانستان کو کوڈ ہے مطلب دوسرے کا بھی اس میں ہی ہے؟" ارمان پاس بیٹھ حیرت سے ششدر ہوتا ہوا۔

برہان نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

اور باقی کے الفاظ کی طرف متوجہ ہوا۔

972"۔۔۔۔" اسنے یہ الفاظ موبائل میں سرچ کیے پر ایسا کوئی کوڈ نہیں تھا۔

792"۔۔۔۔" اس پر بھی ٹرائی کیا پر کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔

729"۔۔۔۔۔

"بار کوڈ۔۔۔۔۔

"اسرائیل کوڈ۔۔۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتے اٹھا اور ان الفاظ کو بوٹ سے مٹایا۔

"پر سر CY۔۔۔؟" باقی کے الفاظ دیکھتا ارمان نے پوچھا

"ہر الفاظ کی معنی نہیں ہوتی اور جنگی ہوتی وہ چھپتی نہیں۔"

\*-----\*-\*-\*-----\*

"میں لڑوں گا پر ایک شرط پر۔۔۔۔!" سوچ سوچ کر وہ پاگل ہو گیا تھا اور اب ایک فیصلہ کیے کنگ کو بلایا

جو مکروہ آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیسی شرط؟" کنگ نے غصے سے گھورا

"مجھے میری بیوی سے ملایا جائے اسے مجھے سامنے دیکھنا ہے پھر کوئی جنگ مقابلہ ہو گا ورنہ نہیں۔۔۔!" وہ

سرد آنکھوں سے اسکی سیاہ کالی آنکھوں میں دیکھتا بولا

"ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔"

تمہاری بیوی ٹھیک ہے۔۔۔! تم لڑو گے اسے پانے کیلئے ورنہ میں جو کرتا ہوں اسکا تمہیں معلوم ہے۔۔۔"

کنگ آپے سے باہر ہوتا دھاڑا۔۔۔

سعیر نے غصے سے بپھر کر اسکے کالر کو مٹھیوں میں جکڑا۔۔۔

"مجھے میری بیوی کو دیکھنا ہے آنکھوں کے سامنے ورنہ میں تو مردوں کا ساتھ تمہیں بھی مار دوں گا اتنا تو تم

مجھے جانتے ہو۔۔۔!" وہ اسکے منہ پر دھاڑ رہا تھا

اور اتنی ہمت اس میں ہی تھی جو کنگ کا مقابلہ کر سکتا تھا اس سے کنگ باخوبی واقف تھا۔

"بیٹ تم کھیل نہیں سکتے میرے ساتھ۔۔۔ مجھے پتا ہے اپنی بیوی کو سامنے پا کر تم ہاتھ سے نکل جاؤ گے

اور سن لو میں ایسا کوئی رسک نہیں لوں گا مجھے تم پر اب یقین نہیں رہا۔۔۔!" اسنے غراتے ہوئے سامنے

اسکرین آن کی جس میں حورالعین ویسی ہی سوئی ہوئی تھی صرف کروٹ بدلی گئی تھی

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اسے نہیں اسکے اوپر دیکھو۔۔۔!" کنگ نے اسکی توجہ اوپر چھت پر ڈلائی جہاں ہتھیار سمیت لیزر لائٹ کو کنٹرول صرف ایک شیشے کی تہہ کیے ہوئی تھی۔۔۔  
سعیر کا دل جیسے کسی نے نوچ لیا۔۔۔

"اب بتاؤ تم لڑ رہے ہو! تمہارے پاس صرف چند گھنٹے ہیں تیاری کے؟" اسنے اسکی حالت پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

سعیر نے بھوری لہو آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔  
"بتاؤ سعیر تمہاری ایک نا اسے ختم کر سکتی ہے۔۔۔

جوسار اسار اوقت عالم شہزادے کا ورد کرتی رہتی اسی کی وجہ سے۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔۔  
"بس!!!!!!" وہ غرایا اور کنگ کی طرف لپکا پراسکی تصویر سامنے آتے اسکے قدم زمین نے جکڑ لیے۔۔۔

"نہیں مار سکتے مجھے سعیر میری جان کو ذرا سی ٹھیس پہنچی وہاں سے دیکھتا کیمرہ فوراً تمہاری جان کی جان نکال لے گا ہا ہا

"اب بتاؤ لڑو گے کرو گے مقابلہ ان حیوانوں سے؟؟  
تمہارے پاس طاقتیں ہیں تم اپنی شہزادی کو بچا سکتے ہو۔۔۔۔  
اگر تم خود کا سوچ۔۔۔۔

"میں لڑوں گا۔۔۔!" وہ اسکی بات کاٹ کر دھاڑا  
اسکی تھی ہی وہی کیا اسے چھوڑ کر وہ خود کا سوچ سکتا تھا۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ تو صرف نام کا مطلبی تھا کبھی اسے چھوڑ کر بھول کر اپنا مطلب نہیں دیکھ سکتا تھا اور کب اسنے کہا تھا وہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔۔۔

"اسنے محبت تو اپنی ماں بہن سے عشق اور بیوی کو چاہا تھا اگر انکے لئے اسکی طاقتیں کام نہیں آئیں گی تو کس کیلئے ہوں گی؟؟"

"خوب بہت خوب مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔!" اسکا جواب ملتے ہی وہ اسکرین واپس سیاہ ہو گئی  
 "تمہیں اسکی ضرورت پڑ سکتی وہاں حیوان تم سے بڑھ کر ہیں۔۔۔!" کنگ نے سعیر کو مشینوں کی سمیت اشارہ دیا

وہ ایک نظر ڈالتا ہوا حور العین کو سوچنے لگا۔  
 حور العین کی جب آنکھ کھلی تو سامنے خاموشی سے دیکھنے لگی جبکہ اسکے گرد ساری ڈاکٹر زکھڑی تھیں۔  
 ڈاکٹر نے حیرت سے اسے دیکھا جو سامنے دیکھ رہی تھی بغیر اپنے گرد موت کو دیکھے۔۔  
 ایک ڈاکٹر نے ہاتھ بڑھا کر اسکی آنکھوں کے سامنے لہر ایا پر وہ بغیر پلکیں جھپکے اپنی سوچوں میں تھی۔۔۔  
 اسے اپنے گرد سناٹا محسوس کر کے خوف سا آ رہا تھا۔ وہ آنکھیں گھمانے لگی۔۔۔  
 "مما۔۔!!" اسنے اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کی پر وہ بیڈ کے ساتھ لگی کڑیوں میں قید تھے۔  
 "کوئی ہے۔۔۔!"

پاپا مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔!" وہ رونے لگی وہاں کھڑی ڈاکٹر زکی رنگت زرد پڑ گئی لب بھینے انہونے مڑ کر سفید شیشے اور پردے کے اس پار کھڑے گارڈز کو دیکھا۔

"شش۔۔۔ شش از بلا سنڈ!" ایک سرگوشی سی منہ سے نکلی ڈاکٹر کے وہ قدم پیچھے لینے لگی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور نے چونک کر اس سرگوشی کو دیکھا۔

"کون ہے؟ پلینز میری مدد کریں مجھے کھولیں ڈر لگ رہا ہے۔" وہ روتی پھڑپھڑا کر بولی

اسکی خوبصورت آنکھوں سے گرتے آنسوؤں گالوں پر دیکھ کر انکا حلق خشک ہو گیا۔

"شی از بلا سنڈ!! آئی کانٹ۔۔۔! نو نو پلینز!" ہاتھ میں موجود انجکشن پھینک کر ڈاکٹر ہڈیاتی انداز میں چیختی

پیچھے ہو کر وہاں سے نکلتی بھاگی کہ ایک دم سامنے گارڈ کھڑے ہو گئے۔

سب سانس روکے پردے ہٹائے دیکھنے لگی حور کی مانوسانسیں حلق میں پھنس گئی۔۔۔

وہ اپنے مزید الفاظ روکے و حشر زدہ سی انہیں دیکھنے کی بھرپور کوشش کرنے لگی۔۔۔

"کک۔۔۔ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ ہے مم۔۔۔ مجھے چھوڑیں جانے دیں مجھے۔۔۔!! ان۔۔۔ نور مم مجھے

بچائیں۔۔۔ مم۔۔۔ میرا شہزادہ آئے گا" بے ربط سانسوں کے درمیان وہ چیخیں مارنے لگی۔۔

وہ اسے دیکھتی پردہ ہٹا کر اس ڈاکٹر کا انجام دیکھ رہی تھی جو بھاگنے لگی تھی۔

"ریلیکس بے بی کچھ نہیں ہو رہا!" سینئر ڈاکٹر اسکے پاس آئی اور اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

حور نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جائو واپس!" گارڈ نے ڈاکٹر کو پیچھے دھکیلا

وہ روتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"نہیں جائوں گی!" وہ چلائی

اسکی چیخ پر گارڈ نے اسکی طرف قدم بڑھائے پر وہ پیچھے نہیں ہٹی

اس سے یہ گناہ نہیں ہو پار ہاتھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

”وہ ایک مسلمان ہو کر دوسری مسلمان کے ساتھ یہ نہیں کر سکتی تھی اور وہ بھی اس قدر معصوم بلا سنڈ لڑکی کے ساتھ۔“

”جائو۔۔۔!!“ وہ سب ملکر دھاڑے اس پر

”میں نے کہا نہیں!!“ وہ بھی غرائی

گار ڈز نے گھورتے ہوئے اسکے ماتھے پر گن رکھی۔

”جائو گی یا مرنا پسند کرو گی؟“ وہ اسکی سپید رنگت دیکھتے تمسخرے سے ہنستے ہوئے بولے۔

اس ڈاکٹر نے بے بسی سے پیچھے مڑ کر ان ڈاکٹرز کو دیکھا جو اسے منت کر رہی تھیں واپس آنے کیلئے۔

اور وہ پیچھے بیڈ پر پڑی حور کو دیکھتی اسکی آنکھوں کے آنسو دیکھنے لگی۔

”یا اللہ یہ کیسا امتحان ہے!“ وہ روتی آنکھیں میچ گئی تب ہی اسکی نظروں کے سامنے محبوب شوہر اور بیٹے

بیٹیوں کا چہرہ اہرایا۔

ماتھے پر گن کا دباؤ بڑھا اور وہ اپنے شوہر کے محبت بھرے لمحات بچوں کے ساتھ گزارے خوبصورت لمحات

یاد کرتی نفی کرنے لگی۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”بند آنکھوں سے وہ مسکراتی بولی تبھی ہی فضا میں ٹھاکے

ساتھ اسکی ایک سسکی گونجی۔۔۔

”اور کون ہے آجائے سامنے!“ اسکے لاش کو ٹھوکر مار کر سائیڈ کرتے وہ دھاڑے کر بولے

منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیاں دباتی وہ شیشے پر لگی خون کی چھینٹوں کو دیکھتی پردے برابر کیے حور العین کو

دیکھنے لگیں۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں اپنی جان نہیں دے سکتی!" سینئر ڈاکٹر چیخی اور اس شہید ڈاکٹر کے پھیکے انجکشن پرپائوں رکھتی دوسرا انجکشن اٹھانے لگی تھی۔

حورالعين آنکھیں میچے نفی کرنے لگی۔۔۔

"کوئی نہیں آرہا اللہ۔۔۔

آپ تو آجائیں۔۔۔ مجھے بچائیں۔۔۔ میں نہیں مرنا چاہتی۔۔۔ مجھے اپنے شہزادے کے پاس جانا ہے

چھوڑیں مجھے۔۔۔!" اپنی کلائیاں بیڈ پر مارتی وہ سسک رہی تھی

ڈاکٹر لب بھیج کر منہ پر ماسک چڑھائے اسکے گرد گھوم گئیں۔

حور کو لگاموت اسکے سر پر آگئی ہے اور ڈرنے اسکے سارے حواس جکڑ لیے۔۔۔

یہ کیا تھا کون سی وحشت تھی وہ سمجھ نہیں پارہی تھی ناہی یہ جانتی تھی وہ کہاں ہے۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ اجالوں سے دور ہے! بہت دور ایک تاریک اندھیری کی کوٹھی میں جہاں نا کوئی انسان ہے نا

ہی اجالابس حیوان ہیں اسے نوچنے کیلئے۔۔۔

سوچ کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

"تمہیں ڈر لگ رہا ہے؟" اسکے کان میں گھمبیر مردانہ سرگوشی ہوئی۔

اور ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی بالوں پر ہاتھ پھیرے اسکا سر اپنے نام سے دھڑکتے سینے پر رکھے پاس بیٹھا ہے

اسکے بہت قریب۔۔۔

"ہہ۔۔۔ ہاں بب۔۔۔ بہت ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ یہ ٹھاک کی آواز میں نے سنی ہے۔۔۔" وہ سر ہلاتی گولی کی

آواز یاد کرتی بولی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں نے تمہیں بتایا ہے نا! جب ڈر لگے تو کیا کرنا چاہئے؟" اسکے سر پر بوسہ دیکر وہ بولا۔  
 "آ۔۔ آیت الکرسی پڑھنی چاہیے۔۔ اس سے اللہ حفاظت کرتا میری۔" وہ روتی مسکراتی بولی ڈاکٹر ساکت ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگی جو خود سے ہی باتیں کر رہی تھی۔  
 "شاباش میری شہزادی! ہاں اب پڑھو۔۔" اسکی شاباشی پر وہ مسکراتی سر ہلا گئی۔  
 "آپ پڑھائیں مجھے۔۔۔۔" وہ دماغ پر زور دیتی ہوئی ناکام ہو کر بولی اسنے مسکراتے سر ہلایا بھلا اپنی شہزادی کی بات ٹال سکتا تھا۔۔۔۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" ایک گھمبیر مگر خوبصورت سحر انگیز آواز اسکے کانوں میں گونجی وہ سر ہلاتی دہرانے لگی۔

اور اسے بسم اللہ پڑھتے سن کر ان ڈاکٹر زکے ہاتھ کانپنے لگے۔۔۔  
 "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (۲۵۵)

ترجمہ:

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے۔"

اسنے اس سحرانگیز مردانہ اپنے شہزادے کی آواز کے ساتھ پڑھی اور جیسے جیسے پڑھتی گئی اسکے جسم روح میں سکون کی لہریں اٹھنے لگی۔۔۔

"اب میں نہیں ڈر رہی۔۔۔"

مجھے معلوم ہے اللہ میرے ساتھ ہے "وہ مسکرائی پر اسے اب وہ آواز نہیں آئی جو اسکا ڈر ختم کرنے کیلئے اسکے گرد حصار ڈال گئی تھی

وہ بھول گئی تھی پر وہ خدا تو جانتا تھا۔۔۔

اسکے ماضی کے وہ خوبصورت لمحات جب اسکی پیاری اندھیروں میں رہنے کے باوجود کبھی اس سے شکوہ شکایات نہیں کی۔۔۔

اپنوں سے تکلیف پا کر اپنے شریک حیات کے کندھے لگ کر روئی تھی۔۔۔

اسے بتایا کہ اسکے کانوں میں وہ گولیوں کی آواز وہ اسکے ماں باپ کی سسکیاں گونجتی ہیں جو اسکے بہت قریب ہوئی تھیں۔

جو اسکے ضد کی وجہ سے اس سے الگ ہوئے تھے۔۔۔

تب ہی تو اسنے اسے بتایا کہ وہ اسکے وجہ سے نہیں، نصیب کے لکھے کی وجہ سے چلے گئے۔۔۔

اس میں اللہ کی رضا تھی۔۔۔

تمہیں سہمی کے پاس جانا تھا۔۔۔ اور اسکی آہیں سسکیاں بھائی تک پہنچانی تھی۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

تمہیں ظلم کو روکنا تھا مگر اہوں کو راہ پر لانا تھا اور کیا تم نے نہیں کیا عین۔۔۔۔

اسی وقت ہی تو اسے اپنے حصار میں لیکر "آیت الکرسی" پڑھائی تھی۔

وہ آہستہ سے غنودگی میں جانے لگی پر سکون سی۔۔۔

پاس کھڑی معانوف دماغ کے ساتھ ڈاکٹر ز کے وجود سن پڑ گئے تھے اور وہ اس رب کی رحمت حصار کے

سامنے جھک کر پیچھے ہو گئیں۔۔۔۔

"میں نہیں کر سکتی آئی ایم سوری۔۔۔!" دوسری ڈاکٹر اسکی نیند کا خیال کرتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔!" تیسری ہاتھ جوڑتی سسکتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" اس کے منہ سے کچھ دیر پہلے کی مسلمان ڈاکٹر کے

الفاظ گونجی۔۔۔۔

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ"

"میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ (حضرت) محمد

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" اس ڈاکٹر نے سسکتے ہوئے بھیگی آنکھوں

لبوں پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

وہیل اس قدر حسین تھے سینئر ڈاکٹر کبھی سکون سے سوئی ہوئی حورالعین کو دیکھتی تو کبھی ان آخری لمحات

میں سسکتی اسلام کو قبول کرتی ہوئی ڈاکٹر ز کو۔۔۔۔

خشک حلق سے وہ حورالعین کے پیٹ میں پڑے اس بچے کو دیکھنے لگی جس کا تحفظ وہ دو جہان کا مالک خود کر رہا

تھا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اس بلا سنڈلڑکی کی حفاظت کر رہا تھا۔۔۔

اسکے ہاتھ کانپنے لگے۔۔۔

باہر اللہ کے نام کے ساتھ سسکتی ڈاکٹر ان شیطان کے درندگی کا نشانہ بنتی چلی گئی۔۔۔

جب خون کی چھینٹیں اس بار پھر اس شیشے کے کین کے دروازے پر لگی۔۔۔

"میں اس ماردوں کی اسنے سب کو ختم کروا دیا ہے۔۔۔!" سینئر ڈاکٹر چیخ کر نائف اٹھا کر حورالعین کی

طرف لپکی تبھی ہی پیچھے بیٹھی دونوں ڈاکٹر نے اسکی چوٹی کو پکڑا۔۔۔

"خبردار اسے ہاتھ لگایا۔۔۔" وہ اسے پیچھے دھکیلتی اسکے بیڈ کے سامنے دیوار بن کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔

"تم دھوکہ کھا گئی ہو تم مرو گی۔۔۔

یہ یہ۔۔۔ لڑکی تم سب کو گمراہ کر رہی ہے۔۔۔

کوئی اللہ نہیں۔۔۔ یہ دھوکہ ہے۔۔۔" وہ غرائی جب اس کے الفاظ پر انہونے لہو آنکھوں سے اسے

دیکھا

"اللہ ہوا کبر۔۔۔

اللہ ہوا کبر۔۔۔

اللہ ہوا کبر "وہ بلند نعرے لگاتی اس پر جھپٹی اور پاس آپریشن کیلئے رکھے نائف سیزر اٹھا کر اسے مارنا شروع

کر دیا۔

اس ڈاکٹر کی چیخیں پورے کین میں گونجنے لگی پر اس کی گستاخی پر وہ جنونی آپے سے باہر ہو گئی تھی۔۔۔

تبھی ہی دروازہ دھاڑ سے کھلا اور تینوں گارڈز اندر داخل ہوئے۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

کبین میں پھیلا خون اور اس ڈاکٹر کے ہاتھ خون آلودہ دیکھتے وہ حورالعین کو دیکھنے لگے جس پر چادر ڈال دی گئی تھی۔۔۔

اور وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے سوئی ہوئی تھی اس جہان سے غافل سی۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟" وہ غرائے۔

دونوں ڈاکٹر زایک دوسرے کو دیکھتے مسکرائیں۔

"سزا۔۔۔ اس گستاخ کی سزا جس نے کہا ہے نعوذ باللہ اللہ نہیں۔۔۔

یہ ہمیں دھوکہ دے رہی ہے۔۔۔

یہ اسے مارنے والی تھی جو ہمارے تاریک دل ایمان کی روشنی سے روشن کر گئی ہے۔" ان دونوں نے اس

حیوانوں کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے تم سب نے کنگ کے حکم سے انکار کیا ہے؟" وہ پاگل ہوتے دھاڑے

"حکم میرے رب کا ہم صرف انہیں مانتے ہیں!" وہ دونوں غرائیں اور چلتے ان کی نظروں سے حورالعین کو

اوجھل کرتی اسکے سامنے آئی گئیں جبکہ انکے سفید اوور آل لہو لہان تھے۔۔۔

"تم سب کا یہی حال ہو گا۔۔۔

وہ بھیجے گا کسی کو جو تم سب کو اس سے بدتر موت دے گا۔۔۔

تم حیوان انسان ہو کر انسان کو نوچ رہے ہو اللہ تم سب کو بد سے بدتر موت دیگا" وہ انگلش غرا کر کہہ رہی

تھیں۔

"دیکھ لیں گے تم دونوں کو۔۔۔۔" وہ باہر نکلتے کنگ کو کال کرنے گیا۔

ٹاؤل: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اگر ان دونوں کو مار دیا تو حکم پورا کیسے ہوتا  
 دروازے پر کھڑے دونوں گارڈز قہر آلودہ آنکھوں سے دونوں کے فتح مندی سے مسکراتے چہروں کو دیکھ  
 کر چیخ و تاب کھاتے رہ گئے  
 اور وہ ہنستی اپنے چہرے سے خون کی چھینٹیں مٹا کر آہستہ سے مشین کی تاریں کھینچ کر نکالنے لگی اور وہ گنگنائی  
 اسکے سامنے آگئی۔۔۔

کچھ بھی ہوا نکلے ہوتے اسکی نیند میں خلل نہیں پڑ سکتا تھا۔۔۔

\*-----\*-----\*

رات کی تاریکی میں فضائوں میں پرواز کرتے جہاز اسرائیل کی فضائوں کیلئے روانہ تھے۔  
 جن میں بیٹھے پاک فوج کے نوجوان نعرے لگا کر اپنے لہو کو جوش دلاتے سر پر کفن باندھے مجاہد نکلے تھے۔  
 جہاز فضا میں سرسراتی آواز کے ساتھ ایک کے بعد دوسرے گذر رہے تھے جنکی لائٹ پائلٹ نے بھجادی  
 تھی۔

اسرائیل کی فضائوں میں پہنچے پائلٹ نے گرین سگنل دیا۔۔

شہر یار آلف اور عارب تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ایک بار پھر "اللہ ہوا کبر" کا نعرہ لگایا تب ہی جہاز  
 کے دروازے کھول دیئے گئے اور وہ سب دودو کی جوڑے میں آگے بڑھتے ہوئے دشمنوں کی فضائوں کی  
 وسعتوں میں گم ہوتے گئے۔۔۔۔

جو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے دہشتگردوں کو پناہ نہیں دی۔۔۔

انہوں نے ان کے بیسٹ اسکی شہزادی کو قید نہیں کیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کامیاب لینڈنگ کے بعد وہ سب ایک جگہ اکٹھا ہو کر وہاں پہلے سے موجود اپنے ساتھیوں کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔

چاروں اور گھنا جنگل تھا جبکہ اسکی وسط میں وہ کھڑے تھے۔۔۔۔

انہیں اینگل کی آواز سنائی دینے لگی جو ازکا سگنل تھا۔۔۔۔

موٹ میں میجر شہریار نے سگنل دیا۔ اور اس گرین سگنل پر انکے ساتھی بڑے سے صندوق اٹھائے انکے پاس پہنچے۔۔۔۔

"گڈ جاب!" آلف نے کہتے ہوئے وہ صندوق کھولی اور ان سے سب اپنے اپنے ہتھیار اٹھا کھڑے ہو گئے۔

دوسری طرف بلیک گیٹ اپ میں کھڑا عارب دوسری صندوق کی طرف متوجہ ہوا جس میں اسکے لئے لائے گئے سامان تھے۔

اسے فخر تھا اپنے ہنر پر کہ آج وہ اپنا ہنر ملک کیلئے استعمال کرنے والا ہے اسنے تو کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔۔

"سب لوگ اپنی پوزیشن سنبھالیں فاسٹ۔۔۔!" عارب کو بیگ کندھے پر ڈالتے دیکھ کر میجر شہریار نے حکم دیا۔

اور دشمن کی زمین پر اپنے بھاری بوٹ کی چھاپ چھوڑتے ہتھیار سنبھالے پھلتے گئے۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

لہو نظریں پل کو موند کر "درو پاک پڑھتا آیت الکرسی" پڑھنے لگا۔

جبکہ ہال میں بیٹھے سب لوگ باکسنگ رنگ میں کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کنگ نے فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ اسکا ہاتھ بلند کیا۔

تو دوسری طرف قطر کے شہزادے نے اپنے ڈیول کو دیکھا جو اسنے امریکہ سے حاصل کیا تھا۔

"سوچ لو کنگ چھوڑ دو یہ ضد میرا ڈیول کبھی کوئی رنگ نہیں ہارا!" شہزادے نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے

وارن کیا جبکہ ڈیول نے سعیر کی بھوری لہو آنکھوں میں دیکھتے اپنی گردن کو دائیں بائیں جھٹکا دیا۔

پر سعیر کا اسکی طرف دھیان کہاں تھا اسکی تو پوری توجہ اپنی شہزادی کی طرف تھی۔

"تمنے ابھی ٹھیک سے بیسٹ کو نہیں جانا پہچان جائو گے ابھی۔۔۔۔!" وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولتا سعیر کی خون

چھلکاتی نظروں کو دیکھنے لگا جسکی نظروں کا مرکز وہاں موجود وہ سب لوگ تھے تماشا دیکھنے۔۔۔۔

جبکہ وہ جانتا تھا یہ سب وہ تھے جو کنگ کے آخری جشن میں نہیں پہنچ پائے تھے اور سمعیہ عالم کے ملتے ہی

اسنے اٹیک کا حکم دے دیا تھا۔۔۔۔

ڈیول مچلنے لگا سعیر کی طرف بڑھنے کیلئے غراتا ہوا۔

اور سعیر نے ایک حیوانی مسکراہٹ پھینکتے اپنے وجود سے چسکی ہوئی ٹی شرٹ کو دیکھا جس پر پاکستان کا پرچم بنا

ہوا تھا

اسے کنگ کے نام کی شرٹ بھیجی گئی تھی پر اسنے انکار کرتے یہ لی۔۔۔۔

اسے پہنتے دیکھ کر کنگ کو تائو تو بہت آیا پر اس سے ضد نہیں کر سکتا تھا خاموش ہو گیا تھا اور اب باکسنگ رنگ

میں کھڑے تھے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

منہ پر بندھا مفلر، سر پر پہنی بلیک کیپ، ہاتھ پر پہنے اسپیشل گلووز وہ اندھیرے میں اس وقت محل سے کئی دور دیوار کے پاس بیٹھی آنکھوں پر نائٹ ویژن دور بین لگائے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں ہتھیار لیس گارڈ کئی تعداد میں کھڑے تھے۔۔۔

اور سب کے آگے بیچ میں بڑا سا موٹا پہاڑ نما وجود ریپیٹر تھامے کھڑا تھا۔  
وہ کچھ سوچ کر ہاتھ میں دور بین پکڑے اٹھی اور دیوار سے ہاتھ بھر کا فاصلہ رکھتی اندھیرے میں آگے بڑھنے لگی تھی۔۔

اسے کوئی سیف جگہ دیکھنی تھی جہاں سے وہ اندر محل میں گھس سکے۔  
سمنٹ کی سیدھی بلند دیواریں تھیں جن سے اندر گھسنانا ممکن میں سے لگ رہا تھا۔  
"کون ہے؟" کچھ فاصلے پر دھاڑ نما آواز

مسکان ایک دم الرٹ سانس روک کر گھپ اندھیرے میں چلی گئی پر دیکھ کر اسکی سانسیں مزید گھٹ گئیں  
جب وہ بھاری قدم دھپ دھپ کے ساتھ اسکی طرف آرہے تھے۔  
بغیر جانچ کے ناوہ پیچھے بھاگ سکتی تھی اور ناہی آگے بڑھ سکتی تھی جبکہ وہ قدم اسکی طرف ہی بڑھ رہے تھے۔

اسنے دور بین گردن میں ڈالکر بیلٹ سے پستل نکالی جبکہ باقی کے بھاری ہتھیار اسکی پیٹھ اور کمر میں لگے ہوئے تھے۔

سامنے نشانہ لیتی وہ بالکل تیار تھی اٹیک کیلئے جب ہے اندھیرے سے وجود نمودار ہوا اور اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر ایک دم سے پیچھے دیوار کی طرف گھسیٹ لیا۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور اسے دیوار سے لگائے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔  
 اسکی خوشبو احساس لمس پر مسکان آنکھیں پھیلائے اسے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
 "ہوں س۔۔۔!" وہ پھڑپھڑائی غصے سے۔۔۔  
 برہان نے اس پاگل لڑکی کی بیوقوفی پر آنکھیں نکالیں۔  
 "شش۔۔۔! پاس ہیں یہیں آرہے ہیں۔" وہ بالکل اسکے کان پر لب رکھے اتنے آہستگی سے بولا کہ وہ آنکھ میچ کر رہ گئی۔  
 "ہم انہیں مار سکتے ہیں۔۔۔!" وہ کچھ لمحے بعد بولی۔۔۔  
 "ہاں آنے دو اسے یہاں اندھیرے میں۔۔۔!" وہ متفق ہوتا بولا۔ اور اس سے دور ہو کر ساتھ دیوار سے لگ گیا۔  
 جبکہ اسکے فاصلہ بنانے پر مسکان نے اپنا رکاوٹ کا ہوا سانس بحال کیا اور ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔  
 وہ ششدر نہیں ہوئی کہ وہ یہاں کیسے پہنچا۔  
 وہ حیران بھی نہیں ہوئی کہ کیوں آیا اپنے دشمن کیلئے۔  
 انکے لئے یہ باتیں سوچنے کا وقت نہیں ہوتا تھا وہ بندے کو پرکھ کر پہچان بڑھاتی تھے۔  
 اور ایس ایس پی صاحب سے یہ امید رکھی جاسکتی تھی کہ وہ جو ٹھان لے اس کے مردے اکھاڑ لے۔۔۔  
 "پسٹل پر ساٹنکسر ہے؟" اسنے جھک کر کان میں پوچھا۔  
 وہ پیچھے ہوتی گھور کر سر ہلا گئی۔  
 وہ تو ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہ پہلی دفعہ ایسے دشمنوں کے بیچ آئی ہو ننھی ہو بالکل ہونہ۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے تاؤ آنے لگا اس پر۔۔۔۔

وہ نیچے بیٹھ کر آہستہ سے کھسکتی دور ہوتی گئی برہان نے حیرت سے اسکے سائے کو دیکھا۔

"کہاں جا رہی ہے دیکھ لی جائے گی پاگل عورت۔" اسکا دل کیا سرپیٹ لے، دیوار سے کیوں فاصلہ بنا کر سامنے جا رہی ہے۔

سامنے دور دور تک سرسبز میدان تھا اور اسکے بعد جنگل کی شروع ہو کر سمندر کی لہروں تک رکتا تھا۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا جب اچانک سے دیوار کے بائیں طرف سے دو دیو نما وجود نمودار ہوئے۔۔۔۔

اسنے ایک کے ماتھے کا فوراً نشانہ لیا جبکہ دوسرا اسکی طرف لپکا ہی تھا کہ پیچھے سے ایک دم بوٹ اسکی ٹانگ پر رکھتی بازو اسکی موٹی سیاہ گردن میں ڈال کر پائوں پر پوری قوت سے زور دیتے دھڑام کے ساتھ اسے منہ کے بل زمین پر گرایا اور فوراً اسکے سر پر نشانہ لیتے ٹریگر دبا دیا۔

برہان لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا جواب اس سیاہ مردہ دیو کی پیٹھ دوسرا پائوں اسکے سر پر رکھتی اسکے آگے سے نکلی۔۔

وہ داد میں ابرو اچکا کر اسکے پیچھے ہوا۔

"ہمیں اندر داخل ہونا ہے۔۔۔!" وہ یہاں سے دیوار کے کچھ ہائٹ میں کم دیکھ کر بولی۔

"میں جانتا ہوں اور کب سے یہیں کوشش کر رہا ہوں مجھے لگتا تھا ہمیں ساتھ سیڑھی لانی چاہیے تھی۔"

"بکواس چھوڑیں، مجھے اوپر پہنچائیں دیوار پر اور پھر میں تمہیں ہاتھ دوں گی جب تم چڑھ جاؤ گے تو دونوں

ساتھ دوسری طرف اتریں گے۔" وہ سنجیدگی میں بولی

"دونوں ساتھ میں کیوں؟ تم کون سا مجھے ساتھ لائی تھی؟" وہ گھور کر بولا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"سوری میں بیوہ ہوں میرے پاس زیادہ پیسے نہیں تھے سواء میرے ٹکٹ کے۔۔۔"

اب سنو میں جب یہاں پاؤں رکھوں گی تب میرے دوسرے پاؤں کے نیچے اپنا کندھا رکھنا یاد سے۔" وہ اپنے سالم زندہ کھڑے شوہر کے سامنے خود کو بیوہ کافی سنجیدگی سے کہتی آرڈر دیکر پیچھے ہوئی جبکہ برہان ہو نقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ دیوار سے دور ہوتی پیچھے الٹے پاؤں احتیاط سے بھاگی اور ایک گہرا سانس بھر کر دیوار کی پیچ پر اپنا فوکس قائم کرنے لگی۔

اور کلابازی مار کر برہان کی آنکھوں کے سامنے اسے ششدر چھوڑ کر اس نے سیدھا پاؤں دیوار پر ٹکایا جب وہ پیچھے سے بھاگ کر اسکے پاؤں کے نیچے اپنا کندھا دیر کر اسے سہارا دیا۔  
"گڈ جاب۔۔۔!" وہ بڑبڑاتی اور کچھ نیچے جھک کر اپنی باڈی کا فضا کے سپرد کرتے خود کو پوری قوت سے اوپر کو اچھالا فوراً ہی دیوار پر ہاتھ ٹکائے وہ اس پر لیٹی اس پار دیکھنے لگی۔

"مجھے ہیلپ دو۔۔۔!" برہان کہتا پیچھے ہوا اور پوری رفتار سے بھاگ کر دیوار پر چڑھا پر مسکان ایک سرسری سی نظر ڈال کر پر اس پار اترنی کی تیاری کرنے لگی۔

"ٹرائی کرتے رہو۔۔۔!" وہ کہتی آگے رینگنے لگی دیوار پر اور برہان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"دھوکے باز عورت۔۔۔!" وہ اسے کہنیوں سے اوپر رینگتا دیکھ کر بڑبڑایا اور خود وہاں سے نکل کر دوسری جگہ تلاش کرنا لگا جس سے وہ اندر بڑھ سکے۔

مسکان کیمرہ کا خیال کرتی بالکل اندھیرے میں سرک کر نیچے اتری دیوار سے۔۔۔

وہ لیڈریز گارڈز کی افواج میں داخل ہوتی الرٹ کھڑی ہو گئی ان میں۔۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ترچھی نظروں سے وہ سامنے محل کے داخلی ڈور کو بھی دیکھ رہی تھی۔  
 جب کچھ وقفے بعد نظریں سامنے گیٹ سے داخل ہوتے انکے لباس میں برہان کو دیکھا۔  
 وہ کوئی میزائل اٹھائے دوسروں کے ساتھ اندر بڑھ رہا تھا اور مسکان اسے خاموشی سے دیکھتی۔۔۔  
 کتنا چالاک تھا دشمن کی افواج میں گھس گیا۔ اور انہیں معلوم بھی نہیں پڑا جبکہ وہ سرخ روش کے پاس قطار  
 میں کھڑی تھی جب وہ اسکے پاس سے گذرتے ترچھی نظروں سے دیکھتا آگے بڑھ گیا۔  
 اسے اب اندر جانا تھا پر وہ جائے کیسے یہاں تو بری طرح پھنسی تھی۔  
 یہ تو شکر تھا سب ہتھیار لیس تھیں جو اسے پہنچانا ممکن میں سے تھا۔  
 وہ اپنا مفکر کیپ چھپا چکی تھی۔۔۔  
 اب صرف اسے بچ چھوڑ کر لاسٹ میں جا کر کھڑے ہونا تھا۔۔۔  
 "ہوش میں آؤ!" اسے وہیں کھڑے دیکھ کر لڑکی غرائی مسکان نے ناگوار نظروں سے گھور کر نظریں  
 پھیر لیں۔  
 "گوبیک!!! ایسی سستی نہیں چاہیے جانو اندر۔۔۔!" بازو سے پکڑ کر اسے اندر کی طرف دھکیلا۔۔۔  
 اسکی مراد یوں اس طرح فوراً پوری ہو گئی اسنے تصور نہیں کیا تھا۔  
 اسے اندر دھکیلا گیا وہ خاموش سی اندر بڑھی پیچھے دوسری دو لڑکیاں آرہی تھیں۔  
 "تمہیں سرو کرنا ہے!" وہ اس پر تمسخرے سے ہنس رہی تھیں۔  
 "میں کافی اچھا سرو کروں گی!" وہ طنزیہ بولی دونوں ہونہہ کرتی رہ گئی۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

"اور اس سرو کے دوران جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ جلد معلوم پڑے گا آئندہ ہمیشہ ایکٹیور ہوگی۔" وہ اس کے سراپے، خوبصورت چہرے کو دیکھتی بولی۔

"جلدی چلو۔۔۔" دوسری نے ٹوکا اور آگے بڑھی

آس پاس سے لمبے ترنگے دیو نما ہتھیار لیس آدمی گذر رہے تھے پاس سے دیواروں میں کیمرہ فٹ تھے کہ وہ یہاں وہاں نظریں نہیں پھیر سکتی تھی۔۔۔

"کہاں سرو کرنا ہے؟" اس نے سرسری سا پوچھا۔

"نئی ہو یہاں؟" دونوں اس کے سامنے آگئی

"ہمم!" مسکان ابرو اٹھا کر سر ہلایا

"اوہ تبھی ایسا میٹیوڈ ہے۔" وہ گھور کر آگے بڑھی

مسکان دانت پیس کر انکی چوڑی پشت دیکھی۔

"آئی ڈونٹ انڈر سٹینڈ! عورت عورت کو دیکھ کر پہلے جلنے پر کیوں تیار ہو جاتی ہے۔" کندھے اچکا کر اس کے سوچا۔

"کس علاقے سے ہو؟ کیا شہزادے کے ساتھ آئی ہو۔" وہ پھر سے رک کر بولیں مسکان غیر محسوس انداز میں گھڑی میں وقت دیکھا۔

"شہزادے کے ساتھ آئی ہوں اپنی بیٹی کیلئے۔" اس نے سنجیدگی سے کہتے پینٹ کی جیب میں انگلیاں پھنسنائی اس کا اعتماد قابل دید تھا۔

بے خوف سچ بولے اب انکی حیرت بھری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا تم ماں ہو؟" دونوں یک زبان ہو کر بولیں۔

"میں شہزادے کی ساس ہو" وہ عالم کا ذکر کرنے لگی جبکہ وہ قطر کے شہزادے کا سمجھ رہی تھیں۔

"اوہ رینکلی! پر تم لگتی تو نہیں ہو!" وہ اسے گھوم کر دیکھتی ہوئی ششدر ہوئیں

"وہ بھی نہیں مانتا کہ میں اسکی ساس ہوں" اسنے لاپرواہی سے کہا۔

سعیر کہاں مانتا تھا کہ وہ اسکی ساس ہے حالانکہ وہ حورالعین کو اپنی بیٹی مانتی تھی جس طرح سعیر اسے اپنی بیٹی۔۔۔

وہ اسکی ساس بننے میں خواہش مند تھی پر وہ اسے بیٹی بنائے بیٹھا تھا۔

وہ سر جھٹک کر انکی ہونقوں کی طرح صورت دیکھتی ہوئی آگے بڑھی۔

"تو پھر منائو اسے۔" ایک نے حیرت سے کہا

"اسلئے ہی آئی ہوں پر وہ مل نہیں رہا۔" اسنے مایوسی سے کہا۔

"مقابلے میں چلی جائو۔۔۔"

"محل کافی بڑا ہے سمجھ نہیں آرہا کہاں؟ جبکہ اسنے کہا تھا وہ مقابلے میں ملے گا اور اب معلوم نہیں یہ مقابلہ

کہاں ہو رہا ہے۔" وہ اداس ہوئی

"سیونٹھ ایم ای پ۔۔۔۔۔"

"پر تم اتنی کم اتج کیوں ہو؟ کیا لگاتی ہو؟" وہ ساتھ چلتی ہوئی بولیں

ابکی بار مسکان نے حیرت سے دیکھا۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"فیئر لولی لگاتی ہوں، وہاں سلیم کے دکان سے مل جاتی ہے! اگر رہی زندگی آپکی، تو ضرور پارسل کروں گی۔" وہ منہ میں ببل ڈال کر بولی۔

دونوں حیران خاموش سی ہو نہہ کر کے آگے بڑھ گئی وہ سمجھ گئی تھی انکا مزاق اڑا رہی ہے۔ مسکان مخلص مشورہ دے رہی تھی پر انکے چہرے کے زاویے دیکھ کر کندھے اچکائے پیچھے ہوئی۔ "جائو اندر۔۔۔!" "دونوں نے اسے اندر کی سمیت اشارہ دیا جہاں دیکھ کر وہ لب بھینچ گئی۔

"یہاں جا کر اچھے سے سرو کرنا۔" وہ اسے گھورتی وہاں سے نکل گئی۔

اندر تیز میوزک قہقہے مشروبات کی بو وہاں تک اسے آرہی تھی۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟" وہ راہ داریاں دیکھتی الجھ گئی تھی کہاں جائے جب بھاری آواز پیچھے سے گونجی۔ مسکان نے بو کھلا ہٹ پر بمشکل قابو پاتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیاہ فام تھا۔

"شہزادہ۔۔۔" وہ بس اتنا بول سکتی جبکہ اسے سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے وہ اندر چلنے کا اشارہ دینا لگا۔ اسکی آنکھوں میں ہوس دیکھ کر مسکان کی سانسیں تھم گئی۔۔۔

"شہزادے کہاں مجھے اس تک ضروری پیغام پہنچانا ہے" وہ ناگواریت سے بولی ہی تھی کہ اسکا بھاری پنجا اسکی بازو میں کھپ گیا۔

"چلو بتا دیتا ہوں۔" وہ مکر وہ لہجے میں کہہ کر اسے گھسیٹ کر اندر بڑھنے لگا ہی تھا کہ دوسری طرف سے دوسرے وجود نے طیش میں مسکان کا بازو پکڑا۔

مسکان نے حیرت سے مڑ کر دیکھا سا منے اسکا اپنا محافظ کھڑا تھا سیاہ آنکھوں میں لہو لیے۔

"بر۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شہزادے تک ارجنٹ پیغام پہنچا نا ہے۔" وہ کہہ کر مسکان کو گھسیٹتا لے گیا۔

جب کہ وہ اسکی غصے سے لہو آنکھوں کو دیکھتی مسکرائی۔

"میں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں پر مجھے عالم نہیں مل پارہا محل کافی بڑھا ہے۔" وہ اسکی کلائی کو جکڑے ہوئے

سرگوشی میں بولا۔

مسکان نے اسکے زیب تن کیے یونیفارم کو دیکھا جوان آدمیوں میں سے کسی ایک کا تھا

"سیونٹھ ایم ای پارٹ یا پورشن۔۔۔۔!" وہ مسکرائی برہان نے ٹھٹھک کر آنکھیں سکڑتے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیسے معلوم؟

کیا اس سیاہ گینڈے سے کافی دیر سے باتیں کر رہی ہو!" اسکی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے پوچھا۔

وہ اسکے گال پر سرخ لپ اسٹک کے نشان دیکھتی جل کر اسکی ہاتھ کی پشت پر اپنے ناخون چھائے اسکی

آنکھوں میں دیکھنے لگی

اور برہان درد سے لبوں کو گولائی میں کرتا سی کرنے لگا۔

"پھنس گیا تھا اندریار گھسیٹ لیا تھا ان بندریوں نے۔۔۔ اگر بروقت انکی آہستہ گردن نامروڑتا تو آج

قیامت آجاتی۔۔۔" وہ سرگوشی میں اپنا کارنامہ بتانے لگا۔۔۔

مسکان کی آنکھیں پھیل گئی

"تم لڑکی مار کر آئے ہو؟"

"ہاں دونوں کو، کیونکہ خود کو کسی کیلئے سیف کرنا تھا اب چلو۔" وہ کہتا بغیر اسکی پھٹی آنکھوں میں دیکھے

گھسیٹ کر آگے بڑھا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"ڈیول ڈیول ڈیول!" چاروں طرف اسکی چیخیں گونج رہیں تھیں۔

اور وہ دونوں باکسنگ رینگ میں ایک دوسرے کو دیکھتے گھومے۔

وہ دائیں بڑھا تو سیر بائیں۔۔۔۔

ڈیول اسکی شرٹ کو دیکھتا منہ کھولے غرایا وہ اسکے لئے لکار تھی۔۔۔

اسکا ارادہ پہلے اسکے وجود سے یہ شرٹ نوچنی تھی۔ اور سیر اسکی غلیظ آنکھیں دیکھا اپنی انگلیوں کو حرکت

دینے لگا کہ پہلے اسکی آنکھیں نوچنی تھی۔

"آہ۔۔۔۔!" وہ غرا کر اسکی طرف بڑھا اسکی گردن پر زور کا مکہ مارنے کیلئے

اور دوسری طرف سیر اپنی انگلیوں کو مضبوط بنا کر اسکی طرف بڑھا

اسکا مکہ گردن پر پڑنے سے پہلے ہی وہ پلٹ کر مڑا اسکے دائیں سے بائیں ہوتا گھما کر اسکے پیچھے سے مکہ کان کے

پاس مارا اور سیدھا رینگ سے زور سے لگا۔

ڈیول غرا کر مڑا پھر سے اسکی طرف بھاگا اور سیر بھی۔۔۔

سب سانس روکے دیکھ رہے تھے جبکہ لائن میں کئی ایسے حیوان اسکے انتظار میں تھے کہ انہیں موقع ملے اندر

جانے کا۔

"بیسٹ بیسٹ۔۔۔۔!" کنگ اور اسکے آدمی نعرے لگانے لگے۔

ڈیول نے اسے زور کا مکہ سامنے سینے پر مارا اور سیر نے اسے ٹھوڑی نے نیچے سے کہ اسکا سارا خون دماغ میں

چڑھ کر اسے سن کر گیا اور دونوں دھڑام سے پیچھے جا گرے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سعیر کا بھی سانس اسکے مکے پر سینے میں لمحے کو رک گیا۔

بیسٹ----

ڈیول----

فضا میں نام گونجے حوصلے کیلئے ڈیول دھاڑتا اٹھا اور سعیر کے پلکوں کی سطح پر حورالعین کا چہرہ لہرایا جبکہ دونوں کمنیاں اسے مارنے کیلئے ڈیول اسکے سینے پر اوپر اپنے پہاڑ نما وجود کے ساتھ گرا تھا ہی کہ بروقت وہ ہٹا اور اسکے دھڑام سے گرنے پر وہ اسکی گردن کو جکڑے غرات پیچ مارنے لگا۔  
نیچے سے اسکی چیخیں نکل رہی تھی اور ایک دم ہی غراتے سعیر کو پیچھے دھکیلا۔  
وہ گہرے گہرے سانس بھرتا اسکے سائیڈ فیس کو دیکھنے لگا جو سرخ انگارہ ہو گیا تھا۔  
"آہہ۔۔۔۔" وہ دھاڑتا سعیر کی سمیت بھاگا اور گردن کو بازو میں جکڑے اسکے سر پر اپنے ہتھوڑے جیسے مکے مارنے لگا۔۔۔

سعیر کا سر پورا گھوم گیا اسنے بروقت اپنی ٹانگ اسکی ٹانگ میں الجھاتے کھینچا جس سے دھڑام سے وہ دونوں نیچے گرے پر اس حیوان نے اسکی گردن آزاد نہیں کی بلکہ اب اسکے کندھے پر بھارے ہاتھ کے مکے مار رہا تھا۔

سعیر کے منہ سے خون نکل آیا دماغ کا، اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے سر کو پکڑا اور پوری قوت سے گھومتے سر کے ساتھ اپنی طرف کھینچا کہ اسکی دھاڑ گونجی اور وہ اسکا سر چھوڑ کر پیچھے ہو گیا۔  
سعیر نیچے پڑا گہرے سانس لیتا ہوا خون کی تھوک نکال کر پھینکی۔۔۔  
اسنے لہو آنکھوں سے اسے دیکھا جواب پھر اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پورے ہال سے ڈیول کی پکار گونج اٹھی تھی۔

اور وہ منہ کھولے دھاڑ مارتا شیر ہو گیا پھیل کر۔۔۔

اور اپنے پائوں سمیت اسکے سینے پر گرنے لگا تھا کہ ایک دم ہی اٹھتے سعیر نے اسکی گردن پکڑ کر بازوئوں میں جکڑتے گھمایا

"ایسے ہی ماروں گا۔۔۔" اسکے منہ پر پوری قوت سے مکے مارتا وہ غرایا اور اسکے پہاڑ جیسے وجود کو نیچے گراتے ہوئے لات اسکی گردن پر جمائے وہ حیوان کا روپ لیتا اسکی آنکھیں پھوڑ رہا تھا۔

جبکہ ڈیول دھاڑیں مارتا اسے مارنے کی کوشش میں تھا

جب اسے پوری طرح ڈیول پر حاوی دیکھ کر جہاں کنگ تھقبے لگا رہا تھا وہیں دوسری طرف شہزادے اور اسرائیل کے دہشتگرد نے اپنے دوسرے لائن میں کھڑے آدمیوں کو اندر جانے کا اشارہ دیا۔

اشارہ ملتے ہیں انہوں نے دوڑ لگائی باکسنگ رنگ کی طرف۔۔۔۔

ایک بھاگتا ہوا سعیر کی گردن کو دبوچ کر پیچھے کھینچنے لگا تو دوسرے نے اسکی پیٹھ پر مکے برسائے شروع کر دیا۔  
"یہ یہ کیا ہو رہا ہے شہزادے یہ دھوکہ ہے!" کنگ اپنے بیسٹ پر تین تین کو دیکھتا دھاڑا پر اسکی طرف کسی نے توجہ نہیں دی بلکہ سب مقابلہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

"تم سب نے کہا تھا باری باری جائیں گے یہ دھوکہ ہے غداری ہے۔" وہ چلایا پر کسی پر اثر نہیں پڑا۔۔۔

"چپ کر کے دیکھو وہ اب تمہارا نہیں ہے، اسکے وجود پر دیکھو! ہم اسے بتائیں گے ہم سے غداری کی کیا سزا ملتی ہے۔" شہزادے نے غصے سے کہا کنگ ساکت ہو گیا۔۔۔

"تو کیا یہاں مقابلہ نہیں ہو رہا؟" وہ غرایا صوفی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں۔۔۔!" وہ تمسخرے سے ہنس کر بولا۔

"یہاں بیسٹ کا خاتمہ ہو رہا ہے۔۔۔"

جسنے ساری دہشت ختم کر دی ہے سارے گینگ تباہ کر دیے ہیں۔۔۔ "شہزادہ اور اسرائیل دہشتگرد دونوں کہتے کنگ کی ساکت حالت پر قہقہہ لگا اٹھے۔

"تم فکر مت کرو اسکے خاتمے کے بعد تمہیں ہم بہت بڑا حصہ دیں گے واپس سے آباد ہو جانا۔" اسے واپس بیٹھا کر وہ بولے کنگ کنگ سا بیٹھ گیا

مطلب جس طرح زمان کھیلا بیسٹ سے، کنگ کھیلا زمان سے، اور قطر اسرائیل کھیلا کنگ سے۔۔۔ وہ چپ کا چپ رہ گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے کیا نہیں جبکہ رنگ میں اکیلا سیران تینوں حیوانوں سے الجھ رہا تھا۔

اور نیچے ابھی سب کھڑے تھے۔۔۔ موت اسکے سر پر تھی، اسے موت کیلئے بلایا گیا تھا۔۔۔ کنگ سامنے دیکھنے لگا جہاں ایک پہاڑ جیسا وجود تھا اسکا۔۔۔ اور آنکھوں کے سامنے وہ چھوٹا سسکتا لڑکا گھوم گیا۔

کتنی محنت دن رات ایک کر کے اسے حیوان بنایا تھا آج اسکا بیسٹ اسکے سامنے موت کے منہ میں جا رہا ہے اور وہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے حوصلہ رکھنا چاہئے میں دوسرا وجود میں لائوں گا بیسٹ۔۔۔" وہ ہنسا۔۔۔

اسے ہنستے دیکھ کر شہزادہ اور اسرائیل دہشتگرد دونوں مکر وہ انداز میں مسکرائے۔

وہ دونوں سیر کو بازو سے جکڑے کھڑے تھے جبکہ لہو لہان چہرے کے ساتھ ڈیول سامنے کھڑا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہیں سعیر کے بھی ناک منہ سے خون رس رہا تھا۔

اور آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔۔" غراتے ہوا ڈیول اسکی طرف بھاگا اسکے سینے کا نشانہ لیتے۔

وہ جب قریب پہنچا خاموش کھڑے سعیر نے ایک دم آگے بھڑتے اپنا سر پوری قوت سے اسکے سر کے ساتھ ٹکرایا۔۔۔

دونوں کا سر گھوم گیا۔۔۔۔

پیچھے سے دونوں نے اسکی پیٹھ کر بھاری ہاتھ کے مکے مارے اور سعیر نے غراتے اپنے بازوؤں کی طاقت

لگائی گھسیٹ کر ان دونوں کا سینہ آپس میں ٹکرایا منہ منہ سے۔۔۔۔

وہ چیخ اٹھے جب سعیر پیچھے کافی ہوتے ایک دم بھاگ کر اپنے بھاری ہاتھ کے دونوں مکے انکی پیچھے گردن پر

مارے وہ بلبلا اٹھے۔۔۔

فضا ساکت سی ہو گئی۔

اور سائیں سائیں کرتے دماغ کو سعیر دونوں ہاتھوں سے تھام کر رنگ سے لگا کھڑا ہو گیا۔

اسکے ناک منہ سے پھوارے مانند نکلتا لہوا اسکی شرٹ بھگونے لگا پر اپنے خون کے علاوہ اسنے کسی کو چھونے

نہیں دیا اسے۔

ڈیول ہوش میں آتا اپنا بڑا سامنہ کھول کر غرایا اور اپنے سینے پر مکے مارتے اسکی طرف لپکا۔۔۔

سعیر نے ہاتھ کی پشت سے ناک سے خون صاف کر کے سردائیں بائیں جھٹکا اور اسے دیکھا۔۔۔۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

وہ دونوں حیوان نیچے پڑے کراہ رہے تھے جبکہ سعیر اور ڈیول ایک بار پھر الجھ گئے بری طرح اور ایک دوسرے کی گردن توڑنے کیلئے بازوؤں میں جکڑ کر ریڑھ کی ہڈی پر زوردار کے برسانے لگے۔۔۔۔۔ جہاں درد سے سعیر کی دھاڑیں تھیں وہیں ڈیول بلند بانگ دھاڑیں مار رہا تھا پر ایک دوسرے کو چھوڑ نہیں سکتے تھے۔۔۔

اچانک سے ڈیول نے پوری قوت سے اسکے بازو پر دانت گاڑھے اور غراتے ہوئے اسکے گوشت کا ٹکڑا کھینچ کر نوچہ کہ درد کی غراہٹ کے ساتھ ہی سعیر نے اسکی گردن پر کاری وار کرتے اسے پیچھے دھکیلا اور خود سیدھا رنگ سے لگا اور گہرے سانس بھرتا اس کتے کے کاٹے ہوئے بازو کو دیکھنے لگا جس سے گوشت نوچا گیا تھا اور اب خون ابل کر باہر نکل رہا تھا۔

"ہاہاہا۔۔۔۔۔ اصلیت دیکھا دی ڈیول نہیں ڈاگ ہو۔۔۔۔۔!" وہ قہقہہ لگا کر اپنی تکلیف بھلائے بولا۔ ماحول پر سکوت چھا گیا اسے اس حالت میں قہقہہ لگاتے دیکھ کر۔۔۔۔۔

"بھول ہے تم لوگوں کی کہ اسے مار سکتے ہو!" کنگ نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر کہا اور رنگ میں کراہتے ڈیول کے ساتھ اٹھنے کی کوشش کرتے ان دونوں کو دیکھا۔

"وہ ابھی ہمارے نہیں کنگ۔۔۔!" شہزادے نے گردن اکڑا کر کہا کنگ سر جھٹک گیا۔ "دیکھ لینا۔۔۔۔۔"

سعیر نے اپنے خون آلودہ لبوں پر زبان پھیری اور سامنے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں اسکی طرف بھاگے اور سعیر انکی طرف

ایک جھپک کر اسکے چوڑے کندھوں پر چڑھا اور گردن کو دبوچے پوری قوت سے مکے مارنے لگا

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

تو دوسرا اسکی پیٹھ پر مکے برسا رہا تھا۔

اسکے وجود کا پور پور زخمی تھا شہزادے نے ابرو اچکا کر کنگ کو دیکھا کہ اب کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔  
کنگ نے مسکراتے سامنے کی طرف اشارہ دیا کہ دیکھتے جاؤ۔

سعیر نے ایک دم خود کو ڈھیلا کر دیا اور ڈھرام سے نیچے پیٹھ بل گرا کہ اسکے پیچھے کھڑا وجود اسکے نیچے دب گیا  
اور اوپر کندھو پر جھپٹا ہوا بھی نیچے جا گرا۔۔۔

اسنے اپنی لہو بہاتی آنکھوں سے اپنا بھاری پائوں اٹھا کر اسکے سینے پر مارا اور نیچے پڑے وجود سے اٹھ کر اسکی  
گردن پر اپنا گھٹنا رکھا۔۔۔

فضا میں پھر خاموشی چھا گئی جب وہ اپنے بھاری ہاتھوں کے مکے ان دونوں کے منہ پر مارتا تھا چہرا مسل گیا۔  
"بیسٹ بس کرو۔۔۔!" اسکے مکے کلائیاں انکے خون سے سرخ دیکھ کر کنگ دھاڑا جبکہ شہزادہ غصے سے  
پاگل ہو گیا اپنے مردہ دونوں آدمیوں کو دیکھتے۔

کچھ الگ حالت اسرائیل کے دہشتگرد کی نہیں تھی۔

"بیسٹ!!" ڈیول خونخوار ہو کر بھاری آواز میں دھاڑا  
سعیر نے ہاتھ روک کر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

اسکی بھوری آنکھ کے کونے سے خون کی بوند ٹپک کر گرمی بازو سے نوچہ گوشت، منہ ناک کان سے خون نکل  
رہا تھا اور حیوانیت اسکے دماغ کے سارے حصوں پر سوار ہو گئی تھی۔

وہ اٹھا اور لات مار کر دونوں کی لاش کو رنگ سے باہر پھینکا اور درد کرتی گردن کو جھٹکا دیکر اسنے کندھوں کو  
جھٹکا دیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ڈیول غور سے اسکے تیور دیکھتا تھوک نکل گیا۔

"اب تم نہیں یا میں نہیں۔۔۔۔!" وہ مڑا اور سامنے بیٹھے کنگ کو دیکھنے لگا کہ اسکی بیوی کو اب بلایا جائے۔۔۔۔

کنگ سمجھ کر سر ہلا گیا۔

ڈیول نے دوڑ لگائی اسکی طرف جب ایک دم ہی مڑ کر سعیر نے پوری قوت سے مکا اسکے جبرے پر مارا خون کے پھوارے اسکے منہ سے باہر نکلا جبکہ ڈیول کا پڑا مکا سعیر کے آنکھوں کے سامنے پل کیلئے اندھیرہ چھا گیا۔ اور اس اندھیرے میں اسے اپنی شہزادی دکھی جو قہقہہ لگاتی اسکے پھول نوچ کر مٹی میں کھیل رہی تھی۔ سعیر کے لبوں پر خود بخود مسکراہٹ آگئی اور اسنے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔ سب کو لگا اسکے آنکھوں موندنے سے اب تو یہ گیا پردوسرے پل انکی غلط فہمی دور ہوئی جب اسنے پلٹ کر ایک دم خود پروار کرتے ڈیول کی گردن زوردار کہنی ماری۔

"آہہ۔۔۔۔۔!" ڈیول بلبلا کر دور ہوا۔

سعیر نے آنکھیں کھولیں اسکا نور بھی واپس آچکا تھا۔

"جاؤ سب۔۔۔۔!" شہزادہ، گردن پکڑے کھڑے ڈیول پر تائو کھاتا اسرائیل کے آدمیوں کو اندر جانے کو اشارہ دیا وہ کب سے یہ موقعہ چاہتے تھے دونوں نے ایک دوڑ لگائی اور رنگ میں داخل ہوئے۔

ایک دم سے ڈیول اور ان دونوں نے سعیر کو جھپٹ لیا۔۔۔۔۔

"باسٹرڈ۔۔۔۔۔!!" غرا کر دائیں طرف سے بھاگتی مسکان رنگ میں داخل ہوئی دائیں طرف سے برہان اندر داخل ہوئے اور دونوں کی فضا میں بلند لاتیں انہیں لگی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسرائیل کا کوڈ جب اسے ملا تھا تب اس نے فوراً آئی جی سے کنٹیکٹ کیا اور اسے ساری صورتحال سے آگاہی دی۔۔۔۔

اسکے بعد وہ نہیں جانتا تھا کہ کیسے آئی جی نے بریگیڈر سے کانٹیکٹ کیا پر اسے حکم ملا تھا ہتھیار لیس صندوق لیکر اسرائیل کے مقامی لوگوں کے لباس میں انکا بارڈر کر اس کرنا اور پھر وہ ہتھیار ایگل کے سگنل پر پاک افواج کے حوالے کیے خود محل کی طرف روانہ ہوا کہ عارب کیلئے راستہ ڈھونڈ سکے اندر محل میں گھسنے کیلئے پر تبھی ہی اسے اچانک سے مسکان مل گئی۔۔۔

اور اب وہ ایم ای پورشن ڈھونڈتے جب یہاں الگ الگ لفٹ میں داخل ہوتے پہنچے کہ سامنے ہی رنگ میں مقابلہ دیکھ کر پہلے تو ساکت رہ گئے پر جب سعیر پر جھپٹے تینوں حیوانوں کو دیکھا انکا خون کھول اٹھا۔۔۔۔ اور بھاگتے کسی کی پرواہ کیے بغیر رنگ میں داخل ہوتے لات انہیں مارتے دونوں پیچھے گرے اور جب لات کے درد سے انکی پکڑ سعیر پر کم ہوئی تب ہی اس نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آہ کر کے غراتے ہوئے بازوؤں کو فضا میں بلند کرتے انہیں پیچھے دھکیلا اور ہاتھ گھما کر بائیں طرف والے کے جڑے پر مکا مارا خون کے پھوارے کے ساتھ ہی اسکے منہ سے دانت نکل کر باہر گرے۔۔۔۔

جسے جھپک کر مسکان نے پیچھے سے دبوچا اور اسے سنبھلنے کا موقع دیتے ہوئے اس پر مکوں کے بارش کر دی۔۔۔۔

تو دوسری طرف برہان اس سے الجھنے لگا۔۔۔۔

سعیر نے غصے سے مسکان کو دیکھا اور ڈیول کی گردن کو جھپک کر دبوچتے سر پر مکے مارنے شروع کر دیے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ کیا ہو رہا ہے یہ کون ہے اندر کیسے گھسے۔۔۔۔!" شہزادہ کنگ سب کھڑے ہو کر دھاڑے۔۔۔۔۔  
تب ہی فضا میں اندھا دھند فائرنگ کی آوازیں چیخیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔۔۔۔۔  
انکے حواس جھنجھلا اٹھے۔۔۔۔۔

اور سعیر یہ آواز کیسے نہیں پہچانتا۔۔۔۔۔  
کنگ کی طرف ایک پراسرار مسکراہٹ پھینکتے ہوئے اسنے ڈیول کو گھمایا اور اسکی ریڑھ کی ہڈی پر گھٹنا رکھتے  
دبوچی ہوئی گردن کو اپنی طرف کھینچا کہ اسکی دل دہلا دینے والی دھاڑ کے ساتھ کھٹک کی آواز بلند ہوئی اور  
ڈیول کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔

اسکی گردن کی ہڈی سے یہ آواز نکلی تھی اور سعیر نے مسکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں اپنے دونوں پنچے مار  
کر اسکی آنکھیں نوچ کر نکال دیں۔۔۔۔۔

سب اپنی آنکھوں سے یہ حیوانی منظر دیکھ رہے تھے جب مسکان سے اس آدمی کو لیتے اسنے اسکے منہ پر پنجا مارا  
وہ پھڑپھڑانے لگا اور سعیر نے دوسرا ہاتھ اسکے پیچھے گردن پر رکھتے ہاتھوں کو گھمایا اور مسکان کے سامنے کیا وہ  
پوری قوت سے اپنے گھٹنوں سمیت اسکی کمر پر گری تب ہی سعیر نے ہاتھ نکالے اور مسکان اسکے اوپر تو وہ  
مردہ وجود نیچے پڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ گھومتے سر کے ساتھ گھٹنوں کے بل گرا۔۔۔۔۔

"سعیر!" مسکان کا دل جیسے کسی نے نوچ لیا اسکی حالت پر۔۔۔۔۔

برہان نے اس آدمی کے بازو توڑتے جب سعیر کو دیکھا تو اسے رنگ کے باہر پھنکتے اسکی سمیت لپکا۔۔۔۔۔

"عالم۔۔۔۔۔!!"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جائو میں یہیں ہوں تم دونوں میری شہزادی کو بچاؤ نکلو۔۔۔۔۔" اسنے کنگ کو دیکھتے غرا کر کہا۔  
 پر تب تک سارے رنگ کو ہتھیار لیس گارڈز گھیر چکے تھے۔۔۔۔۔  
 "محل کو بند کر دو۔۔۔۔۔!" اسرائیل کے دہشتگرد زرکان نے دھاڑتے ہوئے حکم دیا۔۔۔

\*-----\*\_\*\_\*-----\*

برہان کی ایگل کے آواز میں سگنل پر عارب آہستہ سے جنگل سے نکلا اور اسکے پیچھے آیا۔  
 "میں جب اندر جائوں گا اور ان سب کی توجہ اپنی طرف کروں گا تب تمہیں یہ دیوار پھلانگ کر جانا ہے  
 اندر۔۔۔۔۔" وہ عارب کو سمجھاتا خود محل کے گارڈ کے سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔  
 جو اسنے ابھی چہنچ کیا تھا۔  
 "اوکے۔" وہ اپنا بیگ تھامے بولا۔

برہان آل دابیسٹ کہتا دوسری طرف بھاگا جہاں مین گیٹ تھا۔۔۔۔۔  
 اور سامنے کھڑے گارڈز اسے آتے دیکھ کر حیران ہوئے۔۔۔۔۔  
 "وہاں کیا کر رہے تھے؟" انہونے اسے اپنے لباس میں دیکھتے ہوئے مشکوک ہو کر پوچھا۔۔۔  
 پر برہان گھبرا یا نہیں۔۔۔۔۔

"مجھے لگا تھا کوئی تھا وہاں باس بھی گیا ہے دیکھنے۔" وہ اس اپنے کچھ دیر پہلے کے مسکان کے ساتھ ملکر مارے  
 آدمیوں کو کہنے لگا۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"باس نہیں جابرون ہے اسے باس کہلوانا پسند نہیں آئندہ خیال کرنا اور اب جائوں انکے ساتھ میزائل اندر لیکر جائوں۔" وہ غراتے ہوئے بولے برہان سر ہلا کر انکی مشکوک نظروں سے او جھل ہوتا سامنے اندر جاتی میزائل کی طرف بھاگا اور انکی ہیلپ کروا کر انہیں اندر لے جانے لگا تھا۔

عرب پیٹھ پر رکھے بیگ کے ساتھ دیوار پر رینگتا ہوا اوپر محل کی طرف بڑھنے لگا تاکہ وہ ٹھیک سے سگنل پا کر کرین روم میں پہنچ کر سارے کیمرہ ڈی ایکٹیویٹ کرے اور ساتھ دیواروں میں نصب ہتھیاروں کا بھی کچھ کرے تاکہ وہ ٹھیک سے ان پر حملہ آور ہو سکے۔۔۔۔

وہ محل کی چھت پر پہنچا اور وہاں بھجھی تاروں سے سنبھلتا ہوا چیکنگ ہاتھ میں مشین سے اپنی مطلوبہ ڈیوائس کے سگنل ڈھونڈنے لگا جو کمپیوٹر میں موجود ہوتا ہے اور وہ کمپیوٹر اسے یقین تھا وہیں پائے جائیں گے جہاں سے وہ سارے کیمرہ کو ڈی ایکٹیویٹ کر سکتا تھا۔

وہ تھم تھم کر قدم رکھ رہا تھا کہ انہیں معلوم نا پڑ سکے۔۔

اسے زیادہ ڈھونڈنا نہیں پڑا جلد ہی وہ اپنی تلاش میں کامیاب ہو گیا اور اسکی چیکنگ مشین پر وہ سگنلز نمودرا ہوئے۔۔۔۔

"مطلب یہیں ہے روم۔۔۔" وہ چھت کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا۔

"مل گیا عزل؟" آلف کی آواز اس کے کان میں لگے ڈیوائس سے گونجی

"ہاں مل گیا ہے اب مجھے اندر جانا ہے جب تم لوگوں کو سگنل دوں تب پہنچ جانا۔۔۔" اسنے کہتے چھت کے نیچے جھکتے کھڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

رسک بہت تھا پر اسے وہاں پہنچنا تھا۔ اور وہ مشن بیگ میں رکھتا ہوا زپ بند کیے آہستہ سے کلاسیاں چھت سے ٹکا کر نیچے اترنے لگا۔۔۔

ایک نظر نیچے زمین کو دیکھتے ہوئے اسنے اپنا پائوں کھڑکی پر مار کر دیکھا اور یہ دیکھ کر خوش ہو گیا کہ وہ کھلی ہوئی ہے۔۔۔۔

"بسم اللہ رحمن رحیم" پڑھتے اسنے خود کو نیچے کی طرف پھینکا۔۔۔

اگر وہ گر جاتا تو اسکے ٹکڑے ہو جاتے پر اللہ پاک انکے ساتھ تھا اور اسکے ہاتھ کھڑکی تک پہنچ چکے تھے۔۔۔ اور وہ ایک دم کھڑکی کے اندر گرنا اندر موجود آدمیوں کو ششدر چھوڑتے ہوئے سائلنسر لگے پسٹل سے انکا نشانہ لیا۔۔۔

پلک جھپکتے ہی وہ سب کا خاتمہ کرتا کلا بازی مار کر اٹھا اور دروازہ اندر سے لاک کرتے ہی اپنا بیگ اتار کر اس سے اپنے ڈیوائس نکالے سارے سسٹم کو ان سے جوڑ کر اپنے لیپ ٹاپ سے انہیں ڈی ایکٹیویٹ کرنے لگا۔ اسنے روم پر نظریں ڈالیں تو دیوار گیر اسکرین پر مسکان اور برہان کو فوکس کیا ہوا تھا۔۔۔

"اوہ گاڈ مطلب وہ انکے شک میں تھے۔۔۔۔!" وہ بڑبڑایا مسکان کو یہاں دیکھ کر شاکڈ بھی ہوا تھا۔

جلدی جلدی سے انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلاتے ہوئے وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اس گرین لائن کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ "اللہ ہو جائے۔۔۔۔!" سعیر کا مقابلہ دیکھتا دعا کرنے لگا جلدی ہو جائیں۔۔۔۔۔

"کیا ہوا عارب؟؟" آلف نے اسکی خاموشی پر پوچھا۔

وہ سب اسکی ایک ہاں کے انتظار میں تھے۔

اور آلف اپنی قسمت کو دیکھ رہا تھا کہ آج وہ کتنا پاس ہوتا ہے اپنے ہنر میں۔۔۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اچانک ہی سسٹم الرٹ ہوا اسنے بھاگ کر سرخ بٹن دبایا اور اسکے آواز کو بند کر دیا۔  
جبکہ اسکرین ساری سیاہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔۔۔!" اسکی سرسراتی ہوئی آواز آلف والوں کے روح میں جوش پیدا کر گئی۔۔۔۔۔  
کیمبرہ سارے بند ہو گئے تھے اور وہ سب ہتھیار سامنے کیے ایک کے بعد دوسرے دیواریں پھلانگ کر اندر  
گرتے ہوئے اپنی پوزیشن سنبھالنے لگے جبکہ باقی کے سارے محل کو گھیر گئے۔۔۔۔۔  
فضا فائرنگ کی آوازوں سے سرد ہو کر دھندلی ہو گئی اور دھاڑے چیخیں عروج پر تھی جبکہ وہ سامنے ہتھیار  
کیے ٹھاٹھا کے ساتھ فائرنگ کرتے بھاگتے اندر گھس رہے تھے۔۔۔۔۔  
وہ سامنے آتے دشمنوں کا سینہ چیرتے انہیں لہو لہان کرتے آگے بڑھتے آئے۔  
"ماروا نہیں!"

فلسطین کی سرزمین پر قبضہ کرنے والے اسرائیل کے وہ ہشتگرد پاک افواج کو دیکھتے بدحواس ہوتے دھاڑ کر  
بولے۔۔۔۔۔

جبکہ بھاری بوٹوں کی دھب دھب چھوڑتے نیچے پڑے دشمنوں کے سینے پر قدم رکھتے اندر محل میں داخل  
ہوئے۔۔۔۔۔

"آلف تم اپنی ٹیم کو لیکر سعیر تک پہنچو میں یہاں سنبھالتا ہوں گو فاسٹ۔۔۔۔۔!" شہریار نے فائرنگ  
کرتے آلف سے کہا جو اندر جانے کا راستہ بنا رہا تھا سر ہلا گیا۔

آلف نے بھاگتے ہوئے کلابازی مار کر سامنے کھڑے آدمی کے سینے پر لات ماری اور آنکھوں کا نشانہ لیتے فائر  
کیا۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و محبت / مصنف: مہوش علی

"پیچھے ہو جاؤ!!" شہر یار انکے ہاتھ میں بم دیکھتا دھاڑا۔۔۔  
 اچانک انہوں نے انکی طرف بم پھینکا فضا میں شعلے بھڑک اٹھے۔۔۔  
 میجر شہر یار کے ساتھ کرنل باقی آفیسر ز پیچھے زمین پر لیٹ گئے۔۔۔  
 دھواں دھند سی پھیل گئی قریب موجود آفیسر ز کی چہری پگھل کر جل اٹھی۔۔ تو کئی فضا میں بلند ہوتے  
 گئے۔۔۔

"آریو اوکے سر!" شہر یار اٹھ کر کرنل کو ڈھونڈنے لگا جبکہ زمین تپ کر انگارہ ہو گئی تھی۔  
 "میں ٹھیک ہوں تم باقی آفیسر ز کو دیکھو۔۔۔!" کرنل اٹھ کر بولا۔  
 جبکہ آلف اپنی ٹیم کے ساتھ اندر بڑھ گیا تھا۔  
 "سر!۔۔۔" میجر شیر اپنے آفیسر ز کی حالت دیکھتا ہوا آنکھوں سے اذیت میں پکارا۔۔۔  
 "اٹھو میجر!" کرنل نے اسے اٹھایا وہ انکا لہو لہان وجود دیکھتا اٹھ کر کھڑا ہوا اور سامنے محل کو دیکھا۔  
 "ہمیں جلد ہی کنگ کو حاصل کر کے بیسٹ اور اسکی بیوی کو لیکر نکلتا ہے چلو۔" وہ سب لیکر واپس  
 بڑھے۔۔۔

"ہمارا جتنا خون بہنا تھا بہہ گیا اب نہیں۔۔۔!" شیر غرا کر بولا۔ بیسٹ تھا مے ہتھیار لیس تھے۔  
 "نعرے تکبیر اللہ ہوا کبر  
 نعرے تکبیر اللہ ہوا کبر  
 نعرے تکبیر اللہ ہوا کبر"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سینا پھیلا کر دشمن کو لٹکارتے ہوئے بولے اور قدم پھر سے آگے بڑھا دیئے بغیر اب جان کی پرواہ کیے  
اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور جو جو سامنے آتے گئے اللہ ہوا کبر کرتے انکا سینا لہو لہان کرتے  
گئے۔۔۔۔

کرنل نے لات مار کر سامنے کھڑے آدمی کو گرایا اور محل میں داخل ہوا جبکہ پیچھے اس آدمی کو اٹھتے دیکھ کر  
شیر نے فائر کیا۔  
"اس طرف جاؤ۔۔۔!" کرنل نے دو ٹیم بنا کر ایک کو دائیں تو دوسرے کو بائیں بھیج دیا اور خود سامنے اندر  
بڑھ گئے۔۔

وہ جیسے جیسے بڑھتے گئے سامنے آتے دشمنوں کو لہو لہان کرتے گئے۔  
"سارے رومزچیک کرو سعیر عالم کی بیوی یہیں روم میں ہے ایک میں،  
خیال رکھنا اسکی بیوی بچے کو کچھ نہیں ہونا چاہئے، جو سامنے آئے ختم کرتے جاؤ۔۔۔" کرنل کے حکم دیا وہ  
سنتے یس سر کہتے اس پر عمل کرنے لگے۔

وہ سارے سسٹم کو ہیک کر کے اپنا ہتھیار بیگ سے نکال کر باہر نکلتا تب سامنے ہی اسکی طرف آتے آدمیوں  
کو دیکھتے اسنے فائرنگ شروع کر دی۔۔۔

"ماروا سے۔۔۔۔!" انکی دھاڑ سے پہلے ہی اسنے آنسو گیس کا استعمال کیا۔۔۔  
محل میں فائرنگ مستقل جاری تھی اور اب اسنے آنسو گیس پھیلا کر اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع کر دی  
تھی۔۔۔

پیچھے سے آلف کی ٹیم نے ان پر اٹیک کیا۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سعیر ایم ای پورشن میں ہے!" عزل نے آلف سے کہا اور ساتھ بھاگے۔  
 "ہمیں حورالعین کو ڈھونڈنا ہے وہاں شیر اور سر جار ہے ہیں۔" اسنے کہتے راہ داری کے سارے روم چیک کرنے لگے۔

"حورالعین تو یہاں کسی روم میں نہیں تھی۔" اسکی سرسراتی آواز پر بھاگتا آلف ساکت ہو کر رک گیا۔  
 "کیا مطلب؟؟ وہ یہاں نہیں تو کہاں ہے سعیر نے مسکان سے کہا ہے وہ اسکی بیوی کو ڈھونڈے تو مطلب وہ یہیں ہوگی۔۔۔" آلف نے ششدر ہو کر کہا۔

"نہیں میں چار سو روم کو دیکھتے پھر کیمرہ ہیک کیے یہاں حورالعین نہیں اسے کہیں اور رکھا گیا ہے، سعیر کو دھوکہ دیا ہے انہونے۔۔۔" وہ غرایا۔

"ہمیں سعیر کے پاس پہنچنا ہوگا۔" آلف نے کہتے قدم بڑھائے پیچھے عزل بھی تھا۔  
 اور انکی باتیں ساری ٹیم سن رہی تھی غصہ سے سب کا دماغ کھول اٹھا کنگ کی دھوکہ بازی پر۔۔۔۔۔  
 \*-----\*-\*-\*-----\*

سعیر ان سب کا گھیراؤ دیکھتا واپس سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور منہ سے خون صاف کیا۔  
 "ہال کے سارے دروازے بند کر دو۔۔۔۔۔" زرکان نے حکم دیا۔  
 اور دھاڑ نما آواز میں اسکا حکم ہوا جو فوراً عمل میں لایا گیا۔۔۔  
 "چلیں شہزادے!" قطر کے شہزادے گارڈ اسے اپنی سیفٹی میں لیکر وہاں سے نکلے۔۔۔  
 "مم۔۔۔ میں۔۔۔!" بلیک کنگ بدحواس پھرے کھڑے سعیر سے خوف کھاتا ہوا بولا۔  
 "تم جانو تمہارا بیسٹ!" شہزادہ غراتا ہوا بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ہمنے تمہیں نہیں کہا تھا حیوان کو بنا نواب بھگتو!"

پاک افواج کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔۔

"ماروا نہیں بیسٹ۔۔۔!!" کنگ کچھ نا سمجھتے ہوئے دھاڑا۔

زرکان دہشتگرد بدحواس سا بوکھلایا ہوا تھا جبکہ محل کو پوری طرح سے فوج نے گھیر لیا۔

"ضرور۔۔۔!" سعیر اسکی آنکھوں میں خوف دیکھ کر بولا اور رنگ کی دیواریں نوچ کر باہر آیا۔

"اسے پکڑو۔۔۔!" بلٹ پروف جیکٹ پہنے ہوئے مسکان نے ہتھیار برہان کی طرف پھینکا جس نے دیکھتے پکڑے

سے اپنے ہتھیار کو نکالا۔۔۔

"ہلنا نہیں ہتھیار پھینکو نیچے!" مسکان اور برہان کے سر پر ہتھیار رکھے وہ بولے

سعیر نے آواز پر پلٹ کر رنگ میں کھڑے برہان مسکان کو دیکھا اور پھر سامنے کنگ کی طرف بڑھا۔

اسے آگے بڑھتے دیکھتے ہوئے کسی میں ہمت نہیں ہو رہی تھی اسے روکنے کی جبکہ زرکان کنگ پر چیخ رہا تھا۔

"شہزادی کہاں ہے؟" سرد آواز میں پوچھتا وہ تخت پر رکھے ہتھیار میں سے سرخ رومال میں لپٹا اپنا خنجر اٹھا کر

بولا

"مجھے یہاں سے نکالو میں تمہیں شہزادی تک پہنچا دوں گا!" وہ اسکی خون آلودہ آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"چلو۔۔۔!!" سعیر نے کہا تو اس نے سیڑھیوں کی سمیت اشارہ دیا۔

اسرائیل دہشتگرد زرکان کو وہیں چھوڑ کر سعیر کنگ کو لیکر وہاں سے نکلا۔

پچھے مسکان اور برہان نے ہتھیار انکے حوالے کر دیئے اور خاموشی سے سعیر کو دیکھنے لگے۔

جبکہ موت انکے سر پر تھی

"کون ہو!" ایک گارڈ نے غصے سے غرا کر پوچھا

مسکان نے ناگواریت سے برہان کو دیکھا۔

"دشمن! تم اسے مار دو میں تمہیں بچالوں گی!" وہ برہان کیلئے بولی جسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"تم سب اسے ساری گولیاں مارو تاکہ میں عزت سے شادی کر سکوں۔۔۔!" وہ پھر کر بولا

جب دوسرے ہی لمحے گھومتا ہوا تیغ اسکے منہ پر پڑا۔۔۔

"تمنے مجھے مارا! تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے مارنے کی؟" وہ غرایا

"ایسے!" اسنے کہتے دوسرا تیغ اسکے جڑے پر مارا

"تمہاری تو میں۔۔۔۔!" برہان نے دھاڑتے ہوئے اسکے منہ پر مکا مارا۔۔۔

"یو۔۔۔!" وہ غرائی اور لبوں سے خون صاف کر کے برہان کو خون آشام نظروں سے گھورا۔

"بس کر ظالم دل کا کمزور ہوں۔" اسنے دل میں سوچا جب اچانک ہی مسکان نے اس پر حملہ کیا۔۔۔

دونوں گتھم گتھا ہو گئے جبکہ وہ آدمی کھڑے حیران انہیں دیکھنے لگے۔

دونوں ڈھرام سے نیچے گرے۔۔۔

"سیدھے ہو جاؤ!" اسرائیل آدمیوں نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی دھوکے باز۔۔۔!" وہ اسکو مارنے کیلئے ہتھیار اٹھانے لگی تو دوسری

طرف برہان نے بھی اسکی چوٹی کو پکڑتے ہتھیار کو کھینچ کر اٹھایا۔

"سیر چلا گیا یہاں سے کنگ کو لیکر۔" مسکان نے سرگوشی سے کان میں لگے چاول جتنی چپ میں بولی جو

سب نے سنا اور اپنے قدموں کی رفتار کو بڑھا دیا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جب خود کو مارنے کیلئے اٹھائے گئے ان دونوں نے ہتھیار کا رخ اچانک انکی طرف کرتے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔

"پیچھے ہو جائو۔۔۔۔!!" برہان نے سامنے فائرنگ کرتے مسکان کو کہا وہ فوراً پائوں کی مدد سے کھسکتی ہوئی فائرنگ سے بچتی پیچھے ہوئی رنگ سے باہر نکلی۔۔۔۔

وہاں سے کئی دہشتگرد جو مقابلہ دیکھنے آئے تھے سیڑھیوں سے چڑھتے وہاں سے بھاگ نکلے جبکہ رزکان مقابلے سے خوفزدہ سا تھا۔

"ایک۔۔۔۔!!" غرا کر اندر داخل ہوتے آلف نے کہا اور چاروں اور فائرنگ کی آوازیں مچ اٹھیں انکے پیچھے ہی کرنل داخل ہوا۔

مسکان انہیں وہیں چھوڑ کر سیڑھیوں کی طرف بھاگی جہاں سے سعیر کنگ کو لیکر گیا تھا۔ اسے یقین تھا وہ پیچھے سب پکڑ لیں گے پر سعیر اکیلا کہاں جا رہا تھا اسے وہیں جانا تھا۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے چڑھ کر اوپر چھت پر آئی تو کئی ہیلی کاپٹر پرواز کر رہے تھے۔۔۔۔  
"بزدل۔۔۔۔!!" وہ شہزادے کے بھاگنے پر تمسخرے سے بولی۔

اسے سامنے ایک سرنگ دکھی وہ بھاگتی ہوئی اس میں داخل ہوئی تو گھپ اندھیرا تھا۔۔۔  
سنجھل کر قدم اٹھاتی وہ ہاتھ میں پستل پکڑے الرٹ سی اندھیرے میں آگے بڑھ رہی تھی سرنگ میں۔  
وہ جس رفتاری سے نیچے اتر رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا وہ واپس محل میں داخل ہو رہی ہو۔  
وہ سرنگ نیچے جا رہی تھی زمین کی تہہ میں شاید۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کہاں جا رہے ہیں؟" اچانک اسکی سماعتوں میں سعیر کی بھاری آواز گونجی وہ سنبھل کر سانس روکے رک گئی۔۔۔

"تمہاری شہزادی کے پاس۔" کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔  
 "جس طرح تم نے آج میری فوج سے جان بچائی ہے میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔" وہ مکروہ ہنسی ہنستا ہوا بولا

سعیر نے اسے گھورا جس پر وہ فوراً سنبھل گیا۔  
 "میں سچ کہہ رہا ہوں میرے بیسٹ آج تم نے واقعی ایک مثال قائم کی ہے وفاداری کی۔" وہ آگے بڑھتے گئے کہ کچھ دور ہی انہیں کچھ اجالا نظر آیا۔  
 سرنگ کے باہر آتے سمندر کی لہریں انکے بوٹ کو چھونے لگی جبکہ کئی جہاز کھڑے تھے۔  
 کنگ بھاگتا ہوا ایک جہاز کی طرف بڑھا کہ اسی وقت سعیر نے اسکی گردن میں پنجاڑال کر اسکی سانس خوف سے روک دیں۔۔۔۔

"وہیں ہے تمہاری شہزادی۔۔۔" اسنے ہراساں ہوتے جواب دیا۔  
 سعیر نے گھورتے ہوئے اسے پیچھے دھکا دیا اور خود اسکی سمیت آگے بڑھا۔۔۔  
 جبکہ کنگ اسے جہاز کی طرف جاتے دیکھ کر خود بوٹ کی طرف بھاگا۔۔۔  
 وہ جانتا تھا اب تک اسکا بچہ مر بھی چکا ہو گا اور اسے یہاں سے نکل کر بھاگنا تھا کیسے بھی کر کے پھر دیکھا جاتا اسے۔۔۔۔

"رکو۔۔۔۔!" سعیر نے دھاڑ کر کہا کنگ کی سانس رک گیا۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔۔ کیا جائو وہ وہاں ہے" اسنے خوفزدہ ہوتے کہا۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔!" سعیر نے اسے اشارہ دیا۔

کنگ کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

"تم یہاں کیا رہی ہو؟" سرنگ سے حلیہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا مسکان وہاں آئی ہے غرا کر بولا تو اسے بھی مجبور سامنے آنا پڑا۔

"آپ اس پر یقین نہیں کر سکتے!" وہ غصے سے بولی۔۔۔

"مجھے معلوم ہے!" اسنے کہتے کنگ کو اشارہ دیا جو دونوں کو خوفزدہ ہو کر دیکھتا تو کبھی اس جہاز کو جس میں اسکی بیوی کو قید کیا تھا۔

وہ ایک دم بائیں طرف بھاگا پر اپنے پھیلے وجود سمیت کہاں بھاگ سکتا تھا۔

"جاوید۔۔۔!" سعیر نے غراتے ہوئے کہا اور جھپٹ کر اسکی گردن کو دبوچے۔۔۔

"جائو اندر دیکھو۔۔۔!" اسنے مسکان سے کہا وہ سر ہلاتی جہاز کی طرف بھاگی

"بیسٹ۔۔۔!!" وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے جب سعیر کے بھاری ہاتھ کے وار پر کنگ دھاڑا اور اسکے ہاتھ سے خنجر پھینک دیا۔۔۔

"بند کرو بکو اس اپنی۔۔۔!" سعیر نے غرا کر کہتے اپنے بھاری ہاتھ کا زور دار مکا گھما کر اسکی پسلیوں نے نیچے مارا کنگ اپنے پھیلے جسم کے ساتھ نیچے گرا۔۔۔

اور جھپٹ کر نیچے پڑا سعیر کا خنجر اٹھا کر مسکرایا پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

سعیر نے اسکے ہاتھ میں دیکھا اور پھر کنگ کو جو شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ سعیر کو دیکھ رہا تھا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"تم سب کو مار سکتے ہو بیسٹ پر مجھے نہیں میں تمہارا کنگ ہوں تم میرے پالتو کتے۔۔۔۔!" اسنے قہقہہ لگا کر کہتے سعیر کی طرف دوڑ لگائی اور سعیر نے اسکی طرف۔۔۔۔

کنگ کا خنجر والا ہاتھ گھومتا ہوا سعیر کے سینے کو چیرتا گیا جب کہ سعیر کا مکہ اسکے جڑے پر لگا وہ دور جا گرا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔!" اسکے منہ سے درد سے آہ نکلی اور اسنے اپنے سینے سے پھوارے کی صورت نکلتے خون کو دیکھا۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔

حواسوں پر درد غالب ہونے لگا۔

پراس حیوان کو ختم کرنے سے پہلے وہ آنکھیں نہیں پور سکتا تھا۔

سعیر کے گھومتے سعیر کا فائدہ اٹھاتے کنگ ایکدم ہی اسے پردوسرا وار کرتے اسکے سینے پر لات مار کر اسے پیچھے گرایا۔۔۔۔

وہ ڈھرام سے گیلی ریت پر گرا۔۔۔

"اب بھونک۔۔۔ مجھے مارے گا؟" کنگ غراتا ہوا اسکے سینے پر پوری زور سے اپنا ہاتھ جیسا پائوں مارا کہ سعیر کے منہ سے ابل کر خون نکلا۔۔۔۔

جبکہ سر میں ایسا لگ رہا تھا بھاری آوازیں گھوم رہی تھی آنکھیں سیاہ ہو کر دھندلی ہو گئی۔۔۔

اسکا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا اور کنگ اسکا فائدہ اٹھا کر اسے زوردار ٹھو کریں مار رہا تھا۔

"تمہارا قصہ میں ہی ختم کرتا ہوں۔۔۔۔" کنگ دھاڑتا ہوا اسکی گردن کاٹنے کیلئے سینے پر پائوں رکھ کر بیٹھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں میرے جیسے حیوان ہر راہ میں ملیں گے یہ کبھی نہیں مر سکتے۔" اسکے کانوں میں اسکے باپ کی آواز گونجی جبکہ خنجر کی تیز دھارا اسکی شہ رگ پر آئی۔

سعیر نے دھندلی سی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

اور خود پر بیٹھے کنگ کو دیکھا۔

"تمہارا قصہ ختم بیسٹ۔۔۔۔

میں نے تمہیں بنایا تھا اور آج میں ہی تمہیں ختم کر رہا ہوں ہا ہا ہا۔۔۔۔" قہقہہ لگاتے اسنے ہاتھ کو گھمانا ہی چاہا اسکی گردن پر کہ ایک مضبوط ہڈیوں کو توڑتی ہوئی گرفت اسکی کلائی پر آئی۔۔۔۔

کنگ چونک گیا اور اسکی ادھ کھلی بھوری سرخ آنکھوں کو دیکھتے پوری طاقت لگائی اسکی گردن کاٹنے کی پر دوسری طرف بھی پوری قوت لگائی گئی تھی۔۔۔۔

اسنے دانت پیستے اسکے لہو لہان وجود میں ابھی اتنی طاقت دیکھ کر اسکے سینے پر پڑے خنجر کے کٹ پر بوٹ رکھے مسلنے لگا جسکے درد سے سعیر کی سانسیں اسکے سینے میں ہی دب گئی۔۔۔۔۔

"آہہ۔۔۔!!" وہ پوری قوت سے دھاڑا کہ اسکی دھاڑ آسمانوں تک پہنچنے کی طاقت رکھتی تھی۔

گردن سے ایک دم خنجر ہٹا اور دائیں طرف جبرے سے کٹ شروع ہوتا کان کو کاٹتا ہوا سر سے گذر گیا۔

اسکا خنجر جیسے گردن سے ہٹا سعیر کا دوسرا گھومتا ہوا مکا اسکے منہ پر پڑا ساتھ ہی اسے ایک دم پلٹ کر نیچے گرایا سینے سے اور سنبھلنے سے پہلے ہی اسکے ہاتھ سے کھینچ کر کنگ کو حاصل کیا۔

"بیسٹ۔۔۔!!" بازی کے اچانک پلٹنے پر کنگ گرجا اور خوفزدہ نظروں سے سعیر کو دیکھا جسکے سر کان

جبرے سے خون ابل کر بہہ رہا تھا سینے کے ساتھ۔۔۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

وہ اس قدر خوفناک ہو گیا تھا کہ کنگ کی سانسیں رکنے لگی اسے دیکھتے  
موت سر پر دیکھتے اسکی سانسیں بند ہونے لگی  
گرتا پڑتا سعیر اٹھا اور ہنسا۔۔۔۔۔

"ح۔۔۔ حیوان۔۔۔ صرف ای۔۔۔ ایک ہو گا۔۔۔۔۔

اور۔۔۔ وہ صرف۔۔۔ س۔۔۔ سعیر۔۔۔ عالم ہو گا دایسٹ! ہا ہا ہا " زوردار قہقہہ لگاتے اسنے دھندلی  
نظروں سے کنگ کو دیکھا

"مجھے سرخ چوڑیاں لادو شہزادے۔۔۔۔۔

اسکے بھاری خوفناک ہاتھ مجھ پر سنگتے ہیں عالم۔۔۔۔۔ وہ مجھے کہہ رہا ہے وہ مجھے رکھیل بنائے گا مجھے بچا  
لو۔۔۔۔۔

سمعیہ عالم کا بھائی ایک شیر ہے خوبصورت شیر جسے کوئی نہیں ہراسکتا۔۔۔ "اسکے کانوں میں سسکتی کھلکھلاتی  
زندگی سے بھرپور آوازیں گونجتی اسکے دماغ کو مزید سن کرنے لگی تھی  
اسکی کھلتی بند ہوتی آنکھیں دیکھتا کنگ اسے گرانے کیلئے اسکی ٹانگوں کو پکڑ کر گرانے لگا تھا کہ اچانک ہے اسکا  
بھاری پاؤں کنگ کے سینے پر آیا۔۔۔۔۔

"میری سہمی کو تکلیف دی تھی تم نے بلیک کنگ۔!!" وہ سر ہلا کر خود کو ہوش میں رکھتا ہوا گرجا

"میری بیوی کو تکلیف دی۔۔۔!!" اسنے پاؤں اٹھا کر پھر سے مارا کنگ کی دھاڑیں بلند ہوئیں فضا میں جبکہ  
سعیر کا ٹپکتا خون بھی اس پر گر رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میری جان سے پیاری بہن میرے عشق کو تکلیف دی تھی تم نے یاد کرو۔۔۔!!" وہ اس کے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"مجھے معاف کر دو!" کنگ پیچھے ہوتا سکا۔۔

"ہا ہا معافی نہیں۔۔۔! میں نے مانگی تھی اتنے عرصے میں کبھی؟" وہ قہقہہ لگاتا اپنا پاؤں اٹھا کر اس کے سینے پر رکھتا ہوا بولا۔

"میں تمہیں زندگی دوں گا تمہیں ایک نئی پہچان دوں گا تم میرا یقین کرو مجھے چھوڑ دو یہ سب زمان نے کیا تھا وہ تمہیں لایا تھا میرے پاس مجھے تو معلوم نہیں تھا کون رشید عالم کون سعیر عالم۔" اس نے ہاتھ جوڑے سامنے "ہا ہا اور کون سمعیہ عالم۔۔۔؟" سعیر نے قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی بات مکمل کی۔

"تمہیں اس کی زندگی کی فکر ہے نا؟؟ میں اس سے شادی کر لوں گا تم فکر مت کرو مجھے۔۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔! بکواس نہیں خبردار میری بہن کا نام لیا تو۔۔۔۔۔!" اس نے غراتے ہوئے بھوری آنکھیں کھول کر کنگ کو دیکھا اور اس کے کھلے منہ میں ایک دم خنجر گاڑ دیا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں پھیل گئی پوری۔۔۔۔۔

وہ پھر پھڑپھڑاتا ہوا رہ گیا جب سعیر نے اپنی شرٹ اتار کر اس کے ہاتھ باندھے۔۔۔۔۔

"میرا ہنر دیکھو جو تم نے مجھے دیا ہے۔۔۔۔۔

میرا دماغ دیکھو جسے الیکٹرک شاک دیکر تم نے بنایا ہے۔

میری طاقت دیکھو جسے تم نے مار مار کر پتھر بنایا ہے۔" وہ ہنستا ہوا بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جب تمہارے ہاتھ کسی کو ملیں گے ان میں بندھائیہ پرچم سمجھا دے گا کہ اسکی طرف آنکھ اٹھانے ہاتھ بڑھانے والے کی کیا حالت کرتے ہیں اس پرچم تلے رہنے والے۔" اسنے کہتے خنجر کو منہ سے نکالا اور اسکے چہرے پر آہستہ سے کٹ ڈالنے لگا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے اوپر گالوں پر جڑے پیشانی ہر جگہ کٹ ڈالتا ہوا وہ اسکی دھاڑیں چیخوں سننے سے پہلے ہی بہرا ہو گیا تھا۔

اسکی آنکھوں پر حیوانیت چھائی تھی جسکا وہ بھرپور فائدہ اٹھا کر اب خنجر کی نوک کنگ کے دماغ پر رکھتا مچھلی میں پڑے چاک کی طرح اسکے چہرے پر ویسے ہی چاک دینے لگا۔

اور وہاں سے ہوتا اسکے ناک کے سوراخ میں خنجر ڈال کر چیرتا دماغ کی طرف لے گیا۔۔۔۔

کنگ کب کا بیہوش ہو گیا تھا پر وہ مگن تھا اپنے کام میں۔۔۔۔

سمندر کے کنارے رات کے اس اندھیرے میں لہروں کے نیچریت پر ایک پائوں رکھے دوسرا کنگ کے سینے پر رکھے دو جہان سے غافل تھا۔۔۔۔

"منہ کھولو۔۔۔!" وہ غرایا پر اس میں ہوش ہوتا تو حکم پر عمل کرتا غصے سے سعیر نے کھینچ کر اسے تھپڑ مارا اور خنجر اسکی گردن میں کھبا کر چیرتا ہوا سینے تک لانے لگا۔۔۔

"تمہارے خون میں کافی بو ہے! گندگی کی بو۔۔۔۔!" وہ ناگواریت سے کہتا اسکا سینا چیرنے لگا۔

"مجھے پہلے اسکی گردن کاٹنے چاہیے۔۔۔!" وہ سوچتا ہوا اسکی گردن کو دیکھنے لگا جو اسے در سے الگ کرنی تھی۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھ سے دھوکہ کرنے والے میری عزت پر بری نظر رکھنے والے کا انجام میں آج تمہیں دیکھاؤ کنگ۔۔۔۔"

مجھے جواب دو۔۔۔!" وہ دھاڑتا ہوا جانور کے ذبح کرنے کے انداز میں اسکی گردن کو کاٹنے لگا۔ جس پر کنگ کا وجود پھڑپھڑایا پر اسکا بھاری وجود اسکے اوپر تھا تو کیسے وہ مزاحمت کرتا۔۔۔۔  
"تکلیف نہیں ہوگی بعد میں چپ کرو۔۔۔۔!" گردن میں پھنسے خنجر سے ہاتھ نکال کر وہ اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے بولا اور پھر گردن کی ہڈی کو کاٹنے کیلئے خنجر کو آگے پیچھے کرنے لگا۔

اس دوران اسکے سارے ہاتھ خون آلودہ ہو گئے تھے جبکہ لہریں بھی اس بدبودار خون سے آلودہ تھیں  
"میں نے ہمیشہ چاہ رکھی تھی تمہیں کہیں سکون والی جگہ پر ماروں۔۔۔۔"  
اور آج دیکھو کتنا حسین موسم ہے۔۔۔۔ اس میں تمہاری یہ گردن نہیں نکل رہی۔۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتا چڑ گیا اور خنجر اسکی ہڈی پر رکھ کر اسکے اوپر مکے مارنے لگا کہ ہڈی ٹوٹ جائے اور وہ گردن الگ کر سکے۔۔۔۔  
اور ویسا ہی ہوا کھٹک کے ساتھ اسکی گردن وجود سے الگ ہوئی خون کا پھوار اذور تک جانے لگا جب سعیر نے سر کے بالوں کو مٹھی میں پکڑتے سر کو اٹھا کر اپنے سامنے کیا اور اسکے چہرے کو دیکھتا قہقہہ لگا اٹھا۔  
"آہ بلیک کنگ کا سر میرے ہاتھ میں آہ مر گیا کیا؟

نہیں یہ کیسے مر سکتا ہے۔" وہ خود سے بہکی بہکی باتیں کرتا دھندلی نظروں سے سر پاس رکھ کر اب اسکے پیٹ کی طرف آیا تھا اور پائوں ہٹا کر وہ اسکے پاس بیٹھا۔۔۔۔

"تمہارا دل دیکھنا چاہتا ہوں کیسا ہے کنگ۔۔۔۔!" وہ اسکی سروالی جگہ سے خون کے پھوارے کو دیکھتا ہوا

بولا۔

ٹاول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"تم بہت خوبصورت لگ رہے ہو کنگ۔۔۔ صرف سر نہیں تمہارے پاس۔۔۔" وہ پریشان ہوا اور یہاں وہاں دیکھتا اپنے بوٹ کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ہاں مل گیا تمہارا سر۔۔۔!!" اپنا بوٹ اتار کر وہ اسکے سر کی جگہ فٹ کیے ہنسا۔۔۔

"اب تم لگ رہے ہو کنگ۔۔۔! بوٹ کنگ ہا ہا۔۔۔" وہ قہقہہ مار کر اسکی پیٹ میں خنجر گھونپ اس چیرنے لگا۔۔۔

سرد ہوائوں کا زور بڑھ گیا اور وہ پرواہ کیے بغیر دونوں ہاتھوں سے اسکے پیٹ کو چیرے اس سے اٹھتی خون کی بدبو پر چہرہ اگھما کر جہاز کو دیکھنے لگا۔

"عین۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔!!" وہ تڑپا سے یاد کر کے جبکہ اسکا دماغ کچھ بھی کام نہیں کر رہا تھا اسے معلوم نہیں پڑ پارہا تھا آگے اسے کیا کرنا ہے۔

پر پھر بھی وہ لگا رہا اسے اتنا ضرور یاد تھا کہ یہ وہی ہے جس نے اسکی بہن کی معصومیت چھینی اسے پاگل کر دیا۔۔۔

اسکی بیوی کو وحشتوں کا مسافر بنا دیا۔

وہ اسکی اسکن نوچ کر اتارتا ہوا اسکی موٹی پسلیوں تک پہنچا۔۔۔

اور کچھ دیر میں ہی اسکے سارے اندر کے اعضاء باہر نکالے انہیں خنجر سے کاٹتا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے دل کو کھینچ کر نوچہ اور اس سے جڑی ساری رگیں نوچ کر باہر نکال کر پھینکتے وہ ہاتھ میں موجود خون آلودہ لو تھڑا رکھتے خنجر سے اسکے بچوں بیچ کاٹا ہوا اسے پہلے چار حصوں میں پھر چھوٹے ٹکڑوں میں کرتا پوری قوت لگائے ہاتھ میں مسلنے کچلنے لگا کہ خون اسکی انگلیوں کے بیچ سے بہہ نکلا۔۔۔

سرخ جھاگدار مادہ اور ٹکڑے اسکی ہتھیلی سے نکلے۔۔۔۔

سعیر اسے ایک طرف جمع کیے اسکے ہاتھ پائوں کی انگلیاں کاٹا ہوا بازو سب کچھ ایک ساتھ جمع کرنے لگا۔ اور پھر سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھتا وہ خنجر سے اسکی آنکھیں زبان جبر کاٹا ہوا انہیں بھی اس ڈھیر میں جمع کرتے وہ اسے ٹکڑوں میں کاٹ کر اٹھا۔۔۔

اسکے ہاتھ میں خون بہاتا سر تھا جسکے بالوں سے پکڑتا وہ لڑکھڑاتا ہوا جہاز کی طرف بڑھنے لگا جبکہ دوسرے ہاتھ میں وہی "سعیر عالم" والا خنجر تھا جو اسے ان ہی درندوں نے تھمایا تھا اور آج وہی خنجر انکے ٹکڑے ٹکڑے کرتا انہیں ڈھیر کر گیا تھا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

عالم کے حکم پر وہ جہاز کی طرف بڑھی اس میں داخل ہوتی وہ آہستہ سے قدم رکھنے لگی تھی کہ سامنے ہی اسے کئی سیاہ فام نظر آئے جو وہاں پہرہ دے رہے تھے تو مطلب واقعی میں حورالعین یہیں تھی۔۔۔

کنگ سعیر کو دھوکہ دینے والا تھا پر افسوس نا اسے سعیر عالم نے موقعہ دیا نا ہی پاک افواج نے۔۔۔۔ وہ جانتی تھی ابھی تک سعیر اسکا خاتمہ کر چکا ہوگا۔۔۔۔

"ہے یو۔۔۔۔!" وہ پیچھے بیلٹ میں ہتھیار چھپائے ایک سیاہ فام کو پکارنے لگی۔

سب نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

"کون ہوا اور یہاں کیسے پہنچی؟" وہ غرائے اس پر اور سب نے ہتھیار کا رخ اسکی طرف کر لیا۔۔۔

"میں مسی بولے تو مسی لیڈی باس۔۔۔۔

مجھے میرا شوہر نہیں پسند اسلئے میں اسے مروانا چاہتی ہوں تم لوگوں میں سے کوئی انٹر سٹ رکھتا ہے اسے

مارنے میں؟" وہ اپنی گھنی پلکیں جھپکا کر بولی۔۔۔

انہونے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

"مسی لیڈی باس فرام پاکستان؟" انہونے پہچانے کی کوشش کی

"اوہ گڈ جی تسی تو مینو جانتے ہو جی۔۔۔

اے لے گڈ ہو گیا جی۔۔۔۔" وہ منہ میں ببل ڈالتی ہوئی کھلکھلا کر بولی۔۔۔

"بکو اس بند کرو یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔؟" ایک جو غصیلا تھا وہ دھاڑ کر بولا۔

"اوہ۔۔۔!! چلو کوئی بات نہیں میں اس سے گزارہ کر لوں گی ویسے اب تو مر مٹا ہے مجھے معلوم ہے

اسکا۔۔۔۔!" اسنے منہ بنا کر کہا اور ببل کا ایک غبارہ بنایا۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے ہو کیا گیا تھا ایسی بہکی باتیں کیوں کر رہی تھی۔

سب کی توجہ اسکے غبارے کی جانب ہوئی تب ہی ایک دم سے اسنے پیچھے سے پسٹل نکال کر اچانک ہی ان پر

فائر کیا اور پھر وہ رکی نہیں انکے وار کو ناکام کرتی وہ ایک دم ڈرم کے آڑ میں ہو گئی۔۔۔

اور بیلٹ میں لگے ہتھیار سے گیس بم نکال کر اسنے انکی طرف پھیکا کہ فضا ساری دھندلی سی ہو گئی۔۔۔۔

"پکڑو اس چالاک لومڑی کو۔۔۔۔!" وہ انگلش میں دھاڑتے ہوئے بولے۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کینے تجھ میں کیڑے پڑیں کتے کی دم میرے کو چالاک لومڑی بولا۔" وہ دانت پیس کر غراتی اور منہ پر واپس مفطر باندھ کر وہ آگے بڑھی تبھی دھند میں سرسراتی ہوئی گولی اسکا بازو چیرتی گئی۔۔۔ وہ لب بھینچ کر بغیر آہ کیے بغیر ر کے اندر بڑھی کیونکہ جانتی تھی کچھ ہی دیر میں بم سے نکلتا یہ زہریلا گیس انکی رگیں چیر چکا ہو گا۔۔۔۔

اور بعد میں ٹھیک پندرہ منٹس کے پورا جہاز تباہ ہو جائے گا۔۔۔۔  
"میرا بچہ عین!!" وہ اندر اسے ڈھونڈتی ہوئی چلائی۔۔۔

"حورالعین۔۔!!" اسنے دھاڑ ماری۔۔۔

"کون ہو۔۔۔۔؟" پیچھے سے دھاڑ گونجی

اسنے مڑ کر سرخ آنکھوں سے دیکھا "تیری موت!" کہنے کے ساتھ ہی اسنے کلابازی مار کر بوٹ میں مقید پاؤں اسکے سینے پر مارا اور اسکے اٹھنے سے پہلے ہی خود اٹھتی اسے سنبھلنے کا موقعہ دیے بغیر اسکے اوپر پسٹل تان گئی۔۔۔۔

"بیسٹ کی بیوی کہاں ہے؟" وہ چلائی

"آ۔۔۔ آپ کون؟" پیچھے سہمی سی آواز آئی مسکان نے پلٹ کر دیکھا تو خون آلودہ اوور آل پہنے ڈاکٹرز تھی۔۔۔

"حورالعین کہاں ہے؟" اسکا بھی پوچھنا ہی تھا کہ پیچھے سے ایک دم اسکی گردن کو اس سیاہ فام نے دبوچ لیا۔

"کون ہو بتاؤ؟" وہ غرایا مسکان نے نظریں اسکے بھاری ہاتھ پر ڈالی

اسکی اتنی ہمت کہ وہ اسے چھو رہا تھا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پہلے لڑنا تو سیکھ کتے۔" پوری قوت سے اسنے اپنا سرا سکے منہ پر مارا کہ وہ بلبلا اٹھا وہ ایک دم جھک کر اسکی ٹانگ کو آگے کھینچنے لگی کہ پیچھے وہ ڈھرام سے گرا ایک دم ہی اسنے گھومتے اسے سنبھلنے کا موقعہ دیئے بغیر پسٹ نکال کر اسکے دماغ کا نشانہ لیا۔۔۔

"بیسٹ کو تو بغیر جانے پہچان جاتے ہو! میرے کو ہمیشہ تعارف کروانا پڑتا ہے۔۔۔" میں اسکی ساس۔۔۔! "ٹھا کے ساتھ دوسرا فائر اسکی کھلی آنکھ میں کرتی ان ڈاکٹرز کی طرف پلٹی۔۔۔" کہاں ہے عین؟ "

"ہمارے پیچھے آئیں۔۔۔!" وہ بولتیں اندر بڑھی مسکان بھی تیز قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھی اور وہاں پہنچی جہاں وہ آرام سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

"عین میرا بچہ!" مسکان بھاگتی اسکے پاس بیڈ پر پہنچی اور اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔

"آج انکی وجہ سے ہمیں معلوم پڑا ہے کہ اللہ صرف ایک ہے اور وہ ہی دو جہان کا مالک ہے۔۔۔" انکی وجہ سے ہم میں طاقت آئی ہمنے اسلام کو جانا ہے اسکے رب کو جانا ہے کہ وہ کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا نا ہی اپنے پیاروں کو اکیلا کرتا ہے۔۔۔" دونوں غم آنکھوں سے مسکان کو دیکھتی بولیں۔۔۔

"بے شک۔۔۔! میرا مالک کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔" وہ مسکرائی اور حور العین کے گالوں پر بوسے دیتی بھیگی آنکھوں سے اسے بانہوں میں بھر کر سیدھی ہوئی۔۔۔

"جلدی نکلو۔۔۔ جہاز بلاسٹ ہونے والا ہے۔۔۔!" وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی اور وہ ڈاکٹر ز غم آنکھوں سے وہاں پڑی ڈاکٹر کو دیکھتی اسکے پیچھے بھاگی ان مردہ درندوں کے اوپر لات رکھ کر۔۔۔

"سائنس مت لینا اور سیدھا میرے پیچھے آؤ۔۔۔!" باہر آتی وہاں پھیلا گیس دیکھ کر بولی

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اسے حورالعین کی فکر ہونے لگی کہ یہ سانسیں نالے لے اس زہر میں۔۔۔۔

"رکو۔۔۔!" ایک دم سے اچانک سامنے پہاڑ جیسا وجود کھڑا ہو کر دھاڑا ڈاکٹرز مسکان کے پیچھے ہو گئیں۔

"لڑکی ہمارے حوالے کرو!" اسنے دھاڑ کر مسکان کی طرف قدم اٹھائے۔

وہ ہراساں اپنی بانہوں میں عین کو دیکھتی نفی کرتی چلائی۔

"بکو اس بند کرو راستے سے ہٹو!"

بم بلاسٹ ہونے میں چند منٹس ہی رہے تھے اور اسے یہاں سے نکلنا تھا عین کو لیکر۔۔۔

"تم دونوں جاؤ سیدھے نکلو یہاں سے۔۔۔!" وہ خوفزدہ کھڑی ڈاکٹرز سے بولی اور اس سیاہ دیو کو دیکھنے لگی جو

اسے خون آلودہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جس نے سب کو بیہوش کر دیا تھا۔

"پر۔۔۔ پر آپ اور یہ۔۔۔۔!" وہ ہراساں دیکھنے لگی

"تم دونوں جاؤ نکلو۔۔۔!" اسنے غرا کر کہا وہ روتی سر ہلاتی بھاگی۔۔۔

اس سیاہ فام کو حورالعین سے مطلب تھا اسلئے انکے پیچھے نہیں بھاگا بلکہ مسکان کی طرف قدم اٹھائے۔۔۔۔

دھند چھٹ گئی اور فضا میں بم کے سینڈ چلنے لگے۔۔۔۔

مخصوص بم کی آواز پر وہ سیاہ فام مسکرایا۔۔۔

"یا اللہ اب تک جتنی مدد کی تھوڑی اور۔۔۔!" وہ حورالعین کو دیکھتی اسے سینے میں بھیج کر بولی۔

"ہٹو سامنے سے ورنہ جان سے مار دوں گی کتے!" وہ موت کو قریب آتے دیکھتی آپے سے باہر ہوتی

چلائی۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔۔!"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

تبھی ہی فضا میں مخصوص جانی پہچانی آواز آئی مسکان نے چونک کر سامنے دیکھا۔

"سعیر۔۔۔۔!" مسکان اسے دیکھتی خوش ہوئی

"نکلو یہاں سے۔۔۔۔!" وہ پھر بولا اور اس سیاہ فام کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"س۔۔۔ سعیر تمہاری حالت۔۔۔!" وہ اسکی حالت دیکھتی چیخی۔

"جائو۔۔۔!" وہ غرا کر بولا کہ اسکی روح تک کانپ گئی۔۔۔۔

"تم چلو اسے لیکر جائو میں اسے سنبھال لوں گی۔۔۔۔!" وہ روتی ہوئی حور کو اسکے حوالے کرنے لگی۔۔۔۔

سعیر نے چونک کر اسکی بانہوں میں سوئی ہوئی حور کو دیکھا اسکی دھندلی آنکھوں میں اسکا چہرہ الہرایا وہ مبہوت سا دیکھنے لگا۔

"شہزادی ہے۔۔۔۔" وہ بڑبڑایا اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر چھونا چاہتا تھا پر اپنے ہاتھ میں خنجر تو دوسرے میں کنگ کا سر دیکھ کر وہ ساکت سا رہ گیا۔

دوسرے ہی پل ایک گہرا سانس بھر کر آنسوؤں کا گولہ حلق سے نیچے اتار رہا۔۔۔۔

"اس سے کہنا کوئی شہزادہ نہیں تھا۔۔۔!"

اسے اجالوں کی سیر کروانا میں اسے تمہارے حوالے کرتا ہوں اب جائو۔۔۔۔!" وہ کنگ کا سر پھینک کر

مسکان کا بازو پکڑتا اسے باہر کی طرف دھکیلتا ہوا بولا۔

"میں نہیں جائوں گی آپکو چھوڑ کر۔۔۔۔!" وہ چلائی۔۔۔۔

"کیا اپنے سعیر کا ایک آخری حکم نہیں مانو گی؟" خون کے ساتھ ہی آنسوؤں ٹوٹ کر اسکی پلکوں سے

گرا۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان نے روتے نشی میں سر ہلایا کہ سعیر کا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔  
 "جاؤ۔۔۔!!" وہ پوری قوت سے دھاڑا کہ مسکان کی روح تک کانپ گئی مجبور ہو کر اسے وہاں سے بھاگنا  
 پڑا اسکی شہزادی کو بچانے کیلئے۔۔۔۔۔  
 "وہ کہیں نہیں جائے گی!" سیاہ فام سعیر کو دیکھتا روتی ہوئی اسے دیکھتی جاتی مسکان کی طرف لپکا تھا کہ اسی  
 پل سعیر نے اسکی گردن میں پیچھے سے بازو ڈالتے اسے جکڑ لیا۔۔۔۔۔  
 جبکہ اسکی دھندلی نور سے بے نور ہوتی آنکھیں اسے سامنے او جھل ہوتے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔  
 نظریں اسکے لٹکے ہوئے ہاتھ پر ٹکیں تھیں۔۔۔۔۔  
 تو کبھی اس بیٹی کی پشت پر جاتی جو جاتے ہوئے اس پر اتنا بڑا احسان کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
 اسنے اپنی شہزادی کی حفاظت کیلئے اسے چنا تھا اور آج وہ اسے نبھا گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "عالم کی شہزادیاں۔۔۔!!" وہ ہنسا اور پھڑپھڑاتے ہوئے سیاہ فام کی گردن پر دوسرے ہاتھ سے آہستہ سے خنجر  
 گھمایا۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں بگاڑ سکتے تم سب پاکستان کا۔۔۔!!" اسکی سرگوشی فضا میں گونجی۔۔۔۔۔

\*-----\*-----\*

وہ زرکان کو پکڑے باندھ کر وہاں سے نکلے ہی تھے کہ انہیں سامنے ہی مسکان آتی دیکھائی دی اور اسکے  
 بازوؤں میں حورالعین۔۔۔۔۔

"سعیر کہاں ہے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا جلدی۔۔۔!!" عارب اسے روتا دیکھ کر بھاگتا پاس آیا اور اس سے  
 حورالعین کو لے لیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کنگ کہاں ہے؟ اسے سعیر عالم لیکر گیا ہے نا؟" کرنل نے غصے سے پوچھا  
سب نے حیرت سے مسکان کو دیکھا۔

"کنگ نہیں رہا۔۔۔!" وہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان میں بولی۔۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔!" کرنل غصے سے دھاڑا

"ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا ہوگا اسرائیل افواج کے پہنچنے سے پہلے۔" بریگیڈر نے بروقت معاملہ  
سنجھالا۔۔۔

"پر سعیر کہاں ہے مسکان؟" برہان خوفزدہ ہو کر بولا۔

مسکان نے لب کچل کر اسے دیکھا۔۔۔

اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ اچھپا کر سسکا اٹھی۔۔۔

"مم۔۔۔ مسی نن۔۔۔ نہیں۔۔۔!" عارب کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

خوف اسکے گرد پھیل گیا جبکہ آلف شہر یا سب ساکت کھڑے روتی ہوئی مسکان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

اسکے پیچھے ہی وہ دونوں ڈاکٹر موجود تھی جنکے آنسوؤں تر اتر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

"نکلو یہاں سے بس۔۔۔! اسنے جو کیا خود کیا، ہم پر ذرا یقین نہیں رکھا اسکا انجام یہی ہونا تھا۔" کرنل نے

غصے سے کہتے وہاں سے قدم آگے بڑھائے۔۔۔

"ہوا کیا مسکان بتاؤ مجھے۔۔۔!" وہ جہازوں کی طرف بھاگتے ہوئے افواج کو دیکھتے بولے۔

"وہ ہمیں بچانے کیلئے خود اس جہاز میں آگیا جہاں میں نے انکے حیوانوں کیلئے بم پھینکا تھا۔۔۔

اسنے مجھے زبردستی وہاں سے نکال دیا اور خود پیچھے رہ گیا۔۔۔!" وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شہر یار آلف نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"جہاز بلاسٹ نہیں ہوا تھا؟" برہان نے ایک دم اسکے بازو کو پکڑ کر جھٹکا دیتے پوچھا۔

"نہیں! ہم وہاں سے نکل آئے پر اسکی حالت بہت خراب تھی وہ پور پور کٹا ہوا تھا۔ اسکے سینے سر منہ آنکھ کانوں سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

اسکے ہاتھ میں خنجر دوسرے میں کنگ کا سر تھا۔۔۔

اور اسنے مجھے وہاں سے بھیج کر اس سیاہ فام کی گردن دبوچ لی جبکہ پیچھے بم کے چند سیکنڈ بچے تھے ہمیں وہاں سے نکال دیا۔۔۔!" وہ سسکتی ہوئی بتانے لگی۔۔۔

"نکلو یہاں سے جلدی۔۔۔!" بریگیڈ ر اور کرنل نے انہیں حکم دیا سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"تمہیں دھماکے کی آواز آئی تھی؟" عارب نے پوچھ کر لب بھینچے۔۔۔

سب نے ایک آخری امید سے مسکان کو دیکھا

"ہاں۔۔۔! جب ہم محل کی چھپ پر پہنچے تھے تو پیچھے دھماکہ ہوا تھا۔۔۔!" اسکی سرگوشی والی آواز ساروں کی امیدوں کو نوچ گئی۔۔۔۔

عارب نے بھیگی آنکھوں سے اپنے بازوؤں میں موجود سوئی ہوئی حورالعین کو دیکھا۔

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو مسی میں اسکو اسکی بہن کو کیا جواب دوں گا؟" وہ اذیت سے پاگل ہوتا غرایا

باقی سب ساکت سے تھے جبکہ کچھ شہید اٹھا کر جہازوں کی طرف لیکر جا رہے تھے۔۔۔۔۔

"چلو۔۔۔۔۔!"

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"الحمد للہ بچہ ٹھیک ہے!" لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ حور العین کا ڈاکٹر روم سے باہر نکلتا برہان مسکان اور عزل کو دیکھتے بولا۔

پاکستان پہنچتے ہیں انہوں نے سب سے پہلا کام یہی کیا حور العین کو ہاسپٹل لیکر آئے تھے۔

جبکہ کراچی میں سناٹا چھایا ہوا تھا، ہسٹنگر دوں کی موت پر۔۔۔

اس جنگ سے سب ناواقف تھے کہ یہ جنگ سعیر عالم ایک بیسٹ کی تھی اور خاتمہ بھی اسنے ہی کیا تھا۔

یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بیسٹ ہی عالم ہے کیونکہ سینئر آفیسر نے سعیر کے بھیجے ویڈیو کو ڈیلیٹ کر دیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کسی کو معلوم ہو عالم نہیں رہا یا بیسٹ کا اینڈ ہو چکا ہے۔

وہ اس وحشت کو قائم رکھنا چاہتے تھے دشمنوں کیلئے کہ بیسٹ کبھی نہیں مر سکتا وہ زندہ ہے اور رہے

گا۔۔۔

انہیں کنگ کے بدلے زرکان مل گیا تھا اسرائیلی دہشتگرد۔۔۔

البتہ کنگ اور زمان کے خاتمے سے وہ کافی پر سکون تھے وہیں عالم کیلئے افسوس بھی تھا۔

آلف شیر دونوں آن ڈیوٹی تھے ابھی۔۔۔

انکا مشن ابھی مکمل نہیں ہوا تھا جبکہ برہان مسکان عزل سب کچھ ہار کر لوٹ آئے تھے۔۔۔

کئی آفیسر ز شہیدوں کو سلامی پیش کر رہے تھے جو دشمنوں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔

برہان نے تو یہاں سے جانے سے پہلے ہی سن کر ڈیلیٹ کر دیا کہ بیسٹ کا تجسس کبھی ختم نہیں ہو گا نا ہی وہ

ہونے دیں گے۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

انہوں نے اپنا ساتھ دیا تھا بیسٹ کو وہ کبھی بیسٹ کو نہیں ختم کر سکتے ہاں وہ خود ان سے ضرور الگ ہو گیا تھا۔۔۔

"میرا بچہ حو۔۔۔ حور العین کیسی ہے؟ وہ ٹھیک اسے کچھ ہوا تو نہیں وہ بتائیں اسکے بارے میں بتائیں پلیز۔۔۔" مسکان تڑپ کر ڈاکٹر کے پاس آتی بھیگی آواز میں بولی۔۔۔

"سوری ٹو سے! پر وہ کافی کچھ بھول چکی ہے اپنے ماضی کے بارے میں۔۔۔

انہیں بڑا صدمہ دیا گیا ہے۔۔۔ وہ پہلے ہی ایک مرض تھی سب جانتے ہیں پھر بھی ان پر پھر سے دماغی اٹیک ہوا ہے انکی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔

آپ مہربانی کریں سعیر عالم کو کال کر کے بلائیں ہمیں ان سے تفصیل جانی ہے۔۔۔

وہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ جب کسی کی کیئر کر نہیں سکتے تو ذمہ داری لیتے کیوں ہیں۔۔۔" ڈاکٹر غصے میں آگیا جسے مسکان خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"شٹ اپ یو باسٹرڈ! تم جانتے کیا ہو میرے عالم کے بارے میں گھٹیا انسان وہ اسکی کیئر نہیں کرتا تو تیرا باپ آکر کرتا ہے۔۔۔۔" وہ ہڈیاتی ہو کر چیختی آپے سے باہر ہو کر ڈاکٹر کے کالر کو جکڑے اسکے چہرے پر مکے مارنے شروع کر دیئے کہ وہاں کھڑے برہان عزل بوکھلا گئے۔۔۔

"واٹ دا ہیل آر یو ڈوننگ مسکان!" برہان غصے سے دھاڑتا ہوا اسے بازو سے جکڑ کر اپنے شکنجے میں قید کر گیا۔

"چھوڑو مجھے تم! اسکا آج خون کر دوں گی یہ میرے عالم کو لا پرواہ کہہ رہا ہے چھوڑو۔۔۔!!" وہ سو جی آنکھوں بکھرے بالوں سے بالکل پاگل ہوتی برہان کے مضبوط شکنجے میں پھڑپھڑائی

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جبکہ اسکی چیخوں دھاڑوں پر جہاں ڈاکٹر وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگا تھا وہیں دور دور سے اسے حیرت  
ششدر لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"بس کر دو کیا کرنا چاہتی ہو؟ تماشہ لگا رہی ہو؟ یہی چاہتی ہو اسکا علاج کوئی ناکرے؟" عزل سامنے آتے  
اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر غراتے ہوئے بولا۔

مسکان نے ایک دم ساکت ہو کر اسکی شہد رنگ سے سرخ آنکھوں میں دیکھا جو چھپ چھپ کر روتے لہو  
ہو گئی تھی۔۔۔۔

"تماشہ نہیں بناؤں عالم کے بارے میں کسی نے اف بھی کہا تو لہو بہادوں کی ریممبر!" وہ غرائی اور جھٹکے سے  
عزل سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر برہان سے دور ہوئی۔۔۔۔

"مسکان۔۔۔!" اسکی حالت دیکھتے برہان تڑپ کر اسکی طرف بڑھا پر مسکان نے ہاتھ سے روک دیا۔۔  
"پلیز۔۔۔۔! وہ نالا پرواہ تھا نا ہی برا۔۔۔۔"

"وہ جو ہے میری نظروں میں وہی رہے گا۔" اسنے سسکتے ہوئے کہا اور روتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔

"میں گھر دیکھتا ہوں۔۔۔ سب بڑی ہیں نور اور سہمی کو دیکھ کر آتا ہوں اسے یقین دلائوں کہ۔۔۔۔۔"

بھگی آواز میں عارب کہتا بغیر کسی کی طرف دیکھے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

بلکہ اپنی جان عزیز بہن کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا کہ کہیں اسکا ضبط ناٹوٹ جائے۔

"مجھ سے نہیں ہوگا اسکا علاج۔۔۔۔

وہ ہوش میں آکر پوچھے گی مجھ سے عالم کہاں ہے؟ اسکا شہزادہ کہاں ہے تب میں کیا کہوں گی؟

اسنے مجھے سے کہا تھا وہ جب دیکھے گی تو سب سے پہلے اپنے شہزادے کا چہرہ دیکھے گی۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ بہت ضدی ہے میں اسے منانہیں پاؤں گی برہان پلیر شوٹ می۔۔۔

مار دو مجھے میری افیت ختم کرو پلیر شوٹ پلیر زرز۔۔۔۔۔ "وہ ہچکیاں بھر کر کہتی ایک دم اٹھ کر اسکے گریبان سے پکڑ کر چیخی۔۔۔

"ہوش میں آؤ مسکان کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔!"

ہمیں اسکا علاج کروانا ہے اسے روشنی دینی ہے تاکہ وہ آگے اپنی زندگی گزار سکے ہمیں اسے مضبوط کرنا ہے پھر چاہے وہ کبھی اپنی ماضی کو نایاد کرے۔ اسکے سامنے ایک خوبصورت ماضی رکھنا ہے جس میں اسکا شہزادہ ایک بہت حساس دل اور بہادر جانباز تھا۔

جسنے ملک کے دشمنوں کو ختم کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جسنے اپنی شہزادی کو بچانے کیلئے۔۔۔۔۔

جسنے اپنی بہن کا بدلہ لیتے۔۔۔۔۔

جسنے ایک بیٹی کو بچاتے۔۔۔۔۔

خود کو قربان کر دیا۔۔۔۔۔

ہم دونوں ملکر کر اسے بتائیں گے کہ وہ کتنا پیارا شخص تھا بہت معصوم تھا۔۔۔

وہ عالم تھا سب کا درد محسوس کرنے والا عالم۔۔۔ جو اپنی شہزادیوں کو اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا تھا۔۔۔

وہ اپنی شہزادیوں سے عشق کرتا تھا جسکا کوئی حساب نہیں تھا۔

ہم اسے بتائیں گے مسی کہ ایک شہزادہ تھا تنہا ٹوٹا ہوا۔۔۔ پر مضبوط پہاڑ سے زیادہ۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

رات کا پہرہ تھستارے کے بیچ چمکتے چاند کی موجودگی میں بیچ راستے تنہا گزرتے اچانک اسے ایک حور ملی تھی  
ایک شہزادی سے اسکا ٹکراؤ ہوا تھا جو اکیلی تنہا روتی ہوئی موت کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔  
وہ شہزادہ اسے دیکھ کر رک گیا۔۔۔۔۔

اسکی منزل مل گئی۔۔۔ وہ رک گیا اور اس کے قریب آکر اس سے باتیں کرنے لگا۔۔۔۔  
اسکے آنسوؤں پونچھے اسکا درد اپنے سینے میں محسوس کیا۔۔۔۔۔

اسے چھپا دیا ایک پہاڑ کے پیچھا جہاں صرف اسکا ٹھکانہ تھا اسکا سایہ تھا اور وہ تھا۔۔۔۔۔  
اور پھر وہاں اسکی شہزادی کو بھی لیکر آیا دنیا کے تیر طنز پتھروں سے بچا کر۔۔۔۔۔

اندھیرے میں رہ کر اسے اجالوں کا سیر کر وایا۔۔۔۔۔

ایک خوبصورت احساس رشتے سے قید کر لیا اسے۔۔۔۔۔

اسے محبت کا باسی بنادیا اس روتی سسکتی چھپی شہزادی کو اپنی سلطنت کی شہزادی بنا کر بیٹھایا۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اسکی آنکھیں نم ہو گئی آواز بھاری ہو گئی اور بولنا نہایت ہی مشکل ہو گیا کہ اسے رکنا پڑا اور  
آنکھیں میچ کر سر بلند کرتے ہاسپٹل کی فضا میں گہرے سانس لینے پڑے۔۔۔۔۔  
"پھر وہ چلا گیا۔۔۔۔۔

اچانک ہی۔۔۔۔۔

اسکے گرد ساری وحشتوں کو مٹا کر ایک سسکتا ہوا احساس سونپ گیا۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر گیا کہ وہ سب خواب ہے۔۔۔۔۔



ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

اسنے بتا دیا شہزادے نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ اگر ہوتے بھی ہیں تو دنیا نہیں جینے دیتی انہیں۔۔۔۔۔ کیوں وہ  
کیوں۔۔۔۔۔

میں کیوں نہیں۔۔۔۔۔ اس پر میں قربان کیوں نہیں وہ کیوں ایس پی۔۔۔۔۔ کہاں گئی تمہارے پاورز کہاں  
ہیں تمہاری پاورز استعمال کرو اسے۔۔۔۔۔

بھیک مانگ کر خدا سے لائو۔۔۔۔۔  
اپنی حورالعین کیلئے لاف پر پلیز لے آؤ اسے۔۔۔۔۔  
ہم تو ہیں ہی گناہگار قاتل شخص۔۔۔۔۔

پر تم لوگ تو حق پر مارتے ہو جاؤ اس سے پوچھو کہ کیسے وہ اسے چھین سکتا ہے جس نے کبھی خود کا سوچا نہیں اور  
جب سوچنے کا وقت آیا تو اس سے وہ وقت چھین لیا۔۔۔۔۔ "وہ اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپائے پھوٹ پھوٹ  
کر روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کے پہر وہ دونوں اس وقت اکیلے کوریڈور میں کھڑے تھے جبکہ لوگ دور سے اس لڑکی کی بکھری  
حالت دیکھ رہے تھے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا جیسے اسکی دنیا جڑ گئی ہو۔۔۔۔۔  
جیسے کوئی بہت پیارا بچھڑ گیا ہو۔۔۔۔۔

"اس سے کہو برہان سب جھوٹ کر دے وہ آجائے ایسے جیسے کوئی رب کا کرشمہ ہوا ہو۔۔۔۔۔  
وہ حافظ قرآن تھا۔۔۔۔۔ اسے تو ابھی اپنی شہزادی کو قرآن پڑھانا تھا وہ کیسے جاسکتا ہے ایک سسکتی روتی ہوئی  
بہن کو چھوڑ کر۔۔۔۔۔

کیوں انکے عشق کی اتنی تھوڑی زندگی ہے۔۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کیوں وہ بار بار ملکر پھر بچھڑ جاتے ہیں یہ کیسا عالم و حشت ہے۔۔۔۔۔

یہ کیسا انصاف ہے کوئی بتائے مجھے۔۔۔

میرے وجود کے ہزار ٹکڑے کر کے وہ چلا گیا۔۔۔۔۔

میری حورالعین کو وہ تنہا کر گیا۔۔۔

ایک عالم کو تنہا کر دیا جس نے تو ابھی آنکھ بھی دنیا میں نہیں کھولی۔۔

کل جب وہ پوچھے گا بابا تو کیا اسے بھی یہی کہوں گی بابا ایک شہزادہ تھا اور شہزادہ صرف کہانیوں میں ہوتے ہیں حقیقت میں کہیں انکا وجود نہیں۔۔۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا وہ مان لے گا میری بات۔۔۔۔۔؟ "وہ سسکتی ہچکیاں

کھاتے وجود کے ساتھ آہستہ سے اسکے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

جبکہ اسے اپنے بازو کی کوئی پرواہ نہیں تھی جسے گولی چیرتی ہوئی گئی تھی۔۔۔۔۔

اسے وہاں درد کہاں محسوس ہو رہا تھا جتنا اس اپنے باپ کے بچھڑنے کا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں یتیم نہیں ہونا چاہتی برہان۔۔۔۔۔

میں نہیں پھر سے لاوارث ہونا چاہتی۔۔۔۔۔ میرا وارث ہے۔۔۔۔۔ اسنے کہا تھا وہ ہمارا سب کچھ ہے اسکے ہوتے کبھی ہم دونوں خود کو اکیلا نا سمجھیں پھر کیسے آج وہ ہمیں۔۔۔۔۔ اکیلا۔۔۔۔۔ کرنے۔۔۔۔۔ لگا ہے

برہان؟ "برہان اسکی سرگوشیاں سنتا گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا۔۔۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا جانِ برہان اللہ پر یقین کرو وہ جو کرتا ہے سب کی بہتری کیلئے کرتا ہے۔۔۔۔۔" اسے

آہستہ سے اسے خود میں سمیٹ کر وہ اسکے وجود کو خود میں چھپانے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ دروازے کے اس پار وہ چھت کو دیکھتی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیسے اپنے باپ کے آخری موتی کو سیسہ بنا کر اسکے کانوں میں انڈیلوں گی؟"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور تم ہو؟ مجھے یہاں سے لے جاؤ۔۔۔"

مجھے عالم کے پاس جانا ہے۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں میں لگی ڈرپ کو محسوس کرتی چڑ کر بولی۔

جب کہ مسکان نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے اسے جیسے وہ اپنی سانس بھی اس تک نہیں پہنچانا چاہتی تھی

پھر ایسا ناہو وہ اپنی بیٹی کو خود اذیت کا ذائقہ چکھائے۔۔۔

اسکے سیاہ رات کے جگنوؤں خود نوچ لے۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"السلام علیکم بھابھی۔۔۔!" وہ لائونج میں جیسے داخل ہوا تو سامنے ہی پری کو پا کر احترام سے بولا۔

"و۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔!"

وہ سب ک۔ کہاں ہیں۔۔۔؟" پری کانپتے ہاتھوں سے پانی کے جگ کو مضبوطی سے پکڑتی اسکی بھیگی سوچی

آنکھیں دیکھ کر خوف سے سکڑتے دل کے ساتھ بولی۔۔۔۔

"آرہے ہیں۔۔۔!" اسنے تھک کر کہتے صوفے پر بغیر اجازت کے گر گیا۔۔۔۔

پری نے حیرت سے اسے دیکھا جسکے بوٹ خون آلودہ تھے جبکہ خود سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔

اور گلووز پہنے ہاتھوں کو چہرے پر رکھ کر صوفے کی پشت سے سر لٹکا دیا۔

"آ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں ع۔۔۔ عارب بھائی؟" وہ سراسیمہ ہو کر بولی

عارب اسکی سوچ کا اندازہ لگاتا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

"جی میں ٹھیک ہوں الحمد للہ۔

سہی کیسی ہیں اور نور العین؟" وہ خود کو سنبھال کر مسکراتا بولا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جس سے پری کو تھوڑا بہت حوصلہ ملا۔

"ج۔ جی سہی ک۔ کو بہت تیز بخار تھا ڈ۔ ڈاکٹر نے انہیں آرام کی دوائی دے کر س۔ سلا دیا ہے۔۔۔ باقی

نور۔۔ کا علاج ہو رہا ہے۔" وہ دوپٹہ درست کرتی سر پر بولی

عارب نے چونک کر سہی کو سنا تھا۔۔۔

"کیوں کیسے ہوا انہیں بخار۔۔؟ کیا وہ ٹھیک ہیں؟" وہ ایک دم کھڑا ہوتا ہوا بوکھلا کر پریشان سا بولتا ہوا

سیڑھیوں کی جانب بھاگا۔

اس روم کی طرف جہاں وہ اسے جائے نماز پر دیکھ کر گیا تھا آخری بار۔۔۔

پری نے ابھی منہ کھولا ہی تھا جبکہ وہ سیڑھیاں ڈبل پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا تھا۔۔۔

اسے شرمندگی سی ہونے لگی پر حیران بھی تھی آخر وہ جوان مرد رویا کیوں ہے۔۔۔

"اللہ سب کو اپنے امان میں رکھے گا۔" اسنے دل میں دعا مانگتے ہوئے قدم روم کی طرف بڑھا دیئے کہ صبح

تک شیریں بھی پہنچ جائیں گے۔۔۔

-----

دروازہ دھڑکتے دل کے ساتھ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو نظریں سیدھا سامنے بیڈ پر سوئی ہوئی سمعیہ کے

پر نور چہرے پر رکیں جو آنسوؤں کی رفتاری سے بھیگا ہوا تھا۔۔

وہ چونک گیا جب نظریں اسکی آنکھوں کے کونے پر گئیں جہاں سے سوتے ہوئے بھی اسکے آنسوؤں بہہ کر

نکل رہے تھے جبکہ چہرہ ایک اذیت کا عالم تھا۔

"سہی۔۔۔!" وہ تڑپ کر آگے بڑھا اور چلتا ہوا اسکے پاس بیڈ کے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ سوئی ہوئی تھی پر پھر بھی اسکے لب ہل رہے تھے اور آنسوؤں تیزی سے بہہ کر گالوں کو بھگوئے جا رہے تھے۔۔۔

عرب نے اس منظر کو غیر یقینی سے دیکھنا قابل یقین تھا کہ کوئی کیسے بیہوشی میں دوائوں کے زیر اثر آیت الکرسی پڑھ کر اپنے عالم کیلئے مضبوط حصار بنا رہا ہے۔۔۔۔

وہ غافل تھی دوائوں کے زیر اثر پڑی تھی پر اسکے لب اسکا دل اسکی آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

اسکا وجود غافل تھا وہ دوائوں کی زنجیروں میں قید تھا پر اسکی روح آزاد تھی اور وہ اپنا فرض نبھا رہی تھی۔۔۔۔

"سمی جی!" اسنے سرگوشی میں پکارا

پر ناہی اس میں کوئی جنبش آئی نالرب کے ناان پر چلتا ورد تھا۔۔۔۔

آنسوؤں میں تیزی آگئی تھی پر وہ کی نہیں ناہی اسکا گلا خشک ہو رہا تھا البتہ اس منظر کو دیکھتے عرب کے رونگٹے ضرور کھڑے ہو گئے تھے کہ کیا عشق یہ ہے۔۔۔۔

یہ کیسا عشق تھا بہن بھائی کا۔۔۔

کیا عشق ایسا بھی ہوتا ہے۔۔۔۔

کس قدر انمول رشتہ تھا دونوں کے بیچ کیسا پاکیزہ عشق تھا کہ اذیت میں ایک تھا تکلیف دوسرے کو ہو رہی تھی۔۔۔

عرب نیچے بیٹھا بیڈ پر سرٹکا کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اسکی محبت اتنی خوبصورت ہے وہ کس قدر خوش نصیب ہے۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جس بھائی کے پیچھے ایسی بہنیں ہوں انہیں کیسے دشمن ختم کر سکتے ہیں۔۔۔"

مسی بھی پاگل ہے بھلا سہی کے شہزادے کو کچھ ہو سکتا ہے؟

جب اسکی شہزادی دشمنوں کے چنگل سے جیسی گئی تھی ویسی ہی لوٹ آئی تو بھلا اسکے شہزادے کو کیا ہو سکتا

ہے۔۔۔۔" وہ مسکراتا کہتا بیڈ پر سر ٹکا کر بے آواز رونے لگا۔۔۔۔

"وہ میرا باپ ہے یا رب اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

جتنے بد صورت حیوان دیکھائے پھر ان کے پیچ فرشتہ دیکھا کر کیسے چھین سکتے ہیں ہم سے۔۔۔۔" وہ آستینوں

سے آنکھیں پونچھتا وضو کرنے چلا گیا۔۔۔۔

ابھی تہجد کا وقت تھا ابھی اسکے رب سے باتیں کرنے فریاد کرنے کا وقت تھا کہ انکے وارث کو کچھ ناہو۔۔۔۔

ان سب کی زندگی عالم سے ہے اور عالم کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

وہ اپنی عرضی لیکر اسکے در پر جا رہا تھا جسکے لئے ہر روز راتوں میں تہجد پڑھ کر اسکی لمبی خوشحالی کیلئے دعائیں مانگتا

تھا پھر بھلا کیسے انکے باپ کو کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسی جائے نماز پر کھڑا ہو گیا جس پر سمعیہ عالم پڑھتے ہوئے بیہوش ہو گئی تھی اور اس بیہوشی

میں بھی اسکے لبوں پر قرآن پاک کی تلاوت جاری تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ حافظ قرآن تھی جنکی روح بھی قرآن کی تلاوت کرتی ہیں۔۔۔۔

"تم اسے کیوں لائی ہو تمہیں اندازہ نہیں کیا اسکا علاج ہونا ہے؟" عارب نے بھڑکتے ہوئے اسکا بازو پکڑ کر

رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے معلوم ہے اسکا علاج ہونا ہے پر دوائوں سے نہیں دعائوں سے ہوگا۔ اسلئے ہی میں اسے لیکر آئی ہوں عالم بھی تو اپنی محبت سے اسکا علاج کرتا ہے۔" وہ اپنا بازو جھٹکے سے چھڑوا کر بولی۔

"مسی مسی۔۔۔ مسکان تمہیں کیا ہو گیا ہے پاگل بن گئی ہو؟ اسے علاج کی سخت ضرورت ہے وہ ماں بننے والی ہے ہماری ذرا سی لاپرواہی ہمیں مار دے گی۔۔۔" وہ زچ ہو کر غصہ ضبط کرتے بولا۔

"ویٹ! تمہیں کیوں لگتا ہے ہم اسکے معاملے میں لاپرواہ ہوں گے؟" اسنے غصے سے پوچھتے قہر بھری نظروں سے دیکھتے برواچکا یا۔۔۔

عارب نے گہرا سانس لیتے لان میں لگے پھولوں کو دیکھا۔

وہ اپنی آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلنے لگا۔

"کیونکہ ہم عالم کی برابری نہیں کر سکتے! ہم اسکا اتنا خیال نہیں رکھ سکتے مسی جتنا عالم رکھتا ہے۔ تمہارا اپنا گھر ہے تمہیں وہیں جانا ہے برہان کو تمہاری ضرورت ہے اسکی بیٹی کو تمہاری ضرورت ہے۔ سہی جی خود اس قابل نہیں رہیں کہ انہیں یہ بتا سکیں اسکا بھائی۔۔۔۔

خیر میں خیال رکھ سکتا ہوں اسکا پر عالم جتنا نہیں وہ اسے اپنے وجود میں چھپا کر محفوظ رکھتا ہے جب اچانک وہ ڈر جاتی ہے، کبھی خوفزدہ ہو کر اٹھتی ہے تو وہ اسے یوں دل سے لگا کر رکھتا ہے جس حصار کا میں یا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔

میں اچل نمکی نہیں بنا سکتا کیونکہ اسنے ہمیشہ سیکرٹ میں بنائی تھی اپنی شہزادی کیلئے۔" عارب کی باتوں پر سنہری سرخ سوچی آنکھوں سے مسکان اسے گھور رہی تھی جبکہ اپنے لبوں کو سختی سے کاٹنے لگی جس سے اسکے منہ میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم یہ نہیں کر سکتے عارب۔۔۔! پر میں کر سکتی ہوں۔" وہ اسکی سب باتوں کو اگنور کرتی اندر بڑھ گئی۔۔۔

"اور ہاں گھر خالی پڑا ہے چلو۔۔۔" وہ رک کر اسکی پشت کو دیکھتی بولتی چلی گئی۔۔۔

اسکے جاتے ہی عارب نے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔۔۔

"ایسے ہی چلیں پھر نور العین کو یہاں اکیلا چھوڑ دیں؟" وہ اسکے پیچھے آتا ہوا بولا

مسکان کے قدم تھم گئے اور نظریں سامنے بند ڈور پر گئی جہاں وہ لمحہ لمحہ موت زندگی کا کھیل کھیل رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم یہیں رک جاؤ میں عین اور سہمی کو لیکر جا رہی ہوں۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"تمہیں ترس نہیں آتا مسکان ایک بہن کو دوسری سے دور کرتے۔۔۔

وہ جب سے آئی ہے کبھی عالم تو کبھی نور کہہ رہی ہے ایسے میں تم اسے یوں جدا کر کے لے جاؤ گی خوف نہیں آتا تمہیں؟" وہ سامنے آکر اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"نہیں! میں اس معاملے میں بہت پتھر دل ہوں میں اپنے رشتوں کیلئے کسی حد تک جاسکتی ہوں۔

میری ساری دعائیں ہیں نور کیلئے میں مانتی ہوں انہیں الگ کر کے اچھا نہیں لگے گا پر میں اپنی بچی کو ڈپریشن میں نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔

میں اسے ہنسنا چاہتی ہوں اور یہاں رہ کر تو وہ بالکل نہیں ہنس سکتی۔۔۔

مجھے ایک بار پھر معاف کر دو کہ تمہاری بہن کے سارے احساسات عالم اور اسکی عین سے جڑے ہیں باقی سب الگ ہیں اور وہ کبھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگر سمعیہ کو عالم سے عشق ہے تو مجھے اپنے عالم اور اپنی بچی سے ہے اب یہ مت پوچھنا مجھ اس سے عشق کب ہوا۔۔۔

میں نے جب ان آنکھوں سے پہلی بار اسے سیڑھیاں اترتے دیکھا تھا کنگ کے محل میں عالم کا معلوم نہیں پر میں تب سے اس شہزادی سے عشق کرتی ہوں۔۔۔ اسکی خوشی دکھ تکلیف سب کچھ مجھے خود میں محسوس ہوتی ہے۔۔۔ "وہ کہتی بغیر ر کے چلی گئی۔

عرب کا دل کیا خود کے بال نوچ لے۔۔۔

وہ اپنی بہن کو خود نہیں سمجھ پارہا تھا وہ کس راستے کی مسافر ہے۔۔۔

\*-----\*-----\*

"تم ٹھیک ہو؟" شیر آلف کے پاس بیٹھتا مسکرا کر بولا۔

"ہاں اب ٹھیک ہوں۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"گڈ پھر اب کیا کرو گے؟" پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اسنے دوسرا آلف کے سامنے کیا جسنے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔

"کچھ نہیں یار گھر جانوں گا نور کے پاس۔۔۔" وہ ہنس کر بولا۔

"حور کیلئے کیا سوچا ہے؟" کچھ توفیق کے بعد اسنے کہا

آلف نے اسکی طرف دیکھتے پانی کا گھونٹ حلق سے اتارا۔۔۔

"وہ کافی صابر ہے۔۔۔ مجھے امید ہے کبھی نہیں ٹوٹے گی بلکہ حوصلہ رکھے گی۔

مسکان ہے عرب سمی سب اسے حوصلہ دیں گے تو وہ سنبھل جائے گی۔" اسنے مسکراتے ہوئے کہا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکا کندھا تھپتھپا کر وہ بینگ ہوئے کپڑے اٹھا کر چنچ کر جانے لگا۔

"یہاں سے کب نکلنا ہے؟" باتھ روم کے ڈور پر رکتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں ابھی میٹنگ ہے جس میں ہماری شراکت ضروری ہے یونو۔۔۔

زرکان، کنگ کی موت۔۔۔

خاص کر کے عالم کی۔۔۔۔۔" اسکی بات سنتے سمجھتے آلف سر ہلا کر باتھ روم میں بند ہو گیا۔

اور شہریار گہرا سانس بھرتے وہاں پڑے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

"جمال انکل کے ریسٹورنٹ کا کیا کرنا ہے تم لوگوں نے؟" آلف کے باہر آنے پر اسنے سوچتے ہوئے پوچھا

آلف نے چونک کر دیکھا۔۔۔

"بتاؤ تو یار پھر میرے دماغ میں ایک مشورہ ہے۔"

"کرنا کیا ہے نور یا حور سے پوچھنا ہے میں کیا کر سکتا ہوں مجھے بھائی کو تو اس میں انٹرسٹ نہیں۔۔۔ انہونے

ابو سے بھی لے لیے تھے پیپرز۔۔۔۔۔"

"اچھا! پھر میری مان حور کیلئے اس واپس سے اوپن کریں اور اسے اس میں بڑی کر دیں۔۔۔" وہ اٹھ بیٹھا

آلف نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہوش میں ہیں! اسکی یہ کنڈیشن ہے ریسٹورنٹ سنبھالے پتا ہے کتنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟"

"بھڑک کیوں رہے ہو مسی پھر کس کام آئے گی اسے ساتھ لگا دو بہت خوبصورت وقت گزر جائے گا۔" وہ

معنی خیزی سے مسکراتا بولا۔

آلف سوچ میں پڑ گیا۔

یہاں سے جاتے مشورہ کروں گا عارب اور مسی سے۔۔۔" برش بالوں میں کرتے ہوئے اس نے سوچ کر بتایا۔

وہ اس وقت ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔

کچھ دیر میں انکے لئے ایک لڑکا کھانے کی ٹرے لیکر آ گیا۔

جسے تھام کر آلف نے ٹیبل پر رکھا۔

اور بیٹھ کر لب بھینچے حور اور اپنی بونی کے بارے میں سوچنے لگا کہ اس پر کیا بیت رہی ہوگی۔۔۔

وہ کیسے کاٹ رہی ہوگی وہ اذیت بھرے لمحات۔۔۔

اسکے دل میں تڑپ مزید بڑھ گئی اور دل چاہا اڑ کر اسکے پاس پہنچ کر اسے خود میں چھپا دے۔

اور اگر وہ ہوش میں ناہو تو اپنے شدت بھرے تڑپ زدہ لمس سے اسکی بیہوشی کو مدہوشی میں بدل دے۔۔

اسے سوچ کر ہی اسکے لبوں پر مسکراہٹ بجھ گئی۔

تو کہیں اذیت بھرے لمحات نظروں میں گھومے۔۔۔

وہ سر جھٹک کر ایک گہرا سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اور آکر کھڑکی کے پاس رکتے گہرے سانس بھرے۔

"میں کیسے تمہیں حوصلہ دوں گا حور !

تم اپنے نصیب میں اتنی تکلیفیں کیوں لکھوا کر آئی ہو؟ کیا تم برداشت کر سکو گی کہ تمہیں۔۔۔۔۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آج یار کھانا کھالے ورنہ ایسا ناہو تمہاری شہید باڈی لے جانی پڑے مسز بونی کے پاس۔" اسے زخموں کی زنجیروں سے کھینچ کر نکالتے شہر یار نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے چیئر پر دھکیلا۔۔۔  
وہ ہلکا سا مسکراتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"اب کیا چاہتا ہے نوالہ بنا کر تیرے منہ میں ڈالوں؟" اسے سوچوں میں دیکھتے شیر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

آلف نے پہلے نا سمجھی سے دیکھا پھر بات کو سمجھتے ہنس پڑا۔  
"نہیں بھائی یہ تو اپنی بیگم کے ساتھ کیا کر اچھا لگے گا۔۔۔" اسنے ہاتھ اٹھا کر کہا شہر یار قہقہہ لگا اٹھا۔  
"اسکے پاس ہوتا ہوں تو وہ چھپنے کے بہانے ڈھونڈتی ہے۔" اسنے مایوس ہو کر کہا آلف چونک گیا۔  
"کیوں؟" نوالہ میں رکھتے اسنے اسکے چہرے کو دیکھا۔

"یار بس کیا بتائوں اس سے میری اچھائی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ حالانکہ میں اسکے معاملے میں کافی شریف ثابت ہوا ہوں اتنا شریف ہوں کہ عارب میرا شاگرد رہ چکا ہے۔" اسنے کہتے نفی میں سر ہلاتے پانی کا گلاس منہ سے لگایا

آلف نے آنکھیں سکڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرارت خوب تھی۔۔۔  
وہ ہنس پڑا۔۔۔

"ہاں بھئی تم جیسے منہ بولتے شرافت کے بھائی کچھ زیادہ ہی ملک میں بڑھتے جا رہے ہیں۔۔۔  
مجھے لگتا نیکسٹ مشن سر ہمیں شرافت کے پیچھے ہی لگنے کا دیگا جسنے اتنے سارے نوجوانوں کو بے غیرتی کا چیلہ بنا دیا ہے۔" وہ کہتا اٹھا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

شہر یار اسکا منہ تکتا رہ گیا۔

اور آلف مسکراہٹ چھپائے پیٹھ پھیرے کھڑا تھا۔

"یار میں تو تمہیں کافی معصوم سمجھتا تھا۔۔۔"

شکل سے اتنے معصوم لگتے ہو۔ "اسنے صدے میں کہا۔۔۔"

"ہا ہا ہا سب کو یہی غلط فہمی ہے۔۔۔ اسی غلط فہمی نے تو میری بونی کو بھٹکا دیا۔۔۔"

میں نے توبہ کر لی ہے معصومیت سے، سالی نے گھرا جاڑ دیا۔

اب توجو ہوں وہی جاؤں گا اپنی بونی کے پاس۔ "اسنے اپنے ارادوں سے آگاہی دی شہر یار خاموش ہو گیا

کیونکہ وہ جانتا تھا اس مزاق کے پیچھے بھی بہت اذیت چھپی تھی۔۔۔

کیونکہ ماں باپ کو کھونا کوئی کم موت نہیں۔۔۔

جیتے جی تو مار دیتے ہیں جاتے ہوئے۔۔۔ اور موت ایسی کہ سسکی بھی نالینے دے۔ پھر جس طرح اسکے ماں

باپ کی موت ہوئی اسکا سلام تھا ان دونوں بھائیوں کے حوصلے پر کس طرح بلند حوصلے کے مالک تھے۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"میرا بچہ! تم سے کچھ کہنا ہے۔" صوفے پر بیٹھی وہ ہاتھوں میں موجود سیپ کے موتیوں سے کھلتی حورا لعین

کے پاس آتی نیچے سامنے بیٹھی۔۔۔

"ہاں کہو!" حور نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا مسکان نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اسکی گود میں سر

رکھ دیا۔۔۔

حور مسکرائی اور اپنا ہاتھ اسکے بالوں پر پھیرا۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا ہوا مسنی؟ تم ٹھیک ہو؟" وہ اسکی گال پر ہاتھ رکھتی نہی محسوس کر کے پریشان ہوئی

"واپس چلیں؟" وہ بھرائی آواز میں بولی

"کہاں؟ عالم کو تو آنے دیں وہ لے چلیں گے ہمیں۔۔"

تمنے ہی تو کہا تھا وہ آرہے ہیں یہاں۔ "حورالعین نے پریشان ہوتے کہا

"ہاں ناں میری جان وہیں چلتے ہیں جہاں وہ رہتا ہے۔" وہ اسکا نازک ہاتھ لبوں سے لگاتی بولی

"اچھا وہ وہاں ہے تو پھر تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو۔۔۔؟ چلیں ناں انکے پاس۔۔" وہ بے چین ہو کر اٹھ

کھڑی ہوئی

اسکے اٹھتے ہی اسکے گود میں موجود تمام سیپ کے موتی بکھر کے قالین پر پھیل گئے۔

"آہ مسنی یہ پری کے ہیں اسنے مجھے رکھنے کیلئے دیئے تھے اور میں نے سارے پھینک دیئے۔" وہ ہنس کر

شرمندہ ہوتی بولی

"کوئی بات نہیں میں سمیٹ لوں گی۔" وہ اسکے سامنے آتی اسکے چہرے سے بال سنوار کر ہاتھوں میں چہرے

بھرتے ہوئے بولی

اور جھک کر اسکی دونوں آنکھیں چومتی ماتھے پر لب رکھتے اسے خود میں سمیٹ لیا۔

"اچل نمکی کھاؤ گی؟" اسکی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسنے پوچھا

"وہ کیا ہوتا ہے؟" حور نے حیرت سے پوچھا۔

"ایسا مت کہو عالم ناراض ہوگا۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ تمہارے لئے خاص بناتا ہے۔۔۔ کسی کو نہیں بتاتا مجھ سے بھی غلطی ہوگی تھی ایک دفعہ بنالی تھی پر اب میں یہ غلطی بار بار کروں گی وہ سب کچھ کروں گی جس سے اسے غصہ آتا ہے۔۔۔ اور اسی غصے میں وہ ضرور واپس آئے گا تمہیں مجھ سے بچانے۔" وہ دل میں بولتی اسکے گال چوم کر اسے سرخ کرتی نم آنکھوں سے ہنس پڑی۔

"چلو میں جب تک سہمی جی کو تیار ہونے کا کہتی ہوں تم یہاں بیٹھو!" وہ اسے بیڈ پر احتیاط سے بیٹھا کر سارے موتی نیچے سے سمیٹتی ہوئی روم سے نکل گئی۔

"وہ میرے پاس کیوں نہیں آرہے مسنی تو کہہ رہی ہے بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔

پھر یہاں سے لینے کیوں نہیں آئے کیا وہ کافی مغرور ہیں؟

یا میں اندھی ہوں اسلئے مجھے پسند نہیں کرتے ہوں گے؟ کہیں مسنی مجھ سے جھوٹ تو نہیں بول رہی۔۔۔؟

نہیں ایسے نہیں عالم۔۔۔ یہ میں کیا سوچ رہی ہوں شہزادے ایسے تھوڑی ہوتے ہیں وہ تو اپنی شہزادی کو

بہت پیار دیتے ہیں۔۔۔۔

دیکھنا ضرور انہیں کوئی کام ہوگا اور جب میں وہاں جاؤں گی تو مجھے بہت پیار دیں گے اور یہ جان کر تو اور پیار

کریں گے کہ ہمارا بچہ بھی آنے والا ہے۔" وہ خود سے سرگوشیاں کرتی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔

"اگر میں وہاں گئی اور مجھے نہیں ملے کہیں کام سے پھر چلے گئے تو میں کیا کروں گی۔۔۔؟" ایک اور اندیشہ پیدا

ہوا۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں! نہیں مجھے معلوم ہے اللہ سائیں مجھے بہت پیار کرتے ہیں اور میرا شہزادہ بھی کرتا ہے وہ ضرور مجھے وہاں ملیں گے۔" سر نفی میں ہلاتے اپنے خیالوں سے انکار کرتی وہ اپنا لب دانتوں تلے دبا کر ڈبڈبائی آنکھوں کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کرنے لگی۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

ڈاکٹر نے انہیں منع کیا تھا کہ کسی بھی بری خبر کو سمعیہ عالم سے دور رکھا جائے۔ اور عارب مسکان نے مجبور ہو کر کہا تھا کہ عالم ایک کام سے گیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے جلد ہی انکے بیچ آئے گا۔۔۔

سمی خاموش تو ہو گئی تھی پر اپنے بھائی کے کامیابی کے دعائیں ضرور مانگ رہی تھی اور خوش بھی تھی کہ اسکا بھائی سہی سلامت واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

اسے یقین نا ہوتا اگر اپنی شہزادی کی کھلکھلاہٹیں گھر میں نا سنتی۔۔۔ جب شہزادی یہاں تھی تو اسے اپنے اللہ پر پورا یقین تھا اسکا شہزادہ بھی ضرور ہے۔۔۔ اسنے جب سے ہوش میں آکر عالم کی خیریت کی خبر سنی تھی تب سے اللہ کے سامنے شکرانے کے سجدے ادا کر رہی تھی۔

اور اب فیصلہ پایا گیا تھا کہ عارب یہیں رہے گا نور العین اور پری کے پاس جبکہ برہان سمعیہ اور حور مسکان کے ساتھ جائے گا کراچی۔۔۔

"کھانا کھا کر جاتے تو اچھا ہوتا مسکان۔۔!" پری انہیں جاتے دیکھ کر پاس آکر بولی "نہیں پھر کبھی سوئیٹ ہارٹ فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔!" اسکی گال چھو کر وہ بولی پری سر ہلا گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سہمی نے چور نظروں سے سامنے کھڑے خاموش عارب کو دیکھا۔  
 وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور یہ دیکھ کر سمعیہ گھبرا کر نظریں پھیر کر وہاں سے نکلی۔  
 اسکی اس قدر بے رخی پر عارب ضبط سے اپنے لبوں کو آپس میں بھینچتا اسکی پشت کو دیکھنے لگا۔  
 "ان شاء اللہ شام تک آلف آجائے گا تو میں بھی آجائوں گا خیال رکھنا دونوں کا بہت بڑی ذمہ داری ہے  
 مسی۔" عارب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا اور مسکراتے سر سینے سے لگاتے خود کے اندر سکون اتارا۔  
 "ڈونٹ وری۔۔۔!" وہ کہتی اسکے ماتھے پر بوسہ دیتی مڑ گئی  
 جبکہ عارب ساکت سارہ گیا اسکے سالوں بعد یوں ماتھا چومنے پر۔۔۔۔  
 "خیال رکھنا اپنا گڑ یا بہت سارا بھائی جلد ہی پہنچ جائے گا۔" گہرا سانس خارج کرتے اسنے حورا لعین کو کہا وہ  
 ہنس کر سر ہلا گئی  
 برہان نور کے ماتھے پر بوسہ دیتا اسکی بند آنکھیں دیکھ کر باہر آ گیا۔  
 اور انہیں تیار دیکھتے عارب سے ملتا پری کے سر پر ہاتھ رکھتا وہاں سے نکلتے گاڑی میں بیٹھے۔  
 وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی برہان ڈرائیونگ پر جبکہ سمعیہ پیچھے اپنی شہزادی کو اپنے متا بھرے حصار میں لیکر  
 بیٹھی۔  
 حور لبوں پر مسکراہٹ چھپاتی ہوئی چہرہ سمعیہ میں چھپا گئی کہ وہ اپنے عالم کے پاس جا رہی ہے۔۔۔۔  
 "پتا نہیں کیا کہیں گے مجھے!"  
 "بونہ۔۔۔!" وہ اسکے پاس بیٹھا اسکی گال پر ہاتھ رکھتے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ دیکھتے ہوئے اذیت کے  
 ایک عالم میں بولا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

پر وہ کہاں سن رہی تھی۔۔

خاموش پڑی مدھم سانسیں کھینچ رہی تھی آکسیجن ماسک میں۔

آلف کی آنکھوں میں نمی پھیل گئی۔

"بونی اب اٹھ جاؤ جانا۔۔!" وہ اسکے ڈرپ لگے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا پر جواب ندارد

"سر۔۔!" نرس نے اسے ڈسٹرب کرنے سے روکا

"شش! وہ مجھے سن رہی ہے۔" آلف نے لبوں پر انگلی رکھتے سرخ آنکھوں سے کہا کہ اسکے سرد انداز کو

دیکھتے نرس خاموش ہو گئی

اور داد اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتا اس سے سرگوشی میں باتیں کر کے بتا رہا تھا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔۔

"کتنا وقت لگے گا اسے مجھ سے باتیں کرنے میں؟" وہ پیچھے کھڑی نرس سے مخاطب ہوا۔

"سر انکے حلق سے لیکر اندر تک انہیں جلایا گیا تھا بوائے پانی سے، علاج کافی مشکل تھا انکا۔۔

فریکچر ہوئے ہیں۔۔۔

دو ماہ یا سرتین ماہ۔۔۔" وہ نور کے نازک سراپے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

آلف کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!"

میں اتنے سیکنڈ منٹ گھنٹے دن ہفتے ماہ کیسے رہوں گا تمہاری اس جان لیتی خاموشی کے ساتھ نور۔۔۔

پلیز بے بی ڈونٹ ڈرائیومی کریزی پلیز مائی انوسنٹ بیوٹی۔۔۔" وہ سرگوشی میں بڑبڑاتا ہوا اپنی انگلیوں سے

اسکے نقوش چھو رہا تھا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"داد آپکو باہر عارب صاحب بلارہے ہیں!" ملازمہ بغیر ناک کے اندر داخل ہوتی انتہائی بے تکلف لہجے میں بولی۔

آلف نے گہرا سانس بھرتے نظریں گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔  
اور ملازمہ اسکی سرخ کالی آنکھوں کے سر دپن کو دیکھتی گڑبڑا گئی۔

"سوری سر۔۔۔!" اسنے جلدی سے کہا اور جھپاک سے وہاں سے بھاگ گئی البتہ آلف کے یوں غصے سرد نظروں سے دیکھنے پر اسکی دھڑکنیں الگ ہی لے پر دھڑک رہیں تھیں۔

"اٹھ جاؤ ظالم ملازمین بھی مجھ یتیم پر ڈورے ڈال رہی ہیں انہیں کچھ کہتی کیوں نہیں تم؟" اسکے گال پر انگلیاں رکھے وہ بولا

اور پھر کافی دیر تکتے رہنے کے بعد مایوس ہوتا وہاں سے نکلا جبکہ نرس اسکی شکل دیکھ رہی تھی۔۔۔  
جس کی ادا اس صورت اس قدر حسین تھی پر یہ ہنستے ہوئے کیسا لگتا ہوگا۔

وہ سوچتی خود سر جھٹک کر ہنس پڑی کہ کہیں یتیم بچہ یہ نا سمجھ لے ڈورے ڈال رہی ہے۔

"تم سمجھ رہے ہو عزل؟" شہریار کے خاموش ہونے آلف نے پوچھا۔

عارب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"ہمم! سمجھ رہا ہوں۔" سر ہلاتے ہوئے گہرا سانس بھرا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔ ہماری دعائیں ہیں پر ریسٹورنٹ کا مجھے نہیں لگتا حور العین سنبھال پائی گی۔۔۔

وہ ویسے ہی مسی کے ساتھ خوش ہے اور مسی اسے سنبھال رہی ہے ان شاء اللہ تم لوگ فکر مت کرو یہ مشکل

وقت کٹ جائے گا۔" وہ انکاری ہوا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا ٹھیک ہے تم دونوں کو جو بہتر لگے! پر ہم ابھی حورالعین کی آنکھوں کا علاج نہیں کروا سکتے کافی ر سکی ہو گا۔۔۔"

ان شاء اللہ بے بی کے پیدائش کے بعد کروائیں گے۔ "آلف کی مزید بات پر وہ خاموشی سے سر ہلا گیا۔  
"ایسا ہو سکتا ہے اگر ہم مسکان کے ساتھ حورالعین کو کہیں بھیج دیں۔۔۔  
آئی مین کسی دوسری کنڑی؟" شہر یار نے سوچ کر کہا وہ دونوں چونک گئے۔  
"کہاں؟۔۔" عارب نے سانس روکتے پوچھا۔

"کسی کیلئے شک۔۔۔۔"

جیسے شک ڈ ہمیں کیا گیا ہے۔۔۔  
کوئی سزا۔۔۔ "داد نے کہا۔

عارب غصے سے دیکھنے لگا

"ایسا میں بالکل نہیں ہونے دوں گا آلف۔۔۔"

میں یہ قطعی نہیں چاہوں گا زندگی کے کسی راستے وہ ایک پل کیلئے عالم کو بھول کر دنیا کی رنگینی میں  
کھو جائے۔ "وہ بھڑک کر بولا۔

"پر میں ایسا چاہوں گا عزل کہ میری کزن بہادر بنے بے خوف۔۔۔"

کسی کے سہارے نہیں بلکہ اپنے بل بوتے پر جینے والی۔۔۔۔"

میں حورالعین کو بدل دوں گا بالکل اگر تم میرا ساتھ نہیں دے رہے تو تمہاری مرضی بٹ یہ ہو کر رہے

گا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جتنا کڑوا صبر ہمیں اس سے لینا ہے نا اتنا اسے مضبوط بنانا پڑے گا۔۔۔  
 کہیں ایسا نا ہو صبر کی سولی پر قطرہ قطرہ زندگی ہار جائے اور پھر ایک بار آنکھیں بھیگی کیے ہم بیٹھے رہ جائیں۔۔۔۔" وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے اسلئے کافی غصیلے انداز میں کہتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔  
 "وہ اسے کہاں بھیجنا چاہتا ہے؟" عزل نے ششدر ہو کر پوچھا۔  
 بھلا وہ کیسے سہمی سے اسکی شہزادی کو دور کرتا جو اسکا چہرہ دیکھتے تو اپنے شہزادے کا انتظار کر رہی تھی  
 "پتا نہیں! یہ تو اسنے اچانک فیصلہ لیا ہے ہمیں نہیں بتایا اسنے۔" شہزیار نے لاعلمی کا اظہار کیا۔  
 عارب ساکت سا رہ گیا۔

اور کچھ کہے بغیر وہاں سے نکلتا کراچی کیلئے روانہ ہوا بغیر انکی سنے۔۔۔

\*-----\*-----\*

"کیا ہو رہا ہے میرا بچہ؟" وہ ٹرے کھانے کی لیکر اسکے پاس آکر جھولے پر بیٹھی اور ٹرے سنبھال کر اپنی گود میں رکھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔" وہ کہتی ہلکا سا مسکرائی۔

"کیا ابھی بھی نہیں آرہا شہزادہ؟

دن گذر رہے ہیں راتیں ایسے ہی بیت رہی ہیں وہ کہاں ہے مسنی؟

ایک بار نہیں آیا مجھے دیکھنے نالنے کوئی ایسے تو نہیں کرتا اپنی شہزادی کے ساتھ۔" وہ اداس کھوئی ہوئی بولی  
 مسکان نے گہرا سانس لیا۔

"حوصلہ رکھو میری جان جلد ہی وہ ہمارے پاس ہوگا۔" نوالہ بنا کر اسکے منہ کی طرف کرتی وہ بولی

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

حور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دکھ سے آنکھیں میچ لیں۔۔

"کاش میں بہت حوصلے والی ہوتی۔۔۔" وہ سرگوشی میں کہتی نوالہ منہ میں لے گئی۔

"تم ہو میرا بچہ تم ہو کافی حوصلے والی۔۔۔

عالم نے کہا ہے ناکہ وہ جلد تمہارے پاس آئیں گے۔" وہ تڑپ کر اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں چننے لگی۔

"ہو نہہ! یہ کیسا شہزادہ ہے جو ایک بار اپنی شہزادی سے نہیں ملتا۔۔

ناس سے باتیں کرتا ہے بس کہہ دیا ہے عارب بھائی سے وہ جلد لوٹے گا۔۔۔

کب لوٹے گا جب میں پوری طرح تھک جاؤں گی یا تب جب میں بکھر کر ختم ہو جاؤں گی؟

تم کہتی تھی وہ میرے اندھیرے کو محسوس کرتا تھا۔۔

مجھے اجالوں میں رکھتا تھا۔ میرا حکم شہزادی سمجھ کر پورا کرتا تھا پھر کہاں گیا وہ میری زندگی کا مالک مسنی کیا وہ

مجھ سے بیزار ہو گیا ہے؟" اسنے سسکتے ہوئے پوچھا مسکان نے سختی سے آنکھیں میچ کر اسکے لبوں پر ہاتھ

جمالیا۔

"ایسا نہیں کہتے حور العین شہزادی۔۔۔

دیکھنا وہ تمہاری زندگی میں بہار بن کر لوٹے گے ان شاء اللہ اپنے رب پر یقین رکھو پاگل کیوں بنتی ہو میرا

بچہ۔" وہ اسکے پانی کا گھونٹ پلا کر دوسرا نوالہ کھلانے لگی جس پر اسنے نفی کی

"ایسا نہیں کرو عین عالم ناراض ہوگا، اسے اپنا بچہ اور فتنہ دونوں خوش باش چاہیے اگر ایسا نہیں ہوا تو مجھے

مارے گا۔۔۔" وہ منت کرنے لگی

"مار دے مجھے عالم واپس لادیں۔۔۔!" اسنے سسکی بھرتے ہوئے ضد لہجے میں کہا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اچھا تم ناکھائو بے بی کو کھلائو اسے بھوک لگی ہے۔" وہ اسکے گال پر کس کرتی بولی حور نے پھر سے نفی کی  
 "نہیں بے بی کو بھی بابا چاہیے، وہ مجھے سے کہہ رہا ہے اسے بابا چاہیے۔۔۔  
 ہمیں عالم چاہیے بلادیں انہیں تمنے کہا تھا گھر چل کر ملے گا آج تیسرا دن ہے وہ نہیں آرہے۔" مسکان اسکی  
 سوچی آنکھیں دیکھتی رہ گئی۔  
 "تمہیں معلوم ہے وہ تمہیں تنگ کر رہا ہے میرا بچہ وہ دیکھنا چاہتا ہے اسکی عین کتنی بہادر ہے۔" وہ اسے  
 سمجھانے لگی

"اچھا!!!" وہ حیران ہوتی پل میں آنکھیں پھیلا کر مسکان کی جانب ہوئی  
 "ہاں۔۔۔! اور تم رو کر ثابت کر رہی ہو کہ تم بہادر نہیں اس سے تو وہ اور دن لگائیں گے آنے میں۔۔۔  
 تم صبر کرو ہمت کرو خوش رہو اسکے بارے میں سوچو بہت اچھا اچھا پھر جب آئیں تو انہیں بتائو ٹھیک ہے میرا  
 بچہ؟" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر بولی  
 حور کی آنکھوں میں جگنو چمک اٹھے۔۔۔

"ہاں اور جب وہ آئیں گے تو میں خوب ناراض ہوں گی ٹھیک ہے!" وہ پر جوش ہو کر بولی  
 "ضرور! اور اس ناراضی کا طریقہ میں تمہیں سیکھائوں گی۔" وہ اسکے پھولے گال پر بائٹ لیتی ہوئی گویا  
 ہوئی حور العین کھلکھلاتی جھینپ گئی۔

"شکر ایک تو آزادی ہے کہ تمہیں جس طرح چاہے کھا سکتی ہوں۔" وہ ہنستی ہوئی بولی حور نے منہ بنا لیا۔۔۔  
 "اور جب وہ آئیں گے تو میں انہیں یہ بھی بتائوں گی کہ کیسے تم مجھے کاٹتی چمیاں دیتی تھی۔" سرخ زبان  
 چڑھاتی ہوئی وہ بولی مسکان ہنس پڑی۔



ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں معلوم ہے اسکا سیکھایا کوئی دوسرا ہنر نہیں بٹ بھاگنے والی کو الٹی مجھ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔" اسنے جتایا اور حور منہ بنا گئی

"السلام علیکم!" وہ ابھی مزاق ہنسی میں کھانا کھا رہی تھی جھولتے ہوئے تبھی وہاں یونیفارم میں برہان آیا۔

"وعلیکم السلام!" مسکان نے اسے دیکھتے منہ بنا لیا۔

جبکہ حور العین نے خوش دلی سے سلام کا جواب دیا۔

"کیسی طبیعت ہے حوری؟" وہ اسے پیار سے ہمیشہ حوری ہی کہتا تھا یا کبھی حوریہ۔۔۔

نظریں اسکے مسکراتے چہرے پر ڈال کر وہ مسکان کو دیکھنے لگا جو بنت بیزار تھی۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

"ہمم! میں بھی ٹھیک ہوں" وہ اسکے بگڑتے نقوش کو دیکھتا ہر واٹھا گیا مسکان نے نظریں چرائیں۔

"اچھا میں آتی ہوں۔۔۔!" وہ آہستہ سے اٹھ کر جانے لگی کہ مسکان کو برہان پر غصہ آیا جس پر اسکی ناک کی نتھنیں بھی پھولنے لگی تھی

"میں تمہیں چھوڑ کر آتی ہوں!" وہ ٹرے سنبھال کر اٹھی

"نہیں میں چلی جاؤں گی تم برہان کو کمپنی دو میرا کزن ایسے نہیں جانا چاہیے۔" وہ شرارت کرتی ہوئی اندر بڑھ گئی جبکہ مسکان پھیلی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھتی رہی۔

وہ اٹھ کر اسکے پیچھے جانے لگی تھی جب برہان نے اسکی کلائی جکڑ لی۔

"میں تمہارے لئے آیا ہوں اتنی بے رخی کیوں؟" وہ جھٹکے سے کھینچ کر اسے اپنے برابر کرتا ہوا بولا۔

مسکان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پھر تو تم کافی غلط وقت پر آئے۔۔۔۔۔"

"غلط وقت پر نہیں آیا مجھے معلوم ہے۔۔۔ تمہارا دیدار ہی میرے نصیب میں خطرناک لکھا ہے میں پھر بھی وہ خطرہ اٹھانے کیلئے تیار ہوں ہر وقت ہر سیکنڈ۔۔" وہ اسکے لبوں پر انگلی رکھے کلائی چھوڑ کر بازو اسکی کمر میں ڈالے قریب کھسکاتا ہوا بولا۔

"میں پھر بھی کہوں گی غلط۔" وہ سختی سے بولی۔

"تم کہہ سکتی ہو۔۔۔"

میں صرف اپنی محبت کا اظہار کرنے آیا ہوں۔۔

کہ میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں اتنی کہ اب تم مجھے ایک پنچ مارو گی تو میں بدلے میں تمہیں پانچ ماروں گا، اور اگر تم مجھے پانچ مارو گی تو میں تمہیں دس ماروں گا۔۔۔۔۔"

"اور اگر میں نے لات ماری تو؟" وہ آنکھیں سکڑ کر بولی۔

"تو میں تمہاری ٹانگ توڑ دوں گا۔"

"اور اگر میں نے تمہاری آنکھیں پھوڑ کر تمہیں لنگڑا کر کے بیڈ پر بیٹھا دیا تو؟" وہ اسکے گریبان کو مٹھیوں میں پکڑے غصے سے بولی۔

برہان دوسرا بازو بھی اسکی کمر میں ڈالے اسے سینے سے لگاتا آس پاس کسی کو ناپا کر سوچنے لگا۔

"تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا!" اسنے مسکراتی آنکھوں سے کہا۔

مسکان حیران ہوئی اسے اچانک ہو کیا گیا تھا۔

وہ کھڑوس سا بندہ اسے کہہ رہا تھا اسے محبت ہے اس سے۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور محبت کیسی تھی کہ وہ اسکی مار پر ڈبل ہو کر مارے گا۔۔۔

"توڑو میرا منہ۔۔۔!" وہ غرائی اور غصے سے جھٹکتے اسکے کالر کو کھینچا برہان مسکراہٹ دبا کر کبھی اسکی آنکھوں میں دیکھتا تو کبھی ہونٹ سرخ ناک کو۔۔۔

"اگر میں نے توڑ دیا تو تمہیں شکایات تو نہیں ہوگی ناں؟" وہ اسکی پیٹھ پر انگلیوں سے کچھ لکھ رہا تھا۔ مسکان کی ساری توجہ اس طرف چلی گئی کہ وہ اسکے سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔

"کیا میں محبت میں تمہارا منہ توڑ سکتا ہوں بیگم؟" وہ سمجھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو اجازت مانگ رہا تھا اسکا دل کیا اسکا بھی منہ توڑ دے۔

"ہا۔۔۔۔۔" وہ ابھی کچھ سخت سنانے والی تھی کہ اسکے ہا پر ہی وہ اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اچانک اسکے چہرے پر جھک گیا۔

اسکی آنکھیں پھیلی اپنی جگہ پر۔۔۔ اسکے یوں اس انداز کو دیکھتے اسکا دماغ سن ہو گیا۔

"ہمارا منہ توڑنے کا انداز کچھ مختلف ہے مسی میڈم! خیر مناؤ اپنی۔۔۔

جلد ہی آئوں گا اور پھر اس سب کا ہی بدلہ لوں گا۔ تب تک میری بیٹی کا خیال رکھنا۔" اسکے چہرے پر اپنی نرم گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے وہ اپنا انگوٹھا اسکے لبوں پر پھیر کر دور ہوتا ہوا بولا۔

وہ کیا سمجھتی ساکت کا نچ کا بت بنی کھڑی تھی جب وہ ایک بھر پور نظر اسکے سراپے پر ڈال کر ایک دم آگے بڑھا اور ہاتھوں کے پیالوں میں چہرے کو بڑھ کر ماتھے پر شدت سے بوسہ دیا۔

اور اسکی آنکھیں ناک گال چومتے ہوئے ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈال کر وہاں سے کچھ نکالتے ہوئے اسکے ہاتھوں میں تھمایا اور مڑتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ مسکان سانسیں روکے کھڑی تھی۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"مما! فیری نے اندر آتے سامنے سے اپنی اماں کو دیکھتے چیخ ماری اور اس تڑپ بھری پکار پر مسکان نے ہوش میں آتے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں سرخ گلاب اسکی ہتھیلی پر رکھا تھا۔۔۔

اور ساتھ کانٹے بھی تھے۔۔۔۔۔  
اسنے لب بھینچتے اپنی مٹھی ان کانٹوں پر مضبوطی سے بھینچ دی۔۔۔  
"تمہارے پاپا کہاں جا رہے ہیں؟" وہ گھٹنوں کے بل گرنے کے انداز میں فیری کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔  
"مما وہ پاپا کو ٹرانسفر کے آرڈر آئے ہیں۔۔۔

وہ چلے گئے۔۔۔! پر انہوں نے کہا ہے وہ جلد ہی لوٹے گے اور پھر ایک خوشحال فیملی کی ہم شروعات کریں گے۔" فیری آنکھیں پونچھے مسکان کو دیکھنے لگی۔  
"ہمم! تو سب کا جانا ضروری تھا۔۔۔

سب کا اکیلا کرنا ضروری تھا پھر وفا کی امید صرف ہم سے کیوں رکھی جاتی ہے؟" وہ اپنے چہرے پر اسکے لمس کو محسوس کرتی حلق میں گھلتی نمی کو نگلنے لگی۔  
"اگر ہم بے وفائی پر آئے تو ڈھونڈتے رہ جائو گے سب۔!" وہ تلخ ہو کر سوچتی فیری کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتی

خون آلودہ ہتھیلی پر رکھے گلاب کو دیکھنے لگی۔  
"کہیں سے بھی ڈھونڈو اس ڈاکٹر کو مجھے وہ ہر قیمت پر سامنے زندہ چاہیے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اگر نہیں ملی تو اپنی خیر کی خیرات کرنا مجھ سے کوئی امید مت رکھنا۔" وہ گرجتا ہوا موبائل پہ گھر میں داخل ہوا۔

مسکان نے اسے دیکھا جہاں وہ تھکا سا میٹنگ سے لوٹا تھا۔

عالم کی غیر موجودگی میں سارے گینگ کو اسے ہی سنبھالنا پڑ رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے؟" وہ سامنے آتی ہوئی بولی

فیری عارب کو دیکھتی مسکرا دی

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔! بس وہ ڈاکٹر کہیں غائب ہو گئی ہے۔۔ کہیں اتا پتا نہیں اسکا۔" وہ مسکرایا اور فیری

کو گود میں اٹھاتے اسکی ناک سے ناک ملائی۔

"ڈونٹ وری کتنا بھاگے گی۔۔؟ ان شاء اللہ جلد ہی ہمارے پاس ہو گئی۔"

"کیسی طبیعت ہے اب؟" وہ دروازہ ناک کرتا روم میں داخل ہوا سہمی اسے دیکھ کر گھبراتی اٹھ بیٹھی۔

"ٹھیک ہوں۔" وہ دوپٹہ سر پر رکھتی رات کے وقت اسکے یوں کمرے میں آنے پر ناگوار بیت سے بولی جو

عارب نے آسانی سے محسوس کر لی۔

"میرا حال نہیں پوچھیں گی سہمی جی؟" وہ بالکنی کا گلاس ڈور بند کرتا پردے برابر کر کے چیئر کھسکا کر اسکے پاس

بیٹھا۔

"ٹھیک تو ہوا اور کیا پوچھوں؟" اسنے ایک سرسری سی نظر ڈال کر کہا

"پر میں تو ٹھیک نہیں ہوں؟" وہ ادا سی سے بولا۔

البتہ اسکی بولتی نظروں سے سہمی کی ہتھیلیاں بھگنے لگی تھیں

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا ہوا ہے؟" وہ جان چھڑوانے کیلئے بولی

"بخار۔۔۔!" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا

"تو میں کیا کر سکتی ہوں جانو ڈاکٹر کے پاس دماغ سے عاری میرا سر مت کھائو!" وہ چڑ کر بولی

"ڈاکٹر کے پاس گیا تھا!" وہ معصومیت سے بولا سہمی نے چونک کر دیکھا

"پھر؟ کیا کہا؟" وہ جھجھکتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔

واقعی اسکا منہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

"کہا بیوی کی توجہ کی ضرورت ہے۔" اسنے شرارت کی سمعیہ کا چہرہ اسرخ ہو کر تپ گیا۔

"تم سے اسی بکواس کی امید تھی اب نکلویہاں سے مجھے سونا ہے!" وہ زچ ہو کر بولی

عرب ہنس پڑا۔

"سچ بتا رہا ہوں ظالم آپکے الشریف و لشوہر کی طبیعت ناساز ہے کچھ علاج کر دیں۔" اسکی باتوں پر سہمی کا دل

خوف سے دھڑک اٹھا۔۔

"کک۔۔ کیسا علاج؟" وہ ہراساں نظروں سے دیکھتی بولی، اسے لگا ذومعنی باتیں کر رہا ہے۔

"سر دبا دیں۔۔۔ تھوڑا سا یا کافی بنا دیں میں کافی تھک گیا ہوں۔" وہ بولا جس سے سہمی کے سانس میں سانس

آئی اور سر ہلا کر وہاں سے بھاگنے کیلئے اٹھی۔

"کہاں؟" عرب نے حیرت سے اسے دیکھا اور کھڑا ہوتا پاس آیا کہ سہمی نے کچھ چونکتے دیکھ کر قدم پیچھے

لیے۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ک۔۔ کافی بنانے تمہارے سر میں درد ہے نا!" وہ حلق تر کرتی ہوئی کہتی اسکا بھاری ہاتھ اپنی کلائی کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہاں سے جھپاک کر کے نکلی۔

عرب اس کے بھاگنے پر ہنس پڑا اور پائوں سے بوٹ اتار کر کوٹ اتارتے ہوئے اس کے پاس بیڈ پر لیٹ کر کچھ دیر پہلے کا اس کے سر کے نیچے رکھا ہوا تکیہ اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ کر گہرے سانس لیے۔ اور اس کی خوشبو کو جیسے سانسوں میں اتارنے لگا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ جب بلیک کافی کا مگ ٹرے میں رکھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی روم میں آئی تو اسے اپنے بیڈ پر دراز دیکھ کر اس کی سانسیں حلق میں اٹک گئی  
آخر اس کے ارادے کیا تھے۔۔۔

وہ خوفزدہ سہمی سی کانپتے ہاتھوں سے ٹرے پکڑ کر روم میں داخل ہوئی جب چوڑیاں کی مدھم کھنک پر عرب نے تکیہ چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا۔۔۔

سہمی اس کی آنکھوں میں جذبات کے سمندر کو دیکھتی تھوک نگلتی رہ گئی

"تت۔۔ تمہاری کافی اب نکلوا!" ٹرے سمیت کافی اسے تھامتے وہ جھڑک کر بولی پر لہجے کی کپکپاہٹ نظروں کا خوف وہ سارا محسوس کر گیا تھا۔

"سرد باد و پھر جانوں گا۔ نہیں رات یہیں گزری گی وہ بھی آپ کی آنکھوں کی نیند اڑائے۔۔۔" وہ معنی خیزی سے دیکھتا بولا

سہمی کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

"تم اپنی بکواس بند کرو مت بھولو کہ میرا بھائی ہے۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکے آنے پر میں تمہاری وہ حالت کروائوں گی کہ یاد رکھنا۔

اب شرافت سے نکلو ورنہ۔۔۔۔۔"

"ورنہ۔۔۔۔۔؟" عارب نے طیش میں چھوڑا ہوا اسکا جملہ پورا سمجھنا چاہا

سعی نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

"ورنہ میں مسکان کو بلاؤں گی۔۔۔! اور اس سے دھلائی کروائوں گی تمہاری اگر عزت پیاری ہے تو نکلو

یہاں سے؟" اسکی دھمکی پر عارب ہنس پڑا۔

"سنو الجانم وہ میری بلی ہے۔۔۔ میں نے اسے سیکھایا ہے میاؤ کرنا۔۔۔

اب اگر تمہیں اپنی العزت پیاری ہو تو بھائی شرافت کو گولی مارو اپنے الشریف شوہر کی خدمت میں پیش

ہو جاؤ۔۔۔

ورنہ جب ہم پیش کریں گے خود کو تو مسئلہ آپکو ہی ہوگا۔" اسکی دھمکی پر سمعیہ کی رنگت زرد ہو گئی تھی۔

اب وہ اس سے چھوٹا سا لڑکا دھمکیاں دے گا۔۔۔ اسے سوچ کر رونا آنے لگا۔

"دیکھو۔۔۔۔۔

"دیکھ رہا ہوں۔۔۔ آپکو ہی دیکھ رہا ہوں اور کتنا دیکھوں۔۔۔ ویسے اگر ذرا قریب آؤ تو اچھی طرح دیکھ لوں

گا کیونکہ مابدولت کی دور کی نظر کچھ کمزور چھے۔" اسنے آنکھ دبا کر کہا۔

سعی لب بھینچ کر آنسوؤں پینے لگی۔۔۔۔

ایسی کہاں اس سے خطا ہوئی کہ اس سر پھرے لڑکے کی نظر اس پر آگئی۔۔۔

"اب آ بھی جائیں یار" وہ کافی ختم کرتا اسے وہیں بت بنا دیکھ کر کچھ جتنا بولا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سمعیہ انگلیاں پٹختی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی من بھر کے قدم اٹھائے دوسری طرف سے آنے لگی۔

"ڈور تو بند کر آئیں کس خاندان کو دعوت دی ہے اندر آنے کی؟" اسنے چھیڑا سمی کا چہرہ تپ کر سرخ لال آگ بگولہ ہو گیا۔

"بکو اس بند رکھو میں بتا رہی ہوں تمہیں بد تمیز لڑکے ایک تو زبردستی نکاح کیا ہے۔ اوپر سے میرے بھائی کو کام پر بھیج کر خود نواب بنے گھر میں بیٹھے ہو۔۔۔"

صرف ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار عالم کو آنے دو تمہاری میں نے ان چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو نوچ کر ناکلوایا تو میرا نام سمعیہ عالم نہیں۔۔۔۔ "وہ بھڑک کر بولی عارب سن کر ہلکا سا ہنس پڑا۔  
سمعیہ نے چونک کر اسکی مسکراہٹ دیکھی۔۔۔

"آخر اس ڈھیٹ لڑکے پر کچھ اثر کیوں نہیں ہوتا؟" وہ تلملانی اور اسکی سکڑی آنکھوں سے گھبراتی مڑ کر ٹھا کے ساتھ دروازہ بند کر گئی اور تائو میں چلتی ہوئی اس سے کافی فاصلہ بنا کر ہاتھ تھپڑ مارنے کے انداز میں اسکے ماتھے پر رکھا اور غصے سے دبائے لگی۔

"جس طرح سے دھمکیاں دی ہیں اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ میں واقعی میں الحمد للہ شادی شدہ ہو گیا ہوں۔" وہ آنکھیں کھولے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جبکہ خود پر ضبط کیے بیٹھی اسکے ماتھے پر اپنے نرم ہاتھوں سے دباؤ دیتی نظریں کترائی ہوئی چھت دیواروں پر پھیر رہی تھی

عارب کو ہنسی تو کافی زور کی آئی پر وہ لب دانتوں میں دبا کر اسکے نقوش کو دیکھنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اگر یہ اس عمر میں اتنی حسین پر نور لگتی ہے تو پہلے کیسی ہوگی۔۔۔" اسکے دل سے ہوک نکلی کہ کاش سمعیہ عالم میں تمہیں بچا لیتا ان درندوں سے۔۔۔

کہیں چھپا دیتا۔۔۔ کہیں بہت دور جہاں تم پر کوئی براسایہ بھی پڑنے نا دیتا۔" وہ سوچتا اسکے چہرے کو دیکھتا رہا "ایک ہوتے ہیں ڈھیٹ دوسرے ہوتے ہیں ماہا ڈھیٹ۔۔۔

اور اسکے بعد آتا ہے دماغ سے عاری انسان۔۔۔

کیا گھور رہے ہو؟؟؟" اسکا ضبط جب جواب دینے لگا تو بھڑک اٹھی اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی کہ اسی پل عارب نے اسکی کلائی جکڑ لی۔۔۔

ابھی وہ سنبھلتی یا کچھ سمجھتی عارب نے جھٹکا دیا اور دوسرے ہی لمحے وہ اسکے سینے پر پڑی تھی جبکہ اسکی پھیلی آنکھیں عارب کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"ابھی تو میری طبیعت نہیں سنبھلی ابھی تو میں ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔ بلکہ مجھے مزید بیمار کیے جا رہی ہیں السمی اپنے الشریف شوہر کو "اسے ساکت بت کی طرح دیکھتے اسنے ایک بازو اسکی کمر میں جبکہ دوسرا اسکی گردن میں ڈالتے دباؤ دیا وہ جھک گئی اور اسکا ماتھا اسکی پیشانی سے ٹکرایا۔

"کیا گھور رہی ہیں سمی جی؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ناک سے ناک رگڑنے لگا تھا کہ وہ سہم کر آنکھیں میچتی کسمائی۔

"چھ۔۔۔ چھوڑو عارب۔۔۔!" خشک حلق تر کرتے اسنے التجائیہ کہا پر وہ کہاں سن رہا تھا۔

سمی کے پور پور میں خوف سا پھیلنا لگا تھا کہ وہ کیا کرنے لگا ہے۔

"سمعیہ۔۔۔۔!" وہ جذبات سے چور لہجے میں پکارتا پلٹ کر بیڈ پر ڈالے اس پر جھک گیا۔

"نہیں۔۔۔!" وہ نفی کرتا اسکے لبوں پر انگلی رکھے سرگوشی میں بولا اور اسکی گردن میں منہ چھپا کر گہرے سانس لینے لگا۔

سہمی کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہریں اٹھیں وہ خوفزدہ سانسیں روکے اسکے کندھے کو تھام کر دور کرنے کی بھرپور سی کوشش کرنے لگی جبکہ اسکے بخار کی تپش زدہ وجود کا لمس اسکے لبوں کا شدت بھرا لمس اسکے رونگٹے کھڑے کر گیا۔

وہ نم آنکھیں میچ بے بس سی ہو گئی۔۔۔

"پلیز عارب۔۔۔ ایسا مت کرو۔۔۔!" وہ ہچکی لیتی سسکی۔۔۔

"سہی جی!" عارب ایک دم سیدھا ہوتا اسکی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

"بکواس بند کرو۔۔!" سہمی غراتی جھپک کر دیوٹہ خود پر پھیلا کر کروٹ بدل گئی۔

عرب کو اپنے کارنامے کا احساس ہوا تو اس کا خود چہرہ اسرخ پڑ گیا۔۔۔

"سہمی معاف کر دیں پلیز۔۔۔"

ایسا نہیں ہوگا آئندہ۔۔۔ سوری میں خود۔۔۔ عالم کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

میں ایسا نہیں چاہتا تھا پتا نہیں کیسے ہو گیا۔۔۔" اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے اس نے بیچارگی سے کہا۔۔۔

"میں نے کہا نکل جاؤ یہاں سے۔" وہ غصہ ضبط کرتی آنکھیں صاف کرتی بولی

عرب لب بھینچے اسے دیکھا۔

"ایسے ناکریں سمی جی میں سچ میں شرمندہ ہوں میں مزاق بس۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تمہیں اندازہ ہے تم مزاق میں کیا کرنے لگے تھے؟" وہ چیختی اٹھ بیٹھی  
عارب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں مجھے اندازہ ہے کوئی غلط نہیں کر رہا تھا! آپ نابھی روکتی تو میں صرف آپکو تنگ کر رہا تھا میرا کوئی غلط  
ارادہ نہیں تھا سمجھنے کی کوشش کریں اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں پہلے۔۔۔۔" وہ کہتا کہتارک گیا۔  
سہمی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں کہو کہو پہلے ہی کیا؟ کیا کرنے لگے تھے پہلے میرے ساتھ؟" وہ آپے سے باہر ہوتی چلائی  
عارب کا دل کیا اپنے بال نوچ لے۔

اسنے ایک دم ہاتھ بڑھا کر اسکے منہ پر رکھتے آنکھیں نکالی اس پر۔

"ایک تو تم لڑکیوں کو صرف چیخنے کے علاوہ کوئی کام ہے؟

ہم کتنے تحمل سے باتیں کرتے ہیں سمجھاتے ہیں غلطی مانتے ہیں اور آپ۔۔۔۔

گلے پھاڑ کر چیختی ہیں کہ آس پاس کے قبرستان سے مردے اٹھ آئیں آپ پر ہوتا ظلم دیکھنے۔۔" وہ جل کر  
بولا۔

سہمی اتنے سیریس ماحول میں اسکی بکواس سنتی غیض و غضب میں بیٹھی تھی۔

"ہونہ۔۔۔" وہ پھڑپھڑائی اور عارب نے اسکے منہ پر گرفت بڑھادی

"غلط سمجھ رہی ہیں اپنے عاری کو آپ۔

صرف محبت کرتا ہوں اور کچھ نہیں چاہتا آپ سے۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک بار کہہ دیں آپکو بھی محبت ہے پلیز یہی چاہتا ہوں اور کوئی غلط سوچ نہیں رکھتا آپکے بارے میں۔۔۔"

اسکے بالوں کی لٹ کوکان کے پیچھے کرتا وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا۔

"تو عالم کی جگہ تم کام پر جائو جہاں اسے جانا ہے میرے بھائی کو واپس لاؤ دیکھتے نہیں میری شہزادی کس طرح ٹوٹ کر اسے یاد کرتی ہے۔" وہ سرگوشی کرتی بھیگی آواز میں بولی۔

عارب ہنس پڑا۔۔۔

وہ کیا جانے اگر اسکے بھائی کے بدلے مرنا پڑتا تو مر جاتے یہ تو کام کی باتیں کرتی ہے۔

"اگر عالم کا جانا ضروری نہ ہوتا تو ضرور میں چلا جاتا میری سہیلی جی۔۔۔" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر محبت سے گویا ہوا۔

"بکواس کرتے ہو صرف ایسا کچھ نہیں۔۔۔!" وہ بھیگی آواز میں جھڑک گئی

عارب اسکی تکلیف سمجھتا اسکا سر سینے سے لگا گیا اور سہیلی سہارے ملتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

"ابھی اور کتنا کام کرنا ہے اسے۔۔۔؟ دن گزر رہے ہیں تم سے باتیں کرتا ہے ہم ایسے ہی اسکی آواز سننے کو ترس رہے ہیں تڑپ رہے ہیں اسے کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔!" وہ روتی ہوئی کہہ رہی تھی اور عارب اسکے سر پر لب رکھے اسکی پیٹھ تھپتھپاتا ہوا حوصلہ دے رہا تھا۔۔۔

"عاری۔۔۔!" کچھ دیر گھرے سکوت کے بعد اسکی بھیگی بھاری آواز آئی عارب کا دل زور سے دھڑکا

"جی۔۔۔!"

"پلیز میرے ساتھ ایسا کچھ مت کرو۔۔۔"

میں اپنے بھائی کی مرضی بغیر کچھ نہیں کر سکتی تمہاری طرف دیکھ بھی نہیں سکتی پلیز۔۔۔

ٹاول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

سمجھ جاؤ کیوں زندگی برباد کر رہے ہو؟" وہ سرخ آنکھیں اٹھائے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی  
"ہماری محبت کے احساسات میں فرق ہے سہی جی۔۔۔"

پر جتنی آپ عالم سے محبت کرتی ہیں اتنی ہے میں آپ سے۔۔۔ جس طرح آپکے لئے ناممکن ہے بھولنا عالم کو  
اسی طرح میرے لئے آپکو۔۔۔

میں محبت کرتا ہوں آپ سے آپکی خوشی میں خوش رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ چاہے کچھ نادیں مجھے پریوں بھی نا  
کہیں میں اپنے جذبات کی بے قدری نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔

اور آپ میری طرف سے بے فکر رہیں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوگی آپکو۔۔۔

مجھ پر ایک بار یقین کر کے دیکھیں میں نفس کا مارا پوجاری نہیں ہوں۔۔۔

مجھے بس آپکے اس نور سے محبت ہے۔۔۔۔۔" وہ اسکا چہرہ انگلیوں پر اٹھائے مدھم مگر سحر انگیز بھاری آواز میں  
کہہ رہا تھا اور سہی خاموش سی اسکی آنکھوں میں سچائی کو پڑھ رہی تھی

"یقین کریں گی نا مجھ پر؟" وہ بہت آس سے دیکھا پوچھنا لگا تھا۔۔۔ ڈر تھا کہ کہیں نہ نا کہہ دے۔۔۔

اگر وہ انکار کر دیتی تو ضرور آج اپنے اس دراز قد مضبوط وجود سمیت وہ پاش پاش ہو جاتا۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔۔!" سہی نے بہت خوف سے سر اثبات میں ہلایا کہ وہ خوشی سے ساکت سا رہ گیا۔

"یقین کریں گی آپ مجھ پر؟" وہ اسے سیدھا سامنے بیٹھا کر پھر سے پوچھنے لگا غیر یقینی میں

"کروں گی!" سہی نظری جھکا کر بولی

عارب نے سنتے خوشی سے آنکھیں میچلیں

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بہت بہت شکریہ آپکا لسمی جی آپ نے آج اپنے عاری کو ایک نئی زندگی دی ہے اپنا مان بخش کر اور مجھ پر یقین ایسے ہی قائم رکھیے گا ان شاء اللہ میں آپکی امید پر پورا اتروں گا اب سے بے خوف رہیے آپ۔" وہ ایک دم اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا ہوا بولا اور ایک آخری نظر اسکے چہرے پر ڈالتے آنکھیں صاف کر کے وہاں سے نکلا۔ سہمی اس سے کہنا چاہتی تھی کہ رک جاؤ وہ اسکا سرد بادیتی پر وہ اتنی خوشی میں اسکے ذرا سے ہاں پر نکلا تھا کہ سہمی کچھ کہہ ناسکی۔

پروہ خود نہیں اندازہ لگا سکی تھی کہ اسنے اپنا مان بخش کر اسے کتنی خوشی دی ہے۔ اسے ایک خوبصورت زندگی اسکی خواہش پوری کی ہے۔ کہ اس پر اسکی جیون ساتھی کو اتنا ہی یقین ہونا چاہئے تھا۔

"عجیب بندہ ہے!" وہ سر جھٹک کر اٹھتی دروازہ بند کیے واپس آکر بیڈ پر لیٹ گئی اور اپنے ماضی کو سوچنے لگی جہاں وہ تھا اسکا شہزادہ،

جسکی صورت دیکھ کر لوگوں کے منہ سے خود ماشاء اللہ نکلتا تھا۔

اسکی آنکھیں دیکھ کر لوگ تھم جاتے تھے کہ کیسے اس قدر خوبصورت ہو سکتی ہیں۔

اسکے لہجے کا ٹھہراؤ بولنے کا سنجیدہ انداز، محبت شفقت سے بھرپور الفاظ کا چناؤ کرنا۔

اسکی خاموشی اپنے کام سے کام رکھنا سب کچھ اتنا حسین تھا، اسکی ماں تھی اور خود تھی خوشحال زندگی تھی پھر اچانک سے اسکے بھائی کی خوبصورتی کو نظر لگ گئی۔

اور بہت بے رحمی سے اسکے چہرے کو کاٹا گیا کہ اسکے خوبصورت چہرے پر وہ نشان ایک پراسرار سی داستان بیان کرنے لگے تھے۔

ناول: دشت وشت / مصنف: مہوش علی

انکی خوشیاں انکا باپ نکل گیا انکی ہنسی اسکے بھائی کے قہقہے اسکی ماں کی محبت ممتا بھری جھڑکیں سب ہی تو  
نوج گیا وہ۔۔۔

وہ جوں جوں سوچتی گئی ویسے ہی اسکا تکیہ بھگتا گیا۔۔۔

"ایک بار تم لوٹ آؤ عالم میں سارے غم بھلا دوں گی۔" آنکھیں سختی سے میچے وہ بولی

تو دوسری طرف کھڑکی کے پاس کھڑا عارب آج بے انتہا خوش تھا۔۔۔

اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ اسکا مان جیتے گا اسے خوشی دیگا بے انتہا خوشی۔۔۔

اسکی سوچ پہ پورا اترے گا۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بیڈ پر آگیا۔۔۔

خوشی سے آج نیند آنکھوں سے کو سودور تھی جبکہ ماتھے پر اسکے ہاتھوں کا لمس تو سانس میں اسکی مہک بسی  
ہوئی تھی۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"یہ نمبر آف مت کرنا میں اس سے کانٹیکٹ میں رہوں گا تم سے" وہ دائیں طرف سوئی حور تو بائیں طرف

سوئی فیری کو دیکھتی ہوئی پھر موبائل کو دیکھنے لگی جہاں برہان کالا تعداد میسجز کا لڑ تھیں۔

وہ اسے یاد کر رہا تھا بہت۔۔۔

مسکان خاموش سی پڑھتی رہ گئی۔

ابھی کچھ دیر پہلے اسکی بات داد سے ہوئی تھی جو اسے مشورہ دے رہا تھا کہ وہ حور کو لیکر جائے یہاں سے کہیں

دور جہاں اسے محبت کے ساتھ ہمت بہادری دے سکے۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے کھلی فضا میں بے فکر ہو کر سانسیں لینے کی طاقت دے سکے۔  
 مسکان نے سنتے ہی انکار کر دیا ہوٹل سے بھی اور کہیں دور جانے سے بھی۔  
 اسکے انکار پر آلف غصہ تو بہت ہوا پر وہ اگنور کر گئی۔  
 اور اب اسنے خود کہا تھا کہ وہ کچھ کرے گا۔  
 مسکان بھی سوچنے لگی تھی وہ کیا کرنے والا تھا۔  
 "بندہ پڑھ کر سپلائے ہی دیدے گناہ نہیں ملے گا محرم ہوں تمہارا۔" وہ ابھی اپنی سوچوں میں تھی جب میسج  
 ٹون ہوئی اور اسنے دیکھا تو واٹس اپ پر برہان کا ہی میسج تھا۔  
 "میں جواب ہی ٹائپ کر رہی ہوں۔" وہ دانت پیس کر بولی۔  
 "اچھا پھر میں انتظار کر رہا ہوں۔" وہ خوش ہوتا کس ایموجی سینڈ کرتے بولا۔  
 مسکان نے پڑھ کر سر اثبات میں ہلایا اور آہستہ سے موبائل سے سم نکال کر دانت نے نیچے رکھے دو ٹکڑوں  
 میں تقسیم کر دی۔۔۔  
 "میں میسج ہی ٹائپ کر رہی ہوں۔۔۔" وہ گنگنائی اور اپنا دوسرا موبائل اٹھا کر اسنے کسی کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔  
 رنگ جارہی تھی اور کچھ ہی دیر میں دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔  
 "میں صدمے میں ہوں!" وہ سچ میں اسکے کال کرنے پر صدمے میں تھا۔  
 "اچھا پھر ایسا کرو تھوڑا وقت نکال کر فوت ہو جاؤ۔" زچ ہو کر اسنے دانت پیسے  
 "جولیٹ کیوں دل کے ٹکڑے کر رہی ہو۔۔۔  
 ایک تو پہلے ہی رومیو قبر میں ہے اس معصوم نے کیا بگاڑا ہے۔۔۔" وہ سسکا اٹھا

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مسکان نے گہرا سانس بھرتے حورالعین کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

اور پھر برہان کا سوچتے مسکرائی۔

"کسی کو کڈنیپ کروانا ہے!" کچھ توفیق بعد وہ بولی۔۔۔

رومیو خاموش رہ گیا۔۔۔

بھلا اڑانے والے کب سے کڈنیپ کرنے لگے

"بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟" اپنے کام کی بات پر وہ سیریس ہو گیا۔

"بکواس۔۔!" مسکان نے تپ کر جواب دیا۔۔۔

"نہیں وہ تو تم فری میں کرتی ہو پیسوں کی بات کرو۔" وہ کافی سنجیدگی سے بولتا چاکلیٹ کے پیس کو منہ میں

رکھتا سامنے ٹیبل پر بیٹھے آدمی کو کافی سرو کرنے لگا۔

"مل جائیں گے کہ تمہارا منہ بند ہو جائے گا۔" اسنے ناگواریت سے کہا رومیو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہو خیرت جولیٹ بڑی مہربان ہو رہی ہو؟ اگر تم پاکستان سے چلغوزے دلوادو گی تب بھی میں تمہارا کام

کردوں گا۔" اسنے سخاوت دیکھاتے ٹرے انگلی پر گھمائی۔۔۔

"بکواس۔۔۔۔"

"وہ تم ابھی کر رہی ہو چلو اس معصوم کی تصویر اور ڈیٹیل سینڈ کردو تمہارا کام ہو جائے گا۔"۔۔۔

"ہمم! گڈ ویسے میرے مشورے پر غور ضرور کرنا۔" وہ مسکرائی ریلیکس ہو کر اسنے سوچا تھا بہت منت کرنی

پڑے گی اس صدمے والی بیمارے کے مریض کو۔۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں! تمہیں مار کر پھر فوت ہوں گاریلیکس سا۔ اور وہاں حساب دینے کے بجائے تمہارے بارے میں سوچتے مجبوراً مجھے جہنم میں آ کر تمہیں کڈنیپ کرنا پڑے گا۔" وہ دوسرا آرڈر لیکر ٹیبل پر جانے لگا۔  
 "اوہو تو خود کو جنتی سمجھتے ہو؟" وہ ضبط سے بولی

"کوئی شک میری جولیٹ؟ بندہ میرے جیسا ہو تو سیدھا جنت میں ہو گا کیونکہ میرے معاملے میں سب کنفیوز ہو جاتے ہیں۔" وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا مسکان نے کوفت سے کال ڈسکنیکٹ کر دی اور وہ اس قدر انسלט پر صدمہ میں آ گیا تھا۔۔۔

"سر!۔۔۔" ویٹر نے اسے ہلایا جسکی آنکھیں سامنے بیٹھی انگریزن کی سفید ٹانگوں پر تھی تو منہ کھلا ہوا تھا کچھ کہنے کیلئے۔۔۔

"میں صدمے میں ہوں!" وہ بڑبڑایا۔۔۔

دکھ اس بات کا تھا جولیٹ نے ہمیشہ اسے دکھ ہی دیے تھے۔

اسکی دوسری بات ابھی منہ میں ہی تھی جب اسکے موبائل اسکرین پر واٹس اپ کا میسج شو ہوا اسنے دیکھا تو اسکی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

جولیٹ کی طرف سے ڈیٹیل اور تصویر تھی جسے کڈنیپ کرنا تھا اسے۔۔۔

"یہ لڑکی میرے کفن بریانی کا انتظام تو نہیں کر کے بیٹھی؟" وہ بڑبڑایا اور آگے بڑھ گیا۔

"عارب! حورالعین کہاں ہے؟" سسی عین کو ڈھونڈنے کے بعد تھک کر گھر میں داخل ہوتے عارب کو دیکھ کر بولی۔

"کیا مطلب؟ وہ یہیں ہوں گی کہاں گئی؟

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گھر میں دیکھیں یہیں کہیں ہوگی۔ "عرب نے پریشان ہوتے کہا۔  
 "میں دیکھ چکی ہوں پورا گھر پر وہ کہیں نہیں مل رہی مجھے!" اسکی آنکھیں بھینگنے لگی۔  
 عرب ششدر ہو گیا۔۔۔

"ایسے کیسے کون آسکتا ہے گھر میں؟  
 مسکان کہاں گئی وہ تھی نا یہاں کہاں گئی پھر؟ اور فیری وہ۔۔۔؟" اسنے غصہ ضبط کرتے پوچھا اور سارا گھر  
 ڈھونڈنے لگا۔۔۔

پراسے نامسکان ملی نافیری نا ہی حور العین۔۔۔  
 "یہ کہاں گئی پاگل عورت مینٹل سانگی خود مرے گی ہمیں بھی مردائے گی!" وہ غراتا ہوا بھاگتا آفس میں  
 پہنچا۔۔۔

پردہاں اسکے لئے جھٹکا تیار تھا کہ اسکا سسٹم پھر سے ہیک تھا۔۔۔  
 اور یہ کون کر سکتا تھا اتنی ہوشیاری سے کہ پہلے اسکے الرٹ سائرن آف کیے پھر سسٹم ہیک کیا۔  
 لب دانتوں میں دبائے اسنے سب کچھ سیٹ کیا۔۔۔

وہ اس دوران دعا مانگنے کا کہ یہ سب خواب ہو مسکان ایسا کچھ نا کرے۔۔۔  
 اس جذباتی لڑکی سے کوئی امید نہیں رکھی جاسکتی تھی۔۔۔

جس طرح کے اسکے پچھلے دن سے تیور تھے اسے سمجھ جانا چاہیے تھا یہ خاموشی طوفان کی آہٹ تھی۔۔۔  
 "پتا نہیں وہ کہاں لیکر گئی اسے۔۔۔" وہ دروازے پر کھڑی سمی کی بھیگی آنکھیں دیکھتا لب بھیج گیا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور پھر کافی وقت بعد اسکا سارا سسٹم ٹھیک ہوا کیمرہ ایکٹو ہوئے تو اسے سامنے ہی باہر بیک سے سائیڈ دیوار پر سرخ ایرو نظر آئی۔

سمی نے بھی چونک کر دیکھا تھا۔

"یہ تو بیک سائیڈ ہے نا؟" اسنے عارب کو دیکھتے خوفزدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں!" وہ سر ہلاتا وہاں سے نکلتا بھاگا سمی بھی پیچھے ہوئی اور بیک سائیڈ پہنچتے اسے دیوار پر وہ ایرو نظر آیا عارب نے آس پاس دیکھا پر کچھ نظر نہیں آیا۔

"وو۔۔۔ وہ بھی ہے!" سمی نے دوسری دیوار کی طرف اشارہ دیا اور وہ اس سے آگے بنے ایرو کے پیچھے گیا۔ وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔

چاروں طرف دیوار پر ایرو بنے ہوئے تھے اور انکارخ واپس دروازے کی طرف تھا۔

"پھر باہر!" وہ بڑبڑاتا ہوا باہر نکلا۔

"کیا اندر کوئی آیا تھا؟"

"ہاں آج کام والی کی جگہ اسکا بیٹا آیا تھا۔" اسنے اسکا موڈ دیکھتے ڈرتے ہوئے بتایا

عارب دانت پیس کر تھم گیا۔

"اسے اندر آنے کی اجازت کس نے دی؟"

"مسکان نے۔" سمعی نے بتاتے منہ پر ہاتھ رکھ لیا مطلب یہ سارا کھیل مسکان نے کھیلا تھا وہ حورالعین کو

یہاں سے کڈنیپ کروا کر گئی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

عرب سارے گھر میں بنے اوروں سے گھوم کر جب باہری گیٹ پر آیا تو وہاں قریب ہی نیچے ایک چٹ پڑی ملی۔۔۔

وہ اب سمجھا تھا کہ کیوں مسکان نے گارڈز ہٹائے تھے گیٹ سے۔۔۔  
بالکل پابندی ہٹادی تھی گھر سے مطلب وہ سب پہلے ہی تیار کیے بیٹھی تھی بس کسی آدمی کا ساتھ لیکر حور العین کو نکال کر یہاں سے لے گئی۔

"ڈیر خواب والے سالے !  
السلام علیکم:

معذرت خواہ ہوں تم لوگوں کی شہزادی میں نے ہی چرائی ہے ساتھ بچی اور غنڈی کو بھی، اب یہ مت سوچیے گا کہ کسی غنڈے شنڈے نے کڈنیپ کیا ہے۔ اللہ کی قسم میں اتنا شریف بندہ ہوں جتنے تم بھی نہیں ہو۔ یہ تو صرف چلغوزے کی بھوک سے مجبور ہو کر میں کڈنیپ کیا ہے۔ لڑکی بچے سمیت ٹھیک ہے اگر سہی سلامت چاہیے تو ایک چلغوزہ دیکر پتلی گلی سے نکل جانا۔  
توجہ سے پڑھنے کیلئے شکر یہ۔

"فقط چلغوزہ"

اس چٹ پر ٹیپ سے رکھا ہوا سالم چلغوزہ دیکھتے عرب لب بھیج گیا۔  
کہ یہ کس گھٹیا انسان کی حرکت ہو سکتی ہے۔

"کیا لکھا ہے؟" سہی نے اسے خاموش سرخ رنگت سے کھڑے دیکھ کر پوچھا

"فقط چلغوزہ" وہ بڑبڑایا

سہی حیران ہوئی۔۔۔

"نہیں اس چلغوزے کا نہیں پوچھ رہی اس میں لکھا کیا ہے؟" وہ چٹ پر رکھا چلغوزہ دیکھتی بولی  
 "یہی لکھا ہے خود پڑھ لیں۔" وہ غصے سے چٹ اسکے حوالے کرتا گھر کے اندر بڑھ گیا سہی نے بوکھلاتے  
 ہوئے تھاما اور اسکی پشت دیکھتی وہ چٹ دیکھنے لگی جہاں وہی لکھا تھا۔  
 "عرب یہ کیا ہے؟" وہ گھبراتی ہوئی اندر بھاگی جہاں عرب آلف کو کال کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں عزل بولو؟" دوسری طرف مصروف سی آواز آئی آلف کی

"حورالعین کہاں ہے؟" وہ غصے سے غرایا

آلف پہلے چونکا پھر حیران ہوا

"کیا مطلب کہاں ہے تم لوگ لے گئے تھے مجھے کیا پتا کہاں ہے؟"

"آلف مجھے تم لوگ غصہ مت دلاؤ کیا تم ملے ہوئے ہو مسکان سے اگر ہاں تو مجھے بتاؤ کہاں لیکر گئی ہے وہ  
 حورالعین کو؟" وہ دھاڑا

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا عزل! میں نے کہا نا مجھے نہیں معلوم وہ کہاں لیکر گئی ہے۔" آلف سے

نیکسٹ مشن کی فائل بند کرتے ناگواریت سے کہتا آفس سے باہر نکلا۔

"اوکے! ویل فائن! بتاؤ کیا تم نے مسکان سے اپنے نایاب مشورے کا تذکرہ کیا تھا؟" اس نے جتایا آلف

ٹھٹھک گیا اور پھر اسکے لبوں کو بھولی بھٹکی مسکراہٹ چھو گئی۔

"ہاں!" اس نے سر اثبات میں ہلایا

عرب آنکھیں میچ کر لبوں پر زبان پھیرتا بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"پھر کیا امید رکھوں میں بتاؤ مجھے تم لوگ!" وہ غرایا سہمی اندر سے سہم سی گئی۔  
 "عرب یار سمجھنے کوشش کیوں نہیں کرتے! اسے اس سب کی ضرورت تھی۔۔  
 چھوڑو سب کو بس اچھے کی امید رکھو میں معلوم کرو اتنا ہوں اسکا۔۔

ویسے گھبراتے کیوں ہو یا وہ لیڈی باس ہو کر مردوں کو مار گراتی ہے پھر ایک شہزادی کو سنبھالنا کون سی بڑی  
 بات ہو گی؟" اسے سمجھایا

پر جو عرب چاہتا تھا وہ کہاں سمجھ رہا تھا۔

"مجھے اپنی بہن کی ہمت قابلیت پر شک نہیں! پر وہ عالم کی عین کو بدل دے گی میں یہ برداشت نہیں کر سکتا  
 عزل!" اسنے اذیت سے بتایا۔۔۔  
 اسکی سوچ سن کر کچھ پل تو آلف خاموش ہو گیا۔۔۔

اور پھر ہلکا سا ہنسا۔۔۔

"اگر اسکی محبت میں طاقت ہو گی تو کوئی کچھ نہیں بدلے گا بس تم اب محبت کا کھیل دیکھو۔  
 اچھا چلو میں ایک میٹنگ میں ہوں بعد میں بات کرتا ہوں۔" اسنے کہا اور آہستہ سے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔  
 عرب کبھی موبائل کو دیکھتا تو کبھی سامنے کھڑی سہمی کو جو اسے آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 "سہمی جی! اگر میں کہوں کہ عالم کے انتظار کے ساتھ تمہیں اب شہزادی کا انتظار کرنا پڑے گا تو؟" وہ چلتا ہوا  
 اسکے سامنے کھڑا ہوا۔

اسکے سوال پر سہمی کی رنگت زرد پڑ گئی اور وہ اسکے بے بس چہرے کو دیکھنے لگی۔۔  
 اسنے مسکرانے کی کوشش کی۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

میں انتظار کرنے کی عادی ہو گئی ہوں!

مجھے اسکا ذائقہ معلوم ہے اور مجھے برا نہیں لگتا۔۔۔ اس انتظار میں میں اپنے رب کے مزید قریب ہو جاتی ہوں، اور مجھے لگتا ہے وہ چاہتا ہی ہے کہ میں بہت قریب ہو جاؤں اسکے!" اسنے بھیگی آنکھوں مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور ہاتھ میں موجود رو میو کی چٹ کو نیچے پھینک کر چھوٹے سے قدم اٹھائے اندر بڑھ گئی۔

عرب اسکے الفاظ کے سحر میں جکڑا بت بنا اسکے اذیت محسوس کرتا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

"سمی!" اسنے پیچھے پکارا وہ تھم کر رک گئی۔ اور آنکھیں پونچھ کر مڑتے اسے دیکھا وہ ہنس پڑا جسے دیکھتے سمی بھی ہنسی۔۔۔

"مجھ سے دوستی کریں گی شریفوں والی؟" وہ چلتا بالکل اسکے سامنے رکا سمعیہ نے حیرت سے اسکی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا جہاں کہیں کوئی شرارت نہیں تھی۔

"لڑکے لڑکی کی دوستی جائز نہیں!" وہ منہ بنا کر بولی البتہ آواز آنسوؤں کی نمی سے بھیگی ہوئی تھی۔

"ہم جائز بنا چکے ہیں ناں! آپ ہاں کر دیں۔۔۔"

کوئی بد تمیزی نہیں کروں گا اچھا سانیک پیارا دوست بنا رہوں گا پراس۔" وہ التجائیہ بولا

"ایسا۔۔۔۔"

"سمی پلیز!" اسکی بات کاٹ کر کر بولا۔

وہ آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"اگر اللہ نے گناہ دیا تو؟" وہ بولی

"ہم بانٹ لیں گے ناں آپس میں۔" وہ محبت سے بولا۔

سمی پہلے چونکی پھر ہنسی۔۔۔

"شہزادی ٹھیک ہے ناں؟" وہ بہت امید بھری نظروں سے دیکھتی بولی

"ہاں ٹھیک ہے!" اسکی ہاں سنتے وہ سر ہلا کر مڑی عارب بوکھلا گیا

"آپنے جواب نہیں دیا؟" اسنے سامنے آتے پوچھا سمی نے بروقت برے تصادم سے خود کو بچایا۔۔

"ٹھیک ہے اگر بانٹ لیں گے گناہ تو سہی!" وہ ہنسی۔۔۔

سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ کر

کیونکہ پریشان تو وہ ہوتے نہیں جنہیں ناامیدی ہوتی ہے۔۔۔

اور وہ ایسی کہاں تھی۔۔۔

اسنے اپنے رب پر یقین رکھا تھا اور وہ اپنے بھائی سے بھی مل گئی بلکہ عزت سے حفاظت کی خوبصورت چار

دیواروں کے اندر محفوظ بیٹھی تھی۔۔۔

اب اسے اپنے بھائی اور بھابی کیلئے بھی رب سے دعا مانگنی تھی کہ وہ جلدی اسکے پاس لوٹ آئیں۔

"چلو پھر کافی بنا دو تم!" عارب صوفے پر خوش ہوتے بیٹھتا بولا

اندر جاتی سمعیہ نے چونک کر دیکھا

"آپ سے تم۔۔۔"

"بھئی اتنا شاک کیوں ہو رہی ہو دوستی میں کیسی شرم جاؤ!" اسنے کہا کہ وہ غش ہوتے بچی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھتی اسکی آنکھوں کے اشارے پر کچن میں جانے لگی  
یہ دیکھ کر عارب مسکرا دیا کہ وہ اپنی سہمی کو کبھی منٹ کیلئے بھی پریشان نہیں ہونے دے گا بلکہ اسے ایک  
خوبصورت زندگی سے آشنا کروائے گا جہاں خوبصورت وہ قہقہے لگائے گی اور وہ بے فکر ہو کر سنے گا۔  
"ان شاء اللہ۔۔۔۔۔"

عالم کے آنے سے پہلے ہی چڑیلیٹ جائے گی۔ "اسکی کلائیوں میں سرخ چوڑیاں دیکھتے بولا اور قہقہہ لگا اٹھا۔  
"دماغ سے عاری!" وہ اسے غصے سے دیکھتی لب داگئی۔۔۔۔۔"

\*-----\*-----\*

"طبیعت کیسی ہے؟"

وہ اس کی لڑرتی ہوئی پلکوں پر ایک نظر ڈالتا ہوا کپڑے چینج کرنے لگا۔۔۔

"لیٹ جاؤ واپس!" اسے اٹھتے دیکھ کر داد نے سخت لہجے میں ٹوکا۔۔۔

نور نے چونکتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جہاں وہ الماری سے شرٹ نکال رہا تھا۔۔۔

اسکی چوڑی پشت پر نظر پڑتے ہی وہ فوراً پھیر گئی۔۔۔

وہ بے بس سی لیٹ کر پانی کی طرف اشارہ دینے لگی۔۔۔

"دیتا ہوں!" وہ وائٹ شرٹ پہنتا بٹن بند کرتا ہوا اسکے پاس آیا جہاں پاس ہی ٹیبل پر جگ رکھا تھا داد نے

اسے مسکراتی نظروں سے دیکھتے پانی کا گلاس بھرا اور پاس بیٹھتے اسے تکیوں کا سہارا دیکر گلاس لبوں سے

لگایا۔

تھوڑا پی کر اسنے منہ دوسری کرتے ہوئے نفی کی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

داد نے گلاس دوسری طرف رکھتے ہوئے انگلی لبوں پر پھیر کر صاف کیے۔۔۔

نور کی آنکھوں میں نمی پھیل گئی

اسے دو ماہ ہوئے تھے ہوش میں آئے اور دائود آلف اسکی سنبھال کسی بچی کی طرح کر رہا تھا جیسے وہ ذرا سا خود اٹھی تو اسے تکلیف پہنچے گی۔

اور وہ ایسا ہوتا بھی کیوں ناچار ماہ بعد تو وہ کچھ سنبھلی تھی ورنہ وہ اسے کتنی دفعہ دیکھ چکا تھا۔

دو ماہ بعد جب اسے ہوش آیا تھا تو وہ کتنا چیختی کتنا ٹپتی تھی۔۔۔

وہ اپنے پور پور پر افیت محسوس کرتی گلا پکڑ کر بری طرح دھاڑیں مارنے لگتی کہ ناچار ڈاکٹر کو اسکے ہاتھوں باندھنے پڑتے تھے۔۔۔

اور پاس کھڑا دائود آلف کس افیت میں اسے دیکھتا تھا یہ صرف اسکا دل جانتا تھا جب اسے انجکشن پر سلا یا جاتا سارا سارا دن بیہوش ہوتی۔۔۔

اور جب کبھی آنکھ کھل بھی جاتی تو صرف چھت کو ہی گھورتی رہتی۔

وہ بول نہیں رہی تھی پراٹھنے بیٹھنے کے قابل ہو گئی تھی بس اسکے لبوں پر ایک افیت بھری خاموشی چھائی تھی جو داد کو تکلیف تو بہت دیتی تھی پر وہ کچھ کر نہیں پارہا تھا۔

اسے ہنسانے کھلکھلانے کی بہت سی کوشش کر چکا تھا ان دو ماہ میں پراسکی ایسی چپ تھی کہ کبھی کبھی اسے بھی توڑ دیتی تھی۔

کتنا ترسا ہوا تھا وہ اسکے لبوں سے ایک لفظ سننے کیلئے اور شدت سے انتظار کر رہا تھا اسکے بولنے کا پر ہمیشہ کی طرح گھر آکر مایوسی ہی ہوتی تھی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ایک ماہ پہلے اسنے یہ فلیٹ لیا تھا۔۔۔

جہاں نور العین کو لیکر آیا تھا ڈاکٹر زکی پر میشن کے ساتھ

انہیں آئے پورا ماہ ہو گیا تھا اور اس ایک ماہ میں وہ اسکے اشارے سے پہلے ہی اسکی ہر چیز اسکے سامنے رکھتا تھا  
چاہے کھانا ہو چاہے پانی کپڑے کچھ بھی وہ اسے کسی چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔ اور کرتا بھی کیوں  
نا بھائی کے بعد وہ تو تھی اسکی دل کے بہت قریب۔۔۔

حور العین کو تو مسکان جانے کہاں لیکر چلی گئی تھی۔ اسکا اتنا پتا نہیں تھا کسی کو۔۔۔

عارب برہان خود سب ڈھونڈ کر تھک چکے تھے پر وہ ایسے غائب ہوئی تھی جیسے ملنے کی کوئی امید نا ہو۔  
یہ بات برہان کو بھی معلوم ہو گئی تھی اور اسے بھی ایسی چپ لگی تھی کہ الفاظ کسی کے پاس نہیں بچے تھے۔  
وہ غصہ تھا مسکان پر کہ اسے جانا تھا تو خود جاتی اسکی بیٹی کو کیوں لے گئی۔  
اسے یہ ٹیشن کھائے جاتی تھی پتا نہیں کس حال میں ہوگی۔۔۔

"میں کھانا لاتا ہوں۔۔۔!" سر جھٹکتے ہوئے اسنے کہا اور اسکا گال تھپتھپا کر اٹھا ہی تھا کہ نور نے اسکا ہاتھ تھام  
لیا۔

"کچھ کہنا ہے؟" دادا واپس بیٹھتا اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بولا

اسے اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں ساری اذیت دکھ رہی تھی کہ کیا ہو رہا تھا اسے۔۔۔

"میں کھانا لاتا ہوں کھا کر پھر آرام سے باتیں کرتے ہیں" انگلیوں کی پوروں سے اسکا گال سہلاتے ہوئے وہ  
اٹھ کھڑا ہوا کہ بے بسی کی مورتی بنی ہوئی نور اسکی پشت نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھتی رہ گئی۔  
وہ کتنی بار اسے اپنے دل کا بھوج بتانے کی کوشش کر چکی تھی پر وہ کبھی سنتا ہی نا تھا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

ہمیشہ کوئی نا کوئی رکاوٹ بیچ میں آ جاتی۔۔۔  
اور وہ جو کہنا چاہتی اسکی خاموشی ٹھہر جاتی  
ابھی بھی تو ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔

وہ خون کے آنسوؤں پیتی آنکھیں میچے پڑی رہی تھی جبکہ نظروں کے سامنے کمال صاحب اور آسیہ بیگم کا چہرہ  
لہرایا وہ چیخیں گھونٹنے کیلئے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑے آنکھیں سختی سے میچ گئی۔  
"مجھے معاف کر دو سب۔۔۔"

حور پتا نہیں تم کس حال میں ہو گئی۔۔۔ میرے کیے کی سزا پتا نہیں کس افیت میں تم نے جھیلی ہو گئی۔۔۔ اور  
عالم اپنے کیوں مجھے زندہ چھوڑ دیا۔۔۔  
مار دیتے مجھے میں ہی تھی آپکی بربادی کی وجہ کیوں زندہ چھوڑ گئے "وہ کروٹ کے بل پڑی آنسوؤں بہاتی سوچ  
رہی تھی پتا نہیں کب اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔

آلف جب بڑے اٹھائے روم میں داخل ہوا تو نور العین کو سوتا ہوا پایا۔۔۔  
وہ اسے جگائے بغیر کھانا ٹیبل پر رکھتا اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے میری بونی؟" اسکا بھیگا چہرہ دیکھتے وہ سرگوشی کرتا تھا چوم کر بال سنوارنے لگا۔۔۔  
اسکے لمس پر نور نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور اسے پاس بیٹھا دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی کہ اب جو وہ کہے گی  
پہلی بار تو کیا۔۔۔ تب بھی وہ اسے ایسے ہی آغوش میں لیے بیٹھا ہو گا۔

"کھانا کھائیں پھر وقت پر دوائی بھی تو دینی ہے میری بونی کو ہاں؟" اسکے رخسار پر نگوٹھا پھیرتے اسکی  
آنکھوں میں دیکھا

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ناچار نور گہرا سانس بھرتی سر ہلا گئی۔۔۔

"شاباش میری شوئی بونی!" اسکے ناک کو چھوتے ہوئے کہتا اٹھا اور اسے لے جا کر ہاتھ روم سے ہاتھ منہ دھولوا کر آیا۔۔۔

"پہلے کیا کھاؤ گی؟ یہ چاول میں نے بنائے ہیں خاص تمہارے لئے اور باقی کچھ سب شیر خان نے بنایا ہے۔۔۔ تم کیا کھانا پسند کرو گی؟" وہ اسے دیکھنے لگا کہ کچھ بولے۔۔۔

نور جو بولنا چاہتی تھی وہ شاید سننا نہیں چاہا ہاتھ۔۔۔

اسنے خاموشی سے بریانی کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔۔۔

داد بیچارگی سے دیکھتا گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"میں کھلا دوں؟" اسکے ہاتھوں سے چیچ لیتے ہوئے اجازت چاہی وہ سر ہلا گئی۔۔۔

"میری غیر موجودگی میں تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں پڑی نا؟" وہ اسے کھلاتا خود بھی وہی چیچ منہ میں ڈالتا اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگا۔

نور نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"شاپنگ پر چلیں گے کل ٹھیک ہے؟ کچھ فریش ہوا بھی لے لینا گھر میں بند رہتی ہو۔" نور سن کر سر ہلا گئی۔۔۔

وہ جانتی تھی شاید یہ صبح کبھی نہیں آئے گی۔ جس میں وہ اسے لیکر جائے گا باہر۔۔۔

اسنے ہاتھ سے روک دیا کہ اسے نہیں کھانا مزید۔۔۔

داد نے اسے چند گھونٹ پانی کے پلاتے باقی خود پی لیا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ صرف دیکھتی رہی کہ کتنی پختہ عادت تھی کچھ بھی ہو جائے اسکا جھوٹا کھانا نہیں بھولتا تھا۔۔۔  
آخر ملتا کیا تھا اسے اسکے جھوٹے میں۔

وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور باہر چاند کو دیکھنے لگی جب پیچھے وہ اسکے حصار میں لیکر اسکے  
کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے اپنے لب اسکی گردن پر رکھتے مسکرایا۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو بونی؟" اسکا سر سینے سے لگاتے ہوئے بونی پر زور دیا وہ ہلکا سا ہنس پڑی  
"کچھ نہیں!" وہ اچانک بولی تھی چاند کو دیکھتی کہ داد شاہک میں آکر اسے چہرے کو دیکھنے لگا۔  
"پھر سے بولو!" اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسنے غیر یقینی سے کہا۔۔۔

نور العین اسکے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتی سر ٹکائے سسکی دبانے لگی۔۔۔  
"داد۔۔۔!" وہ لب اسکے سینے پر رکھے اسکے سینے کے گرد بائیں ڈالے منہ چھپانے لگی۔

"جانِ داد آج میں بہت خوش ہوں میری بونی آج بہت خوش ہوں!" وہ گردن جھکا کر اسکے سر پر بوسہ دیتا  
ہوا خوشی سے بولا نور کی ہچکی بندھ گئی

"داد کچھ کہنا ہے!" اچانک سے وہ الگ ہوتی آنکھیں صاف کیے اسکی بدلتی دھڑکنوں سے خائف سی چاند کو  
دیکھنے لگی۔۔۔

"کچھ کیوں بونی! بہت کچھ کہو میں صرف تمہیں ہی تو سننا چاہتا ہوں۔۔۔

تمہیں اندازہ ہے ظالم کان ترس گئے تھے اس یتیم کے تمہاری آواز سننے کو۔۔۔" وہ نم آواز میں کہتا اسکی  
گردن میں منہ چھپائے ہنسا



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم کہاں یتیم تھے داد! یتیم تو تمہیں میں نے کیا ہے۔" وہ دل میں سوچتی اسکے سینے سے سرٹکا کر سامنے تماشہ دیکھتے چاند کو دیکھنے لگی جو اسے ساتھ نہیں تو حوصلہ بھی نہیں دے رہا تھا۔

"بولو ناں؟" وہ اسکی شہ رگ پر لب رکھتے سرگوشی میں بولا

اسکے لبوں کے دہکتے لمس پر نور اپنے آگے بندھے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتی آنکھیں موند کر خود میں ہمت پیدا کرنے کی کوشش کرتی اسے لمس اسکے چھونے محبت کسی سے نہیں پگھلنا چاہتی تھی۔۔

"داد اس قہر زمان کو میں نے کال کر کے بلایا تھا شادی میں۔۔۔۔

داد وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا تمہاری ہر ایک ٹوٹی پر مجھ سے نظر رکھواتا تھا۔۔۔

اسنے مجھ سے کہا تم ایک غنڈے ہو اور جیسا میں نے تمہیں دیکھا۔۔۔ میں وہ اسکا کہنا سچ سمجھ کر اس بربادی میں شامل ہو گئی۔۔۔

داد تم یتیم نہیں تھے میں نے تمہیں یتیم کیا۔

تمہارے ماں باپ کو میں نے مروا یاداد

حور العین کو میں نے ان حیوانوں تک پہنچایا بلکہ ساری بربادی کی ذمہ دار میں ہوں داد۔" وہ سب کچھ کہہ کر خاموش ہو گئی اور بے آواز رونے لگی تھی کہ اتنے ماہ بعد بولا بھی کیا۔۔۔

پر وہ اپنی محبت کو دھوکے میں نہیں رکھ سکتی تھی۔۔

وہ اس افیت میں نہیں جی سکتی تھی جس میں اسکے شوہر کو نہیں معلوم اس حیوانیت میں وہ برابر کی حصہ دار

ہے۔۔۔۔

داد نے ویران نظروں سے اسکے سر کو دیکھا۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نور میں مذاق کے موڈ میں نہیں میری جان!" وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولا

ایسا لگ رہا تھا جیسے دل کی دھڑکنیں ساکت پڑ رہی ہوں۔۔۔

ویسے ہی اسکے گرد حصار مضبوط ہونے کے بجائے کمزور ہو رہا تھا۔

"یہ جھوٹ نہیں یہی حقیقت ہے جو تم سے چھپائی گئی۔۔۔

تم صرف یہ جانتے ہو نا کہ قہر زمان ہمیں لے گیا۔۔

یہ نہیں جانتے داد کہ اسے بلانے والی میں تھی۔

تمنے اپنے ماں باپ کی قاتل کو زندہ رکھا ہوا ہے داد۔۔۔

ان بے گناہ کو مارنے والی کی اتنی دیکھ بھال کر کے اسے چلنا سیکھا رہے ہو۔۔۔ ابھی وقت نہیں گذرا زیادہ تم

مار سکتے ہو مجھے میرا گلا ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔

تم میرا گلا گھونٹ دو میں کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں میں یہ ڈیزر و کرتی ہوں۔" وہ مڑکی اسکی

بھیگی پلکوں ساکت سرد آنکھوں زر دپڑتے چہرے کو دیکھتی سر جھکا کر سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

جبکہ آنسوں ٹپ ٹپ داد کے پاؤں پر گر رہے تھے اور وہ اب خاموش کھڑی تھی۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔!" اچانک وہ ہنسا اور زوردار قہقہہ لگا کر اس سے دور ہوتا ہنسنے لگا۔۔۔

نور نے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھا جو قہقہے لگا رہا تھا۔۔۔

"مجھے کسی نے بتایا نہیں نور کہ۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ بولا نہیں اس سے بولا نہیں گیا کیونکہ آنسوں کا گولا اسکے

حلق میں پھنس گیا تھا۔۔۔

"عجیب اتفاق ہوا ہے میرے ساتھ نور العین۔۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آج کی تاریخ میں میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا اور ہنستے کہا تھا کہ یہ تو بونی ہے۔۔۔

اور آج اسی تاریخ پر تمہیں دیکھ رہا ہوں پر وہاں میری بونی نہیں وہاں قاتل کھڑی ہے بابا بابا۔۔۔

میرے ہی ماں باپ کی قاتل کھڑی ہے دیکھو لو گوں میری محبت مجھے بتا رہی ہے کہ اسنے اسکے ماں باپ کا قتل کیا ہے ان حیوانوں سے مل۔۔۔۔۔" دفعتاً وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

نور جو خوفزدہ ہر اسماں اسکے ہذیاتی انداز سے سہمی ہوئی تھی اچانک سکوت چھانے پر اسنے سراٹھایا تو ان بھیگی آنکھوں کو خاموشی سے خود پر ٹکا پایا۔۔۔

"تم جانتی ہو میں تمہیں مار نہیں سکتا اسلئے بتایا ہے نا؟" وہ آستیں سے آنکھیں پونچھ کر بولا۔

"اتنی جلدی کیوں بتایا نور ابھی تو یتیم ہوئے پانچ ماہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کچھ تو رحم کھاتی۔۔۔

میں انسان تھا نور العین۔۔۔" وہ مسکراتا ہوا بولا پر اسکے لہجے کی ٹوٹ پھوٹ نور کا دل چیر گئی کہ وہ نفی کرتی روتی ہوئی گھٹنوں کے بل اسکے سامنے گر گئی۔۔۔

"مجھ پر بہت بھوج تھا داد۔۔۔ میں اپنی محبت کو دھوکہ دے رہی تھی،

میں سو نہیں سکتی تھی۔۔۔ بول نہیں سکتی تھی۔۔۔ سوچ نہیں سکتی تھی میں معذور ہو گئی تھی خوف سے داد مجھے معاف کر دو۔۔۔" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی سسکتی ہاتھ جوڑ گئی۔

داد سن کر مسکرایا۔۔۔۔۔

"یہاں تو تمنے صرف اپنا سوچا ہے نور! میرا کہاں سوچا ہے۔۔۔

محبت کیا ہوتی ہے نور؟ میں واقعی نہیں جانتا یہ محبت کیا ہے؟" وہ دونوں انگلیوں سے اسکے آنسو صاف کرتا پچکار تے ہوئے بولا

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور نے خوف سے دیکھا۔۔۔

"بتاؤ ناں محبت کیا ہے؟" اس نے پھر سے پوچھا

"جج۔۔۔ جو تم کر۔۔۔۔۔"

"نانا سے محبت مت کہنا یہ پتا نہیں کون سا مرض ہے۔۔۔۔"

یہ کون سی افیت ہے جو تمہیں تکلیف میں دیکھ کر ہر خطا معاف کرنے کو کہتی ہے!

یہ محبت تو ناہوئی نور۔۔۔۔۔

اگر محبت ہوتی تو تم مجھے بتا کر اپنا سچ ایسے افیت نادیتی۔۔۔۔

مجھے اندھیرے میں رکھتی نور، میں کوئی گلا نہیں کرتا۔۔۔۔۔

تم نے توڑ دیا بونی۔۔۔۔۔ ختم کر دیا سب کچھ۔۔۔۔۔

ایک بار پھر مار دیا مجھے کیوں۔۔۔۔۔؟ "اسکی بات کاٹ کر اسکے کانپنے لبوں پر آخری خاموشی کی زنجیریں

باندھے وہ اٹھا۔۔۔۔۔

"داد۔۔۔۔۔!" خوفزدہ ہوتی نور نے چیختے اسکے پاؤں پکرنے چاہے ہی تھے کہ اس سے پہلے ہی وہ روم سے

جا چکا تھا۔۔۔۔۔

"د۔۔۔۔۔ داد نن۔۔۔۔۔ نہیں! مجھے مت چھوڑ جانا پلیر میرا کوئی نہیں داد۔۔۔۔۔!" وہ سسکتی ہوئی اٹھ کر بھاگتی

دروازے پر آئی پر وہاں خالی لائونج اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔

"داد۔۔۔۔۔ مجھے ڈرے لگے گا داد۔۔۔۔۔!" منہ پر ہاتھ جمائے وہ بمشکل لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی ہوئی باہر

تک آئی پر سنسان راہ اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"داد کہاں چلے گئے مجھے معاف کر دو۔۔۔"

میں صرف تمہیں دھوکہ نہیں دینا چاہتی تھی داد! "اسکی آپہیں سسکیاں عروں پر تھی پروہ جانے کہاں چھپ گیا تھا کہ ایک بھی آنسوں نا تھا مانا ہی پونچھا۔۔۔"

مجبور وہ سڑک پر بیٹھی آنسوں کی بوند کو ملاتی اس سے "داد" لکھ کر قہقہہ لگا اٹھی۔۔۔

وہاں سے گذرتے لوگ حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو زمین پر انگلیاں گھماتی ہنس رہی تھی۔۔۔

"میم!" مینجر دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا۔

الماری سے فائلز نکالتے ہوئے اسنے اسکی طرف دیکھا۔

"ہوں!" وہ ایک نظر دیکھتی ہوئی مطلوبہ فائل لیکر واپس چیئر پر بیٹھی۔

"میم! باہر کچھ لڑکے ہیں جھگڑا کر رہے ہیں ماحول خراب کر رہے ہیں،

ہمنے بہت سمجھایا بٹ وہ بد تمیزی پر اتر آئے ہیں جانہیں رہے میم اسلئے آپکے پاس آنا پڑا" وہ مودب ہو کر

بولے۔۔۔

"تو ایسے لو فروں کو اندر گھسنے کس نے دیا؟" ساری بات سن کر وہ ماتھے پر تیوریں سجا کر غصے سے بولی

"میم! اندر آئے تھے تمیز سے ایک ٹیبل پر بیٹھے پر کچھ لڑکیوں کو دیکھتے وہ بد تمیزی پر اتر آئے اور جب ہمنے

انہیں منع کیا تو ہم سے بد اخلاقی کرتے غنڈہ گردی کر رہے ہیں۔

ان لڑکیوں پر گندے فقرے کس رہے ہیں، میں نے کہا میں پولیس کو کال کروں گا تب ان میں سے ایک نے میرا لہر پکڑ کر کہا "جا اپنے باپ کو کال کر"۔۔۔۔۔ سر جھکائے میجر شرمندہ سا بتا رہا تھا جبکہ اسکا پارہ سر چڑھ گیا

"یہ ہیں کون بد تمیز!" فائل پٹخ کر وہ غصے سے اٹھی۔۔۔ حجاب میں اس کا معصوم خوبصورت سا گلابی چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔ سیاہ آنکھوں میں غضب کا قہر تھا۔ وہ اٹھی اور موبائل ٹیبل سے اٹھا کر مینجر کو ساتھ چلنے کا کہا۔۔۔

انہوں نے سر ہلاتے اس کے لئے دروازہ کھولا اور ان کے پیچھے چلتے ہوئے وہ لفٹ میں داخل ہوئی تو خود سیڑھیوں کی طرف بھاگے۔

"تینوں اپنا اپنا نمبر دو!" وہ چاروں دوسری لڑکیوں کے جانے پر پھر ایک ٹیبل پر آتے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولے۔

تینوں لڑکیوں نے اچانک گھبرا کر انہیں دیکھا۔

"کیوں کس لئے؟ اور یہ کیا بد تمیزی ہے جائیں یہاں سے ورنہ میں مینجر کو کہوں گی۔" لڑکی گھبرا کر غصے سے بولی۔۔

ہال میں موجود سب نے انکی طرف دیکھا۔

"اوہو جانم باتیں کرنے کیلئے ایک دوسرے کو پہچاننے کیلئے اور کس لئے۔"

نمبر دو! اور کیا منبر کچھ ہوتا سوتا ہے تمہارا جو اسکے پاس جانو گی؟" ایک لڑکی غصے سے گھور رہی تھی باقی کی سہمی ہوئیں تھیں۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہاں موجود سارے لوگ بیٹھے تماشائی تھی کسی میں ہمت نہیں ہو رہی تھی جا کر ان لو فروں کے گلے سے پکڑے اور پوچھیں کیا ہے کیوں تنگ کر رہا ہے۔۔۔

پر نہیں انہیں اپنی عزت پیاری تھی۔۔۔ پتا نہیں کس عزت کو پیارا رکھ رہے تھے۔۔۔ وہ کون سی عزت تھی حالانکہ سامنے بیٹھی لڑکیاں انکی ماں بہن کی جگہ تھیں۔۔۔ آج یہ ہیں تو کل خدا نخواستہ انکی سیٹیاں بہنیں بھی ہو سکتی تھیں پر وہ عزت الگ تھی جو انہیں محفوظ رکھنی تھی۔۔۔

"چلو! پتا نہیں کہاں کہاں سے آ جاتے ہیں!" وہ لڑکی اپنی دوستوں کو کہتی بیگ اٹھا کر وہاں سے نکلنے لگی کہ دفعتاً اس لڑکے نے انکی کلائیاں جکڑ کر انکے قدموں تلے زمین نکال دی۔

وہ ششدر انکی جرات پر مڑیں جہاں وہ آنکھوں میں ہوس کی بھوک لیے انہیں تک رہے تھے۔  
 "ہاؤڈیز یو ٹیچ می؟؟؟" وہ غرائی اور دوسرے ہی لمحے چٹاخ سے اس لڑکے کے چہرے پر نشان چھوڑ دیئے۔  
 "میخبر!! میخبر! کہاں ہے میخبر یہ کیسا ریسٹورنٹ ہیں کیسے کیسے آئے ہیں اندر کوئی خیال نہیں!" وہ اب چلا کر کہہ رہی تھی کہ میخبر کچھ ہی دیر میں بھاگتا ہوا وہاں پہنچا۔

جبکہ وہ لڑکے ششدر کھڑے تھے۔۔۔

\*\*\* "تمہاری یہ جرات!" وہ لڑکا غراتے اسکے بالوں کو جکڑنے لگا تھا کہ اسی وقت اسکا ہاتھ مضبوطی سے کسی نے جکڑ لیا اور زور سے نیچے جھٹکا۔۔۔

تینوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

لڑکیاں جو سہمی سی سر جھکا گئی تھی کچھ ناہونے پر سراٹھایا تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتی حیران ہوئیں۔

"کون ہو؟" وہ اسے سر سے لیکر بلیک نفیس سی ہیلز میں مقید پاؤں تک دیکھتا غصے سے بولا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

بلیک کپڑوں پر بے بی پنک حجاب پہنے سیاہ گھنی پلکیں سیاہ گہری رات سی آنکھوں پر وہ لابنی پلکیں انتہائی خوبصورت لگ رہیں تھیں، چھوٹی سی غصے سے سرخ ناک گلابی پتکھڑیوں سے ہونٹ حجاب کے ہالے میں اسکا چہرہ دمک رہا تھا کہ اس لڑکے کی نظریں اس پر ساکت سی پڑ گئی بلکہ مزید الفاظ منہ میں ہی گم ہو گئے۔

"دیکھیں سسٹریہ ہمیں تنگ کر رہا ہے!" وہ لڑکیاں جلدی سے بولیں

"کیا یہی ہیں؟" نور اس لڑکے کا سوال انکور کرتی میخجر کی طرف مڑی۔۔

"یس میم یہی ہیں تینوں لڑکے! پہلے دوسری لڑکیوں کو تنگ کیا وہ چلیں گئی اب انکو تنگ کر رہے ہیں۔"

میخجر نے فوراً کہا

وہ لڑکے چونکیں پھر نور العین کو دیکھا۔۔۔

"ہا۔۔۔!! یہ بونی کیا کر لے گی؟؟ اسے تو ہمارے حوالے کر دو کیوں معصوم کے سرائتی ذمہ داریاں ڈالیں

ہیں۔۔۔ آجائو بے بی میں تمہیں گود۔۔۔۔

"چٹاخ۔۔۔!!" وہ قہقہہ لگا کر ابھی بول ہی رہے تھے جب اسکا ہاتھ گھوما اور اس لڑکے کے منہ پر نشان چھوڑ گیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی لڑکی جانتی ہو کس کا بیٹا ہوں!!

منسٹر کا چاہے تو ابھی اٹھا کر لے جائوں کوئی کچھ نہیں کر سکے گا!" وہ نور العین پر غرایا جو وہ نہایت ہی خاموشی سے سنتی سر ہلا گئی۔۔۔

"ویل! گھٹیا بکواس کر لیتے ہو اپنی طرح۔ اب نکلو!" اسنے سرد لہجے میں باہر کی طرف اشارہ دیا۔

ان تینوں نے چونک کر اسکے بے فکر انداز کو دیکھا جسے اس پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ ریسٹورنٹ اوپن کیے ابھی کچھ ماہ ہوئے تھے پر ان چند ماہ میں جن بھی لو فروں کو معلوم پڑتا یہاں کی اونر لیڈی ہے تو فوراً گھس آتے بد معاشی کیلئے۔۔

کتنی دفعہ تو وہ انہیں ذلیل کیے یہاں سے دھکیل کر نکلوا چکی تھی۔۔

پر وہی ایک گیا تو دوسرے۔۔۔

یہ "عین" ریسٹورنٹ اسکے لئے ایک چیلنج بن چکا تھا اور وہ اس چیلنج کو بے خوف ایکسیپٹ کر رہی تھی۔

اسنے النور نام ہٹا کر دونوں بہنوں کے نام کا اینڈ "عین" نام رکھ لیا تھا، شروعات میں اسکی مدد برہان اور عارب نے بہت کردائی تھی پر اب وہ سب کچھ اپنے بل بوتے پر کر رہی تھی۔۔

اور آسانی سے کر بھی لیتی تھی اپنی اذیتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے پرنیچ میں یہ ہوس پرست لوگ آجاتے تھے عورت کو کمزور سمجھ کر انہیں توڑنے نوچنے۔۔۔

وہ بونی ضرور تھی پر اب وہ کمزور نہیں رہی تھی۔۔۔ جب سے اسکا دادا اس سے نکھڑا تھا تب سے وہ کہاں حساس رہی تھی۔۔

وہ حساس ہوتی بھی تو اسکے لئے تھی کہ وہ اسے کبھی تکلیف پڑنے نہیں دیگا اور جہاں اسے آنچ بھی آتی تو وہ سسک اٹھتی اور اسکا دادا اسے خود میں سمیٹ لیتا تھا متاع جان کی طرح۔۔۔

پر اب وہ سب کہاں تھا۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں ویسا رہا تھا۔ اس ایک سال میں سب کچھ بدل گیا تھا لوگ، حال، دل۔۔۔۔ اپنے۔۔۔

لوگ سب حیرت سے یہ تماشا دیکھتے چیخ مریز سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے کہ اب یہ چھوٹی سی لڑکی ان سے لڑے گی کیا۔

ناولہ: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"نہیں جانیں گے تو کیا کر لو گی؟" وہ نور العین کی آنکھوں میں جھانک کر بولا کہ وہ ڈر جائے پر وہ منڈر بے خوف پر اعتماد ہو کر انکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"لگتا ہے تمہیں اپنی عزت پیاری نہیں!" اسنے غصے سے جتایا۔۔۔

"نہیں ہمیں تو اب آپ پیاری ہیں۔۔۔ واللہ کیا آفت ہیں۔۔۔ چھوڑو یہ سب پری ہمارے ساتھ چلو عیش کروائیں گے۔۔۔ بیکار میں جوانی۔۔۔۔۔

"شٹ اپ باسٹرڈ! آٹو، آئی سے گیٹ آٹو فرام ہیئر!" وہ ان پر غرائی اور وہ محظوظ ہوتے ڈھیٹ ہڈی کی طرح سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"میم یہ لاتوں کے بھوت ہیں باتوں سے نہیں مانے گے آپ ایسا کریں پولیس کو بلائیں وہ خود ہینڈل کرے گی انہیں۔" مینجر انہیں وہیں کھڑا دیکھ کر گھبراتا ہوا بولا

جبکہ ویٹر سار اماجرہ دیکھتا موبائل نکال کر کسی کو کال کرتا سائیڈ ہو گیا۔

"ابے چپ کر سالے!" ایک لڑکے نے آگے بڑھتے ہوئے مینجر کو پیچھے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر خود کو سنبھال دیا۔۔۔

نور العین بوکھلا گئی۔۔۔

"جانتے ہو کس کے ساتھ ایسا کر رہے ہو ایس ایس پی برہان علوی کی بہن ہے!" مینجر غصے سے پاگل ہوتا

انہیں پیچھے دھکا دیتا بولا

"آہ! سچ یار پھر تو یہ پری ہماری گہری رشتداری ہوئی ایس ایس پی اپنا ہے آدمی ہو گا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

چلو ملکہ تمہیں جنت کی سیر کروا۔۔۔۔۔" اسنے آگے بڑھتے مزید تماشے کو ختم کرتے سیدہ نور العین کے بازو کو جکڑا۔۔۔

"چھوڑو مجھے کتے!" وہ غرائی سب ششدر ساکت سے کھڑے یہ دیکھ رہے تھے جہاں وہ نور العین کو بازو سے دبوچ کر لے جا رہے تھے باہر کھڑی گاڑی میں۔۔۔

میخرنے فوراً پولیس کو کال کرنے لگا۔۔۔

لوگ بوکھلائے ہوئے تھے جبکہ وہ لڑکیاں سہمی سی تھی کہ کیا انکے ساتھ بھی یہی حال ہونے والا تھا

"چپ نہیں تو یہیں ایسا حال کریں گے!" ابھی گلاس ڈور کے قریب پہنچتے غرائے ہی تھے تب ہی انکے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی مضبوط ہاتھ بڑھا کر اسنے کھولا۔۔۔۔

قدم اندر رکھتے ہی سب سے پہلی نظریں سامنے اس غصے سے سرخ آنکھوں پر گئیں۔۔۔۔

نور العین نے پہلے کھلتے ڈور کو دیکھا پھر اس سے اندر داخل ہوتے اس وجود کو۔۔۔

"داؤد بھائی!" لوگوں کے منہ سے سرگوشی نکلی جب نظریں اس پر گئیں۔۔۔

وہ لڑکے بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

رف حلیے میں چھ فٹ سے نکلتا قد چوڑا سینا مضبوط ورزشی جسامت گھنی مونچھیں ہلکی سی شیو۔۔۔

عنائی لبوں میں ہر وقت رہنے والا سگریٹ،

ہمہ وقت رہنی والی لہو آنکھیں انگلیوں میں موٹی رنگ۔۔۔

وہ سیدہ سادہ سا لڑکا ایک غنڈہ بن بیٹھا تھا۔۔۔

جسکی شہرت ہر شہر گلی میں عروج پر تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا ہو رہا ہے؟" ایک سکوت کے بعد اسکی سرد بھاری مردانہ آواز گونجی۔۔

ایک سرسری سی نظر نور العین کے وجود پر ڈالتے اسنے ان لڑکوں کی طرف رخ کیا۔۔  
وہ اسے دیکھتے کچھ گھبرا گئے تھے۔۔۔

داؤد بھائی کو کون نہیں جانتا تھا اسکی مار کٹائی سے سب واقف تھے کہ ایک بار پکڑ لے تو لہو لہان کر کے چھوڑتا تھا کہ انکے پاس سانسیں چھوڑنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچتا تھا۔

"کام ہے!" وہ خود میں ہمت پیدا کرتے ڈٹ کر بولے نور کی خاموش نظریں جواٹھی تھیں اسے دیکھ کر کچھ پل کھمیں پھرا سکی آنکھوں میں اجنبیت دیکھ کر پھیر دی اس سے۔۔۔

"چھوڑو!" وہ غصے سے اپنا بازو چھڑوانے لگی انکی پکڑ میں درد کر رہا تھا پر رونا تو اسنے کب کا چھوڑ دیا تھا۔۔  
تب سے جب اس بے حس شخص نے اسے روتے دیکھ کر سہارہ نہیں دیا تھا تب سے جب ایک گھر میں دو اجنبیوں کی طرح رہ رہے تھے۔۔۔

اسے چھوڑ کر جانے والا لوٹ کر تو آیا تھا پر کبھی داد کو واپس نہیں لایا جسکی نور العین کو بہت ضرورت تھی اس بھری دنیا میں۔۔۔

اسنے اپنا حلیہ ہی بدل دیا۔۔۔ وہ ایک شریف لڑکے سے غنڈہ سچ کا بن گیا۔۔۔

سب کا داؤد بھائی بن گیا پر کبھی نا آلف کو ساتھ لایا نا ہی داد کو کیونکہ وہ دونوں شخصیت وہ مار چکا تھا جنکے حسین لمحات اس کے ساتھ گزرے تھے۔

اس رات جب وہ لوٹا تھا تب ناداد بن کر لوٹا تھا نا ہی آلف۔۔۔۔

وہ گیا تو اپنے ساتھ سب کچھ سمیٹ گیا نور العین کی ہنسی خوشی کھلکھلاہٹ۔۔۔ اسکا داد اسکا آلف۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور جب آیا تو ساتھ تاریکی سیاہی تنہائی سرد پن۔۔۔ داؤد بھائی کو ساتھ لایا جو کہ ایک بے حس سرد وجود تھا۔۔۔

جسکے پاس کوئی احساسات نہیں تھے۔

"ہٹو!" داؤد نے اسکی مزاحمت دیکھتے ان لڑکوں کو دور رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

پر وہ نہیں مانے اور نور کو خوف سا آنے لگا۔۔۔

ہاں ایک خوف اسے تھا جو وہ اسکے لئے لایا تھا۔۔۔ خود سے ڈرانے والا خوف۔۔۔

وہ سچ میں مضبوط ہو گئی تھی سب سے لڑ سکتی تھی پر وہ داؤد کے سامنے اسکے لہجے کے سامنے نظروں کی تپش

سے گھبرا کر سہم جاتی تھی۔۔۔

"داؤد آ۔۔۔ آپ بچ میں۔۔۔۔!" وہ کچھ کہنے کی ہمت کرنے لگی۔۔۔

"میں نے کہا ہے ہٹو لڑکی سے دور!" بہت تحمل سرد پن سے اسنے کہا پر وہ ڈھیٹ ہڈی تھے کہاں مان رہے تھے۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسکا مضبوط ہاتھ نور العین کے دوسرے بازو میں پڑا اور جھٹکے سے اسے کھینچتا ان سے دور کر گیا

کہ وہ لہراتی سیدھا اسکے سینے سے لگی۔۔۔

جہاں سب کے منہ کھلے تھے وہاں جھٹکے سے داؤد نے اسے خود سے دور کیا کہ وہ لڑکھڑاتی دور کرنے لگی تھی

کہ ان لڑکیوں نے اسے بروقت سنبھالا

"میم آپ ٹھیک ہیں!" وہ اسے سنبھالتی ہوئی بولیں وہ بوکھلا کر سر ہلاتی سیدھی ہوئی ہی تھی کہ ٹھاکا کی آواز

گو نجی اسنے گھبرا کر دیکھا تو وہاں وہ تینوں اور داؤد سے الجھے ہوئے تھے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بہت چربی چڑھ گئی ہے سالے!" لڑکے کے کان کو پکڑے وہ اسے ایک کے بعد دوسرے تھپڑ مارتا نیچے پٹخ کر دوسرے کو گردن سے دبوچے مکے برسانا شروع کر دیئے۔۔۔

"دانود نہیں!!" وہ چیخی پر اس پر کہاں اثر ہونے والا تھا سب کو حواس باختہ چھوڑے وہ زمین پر پڑے لڑکوں پر لائیں برساتا چیخا اٹھا کر انکے سر پر ماری جب ہی نور العین کی چیخ نکلی۔۔۔

"اٹھاؤ انہیں!" وہ غرایا اور زمین پر لہو لہان پڑے تینوں کو باہر پھینکنے کا اشارہ دیا جس پر میخڑ اور ویٹر بھاگتے ہوئے آئے اور انہیں ریسٹورنٹ سے باہر نکالنے لگے۔

وہ سیدھا ہوا گردن کو جھٹکا دیکر وہاں توڑ پھوڑ دیکھتا نظریں گھما کر ان لہوں آنکھوں کو سیاہ پھیلی آنکھوں پر ٹکایا۔۔۔

وہ چلتا ہوا سگریٹ دوسرا منہ میں ڈالتے اسکے سامنے آیا۔۔۔

نور العین کی سانسیں تھم گئی۔۔۔

"جب خود کی حفاظت نہیں کر سکتی تو چلاتی کیوں ہو یہ اڈا؟" وہ سرد لہجے میں بولا

لڑکیوں کی آنکھیں اس پر ٹکی تھی پہلی بار دانود بھائی کو یوں سامنے اتنے قریب سے دیکھتے۔۔۔

انہیں کہاں امید تھی کہ یہاں دانود بھائی آئے گا وہ بھی یوں اچانک۔۔۔

سب کا شکا ہونا بنتا تھا۔۔۔

نور نے خود کو سنبھالتے لب بھینچے اور ان آنکھوں میں دیکھنا چاہا پر ہمت کہاں ہوئی تھی۔۔۔

"تمیز سے بات کریں آپ! یہ کوئی اڈا نہیں ہے ریسٹورنٹ ہے! اور میں آپ کو دعوت نہیں دی سرکہ بیچ میں

آئیں۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

مہربانی آپ کی آپ جاسکتے ہیں اب بہت کر لیا تماشہ! "وہ ایک دم بھڑک کر کہتی اسکی غصے سے بدلتی رنگت دیکھے بغیر میخبر کو وہاں کی صفائی کا حکم دیتی لوگوں سے معذرت کرنے لگی۔۔۔ جبکہ دائود ایک سرد نظر اس پر ڈالتا ہوا غصے سے اسکے پائوں میں پہنے ہیلز کو دیکھا جیسے ابھی کچھ کر دے گا۔۔۔

وہ ایک سرسری سی نظر وہاں ڈالتا فضا میں سگریٹ کا دھواں چھوڑتے ہوئے نکلتا چلا گیا۔  
نور نے بہت ضبط سے اپنی سسکی دباتے ہوئے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔  
\*-----\*-----\*

"مم۔۔۔ مجھے زیادہ نہیں معلوم سر!" اسنے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔  
"تو پھر تمہیں کتنا معلوم ہے؟" وہ سرد لہجے میں بولا  
اس کی سانسیں سینے میں اٹک گئی اسکی آنکھوں میں دیکھتے۔  
"بب۔۔۔ بس اتنا کہ لیڈی باس بیسٹ کک۔۔۔ کی بلا سنڈ بیوٹی کوئل۔۔۔ لیکر گئی ہے یہاں سے!" تھوک نکلتے ہوئے اسنے بتایا سامنے چیمز پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے وجود نے سر ہلایا۔۔۔  
"کب؟" اسکی آنکھیں معنی خیزی سے مسکرائیں۔

"جج۔۔۔ جب سے ب۔۔۔ بیسٹ غائب ہونے کے بعد۔۔۔ وہ اسے یہاں سے لیکر گئی سال ہونے کو آیا ہے اسکا کوئی اتا پتا نہیں معلوم کسی کو۔۔۔

کئی گینگ اسکا معلوم کر چکے ہیں بیسٹ کے بچے کو ختم کرنے کیلئے پر نہیں ملا کوئی بھی!" بتاتے ہوئے اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے جبکہ سامنے بیٹھا وہ وجود خاموشی سے اب سن رہا تھا البتہ اسکے مضبوط ہاتھ میں دبا سگار

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں سے سفر کر کے واپس ٹیبل پر جاتا جہاں رکھے سٹون سے اسکی انگلیوں کھیل رہیں تھی۔

"کیوں ڈھونڈنا چاہتے تھے بیسٹ کے بچے کو؟ حالانکہ بیسٹ تو رہا نہیں تھا!" پھر تیسرا سوال وہ انتہائی کا گھبراہٹا ہوا تھا۔۔۔

کیوں اسنے اسے اچانک سے کڈنیپ کیا تھا اور اسی کے آفس لایا تھا۔  
کس وجہ سے اور اب بیسٹ کے بابت یوں دلچسپی سے جان رہا تھا جیسے کوئی گہرا تعلق ہو۔۔۔  
"وو۔۔۔ وہ ب۔۔۔ بیسٹ ختم ہو گیا تو انہیں لگا اسکی جگہ اسکا بیٹا نالے بڑا ہو کر اسلئے اسکے نسل کو ختم کرنا چاہتے تھے! پر لیڈی باس نے اسے غائب کر دیا ہے مل۔۔۔ مل نہیں رہی۔" اسنے پھر حلق تر کرتے بتایا  
"انٹر سٹنگ!۔۔۔" وہ ہنسا

اس آدمی کی نظریں پل کو اس پر تھمی پر جب اسکی نظریں اسکی طرف اٹھی تو وہ بوکھلا سا گیا۔  
"اور تم!" اسنے اسکی طرف اشارہ دیا  
رفید کا خوف سے چہرہ سفید پڑ گیا۔۔۔

آخراں اسکا کیا ذکر۔۔۔ وہ اسے کڈنیپ کر کے یہاں لایا تھا اور جو پوچھا موت کے ڈر سے اسنے سب بتا دیا  
اب کیا بتائے خود کے بارے میں کہ اسے اس سے موت کی بو آ رہی ہے۔  
"مم۔۔۔ میں کیا سر؟" اسکے لبوں میں دبا سگارد دیکھتے اسنے الجھ کر پوچھا۔  
"تم کیوں انٹر سٹڈ ہو بیسٹ کی بیوی کو ڈھونڈنے میں؟" یک بیک اسکا لہجہ کچھ سرد سا ہوا  
آنکھوں میں بھی عجیب سی چمک جاگی تھی جو نا انسان کی تھی نا ہی حیوان کی۔۔۔



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہ کون تھا اور کیوں اسکے پیچھے اچانک پڑا تھا" سوچ کر اسکی ٹانگیں کانپنے لگی جبکہ وہ سامنے والا وجود اس پر ایک نظر ڈالتا اٹھا سگار لبوں میں دبائے اسنے گرے کلر کوٹ کا بٹن بند کرتے اسے دیکھا۔  
 "بتایا نہیں؟" بھاری مگر سحر انگیز سی آواز تھی پر اس میں ایسا پر سرار سا احساس تھا کہ رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے جبکہ وہ کافی ریلیکس موڈ میں بات کر رہا تھا۔

"آآ۔۔ آپ کک۔۔ کون ہیں؟" آخر کار اسنے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا سوال۔۔۔  
 سامنے والے وجود نے توجہ نہیں دی جیسے کوئی بات ہوئی ہی نا ہو۔۔۔

"خاموشی رضا ہوتی ہے! اب میں تمہاری خاموشی کا کون سا مطلب اخذ کروں رفید بلوچ؟  
 موت کی یا خوف کی؟" وہ چند لمحے بعد بولا اور اسے بوکھلا گیا۔

"مم۔۔۔ میں پیسوں پر کام کرتا ہوں سر! مم۔۔۔ مجھے سرور کے گینگ نے بیسٹ کی معلومات حاصل کرنے کیلئے کہا ہے، اور اس دوران ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ اسکی بیوی غائب ہے، جبکہ بیسٹ کا سب کو معلوم ہے وہ ایک کام سے آئوٹ آف کنٹری ہے۔

پر اسکی اتنی لمبی غیر حاضری پر سب کو شک ہو گیا ہے کہ اسرائیل سے جنگ میں بیسٹ نہیں رہا!" وہ لڑکھڑاتی زبان میں کہنے لگا سامنے والے نے سنایا نہیں پر اسکی سر د آنکھیں فائل کے صفحات پر گھوم رہی تھیں۔

اسے وہم سا ہوا جیسے اسنے ناسنا ہو۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے بیسٹ ہے یا نہیں؟" اسنے بولتے اس فائل کو رکھتے دوسری نکال کر کھولی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"مجھے؟ مجھے لگتا ہے مر گیا ہے۔ کیونکہ اتنی غیر حاضری وہ بھی پاکستان میں اسکی ناممکن میں سے ہے۔۔۔!"

وہ ہنستا ہوا بولا

اسنے فائل سے نظریں ہٹا کر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالیں۔

"بہت خوب!" وہ ہنسا اور ایک ہاتھ جیب میں پھنساے دوسرے میں سگار دبائے وہ چلتا اسکے سامنے آ کر کھڑا

ہوا۔۔۔

جبکہ "بہت خوب" سنتے وہ ساکت سا اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے پسند آئے تم!" اسنے کہتے ہوئے جیب سے پھنسا ہاتھ نکالا اور اسکی ویران آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

مسکرایا جبکہ رفید بلوچ کو اپنی گردن پر گھومتی ہوئی چبھن محسوس ہوئی۔۔۔

اور پھر کندھے پر اسنے کچھ صاف کرتے واپس جیب میں رکھا۔

"اسلئے سکون سے رخصت کر رہا ہوں!" وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔

جبکہ لمحے کے وقفے بعد جب اسنے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تب ہی ڈھرام سے وہ وجود منہ بل زمین پر گرا پر اس

سے پہلے ہی خون کے پھوارے دور دور تک پھیلے تھے۔۔۔

اور اب وہ وجود پھڑکتا پھڑکتا آخری سانسیں چھوڑ رہا تھا۔

رات کی سیاہ گہری تاریکی میں وہ لمبا چوڑا وجود پارکنگ ایریا میں آیا اور وہاں کھڑی گاڑی کا ڈور کھولتے اندر

بیٹھتا لبوں میں سگار کے گہرے کش لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

"ونس اگین۔۔۔۔۔!"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

میں اپنے ریسٹورنٹ کا نام مرحومہ جولیٹ رکھنے کا سوچ رہا ہوں!" وہ ٹرے پکڑے کان سے لگے موبائل میں دوسری طرف اپنے دوست سے کہہ رہا تھا۔

"ہیں؟؟؟؟ تو پاگل ہو گیا ہے پہلے جولیٹ کھولا اب مرحومہ جولیٹ؟ پاگل نا ہو مرے گا۔۔ بلکہ وہاں کے لوگ پتھر مار کر وہاں سے نکالیں گے کیونکہ انکے دل میں ان کیلئے کافی عزت ہے وہ انہیں مرے ہوئے سمجھتے نہیں۔" اسکا دوست سمجھانے لگا و میونے منہ بنا لیا

"تو میں کیا کروں کریں عزت دفع کریں میرا معصوم دل ٹوٹ گیا ہے۔۔

سال پورا اس جولیٹ کے پیچھے رہا اسکا چھوٹا سے چھوٹا کام کرتا کہ وہ سمجھے اسکے لئے میرے سے بہتر پارٹنر کوئی نہیں پر آخری الفاظ نے میرا سینا چیر دیا۔" وہ منہ بنا کر بولتا جو س سرو کر رہا تھا ٹیبلز پر۔

"کیا کہا تمہاری اس خطرناک جولیٹ نے؟" دوسری طرف سوال آیا و میو کا دل سسکا اٹھا

"مت پوچھ!" آنسوؤں پونچھتا ہوا بولا حالانکہ اسکی آنکھوں میں شرارت بھری پڑی تھی آنسوؤں کا دور دور تک اس سے واسطہ نہیں تھا۔

"اوکے جیسی تیری مرضی!" اسکا دوست سر ہلا گیا

جس پر و میونے موبائل کو گھورا

"لعنت تیری دوستی پہ بیغرتیا تجھ سے یہی امید تھی جلدی پوچھ فورس کر مجھے ورنہ تجھے صدمے میں بیجھ

دوں گا" وہ ایک ٹرے کا نوٹ پر رکھ کر دوسری اٹھاتا ہوا بولا

دوسری طرف قہقہہ گونج اٹھا۔

"اچھا چلنا بتا کیا ہوا ہے؟"

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اسنے کہا۔۔۔ وہ اس کھڑوس ایس ایس پی سے پیار کرتی ہے  
اللہ پوچھے اس ایس ایس پی کو جسنے میری جولیٹ کو ہڑپ لیا ہے۔۔" وہ سسک اٹھا اور ایک ٹیبل پر ٹرے رکھ  
کر بیٹھا۔۔

سامنے والا بیٹھا بندہ اسے دیکھتا ٹرے سے جو س اٹھا کر پینے لگا۔۔  
"میرا بس چلے اس ایس ایس پی کے منہ میں ستر اچلغوزے ساتھ ڈال کر سات دن اسے چاکلیٹ نادوں  
منخوس جب پیدا ہوا ہو گا تو شیطان کی برسی ہوگی۔۔" وہ اپنے جلے دل کی بھر اس نکال رہا تھا۔  
دوسری طرف اسکا دوست قہقہہ لگا رہا تھا جس سے چڑ کر اسنے کال ڈسکنیکٹ کرتے موبائل ٹیبل پر پٹخا اور  
جیب سے چاکلیٹ نکال کر ریپر سے آزاد کرواتا کھانے لگا۔  
"ہو گیا یا ابھی باقی ہے؟" گلاس رکھتے اسنے پوچھا  
رومیو چونکا سیدھا ہوا۔۔۔

آنکھیں پھیلائی اور آہستہ سے صدمے میں گردن گھمائی۔  
"میں پہلی فرصت میں یہیں آیا ہوں۔" وہ تمسخرے بھری مسکراہٹ سے بولا  
اور رومیو کو صدمہ تھا وہ اس تک پہنچا کیسے۔۔۔  
"آہ ہاں بھائی صاحب کو چائے پیش کی جائے!" وہ ہوش میں آتا مسکرا کر اٹھا۔۔۔  
اسکی مسکراہٹ اور اٹھنے کے انداز کے ساتھ وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔  
رومیو کبھی اسے دیکھتا تو کبھی سامنے بیرونی ڈور کو۔۔۔  
اسکے سامنے سے گزرنا بھی موت برابر تھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کچھ نا سمجھتے اسنے سر کھجایا۔۔۔

"چائے میں بالکل نہیں پیتا!" جیب میں ہاتھ پھنسا کر وہ مسکراتا ہوا بولا اور چلتا رومیو کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"فقط چلغوزہ!" اسنے جیب سے چٹ نکال کر پڑھی رومیو کو آج واقعی صدمہ لگا تھا۔

"بہت خوب! کافی پسند ہیں تمہیں چلغورے۔"

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں چلغوزیاں بھی پسند کر لیتا ہوں الحمد للہ۔" اسنے منہ بنا کر کہا اور نا آؤدیکھانا

تاؤسیدھا دوڑ لگانی چاہی ہی تھی پر اسکا بھاری مضبوط ہاتھ گھومتا ہوا اسکی گردن میں آیا کہ وہ پھڑ پھڑا اٹھا۔

"تمہیں بہت شوق ہے لوگوں کو کڈنیپ کرنے۔۔۔"

کیوں بھول گیا شہزادے کہ ہم کڈنیپ کر کے سیدھا اوپر کی ٹکٹ مفت دیتے ہیں۔" وہ ہنستا ہوا بولا جبکہ رومیو

کی سانسیں اسکی گردن میں اٹکی ہوئی تھی لوگ حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے بلکہ نظریں سب کی اس

خوبصورت شہزادے پر ٹکیں تھی۔۔۔

جسکی بھوری خوبصورت آنکھیں متبسم سی رومیو پر ٹکی تھی۔۔۔

"چھوڑ دے سب کے باپ۔۔۔ میں بتا رہا ہوں سب کچھ۔" اسنے سرخ چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھ جوڑ

کر التجا کی۔

تبھی سامنے کھڑا آدمی بڑا سا سرخ کپڑے سے دھکا تھا ل اٹھا کر رومیو کے سامنے آیا جو اپنی گردن سہلا رہا تھا

تھال کو دیکھتے اسکی آنکھیں چمک اٹھی۔

"ہیں پارس لائے ہو میرے لئے!" اسکی آنکھیں چمکتی ہوئی تھال پر گئی وہ جھپٹا ہوا کپڑے ہٹا کر دیکھنے

لگا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

جہاں اسنے سگار سے گہرا کش لیا تھا وہیں اتنے بڑے تھال پر ایک اکلوتا چلغوزہ دیکھتے وہ صدمے میں تھا۔۔۔

"سر!۔۔۔" ویٹرنے پاس آتے اسے متوجہ کرنا چاہا

"دفع ہو جا آج میں سچ میں صدمے میں ہوں!" اسنے کہتے چٹکی میں چلغوزے کو بڑے احترام سے اٹھاتے

فضا میں بلند کیا اپنی آنکھوں کے سامنے۔۔۔

چاروں طرف لوگوں کے قہقہے گونج اٹھے تھے جنہیں بڑے صدمے سے رومیونے دیکھا۔

"دیکھ جولیٹ تیرے عشق میں آج لوگ مجھ پر ہنس رہے ہیں!" وہ نم آنکھیں پونچھنے لگا۔

سگار اپنے بندے کے حوالے کرتے اسنے آستینیں فولڈ کیں۔۔۔

اور اچانک ہی رومیو کندھے پر ہاتھ رکھا کہ وہ اچھل کر مڑا اور مڑتے ہیں گھومتا ہوا بھاری ہاتھ کا مکہ اسکے

ہوش اڑا گیا۔

"اوائے کمینوں پولیس کو کال کرو غنڈہ گھس آیا ہے شرافت کی دکان میں!" وہ اردو میں بولتا چیخا پرنا سامنے

والے کا ہاتھ رکنا ہی اسکی بات کسی کو سمجھ آئی۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

یونان کے اس خوبصورت شہر ایتھن کی ایک خوبصورت صبح تھی جہاں وہ بیڈ پر منہ کے بل پڑی تھی اور

ساتھ ہی چار ماہ کا بیٹا اسکی طرح ہی ساتھ منہ کے بل پڑا مزے کی نیند لے رہا تھا کیونکہ ساری رات تو اپنی ماں

کا سر کھاتا تھا یہ صبح کا ہی وقت ہوتا تھا جہاں اسے نیند آتی تھی۔

کھڑکیوں سے پردے اڑنے لگے تھے مدھم سی ہوا روم میں داخل ہوتی کھنک پیدا کر چکی تھی۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"آپی۔۔!" فیری روم میں داخل ہوتی انہیں جھنجھوڑتی ہوئی کھڑکیاں بند کرتی پاس پڑے بے بی پر چھوٹا سا بلیکٹ ٹھیک کیا پر ہمیشہ کی طرح وہ ٹانگ مار کے اپنی پیٹھ سے ہٹا چکا تھا بغیر لمحے لیے بلکہ منہ بیڈ میں چھپائے پیٹھ اوپر کواٹھائے سو رہا تھا۔

فیری اسکے انداز کو دیکھتی ہنس پڑی۔۔

"فتنہ کہیں کا!"

اسکی بھوری آنکھیں بھورے بال سرخ سپید میدے جیسی رنگت اسے ایک جن کی شکل دے رہی تھی کہ فیری تو اس چھوٹے سے فتنے کی چیخوں سے پناہ مانگتی تھی جب اسے احساس ہوتا کہ دو تین چیخوں پر ماما پاس نہیں۔۔۔

اسکی آواز آسمان کو چھوتی تھی کہ لوگ پاس والے فلیٹ سے ڈسٹرب ہو جاتے تھے۔

وہ کافی ہوشیار تھا کہا جاتا ایک چالاک بچہ تو غلط نہ تھا۔

سیکند میں سمجھ جاتا تھا کہ ماما بھی پاس نہیں ہے اس لئے اسے گلا پھاڑ کر چیختے زبردستی پاس بلانا پڑتا تھا اور جب حور العین اسے گود میں اٹھاتی تھی تب وہ فخر سے مسکراتا اپنی ماما کے چہرے کو دیکھ کر سکون سے سو جاتا تھا۔ یہ الگ بات تھی رات کو خود نہیں سوتا نا ہی اپنی ماں کو سونے دیتا تھا۔

ابھی سے ہی اسنے محض چار ماہ کا ہونے پر اپنا ٹیٹو ڈبنا لیا تھا۔

مسنی تو صدقے لیتی تھی کہ وہ بالکل اپنی نانی پر گیا ہے ایک آنے کا فرق نہیں۔۔۔

البتہ فیری اور حور العین کے ناک میں دم کیا ہوا تھا۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"آپی اٹھے ناں!" فیری واپس اسکے پاس آئی اور انکے بالوں کو چہرے سے ہٹا کر آنکھوں پر بندھی سفید پٹی کو دیکھا جو انہوں نے آنکھوں کے علاج کے بعد کسی کو نادیکھتے فوراً باندھی تھی کہ یہ آنکھیں دیکھیں گی تو صرف اسے ورنہ کسی کو نہیں۔

وہ انتظار میں تھی کہ کب وہ آئے گا اور اسے دیکھے گی۔ مسنی اسے کڈنیپ کروا کر سال پہلے یہاں لیکر آئی تھی بلکہ اسکے ساتھ رو میو بھی تھا جو اسکے بے بی بورن اور آنکھوں کے علاج کے بعد ابھی اسپین چلا گیا تھا۔۔۔

"آپی۔۔۔۔!" فیری زچ ہوتی تیز آواز میں بولی

"ہوں ہوں جاگ رہی ہوں گڑیا!" اسنے سر ہلایا اور کروٹ اپنے فتنے کی طرف لی۔۔

پاس پڑے فتنے نے مانوس آواز پر ایک آنکھ کھولی اور روم میں گھمائی جلد ہی اسے اپنی ماما کے پاس کھڑی چڑیل نظر آگئی جو اسے ہمیشہ قبضے میں کیے رکھتی تھی۔۔

اسے غصہ تھا اس پر دل کرتا منہ نوچ لے اسکا پر وہ چار ماہ کا ہو کر کیا کر سکتا تھا اس آفت کا۔

البتہ گھور تو سکتا تھا پر اسکے گھور نے پر پتا نہیں کیوں انہیں اس پر پیار آ جاتا کہ فٹافٹ چمیاں دیکر اسکا بی پی ہائی کرتی چمٹ جاتی تھی چڑیلوں کی طرح۔

اور ایک تھی اسکی ماما جسنے کبھی آنکھوں سے پٹی ہٹا کر اسے دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔ دل کرتا تھا ابھی ہاتھ بڑھا کر آنکھوں سے پٹی ہٹالے کہ ماما اسے دیکھے پر وہ سنتی کہاں تھی اسکی بے چینی۔۔۔

پر یہ بھی سوچ لیا تھا کہ اگر اسے نہیں دیکھ رہی اسکی جگہ پہلے کسی اور کو دیکھا تو اس انسان کا اچھا نہیں ہوگا مستقبل کیونکہ فتنہ ہمیشہ چھوٹا نہیں رہے گا۔۔۔



ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

یہ تھیں چار ماہ کے بچے کی سوچ جو بیچارہ ابھی بولنے کیلئے ماما کی ٹرائی کر رہا تھا پراسکی فیلنگس انتہائی خطرناک تھی کہ بڑا ہو کر پہلے تو اس قریب والی چٹیل کو ہٹائے گا جو اسکی ماما کو اسکے پاس آنے نہیں دیتی۔۔۔ البتہ اسکی نانی۔۔۔۔

ہائے اسے دیکھ کر تو اسکے دل پر برف کے پھوارے پڑتے تھے۔ جو اسے زیادہ وقت اسکی ماں کے پاس چھوڑنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھی۔

بس وہ چاہتا تھا اسکے اور اسکی ماں کے بیچ کوئی نا آئے۔۔

وہ ابھی سے چار ماہ کا ہو کر کافی پوزیسو تھا اور اپنی ماں کے پیار میں کسی کو حصہ دار نہیں کر سکتا تھا اسکی ماما صرف اسکی تھی۔۔

وہ تو سوچ رہا تھا ذرا سا پائوں پر کھڑا ہو جائے پہلے تو ان دونوں عورتوں کو اسکی ماں سے ہٹائے گا پرے اور پھر صرف اپنی ماں سے اپنے لاڈ اٹھائے گا۔

اس وقت اسے جتنا غصہ جتنے خطرناک جذبات آرہے تھے اسے امید تھی بڑا ہو کر انہیں راستے سے ہٹانا اسکے لئے بڑی بات نہیں ہوگی۔

"آپی آپکا ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا! ماما کہہ کر گئی ہیں کہ آکر کھالیں ورنہ اچھا نہیں ہوگا!" اسنے جاتے ہوئے دھمکی دینی لازمی سمجھی جس پر فتنے نے گھور کر اسکی پشت کو دیکھا

دل کیا پاس والا میزاٹھا کر اسے مارے اور سر پھاڑ دے اسکا جو اسکی ماں کو دھمکیاں دے رہی تھی پر ہائے رے قسمت کہ وہی رونا وہ ابھی چار ماہ کا تھا۔۔۔

"ہاں آرہی ہوں!" حورالعین نے خود سے بلیںکٹ ہٹایا جو فتنے نے غور سے دیکھا۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

اور اسکے ارادے سمجھ کر اپنی چھوٹی سی ٹانگ اٹھا کر اسکے اوپر رکھنی چاہیے پر سرک سی گئی۔۔۔

اسکو غصہ آیا اپنی ٹانگ پر دل کیا کاٹ دے کس کام تھی اسکے لئے۔۔۔

"تم جاگ رہے ہو؟" حور العین اپنے بازو پر اسکے چھوٹے سے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتی اسکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا جو کھلی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ کھلکھلایا۔۔۔ کامیاب جو ہو گیا تھا۔۔۔

اسکی کھلکھلاہٹ سن کر حور العین مسکرا دی۔۔۔

"تمہیں سونا ہے بے بی۔۔! جلدی سو جاؤ شاہنشاہ میرا پیالا شہزادہ سو جاؤ بے بی!" وہ اسکے چھوٹی سی مٹھیوں

سے اپنے بال نکالنے کی کوشش کرتی اٹھنے لگی تھی پر وہ بالکل چمٹ گیا تھا اس سے کہ حور العین بوکھلا گئی۔

"فتنہ! واٹ آریوڈو سنگ بے بی؟" وہ لیٹ کر اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنے بال چھڑوانے لگی تھی

پر وہ الٹا روتا ہوا اس میں سمٹ گیا۔

"الے الے میرا بچہ کیا ہوا میرے شہزادے!" وہ بوکھلا کر فوراً اسے خود میں سمیٹ کر سیدھی لیٹ گئی اور

اسے سینے پر لیٹا دیا۔۔۔

جس سے اس فتنے کے منہ پر مسکراہٹ چھا گئی اور اسنے سسکتے ہوئے چہرہ اسکی گردن میں چھپا دیا۔

حور العین ہنستی ہوئی اسکے چھوٹے سے روئی جیسے وجود کو سینے سے لگا کر سمیٹ گئی خود میں۔۔۔

"مجھے پتا تھا سچی آپی یہ فتنہ آپکو نہیں چھوڑے گا۔۔۔

کوئی سمجھے نا سمجھے میں جان گئی ہوں اسے بہت بڑی آفت ہے یہ اتنا تیز ہے ماشاء اللہ ایک بار عالم آگیا نا پھر

دیکھیے گائیڈ کے نیچے پڑا ہو گا۔۔۔" فیری ہنستی ہوئی بولی

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اللہ جی میرے شہزادے کو آفت نابولویہ تو میرا فتنہ ہے معصوم سا!" حور نے منہ بناتے کہا اور اسکے چھوٹے چھوٹے رخسار محبت سے چومنے لگی تھی جس پر وہ اوں اوں کرتا سکون حاصل کر رہا تھا۔ جبکہ اسکی ایک آنکھ فیری پر تھی جو ابھی وہیں کھڑی اسے زہر لگ رہی تھی۔

"اچھا نہیں بولتی آپ پلیز ناشتہ کر لیجئے گا!" وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے چلی گئی۔

اسے صرف اب اپنے باپ کا انتظار تھا۔

جانتی تھی جس طرح اسکی ماں اسے کڈنیپ کر کے آئی تھی چھوڑے گا تو اسکا باپ بھی نہیں انہیں۔

اب پتا نہیں کیا ہو گا بس نتیجے کے انتظار میں تھی۔

ویسے اسے بہت یاد آتی تھی اپنے باپ کی کہ کئی کئی دن مایوس رہتی تھی پر اپنی ماما سے شکایت نہیں کرتی تھی۔

شروع میں تو روئی تھی بہت اپنے بابا کیلئے پر آہستہ آہستہ اپنی ماما کی سوچ سمجھ کر سنبھل گئی کہ وہ صرف حور العین کو خوش رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔

اور وہ اپنی ماما کو۔۔۔۔

مسکان جاب پر گئی تھی۔۔۔

ایک شاپ پر جاب کرتی تھی جو اسنے اور رومیونے ملکر اوپن کیا تھا۔

وہ تو چلا گیا پر مسکان نے اس سے وہ لے لیا۔

جبکہ حور العین گھر میں ہوتی تھی فیری کے ساتھ۔۔

وہ شاپنگ کیلئے بھی خود جاتی تھی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ اٹھی تو ساتھ اسکے گردن میں وہ بھی ننھا ساروئی جیسا وجود چمٹا ہوا تھا۔  
 حورالعین مسکراتی اٹیچ واشروم میں داخل ہوئی برش کرتی وہ مسلسل مسکرا رہی تھی کیونکہ اسکے دماغ کے  
 پردوں پر وہ حسین لمحے گذر رہے تھے جب اسکا شہزادہ اسے برش کرواتا تھا اپنے حصار میں لیکر۔۔۔  
 "تمہیں معلوم ہے فتنے تمہارے بابا تم سے زیادہ پوزیسو ہیں! پتا نہیں تمہارا کیا ہوگا۔" وہ ہنستی ہوئی سوچتی  
 منہ تو لیے سے صاف کر کے باہر آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر ٹیبل سے ناشتہ اٹھا کر کرنے لگی جبکہ وہ ابھی تک اسکے  
 گلے میں چمٹا ہوا تھا۔

اسے معلوم تھا مسکان سارے کام کر کے گئی ہوگی اب اسے بس سبزی لانی تھی روز کی طرح۔۔۔

\*-----\*-----\*

"سرچائے لائوں؟" ملازمہ اسے صوفے کی پشت پر سرٹکائے ماتھے دباتے دیکھتی ہوئی بولی  
 "نہیں!" برہان نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور مدھم مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔  
 "ایسا کرو سردرد کی ٹیبلٹ لادو!" وہ کچھ سوچ کر بولا وہ فوراً سر ہلا کر چلی گئی۔  
 اور کچھ ہی دیر میں ٹیبلٹ پانی کا گلاس لادیا جس پر شکریہ کہتے برہان نے تھام لیا۔۔  
 ٹیبلٹ کھانے کے کچھ دیر بعد وہ کچھ سہمی ہوا توفان اٹھا کر گود میں رکھتے پھر سے کام کرنے لگا۔۔  
 تبھی موبائل پر اسکی کال آئی۔۔۔

اسنے اٹھا کر دیکھا تو دوست کی تھی۔۔۔

کچھ دیر میں ہائے ہیلو کہنے کے بعد اسنے شکوے سنتا ہوا مسکرایا۔۔۔

اسکا ٹرانسفر واپس کراچی ہوا تھا پر اسکا گھر سنسان تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

آلف نے الگ سے فلیٹ لے لیا تھا جس میں وہ نور العین کے ساتھ رہتا تھا جبکہ خود اس گھر کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا تبھی اتنے بڑے گھر میں خود ملازموں کی موجودگی میں پڑا رہتا تھا۔۔۔

واپس کراچی میں آنے پر اسکے دوست چھوٹی سی پارٹی دینا چاہتے تھے خوشی میں پر وہ رضامند نہیں تھا۔۔۔ شور گلاتا تو اسے پہلے ہی پسند نہیں تھا کافی سنجیدہ بندہ تھا پر اسکی فیری نے آکر اسکی دنیا میں کھلکھلاہٹیں بھریں تھی پر زیادہ دیر تک نہیں۔۔۔

اسے واپس سے اکیلا کیے چلی گئیں تھی کہ اب بس اسکا دل کر رہا تھا وہ مسنی ہاتھ چڑھ جائے تاکہ اسکا گلا اپنے ہاتھوں سے کاٹے دھوکے باز عورت۔۔۔

اسنے کتنا انتظار کیا مسیج کا پوری رات بار بار موبائل کی سکرین کو دیکھتا رہا پر اسکا جھوٹ جلد ہی معلوم پڑا جب کچھ ہی دن میں معلوم ہوا مسنی حور العین اور فیری کے ساتھ فرار ہو چکی ہے۔

اسے تو یقین نہیں آیا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں بھاگ آیا اور سوچا تھا کہ مذاق ہو گا پر نہیں ایک قیامت سچ میں اسکے انتظار میں تھی۔۔۔

اور آج دشت تنہائی اسے کاٹ کر کھاتی تھی کہ واقعی وہ ظالم لڑکی تھی۔۔۔

جسے ایک بار چوٹ دی جائے تو وہ ناسور دیتی ہے۔

اسنے موبائل آف کر کے رکھنا چاہا کہ تب ہی نظریں اسکی وال پکچر پر گئیں۔۔۔

سامنے ہی وہ سینے پر فیری کو لیٹائے گہری نیند میں تھی۔۔۔

اسے یاد تھا یہ تصویر صبح ڈیوٹی سے لوٹے وقت اسنے کھینچی تھی۔۔۔

اور چھپا کر سیو کر لی تھی پر اسنے نہیں معلوم تھا یوں اسکی تنہائی کا خاص سا تھی بنے گی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے دونوں کی تصویر پر لب رکھے اور مسکراتے ہوئے واپس موبائل رکھتے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔ ارادے اسکے اچھے نہیں تھے مسنی کیلئے بس اسکی ٹیم تھی اسکے پیچھے ایک بار ذرا معلوم پڑ جائے کہ کہاں ہے وہ پھر وہ جو حساب لے گا اس سے مسنی نہیں مسی کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔۔۔ سوچ کر مسکراتے ہوئے اسنے سر جھٹکا۔۔۔

ابھی تو صرف عالم کا انتظار تھا وہ آجائے تو سارا کچھ ٹھیک ہو جاتا۔۔۔ اسے یہ بھی ڈر تھا کہ وہ بندہ کیا حال کرے گا اسکی مسنی کا جب معلوم پڑے گا کہ اسنے کڈنیپ کیا ہے اسکی بیوی کو۔۔۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

وہ کوٹ لائونج میں صوفے پر پھینکتا ہوا آستیں فولڈ کرتا سیدھا سیڑھیوں کی طرف بڑھا جہاں نور العین کا روم تھا۔

اسکی نظروں کے سامنے صرف اسکی ہیل گھوم رہی تھی جو ایک بونی کو بدل گئی تھی حالانکہ اس حلیے نے اسکا گرمی سے برا حال کیا ہوا تھا۔

وہ جلد از جلد اپنے روم میں جانا چاہتا تھا پر پہلے اسے اپنا کام کرنا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اسنے دروازے دھکیلا جو کھلتا چلا گیا۔۔۔

اور قدم اندر رکھے جہاں نظریں شوز رینک ڈھونڈنے لگی تھی وہیں ٹھاکر کی آواز پر نور العین بوکھلا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کک۔۔۔ داد۔۔۔!" وہ کون پوچھنے والی تھی پر سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اسکی سانسیں سینے میں اٹک گئی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اسنے حیران ہوتے اسے دیکھا اور پھر گھڑی کو جہاں رات کے دو بج رہے تھے اور اس وقت اسکایوں اندر روم میں آنا سانسیں لے رہا تھا۔  
وہ تھوک نکلتی اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر خوفزدہ سی ہو گئی تھی۔۔۔

دائود بغیر اس پردھیان دیئے شوزرینک میں رکھی ساری ہیلز کو خو نخوار ہو کر دیکھنے لگا تھا۔۔۔  
اور دوسرے ہی لمحے وہ آگے بڑھتا نور کو الجھا خو فزدہ چھوڑ کر ساری ہیلز اٹھا کر کھڑکی سے باہر دوسری طرف سڑک پر پھینک دیں۔

"بی۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کیا آپنے۔۔۔؟؟ یہ میری ہیلز ہیں آپ کر کیا رہے ہیں؟ کیا ہو گیا ہے آپکو؟" وہ حواس باختہ سی بھاگتی کھڑکی کے پاس آئی۔۔۔

دائود نے ساری ہیلز کھڑکی کے باہر پھینکتے کھڑکی بند کر دی اور جب مڑا ہی تھا کہ سیدھا نظریں اسکے سراپے پر گئیں۔۔۔

پنک نائی میں کھلے سیاہ بکھرے بال، کچی نیند کی وجہ سے سیاہ بڑی بڑی آنکھوں میں بیک وقت خوف، غصہ، ہر ساء، الجھے تاثرات اور سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔

دوپٹے کے بھوج سے آزاد سراپا تو بہ شکن تھا اسکی نظریں تھم سی گئیں اس پر۔۔۔

"کیا؟" نور کو ساکت دیکھتے اسنے سرد لہجے میں پوچھا

"یہ۔۔۔ یہ آپنے کیا کیا؟" وہ ہر اساء نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"کیا کیا ہے؟" ابرو اچکا کر اسنے پوچھا اور قدم اسکی طرف اٹھاتے اسکے لرزتے لبوں کو دیکھا اور وہاں سے نظریں ہوتی اسکی گردن پر آئیں اور وہاں سرکتی گئی۔۔۔

"بی۔۔۔ یہ میری ہیلز۔۔۔ کک۔۔۔ کیوں باہر بھی۔ نک دیں آپنے اب میں نے کیا کیا ہے؟" وہ آنکھیں مسل کر بولی جانے کیوں رونا سا آ رہا تھا۔

پہلی بار شاید وہ اس سے بول رہا تھا یا وہ جس قدر سرد ہو کر بول رہا تھا اس سے۔۔۔

"کیا کیا ہے؟" اسکے پھر اسی سوال پر نور نے نظریں کھڑکی سے ہٹا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اور اسکی آنکھوں کے تاثرات دیکھتے اسکی سانسیں تو خشک ہو گئی بلکہ دھڑکنیں بھی ساکت پڑ گئی۔۔۔

وہ سپید ہوتی رنگت کے ساتھ من بھر کا قدم بھرتی پیچھے ہوئی۔۔۔

آلف نے پھر سے قدم اسکی طرف اٹھائے کہ وہ بوکھلا کر وہاں سے بھاگنے لگی ہی تھی کہ مضبوط ہاتھ نے جکڑ کر اسے وہی واپس کھڑا کیا تھا۔

"جج۔۔۔ جانو یہاں سے آپکا نوکام ہو گیا۔۔۔!" آنسوؤں ٹوٹ کر اسکے رخسار پر پھسلا

"اگر ناجائوؤں تو؟" سگریٹ کا گہرا کش بھرتے اسنے دھواں سیدھا اسکے منہ پر پھینکا وہ بوکھلا کر بری طرح

کھانستی اپنا بچائو بھی اس افتاد سے نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"میں چیخوں گی۔۔۔" وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔

"چیخو!!!" وہ لا پرواہ ہوتا بولا اور معنی خیزی سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا متبسم سا مسکرایا۔

"قریب آؤ!" اسنے سرد لہجے میں تحکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

وہ اسے دیکھتی تھوک نگلتی دروازے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جائو پہلے دروازہ لاک کر آؤ۔۔۔!" "سگریٹ کو بوٹ سے مسلتے وہ اسکے پاس سے گذرنا ہوا بیڈ پر بیٹھا اور دوسرے ہی لمحے نور العین کی پھیلی آنکھوں کے سامنے اپنے چوڑے توانا وسیع سینے سے شرٹ کو الگ کرتے اسکے منہ پر پھینک دی کہ وہ سانس روکے اسے بوکھلا کر تھام گئی۔

"کک۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" وہ لرزتی ٹانگوں سے بمشکل کھڑی اسے دیکھتی بولی جواب بالکل سیدھا لیٹ کر بڑی فرصت سے اسکے سر آپے کو بغیر کسی آنچ دیے تاثر سے دیکھ رہا تھا کہ نور العین خود میں سمیٹتی لب دانتوں تلے بھینچ کر وہاں سے بھاگنے کی تیاری کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"غنڈہ لوفر۔۔۔!" اسنے سسکی دبائی اور اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے قدم دروازے کی سمیت اٹھائے۔۔۔

وہ اسکی پشت پر بکھرے سیاہ بالوں کو دیکھنے لگا تھا۔

"کس سے پوچھ کر سیلز پہنی تھیں؟" اسے پیچھے سے آواز آئی

اور اسنے اندازہ لگایا وہ غصے میں تھا۔

"بڑا شوق ہے تمہیں دائود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر بات کرنے کا۔۔۔۔۔ آؤ یہاں۔۔۔!"

"اب میں نے کیا کر دیا ہے؟ بتائیں تو سہی؟" اسنے گھٹی آواز میں سسکی دبا کر پوچھا

وہ بہت خوفزدہ سی ہو رہی تھی اسکے وجود سے سرد لہریں اٹھنے لگی حلق خشک ہوتا کانٹے چبھنے لگے تھے۔ اس سے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا محال ہو گیا۔

بار بار وہ لبوں پر زبان پھیرتی اپنی بھیگی ہتھیلیوں کو اسکی شرٹ پر صاف کرتی خاموش اسکی طرف پشت کیے دروازے کے پاس وہیں بت بنی کھڑی رہ گئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"یہاں آؤ بتائوں!" دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھتے اسنے نرمی سے کہا  
کیونکہ اسے لگ رہا تھا اب اگر ذرا سی سختی کی وہ یہیں پڑی زمین پر ملتی اور آج جو اسے سزا دینے کا دل کر رہا تھا  
اس سے مایوس سا ہو جاتا۔

"نن۔۔ نہیں۔۔!" وہ نفی میں سر ہلا کر باہر بھاگی  
"بونہ۔۔!!" وہ غصے سے دھاڑا نور العین کی سانسیں خشک ہو گئی تھی اور وہ سیڑھیوں پر کھڑی اوپر کو  
دیکھنے لگی جہاں روم سے اسکے قدموں کی آواز آرہی تھی۔  
"میں نہیں آؤں گی۔"

اسنے شرٹ وہیں پھینک کر کچن کا رخ کیا اور اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کرنے لگی تھی کہ پیچھے ہی ایک دم  
دروازے کے نیچے داد نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"آہ۔۔!! داد!" نور العین نے سسک کر فوراً دروازے کو چھوڑ دیا اور آنکھیں پھیلانے لگی اس کے ہاتھ کو دیکھتی  
پیچھے ہوتی کائونٹر سے جا لگی۔

"کہاں بھاگ رہی تھی؟؟" وہ سرد لہجے غصے بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہوا اپنے ہاتھ پر پھونک مارنے لگا  
تھا۔

"کک۔۔ کیا چاہتے ہیں پھر!" ہوش میں آتے اسکے ہاتھ کو دیکھتی آنکھیں مسلنے لگی تھی  
"بتاتا ہوں تمہیں!" وہ چبا کر بولتا اسکی طرف بڑھا

"نن۔۔ نہیں۔۔!" نور حواس باختہ سی کچھ ناسوجھتے پاس پڑے سنک میں برتن اٹھا کر اسے مارنے لگی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"بونو!" داد بوکھلا گیا جب اسکا گلاس اڑتا ہوا اسکے سینے سے لگتا نیچے ٹھا کے ساتھ گرتا کانچ کے ذروں میں بکھر گیا۔

"یہ کیا ہے؟" وہ غصے سے آپے سے باہر ہوتا جھپٹ کر اس تک پہنچا اور دونوں کلائیاں جکڑا سکی چیخوں کو نظر انداز کرتا اسکے کندھے پر ڈالے وہاں سے نکلا۔۔۔

"چھوڑو مجھے حیوان۔۔۔!! چھوڑو ورنہ میں مار دوں گی تمہیں!" وہ اسکی پیٹھ پر دونوں ہاتھوں کے مکے برساتی چیخ رہی تھی جبکہ داد لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے اسکے کمرے میں لے جانے کے بجائے اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

"آہ۔۔۔!" اسنے جس انداز میں اسے اپنے جہازی سائز بیڈ پر پھینکا تھا نور کی سسکی نکل گئی۔۔۔  
 "یہی رہنا! اگر باتھ روم یا کہیں اور جانے کی کوشش کی تو وہاں بہت برے سین ہوں گے جن کا تم تصور نہیں کر سکتی!" وہ وارن کرتا اسکی بھیگی آنکھوں میں دیکھتا دروازے کی طرف بڑھا اور اسے لاک کرتے مڑ کر نور کو دیکھا جو اسے دیکھتی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر سسکا اٹھی تھی  
 "کیا نائٹک ہے؟" پاس آکر وہ غرایا اسکی سانسیں خشک پڑ گئیں۔

"آپکو کیا فرق پڑ رہا ہے؟" وہ اس پر غرائی۔۔۔

داد نے اسکی خوبصورت بھیگی آنکھوں میں خوف دیکھتے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"فرق پڑ رہا ہے ڈر سٹرب ہو رہا ہوں بند کرو یہ نائٹک!" وہ انگلیوں سے رنگ نکالتا بیلٹ نکالنے لگا جس میں گن لگی ہوئی تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے آہستہ سے وگ نکالی لمبے بالوں والی اور مونچھیں اتارتا ہوا بالکل پہلے والد اس کے سامنے موجود تھا جبکہ نور العین اس کے سامنے بیڈ پر پڑی ساکت نظروں سے اس کی کارکردگی دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 "آتا ہوں خبردار یہاں سے ایک انچ بھی ہلی ہو!" غصے سے گھورتے ہوئے وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا تھ روم کی طرف بڑھ گیا ہاتھ کیلئے۔۔۔

اور نور العین ہلتی کیا بیڈ سے وہ تو سن وجود کے ساتھ اس کی چوڑی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 "تو کیا ایک بار پھر اس کا حلیہ صرف دھوکہ تھا!!"

اور اس کا دھوکہ پہلے تو کوئی اور نہیں بلکہ اس کی اپنی بیوی ہی کھا جاتی تھی اور غم میں ڈوبی رہتی کہ وہ کیا سے کیا بن گیا۔۔۔۔

"تو کیا وہ پھر اپنے مشن پر تھا اور میں کیا کیا سمجھتی رہی۔۔۔۔!"

پہلے آلف اب داؤد بھائی۔۔۔۔!"

"میں اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہوں" وہ بڑبڑاتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

وہ روتی ہوئی تکیے میں منہ چھپا گئی تھی پر اس کا نازک سا سراپا ہچکیاں لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ جب تویے سے سر پونچھتا ہوا روم میں داخل ہوا نظریں سیدھا اس کی پشت پر گئی جو اس کی طرف تھی جبکہ وہ کروٹ بل لیٹی منہ تکیے میں چھپا کر رو رہی تھی

داد اندازہ لگاتا ہوا گہرا سانس بھر کر سر جھٹک گیا۔۔۔

"بس کرو مرا نہیں ہوں ابھی جو اس طرح رو رہی ہو!" وہ غصہ سے بولتا تو لیہ پھینک کر اس کے پاس آکر لیٹا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور اسکی موجودگی محسوس کرتی کھسکنے لگی تھی پر دوسرے پل داد نے اسکے بازو کو پکڑ کر جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"کیوں ماتم مچا رکھا ہے؟ مر گیا ہوں کیا یا بیوہ ہو گئی ہو؟" وہ چن چن کر الفاظ کا ترچلاتا اسکا دل جلانے لگا تھا۔ نور نے گھورتے ہوئے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں اٹھا کر اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں تھی وہ غصے شرم سے پھیر گئی جبکہ داد اسکی بھیگی پلکیں، آنکھوں کی سرخی پر مبہوت سا رہ گیا۔

اسنے کروٹ اسکی طرف لیتے اسکی نازک کمر میں بازو ڈالا اور اسے فوراً کھسکا کر فاصلے مٹا دیے۔۔۔ "داد۔۔۔!" وہ اسکے سینے سے لگ کر سسک ہی سکی تھی۔۔۔ جب اسکا بھاری ہاتھ اسکی بھیگی گالوں پر گھوما اور اسکے آنسوؤں مٹا کر وہاں جھکتے اپنے لب رکھنے لگا۔۔۔

نور آنکھیں میچ کر اسکی پشت پر ہاتھ ٹکا یا جب وہ حصار تنگ کرتا اسکی گردن پہ جھکتا بغیر اسکی سنے بغیر صفائی دیئے اسکی خوشبو اسکے لمس اسکے روئی جیسے ریشم وجود سے خود کو سیراب کرنے لگا تھا۔ "داد۔۔۔۔۔پپ۔۔۔۔۔پلیز!" اسکے تنگ ہوتے حصار میں اسکی سانس اکھڑنے لگی اور داد نے سر اٹھاتے اسکی میچی آنکھوں کو دیکھا

"شش!!" وہ اسے بیڈ پر ڈالے خود اس پر جھکتا اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر سرگوشی میں بولا۔۔۔ نور نے بہت مشکل سے آنکھیں کھول کر اسکی طرف اٹھائیں وہ پہلے ہی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جب دونوں کی نظریں ملی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ کچھ جھکا اسکے چہرے پر۔۔۔۔۔ نور کا تنفس بگڑنے لگا تھا وہ اتھل پٹھل سانسوں کے بیچ کبھی اسکے لبوں کو دیکھتی تو کبھی اسکی آنکھوں کو جو اسکے نقوش پر گھوم رہی تھیں۔

اسنے اپنے چہرے پر اسکی دہکتی گرم سانسیں محسوس کی تو آہستہ سے آنکھیں موند لیں جانتی تھی اس سے فرار ہونا ناممکن میں سے تھا اور جب وہ اس پہ مہربان ہو رہا تھا تو وہ کیوں اپنی خوشیاں جھولی میں ناسیمیتی۔۔۔

وہ اسکے چہرے پر جھکا اسکی گال سے اپنی گال سہلانے لگا۔ نور حلق تر کرتی بیڈ شیٹ کو چھوڑ کر اسکے گرد بازو ڈالے خود کو اسکے سپرد کر دیا۔۔۔

داد نے مسکراتے اسکی بند آنکھوں اور بگڑے تنفس کو دیکھا

"سمجھدار ہو!!!" وہ اسکے بال چہرے سے سنوار کر اسکی پھولی رخسار کو لبوں سے چھوتا اسکی آنکھوں کو چومنے لگا۔۔۔

جبکہ نور العین کے ہاتھ سرکتے اسکے بالوں میں آگئے۔۔۔

"خبردار اگر تم نے کبھی اپنے پاؤں میں ان ہیلز کو پہنا!!"

پھر مجھے تمہارے پاؤں کاٹنے یا ان دکانوں میں آگ لگاتے ذرا افسوس نہیں ہوگا۔" وہ اچانک اسکے کان میں سیسہ پھگلاتا ہوا بولا جہاں نور نے سمجھتے خوف سے آنکھیں پھیلائیں تھی وہیں داد نے اسکے کان کی لو کو دانتوں میں دباتے اسکے لبوں سے سسکی سی آزاد کی۔

"بہت پسند ہے تمہیں مجھ سے بھاگنا ہے نا؟" وہ اسکی گردن کی شہ رگ پر ہونٹ رکھتا اسکی دھڑکنیں ساکت کر گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"مم۔۔۔ میں ایسا لگ۔۔۔ کب کرتی ہوں؟" وہ رونے کو تیار ہو گئی جب وہ اسکے وجود میں اپنی جنونیت کے حصار میں لیتا اسے خود میں بھینچنے لگا تھا کہ وہ سسکی بھرتی رہ جاتی۔

"اچھا نہیں یاد تمہیں؟" اسکے جبرے کو مٹھی میں پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

نور اپنی بھاری ہوتی پلکوں کے بھوج سے آنکھیں موندیں پڑی اس میں سمٹنے لگی تھی۔

جسے محسوس کر کے داد کے عنابی لبوں پر بھولی بھٹکی مسکراہٹ اپنی چھپ دیکھانے لگی۔۔۔

جسے وہ کس قدر چاہ کر بھی چھپا نہیں سکا۔۔۔

اسکے چہرے کو دیکھتے اسنے جھک کر نرمی سے اسکے لرزتے لبوں پر بوسہ دیا۔۔۔

اور سراٹھا کر اسے نقوش میں گھلتی سرخی کو دیکھتا انگلیوں کے پوروں پر اسکی پھولی گال سہلانے لگا۔۔۔

"کیا سمجھتی ہو تم مجھے؟؟؟"

کیوں تمہیں مجھ پر کبھی یقین نہیں آتا؟" وہ ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کرتا اسکے کان میں سرگوشی سے پوچھنے

لگا۔۔۔

"میں نے کہا تو ہے مجھے معاف کر دو۔۔۔!!" نور سال بعد پھر وہ لمحات یاد کر کے سسکا اٹھی اور مضبوطی

سے اسکی گردن میں بانہوں کا حصار ڈال کر اسکی گردن میں منہ چھپائے سسکنے لگی تھی۔۔۔

"میں بس آپ سے پیار کرتی ہوں داد!

ناداؤد سے نا آلف سے۔۔۔

انہونے مجھے ہمیشہ ہرٹ کیا ہے۔۔۔ میں آپکی ہوں داد صرف آپ سے محبت کرتی ہوں!! پتا نہیں کیسے بھٹک

گئی۔۔۔" اسکے گالوں پر اپنے بھیکے لب رکھتی وہ روتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

البتہ اسکی گستاخیوں جسارتوں پر وہ سہمی سی تھی۔

فسوں خیز لمحات دونوں کے بیچ سرکنے لگے۔

اور وہ سانسیں روکے اسکے تنگ مضبوط پناہوں میں اپنے پور پور پر اسکے دہکتے لمس شدت بھری جسارت محسوس کرتی حلق تر کرنے لگی۔

وہ اسکے کچھ کہنے کے انتظار میں تھی پر اس سے کوئی امید رکھنا بیکار تھی۔۔۔

"دوں تمہیں اب تڑپ کی سزا؟" وہ اسکے بالوں کو انگلیوں میں پھنسائے چہرہ اونچا کرتا اسکی سانسیں اپنی سانسوں سے الجھانے لگا۔

نور نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

"نن۔۔۔ نہیں!" وہ کہہ کر لب دانتوں میں دبا گئی

دادا برواچکا کر اسکے لبوں پر نظر ڈالتا ہوا اسکی گردن پر لب رکھتا اسکی ٹھوڑی کو چوم کر اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

"بونہ ہو بونی بن کر رہو۔۔۔!! میرے سامنے پھڑ پھڑانے کی ضرورت نہیں! پر کاٹتے مجھے منٹ بھی نہیں

لگتے جسکا اندازہ تمہیں ہوئی جائے گا بے بی۔" وہ اسکے لبوں کو آزادی بخشا اسکے کانوں میں سرگوشی کرتا نور کے گہرے سانسوں کی آواز پر اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی۔۔

سیاہ رات کے گذرتے سرکتے لمحات کے ساتھ اسکی جسارتوں میں شدت آتی گئی۔

نور العین اسکی شدتوں میں اسکی محبت پا کر خود پر اپنے نصیب پر ناز کر رہی تھی کہ وہ جتنا بھی اس سے نفرت کرنا چاہے جتنا دور رہنا چاہے پر وہ ہو نہیں پاتا تھا نا ہی کبھی اس سے نفرت کر پاتا تھا کیونکہ وہ تو اسکی محبت تھی



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی رگ رگ میں بسی ہاں یہ الگ بات تھی کہ وہ ہمیشہ اسکی اسکی قصور وار رہے گی اسکی خوشیوں کو نکلنے والی۔۔۔

پتا نہیں یہ کیسی محبت تھی جیسے وہ خود سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

جس میں وہ اسکی قصور وار بھی تھی پر اسکے بعد بھی وہ اس پر تشدد کرنے کے بجائے اس سے نفرت کرنے اسے دھتکار کر طلاق دینے کے بجائے اسے کسی نازک گڑیا کی طرح بانہوں میں سمیٹ کر اسکے چھوٹے سے وجود کو اپنے چوڑے وسیع سینے میں چھپائے ہوا تھا۔۔

اور اس قدر محبت سے چاہت سے اسے چھو رہا تھا احتیاط سے کہ جیسے وہ نازک کانچ کی ہو ذرا سا کچھ ہونے پر اس سے ٹوٹ جائے گی۔۔

وہ تو یہ سوچ کر اس سے دور بھاگ رہی تھی کہ وہ اسکے پور پور پر درندگی لٹائے گا۔۔۔  
پر وہ کیوں بھول گئی کہ وہ صرف اسکا "داد" تھا۔۔۔

اسکا بزدل ساداد جو اپنی محبت کے سامنے ہتھیار ڈال کر سسک اٹھتا تھا۔

اس میں بزدلی اسکی یہ نہیں کہ وہ درندوں سے ڈرتا تھا وہ تو انکے لئے ان شیر تھا بزدل تو یہاں اپنی محبت کے سامنے تھا جہاں آکر ہمیشہ وہ گٹھنے ٹیک دیتا تھا۔

"بونہ۔۔۔!" اپنی گردن میں چھپے اسکے چہرے کو دیکھتے اسنے گال پر اپنی گال کو سہلاتے پکارا

وہ شرم سے کوئی جواب نہیں دے پارہی تھی۔۔ جسے محسوس کرتا داد بمشکل ہنسی چھپائے اسے مزید چھیڑنے لگا تھا اسکا سراٹھا کر اچانک سے اسکی ناک پر دانت گاڑھے۔۔۔

یہ محبت بھی ایک افیت ہے۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسے تو صرف معلوم تھا کہ کوئی قہر زمان کے ساتھ ملا ہوا ہے۔۔۔  
 اسے لگا تھا کوئی انکی ٹیم میں انسے ملا ہوا ہے پر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اسکی بونی ہی ان سے ملی ہوئی ہے۔۔  
 وہ خود سے زیادہ اندھا اعتماد کرتا تھا اس پر۔۔۔ وہ سوچتا تھا کہ اگر کہیں تکلیف ہوئی یا زندگی کے کسی موڑ پر وہ  
 ابھی لڑکھرائی تو سب سے پہلا ہاتھ ہی اسکا تھا مے گی۔۔  
 پر وہ کیسے بھول گیا کہ اسکی بونی بیوقوف کے ساتھ ماشاء اللہ سے معصوم تھی اور اسکی معصومیت نادانی اسکی  
 خوشیاں نوچ گئی

اس دن جب اسکے منہ سے جان کر وہ ٹوٹ کر وہاں سے نکلا تھا اور کہیں دور جانا چاہتا تھا پر اسے سڑک پر  
 پاگلوں والی حالت میں دیکھ کر اسکا دل سینے سے باہر کو آ رہا تھا۔  
 وہ اپنا تو غم بھول گیا اسے صرف سامنے اپنی بونی کی سچائی اور آنسوؤں دکھ رہے تھے۔  
 وہ جانتا تھا کہ اندھا اعتماد دھوکہ ہے تاریک کھائی ہے پر وہ بار بار اس کھائی میں گرنا چاہتا تھا وہ بالکل اسکی محبت  
 میں پاگل ہونا چاہتا تھا اسلئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسکے پاس لوٹ آیا یہ الگ بات تھی اسکے ماں باپ کا غم  
 اسے کبھی کچھ بولنے نہیں دیتا تھا اس سے۔۔

اور اسے ڈر تھا اگر وہ کچھ بولے گا ایسا ناہوا اسکی بونی ہرٹ ہو اس سے کیونکہ جسے وہ یتیم تھا ویسے ہی تو اسکی بونی  
 بھی تو اکیلی تھی پھر کیسے اپنا درد محسوس کرتا اور اسے تنہا چھوڑ دیتا۔۔  
 کیسے تکلیف دیتا پر انجان بنکر سر دہن کر پتھر بن کر بھی اسے تکلیف دینے لگا تھا۔

اسے لگا تھا شاید وہ اسے نہیں چاہتی اسلئے ہی اسنے پورا سال اسکے حوالے کر دیا کہ ایک دن ضرور آئے گا جب  
 وہ خود اس سے علیحدگی کی ڈیمانڈ کرے گی۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

پر وہ دن کبھی نہیں آیا اور اگر آتا بھی تو شاید ساتھ آلف علوی کو بھی لے جاتا کیونکہ وہ نہیں تصور کر سکتا تھا اپنی بونی کے بغیر جینا۔۔۔

اسکی ماں کی آخری بات یاد تھی اسے کہ کبھی اسے اکیلا مت کرنا "وہ بہت معصوم ہے"

اور شاید اسے اکیلا کیا تھا تبھی وہ حیوان اسے جھپٹ گئے تھے۔۔

اسے نہیں لگتا تھا کہیں بھی اسکی بونی کی غلطی تھی کیونکہ غلطی ساری داد علوی کی تھی جس نے اتنا توڑ دیا تھا اپنی بونی کو جو دوسرے پر یقین کرنے کیلئے مجبور ہو گئی۔۔

وہ جانتا تھا وہ دائود بھائی کے حلیے سے ڈرتی ہے اسے نہیں پتا تھا کہ وہ دائود بھائی نقلی ہے بلکہ وہ سچ سمجھ کر پھر سے اس سے خوفزدہ ہونے لگی تھی

اور اسکا خوف غصہ دیکھ کر داد سمجھ گیا تھا کہ وہ کبھی نہیں سدھری گی۔۔

ایک جذباتی بیوقوف سی بونی تھی اور وہی رہے گی۔۔

اور اس بونی کو آئی تھی بڑی ہیل پہن کر بدلنے۔۔۔

وہ اپنے مشن قطر کے شہزادے کے ساتھ ملے دہشت گردوں انجام تک پہنچانے میں مصروف تھا اور کبھی

اس دوران اس پر توجہ نہیں دی تو وہ خود کو ہی بدلنے لگی تھی۔

داد نے سوچ کر سینے پر سر رکھے سوئی نور العین کو دیکھا۔

"مجھے چھوٹے چھوٹے بونے بونی چاہیے" اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اسکی انگلیوں کو لبوں سے لگاتے

سرگوشی کی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

نور نے پیٹ سے آنکھیں کھول اس جملے کا پس منظر سمجھنا چاہا اور وہ سمجھ کر کان کی لو تک سرخ پڑتی اسکے سینے پر مکے برسانے لگی۔۔۔

"کیا ہو گیا!" دادا چانک اسکے حملے سے گھبرانے کی ایکٹنگ کرتا اسکی دونوں کلائیاں جکڑ کر اسے بیڈ پر ڈالتا قہقہہ لگا اٹھا۔

"اب تم بچو مجھ سے بیوٹی۔" وہ خاص کر کے بیوٹی پر زور دیتا بولا نور کی شکل رونے جیسی ہو گئی "میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی! دھوکے باز انسان" وہ غرائی اور جھٹکے سے کلائیاں چھڑوا کر اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے کھینچنے لگی تھی

دادا قہقہہ لگا کر اسکے لبوں پر کودیکھتا ایک دم اسے ہوش ٹھکانے لگاتے چہرے پر جھک گیا۔۔۔ "دادا کی زہریلی بونی!"۔۔۔۔۔ وہ مدھم سی سرگوشی کرتا اسکے رونے کیلئے پھیلے لب پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"کھانا تیار ہے السمی جی؟" وہ بچن میں آتا بریف کیس وہی رکھ کر کوٹ اسکے شانوں پر ڈالتے ہوا بالکل پیچھے کھڑا ہو گیا کہ اسکی سانسیں سمی گردن پر محسوس کرتی کچھ آگے کھسک گئی۔۔

"پکار ہی ہوں تم جاؤ چیخ کر کے آؤ" وہ سٹیٹا کر بولی اور دوسری طرف سے کھسک کر وہاں سے نکلنے لگی۔۔

"کیا ہو گیا السمی جی ایسے کیوں کر رہی ہیں؟" وہ اسکے احساسات جان کر بھی انجان بننا ہوا بولا

سمی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

کوئی بہت ہی چپکودوست تھا جو اسکے گلے پڑتا اسے اپنا عادی بنا گیا تھا اور اب جب وہ اپنی فینگز پر شرمندہ سی اس سے چھپ رہی تھی تو وہیں یہ ایسے چھیڑ کر پتا نہیں کیا ارادے رکھتا تھا۔

"کیا ہوا ہے مجھے؟ بتاؤ مجھے!" وہ نظریں چراتی ہوئی رینک سے پلیٹ نکالنے لگی تھی۔

"ٹھہریں میں نکال دیتا ہوں۔" وہ ایک ہاتھ اسکے گرد گھمانے کے انداز میں کائونٹر پر رکھتا دوسرا بلند کرتے اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے رینک سے پلیٹ نکالی۔۔۔

اس دوران سہی نے سخی سی آنکھیں میچلی تھیں۔

بلکہ اسکی دکھتی سانسیں اپنی گردن پر پا کر اسکے وجود میں سرد لہریں اٹھ رہی تھیں اور وہ لرزتے ہاتھ کو نیچے کرتی دونوں کو بے بسی سے آپس میں الجھا کر پیچھے کھڑے عارب سے سچ میں تنگ تھی۔۔۔ کوئی شیطان قسم کے دماغ کا انسان تھا۔

ہر وقت موقعہ حاصل کرتا رہتا تھا اور اب۔۔۔

"تت۔۔۔ تم جاؤ فریش ہو کر آؤ میں کھانا لگواتی ہوں!" وہ مدھم سا مسکراتی مڑی اور سانسیں روکے اسکی ہمیشہ کی طرح شرارت سے مسکراتی شہد آنکھوں سے نظریں چرائے پلیٹ اسکے ہاتھ سے چھین کر وہاں سے ہٹی تب ہی اچانک سے عارب کی انگلیوں نے اسکی کمر کو چھوا تھا۔۔۔

بلکہ جان بوجھ کر چھوا تھا کہ اسکے سپید رنگت میں سرخی اس قدر پھیلی کہ اسکی پلکیں لرز گئیں اور وہ غصہ کرنا چاہتی تھی پر اس عمر میں اسے رونا آ رہا تھا کتنا چالاک لڑکا تھا۔

"تم جارہے ہو یا میں تمہارا سر پھاڑ دوں؟" وہ اسے پیچھے دھکا دیتی ناراضگی دیکھانے لگی اور وہ ڈھیٹ بن کر ہنستا اسکے دیکھنے پر آنکھ دبا گیا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"تم ایک نہایت ہی۔۔۔۔۔"

"الرومینٹک بندہ ہوں آپ صرف الموقعہ تو دیں سہی جی رات کو السورج کا دیدار کروا کر آئیں گے۔" وہ قہقہہ لگا کر چھیڑتا بولا

سہی آنکھیں پھیلا کر اسکے بدلے بدلے انداز کو دیکھنے لگی۔۔

"سوری نہیں کہوں گا ایسے دیکھ کر میری نیت خراب نا کریں۔" ایک دم آگے بڑھتے جھک کر اسکے رخسار پر لب رکھے اور اسکی ساکت آنکھوں میں دیکھتے لابی پلوں پر پھونک ماری۔

"خوشبو بہت" مدہوش کن "ہے کھانے کی، میں فریش ہو کر آتا ہوں" وہ اسکے پیچھے سے کھانے کو دیکھتے اسکے قریب ہو کر گہرا سانس لیتے سر سر سے ٹکڑا کر ہوش کی دنیا میں پٹختا ہوا سیٹی کی دھن پر وہاں سے نکلا۔ "اللہ جی!" وہ صدمے میں اپنے گال پر ہاتھ رکھتی اسکی سانسیں خود ہر محسوس کرتی اسکی پشت کو دیکھ رہی تھی

"میں تمہاری ٹانگیں تڑوا دوں گی دماغ سے نہیں عقل سے عاری انسان!" پلیٹ کا ٹونٹر پر پٹچ کر وہ پھر اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔

یہ بات الگ تھی کہ وہ آج ضرورت سے زیادہ خوش لگ رہا تھا ورنہ ایسی گستاخی اسنے کبھی نہیں کی تھی نا ہی اتنا بدلاؤ انداز ہوا تھا۔

کافی احترام عزت سے کٹا تھا اسکا یہ سال پر اچانک آج اسکی پہلے والی بھنگی روح شاید اس میں واپس آگئی تھی اور سہی کو خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگی تھیں۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"آجائیں اگر سو گئی ہیں وہیں تو میں اپنا التکیہ لیکر آؤں؟" چیئر کھسکا کر بیٹھتا ہوا وہ بولا سہمی ہو کھلا کر ٹرے اٹھائے ڈائننگ ٹیبل پر آئی کہ کہیں سچ میں وہ اسکے پاس ہی نا آجائے۔

"اوہ یار رہ لیتی دو منٹ وہیں!" وہ بد مزہ ہو کر بولا

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ غصے سے بولی۔۔

"ایک تو اتنے لیٹ آئیں ہیں گھراؤ پر سے ایسی باتیں کر رہے ہیں دماغ خراب ہو گیا ہے؟" وہ غصہ ہوتی بولی

"اوہ ہو تو مسز عارب ناراض ہیں میسز بیوی والی ناراضگی ہممم!" وہ نوالہ منہ میں رکھتا سر ہلا گیا

سہمی نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"گر تو نہیں گیا؟" وہ چبا کر بولی

"کیا؟" عارب چونکا اور ابرو اٹھا کر آنکھیں سکڑتے پوچھا۔

"تمہارا دماغ!" وہ بھڑک کر بولی جس پر عارب کا زوردار قہقہہ گونج اٹھا۔

"الحمد للہ واللہ میرا معصوم شریف الدماغ اپنی جگہ ہے خیال کریں آپکا دل آپ سے غداری نا کر گیا ہو!" وہ

ہنستا ہوا بولتا سٹپٹانے ہو کھلانے مجبور کر گیا۔

صبح کی سنہری کرنوں پر اسکی آنکھ کھلیں اسنے کسماتے ہوئے کھڑکی کو دیکھا اور چہرے سے بال سمیٹ کر وہ

اٹھنے لگی تھی پر خود کو مضبوط حصار میں پا کر وہ جھینپ سی گئی۔

"کہاں بونی!" بازو اسکی کمر میں ڈالتے اسے مزید قریب کرتے وہ نیند سے بو جھل گھمبیر آواز میں بولا۔۔

نور العین کے نقوش میں سرخی مزید بڑھ گئی وہ اسکے مضبوط بازو پر سر رکھے پڑی تھی جبکہ داد کی ٹانگ اسکی

ٹانگ پر تھی اور بازو اسکی کمر میں ڈالے بالوں میں منہ چھپائے سو رہا تھا۔

ٹاؤل: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"نن۔۔۔ ناشتہ بنانا ہے!" وہ اسکی طرف کروٹ لیتی اسکے چہرے کو دیکھتی بولی۔

جسے سن کر داد نے مسکراتے آنکھیں کھولیں۔۔۔

اسکی خمار آلودہ آنکھیں اسکی سرخ آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔۔

نور کی پلکیں لرز سی گئی اور نظریں خود جھک گئی۔

"بعد میں ملکر بنائیں گے۔" وہ اسکی گردن سے بال سمیٹ کر وہاں لب رکھتا ہوا بولا

نور لب بھیج کر خاموش سی پڑی رہی۔۔۔

"دیر ہو جائے گی ریستورنٹ جانا ہے!" اسکے سینے پر انگلی پھیرتی وہ منمنائی۔

"جانے کون دے رہا ہے؟ کچھ دن تم یہیں اس گھر، اس روم، اس بیڈ پر، اس معصوم میرا مطلب ہے کہ داد کے ساتھ یہیں رہو گی۔"

نامیں کہیں جا رہا ہوں نا ہی تم کہیں جانے والی ہو نکال دو دماغ سے خیال۔" وہ معصوم بولتا ایک دم ہوش میں آکر جھر جھری لے کر بولا۔

نور نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر سمجھ کر قہقہہ لگا اٹھی۔

"نہیں نہیں آپ معصوم ہیں ہا ہا ہا۔" وہ ہنستی ہوئی زبان دیکھا کر اسے چڑانے لگی

"تم بھول رہی ہو کہ تم کس کے قبضے میں ہو! بھول گئی کیا؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا معنی خیزی سے بولا

نور سٹپٹا سی گئی



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دماغ ماکھائیں داد چھوڑیں مجھے آپ نے مجھے بہت ستایا ہے اتنے ماہ دن تنگ کیا!" وہ مصنوعی سا ماراض ہوتی اسکے مضبوط شکنجے سے پھڑپھڑا کر لکے کی بھرپور کوشش کرنے لگی تھی پرداد مسکرا ماہوا سے بیڈ پر ڈالے کلائیوں کو جکڑ کر تکیے سے لگائے اسکی پھیلی آنکھوں میں مسکراتے دیکھنے لگا۔

"بولو اب؟" جھک کر اسکے لبوں کو چھوتے ہوئے وہ ہنسا۔۔۔

"بہت برے ہو تم جانے دو داد۔۔۔!" وہ التجائیہ انداز میں کہتی معصوم صورت بنانے لگی

"براہوں ماتو اب دیکھو برا کیسا ہوا ہے۔۔۔" اسکے پھولے گال کو ماک سے سہلاتے وہ سرگوشی میں بولا

نور بے بس ہوتی ایک بار پھر اسکی دسترس میں خود کو اسکے سپرد کر گئی اور مراہمت چھوڑے اسے گھورتی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

"بس۔۔۔!! ختم۔۔۔!" وہ ہنستا ہوا اسکے سرخ لبوں پر اپنے لب رکھ کر کلائیاں چھوڑتے اسکی کمر میں دونوں بازو ڈال اسے سیسے میں بھیج دیا۔

دفعتاً فسوں خیز ماحول میں موبائل بج اٹھا جس پر دونوں نے چوک کر ٹیبل کی طرح دیکھا۔

"کون ہے۔۔۔۔!" وہ غصہ میں نور کو دیکھتا ہوا موبائل کی جاب متوجہ ہوا اور ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھالیا

جب وہ موقعہ دیکھ کر بھاگنے لگی۔

"ایسے ہی میری جان۔۔۔۔!" اپنا موبائل فوراً پانی کے بھرے جگ میں ڈالتے بیڈ سے بھاگتی نور العین کی کمر میں دونوں بازو ڈال کر کھینچا وہ آہ داد کرتی چیختی اسکے اوپر گری جس پر داد بھرپور انداز میں قہقہہ لگا ماہ سے اسکی ماک سے اپنی ماک رگڑنے لگا۔

"داد ماشہ بنا ماہ بہت کام ہے پلیز سمجھو!" وہ غصے سے جھنجھلا کر بولی

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"شش!" اسنے اسکے گلابی پنکھڑیوں جیسے لبوں پر انگلی رکھتے گال پر بوسہ دیا۔

"ساتھ کریں گے ناں سب کام۔۔۔"

ملکر کریں گے سب کچھ تاکہ زیادہ وقت ہم اپنے بونے بونی کو سوچ سکیں۔" اسکے وجود پر پہنی خود کی شرٹ کے کالر کو اسکے کندھے سے سرکانے لگا۔۔۔

"سٹاپ داد!" وہ غصے سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتی چیخی اور اسکی سرخ ٹماٹر والی صورت دیکھتے داد قہقہے پر قہقہے لگاتا اسے مزید شرمندہ کر رہا تھا۔

"کوئی بونا بونی نہیں۔۔۔"

میرے بچے آپ پر جائیں گے بونی بونا نہیں ہوں گے!" وہ غصے سے منہ بناتے بولی جس پر داد نے اسے آنکھیں دیکھائیں

"ایسی بکو اس دوبارہ مت کرنا بونی! مجھے اپنے بچے چھوٹے چھوٹے ہی چاہیے۔۔۔"

تاکہ جب تم باہر نکلو تو وہ بدک کے بچوں کی طرح تمہارے پیچھے پیچھے آئیں لائن سے۔" اسنے نقشہ کھینچا اور نور تصور کرتی اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے لڑکیوں لڑکوں کی لائن چیخ اٹھی۔

"نہیں سٹاپ!! ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ وہ بڑے ہوں گے شٹ اپ داد پلینز!" وہ غصہ سے اسے ہاتھ مارنے لگی

جن سے بچائو کے خاطر داد ہنستا اسکی گردن منہ میں چھپائے شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھتا گہرے سانس بھر کر نور العین کو آنکھیں میچنے اور شرم سے سرخ کرنے پر مجبور کر گیا۔

وہ واپس پٹری سے اتر رہا تھا اور نور اسے دھکے دیکر وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی پر کہاں آزادی بخش پار ہا تھا وہ اسے اپنے شکنجے سے۔۔۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"اب تمہیں میں نہیں چھوڑوں گی!" وہ غصے سے غراتی ہوئی اسکے گال پر دانت گاڑھے اسکے بالوں پھر سے نوچنے لگی۔۔۔

اور وہ قہقہہ لگا اٹھا۔ "چھڑوا کون رہا ہے ظالم!"

\*-----\*-\*-\*-----\*

"آپی میں ماما کے پاس جا رہی ہوں آپ خیال رکھیے گا!" فیری شوز پہنتی حجاب پہنے حورالعین کے روم میں آئی جو بے بی کو فیڈ کر رہی تھی۔

"ہاں خیال سے جانا!" اسکے کہنے پر فیری مسکراتی سر ہلا کر چلی گئی

حور بے بی کو فیڈ کروا کر اسے بے بی کاٹ میں ڈالا جب وہ خود ہی کروٹ لیتا منہ بسترے میں چھپا کر پیٹھ بلند کر چکا تھا۔۔۔

"بد معاش!" حور محسوس کرتی ہنستی اسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر وہاں سے نکلی۔

اور اسکی مسکراہٹ پر وہ مسکراتا ہوا ایک آنکھ کھولے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا جب وہ چلی گئی تو سیدھا ہو کر لیٹا ہوا سامنے بے بی کاٹ میں لگے اسے بچوں کے کھلونو کو دیکھنے لگا جو اسے اریٹھٹ کرتے تھے۔

پتا نہیں اسکی ماما کو چھوڑ کر باقی وہ دونوں چڑیلیں اسکی فینگلنگس کیوں نہیں سمجھ رہی تھی کہ ہر بچہ کھلونا کھیلنے کیلئے پیدا نہیں ہوتا نا ہی ہر بچے کو کھلونا پسند ہوتا ہے۔۔۔

کچھ اسکے جیسے بھی ہوتے ہیں جو ان چیزوں سے اریٹھٹ ہوتے ہیں۔۔۔

اسے تو بالکل یہ بچوں والی چیزیں پسند نہیں تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے نظریں گھمائیں اور اپنی چھوٹی سے سفید ٹانگ دوسری ٹانگ کے اوپر رکھتے ہاتھ سر کے پیچھے کرنے چاہے پر رونا وہی کہ ابھی وہ چار ماہ کا تھا اور بازو بالکل چھوٹے کہ اسکے پورے سر کے نیچے نہیں جا رہے تھے ورنہ اس چڑیل (فیری) کو وہ اسے سوتے غور سے دیکھ چکا تھا۔

وہ مایوس نہیں ہوا بلکہ سر پر دونوں ہاتھ رکھے چھت کو گھور رہا تھا۔

وہ شکر کر رہا تھا کہ اسکا باپ نہیں ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا تیسری جنگ عظیم ان دونوں میں ہوتی۔

باپ کا سوچ کر وہ بد مزہ ہو گیا تھا کیونکہ اسکا ارادہ بڑے ہو کر خود سب کا باپ بننے کا تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں پڑا تھا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسے ان دونوں چڑیلوں پر غصہ آ رہا تھا جو اسکی

ماں کو ایسے کام کیلئے چھوڑ گئی تھی جبکہ دوسرا غصہ یہ بھی تھا کہ اسے تو ابھی کوئی نام بھی نہیں ملا۔۔۔

آخر وہ کہاں سے؟ کس اینگل سے؟ بچہ لگتا تھا۔۔۔

اسکے چھوٹے سے ماتھے پر تیور سج گئے اور بھوری آنکھوں میں بے انتہا غصہ تھا۔

دل کر رہا تھا ابھی یہاں سے نکل کر روم تھیں نہس کر دے پر کیسے اسکی ماما ہرٹ ہوتی اچھا نہیں ہوتا۔۔۔

شاید اپنی پیاری خوبصورت سی ماما کیلئے اسے خود پر کنٹرول کرنا تھا۔

اور وہ کر رہا تھا خود کو مایوس کرنے کیلئے نہیں بلکہ دنیا کو مایوس کرنے کیلئے۔

اب باپ تھا تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

سوچ کر اسکے لبوں کے گوشوں میں مسکراہٹ بکھر گئی جس سے اسکی سپید پھولی گالوں میں دونوں ڈمپل

اپنی چھپ دیکھاتے غائب ہو گئے۔۔۔

وہ اپنی ماما کو بلانا چاہتا تھا پر جیسے بلانے کیلئے منہ کھولتا بچوں کی آواز نکلتی جو اسے سخت ناپسند تھی۔۔۔

اسلئے خاموش پڑا تھا۔

البتہ ناک پہ غصہ ماتھے پر تیور برقرار تھے۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"سریہی گھر ہے!" اسکے آدمی نے ایڈریس دیکھتے چٹ پر پھر اس فلیٹ کو دیکھا اور اسے مخاطب کرتے کہا۔  
وہ مسکرایا جسکا ساتھ اسکی آنکھیں دینے لگی تھی۔

پاس کھڑے اسکے آدمیوں نے چونک کر اسکی گہری مسکراہٹ دیکھی۔

"جاؤ تم لوگ!" وہ انہیں حکم دیتا سگارا نکلے حوالے کرتا ہاتھ پر پھونکے مار کر انہیں ششدر چھوڑتا منہ کی خوشبو سونگنے لگا۔۔۔

"پانی ہے؟" اسنے اپنے آدمی کی طرف رخ کیا وہ بوکھلا گیا۔۔۔

"ہی۔۔۔ یس سر دو منٹ بس ایک منٹ!" وہ بھاگتا گاڑی کی طرف گیا جبکہ دوسرے مودب سے ہتھیار  
لیس گارڈ حیرت سے ساکت تھے کہ یہ کر کیا رہا تھا۔

پران پر توجہ دیئے بغیر وہ پانی پیتا بوتل انکے حوالے کر کے انہیں وہاں سے ہٹا دیا۔۔۔

وہ تو حکم کے غلام تھے فوراً وہاں سے ہٹ گئے جب اسنے ساکت دھڑکنوں سے بیل بجانا چاہی پھر کچھ سوچ  
کر اسنے لاک گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

وہ ٹھٹھکا اور ماتھے پر تیوریں آگئی کہ دروازہ لاک کیوں نہیں تھا۔

وہ اندر داخل ہوا اپنے دراز قد کے ساتھ۔۔۔

اسنے آنکھیں پورے گھر میں گھومائیں کہ اچانک برتن گرنے کی آواز کچن سے آئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ چونک کر بائیں طرف دیکھنا لگا۔۔۔

غصے سے اسکا چہرہ دھک کر انگارہ ہو رہا تھا کہ اسکی شہزادی اس چھوٹے سے فلیٹ میں رہ رہی تھی۔  
 "فیری اتنی جلدی آگئی!" حور دروازہ کھلنے کی آواز سنتی پھر بھاری قدم کی آواز پر الجھتی ہوئی بالوں کا جوڑا  
 بنائے باہر کچن سے نکلی۔۔۔

اسے حیرت ہوئی تھی اور اسی حیرت کو چھپانے کیلئے اسنے پوچھا۔  
 دو بھوری بے چین آنکھیں لائونج سے ہٹ کر آہستہ سے کچن سے نمودار ہوتے اس وجود پر ٹکی جسکے لئے وہ  
 پل پل تڑپا تھا۔

"کون ہے بھی جواب تو دے؟" اسے غصے سے پوچھا۔  
 جبکہ سعیر عالم کی آنکھیں اسکے وجود سے الجھی ہوئی تھی۔  
 کبھی اسکی آنکھوں پر بندھی سفید پٹی پر جاتی تو کبھی وہاں سے سرکتی اسکے سرخ لبوں پر۔  
 میرون شلوار قمیض پر دوپٹے کے بھونج سے آزاد سر اپا بھیگے ہاتھ وہ اسکے سامنے ویسی ہی کھڑی تھی جیسی وہ  
 چھوڑ کر گیا تھا۔

"کون ہے؟" ابکی بار اسکی آواز سرد ہوئی تھی  
 عالم چونکا اور پھر مسکرایا۔۔۔

کتنی خواہش تھی ممتا کے ہر ہر پل کو آنکھوں سے دیکھنا وہ سارے ماہ اسکی خوشی اسکے پھولے جسم کی  
 خواہش۔۔۔

اپنے فتنے کی حرکات۔۔۔ کتنی خواہشات وہ چھپائے بیٹھا تھا پر کیا ہوا۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

ایک گہرا سانس بھرتے متبسم نظروں سے دیکھتے ہوئے قدم اسکی طرف اٹھائے۔  
 "کون ہے بد تمیز؟" ابکی بار وہ گریک لینگو تاج میں غصے سے بولی۔  
 "دیکھو جو کوئی بھی ہوا بھی آٹوٹ ہو جائو تم جانتے نہیں میں کس کی بیٹی اور کس کی بیوی ہوں!" وہ غصے سے  
 غرائی اور قدم پیچھے لیے۔

سعیر اتنا بدلاؤ دیکھتا براٹھا اٹھائے حیرت کا اظہار دینے لگا  
 اسے واقعی شاک لگا تھا کہ وہ اسکی ساس ایسا کچھ کرے گی۔  
 وہ کیا چاہتی تھی اسکا نفع نقصان؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسکی ساس چاہتی کیا تھی اس سے۔  
 وہ چلتا بالکل اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔  
 "دیکھ۔۔۔۔۔"

اسکا بھی جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ اسکا بھاری ہاتھ کی انگلیاں گھومتی اسکی کمر پر ٹکیں۔۔۔  
 اور آہستہ سے سرکتی پیچھے بڑھنے لگی تھی جبکہ حور العین کا خون خشک پڑ گیا۔  
 "چھ۔۔۔۔۔"

وہ ہمت کر کے کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگی تھی وہ اسے مکہ مارنا چاہتی تھی پر اسکی گرم سانسوں پر اسکی روح  
 کپکپا اٹھی جب جھٹکے سے اسے کھینچ کر اس چوڑے وجود نے اپنے وسیع سینے سے لگایا۔  
 اور جیسے ہی وہ اسکے وجود کا حصہ بنی ایک گہری آسودہ مسکراہٹ اسکے لبوں پر چھائی اور وہ گہرا سانس بھرتا پیل  
 کو آنکھیں موند کر اس رب کا شکر کرنے لگا جس نے سہی سلامت اسکی بیوی اس تک پہنچائی تھی۔۔۔  
 "شش۔۔۔۔۔"

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

وہ پھڑپھڑائی جب سعیر عالم کا دوسرا ہاتھ اسکی ٹھوڑی پر آیا اور چہرہ بلند کرتے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"تت۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے کسمائی پر اس بار اچانک ہی وہ بغیر کچھ کہے بغیر اسکی داستان سے اسکے لبوں پر جھک کر اپنے لب ان پر رکھتے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کا جوڑا کھول کر انہیں اسکی نازک پشت پر بکھیر دیا۔

حور اس شدت بھرے حصار میں تڑپنے لگی پر وہ بے حس بن کر اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے کبھی اسکی گال پر اپنا چہرہ سہلا کر اسے کچھ سمجھنے کا احساس دلاتا تو کبھی اسکی سانسیں بند کر دیتا۔

وہ ناتجربہ پارہی تھی نامزاہمت کر پارہی تھی کسی پہاڑ نما وجود نے اسے اپنے مضبوط شکنجے میں جکڑ لیا تھا جسکی دیوانگی بے خودی شدت بھری جسارت پر وہ بے جان سی اسکی بانہوں میں بکھیر گئی تھی۔

سعیر کی مسکراتی نظریں اسے دیکھتی اسکی پیٹھ سہلانے لگی تو گال اسکی گال سے ملائے وہ سہلانے لگا۔۔۔

"پپ۔۔۔ پلپز۔۔۔" اس سے اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔

سعیر نے سمجھتے ہوئے اسے بانہوں میں بھر کر اٹھا لیا اور اپنی ناک اسکی گردن پر رگڑتے وہ گہرے سانس بھرتا پاگل سا واپس لب اسکے بھیکے لبوں پر رکھ دیئے۔۔۔۔۔

حور کو لگا آج اسے مار دیگا۔۔۔۔۔

وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگی۔

"شش!!! وہ سسکی تبھی ہی اسنے اسکے نازک وجود کو سینے سے لگاتے ہوئے پیٹھ سہلائی اور کسی بچے کی

طرح بہلاتا ہوا مسکرا رہا تھا جیسے زندگی واپس اسکے قید میں آگئی تھی۔



ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"جتنا دنیاء بدلے تمہیں میرے آگے وہی بچہ ہی رہو گی!" وہ سوچتا ہوا اسکے ہاتھ کی انگلیوں کو لبوں سے چھوتا ہوا صوفے پر بیٹھا اور اسے اپنی گود میں بیٹھا کر اسکے نقوش کو چھوتا جیسے پورے سال کا حساب لینے لگا تھا۔  
حور العین کا پہلے ہی تنفس بگڑا ہوا تھا اسکی پھر سے جسارتوں پر سسکا اٹھی۔  
"چھوڑو مجھے۔۔۔۔" اسکے ہاتھ جھٹکنے پر عالم نے چونک کر اسکے چہرے کو دیکھا۔  
کیا وہ اسے نہیں پہچان پارہی۔۔۔۔! اسکا دل ڈوبنے لگا تھا۔

"میں ناراض ہوں۔۔۔۔!" وہ غرائی  
اور عالم کی سانس میں سانس آئی وہ ہنس پڑا۔۔۔۔۔  
"مجھ سے ناراضگی شہزادی!" وہ سرگوشی میں بولا اور پھر اسکے جبرے کو پکڑ کر اسکے لبوں کو قریب کرتا نرمی سے چھوتا اسے حواس سے بد حواس کر رہا تھا۔  
تبھی ہی روم سے بچے کے رونی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔  
"یہ کیسے رو رہا ہے؟" عالم کو اسکا رونا کم نائٹک کی بوزیادہ محسوس ہوئی جبکہ حور العین اپنے بچے کی آواز سنتی مچل اٹھی

"چھوڑیں مجھے،، میں نے فائٹ سیکھی ہے!" وہ دھاڑی اور اسے بتانے لگی کہ اس سے ناراضگی رکھنے کیلئے اسنے مسکان سے فائٹ سیکھی تھی کہ ضرورت کے وقت کام آئے پر سامنے والا انسان کم پہاڑ زیادہ تھا۔  
"میرا بچہ۔۔۔۔۔"

"دفع کرو اسے اگر اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو آئے خود یہاں تم اسکے باپ کی نوکر نہیں ہو!" عالم نے اسکا جملہ سننے سے پہلے جھڑک کر سرد آواز میں کہتے چپ کر وادیا کہ حور ساکت سی رہ گئی۔

ناولٹ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ کیسا باپ تھا جو اپنے بچے کو دفع کہہ رہا تھا۔

اور وہ معصوم یہ نہیں جانتی تھی کہ اسکا چار ماہ بیٹا باپ نا ہونے پر خوش ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ خواب تھا یا حقیقت۔۔۔۔۔" اسے چکر سے آنے لگے۔۔۔

"آپ کو اسکے پاس جانا چاہیے!" وہ بمشکل اپنے سر کو سنبھالتی بولی۔

"کیوں میں کیوں جانوں! کیا وہ لنگڑا پیدا ہوا ہے؟ اسے اگر باپ کی ضرورت ہو تو اسے کہو خود چلکر آئے۔"

وہ روعب سے بولا۔

آخر وہ باپ تھا کیوں جھکتا۔۔۔

جبکہ جانتا تھا پہلے ہی اپنے سپوت کے نیک خیالات کہ وہ کیا سوچ رہا ہو گا اسکے بارے میں۔۔۔

"وہ چار ماہ کا ہے۔۔۔۔۔!" وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی سعیر نے غصے سے اسے دیکھا۔

"تم نہیں جانتی میرا بچہ کہ وہ کیا بلا ہے۔" اسنے اسکی گال سہلا کر بہلاتے کہا پر یہ سنتے ہی حور العین لہرا کر

اسکی بانہوں میں گر گئی۔

"شہزادی!" اسنے حیرت سے اسکی گال تھپتھپائی جبکہ روم سے آوازیں اور بلند ہوتی جارہی تھی ضد میں۔۔۔

پر آگے سعیر عالم تھا۔۔۔۔۔

"گلا پھاڑ دو اپنا!" وہ اسکی مداخلت پر جل کر بولا۔

اور اندر کاٹ میں پڑا فتنہ حیران تھا کہ کیا ہوا اسکی ماں کو پہنچ کیوں نہیں رہی۔

وہیں اسکے سوچ میں جاتے خاموش ہونے پر سعیر نے سر جھٹکا۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"میں رات کا آؤں گا۔" وہ جھک کر اسکے لبوں کو چھوتا اسکی گردن میں منہ چھپا کر سہلاتا ہوا اسے ٹھیک سے صوفے پر لیٹا کر تمسخرے بھری نظریں روم پر ڈالتے ہوئے وہاں سے ایک ضروری کام کیلئے نکلا۔ اور اس فتنے سے تفصیل ملاقات کا سوچا تھا رات۔۔

"تم میں سے ایک یہیں ٹک جائے جب تک میری ساس کو میرا سر نہ لیکر جائے! احتیاط سے!" حور العین کے اتنی جلدی بیہوشی پر وہ جل کر گارڈ سے بولتا سگار منہ میں دبائے گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکلا۔

"یہ کیسا خواب تھا یا اللہ!" کچھ ہی دیر میں حور ہوش میں آتی اس سب کو خواب تصور کر کے جھر جھری لے اٹھی۔

"اگر یہ خواب ہے تو کافی ڈراؤنا ہیں! کوئی باپ بیٹا ایسے تھوڑی ہوتے ہیں! عالم تو آتے ہیں اپنے بچے کو پیار دے گا۔" وہ روم سے چیخوں پر بڑبڑاتی وہاں سے بھاگی دوسری طرف عالم کے اشارے پر اسکے گارڈ نے سر ہلاتے موبائل نکالا جبکہ سعیر عالم کی بھوری آنکھیں سن گلاس کے پیچھے اس شاپ پر تھی جہاں وہ سنہری بالوں والی دراز قد لڑکی عورت سے بحث میں اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

اسے یہ بحث کم اسکا غصہ اور مارنے کی نیت زیادہ لگی۔

اسکے منہ میں ہلتا ببل ساری کٹھاسنا رہا تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ایڈریس کا خاص خیال رکھنا!" اسنے مسکراتے معنی خیزی سے اپنے آدمی سے کہا وہ سر ہلاتا مسکراتا مسکان کو دیکھتا حکم پر توجہ دینے لگا جبکہ گاڑی آہستہ سے اسکے سامنے گزری اور وہ بحث میں اب شرٹ کی آستیں فولڈ کر رہی تھی۔

"نہیں تو میرے کو سمجھائے گی سالی!" وہ اردو میں غرائی اور سامنے کھڑی عورت بوکھلاسی گئی  
 "سر۔۔۔!!" ارمان نے برہان کو پکارا جو موبائل کو دیکھ رہا تھا۔

"سیٹ بک کرو انوار مان۔۔۔!" وہ معنی خیزی سے مسکراتا ہوا بولا۔

ابھی ہی تو کچھ دیر میں اسکے آدمیوں نے اسے نیوز دی تھی کہ اسکی بیوی مل گئی تھی۔

دوسرے لمحے اسے دوسرے نمبر پہ کال آئی تھی وہ بھی اسکی بیوی کا بتا رہا تھا۔

اسے تو برہان نہیں جانتا تھا پراسکی نیوز سن کر حیران تھا آخر وہ کیوں اسے بتا رہا تھا اسکی بیوی کی معلومات۔۔۔

سر جھٹکتے اسے ارمان کو حکم دیا یونان کی فلائٹ کے ٹکٹ کا اور اپنی دو ماہ کی لیو لکھی۔۔۔

کچھ دیر میں وہ کال پر بات کرتا مسکرا رہا تھا۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔! جیسا چاہتا ہوں ویسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔!" اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

دوسری طرف سے مطمئن جواب وصولتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔

"بے بی ہائوس کا خاص خیال رکھا جائے۔۔۔!" اسنے جتنا یاد اور وہ سر ہلا کر اسے اپنی طرف پھر سے مطمئن

کرنے لگے جبکہ اب برہان موبائل رکھے اوپر روم کی طرف بڑھا۔

اسکے خوبصورت سے لبوں پر آسودہ مسکراہٹ تھی اور کہ اب تم بچ کر دیکھاؤ مسنی کہیں کی۔۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسنے ملازمہ کو حکم دیا اور خود بیٹھ کر سوچنے لگا تھا کہ کون سی سزا دینی ہے اسے جس سے اسکے مردے بھی پناہ مانگیں۔۔۔

"کچھ بھی ہو چھوڑو گا تو تمہیں نہیں غنڈی جتنا مجھے تڑپایا ہے اتنا تمہیں تڑپائوں گا پیل پیل کا حساب اپنے طریقے سے لوں گا۔۔۔" وہ بڑبڑاتا ہوا ٹیبل سے فیری اسکی اور خود کی تصویر لیکر کھڑکی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"کتنے حسین پیل تھے۔۔۔"

امی تھی ابو تھا داد نور تم میں فیری۔۔۔ سب ساتھ تھے۔۔۔

سب کہاں بکھر گیا مسکان۔۔۔؟ بہت تکلیف ہوتی ہے مجھے تمہیں کیوں اندازہ نہیں ہو سکا میں اپنی اسی تکلیف کو چھپانے کیلئے یہاں سے نکلا تھا پر مجھے کیا پتا تم ہی ہاتھ سے نکل جاؤ گی۔۔۔" وہ سوچتا سگریٹ سلگا کر منہ میں دبا گیا۔۔۔

کیونکہ یہ ایک سہارہ تھا جو اسے ساتھ دیکر اذیت سے بچاتا تھا ورنہ تو اس ویران گھر نے اسکی جان لینے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی۔

"میں پہلے داد کے پاس جانا چاہیے تاکہ وہ یہاں آسکیں۔۔۔!" وہ گہرا کش لیکر سوچتا ہوا بولا۔۔۔

"میں کھانا باہر سے کھا کر آؤں گا شیر خان کو بولنا وہ نابنائے آج!" وہ ملازمہ کو کہتا ہوا کوٹ اٹھا کر کندھے پر ڈالتا کیز لیکر وہاں سے نکلا۔

زیادہ دور نہیں تھا داد کا فلیٹ کچھ فاصلہ تھا مگر اتنا نہیں۔۔۔

وہ چند گھنٹوں کی رش ڈرائیونگ کے بعد اسکے فلیٹ کے سامنے پارکنگ ایریا میں موجود تھا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

گاڑی لاک کرتے وہ مسکراتا ہوا ڈور پر آکر بیل بجانے لگا۔۔

وہاں سے گذرتے لوگ اسے دیکھنے لگے تھے جو بلیک پینٹ وائٹ شرٹ ہاتھ میں کوٹ تھامے کہنیوں تک فولڈ آستین کافی بینڈ سم لگ رہا تھا۔

اسکی سرخ سپید رنگت پر اسکی سیاہ کالی آنکھیں کافی خوبصورت تھی۔۔

سنجیدگی اسکی ذات کا حصہ تھی اور اس وقت بھی کافی سیریس لگ رہا تھا حالانکہ وہ بہت خوش تھا پر اسے معلوم نہیں تھا کہ خوش کیسے ہوتے ہیں۔۔۔

لوگوں کے ٹھہر ٹھہر کر دیکھنے کے باوجود وہ کبھی مغرور نہیں ہوا تھا البتہ ایسے انور کرتا جیسے کچھ تھا نہیں ناہی کوئی اسے دیکھ رہا تھا۔

ابھی بھی نظریں اٹھا کر انہیں دیکھتا مسکرایا کیونکہ وہ عورت بھی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اور برہان کو اس میں بی کی جھلک محسوس ہو رہی تھی اسکے دل سے ہوک سی اٹھی۔

کوئی ملازمہ کیسے اتنے سال کسی کی پرورش سنبھال کر سکتی تھی اور آخر میں ان پر اپنی جان قربان کر دی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی تیر گئی اور وہ ہلکا سا مسکرا کر واپس سنجیدہ ہوتا بیل بجانے لگا۔

"جاؤدیکھو داد کون ہے؟" وہ اسے کہنی مار کر پیچھے دھکیلنے لگی تھی پر وہ کہاں دور ہو رہا تھا۔

"جو کوئی بھی غلط وقت پر آیا ہے خود چلا جائے گا ہم کھانا بنا رہے ہیں۔۔۔" وہ منہ بنا کر کہتا اسکے ہاتھ کو پکڑ کر

آلو کاٹنے لگا۔

ناولہ: دشت و شست / مصنف: مہوش علی

نور ایک ہاتھ سے سالن بنارہی تھی تو دوسرے ہاتھ سے وہ آلو کٹوار ہاتھ جبکہ اسکی ٹھوڑی نور کے کندھوں پر تھی جو وقفے وقفے بعد کوئی ناکوئی شرارت کرتے اسے بوکھلا دیتا۔

"داد پلینز سیریس ہوں باہر کوئی بے جا کر دیکھیں!" وہ زچ ہو کر اسے پیچھے دھکیلنے لگی پر وہ مزید قریب ہو جاتا۔۔۔

"میں سیریس ہوں اور تم سے سیریس ہونے کی گذارش کرتا ہوں کہ کیا خیال ہے؟" وہ اسکے کان میں کہتا اسکی پلکیں لرزہ گیا۔۔۔

"آپکو تو ہر وقت بکواس سو جھٹارہا ہے ہٹیں میں جا کر دیکھتیں ہوں۔" وہ گیس بند کرتی اسکے ہاتھ سے مروڑ کر اپنا ہاتھ چھڑواتی پٹی جبھی مسکراتے داد نے اسے حصار میں کاؤنٹر سے لگا دیا باہر کھڑا برہان داد کے موبائل پر کالز کرنے لگا جو پانی میں ڈبکیاں لے رہا تھا۔

"جارہا ہوں خوش!" اسکے چہرے سے سراٹھاتے ہوئے اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیر کر وہ گال تھپتھپاتا ہوا وہاں سے نکلا۔

نور بے بسی سے اسکی پشت دیکھتی ہوئی واپس ڈنر کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

"بھائی آپ!" داد نے جیسے دروازہ کھولا کہ واپس جانے کی تیاری پکڑتے برہان نے کافی غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

"شرم نام کی بھی کچھ چیز ہوتی ہے!" غصے سے کہتے وہ اندر داخل ہوا داد قہقہہ لگا اٹھا۔

"اچھا پھر وہ کس دکان سے ملتی ہے؟" اسنے شریر ہو کر پوچھا۔

برہان صرف گھورتا رہ گیا۔

ناول: دشت وحشت / مصنف: مہوش علی

"کیسے ہیں بھائی؟" برہان کی آواز سن کر نور کیس بند کرتی بھاگتی لائونج میں آئی اور برہان کے پاس آتی ہوئی مسکرا کر بولی۔

"الحمد للہ میں ٹھیک ہوں، تم کیسی ہو؟" اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ اس کے سرخ تمنتاتے چہرے کو دیکھتا پر سکون ہو گیا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں!" وہ خوشی سے نظریں جھکائے بولی  
 "آپ بیٹھے نا بھائی اس بونی میں تو عقل ہی نہیں!" داد نے کہتے برہان کے ہاتھ کو پکڑا اور انہیں لے جا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

نور نے حیرت سے اسے دیکھتا۔۔۔  
 "کچھ دیر پہلے تو تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہا تھا اور ابھی ہی اس میں عقل نہیں۔" وہ سوچ کر ساکت ہو گئی جس کا صدمہ آلف خوب محسوس کرتا قہقہہ لگا اٹھا۔

"سمجھا کرو نامیری جان تبھی انسان ایسی ہی بہکی بہکی جھوٹی باتیں کرتا ہے!" وہ سوچ کر مسکرا ہٹ دبا کر خاموش رہ گیا جبکہ اسکی مسکراہٹ نور کو آگ لگا گئی۔

"کیا ہو رہا ہے یہ! ابھی تک اسے تنگ کرنا نہیں چھوڑ رہے داد؟" برہان نور کی اتری صورت دیکھ کر داد سے غصے میں بولا۔

"رہنے دیں بھائی اب تو میں اسکا جینا حرام کرنے لگا ہوں جیسے مجھ سے شادی کر کے اسنے میری زندگی برباد کی ہے۔" وہ منہ بنا کر بولا نور کی آنکھیں پھیل گئی



ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"دفع ہو جاؤ شکل دیکھی ہے منحوس!! خود پڑے تھے میرے پیچھے بونی بونی کر کے مرتے رہتے تھے جیسے جانتی نہیں تھی میں تمہیں کالے ساپ تھے تمہاری سیب میں !  
بھائی اس سے کہیں ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جائے ورنی اسے میں آج شہید کر دوں گی۔" وہ متغیر  
چہرے ساتھ آپے سے باہر ہوتی اسکا خون کرنے پر تلی ہوئی تھی  
برہان نے کھلکھلاتے داد اور خونخوار بنی نور کو دیکھا۔

دونوں کو دیکھ کر یہ تو یقین ہو گیا تھا کہ خوشیاں ان پر مہربان ہو گئیں ہیں۔۔۔

جس طرح نور العین کا صبر تھا جس طرح داؤد آلف چاہ کر بکھر اور پھر بکھر کر چاہا تھا اسے بھی اپنی منزل مل  
گئی تھی اور اسکی منزل ایک تو اسکا مرض تھا جو دشمن راستے میں تو آئے تھے پر خود آگ کر بدر ہوتے لہو لہاں  
ہو گئے تھے۔

دوسری منزل اسکی محبت جسے سامنے زچ کیے ویسا داد کھڑا تھا جسے محبت کر شروع کی تھی اور کانٹوں کو  
سمیت کر آج پھول پکڑے کھڑا تھے لگا تھا۔

برہان نے دل ہی دل میں دونوں کو دیکھتے ماساء اللہ کہا اور اللہ سے انکی خوشیوں کی دعا مانگی۔

"میں نہیں کر رہی تم سے بات بھائی انہیں سمجھا دیں مجھ سے بات ماکریں۔" وہ منہ بنا کر بولتی رخ دوسری  
طرف کر گئی۔

"کہیں میں نے یہاں آکر پھوپھو والا کام تو نہیں کر دیا؟" اسے شک سا ہوا اسکے آنے پر دونوں میں جھگڑا تو  
نہیں ہوا۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"ارے نہیں نہیں بھائی یہ تو بونی ہے ہی جھگڑالو سارا دن مجھ سے جھگڑتی رہتی اور میں ٹھہرا مع۔۔۔" وہ

کہتا کہ تارک گیا اور نور نے چونک کر دیکھتے قہقہہ لگایا

"ہا ہا ہا بولو معصوم ہو تم!" وہ زبان دیکھاتی بولی

برہان ہنس پر اسکی معصومیت دیکھنے لگا جبکہ دادا اسکے دیکھنے پر ایک دم ہی اسے چھچھوڑے طریقے سے آنکھ ماری

نور کا دل ڈوب سا گیا اور وہ فوراً منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھیلائے داد کو دیکھنے لگی جو برہان کی جیب سے

موبائل نکالے اب اس میں کچھ دیکھ رہا تھا۔

برہان نے اسکی پھیلی آنکھیں دیکھتے داد کو دیکھا جو اسکے موبائل میں محو تھا۔

"یہ دونوں بیوقوف ہیں یا ملکر مجھے بنا رہے ہیں!" وہ بڑبڑاتا ہوا رہ گیا جسے سن کر داد اور نور کا مشترکہ قہقہہ

پڑا۔

"آپکو کوئی بیوقوف بنا سکتا ہے ایس ایس پی صاحب؟" اسنے ہنستے کہا برہان محض مسکرا دیا۔

اب وہ کیا بتائے اسکی بیوی اسے بیوقوف بنا چکی تھی

اسے ایک پیغام کے انتظار میں بیٹھا خود پیغام کے ساتھ فرار ہو گئی تھی

"اچھا بھائی بتائیں مسنی کا کچھ معلوم ہوا؟ وہ میری بہن کو لیکر فرار ہو گئی۔" نور پوچھتی مایوس ہو گئی

ماحول فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

داد خود حیران تھا کہ جب وہ اسے آفر کر چکا تھا حورالعین کو یہاں سے نکالنے کی تو وہ کیوں اسکی آفر ٹھکرا گئی

تھی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اور ایسے کس بندے کے ساتھ اسے لیکر گئی تھی جو غیر قانونی راستے انہیں یہاں سے لیکر گیا تھا کہ کوئی ثبوت نہیں چھوڑے فلاسٹ مک کہ نہیں۔

سایدا سلئے ہی اس "فقط چلغوزے" کا ساتھ لیا تھا۔

اور داد یہ سوچ رہا تھا کہ یہ فقط چلغوزہ کون ہے جو اس طرح غیر قانونی طور انہیں وہاں سے لیکر گیا مطلب کہ وہ کوئی معمولی بندہ نہیں تھا کافی پہنچ رکھا اور اس میں ماسر تھا۔

"کہیں وہ کڈ سپر تو نہیں تھا؟" اسنے سوچا۔۔

"نہیں وہ تو ایک جگہ ٹکتا نہیں مسنی کو کیسے پتا لگے گا وہ کہاں ہے۔۔۔

اس کیڈ سپر کو خود معلوم نہیں ہو ما وہ کہاں ہے پھر دنیا کیسے اسکا پتا لگائے گی۔

یہ تو عالم ہی اسکا پتا لگا سکتا تھا۔ "

"ہاں مل گیا اسکا پتا!" وہ مسکرایا

نور کی آنکھیں پھیل گئی جبکہ داد گھور کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔

"پھر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اور وہ کہاں ہے حور کہاں ہے؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔

"حور تو ٹھیک ہی ہو گی اب البتہ مسکان یومان میں ہے!" اسکی بات سنے کر داد لب بھینچ گیا۔

"وہ یومان میں تھی اور ہمارے آدمی اسے کہاں کہاں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔!" داد نے حیرت سے کہا برہان

ہنس پڑا۔۔۔

دونوں نے چوک کی آنکھیں مسکراتی آنکھوں کی خوشی دیکھی تھی۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

"وہ ہے ہی ایسی سائیکی عورت کسی کی تکلیف کا وہ اندازہ نہیں لگا پاتی شاید۔۔۔۔۔ خیر تم دونوں چلو گھر میں دو ماہ کیلئے آؤٹ آف کنٹری جا رہا ہوں اسلئے چاہتا ہوں اس گھر میں دونوں کو ہنستا ہوا چھوڑ جاؤں۔۔۔" وہ کہنے لگا جسے سن کر نور العین کی رنگت زرد پڑ گئی

اسے یقین تھا اگر وہ اس گھر میں گئی تو ضرور پاگل ہو جائے گی کیونکہ وہاں اسنے بی تائی اور تایا اتنے لوگوں کو آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھتا تھا۔۔۔

داد کی نظریں نور کے چہرے پر تھیں جو گھبراہٹ خوف سے سپید پڑ گیا تھا۔

"میں آتی ہوں!" وہ جانتی تھی داد ہاں ہی کرے گا اسلئے سائیں سائیں کرتے کانوں کے ساتھ تھوک نگلتی لبوں پر زبان پھیرے وہاں سے اٹھی۔

"نہیں!" برہان نے ایک دم اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"بھائی پلیز!" وہ سسکا اٹھی برہان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے پاس بیٹھایا اور ماتھے پر لب رکھتے سر سینے سے لگا دیا۔

"ڈر کیوں رہی ہو میری جان وہ تمہاری وجہ سے نہیں نصیب کی وجہ سے ہوا ہے!" اسکے آنسو صاف کرتے وہ ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیتا سر سہلانے لگا۔

نور ایک ہمدرد بھائی کے احساس والا لمس پاتی اس میں سما کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی "آپ داد کو لے جائیں مجھے وہاں ڈر لگے گا۔" اسنے سو سوں کرتے کہا۔۔۔

اور اسے ایسے کرتے دیکھ کر داد کی آنکھوں کے سامنے حور العین لہر اگئی۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

اسکی بھی یہی عادت تھی روتے ہوئے سوں سوں کرنا اور بغیر کسی کا خیال کیے ملازموں کے سامنے بھی تیار  
شیار عالم کے پہلے کوٹ ہر ناک صاف کرنا۔  
اور وہ عجیب بندہ تھا مسکرا دیتا تھا۔۔۔

"سوری بھائی۔۔! میں آتا رہوں گا،" اسنے نظریں جھکاتے معذرت کر لی۔۔  
نور نے حیرت سے اسے دیکھا جو سر جھکائے برہان کے سامنے بیٹھا تھا۔۔  
"آخر یہ شخص محبت کیلئے اور کون کون سی قربانیاں دے گا!" وہ سوچ کر سسکا اٹھی۔  
"اچھا کوئی بات نہیں۔۔ میں تم دونوں کی خوشی میں خوش ہوں۔۔۔  
وہ تم دونوں کا گھر ہے جب دل چاہے آ جانا بس!" وہ نور العین کی خوبصورت آنکھوں سے بہتے آنسوؤں  
صاف کرتا مسکرایا وہ بھی جھینپ کر مسکرا دی۔  
دادا سے مسکراتے دیکھ کر ہنس پڑا۔

"نہیں بھائی ہمیں پرائیوٹی چاہیے!" وہ اچانک کافی سنجیدگی سے بولا  
جہاں نور کو پانی پیتی اچانک اچھو لگا تھا وہیں اسے کھانستے دیکھتے برہان نے سر ہلا دیا۔۔  
"ٹھیک۔۔!!" اسے لگ رہا تھا اسے چھوٹا بھائی کافی بے شرم بد تمیز ہو گیا تھا۔  
"اچھا میں چلتا ہوں میری فلائٹ کا وقت ہے کچھ دیر میں!" وہ کہتا اٹھا۔۔  
"ایسے کیسے کھانا کھا کر جائیے گا۔۔" دادا نے فوراً آنکھ بازوئوں میں جکڑتے کہا برہان ہنس پڑا۔  
"نہیں یار میں تمہیں ہر ائیوٹیسی دے رہا ہوں۔" اسنے شرارت سے کہا دادا قہقہہ لگا اٹھا۔  
"وہ تو آنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا نا آپکو" اسنے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

ناولہ: دشتِ وحشت / مصنف: مہوش علی

نور کا وہاں کھڑا رہنا محال ہو گیا وہ گھورتی داد کو دانت پیستی وہاں سے کھسک گئی کچن میں۔۔۔ جبکہ اسے یوں آہستہ سے نکلتے دیکھ کر دونوں ساتھ ہنسے تھے۔

"تنگ مت کیا کرو اسے داد میں وارن کر رہا ہوں تمہیں!" برہان نے آنکھیں دیکھتا کہا اور واپس دونوں صوفے پر بیٹھے۔

"چھوڑیں بھائی جب تک اسے تنگ نہیں کرتا مجھے جینا جینا نہیں لگتا۔۔۔

آپکو اندازہ نہیں میں نے یہ سال کیسے گزارا ہے" وہ کہتا گھر اسانس بھر گیا۔۔۔

"تمہارے ایک نا نہیں داد یہ سال سب کا اذیت بھرا سال تھا۔۔۔۔۔

اور ہم سب سے زیادہ اس کا۔۔۔۔۔" وہ جس کا حوالہ دے رہا تھا داد سر ہلا گیا۔

"رفید بلوچ کے بارے میں کیا کہنا ہے ابھی کوئی نیوز نہیں؟" داد نے سوچ کر پوچھا

"کہاں تین ماہ سے ایس پی نادر اسکے پیچھے تھا۔۔۔

اور وہ کہیں غائب تھا کب گھر آتا کہاں سے آتا کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

بس پھر وہی ہوا جو ہونا تھا۔۔۔۔۔

جہاں ہماری ذرا سی دیر ہوتی ہے وہیں اسکی آمد ہوتی ہے!" وہ مسکرایا داد سر ہلا گیا۔

"آپکو معلوم ہے کہاں ہیں؟" آلف کے پوچھنے پر برہان نے اسے دیکھا

"جہاں خود ہے وہیں مجھے بلا یا ہے!" اسکے جواب پر داد کا ابرو داد میں اٹھ گیا۔

"اس قدر فاسٹ!!" وہ جانتا تھا بیسٹ کو پھر اس اندازہ نہیں تھا ایک دن میں وہ حورا لعین تک پہنچ جائے گا

جسکے تک پہنچنے کیلئے انہیں سال پڑ گیا پھر بھی وہ ہاتھ نہیں آئی۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"عارب کو معلوم ہے؟" برہان نے سوچتے ہوئے پوچھا داد ہنس پڑا۔  
 "وہ گھڑ کا کیڑا تو گلی گلی میں ریگتا ہے یہ ممکن ہی نہیں اسے معلوم نا پڑا ہو۔۔۔  
 سب سے پہلے تو وہ ہی جان گیا ہو گا بیسٹ کے بارے میں۔۔۔۔  
 باتیں لمبی ہوتی گئی جب اس دوران نور نے کھانا ریڈی ہونے کا بتایا۔۔۔  
 داد برہان نے اسے بیٹھا کر خود دونوں نے ٹیبل پر لگایا اور ملکر ڈنر کرنے لگے ہنسی تہمتوں کے بیچ۔۔۔

\*-----\*-\*-\*-----\*

"تم کن سوچوں میں الجھی ہوئی ہو؟" مسکان جب گھر میں داخل ہوئی تو صوفے پر خاموش بیٹھی حور کو دیکھتی بولی  
 اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے دن کو خواب دیکھا جس میں شہزادہ اس کے انتہائی قریب تھا اور پاگلوں کی طرح اس کے چہرے کو چھو رہا تھا۔  
 وہ یاد کرتی سرخ پڑ گئی تھی اور مسکان کیلئے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی وہ اکثر اسے خیالوں میں سرخ سٹپٹا ہوئے دیکھتی رہتی تھی۔

"مسنی!!" وہ کچھ سوچ کر پکارنے لگی۔۔

مسکان جو اسکی گود سے بے بی کو لیے اس کے گال چوم کر اسکی غصے بھری آنکھوں میں دیکھ کر ہنس رہی تھی اس کے پکارنے پر اسے دیکھا۔

"ہاں بولو میرا بچہ؟" وہ اس کے گال پوروں پر چھوڑ کر بولی

اور یہ سارا کچھ وہ خاموشی سے پڑا دیکھ رہا تھا۔۔

ناولہ: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

یہ اسکی جرات تھی کہ اسکے سامنے وہ اسکی ماں کو ٹھہریوں کی طرح چھوڑ ہی تھی جو اسکی غیرت پر کلہاڑی کے وار کی طرح پڑ رہا تھا۔

"مسنی کیا کوئی دن میں خواب دیکھ سکتا ہے؟" وہ کافی سوچ و چار کے بعد بولی  
ٹیبل پر پلیٹ لگاتی فیری نے چوک کر دیکھا تھا۔

"کیوں نہیں آپنی اسان کے دل پر ہے جہاں دل چاہے بیٹھے اور جو دل چاہے خواب دیکھ لے!" وہ کہتی تہقہ لگا اٹھی

"بی سیریس چھوٹا پیکٹ!" جبکہ مسکان نے اسے گھورا تھا۔ "سوری ممّا!" وہ مسکرا سٹ چھپا کر پونی جھلاتی  
کچن میں گھس گئی

"جی میرا بچہ دیکھ سکتی ہو تم!" وہ بولی۔۔۔۔

حور سر ہلا گئی۔۔۔

"اچھا آجا لو کھانا کھائیں۔۔۔ تمہارا جب دل چاہے دیکھ لو کسی کے باپ کے نہیں خواب" وہ گال سہلا کر  
اٹھی اور کندھے پر بچے کو ڈالے وہاں سے نکلی جبکہ فتنہ روز کی طرح آج پھر اسکے کندھے پر خاموش پڑا تھا  
جانتا تھا اب یہ مصیبت ابھی کہاں جان چھوڑے گی جب مک اسکی ماں ٹھیک سے کھانا کھالے۔

کھانا سکون سے کھا کر جب حور نے پانی پیسا ہی وہ چیخیں مارنے لگا۔

مسکان نے سرنفی میں ہلاتے اسے حور کے حوالے کیا جس پر وہ سکون سے مسکرا یا دیا۔

آحر گھر میں عقل مند عورتیں بستی تھی اسکے ذرا سے اسارے کو فوراً سمجھ جاتی تھیں



ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

حور اسے لیکر بیڈ روم میں چلی گئی جبکہ مسکان ٹیبل صاف کرتی کچن کی صفائی کرتی فیری کے ساتھ اپنے روم میں چلی گئی۔

وہ بیڈ پر خاموش پڑا تھا۔۔۔ اور حور ڈریس چینج کرنے گئی تھی جب ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔

"فتنہ!!!!" سوچ کر مسکراتے اسنے پلٹ کر دروازہ بند کیا اور کوٹ کو ایک طرف رکھتے وہ چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا۔۔۔۔

جہاں فتنہ اس انجان چہرے کو اپنے روم میں گھستے اور اتنی دیدہ دلیری سے خود کو تکتے پا کر چونکا تھا وہیں عالم غور سے اس نمونے کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے آنکھیں بال میرے جیسے کیوں لیے ہیں؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا اسے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ اور وہ چھوٹا بچہ صدمے میں تھا کہ وہ کر کیا تھا مینٹل آدمی۔۔۔

ابھی مک تو کسی نے اسکا ایسے چیک اپ نہیں کیا تھا۔۔۔

یہ کون سی مخلوق تھی جو اسے الٹ پلٹ کر آگے پیچھے اوپر اٹھا کر نیچے کرتے دیکھ رہی تھی۔

"بتایا نہیں یا گونگے ہو؟" وہ گھور ماہوا بولا

اسکے منہ کو کھول کر وہ اسکی زبان دیکھنے لگا۔۔۔

اور وہ بچہ حیرت میں غوما زن تھا۔۔۔

دل کر رہا تھا کہہ دے تیرے باپ کی آنکھیں نہیں لیں اپنے مرحوم باپ کی لیں ہیں پروہی ایک مسئلہ تھا

اسے اتنی بڑی سوچیں تو آتی تھی پر بولنا نہیں۔۔۔

ناول: دشت و حشت / مصنف: مہوش علی

"سنا آتا ہے؟" عالم اسکے کان اندر دیکھتا ہوا بولا۔

اور اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر سر ہلا گیا۔

"ایسے جانتے ہو؟" وہ اسکے سامنے بیٹھتا ہوا گن نکال کر دیکھانے لگا جیسے وہ چار ماہ کا نہیں دس سال کا

ہو۔۔۔۔

اور وہ فتنہ سوچ رہا تھا کہ ضرور کسی پاگل خانے سے بھاگ کر آیا ہو گا۔۔۔۔

"چلا ما جانتے ہو؟" وہ سنجیدہ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

اس بچے کی آنکھیں پھیل گئی اور دائیں بائیں سر گھما کر کسی کو دیکھنے لگا کہ کوئی اس مینٹل آدمی کو سمجھا دے وہ

ابھی چار ماہ کا ہے۔

"او بھائی تھوڑا وف دے دے تجھے سب سمجھا دوں گا!" وہ دل میں بولتا بے بسی کی انتہا کو چھو رہا تھا کہ اب

پھر کیا پوچھے گا

# GET IN TOUCH WITH US



[www.urdunovelbook.com](http://www.urdunovelbook.com)



WhatsApp Channel



[facebook.com/urdunovelbook](https://facebook.com/urdunovelbook)



[tiktok.com/@urdunovelbook](https://tiktok.com/@urdunovelbook)



[t.me/Urdunovelbook](https://t.me/Urdunovelbook)



[instagram.com/urdu\\_novel\\_book](https://instagram.com/urdu_novel_book)



[x.com/UrduNovelBook](https://x.com/UrduNovelBook)



[pinterest.com/urdunovelbook](https://pinterest.com/urdunovelbook)



[quora.com/profile/UrduNovelBook](https://quora.com/profile/UrduNovelBook)



[youtube.com/@UrduNovelBook](https://youtube.com/@UrduNovelBook)



[contact@urdunovelbook.com](mailto:contact@urdunovelbook.com)